



صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۱۳۰	ذکر سلطان محمد شاه بن خیر فر شاه -	۱۰۷	ذکر مقتول شدن سلطان رشید و رجوع سلطنت به
۱۳۱	ذکر سلطان ملا الدین سکنده شاه عرفه تالیون خان -	۱۰۸	معز الدین بهرام شاه -
۱۳۲	ذکر سلطان ناصر الدین محمود شاه برادر سلطان ملا الدین سکنده	۱۰۹	ذکر بی و وزیرین نظام الملک و مقتول شدن بهرام شاه
۱۳۳	ذکر سلطنت ریات علی خضر خان بن ملک سلیمان -	۱۱۰	و حکامات یافتن نظام الملک و رجوع سلطنت سلطان
۱۳۴	ذکر سلطان ملا الدین بن سلطان محمد شاه بن سلطان مبارک	۱۱۱	ملا الدین -
۱۳۵	بن ریات علی خضر خان -	۱۱۲	ذکر رجوع سلطنت سلطان ناصر الدین بن سلطان
۱۳۶	ذکر سلطان بملول افغان لودی -	۱۱۳	شمس الدین آتش -
۱۳۷	ذکر سلطان سکنده رودی پسر سلطان بملول -	۱۱۴	ذکر سلطان ناصر الدین -
۱۳۸	ذکر سلاطین شریقه -	۱۱۵	ذکر رجوع سلطنت سلطان غیاث الدین بلبن -
۱۳۹	ذکر سلطان مبارک تبتا حاکم اشرق خواجه در مخاطب	۱۱۶	ذکر حلت سلطان غیاث الدین بلبن و رجوع سلطنت
۱۴۰	خواجه جهان -	۱۱۷	بمیر الدین کیتیا و بنیره او -
۱۴۱	ذکر سلطان ابراهیم شرقی بن مبارک شاه شرقی و غیره -	۱۱۸	ذکر رجوع سلطنت سلطان جلال الدین فیروز و فتح و تسلط
۱۴۲	ذکر سلطان ابراهیم بن سلطان سکنده رودی -	۱۱۹	پادشاهی از اتباع غوریان -
۱۴۳	ذکر سلطنت ناصر الدین محمد بابر پادشاه سرچشمه سلاطین	۱۲۰	ذکر مقتول شدن سلطان جلال الدین قلی بی برکت سلطان
۱۴۴	پنجابی هندوستان و محلی از آریاسه او -	۱۲۱	علاء الدین بکر و حمله آن کا فر نعمت تاق شمس پسر مبارک
۱۴۵	ذکر سلاطین قتلان و شیخ یوسف که بحسب قسمت	۱۲۲	ذکر رجوع سلطنت سلطان ملا الدین قلی بابر ازاده و دران
۱۴۶	سلطنت رسید -	۱۲۳	سلطان جلال الدین -
۱۴۷	ذکر سلطان قطب الدین انگاه -	۱۲۴	ذکر حلت سلطان علاء الدین و رجوع سلطنت بشهاب الدین
۱۴۸	ذکر سلطان حسین بن سلطان قطب الدین انگاه -	۱۲۵	پسر امیر خوار -
۱۴۹	ذکر سلطان محمود -	۱۲۶	ذکر رجوع سلطنت سلطان قطب الدین مبارک شاه برادر
۱۵۰	ذکر احوال نصیر الدین محمد تالیون پادشاه فیض الدین محمد	۱۲۷	سلطان شهاب الدین -
۱۵۱	بابر پادشاه باجمان -	۱۲۸	ذکر رجوع سلطنت بفرزدان حرام ترک الملقب سلطان
۱۵۲	ذکر شیر شاه نامش فرید خان سورانا و لوس افغانه -	۱۲۹	ناصر الدین -
۱۵۳	ذکر اسلام شاه پسر شیر شاه که معروف به سلیم شاه است -	۱۳۰	ذکر سلطان غیاث الدین غازی الملک -
۱۵۴	ذکر خیر فر شاه بن اسلام شاه بن میر شاه -	۱۳۱	ذکر سلطان محمود شاه افغان خان عرفه خیر الدین جزا -
۱۵۵	ذکر سلطان محمد عادل شاه معروف به بابر از خان برادر زن	۱۳۲	ذکر سلطان فیروز شاه پسر محمد سلطان محمد تغلق -
۱۵۶	اسلام شاه -	۱۳۳	ذکر سلطان غیاث الدین تغلق -
۱۵۷		۱۳۴	ذکر ابو بکر سلطان برادر سلطان غیاث الدین -



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۸۶	خبر یعنی شاہ جهان بادشاہ -	۱۸۶	ذکر آمدن ہایون بادشاہ بمشیر چند وستان و ظفر یافتن
۱۸۷	دربیان مجانب سوارخ کہ در زمان اکبر پو توغ آمدہ -	۱۸۷	برافراغند و علت نمودن ازین جهان -
۱۸۸	دربیان تخییر ولایت چمنہ و گکالہ -	۱۸۸	ذکر ابو الفتح بلال الدین محمد کبر بادشاہ بن ہایون و شاہ
۱۸۹	دربیان تخییر محمد کلیم میرزا برادر محمد اکبر بادشاہ -	۱۸۹	ذکر ابو الفتح بلال الدین محمد کبر بادشاہ بن ہایون بادشاہ
۱۹۰	ذکر در بیان کشتہ شدن راجہ سیرل -	۱۹۰	دربیان آمدن ہیون بقابل بقصد محارکہ و تکیہ گردیدن
۱۹۱	ذکر در بیان رسیدن میرزا سلیمان والی بدخشان و رفتن	۱۹۱	او و بقبل رسیدن -
۱۹۲	پرنور و تفرقہ بدخشان -	۱۹۲	دربیان فتح ماکوت و اخراج سلطان کندہ و قطع
۱۹۳	دربیان تخییر ولایت کشمیر -	۱۹۳	سرتختہ افغانان -
۱۹۴	ذکر سلاطین کشمیر -	۱۹۴	دربیان بے اعتدالہای پیرانمان و انجام عمر و قبائل او
۱۹۵	ذکر نصرت اکبر بادشاہ کشمیر -	۱۹۵	دربیان تخییر ولایت مالوہ -
۱۹۶	ذکر در بیان حالی راجہ توڈریل و علت او -	۱۹۶	ذکر احوال سلاطین مالوہ -
۱۹۷	نصرت موکب مقدم بر تہ دوم بکشمیر -	۱۹۷	دربیان تخییر ولایت گکالہ -
۱۹۸	نصرت موکب و الالمیر کشمیر و تہ سوم -	۱۹۸	دربیان رسیدن رحم تیرا کبر بادشاہ -
۱۹۹	ذکر در بیان تخییر ولایت ادریسہ -	۱۹۹	دربیان کشتہ شدن شاہ ابوالمہانی -
۲۰۰	ذکر در بیان تخییر خندہ مار -	۲۰۰	دربیان تخییر ولایت کرکہ از گوندہ و لہ گویندہ -
۲۰۱	دربیان تخییر ولایت شمشہ و آمدن میرزا جانی بیگ -	۲۰۱	دربیان تعمیر قلعہ اکبر آباد -
۲۰۲	ذکر تخییر بہکر -	۲۰۲	دربیان قتل علی قلی خان و بہادر خان -
۲۰۳	دربیان تخییر نوروز و شروع ضابطہ آرتھن حجرات	۲۰۳	ذکر در بیان شورش مرزبانان و تادیب و تخریب انہا و تخییر
۲۰۴	دربیان عام باہتمام اہم -	۲۰۴	ولایت بکرات -
۲۰۵	دربیان ملت میانان سین و مولانا عرفی شیراز سے و	۲۰۵	ذکر سلاطین بکرات -
۲۰۶	شیخ ابو الفتح فیضی -	۲۰۶	دربیان روزہ شدن خان غلام بکر معقلہ -
۲۰۷	ذکر در بیان رسیدن برہان الملک بدرگاہ ولاد و رحمت	۲۰۷	ذکر در بیان تخییر قلعہ جتیرہ -
۲۰۸	شدن ملک باوہای ہم دکن -	۲۰۸	ذکر در بیان موافق کردن جزیرہ و طریقہ صلح کل در زمین در
۲۰۹	ذکر نصرت موکب مقدم از لاہور بکاتب دکن -	۲۰۹	مملکت چند وستان و اختراع دین آہی -
۲۱۰	ذکر در بیان تخییر امیر و ولایت جندگہ -	۲۱۰	ذکر در بیان دختر گرفتن اکبر از راجہ ہائی ہندوستان -
۲۱۱	ذکر سلاطین سابلن دکن -	۲۱۱	ذکر ولادت شاہزادہ سلیم یعنی جہانگیر بادشاہ و رفتن اکبر
۲۱۲	ذکر در بیان کشتہ شدن شیخ ابو الفضل و شغلی خاطر اکبر	۲۱۲	امیر باقیانہ ندر -
۲۱۳	ازین عمر -	۲۱۳	ذکر از دواغ شاہزادہ سلیم باصلیہ مودہ راجہ و ولادت سلطان

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۳۲	قاضی حمید الدین ناگورے۔	۲۰۹	ذکر در بیان فی شاہزادہ سلیم پسر بزرگ اکبر۔
"	شیخ حمید الدین سواری ناگورے۔	۲۱۰	ذکر در بیان علت شاہزادہ دانیال در دکن۔
"	شیخ نجیب الدین بنوکل۔	"	ذکر در بیان علت اکبر بادشاہ۔
"	شیخ بدر الدین۔	"	ذکر احوال موتس الدین و شیخ ابو الفضل ببارت او کہ خود
۲۳۳	مولانا بدر الدین اسحق۔	۲۱۱	در پائیان کتاب آئین اکبری نوشتہ۔
"	شیخ نصیر الدین چراغ دہلی۔	۲۱۲	ذکر نسبت۔
"	شیخ شرف الدین بانی تپی۔	۲۱۳	ذکر فاضل۔
"	شیخ احمد نر و الہ۔	۲۲۶	اولیاء ہند۔
"	سید جلال۔	"	در ہندوستان چار دہ سلسلہ بزرگ اند و از چار دہ خانوادہ
"	شیخ شرف نیرے۔	۲۲۷	نامنہ و از ان دواز دہ جزیقوریان و حمیدیان مذکور فی۔
"	شیخ جمال انسوے۔	۲۲۹	قادری۔
۲۳۴	شاہ ہار۔	"	لیوے۔
"	شیخ نور قطب عالم۔	"	نقشبندے۔
"	بابا اسحق مغربے۔	۲۳۰	بابا رتن۔
"	شیخ احمد کستو۔	"	خواجہ معین الدین حسن۔
"	شیخ صدر الدین۔	"	شیخ علی غزنوی جوہرے۔
"	شیخ علاؤ الدین محمد۔	"	شیخ حسن بنجانی۔
"	سید محمد گیسو دراز۔	"	شیخ بہاد الدین زکریا۔
۲۳۵	قطب عالم۔	"	خواجہ قطب الدین بختیار کاکی۔
"	شاہ عالم۔	۲۳۱	شیخ فرید الدین گنج شکر۔
"	شیخ قطب الدین۔	"	شیخ صدر الدین عارف۔
"	شیخ علی پرو۔	"	شیخ نظام الدین اولیاء۔
"	سید محمد جون پوری۔	"	شیخ رکن الدین۔
"	قاضی خان۔	"	شیخ جلال الدین تبریزے۔
"	امیر سید علی قوم۔	۲۳۲	شیخ موسیٰ بدین۔
"	قاضی محمود۔	"	خواجہ گرگ۔
۲۳۶	شیخ محمد مودود لارے۔	"	شیخ نظام الدین ابوالموید۔
"	شیخ حاجی عبدالوہاب بنجارے۔	"	شیخ نجیب الدین محمد۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۵۳	در بیان ملت جہان گیر پادشاہ بنالہم بقا۔	۲۳۶	شیخ عبد الرزاق۔
	در سلطنت ابو الخضر شہاب الدین محمد شاہ جہان پادشاہ	"	شیخ عبد القدوس۔
۲۵۴	مساجقرن ثانی۔	"	سید ابراہیم۔
۲۵۶	احوال سال دوم مطابق سنہ ہزار و سی و نہت ہجری۔	"	شیخ امان۔
۲۵۷	احوال سال سوم مطابق سنہ ہزار و چل ہجری۔	"	شیخ اجمال۔
۲۵۸	احوال سال چہارم مطابق سنہ ہزار و چل ہجری۔	"	خضر۔
۲۶۰	احوال سال پنجم مطابق سنہ ہزار و چل و یک ہجری۔	۲۳۷	الیاس۔
۲۶۱	احوال سال ششم مطابق سنہ ہزار و چل و دو ہجری۔	"	ذکر ابو الخضر نورالدین محمد جہانگیر پادشاہ
۲۶۲	احوال سال ہفتم مطابق سنہ ہزار و چل و سہ ہجری۔	"	ذکر در بیان یعنی شاہزادہ سلطان فرخ ملت بزرگ و دیگر
۲۶۳	احوال سال ہشتم۔	"	شدن بعد از جنگ۔
۲۶۴	احوال سال نهم مطابق سنہ ہزار و چل و پنج ہجری۔	۲۳۹	توجہ موکب و الابسیر کابل و سواخ آتجا۔
۲۶۵	نقل عنوان فرمان بنام قلعہ الملک۔	"	ذکر در بیان در آمدن نو جوان یکم و دویم شیر افغان خان
"	نقل عنوان محمد نامہ کہ بعد از خان ابراہیل یافت۔	"	بحرم سرائے شامی۔
"	احوال سال دہم مطابق سنہ ہزار و چل و شش ہجری۔	۲۴۱	ذکر در بیان باز آمدن خان عالم از ایلی گری ایران۔
۲۶۶	احوال سال یازدہم مطابق سنہ ہزار و چل و نہت ہجری۔	"	ذکر شہت موکب جہان گیر سیر و نکارا احمد آباد و بکرات۔
۲۶۸	احوال سال دوازدهم مطابق سنہ ہزار و چل و نہت ہجری۔	"	ذکر ولادت شاہزادہ محمد اورنگ زیب و لہ شاہزادہ شہ
"	احوال سال سیزدهم مطابق سنہ ہزار و چل و نہم ہجری۔	"	مشہور شاہ جہان۔
۲۶۹	احوال سال چہار دہم مطابق سنہ ہزار و پنجاہ ہجری۔	"	ذکر در بیان مقرر شدن شہارہ و پادہ و در شان در شاہراہ
۲۷۰	احوال سال پانزدہم مطابق سنہ ہزار و پنجاہ و یکم ہجری۔	"	و عمارات جہان گیر آباد و در لاہور۔
۲۷۱	احوال سال شانزدہم مطابق سنہ ہزار و پنجاہ و دو ہجری۔	۲۴۲	ذکر در بیان احوال تنباکو و منہ و دو کشیدن آن۔
"	احوال سال ہفدہم مطابق سنہ ہزار و پنجاہ و سوم ہجری۔	"	ذکر در بیان بعضی از مباحث سواخ۔
۲۷۲	احوال سال سجدہم مطابق سنہ ہزار و پنجاہ و چہارم ہجری۔	"	ذکر در بیان رسیدن بایرنگیان بنگالہ بحضور و تماشا شاہی انواع
۲۷۳	احوال سال نوزدہم مطابق سنہ ہزار و پنجاہ و پنج ہجری۔	۲۴۳	باز یہاں سے خیرت افزا۔
۲۷۵	احوال سال بیستم مطابق سنہ ہزار و پنجاہ و شش ہجری۔	۲۴۶	ذکر در بیان فتح کا نگڑہ کہ مقدمہ فتح کوستان پنجاب است
۲۷۶	احوال سیست و یکم مطابق سنہ ہزار و پنجاہ و نہت ہجری۔	"	ذکر در بیان نہت موکب و الابسیر کا نگڑہ کہ بشیر و دین پور
۲۷۷	احوال سال سیست و دوم مطابق سنہ ہزار و پنجاہ و نہت ہجری۔	۲۴۷	ذکر در بیان یعنی شاہزادہ شاہ جہان۔
۲۷۸	احوال سال سیست و سوم مطابق سنہ ہزار و پنجاہ و نہم ہجری۔	"	ذکر رسیدن نہایت خان و حضور و مسد گستاخی گردیدن
۲۸۰	احوال سال سیست و چہارم مطابق سنہ ہزار و نہت ہجری۔	۲۵۰	و نہت خان و عقیدہ کردن۔

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۳۱۶	ذکر معاودت عالمگیر از اسلک بستره انخلا فند اکبر آباد -	۲۸۱	احوال سال بیست و نهم مطابق سنه هزار و شصت و یک هجری
۳۱۸	ذکر کشیدن عالمگیر با دار شکوه مرتبه ثانی و نظریه یافتن بقدر بر آسمانی -	۲۸۲	احوال سال بیست و نهم مطابق سنه هزار و شصت و دو هجری
۳۲۲	ذکر سیر بدو سوس ثانی -	۲۸۳	احوال سال بیست و نهم مطابق سنه هزار و شصت و دو هجری
۳۲۴	ذکر سیر بدو سوس ثانی -	۲۸۴	احوال سال سی و یکم مطابق سنه هزار و شصت و پنج هجری
۳۲۶	ذکر رفتن شاهزاده محمد سلطان نزد خجلیع -	۲۸۵	احوال سال سی و یکم مطابق سنه هزار و شصت و پنج هجری
۳۲۸	ذکر گرفتن سلطان محمد شاهزاده بشکوه گاه مغلم فاشخانان -	۲۸۶	ذکر بنی از مجانب زمان شاه جهان و عالمگیر -
۳۳۰	ذکر گرفتن سلطان محمد شاه بشکوه گاه مغلم فاشخانان -	۲۹۱	ذکر هفت عالم گیر از رنگ زیب از دکن -
۳۳۲	ذکر از اجاره لشکر در ماکس ورس -	۲۹۲	ذکر مبارزه از رنگ زیب بار اجه حسوت و نظریه یافتن بجای
۳۳۵	ذکر ورود بدو دوق بیگ بغیر شاه عباس ثانی -	۲۹۳	ذکر احوال در شکوه و شاد جهان -
۳۳۸	ذکر سیر آمدن در شکوه و غلبه بر آمدن آن سر امر انداز چنانچه قبل از این هم مذکور شد -	۲۹۴	ذکر مبارزه در شکوه و شاد جهان -
۳۳۸	صوره خط -	۲۹۸	قسمت و عیب -
۳۳۹	ذکر مجله از حیل عالم گیس که تسخیر حیدر آباد و بیجا پور نمود -	۳۰۳	ذکر نشئه از حال در شکوه و شاد جهان -
۳۴۹	صوره خط -	۳۰۴	ذکر هفت عالم گیر بطرف شاه جهان آباد و سوره تحکیم دین سفر روست و دود -
۳۵۳	ذکر مجله از قانع جنگ حیدر آباد و لشکر کشیدن عالمگیر بر سلطان ابوالحسن پادشاه آرمجنا بمحض فساد -	۳۰۶	ذکر سیر شدن مراد بخش حسن میر و وزیر عالمگیر -
۳۵۸	ذکر هفت عالمگیر تسخیر حیدر آباد و تمام بنادون در آبجبار -	۳۰۹	جلوس عالمگیر با ارادول بر تخت سلطنت ببار بر مایت هشت ذکر معاودت عالمگیر در شتاد جهان آباد بنا بر فتنه شجاع و بر بنی از سواج آن زمان -
۳۶۶	ذکر مفتوح شدن قلعه کلکنده و پایان احوال سلطان ابوالحسن خدا بنده -	۳۱۰	ذکر تیریه هفت عالمگیر با رایات نظریه شجاع بقصد تیر و شلیک بقبار خوشب خجاریع -
		۳۱۱	ذکر خوابی که بر کردی شیخ میر و صفت شکن خان در کتاب در شکوه و شاد جهان -

فہرست جلد دوم سیر التاخرین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۸۹	ذکر جلوس فرخ سیر تخت سلطنت و نہضت نمودن از از علم آباد با اتفاق حسین علی خان بہادر و بہت آمدن خزانہ جنگالہ از تائید ایزد قادر۔	۳۸۵	ذکر ملت محمد محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ جلوس اولادش بر سر سلطنت و مقتول شدن محمد اعظم شاہ مغفور و محمد کام بخش در جنگ و قرار یافتن سلطنت پر عظمیٰ خلف اکبر محمد اورنگ زیب۔
"	ذکر رسیدن عبد الفتار کر ویزی بہ الدہ آباد با مرکز الدین و شکست یافتن او از دست برادران عبد اللہ خان قندہار خداوند آسمان و زمین۔	"	ذکر آمدن افغان شاہ بار دوسے پادشاہے و جلوس نمودن بر تخت سلطنت۔
۳۹۰	ذکر آمدن سلطان اعز الدین با فوج بسیار و غائب و حاضر گشتن بقدرت کمالہ کر دگار۔	۳۸۶	ذکر نہضت سلطان معتمد بہادر شاہ از موضع کابل و جلوس نمودن بر تخت سلطنت در آستانہ راہ و سوختن دیگر کہ درین ضمن روئے داد۔
۳۹۱	ذکر کوچ نمودن معز الدین مع ذوالفقار خان و کوچ نمودن خان و جمیع ارکان باو شاہی و رسیدن باکبر آباد و سوانحی کہ درین عمر روئے داد۔	۳۸۷	ذکر نہضت نمودن محمد اعظم شاہ از دکن بمقابلہ بہادر شاہ بخاری بہر دو بار در میدان جابو۔
۳۹۲	ذکر جنگ نمودن سادات و فرخ سیر با معز الدین و فوج بتائید اکمل کاکلین۔	۳۸۸	ذکر استقلال یافتن سلطنت بہادر شاہ و نزاع با کام بخش کشتہ شدن او۔
۳۹۳	ذکر افتادہ یافتن فرخ سیر بر سلطنت و فرستادن عبد اللہ خان بہ بند و بست دار اقطاع و قطعہ مبارک کہ دولت خانہ بادشاہی ست و ملازمت اہم و از فقاہت بعضی از انہا بہداری علیا۔	۳۸۹	ذکر ارتقاے اسد خان بہرتبہ و کالت مطلق و تقویٰ شدن و نزاع با محمد شہم خان خانان و بعضی سوانح ایام سلطنت بہادر شاہ۔
۳۹۴	ذکر ملازمت جمیع الدولہ ذوالفقار خان با فرخ سیر و انقراض یافتن عمر و دولت ذوالفقار خان و تقبض عقدا و قدر۔	۳۹۰	ذکر ملت بہادر شاہ از دارالخج و غنای عالم بقا و مقابلہ ہر چارہ پیش با ہمہ کرد و نظر یافتن محمد معز الدین چہاں شاہ بہر سہ برابر و بعضی سوانح ایام دولت او۔
۳۹۵	ذکر شروع نزاع در میان فرخ سیر و سادات و فرستادن بادشاہ حسین علی خان برای نادیب راجہ رحیت سنگہ خجرات و تمیسات۔	۳۹۱	ذکر استقلال یافتن معز الدین بر سلطنت و بعضی سوانح ایام دولت او و انقلاب طالعش بانو کہ فرست۔
۳۹۶	ذکر انزالش منازل و مشاجرات میان فرخ سیر و سادات۔	۳۹۲	ذکر خروج نمودن محمد فرخ سیر عظیم الشان با تمام حسن علی خان و فوج یافتن در میدان با محمد معز الدین بقدرت خداوند آسمان و زمین۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۹۸	ذکر قتل عدلیت افزا متغیض بعضے از اوصاف	۲۹۸	ہجرات بنابر عدم تہمین داؤد خان افغان -
۲۹۹	امیر الامرا -	۲۹۹	ذکر شادی کخدا علی فرخ سیر بارانی -
۳۰۰	ذکر نصف نمودن امیر الامرا حسین علی خان بہادر	۳۰۰	ذکر مناقشہ کہ شیخ عبد اللہ لسانی را با خواجہ محمد بفر
۳۰۱	از دکن بشاہ جہان آباد دروسے دواؤں از	۳۰۱	روسے دار -
۳۰۲	حوادث و فتن -	۳۰۲	ذکر ظفر یافتن عبد اللہ خان بر بند مقتدر اسے
۳۰۳	ذکر آمدن حسین علی خان بہلازست فرخ سیر و عقید	۳۰۳	فرقہ سلیمان و محل احوال آن فرقہ و مقتدر ابا ان
۳۰۴	شدن پادشاہ بکچم قضا و قدر و انتشار یافتن حوادث	۳۰۴	ایشان -
۳۰۵	و فتن بفرمان خداوند ذوالہمن -	۳۰۵	ذکر نصف نمودن امیر الامرا حسین علی خان بہادر
۳۰۶	ذکر اسیر شدن فرخ سیر کو بیہدہ صفات و جلوس نمودن	۳۰۶	بدکن و ظفر یافتن برداؤد خان پشی و رد نمودن بکیر
۳۰۷	شمس الدین ابوالبرکات رفیع الدرجات -	۳۰۷	حوادث و فتن -
۳۰۸	ذکر جلوس شمس الدین ابوالبرکات رفیع الدرجات	۳۰۸	ذکر نقل عجیب متغیض استقلال غریب -
۳۰۹	برسر سلطنت -	۳۰۹	ذکر رختن میر جملہ از موبہ غلیم آباد بسبب جین و
۳۱۰	ذکر مردان فرخ سیر و رخت بر بستن ادا زین سہری و	۳۱۰	بے عقلے و هجوم آشوب اسے و دیگر شدت
۳۱۱	ذکر صورت بجای آمدن شہنشاہ میر جیر تاراج کہ	۳۱۱	پذیرفتن نفاق با سادات از منہاجت
۳۱۲	خوانسے الاول از زمرہ نکاح پروردگان صاحبقران	۳۱۲	فرخ سیر -
۳۱۳	ثانی شاہ جہان آباد شاہ داؤد بدر شمس رفیق	۳۱۳	ذکر حلیت امیر کبیر عمدة اوزر حلیۃ الملک اسد خان
۳۱۴	سلطان مراد شمس پور و تاریخی متغیض احوال اکثر	۳۱۴	آصف الدولہ وزیر عالمگیر -
۳۱۵	سلطانی ہند عموماً و خصوصاً پادشاہان تیموریدہ نگاشتہ	۳۱۵	ذکر افزائش منازعات فیما بین پادشاہ و
۳۱۶	تا ابتدای محمد شاہ بن جہان شاہ بن بہادر شاہ	۳۱۶	سادات -
۳۱۷	بجملہ تحریر در آورده -	۳۱۷	ذکر رختے انا حوال امیر الامرا حسین علی خان بہادر
۳۱۸	ذکر حلیت رفیع الدرجات و جلوس برادر رفیع الدرجات	۳۱۸	کہ در دکن سانگ گشت دہمہر سیدن حوائج فساد
۳۱۹	برسر سلطنت و زودی در گذشتن ازین جہان	۳۱۹	کہ بعد تمام مملکت ہندوستان را فرو گرفتہ اقتدار
۳۲۰	و خروج نمودن نیکو سیر در اکبر آباد دہلین زمان -	۳۲۰	سلطانی تیموریہ بالمرہ با دفنا رفت -
۳۲۱	ذکر جلوس ابوالفتح ناصر الدین محمد پادشاہ	۳۲۱	ذکر مصاحبہ نمودن امیر الامرا با جماعہ غلیم بسبب
۳۲۲	با قبائل طالع بے زوال و خروج نمودن و بیجا راج	۳۲۲	بر ہکاری ارکان حضور دہمہر سیدن اسباب فتور -
۳۲۳	جاہ و طلال -	۳۲۳	ذکر اقتدار یافتن رکن الدولہ اعتقاد خان در اناؤن
۳۲۴	ذکر متعین شدن دلدار علی خان با مانت راجہ	۳۲۴	بنیاد دولت فرخ سیر کاقت او و دیگر ہوا خوانان
۳۲۵	بسم ہمہ ہندی و حیدر علی خان تہادیب و اخراج	۳۲۵	نادان -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۴۳	پرفتن در تمام پذیرفتن شکوت و قوت سلطنت و کین خانہ از ان بابر سے۔	۴۲۳	گردہ رہا در اقصیٰ الہ آباد بشرط طرہ داد۔
۴۴۳	ذکر رسیدن خبر مقتول شدن امیرالامراغیرت خان بہادر و آمدن اولاد تامل بہر پادشاہ و بخت شدن بآبایہ خود در زندگاہ۔	۴۲۴	ذکر فتنہ زن چند بالکہ آباد حسب اتماس گردہ بہادر و فتنہ شستن اقبال آن دیار۔
۴۴۴	ذکر سوا سخی کہ بعد قتل امیرالامرا بہر ایمان اور سے در واد قلعہ مدارج دولت امرائے خالص اللہ واد۔	۴۲۵	ذکر شروع فتنہ آغشاہ و مدت شازعت میان رود سادات۔
۴۴۵	ذکر رسیدن خبر قطب الملک و حوال او و سوا سخی مجرت از اسے جنگ عبداللہ خان بآبایہ پادشاہ و اختتام آن ہمہ دولت و اقتدار سادات یک ناگاہ۔	۴۲۵	ذکر بر خاستن خبار فساد و بیان نظام الملک و سادات و ظہور آثار و اختتام عمر و اقبال قطب الملک و امیرالامرا الملک تمام نظام سلطنت و بر صمد آمدن امرائے اتفاق پیشہ کم جزات۔
۴۴۶	ذکر جلوس نمودن سلطان ابراہیم بر اسے چند روز۔	۴۲۶	ذکر رسیدن خبر فتح و ظفر عبداللہ خان بر حسین خان خورشید از ناغہ مشہورہ قصور در صوبہ لاہور۔
۴۴۷	ذکر نصفت نمودن قطب الملک مع سلطان ورجیم بارادہ مقابلہ محمد شاہ از در اخلافت شاہ جہان آباد و سوا سخی کہ درین عرصہ روس داد۔	۴۲۷	ذکر رسیدن نظام الملک در غزوہ دکن و دکن و مجبور نمودن از آب زہد و بدست آوردن قلعہ اسیر و قلعہ برابور۔
۴۴۸	ذکر صفوت آرستن از جانبین و ہمہ تخمین جسکت و بر تخمین سپاہ گردہ و بجا و مقابلہ قطب الملک با محمد شاہ و اوشاہ و ظفر بابی محمد شاہ بر قطب الملک و اختتام زمان دولت و اقبال سادات و شروع سستی پذیرفتن ارکان سلطنت خانہ از ان بابر سے باقتضای تقدیرات۔	۴۲۸	ذکر آتشہ کہ بشو سے کرد و محتوی خان در ان اودان بشیر رویداد و علیہ بے بلا سے بی زنیہار آن کا فنیہا دیدار گرفتار آمد۔
۴۴۹	ذکر حدوث حفر کہ بعد سوال از بزرگے شعرا لخواں امیرالامرا برآمد۔	۴۲۹	ذکر مقابلہ دلاور علی خان بخشی امیرالامرا حسین علی خان با نظام الملک فتح جنگ و یادری اقبال تورانیان و کشتہ شدن دلاور علی خان۔
۴۵۰	ذکر شروع اقتدار سلطنت محمد شاہ و ارتقاء درجہ و امرائے دولت خواہ۔	۴۳۰	ذکر مقابلہ نمودن عالم علی خان با نظام الملک و بر کمال دلاور سے و راہ آخرت پیروان با نہایت بہادر سے۔
۴۵۱	ذکر رسیدن بعضی امرائے در ہمسور و سوا از اسے یا فتن برخی از امر و فخر و بخت لالہ و غلامان فاکتہ	۴۳۱	ذکر نصفت نمودن امیرالامرا بہت دکن و مخص شدن قطب الملک بطرقت و از اخلافت شاہ جہان آباد و جہاں ذکر پنچہ درین عرصہ روس داد۔
۴۵۲	ذکر رسیدن بعضی امرائے در ہمسور و سوا از اسے یا فتن برخی از امر و فخر و بخت لالہ و غلامان فاکتہ	۴۳۲	ذکر کشتہ شدن امیرالامرا حسین علی خان بہادر در راہ دکن از زور و اقبال امرائے کینہ کوشش

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۵۶	مفتوح شدن شون قلعه جاپ - ذکر اشتغال احوال حیدر علی خان و غالب شدن نظام الملک	۴۴۵	ذکر میر محمد حسین معز بن بودا نمود و احداث مذہب پاٹلے کہ او شتر آغ نموده بود و فتنه ناگه درین مردم بر آنجمنه باضلال اجتماعی برداشت و دین خود بحسب جاه و ریاست در باخت -
۴۵۷	بر حیدر علی خان و احوال او باجمالی ذکر آرزوی نظام الملک از پادشاه بنا بر بعضی حرکات و تناقض طبع امر از نظام الملک و رجوع وزارت با اعتماد اهل دوله قمر الدین خان میر محمد اسین خان و فتن او مصوبه با سے ممالک و کس و تفصیل بعضی امر او ارکان حضور -	۴۴۶	ذکر اوقات و آداب علی کبیر له نماز قرار داده - ذکر ملاقات فرخ سیرا نمود و در شتاد و یا فتن بنا سے اضلال آن مذہب -
"	ذکر شورانیدن امرای حضور مبارز خان صوبه دار بر مان پور بر ابرار وقت جاه و کشته شدن مبارز خان بتقدیر خاقان مرده -	۴۴۸	ذکر احوال نمودن محمد اسین خان تادیب آن مفضل و مردم خان مرقوم ناگهان بتقدیر حق عزوجل و افتادن مردم در افتادن با قضا سے گردش آسمان و انعام شیطان -
۴۵۸	ذکر آمدن حیدر علی خان از ابرار و امور شدن خدمت میر انوشی حضور -	"	ذکر فتن نمودن ابرار و ابرار رسیدن نزارع فیما بین اولاد و دروجی بار و بر خاستن پرده از روی کار
۴۵۹	ذکر بر آنجمنه وقت جاه و عوی خود حامد خان را تیر و غنا و و میاش شدن او بخی و فساد -	۴۴۹	ذکر شاه فخر پسر وسطی نمود و پایان احوال اولاد و اتباع آن بد نهاد -
۴۶۰	ذکر متعین شدن سر بلند خان بتادیب حامد خان و خلاصی نجم الدین علی خان بهادر و نیز حلیت یافتن حامد خان و بهر رسیدن فتنه بر گیان در مملکت هندوستان -	۴۵۰	ذکر سفر نمودن محمد اسین خان ازین جهان و شدت مداو با اهل بیت پیغمبر آخر الزمان -
"	ذکر انحطاط درجات روشن الدوله و کوچی و شاه عبد الغفور و اخذ و جر و کرم در حضور از شتاد مذکور و و مغرول شدن سر بلند خان از جزایر بمبئی بمصالح الدوله و منصوب شدن ابریه سنگه و مقابل بهایم دیگر و معاودت سر بلند خان بشاه جهان آباد و قوی شدن مرچند از ضعف و سستی ابریه سنگه -	۴۵۱	ذکر شروع منازعت بار ابریه بیت سنگه را بشور و بظهور رسیدن مسیتها سے موفور از امرای حضور -
۴۶۱	ذکر بر آنجمنه آن صفت جاه و رسالت مرچند را تیر ممالک هندوستان و درست نشستن نقش مراد با تنها بمقت امرای زمان -	۴۵۲	ذکر قولد مصیبه درم سرای شاهای و اتحادی ملکه زمانی و خضر فرخ سیرا محمد شاه -
۴۶۲	ذکر شیوخ یافتن مرکشی از رعایا سے شتاد و حادثه	۴۵۵	ذکر آمدن نظام الملک در حضور و امور شدن بوزارت و بعضی سواخ دیگر -
		"	ذکر کشته شدن فیض الله ناگز نائب سعادت خان بهادر در کار آباد و قیام یافتن صوبه اکبر آباد از سعادت خان و تولیس یافتن صوبه مذکور بر ابریه سنگه و هم جور اسن و



صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۴۶۳	بازداشتن صفی‌الدوله و قتل او و فرار شاه جهان از و ظهور خسرو و فرار یاقین مصاحبه با آنها	۴۶۳	ما برسدن محمد خان بکش از دست مرشد و بوندید در صوبه آذربایجان
۴۶۴	ذلت و خوارگی - ذکر مقتول شدن شیخ‌الدین علی خان مرحوم بعد از اعتماد الدوله و قتل و غنیمت الدوله خان شوم -	۴۶۴	ذکر آمدن پادشاه به طرک آذربایجان و بر دوشه بطریق سیر شکار و از آنجا فرود آمدن دریا به بنابر استنبیه مرشد و معاودت فرمودن قرین میش و دست نبضت سخت بیدار -
۴۶۵	ذکر راه یافتن مستی بسیار در بندر دست کامل و قتل پیر یقین در نظام صوبه مذکور در بنام حسن بنیاد طرک و ساکن آن صوبه و افتتاح راه حادثه نادر شاه بسیاحت امر او پادشاه و ورود و سفر از	۴۶۵	ذکر خست نمودن پادشاه و مصفا الدوله نظر خان با بیتیه مرشد و بعضی سواخ دیگر ذکر سر بر آوردن از آذربایجان و بچکه کوزه و کشته شدن بان و شمار خان بر دست او و بختی غنیمت الدوله و آمرالدین خان درین خصوص و تنبیه یاقین و از دست برمان الملک -
۴۶۶	ایران - ذکر جنگیدن ناصر خان با نادر شاه و مغلوب شدن یک ناگاه و رسیدن نادر شاه به لاهور و مغلوب شدن کریم خان و پیش آمدن نادر شاه و ملائیکه او را با محمد شاه رویداد -	۴۶۶	ذکر مجمل ذکر فتح الدوله برادر کشتن الدوله و غل او از صوبه غنیمت آباد و انضمام یاقین صوبه مذکور بصوبه از بنگاه -
۴۶۷	ذکر شغف نمودن محمد شاه از شاه جهان آبا و رسیدن بکرمان و ماجرای جنگ و جدال که در آن میدان پادشاه رویداد -	۴۶۷	ذکر مجمل احوال خواجه الدوله و داد و جعفر خان ناظم بنگاله باعتباری به -
۴۶۸	ذکر رسیدن برمان الملک در لشکر محمد شاه و اشتغال ناکره حرب و جنگ بدو و اراک و آهنگ -	۴۶۸	ذکر انضمام یاقین صوبه غنیمت آباد بصوبه بنگاله و رجوع شدن نظامش به باب جنگ و شروع عروج دولت آن مکره امر از بازنهنگ -
۴۶۹	ذکر سواختی که در هندوستان بعد از محبت نادر شاه بایران رویداد -	۴۶۹	ذکر متعین شدن امیرالامام مصفا الدوله و وزیر اعتماد الدوله با هم به تنبیه باجی را و مرشد و پایان احوال این هم -
۴۷۰	ذکر حلیت خواجه الدوله صوبه دار بنگاله و ساز و جواب جنگ نامک صوبه غنیمت آباد با ملا الدوله و از پیر خواجه الدوله مذکور و حاصل نمودن نهایت جنگ حکم جنگیدن با سر فرزانان مع سند صوبه بنگاله بنام خود تپسل و قتل الدوله آفرین خان بهادر -	۴۷۰	ذکر مسافت دادن برمان الملک با جماعت غنیمت لشیر و نهایت نمودن آنها با کمال خوف و بیم و بچکه مصفا الدوله امیرالامام بختیاسر و عواید طبع غیر مستقیم -
۴۷۱	ذکر داخل شدن نهایت جنگ بر شدت با بعد فتح و	۴۷۱	ذکر متوجهی اعتماد تنبیه غنیمت از دست برمان الملک

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۰۷	ذکر رسیدن مرہٹہ بر سر مہابت جنگ و سوا خیمکہ درین ستیزہ دایزروے داد۔	۴۹۴	نصرت توکلن یا فتن بر سبند دولت و حکومت۔ ذکر تسلط یافتن مہابت جنگ بر صوبجات بنگالہ و عظیم آباد و اوریہ و در سال زرمائی شگیش بجنو ر مع انوال ضبطی خانہ سر فز زمان و مقوض لشکر ہندوات بر فقارہ منافہ مائی مناصب و خطاب و دیگر خدایات پادشاہے برای او و برادرانہا و دیگر منتسبان و دو دمان او۔
۵۱۳	ذکر اقامت نمودن بہا سکر تہذت سبہ سالار مرہٹہ در کٹوہ و تسلط یافتن بر یوگلی کہ بندہ عظیم بنگالہ و آباد معور از مال و تجارت بود۔	"	ذکر غریبا فتن مہابت جنگ بر مرشد قلی خان بعد جنگ گران و خجیدین صوبہ اوریہ بر برادرزادہ خود مہام الدولہ صولت جنگ بہا در سعید محمد خان
۵۱۵	ذکر اقامت نمودن بہا سکر تہذت سبہ سالار مرہٹہ در کٹوہ و تسلط یافتن بر یوگلی کہ بندہ عظیم بنگالہ و آباد معور از مال و تجارت بود۔	۴۹۶	ذکر احوال ہیبت جنگ و صوبہ عظیم آباد و لواحق آن۔
۵۱۷	ذکر آمدن مہابت جنگ از مرشد آباد بغیر رزم بہا سکر تہذت و جنگیدن با او بعد عبور از دریا و گریختنیدن او را تا اقصا سے بلا و کٹک باطلکا و آمدن رگوجی و بالاجی را و۔	۴۹۹	ذکر اسیر شدن صولت جنگ در دست باقر ملیخان خویش مرشد قلی خان بحسب تقدیر و در مستن مہابت جنگ بر سر باقر قلی خان و رہانیدن صولت جنگ از ان گرفتار سے بقدرت حکیم تقدیر۔
۵۱۹	ذکر ورود صفدر جنگ بعظیم آباد و معاددت او بصوبہ خود بعد چند روز بحکم حضور و اندیشہ و ورود بالابے را و۔	۵۰۰	ذکر نصفت نمودن مہابت جنگ بطرف کٹک بعد تیاری فوج و آراستن سامان بارادہ و استخلاص برادرزادہ خود صولت جنگ از دست باقر علی خان۔
۵۲۰	ذکر آرزوگی ہیبت جنگ و مہابت جنگ از رسید ہدایت علی خان و ولد راقم و آمدن بالاجی را و در نواح عظیم آباد و بہر رسیدن آشوب را با انقلاب در صوبہ مذکورہ و محفوظ ماندن شہر عظیم آباد بتائید از دسے و حرہست سرمدی و رسیدن بالابے را و بہر شد آباد و ملاقات با مہابت جنگ و سوا خیمکہ کہ بعد از ملاقات او روے داد۔	۵۰۲	ذکر ارادہ ہیبت جنگ باخراج و استیصال جہائے بہوچوریہ و ابتدا سے در درجائے مرہٹہ در مالک اوریہ و بنگالہ و غیرہ و رسیدن بہا سکر تہذت با چہل ہزار سوار و کشتی فرستادہ رگوجی بہو سلا را و ناگیور کلان و رسیدن فوج مذکور چون بلا سے ناگمان بر سر مہابت جنگ و سوا خیمکہ در دروب مرہٹہ روے نمود و تدارک ماسے کہ مہابت جنگ فرمود۔
۵۲۲	ذکر ملاقات بالاجی را و مہابت جنگ و اخراج رگوجی از مرد و بنگالہ و معاددت بالابے را و بیکرزد دولت۔	۵۰۵	
۵۲۴	ذکر آمدن ہیبت جنگ بعظیم آباد و انقطاع سر رشتہ		

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۵۲۳	دشمنان دلاعت خان و عیسی خان و غرضی خان و معاظمه رگوبه راجه دولبهه رام و بیایان جوب و سوال مهابت جنگ با او -	۵۲۵	رفاقت والد از او نشان و دیگر سواران و دیگر دران او ان رومدار -
۵۲۴	ذکر آمدن رگوبه بوسه در کتاب و تقدیر بدین راجه دولبهه رام با مقتضایه گردش خاک و جنگیدن میر عبد الغزیز در قلعه باره بماتے بارگوبه پاس آید و وحقی خاک -	۵۲۴	ذکر خروج مصطفی خان بهادر بر جنگ بربتیہ مارے و مقتول شدن بهاسکریندت باعتیان مصطفی خان و تقدیرات آبی -
۵۲۵	ذکر رفتن رگوبه بطرف عظیم آباد و بر ایستادن مقرر تعفی خان و بلند شدن و غیره و اخفاخته از رگوبه کوه و رسیدن مهابت جنگ هم برای مقاتله بارگوبه بمقتضای عظیم آباد و مساعدت از پنجاب بشده آباد -	۵۲۸	ذکر بر روی محبت فیما بین مهابت جنگ و مصطفی خان در آمدن مصطفی خان از رشده آباد و جنگیدن مصطفی خان بهادر بر جنگ و عظیم آباد با احترام الدوله زین الدین احمد خان بهادر بمیت جنگ و نظریافتن احترام الدوله بر مصطفی خان و سوا تخمیکه درین ضمن روئے داد -
۵۲۸	ذکر از رگوبه عبور علی خان بهادر با بمیت جنگ در فتح قبا رنقار با صلاح مهابت جنگ -	۵۳۱	ذکر آمدن بمیت جنگ از سرکار تربت بعظیم آباد و نجات نمودن دریدان بارخ جعفر خان و جنگیدن با مصطفی خان و نظریافتن بر بفرست از دشمنان -
۵۲۹	ذکر رجوع بهادر بر رگوبه بوسه با مهابت جنگ که در سیدان شرقی بحسب علی پور اتفاق افتاد -	۵۳۲	ذکر رفتن مهابت جنگ بر رشده آباد و توقیف نمودن مرشد را در بر دو ان و انقضای یافتن عمر و دولت مصطفی خان در جنگ ثالث و خدشای یافتن بمیت جنگ بفتح و نظریافتن از دشمنان -
۵۵۱	ذکر ورود میر علی بهونکر به رشده آباد و شروع نقار و قبا ریان مهابت جنگ و عطا الدوله خان و خروج و انحطاط درجات میر محمد جعفر خان قریب بهم دنیاے منفده و تشییر خان و سر در خان -	۵۳۳	ذکر رسیدن مصطفی خان در رگوبه بهاسکریندت و جنگیدن با احترام الدوله بهادر بمیت جنگ و تربت تافته دریدان ان قصیده کریمی و نظریافتن بمیت جنگ بر ان پناگ قوی جنگ و اسیر شدن راجه دولبهه رام در کتاب تربت رگوبه بوسه و جنگیدن میر عبد الغزیز در قلعه باره بماتی -
۵۵۲	ذکر خروج میر محمد جعفر خان بربتیہ نیابت صوبه دراک کنگ و نزول از ان مرتبه بانگ زمانی باقتضای گردش خاک -	۵۳۴	ذکر رفتن بمیت از نقاسه مصطفی خان و مال احوال
۵۵۵	ذکر کشته شدن بمیت جنگ و انتقال او ازین جهان تارک و تنگ -		
۵۵۹	ذکر رسیدن خبر و شربت از کشته شدن با احترام الدوله		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۴۳	زناقت صولت جنگ و رفتن ہمراہ او بر شد آباد بخش سواخ دیگر کہدین خرمہ روے داد۔	۵۴۳	بہادریت جنگ بہایت جنگ و استند او و نویش بجنگ افغانہ و آمدن بنعلیم آبا و دختر بافتن شہزاد
	ذکر تمنا کردن سیف خان معین لہ و ملاقات نہایت جنگ در گندہ گوکہ و پذیرائی نیافتن و رحلت سیف خان و معین شدن فوجدارے پور وید از انتقال و بدو جنگ و آمدن خوالدین حسین خان پسر سیف خان بر شد آباد و ملاقات از بہایت جنگ و انتقال دیوان خالصہ راے رایان چین راے دما مور شدن پسر دوت پیشکار بران کار۔	۵۴۴	و میر حبیب و مخادعہ ہر دو قہ پاہر گر۔ ذکر جنگ نمودن نہایت جنگ با شہر خان و سر دار خان و میر حبیب و جمع مہمہ ما کہ بہت مجموعہ کمتر از مبتدا و ہشتاد ہزار سوار پیادہ نمودہ اند و دختر بافتن بران فوج انجوہ بخش تالید از دہ جبار۔
۵۴۴	ذکر رفتن نمودن نہایت جنگ بطرف کنگا بنا بر تنبیہ میر حبیب و بعضی مہمہ و افغانہ و از تراع نمودن قلعہ بارہ بجائی از دشت گامشکان مہمہ و گر بخش خوالدین حسین خان از شد آباد و نصیب پور نیسہ نمودن و بر رفتن از راہ بخوت صولت جنگ و توقف نمودن در مالہ و باز آمدن بر شد آباد و مقید شدن و یافتن پسر دوت خطاب راے رایانی و خدمت دیوانی خالصہ با مالت و در قیامت دیگر۔	۵۴۵	ذکر جنگ نمودن نہایت جنگ با شہر خان و سر دار خان و میر حبیب و جمع مہمہ ما کہ بہت مجموعہ کمتر از مبتدا و ہشتاد ہزار سوار پیادہ نمودہ اند و دختر بافتن بران فوج انجوہ بخش تالید از دہ جبار۔
۵۴۵	ذکر رفتن نمودن نہایت جنگ بطرف کنگا بنا بر تنبیہ میر حبیب و بعضی مہمہ و افغانہ و از تراع نمودن قلعہ بارہ بجائی از دشت گامشکان مہمہ و گر بخش خوالدین حسین خان از شد آباد و نصیب پور نیسہ نمودن و بر رفتن از راہ بخوت صولت جنگ و توقف نمودن در مالہ و باز آمدن بر شد آباد و مقید شدن و یافتن پسر دوت خطاب راے رایانی و خدمت دیوانی خالصہ با مالت و در قیامت دیگر۔	۵۴۶	ذکر ملاقات آئینہ نگیم دختر نہایت جنگ مع اولاد با پدر و الاکہر۔
	ذکر محبتی از احوال شہر کنگا و قلعہ بارہ بہائی۔	۵۴۷	ذکر طلب داشتن نہایت جنگ خیال و طغیان شہر خان و مشوں خواستن شدن آئینہ نگیم و گمان۔
۵۴۶	ذکر رفتن نمودن نہایت جنگ بطرف کنگا بنا بر تنبیہ میر حبیب و بعضی مہمہ و افغانہ و از تراع نمودن قلعہ بارہ بجائی از دشت گامشکان مہمہ و گر بخش خوالدین حسین خان از شد آباد و نصیب پور نیسہ نمودن و بر رفتن از راہ بخوت صولت جنگ و توقف نمودن در مالہ و باز آمدن بر شد آباد و مقید شدن و یافتن پسر دوت خطاب راے رایانی و خدمت دیوانی خالصہ با مالت و در قیامت دیگر۔	۵۴۸	ذکر رفتن نمودن نہایت جنگ خیال میر حبیب و سر زردا و سواخ دیگر۔
۵۴۷	ذکر رفتن نمودن نہایت جنگ بطرف کنگا بنا بر تنبیہ میر حبیب و بعضی مہمہ و افغانہ و از تراع نمودن قلعہ بارہ بجائی از دشت گامشکان مہمہ و گر بخش خوالدین حسین خان از شد آباد و نصیب پور نیسہ نمودن و بر رفتن از راہ بخوت صولت جنگ و توقف نمودن در مالہ و باز آمدن بر شد آباد و مقید شدن و یافتن پسر دوت خطاب راے رایانی و خدمت دیوانی خالصہ با مالت و در قیامت دیگر۔	۵۴۹	ذکر از دگی صولت جنگ با عمومی خود بہایت جنگ بنا بر خلقت و مدہ و انجامیدن با صلاح و خوشنودے و ہم رسیدن کہ ورت بے پایان در میان نہایت جنگ و عبدالحی خان و بعضی سواخ بہان از انان۔
۵۴۸	ذکر رفتن نمودن نہایت جنگ بطرف کنگا بنا بر تنبیہ میر حبیب و بعضی مہمہ و افغانہ و از تراع نمودن قلعہ بارہ بجائی از دشت گامشکان مہمہ و گر بخش خوالدین حسین خان از شد آباد و نصیب پور نیسہ نمودن و بر رفتن از راہ بخوت صولت جنگ و توقف نمودن در مالہ و باز آمدن بر شد آباد و مقید شدن و یافتن پسر دوت خطاب راے رایانی و خدمت دیوانی خالصہ با مالت و در قیامت دیگر۔	۵۵۰	ذکر تقویض شدن صوبہ عظیم آبا و سر اج الد و لہ و نیافتن بر اجہ جانکے روم و معاودت بہایت جنگ بر شد آباد و اخراج نمودن عطا الد خان از حدود ممالک محروسہ خود۔
۵۴۹	ذکر رفتن نمودن نہایت جنگ بطرف کنگا بنا بر تنبیہ میر حبیب و بعضی مہمہ و افغانہ و از تراع نمودن قلعہ بارہ بجائی از دشت گامشکان مہمہ و گر بخش خوالدین حسین خان از شد آباد و نصیب پور نیسہ نمودن و بر رفتن از راہ بخوت صولت جنگ و توقف نمودن در مالہ و باز آمدن بر شد آباد و مقید شدن و یافتن پسر دوت خطاب راے رایانی و خدمت دیوانی خالصہ با مالت و در قیامت دیگر۔	۵۵۱	ذکر رفتن نمودن نہایت جنگ بطرف کنگا بنا بر تنبیہ میر حبیب و بعضی مہمہ و افغانہ و از تراع نمودن قلعہ بارہ بجائی از دشت گامشکان مہمہ و گر بخش خوالدین حسین خان از شد آباد و نصیب پور نیسہ نمودن و بر رفتن از راہ بخوت صولت جنگ و توقف نمودن در مالہ و باز آمدن بر شد آباد و مقید شدن و یافتن پسر دوت خطاب راے رایانی و خدمت دیوانی خالصہ با مالت و در قیامت دیگر۔
۵۵۰	ذکر رفتن نمودن نہایت جنگ بطرف کنگا بنا بر تنبیہ میر حبیب و بعضی مہمہ و افغانہ و از تراع نمودن قلعہ بارہ بجائی از دشت گامشکان مہمہ و گر بخش خوالدین حسین خان از شد آباد و نصیب پور نیسہ نمودن و بر رفتن از راہ بخوت صولت جنگ و توقف نمودن در مالہ و باز آمدن بر شد آباد و مقید شدن و یافتن پسر دوت خطاب راے رایانی و خدمت دیوانی خالصہ با مالت و در قیامت دیگر۔	۵۵۲	ذکر معاودت فقیر از شاہ جہان آباد و میر آمدن

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۵۹۳	شهادت جنگ - ذکر کشته شدن حسین قلیخان و حیدر علی خان نظام و سفاقت		ذکر سبب افتراق سراج الدوله از مهابت جنگ و رفتن او به عظیم آباد و مجادله او با جانی که رزم نامیب
۵۹۴	سراج الدوله زادان - ذکر کشته شدن او در محاربه سراج الدوله از مهابت جنگ و انتقال او	۵۸۳	مردی که کشته شدن همدی ثار خان منصور عزم را قلم سطور -
۵۹۶	ازین غنای تاریک و رنگ - ذکر بعضی خصایل حمیده او و اوصاف پسندیده آن مرحوم -		ذکر رسیدن سراج الدوله در نواح عظیم آباد و پیوستن همدی ثار خان با او و جنگیدن با جانی که رزم کشته شدن
۵۹۷	ذکر تحمل احوال صولت جنگ و حسن معاشرت او با خلق خدا و نظام ارتقا نشانیان عمر سبک خرام کم بقا -	۵۸۵	آن سید نامجو -
۵۹۹	ذکر حلیت نمودن نصیر الملک تمام الدوله سید احمد خان بهادر صولت جنگ مرحوم از در پستی میزوم -		ذکر رسیدن مهابت جنگ در نواح عظیم آباد و ملاقات با سراج الدوله و در غل شدن شهر عظیم آباد و میسار
۶۰۳	ذکر انتقال مهابت جنگ از جهان گذران و بعضی از اخلاق و نظام او و اوقات آن فخر دو عالم و کسب سراج الدوله بر سر نهاده و شروع ظهور حواریش و فتن از نادانی	۵۸۸	شدن و گرفتن بر شش آبا و سراج الدوله -
	آن ابله سر سر سفاقت و سرایت نمودن فساد در جمیع بلاد و در بیان شدن ملکوت محمود از بلای مورس		ذکر استدعای میر حسیب و در پیشگاه مهابت جنگ بشیر طغوزین صوبه گنگ و قلیل وجهی از زر و دینارین
۶۰۸	از اسرا معذور - ذکر فاضل کام و شایخ نظام که در عهد مهابت جنگ در قلمرو او بوده اند یا بحسب قسمت در رد پشته از آن گروه و الا شکوه درین دیا گردیده و مردم بملاقات آن بزرگ و ارمان رسیده اند -	۵۹۰	مهابت جنگ این معاصره را بنا بر صنعت پیری و رخساره ملایق و متودن عشاق سفر -
۶۱۱	ذکر شایخ سلاسل مشهوره در اطراف صوبه با -		ذکر وقوع معاصره فیما بین مهابت جنگ و میر حسیب و سیرت اصلاح و با صلاح گردیدن فساد و ظهور یافتن
۶۱۳	ذکر علمای ظاهر - ذکر بزرگمانی که بفرمان قهرمان تقدیر بنابر شایستگی او ضلع ایران دار و دیند و ستان گشته بفرجه چند در و بعضی از آنها در عظیم آباد و بنکاله رویده اند -	۵۹۱	این دوانان در عهد و بلاد -
	ذکر اولی سید الاجل علامه آلوسی که بکبر الملک کاشف المهر و داور الزمانی سید محمد علی مدد تعالی غلظت افشاگر علینا		ذکر معاونت را بنده بگیم بر او زاده مهابت جنگ از گمانو بنده متهم خرفه خود -
			ذکر انتقال راسه ارمان بهر دین دت و رجوع دیوانی خالصه بر آنچه گریخت چند و در گذشتن او هم بعد مایه
		۵۹۲	چند و تقوین خدمت مذکوره با میدرم -
			ذکر کشته شدن میر حسیب با زردگی و نادانی جان فوجی پسر گرجی بهر سبب -
			ذکر در گذشتن جانی که رزم و عظیم آباد و یافتن بر حسب رزم نامرین صوبه داره خدا و او در دین اکر ام الدوله
		۵۹۳	تقدیر خفاقی عباد -
			ذکر عسکر اکر ام الدوله فتنه چیست حکایت بنما -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۶۱۶	دیوان تسلط اصحاب انگلیشیہ بر کلکتہ و فتح سراج الدولہ بر سر آئینا و گزینن بخوت بخونیکہ انگلیشیہ بر لشکر اوزدند و زخمی شدن دوست محمد خان و مصاحبت نمودن با سر دار انگلیشیہ از راه خوف و ہم در نہایت عجز و زبونے -	۶۱۶	و علی جمیع المومنین بملطہ کجی - و کرد دوم سرخیل انقباس مومنین در بزم اصحاب بقیہ حاجے بدیع الدین اٹال احمد علی رؤس المسلمین لفظاً و سخنان من حق تحقیق زلالہ -
۶۱۷	و کرد آمدن سراج الدولہ از سرخس آباد بارادہ جنگ با جماعہ انگلیشیہ و مغلوب شدن بخوت بخون کہ بر لشکر او زدند از تحت گشتگی دوازونی و مصاحبت نمودن با کمال عجز و زبونے -	۶۲۰	ذکر جلوس سراج الدولہ بر سندا یا لست جنگا و بہار و اوپر سید و سوا سنے کہ در ایام درویش رویے نمود -
۶۱۸	ذکر بر گزینن ارکان نفاق پشیہ اصحاب انگلیشیہ و ہمار سراج الدولہ و گدازشتن بنا سے محمد و سیمان با جماعہ نہ کور و لشکر کشیدن انگلیش بر سراج الدولہ و بر آمدن راجہ دوبہد رام با استحکام مورچاں در پلا سے و در ساقن با تہاد آمدن سراج الدولہ تا بلاسی بارادہ جنگ و ہزیمت یافتن از افواج انگلیشیہ و فرگ و مقرر شدن نظامت جنگا لہ میر محمد جعفر خان و انتقال دولت از خانوادہ مہابت جنگ بگزاران	۶۲۱	مشر در یک صاحب کلان آنجا وفات شدن معمورہ نہ کورہ و بدر رفتن مشر در یک با معدودے از انگلیشیہ و گداز سراج الدولہ ماناک چند دیوان راجہ بردوان بر آنجا فغان و حکومت کلکتہ -
۶۱۹	ذکر در فعل شدن میر محمد جعفر خان در منصور گنج و جلوس نمودن بر سندا یا لست ہر سہ صوبہ سے تصدیق و رنج و گرفتار شدن سراج الدولہ در دست نوکران و خرامیدن او بعد از یہ انتقام ازین جان بے سالم جاوردان -	۶۲۲	و کرد چہ روزہ امارت شوکت جنگ در پورنیہ و بہت نمود بلا بر سر آوردن و خود را و عا لے را در بلا افکندن او طفیل حاجت ہاسے ذاتی و اعزاسے شوم طبعان خوشامدگو -
۶۲۰	ذکر بر آمدن میر جعفر خان بارادہ گوشمال حاضر علی خان و نظام و تخییر عظیم آباد و تالیف راجہ رام ناراین و دیگران -	۶۲۳	و کرد ظاہر شدن میدی سپاہ از سفاہت شوکت جنگ و بہت ادب پورنیہ نام و دلتنگ -
۶۲۱	ذکر رفتن خادج حسن خان بہ پورنیہ و ظفر بافتن بر حاضر علی خان و محکمے از سواج پنجاب -	۶۲۶	ذکر فرستادن سراج الدولہ را سے اس بہاری پیر صغیر راجہ جانکے رام ابغوجہ را سے گوئدارہ و پیر گرو و غلط کشیدن آتش شور و شر و فاموش شدن چراغ دولت شوکت جنگ سبک سر -
۶۲۲	ذکر نصفت نمودن میر محمد جعفر خان از راج محل بہت عظیم آباد و ساقن راجہ رام ناراین با کرنل کلیف و مخوفان ماندن از سرور در گزشتن میر جعفر خان مشغول و سرور -	۶۲۷	ذکر رسیدن افواج سراج الدولہ در میان سے و زبون شوکت جنگ در نوب گنج و مورچاں لیسن علیہ شوکت جنگ و جگیدن بنین و ظفر بافتن افواج سراج الدولہ و کشتہ شدن شوکت جنگ در میدان جنگ و حرکات عجیبہ کہ در ان مصاف از شوکت جنگ منظور رسید -
۶۲۳		۶۲۸	ذکر رسیدن جامعہ انگلیشیہ بر استندارک و دست در او کلکتہ کہ از دست آن جامعہ بدر رفته بود و گزینن ماناک چند



مصفحه	مضمون	مصفحه	مضمون
۶۹۲	عظیم آبادیان - ذکر رسیدن خادم حسین خان قریب بجای پور در مغرب شدن روم ناراین محل ایمان دارگان و شکیدن کپتان نکس یا خان مذکور و غفر یافتن بر چنان فوج کران -	۶۹۳	ذکر بلوس میر محمد قاسم خان در مشهد آباد بر سر آمدن ایالت جنگا له و غیره موسیبات بتقدیر فائق ازین وسموات -
۶۹۵	ذکر آمدن کپتان نکس در دستاب راهی با خادم حسن خان و نظریافتن بر چنان فوج سنگین و کران -	۶۹۴	ذکر خروج میر محمد قاسم خان بمعارض جاه دجلال در جرع نمودن کوکب بخت میر جعفر خان با قول و زوال -
۶۹۶	ذکر آمدن سیرن با کور و تمام در فتن بر خادم حسن خان دبرق افتادن بر سیرن از آسمان بنابر کلمات جمال آن نگوینده خصال و ذکر کلماتی از در درانی یافتن خادم حسن خان از جنگال آن زشت قویتمه احوال شاه عالم پادشاه و قرار یافتن پادشاه بر او بمشیت اسد -	۶۹۵	ذکر آمدن و فتن میر محمد قاسم خان بطرف سیرنوم و شکیدن کپتان بر دهان یازینداری آن که مرز بودم -
۶۹۷	ذکر غرق شدن دختر آن بیچاره عیانت جنگ بفرمان سیرن کسمکار و مشا هده نمودن خلق انتقام آسی را ظاهر و آشکار -	۶۹۶	ذکر بر آمدن میر کرنگ بار آمده جنگ پادشاه و مشیر لاس و دلتنگ شدن سردار مذکور از اشعار مشوره های مختلفه روم ناراین و راج بلبله و فرستادن فقیر را پیش میر محمد قاسم خان و ماجرای که بعد در فقیر بصفور میر قاسم خان در عظیم آباد روستا در خدمت نمودن میر قاسم خان از راه کوهمستان باستیصال و رسیدن بعظیم آباد -
۶۹۸	ذکر رجوع بذکر بقیه احوال لشکر سیرن و سمنوج دیگر سوار و فتن -	۶۹۷	ذکر رفتن ستر میش بکله و بعد از رفتن کرنگ سیرن جنگ و شروع فتنی در سرداران انگلیشیه که باعث خرابی عالی گردید -
۶۹۹	ذکر احوال عظیم آباد و شکیدن سیر کرنگ با اتفاق راج روم ناراین در راج بلبله با پادشاه و مشیر لاس و شکست خوردن پادشاه و گیر آمدن مشیر لاس و سوار دیگر که در آن نواح روستا و تسلط یافتن میر محمد قاسم خان بر ایالت هر سه سویه در مشهد آباد و بنا فائق عیاد و بلاد -	۷۰۰	ذکر رفتن میر محمد قاسم خان در عظیم آباد و دله و گستر آمدن شجاع الدوله باستقبال پادشاه ماسر مدو به خود جلب در آنچه که نامس -
۷۰۱	ذکر رفتن پادشاه از عظیم آباد و بار آمده اوده و گستر آمدن شجاع الدوله باستقبال پادشاه ماسر مدو به خود جلب در آنچه که نامس -	۷۰۱	ذکر رفتن پادشاه از عظیم آباد و بار آمده اوده و گستر آمدن شجاع الدوله باستقبال پادشاه ماسر مدو به خود جلب در آنچه که نامس -
۷۰۲	ذکر رفتن پادشاه از عظیم آباد و بار آمده اوده و گستر آمدن شجاع الدوله باستقبال پادشاه ماسر مدو به خود جلب در آنچه که نامس -	۷۰۲	ذکر رفتن پادشاه از عظیم آباد و بار آمده اوده و گستر آمدن شجاع الدوله باستقبال پادشاه ماسر مدو به خود جلب در آنچه که نامس -



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۲۰	ذکر آمدن شہزادہ گلشن عالی خان از ملک سیستان و ہماچہ سر دہ چند و طلب دشمنان ہمارا از رشتہ آباد بنوگیر در قید و بند	۴۰۶	زمرہ سے وافر ذکر رفتن میر قاسم خان بہسرام و بہوچور و گزشتن زمیند اران پنجاب بطرف زمین فارسی پور و ظاہر نمودن خان مرقوم آثار صفا کی خود دگر کشیدن باو
۴۲۱	عالی جاہ و کشتہ شدن آبنی چہارہ ہنگام معاودت در مرشد آباد گیناہ	۴۰۹	سخت و دغور ذکر معاودت نمودن میر قاسم خان از بہوچور و سیلہ ام و مقید نمودن راج بہسرام و متین نمودن راجہ نوبت راسہ بصوبہ داری عظیم آباد و قیامت نمودن در قلعہ بنوگیر
۴۲۲	ذکر معاودت فقیر میر عبد اللہ و گنٹلوکیہ با گزشتن فقیر روسہ داد و حضور عالی جاہ	۴۱۱	ذکر زود آمدن سائیمہ بنت افرا بہ عبد البنی خان و رجیم اللہ خان و خٹسان و کس در شہر عبد ہدیگ ناگاہ و دوبالا شدن بلش و سطوت میر محمد قاسم خان عالمے جاہ
۴۲۳	ذکر گزشتن سر شریٹ و غیرہ انگلیشیان بطرف کلکتہ از رازہ و ریاد و گلبدین سر شریٹ و عظیم آباد و بایر پٹیاں و غالب آمدن اولی بار و گرفتن عظیم آباد و گرفتن سیر محمدی خان و رسیدن فوج دیگر از بنوگیر از خراجان روز و گزشتہ آمدن سیر محمدی خان ہمراہ فوج مذکور و غالب آمدن بر سر شریٹ و غیرہ بہ تقدیر از دوبر و کشتہ شدن سر شریٹ و مرشد آباد و اہتمام یا فتنہ نازہ عناد و فساد	۴۱۳	ذکر آمدن شمس الدولہ سر شریٹ و فتنہ از کلکتہ بنوگیر و عظیم آباد و شروع شدن بناسہ ہنگامہ و خیابان انگلیشیان و نوب عالی جاہ میر قاسم خان
۴۲۵	ذکر تصیم نمودن کونسل کلکتہ جنگ میر قاسم خان و بر آوردن میر جعفر خان بریاست ہنگامہ و عظیم آباد و فتح مواد و اعطاف فساد و مقید رسیدن سر شریٹ و غلبہ انگلیشیان بنوگیر نزد عالی جاہ و گلبدین محمد تقی خان برادر در نواح کشوہ با افواج انگلیشی و کشتہ شدن بکمان شہادت در عین زنگاہ	۴۱۵	ذکر رفتن عالمے جاہ بطرف دنیا و گزشتن از پنجاب بے نیل مدعا
۴۲۸	ذکر سر تابی شہنشاہ ہند و عالم خان و جعفر خان و غیرہ از فرمان محمد تقی خان و پیش قدمی و خود بے نمودن در جنگ تمامہ انگلیشیان و اتفاق و وزیر سید محمد خان نائب مرشد آباد و محمد تقی خان ذکر گلبدین محمد تقی خان بہادر بہرزی کوثرہ کلانے و کشتہ شدن در میدان مراد زنگاہ در شہر آسمانی	۴۱۶	ذکر مقید شدن بعضی گماشتہ ہائے انگلیشی بفرمان عالمے جاہ و رسیدن خط شمس الدولہ گورنر بھنگمن عدم تعرض و مواخذہ محصول از اموال انگلیش و اقتناع نمودن عالمے جاہ از قبولی امر مذکور و عاقبت نمودن اخذ محصول از جمیع تجارت پیشگان در مالک محروسہ خود آمدن سر شریٹ با معدودہ سے انگلیشیان بطرف سفارت از طرف کونسل کلکتہ و بہر رسیدن شہادت با انگلیشیان و عالمے جاہ وروسہ دادن حوادث و فتنہ عظیمہ
۴۳۰		۴۱۹	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۳۱	ذکر شہرت خیانت نمودن میر سلیمان با عالمی جاہ و زردیدن بعض کیسہ ماسے جو اہر در راہ و بر سخی از سواخ دیگر۔	۴۳۱	ذکر رسیدن خبر کشتہ شدن محمد تقی خان بہادر بجالی جاہ و فرستادن افواج دیگر جنگ و ظہور آثار ادب و سیر قاسم خان۔
۴۳۲	ذکر رسیدن عالی جاہ متصل بشکر شجاع الدولہ و ملاقات اینہما با ہمدگر و آمدن وزیر و پادشاہ بر سر جماعہ انگلیشیہ بدولت دعائے جاہ در کمال کرفسہ۔	۴۳۲	ذکر جنگیدن افواج عالی جاہ در میدان مونی انگلیشیان و مغلوب گشتن باقتضای گردش آسمان۔
۴۳۵	ذکر حدوث فتنہ نازعت در فوج انگلیشی و بر غاصبت آمدن بعض افواج ازان لشکر در آرام نگر و ملازم شدن ہنما در سرکار شجاع الدولہ بہادر۔	۴۳۳	ذکر آمدن میر قاسم خان با اعانت افواج متعینہ او و ہوا و کشتن بسیارے از مقیدان بیچارہ و کربیدگانانہ چنانکہ نامکام و قاورہ۔
۴۳۶	ذکر جنگیدن شجاع الدولہ با انگلیشیان و در یافتن احوال جنگ ایشان و ہوا نمودن در جنگ چند روز بعد ازان گشتن بطرف بکسر و چھا دسے نمودن در اینجا و بدون بے خبر و بدعمدی نمودن با عالی جاہ بے بال و پر۔	۴۳۳	ذکر بدر رفتن میر روح الدین حسین خان بہادر سپہ ار جنگ از لشکر عالمی جاہ بے اذن و اطلاع بطرف پورنیہ و مسخر نمودن ضلعہ نڈ کورہ بنائید اکہ۔
۴۳۹	ذکر محصور شدن وزیر از لشکر انگلیشی در عین میدان بے خبر و ناگمان و نجات یافتن از اسجائتا شدہ ذوالاحسان۔	۴۳۵	ذکر جنگ او و ہوا و نظر یافتن جماعہ انگلیشیان با فواج میر قاسم خان۔
۴۵۰	ذکر بدعمدی نمودن شجاع الدولہ با عالی جاہ و مقید نمودن او را بے گناہ و ضبط نمودن مال و ہوا و سخی دیگر سواخ و حوال۔	۴۳۶	ذکر گرفتار آمدن گرگین خان بچکان گرگ اجل و کشتہ شدن او و مقدر خدا سے غرور و کشتن میر قاسم خان جنگ کیسہ شدہ و بہادرش را از راہ غادر و مقتول شدن انگلیشیان مقید و عظیم آباد۔
۴۵۲	ذکر ساقی میر سلیمان خانسانمان عالمی جاہ با وزیر و بر افتادن بنیاد دولت او با اقتضای تقدیر۔	۴۳۸	ذکر جنگیدن افواج انگلیشی با قلعہ عظیم آباد و نظر یافتن بر عالی جاہ و بدر رفتن اوزارین ممالک در حمایت وزیر و پادشاہ۔
۴۵۳	ذکر ترک لباس نمودن عالی جاہ و باز پوشیدن ہاشمار وزیر بلا جبار و اکراہ۔	۴۳۹	ذکر عبور نمودن عالی جاہ از دریائے گنگ و مقامات در ان مکان و فرستادن میر سلیمان خانسانمان و زوشجاع الدولہ کشتہ پمان۔
۴۵۴	ذکر محصور نمودن سردی ناک حرام تبریک وزیر عالی جاہ را بر اسی خواہ۔	۴۴۲	
۴۵۴	ذکر مقید شدن عالی جاہ در دست وزیر باقتضای	۴۴۳	

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
قسمت و تقدیر۔	۴۵۵	ذکر محمد حسن بدین علی ابراہیم خان حسب الامر	
ذکر محمد حسن بدین علی ابراہیم خان حسب الامر		ذکر رفیق پسر سلطان براسے بدست آوردن قلعه	
ذکر رفیق پسر سلطان براسے بدست آوردن قلعه		رہتاس و برکت از ان قلعه بانہایت	
رہتاس و برکت از ان قلعه بانہایت		ندامت و پاس۔	
ندامت و پاس۔		ذکر رفیق بندہ بنفیم آباد نزد اکثر رشیدین خبرگشت	
ذکر رفیق بندہ بنفیم آباد نزد اکثر رشیدین خبرگشت		با فتن وزیر دیگر۔	
با فتن وزیر دیگر۔		ذکر رفیق پسر جعفر خان قبل ازین جنگ بکلیت دمر شد آباد	
ذکر رفیق پسر جعفر خان قبل ازین جنگ بکلیت دمر شد آباد		اور گذشتن او ازین جهان و دیگر سواری کہ درین	
اور گذشتن او ازین جهان و دیگر سواری کہ درین		از سر روئے دارد۔	
از سر روئے دارد۔		ذکر معزول شدن پسر کزک از سالاری فوج انگلیشیہ	
ذکر معزول شدن پسر کزک از سالاری فوج انگلیشیہ		بور و دیو پسر نر کہ نوکر بادشاہ انگلیشیان بود و اتفاقاً	
بور و دیو پسر نر کہ نوکر بادشاہ انگلیشیان بود و اتفاقاً		بطرف کلکتہ ازجا رسیده بسالار سے فوج	
بطرف کلکتہ ازجا رسیده بسالار سے فوج		بجنگ آمد و مرگشت و جنگ وزیر با انجام رسانید و سوار کیم	
بجنگ آمد و مرگشت و جنگ وزیر با انجام رسانید و سوار کیم		ایستان گیونی بتلاگردید۔	
ایستان گیونی بتلاگردید۔		ذکر عبور پسر نر و فوج از دریائے سوہن بہر	
ذکر عبور پسر نر و فوج از دریائے سوہن بہر		کو نور و رسیدن بمقابل لشکر وزیر جنگ این ہر دو	
کو نور و رسیدن بمقابل لشکر وزیر جنگ این ہر دو		با ہمدگر و طغیان فتن بر وزیر کیم تقدیر۔	
با ہمدگر و طغیان فتن بر وزیر کیم تقدیر۔		ذکر بیرون رفتن شجاع علی خان معزول بیان میسے	
ذکر بیرون رفتن شجاع علی خان معزول بیان میسے		از پشت سر و شمشیر بدک و دمر و بدہی انتظام و	
از پشت سر و شمشیر بدک و دمر و بدہی انتظام و		شکست اقتدار بر فوج وزیر با وجود ظور غلبہ	
شکست اقتدار بر فوج وزیر با وجود ظور غلبہ		حسب تقدیر۔	
حسب تقدیر۔		ذکر ملاقات بادشاہ با جامعہ انگلیشیہ و عبور دریا	
ذکر ملاقات بادشاہ با جامعہ انگلیشیہ و عبور دریا		لگا با اتفاق آنها و ملاقات نمودن بیسے بہادر	
لگا با اتفاق آنها و ملاقات نمودن بیسے بہادر		چم با انگلیشیان بنا بر مصالح وقت و زمان۔	
چم با انگلیشیان بنا بر مصالح وقت و زمان۔		ذکر تہ احوال ہر سہر اخلاص وزیر بے تہیر و تہیر گشتے	
ذکر تہ احوال ہر سہر اخلاص وزیر بے تہیر و تہیر گشتے		بے تقدیر۔	
بے تقدیر۔			
ذکر آمدن راجہ سینی بہادر فتن دوم نزد انگلیشیان			
درد دفا با فتن با ایشان۔			
ذکر مرستادن اہم اب انگلیشیہ فوسے ۱			
پہ تہیر قلعه خیارہ و محفوظ ماندن قلعه مذکورہ از			
صدمات تہیر۔			
ذکر گفتار در جنگ نانی شجاع الدولہ با اتفاق راولپا			
مرشد با جامعہ انگلیشیہ و غلبہ گشتن او۔			
ذکر وزیر فتن شجاع الدولہ صحبت احمد خان بنگش			
و ملاقات نمودن با سروران انگلیشیہ و انجا میدان			
بہما سہ و مساعدت۔			
ذکر گفتار در قرار داد و دمر و دمر شد میان فوج الدولہ			
و انگلیشیہ و مرخص شدن او بر موہود خود بعد استقامت نمود			
و بیجا و دمر و دمر شدن آن۔			
ذکر جنگی کہ مادر شجاع الدولہ مع کل اتر با بطبع نہا			
نمود و گوئے و فدا و تلاش ازین جملہ مرد مرگش			
در برود۔			
ذکر محو شدن نودن نیم ملہ و بدست اہانت جنگا			
پہر و رباب کوئل کلکتہ و رفتن شمس الدولہ بہر			
و سترت بولایت خود و در و دار و کلکتہ ثابت			
جنگ از ولایت انگلند و دار الملک شدن			
با انتظام ابن ملالاک و دفع شورش و فساد و			
سواری کہ بسبب میر قاسم خان درین شہن روسے دارد۔			
ذکر عروج محمد رضا خان با علی مدارج دنیا دار سے			
بعض مساعدت بخت و تقدیر باری عزائمہ۔			
ذکر ملاک کردن ستر بلخوس خود و از جمالیات فدا داری			
و مطعون گشتن او در افغانی و افغانی۔			
ذکر رفتن لار و کلکتہ مادر آباد و درای ملاقات شاہ عالم			
یا دشاہ و وزیر الملک شجاع الدولہ بہت جاہ و			



صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۸۸۷	بمنظر جنگ مرجع گشت - و کر رسیدن کلم و لایت انگلند متضمن عطلت کار نوجواری بمنظر جنگ و سمن نمودن مشرود که بل و شتر فرایس برای او دین کار و پذیرائی یافتن در کونسل و قبول نمودن منظر جنگ بدون اجمال و درنگ -	۸۹۰	ذکر رفتن گوریز مارا لدوله مشر هشتک بلانات شمارا لدوله در بنارس و نظام معاملات غنیم آباد و سنا دوست نمودن بکلیات بی گشت و درنگ -
۸۸۸	ذکر موقوف شدن کونسل از حمله عظیم آباد و آمدن حمله مذکوره به قصد مهاراجه کلیان سنگه در اجبه خیالی و هم حسن تقریر سی و تیر برادر خیالی دم و نامید خانی بلاد و بمباد -	۸۹۱	ذکر رفتن از حالات رایج و شتاب رای و گذشتن نیکوایها و دین عاریت سر اسه - ذکر رفتن بافتن محمد رضا خان بمنظر جنگ از گرفتار و بهر بدن زمانه مدید در کلکته باید و اره و آخر رضا دادن بدین مرتبه خود بهما جرعه و ناچاره -
۸۸۹	ذکر موقوف شدن کونسل از حمله عظیم آباد و آمدن حمله مذکوره به قصد مهاراجه کلیان سنگه در اجبه خیالی و هم حسن تقریر سی و تیر برادر خیالی دم و نامید خانی بلاد و بمباد -	۸۹۲	ذکر و در و در جل کلاورن و در کل من و مشر فرایس ار و ساس کیست و در سبی و متناق و فیما بین گوریز و مصاب نشتر مذکوره و اتفاق باردن با گوریز -
۸۹۰	ذکر رفتن از حالات رایج و شتاب رای و گذشتن نیکوایها و دین عاریت سر اسه - ذکر رفتن بافتن محمد رضا خان بمنظر جنگ از گرفتار و بهر بدن زمانه مدید در کلکته باید و اره و آخر رضا دادن بدین مرتبه خود بهما جرعه و ناچاره -	۸۹۳	ذکر موقوف شدن کونسل از حمله عظیم آباد و آمدن حمله مذکوره به قصد مهاراجه کلیان سنگه در اجبه خیالی و هم حسن تقریر سی و تیر برادر خیالی دم و نامید خانی بلاد و بمباد -
۸۹۱	ذکر رفتن از حالات رایج و شتاب رای و گذشتن نیکوایها و دین عاریت سر اسه - ذکر رفتن بافتن محمد رضا خان بمنظر جنگ از گرفتار و بهر بدن زمانه مدید در کلکته باید و اره و آخر رضا دادن بدین مرتبه خود بهما جرعه و ناچاره -	۸۹۴	ذکر موقوف شدن کونسل از حمله عظیم آباد و آمدن حمله مذکوره به قصد مهاراجه کلیان سنگه در اجبه خیالی و هم حسن تقریر سی و تیر برادر خیالی دم و نامید خانی بلاد و بمباد -
۸۹۲	ذکر رفتن از حالات رایج و شتاب رای و گذشتن نیکوایها و دین عاریت سر اسه - ذکر رفتن بافتن محمد رضا خان بمنظر جنگ از گرفتار و بهر بدن زمانه مدید در کلکته باید و اره و آخر رضا دادن بدین مرتبه خود بهما جرعه و ناچاره -	۸۹۵	ذکر رفتن از حالات رایج و شتاب رای و گذشتن نیکوایها و دین عاریت سر اسه - ذکر رفتن بافتن محمد رضا خان بمنظر جنگ از گرفتار و بهر بدن زمانه مدید در کلکته باید و اره و آخر رضا دادن بدین مرتبه خود بهما جرعه و ناچاره -
۸۹۳	ذکر رفتن از حالات رایج و شتاب رای و گذشتن نیکوایها و دین عاریت سر اسه - ذکر رفتن بافتن محمد رضا خان بمنظر جنگ از گرفتار و بهر بدن زمانه مدید در کلکته باید و اره و آخر رضا دادن بدین مرتبه خود بهما جرعه و ناچاره -	۸۹۶	ذکر رفتن از حالات رایج و شتاب رای و گذشتن نیکوایها و دین عاریت سر اسه - ذکر رفتن بافتن محمد رضا خان بمنظر جنگ از گرفتار و بهر بدن زمانه مدید در کلکته باید و اره و آخر رضا دادن بدین مرتبه خود بهما جرعه و ناچاره -
۸۹۴	ذکر رفتن از حالات رایج و شتاب رای و گذشتن نیکوایها و دین عاریت سر اسه - ذکر رفتن بافتن محمد رضا خان بمنظر جنگ از گرفتار و بهر بدن زمانه مدید در کلکته باید و اره و آخر رضا دادن بدین مرتبه خود بهما جرعه و ناچاره -	۸۹۷	ذکر رفتن از حالات رایج و شتاب رای و گذشتن نیکوایها و دین عاریت سر اسه - ذکر رفتن بافتن محمد رضا خان بمنظر جنگ از گرفتار و بهر بدن زمانه مدید در کلکته باید و اره و آخر رضا دادن بدین مرتبه خود بهما جرعه و ناچاره -
۸۹۵	ذکر رفتن از حالات رایج و شتاب رای و گذشتن نیکوایها و دین عاریت سر اسه - ذکر رفتن بافتن محمد رضا خان بمنظر جنگ از گرفتار و بهر بدن زمانه مدید در کلکته باید و اره و آخر رضا دادن بدین مرتبه خود بهما جرعه و ناچاره -	۸۹۸	ذکر رفتن از حالات رایج و شتاب رای و گذشتن نیکوایها و دین عاریت سر اسه - ذکر رفتن بافتن محمد رضا خان بمنظر جنگ از گرفتار و بهر بدن زمانه مدید در کلکته باید و اره و آخر رضا دادن بدین مرتبه خود بهما جرعه و ناچاره -
۸۹۶	ذکر رفتن از حالات رایج و شتاب رای و گذشتن نیکوایها و دین عاریت سر اسه - ذکر رفتن بافتن محمد رضا خان بمنظر جنگ از گرفتار و بهر بدن زمانه مدید در کلکته باید و اره و آخر رضا دادن بدین مرتبه خود بهما جرعه و ناچاره -	۸۹۹	ذکر رفتن از حالات رایج و شتاب رای و گذشتن نیکوایها و دین عاریت سر اسه - ذکر رفتن بافتن محمد رضا خان بمنظر جنگ از گرفتار و بهر بدن زمانه مدید در کلکته باید و اره و آخر رضا دادن بدین مرتبه خود بهما جرعه و ناچاره -
۸۹۷	ذکر رفتن از حالات رایج و شتاب رای و گذشتن نیکوایها و دین عاریت سر اسه - ذکر رفتن بافتن محمد رضا خان بمنظر جنگ از گرفتار و بهر بدن زمانه مدید در کلکته باید و اره و آخر رضا دادن بدین مرتبه خود بهما جرعه و ناچاره -	۹۰۰	ذکر رفتن از حالات رایج و شتاب رای و گذشتن نیکوایها و دین عاریت سر اسه - ذکر رفتن بافتن محمد رضا خان بمنظر جنگ از گرفتار و بهر بدن زمانه مدید در کلکته باید و اره و آخر رضا دادن بدین مرتبه خود بهما جرعه و ناچاره -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۸۲۸	ذکر صدر اربعہ در دیگر صدر یا سے ہر صوبہ	۸۱۸	ذکر در درجن کو طبع بند راج و خلیفہ بن با افواج
۸۳۰	ذکر وقائع و سوانح نگار و ہر کارہ		جدید نایک جنگ جو و مغلوب گشتن ادیم شل جرنی
۸۳۱	ذکر صورت رقعہ عالمگیر		سز و در فتن مشر فرانسس بولایت خود در مین این
	ذکر ایسا صورت رقعہ		معاربات و جنگ بنابر عدم موافقت با گورنر جرنی
۸۳۱	ذکر دوم اختلاف تمام در اسنہ اکثر اوضاع		مما والد ولہ ہا در مشر ہشتنگ
۸۳۱	در رسوم		ذکر سبب تعویق روانہ شدن کرنل پیارن کہ قلعہ
۸۳۴	ذکر سوم اختلاف در تعیین در باب حل و عقد		ظلمتہ در در آمدہ افواج انگلیشی بہت بظرف نندراج
۸۳۸	ذکر چہارم کونسل بہت	۸۱۹	پانچل احوال ہر ہر ماسے کنگ و اندکی از احوال افواج
	ذکر پنجم اختلاف و مغایرت اصحاب انگلیشیہ در وضع		انگلیشی کہ بہت قلعہ کوہ ہا با عانت راناسے قلعہ مذکور
۸۳۹	در بار بار اوضاع این دیار		رفتہ بی نشانیہ رب و شک
۸۴۰	ذکر ششم متعین گشتن مردم از اکثر نافع و محاصل		ذکر بعضی از احوال و خصائص بیابانک الدولہ مظفر جنگ
	ذکر ہفتم افتداری یافتن زمینداران و اعتماد نمودن	۸۲۱	و منی بکرم و ہو بکرم
۸۴۱	بران حاملہ		ذکر بعضی از مصطلحات و رسوم و عادات اصحاب
	ذکر ہشتم چنانچہ شمارے بان رفت		انگلیشیہ و مضوابط و قواعد سے کہ در معاملات ملکی اعتبار
	ذکر نہم چنانچہ گزارش یافت		نمودہ از اوضاع حکام سابق اینجا سجا و زفر نمودہ اند
۸۴۲	ذکر دہم در امور مسدلت گسترے و	۸۲۳	دو جوہ و سبب اختلافیکہ در احوال خلیفہ این
	رحمت پرورے		دیار راہ یافتہ اکثر سے بظاہر کت و ہلاکت گرفتار
۸۴۳	ذکر یازدہم غنودہ غماض در جرأت و تفسیرات محقر		گشتہ اند
	ذکر دوازدهم اعتماد بر اظہار عملہ و فعلہ		ذکر سبب اختلافیکہ موجب ہے نظامی این ممالک
	معین فرمودن	۸۲۵	دویر الے بلاد و خرابی عبادت گدیدہ و انقلاب
			کارا و مضوابط و قواعدی کہ پیشتر زبان دبر سے
			چہ بودہ و امکان بچہ حد رسیدہ بر سبیل اجمال

فہرست جلد سوم سیر المتاخرین

۸۴۴	بار دیگر		ذکر معاودت آہست جاہ نظام الملک کہ باز در
	ذکر ملت موہن الدولہ محمد اسحق خان بہادر و		و بہانہ شکار بر آمدہ بوریشہ جان آباد و ملازمت
	رجوع شدن خدمت خاندانہ شریفہ عبدالحمید خان		یا دشاہ نمودن و نحو شنودے رخصت
	کشمیر سے و محل سوانح دیگر		شدن در فتن بہت و کمن و بعض سوانح

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۸۶۰	ذکر سوانح سال پنجاہ و چہارم از نائے دوازدهم ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔	۸۶۸	ذکر سوانح سال پنجاہ و چہارم از نائے دوازدهم ہجری۔
"	ذکر دہخند احمد شاہ عبدالملک معروف بدرا نے قبیلہ ہندوستان دور و دورا و تاسیر ہند و مسعودت بلجائی و قندار بقدرات از دستان و ہمایاشدن اسباب سلطنت بنیات خالق زمین و آسمان۔	"	ذکر سوانح سال پنجاہ و ہشتم از نائے دوازدهم ہجری ہجرت مطابق سال بیست و ہشتم جلوس محمد شاہی۔
"	ذکر گرگین علی محمد خان رقبہ از ہند و رسیدن بہرے و زنگ بجای سپاہ والد و حرم و شکار سے از ان بلا سے ناگمان بوفاداری وجود انہر سے نقطہ الدین محمد خان۔	۸۶۹	ذکر ورود عہدۃ الملک امیر خان بہادر ابو منصور خان بہادر و مقدر بنک و حضور و اکمل سیر از پیلور سے پسر زکریا خان حواہر زارہ و دیر از لاہور۔
۸۶۵	ذکر برجی بابیر احمد و بیلیہ و جنگیدن و با والد ظہور یافتن قیامت و جوان مردی سے نقطہ الدین محمد خان و شکست خوردن بیر احمد۔	"	ذکر دفاع سال پنجاہ و ہشتم از نائے دوازدهم ہجری ہجرت مطابق سال بیست و ہشتم جلوس محمد شاہی۔
۸۶۶	ذکر معین شدن وزارت برای صفدر جنگ بتائید آتہ بعد از ان و رحلت نظام الملک احمد جاہ۔	۸۷۲	ذکر سوانح سال پنجاہ و ہشتم از نائے دوازدهم ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مطابق سنہ بیست و ہشتم جلوس۔
۸۶۸	ذکر عہدۃ الملک امیر خان بہادر بن عہدۃ الملک امیر خان بہادر صوبہ دار کابل۔	۸۷۳	ذکر فوت بعض اہم ادرسال مذکور و بعض سوانح دیگر۔
۸۶۹	ذکر وزیر الملک احمد الدولہ قمر الدین خان بہادر نصرت جنگ۔	۸۷۵	ذکر سوانح سال پنجاہ و ہشتم از نائے دوازدهم ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مطابق سنہ بیست و ہشتم جلوس محمد شاہ۔
۸۷۰	ذکر محمد شاہ بادشاہ بن جہان شاہ خجستہ از ہندوستان بن اوزنگ زریب عالمگیر۔	۸۷۶	ذکر شتافتن عہدۃ الملک مرحوم بہادر رحمت خداوند دنیا و عقبی بر خیم ہند و بادشاہہ بادشاہ و فتح روانہ از خان ناظر۔
"	ذکر قیام نظام الملک۔ بن خازنی الدین خان بہادر فیروز جنگ بن علیہ خان۔	"	ذکر سوانح سال ہشتم از نائے دوازدهم ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مطابق سنہ سی ام جلوس۔
"	ذکر از نائے دوازدهم ہجرت مطابق سنہ بمنصب امیر الامرائی و حکام خدیست و دیوانے خالصہ بنیم الدولہ محمد آق خان بہادر۔	۸۷۹	





صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۸۹۰	ذکر فتح و فتح کے بعد عہد الملک در لاپور در آخر استن رایات خود و رفت کشیدن از دست سپاہ رسالہ سین و داغ حکم خداوند خود و رفت کشیدن آمدن ہمارا اختلاف و باز آمدن ہمارا و رفت کشیدن طلبیدن زمین ملوک را بدور دشور۔	۸۹۰	ذکر توفیق شدن بنصب عظیم امیر الامرائی مختلف خیر و خیر کہ اکثر خطاب مورائی مخاطب گشتہ عالی را تلف ساخت۔
۸۹۱	ذکر بر آمدن عہد الملک قریب دیگر یغرم لاپور و آوردن دشت معین الملک و رفتش ر ۱ بتدبیر و زور۔	۸۹۱	ذکر شروع سازغات احمد شاہ با وزیر الملک صفد جنگ و بنامیدن تجارت و انجام یافتن آبر و سی سلطنت سلسلہ بابر۔
۸۹۲	ذکر ورود احمد شاہ و بدلی از قند ہار شاہ جہان آباد و نواح اکبر آباد و تاراج ہے نہایت در دار اختلاف و قتل عام متہرا و دیگر حوادث غنیہ کہ رو سے داد۔	۸۹۲	ذکر وفات نمودن احمد شاہ با صفد جنگ و بر آوردن نائب و در کہ ہار و نئی توپخانہ مامور بود و بیجانہ و ہیجائی یافتن نسا و میان شاہ و وزیر با ققتنا سے تقدیر۔
۸۹۳	ذکر آمدن عہد الملک بر شجاع الدولہ بر صفد جنگ و سائنہ کہ فیما بین این ہر دو رو سے داد۔	۸۹۳	ذکر آراستن صفد جنگ بجمولی ر شاہزادہ جمولی و شروع تجارت و مدد و حوادث و آفات۔
۸۹۴	ذکر فتح کے احمد شاہ ابرہے با دختر محمد شاہ با دشاہ ہندوستان و بردن صاحبہ محل ہارن دختر و ملک زمانہ را ہمراہ با ققتنا سے گردش آسمان۔	۸۹۴	ذکر بر آمدن عہد الملک بہم جاٹ و رفیق سافتن مرہڑہ را با خود و اختلاف فیکہ در بیان او و با دشاہ رو سے داد و قتالی معین الملک ازین جہان بے بنیاد و سبکی سلطنت و رفت کشیدن ناموس بابر بتقدیر خالق ایجاد۔
۸۹۵	ذکر جنگی از احوال و سوانح دکن کہ در حین ایام ترکداد بتقدیرات خداوند امر کن۔	۸۹۵	ذکر ترک محاصرہ نمودن عہد الملک قلعجات جات را و شتافتن شاہ جہان آباد را سے حصول مطالب و حاجات خود و مقید نمودن احمد شاہ مع مادر او و جلوس فرمودن عزیز الدین پسر عزیز الدین بر سر سلطنت۔
۸۹۶	ذکر قبیلہ احوال عہد الملک و عالمگیر ثانی و ہندو میان فانی عمر و دولت با دشاہ مذکور بنادانے و معا ملاتیک با عہد الملک و نجیب الدولہ رو سے داد بتقدیرات آسمانی۔	۸۹۶	ذکر انتقال نمودن صفد جنگ ازین جہان تار یک و تنگ و جلوس فرمودن شجاع الدولہ پسر اکبر ہند پدر بزرگ۔
۸۹۷	ذکر اسباب آمدن شاہزادہ مالی گوہر از حضور پدر و گردیدن و بار بار کسب ققتنا و قدر۔	۸۹۷	ذکر جنگی از احوال لاپور و قتالی معین الملک از در آخر و۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۹۱۶	خداوند ذوالنہن - ذکر درود احمد شاہ ابدالی نوبت ہفتم ہیک ہندوستان و قتل نمودن جماعت بسیاری از سکمان و بدست آوردن سورجیل جاث قلعہ اکبر آباد و تصرف نمودن خرائن و خائن کہ از سلاطین باریہ دران قلعہ از دست ذخیرہ بود -	۹۰۶	ذکر نماز عاتیکہ فیما بین نجیب الدولہ و مرہٹہ و بوساطت نجیب الدولہ با شجاع الدولہ و مرہٹہ بنا بر فتنہ انگیزے عماد الملک روستہ داد -
۹۱۹	ذکر تحمل احوال سکبہ چون کشمیر و قمر درو با شاہ ابدالی و ظفر با فتنہ انور الدین خان بران ہندوستان نیم مسلمان -	۹۰۷	ذکر اجلاس شاہ پسر احمد شاہ ابدالی کہ پدرش اور امیر جہان خان در لاہور نشانیہ رفت و لشکر کشمیر مرہٹہ بر سر او تہر یک عماد الملک و غرور افتاد خود و گرفتار نمودن پسر شاہ و جہان خان بکابل و تسلط مرہٹہ در لاہور و پستان و میاشدن اسباب دروہ بدستے باز در ہندوستان و اسیتھال افواج غنیہ و کمن بقدر خالق زمین و آسمان -
۹۲۱	ذکر احوال تبعہ مرہٹہ دہل و ہما و اسباب افتداریا فتنہ جماعت مذکورہ بر سیل و جمال -	۹۰۸	ذکر درود ابدالی بلاہور شاہ جہان آباد با ششم و حروبے کہ با حوثہ ماروسے داد -
۹۲۶	ذکر تہمتہ احوال شاہ عالم پادشاہ شجاع الدولہ وزیر و نجیب الدولہ امیر الامرا و محلا سواریکہ در آلہ آباد دوہ و دشاہ جہان آباد روستہ داد -	۹۰۹	ذکر درود سدیشور او معروف بہ ہما و بوساکس راؤ برادر عظیم و متاعل گردیدن کل افواج و کمن ظفر با فتنہ ابدالی بقدریکہ قادیما قدیم -
۹۲۷	ذکر احوال نجیب الدولہ بر سیل و جمال -	۹۱۱	ذکر خاک اخیر کہ افواج دکن مع ہما و بوساکس راؤ و غیرہ سرداران ستاعل شہینج دنیا و عمر و دولت مرہٹہ بر کندہ گشت و نامدے اگر جماعت مذکورہ در ہندوستان نمایان نبود در تمام قلم و ہندوستان یک نفر رہنمائی نمود -
۹۲۸	ذکر شمشاد شدن جواہر لپسہ سورجیل جاث بجای پدر دزدی و گزشتن ازین سرای دور -	۹۱۲	ذکر معاد و شجاع الدولہ بر موبہ نامے خود و آمدن باستقبال و استدعای پادشاہ بصوبہ نامے مذکور و بعض سوارخ کہ با اتفاق پادشاہ از شجاع الدولہ بظہور رسید -
۹۲۹	ذکر رفتن شاہ عالم پادشاہ از آلہ آباد و دشاہ جہان آباد و بعض سواریکہ در پنجاب روستہ داد -	۹۱۵	ذکر برخی از سوارخ و کمن کہ ہمدین ایام ردی و دجواش خیانت اندیشہ -
۹۳۰	ذکر در اندازے امرے نفاق پیشہ فیساہ بین سخت خان بہادر و مرہٹہ با عوجا جہان خراج و خیانت اندیشہ -		
۹۳۱			
۹۳۲			

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۹۲۳	لیل و نهار - ذکر جنگا پندن آهست الدوله مختار الدوله را با نجیب پاشا و مسامح شدن فوج مذکور بتقدیر	۹۲۲	ذکر تشریح احوال سرسرا مختار میر قاسم خان معروف بهایی باده و انتقال او از دنیا با حال تبار -
۹۲۳	آمرکن - ذکر انجام یافتن ایام عمر دولت مختار الدوله بسبب خواجه سر از پیچ هم و بدر رفتن نیز از سعادت ملی در مورد	۹۲۳	ذکر لشکر کشیدن مرهمه برضا علیه خان خلعت نجیب علیه افغان و قتال بفرقتن او ضاع او بعضی قدرت نهالی
۹۲۵	نجف خان صبح و سالم - ذکر مقبول گشتن محبوب علی خان خواجه سر اگر از طرف شجاع الدوله حاکم کوزه و دوماه بود بدست پکتانان انگلیسی حسب الامر محض الدوله مجبور از	۹۲۳	خداوند زمین و آسمان - ذکر گشتن مرهمه بکاک و کن و شروع عروج نمودن میرزا
۹۲۶	فضل و شعور - ذکر ورود مودکن اوراق در بلده لکنو و فیض آباد	۹۲۵	نجف خان بیکم خداوند امر کن ذکر در آئین شجاع الدوله با حافظ محبت و در دلا و محبت
۹۳۸	بجسب اتفاق - ذکر مجله از اوقات عنوان صحیفه حق گزینی و بجا	۹۲۶	دودر سره خان و استیصال خاندان رومیله و افغان -
۹۵۰	کتاب رستی در است بین مجموعه فضل و دانش و مولانا محمد عسکری روح السدرو و واصلی الینا فتوحه -	۹۲۶	ذکر انقسام یافتن ممالک جماعه افغان با بین شجاع الدوله و میرزا نجف خان -
۹۵۱	ذکر رجوع بذکر سفر سعادت اثر که بوسیله آن از برین سید عالی شان سعادت اندر زلاقات ظاهر گردید -	۹۳۸	ذکر انتقال نمودن شجاع الدوله بادل پزار حسرت و محکم یافتن آهست الدوله معروف بمیرزا انانی بشیر بر و ساوه دولت -
۹۵۲	ذکر سعادت ایرج خان از نواح شاه جهان آباد و تقویض نیابت آهست الدوله با دوفی کجمله نظام یافتن خان آهست الدوله و پدر رود نمودن ایرج خان جهان خانی را در اندک زمان و بعمره آمدن بدین جهان کتابی و حسن رضا خان و معزول شدن سر جان بنشین و آمدن سر مدائن بپاس او -	۹۳۹	ذکر ملوس نمودن میرزا انانی آهست الدوله بر سنده جانشینی پدر و بر باد دادن مواد استعدا در پاست و کاروانی در برین شکستن بسته نامی فوج در برین نمودن جمیع انتظامات عهد شجاع الدوله و عروج یافتن سیر مرغی بجا بابر او از راه مصطفوی خان بمتر سیم نیابت کل و بعضی از سفاهت نامه آن بزرگ و دودمان -
۹۵۳	ذکر نام شش غلام بچه بد انجام دادند آن سغله بتر بافتن نامه در در فکاب دون پرور -	۹۴۱	ذکر متعین شدن سر مدائن از کونسل کلکته بر سه حاضر بودن در حضور آهست الدوله بطور زمان پدرش شجاع الدوله و معزول شدن دماندک زمان و معین شدن سر جان بر خشتو بجا سه ادبسی و خوشش جرنل کلا ورن و نور کشه حوادث و فتن دران و بارشیت خاکی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۹۵۶	منصور و گرجیستان از ان طرفہا بمحض جبین و بدر کے مغلوب و مغبور۔	۹۵۳	ذکر انتقال اربع خان از بن جہان دہر صد آمدن حسن رضا خان و جید بیگ خان۔
۹۵۸	ذکر نہشت نمودن گوزر بہادر از کلکتہ بطرف مغرب بنا بر اغراض غیر معلومہ۔		ذکر مجملے از ترقیہ احوال نجف خان بہادر و پادشاہ الی الا ان کہ آخر ماہ شعبان سال ہزار و یک صد و نو و بیج ہجری ست۔
۹۵۹	ذکر سبب کشادہ یافتن باب منازعہ فیما بین انگلیشیان و ہندوستانیان و مجملے از احوال ارمن جدید کہ بہ امر یکا دہی دنیا مشہور ست و احوال مردم آن مکان۔	۹۵۵	ذکر بیرون رفتن عبدالاحد خان بطرف لاہور از فرط غرور بشعور و تقویت تقرب حضور علیہ الرحمہ ایسہ الامرا و دولہا و الفقار الدولہ بہادر

تمام شد

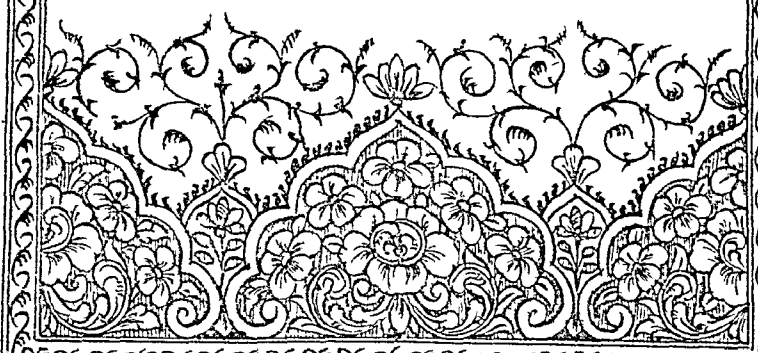
خداوند که بر این زمین است و در ظاهر و باطن یکسان است  
بنام او که در لوح و لوح می نویسد و در لوح می نویسد

درین کتاب فیض از کتب هندی و فارسی و اردوستان است از انصاف و لطیف و در این کتاب صدقات است

# سیر النصارین

تصنیف کرده مرصیف لطیف و در زبان فارسی و اردو و سیر النصارین و در این کتاب صدقات است

بنام او که در لوح و لوح می نویسد و در لوح می نویسد  
خداوند که بر این زمین است و در ظاهر و باطن یکسان است



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين وفضل على نبيه الكريم واداء العصورين ادا بعدد برامی دانشوران متبحر و مخلصان الا که کثرتی نماند که پیش از این گم گشته  
کوی مایهی سازنی سلیم و طبعی مستقیم که بنزد باری تعالی و شمع هدایت تو اندر دو در بدر و فطرت عطا فرموده و خلاصه اوقات که سرایک سبب است  
اگر چه اغلب اکثر در اختلاط اصحاب عظمت میگذرانید اما برهنه می توان فیض برخی از اهل حیات و دل که شرف حضور بزرگان حفاصدا که شرفزاده هدایت  
ارشاد بودند می نمود و بقیه را از آنها اقتباس الودار کرده بقدر استعداد سادگی ملی ندوخت تا آنکه بهرودی شهر سعدی شیرازی سبب متبحر نگشته یافتیم  
زیر خرمی خوشه یافتیم و فی الحکله بر تو خوشید فیوضات بزرگان در خرابه دل بین بهیران تابید و کوشش زبانی اندک دشمن بیانی گرایید و بر شکوه است  
بتالیف کتابی قضاوت اخبار احوال بنای می و در کار و حوادث لیل مناز زبانی از هم صدارت زد که شاید نفوذ چند از قلم این نابیار بر صفت خود نگاریا گکارا اندام  
تا قدر دانی عظمای زمان بلکه خوف همان حق ناشناسان سدره این اندیشه حاصل این پیشه بود که مبادا شیرین خور و فراموش دیدیم بهم حال بیانی که درم  
کینه خواهی بر خیزد ناگاه بفرمان قدران تقدیر انقلاب غلبی پدید آمدیم اما بسید مهمل گردید و صفت پیشینان که تنگ اسلاف بودند زنده بر جید و  
اهل عقل اصحاب فضل یعنی سروران انگلشی بریندیاد و درین بلاد اقتدار و اختیار یافته چند روز بنابر اطلاع برضو البط و قهوه و سبیلایا باریا با  
بالبیرونان مدارا و محاسن نموده زمام مملداری پرست کافر نشتان همین دیار سپردند و با ننگ ایام هر مرتبه و مقام آن زمانه بر شکست گشته بوده از روی  
کار بر خفا و لوبت دولت صاحبان والا نشان انگلشی با نفرد و اقتدار رسید و ریاست انجمن خود بر و بر عدالت مایه بنواب های لون محلی جناب  
آسان پایه عالم دراز فلک مقدار جلالیکه کوه و قار برینج عبیدن محامد و منافذ جمع فنون و فضائل طبعی ظاهر است ازین خرد بدندان شناسا پیشین  
دست فکرش راترینج خورشید فلک طلایی دست افشار شکستگانه تقریر و لیدریش خارده تازه رویی حال پیشین بنیدر مایه پیش سرایست و سبیلایا باریا  
زرم ختایای اسرار مانی را راسی فلک بیایش را حدیقه بطله و فاضل فلاطونی و دارسطا طایسی از صیقل صامت فکرش کاسد فروغ فراتش گوهر افروز  
وجود انسانی بر تو گیمش آئینه نفوذش هرگز صد و رویشانی صدای کوس و دوش بار قفل صیقل کین نواز ز بلند آواز و راجع جینستان  
شکوتش نسیم انفس عاگوئی عجزه وزیر و رستان تازه فروزنده ریایات کشور کشانی عقده کشای و قاتل خود زبانی رافع لوامی ملک کشانی







اورا در دایم بزرگ محکم که باصطلاح هند بادش میگنیز گفته راه بر آتش مسدود کرده باشند چنانکه نشاطی اندوزند و موجب حیرت نظر گیان  
 میشود و این شکار خاصه هند است نخست چنچین گلاکوئی خنایت جلدر و تیز رفتار است میگنیز در ولایت گجرات احمد ابلو بعضی عیار پیشه برارایه  
 آسمان سوار شده راه میزنند و مال مردم بجزارت میبرند و سبب سواران با نماندنیته اند رسیده و اگر با کجا بر آید رخ گنیز سوار می‌شاند و سواران  
 سبیه دارا که زمین راه حوار باشد خالی از آزار می‌نست و در کس با هم توانند نشست و بمصاحبت همدگر راه توانند پیوند و ارباب چارواکی یعنی  
 که با نوع آواز شکلی میسانند قابل سوار می‌ایند و ملوک اینجا است امیر خرو در مدح آن گفته بدیت ساخته از حکمت کارا گمان و غما گنیزه بگر  
 جهان و نادر حکم خدای حکیم و خاندان خانگیا نش میگویند و بعضی مقالات و علوم مردم هند احوال ابتدای خلقت و غیره تحقیقات  
 علماء و حکمای اینجا بسبب تمام دارد و اجماعش هم خالی از اظطاب کلام صورت نداده و چنان فائده و زمین آن شیخ ابوالفضل محمد را که نادر در سفر سوم آن  
 کتاب که کسی به آئین اکر بستیته خلاصه رسم و علوم مردم این ولایت بکمال تنجیج گفته هر که اطلاع بر آن خواهد یافت کتاب کور معن نماید بکمالی آن شایر  
 رنخ هندوستان است و چون میگنیز و گونگی آفرینش پیچیده گنیز و افرادان برگزیده اند و شگرت و ستانها آورده و با نادر پادشاهی استی گرفتار از بخل ملک نوش  
 که احاطه نمود آن فائده پسندیدند و آن اینکه اول قبیله که حضرت و جبر مطلق گرفت و جلوه حاضری موسوی به پادشاه همانا عقل اهل انسان است و  
 و از و چار کس از جنس اول رسیده اول سنگ می‌نهند و سنان و سنگها را هر که نام فراکشفت که است بدید اکی خلقت بر بند از زوادی تو به بدایت  
 هدی بدین کار پیرو افتند و سنگها را گنیز گرفت و از پیشانی خود دیگر بر آید آورد و مادی نام یافت از جلال خزان که در و دیه شایسته آفرید و انبیا  
 ده کس گیر را بدید و از و هانا از عقل عشره تعبیر کرده باشند بعد از آن از پیکر خود روی زنی بر آورد و من است بعد کا نام اول من نام مردم  
 ستانگان نامن هانا آدم و حوا را بنام خسته و ازین در سر آفران زن شد و بعضی گفته اند که اول تین صورت زنی بود و آنرا صاحب من گویند و ظاهر  
 قدرت و شجاعت را ازین تعبیر خواسته اند و چون تانیش فطری درین اساس است بدید نشان است و تانیش حقیقی خیال کرده و او را بطریق جاهل گشت  
 و برخی از کتاب را وسیله ایجاد عالم گشت اند و بسببش هانا آنکه چون این بزرگوار را قوی می‌نمایند و به المیزان یافته اند بی نصفاختان گمان بدو اند که  
 در عالم علوی هم موثر بوده باشد و صحت عالم آنرا و خود را بدو و حکمای هند و عناصر و پنج عنصر را گنیز چهار معروف اکاس نام عنصری از اینها را  
 میسما هر جا و هر کس اند که یاد حای عالم او را مقرر کرده و آبسان قابل نیستند شماره بر و در اینها و منطقه باطل و معروف و در اندیشه کرده و بعضی را  
 نامی مطابق نامهای عربی گذاشته بر بخش را راس کو مید و کو اکب اجسام صغیری است و نیز بزرگتر عالم و اندوز هر شصت سیاره را نامی نهاده و در یک  
 هفت رابان منسوب کرده اند و نیز بزرگتر را در حجت تنفی از حضرت نور النور اند و بدین نقش قس با هر یکی و گروهی اختران البشیر نفوس بکارند  
 گویند که گزارش تن جان عنصری و ستون ابواسی نفسانی و تربیت مدح مجرب و ان مقامهای عالی جای یافته اند و زمین اگر وی شکل  
 داشته باشد اگر چنانکه تمام کره زمین هفت جزیره معلوم دارد و هر یکی را نامی برگزیده اند و در یکی را محیط او دانند و یکی ازین چهار جزیره را بن  
 که هند چنین عرب و عجم و فرنگ ترکستان بر روی آن انا ایقول فعل پرستان اینها است و دش گریان اینها را اکثر شرفاات یونانی اسما عجیب  
 که اقالیم سیزه را بدید نشان است و از سیکری و دنیا در روی برهمنان معتقد چنین تعبیر کرده باشند و عالم را سترش کرده و بالایی را مرکب نامیده و  
 محل پادشایان و گویا که ران دانند میان بی هو لوک مسکن بی آدم و دیگر حیوانات و پائینی را با پایا محل خنای و ستری میکاران پندارند و بالایی را دجا  
 هفت گانه گویند و پائینی را که لک در کات سبب شزارند و هر یکی را نامی برگزیده اند و چون پیدای عالم را بکرات مراتب فائده و صورت تسلیم کن  
 است که سبب حقیقی محل مجده هر بار در خطی دیگر ابداع کائنات فرموده باشد و لهذا در چگونگی خلقت اقوال مختلفه ایراد نموده اند اما در هر صورت سلسله احوال  
 را بعد ایجاد و کبر و یک زن نالقدر و بعد پیدایش وی را و چون اندک کفرتی در اینها بدید آدم برها آنرا چار صفت گذاشته و هر یکی را صفتی نامی مقرر  
 کرد و سران آنچند را که صاحب علم و فضل و زهد و عبادت بودند بر این نام نهاده و صاحبان جزات و شجاعت و عقل و فطانت و اچهر می صاحبان تجارت

وزراعت و صناعات شرعی را برین خدمت انبیا و اهل حرفه زریه را شور قرار داده هر فرد را برین اسمی گردانیدند چنانکه حاصل علم و عبادت و اناده  
و استفاده علوم و ریاضات و حق پرستی و دنیا پی و دیگران براد حق و کمال کرد چترتی خرمن شانی و سرور و سعادت و بروری و ملکداری و مایت  
بر همان و خدمات ایشان و شغله پس کشاد و زری و تجارت نمودن و صناعات شرعی اختیار نمودن و پیشه خود صناعات غیره خدمت این بر  
منبت نمودن و اوتار که در فرق هندو مشهور است و چنان شهرت یافته که اینها هر داری انجمنی برستند و فی الواقع عقیده هیچ هنوز کمال  
همین است مگر بندرت کسی ازین گردانیده آمده بساط حقیقت رسیده باشد اما در حقیقت ظاهر اهل اهل بنا بر شتابانی است که شتازین ازین مردم کلام قدما  
قوم رندی داده و مراد قائل نغمیده اند احوالش بر سبیل اجمال آنکه در هر دوری از دورهای جاگانه که آن قائلانده آن است جنگ است و تزیینات  
دوایر و کلبه ده پازده تن بصورت مختلفه برای کاری خاص بقدرت و اداری بهمال پیدا می گرفته اند ازین عظیم مقدم بر رسانیده اند هر کسی بنا به طلب  
صورت موسوم گشته و در حد اقامت خود درین ارباب یا در فرازها و دیگر مخلوقات فرمان پذیر و آمارا برستار بوده اند و قول محققین اینجاست که درین  
خصوص نیست که ایندو چون بنابر امری که سود آن بآفریده باز گرد و هنری میگری را با فاشه و بدو خود برگزیده و قومی تمام بمذلل حال اندوخته نملر  
غرائب مورب نیروی خود گردانده و فباری بهاس نقد کشش نشینده و اکثر دانش اندوزان هند برین کدند و آمارا برین دانا گویند و آنکه در بر سینه  
از موجودات بر تومی از فروغ قدرت خود مانده و شگرت نیروی بخشند آمارا دانش امانا نمند و هیچ موجودی را خالی از فروغ اندانند انش اوتار  
بشار درینا بدو برین اوتار در یکی چنانچه که در باره انسان جلوه فرماید و یکی اوصحاب نظران بناید و درین دوره آمارا در تن پیدا آمده و اول  
چشمه اوتار یعنی یکباره ای منظر انوار و عجایب آیات و آمارا قومی گردید که بنید ملک و داور بایان و کن شهرت بر او قی در است جنگ ماه بجا که جنگ پیچیده  
اکادشی را بر این که در کاک سال دست از جه افشانه ریاضت گری میکرد و بر کنایه یاری کرت اما تن شوی در هشت ناکاه ایی بدست او در آورد  
بر گفت مرا گمدا که یک شبانه روز در دست بود چون نالیله بسوی در آورد و از فروغی بالش بنجم در انداخت چون از گنجائی او در گذشت و چاره کرد  
و سپین گولابی بزرگ در افکند و از آنجا بدیای گنگ رسانید چون آنرا فرو گرفت پر داری شور جادو چون در ابرامو درجه نیست که نیرنگی گشت  
بناش گری در آمد و جویای آگهی شد با شخ شیند که او در ابراهام این جانور را منظر بعضی آثار خود گردانیده برای بنگاری تو و بدی گزیدگان  
بس از هفت روز بر تو خواهد شد و جهان را آب فرو گیرد و بر فلان شتی با برخی شالستانگان و اگر این امر ایی بدی و گزینش لودا پیش از بدین شت که  
ازین نمودار است پیوند بخش هفده لک است و هشت هزار سال آب طوفانی بر رویین وی در نقاب خادو گورم اوتار در دست جنگ کاکامک  
نقل بچپته و دواشی جهان از آفرین یک رنگ است و ابلجوه خود منظر انری غریبه و اندو گویند و یوتا با بران ستند که اندر داری شیر و عن کاسا و جی  
بر کشند بجای چینی که بدان مسکه برآوردند و منکر بزرگ ترین کوههاست بکار داشتند کوه از گران بدی را فروخته می خردان و پنج رسیدی و تو چون  
آنقدر در ابلجوه گاه خود فرمود و آن جانور که را بدوش برگرفت دیوتا با کام دان گرفتند و بدین شگرت کاری چهارده چیز گرای برآمد و بچمن دنیا  
بصورت عروسی نمودار شد و سر بر سر هفت گلستان سرانجام یافت (دکوسیت سن) شگرت گوهری فزادان فروغ و از اندازة از شش بیرون ۴  
(بایر بانک بر چپ) بود و لوب دخی گلهای او بر درگی بنید و بوی خوش در روزگار در گذر بر برخی گویند هر چه خوانند از دیگر بر نواز و لک است که نیر  
خوانند (سدا) پاده (دههتر تنو شکی) که یما را امتدر است و مرده رازنده ساختی بدست راست کو و در چپ لیل (چند مان) آده عالم از در کام در زمین  
ماده گادی بچو خواشنی از ایشان بیرون فرستادی (ابراجت) سفید لیل چهل و دندان (شگله) سفید چو فریاد که با هر کس بوی فرزند شدی (کبه)  
زهر جان گرا (است) آب زندگانی (ربنا) زن خوش خوشی نیکو دوی (آس) اسپ هفت سر سارنگ و دهنگ (کافی تیرا و در دخی سیدی  
و خطا رفتی پس از پیدایش این گران مایه جها هر گورم نیز بر زمین در شد و هنوز زنده پندارند با راه اوتار در دست جنگ کاکامک که در دست پورانی  
شهر ما درت نزدیک نیم هماره و او در این جلوه خاص شدگی از گره و دست هر کس نامزد گاری در از در گذر از شتن بر شش اید و بهمال بر سر



اندر خواستش نتوان پذیرفت و بشکوه و بنیوی نتوان پست آورد و بنیستم در شد و به پیکار و در آمد چنانکه لشکر فراموش آورد و آید و نه مانده کاشی پیش نبرد  
 آخری پنهانی آمد و هر کس ملازم گذرانید و آنگاه و نشانی نیافت و نیکال پس خود بر سر امراطیله شده رسوم سازان ملکات تقدیر آورد و خود را بآیین  
 خویش بپوشت و آن فرزند را بکین تازی برکاشت بر سر امراطیله قدرت ابدی بر پیکار و راجه رفت و بکلیا رخصه بنوار شد گشت آخر  
 راجه قالب حتی کرد و سلطنت بدو تا با با باز کرد و بدو را می عالم فراهم آورد و در ملک خیرات نمود پس از نه سوت باز شد و بنیوی که تنهانی بزرگ و خنجر ازین  
 که هنوز زندگانی داد و در کرده مندر از زمین کوکن نشان دهند را ام اوتار چنان رسانید که دادن نام از کرده را کن بدو شست بر سر ساس  
 خدیو در سر است دست بود و بکوه کیلاش ده هزار سالی صاحت گری پشت در سر ملی پس از و گری می دین اه برانشاند و از و آنگاه فرزند وانی  
 هر سه لوک یا بد ذات قدسی خواستش پذیرفت و دینا با از فرمان پذیرد و آید و پیشین روش بر انگشتن و از او خود مقتصد پذیرفت و آید و آنگاه  
 برام نام نداشتند آنگاه و جنگ تری ماه و چیت شکل بچیت نوین در شهر او و در شکم کوشید ازین راجه چیت برادر و سر آفرانگی خنجر شناسانی انداخت  
 دوست از هر باز شد و دشت نوری پیش گرفت و بنیوی که گری و پشش با از زندگی مایه بزرگ است و فرزند وای جهان گشت دادن بگوشتی  
 فرستاد و ده هزار سال در گشتن بود و شاست آیین با بر نوا و شکن اوتار شیرین ازین چهار هزار سال کسری و کسین جادون زبانی شست و تهرنگ  
 گیش برادر و چیره دستی یافت و پدر از کار باز شد و دست سنگری بر کشد و دینو چیراند و پسین لای و دیگر فرزند وایان و بیت هم از اندازد و در دوزین بخت  
 در شش پیکار و گارفتن با به از دوش شتافت و بر ماند خنجر ایان خواستش نمود پذیرفتند آمد و کشتن حواله شد گشتا خنجر شناسان گیش لای که از دوزین یکی  
 یکی برادر و کاراد سپری گردانند و چار لشکری نو از دگان فرایش نهاد و هر سال خون چندین میگناه بخیخته آید و آنگاه و بکوه ساس برادر و بکوه ساس  
 کشدانی کرد و درین هنگام آو از می شنید که شستین فرزند از دوزان لشکر و هر دو بر زندان و نشاند و هر سری که اندیشی بستی سر از ستاد و غفلت  
 بر پاسبانان چیره شد و بنیوی که کشاد و در با و اگر وید و باده خنجر آمد که آن روی کاب چون رخا و نشاند و هر سری که اندیشی بستی سر از ستاد و غفلت  
 گذارد و آید و دشت راجه بر سپید چون روی بدان کار نهاد و با پایا بگشت و فرموده بجای آمد و خنجر و نه سالگی گیش ازین هم کارمند و کسین از زندانی  
 داده بر مسند فرزند وانی نشاند و بکوه سنگران آید و نشاند و بر ماند و خنجر و در دوزین لشکر و هر دو بر زندان و نشاند و هر سری که اندیشی بستی سر از ستاد و غفلت  
 و خنجر بد آمد هر که ام چنین میداشت که گیش با او بوده بود اوتار و در کلبک با به کلبک شکل بچیت نوین در شهر او و در شکم کوشید ازین راجه چیت برادر و سر آفرانگی  
 بناد و گویند چون جنگها بسیار شد و فرادان گیش نشانی خنجر که با نسی بکوه نشاند و آیین سید و جنگها را بگوشتی گیدارین و دران مال مرید فرزند وای  
 برآمد و صد سال زندگانی کرد و کاشی اوتار و در کلبک ماه آنگاه شکل بچیت نوین در شهر او و در شکم کوشید ازین راجه چیت برادر و سر آفرانگی  
 سال بزرگ و نیک و در کار گسی آید که فرزند وای دادگر نماند و بد کار می فروزی گیر و دغل گرانی پذیرد و در کار گسی آید که فرزند وای دادگر نماند و بد کار می فروزی  
 ازین و میال برای چاره گزینی بدان نسی بکوه بر آید و جهان را بداد و آباد گرداند و برخی جهلیده افزوده و دوزین سبت چهار بزرگ و در و احوال بر یکی نهاد و فرست  
 اند و لشکر و تانها بزرگ و در و گوناگون بکوه ایان ازین و در سیم و در آن بر شاست و خنجر بپوشش گردانند کین چنین بوده و چون از دوزان گشتنایت تخلص  
 کلام در عقاد مردم این مملکت آید و وسیله ای و خنجر بپوشش گردانند کین چنین بوده و چون از دوزان گشتنایت تخلص  
 بر با و در تفسیر کوشیده شش کتاب آید و نشاند و آفران کشت و در سیم بپوشش گردانند کین چنین بوده و چون از دوزان گشتنایت تخلص  
 کرده هر یک مدامی جهلیده اند و آن رک بید و جویم و شام میدو و آفرین بیدست و بر خنجر بپوشش گردانند کین چنین بوده و چون از دوزان گشتنایت تخلص  
 نکر و بر آمده و در سیم بیدست و آن شش نسی شاست را با بکوه بعضی از امور و اختلاف و آید و نشاند و آفران کشت و در سیم بپوشش گردانند کین چنین بوده و چون از دوزان گشتنایت تخلص  
 و در سیم بیدست و آن شش نسی شاست را با بکوه بعضی از امور و اختلاف و آید و نشاند و آفران کشت و در سیم بپوشش گردانند کین چنین بوده و چون از دوزان گشتنایت تخلص  
 و در سیم بیدست و آن شش نسی شاست را با بکوه بعضی از امور و اختلاف و آید و نشاند و آفران کشت و در سیم بپوشش گردانند کین چنین بوده و چون از دوزان گشتنایت تخلص

[illegible]



لبنه باغش حالات نامساعدت و فقر و احوال احمد نکر و سائین اکبری بنو خنابین احوال بن چا صوبه درین جزیره فصل گشت از مستخران  
 هر کس آگاه باشد حالات چار صوبه مذکوره درین اوقات شت فرموده برین فقر گشت گذار و چون اندکی از احوال بندرستان قریباً  
 از بهر توبه و خیرهای سیرانی بقیع مدارد و چون فقر است ذکر احوال مالک محروسه هند با جمال مطابق تحریر و تقریر شیخ  
 ابو الفضل اکبر شاهی از دفتر سوم اکبر نامه که مسمی باین اکبریت اسماء علیهم السلام علی بن محمد اکبر ابداء کشته  
 درین سال کسی است و سالهای سلطنت او را از ابتدای جلوس و سالهای میوه شش و ده و درین وقت قصه و زنده و رخسار  
 در قلع و بود اکبر ابداء از دوازده بخش بر ساخته بهر شیخ را صوبه نام نهاد و بنام موده عمده که در آن بخش واقع بود یا خود ابداء جانی که آباد نموده  
 بنام خود موسوم گردانیده بود و در شناسی گردانیده و چون برادر و خاننسی و احمد نکر گشت یافت بازنده قرار گرفت سختی از هر کس که بپشت بخار  
 و درستان فرزان و بان و سال سنانا گزین تولی میگرد و بنگاله که بهار و دود و آله آباد و آله احمد با دربار خاننسی و احمد نکر اکبر ابداء جمان آباد  
 در آن آجیر لاهور لمان کا کل حصه بنگاله از اقلیم دوم است و دراز از بندر چات کائون تا لکسمی چار صد کرده پنا از شمالی کوه تا پایان  
 سرکار ماران و ولایت کرده خاور ریاضی شور شال و جنوب کوه باخر صوبه بهار باقی نام ولایتی است شماره این ملک ازین ولایت کنند  
 گویند در آنجا درخت اندک آدمی و کمتر شود و نیکو آب دارد و پیوست آن نواحی است از کوس پتیره در آنجا بسیار و هر که را یکی آنجا بسیار پاک  
 خطاب است نام اراکان آن ملک با نوازده زین شهرت گیر و صاحب و لک پیاده و بهر نخل است هیچ کیاب شمالی این صوبه و ولایتی  
 است آنرا کوچ گویند بزرگ آنسر زمین خداوند بر سوار و یک لک پیاده و کام روپ که آنرا کان رودخانه و کانا پست است خداوند و بزرگ  
 آنجا شهرت و در آنجا کای آنجا کایات خیریه بر گزارند و اجداد حقیقی از کام کجا که اکثر آشنایان بوده اند مسلم شد که مطلقاً اصلی در دوزخ  
 پیشین شاید چیزی بوده باشد و جلوی این ولایت ملک آتش است از اراکان و آنجا فرزان شکوه بر گزارند چون سبزی شود و خوش و از مرد و  
 زن لابد است که با دوزخ و در گور شوند پیوست آن پایان است و چپ آن ختا از دوما چین گزارش و دود و عوام پایین گویند از کان مانع که در کام  
 است تا دریای شوجیل منزل رموی بریده هر دو کنارش بنگاله چو نه برآید و آنرا سکندر رمی ازین حدود بان و دیار شانت و بیشتر است و در  
 که اری است بجا شانت با در دوزخ و رخت میان مشرق و جنوب بنگاله نواحی است از ننگ نام بندر چات کائون و حروف اسلام آباد و بهر  
 او لکه از دست نیل بسیار شود و هیچ کم فرو شتر نیز کیاب و گران از رگا و دوگا و میش هم ندارد و جانوریت البقی که چهره ازین هر دو دارد  
 بگو ناکون رنگ بر آید شیر او را بخورند و کیش نشان بر خلاف هند و مسلمان بلکه هیچ ادیان گویند که خواهر مخصوص توام با گیر و دوتا از دوزخ حقیقی  
 بهریند و دانش اندوز یا صنعت کشید مادی گویند از صوابید و بیرون نشو و نسیم گشت که مددیوان زنان سیاه حاضر شوند و در آن پیش  
 نیانیا بهر سیریه نام کوه سه نزد یک بدین گروه بگو و آنرا چین خوانند و برنجی باستانی نامند از مالک چین گویند و نیل پیاده بسیار نیل پیید  
 نیز بهر یا لکسمی آن ولایت از ننگ است کان یا قوت و الماس طلا و نفوس و من نفاد و گوگرد و آن و او را با توام که بر سر کان آید و ش  
 رود و با دوزخ پتیره نیز کارند از هر دو نام اصلی بنگاله بنگ فرزان و بان باستانی به پنا فی سبت و بلندی ده گرد و یکی الکا خا با فی سبت و بان  
 آن گویند بهر و الف و لام از چو تنگی آن بنگال بان و نفاق گشت بعد از شرف با نتر بهر بنگاله شترت گرفت که با اعتدال  
 نزدیک و در کام میان تو را آغاز باش شود و آنرا زمینان پیاده و زمینا اکثر عالم که بهر کسب فرموده از دوزخ کشتی باشد فعل ازین از بان  
 با بان هو اشد شدی و از ندری بختی آنجا رسیدی و بنگاله از دوزخ دران ولایت کمال حشر از دوزخ شانت از نجا شانت آن شوش و شانت  
 رود و ای آن ملک بسیار که بر مردم این دیار افزون اند و شمار بوده درین لاکم صواب انگلیشه تسلط یافته و ایام حکومت هند و ابداء و نقت  
 بلاد هند و کن تا و طی به تیغ کشیدند و در دیارهای خود و بزرگ شمرند و در دیارهای این جا چار صد و پنجاه و در دیار کان کوچک محیطه و آباد و

آورده اند و گزین ترین دریای این صوبه گنگا است و در ششماهش ناپیدا می شود و آن گویند که از سوی سرمد و یوز و زوز و از شمالی که هر سال بر پی  
آید و بصوبه دلی و اگر دلا که آباد و بارگزار شده بدین صوبه در آید گویند با گیت نام شخصی هماد و بر اینانش کسی خوشد و گردانیده برای  
رنگارهای نیاکان خود گنگا را در خواست و از گیکاش که محل اقامت مهابوت آن دربار گرفته همو خود آورده اما بمقتصد رسید و رسیدن  
آب گنگا تاب استخوان بزرگانش موجود برانی همین است تعداد آن کسری از صد سال افزون گویند و شگرت بهشتانادر خصوص این  
حکایت برگزاند که نقل از قبول آن مجبور نشاسی می نماید این تسکینهای حمید و بالاتر ازین ازین ابی انباشان که عبارت از کتب  
سیر و تواریخ است منقول هر چند کتب مذکور منسوب با فاضل ایشان باشد اما در این نامهای اینها این قسم تعاللات را اعتباری ندو  
محقق فاضل سیستی است پایان قصبه سوتی که مزار شاه قمری اندی در انجاست و خوش گشته کی جنوب رویه روان گرد و دو به کیرتی نام  
یا بدو شنبه کلان که مشرق رویه رود و جدا فاصله سی چل کرده باز شنبه ازان لطیف جنوب رود و کلنگی نام یا بخار و رویه زوز و بند جات گا فون  
رسیده دو شنبه گرد و دو بدریای شور و در شود و آن هر دو شنبه جنوب رویه زیر موضع ندیا با هم پیوند و یک جاشه از زیر بندر هوگی و کلنگ  
گذشته بدریای شور که از بندرستان این دریا در انشوران هندکتاها تکاشته اند و از افغانا انجام معبد بر شمرند و در بزرگ دشت آن  
از سوی پریش و اندند دیگر بهیم تیرهای موحده در اسی جمله رود مفتوح و باسی خفی نیم فم باسی فانی فانی فانی فانی و اما از ختاب  
کوچ آید از آنجا بسکار بار و در سیله ارضی و مزارع آنجا در سیلاب گردانیده بشور و دریا در شود و بشیشت که کثالت و چندین گونه شود و اگر  
از هر قسم دانه برگیرند بصوبه آید و در سیلابی بار بکار رود و در بندر دشت آنجا که گزندی سرچند اندک آب از این بندر سیلاب و خوشه آب در شود  
چنانچه تجربه کاران ارتفاع یک تنه در شصت دست اندند و برگرفته رعیت فرمان پذیر و انگار در بیشتر خوشش مردم آنجا برنج و ماهی  
و سبزی و گیاه و در و زن آنجا برهنه باشند و غیر از انگار پیشه خد خانانی است و حتی جهان سازند که در سیکه  
چهارم زوز و سیله و افزون خریج شود و در پیای قدم و شدر بر شستی خاصه بهنگام بارش و کشتیهای برای جنگ و بار برداشتن و سواری تیر  
روست گو تاگون بر سازند و سنگاسن که محال سودن پالای است با شکی بسازند و دره نوردی شستن و در از کشیدن خوابیدن  
بان بشایستگی مدعی و در بر فرزند آن جبت تابش و بارش گزین پناهی بر سازند و گاه بر دارند و برخی بر نخل و بر شوند و اج اسپ  
هنود و در عهد مهابت جنگ منفور سجدا فرط رسید و حمیر آنجا در خوبی بی نظیر نوعی از سیتان با بیایشی یافته با اندنگ از جادارت شود  
دریا بفراوانی حاصل شود و ششای ولایات دیگر در بنا در این صوبه بکثرت تمام انواع و اقسام میا بود گل و میوه و فوادم و فوغل بسیار و  
مصرف آن بایان تالاهور تجارت برند سرکار حجت آبا و شهر می بودیستانی و در الملک سلاطین این صوبه معروف به کهنوسته  
که کوره هایون پادشاه چون برین مملکت تسلط یافت بدین نام رخناس گردانید گزین ملک پس طویل و در بعض چنانچه از خشتیهای بنیاد  
یک دیوار آنجا شمر شد با دو مال و عمارات پوریه انصرام یافته و هنوز عمارات و مساجد و مقابر پاستانی در آن محوطه پاستان است و در  
رنگان نجر و دجرت افزا سرکار محمود آبا و مرزبان این دیار در زمان چیر و سستی شیر شاه برادر بی فیضان خود بر جنگل این بوم مرادان با  
خرادان نخل در رود و سرکار ضعیف با هم بر جنگل ذیل حوالی سرکار هوگل و هوگلایا می است عرضش بقدر دوسه انگشت و طول  
زیاده از دو گز قطعی سر پای ازان بسازند و برسات شدید در نهاده آن با شانش گذارند صحرادر آنجا و در وید و این سرکار تمام و معروف  
بر ساحل دریای با گیت کی است و در شمر دشت نادران دریا جز در مهر و در شنبه و بار شود و در روز اجتماع و استقبال ماه یار و روز  
طراف که عبارت از سه رود باشد و بشندی آید که موج از دور مرئی و دشوران موج ناویده چند دقیقه قبل از شام به مسعود شود و یک  
موج فصل بهر شمس سلسله در تمام پهنای دریا بقدر یک گز بلکه از دور تفع و محسوس باشد در آن هنگام کشتیها را از گذارده دریا در شمس بر بند



تا چندین آن بر زمین ساقم رسیده خود روش نشکند از عهد اکبر بادشاه تا زمانه صوبه داری شجاع الدوله منصور که اداسا سلطنت محمد شاه باجی  
ملود و داریستانی عظیم آمد اکثر اسامی اطراف آبادی چنگی تکی که سرکاست و هتلاخ آن را فرود گرفت ابو شفل محمد را که نامی دیگر بود که  
در سال هشت و ششم جلوس کردی شکر سیلابی آمد و یکی سکه کار فرود گرفت مرزبان آنجا خود را بر فرزند گشتی رسانید و پانصد ریای پورا و  
برخی بر تاجا زبرد آمد و باز کافی بر تاداری شتافت تا یک و نیم چرخش دریا و شورش آمد و بدو دانا کشتی افزوده و تاجا در تالار مذکور را که در  
بر سید دیو لک جاندار در آن طوفانی چو شش فرد شد و یکبار از بدو سینه سپاستور در دهم محمد شاه باجری مذکور بنوی لطیفان دیو شدت  
باید و باران بدوی داد که جازای را بر شکلی برای مرمت کشیده داشتند سیلاب لطیفان آنرا برود و بفراخ بر دو چنگام منزل و خود و چهار مذکور  
سکه کرده و در ساحل بسور درخت خطی از بسیل رسیده بند گردید و با نجا اندازید و یک کب با این ارتفاع تا کجا با سیده و چند درخت و کشته  
آنجا با تلف و نابود گردید باشند سرکار گنجور اکھاٹ ابریشم و بار بر پشانه و سپ و شاکن در آنجا فرزندان بود و هندی سید بسیار  
خسوس نکو میدویت برابر چرخ میزد تا شترین بانک چاشنی و سواد و تخم در و سرکار بار بار یک آبا و بار چیه گنجل و در آنجا  
گنجل و باغیوه گول و نیم بسیار سرکار و بار و با طره درخت زار بس چوبهای سبط و زار به آید و از آن ترکتی و خجرات بر آنجا  
آین در آن جا سرکار سار کار گانو پارچه خاصه و دستا گنجل فرزندان شود سرکار سملست سیده که که شیر به شکر و باغی  
رنگ اما بر تاجا از بادیه تر در کمال علالت و خوش مرگی که با انگور و لایحه دم سادات میفرستاد و عواسه برتری می نماید در آنجا  
با فرط هم رسد و در دستا بدیه برند اجل آنکه در دامن کوستان شمالی از سلطنت تا مرز است که بخله پشت سرکار و سید بسیار با طرف گنجل است  
آنجا راین سیده و حرا و حرا خود و برهم رسیده فیض بخش صحرائیان کوستان است و اختیار ابرسی مردم و خرچ زرا میسری آید اما روحی بے  
تکلیف و همسر سیده ولایتی است و در تنهاسه خود نیز در آنجا فرزندان و در آنجا بارش بریده بر زمین اندازند بعد سیری شغل از دست سیده و  
اندر آن خانه و چنگی ناچار بر گیرد چاٹ گانو بزرگ شهریت بر ساحل دریا می شود و در آن خند و از گنجل بنادر است که گنجان آنجا  
اکثر جمع و دند و بارک طوف بیت اندک سادات اند و در شریف آبا و نیز سرکاری است گویند گزیده گاوی در آنجا هم رسد سید نام  
شتر آسان شده با رکنند پانزده سن کشد سرکار سادات گانو اینم از جل بنادر است در آنجا اناروب بهم میرسد سرکار در امان  
در آنجا خوشی است چه نام ظاهر که ان الماسی و شت و بیشتر ریزه و ریزه بهم میرسد اما الحال درین صوبه پنج جا کان الماس شیره و نشود  
صوبه او و لیسیم جدا گانه کلی بود آب و جوای و سازگار صاحب پنج سرکار سرکار چالی سرکار و بعد در سرکار رنگ سرکار  
کانک و مات سرکار راج مدد و بعد از آن قلع صوبه بنگا گردید اما ناظر آنجا هم از حضور سین می شد ظاهر اصد و شت و قلع خود در آن  
مرزبان اورا که تکی می گفتند و سوم برسات زیاد از ایام زمستان و تابستان کمتر از زمستان بیشتر در شت آنجا شمالی و جزو کار الماس  
اندازد برنج و ماهی و دوا و بخت و دیگر برنج پنجه و آب سرد گاه درانه و دودم و در غذا برساند و در آن زن آسان بفسند اندازد و در  
بر بندن و زمان جز عورت پر شند و بسیاری پر شش از برگ درخت سازند و در او در دوطا اکثری است و بعضی خانما سنگین و سبب  
زبان این مرز بنگالیان هم گفتند و یک زن در کمتر زمان شوهری چند بر گیرد و برگ درخت تا از لیلوادی قلم نویسد و خامه پر شت  
بر گیرند و کاغذ و سیاهی کمتر کار رود و دوست بخیر و بدی گوئی شود و از دریا می شود گاه کنده حاصل کنند چهار عدد آن را کنده و گویند  
مربخ کنده بوژی پنجم بای موده و سکون و او کس و مال هندی و سکون ایست تختانی و چهار بوژی را برین انداخته بای نازی و سکون  
نون در شازده بن را که نون لغت کات و باد و الف و دوا و مفتوح و نون ساکن و ده که اوان یک روپیه لکات قلم بیت سنگین  
میان دور و ده جانما که هندوان بدو میانش کشند کله جوهری معروف بقله باره بهائی مرزبان نشین و در آن قلعه فالاکا که نامی گام

بارش هر سوزی ابرقش کرده آب فرو گیرد و در اجنه کند و دیو عمارتی نه آشیانه بر ساخته درختین نخل خانه و مطبل دوم تو بچانه و برخی کفش  
 و اسرار و شاکر و پیشه سوم تیافته از آن و در بانان چهارم برخی کارخانه پنجم سطح سفید است خانه بزرگ بنیتم خلوتخانه ششم حرم سرانگام شش  
 گاه مرزبان در جنوب آن تیافته است از پستان مشرق در دوشتر بر سوتکم بر ساحل نشو دریا معبد جلین ناخته نژاد و یک کشتن و در اور  
 و خواهر او از صندل بر ساخته اند از فاضل علمای هندی که شنید که پیشتر ازین بجای هزاره و صد سال کسری را ابراند و زن مرزبان نیکو پرست  
 و انشور بدینی را بگزیدین سرزمینی برای شهر آبادی فرستاد و او پنجاه و پنج ساله و دهش و ده ساله را که انشور دریا بانیافته از دریا بیکر جا با  
 سنجید نگاهار غازی را دید که بر بیادر شد و تن مشوی کرده نیا نش گری نمود و از کار کرد او شکفت ماند چون زبان جانوران میبست  
 از حال پرسید پاسخ یافت من از گرده دیده ام نفرین ریاضت گری مرا بدین پیکار آوردی از زنبوران آگاه چنین دلالت نمود که از  
 جان آفرین بدین حالتی خاص دارد و هر چند می درین سرزمین بسر برد و در آنکی بدستش روی دل آورد و زود برادر کرد و  
 چندین سال است که بدین روش در یوزره را می بینم و گاه باشد که خواهش با انجام رسد چون گوهر شایستگی داری نظار گوی می باش  
 و شکر این بوم بر شناس برین را در کثره زمانی نشنوده چشم در آمد را جبر ازین آنگی و او در بزرگ شهری آبا و شد و جاسه خاص را  
 عبادت گاه بر ساخته را شبی را دو گری نموده بر بستر نیا نش گری آسود و چنان نمودند که در فلان روز بر ساحل دریا چشم انتظار بر کشتا  
 چوبی بدر از می بچاه و دو انگشت عرض یک دیم دست خوابا مع آن را بر گیر و بجاء دلبه هفت روز نگاهدار و هر چه در تیکه بر آید در معبد  
 دهشته حراب بر سرش بر ساز و بچنان در بیداری یافت و از اربابا در می المام جلین ناخته نام نهاد و بر او هر در گرفت نیا نش گاه که و  
 گشت فردان خرق عادت از دیگر گزارند که لاچار نام نوکر سلیمان گردانی چون برین دیار چهره دوستی یافت آن چوب در آتش  
 انداخت و سوخت پس در دریا می شور و آغند و سیل ساش طلبان در عهد اکبر با شاه شهرت دادند که آن چوب را با زهر آوردند و و بود  
 انسانهای جنگامه آرا فردان برگزار دهند و آن سبک پیکر را هر روز پیشش بار بر نشوید و تازه رخت پوشا نند بچاه هفت زن از در استاد  
 خدمتگذار می کنند و هر بار شولان بزرگ بر کشیده پیش آن صورت با آورند تا نسبت هر کس از او کوشش بهره برگیرد و در ابر شانه  
 پای بر سازند مهندسی رخت گویند و سوار گردانند و چند اند هر که آواز بکشند از کو بیویدگی پاک گرد و معنی روزگار نه بنید و شیر نزد میک  
 جلگه استر بچانه است منسوب آفتاب خراج و دوازده ساله این ملک بمحافلش در شد و در میان و شوار پسند از دید آن بخت فرود  
 بلندی دیوار صد و بچاه دست پنهان و ده سر دوازده و در مشرق رویه پیکر و نخل خوش بختی ترا شنیده اند هر کی آدمی را در خطوم در آورد و  
 بفری صورت و سوار بر آخته اند با سوار سپرایه و جلوه و ایشانی متعال و شیر برکی نخل را شکار کرده بر فراز آسمان نشسته و در پیش ستون  
 از سنگ سیاه هشت و پهلوی در از می بچاه که چون از نه نیزه برگزند معنی و گشتا و سنگ طاقی از سنگ پدید آید در آن خورشید را با دیگر ستارگان  
 بر کنده و برگرد آن گوناگون پرستار هر گردی بختی سر بر زمین ایستاده نشسته افتاده خندان گریان حیران آگاه پس از بچانگ خنیاگر  
 و شگرت جانداران که می توان جز در خیال نباشد گویند پیشتر ازین یک هزار و یکصد و چند سال را جبر بر سنگ دیوان بنا انجام رسانیده  
 سنگ یادگاری گذاشت و دست و هشت تیافته دیگر در آن نزدیکی پیشش در دوازده شش در اطراف است و دوازده سیکه درستان  
 بر گردانده برخی بران که بریو جدا نجا سوده لبها حلقی از زبان گفت و کرد او امروز در دریا نیست از فراخی شرب و بلندی نظر سلمان  
 و هند و دوست داشتی و چون استخوانی خاوه و پر دخت برین بر خفتن روا و در و سلمان بگرددستان بدون صوبه بنگال مع اولو سیر است  
 و چهار سر کار دارد و در هند و هشتاد و هفت محال جمع بچاه و نه کرور و هشتاد و چهار لک و بچاه و نه هزار و نوزده و ام هم نقدی نمیدارند و شتر  
 کاتجه در عهد ملایین با بری نام سلطنت با منی آن توانان بود و هر صوبه فوجی لائق آنجا استین و مقرر میبود و ملک سلطانی براسه

نیمگرمی تنظیم آنما از حضور باور و بکار خود مشغول رکال آنقدر و نفاذ امری اندر زمین منافع بلیت و سه هزار و صد و سی سوار شست لک و یک هزار و صد و پنجاه پیاده هزار و صد و پنجاه میل چهار هزار و دویست و شصت توپ چهار هزار و چهار صد و سی چون حال ملک شش و نیم نیمی زیان در آن آزاد با سال و دهم میگذارد و برای هر فرقه جدولی جدا گانه میگذارند و برای آنکه در ترتیب شش تایی نرود و بنام ایشان نه میگذارد

جدول فرمان رویان از قوم کسری

نام	سال	نام	سال
۱- اراج کسری	دویست و پنجاه	۱۳- ایشدر حرک	نود و یک
۲- تنگ بهیم	صد و هفتاد و پنج	۱۴- جید حرک	دو صد و ده
۳- دین بهیم	صد و شصت	۱۵- دوی سنگ	هشتاد و پنج
۴- کج بهیم	هشتاد و دو	۱۶- ایشو سنگ	هشتاد و شصت
۵- دیوت	نود و پنج	۱۷- انیزه سنگ	هفتاد و یک
۶- جگ سنگ	صد و شش	۱۸- کدیو	هشتاد و سه
۷- برده سنگ	نود و شصت	۱۹- رگولیه	هفتاد و نه
۸- دیوت	صد و دو	۲۰- جگ جون	صد و شصت
۹- خور سنگ	نود و هفت	۲۱- کالوید	هشتاد و پنج
۱۰- شکر سین	نود و شش	۲۲- کالوید	نود
۱۱- شتر حیت	صد و یک	۲۳- نجی کرن	هفتاد و یک
۱۲- بچوت	نود	۲۴- شش سنگ	هشتاد و نه

بست و چهار تن کسری پور بر پور و هزار و چهار صد و نه سال شصت و نوزده

جدول فرمان رویان از قوم کاتخه

نام	سال	نام	سال
۱- اراج بجون کوریا	هفتاد و یک	۶- راجه پچو	چهل و شش
۲- لال سین	هفتاد	۷- راجه کر	چهل و نه
۳- راجه داسو	شصت و هشت	۸- راجه لکمن	چهل و سه
۴- سنده بوج	چهل و شصت	۹- راجه بجون	چهل و نه
۵- راجه جی پت	پنجاه و چهار		

در تن کاتخه چهار صد و هشتاد و سال پور بر پور کام رویان کرد و شش دلت بقوم دیگر کاتخه و آورو

## جدول فرمان روایان از قوم کاچھہ دیگر

نام	سال	نام	سال
۱ راجہ آوسور	ہشت دنہ	۷ راجہ گرومر	ہشتادویک
۲ جانی بھان	شست ریش	۸ راجہ پرتی دمر	شست سال
۳ راجہ انردوہ	ہشتادویک	۹ راجہ شست دمر	پچادویک
۴ پرتاب رور	پچاد و ہشت	۱۰ راجہ برہماکر	پچاد و ہشت
۵ راجہ جودت	شست و یک	۱۱ راجہ جیدمر	ست سال
۶ راجہ رگیو	پچاد و دو		

یازدہ تن شست و سی و ہفت سال پور پور بر سر فرمان دہی بر شست و سی سالانہ زبان پنازادہ کا نابینا کرکشت

## جدول فرمان روایان از قوم کاچھہ دیگر

نام	سال	نام	سال
۱ راجہ بھوپال	پچاد و پنج	۶ راجہ گن پال	ہشتاد و پنج
۲ راجہ دت پال	نود و پنج	۷ راجہ جے پال	نود و ہشت
۳ راجہ دیو پال	ہشتاد و سہ	۸ راجہ راجا پال	نود و ہشت
۴ راجہ بھوپال	ہشتاد و سال	۹ راجہ بھوک پال برادر راجا پال	پنج سال
۵ راجہ دھیت پال	چل و پنج	۱۰ راجہ جگ پال بھراو	ہشتاد و چار

دو تن شش صد و نود و ہشت سال فرمان روائی کردند پس ازان دولت بقوم کاچھہ دیکہ قرار یافت

## جدول فرمان روایان از قوم کاچھہ دیگر

نام	سال	نام	سال
۱ راجہ سکھ سین	سہ سال	۵ راجہ کشہ سین	پانزدہ سال
۲ راجہ بلادل سین	پچاد سال	۶ راجہ سد سین	پنجدہ سال
۳ راجہ گن	ہفت سال	۷ راجہ توجہ	سہ سال
۴ راجہ مادھو سین	دو سال		

این ہفت تن یکصد و پینس سال پشت بر پشت کار کیا نے کردند

شست دیک نفر از ابتدا سے جلوس سکرت کشر می راجہ ستین جداول بر سر یہ فرماندہی تا شروع زمان شیخ اسلام در بنگالہ و تسلط سلاطین دہلی بران دیار در مدت چار ہزار و سہ صد و سی سال فرمان مہا گد شست و این تسلط مسلمانان بر بنگالہ در واقع اسلام در برن دیار از زمان سلطان قطب الدین ایک بہت و در سال پانصد و نود و ہشت ہجری از زمان نانا سلطان محمد غلطی مشاہدہ شدہ و لغز

کیمید و پنجاه و شش سال بتیمیت سلاطین دہلی حکم سانی کردند بعد از ان از ابتدا سے ہفتصد و ہشتاد و یک ہجری ملک فخر الدین سلج دار خود سے منور و تسلط یافت اران زمان تارا و در خان و و صد و ست و چار سال حکام بنگالہ خود سربا و شاہ بودہ اند از ابتدا ہی ہفتصد و بیست و پنج ہجری ملک فخر الدین سلج دار و در خان را بکلی نیستی فرستادند و از ابتدا ہی ہفتصد و نو و بیست و یکصد و ہشتاد و نہ سال باز ملک سلاطین دہلی ماندند باز از ابتدا سے یک ہزار و یک صد و نو و ہشت ہجری است بہت دو سہ سال گذشتہ کہ در قبضہ تغریک پنی بگلیش است

## جدول فرمان روایان اہل اسلام

نام	سال و ماہ	نام	سال و ماہ
۱ ملک فخر الدین سلج دار	دو سال و چند ماہ	۱۱ اغیر در شاہ	سہ سال
۲ سلطان علاؤ الدین	یک سال و چند ماہ	۱۲ محمود شاہ پسر فیروز شاہ	یک سال
۳ شمس الدین بنگرہ	شانزده سال و چند ماہ	۲۰ مظفر بخشی	سہ سال و پنج ماہ
۴ سکندر پور شمس الدین	دو سال و چند ماہ	۲۱ سلطان علاؤ الدین	ست و ہشت سال و چند ماہ
۵ غیاث الدین بن سکندر	ہفت سال و چند ماہ	۲۲ نصیب شاہ پسر علاؤ الدین	یازدہ سال
۶ سلطان السلاطین پور غیاث الدین	دو سال	۲۳ بشیر شاہ	دست غیر معلوم
۷ شمس الدین پور سلطان السلاطین	سہ سال و چند ماہ	۲۴ ہمایون بادشاہ	دست غیر معلوم
۸ کاشی لوسے	ہفت سال	۲۵ بشیر شاہ نو بہت دوم	دست غیر معلوم
۹ سلطان جلال الدین	ہفتدہ سال	۲۶ محمد خان	دست غیر معلوم
۱۰ سلطان احمد پور جلال الدین	شانزده سال	۲۷ مبار شاہ پسر محمد خان	دست غیر معلوم
۱۱ انصاری غلام او	ہفت روز و دو بجوہ نیم روز	۲۸ جلال الدین بن خان پسہ دوم	دست غیر معلوم
۱۲ ناصر از قاتر شمس الدین بنگرہ	دو سال	۲۹ محمد خان	دست غیر معلوم
۱۳ مبارک شاہ	ہفتدہ سال	۳۰ غیاث الدین	دست غیر معلوم
۱۴ سلطان یوسف	ہفت سال و شش ماہ	۳۱ تلج شاہ	دست غیر معلوم
۱۵ سکندر شاہ	نیم روز	۳۲ سلیمان	دست غیر معلوم
۱۶ فتح شاہ	ہفت سال و پنج ماہ	۳۳ بایزید	دست غیر معلوم
۱۷ مبارک شاہ	دو و نیم روز	۳۴ اڈو	دست غیر معلوم

از زمان سلطان محمد بن ایک تارا و ست و پنجاه نفر صد و ہشتاد و نہ سال فرمان دانی بنگالہ نمودند از انجا از زمان سلطان غلب الدین بن ایک تا سلطان محمد بن ایک شاہ ہفتدہ نفر کیمید و پنجاه و شش سال بتیمیت سلاطین دہلی و سے در سرفراز ابتدا ہی ملک فخر الدین سلج دار تارا زمان را و در خان بن خود سے و دعوی سلطنت و و صد و ست و چار سال گذرانیدند بعد از او و در خان کہ لہر سے جلال الدین محمد اکبر بادشاہ را و در اکبر نیستی فرستادہ بنگالہ اسخر نمودند تا عالمگیری ثانی باب سے کیمید و ہشتاد و نہ سال باز حکام بنگالہ بتیمیت سلاطین دہلی سرورند

و امروز که سال یک هزار و یکصد و نو و هفت هجری است از ابتدا سلسله سلطنت شاه عالم بابر سیر عالمگیر شانی بخت و چهار سال گذشته که از  
 تصرف سلاطین دہلی بدر رفتہ در قبضہ تصرف و اقتدار کینگی انگلیش است راجہ جرج دومین بمبلی ویا آمد و شیرازین چهار هزار  
 و دو صد و سی و چهار سال و دوازده و ماہ تجارت بردارگی فرو شد راجہ توجہ را کہ آخرین راجہ در جدول سلطنت است چون پانہ زندگی بمرکز گشت سلطنت  
 بیکی از اقربا سی ادک پسر اے لکمن بود قرار گرفت در ان هنگام دارالملک بنگالہ شد نیاید بود و گوناگون دانش راجہا بحال ہم اندک  
 آباد و نشان دمائی در ان خراب پیدا اختر شناسان اورا از برکشتن دولت و در گونا گئی کشیش خبر دادند و کسی کہ این دکانا زاد و دید و بخیر  
 غلبی یافتند راجہ گشتار آمواد و آسانہ چند شمشیر گوش نکرد آل اندیشان ابد و دستمایہ بر دندوران هنگام طلب الدین ایکہ از جانب  
 سلطان شباب الدین غوصے در ہند بود آن خلج زادہ بیروصے مردارگی ملک بار برگرفت و چون روجہ بنگالہ آمد در راجہ کشتی راہ گیر سپرد  
 و بان ملک دہلیہ فراوان غنیمت از دستہ آن شہر را ویران ساختہ گشت و آبا گوید اینکہ کائنات موقوف بقلم کورہ است از ان باز این  
 ملک بفرمان مدابان دہلی باز گردید انتقال راجہ توجہ را از دارغورام و در کہ آخر اہد احوال یک ہزار و یک صد و نو و ہفت ہجری است چہا صد  
 و ہفتاد و ہفت سال پسے می شود و زمان مرزبانی سلطان مطلق قدرخان از جانب اورا بنگالہ بود ملک فخر الدین سلاح دارا دار  
 آزدند و بی میانی بجان گزائی خداوند نعمت خود بہت بہت و مکن گرفت از ہم گذاریند و ہرستان سرائی و حیلہ فروشی نام بزور گے  
 بر خود نداد و از فرمان دہلی سرباز کشید علی مبارک کہ از برگزیدگان قدرخان بود با اتفاق سلطان علاؤ الدین بآویزہ فخر الدین  
 برخواست و در کارزار آن کا فر نعمت را زندہ برگرفتہ بگوشتی فرستاد حاجی الیاس خلای از امرای بنگالہ بود و کینس اہد ہستان گردانید  
 علاؤ الدین راجان بشکر و دود و خوش آتش الدین لقب ناماد اورا بھنگہ نیز گویند سلطان فیروز از دہلی بالمش اورفت و تحت آویزش نمود چون موسم  
 بارش نزدیک بود شیشی نو نہ کردہ باز گشت چون روزگار شش الدین بسرا آمد سران لشکر بزرگ پرور اورا اسکندر شاہ خطاب دادہ بسری بر شہ  
 سلطان فیروز باز بے بنگالہ شد و صلح باز گردید و چون اورا گذشت پسر اورا برگرفتہ و سلطان غیاث الدین زبان زد اتفاق گشت و بہر  
 حافظ شیرازی فرستے برای او فرستاد کہ این بیت از دست بعیت لشکر شکن شود ہمہ ملو طیان ہند بہ زمین قنہ یاسی کہ بنگالہ میرود  
 و زمان شش الدین بنبرہ او کاسی نام بوسے از حیلہ اندو صے چیرہ دستی یا دت و دولت و سلطنت با منتقل شد چون عمر بسری شد  
 پورا و بدین احمدی در آمد و سلطان جلال الدین نام یافت رسم این دیار آن بود کہ چند ہزار پیادہ یا یک پیرس و ہفتاد و شش دادی  
 ششی خواہہ سرائی بان پیادگان ہنر بان شدہ فتح شاہ را از ہم گذاریند و خود را بار یک شاہ خطاب بنما و فیروز شاہ انیز پیکان از ہم گذاریند  
 و پورا و محمود شاہ را برسے ہر داشتند بعد یک سال حبشی غلامی منظر نام بہت یاری بپاکان اورا بان شکری نمود و خود سیر آراش علاؤ الدین  
 یکی از نوکران مظفر بود بہ ان پیادگان ہزار داشتہ اورا بہیتی سرفرستاد و خود بفرمان دہی برشت از لشکر کشائی روزگار چندی دین ملک سرنگ  
 سار و باز از بوداد و اگر راپا پیہ برتر نداد و پیکان فتنہ اندوز را بگندہ گردانید نصیب شاہ پورا و نیز بان پدر بر او و دشش گذاریند برادران  
 از انوش فرمودے چون در آویزہ ابر بار شاہ سلطان ابراہیم لودی را روزگار بے آمد برادر دسران لشکر الدین نسیب شاہ بود و برتر سوزد  
 ہا یون بادشاہ بعد از تراغ ملک بنگالہ از دست شیر شاہ جہانگیر قتل یک راجہ بزمانی بگفتہ است چون شیر شاہ ہا یون شکست اوہ بادشاہ شد  
 اورا بپیان آوردہ نیستی سرفرستاد و در زمان سلیم شاہ حمید خان خیشاد و پراستار سی اباد و اگر سی ہمدوش شہت چون در آویزہ  
 مسرینہ خان و کارزار تمام شد حضور خان پورا و کار کینانی یافت و خود را ہا بادشاہ خطاب برنامد و مرزخان و بنگالہ و بنگالہ اجل گرفتار آمد  
 بعد ہا در شاہ نبرا و دشش کہ جلال الدین نام دشت بہ ریاست بر شست تاج خان کہ از امر اسے سلیم شاہ بود جلال الدین راجان لشکر اسے  
 نمود و بعد سلیم شاہ خوشن آشدن آراشد سپس برادر فرزند او سیامان کرزائی اگرچہ اندیشہ سلطنت دشت بہت بصلحت برسے خطبہ نام اکبر بادشاہ







اورنگ زیب تاجان چو پور کہ سلطانین الشرق مشہور فیہ تفصیل اسامی و سال و یہ آہنا ازین جد ولی خطا ہرے شود

۱ سلطان الشرق	شانزده سال
۲ مبارک شاه	چهل سال و یکریز
۳ سلطان ابراهیم	بیخ ماه
۴ سلطان محمود	کپال و کسرے
۵ محمود شاه	بست و یکسال و چند ماه
۶ حسین شاه	نوزده سال

شش تن درود بهشت سال و چند ماه و چند روز از فی سوند و بیشتر این دیار برادر گرسه فرزند اریان دلی آباد و چون فرانس به سلطان محمود  
بن سلطان محمد بن فیروز شاه رسید ملک سرور خواجہ سرسری را که تیاک او خطاب فاجائی داد و بعد بخواب سلطان اشرق بلندی گئی بخشید و  
بجویند فرستاد بشناسائی و بعد بار سه و انصاف چه وای و پدری روزگار را فرزندگی داد و در سوخته و اسپین آگاه ساخت چون پادشاهی  
او چرخد بهر خواجہ داشت مبارک نام بیاد رسه بزرگان زمانه سرسروی بداشت و خط و مسکه تمام خود کو چون بلو خان که از امرای کبار سلطان  
بن فیروز شاه بود آگهی رسید لشکر فراهم آورده از دلی به پیکا ما و آمد و بر سنگال گاه و در لشکر به سنگال آتش آید و در شت آخر کار سه کرده بود و تمام  
برگشته چون سلطان مبارک شاه و در گذشت ایام هم گسین برادر مبارک شاه را چنانین ساخته و او بقدر دانی و بکار آگهی او در پیش فرزندش گرفت  
و مالش سرکشان زاده ماسرای ملک آباد می گردید و او آتش ماجرای آمد و شناسندگان بهر پیشه برادران آتش دانی هند قاضی شهاب الدین العروت  
ملک العلماء و این روزگار نامور گردید و از آگاه او دولت آباد دلی است و در آن موضع جابح عقلی و نقلی علوم را گرد آوری کرده و بهنگام حسین صاحبقران امیر  
میرزا گورکان بهرامی استاد خود و لا ناخواجگی که خلیفه نیرالدین چرخ دلی است بچون برادر و در اکتاف و نمایانده محمود زانیان گشت شاه مبارک  
از دیار کس هند است و در پیشه سلسله معاصر او بود و صاحب رسم است که دانش نشان ظاهر را دیده و در آن باطن سرگرمی داشته قاضی دینار مشیر فیروز  
تیرگی داشت چون روزگار را بهرام بسرمه و بچیکن خان بزرگ پور و او را سلطان محمود نام نهاده بکمالی برآورد و چون کردار شایسته داشت و رقم عزل  
بر کشیده آمد و سپس حسین شاه برادر او را بر زبانی بر داشت به بنام سرسری فرایش نهاد و چون خود و دلا را عزیز و شرف نماند برادر او را شمشیر و روزگار به تنگ  
در آید از افزونی باوه پوش ربای دنیا کالیو خد با سلطان بعلول لودی کا بازار کرد و نیز بهشت خدمت سلطان بعلول بار بیک بهر خواجہ و در چهر  
گذشت و حکومت آن ملک با و باز گردید و چون بعلول را گردش بهر سپهر کرد و در گشتن دلی سلطان سکندر لودی تر از گرفت سلطان حسین اتفاق  
بار بیک لشکر فراهم آورده و چند بار بهر ملی او حکومت شرفان بهر سر شد

صوبہ اودھ

از دو م اقلیم دراز از سر کار گور کچھو راقاقونج حدود سی و پنج کروہ پینا از شمالی کوہ تا سد ہیو رصوہ آگ آباد حدود پانزوہ خاور رویہ بارشائے کوہ جنوبی تانکبہ بر طرفی قونج آب و ہوا از زمین رستان و تابستان نزدیک با اعتدال بزرگ دیا ہی این صوبہ جو گھاگرا گوتی حدود سہ ساین گوناگون آبی جافور پریہ آئند کشت کار خوب شود خاصہ برج سوکھہ این فیو کم بہتا گونہ ساہ پیشتر از جہای ہندوستان بجا نہاد و ظلم قدیم ادا ہو سیا از بزرگ شہرهای ہند بود طولی حدود پچوہ درجہ کوشش و دقیقہ عرض است بہشت در جہت و دقیقہ گونہ پیشین زبان بر درازی حدود چہل بہشت کردہ چندی کوشش آباد و از گزین مابہ پاستانی بر شتر اندر سواد شتر خاک تیرے کند و ملا برگیر نگاہہ راجہ رام چند پرار جوہر است بود کہ عوالم ہنود اور انجوائی میسر مند و شگرت و دستان باشل انسانہ حمزہ بلکہ محبوب ترازان برگویند و در تر تا کہ ہنود بزم خود پس از است بگاہ





دوازده هزار سجده زمین تقسیم است بر سائل دریایی پتیه گویند آدم بی زبان نرود و دو تاجانه است بزرگ اگر در رفتار دوازده هزار سجده نشود  
 و در سرکار حاکم دوشی فیصل خزان بدو دهنده شهر است بزرگ دوازده کرده و در تعلقه او نازد هشت منطری در میان چندگاه حاکم نشین بود  
 بهارات خالی یادگار پیشینان تربت سلاطین خلق آنجا شکفت آنگاه از سقف گنبد سلطان محمود پور بهوشنگه در آستان آب اوش نمایانده بود  
 بهرگز در شرف نگاه داند که حال چیست به نرمنندی لبان مائل شود و منراوس سفیده هندی خزان کار آگاه گویند که درین دیار سنگی بهر آب  
 که مرغی بکشد بهر چون بود سر زرد گرد آرد با برسانند و میان بگزارند که پیش از زمان بکرا جیت بگایور اجه بود و او در ننگانی به نیکوئی  
 آباد و هشتی دران زمان بیداری گرفت و ساریه خزان خرن گشت دس گام بری در کار گردش طلاش و او بدان رسید و عبت شمر و نزد  
 الما بن نام آنکه سبب چاره گری رفت او شناسا آمد و دست آورده خزان زاده گردانید و سواد و تاجانده دشت از نیک کردار سبب بخاطر  
 آورد و بنین گوهر به بهار سواد از فرمان روی وقت است بنگاه رفته برگردانید راجه آنا دوست ایله نیکو کار بیار برانست و تاجانده در دوازده  
 سال با انجام رسانید و بنیادش آنگاه بشیر سنگامی دیوار تعلقه را به یک سندان بر زمین نهاد و سالی بر سائل نر به آبشسته آراسته قرار داد که برین خود را  
 خزان خواسته بخشش نماید و نیمی خاطر اندوینا گرفته بود همان سنگ بود و او در دناستان سالی افزای بخشید و در دنا آن گوهر به بهار و آب  
 انصاف و بجا وید حیرت و افتاد و از زوالی آنجا دست به و رسید و ام در هم اندازد آن کس نیار و گرفت و به تعلقه و حاکم نگاه و به  
 مجموع و بسیاری از پیشین اورنگ نشینان تاک در سالی و بار برود و در آغاز حوت و در نخستین شربن نزد سرکار بنیاد خزان فیصل  
 خزان در دنا بار خیزه و آنگاه برین نیکو شود دوازده سرکار و سه صد و یک پانصد و دو گراید زمین چو و چهل دو لک و هشت و شش هزار و دویست  
 و هشت و یک یکصد و شش سوه و چهل و شش لک و نو و پنجاه و دو و دوام از آن میان یازده لک و پنجاه هزار و چار صد  
 و سه و دهم سی و دو هزار و دویست و شش و شش سوار چار لک و هشتاد و هزار و سه صد و هشت و یک پانصد و شش و یک

جدول فسر ماروایان

نام	سال و ماه
۱- دوشن بجی	صد سال
۲- چند رحیت	هشت سال و هفت ماه و سه روز
۳- سال باهن	هفتاد و نه سال
۴- نر باهن	صد سال
۵- ست راج	صد سال

این پنج کس تا سه صد و هشتاد و هشت سال و هشت ماه و سه روز و نیمی مانده ای بهار گشتند

جدول فرمان روایان از قوم پنوار

نام	سال و ماه
۱- اودت پنوار	هشتاد و شش سال
۲- بر عمر لچ	سی سال و هفت ماه
۳- ات برمه	نود سال

۴- وشتنگ سید مر	ہشتاد سال
۵- بیچہ چند	دو سال
۶- ہیر بخ	صد سال
۷- کندھرب	سی و پنج سال
۸- بکراجیت	صد سال ۰۰ و سال
۹- چندر سین	ہشتاد و شش سال
۱۰- کھرگ سین	ہشتاد و پنج سال
۱۱- چتر کوٹ	ایک سال
۱۲- کرم چند	ایک سال
۱۳- کک سین	ہشتاد و دو سال
۱۴- چند پال	صد سال
۱۵- ہند ر پال	ہفت سال
۱۶- بجی نند	شصت سال
۱۷- بھورج	سال

ہفتہ کس از قوم نیوار یکزار و بیجاہ و ہفت سال فرمان روالی کردند

جد اول فرمان روائان از الوکس تو نور

نام	سال و مہ
۱- جیت پال	پنج سال
۲- رانا راجو	پنج سال
۳- رانا باجو	ایک سال و دو روز
۴- رانا راجا جو	بہت سال
۵- رانا جیدھر	سی سال
۶- رانا ہمار	پنج سال
۷- راسی کنل	پنج سال
۸- راسی سکھ پال	پنج سال
۹- راسی کرت پال	پنج سال
۱۰- راسی ٹیک پال	شصت سال
۱۱- کنور پال	ایک سال

یا فرہ تن از ادس تو نور کیصد چیل ہر سالی سرورن فرمان روالی کردند

## جدول فرمان روایان

نام	سال و رسم
۱- جلال الدین	هست و دو سال
۲- عالم شاه	هست و چهار سال
۳- سکت سنگه	شش سال
۴- بهادر شاه	چند سال
۵- دلاور خان غوری	هست سال
۶- هرشنگ شاه	سی سال
۷- محمد شاه	یک سال
۸- سلطان محمود	سی و چهار سال
۹- قادر شاه	شش سال
۱۰- سراج مل خان	دوازده سال
۱۱- باز جهان	غیر معلوم سال و رسم

این ده تن از جلال الدین تا سراج مل خان کیسود و پنجاه و شش سال سلطنت نمودند

گویند قبل از اینکه او اساف می شده سال پنجاه و یکم در نو در هفتم حجت مقدسه است بدو هزار و پانصد و پنجاه و چهار سال و پنج ماه و هشت روز و نه ماه نام ریاضت گری آتش که از فروخته ایزدی پرستش باین خود کردی و در سوارش با نفس ای هست افشرد و دشتی پر جنگان سادات طلب گرد او فراهم و در گدافتن بدن خویش گرم و داد و درین میان کرده بوده بلکه بسید و معروف اندول دیده از زبان دیگران فریاد بردند که درین آشکده فراوان جانها را آتشین سیلاب در شود همان بهتر که رسم برین برانند و بجانهای جهان بانی نماید گفت پذیرائی آید مردم را کام و ناکام از آن باز دشت سوختگان آتشین نفس بجاره گری بر شستند و نیازمندی زبردستی اطلبکار شدند تا بوجان ساز با در انداختن گوشت از آن روان رواج یابد و دار میال از آن آشکده درین افسرده آدم بیکریه چیدار و در فرزندش در دشتی بهار در دست و در کتیر فرست بر فراز فرمان روائی جایافت و آئین برین را از نور و آلی بخشید و محض بی نام گرفت و از دهن آمده آشکاه ساخت عمر طولانی یافت چون سراج نجیب پور را در افرزند می بنود بزرگان او نام بنواری را بجان آتشین گردانیدند و سراج از زبانی درین دروس شدند چون میر تر دآ و زده جان سپردند و هر نام گزیده را بر روی برکشند جهان بیدارند جهان میر تر است که او را از زبان پیکر کند مرپ او را آمد آرد و پس از آن آتش قالب در پوشانید و بدین نام شهره آفاق شد و بد او و دهنش عالم آبا و ساخت او را پس می شد که بجا است نام سلطان خود بر افروخت و بسیاری از ملایک هند بر گرفت هندی نژاد جلوس او را تا امروز سراج خان تاریخ و هندو لغت و داستانها بر گردانده اند و طعم و شیرین چیری داشت و ساده و لایق را او ام آورده بود چند پال پاینده و الا سه سلطنت یافت و یکی هند بدست آورد و بکے شدند عشرت شکار و دشت ناگاه نزد بودت مسیح نوادی یافت بفرزند می برگرفت و بدان نام بخواند چون او را هنگام نام گزیده رسید بدین چینی پور او خود سال بود و پنج را جان آتشین گردانیدند و آ و زده دهن زندگی پس و در مجموع در سال پانصد و چهل و یک از تاریخ بکجا حیات در گذار شد و بسیاری از عالم برگرفت بر او درین روزگار آبا و ساخت و دانش را بر فراز اعتبار بر دگر دیده گوهران از روزگار شد و جزو آن

چندوستی یافتند و بیهوده و مروت شناس در بنماد و جنگ آگهی آگهی در به شناسی و الفیاف چندوی اعیان برگرفت سران و یان بر سر  
 بخت با می سوخته و سکون نهمه سامی ملوک سکون چیم دیگر من پال دلا ویر سخنان گنجینه اند و حقیقت جوان کار کارگاه و اراستانی گنجینه چون در سکون  
 سبوح پسری زانداختن شناسان را نترشی سرگرفت اگر اندک گان ساعت افزایشتی شد تازه و آنان فراهم آمده از نخواست مولود گنجینه غنایان  
 اورا گنجینه جانی نیم افزودند از جان دوستی آن نواده اقبال انجا کستان یکجی انداختند و برین مثلشاسانی افکندند و به میانجی دوست ملکان پدید  
 یافت حکیم بزرگ که ندان هنگام اورا از دانش نشان نشودندی زنا بیجان طالع خوشتر شرف گهی نموده بزرگ فرمان دانی مولود و مردار از نوید رسانید  
 نکاشته به مکر راجه انداخت از دین مهر پیری بپوش آمد و از شناسندگان آئین بر ساخت حق پیدائی گرفت و بهیوه و آشکاره کمال یافت بود و نوبت  
 اورا بر دشت و از شکلی تقدیر چشم آگهی بکش و بهیوه گویند و در شرف سالکی همچو رانا توان جینی کا لید و ساخت و جان غلجی آن یکمان و در لاشید و جی  
 راز و دان را بر سر و تانانی اورا سرگراستی سرگردانند جا گزایان بود و نشودند و اورا پوشید و در نوید و دان و ند و هنگام خدمت نامد و نشودند بر مانا  
 سپرد که چون راجه از من آگهی جوید و در بخویند و خلاصه منعمون آنکه بگونه آدمی زار و طبیعت گیتی که از نورشان خود و در اندازد و بگانش نشود  
 بخون ریزی بگینا مان دست بر آید و پادشاه فرمان رهای و افش خرد و ملک دال با خود نیاست بهیوه مانا از کشتن من چنان اندیشید و که دلت قیامی  
 خواهد بود و گویند خود را پسید و راجه بشودن نامد از خواب غفلت برآورد و از کوه بجان گاهای نرشت فرمان مان چون آنرا رستی دیدند سرگشت  
 را باز نمودند و بخیال بجا آوردند و در بزرگ داشته بجانیشینی خود نام زد و چون بر او پیچید و از فرمان دانی بسر آمد و قیام نشاید و در دلی  
 کس نبود و بیت پال تو نور اگر اندر میدان مان نامد بود و بزرگانی باز گزیدند و از شیرینی نقد فرمان دانی بدین خانواده باز گزید و چون بکین پال  
 بسر آمد و سرسلطنت گذاردی بر سر گرد و چو مان نهادند و در فرماندهی مالید و چو مان شش شاه از غرضین آمده بود و برگرفت و دانی در نرشت چون  
 روزگار بود و برآمد و دال الدین خرد مال بود و دستور و در حرم مان سوختن شد چون غلام الدین مال آگهی رسید باز و برخواست دکان ناسپاس را  
 از هم گذرانید و بیت پال از نداد ملک و دیو چو مان نو که کمال الدین از بد گهری و در رستی بجان گزائی خاوند خود را آورد و بخیال سود دندی  
 زمان جادید انداخت و در نرشت بیستین افغانی تنه شرفت چندی بگوهر ربا خود را گردانید و کلین کرد و در شکارگاه گزید و جانی رسانید و خود را بجلال الدین  
 لقب بر نداد و اچیر بیستین پور خود و کلین برادر خاتم مرغان کا م و رکده کرده بود و در اجازتیکندستی فرزند خوانده و دالی چند خوش کرد و اندی چون  
 و گذشت و کلین مسد آراشد کلین تو زس لشکر با لوه آورد و عالم شاه را در بزرگه و روزگار سپری شد و زمان مکت مکر با و در شاه نامد  
 فرمان دهی از دکن آمده و ملوک را زندگی او و عبید و بدلی لشکر مید و بآئینه سلطان غناب الدین گرفتار آمد و از هنگام سلطان غناب الدین کلین  
 تا سلطان محمد پور فیروز شاه توری در ان نرفت چون او در گذشت سلطنت قلمی در و دریا گندگی نهاد و دلا در خان خوری که از جانب دایالت  
 با لوه دشت آئین سروری زایش گرفت سلطان از آنکه در نا کامی و فاداری نموده بود و نچا کس اچار ملک او غفر خان اگر ات خضر خان را  
 لمان خواجه سرور را جوید و دلا در خان را با لوه پس از وی هر چا کس مگانش سروری نمودند و زمانه یا در قیاس پس بپان بود و در این جنگ  
 خطاب داد و جانشین گردانیدند و گویند و بفرموده او بر بسم رفت و پس جادید و نرشت سلطان مستطع گزائی با کونده آن آمد و در شرف ساخت  
 در پسر خان را در خود را بر داری گذشت چون راه شکر بے سپرد و قدر رعیت پردی شد و نرشت موسی ابن عم پیشنگ را بر داری بر گرفتند سلطان غفر  
 پیشنگ ملازندان برآورده و بدان ملک فرستاد و احمد خان پس خود را همراه ساخت و اندک فرصتی جیره دوستی یافت چون غفر خرفت  
 بهیوه بر بست و ناسپاسی بگوهرات رفت و کازا کرده برگشت و چند بار با سلطان احمد گجراتی به پیکار برخاست و شراسن بهیوه ملازندان سر  
 بآئین باز گزنان به حاج نگذشتان مرغان آن دیار با چندی آن قائله رسیده اورا و شکر کرده با دخیانی نمود و شناسی راه و برگشت  
 هیچ نیکو باین کار داشت اگر مردم با و زده دایند و نرشت کار با انجام مے رسد شایسته میلان الملمه بهیوه و در دانی یافت با مبارک شاه بن خضر خان

[illegible]

صوبہ خاندیر

[illegible]



نشینان کشاورز فرغانه پدیدار گران از قوم کولی و کیشلی و گوند جمع او یک کردار است و شش لک و چهل هفت هزار و شصت و دو تنگه بزرگی چین  
آسیه کشایش یافت برمان ده پانزده نفر و دو هزار تنگه ادبست و چهار نام اعتبار کردن چهل پنج کرد و پنج و دو لک و نو و چهار هزار و دو و ده لک بر سر  
شده ریاستان این سرزمین بیشتر خراب بود برخی از کشته آنجا بر سر بر روی این اجاسی اهلان برگردادی نیایش گری نمودی گویند  
ملک ساجی بنین نیاک مبارک گردش ناکامی از بندد بین حدود آمد و رده گردید ای تخانیه رنگاه ساخت از بولسان آرزو به بی خست و خست  
نیز در شاه سعادت انداخت و صد انگلی چاک دست بود و فرغانه را و اندید چون شش برخاستن و باز گذشتند آن ده انگلی و بتدبیر  
درست دیگر جا بدست آمد و بسیاری خراب آباد گردانید سال هفتصد و شصت و چهار و در تخانیه سر بکلیانی بر پشت عادل شاه خطاب نهاد و هفت و  
سال بزرگی زندگی بسر برد پس غرضه خان پورا و جانشین شده و بعد از آن لقب بر نهاد و از آن با دین سرزمین بنگاندریس زبان روز و شب چهل و شش  
ماه و شش روز فرماده می کرد چون زندگی او بس آمد پورا و میران شاه بکار ملک پرداخت برخی نام او عادل شاه گویند سال شصت و هفت  
دست روزگام را و او پس پورا و مبارک شاه چو کندی سلطان هفتده سال شش ماه و شصت و نه روز گذرانید پورا و عادل شاه عیسی نام خان  
چهل و شش سال هشت ماه و دو روز و یک و نیم کشته بسر برد و بر پایدر آمد و آسیه بر گرفت سلطان احمد گجراتی که احمد آباد ساس نهاد و دست او را و داد  
ساخت و چون رخت همتی بدست داد و شاه برادر او هفت سال یک ماه و هفتده روز گام رود ای نموده عادل شاه بن حسن خان بگجرات پناه و سلطان  
بنکره راجی رفیق و دختر سلطان مظفر را بداد و دیواری ملک آمد و بد و سپرده باز گرد و سپیده سال داد گری نمود میران محمد شاه از و و سپرد و داد و  
سبارک شاه سلطان مبارک با تخت پیوندوستی شد و علی عهد خود گردانید محمد برادر زاده خود مبارک را بداد و سپرد و داد و از مرتبه دانه در در اندیشه  
گزیند برسانید و بر زبانی فانی خاندن خود رسد که بد محمود اسکندر تا سلطنت گجرات رسیده شانزده سال و ده ماه و سه روز سر بر ای نمود چون  
پیاپی زندگی او بر شد سران ملک اجمی احمد پورا را بکلیانی برگزیند میران شاه از و بسته و خود جانشین برادر شدی یکسال شش ماه و پنج روز بکار ملک  
پرداخت پس بسر و میران محمد سری یافت نه سال و نه ماه و پانزده روز بسر برد چون کار او سپری شد برادر خود اجمی علی خان مایه بزرگی برگزیند  
و عادل شاه خطاب بر نهاد و عقل حاشا کار پیش بر آورد و نیزه و دهن از جانب سپاه اکبر پادشاه گشته شد و در برمان پور مدنون گوید و بست و یک  
سال و سه ماه و بست روز گام دل برگرفت پس خضر خان پورا و جانشین شد و مبارک شاه نام بر نهاد و گوید و بست او میر گزیند و سال چهل و  
نیم اکبره ملک اند و برگزیند چنانچه در کتاب نامه ظهور است

## صورت برار

اصلی نام او در و شش در و در و است و شش کنار گویند از و دم اقلیم در از از ساله تا میرا لکده و بست کرده و بنا از بد و تا بهت طبع صد و هشتاد و  
خاور رویه میرا لکده پیوست به ششالی هند و جنوبی تنگانه با خضر و مکر آباد ملکیت میان دو که جنوبی کیه را بنده گویند و کا و دلف نزاله و لکده و  
و دیگر برهما پور و نام لکده بر فراز آن آب و هدا و کشت کار گزین و فرغانه رود گویند آن گنگ گنجی گوید و در ای نیر خزانده گنگ هندوستان  
بهما دیو نسبت و هند و شکر افغانا بر گرانند پس نیایش کنند از که سیهما نزد تر بر جوش و از ولایت احمد اگبر برادر آید و به تنگانه رود و  
و چون مشترک به استاید و دم از و در دستا به نیایش گری آیند دیگر تابی و ششی بهر و نیر نیایش کنند و دیگر بونا از و در دبول گانو ترا و دیگر  
رود و در که دبی بالاتر از چینه تابی بر آید و دیگر بنیانزد و یک دبول گانو جوش برزند و دین ملک چو دهر می ادیس که گویند و قانون گوئی ادیس پانده  
و مقدم بلبل و چواری ماکل کرسنه و انج پور بزرگ شهر است پای تخت نبش گلیست حدان جالس خوشنوم آن بموین چینه و در بنگال هم  
سے روید اول از زمین در تابستان هندی که شرح فصل بهار ایران است گل برود و از یک ما چند بار بر آید چون گل با نام آنجا در گل بر آید و شبیه  
بر گرامی و بخیل نام و هم برسات دهن و بر سبز باشد و در سر خشک گشته از و رسد زمین مفتوح و الا شش و داند در شروع بهار که در هندی بسیار گویند





بس بلند و عظیم کرده اند و دشوار گذار چند جا در درازنایر نشانده و کجا توجیه شصت گز بریده و شصت بند گردانیده اند و بینجام کار برادر نموده  
 خوب شود و صورت از نامور و بنا در دریا سه چینی نزار و بگذرد و هفت گره سه بریا سه شور چون دو تا میسر آن طرف آب بندر است از تزلزل او  
 و در قعر شهر می زندگ بود و بنده کمدی و بسیار شیر از مصفاات او میوه خاص انناس فراوان خود در فن خوشبو هرگزین پیچیده و روشنی  
 کشیش از نارسا مد بنگاه ساخته اند و پانصد و پنجاه و نه دروازه و در آب خراب از کما داشته و بشور و باد بشور و باد از زمین ظاهر  
 شمرند و بندر گامی و گشت دارد و بهجت و دیکو از تزلزل او نزدیک مقصد با نوسان شکار گاه هیست بدر از سه است کرده و پنهان چاره در فراوان آه و  
 و گیکه جانور در در آن چکله هیست و بهر دوازده ساحل دریا سه نزم انشیب و فراز اند و هر گاه سوره کلی جدا گانه بود و پنجاه حصه از سوره یک ملک بیاور  
 و بهر گاه آنجا قوم کمبود داشت و دراز از بندر که کما بنده کار امرا سه حد و هیست و پنج گره پنهان از سوره حار تا بنده و دیو پنهان و در شرقی احصا باد  
 شالی و لایست کچه جنوبی و غربی شور دریائی هو اساز گار میوه و گل فراوان انگور و خربزه و غیره و درین سرزمین منجحت هر جا ایستادن که سوره  
 جدید نامور از فرسوده درخت نزار و در هم پیچیده که کوستان به کسی پیچیده و بزوی ناگاه و تجر و گزینی را گذاره افتاد و در این آگهی یافتند  
 سنگین و در قریب بچون گدازه زبان زرد و زکار سلطان محمود شین بزرگ برگرفت و در بایان آن قلعه از سنگ بر ساخت و در قلع هیست و در  
 هشت کرده به بالایی که او امر و فراغت و سزاوار آبار سه و هر دران نزدیکی بر فراز کوه کرنا قلعه ایست فراوان چشمه و در و در یک مبد  
 بین و بنده کمدی سه گویات و دران نزدیکه و در هشت بدری یک کرده بندر به ان منسوب و نیز در عقب چو گدازه جزیره هیست بایان کوه  
 نام دراز و پنهان چاره کرده پیوست آن جنگلی است سه کوه درسی خود در میوه دارد و در بر سه گویان انجا که و آن سرزمین مار گر گشته و در موضع  
 تو گنگو شاد و دریای پنهان و دریای شور میوه و ماهی چنان نازک شود که اگر زانی با قناب گذارند بگذرد و شتر گزین و سبب البیه و تارکوت بهر سد  
 و در و درین زمین هم چنین شهر هیست بر کنار شور و دریا سنگین قلعه دارد و آرا پین هو منات خوانند بندر هیست بزرگ قلع دارد و قلعه از سنگ  
 بهر زمین در سه کوه سه دریای سه شور و شتر گزین شور دران نزدیکی چاه هیست از آبار سه و او در برش افزاید و بند و نگلو و دیو و بندر  
 گور سه نار و احمد پور و مظفر آباد و درین سرزمین چشمه سستی از نزد سو منات برآمده و پرستش کرده و برین فراوان اذان میان منات و  
 بر است و کور سه نار ابراس سرگ بر شانرند و درین نزدیکی میان دریای سه هر و هستی پیش ازین بهر چهار هزار سال و کسری چاه کش کرده  
 جادو ان با یکدیگر خندان خندان با ویزه افتادند و هر دو دران آشوب نگاه روزگار بهر سه شد و شگرت که پنهان نامر گذارند و اعظم  
 ناگزیر کشتن در نیم کوه پین سو منات بهما کتا تیر و در انجا سستی کشتن رسید و در کنار دریای سه سستی زیر درخت چل فرو خند و این  
 هر دو جا بزرگ مسجد اندیشند درین سرزمین جواری سه بار شود و دراز و در حوض است یکی را چنان گویند و گور سه انگنگ آب دون  
 بهر جوشند و در بار سه شود و یکی با میان این دو چشمه سه چشم سوسه دریشانی و میان منکلو و جو را در زمینی است کوه دریا می شور و فرود  
 گویند و رسالی در زمین آب شیرین آید و چنان بگذرد و در راستای زمان یکد آب ملک احتیاج افتاد و تا منی شات بان زمین کوه  
 شیرین آب تزلزل خود از ان باز بهر تزلزل این شگرت منور و حیرت افراید و در هر دو الو ساجوت از قوم کمبودت سبب بر دکلا این و یار  
 به ایشان گراید و چینی بپیر باشند ایشان را با بریه خوانند و در سوسین در بایان کوه سه و پنجه قلعه هیست بزرگ و فرازان کوه قلعه نامنه  
 اگر چه آبادی ندارد و لیکن سزاواران و بزرگ معبد چین و بنده کمدی که بدین زمین گراید و جزیره میر بهر هیست حاکم نشین بود و در از می و پنهان کرده  
 کوه به هیست در میان دریای سه مبدار قوم کول را در انجا بنگاه و در چارمین بندر موه و طلا جاتا اند و الی بسر ندر و پنجمین جگت آزاد و اکانیز  
 گویند کشتن او ستر آمده آنجا بنگاه ساخت و دران درخت هستی بهرست بزرگ بنایش گاه بهرین جزیره سنگو حد طول و عرض چار کرده  
 داخل این بوم بر شانرند و نزدیک آبارم را می جزیره هیست بدر از سه و پنهان هتاده که مقدار نیم کوه در زمینی است بشیر سنگین اگر اودا بکشند



۱- جوگراج	۱- سہیل سیرالتاریخ
۲- سہیل سیرالتاریخ	۲- سہیل سیرالتاریخ
۳- سہیل سیرالتاریخ	۳- سہیل سیرالتاریخ
۴- سہیل سیرالتاریخ	۴- سہیل سیرالتاریخ
۵- سہیل سیرالتاریخ	۵- سہیل سیرالتاریخ
۶- سہیل سیرالتاریخ	۶- سہیل سیرالتاریخ
۷- سہیل سیرالتاریخ	۷- سہیل سیرالتاریخ

ہفت لکھ صد و نو سو سال پرانے روئے گردند

### جدول دیگر

نام	سال و مہ
۱- سولراج	۱- سولراج
۲- چاند	۲- چاند
۳- درگ	۳- درگ
۴- سہیل	۴- سہیل
۵- سہیل	۵- سہیل
۶- کمار	۶- کمار
۷- لکھ	۷- لکھ

ہفت تین و دو صد و ست و یک سال پر برپا فرمایا گئے

### جدول دیگر

نام	سال
۱- بیا	۱- بیا
۲- کرن	۲- کرن
۳- پال	۳- پال
۴- سہیل	۴- سہیل
۵- سہیل	۵- سہیل
۶- سہیل	۶- سہیل

شش لکھ صد و ست و تین سال پرانے روئے گردند

### جدول دیگر

سال دوم	نام
بست و یک سال	۱- سارنگدیو
سی و چار سال	۲- بلدیو
چار سال	۳- سلطان مظفر نایک
سی و دو سال	۴- سلطان احمد
بست سال	۵- محمد شاہ
ہفت سال و شش ماہ	۶- قطب الدین
شش ماہ	۷- داؤد شاہ
چھ ماہ و پنج سال	۸- محمد
پانزہ سال	۹- سلطان مظفر
یک سال و شش ماہ	۱۰- محمد شاہ
ہجده سال	۱۱- سلطان محمود
چار ماہ	۱۲- نصیر خان
یازہ سال	۱۳- سلطان بہادر
ہجده سال	۱۴- سلطان احمد
دوازدہ سال	۱۵- سلطان مظفر

پانزدہ نفر و صد و بست و ہفت سال و یازدہ ماہ سلطنت فرمادند

ہندی نامہ اچان بر گزار دو سال ہشت صد و دو از وہم تاریخ کبراجیت صد و چھ ماہ و چار ہجرتے تختین بے سراج شیخ دولت اخرویت  
 و گجرات جدا گانہ سلطنت شدہ اجہ سری متھور دیو مرزا بن قنوج سامت سنگھ پرستارے را از بدگوہرے و فقیر اندوزی و بگوشتی  
 فرستاد و خان مان لٹمانی ساخت و زنی آہستہ بود و خاناکاے دریا گجرات آمد و در محرابی کی زبانی دیو نام را کہ از استگان جهان  
 بود برو گذر افتاد و لش بدرو آمد و یہی از گویدگان خود بہرادراد من پور بردہ بہ تیار و اپنے بہت گماشت چون کلان سال شد  
 بہمنشی فرمایگان تباہ اندیش دل آزادی و بہر نہ پیش گشت و ہنگامہ بگا ران فراہم آمد و زینہ گجرات کہ بہ قنوج می رفت بہرت آورد  
 و از آنجا کہ سعادت مرشد بود جانا بقتال بدو پیوست شمشیر اخرویت ہمنون آمد و از بدگوہری و خوب کرداری گراہید و چھ سالگی فرزند  
 یافت پٹن آباد کردہ است گویند براہی تنگہ ذرت نگہی بکار برد و سخت نکاد و منور اخل نام گا و دہائی گفت شکست زمین دیدہ ام  
 اگر نام من آن شہر آباد کرد و ہمنونی گنہم پذیرفتند و بد بخت زارے نشان داد کہ خرگوشے باو زدہ مگ در شہ بود و بہر دے بازو  
 رہائی یافتہ را جبہ آن سرزمین آباد گردانید و اخل پور نام برنما و اختر شاسان بر گزار دند چون دو ہزار و پانصد سال و ہفت ماہ و دو ہجرتے  
 شود خرابہ گرد و از زمان فرسودگی و زیان کردے نہوال گرفتند و چون بزبان آن دیار گریذہ اپٹن گویند بہین نام زبان زود و زکار  
 صاحب سوانگی و دختر خویش را بہ پسر مذکر از نژاد را جبہ ملی کتھی اگر دہ بود و نزدیک بہان بود و در گذشت شکم دیدہ و فرزند را و در نژاد  
 نشانزد ہم منزل بود اہل ہند آن اصول گویند بہین بہت مہور لاج نام نہاد و سعادت سنگھ بہ فرزند ہی برگشت و بہ تیار واری بہت بہت

چون بزرگ شد از سوازی غرب سیجان به تپه اندیشی افتاد و راجه دمی سلطنت بدو نامزد میکرد و در هیشانی نژادی گردید آن خود راجه  
را کایه تری ساخت اما آنکه آن ناله را جام جان لشکری دلی نعمت نموده نام بزرگی بخود نهاد و در زمان جامند چهارصد و ششاد هم عمر میگذشت  
و چارک راجه سلطان محمود غزنوی برین دیار چروستی یافت لیکن در گذشتن مرزبانان از پیش خود به دیه است یکی از نژاد راجا  
سپوهر سالیگشش قرار داده اند و سندها گشت شکفت آنکه سلطان نجواش راجه دست نشان خودیک سال زمان از نژاد پایی هندو را آورد  
چون پایی برین گذشت ساجه آن مقیدر با تقاضای مینا کی دور اندیشی از سلطان طلب نمود چون نزدیک سیساجه خود پیشرو شد تا به گران و دونه  
پو غنم جانور که گیتی دوپند شد راجه بر دشتی زمانی انهنو و شکاری جانوری چشم او در بود و دران عهد که گران بنیاد را فراموش نداشتی سپاه ناسپاس  
چان بندی را بجای میبرد و گران و در سیکه رفت و مکر پال بگویی نیم جان آناری ماه و چو رفت چندا که سیکه را بیانه زندگی میگذشت دین هنگام از حواس  
اکامی رسید و جانفشین شد سیاسی که برگشت راجه پال از بدبختی دلی نعمت خود را در دود پال بیانی پاییا چار و جاده نقره نماند و کت لکول افسری بود شایسته از  
گروه با کمر گزید و در فرمانروای کران سپاه سلطان علاء الدین گجرات برکشود و او بر سریت یافته بدکن پناه برد اگرچه بیشتر ازین محل الدین سام و  
طلب الدین بایک نیزه برین دیار آمده بودند لیکن از زمان سلطان علاء الدین سلطنت دلی اگر وید و در زمان خود بر شاه نظام خرج کرد و ارامستی  
خوان گفتندی به نیابت حکومت کردی چون میدادی او و نشین آمد مغول ساخته ظفر خان پیر و حیدر الملک نایک را ایالت داد و نخستین  
مداد و دشت هستی بر لبست اندازه این مدت از حال فرماندهان دلی گرفته آید پور ظفر خان تا کارخان نام بگوهر و تپه شربت بود و دران  
هنگام که سلطان محمود راجه گشت و او رنگ نشینی دلی بساطان محمود رسید روزگار سختی بر آفت و ظفر خان بگوشه نشست تا کارخان بهانجی بزرگی فرازم  
آورده دلی روانه شد و همانا به فرموده پدر سوسم در گذشت ظفر خان از پیوند بر آمده خط و سکه بنام خود ساخت سلطان ظفر شمره اتفاق شد باز  
سلطنت جدا گانه گشت و حکومت آن دیار به بوس نایک قرار گرفت به مدد حیدر الملک را از کش برین آورده بودند و تا کارخان از مدد بجان کالی  
بزرگ خود دست بست و بجای جوشن و زبان زدگی جاوید انداخت احمد آباد اساس نماده است با بلوچ نژادستان طرازی نوینا بر کناره  
نیز نیست روز جیش که هنگام ساز خوب غفلت بود و دوازده غم خود را از هم گذرانید پس بکبر و دشت بجای دیشانیان در دشت تافس و آبسین  
بداگر می کار سازی پایی هست انفرود چون را دور از دانشی کیج قبول برودن قمع خان را بکالی بگوشه نشاند سلطان محمود لقب نهادند بجای  
شناسی را و گرنی بر آرد و کشش برینا نشین را احصا خود گردانید ملک شهبان خطاب مواد الملکی دشت شگرت یاد ویران نمود و در عنوان دولت  
زیرستان اعتبار گزینی بهان لشکری خداوند خوش حیل اندیشیده نخستین برآمدن متن این فرموده و مدد خلاص مند بخاطر آورد و دند پائین  
چون کارخان شناسه سلطان ساینه دند و کارخان که دنیاداران بر خوشی بلزندان کینامی جهان عقیدت را بندگان بر نشانید و در هیچ جان لشکری  
نشد و یک بود که را در پانجام سده عبداللهد دار و غنیلان که سلطان راهمن دشت پاکد استی آن سعادت گان تپه اندیشی بگهران گذشت خود سلطان  
بطا لک گیل در دامانی داد و در میان پلیده آرم در برید شد باوینه بر نماند چندی ز غامه خیالان رعلمان با در و گران فیل پاسب است  
انفرود و غنیلان نیز در نانش بگوهران یا دند و آبروی ناسپاسان رنجیده شد و هر یکی برنگی با دفر او یافت چون در دگر آرم بر ستیاری امرا  
مظفر خان پورا و جانشین گردید و سلطان مظفر خطاب یافت و به سیکو کسب بر دپاد شاه سلیمان جاده شاه اسماعیل صفوری گردید که کالی خرق  
باز دانی فرستاد و نیزه نیایش و در دمی بجای آورد و چون در گذشت پسر سلطان سگند لقب نماده شد که شاه خدا الملک نام فرجام او در  
کسر قستی از هم گذرانید و طبعی خان برادر او را بر سر بر نشانید امر در کین بر نشاند و از باد شاه مددگاری خواست و در خدمت گرفت و در پاییام  
بیادری آید بند و نوب با توابع و چند کرد و رنگه پیشکش شو چون ناسپاس پو و پیروالی نیافت درین هنگام بهادر پور سلطان مظفر خورشید بریان  
از دلی بآن دیار رفت امر او گردید و در زمان پدرا از شک برادر نیاست پویش سلطان بهادر پور دلی را بهیج صحبت در گرفت امری را و چون







دخست فروغ افزا سے چشم و عرت افزو دل دور پیدائی گزیده کالاسے ہفت اقلیم کہ ہندوہلی از زمین دیرین شہر باغخت اندر پرت نام  
دشت طول صدوجا در درجہ وی دشت و دقتی عرزلست و دشت درجہ و بازوہ و دقتی اگرچہ برستہ از اقلیم دوم اکراہد جانا لغزشی رفتہ  
و عرض از حال آگہی بخشید و سرخان کوہ جنوبی از ان نشانہ سلطان قطب الدین و سلطان اسماعیل دین در قلعہ تجور السری بردند سلطان  
غیاث الدین بلبن قلعہ دیگر اساس بنا دیا و تار عنین اندیشید و عارتے و لکشاہی بر ساخت مغز الدین کی قیاد بر ساحل دریای چین شہری بزرگ آباد  
گردانید و آنرا کیلک کھیری گویند یا خیر و در قران السعدین این شہر و قصر بارستہ ستاید و کمال مقبورہایون در انجا سلطان علاء الدین شہر  
بنیاد و تعلق و بر ساخت آنرا سری گویند و تعلق آباد آنرا تعلق شاہ و سلطان محمد پوراد و سری ہزارچہ آرد و بلند الیوانی ہزار و زشت و ہزار  
ستون از سنگ رخام بکار رفت و دیگر منازل دکشامی ہمدی کار آرد و دو سلطان فیروز بنام خود شہری بزرگ آباد گردانید و دریای  
جون بریدہ بنزدیک روانہ ساخت و سہ کوی فیروز آباد کوٹکی و دیگر ہزار و زشت جہان نام سہ فراخ نقب زدہ بود و باریکیان سوارہ  
برگشتی لطفت دریای جہیب و جہان نام دو کردہ و بدہلی قدیم چکڑہ ہایون قلعہ اندر پرت را تعمیر فرمود و دین پاد نام ہندو شیرخان  
و سبط علانی را و دینان کردہ جدا شہر سہ برآہست و سلیم شاہ پسرش در سہ قصد و پنجاہ و سلیم گدہ بناگذاشت و آن حال در میان  
دریائے جہانجامی قلعہ شاہجہان آباد قائم است اگرچہ برستہ از فرماندان در زمان دولت خود بنانی گذشتہ و اسطانتہ گردانید و ہر  
کدام شہری احداث نمودہ اما در مالک دورست و تنگھاہ فرمانروایان ہندوستان دہلی مشہور بود تا آنکہ در سہ کبیر و چل ہفت چہرے  
مطابق سنہ دواہم جلوس خود و صاحب قران ثانی شہاب الدین محمد شاہ جان پادشاہ نزدیک آبادی شیر شاہ شہرے آباد کردہ بہ  
شاہجہان آباد و موسوم گردانید و آباد شدن این مضر معظم جمیع شہرے سلاطین پیشین کہ اسم نام قوم شدہ از نام قضا و شہر جان آباد  
معروف گردید قلعہ آن از سنگ سرخ تعمیر یافتہ شہر اقسام عمارات عالی شان زیبا و انواع قصور و روح افزا دریای جہانجامی و دین  
قلعہ میر و دشاہ نکر علیمردان خان ازین دریا اذکوہ سرور بریدہ آردہ در کوچا و بازار ہار دلق افزای شہر و فیض بخش شہر است  
و درون و قلعہ شاہی رسیدہ تالاب باوجود ضرابالباب و باغمار اسیرابی سازد بہست ہر ہونری و دان گلستان  
حیران امتان خیلستان و حصار شہر شاہ از سنگ و ساروح اساس یافتہ مردم ہر جا از دوزم و رنگ شام و رنگ پاپس عراق  
و عرب و عجم و سائر ولایات ہندو غیر کن دران مصر جامع توطن گزیدہ بکار و پیشہ خود ہا اشتغال بہ کنند بہاب تجملات امارت ازان صر  
جامع در یکدوسر انجام می توانست شد اگرچہ در ہر کوچہ و بازار مساجد و معابد و خوافق و مدارس بسیار بود اما در وسط شہر جامع پادشاہی  
در سہ ہزار و شصت چہرے مطابق سال بست و چہارم شاہجہانی از سنگ سرخ و کیندہای آن از سنگ سفید و سیاہ با استحکام تمام  
اساس یافتہ در کمال رفعت و وسعت و کمال زیبائی و قدرت است شاید بہ ازین سجدہ کمتر توان یافت نظم و محض فیض و دیگر تیان یافت  
نخوش آب کوثر مینوان یافت و رفعت آسان کیلانیہ اویدہ و خورشید نیر سایہ اویدہ و روش قبلہ اہل لقین است و نظیر  
سجدہ اتقی جہن است و القصہ شہرست در کمال وسعت و رفعت و مضرست مکر و سلطنت اطراف آن مقابر و مزارات سلاطین  
پیشین در دیشان حقیقت آئین بسیار است اما مشہور تر مقبرہ نصیر الدین محمد ہایون پادشاہ است کہ در کیلک کھیری کی قیاد بر ساحل دریائے  
جہان واقع شدہ و مقابر اہل و عزا و علما و فضلا کہ ہر یک در زمان خویش شہرت داشت آنقدر است کہ بشمار دین باید از جماعت در دیشان  
کہ مشہور بولایت و معروف بتقریب آگہی اندیشش ہفت کہ وہی شاہجہان آباد و باغہ خواہ قطب الدین بختیار کاکی بن خواہ کمال الدین احمد  
اوشے است اگرچہ این شہر با حال بانیان باز نماند و جہن اندر زبا برخواند لیکن امروز پیشین دہلی بشیر خراب و گورستان افرادن آباد  
خواہ قطب الدین اوشے شیخ نظام الدین معروف باہ لیا و شیخ نصیر الدین محمود چارم دہلی و مالک بابیر بن و شیخ صلاح و مالک کبیر اولیا







۱۲۔ گویاں	۱۔ بعد سال و سہ ماہ
۱۳۔ سنگمن	۲۔ بست و پنج سال و دو ماہ
۱۴۔ جے پال	۳۔ شانزدہ سال و چار ماہ
۱۵۔ گھوس پال	۴۔ بست و سہ سال
۱۶۔ انگ پال	۵۔ بست و سہ سال و پندرہ ماہ
۱۷۔ تیج پال	۶۔ بست و چار سال و یک ماہ
۱۸۔ بیس پال	۷۔ بست و پنج سال و دو ماہ
۱۹۔ سکر سن پال	۸۔ بست و یک سال و دو ماہ
۲۰۔ بیہتی سراج	۹۔ بست و دو سال و سہ ماہ

بست نفر چار صد و ست و شش سال و پندرہ ماہ و کسری کا مراد سے نمودند

### جدول دیگر

نام	سال و ماہ
۱۔ بلدیو چھان	۱۔ شش سال و یک ماہ
۲۔ امرک	۲۔ پنج سال و دو ماہ
۳۔ کھرک پال	۳۔ بست سال و یک ماہ
۴۔ سویر	۴۔ ہفت سال و چار ماہ
۵۔ جے ہر	۵۔ چار سال و چار ماہ
۶۔ ناگدیو	۶۔ سہ سال و یک ماہ
۷۔ پتھورا	۷۔ چل و نہ سال و پنج ماہ

ہفت تن نو و پنج سال و شش ماہ شہر پار سے کر دند

### جدول دیگر

نام	سال و ماہ
۱۔ سزالدین شام	۱۔ چار و نہ سال
۲۔ قطب الدین ایک	۲۔ چار سال
۳۔ آرام شاہ	۳۔ یک سال
۴۔ شمس الدین	۴۔ بست و شش سال
۵۔ رکن الدین فیروز شاہ	۵۔ بست سال و شش ماہ

۷- رشید	۷- سال و شش ماه
۸- معز الدین پیرام شاه	۸- دو سال و یک ماه
۹- سلطان الدین مسعود شاه	۹- چهار سال و یک ماه
۱۰- ناصر الدین	۱۰- نوزده سال
۱۱- غیاث الدین حسن	۱۱- سب سال و چند ماه
۱۲- معز الدین کیقباد	۱۲- سه سال و چند ماه

پانزده تن غوریان یک صد و هشتاد سال و چند ماه سلطنت نمودند

### جدول دیگر

نام	سال و ماه
۱- جلال الدین خلجی	هفت سال و چند ماه
۲- غیاث الدین تغلق شاه	چهار سال و چند ماه
۳- شهاب الدین	سه ماه و چند روز
۴- سلطان قطب الدین	چهارده سال و چهار ماه
۵- ناصر الدین	شش ماه
۶- محمد تغلق شاه	بست و هشت سال
۷- فیروز شاه	سه و هشت سال و چند ماه
۸- خلجی شاه	نخ ماه و سه روز
۹- ابوبکر شاه	یک سال و شش ماه
۱۰- محمود شاه	شش سال و هفت ماه
۱۱- نصرت شاه	یک ماه و پانزده روز
۱۲- سلطان محمود باروروم	شش سال و دو ماه
۱۳- سلطان محمود باروروم	یکصد سال و هفت ماه

پانزده نفر غلبه کیقباد بست و شش سال و چند ماه سلطنت کردند

### جدول دیگر

نام	سال و ماه
۱- ریاض الدین خضر خان	هفت سال و سه ماه
۲- مبارک شاه پیرام	سیزده سال و سه ماه و شانزده روز
۳- محمد شاه	ده سال
۴- خلار الدین	هفت سال







و نیکو ان سادات منش را در بزار از شدن پنجاب را به پسر بزرگ خود محمد داد و از او بجان شهبه تعبیر و دوازده و انگلی و هشتاد و سی و پنجاب  
ایمنی یافت امیر خسرو و امیر حسن با او بود پس بی ساز پیکار از ملازمت بدست رفت لشکر منول در سید و میان و بیابان پور و لاهور و در ویزه  
نقد زندگی بسپرد امیر خسرو به جدا افتاد و بلیط انصاف کجیل ربای کی یافت و بغزالی خان پسر خسرو را بنگاله داده بود چون گردش سپهر رنگ ساز  
بسکندری و خسرو بن خان شهید را که دلی عهد ساخته بود به ملتان فرستاد و پسر پسر اخی خان را امیر الدین کی قباد خطاب داد و در سلطنت دلی  
بدو قرار گرفت چند روز از بنگاله ناصح الدین لقب کرده بدلی روانه شد و ازین طرف کیتیا و لشکر کشید و هر دو گروه بر ساحل سرخوزدیکه مقبضه او در  
قره ام آمدند و از کوشش بد زمان تباد و شربت ملاقات کرده به بنگاله رفت و سلطنت بدلی به پسر قرار گرفت عجب کلمه خسرو در تالیان این ملاقات  
قصران السعدین را بر بسته نظم در کشید که آن ناسپاس بدست از راز با دوشی بجان کاهی قتاد بر سر پسر خوشدل امیر خطاب اده بچاره  
گزیختن مستندان نا فرجام بابا بچون سر دادند و شمس الدین را بیج ناکامی بر نشانند و با اتفاق کار دیدگان سلطنت کرده خلیج سید جمال الدین  
که حاضر مالک بود و از رنگ نشین آمد و از سارده کوسه نیلنگی بدگره ان نشناخت ملک حلا را دین برادر زاده و بدو پیش کرده امان کرد و بدین  
رفت و در امان مال انداخت و در آن بدستی سر کشه پیش گرفت سلطان بدستان سرانی فحاق پیشگان بکوه شتانت آن نا فرجام بود  
از هم گذرانید و خود را سلطان علاء الدین لقب بر نهاد و از لشکر غنی تقدیر با چنین تباد کاری سلطنت بزرگ یافت آئین هاسه شگرت  
بر نهاد و چنبار با نعل آویند هاسه بزرگ کرده فیروز منداده امیر خسرو را بنام او ساخته و در لسانی را بنام پسر خسرو خان از ناما سکر  
بخت آسمان گامی بگذاشت شیفه خواهر سراسری شد و در احوالات بدو ناما بن سار هاسه کن بدگو بهر خسرو خان شادی خان مبارک خان بن  
او زندانی شدند و چون دگر گذشت پستی او فرود سپرد و سلطان شهاب الدین نام نهاده مستقیمین گردانیدند و سیل در چشم برادران کشید  
و با یزید س حمایت مبارک خان ربای یافت روزی چند گذشت بود که آن تباد نهاد و در بنیان خانه نشینی فرستادند و مبارک خان که در بند  
بود و بوزارت بر پشت پس برادر خسرو خود را در غل کشیده زندانی ساخت و خسرو سلطان قطب الدین نام نهاد و گوشت و دمن بر گرفت و از  
ناشناختی طبیعت دوستی حسن نام کین فاقی را کین صوت برگزید و خطاب خسرو فاقی داد و هر چند خیر اندیشان بدگوهری و تباد شکله  
او را بفرستد و سینه حق گزاری اندر دستان ناتوان یعنی با زناخت تا آنکه کین یافت بجان شکری بی نعمت و دیر و دوستی نمود و ناصر الدین  
لقب نهاده بر جاسه او نشست و از او سلطان علاء الدین بر انداخت و بی آزره از اندازد که در انداختی ملک که از بزرگ امرای علانی  
بود نقش هستی او را بر سر و بیاوردی بزرگان وقت سر بر آراشد و سلطان خیانت الدین تعلق شاد و عینا و دوات بنگاله انتظام داده بدلی  
سے آمد بخجده خان پور او در سرگرسه بدلی در سر روز کوشکی بر ساخت و بجوایش سلطان را بدان سر منزل بدوست فغانه زود آگارش  
سپری شد اگر چه بنیادین رنے و بیگانه ای او سے کوشد لیکن منر لے بدان شتابی ساختن و بچنان خویش عزیز ی امان بودن با دنگوهری  
و بدو چون سلطان محمود دگر گذشت فیروز بن حبیب عزاده او بکام دست او رنگ نشین شد و شایسته کاکامی پیش گرفت و نیکو نیلایا و کار  
گذشت از دگر گذشتن او کار بهند گشت به شافت چند سة خلق شاد بنیة او را جانشین ساختند و در کسر فرضتی از دست ناسپاسان خوب  
و اسپین نمود و بکوشه دیگر او را بگرفتند و در نوبت سلطان محمود در محال بر ملو خان بود خطاب قبیل خان و دشت و از خود آید گے  
خود و خود گے بخت شایسته نظامی نتوانست و در شورش و در لگی بر خاست بر خنیه و سلطان فیروز خطاب نصرت شاه ی  
داوه فتنه افزو و خنیه و دوسه آویند و پیکار بود تا آنکه سال هشتت حد و یکم امیر تیمور صاحب قران فرود و سلطان محمود  
بجرات رفت و هر کدام بختی در شد چون صاحب قران با دگر دید خسرو خان را که درین آمدن امیر تیمور دیده بود و در ملتان و دسبیل پور  
گذشت تا دواوه دسبیل ویرانی دشت نصرت شاه که میان دو آب خندیده بود بدلی آرا شد پس اقبال خان آمده بدلی را برگرفت



چند ہجاکہ فرائد کو کھٹور و چٹہ کو ارجوش برزند کی راجندر دوم راجا کا خواہند و رند و کھٹور باہم آئندہ بدان نام بنان دگر دو و برچول پور  
دوسرے و دہزار گندار کندیست سرافنا آن خوشی است از برگند و کشتہ از میان سری نگردا الملک کشیدہ کشتہ ہندوستان دایہ و سید و کندر  
اور ہندو سرافنا و میان کشیدہ کشتہ نشان ہندو برستہ از حد و سواد الملک بنارس و چو پادہ و ملوچستان گذر دگر بار شاہ میان شاہ و بیادہ  
بست و اندھرا نید میان بیادہ در اسے رابارے و میان راسی و چناب راجا و میان چناب بہت اچھے میان بہت و مسندہ را  
سندہ ساگر استیج تا بیادہ پنجابہ و از بیادہ تاراسی ہفتدہ و از راسے تا چناب سے و از تہابست و از و تاسندہ شست بہت آباد  
لکھت آب و دیو آں بس سازگارد و در کشت کار کرم ہوتا و شیر آن مایا رے چاہہ سر سبز اگرچہ بساں ایران و توران نیست لیکن از دیگر  
جائے ہندوستان افزون دگریدہ کالاسے توران و ایران و ہندوستان فراہم دشت و خربزہ تمام سال باشند نخست و ثور و جوزا و برجی  
سرطان نشاط از دیو چون رومی در انجام آور و از کشمیر آید سپیس از کابل و بدخشان و توران مین و از شمال کوہ ہمال بہت آوردہ عشرت  
اند و ہند سپہ عاقبتی مانا شود و بس گزیدہ بر آید کنون از تسلط سکمان ازین خصائص کہ بکمال ماندہ و در بعضی جای گوئی کہ تہذیب و طلاق و ہندو  
س رومی و جسد و برج و شیشہ بر آید و گو ناگون ہنرمندان نادرہ کار باشند لاہور و سرگ شہری بود میان دھابہ راسی و بیادہ در ہزرے آبادی  
مردم کہ پال در باستانی ریخت بہ لحاظ تعبیر و در طول صد و نہ درجہ و بہت و دو دقیقہ عرض سے دیک در بہ و چنابہ و دقیقہ و ولت ملائین  
بابہ قلعہ و مارک از انشت چنبتہ ساختہ اند و چون چند گاہہ پاشی تخت بود والا کاخ بارافراختہ و دگشا باغشا دانی و در چند شیدہ و گو ناگون مردم  
ہر شہر را بگاہہ بود و را بنوسے و ہزر گے از اندازہ گذشتہ بہر کوہ قلعہ بہت آن را کوت کاٹکٹہ گویند و از بلند کوہ نزدیک شہر زیارت کاچہرا  
از در دست زیارت آئینہ شکست آگاہ گویند کہ بخواہش روحانی زبان بر بند برستے اور چند ساعت و طالعہ اور پاک و روز باز دست شود  
اگرچہ حکمت پیشگان زبان را رویندہ پندارند لیکن برین نزد سے بس شگرت اور اور افسانہ مانا خواہ نوادہ بود بر گذرند و راویان بن گروہ قدرت  
او تھالی را برین نام بر خوانند کہ از شہر مذکور از دیدہ نا ملایم خود را از ہم گذارند و پیکار و بھار جا افتادہ و سر و جھنمی خدا و شالی کوہ تھیمہ طوف  
کا ماریک آنا سار و ہانا مندہ برستے نزدیک پور دکن آنا لجا سھوانی گویند و اچھ بجا در و در رفت نزدیک کا نور و کاچھ نام زودا و بھجہ جایی  
خود ماندہ آنا جالندھر سے گویند و این سرزمین پندارند و نزدیک چندی جاتی شعل آسا شعلہ برزند و برخی بساں سپہ مزدوم زیارت  
رند گو ناگون اجناس شعلہ در دھند و از ان جھنگلہ ششم دارند و ہزار آن والا گندے آساں منادہ اندہ ہنگام شگرت فراہم ہانا سھوان  
گوگرد ہست و عامہ فارق پندارند و میانہ سندہ ساگر نزدیک شمس آباد ریاضت گذرہ بالنا تھہ جی است آنا بالنا تھہ خوانند ریاضت دوران  
ہندوستان آن را بزرگ دارند و زیارت آئینہ خاصہ جو گیان نمک سنگ نیز دوران نواسے پیدا یڈہ بر ساری ہست کہ کوہی ہست از  
نکب بریدہ جدا سازند و برستے بر دشت بہ کنا آنا رند و اچھ جال شود و ہندو کشتندگان باشند و یک حصہ دست مزدور آنگان بازوگان  
از نیم دام نادر و مٹی خریدہ ہندو دستا بر روز زمیندار سے سرور دہ دام بریو و بازوگان در ہندو من کیو پیدہ پوران بدہ پورای  
ہنرمندگان از ان طبق و سر و پوش در کابی و چرخ دان برتر باشند و در آب و در بہت سے و چہا برگندہ برین صوبہ گزیدہ زمین پیوہ یک  
گور و شست و یک لک و چنابہ و پنجہزار و سہ صد و چل و سہ ہیکر سہ جمع پنجابہ و پنج کور و نو و چہا لک پنجابہ و پنجہزار و سہ صد و سہ  
از ان میان نو و دہشت لک پنجہزار و ہشتاد و چہا دام سہ و غال پوسے پنجابہ و چہا ہزار و چہا صد و ہشتاد و سوار و چہا لک  
دست و شش ہزار و شش پیادہ

صوبہ ملتان

از ازل و دوم و سوم قلم فراہم و بیشتر از ان کہ مخطوطہ برین صوبہ افزاید و راز از فیروز پور تا سیوستان چہا صد و سہ کوہ پھنا از جیل پور

تا جاییکه در هفت و دیگر سوطان کج و مکران شش صد و شصت کرده خاور رویه سیست بهر کار بهر شالی بشود رویا جوی بهر سیر  
سوی کج و مکران لیکن نابکار آسانی هر دور اجداد گانه می نویسد گزین آباها همان شش در ساهی چنین بخت زد و کرد شود پناجی پوزد و بخت و  
هفت کرده گذرشته نزد نظریه بر او می رسد و هر سیک رود بار شود و شصت کرد می نزد ادرج بسند و شتو بدود و از دوه که می نزدیک  
غیر در پور به بیاه مسلح صد آینه نود ازان پس ناما بار کرد و هر بار س و مد پور به نزدیک ملتان مان چنانکه خنجره آفرش یا مد هر بار یک بسند  
در آید سید مر نام گیرود در خطه مکران که شالی در دوا بسان صوبه لاهور و بیشتر چیز بدان مانده لیکن در ملتان بارش کم شود و گرا بسیا را و از من  
شهر است هندوستان است طول صد و هفت درجه و سه و پنج دقیقه عرض است و در درجه و چهارده و دقیقه خستین قلع و قلعه های حسن  
افزوده شیخ بهار الدین ذکر میاید و بسا ری از اولیا را خواجگاه و بمکه گزین در قسمت و آنه اور من ناما منصوره نویسد هر شش و یا  
یکتا گزیده از نه اولگه رود و حصه از جانب جنوب قلع و یک بخش از شمالی روان شود و میوه گزین میان بسوی دیگر بزرگ و شقی است  
سه ماه تابستان هم در دریا می سیرد و هر چند سال از جنوب بشال گراید و آباد می و بال نیز از بهر شتتا بندازین در خانه انا جوب  
و خس سازند سر سر کار و شتاد و هشت بگانه بدو گراید همه ضلعی زمین پیوده سه و دو دک و هفتاد و سه هزار نه صد و سه و دو و بیست  
و چهار بسود جمع پانزده کور و چهارده کاک و سه هزار شش صد و نود و ده ازان بیان سه مک بنجاه و نه هزار نه صد و چهل و شش ام سید خال  
بوسه هینزه هزار و هفت صد و هشتاد و پنج سوار یک کاشت و پنج هزار شش صد و پنجاه پیاده

جدول	
نام	سال
۱- شیخ یوسف	در سال
۲- سلطان محمود	هفت ده سال
۳- سلطان قطب الدین پور سلطان محمود	شانزده سال
۴- سلطان حسین پور سلطان	-
۵- قطب الدین	سه سال
۶- سلطان فیروز	یک سال
۷- سلطان محمود پور سلطان فیروز	بست و هفت سال
۸- سلطان حسین پور سلطان محمود	یک سال
۹- شاه حق	غیر معلوم
۱۰- کامران مرزا	غیر معلوم
۱۱- شیر شاه	غیر معلوم
۱۲- سلیم شاه	غیر معلوم
۱۳- سکندر	غیر معلوم

بر سخته در تصرف فرمان ردا یان دلی بود و سخته بزرگان سنده دست چیرگی می کشود و دیند و غر نویان و شتند ازان بازگراین

صوبه تیسرتن سلطان منوالدین سام در آن سیکست به ملی باج گزار دی در سال شصت صد و چهل و هفت که سلطنت سلطان غلام الدین رسید و کار زمان روانی از رونق افتاده یکی از رستمی آرزو می کرد که سر می در گرفت سختی بد گوهران شورانرا شیخ یوسف طرشی را که مجاور شیخ بهجار الدین در کباب بود و بر سر گرفته پس رقیم غزل بر ناصیه حال کشیده آمد و سخت نگاه خود را بر به ملی پیش سلطان بجلول رساند و در زبانی مکی از آنکه بان باز گردید و سلطان محمود شاه لقب نهاد و گویند این بوسه سخت و دختر بد و داد و بدین بیند نگاه تنها بدین آید آنکه شبی بچینه کار می چنین شبیه باز می نمود و در هنگام سلطان قطب الدین سلطان محمود علی از الو به تخیرتان آمد و کار را خسته باز گردید و بوسه گویند نخست نگاه که سرور می یافت قطب الدین بود و در زمان سلطان حسین سلطان بجلول باریک شاه را جمعی بیار می شیخ یوسف فرستاد و به بهر باز گردید چون دست فرسودگی سالگی گشت پور بزرگ خود را که فیروز خان نام داشت سلطان فیروز شاه لقب نهاد و جانشین گردانید و خود بر کار نشست وزیر او قتل الملک کین پسر از برادر سلطان حسین را و دیگر بر سر فرستاد و حسین و محمود خان بن سلطان فیروز خان را ولی عهد گردانید و چون سلطان حسین سے چهار سال حکومت کرده در گذشت سلطان گلانی بایان و در زمان او چند بار لشکر مغل کرد و شورش را بکشت و نام کام باز گردید بد گوهران نافر جام از ناتوان بختی میان جام بایزید که از وزیران یا به وزارت داشت و سلطان غبار دینی می نمود و از راهیای دور دست آیین بخت کاران تنهائی غلط انداز بر ساختند و کار بایزید کشید و دستور جدا گانی گزیده از ملتان بشور و ریافت و خطبه سلطان سکندر لور می برخونند و چون در گذشت پور خرد سال و در سلطان حسین خطاب داده و بخت نشاند و وزیر شاه حسین از خطبه آمده ملتان برگرفت و به لشکر خان سپرد و میرزا کاران از در تعریف خوش آمد و پیش شیر خان و سلیم خان و سکندر پاپه یا به چهره دوستی یافتند و چون بغورغ داد که بهایون پادشاه هندستان نورالین تندرستی افزود و از آن زمان باج گزار می آن سلطانین بابریه مرجع بود تا آنکه نادر شاه از هندوستان برادر و ضمیمه ملک ایران که هندوستان ابدالی دست اطفال برود از دست اکنون کار می در دست سگمان و گاهی لکد کرب افواج تیمور شاه پسر شاه ابدالی می و در الملک و کابل

### سرکار محمد

از ویران و صوبه طحله است در از از بکمر تلخ و کران دوست و پنجاه و هفت کرده و پنهان از قصبه دین تا بندر لاهور و حد و دیگر از قصبه چاند و توابع بکمر تا یکا می شصت خاور سو گجرات شمال بکمر و بسوی جنوب شور و ریاضت رود کران از ناقلیم دوم طول صد و در وجه و سه و دقیقه عرض است و چهار در وجه و دقیقه نخست بر همین آباد پای می تخت و بزرگ شهری بود و قلعه او نیز و چهار صد و بیست و هشت در میان هر دو یک طاب و امر و از از برج و باره افزون نشان پس زیور امر و از خطه و ذیل آنرا گویند شمال که چند شاخ شده و می افتد از کشیده است و دیگر می از دریای شور تا قصبه که بهار و این را رام گن نامند بسا و ستان انجا مدانجا را کمی خوانند از این بزرگ انجا بلوچ است وایشان از کلماتی گویند است هزار خانه از انجا جمله هزار سوار گزیده و بیشتر از انجا بر بنیاد و دیگر از سوان تانسوی که نام خود کرده نه مرد را بنگاه سه صد سوار و هفت هزار پیاده و در پایان این گروهی دیگر از بلوچ اند و نیز از سر کارس گرین سپ سوار از انجا بر آید و دیگر گوئی است یک سوار و بیست و پنج و کران مردم کلمات آنرا گاه گویند چار هزار بلوچ را بنگاه زمستانش پوستی است تا بستانش بلوچستان معتدل گوناگون میوه و دهر خاصه آن به کس خوب باشد و صحرای و درخت بزمه خود و بهر سواد گل خوانان شود شتر بسیار و خوب بر آید و در کشتی و بسیار گوند شود و از خرد و بزرگ چیل هزار شکار گوزن و گوزن کوز یا به چو کوهی دان این لایت غلغلیش است سوم حله کشاف و دیگر گزند و کان ملک آهین و شالی سیاه و گزین برید و نیز و در شش که می طعمه کان بگند و در از کو تاه نیز و در شکار یکا بر بند و از برینج واهی است فانی سازند که شتیا بر آسوده بینا و در دیگر شتر با لوده سود و بر گیرند و از دروغن بر کشند و کجاشی آید واهی که بلوه گویند بیکوئی

و خوش منگے کم ہوتا اور دریا سے شور بہتا آید جزوات گزیدہ شود تا چارہا ہ پایہ نزدیک آن شہر بزرگ گلابست و دوازده راء آراش را  
 بنجر گویند بر فراز آب زمینا ساخته برتنے باہی گیران زندگی بسر بند از شگرفت سواج حال جگر خوار است ادا دصیت بنظر و افمن جگر  
 را باید برتنے چنین گویند گاہ گاہ اورا حالتی رود ہر بر کس کہ نظر افشارد بخیر شود در ان ہنگام مانند انا رمانہ چیزے از آدمی بر باید  
 دستے درون ساق پسنے بگماہد و درین ایام جگر بلوہ مدہ پیش باشد و چون از چارہ نو میرد شہر بالا ای آتش اندازد طبق وارے  
 پس شود تا ہم پیشگان بخش کردہ بخورند و پیانہ زندگی آن بخیر و لہر نہ کرد ہر کہ خواہد کہ از خود سازد بارہ ازین بخورن و مدہ و نسوئی ہر آسوز  
 چون گرفتار آید ساق ہاے او شگافتہ آن انار داد آسا بر آوردند و بخور د آفت رسیدہ و ہندی پیو نیز و مشیر زنان باشند در کتر زمانے  
 از دور ہستہا خبر آوردند و اگر شکما بستہ بدیا اندازد و فرستد و چون خواہند کہ ازین روشمار آورد ہر ہر دو شقیقہ ہند ہاے او داغ  
 کنند و چشم نمک انیا شستہ در خانہ زیر زمین چہل روز آن کینہ دارند و طعام بے نمک بخورن و ہند برتنے افسون بر خواند و درین ہنگام لہرا  
 و صحر و نامند بدال ہندی و ہاے مخی و صحر فارسی و فتح را ہاے مکتوب اگر چہ آن سیر و زمانہ لیکن شناسا می جگر خوار باشد و مدہ ورے او  
 آن جان گرد اگر نتار آید و بخوراندن افسون و یا خوراندن چیزے تندرستی بخشد از و شگفت و استامانگراوش کنند و شگفت آورد و  
 پیشتر این ملک چارم سرکار از صوبہ ملتان بود از حدود ملتان و ادج تا محکمہ شمال رودی کہ ہماے بلند خانہ و اندر آن الوس بنوچ  
 گردا گردہ مایب جیوب از ادج تا گجرات کہ ہماے ریگ از اشام سختی و جزا گو ناگوں از بہکرتا نصیب بود و امر کوٹ مردم سودہ  
 و جارجہ و دیگران را بنگاہ پنج سرکار و پنجادہ سہ برگندہ بدو گراید جمع ششش کوٹ و نصحت و یک لک و چہا و دو ہزار سہ صد و نود و ہج

## جدول فرمان رویان

نام	سال
۱- سی و شش لغو مکان بینی	پانصد سال
۲- بلوش سومرو	سال ہوش ماہ
۳- جام آزاد	چاہ سال
۴- جام حرا	پانزدہ سال
۵- جام باہنہ	سیر و سال و چنداہ
۶- جام صلاح الدین	پانزدہ سال و چنداہ
۷- جام نظام الدین	دو سال و کمرے
۸- جام علی شہر ساجے	شش سال و چنداہ
۹- جام کران بن کاجے	یک روز و دو پیاس
۱۰- فتح خان اسکندر	یازدہ سال و چنداہ
۱۱- قلیق برادر فتح خان	ہجیدہ سال
۱۲- مبارک پردہ دار	سہ روز



۱۳- سکندر فتح خان	ایک سال دشمنی
۱۴- سنجہ عرف راجہ	بہشت سال و چند ماہ
۱۵- جام نظام الدین	بہشت سال و چند ماہ
۱۶- جام فیروز	دو ماہ و دو سال
پور نظام الدین	غیر معلوم
۱۷- جام صلاح الدین	غیر معلوم
۱۸- جام فیروز	غیر معلوم

دربستان راجہ بودہ سیرس نام پائی تخت ادا دیو راجہ روید تا کشمیر داشت و باختر سوتا مکران جنوب تا بدریائے شور و شمال تا کوہ  
از قارس لشکرے بیرونا دے آمد اور اوران آدیزہ روزگار پرے شد و آن گروہ کشتے آن ولایت را لغائی ساخته باز گردیدند و پور  
راجہ بشاہی جانشین شد و در کشنی خرو و پورے وزیر آگاہ دل و رام نام داد و گرسے روانی یافت و دو روز گاہ آتش گرفت بر بنی پنج نام  
از جمرستان بدان وزیر پیوست و بچرب زبانی و حرث سرائی خود را بگراں از زرش فروخت بکثر زانی و الا با یکی یافت چون وزیر پادشاه  
ہستے پر شد بجای آدیزہ گردید و از بدگوہرے و بتاہ سرشتی بازن راجہ پیوند دوستی بست ہر چند اولیای دولت رسانیدند و بدو کرد و  
چنگام بیمارے راجہ آن سبے آرم بتاہ سرشت با اتفاق آن ناچار سازن سران لشکر را البتہ ان گشت یک یک طلب شدہ گوشت  
پرنشانہ دشمنان ہر یک را بدلا ویزدندہ سبحان گزائی برگاشت چون بہان خانستیتی فروشدند در راجہ نیز رختستی برست ہرست  
برخواست زربندگان بدو گردیدند و در اسے را بنی بر گرفت و زبان زدگی جاوید انداخت لیکن در آبادے ملک وافر و فی آن گشت  
نہر و بر کچہ دگران دکران جیرو و سستی یافت و در زمان عمر خطاب بنیرہ ابو العاص از راہ بجزین بدلی آمد و پاد آغا بکک ایستاد و نیز  
دران نادر دگاہ فروشد و در خلافت عثمان آگاہ خدوے را بچہ و ہمیش احوال ہند فرستادند و در سرانجام لشکر شد فرستاد و چنان آگاہی  
رسانید اگر لشکر بسیار و دوزد کہم رسد کاری نسا زد و فرادان عذر ہر بار گزارد حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام و السلام لشکر  
فرستاد و سختے سرحد میل را برگزید بعد از آگاہی یافتن بر شہادت آن حضرت لشکر باز گردیدہ بگراں شتافت و معاویہ دوبار لشکر بفرستد  
فرستاد و ہر دو بار پیشترے دس و زرش فروشدند و پنج چل سال کامرانے منورہ خواب واپسین کرد پسین ہر پیر خرد و جی بر مسند بزرگی  
نشست و در زمان ولید بن عبد الملک چون حجاج امارت عراق یافت از جانب خود محمد قاسم را کہ ہم ابن عم و ہم واداد بود و بسند  
فرستاد و چند بار ہماہر گزیدہ ماے سنگ نمود آخر و در بخت بنہ ماہ رمضان نو دود و خبرے در ناورد گاہ نقد زندگی بسپرد و ملک شتد و قسرت  
آن گروہ و آمد و دخترے را نہا ہر اکہ در بند افتادہ بود با دیگر نفایس نزد خلیفہ فرستاد آن حلیہ اندوزان مین توہے شیش طیفہ اندوز  
کہ محمد قاسم دست قسرت بر کشادہ است خلیفہ از نزدیکی بہر پیوستہ نمودہ بخشم رفت فرمان فرستاد کہ پوست خام کردہ بدو گاہ فرختند بنگامی کہ  
نیخواست ہر سر را ہی ہر چند دالی توج دست بردے نماید مشور خلیفہ رسید از فرمان پذیرے تن دود و چون بدان آیین ہر از خلافت بردند  
خلیفہ بدان دشمنان نمود و بر گشتد کام یافتیم کشتہ چند خلیفہ را بدین حال دیدیم و ہر ماے خلیفہ شگفت آید کہ چگونه بی شرف جانی فریادین  
بزرگان و لوگوانت کہ بگفتہ از جابے نزد و در پردہش دور بینی بکار بند برستی پس کیا ب فادارستی فرادان خاصہ رباب برگزیدگان  
خود کہ مالیان بے دشمنی بر میان جوش ناتوان بیثی نمایند و از آباد شدہ بان خواب درون بسیار اندیشند کہ سادہ گویہر ان شور گزینہ بے بانی  
خود را بگراں از ہی لغو شد و بدستان سرائی بخراجی تنکو کاران سرکش پس از محمد قاسم چند گاہ بزرگی دین احیث را و افغانی ہمیشہ انہی

بود بعد از آن الکس سومه فرمان رسانی کرد و سپس مقدم سپه باز گردید خود را از اولاد شیشه نژاد و هر یک که خود را جام نامید و در عهد جام  
 یا پیش سلطان فیروز شاه سباز لشکر از دیلمی بر سر او برده شالیه تپیکار با منور بار سوم اورا بر گرفت و دیلمی آورد و سباز با ملازج و دیلمی  
 چون شک فانی و کاروانی از پیشانی او بر خیزد و بایالت آن و یاد فرستاد چون جام خلق در گذشت برده داری مبارک نام می داری و میزبانان  
 شورانرا بجای داشت پس سکنه دین فتح خان مستد آمد و در زمان خدا شاه بیک از خون از قند بلر آمده بود و برگشت سلطان محمد  
 برادر خود را بخاک آهسته بقتل بار باز گردید جام مذکور بر سر او و لشکر فرستاد و در آن آدینه فرزند شاه بیک با دیلمی وین ولایت نام  
 شمس ان بسیار در سبزه دست آورد و بر سر دم خود سپرده برگشت و در عهد جام فیروز صلاح الدین نام از خوشیشان با و نیزه بفرستاد و  
 چون کار در پیش رفت پناه سلطان محمود گجراتی بر سلطان مقدم اورا گرمی و کشتن گلبه همراه ساخت دریا خان وزیر جام فیروز زبلی  
 برده دم استان شد و ملک شده به جنگ دست جام صلاح الدین افتاد پس از چندگاه دریا خان مذکور بدستگیری جام فیروز که خول  
 گردیده بود دست گماشت و باز حکومت بدو رسید صلاح الدین با دیلمی و گجرات رفت بد سلطان لشکر آورد و ملک برگرفت و فیروز بفرستاد  
 رفت و شاه بیک ملک همراه گردانید و در سمران جنگ پیوست و صلاح الدین را با سپه روانه زندگی برگشت و وزیر جام فیروز دست  
 گرفت و در سال هجده دست و در شاه بیک آمد دیلمی دست را بدست آورد و جام فیروز گجرات رفت و در حضور سلطان بماند و در ملک  
 امرای و در آمد و حکومت سبزه شاه بیک باز گردید و پسر امیر ذوالنون بیک سپه سالار سلطان حسین میرزا دست نمیداد و در ارتقاء او بود  
 چون شب بیک خان از بک به پسران سلطان حسین میرزا جنگ کرد و در آن نادر دگاه مردان فرزند ملک دست نمیداد و بر سر سپه سالار  
 در مردانگی میخانه و با علم ری آشنائی داشت و چون در گذشت پسر او صلاح شاه حسن بیکه او نشست و ملتان از سلطان محمد برگرفت  
 پس از درمزا دیلمی میر عبدالمعلی ترخان پاینده محمد چون رلودگی داشت بکار ملک نبرد و فتنی مرزا جانی بیک پسر او انتظام ده آن  
 و یار بود تا آنکه عساکر کبرشاهی بآن دیار فرستاد و بدست آمد و در مرزا جانی بیک و در ملک بندگان اکبری آمده +

### صورت کابل

از سوم و چهارم اقلیم گرم کشمیری غیر سواد بخور و قند بار از بلستان که پاسه تخت غزنه بود و امر و کابل ازین صورت کشمیر از سوم و چهارم اقلیم  
 در آن از غرنو و زنا کشن گنگ صد و بیست کوه پنا از دوات است و پنج شرقی و غربی استان و در ایام چنان شرقی جنوبی بالمال دگر که خوشترقی  
 شمالی بیت کابل مغربی کابل در ایام کشن گنگ مغربی و جنوبی ولایت مکر مغربی شمالی بیت خرد و چهار سوری شمالی کوه از هندوستان است  
 و شش راه در دلیکن راه غیر دلی گزیده بیشتر سواره توان رفت و شش نزدیک تر چند شعبه در دره کزین پستی و در بیشتر در آمد  
 لشکر از راه پیر خیال اکبر سربار گلشن سر راه کشمیر ازین راه در آمد اگر بران کسار گاه دس یا بی بکشد در ساعت ایام با در چشند  
 و برت و باران در دلتنگ تله و کشاکش است اگر بیک باغ همیشه بهار یا یک تله آسمان بایه بر خیزد و سوار و اگر در شنگاه سبک  
 روحان و خلوت کوه نشینان بر گویند در خور آبها سبب خوشگوار و آبشارها سبب سلسله فروز و بهار سالگر برت باران بهار نوران  
 و ایمان و بهشت نام بارش هندوستان نیز ریش ابر شود زمین آبی و لسی جنگلهای روح افزا بخت گل رخ ترس خود و صحرای حراشته و  
 گلزارها و بهشتها بهار و خراش بس شگرفت خانها همه چین چار آشیانه و افزون سازند و پوار بندیم نباشد بر فرا دست لاله  
 کارمند و در بهار شگفت نمایش دهد در آشیانه پائین جاد و در بر سبب و درم آسایش جاد و درم چهارمین درخی رخت خانه  
 از بسیاری خوب و در فانی جنبش زمین کاغذ سنگین خوشی سازند لیکن باستانی خانها سنگین شگفت آورده و در بسیاری خواص  
 آگواگون چینه بهشتی است انجام گیرده شال که بهشت کشور را سخانی گیند و زبون ترین زمین مرزا دلی شگفت است که با وجود بسیاری

مردم دمی سرمایه زندگ و زووس و در روز گرسه کم بغیر شاه آلود شاه فوت فرادان میوه شود و خربزه و سیب و دشمنان و وز و آلو  
بس نیک انگور اگر بسیار است لیکن گزیده کم بیشتر بروخت فوت برود و فوت را کم خورند بزرگ ادبای کرم پیلد بکارید و تخم از کفک  
و بیت خدا و زند و از خستین افزون در گزین براید بیشتر خوشش برنج و شراب و ماهی گوشتان بنسب پس خشک کرده بکارند برنج  
نیترا شب گذارده بخورید با بنوسه شالی گزیده هم نرسد گندم ریزه و سیاه فام دکم بود و مونگ کم خورند و خود و جسن بدیدر کوچه  
آسگوسفند بپودان و مانند گویند بس نازک و خوش مزه و گوارا بیشتر کوشش نشین یک جامه از چار سال بکار برنوریزه اسپان  
تر و تادکر یوه گذار بسیار نل و خستر ناشنک سیاه رنگ برنجی لیکن شیر و روشن بس شالیست گوناگون هنریش که شمرهای بزرگ اسرار  
پیدارم باز اکثر در بگا خوش چنگامه خرب و فروخت گرم دارند مار و کرم و دیگر جان آزار در شیر خود کوسه است نهاد و نام سحر کله  
او دیده شود و پیدائی نگیرد یک و سیش و پشه و دگس فرادان از فرسوسه گرد و سبب غلیل کمان خشک نماید و آید و آریکینه برساند  
بر زرد قما سوار شده بگردان با جاش نماید شکا به جالوران مرغابی را از هوا برداشته برکشیده تا آوند و گاه زیر پاهای خود در میان آب  
و هشته بر فرازان نشیند و بس شگفت نماید شکا رکب و گوزن نیز خود و دلینگ راهم بشکند در مار بار کشتی بر کشتی و آدم گران را بنیت  
گرفته کر یوه روسی نماید ملایح و در و در گردان بس گرم بهمن فرادان اگر چه آن ملک را از بنی است خاص لیکن دشتا ما بزرگ کت  
و نیز خط جده آگاه و دارند بدان کتابها بنویسند و بیشتر توکر بدست درخته است بانک کار کرد و ورق برساند شکا ز نسا اما مانند شک  
کمن ناما بران نوشتند و سیاه ای چنان سر انجام یاید که شبست و شوسه نرود و اگر چه در باستانی زمان هندی دانش بودائی و دشت  
لیکن امروزه گوناگون دانش روزگار در آنجا بنشیند و اختر شناسی هند آساجا مانگان چار دیوار تقلید بیشتر سنی بدین نامی و در بخشی  
آونره و شنی میان ایمان بیشتر از نورانی و ایرانه غیاگر فرادان لیکن بیگ آهنگ سریند و با هر یک نالایست کاشن بر جگر زند  
شالیست کردار این بوم کرده ریشه اگر چه از تقلید یونانی گزینی و عادت پرستی را بی نیافتند لیکن بلسا شکلی بایز و نیایش پر و از مذبح  
مخالف کیش زبان بنیاده برکشاید و زبان خواش و پاست شکا پندارند و در ختان میوه و ابر نشاند و سر بریزند و مردم خود و گوشت  
نخورند وزن کنند و نزد یک و دهنر کس ازین کرده باشند و کوچ را درین ملک شانزده ماشه اعتبار کنند و ماشه شش سوسم مظل  
بوزن شانزده و افق هر دافق شش سوسم از مهرهای متعارف دلی چهار سرخ افزون رب ساسنوسین اندیشته اشکی و خجیرا کس  
چهار بخش دام و آرا کیره گویند باره کافی نمیه این سوسه چهار بخش او چهار کیره راسان و یک نیم ساسنرا آنگو حد ساسنیا  
یک لک بشماره شاهنشاهی یعنی اکبر بادشاه یک هزار و دهم شود و یکی و لایت را هند سوسه حکیم پرستش جاندیشد از ان چیل و پنج را خاص دیر  
شماره و شصت چهار را پیش و ست و نه برها و دویست و در کا بنهند چاکر با بار کشیده اند و بدان نمایان کنند و مکتوب و هاتنا بزرگ دارند

### سمرقانی

دارالملک در از چهار فرسنگ در یامی بهت و از و چهل از میان گذرند پس خشک شود و زمین چندی کم شود و شستی مگرد و از ویر باز  
این شهر آباد و گوناگون صنعت گردانگاه و شال گزین بافتند و سقا به ازین بر سرانند پس ملایم و پر و مچود و دیگر پنجه آموه و گو و لیکن  
گزیده از بیت آوند میر سید علی همدانی روزی چند دران شهر بودند خا خا ازی از ایشان یادگار شرف بلند کوهچالیت کوه سلیمان  
مشهور و پیوست شهر و گولاب بزرگ همه ساله پر آب شگفت آنکه با لطافت و گوارائی آب او بر و زگار ان کند نشود و زو و قدیم یک  
در اندره ایست و دران حوضی است بطل و عرض هفت گز و ترف بقدر آدم بزرگ پرستشگاه انکار و شگرت آنکه یازده خشک  
باشند در اردی بهشت ماه آبی از و دو جا آب بر جوشند و در یک کج آن بطرد با و ن کوهی است سنده برار سگویند

چون برگردد آقا زادش از کج دیگر شود و این را سحر بستی گویند آن عرض ازین دو چشمه بریزد و گاه یک پیر بر جوشد و گاه مظهر پس  
 روی در کی نهد چنانکه قطره مانند در روز از سه بار نیز آید صبح نیم روز شام نگار رنگ گل بنام برود و چشمه جدا جدا از غریس از درختن آب  
 آگهی میسر کردیم بدانجا رفته و آبسان جام عدل ساخته پاستا نیانست و دام نیایش گری ساد و خوان و نیز دران نزدیکی چشمه است  
 شش ماه خشک شد و زمین کشاورزان بدان سرزمین نیایش شدند و سفند و بزراباس گزادی بکار مرغاب بر جوشد و کشت کا پنج ده  
 سیراب گردود چون بزیادی گراید آیین پیش نیاز مندی نماید آب خوشین را بکشد و دیگر در آنجا چشمه است که گرانگند آب بس مرد و سبک گارا  
 اگر گرسنه نباشد سیر گرد و در سیر سینه آشتا آرد و نیز صفت چشمه باندک دوری عشرت افزاید و در میان شگرت تخته سنگین ریاضت کینان  
 جان گذارد و زتابش گراگرد و خود فراوان آتش افزون و دروانه خاکستر میشوند و آن سراسر آید بر دسے تقرب بکارند و نیز چشمه است  
 که آنجا سنگ برآید بر مثال او که هیئت بس بلند کان آهن در دو موضع پنج برادر از مضافات این سرگ پرشش جا بکار رند و زمین  
 زمان بزرگ شهره بود و تاجانداشت چهار سے آن سرزمین ناگزید با خوبه سبز و ریاحین او سرایه یا آب و هوای او بزرگ و دیا  
 فیض بخشی آفرانسته نوید در موضع بن بود از مضافات دهی ده دوازده هزار و یک زمین زعفران نادر و نظر فریب و شوا پسندان  
 ماه فروردی در یکی اروسے بهشت جنگام کشکاران زمین را قلمه مانده نرم گردانند و به کلند قطعه قطعه زمین آرا کشت گردانند و پانزاسے  
 زعفران بجا کشتند و یک ماه سبز گردد و در آخر ماه آبی کمال رسد و از یک وجب زیاد و بنالند و سفید قام بلند و چون یک  
 انگشت بالمش نماید آغاد گل کند و یک پس از دیگر سے ناهشت گل عشرت آورد و شش برگ سوسنی در دو بیشتر و در میان شش تار  
 سز و دگون و در لعل نام در زعفران عبارت از سیسین و چون گل سپرے گردد و سبز برتنه پدید آید از یکبار کشتن شش سال گل برود  
 در سال اول کم شود و دوم ده سے آید و در سوم کمال رسد تا شش سال و چهار سیسین کمال اگر تا پنج سالها رند پای پای کی پذیرد لیکن برآید  
 دیگر جای بکارند در موضع ریون چشمه و حوضی است آرا بعد شمرند چنان بدارند که تخم زعفران از آن چشمه پدید آید و آقا کشکار  
 بدان چشمه نیایش نمایند و شیر کا دور و ریزند اگر این ریخته آب فرو نشیند فال نیکو بر گزیرد و زعفران دخواه شود اگر بر روی آب مانند بخان در موضع  
 کعبه پور سمد و شصت چشمه عشرت افزای و هر یک ساد و سیاه ایزد سے پرستش دانند و کان آهن نزد آن ۷

### مردا و اول

به بیت کمان پیوسته و در آنجا هند و گزیده بالید پدید آید و بسیار بار کشتند و از او کوه است چه کوکوت خوانند و مردان مار بر فراز او کس  
 با آنجا نوازند و نیز کوه هیئت بلند و شوار بر آرزو و حوضی است بزرگ هر کس بد و راه نماید و بسیار جنگام از چشمه پدید شود و در چرخگاه  
 بلور آساکر با سعاد و در راه و دان این کوه میانند و ساد و شگفت آید و در نزدیکی آب و دل از مضافات کشت چشمه است  
 تا یکدست بالا بر جوشد و سدی بسکی و گوارا که کشتهایار آن چون ازان آب خورند و سختی مداومت نمایند رستی باز آرد و در موضع  
 گوشت چشمه است بس ثروت گرد و سنگین تاجان و چون آب کی پذیرد و صورت مبادی ظاهر گردد و در دسے نزد و در نزدیکی او شکر  
 بس بلند گردن فردان باشد و نگین چشمه رود ۷

### مبین

بر تله آب و تخته بزرگ داشت بر فراز آن خرد حوضے آب او که پذیرد و بر سے در آنجا چاه با بل پذیرد و امر و زبیر که هست از آن  
 نشانی نیاید و چنگاه آن چشمه است و حوضی بر سر آن ساخته اند و فراوان ماهی در و از بزرگ و هفت کس گزندی زن مانند و پهلوی او  
 خاریت پایان او نا پذیر ۷

## کھا و مارہ

دران چشمہ الیت آب سر شیب آید و غریب و نکرت دهد و در موضع اش خلوت کند با با زین الدین ریشی است در کمر کوه واقع گویند  
دریا ستانے زمان این کوه آب نداشت چون نشین ایشان شد آن چشمہ تراوش نمود و دوازده سال درین خلوت کند بودند آخر  
گران سگی بر در غارے نموده بیرون نیامدند و یکس نشان نیافت +

## قصہ و حین مارہ

پیر یوسف به جرت کلان در دامن کوه واقع و همان چشمہ پیشین آب و در دریاں بہت کلان در کمر کوه غار الیت دران این پنج کجکوت  
امرا تہ نام بزرگ پرستش جا نکارند و چون او از تخت الشعاب بر آید دران خارج باب داری پیدا اگر دو ہر روز قدرے افزاید  
تا پانزدہ روز زیادہ بدہ گزائی رسد و چون ماہ کی گزاید آن صورت نیز کاستن گیر و چنانچہ انجام ماہ افسے نامیکر ماہیو انکارند  
و ہر کار مارا و ہشتا گز او اندرند و آن خارجوے آہستہ امراتی نام گل اویس ہند و بس حجتہ داند و سن اندر اندر ہفت آن کمرستان  
ہمچہ گاہ کی نہ پیر و دوازہ روزے سرانگی ماہ و دشوارے گزاید و مردم رنج زودہ بر آید +

و در موضع واکسا مومن چشمہ الیت ہر گاہ آب بچو شد و تیرہ شود و خوش فاشاک برآمد و دران ملک گز و خلاف بر خیز و دوکان سنگ  
سلبان و رز دیک او دوازہ آوند با بر آزند +

برگندہ جاک گوناگون رستی دارد و پیرست آن کو لست بزرگ کی طرف آن بشمر پیوستہ و دران کوں زمینا ساختہ فراوان انگار  
نامید و بستہ بدگوہران تختہ از ان بریدہ بکوشہ دیگر برسد سلطان زین العابدین میان این تال ز شہر تابدان برگزید و گل بونگ  
سرسے بر بستہ بھلول یک کردہ +

و نیز دران نزدیک چشمہ الیت رنجوران از و بنوشند و نومندے یا بند و موضع تہند ہفت چشمہ کی بر آید و بس دکتا اطراف آن  
لشیمہ نامی سنگین یا و گار پاستانان +

و نیز چشمہ الیت درستان گرم و در تالستان فراوان سرد و در قریہ بازدال پورا بشارے از کوئل شاہ کوت بشگرت شورش  
فرد آید تا شالار مار گویند شکار ماہی فراوان بود و در جوی آب از دوطرف بنجر مانند چون آب نمائد ماہی بدست آوند و در این  
بلازے چشمہ الیت پرستش جامی اہل ہند نام آن سوز لیر اطراف آن سنگین بچانداسگر تال چشمہ الیت ہر سال خشک شدہ ای  
کہ تا پنج تہم آفر و ز جمعہ آوند و دران روز بر جو شد و از صبح تا شام روان باشد و برای تین فراوان مردم فراہم آیند و در موضع تال  
چشمہ و حوضی است حاجت مند ان جو ز اوران اندازند اگر بر وے آب اند فال کام دانی برگیند و اگر فر و نشیند کند بیدہ شہر بخسانہ  
الیت و گانام ہر کسے کہ از حال خود و دشمن خود و گوی طلبد از برج نچتہ و داند بر سازد کی نام خود و گوی نام مخالف درون آن زند  
دو رتا بر بند و روز دیگر نیایش کنان بزد و پیش حال نماید از ہر کجکل و زعفران آموہہ بود کار او بشال سنگی گزاید و بچرخ فاشاک  
باشد حال او تباہ گردد و شگفت آنکند و خصوتی کہ شناسائی حق دشوار باشد ہر دوس دوم رخ یا دو پردار بدین معجزہ فرستد و ہر  
دو جانداران را موسم گردانند ہر کدام دست بران بر بالہ ہر کہ حق با اوست ز ہر آلودہ برید و دیگرے میرد +

## ویژہ

مدان زمین سر چشمہ دریاے بہت حوضی است یکجہ بیکجہ بشگرت آواز بر جو شد و ز فاما پید آواز و رنگ گویند اطراف بے سنگ  
گرفتہ اند و در رویہ آن سنگین بچاندان +

## موضع قیصر

دران چشمه الیت نون سده ام در فصل بهار و ماه برج شد زمان زمان پر شود و کمی پذیرد و در بالو حوضی است به نام بیت گردیت آب از درون او بر جوشد که دو سبزه زار باسی چشم افزو در رخسان سایه دار هر کس از آبوی سال و از نیک و بد حال خوش آگهی جوید و یک سفالین برانبرنج کرده نام خود و کناران نویسد و سه روزه درون چشمه اندازد و پس از چندگاه آن آب را یک خودی خود بر دس آب آید آنرا بکشاید اگر برنج گرم و خوشبو بر آید آن سال شایسته و حال نخبه باشد و اگر گل دلاسی و غم و خفاشاک اینا شسته بود و حال دگرگون شود

و کبر و متی نام چه نیست که از دهنش که بر سینه آید و نشاء بخشد و نیزه آنجا فرود آید که بهیت از دوسیت گرد بلند س آب بشکوفد خوشی فرویز و ریاضت دران بهند خود را از بالا س آن به پایان اندازند و نقد زندگانی ماهر دانه دار بسیر نزد آن ماد و ستمایه بآرد خواش از نشند

و کوه خاخر چشمه الیت یازده سال خشک باشد هرگاه شتر س باسد آید روز خنبه پنج شود در هفت روز خشک گردد و چشمه بیک بار بر آب اندک مال چنین باشد

و در موضع نهم درخت داریت عقار بران نشیند و پر گلگی از چایا بگیرد و همواره خوشر بدن جانوران مقرر و نوز و نکره که بهیت بر فراز آن چشمه سار آب بر جوشد و نیا رنگه خلدایستان و در برش برت بران کسار نشود

و در ناکا چشمه الیت نیند ناک نام حوضی و پهل بگیه آب بنایت صاف کبودی نماید و از آنیا ننگه انکار نند و دگر داند درخت هستی بسیاری باقی در دهنش و شکفت آنک از و فال بگیرد و زرا چارش کرده دران اندازد اگر طاق بر فراز نند و شمرند در شاه شاند و چمن شیر اگر فرو شو و فرسنه با را در و گردنکو هیده پندارند و در شین زمان کتابی از ان پیدایند و نامل مشخوخته چگونگی کشید و حوال و خوش محاسبه تفصیل در و چنین گویند و در زیر آن آب شمریت آباد عمارات عالی دارد و در زمان بدو شاه برهنی در عیش و لعب از دره روز بر می آمد و متعظمی آورد و چیزها میداد

و در موضع بارو چشمه الیت که مبر و دمان روز یکشنبه سحرگاه آب اوتن شویند و سترستی یابند و دران نزدیکی النکیست چراگاه ستوران کلاه آسمان سبزه بخش در پرگه آنچه موضع بل متخل درخت لرزان هر ضیف شاخه از ک بنبانند هر بره در آید لار کسار تبت کلان پیوت شمال لار کو بهیت بس بلند برنگی ملک مشرف فراز آن آسان نتوان شد و در دامن آن دو چشمه دگر دگر از یکدیگر دور و دیکه فراوان سرود دیکه بس گرم آزار کشتش چاشتر نند و سخا نند کالبد را در انجا خاکستر گردانند میان کوه کولامیت بزرگ آتخان و خاکستر مرده آنجا اندازند و آنرا وسیله تقرب نامی پندارند اگر در گوشت جازوی افتد برت و باران سخت و دگر و دنیروز و بار سیت بس گوارا شناسنده بر خاندان تبت جوش برزند و از صفائی آب بی نمودار باشد با نسی سیمابشکند و دیگر و دشمنان بکار رود

شباب الدین پور کنار آب بهت نزد آن سرگ چار و بس حاشی تنزه آن در و دیرایمیت در عیال پیوند و در بلبل و قطعه زمینی است نزدیک صد بگیه سنگام بارش سلابه دران فرو نشیند و چون گلگی گراید نخی توست در دماند مردم چوب یک گرمی که پیش فرود و جنبش دهند و پیش دست آن سورنخ برده ماهی دوسیر س و افزون بر آوند و بیشتر خود بر آید و در شیب پور حوضی است کس شرفانی اورانیار و گرفت ادرا بس گرمی دارند و نیایش نمایند و دیگر سیمو سترام سببیت ضروب بهاد و هر کس بر نارت گرمی

رود و از آلات پرستش بگوش رسد و کس نداند که از کجاست و دور گوید یا لکه بیست بهجت خردست گویا بیت بزرگ اولین نام  
 دوره است و هشت کرده دریا بهت درو بریزد و نختی ناپید یگر و دور میان جاسطان ابن الامار بن والاسمی برافراشته و از زمین  
 لنگ گویند کشید پارسنگ و شاخهای دشت بزیه آب فرو برند چون سه چهار ماه بگذرد میان کشیده بکا درند زانان های که غاصه است بلند  
 از و برآید شکار مرغای بس شایان شود و در موضع اسب ساری گوزن بسوی کول برآیند و بشکند و زواجها منور به بروشت برگاه درختان  
 از و بجنبش درآیند خریزه نیز بزرگ و در پس پور نیز زعفران شود و بلند بخت و هشت سکندر پدر سلطان ابن الامار بن ویران ساخته سین و  
 پدید آمد بهندی گارش یافته کس از پس شدن هزار و صد سال سکندر نامی براند از و فراوان و بال اند و در برگه کراچ موضع  
 راه کافو بگاه چکانست چینه است جزناک نام پس گوارا در میان نگیان خانه و هر سال ماهی بزرگ پیدا شود هر که بشکند بگونی  
 گرد و نزد یک گرا کافور است سوم نام در آنجا در حیرت زنی است چون مشتری برآید آید تا یک ماه چنان گرم باشد که دخت بر  
 دو یک پر کرده بر زمین گذارند به پز و دور و در قصبه است آباد از کراچ دره او یکو کاشی پیوند و با قزوین یکی و با جلالا با  
 گذرهای آب پوست بزمند و بگردد و بر اطراف آن سنگ نمند تا آب بنزد پس از و سر و بریدند تا کتاب گذارند و چون  
 شود بر نشانند ازین ریزه های طایفه توپکی برآید دره و دیگر به و پیوسته کلکات نام این نیز کاشی پیوند و در آنجا طایفه کافو  
 بدست آورند و در و زه راه از راه مامون که از ولایت داردی آید بهین شوی آن هم بقدر طایفه برآیند و بکنار آن نشانند  
 است آناسار و او گویند بر کاشوب و پس بزرگ دانشند و در ستره ششین شکل سنج بختش ناپید و بس شکفت آورد و در یکی بوم نس غازی  
 زمین و داد و ستد در ویم رسم نباشد و جز و سه از سراجات نقدیه از و در سه کاظمی علی که چندین ساله فرخ آنجا برآید و در  
 و فراهم ساخته قسمت نمود و جمع دامی اکبر شاهای مطابق آن درست کرد بدین صورت جمع مبلغ هفت کرد و چیل و ششمارک و پشاور  
 هزار و چهار صد و یازده دام از ابتداء او او که تا ابھمن پانزده شانزده نفر کثیرا رویت و هشت و شش سال کار وانی کردند  
 بعد اینها از آنچه کشته تا بد شط پور پور و رست و دوق کثیرا رویت و بعد سال و رست و در و فرما وانی نمودند از پرات تا در و راج  
 شش کس یکصد و نو و دو سال حکومت کرده در گذشتند باز از یک تا بالادت ده نفر با نقد و نو و دو سال و ده ماه سلطنت کردند باز  
 پرات تا نابلانند و دوازده نفر و رست و پنجاه و هشت سال و پنجاه و رست و در باز از اوست تا اوست و دیگر هفت نفر و دوازده سال  
 یک ماه و هفت ماه روز فرما وانی نمودند باز از رست و دوق کثیرا رویت و بعد سال و رست و در و فرما وانی نمودند از پرات تا در و راج  
 کردند باز از سکرامانی کتابت هفت نفر و صد و پنجاه و یک سال و شش ماه و هشت ماه روز حکومت کردند از وانی و نو حکومت نمودند از وانی  
 منتقل و بمسلانان مرجع گشت نام مسالین اسلام آنجا بدین تفصیل است سلطان شمس الدین سلطان حمید سلطان علاء الدین سلطان شهاب الدین  
 سلطان قطب الدین سلطان سکندر علاء الدین سلطان شمس الدین سلطان حمید سلطان علاء الدین سلطان شهاب الدین سلطان شمس الدین سلطان حمید سلطان علاء الدین سلطان شهاب الدین  
 محمد شاه بار و دیگر سلطان فتح شاه بار و دیگر سلطان ایراس سلطان باریک شاه اسماعیل شاه میرزا حیدر خان حسن چاک علی چاک یوسف شاه  
 سید مبارک لوم چاک باز یوسف شاه بسبت پنج نفر و رست و هشتاد و دو سال و پنج ماه و یک روز کار وانی نموده و رگه شدند چون ایات اکبری  
 بار اول دران سرانستان همیشه بهار برافراشته آمدند تا به هندی زبان ملج ترکی نام در میان حضور شش آوردند که احوال چند هزار  
 ساله و کسر از مسند نشینان باز گوید در آن و دیار رسم بود که پاسبانان ملک چند از فرسیده مردم را بتاریخ نویسی برگزیدند  
 شهر بارگانی جوے زبان دان هشیار منز به ترجمه آن برگزیدند و کمتر زانے حسن انجام گرفت در و جهان بگذراند که این کسار آب  
 فرو گرفته بود و آن راستی سرگفتند سستی لغت سین و کسارے فوتامانی و سکون یا می تختانی نام زن مها و بود و سر لغت سین و سکون

خوش گزید و هر روز بر چهار چادره منوثره تزیین در سال چهل و یکم از منوثره ختم کر زبان آغاز آبادی کسی است بخت و هفت بار چهار در و درگاه  
 گذشته از بخت و چشم دور و از چهارم چهار هزار هفت صد و کیسالی منتهی شده در سالی که برگزیده از زمان تو حیران کنی باز در و چهارم چهار  
 هزار هفت صد و شصت و پنجاه و سه گشتن سختی از آب برآمد نخست کشتی بفتح کاف و کشیدن منقوشه و فتح مای ماری که از تاسو ریاضت  
 گران به شتر بر بهمان راه آورده درین نوزین کبابیامیخت چون مردم فرادان شدند به فرمازدانی دادگر آرد و دشت گشتند کارگمان خیر محال  
 انجمن بر ساخته و یکی را که در آگهی و فراخی حوصله و در بانی حام و تجماعت ذاتی یکتا بود بر سر برگزیده از زمان پس آئین فرماندهی پرید آمد  
 چنانکه نوبت فرمانروائی با و کمر رسید و او را آوید که جز اسد را جبهه و در قهر با کشتن نموده بدست بلجدر بزرگ برادر کشتن بنیستی سراسر  
 در غنچه برشته خویشاوندان کشتن به بزم عروسی بقدر با سست شتا افتد و با جو در پس او و کمد کین توریس لشکر بدان صوب کشید و بر ساحل  
 سه کارزار نموده فرو شد و چون زن آوا بستن بود آخر شناسان از پس آگهی و او دشت کشتن مرز بلای را ناز و او گردانید و سپس به و کین  
 سست و رای دولت گشتند از دستگار سست نام دشتانی از ایشان ماند که گوید در کار مرز بزرگ شهره بود آباد کرد و یکی از ارباب حاکم  
 سلف و امر در نشان از و پیدا چنین برگزیده و چهار در و خانه داشت لفظم بام بر بام بر گشته خوانان به گز به از می خنده  
 با سپاهان به گزلقین از منست بگفتن نیست و عهده بر او می است برین نیست و چون فرماندهی به با سوک پس عمر را چونک باز کردید  
 کیش برین بر انداخته آئین چین پیش گرفت و دشانیت کردار سپهری حال او بود و پدر ادا جولوک بعد از کشتن می هم بود و ناگهان در پنا  
 شهر برگرفت و در بازگشت از قنوج و دار الملک هندوستان دانش شناسان آگاه دل آورده از دیده و درسی و پناهی هفت کیل برگزید  
 تحقیق را با و او گری بر گماشت دوم را دیوان بر ساخت بسوم خزان سپهر چهارم را به تیمار سپاه نامزد و فرمود و پنجم را به سیری قرار و کوشش را  
 میرسانان کرد و اندر منتهی را برادر گزارد اسخر نشاندار کیما آگهی و دشت گویند بزرگ ماسه فرمان پذیر ساخته بود و بر دشوار شدی و آب  
 زمانی در از و رفتی و که پیر و گاه بر پنا پدید آمدن شکرت کار با او برگزید و آئین بوده و ران مان دانی یافت اسود را گردی از و اسود  
 بر شمار و در پنجمی بیگانه عبادت گزین نیاینگرد و بنفرین ریاضت گری به پیکار بر آمد و در زمان اجه نیز بر بهمان هر قوم بوده چه دوست  
 آمد و در پیشش جای آزان خاک تو دگر گشت را جبهه کل سنگاره و به آرم بود از شریک سر نوشت بسیاری جهان بگرفت چون بگویم  
 و فرزند و در نیلی نعرش یافت ادا و از و طرز نیل افتاد و خوش آمد و نیل را بگوینی فرستاد و از آن باز آن نجر زار بدان نام تخلص  
 یافت چه نیلی نیل را گویند و نیز زان را و در زمان او سنگی شتر گزاردگاه و دوباره به برگرفت هر قدر که بریدند شب باز بدست و پیش  
 و درت خنده چاد سگالان ده ماندند آواز آمد اگر زنی یار ساگو هر دست رساند سنگ بر نیز و مرتبه زمان همی آمدند چون نشان  
 از آن ظاهر شد زان را به بخت بدکاری و پس از آن را بجز امرا و دی و شهران را بر او اداری گزید و جانی میرساند و گویند که در آدم آگونیستی  
 فرستاد تا آنکه از دست چارسانی کوزه گران کار و شکرت بر آمد و سرمای شکفت افزائی شد و کار او بگو ناگون مجور که کشید و خود را با شش از دست  
 را که کوپات فرمان آگهی دشت بدست آورد و از دگر به بسیاری جهان برگرفت و قلع و قمع شکند و در از و دشت به پیر کرد  
 بخانه که امروزه به کوچه سلیمان است اساس خانه دست و دست راست را جبهه سر نخستی و در خندان فرمانروائی بداد و گری نشست و در زمانی که طبعیت  
 پر شتابه و بهر بانی بدو گهران مرموز از و در شدند و فرمانده هندوستان و بخت آهنگ ملک و نمود و سران کشید و از بزرگان نشانیدند  
 در زمان را به جو پر و از خد برف باریه و کشتن کارنا بود و دشت شکرت شورش آورد و را جبهه و در بزی دشت دانش در دست اخلاص  
 پارسا گوهر را به گوشتی همسران ناتوان مینی بزد و دند و خماب در و داند ظاهر با و کین ادوی آوردند و از و در دست  
 سخنان بر ساخته از آنجا که بزرگان را درین هنگام لغزش و در و از و درت گمی بکار بند و عهد نامهای پیشین یاد و در آن فرموده و در





بر دکن چیر کوسنی یافت و بمرزبان آغا باز گذاشت اگر چه از عشق و دولت راه نیکوئی دید لیکن نتوانست بسپرد بستی و نهاد و بستانه  
خونی خیشته گردانید و در زبان راجه جس گردید و برستی راجه میان حد اشتری کم شد از خشتنای بجان شگری خود بخت نمود پس آگهی گفت  
اگر سید اسامه چند گیره گفت هر چه تو خواهی آوده اشتری پیش آمد و برین دل آنزده هادوهای پیش آمد و در حقیقت حال نگاروش نمود  
او را طلبید شته بدوین نو د اشتر نه اشاره فرمود و مقصود ازین سخن آنست که هر چه ترا بهر خود خواهی بدهش و بخش او باشد و در زبان  
سید پادشاه میناله ای که کتب خود را با چن پانده ویرسانید ملازم شد بعد برین زمان بخشی مرزبان قندار و در کج نام دست بردی آوده  
ملک آیتامی ساخت راجه بنگلایه کوهستان پناه برد و از راهیان بزرگ گرفت و آن را بدو فرستاد و لایه گرسه نمود و از بنیاسه که سزا  
باز گردید و بسیاری با شومگاه برفت و در شند همدان ایام بر زمین دیوانم پسر زبان بخت نامخت آمد و ملک ویرانی یافت چون راجه  
دست گرفت سلطنت آن دیار بر زمین دیوانم گرفت بداد و در مشن نام بر آورد شاه میر گوراد و بر خود گردانید بهم نشینی و دوسازی  
کیش او برگرفت چون راجه اول دیوانم و زنگار بر سر آمد شاه میر گوراد برستان سرانی و حیل دسازنی زن را در بازنی برگرفت و در مقصود  
چون دوم چهره غلبه و بسکه نام خود گردانید و شمس الدین لقب نهاد و خراج شش و یک بر بند پیش از آنکه بشیر آید در عالم مثال  
نموده بود و در سلطنت کشید و در غواهد رسید و چون ازین عالم از محال نمود سلطان علار الدین حکم فرمود که زن ناپار سایه برفت شوهر  
بنیاد سلطان شوماب الدین چراغ آگهی افروخت و در اوسه معدلت افزاشته برتت و دیگر کوث و دیگر بلا و چیر و کتی خود و در زنگار سلطان  
قلب الدین میر سیر علی هوانه بشیر آمد سلطان پس گراسه دشت سلطان سکندر تقلید دوست و نصیب پیش بود و بزرگ تجار را بدشت  
و محافظ کیشان اناکامی بر نشاند و در زمان صاحبقرانی که کشایش هندوستان فرموده و وفیل بد و فرستاد و او را چیر ملازمست و در  
سر گرفت میان راه آگهی آمد و در یون محفل مذکور می شود که مرزبان کشیه هزار سپ پیشکش خواهد آورد ازین شناسائی باز گردید  
و در شش دوست و علی شاه زمین العابدین را جانشین خود ساخته همراه جاز گزید از هنر بانی هنر و لایان نافر جامه استواری بخت  
بگالش کشیه باز گردید و با دره مرزبان حمود بن ملک چیر و دستی یافت زمین العابدین بیتجابه آمد و بخت کو که بر پیوست  
علیشاه فرادان لشکر فراهم آورده بیتجابه شتافت و او و زنه سرگ اوسه داد و آخر گردا و در هنر بیت شده پیوستن آمد و حکومت  
کشیه بر زمین العابدین باز گردید و بخت از کشیه رخصت گرفته آهنگ دلی فرایش نهاد و از سلطان ببول لودی شکست خورد و بدشت  
و بسیار دلی لشکر سلطان زمین العابدین ولایت پنجاب را برگرفت و سلطان برتت و بد چیر و دست آمد و آتش مش خرد و در دود و در  
کل فرادان نصیب و در شت هر که و در آواز از این دلی بندگان خاص بر شیار ند و ولایت یاد کند و در رسته غلبه بدین بد و بدست هند گینت  
در زمان پیکان مرزبانی کشیه ازین گروه بر آید و بدست فرزند اوسه هندوستان در آید پس از چندین سال گزارده سیدالی گرفت از هنر  
افرونی و بدست بدوری جزیه دگا کشی را بر انداخت برسم جهان و پیشکش و مانند آن بدشت جویت بخشی بر از دود و خراج خالصه بگان  
س بود و او دلی پیشتر خود که در دوشوار سوار رخ را با سبانی کشاده و در دودان برادر زنجیر داشته بمارت فرستاد و بدی و از هنر بان دلی  
مردم را از سیکار باز داشت و گوشت شخورد و فرادان نامه را از عری و فارسی و کشیه سیری و هند سی ترجمه کرد و در زبان او  
سازند اوسه ایران توران کشیه آمدن از ان میان مامور عودی شاکر دخواج عبدالنهاد و شیه از خراسان آمد و ملا محمل اگو و خزانده  
و نقش بسبق یکسره روزگار بود و سلطان ابو سعید در نام اسپان تازی و دختران بخشی از خراسان به ارغانی فرستاد و سلطان ببول لودی  
چاکر دلی و سلطان محمود بگراتی بد و بدیو ند و کتی کردند و سلطان حسن لشکر فراهم آورده بیتجابه آمد تا با رخاان آوید و شامو و بتاخت و  
تا بر لچان ملک اخلاص یافت و در عهد فتح شاه میر شمس الدین از مریدان شاه قاسم انوار از عراق آوردن و بخشی روانی دلازل پس

شورش سنی و شیعه درین دیار بگشاده فروخت + دورایام محمد شاه بارسیم ملک سلطان سکندر فیروز سے یافت بابر پادشا فتح هندستان  
 نمود و در وقت سلطان ابراهیم ابدال مکرری برض بابر پادشا رسانید که بکتر کوشش کشمیر حیرت می آید شیخ محمود علی سیک و محمد خان  
 و محمود خان را دران دیار فرستادند و چهره و حتی یافتند لیکن بحیایه سازی آن بوسه تو اسلند پویشکش گرفته برآمدند و سلطنت بتبارک شاه قرار  
 گرفت و در وقت چهارم محتاجت آشیانی سرپر آرای بودند و هنگامیکه میرزا کامران در لاهور بود و پیشین فغان کشین کردند که کشمیر بکتر توجی  
 گرفته خواهد شد میرزا محرم کو که ما با آن گروه بدان دیار کسب نمود و کشمیر بگرفتند و فرادان کششاشدند و از ستم ناچار حایا را بچشم  
 پستانیان امان گرفته باز آمدند و در سال هفتم در سی لغرموده سلطان سعید خان کاشغر سے سکندر خان پورا و وزیر اجیر بادیه هزار کس  
 از راه تبت و لاکشیر وارد آمدند و فرادان غنیمت گرفته بآشتی در کتر زبانی باز گردیدند و در سال هفتم در تبت هجره میرزا اجیر  
 بار و دهم بفسر مودود حجت آشیانه هایون پادشا بنه توجی بر سته بومی کشمیر در آمد چنانچه در ششین دهستان گزارده شد و کتبی تبت بزرگ  
 را برگرفت کاپی چک هندوستان آمد و از شیر خان ملک برو بامیرزا اجیر آویرشش نموده شکست یافت میرزا کشمیر را  
 بآشتی و دوستی از خود ساخت چنانچه کشمیر بآن خطبه تبارک شاه همدان روز میخو اند میرزا اجیر بنام هایون پادشا جبر سکندر  
 بر آست و از ان باز در دست سلاطین بابر به بود تا آنکه احمد شاه ابدالی برگرفت و احوال از دست ابتلع او بدو رفت کشمیر بآن بلور  
 خود میگذازانند و احوال آنها مفصل معلوم نیست +

## سکریکا

در انا سے پنج کوه پینا است و پنج کوه خاور و در کشمیر شمالی کنور جنوبی بکا و کوس لکمر یا خضر سوانک بنارس میرزا و صاحبقران  
 چند سے را در کجا بپاسای گذارشته بود و فرادانها از فرادان برکو هستان او حواره برف بار و گاه گاه ساگر از کرافسون و  
 زمین بیشتر هند آسا از سه دریای فیض برگیرند کشتن گنگ بهت سند زمین و دریای کشمیر باندند و هندوستان و دند بر بلستان خود و جو  
 بیشتر شود و آو چهار منور و باشد و میوه کشمش و پنجم بود جانور شکاری او شتر و گاو و گاو میش میان بزر و خورس فرادان بیشتر  
 سرزبانان اینجا کشمیر شایش گوشت کندی در سه ولایت بنیر سواد بجزر سستین درازش از زده کوه پینا و از دهنه شری بکلی شمالی کنور  
 و کاشغر جنوبی انگ بنارس غربی سواد هندوستان دوراه رود کوپه سرخانی کول هند اگر چه هر دو دشوار گذار لیکن اولین  
 سخت تر و دوم در از چیل کوه پینا از پنج تا پانزده بر آمد آفتاب بنیر شمال کنور و کاشغر جنوبی بکرام فروشدن بجزو فرادان در ده  
 بنزدیک دهم و خار که بکاشغر پیو ند و قصبه بگلور حاکم نشین از هند و راه رود کوپه ملکنند پنج بیشتر جاکتر گرامر بسیار شود و رفت  
 بار و لیکن در وقت زیاد از سه چهار روز و جو در کوپه سار به سال زمستان و بار و هنگام بارش هندوستان ریزش بار شود  
 و بار و خزان او بسر شگفت آو در گلهای ایران و توران و هندوستان در وقت فرس خود و صحرای کوه کوه میوه خود رسته  
 شفتا کو و ناشیانی خوب شود باز و جره و شاپین گزیده بهر سد کان آهین و در دراز بستی پنج کوه پینا از پنج تا ده خاور و سواد شمال  
 دریا شود کاشغر جنوبی بکرام با شتر کز و نورگل از کابل فرادان زرد آو ناشیاتی خوب قلمرو استوار دارد و حاکم نشین گویند امیر سید علی همدان  
 در اینجا رخت حتی بر سبت وادر ابکم و صیت بخللان بر و دند بهوایه او سواد آساکین سردی و گرمی شفته از و نیش از سه راه  
 ندر و یک از هندوستان رود از نادر البش کول نامند و دواز کابل یک راه و کسج و دیگر کز و نور گل و آسان ترین البش کول بیوست  
 این دشتی است میان کوه و دریا سے کابل و سند در از سه کوه پینا از بستی تا بستی پنج بکلی این مرکز دارد که در وقت بیان  
 کوه یوسف زمری را بنگاه و زمان میرزا اف بیک کابل از کابل برین سرزمین رسیده از دواز و سلطان که خود را از خزان سلطان سکندر



اودکوس اینجا با هزاره دوققان و علف نارا این دیار بخت این دو گروه و هزاره لشکر جنائیت سکوت آ آن میاور سے ہلاکوشان  
فرستاده بود و او این جامہ را ہزارہ سپہ خود کو کرد از او غلام بدین حدود نازد کرد از غزنین تا قندھار و از ہمدان تا نواسہ بلخ  
بجگاہ انیان زیادہ از صد ہزار خانہ و سویم بخش و سوار سپ و گوسفند و بزرگ و در ہر جرمی و در پندار اندہ گروہ گروہ شدہ اند و با ہم تردد  
و دمی و ترک شتی نمایند افغان خود را بنی اسرائیل شمر دہ افغان نام برد ملک دانند گویند اورا سلسلہ خود یکے سرن الحسن سر بنی  
منسوب بد و در غر غشت طائفہ غر غشی نسبت با و در ست سازند سوم بنی گروہ بنی سلسلہ خود را باورسانند و از بنی سر شلخ کہ بدین نام  
شد ہر یکے بنام کی از انیاکان خود دشناس الوس ترین طریق میان خرشین شیرانی و در شتر کاسی مخوجہ شکی کا فی ظلم بنی ہندو  
و اودوئی یوسف نے کلیا کی ترکلیا فی ہر سر بن پیوند سورانی کلیم درگ زنی افزیدے جلیا کی بچکی گرائی و در منسوب گار  
ناغر سوانے سچی بارن لب غشت گراید غارے لوی تیار سی لوحانی سر سوانے کلیم رب بنی نسبت دہندہ گز در دست علی غری  
کہ از افغانان بنی ست گفتے کی از فرزندان بنی داسن آدے عصیان شد چون سازد سرتہ نزدیک آمد کہ کشودہ گرد و اورا بد و چون  
بیوگانے دادہ پر دہ ناموس برآر ستند و از دہ سپہ شد غارے لوی سر دانی و بر بنی افغانان را قبلی پندارند و ان زبان کہ  
بنی اسرائیل از بیت المقدس باز گردید و بمصر آمد این طائفہ را کہ آمدہ ہندوستان اقتاد این دہستان در از شترانکہ و درنگانے  
گزارش گنجین گنختے برای شادابی سخن گزاردہ آمدہ خواہہ خضر فی قاتال سیدانے اورنگ کلکی الیسرائی بل و بر بنی مگدی ہیووی  
سیدی بانی تلک انداز عرب گلہ بان فوق باسے و دیگر صحرا شننان و ادان لیکن نہ بدان ابو ہی و در عبد کرد شاہ خیر بنی چاکری کہ

## شہر کابل

از چهارم قلم طول صد چار درجہ و چهل دقیقه عرض سے و چار درجہ و دمی دقیقه از گزین صراہی باسانیت گویند و زبان بنگلہ آری  
یا نہ دو کلین قلعہ ستوار و در مغرب رویہ آن قلعہ کو چھالیت نبض نبش ہانا یکے از فرزندو ایان پیش عمارتے اساس ہنادرہ بود  
بدان نسبت آن کو چھرا شاہ کابل گویند ہر کہ این معمورہ برفراز است و بچی گاہی از جہر شد و از غنائین مانند بر بنی ازین  
مشرق بر قلعہ بود بخسروی فرمایش درآوردند و در آمدن آن کشکما سے و لغیب رہن اراہی راج نزار باغنامی ل و در قاضی  
آرا و دومی شادابے بن شمر عشت افزاید کی از لندراید و بشہر آرا شدہ از شہر گندرو آل ابوئی سلیمان خوانند و دیگر از کی بہ خوب  
از پیش دروازہ دہلی بہ معمورہ شادابہ آرا جہے بلستان گویند گوارا و صاف ترازو لین و نیز در ان نزدیکی ماہم انکا جوی برآوردہ  
لیس سودمند پیوست آن محلہ الیت کلکتہ نام دیدہ دول از ان فیض برگیرد و از کہہ سر چشمہ بسوی شہر رود و بر سر کی خواہہ جو نام را الیت  
و در دیگر قدم گاہ خواہہ خضر پندار حامد و دیگر و در دوسے خواہہ عبد اللہ خواہہ روشنائی مانند خرد و چرمان پاستائی کا بل قن ہار و  
دو دروازہ ہندوستان بر شمارند از کی بتوران روند و از دیگرے بایران و از گاہبائی این در فرافخا سے ہندوستان از دیگرے کہ تو باہ  
و نیز چہمان نور سے بدین دورا ہ سزاوار و درین دیار لسان سرتند و بخارا پر گزشتن پنجاب و قزاق رالومان گویند و نیز آن را  
پرسا و در خواہہ مبارش بس نشاطا انگیز و در بنجا معبد الیت بزرگ کہ را کہرے نام مردم خاصہ جو گیان از دہ بخت بہ نیایش آندہ لوبان یک  
مثال از لغائات در روضہ نشین دزمان پیشی ادینہ لور لور و در جلال آبا و برت نہ بار و در ماہمان شدت بنو کشنگار را سرتند و  
و انار بید اند شود و در جلال آبا و باغ صفایا و گار بار شاہ نزدیک ادینہ پور باغ و فانیہ از یادگار ان خدیو گاہ جنوب کہ سفید  
ماہریت افزاید و برت ہیوگا کہ نشود و در خجبت بدان نام در شناس و در خجند و کو چھالیت ہر گاہ د کابل برف بار و بن نیز  
ریزش شود لوبان منہ لوبان فرامان رود علی سنگ در رعد الکامیک جاشدہ باب باران بوند و آب چنان صراہی میاں سرق

و شمال گد رشته بکتور در آید و در گوہ ہاے بزرگ برت آمد و در چشمہ رود ملی سنگ بومیان آنرا کا گویند و راجا قبرست مردم مکر  
از لہام چہ رنج است ملک شیر کویند و بیشتر مردم اینجا کاف را مین بر خوانند و لغات ازین صحت گزارش یادید کوہستان نیز راجا کاف است  
مردم بجایہ چرخ چلنوزہ سوزہ در دوشخی افزاید جا نوریت اورادہ پران گویند از شیب گاہ یک گز اندازید و از کند و نیز نیشی باشد  
کہ بوسے سنگ اندو آید چرخ موضعیت از لوان لوگر مولانا یعقوب چرخ بیمان مشرب بجاند نیز از قریب شہر اور کوہستان  
بجگاہ کاف و صحرانشین ہزارہ و افغان لوان ایسا وسطہ الیت میان گرم چور و سیر اول ہمار گذر جانوران را بجایند و در مردم غرت  
کشاکش کنند لوان بگلش ہفت ہزار سوار و ہفتاد و ہفت ہزار پیادہ ہمسند ہزار کس از ان پانصد سوار خلیل پانصد سوار شش ہزار  
و پانصد پیادہ و او نہ سہ ہزار سوار و سہ ہفت ہزار پیادہ کلیانی پانصد سوار و چار ہزار و پانصد پیادہ محمد زئی چار ہزار و چار  
ہزار پیادہ کمندی سے سوار و ہند و پنجہ پیادہ صفائی صدر سوار و یک ہزار و چار ہزار پیادہ فضل پنجہ سوار و ہشت ہزار پیادہ عطائی صدر  
سوار و دو ہزار و ہند پیادہ جعفر شمل سے سوار و ہند و پنجہ پیادہ شیراز بہت سوار و ہزار و چار ہزار پیادہ غنیمی و ہ سوار و بہت  
پیادہ جنگلی و وایت سوار و چار ہزار پیادہ عبدالرحمانی صدر سوار و ہزار و پانصد پیادہ آفسیدی پانصد سوار و دو ہزار و پانصد  
پیادہ درک زئی پانصد سوار و پنج ہزار و پانصد پیادہ لوان کرد و قلعہ استوار و دو و بیشتری عمارات سہ طبقہ و چار طبقہ +

## غزنین

از سوم اقلیم ہاے تخت سلطان محمد و سلطان شہاب الدین برحق این ولایت را از بلستان گفتندی و برحقی مقدار اراکلی بن ملاو  
شترہ حکیم شانی و سیارے اولیا را خواجگان درستان او برابر سہ ہزار و تیرہ نشان دہند و دوسے از شمال بجنوب سیر و کشتگان  
سربزرگ شاداب و کشاوند ان سرخ بسیار ہر ہر سال خاک نو آورند و کشت پذیر شود بہتیز از انہی کا بل ہر ہند و پنچ ہزار  
شود از اینجا ہند و کستان برند و دندان برابر قبرے بود کہ چون دود و پرو خواندے و جنبش آمدے از ہر و شش ویدہ دوران آگاہ ہوش  
شد کہ دستان سرائی و کارندان ان استخوان فروش است و نیز چرخ الیت کہ اگر قاز و رات و مان افتد شورش بر و برف بارنگی بید  
آید فرادان گل و ہار و خزان بے ہمتا ہلنے درنگ آہنیرے ریاحین از گفتار سیر و ن ہی و سہ گونہ لہر و بد و از قسمت بوی گل شہر  
آید آن مالالہ گاخواندہ و کان فقرہ و لاجورد و دروز و یک کوہ رنگ زار است آنرا خواجہ رنگ و ان گویند و تابستان راز  
نقارہ و جبل ازین رنگ زار شوند +

## لومان صحاک و بامیان

قلعہ صحاک از آثار پیشیان آباد و حصار بامیان خرابہ و از دہ ہزار کج در مجاور میان کوہستان جاہا کندہ اند و ہزارہ کج و  
نقاشی کردہ بر ان نام خوانند و در بامستانی زمانہ مسکومہ درستان مردم آنجا سیر و دی و متبہ شگرت ہر انجائی صورت مردیت بقدر  
ہشتاد و گرد و دیگر شمال زنے ب بلند پیچاہ گرویکہ و خرو سالست بقامت پانزدہ گز شگفت آنکہ در بھی قبرست و بمان آن تا بولی امامہ اند  
در ان یکے از غور و کان خواب و اسپین کس سالان آگاہ دل سرفازند آن اندانہ لیکن بزرگ ہر شہر غر و زمان بامستانی برخی و در با  
سلطنت و بدن را بدان اند و دوسے و بر زمین ہاے تخت بجا کہ سپردی سادہ لوحان ازین فرایندہ شدی و ارادت آوردی بہت  
لومان برین ولایت گردید جمع این را با بر بادشاہ در واقعات خرو و با و جہ و تمام شہت لک شہر خجی گافند کہ سہ لک بہت ہزار و سہ  
اکبر شایہ شود و بر پیہ نرخ چل دام یک کرد و بہت و ہشت لک و ام و در عہد اکبر بادشاہ جمع شش کرد و ہفتاد و سہ لک شش  
ہزار و ہند و ہشتاد و دوسہ دام قرار گرفتہ ہا مانا کہ گردی از ان شب کہ آبادی بر ان پایہ بود و نیز پشاد و برخی دیگر اور ان شہر ہ اند

و کاروانان عمل برادرانهم بدیشیان طراز نشانیگی نمک شست باشند

تذکره

عبدالملک بن مروان سال هفتاد و هفت هجری امیر بن عبداللہ از حکومت خراسان باز دشت کجارج بن یوسف نفی داد و غنما  
 بن ابی بکر مالسیستان فرستاد از اسباب لشکر اسرا تمام داد و باویند و بن جیل مرزبان کابل شد چون توانائی پیکار داشت گویا بار سنگ  
 چین ساخته راه برگزیده کار بر لشکر عرب دشوار شد و از توانائی خویش بجز گراییدند تا مگر بزرگنمایان هفتصد هزار آدم که سلاک و دیو حال  
 باشند داده عبداللہ بر آمد و شریح بن ہاشم بر آشفند تا آنکہ کین سال بدشتافت و مردان و فرستاد حجاج ازین آئی سرانش نمود و اوقات  
 باز گرفت و در سال هشتاد و محمد بن محمد شمش را باویند و بن جیل نامزد فرمود و سیستان و آن نواحی بدود عبدالرحمن  
 چون مجد و کابل آمد و در پیشین برگزید و از کار شامی بزرگنمایان برخی از سبازان را برگزید و چیرہ دستی مای شگاف نمود و در آن  
 غنیمت بدست آورد و از دشوار کار سے آن ملک را از دست برداشت و گاهشت را گشتن را حجاج نہ پسندید و بکتاب آمد و گویا شش فرمود  
 چنان بر نوشت ہر چند درین سال ترو و فرادان شد لیکن سراسر این برگشتن ناخوار آئید مجبور رسیدن نامہ باز کرد و آن ملک را  
 بتصرف در آورد و اگر از خود رائی و خوشین و بدستی بدین نگراید و کار را بسال دیگر اندازد و از منزل فرمودیم ہم لشکر سخی بن محمد  
 را سر خود و دست لغز مودہ اگر اندید عبدالرحمن از زمستی و دیگر ہرے ایمان لشکر کی تادل شدہ از جلیج روسے بر تافت و بکامل یعنی  
 کرد و بکجارج حجاج شد چنان قرار یافت اگر غیر و زندے یا بدتیج و چیرہ سیرامون کابل نگردد و بیج و بکلیف کند و اگر دین کار را بکلیف  
 باز کرد و پناہ دید و دستگیری نماید حجاج ازین شورش بر آشفند و در ظاهر تشرناورد گاہ از دست گشت عبدالرحمن فرزندے است  
 حجاج ہجرہ باز کرد و دیگر بنگاشہ کار از دست و آن ناسپاس را آبر و رختہ شد و بطلعت کت کہ گماشتہ او دست چاہد و آن  
 خسران زدہ دین و دنیا باند نشد نصرت حجاج عبدالرحمن ما دستگیری کرد و آیند و خواست کہ در پیش حجاج فرستد و زبان کابل ازین گوی  
 تیز دستی نمود عبدالرحمن را خلاص ساختہ بکامل خود آورد و چند بار دیگر باو روی آورد و پیش نمود و کاری بر ساختہ و در ستاد و جہا بلالی  
 بن جیل سخی شیرین و وعدہ ہا سے دل آویز و فریاد شدہ اورا دست پیش آورد و فرستاد او از فرستے کہ دشت در شامی او خود از انکار گاہے  
 انداختہ سفر پیشی اتلیم کرد و در سال صد و ہفت ہجری و حکومت ہشام بن عبدالملک امیر عبداللہ تشرے حاکم خراسان غور  
 و غرستان و ملک نیم روز کابل را بدست آورد و حاکم نشین خود ساخت و از ان پس ہزارہ در زمان بنی امیہ و بنی عباس حاکم  
 خراسان دشت تا آنکہ در زمان سامانیان آئین غلام آن خاندان جدا شدہ غزنین و کابل اقصی شد و دوم انتقال نمود و چون در گذشت  
 سیکسین پدر سلطان محمود کجانی دین و دیار قرار گرفت و ہم چنین در تحت تصرف غزنویان بود پس بنو رومان پس از ان بنگاشان ہنگام  
 یکے از ان تلج الدین ملیو زود و پس از ان بخوار دزمان و پس لشکر تا آن بزرگ چنگیز خان استیلا یافت و از انجا بدین حقیر حاکم ان باز  
 گردید و در زندان او سہیر آراشد و زانیانی چند در تصرف مادر شاہ و اکنون لاز الملک تیز شاہ بن احمد شاہ ابدالیست

چون اندکے انکم و کیف ہندوستان و صنوجات آن نگاشتہ آمد اکنون سمنہ از

احوال خزانہ و زیان این دیار را از ابتدا می پانڈوان لقلقم سوغ نگاہ کرد و دن

و بانباجیان ارجانی گزاردن ضرورت

تذکرہ احوال فرمان رومیان ہندوستان از ابتدا سے راجہ جید شتر پانڈوان

از کتب تواریخ ہند مخصوص مہاجرات کہ تاریخیت بزرگ و از کتب دیگر مہتر چنان ظاہری شود کہ سلطنت ہندوستان







و شکار که با اتفاق یکدیگر در صحرای پهنه دهر و دود چمنه رفته اند و در خواب یافته دست و پا بجا حکم بسته و در پیاسه گنگ انداخته با چون حرمت  
آتش شال حال آورده راه او پیش رفت و در هر مرتبه یکم سین سلامت ماند چون در تیر خشت جد شتر ابره دست قابل نهست و علی  
سنود و در کار جهانمانی و در شمشیر اقتدار او گذشت و در چون زیاده تر حد برده پی پی پیام که در مرا از سلطنت محمود کرده و در حق تاب  
اطاعت جد شتر در هر چه زمان خود را با یک میگویم در هر تیر خشت خاطر و شست پی پی پیام که در مرا از سلطنت محمود کرده و در حق تاب  
باشد جد شتر در هر چه زمان خود را با یک میگویم در هر تیر خشت خاطر و شست پی پی پیام که در مرا از سلطنت محمود کرده و در حق تاب  
از صحن و قیر و گاه و امثال فلک نمیکنند و بزرگانند پانده و در انجا رسید به طرح انعام از غنای قاپو یافته آتش در دهن پانده و در انجا رسید  
سوز خسته خاکستر شند و فرمان بران حسب الامر از لعل آورده عمارت صحن و تیر معنی تعمیر بنویسند و پانده و در انجا رسید به طرح انعام از غنای قاپو یافته آتش در دهن پانده و در انجا رسید  
و حلیه پروانه معاندان واقف گشته تیر در انجا دست کرده شبنم برست خوراک عمارت آتش در دهن پانده و در انجا رسید به طرح انعام از غنای قاپو یافته آتش در دهن پانده و در انجا رسید  
با پنج پسر خود که اتفاقاً در آنجا آمده بودند سوخته خاکستر که یک کسان در پانده و در انجا رسید به طرح انعام از غنای قاپو یافته آتش در دهن پانده و در انجا رسید  
تصور نموده خنده آهنگار در دهن رسانیدند و بیست شادمان شد و پانده و در انجا رسید به طرح انعام از غنای قاپو یافته آتش در دهن پانده و در انجا رسید  
معابد و اماکن متبرکه که هندو و سیر هر روزه سپرد و در دیوان و عمارت را می کشند و شیر و کرگدن را شکار و میکروند تا آنکه در شکر کینه رسیدند  
راجا در دهر و در انجا رسید به طرح انعام از غنای قاپو یافته آتش در دهن پانده و در انجا رسید به طرح انعام از غنای قاپو یافته آتش در دهن پانده و در انجا رسید  
با آئین نیاکان خویش فرمان رویان در می زمین را طلبید شش جشن عالی ترتیب داده بود تا هر کس آن در دختر پسند کند و عقد و زوجیت او  
در آورده و آن در دهر و در انجا رسید به طرح انعام از غنای قاپو یافته آتش در دهن پانده و در انجا رسید به طرح انعام از غنای قاپو یافته آتش در دهن پانده و در انجا رسید  
روغن پر کرده در چوب بر دیگدان گذاشته و کمانی در غایت بزرگی و سخنی نداده و مشرط نام و کوه که هر کس این کمان را زده کرد ماهی را از آب لاکه  
چوب بپایر زده و در انجا رسید به طرح انعام از غنای قاپو یافته آتش در دهن پانده و در انجا رسید به طرح انعام از غنای قاپو یافته آتش در دهن پانده و در انجا رسید  
سیدمان و در انجا رسید به طرح انعام از غنای قاپو یافته آتش در دهن پانده و در انجا رسید به طرح انعام از غنای قاپو یافته آتش در دهن پانده و در انجا رسید  
که در غایت سخنی بود زده کرد و آنچنان تیر زد که ماهی طلا از بالا لاسه قبضه جدا شده و در دیک روغن افتاد و نگاه داشت راجا در دهر و در انجا رسید  
نام داشت از میان چندین راجا می و الا شکره بزرگ باز دوسه قوت گرفت و تفکر گیان از وقوع این قوت و جرات آن گدا و دشمنان  
مانند و در انجا رسید به طرح انعام از غنای قاپو یافته آتش در دهن پانده و در انجا رسید به طرح انعام از غنای قاپو یافته آتش در دهن پانده و در انجا رسید  
هر پنج برادر و موجب امر او خویش آزاد و زوجیت خود را در آورده و در هر یک هفتاد و زو زوجیت مقور کرد چون در هستنا بود و خبر رسید  
که پانده و در انجا رسید به طرح انعام از غنای قاپو یافته آتش در دهن پانده و در انجا رسید به طرح انعام از غنای قاپو یافته آتش در دهن پانده و در انجا رسید  
سجا آورده و با ولایت را منتقم نموده نصف برادر چون پسر خود کمال داشت و نصف پانده و در انجا رسید به طرح انعام از غنای قاپو یافته آتش در دهن پانده و در انجا رسید  
در میان آورده و پانده و در انجا رسید به طرح انعام از غنای قاپو یافته آتش در دهن پانده و در انجا رسید به طرح انعام از غنای قاپو یافته آتش در دهن پانده و در انجا رسید  
راجا جد شتر در انجا رسید به طرح انعام از غنای قاپو یافته آتش در دهن پانده و در انجا رسید به طرح انعام از غنای قاپو یافته آتش در دهن پانده و در انجا رسید  
فرمان پذیر گردانید چون دولت و مکتب بسیار بهر سید جنگ راجا سولوچه حسن که اجداد او را میسر نشده بود اتمام رسانید و کجرا حو به خط  
هند عمارت از عمارت عظمی است که الواح الطمه بچندین هزار بر این میدهند و ظروف طلا و نقره با جمیع اجزای می کنند و دانه و خاوند  
اسلام غنای و عطر و دانه و اجناس نفیسه و رام العصاره انداخته خاکستر میسازند و عهده ترین شرائط این جنگ است که اجناسی در می  
زمین جمع آمده و تمام امور و خدمات می که آب کشی و طایم بر سر و آوند شوی و در کجرا و دیات بذات خود و کجای آن در دهن عبادت آنرا میسر شود

که حکمش بر جیح بلاد جاری باشد چون راجه جیشتر را فرادایان هند و بزم نمود حکام تمام عالم صلح و متقا بودند این جنگ حسب المدا  
 با تمام رسید در چو زمین نوزین جنگ آسمه شریک کار بود و از دین شکست و دولت راجه جیشتر عدالت کن و حد و سن بنامه گے دل  
 اورا خاشد چون رخصت شد و در مهستان پور رسید این در دول را با رفیقان خویش ظاهر کرده در براندختن مینا و دولت راجه جیشتر  
 مشورت کرد صلاح گهنگان بران افتاد که مجلس قمار گرفته و دران محل بازی بکار برده ملک مال اندوز قمار باید گرفت چون این  
 بنا گذارشته آمد راجه جیشتر را از اندر پست و مهستان پور طلبیده شد بعد از آنکه راز سخی مجلس قمار ترتیب یافت پاسبانهای ناراست ساخته  
 بکار داشتند چون نقد میر بران رفت بود که راجه جیشتر را برادران سرگشته باوید ارباب و آبله چای بیابان افتاد کرد و با وجود عقل و دانش  
 فریب عقل بازان خورد و هیچ خزان و دوانین دمال و ملک و اسباب تجملات سلطنت در باخت و از جمیع المایط علی الملک و المال  
 دست خود را خالی ساخت اسیات شد هر دو روز دست نشسته پامال و نئے ملک باو ماند و نئے مال و بد باخت باو سپهر ساز و  
 کج باخت باو خریف کجی از پیش شکست باو بخاند و رومی چه برخواست عجب پائے کوبی چون از ملک مال چیرے نامدا آتچنان مصلوب لعقل  
 گردید که هر چهار برادر و بعد برادران خود را پس ازان در ویدے راک زوجه هر رخت برادر بود و نوبت نوبت در باخت و توج این امر جیش  
 حیرت نظر گریان و باعث بزناسے او گردید و دو ساسن برادر و در چو دمن بے آزر می نموده در ویدی را موکشان دهنه گویان  
 دران انجن آرد و حسب الامر در چو دمن خواست که برهنه سازد و دران وقت آن منعیف حاکمش بود و بجناب از دولعی که ستار جیش است  
 مناجات کرده استر حاسے حفظ سر خویش نمود و تفرغ او بدگر گنجیب الدعوات متجارب گشت چون دو ساسن بے آزر مپا حیران  
 بدان او برگرفت بقدرت آبی پارچہ کجی بر دلا پشدر باز و دو ساسن رخت او از بدیش کشید و در میان آتچن در ویدی برهنه نشیند و شود باز  
 بقدرت آبی پارچہ و دیگر دلا هر شد بهین آتچن و دو ساسن لباس او برے آرد و از غیب کسوت دیگر باو رحمت میشد خبر نگار و کان  
 از بر آوردن پارچہ با مانده شد و آنقدر پارچہ از بدیش برآمد که از حد قیاس افزون بود و بقدر دو ساسن دست از باز کشید و حال  
 حاضران انجن از دیدن اینحال جیش بر بستند و در چو دمن و دو ساسن و رفیقان آنا از زبان لعنت بر کشا دند و در چو دمن از زمین  
 سخنان بیخ بنام طرینا در و با وجود گرفتن ملک و مال چنان قرار داد که یک بازی دیگر باید باخت اگر جیشتر بر دهر چه از ملک مال باخته است  
 باز از آن او باشد و اگر درین مرتبه هم باخت و از او دو سال مع برادران در صحرا بگذراند و سال سیزدهم در موهه بطریق خفایا سرود  
 و اگر در ان سال ظاهر شود باز دو از او دو سال در بیابان بوده باشد جیشتر که عقل او درفته و بخت او خفته بود بدین مشروط بازی را  
 در باخت و باقیامی عمو و شرط مع برادران در ویدی را مع او پیش گرفت در آتچال کرن که عمو بدخوا بان پانژوان بود و زوی  
 استنر گفت که ای در ویدے همراه پانژوان چرامیر می ملازمت راجه در چو دمن باش او در زوجیت تو در ویدے مقرر خواهد کرد  
 که آتچن ترا بقمار باز و نیز دو ساسن بر زبان آورد که پانژوان حکم خواجہ سرا بان دارند همراه آنا چه خواهی کرد می از با شوهریت  
 خود قبول کن تا با سوگی بگذرانی همچنان بدگویان و دیگر سخنان رکیکه لطنین و کنایه می گفتند و خنده میکردند پانژوان شتر منده  
 و سیر انگینده بود و بدین معین متوجه است که میزور بازی خود را تمام ازان هزاره گویان بگیرد اما راجه جیشتر درین باب اجازت  
 نداد و بموجب شرط از مهستان پور بر آید مع برادران و بوضو افتاد و گویند که چون پانژوان ازان شهر برآمدند تا گان زمین  
 بارزه آمد و برق و صاعقه بدون ابر ظاهر شد و غریزه با آنکه روز گرفتن آفتاب نبود تمام شکست گشت و در روز تازه از بالا بکمان  
 مسابت افتاد و بر کنار مهستان پور گردید و جانوران صحرائے بجای آب و آبدے آمدند و شغالان در روزیاز شهر رسید و فریاد کردند  
 و کرگسان بالاسے در وازد نشسته آواز نمودند و گل نیلوفر می برد و درختان و بیابان شکفت و آب دریا سرازید و لاجاری گشت

در دشتان میوه بی موسم بار دارند واده گا وخرکه و دیگر حیوانات غیر جنس زار میند و دیگر امور و آیات که باعث حمایت و امانت اند و شرف و دار  
گرمی و انایان گفتند که توبیخ این قسم خوردن عادات و ولایت میکند بر آنکه در اندک زمانی نشاست اعمال پس از در هر شش فاشیلات  
نظیر به خوار گشت و خودشان هم به پیچیدگی کار میانیست و نابود خواهند گردید با بکله پانزدان در صحرای طح اقامت انداختند پس از  
چند سال ارجن بقوت ریاضت خویش در اندر لک که عبارت از عالم ملکوت باشد بمن یک عصری رفته تماشائی آنجا گشت و راجه پدر  
ابرا در آن دیگر تاسی آینه شریف و بقایه شیر که عبارت از تیرینا باشد طواف کرده سیر ملک هند نمود و ارجن پنج سال در اندر لک بود  
اقسام فنون تیر اندازی از لالک آموخته با اسباب و تجهیزات بسیار آمده به برادران ملحق گردید با پانزدان و دوازده سال در بیابان عمل  
ششاق بی پایان بود و گذر ایندند و قاتع غریب و سوانح عجیب آفریدند و سال سیر و هم در شهر بیراهه رسیده به تبیل الهامی  
خود لک و راجه بیراهه شدند که سان و وجود این هر چند است و چون رفته چنان سیر و ده سال با اقتضای نظر گذشت  
پیام به وجود این فرستادند که حصه ولایت و ماموریت فرایند امانت قبولی نکرد و باز پیام نمودند که اگر حصه باشد بر اے ای مملکت  
منور و قوت لایق است بهر پنج برادر راجه موضع تعیین کرنا و اندر سه دوازده و اندر بیت حمایت نمایند تا بران قناعت کنیم و کار  
باجنگ و جدلی نکند و در جوین بنابر جهالتی که دشت و جلش هم نزدیک رسیده بود با آنکه پانزدان بر پنج موضع قناعت میکرد مسلح  
نموده ارا و جنگ را تقسیم داد و ارا طواف راجه و سایان و الا نشان که با او محبت و اتحاد با طاعت و اقلیاد و شش با عادت و اسرار  
طالب دشت راجه پدر ششتر از خورشید نشان و فتنه سان و اخلاص نشان خود که فرمان روحانی بعضی مالک بود و دستار و احانت نمود و در  
آنک زمان فی احوال و انصار طریقی پیش آمده کار طلب شدند بر چو که اجتناب از نقد مساک و دلچ سرگشتان شنیدند چون ساعت گذشت  
موانع عقاید نبود که اکنون بنام متغیر شمرت و در دشت نفی من اماکن و بزرگترین مبادی واقع شده و بقول دانشندان هند  
بر مساک ذریع آفرینش اوست در جهان مکان بار باره آبی موجود گشته حسب الامر مارے محل مجده هانجا با بجا و آفرینش پر داخت  
اعتقاد آنجماع آنکه هر کس از اهل نفوس و سان محل قالبی کند از آدن و دوباره در دنیا که عبارت از متناهی بوده باشد نجات یابد و  
و معنی بهشت مقربان غضیب و شود و اندان مکان عرصه کار گذار قرار یافته مسک پیکار چل و دشت کرده مسین گردید و طریقی آن احوال  
در بایه سراج از پنج هم رسیدند و در گذشت گرد و عیار و اکب روی زمین و آسان ناپیدا و از بسیار سرجوش و خروش نمود و شش و یوم لشکر  
هویا بود و صدای غفاره و نامی و لوله در زمین و زمان انداخت و هاس و هوای لشکر بان گوش فلک کراخت ایسات بر آنند و در  
سپه بوق و کوس به زمین آهنی شد سپهر آتوس به بلزید کوه و مجنبد دشت و غرور خرم آسان در گذشت و دشتی جنگبارت فراوان  
رنگ و زهر مغز بر دوازده رے رنگ و زهر یاد خرم و دگادوم به نریران بصیر او کرده کم به زفر یدین کوس خایه شکاف  
بر آنگند سیرخ در کوه قات و تیسو بخیز چون تند شیره و آرم و نقش از روی دلیله و زفر یدین کوس خالی مرغ به زمین لرزه  
افتاد و در کوه و دریا و خروشیدین کوس روئید کاس و نیوشنده را داد و در جان هر اس و زفر یدین مالک کشته و در قناده تپ  
لرزه بر دست پاست به تو گوئی که با قنات و زید و زمین بار و شد آسان برورید

### در شرح جنگ پانزدان

پانزدان لشکر خود را هفت بخش کرده و بر پیکار آوردند نخستین بمیم سین در میدان رسیده از فرقه هیبت از اهرم عرب میدان  
آنگند و از آن آید از هر لیاک فلان و کسان خود را بر چند گروه بخشید و در حلقه خانقا ترسان و لرزان گردیدند و در آن در دست  
گرفت یک ضرب چندین ارباب را با سواران بجاک میدان هموار ساخت و قبل و اسب ابرو شسته بر زمین انداخت و آبی بر کوی

از دوه کشت و بسیاری را از پشت استخوانها بر شکست و نیز از برین طلی که شیر زیان بگنج گو سفندان و سایه در افروز مخالف و آندوه ملک  
 بهیست اعدا از کیم نیست و از تیر خنک افتخات خون هزاران هزار کس بر زمین ریخت و گرد و گرد خالغان رخک پاک انداختند از شجاعت  
 خود آثار قیامت نمودار ساختند و چون افروز خورد از رتیب و تسویه نمود و هکله ای فیلان با کیم و بر گشتوان آهسته عقب بر پشت  
 پیاده سوار و پس بر سر دهن پیاو بر گشت تا هرگاه فیلان را بر مواز ان بگذرانند سواران و پیاده باز در بانال نایب آمد کار پروردگار  
 نایب دوسا که خود را بسا لارے و اسپه سی میگویم تمامه و در دونه اچار و کون و دوسا سن فکین پنج بخش گردانید بهار ان نکر و برید ان  
 رخا و در سره ای و در آن طلی که شیران را آهویا با زبان صغوت کلنگ را بریشان سازند صغوت با نژوان را مستغرق گن ایند و در کیم  
 که بر تیر خاگر و در شیشه ابدار بر خاک انداخته جو بهای خون روان ساختند میگویم تمامه کار پروردگار و در پیانموده نوسه جنگ کرد که در سره  
 را تاب مقاومت با او نماند گویند که هر دوزده هزار کس را بقوت سرخی شرامت و دوز و باز و شجاعت بر خاک پاک می انداخت  
 دوه روز علی التواتر آنچنان مردان را بر دوسه نمود که زیاده از یک لک صاحب ارابه و فیل نشین و سپه سوار از دست گرفته شدند  
 بهین آئین ببادوران رزم از آمو لادوران عرصه و غامبان خود خوخته و امتیاز میگذاشتند و شتاب داشتند و بهار آمو و قتل و خون بهم  
 میرفتند و بنوسه گرم کارزار و آمو پیکار بریدند که گویا ستانند یا رستم دستان و افلاک با حین کوکب لظا رنگه بود و زبان  
 سیف و سنان مدح سرائی مبارزان می نمود و طبیعت پر راز را به بر لب جامی مهره همه شتر تاجه آرد و سپهر القصه تا همه  
 روز علی الانفال محاربه صعب از هر دو طرف جهان روست و او که شرح آن از کتاب مهابرات باید جست بیان جانفشانی  
 مردان آن میدان در دفتر با کمالش ندر ادا از آنجا که در لوحه تقدیر فتح و نصرت بنام را چه جد شتر پشت گشته بود و دوز باز دوسه  
 اقبال توت سرخی طالع بے زوال بر در جو من و دیگر مخالفان ظفر یافته غالب آمد و روز هجدهم در جو من از ضرب گلوله شکن  
 صیم سیمین باقی حال قالب مٹی کرده بمکافات اعمال شنیعه خود رسید و نیز برادران و خوشان او که با او در ناخوار میا  
 رفتن بودند بجزایه انفال رسیده رخت آبی بر بستند و درین جنگ پیچیده جیوهی که با اصطلاح اهل هند عبارت از بسن یک هزار  
 و سه صد و هفتاد و فیل سوار و صیمین هفتاد و مبارزان ارابه سوار و یک لک و دویست و شش هزار و سه صد و سه سپه سوار و سه لک و  
 هشت هزار و پیاده و حدود یک جیوهی بجهنم پنج لک و جمیل و هشت هزار و یکصد و بیست نفر باشند و باین حساب از لشکر بانیان  
 طرفین نو و یک لک و بیست و هشت هزار و یکصد و شصت نفر آرد سوا می فیل و سپه و غیره جو انات که بر مرصه پیکار رجح آمده  
 بودند و در پیچیده روز هجدهم با تلف گشته راه پیاسه سرجل عدم شدند غیر از ایزد کس که زنده ماندند از آنجمله لوگوشن و رنج برادران  
 و ساگان جاد و هفت کس از طرف پانژوان و کربا جارج برهن که استاد طرفین و صاحب سیف قلم بود و استقامان پسرو پنهان جارج  
 که نیز استاد طرفین بود و کیرت بر اجا دو که از جمله ابطال رجال رسته و داشتند بود و در جیش برادر غیر ادرے و دوز و من پارس  
 از طرف کوردان الحوض آنکه کارزار بر روی کا تا مد که بعد از ان تا حال که چهار هزار و هشت صد و شصت و پنج سال مخفی میشد و در بنگر  
 پیکارے نشان نمیدهند با آنکه راجه جد شتر اگر چه فتح و نصرت یافت آن از فرود شدن عالم دنیات علی انخصوص گشته گشتن  
 برادران و خوشان و دوزستان و متبسان و از انهم زیاده تراست اتصال مربیان و مرشدان و تادان مثل بیکه تمامه و در دوز  
 جارج و غیره نهایت متاسف گشته نظر بر بے بقائی دنیا و دشوهر کشی این بیوه عروس نما انداخته دل از تعلقات برگرفت و خواست  
 که ترک علایق نموده تلامه و تدارک بر دویاسی نفس الامریا و ادات شاق و ریاضات مالا یطاق نماید لیکن بمیکه تمامه که در بنگار  
 اقتاده رسته از حیات و هشتاد و فصل و لپندریه و مواعظ بے فایده و از ان و دوسه باز داشتند و در غیب با مو رسالت

و جانا و اسی دولت بود الت و نعم خوار سے رحمت و انواع تصدقات و خیرات که تفضیلش در کتب بطور اذیت و خصوس مباحث است و مرصود  
 بنگار داری بر من گویید راجع به شریک و سبب حکم اول و ثانی را در سلطنت گذشت از دستاورد که در سلطنت بود و باز دست هر شریک خود سید و در کشت  
 شدن و وجود من و دیگر پسرانش عذر یا خود است و بعد از اجازت یافتن به شریک است و امر به جانبانی بر وجهت با اتفاق هر چهار برادر خود که کلمه نامه آقا  
 و کتب بنویسند و دستور او صحت هر یک مشهور است اکثر ملایک مادر خود که تصرف خود را کرده و دیگر فرزند و پسران را بر فراز آن بنشیند و در آن  
 چون بیاس یو بر این چند نفر کشته بود که اگر جنگ اسو سیده به تقدیم رساندند و نشان خاطر او که از کشته شدن برادران خود خوار و در دفع خود  
 و نیز گفتار جرات منقده و موجود است و با صلح هندوان این جنگ عبارت است از عمل مخصوص آن برین عبارت که ای بر من و من  
 به بیستی او صحت که آنهم چون عتقا غیر از نام نشانی ندارد و هر رسانیده مطلق العنان گردانند و فوجی عظیم از بزرگان صف شکن و دلاوران  
 تنخ زن و دنبال آن تعیین میکنند و آن اسب باره و خویش در تمام عالم سیر کند هر جا رسد حکام آنجا خبر یافته با استقبال شانند و هنگام  
 نمایند هر که اختراعت در زد و یا آن اسب سوار بر مساکر سینه و ناله اسب با سینه مال و دیگر شوال او بر درخت او را بر سر رسانند و آن کس را  
 سحر کرده اند و همین آیین فرزند و پسران عالم را صلح و متقا و نموده بیکسے خود برگرد و در این جای کسی که میسر تواند شد که حکم او بر تمام عالم جاری  
 باشد و بنویسد و در حق او چه شریکین عقیده است که هر حکام اقالیم سید غالب آمد حسب الامر باین یو تقدیم جنگ سوسیده عقیده صلح  
 مطلوب فریاد آورده اسب بر صورت این صفت که فقر و جنگ باشد و گوش راست آن پاه بود و بر سرانیده بقاعه سبب سر او در جبین  
 برادر خود را با انواع قاصد و ناله و شین که اسب مذکور در سر ولایت که میسرید حکام آنجا با استقبال برآمد و ملاحت می نمود امری که یا را بنویسد و کلمات  
 و اخوات تواند دید تا آنکه ارجح نبال اسب سیر لکات عالم نموده فرزند و پسران هفت کشور را صلح و متقا و در فقر و اجناس سیران از حد  
 قیاس او بر و بار بر سر پیشکش بدست آورده بعد از یک سال بلا از دست راجع به شریک سیده و مورخین و آفرین گردید راجع بر این جنگ که اینجا می گذشت  
 تقدیم رسانیده آنقدر خیرات و او که بهر همان اطراف ملایک و فقر و سالیکن از آزادی میاد شد و بعد از فراغ ازین جنگ امر به جانبانی بنویسد  
 عوشره عالم را بشده عدالت خود بر فرد مورد ساخت و عهد او باران مایه و قوت و بدو قوت خواش مردم می بارید آنست خط و باره بنید از زمین  
 هر کشت پذیر و حوا تمام و کمال مرز و معرعه شد و زحمت و دانه با سے خیرات با سیده و تر میشد و بدخ و بدخ سر سبز و شاد و ب بود و خوش  
 و طبع و در کمال فریبی و خوشه سله سیر و طبع و در ابل حرفه و صنایع از کما سبب خود با سوس و مند و لطافات و عبادات مشغول می بودند و خبر  
 در وی و راهبری کسی نمی شنید و عالمیان در حصا و امن و امان کامران بودند و طبیعت زحل او شده باز سخیف و جنت گنگ و ازین بشده  
 شیر سیر و نیتی شحال که نه امن در از کنند زمین بد و پیچیده نه آن فرزند و برادر و چنگال نه گویند هر روز شهادت و هزار برین زمانه و فتنال  
 او بر می یافت و دیگر محتاجان نیز بقدر قوت کامیاب بودند و رستی و برکت گوی جهان و پشت که در تمام عمر زمانه با طوشت کتب نیال و غیر از  
 رستی حرفی بر زبان نمی آورد و تقدیم خدمت هر تراشت هر خود و منصب العین خود گردانید و حصول رفعا منده او را بر جمیع امور مقدم  
 سید شت و امر و جانبانی بر موجب مکش سر انجام میداد و کلید هیچ خلائق و کارخانجات بدست او داده و متقا گردانیده بود و هر تراشت  
 نوسه زندگ می کرد که در زمان سلطنت پسران خود این قسم حکومت و در وقت سرش بنویسند و چون شانزده سال بدین سنوال گذشت و در کس  
 بهمین نهاد خود او که در هر تراشت را اصلاحی نبود جز در تمام آنچنان بر بازو سے خود دست زد که آواز آن در وقت بر زبان آورده که این  
 بازو سے من اهانت که یک صلیب بر هر تراشت را با لشکر آتنا بکشت و هر تراشت از شتلع این سخن غنا گشت و مزایده بران تاب بود و  
 آنا نیا و در از بخت ترک تعلقات نموده مع زوج خود کند و مار سے کشتی مار یا نژد مان و پدر برادر خویش و در هر طرفه و نژد مان و در  
 اشتغال و در زید بعد سه سال بر کنار تالاب تنابیس و بقعه سے در دروار گنگ جهان گذرانید و پدر و نمود و چنانچه بیاس یو بنویسد حقیقت و

احوال پانژوان و کوروان و دیگر حکایات بدلیه مختل تحبیر در آورد و کتاب مهابارت متضمن نیز در باب ششربیک لک شکونک سرت  
 کرده از جنگ ششربیک هزارا شکونک شرح حقیقت و طریقت و آئین خداجوی و خداطلبی و ابطال ایزدپرستی و عدالت و فساد و  
 سفارت و کیفیت کنگلی عالم و وجود عالمیان و سبب و چهار هزار شکونک متکبر مجازبات و تفسیر این کتاب مهابارت آنکه معنی مهابارت  
 و معنی مهابارت جنگ است چون نیکو نگارهای عظیمه در آن کتاب اندراج یافته از نخبه مهابارت موسوم گردید باینکه یودرین کتاب  
 ولادت الله خوشتر از دوزخ و بطور غریب نیز آورده پس این بطریق جمال آنکه در آن عظیم الشان در چند بری بود و زری در صحرای شمرت  
 شکونک شتهالان گشت در آن حال که با او اخلاص بسیار داشت شصت غالب مدد انزال شدند و جهان آب منی را  
 در برگ دشتی گذاشته حواله شاهین که بآن شکونک و دیگر فرمود که در حرم سراسر غنیمت بود و برساند شاهین که کشور او میان دشت  
 حسب الامر راجع آن برگ را بمنقار گرفته به پرواز در آمد و در آنشاهی راه شاهین دیگر او را دیده دانست که طعم در منقار او است از غنیمت  
 با او رسیده در آن دشت اتفاقاً در آن دشت پرواز در آمد و در آنشاهی راه شاهین دیگر او را دیده دانست که طعم در منقار او است از غنیمت  
 و همان مایه افتاد باروت ایزد مایه حامل گشت و بعد از دو ماه مایه بدم صیاد آمد چون صیاد شکونک مایه شکونک پسر و دختر  
 بطریق توامان بدست آمد مایه گریه جزین شده آن پسر و دختر را بلا دشت راجع برده حقیقت لبرض رسانید و چهره لبرض زندی خود  
 گرفته من که در سن کیمت مایه اگر نیند نام نهاد چون کلان شد ولایت کنار در مایه سبیل بجا گریه رحمت ساخت آن ولایت بنام مایه  
 داده بنام سبیل مایه پسر نیکو شمرت گرفت و در آن دشت را قبول کرده مایه گریه آنرا لبرض زندی خود پرورش نمود چون بوی مایه لبرض  
 می آمد از نخبه او را بجمود رسد گفتند و چون گند مایه گریه اند و دشتی خرد رسد گرفته صادر و در او را از دریا گذرانید می دواز  
 ایچکس چیزه نگرانی چون مدتی گذشت و آن دختر بیکه بلوغ رسید و زدی پارسین میکیت بن لبرض بن برهانکه نریمان  
 بزعم اهل هند بیکه باراننگان درگاه ایزد رسد بود و در مایه عبور نمود و دختر را دیده و فاصد مایه شمرت با او شد و دختر از مصلابت و مهابارت  
 عابد ترسیده التماس نمود که مرا از تقدیم امر شریف انحراف نیست اما از مرد میکد استاد و اندر شرم دارم پارا سر لقیقت باطنی خود علی بکار برد  
 که ابرسیاه پیدا گشته عالم را چنان تیره و تار ساخت که بیکس اچست و کشش بنظر نمی آمد و در آن حال با آن زن صحبت و دشت چون فائز  
 شد چنان زمان پسر و ولادت یافت و چنان وقت آن پسر بسان جوانان چارده ساله گردید و پدر و مادر را بیکه نکرده نصحت حاصل  
 نمود و در جنگل سخته لبرض و حقیقت مشغول گشت پدر نام او بیاس دیو گذشت و از تصرفات باطنی پارا بیکس از صحبت این مهران  
 با آن دختر و ولادت او آگاهی یافت و غنیمت بکارت همچنان ناشکفته ماند و بر مایه که از پدرش می آمد بوی خوش مبدل گشت و این همه  
 مقدمات را که تجرید آمده زیاده از یکپای کشید و ثانی الحال آن دخت در عقد و صحبت راجع است و در آن دشت علمای هند که بیاس  
 دیو بعد ولادت در صحرای دشت لبرض و حقیقت مشغول گشت پدر نام او بیاس دیو گذشت و از تصرفات باطنی پارا بیکس از صحبت این مهران  
 انجلا پذیرفت که جمیع علوم ظاهر و باطنی مثل الهیات و طبیعی و ریاضی و منطق و مناظر و سائر علوم متعارف را بر او کشف بود اگر چه  
 در بدایت ظهور عالم و عالمیان بموجب الهام الهی بیدار برهما که در لویه آفرینش مخلوقات او را میباید ظاهر گردانید تا بیاس دیو از  
 چهار نخت ساخته هر یک را با ساسی موسوم گردانید یعنی رگ بید و سیام بید و جرجیمه و اخترین بید و هر چهار بید را در عالمیان شائع ساخت  
 و کتب دیگر که پسران و پسرزادهای برهما از بید که استنباط کرده مرتب نموده بودند و از انقلاب او دارا از انان میدون نمود  
 گردیده بود و مجدداً بر مایه ظهور و بروز او و کتاب مهابارت که حقیقت آفرینش اهل فلک اهل خاک ظهور عالم عالمیان و اول  
 پانژوان و کوروان و حکایات بدلیه دیگر در منبرج است از تفصیفات و دنیای بیانات شاستر که در علم الهی و طبیعی و منطقی و ریاضی





عوا میگرد که من خانه را فروخته ام نه خود و رفیق من می گفت که من خانه را با عیال آن خیره رفیقیت داده ام این فقره قوی  
 بین مقدمه باز در حکم عدالت راجع بر جوش گشت و دو عوا و رفیقین بر عکس وضع نخستین بطور بیست داشت که برگشت  
 و در کجاست ازین جهت دل از تعلقات بر داشت و ایضا در آن ایام خبر ملکات تماشای جادوان در فتن سرکش  
 بشر حکم در مباحثات مرقوم است بسبع راجع به شتر رسید قباوی حیات در پیش تنگ آمد و عالم در نظرش از مایه عرو  
 ترک سلطنت نموده توشه آخرت بسیار دین

### فکر سلطنت بر بخت بن ابیجمن بن ارجن و ترک تعلقات ماندوان

لنما بر بخت بن ابیجمن بن ارجن را که از اولاد پسر شیخ برادر غیر از دولت بنو دشت فرزانوی بر پیشانی کشیده و همچون دهر رستم  
 را وزیر مدار علیه ترک جهان بینی نمود و گوشواره از گوش و حمال جواهر از گردن و بازو و لباس شاهی از تن بر آورده پوست درخت  
 پوشید و برادرش نیز شازدگی او گرفت و با اتفاق یکدیگر از شهر بر آمده و بهر اهل اندام و دوان و زنان عقب ایشان می رفتند و بی اختیار  
 گریه میکردند راجع به اولاد اساموده و داغ کرد و هر شیخ برادر و دروید پسر زوجه ایشان یک باب مشرق روان شده و سیروایت بگال  
 و آن حد و نموده در گردن آمدند و تمام آن مالک را گشته بگزارت رسیدند و از آنجا بدو کار آمده میاد دهری کرشن و بجلد گریه با کوفه انداز  
 سیروایت شمشیر و ملتان و پنجاب نموده در کوه بدری رفته ریاضات شاق کشیدند و بکفایت عصیان ابرار گناهان که بر دوان و خوشان  
 را گشته بودند خود را در کوه برت که آنرا پانچل گویند فرو بستند و ابدان خود را بکفایت عیشانی مانند برت گذاشته در دنیا نیکانای دور  
 آخرت رتبه بلند یافتند مگر آنچه شتر در برت گذاشته نشد با بدن عنصر به بهشت رفت اشیاء بمرد و بر و دنیایکی سبب به  
 چنین نیکانای نبوده که در هر یک نیکانی که تا این زمان به چرخ و شمشیر و شمشیر بود نام شان به ایام سلطنت گوردان و با عیال و اطفال  
 و دیگر هفتاد و شش سال در وجود من پس در شتر شست بختانی میبوه سال و راجع به شتر لب جنگ مباحثات و گشته شدن و جو پس بی  
 و شش سال است و مجموع یکصد و بیست و پنج سال به شود و در زمانیکه ماندوان ساک گوردان محارب بر و دوان پسران به سر شیخ برادر تاملی  
 در روز مگاه گشته شدند پانچوان سبب بی اولاد است که سه خاطر و شگفته دل گردیده تخم هزاران غم در زهره دل گاشته محض از غنایات  
 از دایه امید و آشنایان تقدیر برمان رفته بود که مدت متوا می فرزانوی و نسل پانچوان باشد لکن ایضا از غنایان بخت بن ارجن  
 در آن وقت که ابیجمن در جنگ چکا پوه گشته شد عالم بود و بعد از تقاضای مدت و بعد از طلع اول پسر سعادت از ولادت یافت نام آن را  
 بر بخت نهادند پانچوان که از نسل نام امید بود و بدو بدو این مولود زندگی از سر گرفتند و امید و ارجی نام و نشان گردیدند و اوضاع شادمانی گردید  
 بدین بود و امید به سبب امید است و در پس فطرت سبب خورشید است به انقص بر بخت در صورت به سیرت زیاده و زور  
 قوت به به بهتا بود و بعد از آن که پانچوان رخت بستی بر تن کرد و ارجی جابانی گشته با جایی در ارم سعادت و جهان داری کوته لغرض  
 و اگستره و دعیت بروری نام خود و آبای خویش را روشن کرد و بیست آسود جهان بدولت او به افروخت نظم طلعت او به  
 راجع بر بخت هم آشنایان خود شکار دوست بود اکثر اوقات در صحرا رفته بدان کاشت خال ناشی و از احوال رعایا خبر گیری و مخالفت  
 عابدان که در میانان به باطن مشغول بودند نموده چون رسته بدین خط گذشت روزی به باطن محمود بزم شکار به بر دوان ماند  
 و آب و سبزه تیر از دست راجع به خبر و بر میدوید و هر دو در دیر راجع تعاقب او کرده آن قدر راه برید که از لشکر خویش جدا افتاد و از بسیاری  
 تنگ و دوخته و گشته گشت بهای آب به هر طرف میدوید و رفتار لگزش بر و دین به ریاضت کشش افتاد و بر و ساد طاعت مختلف نوازیه  
 ریاضت بوده اوقات عزیز را در یادرب العباد بر می برد و فرخا آگهی از جبین اوضاع و شکوه عرفان بناهای از پیشانی نورانی اولاد

محاسن سپید برگ و چہرہ نور انیش مانند خط شاعری از نور خورشید ظاہر و فروغ حقیقت از ناصیہ خاکستر کدوش لبان آتش بہرہ  
ایسات در خاک شگفتہ ہستیانی + در گردن ہفت آسمانی + از خلق شستہ بر کمارے + و در خلق گشتہ ہجو تارے + راجہ آن  
عبادت کیش را دیدہ از اسب فرود آمد و طلب آب نمود و در ویش از سبکست فرق عبارت بودند است کیست و چه سبکبید را جبکہ از  
آتش شگفتہ برشتہ بود و از غم مضبش شمشد در کشیدہ مرقہ مارے را کہ در آن حوالی افتادہ بود و گوشتہ کمان برداشتہ و در گلے آن زاپہ  
انداخت و از آن مکان یکسکن خویش را ہی کہ دیدہ و در ویش بچیان بکار خود مشغول و مار در گلوش آویزان بود و سبکبید را جبکہ از  
در گوشتہ عبادت مشغول بود آن را سرنگی گفتندے اتفاقاً وہ ان روز از عبادتے کہ دہشت الفراع یافتہ شادان و فرحان بقصد ملاقات  
پدرے آمدے کہ باو گفت کہ راجہ پرتھوی مار مردہ در گردن پیرت انداختہ رفت سرنگی شنیدہ ششنگ گشت و بر کمار آب رفت بعد  
حسل بجا بہ احدیت مناجات نمود کہ ہر کس مار در گردن پیر بر سر انداختہ بعد ہفت روز چنگ مار مارا گردیدہ برخاک ہلاک اندازد  
و عاسی اوستیاب گشت چون از مناجات فارغ گشتہ بخدمت پدر رسید دید کہ کمان بنطار ریاضت مستغرق است و مار مردہ در گوش  
آویختہ از دیدن این حال با دزد اندک در گریست کہ پدرش از این حال باز آمد سرنگی گفت ای پدر ہر کس کہ در گردن تو مار انداختہ من  
اورا دھلے بگردم بعد از روز گشت و گفت بسا رہبر کدی کہ بر چو راجہ عادل رحمت پرور کندگان خدا در سایہ دولت او سوارند  
و عاسے بدینودے کی از خدمت خویش زور را جبر فرستندہ اورا بر بغرن پسرخود اگی داد راجہ باستماع این خبر خبتای دھم گردید کہ کی ملک شصت  
عابد سوارے از دھل آمد و دم آنکہ بنفرین استیاب الدعو اتی بعد ہفت روز زمان گذران را بدیدہ و باید نمود و فرستادہ در ویش مار  
رخصت کردہ بمشورت ارکان دولت و دھیان مملکت ستونی در میان دریای گنگ ایستادہ کردہ پارہ عمارت کہ سبکبید مار و بجا  
متصور بنا شد بہر ان احداث نمود و با مصاحبان دانش پیشہ و خود مندان درست اندیشہ دھان مکان شخص جت و خواست کہ رتہ  
تقدوا و عانایہ و دھو اشے آن جمعی کہ از افسون خوانان و مار گیران و دیگر مستحقان مقرر کردہ قدغن نمود کہ بدون امر کسے انگذارند  
کہ دھان مکان تو اندر رسیدہ و مارا بیکہ در دفع سم مار عجب بود و خود موجود ہشت و در ان ایام غیر از اورا رب العباد هیچ کاد نہ پرداخت  
و اصلاً چینیے بخور و تاشش روز دہین آئین گذشت چون روز ہفتم در رسید چنگ مار بکلمہ آفریدہ کار بصورت آدم گشتہ بقصد ہلاک  
راجہ از دھان خویش را ہی گشت در اثنائے راہ دہشت نام حکیم کہ با اعتقاد خود گو با معجزہ سیحانی دہشت با چنگ طاقی گردیدہ مارا زور رسید  
کہ کیستہ و کجا میردے حکیم گفت شنیدہ ام کہ راجہ مارے بنفرین ریاضت کشیدہ خواہد گردید میردے و م تا آن راجہ را کہ از فیض عدل نفس  
از بدوستان در ہمدامن و امان ہستند بعد از ان کہ مار بگردہد و او افسون چارہ گرے نامہ ہی گفت آن مار کہ راجہ را جہر گردینہ  
اگر تو این قدر قدرت ارے کہ گردیدہ مارا از دھہ گردانی بالفعل این درخت را بر ہم خویش خاکستر میانم تو افسون خود را با امتحان  
در آراین گفت و درخی سا کہ اماند چتر سلطانین مدور و بر خلق سایہ گستردہ و از غایت بلندے شاخہاں باطلو بر رسیدہ و بخ و از شاخ گاو  
زین دویدہ ایسات گذشتہ شغل زین فیروزہ کاخش + ہلاک گشتہ کجھکان شاخش + چو سکان صوامع سبر برشتہ ہر جنبش  
تیز و جدے پر خروشی + ستادہ در مقام ہست قامت + فلندہ بر زمین نفل کرامت + پی بسیج بر کس زبانی + ہننام زید عجب  
سیج خوانی + فی الفوہ آتش زہر خویش خاکستر ساخت حکیم دہشترا اہمال بیامن افسونی کہ میدہشت باز آن خشک البطرن  
کہ استادہ بود درست نمودے آدمی چند کہ بر شاخہاے او ہنرمے بریدند و انوار طیور کہ بران آشیان دہشتندہ تمام  
مشارت مثل مور دگس و عسکوت و غیر ہم کہ بالاسے او دے دویدند و ہر خاکستر شہہ بود و خلعت ہستی تبار کی پوشاید چرخچک  
از دھہ از شاہدہ این کار در گرداب جبرت فرو رفتہ باخود گفت کہ راجہ را باقتضاسے اجابت دعاسی بدعا بدہنمان خانہ صر

باید فرستاد اگر ان حکیم پیش راجہ برسد باک از دشوار است فکرے باید کرد که حکیم نذر راجہ نرسد آنگاه دشمن تر را شود گفت که تو نذر راجہ  
 بغرض میرود که چاره زہر من نموده زہرے بگیر سی ہر خواہی این جا از من بگیر و بجای خود برگرد و ہنسر با خود گفت کہ اگر اجل راجہ برسد  
 استافسون من سودی نخواہد داد اگر شفقت ہم رسد چہ دادم کہ چہ خواہد داد و نقدے را کہ بچک خاطر خواہ من میدہد گذشتن در بے بیعت  
 کشیدن البی است و منقلب حرص و طمع گردیدہ با بچک گفت چہ میدہی بدہ تا بجای خود برگردم بچک خوشوقت شد چہ ہر بی بے بابا داد  
 داد و گفت خاصیت این جوہر آنست کہ ہر چہ از خواہی بتو حاصل شود دیگر با تو شرطی کنم کہ ہر گاہ مرا طلب کنی نزد تو حاضر شوم و در حق  
 کہ بفرمانی بقدریم آن منت کشم و ہنسر آن جوہر را گرفتہ برگشت بچک بجمیت خاطر در ہستنا پور رسیدہ دید کہ راجہ در جای محفوظ ظانست  
 در نیدہ مار گیران را فسون گران اطبا و حکما بر دوشان نشسته اند و نوعی احتیاط بکار برے برند کہ احدی سے کہ آن نتیقہ اندر گردید بر بہمان  
 بید خوان را دید کہ نذر راجہ آمد و رفت داشتند بچک فرزند ان خود را طلب داشتہ ہر یک را بصورت برہنہ راستہ بدست ہر یکی سودہ داد  
 چون بر بہمان ممنوع نبودند از در بانان و لگا بہ بانان اجازت گرفتہ اندرون رفتند و خود بصورت کک خروسی برگردہ دیوان کی انہو ہدایک  
 بدست فرزند ان خود دادہ بولہ شستہ بہان گشت فرزندانش کک بصورت برہنہ تنہا شدہ بودند نذر راجہ رسیدہ دعا کرد و ندیدہ سواد بالطنین مخفی  
 گذرانیدند راجہ میدہا بار او زراختیہ نخلکہ آن یک سودہ آخرین کہ در ان بچک بہان بود برہی خود بدست بچک بصورت کک خروسی برگردہ راجہ  
 کہ کک ادیدہ بجا نرزان گفت کہ ہفت روز کہ مدیش زادہ گفتہ بود گذشتہ اکنون آفتاب خیز و سود طلب کہ گفتہ آن برہنہ حادہ و دفع نشود چشب کہ  
 برہنہ کک بچک باشد و دیگر دو کک ابرہہ بہت برگردن خود دہند در ان وقت بچک خود را در خایت عظمت و مہابت ظاہر کردہ بر راجہ چیدہ گردان  
 خود را بلند بردشت و سر خود را بگردن راجہ نہاد و بگردہ دستہ ہر دو گشت و از تاثیر نرہنہ آن مار در ان مکان آتش گرفت و بر بہمان کہ در محبت  
 راجہ بودند تعمیل اذان جا بجا بخنیدند و تمام آن خانہ سامع راجہ بہ بخت دستوفی کہ بر ان جاتی برای بودن راجہ عمارت کردہ بودند بصدر  
 افتاد کہ آوازی چون صدای صاعقہ از در آمد در ان شب ساکنان ہستنا پور از کمال بہشت خواب نکردند و در دیگر جگہ سوختہ راجہ را  
 بر آوردہ در آب لنگ انداختند چند روز کہ راجہ در انجا متحرک بود با شمع ماجرای احوال ہلان خوش و بدینست شام کہ برہنہ  
 استماع آن شمرجات از تعلقات بہت و نتیجہ رستگاری از غذا بہ عقی و کتاب بجا گشت کہ مشتعل بر جلال علوم و مخفی احوال ہر یک را شن  
 نذر ارباب ہند معتبر و بزرگتر است اشتغال میدشت و جامع آن سکندریہ بن بیاسد بود و در چان ایام است کہ در ان مکان آنیس  
 صحبت و رفیق انہن بودہ و از ان زمان در ہندوستان و ہندوان مشہور گشتہ بدست سلطنت راجہ پریجیت شصت سال

### دور سلطنت راجہ جی پسر راجہ پریجیت

بعد از آنکہ راجہ پریجیت بنوعی کہ نوشتہ شد درخت ہستی بر بست امر او وزیران اتفاق راجہ جی جی و کہ خلف بزرگ را بدو بجایان  
 پدر گردانیدند کہ خدمت بر میان بستند و اطاعت اورا سادت شمرند این راجہ با خود در سالے انجنان ضبط و بطلان احکام  
 سلطنت و بندوبست اطراف ملکات کرد کہ احدی را یا ر ہی تخلف و اخراجات نماند و رعایا و بر ایا و ہمداسن و امان آسودہ نگونید  
 بعد چند گاہ راجہ در ولایت شمال لشکر کشیدہ فرمان رویان آن دیار را بعد بحار بہ مطیع و متقاد خود گردانید و مالک قصبہ ہندو  
 در قبضہ خویش آوردہ مراحت بہادر اسلطنہ ہستنا پور بنمود و درین ایام چہ کجا نام عابدے کہ در ان خویش لطف و کمال  
 مشہور بود بچکس راجہ در آمد در اجد رود آن عابدہ ز سادات خود مشرودہ کمال احترام بجا آورد عابدہ گفت کہ اے راجہ ہر گاہ  
 را کہ با تو چہ بیسے نکردد اندر بنمایند و ولایت آماگر فتن و محاربات گردہ بندہ ہاے خدا را کشتن و مالک دایا مال حوادث  
 نمودہ منظر دنیاء و آخرت اندوختن چہ خوبے دارد کہ بر خودی پسندی و امریکہ بر ذمہ بہت تو لازم و تقدیریم آن و بیکہ نیکنامی دنیا



و علاج آن بفرمانده ملک آن بنبل چند خود نایم بهیت علاج و اقوی پیش از وقوع باید کرد و در دفع سودنبار و چورفت کار از دست  
بیاید بلی بمتفقان است آنگی گفت که در فلان تاریخ سوداگر است پس زیبا منظر خوشترام بر درگاه تو خواهد آورد و باید که تو آنکس را  
خوش و درباری و بر تقدیر دیدن آنرا خرید کنی و در صورت خریدن بران سوار نشوی اگر سوار خواهی شد آنکس را بلی تو وقت  
در میان بیانی خواهد بود و در آن میان عورتی صاحب جمال بنظر تو خواهد آمد باید که متبلا حسن او نشو و او را دراز و دل خود نیازی  
و بر تقدیر تزیین و آرایش بچنان حکوم حکم او نشوی در صورتیکه آن عورت را در خانه آورده ماسور اش خواهی کرد و گنجای عظیم تو  
خود خواهد رسید بیاید بلی بعد از اظهار این سخن از نظر غایب شد گفتار در روز محمود و تاجر است پس موصوف بر درگاه راجه حاضر ساخت  
امرات جو خوشی گوید و در حرا نگارید و جو آب مرغ و در ریاستش او را بوقت حمله برق آسا چندی بگذاهیو چون هر صحره و دزد و ناگر  
سایه ننگد و نازیانه و بر دهن جستی زمینان زمانه و طواغیت امام از خاصر عام بواسطه دیدنش از حرام آورد و دین خبر را چه رسید  
چون امری از پدر و غیب ظاهر شد بلی بود گفتار لغای بی بدید و غفل و دانش راجه انداخته بران دشت که بی اختیار برای دیدن پس  
از حرم سر خود بیرون آمد کسی و دید در غایت خوب و زیبا و دل و بدن تامل بران سوار گردید و بجز و ناگر راجه برپا آمد آنرا برین رفتار  
راجه را در میان بیانی بپایان رسانید راجه در آن میان هولناک رسید و بجنب شد و بر خود زید و چپ در دست و دینا گمان نازنی چاره  
سال که رشک ماه چاره توان گفت نظرش در آمد راجه بجز و دیدن بخود گردید و بوشا به او امان نازنین و گفتار شیرین او را زیاده و متبلا  
گشت همتا باین خود با او عقد و حجت بسته آن زن گل را حاکم و ارکشید و حجت برگرفت و بلی تقدیم مراسم زنا و بلی سلطنت آورده  
از جی شنوان حرم سر را به او عالی تر ساخت و رانی ساخته بکارانی پرداخت و چنان محکوم او گردید که سر و فلان لعلش نمی آورد و آقا نازنی  
جامه برهنان برانده راجه انواع مطوعات شیرین و خوش و نیکین و ترش لقمه حصول ثواب پیش آن جامه حاضر آورد و بلی خوشنمایی  
اوان زنده از پیش بلی بچونانی زمین نماند پیش و آنجا از بهر جنس لقمه بکام خواهش میرسانید و در آشنایی این حال همان رانی که  
باعث صد گونه بلا و سرایه افتاد بود و با هزاران کشته و ناز و زجر و بیرون آمده بر برهنان جلوه گرمی نمود جامه برهنان بجز و نظاره  
آن ماه باره و خلیفه جمال او گشت دست از طعام باز کشید و نماند صورت بی جان و در تماشای حسن او چنان ماندند راجه از شاهانه آن  
حال خشناک قاصد هلاک آنگاه گردید و تمامی برهنان را در طرفه العین با خاک برابر و بفقود العین و ملائکه گردانیده بآن سخن تاخت و بال و کلان و نا  
و غمی انداخت سحر می سیت و چشم آیت برگناه کسی به تاملش در غیبت بلی به بختی سبک و دست بردن به تنه و بزدان  
گرد و پشت دست در دفع و بعد از وقوع این امر راجه متبلا گشت و افسوس بسیار و گریه و زاری آغاز کرد و تخم غداست و در روز عدل و سبک  
و بیانی او سودی نداشت و در آن حال بیاس و بلی حاضر گشت گفت ای راجه با آنکه من ترا ازین امر آنگی داده بودم چرا هر کس این  
امر شدی راجه زبان بلند خواهد شود و بجنوع و خشوع التماس نمود که الحال توجه فرموده راه تنگاری باید نمود که بوسیله آن و کز خفت  
به عقوبتی بخود نشوم بیاید بلی گفت چاره این است که تصدق بسیار نموده کتاب مهابهارت را که شکر اسرار حقانی و دایره پستی و شرف  
بر احوال پانزده و آن حکایات بدیده دیگر است بسم دل هفتا کنی و راجه حسب الامر بیاید و خواند و فاسق و سبک اموال بلیقه او بچنین خیرات  
کرده کتاب کو را زبان ساق که شاکر در شید بیاید بلی و بگوشت دل متعلق نموده از معاصی برارست و بلی از آن کتاب مهابهارت و عالمیان  
مشهور مثل گوید راجه بعد از فراغ از مامورات بیاید بلی بایستقام مدام جانماری قیام در زید و بعد از تقاضا اهل موعود حال نمود و سلطنت و شهادت و جهان

ذکر سلطنت راجه آسمند و غیره اولاد و پانزده و آن را بطریق اجمال

راجه آسمند بن راجه خجی جی چون از ابتداء راجه آسمند احوال نقل پانزده و آن از کتب موعود مفصل معلوم نمی شود اسامی هر یک



دودمانه راجه سنی بن راجه پورست سی و دو سال دودمانه راجه موجوده بن راجه سنی بسط هفت سال و چهار ماه و هجده سال بن راجه امر  
جوده بسط دودمانه راجه سنی بن راجه سنی پال چهل و هفت سال و هفت ماه راجه پورست بن راجه سنی بسط و پنج ماه و هجده سال  
راجه بن راجه پورست بسط و پنج سال و هفت ماه راجه پورست بن راجه سنی بسط و پنج سال و هفت ماه راجه پورست بن راجه سنی بسط و پنج سال و هفت ماه  
خود نمود و اکثر نیکویش بود و با امر و زار سلوک ناهنجاریش گرفت و با جملة راجه مذکور از اقراطنگ به ارکان دولت و لشکر نمایه سلوک  
و بیشتر از دودمانه جانی نایب غفلت و زنی و پیراه و وزیرش قباوسی وقت یافت که کارش با انجام رسانیده مالک مملکت گردید و مدت  
سلطنت راجه پورست سی و یک سال و هفت ماه از ابتدای راجه پورست واک بعد نسل پانزده ان سلطنت رسیده نایب اجداد  
چهارده تن مدت پانصد و یک سال فرازدانی نموده جهان گذران را پدید و در گذشت از نسل راجه پورست و انتقل گشته اند و سلطنت  
بقوم دیگر انتقال یافت بدین نیک و بد و در گذشت و آن ششیدیم و گذشت.

### تذکره انتقال سلطنت از نسل راجه پورست و وزیر راجه پورست

راجه پورست که از پایه وزارت سلطنت رسید زمان دولت اوسی و پنج سال راجه پورست سلطنت و هفت  
سال و هفت ماه راجه پورست بن راجه پورست سلطنت و یک سال راجه پورست بن راجه پورست سلطنت و یک سال راجه پورست سلطنت و یک سال  
پنج سال و چهار ماه راجه پورست بن راجه پورست سلطنت و یک سال راجه پورست سلطنت و یک سال راجه پورست سلطنت و یک سال راجه پورست سلطنت و یک سال  
اولست و هشت سال دودمانه راجه پورست بن راجه پورست سلطنت و یک سال راجه پورست سلطنت و یک سال راجه پورست سلطنت و یک سال راجه پورست سلطنت و یک سال  
راجه پورست سلطنت و یک سال دودمانه راجه پورست بن راجه پورست سلطنت و یک سال راجه پورست سلطنت و یک سال راجه پورست سلطنت و یک سال راجه پورست سلطنت و یک سال  
کلیه مدت سلطنت اوسی و هشت سال و چهار ماه راجه پورست بن راجه پورست سلطنت و یک سال راجه پورست سلطنت و یک سال راجه پورست سلطنت و یک سال راجه پورست سلطنت و یک سال  
چون مدت سلطنت اوسی و هشت سال دودمانه راجه پورست بن راجه پورست سلطنت و یک سال راجه پورست سلطنت و یک سال راجه پورست سلطنت و یک سال راجه پورست سلطنت و یک سال  
بن راجه پورست چون بر تخت جهان بینی نشست با تقاضای سنی بر نانی و غرور و فرازدانی غفلت را کار فرما گشته بعیش و عشرت  
پرداخت و دودمانه در حرم سراب و نثار خود ساخت چون بپروائی راجه خا نشان عالمان گردید و تسلط و زاری اجماع  
سلف و عروج آنها بمبارج سلطنت منتهی شود و از مملکت بود و وزیر پر تزیین و شکو استیلائی که در هشت اجداد و هشت راجه پورست  
ملک نیستی گردانیده و رسیده سلطنت تکیه گردید و سلطنت راجه پورست و هشت سال و یازده ماه از ابتدای راجه پورست و هشت سال  
راجه پورست شانزده تن مدت چهارصد و چهل و شش سال با مملکت سلطنت پر و خستند و از نسل راجه پورست و هشت سال و یازده ماه از ابتدای راجه پورست و هشت سال  
سر انجام بیتی هفت و بیست و دو نانی نکرد و دست با بچکس.

### تذکره انتقال سلطنت از اولاد راجه پورست و وزیر و اولادش

راجه پورست و دودمانه وزارت بر تیره سلطنت رسیده مدت چهل و یک سال و شش ماه جهان بینی نمود و بعد از آن کوس و حلت و نوبت  
راجه پورست و هشت سال و هشت ماه راجه پورست سلطنت و یک سال راجه پورست سلطنت و یک سال راجه پورست سلطنت و یک سال راجه پورست سلطنت و یک سال  
در چهل و یک سال دودمانه کاهرنائی جهان بینی بود و دنیا را پدید و نمود و راجه پورست بن راجه پورست سلطنت و یک سال راجه پورست سلطنت و یک سال راجه پورست سلطنت و یک سال  
نموده و رخت سنی بر بست راجه پورست بن راجه پورست سلطنت و یک سال راجه پورست سلطنت و یک سال راجه پورست سلطنت و یک سال راجه پورست سلطنت و یک سال  
کرد و راجه پورست سلطنت و یک سال راجه پورست سلطنت و یک سال راجه پورست سلطنت و یک سال راجه پورست سلطنت و یک سال راجه پورست سلطنت و یک سال

بن راجہ چون راجہ مت سی و ہفت سال و پنجاہ واری نمودہ رحلت کردہ آجہ اتند چیل بن راجہ او سے سین دہ پنجاہ ویک سال فرزندانی نمودہ راہ آن جان گرفت راجہ راجپال بن راجہ اتند چیل بعد جلوس او رنگ جہانپانی کمرہت بہ ملکست سستانی بہرست و بسریہ شہادت اکثر ولایات مکرکہ فرمانروایان را فرمان پذیر خویش گردانیدہ از انجا کہ دنیا باہر بہت پر غرور و شور و نشہ اوسر سرخوش و غرور راجہ مذکور بود و لشکر تسلط بر جاہ اطراف زندگی بہرستی کردن آغاز نمود کسی را بجا طر و دنیا در وہ باہر کس بختیش می آمدہ لقا و احیان دولت اذدست او بجان آمدہ باہ و فغان سے گذرانیدند و باہر صاحب ثروتی توسل جستہ اورا دلالت بہ مزدور و انحراف می نمودند تا کہ سکونت نامے کہ قلیلی از ملک و امن کوہ کماؤن در دست داشت و از خروج گذران راجہ بود و با خواہے امرای دولت و وزیر ہای ملک بر سر راجہ لشکر کشیدہ با قضاہی اراوات ایندوسی سکونت غالب آمدہ راجہ راجپال و در جنگا کشتہ شدہ ابیات چون فرزند خداوند پاک بہ دورے ناری ہار و ہلاک بہ کہ در جنگ فیروز سے از خست بہ نہ از گنج و بسیارے لشکر بہت بہ مدت سلطنت راجہ راجپال بہت کشش سال و از ابتدای راجہ دندہر لغایت راجہ راجپال نہ تن سہ صد و چیل سال فرمانروا سے کردہ و از پنج سلسلہ راجہ دندہر متعلق گردید و اسر سلطنت بر راجہ سکونت انتقال یافت سعدی بہیت میں نامور بزر زمین دفن کردہ اندک کر نشیث برو سے زمین یک نشان نمائندہ

### ذکر رجوع سلطنت از سلسلہ راجہ دندہر بر راجہ سکونت و از راجہ سکونت بر راجہ بکراجیت

راجہ سکونت چون والی سلطنت و مالک مالک گردیدہ و در گشتہ با امر او وزیر اسلوک ناہنجا پیش گرفت و بادہ سلطنت اورا گوارا نیفتادہ برو زندہ آورد و از خودش بردار از انجا کہ جہانپانی وابستہ با خلاق حمیدہ و صفات پسندیدہ و حوصلہ فراخ و بہت عالی و شیت درست و شجاعت فوسے و سخاوت جلی و عدالت را سجد و حلف لاکہ بہت در راجہ مذکور ازین صفات خالی و نہایت بہت فعلت کم بہت و تنگ حوصلہ کم ظرف بود کہ را بنیکہ شایان فرمانروایان و سزای سلاطین بنانند فعل سے آوردہ با این حال با نین ستاد بودہ اکثر اش می نمود و در نشہ آن سر از پانناختہ فافل و حافل سے گذرانید و اندر سے پیروی بار مایا و بر ایا راہ مدلت پسردہ طریقہ جو رجوع پیش گرفت بہ بہیت ملکہ را سے بول دوا بود و بہ ظلم و شاسہ چارخ با بود و ارکان دولت و عیان مملکت کہ از سلوک ناہنجا رش خوش بودند و در اندک فرستے از و خوت شدہ حکام نواسے بدین احوال پے برده راجہ بکراجیت والی ازین بانکہ نظر از و عساکر نصرت فرمودہ اندر بہت گردیدہ راجہ سکونت از استماع این خبر صوف پیکار آہستہ آمادہ ہر خدمت گشت ہر دو لشکر باہم پیوستہ آتش کارزار برافروختند راجہ سکونت در زرنگاہ کشتہ شد و راجہ بکراجیت مغلظ و مہو گشت بہیت غرور کیجو بدینہر دہلیگ بہ شود خاک از خون اولادہ رنگ بہ تدر سے کہ بر دے سراید جان بہ پیکار شائیشش کیگان بہت سلطنت راجہ سکونت چارہ سال +

### در بیان ولادت راجہ بکراجیت

در شرح احوال او اختلافات بسیار سموع شدہ در کبرنامہ و بعض تواریخ دیگر مرقوست کہ اباعن جہر فرمانروائی اوچین بود پدرش گندھرب سین نام داشت ناچہ صاحب ترجمہ سگاسنہی کہ شتلمبر احوال کن راجہ توی اقبال است بقلم آورده نیست کہ وقتی اندر فرمانروائی عالم حکومت در مگان خویش بزم طرب و نشاط آراستہ داشت و جمش و نشاط میداد و در آن مغل کی گندھرب سین پسر بود کہ از حوران کہ زبان ہندو آن را بچہر گوشتہ درودان انجن رقص سے کردہ با کشتہ بچہا عاشقانہ نمودند اندر دین بہت کران خور و منظور نظرش بود و از ماسنہ این حال برہشتہ بغران قہرمان جلال در بارہ پسر خود و حاسے بدر کردہ از عالم طلوی فرمانداد



بیکان سغلی درآید در زاد بصورت خود مشابہ آدمی پیکر بودہ باشد ہر گاہ راجہ از راجہا سے غلی جہ خسرے اور آدم آتش لبو زانہ  
 بصورت اصلی خود مد آمدہ از عالم ناست لہا لم ملکوت کہ مسکن مالوت است و تہید ہان زبان گندہ حربین راجہا خود اتقاد بصورت  
 خرمی در تالابے متصل و ہار انگڑے دکن کہ راجہ دو ہار اندر زبان آجھا بود اتقاد و در آب آن اقامت و زید و کھار و اور و کور و فتر ہم  
 این شہر را باید خواست تا بسید اوجہ نہ کور سوختہ گردد و ازین عالم انتقال بکام خود کردہ آید و رین فکر بود کہ بہائی مقصد ہر کس کار  
 تالاب در رسید گندہ حربین آواز کرد کہ سبب ہمن گندہ حربین پسر اندرام و درین آب اقامت دایم ہر اجلین دلاست پیام  
 کن کہ دختر خود را ہمن دید و ہر مقصد کہ خواستہ باشد با انجام ساجم و اگر ازین امر انحراف نماید این شہر از زیر و زبر گردد و ہم بچہن در ان  
 روز برین آواز اعتماد کند و چون دوسر روز علی الاطلاق ہمن آواز از ان تالاب شنید ناگزیر راجہ را برین امر غیب اطلاع داد و راجہ غیب  
 گشتہ خود بکنا تالاب آمدہ این آواز را سید گویں خود شنید و گفت اگر گشتہ الواقع تو گندہ حربین پسر اندری و قدریت  
 بر سر انجام ہر مہم من داری فی الفور حصہ را ہمنی در دور این شہر درست ساز تا بقول تو اعتماد کردہ دختر خود را با تو فرستہ کہ گندہ حربین  
 قبول کردہ بدون وساطت ہمارا جہدار و حصہ را دین با سخام تمام در دور شہر پدید آورد و متوجہ این ساحلہ غریب باعث غلبہ غلامان  
 گردید و راجہ جہان مانڈہ بموجب قرار داد دختر خود را در زوجیت گندہ حربین داد و الفیاضی وعدہ نمودن تا جہاد دست و دگر ساز  
 تالاب آمدہ آواز داد کہ آتے گندہ حربین اتقاد رین خرق عادت گفتار ترا تصدیق کردم از آب بیرون بیا تا بر حق وعدہ خود دختر را  
 در عقد تو دایم گندہ حربین با ستام این آواز بصورت خرمی از آب بیرون آمدہ خود را نمود راجہ از دیدن او در گرد آب پیر ہتا  
 و غرق عرق خجالت گشتہ با خود گفت اگر دختر را ہمن خرمی نہ گندہ حربین از شانت دیدہ کوئی امثال و از ان اندیشہ دایم و اگر انحراف دور ہم  
 این اندر پسر قدرتی در دگر اورا ہل شہر را بر خاک ہاک خواہد انگندہ گندہ حربین بر بائی الفیاضی راجہ مشرف گشتہ گفت ما را در پیکر خسرے  
 دیدہ ہم مخدو خلعت آفریدہ گایر بران رفتہ کہ روزیہ بدین ہیئت با شتم و شتاب بصورت آدمی برے آیم بانظر دور اجلا از رخ بارانی ہلال  
 نیافتہ دختر خود را بقدر زوجیت اودہ آورد و گندہ حربین روزانہ با پیکر خود در طویل گاہ خجور و شب بچیم الشانی دہ آمدہ ہم سراسر راجہ رفتہ  
 بازوجہ خود عیش و عشرت میکرد اما راجہ و ہار از شانت طاعنان بیکان آمدہ شمل و شغل سے بود و ہیشہ در چارہ آن میکوشیدہ بختی  
 گندہ حربین بطریق معمول وقت شب جہ خسرے گذارستہ درون حرم سے رافتہ بود راجہ قوالو بانڈہ در طویل آمدہ دختر خرمی و لایست  
 آوردہ در آتش سوختہ خاکستر گردانید گندہ حربین ہان وقت از حرم سرا بیرون آمدہ گفت کہ اسی راجہ وقت تو خوشی تا دگر ہن ہان  
 کردی و ازین طریق بخت نبخشیدے اندر ہن و عا می بد وقتیکہ کردہ بود چنین گفتہ کہ ہر گاہ این کسوت خرمی مرا جہ لبو زانم ازین  
 عالم رستگاری یافتہ بجایے آملی خود برگردم پیش ازین پسر من بحر ترے نام از پرستاری ولادت یافتہ اکنون دختر تو عالم  
 است بکراجیت نام پسرے ازو بود و خواہد آمد کہ قوت ہزار فیصلہ دہشتہ باشد و نام این ہرود پسر صفیو روزگارا تا الفیاضی مان خواہد ماند  
 چون نفرین بد کہ در حق من کردہ بود آخرش ما را در عالم علو سے بجای خویش باید رفت از شانت شخص سے شوم این را بگفت و بجانب  
 آسمان رو ان گشتہ از نظر غائب گردید راجہ از وقوع این ہاجرہ ان گشتہ خوئی ہم بخاطر اوراہ یافت کہ اگر چنین پسر ہی ازین دختر  
 پیدا شد و درین ملک تسلط یابد سلطنت در اعلیٰ عظیم خواہد بود و مقادمت با دشمنک پس گجا ہمانان تعین فرمود کہ ہر گاہ دخترش  
 بزیادہ پسر را جانہ گر دانند تا کایش با تمام رساند دختر کہ در فراق شوہر سے سوخت با ستام این خبر غرض دو بالا گردید و تابا خزان  
 و اندر پے در پے نیامدہ حکم خود را از کار برد و در پو دہستی از ہم بخت چون ایام وضع حمل نزدیک رسید ارادہ آہی ہان  
 بود کہ بکراجیت بعد وجہ دور آمدہ کار ہایے شالیتہ بطور رساند از حکم آن عورت پسر ترعدہ برآمد و ہمان نوزادان گردہ آواز ناوا



بر لب اظهار آوردند که راجه راجه با دو پوتی بجای بر رود او و پوتی غالب آمده راجه را بر خاک پاشک انداخت و بتبار تصدیق قول خود کسوت  
خاصه راجه را که بجنون آلوده بودند بنظر رانی گذاریند نذرانی که در محبت راجه ثابت قدم و در خشم بود امتیاز صدق و کذب هر کس را که بجز  
استماع غالب بشی کرد و دو عوسه خود را که در محبت او دشت با ثبات رسانیده نیکنامی جاوید یافت بلیت خوش آنکه بر اعرش جانان  
عشق است که جان با دلوان داد و در بعضی نسخ چنان نوشته اند که راجه بجز تری و دوز جود دشت و در دام عشق هر دو گرفتار بود و در تنگی  
از فقر برب محبت میرخواند با ماقاده غالب بشی کرد انگه سیاه نام دشت و فاجعه بد کردار بود و آنکه از بهر مردن اجنبی از حق جان بجان  
آفرین داد نام او بنگار بود و در عشق راجه ثابت قدم القصه راجه بجز ترس از مردن آن زن فاجعه بیاس ناموس و غیرت یا از وفات  
این زن صاحب بنابر غیرت ترک سلطنت گفت با دیه پیاسه تجر و گردید و لعبادت رب العبادت مثال و در زنده ریاضت مشاقت و در  
بر ستیاسه نور توفیق شمع حقیقت و در بستان باطنش روشن گشت و از نتیجه شکر که ذکر آن گذشت یا از کثرت ریاضت تنگانی جامه  
که بقول اهل هند ممکن است یافته تا حال او را خلعت هستی در بر و بطریق اقتفا درین عالم سیار است با جمله چون راجه بجز تری و دوز دشت  
و ولایت از فرمانروائی که در است خلایق از شرطه و جنیان زیر دست که گویند در آن زمان غالب بودند و اند نمود خالی گردید و در اوقات  
حاکم جنیان و حضرات و ست تقا و دل بر خلق خدا دراز کردند و در شهر اوجین سر پال نام دیو که سر سلطه دیوان مردم در آخر فرمان  
آدمی خور بود رسیده بدل آزار می و جان شکره خلایق پر دخت بر تنه از باشندگان آن شهر آزار داد و ملک شدند و بیست  
رو بفرار نهاده جان خود سلطنت بردند و شهر اوجین که در آبادی و مومر و نظیر دشت بی رونق گردید که بی لایت بی دلی  
حکم تن میسر و بلیت جهان بجهان تن میسر است و تن میسر از خاک ره کمتر است و چون بسیار چنان اهل اوجین طغر  
آن دیو گردید مدعیان دارکان بشورت میگردید و التماس نمودند که یک کس را نبوبت برای خوردن خود بگردان شخص منیم آرزو  
و سید سایش دیگران گرد و عفریت مذکور قبول نموده فرمود که هر روز یک از شهریان نبوبت خود بیکان حاکم کنین سینه بخت  
سلطنت جلوس نماید و تجملات جهان بی با و جوع یافته تمام آرزو را اجراست احکام بسپرد و در او روز او طواف نام در اطاعت  
او باشد و چون روز آخر رسید و وقت شب آن فرمانروائی که دوزخ خوراک من بود باشد بیکان بحسب عذر قبول این امر نموده  
نبوبت بر همدگر قرار دادند هر روز یک کس نبوبت جوبت بادشاه یک روز شتر طعمه دیو میشد و جمیع شهریان از اسبان حیوانات صرف  
مطبخ محبوس حصار بوده هر کدام آواره مرگ نبوبت بودند الله الله اگر نظر اعیان احوال جهانیان دید که بهیمین آئین تاسه دیو یک  
که در عرصه مشهور جمیع آمده اند هر یک را نبوبت خویش در پنج عفریت اجل گرفتار باید شد و یکس اجمال اقامت ابدی در دایره محاکم  
نماده اند و هر کس آن دالال نظر که دل برین عاریت سر او حیات است نبوبت خود را آواره مرگ دارد و اوقات غریزه را که متاع  
بی بدنه است صرف یا و عبادت رب العباد گرداند سعدی بلیت جهان ایسے برادر نماند مگر بدول اندر جهان آفرین  
بندوبس و مکن تکیه بر ملک دنیا و پشت و که بسیار کس چون تو پرورد و دشت و القصه چون مدتی بچین آئین منقشه گردید  
روز به جماعتی از غلام و نشان که بر زبان عرف بجایه گویند از جانب گجرات در نزدیکی اوجین رسیده بر لب ریاضت سلطنت  
و کبریا حیات برادر راجه بجز ترس که باغواست رانی اخراج یافت بطرف گجرات رفته درین سفر فریق انجیامه بود چون شب برآمد  
مشغولان لعبادت خویش فریاد نمودند از آنجه شغالی بزبان خود گفت که بعد و ساعت آدم مرده درین دریا سیه آید و اهل آن بیابان  
و یک نیز دوزخ قیمتی در انکشت است هر کس که آن مرده را برآورده بخورد من به سلطنت رومی زمین نصیب او شود و کبریا حیات  
زبان جانوران می شنید و از آن شال شنیده بر لب دریا آمده منتظر بود و بعد و ساعت دید که مرده در آب می آید و شنیده مرده لعل و

تیره و زده را مطابق قول شمال نزد آن مرده یافته بصدق مقال از مطنن و حصول سلطنت را منتظر گشت و مرده مذکور را بر کنار دارا بنخست  
طلمه شمال مذکور گردانید روز دیگر برای تماشا شایه شد و حسین که وطن مالوت او بود و در هر کوچ و بازار گشت تا آنکه کسی را بر دروازۀ کا  
در رسید و بیک غمناک پادشاهی بر درگاه و احاضر و ارکان دولت مع طبقات خلایق بر دروازۀ دوام دار غرّه توجیه اندک پس کمال را  
بموجب وعده که بان عفریت نموده اند و در زوایت است بر خیل سوار کرده بر سر محمود جدار سلطنته بهر بند پر وادارستس کرمان  
و نوحه کنان خاک بر سر بر در خود ایستاده اند بکرا حیت از شاه همه اجمال حیران گشت که آیا رجوع بتملات سلطانی برای حیت  
و در حسین شاد و میگریه و زاری براسه حیت لبیک استغفار و اطلاع احوال بر سر زول پر وادار بر سر و مجرای آن جوان حیران هم  
نموده گفت که ای پیر و زده غم مخور که بجایه پس تو بن پیش و یو درم میروم و بتایید انکی او ای ششم کمال مذکور دیگران گفتند که  
بار اچ لائق است که مسافری همان را با نطق طبعیه و دیو سنگین دل گردانیم و بر تقدیر کیه رضی یا بن که حیاتی گردیم عوض کمال آه و زاری  
خودا بدل دیگری که او اخیر فرستاد و بکرا حیت درین باب مبالغه افشاده را بنده این نوبت بر خود گرفت باین مقرر گشت با شاهانه  
در بر خود کرد و عطلات استمال نموده سلاح و بر اقرا بر خود دیار است و بر خیل کوه شکوه سوار شده بتوزک فخل تمام شاد و یاز دولت نوخته  
بدار سلطنته رفت و بر سر بر جهان فانی جلوس نمود اعیان دولت و ارکان سلطنت که اطاعت ابسته هر کدام بقدر مراتب با نطق با نطق  
و در تقدیر و امر که کشیده حساب حکم انواع خورد و نیاه از حلویات و غیره بر دروازۀ اسب پیقبو که راه آمدن عفریت بود آماده و نیاه  
گردانیدند انوار پادشاهی از انصیه احوال از اسانته کرده تمام روز و نطق خلیطی و سلامتی ذات فرخنده صفات و موقوف بودند  
عفریت ببارت محمود وقت شب در قلعه آمده اقسام خورد و نیاه بر ایل تمام خورد و از لذت آن خوشوقت گردید بعد از نوز و نغمه  
که جو آنه زیبا منظره تخت نشسته است بکرا حیت بجز و دیدن عفریت از تخت برخاسته بیچکارا و مسند گردید و بدلا در سه تمام با و  
در آدینخت چون در گشتی و دیوار مغلوب و دیدخواست که لشبیر کجدار کارکان ناکجا را با تمام رساند عفریت او را دلا و قوی گشت و نغمه  
غدر خواجهی آغاز نمود و از در چالپوسته و آمده گفت که ای جوان همان بستر که صلح کرده شود و راه نجات جستاید و نصیرت دست از  
مخاریب و مجادله باز باید داشت و نیز بزبان آورد که نسبت بدیگران تو ضایان من خوب بجا آورده بجلد رسته آن جان بخشی تو کرده  
بپاس خاطر تو دست از تمام سکنه این شهر برداشته جان گزانی مردم می گذارم و با تو عقد محبت ابسته بجای دیگر میروم سلطنت این  
اولایت توارزانی با و که غیر از تو دیگر می رالا نطق اینکار نغمی دانم و عهد می کنم که هرگاه هستی بتور و در و دریا و کنی با تو قف حاضر شده  
هر اسم هر فاقه بتقدیرم رسانم بکرا حیت گفت که عوض خون مردم قصد پالاک تو بدستم کنون که سلسله محبت جنبانیده و حذر آوردی  
منرا بکل مردم از جنبانیدن شهر که ضرورت دمی شود ترا طلبیده خواهد شد عفریت از اینجا بدر رفت حجرگاه که مردم درون قلعه آمدند  
بکرا حیت را دیده حیران ماندند و بر زندگانی آن مسافر شادمانی کرده شهر بان را اطلاع دادند و او را نیز از نیر رسیده بر ملاستاد  
لشکر الهی بجا آورده با خود داند نشیدند که اینهمه شوکت و قدرت از انان حال مردم این زمان نریا دست جهان این جوان از نوا بکرا حیت  
برادر راجه بجزرے خواهر بود چون استغفار کرد و در ظاهر گشت که خود بکرا حیت است سبب تهاوے ایام شناخته نشده ازین بشارت  
زیاده تر خوشوقت گشته حمود و پاسبان الهی بجا آورده شاد و مانها نمودند که هم از تهلای عفریت جان گزارانی یافتند و هم از نعمت قدیم لشکر  
ملک دولت برادر رنگ جهان فانی ممکن گردید ارکان دولت و اعیان ملک و جمود سکنه او حسین که اطاعت محمودیت بریان جان  
لبسته و تقدیر و امر و اتشال از این مطاعه قیام و زبند و دران خطه و کشتا و معصوبه فزخ افزا هر خانده و هر جازیم عیش از رسته  
صدای تهنیت و مبارک باد از هر سرائی بلند آوازه گردید و نظم زمانه بزم عشرت ساز کرده و فلک در اسی حجت باز کرده و نوا سازان

نواها ساز کردند و سرودن و آواز کردند و زبس حیض و نشاء و شادمانی و جهان را تازه شد و حمد جوانی و خروش کون با نیک نامی  
بر خاست و زمین چون آسمان از بختی خاست و جهان گردید کس خرس و دست و فلک بر خود درید از خرس پوست و چون  
ایام هوی بود که از احیا و شوره نبودت چنین آن عیش و شل کمال انشائی در نگ پاشی برین آیین انجام یافته شام جان نظام طلبان  
معطی ساخت و در سه زمانه رنگی شالیت یافت و بهیت زبس گشت بزم میرفت و در به فلک نافه شک بود از بخور و قصه  
بعد از آنکه سر می فرماد وانی لغو و جو و جلوس بکراجیت رفت پذیرفت کا بر دایان و ضغافه و دنی و ستان بکام دل سیده آید و گوهر  
شناسه را و روز باز گردید و معدلت را معیار بهم رسید بنا بر حسن نیت او در زمانش باران بر وقت بارید و کسی در چنگاه روی توله  
و باندید و راه تو دمی مسدود و طریق عاجز بر دره ساسک گشت بهیت امان و در زمانش بجدی رسید که منسوخ  
شده رسم قفل و کلید و آن پاکیزه گوهر بمقتضای فرست و فرزانگی بر ذائقه جمیع صناعات و اکثر علوم و توفیق و آگاهی و بهیت  
و نباتات مختلفه آشنا بود و گویند که منطق الطیر هم می شنید و از صفائی باطن هم بهره مند بود و صرع و موبویش هر دو حرف بر نفس  
خروید و چون دانستند کامل و شجاع بے بدل بود و باز در سه مردانی و دیلو و فرزانگی و در درنده فطری نامی مالک سید  
و کن و او و دیو و بنگ و بهار و گجرات و سوسنات را میخ کرده فرمانروایان آن ممالک را فرمان پذیر خویش گردید و در ولایت  
اندر پست که اکنون بدلی شهرت دارد و تخر و آورده راجه سکونت را در زمین سرگشت و تا کابل و در حیطه شیخ خویش در آورده و چون تا نید  
یزدانی و غنایات بجائی توین حال او بود و نیت بخیر و بهیت عالی داشت حاجات ارباب احتیاج و مقاصد ارباب طلب بشکند و بی  
و خوشی و انجام داد و کسی را از بارگاه خود محروم و دیلو و سینگ را اندود و در الفرام هم مردم هر چند از مشکلات امور بود و در ظاهر خند  
و منور و بیخ نموده و نو و سر انجام میداد که موجب حیرت و تعجب تماشاگران میشد و عوام آنرا از کراش شکرده و خرق عادت  
میدانستند چنانچه بسیاری از حکایات غریبه و معجزات عجیبه در حاجت روائی نمائید و کام بخشی سائین بر زبان اهل روزگار  
از وند و در بعضی محقق هم مسطور است مخصوص شکر گمانی تنبسی که مشهور و معروف است متحد بیان همه نهانست و بهیت لیف این  
نسخه هندوان چنین نگاشته اند که چون راجه بکراجیت ازین جهان در گذشت بعد تا دس ایام در سینه پانصد و چهل و دو بکر و حتی راجه  
بعوج که او را هم بحسن صفات و مکارم آیات می ستانید بر حکومت و ولایت مالوه اقامت داشت و وزیر او و بیخ پندت نام از  
فرد دانش کلید قل راجه و در علیه ملک او بود و حکایات بفرایند بکراجیت در آن زمان شهرت تمام داشت اتفاقا راجه بیخ بمقتضای  
شکار بصحرای رفته بود و بیرون شهر بود که جمعی از سلطان خرد سال کوکی را پادشاه و یکی را وزیر و دیگری را کوکوال و سایر ملوک و حکام  
تزاراده باری طفلان میکرد و آن سر بر آری زم باز می باجری احکام عدالت می برد و از و چند روز قبل ازین با جرایان طفل در  
همان مکان در امری که متنازع فیہ بعضی اکابر بود و راجه بیخ چون از الفضال آن عاجز گشته جواب داده بود و بنوعی فیصله یافت که موجب  
حیرت همگان مخصوص راجه بیخ گردید و راجه بیخ آنرا شنیده لب حیرت بندان گزیده بود و در وقت هم ماد میکشید و بران پشته  
اقامت داشت املا عجب بر اس راجه بیخ پیرامون خاطرش نمی گشت و راجه بیخ گشته او را پیش خود خواند چون از آن پشته فرو آوردند  
شکوه راجه بر و غالب آمد و طفلان در گریه و زاری افتادند و پادشاه را بران پشته بودند و دستور اولی تا بر حکومت و در ویداد  
بر اس راجه از دانش ناپیدا گردید و راجه بیخ که تا نا توفیق این امر را نشیرات این پشته است بطریق حکم او چون آن پشته را نکرند و بخت  
مرصع در غایت زیبایی بر نگار راجه یقین شد که از تاثیر آن اورنگ جهانیا فی طفلی بدین خرد سالی و نادانی عدالت حکم افغانی میکرد  
و تخت را با خود و در اسطیفته آورده خواست که بران جلوس نماید بگویند که سه و دو صورت زیبا از طلسم دران تخت ساخته بودند

از جمله آن بستانها حکم گشته گفت که ای راجه بروج این سرسلطنت از راجه بکراجیت است ترا برین کرستی شستن وقتی سزاوارست که انند  
او مصداق سرگشتی توانی شد راجه بروج بشا بد که این احوالی حیران گشته استفسار نمود که کدام کار خوب از راجه بکراجیت بکراجیت رسیده  
که مرا ایقت آن نیست لعلت ذکر و تفسیر از محال است راجه بکراجیت که در حاجت رود آنست که مردی منظر امر شگرف شده بود میان کوه و زمین  
عند ان هر ایک از ان لقبهای بجمان سے و دو حکایت نام دارد که از ان سرسلطنت منوره حیرت افزای راجه بروج شده بود پنج پلوت وزیر راجه  
بروج که در فضا کل و دانشند سے مشهور وقت خویش بود آن حکایات غریبه را از زبان منس کیرت تحریر رآورده سلی بیگمان نشین  
آورد انند و از ان زمانه آن حکایات غریبه را بر اطراف مالک مشهور گشته آما بمرتب فرات دار و که عقل سلیم در قبول ان سرجه است چون  
بنامی تجدید تاریخ برام سے عظیم رانج شده راجه بکراجیت هم در ملک هند صاحب خروج ملکستان گشته مصداق ظهور رسول غلیظ شده  
و بعد از دور فرقه هنوز شل ادالی الا ان کسے بهم رسیده و لهذا در تفادیم خود که تیره عبات از دست و در مصنفات خود رسال تاریخ  
جایوس اور اعتبار کرده سے انکارند و تا سرسلطنت پانڈوان هم شایسته اگر شروع دوره کلج که هندو بان فاکلند نیز انک  
اعتباری دارد و گاه گاهی مذکور سے شود تاریخ بکراجیت بقول بعضی از شروع زمان جلوس او برادر بگ فرما زانی و تقوی از روز  
تغیر دلی و کشتن راجه سکونت که در سنه سه هزار و چهل و چهار جلوس راجه جده شتر و در فائز املی هندو تفادیم این امر دوست تاسیه  
این نسخیک هزار هشتصد و چهل سال متعین میگردد و نام بھرت سے و بکراجیت تا حال بر زبان مردم این و بار مذکور است سعدی  
بلیت دولت جاوید یافت هر که کنو نام داشت و ذکر قبش ذکر غیر زنده کند نام را +

ذکر احوال انتقال راجه بکراجیت و اختلاف احوال درین مقال و رجوع سلطنت بسند رپال جوگی و غمگلات او  
احوال انتقال او در اکر پانچین می نویسد که راجه بکراجیت را در جنیک هر قریب بالقضا رسیده بود در ملک دکن با سال باهن نام صاحب  
خروجی محارب بود و اده اسیر او گردید سال باهن پرسید که درین میان زندگیانی اگر آرزوے مانده باشد از من بازخواه که مضائقه  
تو اهرم که التماس نمود اکنون که مرا تقبل میرسانی اینقدر مردمی کن که تاریخی من در دفاتر روزگار بیا و کار ثبت باشد و قبول که راجه بکراجیت  
ما تقبل رسانید و تاریخ او را بدستور مروج و سلم و دشت و تا حال در دفاتر هند و رانج است و رسال تاریخ جلوس سال باهن هم از پیشوے  
بکراجیت است که چنین سلطان مقتدر سے سیر سیر او گردیده و دور و دیدلے عدم گشت و در نسخ راجا و در رانج تریگی مردن راجه  
بکراجیت از دست سند رپال جوگی نشسته بدین صورت که چون مدت اماره بکراجیت کامیاب دولت کاران جوانی ماند آخر اقتضای  
طبیعت دنیا آثار هر دم و هر سے ملایان و تیر قاتلش چون کمان گردید و از زندگی غیر از انے نماند بلیت چه خوش باضیت بارغ  
زندگانه + گر این بود سے از باد غزانے و درین حال سند رپال جوگی که در سحر و جادو و طلسم و تیر نجات و مستی تمام و قدرت بر خلق  
در تصرف و بدین دیگران دشت و لبون و ندیمی و مصاحبت راجه را مفتون خود کرده بود و دلا سے امر او در زیر سحر او فوجیکه  
تجاوز از فرمان او جائزند اشتد روز سے از روی تری ویر راجه را گفت که بدن عنصر سے تو از پیر سے سند و نهایت تحیف گردیده خلق  
بدن از من بیاموز و این کن پیکر را گدشته و پیکر تاز و جوانی بے روح متصرف شود از سر نو بختناست جوانی و لذات جسمانی بخود دار  
باش راجه بآن همه دانش تریب جوگی خورده خلق بدن از آموخت بعد مدت روح خود را در پیکر جوانی که تازه مرده بود داخل کرد  
جوگی بلا توقف روح خود در قالب راجه داخل کرده آن جوان را که روح راجه در ان رفته بود تقبل رسانید و خود سر بر آری فرما زانی  
گشت هر چند اکر کتب هند و این قسم اخبار یگانگانه نیست که بنامی احوال انیا و هر باب بین نوع خرافات و مذرت و در کلام بقول جماعت  
انیا گاه گاه سے نظری آید باز هم این نقل ریافت اعتماد دارد و بر صورت چون سند رپال جوگی نا بر کمال قرب واقف دار سے که

در حضور راجہ داشتند و در اسلطا بود و در پیش پستی در شل نیز لازم افتاده بعد از آنکه راجہ بکرم طبعی رگدشت با و اسرار باہن کشت  
 باتفاق ارکان دولت سریر آگشت مدت عمر راجہ یکصد سال نوشتہ اند از انجملہ سلطان دہلی نو در سال بودہ راجہ چندین سال در اوجھ کلا  
 سپا و شاہی کویہ در بدایت حال بحسب صورت عبادت شاق و ریاضات مالا یطاق قیام ورزیدہ و عالم ستم بہرہ از خدا شناسی از دیربسی  
 نہشت و غیر از ستم دینے با و چیز دیگر بنو دیرنگی و دریانی نہ برائے عبادت یزدانی بلکہ از روی یواغراض نفسانی بود و چنانچہ ظاہر پیش  
 بنماست کہ او در سہشت باطنش ہم غبار اندودہ ہوا سے نفسانی نو عیکہ در صورت خواب حال بود و در سنی نیز خراب تر باہیات در لباس  
 ظاہری شیخ بزرگ و در طریق باطنی بہرگز رگ رگ بہر زبان صد ذکر در دل صد دعا و با نذر در دعویٰ عید از دعا و ستم پال جوگی اگرچہ  
 بہر صورت پائیز سلطنت گذشتہ بیاد شاہی رسیدہ از الامرہ نور ملک عدم بنا کا می گردید نظم مبادل آن فرمایاد کہ از ہر دنیا و ہر  
 دین با و یکجا محفل با شرع فرمودہ کہ اہل خوردین بدینا و ہر خداوند از دشمن غم دین خورد کہ دنیا بہر حال ہی گذرد و در سلطنت است  
 و چار سال و دو ماہ راجہ چند پال بن راجہ چند پال مدت چہل سال و پنجاہ سلطنت پر وخت راجہ بن پال بن راجہ چند پال مدت پنجاہ  
 و یک سال و پنجاہ کوس جہان بینی نوخت راجہ دیس پال بن راجہ بن پال مدت چہل و ہفت سال و دو ماہ ہر زمانہ کی قیام وزیر راجہ کلا  
 بن راجہ دیس پال مدت چہل و ہفت سال و سہ ماہ کامیاب جہان بینی گردید راجہ سوہ پال بن راجہ نرنگ پال مدت سی و ہفت سال  
 یا زودہ ماہ طریق ملک اسی چو در آجہ کھ پال بن راجہ سوہ پال مدت سی و ہفت سال و سہ ماہ فرماندہی نمود و اجازت پال بن راجہ کھ پال  
 بہت و ہفت سال شش سلطنت راند راجہ ہی پال بن راجہ از پال مدت پنجاہ و پنجاہ سال و پنجاہ کز کمان کشانی بہت راجہ ہی پال  
 بن راجہ ہی پال مدت چہل و ہشت سال و ہشتا ہوس راند راجہ گوند پال بن راجہ ہی پال مدت سی و ہفت سال و نہ ماہ دارائی گردید  
 مینی پال بن راجہ گوند پال مدت سی نہ سال و دو ماہ کشور آگشت راجہ ہی پال بن راجہ ہی پال مدت سی و ہشت و چار سال و نہ ماہ ہر جہان بینی  
 نشست راجہ مد پال بن راجہ ہی پال مدت سی و یک سال و دو ماہ یا دشاہ بود راجہ کرم پال بن راجہ مد پال مدت چہل و پنج سال پنجاہ کامیاب  
 ماہ راجہ بکرم پال بن راجہ کرم پال بجای پدر نشستہ ملک شانی شتاخ و ہشت و حکام اطراف انکوم کردہ خرج و باج کی گرفت مدتی بین آیین  
 گذرانیدہ چون یام زندگانش باختر رسید و ارادت آتی بران شد کہ سلطنت بہ قوم دیگر منتقل گردد و راجہ مذکور بقتضای تسلیم کشت و عہد شک  
 در دفتر بود بر سر راجہ تلوک چند نیز لشکر کشیدہ بمقابلہ و آمد و بعد از کشتش و کوشش بسیار راجہ بکرم پال در مکر کہ کشتہ گشت مدت سلطنت  
 او چہل و چہار سال و سہ ماہ و از ابتدا راجہ سمند پال لغایت راجہ بکرم پال شانزدہ تن مدت سہ صد و چہل و سہ سال فرمانروائی کردند  
 ذکر رجوع سلطنت از راجہ بکرم پال آخرین خلف جوگی بر راجہ تلوک چند و والی ملک بہر لاج و خلعت و  
 از خیابا سلسلہ جوگی متعلق و سلطنت بہر گران منتقل گردید راجہ تلوک چند راجہ سمند پال آمد و فرمانزد گشت و او بر طلی زولایت بہر لاج حکومت  
 سہ نمود و گاہ گاہ بہ فرمان رویان اندر پت خراج میداد و در نیو لاکہ گوشت بخش از اذنی اقبال ظاہر نمود و بر شل بکرم پال فرمانروا  
 صاحب اقتدار لشکر کشی نفر یافتہ بہ اندر پت رسیدہ بجای او سریر آگشت و رایت حکم الی ہر افراتہ کوس دارائی در حوضہ و گاہ  
 نواخت لیکن اجالش امان نداد و در اندک مدتی بہ عالم آخرت نشانت مدت سلطنت او دو سال و راجہ کرم چندین راجہ تلوک چند مدت  
 بہت و دو سال و ہفت ماہ راجہ کان چندین راجہ کرم چند مدت چہار سال و سہ ماہ تاجہ رام چندین راجہ کان چند مدت چہار سال  
 و یا زودہ ماہ راجہ اوہر چندین راجہ رام چند مدت سہ سال و دو ماہ راجہ کلیان چندین راجہ اوہر چند مدت پانزدہ سال و ہفت ماہ  
 راجہ ہی چندین راجہ کلیان چند مدت سہ سال و سہ ماہ راجہ گوند چندین راجہ ہی چند مدت بہت و دو سال و دو ماہ بعد از کشت  
 سہ ماہی بیچم پری سلطنت کرد و پیش آنکہ بہر کی کہ قائم متافش تواند بود نہشت در رمی تنیک ہنار دوام سے خوش اعقاد

باقی شامی و فاداری و حق ملک شامی خود و خور و بر سر سلطنت ابلاس فرمودہ در القاد و انتقال اور اور کر خدمت پرستند تا آنکہ در ملک مرستے زن نموده ہم در نقاب عدم شدت سلطنت او یکسال انا بتداسے راجہ تا کہ چند تا بیم دیوے دہ تن رت یک صد و چیل در پنج سال سلطنت کردند

ذکر راجہ ہریم چند کہ از درویشی پشاشا ہے رسید

چون مملکت از فراز و خالی گردید و ادرار خان راجہ گوہر چند و رانی بیم دیوے نامدار کان دولت و ایمان مملکت باہدگر مشورت نمودند کہ برائے نظام مہام مملکت و فراہم آوردن پراگندگی دایے ولایت از وجہ و فرازدانی ناگزیر است ہریم چند در پیش حق اندیش را کہ ردای آزادی برودش و کلاہ و سرنگی بزار کہ دار و ریاضت و عبادت مشید و اکثر خلاق مرید و معتقد ویند و بسیار می از ارکان دولت با و اعتقاد و در نہ برای این کار لائق چون راہبا بر سلطنت او قرار یافت اور از ابلاس پار سالی بر آوردہ مغلعت پادشاہی قطع کردند و بجائے کلاہ درویشی تلخ شاہی بر سر نہادہ عوض پرست تخت درویشی برای ادر بر سلطنت حاضر کردند و اندوگدائے بھمان آرائی رسیدہ سلطان صلاح گردید و بر گریب طبعی در گذشت مدت و فرازدانی او ہفت سال و پنج ماہ راجہ گوہر چند پریم بن ہریم چند پیر سر نہا گشتہ مسافر ملک عدم گردید مدت سلطنت او بہت سال و سہ ماہ بود اور راجہ گوہر پال پریم بن ہریم چند گوہر چند پریم از رنگ نشین گنبدہ ولایت جیات بھی حقیقت پیر مدت سلطنت او پانزدہ سال و سہ ماہ راجہ ہمایریم بن راجہ گوہر پال پریم بعد بر تخت جہاندارے اگرچہ بحسب فخر پشت و با وسوسہ سلطنت و کار و بار مملکت پروخت لیکن در باطن متوجہ حقیقت بودہ از تعلقات وینے از جبار و پشت واد و پیشہ باد و ریشاں ریاضت کشیدہ پیشہ آہنا و سرنگی بود و محبت داشتہ ذیل خاطر خاقی مظاہر خود را بلوث دنیا آلودہ نمی ساخت و بسکہ اور سنگے منظور دنیا گردی مجبول بود و بوجاسن دنیا در تلاش بیج می نمود و در کسر شہ باے المیزب این عاریت سر و دامہاد و بنو و آخر الامر بدعت توفیقات خدا واد و وارستگی مادر زاد کوسٹ سلطنت از بر آنگندہ و ردای آزادی برودش گزیدہ و بعد از انما و مدت سلطنت راجہ ہمایریم شش سال و ہشت ماہ و از بتداسے راجہ ہریم چند غایت راجہ ہمایریم چار تن پنج ماہ و سہ سال سلطنت نمودند

ذکر راجہ دیپ سین کہ از جنگ کالہ آمدہ سریرہ را گردید

چون در انکاف عالم شہرت گرفت کہ فرازدانی اندر بہت ترک تعلقات نمودہ گوشہ ازاد گرفت و اور رنگ جہان بانی خالی افتادہ ہر کہ کام از حکام بقصد تسخیر آن ولایت کسری بر بست و در صدر و فراہم آوردن عساکر گردید راجہ دیپ سین دلی ولایت جنگا نام ہریم چندم حبستہ بالنگر گران و سپاہ بیکران بھجاج استعجال طے منازل نمودہ در اندر بہت رسید و بے مزاحمت و بدون مزاحمت غیسر بہت جہان بانی جلوس نمود و امر او در بار و جرج آورده کرا طاعت بر بستہ بدیت جہان از اندر نہ بے گوشہ افتادہ یکے یہ درد دیکہ آید بھجا و راجہ بلال سین بن راجہ دیپ سین مدت واد و سہ سال و چار ماہ جہاندارے نمودہ و رحلت کرد و راجہ کشنوسین بن راجہ بلال سین مدت پانزدہ سال و ہشت ماہ راجہ ماہوسین بن راجہ کشنوسین مدت یازدہ سال و چار ماہ راجہ سور سین بن راجہ ماہوسین مدت بہت سال و دو ماہ راجہ ہیم سین بن راجہ سور سین مدت پنج سال و دو ماہ راجہ کانگ سین بن راجہ ہیم سین مدت چار سال و نہ ماہ راجہ ہریم سین بن راجہ کانگ سین مدت واد و سہ سال و دو ماہ راجہ کھن سین بن راجہ ہریم سین مدت بہت سال و یازدہ ماہ راجہ نرائن سین بن راجہ کھن سین مدت و سہ ماہ راجہ کھن سین بن نرائن سین مدت بہت و شش سال و یازدہ ماہ راجہ دیپ سین بن راجہ کھن سین چون بہت سلطنت جلوس مس نمودہ استقلال یافت بہتفا سے بہتسی جوانی و زشتہ نادانی از آئین عقلا سے اسلاف انحراف و دریرہ از جا و قدیم عدل و انصاف برگشت و طریقہ عالم و عتساف در پیش گرفت و مجلس از



اشہار برکوار و انا ذل نا خوش الطوار را یافته رہنمای کردار نگار سیدہ و احوال نا سجدہ شدند راجہ مذکور از بدی ذاتی و دلالیت  
بر ذواتان دیگر افعال قبیح پیش نہاد بہت زشت خود گردانیدہ ملازمان دولت خواہ و منتسبان در گاہ راجس و بدنی نمود و انتخافات  
و ہتک حرمت آنہا می کرد و باین صورت ہمہ را از خود آزرده گردانیدہ زیرستان و خراج گزاران را بہ بیداد و تنگناری نکشاند  
ارباب فساد و ابلے پیدا نظر بر او صنایع و اموال رئیس خود نمودہ رہ سپہر طوق ہنجا کار سے و مردم آزاری گردیدہ و دست نظام دل  
بر مال ضعیف و غریب و ارباب حرفہ دراز کرد و سدھی اہیات اگر ز باغ رعیت ملک خیر و سلی + بر او غفلانان او دخت از بچہ  
بہ نیم بچہ کہ سلطان ستم روا دارد و زہر لشکر یا نش ہزار مرغ بسنج بہ بجات مذکورہ مہورہ ملکات او خرابی بی رونق گشت و حاصل  
دلائیات نقصان کلی پذیرفت غفلت مان آوارہ دیار غربت گشتہ حکام اطراف رادالالت و رہنہوئے نا سترخ سلطنت از دست او  
نمودہ و آخر الامر سیرای اعمال او کوکب بخشش با خرق و زوال اقتاد و راجہ کوکب ہستان سوا لک بر سر او تاخت کا رش تمام ساخت  
مدت سلطنت او پانزدہ سال و سہ ماہ از ابتداء سراجہ دیپ سنگھ تا غایت راجہ و حور سین و دہ تین مدت یکصد و پنجاہ سال جہاننامی نمودند

### ذکر راجہ دیپ سنگھ کوہی

دران ایام والی دلائیت کوہستان سوا لک بود سپاہ بسیار و لجدالت ہستند داشت ارکان دولت و اعیان ولایت و حور سین  
کوہ از بدلوئے مردم آزاری و اے خویش تنگ آمدہ بودند در کوہستان رفتہ حقیقت احوال و تدبیر گی رعایا و براباد سراسر سنگی  
و بے اتفاقی اعیان دولت گزارش نمودہ راجہ دیپ سنگھ را ترغیب و تحریک فرمازد والی اندر پست نمودند او بجز وادراک این بود  
طلب شادی نواختہ مانند شاہباز بلند پرواز و طبع طبعہ سلطنت بال لشکرانہ از فرزند کوہ بران سرزمین رسیدہ آن کوہ ترا آشیان  
غفلت و غلط را حیدر چنگال اقبال نمودہ و رقص جیس در آور و دور ساعت سعید بر سر چنانہاری جلوس نمودہ گلزار و دگر  
را کہ از خزان میداد بے آب بود و بجو بیار عدالت خویش طرات و لغزات بخشید مدت سلطنت بہت سال و دہ ماہ  
راجہ زن سنگہ بعد پور جہان گذشتہ رخت بہتی بر بست مدت سلطنت بہت و دہ سال و دہ ماہ راجہ راج سنگہ بن راجہ بن سنگہ  
بجایے پور جلوس نمودہ سپاہ و رعیت را از خود خوشنود داشت مدت سلطنت دہ سال و بہت ماہ راجہ ہر سنگہ بن راجہ راج سنگہ  
جہاندارے نیکنامی گذرانید مدت سلطنت چہل و شش سال و یک ماہ راجہ زر سنگہ بن راجہ ہر سنگہ در شہر یاری خود رعایا را  
مسرور ملک را مسرور داشت مدت سلطنت بہت و پنج سال و سہ ماہ راجہ جیون سنگہ بن راجہ زر سنگہ بر او رنگ سلطنت نشست  
بدست بادہ جوانی و سلطانی گشت والا ابالی زلیسن اختیار نمودہ چون سلطنت با غفلت ہی آمیز و در اندک مدتی تمام جہاننامی  
از دست او بدرفت و آوارہ و دشت او بارگشتہ در گذشت مدت سلطنت او بہت سال و پنج ماہ بہت شاهی و جوئے  
آن دوستی است کہ کاتش زن و دودمان ہستی است خوش آنکہ ازین فراز و پستی بہ ہشیار بود درین دوستی نیاز از ابتداء  
راجہ دیپ سنگھ تا جہاننامی سنگھ شش کس مدت یکصد و دہ سال جہاننامی نمودند

### ذکر راجہ پرتھوی راج المشرور براسے پتھورا

چون ارادت فرمازد والی حقیقت ہرین شد کہ اسے پتھورا مر زبان دلائیت سیرانجہ کہ بر راجہ جیون سنگہ نیایش داشت سلطنت  
عظمی کامیاب گرد و راجہ جیون سنگہ از رویے بجز دے یا بضرورتی کہ او را روسی و او تمامی ارکان دولت را بال لشکر فرادان  
در کوہستان کہ بسکن اجداد او بود و فرستادہ خود با چندے از حاشی در دار السلطنت ماندہ بغفلت میگذازد پتھورا با ستاع  
تنہائی راجہ بال لشکر رانگانی رسیدہ رایت کا رزار برافراخت راجہ جیون سنگہ کہ لشکر و سامان یکبارہ نہشت تاب نیار و

رو بفرار نهاد و خود را در کوهستان دشوار گذار کشیده آخر الامر به لفظ قمار پیاندهستی ازستی اول بهر نگشت و رای تجورا کوس نصرت نوخت  
 سر به کامی فرمازد و ای گردید بدیلت چو بیند که از آفرود عانیست پنج و خرد منند نگذار و از دست گنج به چون پانزده سال از فرمازد و ای  
 اورد گزشت سلطان شهاب الدین خورس از غزنین آمده بد فحاشت محاربه نمود و آخر کار در موضح نراین عرف تلاوری اورا سافر  
 ملک آخرت نموده اورنگ آرای خلافت هندوستان گشت احوال این راجه که پیرایه رانام دار قرام یافت مطابق است با کتاب  
 راجا ملی در لاج ترنگی که در سنه و دشو و معروف است اما از دفتر سوم که نامه که سسی باین اکر بیت العیبه نسخ هندی خبر راجا ملی  
 و راج ترنگی چنین می نگار و که در سنه چهار صد و سبت و نهم که راجا جیتی راجا تنگ پال از قوم تور نور رایت فرمازد و ای باز فخت و  
 در نزدیکی اندر پیت شهر دلی آباد ساخت او و اولادش سبت تن مدت چهار صد و نوزده سال و یک ماه و سبت و نشت روز کار می کردند  
 با آقاهه راجه پرتی رام ولد ششم اورا با بلدیو چو جان محاربه روسه و دور در ان کارزار گشته شد و در سنه هشتصد و چهل و شست که راجا جیتی  
 فرمازد و ای از قوم تور نور بقوم چو جان متقل شد و راجه بلدیو و اولادش هفت تن مدت مسدود هشتاد و پنج سال و هشت و سبسلطنت کردند  
 چون نوبت حکومت به رای تجورا بنیه و بنیه راجا بلدیو چو جان رسید سلطان شهاب الدین خوری هفت مرتبه برورش کرده بنگاه بیکار  
 آمدست و هر مرتبه شکست خورده بدر رفت آنگاه که تا تیر سیر لخی این ملک در پیش و نشت گویند راجه چو چند راجه و زبان فنج بر اکثر راجا  
 غالب آمده بکاشش جگ راجه که در کون قبل ازین کرده اند پیش گرفته در فکر سامان آن گردید و اراده کرد که در ان آفریند و خود  
 مایه کی از راجا پیوند و هر بین تقریب راجای اطراف ممالک را طلب داشت رای تجورا نیز حسب الطلب اودا عیبه آن سمت نمود  
 ناگهان بر زبان کی از نوکراتش گذشت که با وجود راجه پرتی راجا این جگ انچه چند بدیع است و چه بختیش که رای خود در ان جگ  
 تشریف فرماید از استماع این سخن رای تجورا را آتش غیرت و دل افروخته شد و منیع غریمت آن سمت نمود و راجه چو چند ازین  
 خبر برانگشته اراده محاربه نمود آنگاه بنا بر نزدیکی ساعت جگ توقف کرده بصلاح دانش و مان بنابر سلسله تمام این جن پیکاری تجورا را  
 از طلا دست ساخته بدربالی بر نشاند رای تجورا ازین انگلی مانند باره خود پیچید و با پانصد و شصت و یک نفر از کوه ناکا می بدان جن که  
 رسید و متشال خود را از دوازده برداشت و کارزار کرده بسپاری داشت و در گشت راجه چو چند به صورت جگ با فخر فرمایند  
 اما دخترش احدی را از راجا که در ان انجن از اطراف ممالک آمده بودند قبول نکرد و با شتاع و شادمانی و جوازی های تجورا  
 آفرود مندرنی او گردید پرورش ازین معنی و بنجید و از خات خود بدر کرده براسه او مندرلی جدا ساخت تجورا این خبر شنید و شتاق  
 او گردید و دشو رسته اندیشیده چاند با و فرخش را به نیایش گرسه پیش راجه سب چند معین ساخت و خود بار بنه گزید و در  
 بائین ملازمان همراه چاند شد و بعد رسیدن در تنوچ جیتی و مردانگی دختر راجه بدست آورد و با اینها خود را به ملی رسانید و راجه  
 به چند آگاه گشته بقصد بیکار خود را رسته در پیش و دید ملازمان رای پای همت و میانیان بکلمه داشت و محاربه عظیم کردند هفت هزار کس  
 در ان کارزار از طرفین گشته شد القصه رای تجورا چون آن دختر را بدست آورد و در کوشش فلک برادر خویش انکاشت  
 و با او چنان محبت و زید که اکثر اوقات در حرم سلسله بر دسه و گرامی الفاس زدن کی را به طبیعت او در نا بایست گذارند و جی بکار  
 ملک و سپاه کمر بر داشتی چون سالی بدین حال گذشت سلطان شهاب الدین خورس برین حال و قوف یا تیار راجه سب چند  
 طرح دوستی انداخت و بر سر بیستم در سنه هزار و دویست و دسه که راجا جیتی مطابق پانصد و هشتاد و شست و سه که چهل و  
 نه سال از فرمازد و ای تجورا شتافته شده بود و لشکر فراهم آورد و به قصد ملک ستانی بر آمد و بسپاری از راجا هند گرفت معر بان را  
 از انجا که راجه در حین مهاجرت بارانی یارای آن نبود و خبر آمدن سلطان براسه تجورا برگزاند و آفرامد و انکی دولت مشورت

یکدیگر چنانچه با وفروش را درون حرم سرفراز شده آن غفلت نشو و از حقیقت کار آگاهی داد و در راسی از غرور آنکه باریا سلطان آن شکست داده بود نصرت یافت بود از رسیدن سلطان پر دانی نکرده و قدرے لشکر فراهم آورده به پیکار برآمد سلطان صفوف آرمسته در بر گردید و راجه جی چند که همراه ملک تپچور امیکو بقصد انتقامیکو در خاطر داشت این مرتبه با لشکر خود دو کار سلطان گشت و دانش محاربه اشتغال گرفت و در آن روز مجاهدت را به تپچور بدهست کسان سلطان گرفتار شد و سلطان او را دستگیر کرده بزمین برد چنانچه با وفروش از حقیقت شنیده و فدا را به بزمین شتافت و بلا در دست سلطان رسیده نوازش یافت و باریا تپچور ملاقات کرده در زندان همراهی نمود و بمشورت اوصاف تیر اندازان را به تپچور از دست سلطان ظاهر نمود و سلطان را مایل تماشا شد آن را به گشت را به تپچور را از قید و حبس برآورد و بر اسب سوار کرد و شیر و گمان بر بستش را و تپچور را به موجب مصلحتی که با چاندا در میان آورده بود کار سلطان از تیر با تمام رسانید اما زمان سلطان ای تپچور او چنانچه از این راه گمراشته شد لیکن تواریخ فارسی گشته شدن را به تپچور او در روز مکه قتلادری می سراید و مطابق است با راجا و لی و راج ترنگی بقول رسیدن سلطان شهاب الدین بعد مدت از دست فدا می گویند نوشته اند چنانچه در صفحات سابقه ذیل احوال صوبه دہلی اشترایه با جلال نموده آمده و الله اعلم بحقیقه الحال با جلاله که گشته شدن می تپچور را حکومت هند از هندوستان منتقل گشته بسلاطین اسلام انتقال یافت از ابتدا را به راجه جی شتر پانده و نهایت را می تپچور را به راجه جی شتر راج ترنگی یکصد و بیست تن از اقوام هندو مدت چهار هزار و چار صد و بیست سال فرمان روائی نموده مرحله پیاپی طریق عدم شدن نظم آنکه اوج فلک نشین ساخت به عاقبت زیر خاک سکن ساخت به آنکه به راجه جی تاج اندر کرد و به راجه جی رفته خاک بر سر کرد و آنکه گویا راجه ساخت سکن خویش به رخت و نابود کرد و من خویش به پیکس در جهان قدم نزنند که قدم جانب عدم نزنند و ناوائی دل از جهان بکسل به رشت از دهرین و آن بکسل و جادوان نیست عالم فانی به تو درین جادوان کجائی به روی در ملکات دوائی کن به ترک این کنج میر فانی کن به پائے درو ام تیج تیج من به هم سجن دل تیج من به

وستان سرائی بلبل قلم در گزار ذکر سلاطین اسلام صاحب چشم

چون مشیت حضرت الٰہی جل جلالہ انتقنا سے آن کر دے کہ سلسلہ فرمانروائی ہندوستان از فرقہ ہندو کہ جب گاہ و درین بڈ و فرمان فرما  
و حکمران بودہ اند منقطع گردد و در ہندوستان ہم بوی اندا سلام بمشام جہانیاں رسد اول سلاطین غور و غزنین از بیت چوایگی  
کشودہ بقدم جرات مسالک این ممالک پیو دند و نقش تسلط ہندو را کہ اباعن جسد سندرادی حکومت و سلطنت بودند بآب  
شمس شرک بردار از صفحہ روزگار پاک شستند نظم سرشت قدرت خدا فی بی ہر کس نمند گرہ کشائی بی جنش امر او بدستان بی  
برگے بخند و درین گلستان بی بیان بہتر کہ زبان ازین گفتگو بازداشتہ عنان خامہ مدعا نگار دور و رعیتہ انظار مطلبی کہ پیش دارد  
منقطع گرداند مجملی از احوال سلاطین اسلام کہ کتب معتبرہ میسبان ناقلقت آنکہ اگرچہ سلطان شہاب الدین ری پیچورادرا کشید و کلانت  
ہندوستان باور جوع گشت اما چون در ہند ابند سے ظہور اسلام از سلطان ناصر الدین است شروع بند کراد کردہ سے آید سلطان  
ناصر الدین بسنگین از غلامان نصیر دقتی فرمانروائی خراسان بود و بعد نصیر خدمت منصور بن نوح سامانی باقتنا سے آثار شد  
و کار طلبی کہ از ناصیہ حال اولی الخ بودیم تر امیر الامرائی و سپہ سالاری رسیدہ مصدر امور سرگ و کارما سے بزرگ گردید و در آخر حال  
از جانب ابو احق والی بخارا حکومت غزنین منصب گشت بعد از آنکہ ستارہ زندگانی ابو احق ہیو طار کمال در آمد آفتاب تخت  
ناصر الدین از بیت الشرف اقبال طلوع نمودہ اورج گرا سے جہانپانی گردید فی فیصل ابن اجمال آنکہ ابو احق غیر از و دار سے کہ  
فائز مقامش تواند بودند داشتہ و از گمر سے او صاحب شوکتی کہ نظم امور مملکت تواند نمود و جز او دیگر سے بنور سپاہ و رعیت



بعد از آن که سلطان ناصرالدین دولت حیات بخاک کائنات بسپرد امیر اسماعیل پسر بزرگ بر تخت جهانمانی جلوس نموده سلطان محمود  
را از میراث پدرش و مردم گردانید سلطان تاب جیای برادر گلخان نیامد و بریاد و سرسخت بیدار آمده بیکار گشته بر سر اسماعیل غالب آمد و در  
سنة سه صد و هشتاد و هفت هجری در غلظت حضرت آگین غزنین زمینت افزود و در رنگ جهانمانی گشت سلطان بتایید دل قوی دینری  
بخت مسعود تیغ عالم گیر بر میان بسته رایت جان شانی برکشاد و بر بلخ و بخارا و اورگنج و خوارزم و ترکستان عراق و خراسان  
الشکر کشیده منظر و محصور گشت و در کار دشمن خاشاک مخالفان پاک گردانید چون طغیانه جاگیر می آورد و امر او بکسی مشهور گشت غلظت  
بند او باستماع حالات اخلاص فاضله با خطاب بن مللله و مین الدوله برای سلطان فرستاد سلطان برای استغنیای غلظت و از بدو شوکت  
و نام و در دوام با نیا را اعتقاد اسلام حضرت جواد که سمیت بنی خاندستان بر بست و در حقه اول در سنة سه صد و نوزدهم هجری بار داده بود شمس  
بر سر راجهی پال لشکر کشید از بنه لوزم متلبه بر گزاشته در دنیا در که در کتاب ملات هندو جبر شاد و بر شاد و نوشته اند رسیده سر کارزار بریار است  
سپرد لشکر را بهر کردار و نیت و داد مردانگی و داند طبیعت دین را بن شاد و یاد کرد و هفت بن شاد و در هفت زلفان دخت و از دشمنان بریا  
شسته آتش بار و باریدن تیر شعله کرد و را کشتی از غزنین باقی نماند غیرت سوخته غریق بحر فنا گشتند با آنکه سلطان منظر و منصور گشته بهر  
هند و در آن کار انداخت تیغ خون خوار نمود و راجهی پال بپایان زده نفر از پسر و برادر خویش اسیر گشته بقتل رسید و گنبد در گون راجه  
حاکمی بود که بر زبان هندو لانا مندر صرح بجوهر و زواهر گران بباد کلکل بدر غرر گیتا مبهران جوهر شناس و قیام خرد اس قیامت  
آنها کیصد و پنجاه هزار و دنیا کرده بود و در غزنین در گردن پسران و برادرانش حاکمانی مرصع قیمتی بود و همان در جلال نام نذر سلطان  
رسید از آنجا بعد فتح و هندوستان کرده اکثر بلاد و فتح و خیر و آرد و دیه بده که در کار جی پال بود رسیده سر کار در در اکثر نامان تعمیر  
مساجد نموده تبریک مراسم سلام بیدشت چندگاه و در آن نواحی بعیش و عشرت برداشته چون موسم بهار در رسید سلطان از آنکه غلظت  
بر کاسه لوزنین مراجمت نموده تمام ایام با بعیش و کالرافی و دست و شادمانی و در آن تنگه گذرانید چون موسم باشتفتن گردید و زمان  
خزان در رسید سلطان بحر تیر و دم قصد هندوستان نموده از راه ملتان بجای ایه پشیر سپید راجهی پال را سه با وجود گشت لشکر و فغان و خوار  
و مقامات تلوه و مسجوت جائز بی پیچ و دی تیر بر سر لشکر خوار و بختا بله سلطان گذارشته بجانب سدر و آن شد لشکر بایان سلطان باستماع  
این خبر آفتاب کرده و او را در سنگی نموده بنجر آبدار بر خاک پالاک انداختند سحر سحر سخت است پیر از جاده حکم بردن و خورده بنا بر خوار  
مردم بردن و دمنار از تن جدا کرده پیش سلطان آورد و سلطان از شعی خوشحالیا نموده تیغ سیر بر لب و بر لعل و لو احتی و او را ندو  
خلق کثیر البشیر رسانیده غنیمت فراوان از غنائش و نواد بر هندوستان بدست آورده از آنجا بسمت غزنین حاو و دست نموده جمله  
غنائم و دست و بشاد و بنجر قیل بود چون در ملتان داود بن نصیر رئیس مایهده حکومت داشت سلطان را جمیت دین بران داشت  
که بر ملتان متوجه شده آن ملک را از انترالع نماید در نیصورت بزمیت ملتان از بیعت بر راه است از دست داده و بر ملتان  
بنابر آنکه حاکم آنجا خبردار نشود و ناگهان بر سر او برسد و سوار می کرد و راجه اند بلال بن راجهی پال که بر برادران و دو مقام حاجت خد از  
طریقین خفوت آید گشته و بر دانهانی دومی و او از آنجا که سلطان را اقبال قوی بود و بظرف کروی حریمت می آورد و فتح و دست اقبال  
نمود و راجه اند بلال تاب صدقات لشکر سلطان نیامده منتهی شد و خود را در کهستان کشید چون سبب جلال رفعت و کمال  
مشکله و تراکم اختار و تراکم گریه و دشوار گذار رسیدن لشکر در آنجا متذربو و سلطان دست از اقبال کشیده و در ملتان رسید  
و حاکم آنجا را اهل و مسافرو دست هزار و دهم هزار سال بر موثر کرده احکام شرعی را راولج داد و چون موسم تابستان در رسید و دست  
حوار و دست آفتاب و باشته و دانه و لشکر بایان سلطان تاب و دانه ای گرم ملتان نیامده و التماس مراجعت نمود و بعد از آنکه سلطان از آنجا









ترتیب داده فردوس نام نواہ پر مولانا باغبانی آن باغ داشت بدین تقریب مولانا در شعر خود فردوس می نوشت چون در غزنین کمال  
و حقیقت کمال او سلطان ظاهر گردید اوراد و محبت خود چای داده پایہ قدرش از شرای آن عصر بلند ساخت و مولانا صاحب السلطان  
نگارش شاہنامہ مثل بر احوال سلاطین کیان و فرما زوایان مالک ایران و لشکر کشہ و پیچیدہ رسم و اسفندیار و افراسیاب و سہراب  
و دیگر ہیولانان نامدار را مکرر گشتہ شخصت ہزار بیت در مدت سی سال درست کرد اگر در عهد سلطان کتب بسیار از نظم و نثر تصنیف شدہ  
نیا و گار شراے نامدار است اما شاہنامہ بہترین آن کتب و در کمال تئانت مغرب طلائع سلاطین عظام و محبوب تلاب طوائف نام است  
سلطان اگرچہ چندین ہزار غلام داشت اما سرمد ایشان ملک ایاز بود و کند عشق او گرفتار سے داشت گوئید کہ این ایاز خلف والی  
کشمر بود و در دوی ہمارہ پدر خویش در شاہ گاہ رسید جمعی از ہزاران آدم دزد بہ قابوئی کہ یافتہ ایاز را بدست آورده ازان ولایت  
بدرختند و در بر نشان رسیده آن لعل درج شاہی را بدست سوداگر سے لطیفیت خاطر خواہ فروختند از تقدیرات الہی شاہزادہ ہلا سے  
نام نہاد گشت و آن سوداگر اگرچہ اقسام اجناس نفیسہ و انواع اشیاء غریبہ با خود داشت اما نظر بر حسن و جمال ایاز اور از جمیع باباب  
و اشیاء گرانبہا شہزادہ ارجان خود غریب تر زیبا تر داشت و در ترتیب و پردر رخ او تو جسے گماشت بقصد تجارت از بر نشان در  
غزنین رسیدہ محل اقامت انداخت تا آنکہ صیت حسن و خوبی آن سرورستان محبوبی در گوش سلطان رسید و اگر ملاحظہ گشت  
و بجزو مشاہدہ متبلا سے عشق او گشتہ عنان اختیار از دوست داد و نفیست گران خریدہ انیس انجمن خاص مجلس محلس اختصاص  
گردانید شیفہ حسن صورت خود بود و زلفیتہ خوشے نیکی او نیز گشت بلایت این عشق کہ بہست بی خود از خویش + نے شاہ  
شناسد و نہ درویش + القصہ سلطان اورا بر تائے خدم و حشم برگزیدہ مامور و محکم کلش گشت چنانچہ قصہ نیاز سلطان حسن  
و نالایاز مشہور است و در اکثر کتب مطبوعہ خصوص ملازمالی این داستان را بہین آئین و مضامین رنگین تجریر مر در آورده  
بعضے نوشتہ اند کہ ایاز اگرچہ حسن صورت و جمال ظاہر سے چہرا ن نہ داشت لیکن در اخلاق پسندیدہ و کمنا و در صفات حمیدہ  
بی ہمتا نظم ہر کہ در و سیرت نیکی بود + آدے از آدمیان او بود و نیکی مروت نہ نکور و نی است + خوشے نگوایہ نیکی است + القصہ  
بعد ازان کہ سلطان را ایاز شہاب در گذشت و زمان شیب پدیدار گردید در سنہ چار صد و ست و یک ہجری بہر بلعت و ق دجرت  
ضیق النفس اورنگ خلافت خالی کردہ سمند تیر گام عمر در جولا نگاہ آخرت ناخت و از شہرستان وجود بصواری ناپیدای عدم نقارہ جلوت  
نواخت گویند و در زمان سکوت موت از بس کہ دلش در بند سلاسل دنیا بود و حلتش و شوار سے نمود و در مندان حقیقت فناس  
اندوختہ ہاے اورا کہ انبارا سے نفوذ و جواہر و اسباب بود و در و جیدہ سلطان نظر بران انداختہ حسرت خورد و جان یکان آفرین  
سپر و سدر سے نظم زو نعمت اکنون بدہ کان تست + کہ بعد از تو برون فرمان تست + پریشان کن امر و زنجیرہ جست +  
کہ فردا کلیدش نہ در دست تست + کسی گو سے دولت دنیا برد + کہ با خود نصیبی بلعبتہ برو + تو با خود سیر خوشہ و خوشیست +  
کہ شفتت نیاید ز فرزند و زن + غم خویش در زندگی خور کہ خویش + ہمردہ پیر و دود از حرص خویش + تنجوارگی چون سر گشت سن +  
تخار و کسے در جهان بخت سن + مدت سلطنت او سے و پنج سال +

### ذکر امیر مسعود بن سلطان محمود و اخلاف و اولادش

امیر مسعود بن سلطان محمود بعد رحلت پدر و الا قدر زینت افزای اورنگ خلافت گردید اما بر ہندوستان یورش نتوانست کرد  
امیر ابو سعید بن امیر مسعود از شش برادر و ککان تربو و بعد پیر سریر آرا سے فرما زو الی گشتہ عدالت و نصفت دار و راج داد و در ترتیب  
بر ہندوستان یورش آورد لیکن چندان دست نیافت بعد از اندام تاجانہ بعضے اکثہ معاودت کرد ہرام شاہ برادر امیر ابو سعید

پس از برا رکھان اورنگ نشین جہانجانی گشتہ برہندوستان پورش آورد بے بے بلا و امساک کہ برادر رکھان لشکر خود بود و نور  
شہنشاہ تغیر آورده امر سے خویش را در ان امکان گذارشتہ مروج قوانین اسلام گردید باسلطنت او در ہندوستان بقایا نشت  
در جہا مالک ایران و توران و محاربہ بسلاطین آن دیار بسر برد کتاب مخزن اسرار تصنیف مولانا نظام الدین گنجوی و کلید رستہ تالیف  
ملا نصیر ای مستوفی در عہد اوست در سنہ پانصد و ہفت ہجری سے ازین جہان فانی در گذشت و قہر شاہ بن بہرام شاہچون اورنگ  
آرا سے فرزند و اوی گشت سلطان علاء الدین حسین غور سے برادر غالب آمد و غزنین را از تو خالص نمود و در تصرف خویش آورد و خواہ  
بعد ہر نیمت از ملک غور سے خویش برآمدہ رو بہ ہندوستان آورد و لاہور را بہ بغیر دستاورد و تا آخر عمر حکومت پنجاب قیام فرمود  
در سنہ پانصد و پنج ہجری در خطہ لاہور چارغ زندگانی ادا و تنہا و اجل خاموش شد مدت سلطنت پنجاب و ہشت سال پہ سلطان از خرم ملک  
بن خسرو شاہ بعد رحلت پدر بر سند حکومت پنجاب بکن گشت چون سلطان شہاب الدین برادر غیاث الدین بن سلطان  
علاء الدین حسین غور سے از جانب برادر رکھان خویش نیابت در غزنین سے بود بمقتضای کاظمی بلالان مالک لشکر کشید کہ بہت  
چہ پیش ہندوستان بہت و علی التواتر بر لاہور نورش کردہ خسرو ملک را بحار بہ دیال و حاجہ گردانید آخر لاہور و ملک بنا بردہ  
در سنہ پانصد و ہشتاد و دو ہجری نزد سلطان شہاب الدین در غزنین رفتہ ہاں طرف و ولایت حیات سپرد مدت حکومت او در  
لاہور بہت و ہشت سال از ابتداء سلطان ناصر الدین بگلگن تا خسرو ملک بہت تن مدت دو صد و ہند و مال سلطنت غزنین  
و بلا ہندوستان کردند

### ذکر سلطان شہاب الدین غوری عرف مولدین محمد سام و لشکر کشی او بھند

سلطان شہاب الدین عرف مولدین محمد سام برادر رکھان لشکر سلطان شمس الدین شہر بلخیاث الدین ولد سلطان علاء الدین حسین  
سلطنت خود و ہشت سلطان شہاب الدین از طرف برادر رکھان خود بر سر غزنین لشکر کشیدہ و در سنہ پانصد و ہشت و نہ ہجری سے فتح  
نمود و بنا چہ حکومت آن ولایت قیام و وزیر چون فجاج کار طلب دلاور صاحب اقبال بود کہ ترو در لستہ قصد جہان گیر سے  
و مالک سنانی نمودہ مرتبہ اول ولایت لغمان از تصرف قرامطہ و او چہ را از قوم ہاجر بہ تغیر در آورد و نائب خود گذارست بہترین  
مراجعت کردہ مرتبہ دوم در سنہ پانصد و ہفتاد و چار ہجری سے باز در لغمان و او چہ آمدہ براہ ریگستان غریمت گجرات نمود را سے  
سیم و یوزبان آن ولایت لشکر فراہم آوردہ صفوت مصفا آوردست و جنگ خلیم رو و او چون لشکر سلطان بنا بر قطع سنان  
بعینہ جنگ داشت و بسبب عبود مالک ریگستان رنج بے آبی و قسب بی فکلی ہم کشید و لشکر را سے بیم دیو فرادان و تانہ و  
بود جو و سلطان را خستہ و مغلوب گردانید و را سے بیم و تو غالب آمدہ فتح یافت بسیار سے از لشکریان سلطان علف تیغ میدیغ  
گردید نزد سلطان نہریمت خودہ بزدان رنج و قسب بہترین صید و مرغ ہر سوم در سنہ پانصد و ہفتاد و پنج ہجری سے لوستہ  
بہت لاہور برا فراشت سلطان خسرو ملک از بنا تر سلطان محمود غزنوی سے کہ غنہ از احوال او بقرہ و را آمدہ حکومت لاہور داشت  
بعد محاصرہ و محاربہ خسرو ملک عاجز شدہ پسر خود را با یک زنجیر بل بلق بکش فرستاد صلح نمود و سلطان بپناش ہر سالہ مقرر کردہ  
بہترین معاودت نمودہ مرتبہ چارم در سنہ پانصد و ہفتاد و ہفت ہجری سے بر سر دیول کہ بہ شطہ مشہور بہت رفتہ تمام ولایت کنار دیال سے  
سند بقطع آمدہ آورد و نفاکس و نوادر آن دیار با مال بسیار گرفتہ برگشت و مرتبہ پنجم در سنہ پانصد و ہشتاد و ہشتاد و نہ ہجری سے لاہور آمدہ  
محاصرہ و محاربہ نمودہ خسرو ملک تاب نہ نمود و ہمچون گردید سلطان آن نواسے را غارت کردہ در میان دریای رادی و جہا قلو  
سیاکوٹ را کہ بنائے آن تقدیم و شکست و رنجت در مکان آن راہ یافتہ بود و تجدید ترمیم و تعمیر نمود و نائب خود گذارشتہ برگشت

خسر و ملک اتفاق کیو کہ ان مدتی محاصرہ قلعہ سیالکوٹ منودہ بنے نیل مقصود بلا ہو رعد کردہ مرتبہ ششم در سنے پانصد و ہشتاد و دوم  
بازار غزنین بلا ہو رعد خسر و ملک بعد مصلحت چون عاجز بنیدغیر از آمدن بختور چارہ غدیدہ بلانست رسید سلطان اورا باخود غزنین  
برودہ و بلا ہو راجب خود منصب کرد خسر و ملک در ہمان طرف مرحلہ زندگے پسردہ مرتبہ ہفتم در سنے پانصد و ہشتاد و ہشت سلطان  
باز بندہ وستان آمدہ قلعہ بندرا کہ دران زمان دارالایالاتہراجا ساعلم الشان بود بدست آورد و یکہزار و دویست سوار در آنجا  
گذاشتہ در موضع نراین کہ الحال آن راتلا و سے گویند رسید راسی چھو را فرما نروائی ہندوستان بال لشکر گران ہران سر نراین آمدہ  
صغوت آہست و ہر دو لشکر ہم مقابل گشتہ دوامروانگی و دلاورے دادند اگرچہ درین محاربہ سلطان جلا و تھا کردہ مراتب چھو بجا آورد  
اما بدشیت ایزد سے فتح و نصرت بروقت دیگر موقوف بود درین مرتبہ بر لشکر سلطان شکست افتاد و کھٹا سے راسی برادر راسی چھو را کہ حاکم  
دہلی بود غالب آمد و فیصل سوار جلا آوردہ با سلطان در آن دینخت و بازوے سلطان را البضر نیزہ مجروح ساخت نزد یک بود کہ سلطان  
از شدت درد زخم ہیوش شدہ از اسب فرو افتد درین وقت غلام خلیج بچہ در رسید عقب سلطان بر اسب نشستہ از زر نگاہ بیرون  
برودہ سلطان را سلامت بمنزل را رسانید سلطان زیادہ ازان صلاح در جنگ غدیدہ از آنجا سادوست کرد و بہزاران نصب و  
مختہ در غزنین رسید راسی چھو را بعد فتح در سہرند آمد و قلعہ را از کسان سلطان بعد محاصرہ کیال و یکاہہ تخریب نمودہ کسان خود پر  
مرتبہ ہفتم در سنے پانصد و ہشتاد و ہشت چھوے باز سلطان بال لشکر گران متوجہ ہندوستان کرد و ہمان موضع نراین کہ سابقا جنگ  
شدہ بود نزول حصار کرطین اتفاق افتاد و ہنگام صبح بہادران پر خاش جو با ہر گیلہ پیوستند گاہے ترکان جلا و تیش جرات  
و جسارت نمودہ بر ہندوستانیان غالب مے شدند و گاہے ہندوان چھو را اندیش از دلاورے و دلیرے بر ترکان  
نمودے آوردند

ذکر ظفر یافتن سلطان شهاب الدین معروف بمغیر الدین سام بر اکتیجورا

چون مشیت قادر حکیم بر آن شد که سلسله جهانمانی هندوستان از فرقه هندو منقطع گردد و زمام مدام این مملکت در قبضه اقتدار سلاطین اسلام درآید و مراسم اسلام درین بلاد ظهور و تبصیر یابد نیم نصرت الهی بر پرچم اعلام سلطان و زید و نال دولت رای تجو را بصداوت عواصف اوبار از پنج دین برانقادر رای تجو را در روزگاه دستگیر گشته قتل رسید و لشکر پانش اکثری علف تیغ خون آشام مبارزان ظفر فرجام گردیدند و خلقی انجود بهست شجاعت کیشان جلالت پیشه گزینان گزشتند و گمانی بر رای تجو را که به سالار بود و بهجت را اقلیت دانسته بهزاران ستم و تلاش از آن مملکه سلامت بدر رفت بدیت چنان بینگان دهر اسران گر بخت بد که زنار از آذگرانی گنجینه قلعہ سرستی که حبارت از قلعہ در سیه بوده باشد و پانی و اجسیر که دار الملک های تجو را بود تبصرت کسان سلطان در آمد و مال و راسته آن قلعہ بهست افتاد

و ذکر نائب گذاشتن مغرالدین سام ملک قطب الدین ایبک را در هندو فتوحات نائب مذکور

سلطان بعد فتح چند روز در همان سرزمین اقامت ورزید و در فراهم آوردن قلع و معرکه و سایر امور  
شناختن مردم و مرهم الطاف بجزا اجتماع قلوب رعایا و برای اتمام و تالیف دلاهی کافه خلایق و انتظام مدام ملکی و مالی مسلمة جمیل بکار برد  
و پس از حصول اطمینان از سرانجام امور مملکت و دل جوئی سپاه و رعیت ملک قطب الدین ایبک را که غلام و برگزیده او بود و در قفسه گرام  
مقتاد کرده و بی نامی نائب سلطنت گذاشته خود بر ابراهیم و ملک سلطان گشت و اکثر محال که در دست ایشان بود را غارت کرده و غنیمت فراوان بدست آورده  
بغیرین رفت بعد از مدت سلطان ملک قطب الدین نیاید و در سرانجام موات جهان بانی و داعیه ملک ستانی سرگرم گردیده و در مساعی اوقات

قلعه دہلی و میرٹھ تغییر نموده و در جاہای مناسب حکام از طرف خود نشانید و در سال دوم قلعه گول نیز محو کرد و قلعه گویا و دہ اؤن و دیگر قلاع فتح کرد و بر سر کجرات رفت و انتقام شکست سلطان که سابقا بخبر مرده آمد از راسے بھیم دیو گجراتی گرفت و آن ولایت را تحت دمالج نموده بلخ و لغمرت بر سبھ مراحت کرد و خطب و سکه بنام سلطان رواج داد و دہلی ازین تاریخ دلا خلافت اسلامی ملین گردید و مرتبه پنجم در سند بانصود نمودنش باز سلطان از غزنین در ہند آمد و ولایت قنوج را مفتوح کرد و سھند و خجیر فال و دیگر اموال غنیست گرفت برگشت چون سلطان غیاث الدین برادر کلاں سلطان کہ اسم سلطنت برادر بود جهان گذران ماچہ و کرد و سلطان از دھلی فرزد و دلاہستی ولایت غور و پاکستان و خوارزم و دیگر ممالک پورا شان قسمت کرده خود و ولایت غزنین قنوجت نمود و

ذکر رحلت معزالدین سام ازین جهان

ترتیب و هم چون سلطان شنید که در دلاست لاهور طالع کوه کران حصیان وزیر و فتنه انگیز و شرارت ساز فرستاد اندک ابراهیم  
تا ویسان گروه از غزنین رو بلاهور آورد و ملک قطب الدین نیز از دلی بخیرت سلطان رسیده با خلق یکدیگر گوشمال آن جامع بی قهر و  
گرفتد سلطان بعد فتنه آن فرقه و انتظام امور ملک با لاهور و ماوردت بفرزین نمود چون نزدیک رسید و دهی اندوهناک طرین اندوشت  
خدا فی کوه کر که کباب سلطان رفته بود با اتفاقی که در دلاور بر سر شادیت یافت گویند خزانه بسیار از طلا و نقره و جواهر و دهر از دلاور را بخانه  
یا بعدین الماس که آنجا بر سر فتنه است بخرم و دو دیگه اموال را از دین جالب قیاس باید کرد طبیعت و سیاه کنون که نسبت بهت بدست  
کین دولت و ملک می رود دست بدست و یازده لوبت بر بند وستان یورش کرد و در تبر شکست خورده و دیگر هر چند بلیغ و  
عسرت کامیاب گشت چنانچه تفصیل آن بقلدر و آرد آنا ذکر می شود و دو سال سلطنت نمود و از آنجا که فرائد انی هندستان یازده سال و

ذکر جلوس نمودن سلطان قطب الدین ایک اصحاب بر سر جہانباست و محل احوال او  
 سلطان قطب الدین ایک غلام زر خریدہ سلطان شہاب الدین خاچہ حکومت ہندوستان داشت لہذا کہ سلطان شہاب الدین  
 مقتول گشت سلطان قطب الدین از دیلی برآمد و رلاہور رسیدہ اصحاب سر برار ای سلطنت گشت و یازدہم برج الاول ششصد  
 در سحرے سکھو خطبہ بنام خود کرد و چون انگشت حضرت شکستہ پور و از خجبت اصحاب یک گفتند سے سلطان غیاث الدین محمد برادرانہ  
 شہاب الدین از فرزندہ کوہ چتر و بجلات پادشاہی برائے قطب الدین فرستادہ خطاب سلطان غیاث الدین محمد برادرانہ  
 ماحسان و دشمنان و دای سکران منور از انجربن برگندہ و دایست کرم گرد افلاس از چہر غفلان حقیر افشاری  
 دوست سخا لیش و من وجیب آرزو مند ان برآمد و سے فیض علایش ارباب عسرت مازا زنی نیاز فرمودی بیعت  
 باجہت احوال و پانگ و بارفت اور چہر گردن پست و چون لکھا باہل احتیاج الخاتم دای از خجبت اور الگ بخش گفتند  
 در میان او و تلج الدین کہ یکے از بنادہای خاص سلطان شہاب الدین و بعد سلطان در غزنین اسم سلطنت بدو ملاق یافتہ بود  
 بر سر سلاہور خفاصمت و سازعت دوی و او قصد یکدیگر کردہ آتش بخار برافروختند تاج الدین تاب مقارست نیارودہ منہزم  
 گشت و در کرمان رفتہ اقامت و زر خریدہ سلطان مظفر دین شہرہ با استقلال کمال سلطنت برداشت +

ذکر رحلت سلطان قطب الدین ایبک و سلطنت یافتن آرام شاه یسرخوانده اش

سلطان در سده شش صد هفت و در چوگان بازی از اسب افتاده گوشه زندگانی بگذران گاه آخرت رسانیدت سال  
حکومت هندی و نوزادها بیکدیگر چار سال سلطنت فرمود سلطان کریم شاه پسر خوانده سلطان قطب الدین است چون سلطان  
روح خلع ملی که سزاوارد بانجامی تواند بود و نهشت ارکان دولت اتفاق یکدیگر اگر بخش پسر خوانده سلطان را که سوا سواد

و در فیروز در پیشش صدر بهشت هجرے در خطه که بود برادر رنگ فرزند بی اجاس داده سلطان آرام شاه خطاب کرده و با طراف  
ملک احکام و منافع صادر گشت و دیوان و عدالت بخوانی رسید درین اثنا امیر علی اسماعیل حاکم دهلی با اتفاق جمعی اندام ملک  
اتیش را از بد او ن طلب داشت و ملک در دهلی رسیده قلعه را به تصرف خویش آورد و سلطان آرام شاه با سماع این خبر از لاهور  
در حوالی دهلی آمده صف آرا گشت و بانگ محاربه بر فراز نمود مدت سلطنت یک سال ۵

ذکر رجوع سلطنت سلطان شمس الدین التمش و داد و فرز خرمیه قطب الدین ابیکم بقیمه احوال و  
سلطان شمس الدین عرف ملک التمش و سلطان قطب الدین ابیکم خرمیه و بفرزند سکه گرفته و دختر خود را در مناسحت او در آورده  
بعد فتح گوایار امارت آنجا باز دار زانی داشت پس اذن ملک آن نواحه برود و تقویش نموده بتدریج ولایت بد او ن ضمیمه گشت  
او گردانید چون طوایف شجاعت و مردانگی و زیادت فرست و فرزانی ازو بمشقه ظهور میرید و بار او در حضور تردوات مردانه بجای آورد  
آنکار بپایه امیر الامراء رسید خط آزادی از سلطان یافت بعد از آنکه سلطان قطب الدین در گذشت و در سلطان آرام شاه  
امور خلافت تشییع یافت با اتفاق امیر علی اسماعیل پسر سالار و دیگر ارکان دولت از بد او ن آمده در پیشش صدر نشست بخت جهان بینی  
جایوس نمود و بطلب شمس الدین مطالب گشت و التمش آنرا گویند که در شب خسوف متولد شود چون صاحب ترد و شجاع بود و در شیر گشت  
ملک در حلیه تصرف خود در آورده با استقلال تمام فرزند وانی نمود و در آن زمان خلف سلطان محمود از زمنا سلطان جلال الدین  
از چنگل خان منظم گشته در لمان رسیده و بعد چند روز ب لاهور آمده قلعه آنجا را محاصره نمود و سلطان بالشکر لیسار ب لاهور رسیده مقابل  
شود سلطان جلال الدین تاب نیاورده بطرف سندو سیرستان بدر رفت در پیشش صدر شانزده هجری المی خلاصی عباسی باندوی  
خلجی از بیگانه خلافت جبهت سلطان شمس الدین آورد و سلطان مراسم اطاعت بجا آورد و فرحت و شادمانی بسیار نمود و چند روز  
را آرایش داده کوس شادی نوخت در پیشش صدوی هجری بر ولایت مالوه یورش نموده منظر گشت و قناده کاک که از مدت  
شش صد سال تعمیر یافته در غایت ثبات و صفا بود از بنیاد بر انداخت و مختار راجه بکراجیت و دیگر تبار را بر در سجده جامع دهلی  
در زمین فردر بنا کرد که ب طاق گرد و الفقه در طاعت و عبادت موع بود و هر چه بجهت سجده جامع و تبرکادی و فرائض و فو نخل  
قیام و زبده و عنقا شنیدی در قوت کرده و در هر باب خدا پرستی بکار بردی و روزی لمحمدان دهلی اتفاق کرده و زجهت  
ناگهان تیغ بافت در مسجد جوم آورده قصد سلطان نمود و چند کس را بقتل رسانید و سلطان از آنجا بسلامت برآمد آن نا قابت  
اندیشان قنات کرده متوالستند که دست اذیت سلطان رسانند و خلق کشید بر با مباد و درواز بر آمده آن طائفه را بخرمیه و تنگ  
و سنگ پاک نمودند سلطان در دو تخته رسیده با مقام بے اندامیهای آنجا اکثری را حلف تیغ بیدار بخت نمود و سلطان با استقلال  
کرده بعد از آن و نصفت زندگانی نمود و در ایام آخرش نمود داشته با جل طبعی در گذشت مدت سلطنت او بیست و شش سال ۵

### ذکر سلطنت سلطان رکن الدین فیروز بن سلطان شمس الدین

سلطان رکن الدین فیروز بن سلطان شمس الدین بعد از پدر و الا قدر در سنه شص و سی و شش هجری بر تخت سلطنت جلوس نمود چون  
بهتر از عقل و قابلیت داشت رغبت لذات نفسانی با فرط و انما که در خطه طاجانی و حضرت و کرامانی و از امور جهان بینی با و داشت  
مؤخرانه در انعام شوکان و ازل حرف کرده لابی میریت خرمیه از احوال سپاه و رحمت نیگرفت را هم انخر نموده شرب ام علی الدوام  
نمی نمود اسم سلطنت بر سلطان بود و بے شاه ترکان والدیه او که کشیک نکو بود و نظر بر بی پروائی و عدم کفایت پسر خود داشته بر انعام  
جهام ملکه وانی سے نمود و نیز بمقتضای کوه اندیشی که در پیشش زنان خمر مست حرمات سلطان شمس الدین را که هم خیم بود و از آن

و انوار رسیده و پسران سلطان قلب الدین و انوار آغا را بیکجا قتل نمود و بیضه امور ناشایسته که سر و دار خانان پادشاهان بودند از  
 انوار رسیده ارکان دولت نظر بر بی بی و انوار سانی پادشاه و تسلط و استیلا می مادرش داشت با خود اتفاق کرده اند و بگفته اند که  
 اعراض الدین ایاز حاکم لنگان را خرابیک سلطنت دلی نموده طلبه اشتغال و از لنگان لشکر گران فراهم آورده و مانع می گشت سلطان نیز  
 بقصد مقابل از و بی بی برآمده و در کمرام رسید پیش از آنکه ملک اعراض الدین ایاز برسد امر از سلطان اخراج و در بی بی و بی بی  
 رضیه بنت سلطان شمس الدین را بر تخت نشاند و سکه خطبه بنام او گردید و بی بی شاه ترکان را مقید ساختند سلطان با ستار  
 این خبر از کمرام رجعت نموده در کیلومتر رسید اما ده جنگ گردید و بی بی رضیه فوج از بها در آن شجاعت پیشه بر سر او از  
 دست بیستین نمود و در اندک جنگ سلطان و لشکر گشت و بعد چندگاه سلطان و مادرش در زندان خانه فوت شدند و نام سلطنت  
 کی سال و شش ماه و هشت روز

### ادکر سلطنت رضیه دختر مرصیه سلطان شمس الدین اتمش

سلطان بی بی رضیه بنت سلطان شمس الدین در ستمش صدوسی دهشت هجری با اتفاق امراد و زوراد رنگ آرامی خلافت  
 گشته خطبه و سکه بنام خود و راج داد و در سایر صائبه و انکار تا قهر بنظم امور جهاندار سے و تسخیر تمام سلطنت و شهر واری بنوا اینک  
 لائق هوشتان و الا خود بوده باشد لیل آدوده لباس مردان پوشیدی و از پرده بیرون آمده بر تخت نشستی و با دام و لوی  
 به تمشیت امور سپاه و رعیت پرداختی و با جزای مراسم حالات و نصفت نقد بلنج و زور می با جمله این ملکه روزگار با خلق ستوده  
 متعلق و بصفت پسندیده موصوف بود آثار فرست و فرزانی و اموال شجاعت و مردمان از و انوار رسیده و زور زمان حیات  
 به روانه و در مهات مکی دالی دخل تمام داشت و پدر بر و انفس و عقل او اعتماد نموده ولی عهد خود کرده بود و تمام تمام بدون  
 صلاح او نمی کرد و زور و در التماس کردند که با وجود پسران و دختر او ولی عهد کردن مناسب نیست سلطان فرمود که پسران با قاطع  
 در اتم انجمن و با تمام لاهی و با عجب اشتغال و زوریده احد سے از آنا قابلیت و لے عهدی ندارد و این دختر خشنه اختر اگر چه  
 بصورت زلفت آما و حسن از مستودگی اخلاق و فرزندانش بهتر از مردانست بلیت بیچو متاب مؤثرت در نام و لیک در زور  
 خود مرد تمام و بهما آن شر زن در اخلاق حمیده و صفات پسندیده و در امثال و اقران ممتاز بود و در هر است حال که بیضا را مخالفت  
 و زوریده بودند آن ملکه زمان هنگامه آفتاب بر صائبه در هم اما چون ملک اعراض الدین ایاز حاکم لنگان سر از اطاعت  
 پیچیده بی زورید و لاهور را از کسان ملکه زمان بخلص نموده متصرف شد ملکه زمان نیز بقصد پیکار و وضع شورش او از و بی بی  
 برآمده و در سر زورید امرای ملک حرام از کورگی و بیو قانی سدا از اطاعت و انقیاد پیچیده ملکه را مقید کردند و بدست  
 رسیده و از الدین بهرام شاه بن شمس الدین را از قید برآورد و به سلطان قالی برگرفتند و رضیه سلطان قالی یافت برآمد و با ملک  
 اختیار الدین عقد مزاجت بسته و لشکر جا مان ملک و کمران فراهم نموده در مرز بر سر بهرام شاه رفته جنگ کرد و آخر الامر ملک  
 اختیار الدین و رضیه سلطان شکست یافته و لشکر گشت و در روز دیگر به قتل رسیدند و ایام سلطنت او سه سال و شش ماه و شش روز

### ادکر مقبول شدن سلطان رضیه و رجوع سلطنت بهمخالدین بهرام شاه

سلطان مغالدین بهرام شاه بن سلطان شمس الدین اتمش را امرای عظام و وزرای مالک نظام اتفاق کرده بر تخت جهان بنیسه  
 نشاندند و در ستمش صد و چهل و یک سکه خطبه بنام او و راج دادند نظام الملک لندب الدین که همیشه پیش سلطان در جلال  
 از و راج او بود و صاحب مدار گردیده امور را بی و مکی با خیار خود گرفت و اکثر فرائض بدون امر سلطان پیش می کرد

چون در آن زمان مقر یو کو خیرا و شاه بهکس بر دروازه خود فیصله ندارد و نظام الملک و امایک فیصل بر دروازه خوش گاه میشد و اینمشی خلاف حکم موجب بی سلطان می بود و چون بعد چند گاه افواج مغول چنگیزی آمد و لاهور را محاصره نمود و دست به نصب و غارت در درگاه و بسیاری از خانان آمدن می گشت سلطان بعد اطلاع برین معنی نظام الملک را با امرای نامدار و خوانین عالی مقام در وقت بازوی سلطنت و صاحب خشت و شوکت بود و بدین لشکر چنگیزی خانی متعین کرد و

فکر کنی و در زیرین نظام الملک مقتول شدن برلم شاه و مکافات یافتن نظام الملک جوع سلطنت سلطان علاء الدین  
چو از ازل بنگر و بدیسر بود از اصال جزایم نصیب نداشت از حصول اسباب دنیا محروم مساوان فرومایه مغرور شد و حقوق نعمت  
بر طاق نسایق نماند هر طریق یعنی مکره آن پیو بود و بعد رسیدن بر رویای بیه اندر وی قریب و دوریعت عرض داشت نمود که همراه بریان  
من همه سنان و ناموافق امر ایکیل نیستند که با اعتماد آتنا باین هم پدید آید سلطان بدولت خود متوجه پنجاب شوند تا دفع فتنه و فساد  
پاسانی میسر آید سلطان ساده لوح که از کار جهانجانی ذایل و از کمر و دغای او غافل بود در جواب نوشت که آن جاهل کشتی دریاست کردنی  
اندر با فضل چنگاه سمارا و جالپوسی گذرانیده می که در پیش است با انجام رساند و در وقت مناسب مجاهدت کرده راجا او سزاداده خواهد شد  
نظام الملک کورک رستم مذکور را بکنج امر نمود و تمامی را متحد سازی و دغا بازی بجنب خود کشید و از طرف سلطان مخوف گردانیده علانیه  
لویای نمایی براز داشت چون سلطان بر حقیقت حال مطلع شد خود را بر قطب الدین بختیاراوشی را ابراسی نسکین شورش امر او دفع فتنه و فساد  
فرستاد و نظام الملک امر اسلشی گفته از بی و دغاد باز نماند شمش از انجام مراجعت کرده احوال باز نمود و نظام الملک اتفاق ادر آورده و بی مایه  
کرد چون مرد شهر متفق بودند بی جنگ تعلقه دلی تصرف در آورده و سلطان دستگیر شده بقتل رسید و سلطنت او در سال و یکماه سلطان علاء الدین  
مسعود بن رکن الدین فیروز شاه بن سلطان شمس الدین التمش چون بر ام شاه را نظام الملک بقتل در آورده و ملک حرالدین اسماعیل میرالاراد را در  
تسلط که داشت بر تخت سلطنت جلوس نمود و ارکان دولت بر سلطنت ادر اخی نشد سلطان علاء الدین را که آثار رشاد از ناصیه او ظاهر بود از  
قید بر آورده در سه شش صد و چهل مسجری بر سر برجها نانی اجلاس فرمودند و ناصر الدین و جلال الدین بر سلطان شمس الدین اگر دزدان  
معبوس بودند خلاص کرده ناصر الدین را بولایت بهراج و جلال الدین را بولایت قزوین نامزد کرده دغمت دادند و ملک نظام الملک  
را که در امور سلطنت کلید و قفل بود قتل نموده کینه کافر نعمتی رسانیدند نظم بچشم خویش دیدم در گذرگاه که که در مریخ بجان مور که ماه  
هنوز از صید متعارش پیرو داشت که مریخ دیگر آمد کار او ساخت که چون گذر کرد مباحث اکین زفات که که واجب شد طبیعت کافران  
دیرین فیروزه ایوان پرافات بر سر راهم بر سر باشد مکافات و نیزگی نیک بینی دزد بر سر خم و زنجو روید و گذرم رنگم

أذكر رجوع سلطنة سلطان ناصر الدين بن سلطان شمس الدين التمش

بعد چندگاه چون سلطان از طریق بغداد رفت و نصرت و اخراجات و رزیده آئین اخذ و قتل پیش گرفت جمیع امر از دست برداشت و با خبر و اتفاق کرد ناصرالدین را که استقامت و حق شناسی از ناحیه احوال او ظاهر بود از بهر این طلب داشت بر تخت فرماندهی اجلاس اندو سلطان علاءالدین را اسل در قید نگاه داشتند چندگاه که در زندان خاموش و رنج او از نفس بدین خلاصی یافت مدت سلطنت او چهار سال و یک ماه و یک روز بود.

فکر سلطان ناصر الدین |

سلطان ناصر الدین بن سلطان شمس الدین التمش در سنه شصت و چهل و هفت هجری از بهرام آید تلج جهان بانی بر سر نهاد که و خطبه بنام خود در ولج واد ملک خیاب الدین ملین لاکو بنده و دادا و سلطان شمس الدین بر روی منصب وزارت داده بن خطاب الغمانی و حلالی ۸۵

چند دور باش سرافراز گردید و انتظام مہام سلطنت برای رزمین او تفویض نمود و حدف گوش اورا بالائی نسلخ و مواعظ و خوش ازاد  
 بد باب رعیت پرور سے و عدالت گشری برآمودہ فرمود کہ اختیار مہام جهانانی و مدار نظام امور ملک رانی بدست تو دادم کاری  
 اتنی کہ فرامی قیامت بدرگاہ پادشاہ حقیقی مرا و سر اسرایہ شہر ساری و افعال گرد و ملک بلبن مقتضای فرست خدا داد و عقل  
 مستقاد تو احد ثابست و شہر اطا و کالت نوعی بتقدیم رسانید کہ رعایا و برابا در مداد من و اماں کاران بود بتفویض سلطنت جهانانی  
 نزد گمانے دسر تو گرفت و خود سران را مجال دخل و تصرف در امور ملک و سلطنت نماند سلطان نیز عدالت گستر و رعیت پرور  
 بسرحدودیش بناد و ملکی اخلاق بود و در حد سلطنت او ملک آباد و رعایا دلی شاد و زندگانی کردند و رعیت نیکانست و رعیت پروری  
 پادشاہ و وزیر و در اکانت کیتی انتشار یافت بدیت وزیر سے چنین خبر برای چنان و چنان چون گیر و قرار سے چنان و از بسکہ  
 سلطان حق پرست و دین دشتاں بود و خراج و باج ملک در مو جب سپاه و دزد و درویشان خدا آگاه و وظائف و ارباب و در باب  
 استحقاق و بدوئی سکینان و وزیر دستان و دھارات مساجد و چاہ و خانقاہ و دھان سرادجای انداز و خیر و ملک انجلا ناخیر و اسباب  
 تو کج حمل تواند بود و خرج کردی و برای ذات خود تصرف نمودی در سالی و دھعت بھذا خود نوشتہ آذوقہ ساختی نو تہی یکی از تو کران  
 سرکار بمعص کہ بخط سلطان بود از روستے خوشا ملک بیت گران خرید چون این خبر گوش سلطان رسید رخ کرد کہ آئندہ بمعص بخط  
 من اطلاع دکنندہ بلکہ بطور افتخار کہ احدی بر تحریر من و تو نہ بنیاد میفر و نہ باشند تا در ملت این وجہ اختلالی روی نہ دہد ازین رو کہ  
 در پیش بناد و فرخندہ نزار داج کزیر سے و خدا سر سوا سی سنگوہ خود نہ داشت و او برای سلطان اطمینان می بخت روز سے آن ملک  
 جهان التماس نمود کہ بسبب بختن طعام دست من آزار سے یا بد و تصدیق مالا لایطاق سے شود اگر کزیر سے خرید شود و بد بختن  
 طعام قیام مند تا ملا از بعض خدات مخفی میسر آید و بچوب کہ بمنع شود اید بود سلطان جواب داد کہ تو دست المال حق سپاہ  
 و مساکین و خیرا مستحقین و مستضعفین است و رعایت کر براسے آرام نفس خود و در ان تصرعے کردہ آید صبر کن تا خدا یتیمی ازاد  
 آخرت نتیجہ ثوابت دہد ایمات ترا با نفس کا و کش کار لیت و بدام کرد کہ آن طرف بکار لیت و اگر اری سے دستن بہت و  
 بر از نفسی کہ با تو منشین بہت و با سہما سلطان بکمال عدالت و رافت زندگانی و جهانانی نموده برگریسی و گذشت و بدشت برین  
 و اہل گشت عدت سلطنت تو دہ سال و سہ ماہ دھعت روزہ

ذکر رجوع سلطنت بسطان غیاث الدین بلبن

سلطان غیاث الدین بلبن شد و دادا سلطان شمس الدین پدر سلطان ناصر الدین بود چون سلطان ناصر الدین و رعیت حیات بمانق  
 کائنات سپہ ازاد و داری کہ جانشین سرر خلافت تواند بود و داشت اسرای حضرت با اتفاق غیاث الدین بلبن کہ مدبر الملک بود  
 بسطنت بر داشت بسطان غیاث الدین مخالف کرد و اور سہ شش صد شصت و شش جہری صد شش سر میفر ما زوائی و سایہ  
 ازین چتر کتی کشائی گشتہ سہ خطبہ را داج و ادبنایت و دنا و بخت کار و صاحب جرات و قار بود کار با بشور و خود و برین کردنی با گاہی  
 دہو شیار می بسر و دی ایمات چہ نیکو متاعیت کاراگی نہ بناد ازین نقد عالم تھے کہ کسی سرآورد بولم بلندہ کہ در کار عالم بود و خندہ  
 کار ملک جبر جرم کار بر لغز و سہ خا دل اشرار و ابلیل ازال را بکار داخل نہادے تا حقیقت تقوی و صلاح کے متحقق  
 نشدی اور اعلیٰ لغز و سہ و در تفریح نسب با لغز و سہ بود بتفویض عمل در کے اگر نقص ذاتی یا صفاتی ظاہر تھے فی الحال  
 تعمیر فرمودے بظلم جز جز و بند فرما عمل و گزینہ عمل کا خرد و دشت و مدہو بشور و دشت براسے و بفر و مانیک کار ہا سے خطبہ و دیوا  
 بافت کہ چہ اندر ملک و بتز و دشت بکار گاہ خیر و و میفرمود کہ جملہ مردم را بیک نظر بناید و بدو از نہ حال ہر یک نگاہ بدید و دشت



اگر از هر و نجار را خواور داشته و با یکسان بدگر را ز انرش کرده آید چنان خوابد بود که پیرایه با بر سر بستن و حله بر سر در پا کردن به بیت  
 بود و پا از برای رده پیرودن و بناید دید و را چون پاشمرون و با سخته تا آخر عمر با سغهای امام بنانی نگار دارا نزل و منزل را در مجلس  
 خود راه نداد و گوشت خور نامی رئیس با زار که سالها و در خدمت درگاه بود و بمقر بان بارگاه العجا آورده که اگر سلطان یکبار با و هیزانی نماید  
 بسیاری از نقد و جنس شگفتش کند چون آنی بوض رسید بنی برائی نیافت و فرمود که هیزانی با میر بآرد و با سب سلطان از نزل عوام  
 نرا نکل میکند الله تعالی مظهر او صاف پسندیده و منشا اخلاق گزیده بود و در راه در منزل تقصیرات تا زیاده زد و بقبضه اسب رسیدی  
 صلاحت و بهیبت او در دل امر اتوی بود و در کان دولت و اداری رحمت در محکم عدالت او سادس بود و در رجیع امور عدل را  
 کار فرمود و از بطش و سلطه او احدی را قدرت نبود که قدم از جاده اطاعت بیرون نبرد و رحمت اهل و عطا حاضر شدی  
 و در عظمت شنیدی و در قش کردی و او امر و نوا سپه آکی را در هر امر و رعایت نمود و دوا و با و تو انین ملکات ماکر و دندان  
 فرماند و الی پیران سلطان شمس الدین مختل و منفرد شده بود و تجدید احکام و استقامت داد و و سبانی عدل رفت ما اساس نهاد  
 و قتی که سلطان بر سر آبی و قطره رسیدی امرای بزرگ و فرمودی تا چوبه در دست گرفته اتهام نمودندی و اهل مرطیان پیران  
 را بی مزاحمت گذرانندی و عورات و اطفال و دو اب لاغ و ضعیف را که در کت در مواقع چنین چند روز توقف کردی تا مردم بهیبت  
 گذشتندی در ایام جوانی اگر چه بخوردن شراب و محبت ارباب طرب و لهو و لعب رغبت تمام داشت و بعد از آنکه سر یکای سلطنت  
 گشت از تمام لاهی تا بجای گزیده با دمی فرائض و نماز و نوافل و جبه و جماعات قیام نمودی بی و وضو گاهی نمی بود و در خانهای بزرگان  
 میرفت و بعد از نماز جمعه زیارت قبول می نمود و بر جنازه اکابر حاضر می شد و به تعزیت اهل مصیبت می پرداخت اخلاص  
 میت را انعام می فرمود و طائفه آهنا مجال میداشت نظم بدالش بزرگ و بهیبت بلند و باز و دلیر و دهل و توشه و نه را لیش  
 بتدبیر محتاج غیبه و نه امتضا را لیش بجز محض خیر چند در شهر خزان نه در که و دشت و خیانت در اندیشه کس گشت و امان در زان  
 بحدی رسید که مشرغ شد در رسم قتل و کلبه به بیرون و دوی و فرجنگ خویش و بگردون برافراشت و درنگ خویش  
 باین دانش و رای دایم و فرجه گمان در دنیا بد که باشد بشنود با وجود این همه اعمال و محاسن افعال در باب ارباب بی و طلیان  
 لطف و رحمت یک گمار گذارشته بهت بجا بری و دهناری می گشت سر سوزن از رسم جبار و قاهره و قاهره و نمیش گشت بود اسط  
 یک کس لشکر می و ملکی را بر انداختی و صلح ملکی بر همه مقدم شناختی نظم اگر آتش قهر فروخته و یک شعله زان کشوری پوخته  
 بکوه از لرگین سایه انداختی و چون پنج پیش خورشید یکدختی به چشمه کسوسه چرخ کردی نگاه شدی و تیز خورشید و ماه  
 و سلطان را با جانوران رنگین زیبا و خوش خوانان نغمه سر را و طیور شکار می و یوز و سیاه گوش و امثال ذلک به غبت بسیار بود  
 و ازین جنس حیوانات نادره بسی هم ساینده و خوشچیان و با و داران و در و داران و میر شکاران را هم مرتبه تقرب به بقدر ریاضت  
 بود و شوق شکار هم بسیار داشت تا برین علم و فعله این مشغله را نزد سلطان رتبه بزرگ بود و بهت کرده و بی و الی و الی و الی  
 شکار کردند و در آن بیشه نخچیر هم آوردند و نه را سوار تیر انداز برای تقدیم مراسم شکار در آنجا در رکاب بودند و می طام  
 از آنکه خاص یافتند سلطان در ایام زمستان شکارگاهان سوار شدی و ناقصه یوازی و پیشتر که شکار کرده شامگاه پیشتر  
 معاودت نمودی چون خبر اتهام سلطان در شکار بجایا کوخان رسید گفت سلطان بلبن بخینه کار راست و نظا همی نماید که  
 لشکار می و دود و حقیقت بهماست آداب سوار می و بهیبتی و ملک داری و اطلاع و آگاه به بر احوال و عیبت و وسایلی  
 بهمت می گمارد سلطان از اصنافی این سخن خوشوقت شد و بر فراست با کوخان آخرین کرد و فرمود که قاصد ملک داری

کسانی و اندک ملک گیرید و هجانی کرده باشند چون سلطان را اسباب ملک ستانی سپا گردید و در او ذرات التماس کرد و نگه با وجود این هم قدرت و استطاعت تغییر ولایت گیرات و مال و درگیر با دلائق است سلطان حجاب داد که چون منول همیشه بر ولایت پنجاب باخت می نماید از دلیلی بر ولایت و در دست داشتن مناسب سلاطین خود اساس گفته اند ملک خود را مضبوط و روشن بهتر دانست که ملک دیگران تا حقن سابقا از غفلت دینی پرورانی پسران شمس الدین و امیر جهان بانی اختلالی عظیم روی داد و ضوابط سلطنت را اثری بر رونق نماند بود حتی که جماعه میو اتیان در حواله شریب بک جنگهای انبوه پیشه مترو و فساد پیش گرفته بهر فی نبودند و مسالک اطراف بسود گشته سوداگران را مجال آمد و در خنبه و در درازای شهر از خوش آنجا بوقت نماز عصر بستاند بود و نماز و کجاست لایا را سه بر آمدن از شهر نبود و بار میو اتیان بر سر حوض سلطان آینه سقایان آب کش میا از حوض میر ساینده و پسران شمس الدین از بهر انی و غفلت تا دویب آنجا و احباب التبیانه کرده اغراض نمودند و این حق موجب خیرگی و دلییری آنجا و ضابطه که دیده و در سلطان قطع و قبح آنجا بر مهابت دیگر مقدم داشت جنگها را با تمام قطع ساخته آن بد نهادن را راعلف تیغ بیدار تیغ گردانید و حصد شهر حکم بنامده در حواله شریکها نجات نصیب ساخت و زمین قسم نمود که هر کس از امتحان خود خبر داده بود و درگشتال انهرمان نذران سامی حمله بخار بر دلفظ بر دست دزد و سر دزدان چون که این شود راه بفروروزن و هر کس که بر دزد حجت کند و میماند خود کاروان نیزند و چهر گشت ایمن شود کاروان و دهر تجارت بر سر رودان و چو برین خیر و ستانی بر ملک باج و دیگ مجامع خود و چون قوم کاظم پنجاب امیر خود بد اولی معتد رفقه و فساد شد و سلطان خود در آن سمت تشریف از انی در شمس حکم نقل و دارت کرد و جنس مرده که پیش سالگ رزیده بود و علف تیغ بنید تیغ نموده غیر از زمان سلطان خود سال زندگانه شد و سعدی بیت گز بود و در شکار راه و چاه نادان زن و طفل حجاب راه و معزنی و فدا و کار بر دزدان امور و فتنه از منور رسانیدند که در مواضع جاگیر سپاه باب اختلاف بسیار است سلطان فرمود که سائیکه پیر هستند و از کار دانا نده جاگیر آنجا باز یافت کرده مدد عاش مقبر کنند آنجا و بخدمت امیر الامرا غفر الدین التاج آوردند و تحفه بردند که جاگیر بدستور سابق بجال بوده باشد امیر الامرا تحفه قبول کرده گفت اگر رشوت بگیرم در حقن و التماس من برکت نخواهد بود و فی الحال بخدمت سلطان رفتم و شکر بیک لک با ایستاد سلطان باعث اندوهناک استفسار فرمود التماس نمود که پیران را که سلطان بر طرف کرده جاگیر باز یافت نموده اند و نگه شده ام که اگر در قیامت پیران را از قند حال با چه خواهد بود و سلطان ترحم کرده فرمود که بحسب استدعا می آید اما جاگیر آن مردم بجال و در شاهزاده محمد سلطان به صفات حمیده و اخلاص پسندیده متصف و دلفظ علیه سلطنت بود و ملکیت بند و اتوابع و لواحق و مضافات را جاگیر و مقر گردید و با جمعی انما مردم دانا با استعداد تمام بر اسی انظام مدام مستحق شهادت بقضائے سنجیدگی اوضاع و احوال است به برادران و فرزندان عزیز بود و هر وقت با اهل فضل و کمال صحبت داشتی به دست تحصیل و تکمیل اخلاق حمله گشتی بیعت بسال خود و لیکن بچو و فضل بزرگ و افضل پیر و لیکن بر دنگ کار جوان و مجمع الفضائل امیر خسرو دهلوی و دامیر حسن و در ملتان بخدمت شاهزاده بودند و در سلک ندما و احباب و انعام می یافتند چون میت فضائل کاشف و موزع حقی و مجاز به شیخ معلع الدین محمد سندری شیرازی رحمة الله علیه و شاهرزاده رسید و ولایت بر ملتان کسان خود را بطلب شیخ در شیراز با ناولاتی ارسال نمود و خواست که در ملتان برای شیخ خانقاهی ساخته مواضع چند براسه معارفش وقف نماید شیخ بنابر ضعف پیری عذر خواست و یک نوبت سفید متضمن اشارت و پسیر خود نوبت دیگر کتاب گلستان و بوستان بخط خویش نزد شاهرزاده فرستاد و سفارش امیر خسرو ضمیمه آن نمود و از آن وقت هر دو کتاب در هند و بستان در لاج یافت گویند که از دختران سلطان شمس الدین مرحوم و دجاله از جات شاهرزاده بود و اتفاقا در

حالت مستی طلاق بر زبان شاہنوازہ رفت از آنجا کہ بنا بر تلقیاد امر شریعت عزرا جعت ممکن نبود آن عیفره البعد شریعت اہل یسین  
 شیخ صدر الدین بن شیخ جمال الدین ذکر با قدس اللہ و حمادہ آوردند و قرار آنکہ بعد از این من شیخ ہم اورا طلاق دہتا جسٹس شیخ شاہنوازہ  
 را بار دیگر عقد ازدواج با او صحیح تواند بود شیخ آن گوہر درج سلطنت را بجانہ آوردہ با او صحبت داشت بیست گوہر فدیہ بہت نکاح  
 از سفن آن کے آیدش باک بیہوجہ قرار داد چون شیخ را تحلیف طلاق الملک اتفاق نمود خاتون عفاف شریعت گفت کہ از بلوی  
 آن بے حیثیت بے وفا برآمدہ بخدمت حق شناس دل آگاہ رو آورده ام خدایا روا مدار کہ باز بہت با او رفتار شود شیخ چون این  
 گفتگو شنید گفت کہ در وفاداری بہت کمتر ازین عورت نتوان بود و ہر چند شاہنوازہ در خواست شیخ اورا طلاق ندادہ در طرف خوش  
 نگاہ بہت شاہنوازہ ازین بیخی برآشفقت و در مقام انتقام نشست مقتضائے صریح مشہور مصرع باد و کشتان ہر کہ در افتادہ بر تار باد  
 حدادت با شیخ باعث انفطاع رشتہ بقای او گردید و در بہین نزدیکی لشکر مثل بنو احمی لاہور و ملتان رسیدہ دست بقتل قاتر خلافتی  
 کشتاد شاہنوازہ با فضل و راز ملتان براسی عافیت شافت و در ان جنگ بچنگ اجل گرفتار گشت امیر خسرو دہلوی کہ ہمراہ شاہنوازہ بود  
 بہت مثل امیر گردید و در پنج رفتہ از آنجا باز بند و ستان آمد القصہ چون خبر شہادت شاہنوازہ بسلطان رسید بسبب الفت بسیار کہ  
 با او داشت غم و اندوہ بسیار در دل سلطان رسوخ یافت و دین وقت عمر سلطان از شہادت گذشتہ ضعف پیری تو می گشتہ بود ہمارہ  
 رحلت فرزند و بلند علاءہ آن گردید اگرچہ برای انتظام سلطنت در اظہار قوت و توانائی تکلف می نمود اما آثار زبونی و شکستگی کہ دین صحبت  
 بحال سلطان راہ یافتہ ظاہر بود و در زبرد زکارش در منزل خسرو شاہ زادہ را با نظام مہام در ملتان متعین کردہ مہر خود را بش  
 مرحمت فرمود ناصر الدین بفرخان خلف خود و را از لکنوی عرف بکمال دہلی طلب داشتہ گفت کہ فراق برادر بزرگ قدر بخور و ضعیف  
 ساختہ می بینم کہ دقت از حال نزدیک رسیدہ دین وقت جدائی تو از من قرین صلحت نیست پس تو کیا دو پس برادر مرحوم تو کینہ خود سال  
 و از تجارت و دنیا بیکانہ انداگر ملک بہت ایشان افتد نایز ظلمت جوانی و ہوا پرستی از عہدہ محافظت ملک قہاسین جہان بائی توانوزد برآمد  
 و ہر کہ در دہلی بہ تخت سلطنت جلوس نماید فرا طاعت او بعز و نرت باید نمود و اگر تو بہ تخت مورد فی جلوس کنی ہم مطیع و منقاد تو خواہی بود  
 چون سلطان را اندک افتادہ پدید آمد ناصر الدین بنسر افخان بفاہت و نادانی نصیحت پرور ہر ان را گوش نکردہ بہانہ شکایتی نصیحت  
 سلطان ردانہ لکنوی گردید ہنوز ناصر الدین لکنوی فرسیدہ بود کہ سلطان رحمت حق بیعت برای سلطنت باکم خیر و خلف شاہنوازہ  
 محمد سلطان مرحوم بامروصیت کردہ بود مدت سلطنت بہت سال و نہادہ +

### فکر رحلت سلطان غیاث الدین بلبن و رجوع سلطنت بنصر الدین کی قیادت و سیر او

سلطان منور الدین کی قیادت بن ناصر الدین بنسر افخان بن سلطان غیاث الدین بلبن اگرچہ سلطان بلبن مرحوم وصیت کردہ بود کہ  
 کینہ و نبیرہ سلطان پسر شاہ زادہ محمد کہ در ملتان قیام میداشت و در سیر لا محذور آمدہ بود سریر کرامی سلطنت سازند و حسب الوصیت  
 ہمہ عمل آمد اما چون امیر الامرا غیاث الدین با او سو و مزاج داشت اورا بحیلہ بازے روانہ ملتان کرد ناصر الدین بنسر افخان خلف سلطان  
 منصور در لکنوی بلبن و عشرت اشتغال داشت امیر الامرا کہ خلی سلطہ بود و بصلح امرای یک منور الدین کی قیادت ناصر الدین بنسر افخان  
 را کہ سید سال بود در ہمیش صد و ہشتاد و شش ہجرے بر سر فرمانروائی اجلاس فرمودہ امور جانبانی با اختیار خود گرفت و کار  
 بجائی رسید کہ حل و عقد جمیع محاملت و عزل و نصب حکام و تعین مواجب ساہ با و باز گرفتہ و سلطان تمامی مہام سلطنت بامیر الامرا  
 حوالہ کردہ خود بلبن و کارائی پر دخت و از در الملک دہلی برآمدہ در کیلہ کھرے بر کنار دریا می جماعتات و کشتا و سائین فرخ از احوال  
 نمودہ در اسلطہ خود گردانید چون سلطان منور الدین کی قیادت برادر رنگ جہان بائی جلوس نمودہ مطلق العنان گردید از ظلمہ شہادت جوانی

ہمیشہ و کاروانی چنان مشغول گشت کہ روز و شب چربید و مہم نمی گذرانید و پنج بازی بود کہ در وقتی از اوقات سبب آن اشتغال نوروز  
 بود نقد زندگانی کہ سرمایہ ایست بی بدل اجناس ہزل و زول غمزہ باین حال علی الامام مست و لا یقل بصری بر روز و ال عقل غمزہ  
 بجز زندگانی و سرمایہ پیش و کاروانی ہی شمرده القہصہ سلطان بہ مقتضای جوانی خلعت در کاروانی پر داشتہ خواندہ کہ اساس سلطنت بآن  
 تکیست در انعام اہل ہزل و زول خالی ساخت و بچل و دناوانی کارای جانانی بقبضہ اختیار امیر الامرا نخر الدین گذاشت و ہم باغوائ  
 او کثیر و بی غم خود را از زمان طبع داشت چون او انقیاد نموده عازم درگاہ گردید و قہر بہر تہک آن بیکناہ را تاحق بقتل رسانید بعد  
 از تہسیر فرج محل چنگیزی در لواحق لاہور رسیدہ دست بنارت و تاراج دراز کرد و دو دواز ہند مردم بر آورد و سلطان با شہنشاہ این خبر  
 بار یک خان بہان را کہ از انامای بزرگ بود بانگہرگان بر رخ این نقشہ تمین کرد و سارکنشورہ و در لواحق لاہور رسیدہ با بخل ہمار بہ سخت  
 نمود با خرقہ شکست بر لشکر مثل آتادہ دیار سے بقتل رسیدند و جماعہ کشیر شدہ فوج سلطان مظفر منصور بدلی مراجعت نمود و امر اسے  
 خولی باغوائے امیر الامرا نخر الدین و ابنا و پیاسہ رسیدہ لہو باین سانچہ امیر الامرا سے مذکور التماس نمود کہ اکثر امر اسے سرکار از  
 تو مثل ہستند آمدن مثل از ولایت باغوائے این مردم است اگر با خود اتفاق کردہ مکرے و غدرے اندیشہ نہ دارک آن شکل خفا پیش  
 نہ شائل این مقال دراج سلطان انام اسے مثل شرف گشت و خصیت بقتل آتادہ و امیر الامرا چند کس را کہ روز بقتل رسانید و خانمان  
 آن بچار گون تاراج برد و بیضے لوک لبین را کہ ہمارے مثل قربانیت و صداقت داشتند مجوس ساختہ و در قلعہات فرستاد و خواجہ  
 را کہ از قبلہ در را بود گنجاہ و روغ تھم کردہ و بزرگ نشاندہ کشیر نمود بدین جہت امیر الامرا را بر جمیع امر السلطنت زیادہ از حد میر آمد چون سلطان بجزای  
 ناصر الدین بفرغانہ در گشتی ہوا پرستی سلطان کہ خلف اول بود و قسط امیر الامرا شہید مکتوبے شمل بر شوق ملاقات پر سپر خود نگاشت  
 چون این نامہ و کیلو کھر سے نزد سلطان رسید او ہم آرزو مند فاسے پر بزرگوار خویش گشت و مکتوبہ را بر سر ویدہ منادہ جہاں باب  
 باصحاب شہنشاہ قبول مسئول تعین موعده دیدار نوشتہ فرستاد و بدقتضی موعده تعین وقت پدر از گشتی و سپر از و بلی عازم شدہ بر دریای  
 سرچو رسید و لشکر ہر دو سلطان بہر دو گنارہ دریا قامت و زید سرور و دشورہ تعین و منشا ملاقات و ارسال سکا بپ و سفر گذشت  
 آخر الامر قرار یافت کہ سپر بخت کشیدہ و پدر شہر انہ تقسیم ہما آوردہ ملاقات نماید چنانچہ سلطان ناصر الدین بفرغانہ بموجب قرار داد از دیار  
 نمود و در جلد گاہ از اسب فرو آمدہ و بقبیل قوام سر بر سلطنت رفت و در آب بندگی بقدیم رسیدیم رسانید سلطان مغل الدین کی قیادہ و اطاعت  
 پر ویدہ انفعال کشید چون پدر پیشتر آمد سلطان سے تاب گردیدہ بتعلیم بر خاستہ و استتعال نمودہ در پاسے پدر افتادہ پدر سر سپر  
 بر داشتہ از کمال شغفتہ در آغوش رحمت کشید و یکدیگر را در کنار گرفتہ بے اختیار گریستند حاضران نیز از شادمانی حال گریہ را  
 کردند پدر دست سپر گزیدہ بخت نشاندہ و خواست کہ پیش بخت بایستد سپر مقتضای سعادت مند سے و اہلیت پدر را با خود بخت  
 نشاندہ و او بہ پیش پیش شہت و لوازم استکانت و نیاز و مراسم سرور و انبساط سے گشت ہمیں اسلوب چند روز متواتر پدر بچاند  
 سپر آمدہ و پادشاہ با ہمہر صحبت داشتہ مجلسا آمد استند چون روز دواغ نز و یک رسید پدر بزرگوار گفت اگر پادشاہ ما آنقدر در  
 خزانہ نباشد کہ روزانہ طلبہ تمین لشکران را بآن امانت نماید یا در ہنگام قحط و غم غراب را عاید فرماید و پادشاہ متوان گفت  
 و دیگر نفع از خود افراد و مواعظ عقدہ کشادہ باب مہور سے پلا و امصار و آبادی سے رعایا سے انگارہ و قدر دانی خلصان جان نثار  
 و استیصال متروان صاحب استکبار و امتیاز فرمودن خیالین فلکدان سر تا سر و قاف و دشمنان و دوست نام و مصاحبت خرمندان  
 حق گزار و اجتناب از صحبت نادانان سنگلی شمار و دیگر در حکماست پسندیدہ آوینہ گوش ہوشاں اگر گدائیدہ پس را در کنار  
 گرفت و ہنگام دواغ آہستہ در بارہ و بیخ امیر الامرا نصیحت کردہ گریان مرخص شدہ و بزربان را ندیدیت کاش بجزی ہوسر و

آنند سے دیدہ اسیر خیال ہے اگرچہ اسیر دیگر معلوم سے شود کہ آمدن پدر و پسر پدریاسے سر جو بقصد ملاقات بود اما از کتب  
قرآن السیدین کہ امیر خسرو دہلوی در ذکر ملاقاتے این ہر دو پادشاہ بلساک نظم کشیدہ ظاہر سے شود کہ پدر بقصد تفریح دہلی از کهنوئی  
سرت بنگالہ آمد و بود و پسر بپانچہ اواز دہلی عازم گشتہ بعد رسیدن بران در پایا ہندگر صلح و ملاقات نمودہ ہر دو بیکار و دولت خود  
مناوہت کردند ہر صورت سلطان بعد انصراف پدر اسطنت رسید و بموجب نصائح و مواظظ پدر کہ قلم آرد چند روز خود را از لہو و لعب  
بازداشت اما چون بحسب فطرت بچہن امور راغب و متعا بود و در سہر و شکار وسوار شدہ میرفت کی از نمرہ رنایان کہ صاحب جمال  
و طاووت مقال داشت در عین سوار سے پر خورہ و بد و عاشناے سلطان این میت سر آمد بحیث سربینا البصر اسیر و سے بہ سخت  
بیر سے کہے امیر و سے سلطان از نظارہ جمال و استماع لغت و تغرب او فلحاچ پدر بر طاق نیان منادہ متار حیر و شکیب بر باد  
داد و اہرامہ گرفتہ در صحرا سے فرج افزائشہ ہر پارک و دیشرب مدام و سماح صوت و مقام اشتغال و رزیرہ از امور سلطنت غافل و غافل  
گردید بحیث ہر خدیگی کہ در آن شوخ و بازیگر نہادہ ششہ را خورہ چہرہ کیست کہ از جہان نگہ داشتہ نہ چون کوکب عمر و دولت سلطان  
نزدیک بغرب رسید بغیر سے دراد ضاع او بہم رسیدہ و در تہک حرمت امرا و خوزیری مردم کہ شہیدن گرفتہ بحیث چو بخت کسی  
را پیش آید نہ کند کا سے کہ در آن رانشاید بہ الفصیحہ خیر الدین امیر الامرا سلطان بن ہر گشت و ملک جلال الدین فیسہ و زرا  
کہ عارض ممالک بود از سامانہ ظلیا شستہ مدار علیہ امور سلطنت ساخت درین اثنا سلطان را از افراط شراب مریض لغوہ و فانیچ ہوش  
عارض گشت کہ از کار رفت امر با اتفاق کیو مرث پسر سلطان را کہ نزد سال بود از ہرم سرا بر آوردہ بسلطنت برداشتہ و سلطان  
شمس الدین خطاب داد و داند ملک جلال الدین بمقتضای صلاح چند روز اطاعت آن ظلمک دست نشان نمودہ آخر الامر  
باتفاق ارکان دولت لطف مذکور را مقید کرد و ششے را کہ پدر او بتقریبیہ حسب الامر سلطان بقل رسیدہ بود بر اسے اتمام برداشتہ  
و در کیو گھر سے فرستاد و رفتہ سلطان را کہ رستے از حیات داشت کہ سے چند زوہ و درو یاسے جہنا انداخت مدت سلطنت  
سہ سال و سہ ماہ از سلطان شہاب الدین غور سے لغایت سلطان مغل الدین کی قباد یا زوہ کس از اتباع سلاطین غور سے مدت  
یکصد و یک سال و یازوہ ماہ و ہفت روز سر را را ی سلطنت بودند

ذکر رجوع سلطنت سلطان جلال الدین فیروز خلیج و اشتغال پادشاہی از اتباع غوریان  
سلطان جلال الدین فیروز خلیج کوئند از نسل خلیج خان و اما و چلیز خان است و عقل در قبول این نسبت متوقف چہ در آن زمان  
شوکت و دومان چکیہ سے نہ چنان بود کہ بنا ترا و بنو کہ سے سلاطین ہند سر فرد آرند بہر حال او عارض ممالک بود کہ زبان عرب بخشی  
گویند بظاہر شانیہ خانی سر فراز سے داشت بمقتضای رشد و کاروانی مدار علیہ امور سلطنت کرد و در روز بروز تہ او ملکہ گشت  
آخر تسلط عظیم پیدا کردہ باتفاق جمیع امرا سلطان مغل الدین کی قباد را از میان برداشتہ در سہ شمسعد و نوو ہجر سے بر تہر فیض  
سلطنت رسید امر اسے موافق و مخالف طوفا کردہ انقیاد و رزیدند چون اعیان شہر و حامد را یا از رواج بودند داخل شہر گشت  
و بر ختے کہ سلاطین پیشین حاویں میکردند نہشت و در کیو گھر سے بودن اختیار کردہ شہر نو و قلعہ از سنگ تازگے احداث نمود  
از انکہ مال استقال یافت وصیت یکذاتی و خدا شناسے او در انکاف گیتی مشہور گشت مردم شہر از خبر و بزرگ بمجمہ آمدہ بحیث کہ  
و استدعای نزول در شہر دہلی نمودند چون عازم شد کار پوزان امور سلطنت شہر را آئین بستند و بہر تہمین رستہ بازار ہر پادشاہ  
رشتہ نگار خانہ چین ساختہ سلطان کمال شوکت و شہرت و با تزک و مجمل تمام بر فیل کوہ شکوہ سوار کرد و دیدہ با امر اسے نامدار و  
شکر بیرون از حد شمارا ز کیو گھر سے روانہ شہر دہلی گشت و با طرافت بازار چون ابر بہار زرا نشان و در بار گذشت بحیث درم

بر خیزد از کران تا کران و سواگشت ابرجواهر نشان : بهین منظر و آئین سلطان داخل و دو قمانه گشت و دو رکعت نماز شکر ادا نمود و چنانچه  
 سلطان سابق جلوس نمود و گفت سالما پیش این تخت سجد کرد و ایم و امر و زپاسے خود برین سے نیم از عده لشکر ایز دست بگذاشت  
 تو نیم بر آمد برادر و پسر و غیر دیگر لوازم نذر و نیاز نمود و آداب تهنیت و مبارکباد بجا آورد و ندکوس شادی بلند آواز شد  
 و هنگام شب چمنان چراغان بکمال انگار و آتش باز سے بسیار دل افروز تا شایان گشت با بجا آمد بعد تقسیم مراسم جشن با نظام ملک  
 پرداخت و از عداالت گسترے و رعیت پرور سے رعایا و بایاران خود خوشنود ساختند و بزرگ از حسن معاشرت اورا شکر  
 و شاکر گشته کر خدمت بر میان بستند و بنگران بقدر مال و واجب و جاگیر یا خدمت هر کرا جاگیر مقرر گشت هر چند او معسر و فقیر است شکر تقسیم  
 بود بلی دران راه یافت این خبر سر و دلور سے بخدمت معصمت دار سے سلطان قیام داشتی و هر روز قرآن تازه آورده انعام یافتی  
 چون ملک چچو پرور و ده سلطان غیاث الدین لمبن را ولایت کرد و بدستور سابق نامزد شده بود دران ولایت قیام داشت  
 سال دوم بواسطه بنی برافراخته سک و خطبه بنام خود کرد و بشکر گران بجا نب و دلی را آورد و سلطان با همتا سے این خبر فغانان  
 پس خود را با عساکر مشیر و امرای و تمار بدفع این شورش فرستاد و ملک چچو شکست یافته با امرای لمبن کر رفتی او بود و بدست لشکر  
 افتاد چون اسیران را بنظر سلطان گذراندند بوجوب حکم آنجا را بجام برده سروریش شستند و خلعتا سے خاص پوشانیده و بعلیر  
 آورده نشاندند و ملک چچو را در محفل نشاندند بملکان فرستاد و فرمود که در خانه نیکو ادا و بخدمت بنگار با داشته اسباب عیش و عشرت  
 بر آس و او میا دارند و زرا ازین نوازش و حق آن معج واجب القیام حیران مانده سخن درین خصوص بمرض سلطان رسانیدند  
 جواب داد که بقتا و سال گذشته خون مسلمانی ریخته نشد و حال که پیر شده ام و ایام زندگانی بآخر رسید و چگونہ بر خیزن خون مسلمانان  
 اجازت دهم و چون سالانہ از کرے سلطان لمبن کرده حقوق نیت او برگردان است امر و زکر ملک او را متصرفم اگر احوال و انصار  
 او را بشکم کمال بے انصاف و سیر و ست باشد خصوص که باین صورت بستم پیش من آورده باشند اقلصه سلطان نیل  
 خدا ترس و رقیب القلب بود دل هر بان داشت تا زور سے هم رضامند و میگفت اگر چه در مبارک جنگ لشکر سے رای تو نیم  
 آما چون کسے را گرفته و بستم پیش من آمد بقل او نمی توانم اقدام کرد و تمام ایام سلطنت خود یکی را کشته قان چنین بود که سید سے  
 مولانا در ویش در دلی آمده اقامت و زریه و خاقله و علی بنایان و ده بطنے کئے بر تعمیر آن صرف کرد و ابواب اطعام و اتفاق برور سے  
 مردم کشوده هر روز هزار من مید و پانصد من لوح و سیصد من شکر و دو صد من روغن و همین دستور دیگر مصالح خرج کرد و در  
 و در روز سے دو نوبت اندک سید سے خاص و عام بران مانده حاضر شدند و خود غیر از انان خشک تناد دل نکردی و از کسی  
 چیز سے گفتی از کثرت خج و مماندار سے و عدم دخل مردم بر او حمل کیا که سے نموده اکثر امرار بر او شده است فغانانان پیر  
 بزرگ سلطان هم برید و مقتدا و کردید سلطان بمشابه این حال وارد حاکم مردم بر سر او و اشاره مخلصان در بنگران و اعیال سلطنت  
 بر او برده اول امرای مقتدا و مخلصان را بیدار و تر فرستاد بعد از ان او را گرفته زیر پاسے فیل بقو بگشت اتفاقا دران روز  
 بکیم حکیم عظیم ابرسیه و باد تدر فاست و طوفان گرد و خاک آشکار و عالم تیره و تاریک و دید موجب تعجب عالمیان گشت و دران سال  
 باران هم نشد و در دلی قحط عظیم و داد و غریب از تنبیهی سستی در گنگے در بازار با و کو چاقا قالب متی سے که در اندک فر سے از فرط جوع  
 خود را در دیایه جمنانداخته مغرب بحر قحط گشته و از فدان غذا اکثر سے سگ و گربه را بر خود حلال داشتند بلیا ز شدت اشتها  
 گوشت آدم را هم مباح سے انکا مشر عبادت کیشان را پاسے ثبات از جاده و رع و پیر نفی و طاعت اندیشان را تاز و حلال  
 حرام متذکر وید بیست خون خورده و بهدلسان شمشیر باز گردانیده در منہ شش صد و نو و سه منول چلیبر سے

باشکران غایم بجا بگشت سلطان با ستام این خبر با عساکر بسیار به قح آن خاکانه متوجه گردید چون طرفین بهم پیوستند مثل غلبه سلطان ممانند گردید و صلح نمود و در ایشان که از اقربا بایه ملاکو خان بود آمده ملاقات کرد و با چند امر اے دیگر مسلمان گردید سلطان او را پس خواند و با دامای خود گرفت و غیاث پور سکن ایشان مقرر گردانید چنانچه آن معموره را منگپوره و منگالان را نو مسلم خواندند و بعد چندگاه ملک علاء الدین را که برادرزاده و پروردگشت سلطان بود و ولایت کوه رخصت نمود و او را در کوه رسیده با طرافت ممالک می تاخت و در حدود و بیکه آمده فتح نموده چهل زنجیر فیل و هزار اسب و بسیار سواران و طلا و نقره و مروارید و اقسام آنته و قشقه و غیره گرفت و غنیمت گرفت که عقل از حصر ضبط آن عاجز و زبرد ز قوت و شوکت او زیاده گشته آثار لغبی و انحرافات از دین ظهور رسیده هر چند در سلطان گفتند که ملایق و اقته میش از وقوع گشته اند تا حال که علاء الدین استتلال نیافته نگوید که بعد از مدتی ایامات بهر شهر پشاید گرفتن بیمل به جویر شد شاید گذشتن به پیل به کنون کوش کاب از کر در گذشت به نه آنکه کاسیاب از سر گذشت به

ذکر متول شدن سلطان جلال الدین خلجی بر دست سلطان علاء الدین بکر و حیل انکساف و غنیمت باقی شناسایی سپاس سلطان از بیکر علاء الدین را دوست میداشت التماس و زاری با بابت مقرون گشت و گفت که علاء الدین فرزند و پروردگشت هرگز بفرستد و عناد از دنیا بد چون سلطان را اجل موعود نزدیک رسیده با چند سواران و خواص و یک هزار سوار بیا سب کلاه از راه و بیکر که روان شد ملک علاء الدین خبر رخصت سلطان شنیده امین کوه و مانگپور و نرو آمد چون سلطان نزدیک رسید برادر خود را با استقبال فرستاد و در حضور رسیده بیکر و غدا التماس نمود که علاء الدین هر اسان و بیناک گشته میخواست که او را زده دشت تنهایی گرد و من او را ازین اراده باز آورده ام الحال که سلطان تشریف آورده اند اگر در کاب بشکر بایان را صلح خواهد دید و طلب که بدرود سلطان بگفته او چند کس را همراه گرفته و سلاح از آن آموذ و در کوه در کشتی نشسته متعنت بنحو انباشتی بکنار آب رسیده سلطان از کشتی فرود آمد ملک علاء الدین آمده ملازمت کرد و در پائے سلطان افتاد و سلطان از روسته شفقت و مرحمت طلبانچه بر روسته او زده فرمود که این همه تربیت تو نموده ترا بزرگ گردانیدم و همواره در نظر من از فرزندان عزیز تر بودی اکنون چه شد که این همه اندیشه و هم از من بهر رسانیده این بکر و دوست ملک علاء الدین گرفته بجانب کشتی کشید و درین اثنا محمود و سالم که از اجاجات سامانه و لشکرات و بد لغسی مشهور بود و بشارت علاء الدین سلطان را زخمی ساخت سلطان زخم خورده بجانب کشتی شتافت اختیار الدین که پرورده بومنت سلطان بود و از عقب در آمده سلطان را بر زمین زد و سرش بریده نزد علاء الدین آورد و او بر نیزه کرده در مانگپور گردانید و چند کس را از مخصوصان سلطان که در کشتی بودند بقبض رسانید و بچتر سلطانی بر سر خود برافراشته ندای سلطنت در داد و از اچاکر این دو نغایه منتقم حقیقه است تا قاتلان سلطان در اندک زمان ببلا ساعه عظیم گرفتار شدند محمود و سالم نیز کمتر دست میزد و میزد و اندامش جوشیده از هم پاشید و نیز اختیار الدین و دیوانه شده بگافا بیکر داری ما خود دید علاء الدین کافر نمیت اگر چه بر تخت فرمانروایی نشست اما پادشاه این کردار و میگرد که قاتل گشته نسل و اولاد او و نشان او نمائند و سلطنت او بهشت سال و یک ماه و بشت روزی

ذکر رجوع سلطنت به سلطان علاء الدین خلجی برادرزاده و داماد سلطان جلال الدین

سلطان علاء الدین برادرزاده و داماد سلطان جلال الدین خلجی بعد از آنکه سلطان جلال الدین قبض رسیده سلطان با شصت هزار سوار را بیکر گشته در دایره رسید امر اے خرد و بزرگ اطاعت کردند و در سه شش صد و نود و هشت هجری سر سلطنت و فرمانروایی بکلیس خود و بایر و کوشک مل را در سلطنت گردانید و دست بذر و نوال کشاده امر او غیره مردم را بقدر حال هر یک مورد عنایت گردانید و در عهد و بهر کوی و بانایسل شرب سرمایه خرابی مردم بود و بعد چنگا که چهل هزار سوار بسرداری الت خان و ظفر خان برای دفع رکن الدین و بایر

پسران سلطان جلال الدین که بدقتی در از دلی گنجینه بختان رفتند بدین معنی ساخت بعیت سردار ملک تا برتن است  
 تن ملک را نشسته پیران است و امرای مذکور رفتند بختان را حاضر و کونند پسران سلطان مرحوم تابینا و دره بواسطه درویش  
 حقیقت اندیش شیخ رکن الدین قدس الله سره آمده ملاقات کردند و گفتند که این بختان را بختی است و مردمی شریف و عظیم بقدم رسانیده  
 آمانا همراه خود بدلی آورده و سلطان ناحق شناس بجای کرد و در چشم بر دوزخ زاده و خیره اهلان آمانا کشید و بجهت کرد و بدین  
 بعد از آن بر سر گورهای شکر عظیم متعین فرموده بمجادل بسیار آن ولایت را متعین ساخت و بیت سومات دودلی آورد و در زمین خسته و در  
 دلی پسر خاکی کرد و در وصال دوم شکر نعل از مادر التهر در خوان دلی رسید و شهر را محاصره کرد و ملاقات کثیر از قصبات و قریات و بر سر آرد  
 بجهت کرد و در ساجده و عمارت و کوچه و بازارهای شستن غامد و راه کوچه ها مسدود شد و همه چیز را گرفت سلطان مستعد و بجهت پیش  
 و بجهت مقابله و مقاتله نعل منبر گشت و آتش فتنه و فساد متعین کرد و چون سلطان از اطراف ملک با خبر شد و متعین شد و در سلطنت  
 و فزاین ندید و اکثر بلاد هم بفرار آمده قوت و کنت کمال بهم رسید خیالات فاسده و بخاطرش راه یافته قاصدان شدند و دین و شجر  
 از پیش خود خواستار غامد و بختی از امرای خود را چیده چار یار کرد و اندونیز بخواست که دلی را بکلی از معتقدان خود سپرده مانند سلطان  
 سکندر روسی و تسخیر قایلیم سبجه بر و از فرموده او را سکندر ثانی و خطبه خوانند و در یکم نیز بن نقد داخل کرد و بیهابان و مرقبان  
 مجلس را یارایه آن بود که حرفه خلافت مرضی او بر زبان خواند آورد و بختان را با حفظ و درشت خوئی خوش مزاجی او بخواند و بای  
 او را قصد یقین نموده بر علوهت و بلند پروازی او تحسین سے نمود ملک علار الملک که از امرای بزرگ بود و پیش سلطان اعتبار تمام  
 و درست کرد و در سه و راست گفتار سے شمار داشت سخنان سنجیده و تقریرات عقلی و نقلی پیش او بیان کرد و با جناب از احداث  
 شریعت و دین و قربانی ملک و سلطنت و دماء و دنیا و آخرت بسبب این خاطر نشان او کرد و چون فزید که این کار بدین امانت  
 پروردگار صورت نمی تواند گرفت ازین اراده قاصد و تجنب نمود ملک مذکور در باب تسخیر قایلیم گفت که اگر سلطان دلی را نگذاشته  
 با قایلیم دیگر بر و دوزخ و در آن طرفها بگذر و یاب ناکامی مراجعت روسی و بد معلوم نیست که سیکه نائب باشند اطاعت نمایند یا نه  
 در زمان این زمانه باز مانند سلطان سکندر روسی برابر نتوان سنجید اول مثل از سلطانایس وزیر سے باید بهر رسانید بعد از آن که با  
 دیگر باید پرداخت با نعل بلاد هندوستان و شکر و خنجر و چنبر و چند تیر سے و جانب شرقیه تا آب موجود و سوا ملک تالمان  
 که اسن تهر و ان و کنت در و ان و راه و زمان است تسخیر باید کرد و سوادانه و دیاب کپور و مکتان که راه و در آمد مثل است مشکو باید بود  
 و از مدامت شراب و شکر با جناب باید و رزید چون قول ملک علار الدین ملک فروغ راستی داشت و ذول سلطان اثر که در بختان  
 ادر اسپندیده و عقل و دانش او آفرین کرده از ارا و احوادث دین و تسخیر قایلیم سبجه منصرف گردید و بانزاع ممالک هند توجیه نمود چون  
 در آن زمانه بجهت دیوار نعل رای چنبر و الواسه کپور و رختپور سے افراخت سلطان بجانب او نشست فرمود روزی در آسمانی راه  
 بشکار قرضه اشتغال در زیر آسمانی خان برادر زاده سلطان قصد غم خود کرد و بدو و تسخیر و سلطان مجروح گشته بر زمین افتاد و سلطان  
 را که بر زمین افتاده بود مرده انگاشته و بشکر رسیده بر تخت نشست و آوازده انداخت که سلطان را به قتل رسانیده ام سلطان که  
 از کثرت در و زخم میوش شده بود و در ساحت با فاقه آید و زخم خود بست و جانب لشکر شافته چون سپارده خود در دارا بر کشتن  
 متعین کرد و آمانه فرستاد بریده آورد و دوزخ و دیوار زاده و در سلطان که در بدادون بودند و حاجی مولا تاسی هر سکنس در دلی  
 سینه و رزید و افواج با سببیت حال شان رخصت کرد و آمانا بجهت جنگ و جدل و سگی رشتند و دیوار را بار میل و در چشم کشید و حاجی مولا  
 را بقتل رسانید القصد سلطان در رختپور رسیده قلعه را محاصره نمود و بد مدت آن قلعه مفتوح گردید و تسخیر دیوار که با قوس



و قیلا او بقتل در آورده بدین بازگشت بعد از آنان قصد قتل به چیتور منعم نمود چون سلطان شنید که راسه رتن سین مرزبان چیتور  
 پرمادت نام زنه نامزین معروف به پدینی در شکوه خود دارد با ستاع خصائص حسن و صورت و سیرت از غیر نفیست گشت به  
 بیست و نه تن عشق از در اختیار نزد بباکین دولت انگشتر نیزه و در آید جلوه حسن از رو گوش زبان آرام بر باید ز دل هوش به  
 با بچید سلطان از غور آرزو کسان خود بطلب آن نامزین مادر و نوزد راسه رتن سین فرستاد رای مذکور کنیز بهین طور بر و عاشق گشته  
 محبت و جوسه بسیار و تحمل پنج اسفار و آواره گریه از بار و بار بار است آورده نزد نقش با اودی باخت چنانکه از حسن جمال پستان  
 و عشق و نیاز رتن چند درین جزو زمان بهم برانسته و افواه مردم افساناست از استماع پیغام سلطان چون آتش برافروخت و فرین  
 تبر و خنجر و پادک بسوخت فرستاد به سلطان را استخفاف بسیار نمود و منصرف ساخت چون کسان سلطان بے نیل مقصود  
 مراجعت کرد و حقیقت حال او را بر عرض رسانیدند سلطان از مرتابه راسه رتن سین غضب ناک گشته بقصد استیصال رتن چند و تحمیل  
 و تحریک چیتور و پرمادت بر سر رای مذکور شتافت چون قلمه چیتور در حصانت و رصانت مشهور است رتن سین با ستیلا رقله  
 و لشکر آواره جنگ گردید و سلطان در پایان حصار رسیده مرکز او را فرو گرفت و تمام قلع و گریه آنچ با قوه سلطان بود و بقصد رسید  
 آقا فاده بران مرتب گشت چون حاضر به امتداد کشید و محاربات سخت در میان آمده لشکر بسیار از طرفین تلف گشت با نفر و  
 حمله در میان آمد و تبارقات یکدیگر گذاشته شد اول سلطان در قلعه رفته همان رانی گشت و از فرط جراحت و عجلات راجه را از جا  
 او برداشته بچستی و چاکری مرسته و آورده و چنانچه سابقا اشاره بان شد و بر وایتی ضعیف بعد آن راسه بموجب قرار و امیش سلطان آمد  
 بمجر و آنکه راسه در مجلس رسید سلطان از عود و مواثیق برگشته راسه را مقید کرد و نزد خود داشت و بر مانع او با بدن پداوست  
 منحصر گردید آن زن که با صابت راسه بر شوهر خود رتن سین تلف و داشت با ستاع انجبر و راجه استیلا خاص شوهر فکره اندیشه  
 سلطان را نوید وصال خود فرستاد و یک هزار شش صد منصفه رب سانه در هر هفته و دو نفر از مردان نبرد و از مارا جاسه داد و دیان و صلاح  
 آنرا را نیز بهمان محفه بانجان گذاشت و با هر هفته بجاسه و دزدان نگار بهین قسم مردان کار گذار تعیین نموده و هر از سوار بطریق  
 به رتبه هر محفه با هر فرد که دایمگی بهشت هزار و چهار صد باران جان نثار می و دشمنان و محفه خایه بکفایت تمام که سوار به پداوست  
 مخلوق تو اند و در میان محفه با کرده مردان لشکر نمود و خود در شهبان خفت خود آرمیده و نظیر شبارت غیبی نشست سلطان که  
 بالا مال آرزو وصال و تعلقش این زن را نال بود با ستاع مژده مقدم بجهت توام آن ماه چهرین بنیست و فر خاک گشته از هر منزل و  
 و مقام خبر می طلبید تا آنکه محفه به جلی قطع ماحل نموده و روحای محسوسه سرداران لشکر تبلیغ آن زن پرفتن و فراست  
 از زبان او به سلطان پیغام کرد که چون در محفه مناکحت رای رتن سین بدست و در تصرف او بوده ام الحال که سلطان خواستگار  
 من نموده بر این ضعیفه لازمست که از راسه به راسه خود و بهر صورت بختی حاصل کرده و در خدمت سلطان حاضر شوم امیدوارم که بر  
 و وسعت رتن چند نزد یک محفه این ستم آید تا با او دگر و پند من بجهت و حال و آل خود و آن بے خرد گشته بشرف خند و شرف  
 اگر دم چون سلطان آرزو و نداین روز را بود با نال ز راسه را از منصفین زن دان تا محفه جلی پداوست همراه کسان خود فرستاد چون  
 به لشکر خود ملحق گردید و آنان شجاعت نشان یکسان سلطان جنگ پیش آمده اکثر راسه را بقتل در آورده سلطان بر اینچ آگاه گشته  
 سوار راسه نمود و آتش کار را زار شعل شد بسیار از طرفین تلف تیغ آتشبار گشتند و رای رتن سین قالیو یافته از جنگ گاه با بد و گن  
 خویش را بهی گشته بخریت و سلامت و چیتور رسید القصد سلطان بعد وقوع این امر و بدو قوت ندید که از راسه رتن سین  
 انتقام گیرد و بهیچیز پدید لشکر کشید با وجود قدرت و اقبال که در وید و زانسیه میر باز لشکر کشید و کارنا ساخته برگردید چون باز

عازم صدر رتن سین از عمارات متواترہ بستوہ آمدہ ہر سوم خواست کہ راہ آشتی کشاید بہنت کہ وسپہ قلند آمدہ سلطان را بدینو شام  
 اور از ہم گذرایند و اول اسیرین کی از خوشیا و نداد و سہرے برکشست و سلطان قلعہ را فرو گرفت اسیرین و درین جنگ کشتہ شدہ قلعہ  
 مفتوح گردید و پادشاہت بازرگین را بنیضابطہ ہند از نو غیرت خود را سونستہ ناکستہ گردانید بعد از تخریب قلعہ در انفرارخ بال رودی از دماغ  
 پیرسید کہ باعث آفات و عوارض در ملک اسبچہ باشد التماس کردند کہ سبب ظہور آفات چہ چیز است اولی بخرے پادشاہ از نیکیا بہ  
 احوال ذوالقن و دوم شہرہ مہام علی الدوام نیز معین غفلت و سبب غیرت است سوم سازش امرا با یکدیگر چہ آدم کشت و ثروت اراذل  
 سلطان ازین پنجمان متاثر گشت فی الحالی از شراب توبہ و تانکی کہ در کاز تمام ولایت رواج شراب بر خاست از مردم کسیکہ با وجود  
 منع جرات بر خوردن شراب می نمود و قتل میر سیدال و ملک مردم اراذل در خالصہ گرفت تا رفع فساد گردید و امرا را از اختلاط  
 یکدیگر بازداشت و خود با مورجہا بنانی پرواختہ مرا سم خبردار سے بجا آوردہ ضابطہ چند در باب بازیافت محصولی حکم سادات  
 کہ تہنڈواری و عدم خیانت اہل قلم و عمال اختراع نمود و چون دہریان و مقدمان را کہ مال ریزہ رعایا تصرحت می نمودند آنچنان ضبط  
 کرد کہ داسے از رعایا سے توانستہ گرفت بلکہ توسعہ شراب شدہ نہ کہ زنان نشان در خاندان مردم مزدور سے کردہ قوت حاصل میکرد  
 فرخ غلات بکشور خود ہستے مقرر کرد کہ در عہد سلطنت او ہمیشہ یک منغ ماند و کی و زیادتی در ان روی نداد و نرخ و قیمت پارچہ و آب  
 بہ غیر ذلک بروشے تقریافت کہ بایع و مشتری سے خسارتے نہ سداغ اسب و ذلک چو کی و توا تو نگارے اختراع کرد و چون تہ  
 لشکر چہیز خانے کہ از اوارا و انہر و لواحق رہی آمدہ شکست خورد و میرفت نام مردم را لایذا و اضرا را آنا میر سید کیو بار و زبانی ہم  
 چنین رو نداد و بالآخرہ سلطان نہجی متانجات بر سرحد و و معاہدہ شکستہ بخول موضع شایستہ نشانیہ کہ از ان زمان باینا فوج بخول  
 قریبے بمملکت ہندوستان متوانست نمودہ شیخ نظام الدین معروف با ولید و زبانی او بود اگرچہ سلطان و نظارہ با شیخ  
 ملاقات کے کرد و ابا رسال رسل و رسائل و تحائف و ہایہ رسم اخلاص می سپرد و فتوحاتیکہ در اطراف ممالک ہندو کن سلطان را  
 میر آمد و احداث عمارات و از خازن خان در کمال و فوریہ در عدا و صورت گرفت پیچیک از سلطین ہند راست نداد و قلم و نسخ سلطنت  
 و ضوابط و قوانین آن را بنویسکہ و اسامی کام و تشہید داد و دیگر سے را از انشا و اقران او میر بنود و زبانی روشن ضمیر بلند فطرت  
 و امرا سے توسعہ دست صاحب شوکت و شہر سے صاحب سخن و مورخان خیر و منجان روشن ضمیر و دلائل و قیقہ کس و طیبیان کیا  
 نفس و زبانی آداب دان و مصاحبان روشن میان و صاحب غنا و ثلثہ و دیگر نہرندان ہر فن در عدا و فراہم بود و شیخ قطب الدین  
 و شیخ نظام الدین معروف با ولید و شیخ صدر الدین غارت و شیخ رکن الدین ہستانی و دماغان او بود و ملک الشعرا ہند و ان  
 زمان امیر خسرو دہلوی سے ہزارانکے معاحب از سرکار پا و شلہ سے سے یافت و شہہ بنام سلطان و در ملک فخر کشیدہ ملک صاحب  
 وزیر ہمار علیہ وکیل السلطنہ و منظور نظر سلطان بود و گویند کہ قابو یافتہ سلطان را سموں گروانیدہ و بعضے گفتہ اند کہ بہرمت استغنا  
 امتثال نمود و مدت سلطنت او بہست و سہ سال و سہ ماہ

**ذکر رحلت سلطان علاء الدین و رجوع سلطنت بشہاب الدین پسر اضراد**

سلطان شہاب الدین بن سلطان علاء الدین چون ملک نائب مسلط بود از تماشے پسران سلطان شہاب الدین را کہ فر و سال  
 بود برگزیدہ در سہ ہفتہ و بہت بر تخت سلطنت اجلاس فرمود ہر روز از جرم سزاہر و ن آوروہ ہا سے بام ہزار ستونے  
 بر تخت نشاندہ ہار واد سے و خود با متظام مہام قیام و زیدی سے بعد انفرارخ آن طفل را اندرون نزد مادرش فرستاد و سے  
 چون بہر شہرت بود و فکر پادشاہت حقان سلطان علاء الدین در آمدہ با خالصان خویش مشورت نمود و خضر خان و شادوی خان

را که برادر غیر مادی سلطان بود و نه مثل در ششم کشید و مادر خضر خان را در قید کرده نقد و جنس و اورا خود متصرف گشت و مبارک خان برادر حقیقی سلطان را در قید نگذاشت اراده قتل او با میل کشیدن و در ششم نیز داشت چون اراده ای بر آن رفته بود که او سر بر آید سلطنت کرد و داعیه آن بر انداختن پیش زلفت بنابر تسلط که داشت سلطنت را از خود دانسته غیره را با خفا طعنی آورد و در احوال در شصت هفت اوقات می نمود از جمله آنکه او کم آنچیز بود شراب را با فراط رسانید اگر چه می خواران بود پست و نفس پرستان بدست برای شراب عدد بدو نیک گفته در وصف آن دختر با نوشته اندامانی الحقیقه آبی است آتش افروز در بوستان هستی و آتشبست طلاق بدوشی و بدستی کار فرمای خوزنیزه و جنگاوریست چمن آرای بومرغ و دیگر داری بر بهمن مرکز قتل و دامانی آنجن آرای بدگویی و دهره درانی پرده بر انداز میا و شرم نگونسار سازایت ملار و از بیم بنیاد زندگی را آست و در خمن هستی را آتش چراغ فروزا یادست و چشمه دولت را خاک آتش اشتها را فروخته نشاند و جوی بار زندگی را خشک میگردد و اندر دینا بد نام و در آخرت ناکام میسازد از کار دنیا باز میدارد و عفت و عقیلی بر سر آورد که با ده پیمانی نیک است اهل ارتکاب چو با خفای می نوشند و اگر بد است در استعمال آن چو اسه کوشند و همچنان در قمار بازی که مذموم ترین کار است تفریح اوقات نمودی و بطش طع بازی شاد بودی و کاندان دانشور و بهر شیوان خرد پرور ملاسه و ملاعب چنین را بهنگامیکه طبیعت از امور موجوده طلال و کلال گیرد و مانده پذیرد بر اسه تیج و استعدا و مزاج بکار با نیک باید تجویز نموده اندام بیدان آزارش اغفل لذیذ و غفیم دانسته گرامی اوقات خود در بازیگمان و دران معروف میدارد مخصوص بقدر سولی که می آید اعمال را زایل است بر بام هزار ستون با خواجه سرایان درگاه بهشت اشتغال داشته چون برادر از دست ملک نائب بجان آمده بودند با هم اتفاق کرده و اورا بقتل رسانیدند و سلطان را دستگیر کرده و در گولیار محبوس گردانیدند مدت سلطنت او که محض برای کشتن بود سه ماه و چند روز

### ذکر رجوع سلطنت بسلطان قطب الدین مبارک شاه برادر کلان شهاب الدین

سلطان قطب الدین مبارک شاه عن مبارک خان برادر حقیقی سلطان شهاب الدین بن سلطان علار الدین که با خواهی ملک نائب در زندان بود و امر با قاتل یکدیگر بقتل ملک نائب و حبس سلطان شهاب الدین و اورا از زندان بر آورد و در سینه بقتل و در شصت و سه آرای سلطنت گردانیدند سلطان از نجات که چند گاه در زندان بود بکبر و جلاوس باورنگ جهان نهان بود ای احسن که احسن اندامیک تمام زندانیان را که در دلی و قلجیات و دور و نزدیک ممالک محروسه و محبوس بودند حکم غلامی داد و مناسبت طاعه بنام حکام اطراف بفرستاد و چون نوجوان و نا تجربه کار بود کامیابی سلطنت و بدستی دولت و سیلاب شراب و دمنه باو نفس خوش آمد گویان چراغ خرد و اورا فرو نشاند و دیده حقیقت بین او را تاریک و بے نور گردانید و بقتل و اسه بد پرستی حسن نامی خدمتکار بپروراک و درین صورت و جمال ظاهر نظیر نداشت منظور و نظر خود ساخته شقیفه و فریفته اگر دید ساخته بے ادبی بود و او از خرد و خان خطاب داد و به نصیحت از سر فراز گردانید این پایه بلند و برتر رفیع از چندیان نیست که اجلاف و اراذل را دران نسبی باشد بلکه عموما اشارت و اعالی هم سزاوار اینکار نتوانند بود و اقتدار آن نابکار اساس دولت سلطان را از پای افکند بلکه بنیاد خاندانش بر کند و سلطان بمشور و آن بدگوش خضر خان و شاد و چنان برادران حلائی خود را که ملک نائب میل در ششم آنها کشیده و در گولیار محبوس نموده بود و مع سلطان شهاب الدین برادر حقیقی خود که او نیز همانجا قید بود بقتل رسانید و از نجات که خضر خان مرید شیخ نظام الدین معزوف باو لیا بود زبان معزوف در شیخ مذکور هم بر کشود و عداوت او نصب العین خود گردانید و مردم را از آمدن بمنزل شیخ منع کرد و شیخ ناله را که در این نظام الدین مخالفت داشت بتقریب خود اختصاص داد و باریافته درگاه سجانه شیخ رکن الدین ملکه باطله را سله شیخ نزد خود



وزایشان امیدویی و اشتیاق سرشته خوش گم کردن است. بیکبند و ناپردردن است و دگر زندگانی توقع دارد که در حقیقت و حاسن و بی حاسه دارد و در آن حال یکی از اهل انصاف که سلطان علاءالدین خاندان هم و دولتی خود و جلال الدین را برانداخت و الحال که خاندان ادهم برافتنه محل تعجب نیست بهیئت کنونی که در آن یک بدرابده شمار است و پادشاهش محل گیتی بکار است و مدت سلطنت چهار سال و چهار ماه از سلطان جلال الدین تا سلطان قطب الدین چهار قرن و سه و چهار سال و بازده ماه و چهار روز و نوزده

### ذکر رجوع سلطنت به خروخان حرام ملک الملقب بسلطان ناصرالدین

سلطان ناصرالدین عرف خروخان مشهور به حسن بعد از سلطان قطب الدین مبارک شاه که در قطب نام خود که در سلطان ناصرالدین لقب گشت و در هجری سلطان را در میان برادران قسمت نموده و مکتوب سلطان را در کجای خود را در و چون اکثر برادران او نبود و بود و بخوار اسلام تنزل نمود و رسوم هند و رفق و در و راج یافت بهیئت چو پادشاه و آید بایرغ و از آن و بد جای بلبل بنایخ و غازی الملک که از امر اسه کبار سلطان علاءالدین و صاحب اوس و جمیعت بود و حکومت و دیار بود و داشت فخر الدین پسر او که در حضور بود و با نواز و جل از دست خروخان را بائی یافته نزد پدر رسید و در برابر حرام یکی خروخان و کشته شدن سلطان و اقامت گزید و انداختی الملک با اتفاق ملک بخرام حاکم بستان و اوج که انعام محکم است با شکیبایی آن متوجه و ملی گشته نزدیک رسید و خروخان افواج آراسته آماده جنگ گردید و آتش محاربتش گشت خروخان ام کسانیکه در قسمت حرامه سلطان قطب الدین شریک بودند همه بقتل درآمدند و غازی الملک با اتفاق ملک بهرام حاکم بستان و اوج بود از فتح و در کوشش هزار استون رسیده بهیئت سلطان قطب الدین و برادرانش پرداخت و بعد از فراغ نامه خوانده مجلس اتمام را با انجام رسانید و چنانچه امیر خسرو و زبان پنجاب عامل جنگ ملک غازی الملک با ناصرالدین گشته و آنجا زبان هند و آرا گویند مدت سلطنت ناصرالدین خروخان چهار ماه و چند روز

### ذکر سلطان غیاث الدین خاوری الملک

سلطان غیاث الدین خاوری الملک پدر سلطان ترک نژاد با اسم ملک اطلق از اهلان سلطان غیاث الدین است و مادرش از قوم حبش پنجاب چون بنت او بیدار بود بوقت شجاعت و در و اگلی و فرستاد و در ناگلی و در گامار اسه نامدار برافراست یافته در عهد سلطنت سلطان علاءالدین و سلطان قطب الدین پیش آمد و درینو که مقتضای دلا در سپاس گزاردن است نسبت خروخان ملک حرام را بقتل رسانیده انعام خون و دل نعمت گرفت بعد از فراغ از امر تمام قزاق و در همان مجلس با و از بلند گفت که من پرورده نسبت سلطان علاءالدین و سلطان قطب الدین ام و بخت ادای حقوق ملک کافرستان را کشته ام از فرزندان و اولاد آن هر دو پادشاه هر کس که آمده باشد حاضر سازند تا او را بر تخت نشاند و باین هر کس که اجتماع دارد که خدمت بر بندهم در مورد نیک از اولاد آن هر دو پادشاه و بیچکس نمائند و باشد که از اهل هند و سیلنت بر دارند حاضرین کمال و یک زبان گشته بوضوح رسانیدند که از اولاد آن هر دو پادشاه احدی نمائند و توجیه نعمت بجا آوردند و انعام خون و سه نعمت گرفته الحال الاق پادشاهی غیر از تو دیگر کسی نیست و تمامی ارباب اتفاق بهیئت کرده و رسم تنهیت و مبارکباد بجا آوردند و بر سر خلافت اجلاس داده زمین خدمت بوسیدند و القصد در سینه بخت و دست و پنج بجز سلطان بهر بر سلطان حلیوس نموده بنیاد بنایان بر سر و ملک پادشاه بهر بر سر و در و در و خطبه بنام خود خواند و در کوشش محل بود و در قرار داده اجلاس عدل و انصاف در داد و فتنه با سه بیدار شده باز و در خواب رفت و کار جهاندار سه مار و فتنه تازه پدید آمد بهیئت انعام حال زمانه توام کار جهان به تمام گشت با قبایل شهر یار زمان به از بقیه عیال و اقربا که سلطان علاءالدین و سلطان قطب الدین هر کس که هر جا بود نقد احوال را نموده و ظافت و ادارات بر اسه او مقرر گردانید و امر او مناسب حال هر کدام اقطاع

نصرت کرد و اکثر سے رخصت نشین و حضور داد و زر مالی که فرد خان در حالت سکرو اضطراب مردم ایشان فرموده بود بازیا  
کرده داخل خزان ساخت هر که در الیصال این قسم ندمتھا و نود سے پشت تزیب که تار آردے و آنچه فرد خان به لشکران  
داد بود یکساله و واجب ایشان وضع نموده باقی را در دفتر خا صلا ت بنام آن جماعه نوشتند و در سنوات مستقبله بتدریج  
بر مردم آنها حساب کردند و بموجب مردم که در زمان سلطان قطب الدین لغات راه یافته بود و درینو لا بقضا سے عدل و  
انصاف سویت پدید آمد و در داغ اسپ و نصرت جایگزین کرد که نام ترو و سبب از مملکت بر افتاده راه آمد مثل نور سے سد و  
گشت که در عهد سلطان اصلا مثل رو بمند و ستان نکره و بساقتن عمارات و رغبت داشت قلعه تعلق آباد و در نزدیکی دلی به استحکام تمام  
چنانکه دلی یک ذات و ملکی ملکات بود بیشتر اوقات بجای اوقات صرف نمودی و در دیگر کات نشست و در قایست رعایا و پرایا و آب و س  
بلاد و اعمار و احویت مسالک و مشایخ و مجبور و مردم و تاجر و مسافر و از زانی فرخ غلامت و ضبط حاصلات موافق عهد و قرار و تادیب  
مفسدان و تفرقان و تنبیه و در زمان سالی جمیل بکار بردے بعد از چندگاه سلطان بر سر کنر سته عرف بنگالہ رفت و در آن کات  
ناصر الدین و لہ سلطان غیاث الدین بلبن پدر عزالدین کی قبا و حکومت داشت چنانچه مذکور شد سلطان حقوق نمک آن خاندان  
بجا آورده از دوسے قدر مالی آن ولایت را بدست و سابقین بر ناصر الدین سلم داشت و از انجا بجا بن سار کام نصرت نموده بر  
مبار شاه عالم آنجا که از بسیار سے خیل و ششم دم استقلال میزد و دیواری سخت فتح و ظفر یافت و مبار شاه را دستگیر کرده از انجا حرکت  
رفت و ظفر و گشت و قلعه تربیت که منایست شین بود و تنبیه و آ و در القصه سلطان الفتح و فیروز سے ازان سمت مراجعت بدلا ملک  
دلی نمود و مبار شاه را دفع خان عرف عزالدین جو نام که در تنبیه و آ و در القصه سلطان الفتح و فیروز سے ازان سمت مراجعت بدلا ملک  
ضیافت سلطان عمارت اعداد نموده لوازم ضیافت بسیار که سلطان محمد رسیدن در آن قصر فرود آمد مجلس آراست و گوشتان  
طعام و دیگر کار نمک نعمت بر مانده کشیدند چون از نادل انقراض حاصل شد مردم براسے دست شستن بمرحت بر آمدند سلطان و در قش  
نشسته دست سے شست که سبقت آن خان فرود شست و سلطان با نجس و دیگر دست از بجان شست بعضی ارباب سیر نشسته اند  
که این خان عمارت آن قصر را که فرود نموده و عمارتین ساخته و قیامه در آن بکار برده بود و کار سلطان با تمام رسم و حدود جهان گویستے  
در تاریخ خودی نویسد که این خان آن عمارت از طلسم بر پا داشت چون طلسم را بعد و رود سلطان انجست آن عمارت از پافت و  
جاسے قند بار سے نوشت که در وقت دست شستن سلطان ناگاه برق افتاد و آن قصر فرو نشست و بعضی بکاشته اند که سلطان فیلان کوه  
شکو و از بنگالہ آورده بود براسے ترو و ان بشان بر او دفع خان حکم کرد که آن فیلان را بدوانند چون عمارت قصر تازه بود از صدمه و دیدن فیلان  
از نداد آمد و شنبه بنویسند که در آنوقت زلزله عظیم آمد و آن قصر افتاد و بر صورت شیخ رکن الدین لمانی برای ملاقات سلطان در آن قصر رفته بود  
بر مرز و ایام در بافتن سلطان استیصال می نمود اما سلطان فهم نکره چون شیخ برخواست قصر بر سر سلطان فرو نشست و الله تعالی علم با حق و حقا و  
بر نیز میگوند که چون سلطان از شیخ نظام الدین معروف با دلیا بسیار آ زده بود و بعد از تولد و ان منزل بشیخ بنیام کرد که هر گاه من داخل دلی شوم  
شیخ اوزان شهر بدر و دوا و در جواب گفت که هنوز دلی دور است و این فقط در میان اهل هند مشهور و در بین عالم شیخ نظام الدین مذکور  
و ایزر و سر و دوسے از عالم جسمانی با علم جا و دانی شنا هستند و سلطنت سلطان چهار سال و دو ماه و

ذکر سلطان محمود شاه افغ خان عرف فخر الدین جو

سلطان محمد شاه افغ خان عرف فخر الدین جو نام غیاث الدین خلق شاه محمد رحمت پدر و الا که در سنه هفتصد و شصت و  
نیم بر سر فرمان دلیا تکیه کرد چه کوس سر و دوسے بلند آوازه ساخت سلطان امجو به روزگار و جامع اعداد و بودگاه خوابسته که

چون سکندر روسے اقامت سبب را تسخیر نماید و گاه بهت گماشتی که مانند حضرت سلیمان جن و انس در دامنه اطاعت او در آیتند  
و گاه آرزوی آن کرد که سلطنت را با نبوت جج کرده احکام شده عید و ملیکه از پیش خود اختراع فرماید و گاه در نماز و زود و  
در وقت احکام شریعت قیام نموده و در اعتبار از لایه و مسکرات و سایر مناهی کوشش ببلغ نموده و به تعصب میرسانند و در اکثر  
علوم مخصوص تاریخ و مقتولات و نظم و انشا و غیر هم مهارت تمام داشت و در تفسیر و ضبط مالک سخی بلیغ بکار برد و چنانچه ولایت  
انجرات و مالوه و دیوگیر و کپنده و دیور سکندر و ترهت و گسنتوق دستار گام در اندک مدت تسخیر در آورده و نو سعه حکم داشت  
که آن رے را بمجال تحلف نمود و در داد و دهش نهایت عالی بهت تمام خزانه را خواستی که یک کس انعام کند بخشش تمام عمر جائز  
بیتاوت مشهور است که بن خطایسته یکروزه او بود و در پیش دست خطایسته او غنی و فقیر فقیر و مسافر مسلم و کافر یکجا نه و یکجا نه  
برابر بود و تا که خان حاکم ستار گام را بهرام خان خطاب داده و در یک روز صد فیل و هزار اسب و در و تکه زر و سنج و جلیقه و دلاک و خنجر و شمشیر  
هشتاد دلاک و تکه و دلاک الملوک را بمقتاد دلاک و تکه و دلاک غرضه در الدین را چهل دلاک و تکه و دلاک غرضه در سال که در و تکه  
مسدود در زسی کی از امر اسے خور را بطرفی رخصت میکرد و فرمود که آنچه در خزانه موجود است همه را بیا و بدینها بچکان کزنده و در خزانه  
چیزه بکنند و مستند روز مسے مولانا جلال الدین حسام قصیده در برج سلطان آورد و چون مطلع آنرا خواند چندین هزار صرافان  
داده فرمود که زیاد ازین بخواند که من از عمده حمله آن کنی تو انهم بر آمد القصیده چنانچه در سخاوت بے نظیر بود و بچکان و در ظلم و ستم  
نیز ثنائی نداشت موجد انواع ظلم و ستم و مخترع اقسام جور و تجاوز بود هر گونه تذبذب و تفرید و ایداد حاضر کرد که سعه و غنیه و فقیر و  
در خزانه پیدا و خود میا داشت بیست از ظلمش آنچس سالم نجسته با که اسے سینه کان ظالم نجسته به طبیعت او بر قتل مردم  
و دهم بنیاد انسان مجبور و مغلوب بود و هر گاه عواصف قهر و دامنه غضب قیامت انگیز او زبان مسے زد و غیر از رنج و خون و تشوین  
قصر سستی بشر اطفا کنی پذیرفت بنگامیکه در بار عام مسے شست اما انواع قدیات مثال بریدن دست و پا و گوش  
و بینی و میل کشیدن و چشم و گرقن استخوان با بچ کوب و سوختن اندام و مسے حیات با قش و کشیدن پوست بدن و دود  
ساختن آد مسے و بستن و گدازدن در پای فیل و بر دار کشیدن لیل مسے آورد از جاسے خود بر مسے خاست و مردم بربازند  
از صوفی و قلندر و لشکر مسے و نو سیده و عمال و رعیت و تاجر را باندک قصیر و کمتر نفوذ سیاست عظیم که مسے شیخ زاده چاک  
را که یک کله در انصاف ادا از ظلم بزدان آورد و بود با حق کشت و بچنین مردم بسیار مسے راسے صد و القصیر بعضی ستمگر مسے  
بقبل رسانید بیست نه بینی کس از روزی که خورده و زرد کس یک مسے راسے نکرده به بخوار است که تضابط سلاطین پیشین نسخ  
ساخته قواعد مجددا اختراع نماید تا برین هر روز ضابطه تازه و حکمی جدید اعداد میفرمود احکام آن بد انجام چون بیکانه از زمین عدالت  
و انصاف بود موجب شرف عام و خاص گشته امتناعی یافت و بدین سبب عمال بیچاره با انواع عقوبت ماقوس مسے شدند  
و اگر احیاناً چیزه اے جراسے یافت مامه متاصل می شدند و کل عظیم در کار مملکت می افتاد و انا بیکه کی آنکه خراج تمام ولایت  
میان دو آب یکی بنده قرار داد این امر باعث استیصال رعایا گردید و کار زراعت مطلق ماندمیت خرابی زبید و بنید جهان  
چو لیستان خرم زبید و خزان به یظلم جایکه در روز از به نه بینی لب مردم از خنده باز به یوزی اندوزی خود میرسد که باید و داد  
بور وسط الارض مملاک باشد که ام بیا این قسم خواب بود لبسته گزارش نمودند که بکرامیت تمام مملکت هند در تصرف داشت  
شهر اوجین را و وسط حج ولایت خویش دانسته نگاه نموده بود و لبسته گفتند که دیوگیر را و اساطنه بایده که چون هوا مسے و کن با زنج  
سلطان موافقت کرده بود دیوگیر را که در زمان راجه بھوج دها را نگر مسے گفتند مسے دولت آبا تا نام نهاد و تحکام

خود مقرر گردانید و از وی تا دولت آباد در راه با طاعت احداث کرده غلظت برای سادگان بنیاد و تمام غنای بخت مسلمانان سرکار خود  
مقرر ساخت و دو طرف راسته و چنان در راه نشاند تا مترودین بر خا بخت قطع مسافت کنند و فرمود که باشند گان دهل که در موموری  
و کثرت آبادی و دو فور و نوق رشک فرا می اکثر بلاد بود و جلای وطن اختیار کرده با ایل و عیال خود تا دولت آباد انتقال نمایند و دهل را  
میران کرده سکه آنجا و اکثر اعمار و قصبات و دیگر ایسوی دولت آباد را نداده و خراج راه از خزانه سرکار داد و مبلغ کلی درین کار صرف نمایند  
نقل و تحویل نفره تمام باحوال مردم راه یافت و دیگر آنکه فرمود تا مسلمانان مانند طلا و نقره و در دار الفرب سکه زنند و فلوس مس را بجهت توزین  
رواج دهند و در خرید و فروخت ممول دارند تا جان هر دیار مس بار الفرب آورده مسکوک میگردانند و اینند و امتعه و اسلحه بآن خرید  
در اطراف عالم می فرستادند و در مباحث بزر و رفقه و را بنام میفر و خشنود و بدین جمله زر برای بسیار اند و خشنود امر مردم و در اسلحه تنجاک  
سیاه پراشته اند بخت نه هر که آینه ساز و کهنه رسد و اند به هر که چهره پرافروخت و لبر و اند و دیگر اندیشیه باطل را این بود که فراسان  
و عراق و ترکستان و خوارزم بکایه سائر ولایات راج مسکون را تسخیر نماید باین تقریب مسکوک و مهند و هزار سوار و کمر و در سال و اول خوار  
سیاه بود حصول رسید سال دوم چون زر فرزند در مملکت شکوه و فخر و فرصت آن نشد که مردم را کار فرماید تا به تسخیر ولایات دیگر چه رسد  
دیگر اراده نمود آن بود که به چنانچه راجا و دیار چین ضبط نماید بنابرین امرای نامدار و خوانین بلند اقتدار را مامور کرد که مساحت افواج هر آن  
خود درون که در فرقه سی موفوره کار برند آما حسب الامر فرقه بد فئات کارزار و سیکار بنویسند آما حسب صوبت راه و استواری قلع و  
کثرت سپاه مخالفان کاره از پیشرفت کوه بیان غالب آمده بسیاری از لشکریان سلطانی را کشته قمارت نمودند قلیله که سلامت  
مانده بجا کاسه برگشته اند آما بیا مساینه بخت پادشاهی که طرح ظلم کنند به پاسه دیوار ملک خویش بکنند چون سلطان مرکتب  
چنین امور ناممکن میگردید در مملکت او کمال احتمال راه یافته هر طرف فتنه بیدار گشت و کار بجائے رسید که اکثر ولایات مقبوضه  
از قبضه تصرف او دور رفت بلکه در عین دهل که خشکاه بود و مرمود و عسکریان شایع گردید آمدن زر خراج اناطرات ممالک منقطع گشت  
در لنگان بهرام نام که برادر خوانده قلع شاه بود و بی در زید سلطان باستماع این خبر از دولت آباد و بهتان آمد ملک بهرام صفوف آرا  
آماده پیکار گردید بانگ جنگ و دیگر گشت سلطان بعد تقرب دهل مراجعت نمود و در همین ایام تمام ولایت میان دو آب از شدت و طلب  
تراج مانوق الطاقه خواب گشته اکثر رعایا خمر بهار آتش داده مال و مواشی که توانستند گرفته بدر فرستاد سلطان فرمان داد که هر کجا بید  
بکشند و آن ولایت را با تاج بزد عمل با مرمودا ششال در زید سلطان بآن قدر راسته نگشته بار او استیصال آن  
بیارگان خود بهم بنام شکار بیرون رفت و تمام آن نواحی را تاراج و سکنه آنجا را غارت تیج بیدار گشت و آیند و سر به سر مردم را  
کثره قتل و بر آن و کثرت از انجا بطرف قنوج رفته آن دیار را بهم بدستور ملک دو آب تاراج کرده عالم عالم مردم آنجا را بقتل رسانیدند  
از انجا بترت رسید آن ولایت را نیز خواب ساخت و از انجا بطرف دهل برگشت و در آنجا راه تمام قصبات و دولات را  
بسبب قحط سال و ظلم عامل خواب حال دیده و از مردم ذاک چوکی در راه نشانے ندیده آثار آبه و سه را با لمره نائل یافت  
چون نزدیک بدلی رسید ویران ترید و سکنه آنجا را بر نشان بخت آن مصر و مملکت که تو دیسه خراب شده و آن فرو کست که شنیده  
خواب شده سلطان آنکه نام گشته آبادی رعیت و افزونی زراعت توجه گشت و رعایا را از خزانه سرکار تقاد دے داده بکشت  
زراعت تاکید فرمود تا بهر فساد و بختی که داشت باران نشد و سی هزار غان بیچاره سو دے نداد و رعایا که زراعت سرکار گرفته زراعت  
کرد و بودند بقتل رسیدند و بشو سه بیت زشت آن بد شرت قحط عظیم رو س و ما و گندم قیمت آدم پیدا کرد و بدینج هسنگ طلا  
گردید فله کیاب چه که نایاب گشت میدستان بگر سکه مردند و متوسلین هم جان بخت تسلیم کردند و در کینین وقت سلطان بهرحم



سینا و ورون و وازاے شهر بند کرد و تاجیکس از شهر بمان بگردن نرد خانه خلایق برین سبب زیاده از حد احتیاج بآب فاضل و شتر  
چون فیصلی نیم جان باقی ماندند حکم کرد که در دوازدها و کند تا هر که بر جا خواهد بود کسب تنگناقت بر آمدن داشتند بجانب بنگال و اطراف  
آن که از زانی فتنه و ران جاهاست بنده بودند بد رفتن و حکایات سنگار سے مردم آزاری سلطان بولایت دور و نزدیک بودند  
با وجود آن همه شقاوت از راه حماقت خاطر نشان او چنین شده بود که بدون اجازت اخاف آل عباس سلطنت روانیت و استقامت  
آن تر است بار بار مضامین بنی مدت خلیفه سرک تان آن زمان از فتنه ها کو خان محروس و مندون ماند و بود متفلسن معیت و اطاعت  
نمود و ارسال نمود و در سده هفتصد و چهل و دو هجری حاکم مشهور حکومت براس سلطان حماقت نشان فرستاد آن ابایه خود با جمیع  
انرا و اعیان مشایخ باستقبال رفت و پیاده پاگشته نشو و سر سے بر سر نهاده بر پائے حاجی فرزندے که رسول مخری بود بوسما و او  
و حمایت تو اضع بجا آورده همراه رسول و نشو پیاده باروان شد و شهر قبالستند و لوازم شاد و مافی بظهور رسانیده بر نشو زر با  
نثار کردند و خطبه بنام خلیفه خوانده شد و فرمود که در جاها سے زربان و شرفات عمارات نام خلیفه بر نگارند بعد و وسال دیگر باز نشو  
ینایت و خلعت و دوائے خاص حاکم سر براس سلطان آمد پیاده پا باستقبال رفت نشو بر سر و لوا بر گردن گذاشته بشهر و آمد  
و دایما محنت و کتب اعداد و نشو خلیفه پیش رو نماده هر حکم که اصدار سے کرد و بخلیفه منسوب می ساخت و می گفت که امیر المؤمنین چنین  
حکم کرده مال فراوان و جواهر گران بها و دیگر اشیاء بطریق پیش کش بنی مدت خلیفه چند بار ارسال داشت سر به سوم نیز نشو رسید سلطان  
مراتب تعلیم و حکم بجا آورد و یکی از پیرزاد هائے بنیاد و بطریق سیر و رهند و ستان آمد سلطان تا قبضه بایم بنگر دی و بلی استقبال کرده در  
شهر آورد و دو و یک تنگ و یک پرنده و کوشک سبز و حوضها و بنا و انعام مقرر کرد و هر گاه پیرزاده آمد سے سلطان از تخت فرو آمده و چند  
گام پیش رفت و او را در پهلوسه خود بر تخت جا داری سے القعه بعد از آنکه و اذن سلطنت از خلیفه عباسی حاصل کرد و سلطنت خود را اعمال  
و در رفع اختلاف ائذان واجب دانسته بود و اگر از انعام آن جد و جدم خود و ورزید و ولایت گجرات و دیو لیکر و بهرنج و سرنال و دیگر  
ممالک که منبع فتنه و فساد عظیم گشته بود رفتن و قریب و وسال آن دیار بر سر برده شورش فتنه هائے آنجا با هاراسکین و او روز سے  
اندر و راند و پیرید که در کتب سیر و قاری چون نوشته اند و هر گاه و عهد پادشاهی چنین فتنه بار و سے داده و تدارک آن یکی صورت نموده اند  
التماس کردند که تدارک این قسم امور زمین صورت میشود که پیر سے یا برادر سے که لیاقت امر خلیفه سلطنت داشته باشد بجا سے خود نصب نموده  
ترک سلطنت بدارد و یا از اعمالی که باعث تنفر جانیانست احتراز باید فرمود سلطان گفت که پیر و برادری چنین نمارم و ترک سیاست نیز فتنه  
بایجاد میکند فتنه گجرات بطرف شتر و دمناد بر رسیدن بپار کرد و سه شش از جویم اراض و غلبه انحاز مزاج از اعتدال و دین حیات  
بنحالی که نجات سپرد و غلظت را از ظلم او نجات میسر آمد مدت سلطنت او بیست و شش سال -

### ذکر سلطان فیروز شاه کپور عم سلطان محمد تغلق

سلطان فیروز شاه عزت ملک فیروز باریک بنی عم سلطان محمد شاه تغلق چون محمد شاه رحلت نمود و از پسر و برادرانش کسی وارث نبود  
که بر تخت جانشینان سلطنت جلوس نماید ارکان دولت و اعیان سلطنت با اتفاق یکدیگر ملک فیروز باریک را که برادر زاده سلطان غیاث الدین  
تغلق شاه بود و پدرش رجب سالار ترک تعلقات نموده مرید بلند درویشی حاصل کرده چنانچه زور هند و ستان تا حال نامشوش و  
است و اکثر حوام از متقدمان او هستند در عریضه سالگی سینه هفتصد و پنجاه و پنج هجری بر سر دیار سے سند بر سر فرزند دلی  
جلوس داده بسلطان فیروز شاه لقب ساختند سلطان بچانان آن نواسه صلح کرده از انجا بیعت دلی روانه کرد و پیر در شاه سے  
را و بر سر رسید که احمد از عزت خواج جهان که از مغربان سلطان محمد شاه بود با ستماع رحلت سلطان و در دلی بر تخت سلطنت

جلوس نموده سلطان فیاض الدین محمود خطاب خود کرده فرزندشاه چهل به جماعت او کرده فرمان خود تفسیرات بنام او نوشته فرستاد و اول آنرا  
اطاعت سر باز و چون امر اسے آن نواسته باو اتفاق نگردد تراست کشیده و عهدداشت بخشش مجبور و نیاز ارسال نموده چون سلطان در آن  
بانیسے رسید احوال آنرا به قوای خود سر بر نه کرده دست و دگر دن بسته ملازمت کرد و سلطان بمقتضای عطف قلم غلو بر جامه جام  
او کشیده بجایگذاشت سر فراز گردانید و از آنجا بفرست و فرود رسیده و در دارالملک دخی رسیده و بید عدل و انصاف بمانیان در داد و امر  
را خطاب لائق و جایگزین مناسب سر بلند ساخت و شیخ صدر الدین را که از اول شیخ بهاء الدین ذکر را بود خطاب شیخ الاسلامے بخشیده  
تبریز خوش اخلاص و ادب دین آشنا مشور و ابوالفتح خلیفه معرور در سی سلطان وصول مشور مذکور را سر بایه افتاد خود دانسته شهادت  
نمود و باور جانی قیام روزید و سر بر اندازمانند جاد کرده تاده که و سه داخل آن نموده پر گزید و گاه مقرر ساخت و بر لب آب دیک  
ستلج و بیا که کجا میرود و فرزند با نام محمود بنامند و در نواسته بانیسے قلد احداث کرده بکهار فرزند موسوم گردانید و نرسے از ور یاسے  
بجناح اسے سر مور بر آورده و بان حصار رسانید چنبد هزار دریای مذکور و دیگر دریای با بر آورده و تا موجب فتح خلائی بود باشد چون خبر  
سلیم بر آورد و در سلطان بخت دیدن آن سوار می فرمود و بجا هزار سید اران بکند ان استخفال داشتند از میان پشته استخوان آدم فیل  
بر آید اگر چه فرسوده بود و با غایت سب و رست در عه طول و استخوان دست آدمی سه در عه طول داشت احتمال میرود که در جنگ پانزده  
و گوردان این آدم فیل کشته شده باشد و استخوانها تا آن زمان زیر خاک مانده و باطل چون سلطان داعیه ملک گیر سے و سر داشت  
اکثر ملک بزرگتر گرفت و بجانب نگر کوٹ لوی عزیمت بر افراشته ساک و شاد گردانسته نموده و بایان قلعه کنگره و زندل فرمود  
مکر و دار و فرگشت راجه آنجا متعین کشته بجنگ پیش آمد چون محاصره بامداد کشید و کار سے از پیش رفت ملکی در میان آمد و راجه بکارت  
رسید و میکش گذرانیده و مور و غایت و نوازش گردید و نگر کوٹ بکارت آدم موسوم گشت می گویند کنگره و مکانیست خوش آب و هوا و  
نش و بخش و با تمام کوه و صحرایا ال اننا نوازع ریاحین و میوه اسے طراوت آید و در بایان قلعه کانیست منسوب به جوان پرستش گاه  
اول هند و رسالی و در تهر کے در ایام نوروز سے و راواکل یا در واسطه اسفند ماه دوم بود انقضای ایام هر سات و اواخر فروردین  
اول ماه فروردین در ریاضت کش در رمضان باش و فش و طبقات خلایق از ذکر و انا شط مسافت بید و نموده و قصد نیابت  
سے آیند انقصه در ایام مذکور محیی مغیر سے شود و بر شکر سے و اداسے نذورات بسیار میل می کرد و الوقت که سلطان بر اصرار صلح نموده  
تصدیر اجعت داشت کسی گفت که اسکندر روستے در زمان در و دو خود در ننگان صورت نوشابه درست کرده در بخا گشته بود  
اول هند و بر و در آن راهجوی نامیده پرستش مینماید سلطان این مقدمه را استفسار نموده بر اصرار انکار این قول نموده و فرمود  
و استند که از کتب اسلالت مکر ابتیاسے تعینت آن معلوم نیست ظاهری سے شود که این مکان از آغاز فرینش مبدع طوائف هنود است  
سلطان بود و صنعت در مکان جولا کمی و دوازده که و سه کنگره رسیده و کما سے و دیکه در آنجا عمر و از سنگ ترتیب یافته و از دیوارهای  
آن شب در و نوازش زبانه میزند و موساسے آن در و سه جای دیگر نیز از زمین شطه با بچو شد و نیز در آن مکان کتب بسیار سے  
از بر اهرم سلف یافته سلطان علمای آنظرافه را بحضور خویش طلبیدار شته متغاین آن را شنیده و مخطوطه گردید و فرمود که بعضی از ان  
کتب را بفار سے ترجمه کنند تا مطلب آن درست و یسانی فیده آید مولا تا عمر الدین حسب الامر کتابے در حکمت طیسے از ان  
کتب چیده مطالب آنرا در سلک نظم کشید و کتاب فیروشا سے موسوم گردانید سلطان بنیادیت پسندیده و در صلا آن نقود  
بسیار سے از طلا و نقره با ضافه جایز رحمت کرد و مضمون آن کتاب بکثر ادوات مذکور محفل سلطانی سے شد انقصه سلف  
بدرست نگر کوٹ بجانب مصلحت خود تمام حاکم آنجا بقوت و کثرت آب و ریاسے سندها بر و در سته مهار به نمود و کاری

از پیش گرفت بالفرض سلطان این مهم را مکتوی گذاشته بکجرات رفت و ایام برسات در آن دیار گذرانیده باز بطرف طبرستان  
نمود و ایام بعد محاربه بسیار چون تاب نیاورد و امان خواسته ملازمت نمود و پیشکس بر سال قبول کرد و سلطان بود نظم و نسق مهمات آن  
دیار بریدنی مراجعت نمود و با نظام جهانی اشتغال و زریده بمقتضای نیکدانی حسن فطرت سلطنت بدالت کرده ضوابط عدل  
و احسان و قواعد امن و امان در میان جهانیان گذاشت از جمله آنکه حراج ممالک موافق حاصلات و بقدر طاقت رعایا طلب کرد و  
اصناف و توفیر فرفرودے و سخن کسے در حق رعایا گوش نکردے و در آنچه آبادے ملک و معمورے رعیت بودے بلبل آوردے  
و کجے آسپے نرساندے و از اخذ محصول ادنی حرم مثل گل فروشے و ماهی فروشے و دنانے و قمار خانه و قصابی و کوره خشت پرے  
و کاه چرانی و کولانی و امثال ذلک که باعث آزار غربا و عامه بریاست اقتیاب داشت بمیست دل بندگان حج بهتر گنج ۵  
نوزید بختی بزم بر پنج ۵ بخت اشتغال با مور حکومت ممالک و محالات امناسے ممدن خدا ترس کار گزار متین کردی و بر نفسان  
اشرار را خدمت فرفرودے و بمو داسے انسان علی الدین ملوک کم حکام پیر و س سلطان فرخنده فرجام نموده قواعد عدالت و انصاف  
معمول داشتندی واحدی را محال نبود که مرکب فلی تواند گشت نظم خدا ترس را بر رعیت گمارد که سمار ملکست و بر بهر کار و خدا را  
بران بنده بخشایش است ۵ که خلق از وجودش و آسایش است ۵ مراعات و هتان کن از بھر خویش ۵ که مرده و خوشدل کند ۵ کیش ۵  
رعیت چون بخت سلطان و رحمت ۵ درخت ای پیر باشد از بخت سخت ۵ سیاست را مطاق ترک گفته هیچ مسلمانی را آزار نداد و از  
فیض تربیت و تادیب او و اصلاح حال مردم احدی حاجت سیاست نشد و از برکات عدالتش راه ظلم و قهر بے مسدود گشت و  
بج آفریده و در عهد سلطنت او آزار نیافت بمیست لطفش بکریم چار و پنجاره کند ۵ عدلش ستم از زمانه آوار کند ۵ فسرزندان  
و واران کسانے را که سلطان محمد شاه قتل بناحق کشته و قطع اعضای نموده بود با تمام و وظیفه خوشنود کرده خط بر آت و نه سلطان  
از انجمنه گرفته بمهر کار برداشتران رسانیده در مقبره سلطان گذاشت تا وسیله رستگاری او و غنای او و بمقتضای نیک دوستے  
و نیک نیستی عورات سلمه و کافره را از رفتن بر مراد است و بتجانش که و اساس فسق و فجور مثل میکده و نیک خانه و دیگر ملاهی منهدم  
گردانید و بقصد تحصیل سعادت مساجد و مقابر و مدارس و ماسرا و دارالشفاء و غیر ذلک آن قدر تعمیر فرمود که سلطان بلبن همسم  
نکرده بود و بعضی توابع قدشته اند که فیروز آباد و غیره سے شهر و جل مسجد جامع پنجه و سه مدرسه و سبت خانقاه و دولیت رباط  
و صد منبر و صد کوشک و صد پنجاه و دو حمام و پنج دارالشفاء و صد مقبره و ده مزاره کلان و باغات بیشمار بدست همت آن پادشاه  
احداث یافته از انجمله است جوینور که بنام بنی عم خود سلطان محمد شاه رفع خان که مشهور بود بفخر الدین جو نآباد و نمود و اکثرے ازاله آوار  
تا حال که زیاده از سه صد سال منتقلے شود و برجاست چنانچه برکنیچ متعل در ملی علامات و آثار و نمودے موسوم بجان نام جو  
و عوام الناس آنرا لایحه فیروز شاه گویند قریب شصت و در حد ارتفاع و قطرش سه دره گویا از یک سنگ ساخته اند و بنیاد آن چنان  
ستحکم که تا حال قائم است و مدت مدید در گریز پاخوار بود بمیست جزاے حسن عمل بنین که روزگار بنور ۵ خراب می نمکند بارگاه  
کمرے را چون سلطان بکبر سن رسید ضعف شیب غالب و توانائی شباب مغلوب گشت درین وقت که سلطان را قوای بدنی و حواس  
نظاره سست شده بود و در سنه مئصد و هشتاد و نه شاهزاده محمد خان را سلطان ناصر الدین و الی الله محمد شاه خطاب داده وکیل السلطنته  
و مومن الخلقه گردانید و زنان و اطفال و شتم و قدح و هیچ اسباب جهانیان حواله نمود و خود بعبادت و طاعت که شهادت پرستان  
فرخنده انجام است اشتغال و در زیر و زخمیه بنام هر دو پادشاه خواندے شد بعد چند گاه ملک مغرب الخا طرب برآستے خان  
که حکم بکجرات بود بمجد و انولج آن ولایت اتفاق کرد و سکندر خان را که بتازگے بکومت آن دیار متین شده بود لقب رسانید چون

سلطان محمد شاه با تمام آن خرداغت از نجیب خلل تمام در امور ملکی راه یافت لشکریان فیروز شاه از غنی آذر و گشته و نامرد  
سلطان محمد شاه بقرین دانسته مخالفت و رزیدند سلطان محمد شاه با آنها آموه جنگ گردید و در دلی جنگا که کارزار گرم گشت چون سلطان  
فیروز شاه نیز در جنگ گاه قشرین آورد سلطان محمد شاه تاب مقاومت نیاورده فرار نمود و بجانب کوه سر مور رفت بمیت  
دوجان هرگز یک یک بکند و فرمان ده یک کشور گنجی القعه سلطان فیروز شاه از محمد شاه پسر خود رنجیده او را از ولایت عهد  
خویش برآورد و شاهزاده ملل شاه بن شاهزاده فتح خان بنیر خود را که پدرش مرده بود ولی خود گردانیده بسلطنت برداشت و چون ملکی  
بسیر و در نو سالگی بمرگ طبعی برسمت حق پیوست و نام بنیک خود در عالیشان گذاشت بمیت برآورد و نیکایی برده زنی زندگانی  
که تا پیش بخرده از لفظ وفات فیروز شاه تاریخ خلقتش بر سه آید با میر تیمور گورکان هم عمر بود مدت سلطنت او سه دهشت سال

### ذکر سلطان غیاث الدین تغلق

سلطان غیاث الدین تغلق شاه بن شاهزاده فتح خان بن فیروز شاه بعد رحلت جد بزرگوار در سنه هفتصد و نود و سه هجری در قعه  
فیروز آباد بر سر بر فرمانروایی ممکن گشت و بر سر شاهزاده محمد شاه که در کوه سر مور بود و لشکر گران معین نمود شاهزاده تاب نیاورده  
از تیمور برآمده بفرات نگر گشت رفت و لشکر سلطان از قنابش دست کشید و مراجعت نمود سلطان از بسکه نوجوان بود و آرزو داشت  
با خواست یعنی امر استازاده ابو بکر برادر حقیقی خود را عقید گردانیده و شروع بعیش و عشرت نمود و کلا سلطنت حمل گذاشت غفلت  
کمال میفرمود و در صورت ملک رکن الدین و دیگر امرا با خواست شاهزاده ابو بکر برادر حقیقی او که مجوس بود و خروج نموده ملک مبارک  
را که وزیر و دیار سلطنت بود و دروازه و قنابش گشته سلطان ازین ساخته واقف شده از دروازه دیار بر رفت امر قنابش کرده  
سلطان راجع بنا بجهان که از جمله مصاحبان بود و بدست آورد و بقیل رسانیدند و سرانشان را بر بهان دروازه آورند و شاهزاده  
ابو بکر را از قید برآورد و بسلطنت برداشتند ازین وادی شورشی که در دلی رود داده زیاد از یک روز کشید و فتنه فرو بست و است  
بیکور رسید مدت سلطنت او چهارده و سه روز

### ذکر ابو بکر سلطان برادر سلطان غیاث الدین

سلطان ابو بکر بن شاهزاده فتح خان بن سلطان فیروز شاه با اتفاق اعیان دولت در سنه هفتصد و نود و سه هجری بمرگت سلطنت جلوس نمود  
بعد چند روز سلطان ظاهر گشت که ملک رکن الدین وزیر از قتل سلطان غیاث الدین تغلق شاه ولیعهد و خیل سلطنت و سرور  
اوراد شکر نموده برادر کشید و رفاسی او را علت تیغ بید ریخ کرد و ایندهد رکن استا میر صد هاسه سانه سینه و زبیده ملک شد  
خوشدل حاکم آنجا بر یکناز خوش نام گشتند و سراد را پیش شاهزاده محمد شاه عم سلطان ابو بکر در نگر گشت فرستاده او را بخیرین  
نموده ستا برآورد و از نگر گشت برآورد و جالند بر سامانه رسیده و مکه و خطبه بنام خود کرد و میر صد هاسه و وزیران آن ناحی تعیت او نمودند  
قریب است هزار سوار و پیاده جمع کرده روی بلی آورد و تار سیدین بدلی بنیاه هزار سوار جمع گردید چون لشکر شاهزاده نآز نموده کار  
از فرمانان غارتگر راه باش و جبار بودند و بلیقه جنگ و کارزار می دانستند بانکه جنگ منظم شدند و شاهزاده شکست خورده و با دژ  
سوار بولایت میان دو آب رفت بار دیگر بنیاه هزار کس فراهم آورده با سواد و اعانت حاکم قنوج و کچند مستغیر گشته باراده مجادل  
بر اجمعت کرد و با بلل لسان و لایق و در دیگر امصار و بلاد فرامین نوشت که هر جا بند با سه فیروز تاجی یابد بکشند و در اکثر جا قتل عام  
و قهرت تمام گردید و طرفه خرج و بیج بخت روداده را بهما مسدود گشت و مخا خراب شد و اکثر عایا از ادا سه خراج اخوان و وزیر  
و فتنه و فساد با طرات مراکب برخاست بالفرو و سلطان بقتل استیصال شاهزاده در قشورش و فساد بجانب جان بر فرمان گردید



این خبر بد رحمت نموده و در خواسته شهر رسید و محاصره کرد تا سه ماه جنگ در میان ماند و حصار دلی تصرف سلطان درآمد جماعه غلبه  
تصرف شاه بن فتح خان بن فیروز شاه را از میوات طلب داشته و فیروز آباد به محقق نشانی در فضل الله بنی عوف ملو خان که سر حلقه  
باغیان بود خطاب اقبال خان فاطمه گشت در میان دلی و فیروز آباد جنگ میشد مساوات می گذاشت پیر گات میان و آب  
و پانی پست و جبر و جنگ تا بهست که در سه شهر و تصرف تصرف شاه درآمد و غیر از حصار دلی و خزانه دیگر چیزی در دست سلطان  
نماند امرای ملازم این اردو پادشاه هر یک ولایتی تصرف شده دم استقلال زد و در بطور خود حاکم و فرمانروا و کار بار مالک پادشاه  
و ابر بود مصرع پریشان شود کار ملک از دوشاه و اقبال خان بخدمت تصرف شاه اخلار ارادت خود نمود و بر مرز اخواج قطب الدین  
انتهای کار کالی کلام مجید در میان آورد و از طرفین عهد اوقت بپشتند و ز سوم اقبال خان از روسی که وفور خواست که تصرف شاه  
و لا و دیگر نایب تصرف شاه با تصرف در از حصار بر آمد و خود را با سده و دسی پیش تا تار خان و وزیر در پانی پست رسانید و فیروز آباد و تصرف  
اقبال خان درآمد و قرب خان که هم چشم او بود و خدمت سلطان رسیده ملازمت نمود و سلطان را بهانه ساخته خود سلطنت می کرد و اقبال خان  
بر سر تار خان رفته و اراکتست و او را دیشی اعظم و پادشاه نادر خان پدر خود که حاکم گجرات بود وقت قبل و چشم و اسباب ریاست  
تار خان پرست اقبال خان درآمد و از آنجا به دلی مراجعت کرد و تسلط یافت چون در هند و دستان از بدلیتی او صحت و صریح بود  
و او را امور سلطنت اخلال پذیرفت سیر نا هر محمد نمیر که صاحبقران امیر تیمور که گران از جانب خراسان آمد و از آب سنده گذشت  
و حصار او بی و دلمان تصرف درآمد و در چند روز در دلمان توقف در رسید و سیر تیمور صاحبقران نیز از کابل بطرف هند و دستان شغفت  
فرموده در سه هشت صد و یک جریس بر پشت تاخت آورده و دلمان نزول اجلال فرمود و امرای سیر نا هر محمد را بقتل رسانید  
این خبر چون در دلی رسید اقبال خان بیناک و در دهر ازم آوردن سپاه و سامان حرب مشغول گشت صاحبقران از دلمان بهشت  
فرموده بهاء در گستان مشو شد و به خط رسیده قلعه را محاصره نمود و پس از مجادله و محاربه تسخیر آورد و مرزبان آنجا با بسیار  
افرادان خود و سیر گشته بیاسار سید صاحبقران پس از تسخیر خط در قبه سامانه رسید و بهر من سپاه فرمانده او طول بسیار کوهای  
ایستادن نوکر است شش زنگ بود و تحقیق بخبر کاران هر فرسخ و دوازده هزار سوار حاطه میکند بدین حساب عدد سوار ملازم  
کو کو که سر کارش بود و انداخته و دوازده هزار سوار می شود و عرض محل ایستادن نوکر کو که است کثرت لشکر و افراد آن سپاه از آنجا  
تجاسس باید کرد و القصه بدین مراحله نزد یک به دلی نزول اخلال فرمود و در راه هر کو که است کثرت لشکر و افراد آن سپاه از آنجا  
رنگی کرد و تار سیدان بفرس دلی قریب پنجاه هزار کس اسیر شده بود چون اقبال خان از شهر بر آمده به اسے جنگ آماده شد  
و زغال و مقال اسیران بنشاست بسیار ظاهر گشته بر من رسید که اسیرانسته که در لشکر ظاهر استند بفرس و وصول اقبال خان شنیده  
شاه و اینانسه کنند در عین جنگ نگاهبان سپاه هزار کس خانه از صوبت نیست آتش غضب پادشاه سپه تنگه و در گشته حکم  
بقتل آنها صادر یافت شش روزه نگذاشته بودند باجلا اقبال خان را از شهر بر آمده حاکم مذکور می نمود و در محله اول بک خجست  
و بشهر و آمده و حصار بر روس صاحبقران محبت بهادران شهادت کیش تقاب نموده و خلق کثیر را کشتند و اکثر فیلان و اسوال  
اقبال خان پرست سپاهیان لشکر منصور افتاد چون اقبال خان صورت حال بدین منوال دید تا ب ملامت و بدت و بدت و بدت  
شب ترک عیال و اطفال کرد و در طرف و در قبه بدین رسید و اقامت در نزد و سلطان ناصر الدین محمود شاه که از سلطنت  
تقطعی داشت با قلیل از نزدیکان خود را به گجرات پیش گرفت و روز دیگر صاحبقران شمریان را مانده و عیال از ملازمان و کثرت  
تفصیل اسوال از املی آن شهرتین فرمود و پنجاه شهر تاب سخت گیر می تحصیل اراکان میاد و در مقام الحار و آرمند

و بعضی از ہندیان چند کس از مغلان را کشتند این معنی باعث التماس نادر و قہر سلطان گشتہ حکم قتل عام بصدور پیوست و خلق  
بجایاب نہ تہ تیغ میدرخیزد سپہر خجوراسے مدغم گشتہ دہلی آن چنان خراب شد کہ گویا آبادی نداشت و عدد اسرار و ہندیان از مرد و زن  
اطعام انجوب و اندوہس صاحب توان بدار قتل عام و در مہارات سلطانی نزول اجبال فرمودہ بارعام داد و حسب الحکم خلیفہ بر سر  
مہر رفتہ خطبہ بنام او خواند و در ایام و دناہیر ہیکلہ صاحبقرانی نہایت یافت بود قتل عام دہلی بطریق میر کھنہ رفتہ میان دو آب ہم حکم قبل  
و قارت و داد و اہل و عیال خلق کثیر اسیر گردید و از انجا بہ ہر دو را نگہداشت و این ہر دو را کشت کہ در اسے گنگ از کویہ سواک  
ہما نجا ہر دن سے آید اہل ہند انجا را از مہابد بزرگ داشتہ و ایام مہود و بصد غفلت و زیارت آنجا آمدہ از وہام میکنند و در بعضی از اوقات  
در انجا جمعی عظیم میشود اتفاقا در آن آسمان کہ صاحبقران و ہر دو وار نزول نمود وقت از وہام مردم بود حکم قتل عام بصدور پیوست  
اگر کسی ملت تہ تیغ لشکر منصور و نتیجہ ایست کہ بختہ داخل کویہ کشتن از انجا کوچ فرمودہ براءہ داس کویہ سالک در جہون رسیدہ و بطریق  
را و شکر نمودہ مسلمان ساخت از ہر دو در اترا جہون بہت و دو جا بگلیدہ غالب آمدہ در آن نواسے خضر خان و دیگر امراسے ہندوستان  
آمدہ ملازمت نمودند غیر از خضر خان کہ سید راوہ و نیک مرد بود ہمہ را قید فرمود و خضر خان را از روسے غنایت ایالت لاہور عثمان  
و دیو پور رحمت فرمود و ہر زبان گذرانید کہ من سلطنت خضر خان بخشیدم چون موسم تابستان در رسید شدت حرارت آفتاب  
ہند خصوص عثمان کہ حدید تر از انکس و دیگرست ملائم طبع لشکر گیان صاحب ترانے کوٹو کہ و سر و سیرات ولایت بودہ اندہ نقادہ  
ساب گرمانیا و روند بالفرد و امیر تیمور صاحبقران کوچ فرمودہ از راہ کابل متوجہ دار السلطنہ سمرقند شد و پہلی تا دو ماہ بدار  
کوچ صاحبقران خواب مطلق بود و از ان فراریان بندہ رنج آمدہ ساکن شدند و صورت آبادی گرفت چون صاحبقران از حدود  
ہندوستان بدر رفت سلطان نصرت شاہ کہ تاب صدات عساکر منصورہ نیاد و در بجانب میوات گنجیتہ بود جمعیت فراہم آوردہ  
باز در دہلی آمد و با مور جابانسانے پرداخت ہدر رسیدن در دہلی فوجے بر سر اقبال خان کہ در برن بود متین کرد اقبال خان بجون  
آوردہ آئی فوج را شکست داد و کمال زور و قوت رویدہ سہل آورد سلطان تاب نیار و در فرزند آبراہم گذار شستہ بجانب  
میدات رفت از دہلی تا بہ فرزند آبراہم بہت اقبال خان در آمدہ ملک میان دو آب و محال حواسے شہر بہتر بشمشیر متصرف  
گشت و سائہ بلاد ہندوستان در تصرف اراسے دیگر ماندن چنانچہ ولایت گجرات در تصرف اعظم ہمایون خان و تمار خان پسرش بود و آقا  
و عثمان و دیال پور تالوخی سند را خضر خان داشت و مہوبہ و کالچی محمود خان پسر ملکہ راہ فرزند قنوج داودہ و دلو و سند بلکہ دہراچ  
و ہمار و چون پور را سلطان الشرق عرف خواجہ جہان و در بلاد مالوہ دلا و رخان و سمانہ علیخان و میانہ شمس الدین اوجسے متصرف بودند  
و ہر کوام دم استقلال مہر و اطاعت یکدیگر گیسے کردند و در سہ شہر دسہ سلطان ناصر الدین محمود شاہ کہ از قنوج صاحبقران گجرات رفتہ بود  
باجمیت داخلینا بدہلی آمد اقبال خان استقبال نمود و در قہر ہمایون جہا شاہ فرود آمد و چون عثمان احتیار حکومت بدست  
اقبال خان بود و نیکو بر سر سلطان ابراہیم پسر خواندہ سلطان الشرق بجانب او دہ لشکر کشید سلطان ناصر الدین محمود شاہ را ہمراہ  
بر چون بر سلطان ابراہیم تسلط یافت تا چار ہلے برگشت در آن وقت سلطان ناصر الدین محمود شاہ گویا در قید اقبال خان  
بود فرصت یافتہ میادہ لشکر بر آمدہ نزد سلطان ابراہیم رفت کہ شاید با عانت او کہ اسے از پیش برد او اصلاحا بدست نکرد و بلکہ ابراہیم تمام  
اہم نیز داخت سلطان ناصر الدین محمود شاہ از نزد او مایوس و قنوج آمد و نائب سلطان ابراہیم را کہ در انجا بود شکست دادہ قلعہ  
قنوج را متصرف شد و علم سرور سے برا داشت اقبال خان انرا استماع این خبر بر سر سلطان ناصر الدین محمود رفت چون قلعہ استحکام  
داشت متواست بہر دست یافت از انجا محادمت نمودہ با قاتی بہرام خان حاکم سامانہ کہ از غلامان فرزند شاہے بود و دست ہزار

سوار و جو رو داشت بر سر خضر خان بجانب دیو پل و رملتان لشکر کشید. بعد رسیدن در تلوندی زمینداران آنجا را که برای ملاقات آمده بودند قید کرد و بطلان اخیل بهرام خان ملازم مجوس گردانید و بمقابله خضر خان روانه شد. خضر خان نیز لشکر فراهم آورد و بهر محبت محاربه از وی طلب همه آمده طرفین را با هم دیگر کارزار در دوا و اناجاکر اقبال خان راجت و اقبال پشت داد و بود و در اندک نزد خود و دو سنگر شده و قتل رسید و نتیجه حرام غلج و عدل شکنی فایده حال او گشت بمیست بنقض عهد دیر سے کن که چرخ فلک بختیجه عیسیست نزد و در کنار آمدن چون خبر گشت شدن اقبال خان در دلی رسید و عثمان و اختیار خان و دیگر اراکه در دلی بودند سلطان ناصر الدین محمود شاه را از خروج طلبیده و در آنجا دای الاصلی شش هشت صد و پنجاه و یک بر سر بر سر مخالفت نشاندند و در آنجا بالشکر فراوان بر سر بهرام خان کلبه بهرام خان و بیامان دستمال آمد و بود رفت درین اثنا خضر خان از رملتان بالشکر کشید و رساند و سهر ندر رسید و دولت خان تاب و خاومت نیاورد و پیش سلطان بروی رسید سلطان فکر خضر خان هیچ ننموده و بهر طرف سنبیل بر آمده از تار خان اعتراض نمود و اسد خان نووسی را در آنجا گذاشت همه آن در حصار غیره و آمده بر قوام خان گماشته نظیر خان معطر گشته بدلی راجت کرد و خضر خان سهر ندر از رملتان لشکر فراهم آورد و بهر بدلی آمده با سلطان ناصر الدین محاربه کرد و برگشته رفت چون درین ایام ملوک طوائف شده و بهر طرف امر ارام استیصال سیزده غیر از رشک و بیخه بحال ملک میان و دآب و تصرف سلطان نبود و روزی برسم شکار بجانب کیتل رفته بدار السلطنت راجت کرد و در راه بهیار سے صعب رو داد و در اندک ایام بهمان بهیار سے روز گشت مدت سلطنت که غیر از نام بود و بیست سال و دو ماه از ابتدا سے سلطان غیاث الدین قلی شاهرخ قریز لشکر سلطان ناصر الدین محمود شاه هشت تن مرگ نمود و شش سال و دو ماه یا زود و روز چهار تا نمود و بعد از و شش سلطنت سلسله ترککان که فرزند و خونیان و غلامان سلطان شهاب الدین غوری سے بودند و بیست و چهار تن و دو صد و سه سال جهان وار سے کردند آفر شد.

### فکر سلطنت ریاست علی خضر خان بن ملک سلیمان

ریاست علی خضر خان بن ملک سلیمان پسر خوانده ملک سردار از امرای کبار غیره در شاهی بود چون سلطان ناصر الدین محمود شاه سلطنت نمود امر ابا بعد که اتفاق ننموده دولت خان را که از امرای کبار بود و سلطنت بر داشتند خضر خان از استماع این خبر لشکر فراوان بهر ساینده از فتح پور رملتان که دارالایالات بود روانه شد و بدلی رسید و آنرا محاصره کرد و تا چار ماه محاربه در میان بود و اگر چه دولت خان را اسم قلی غیره در دست میردان آمد خضر خان را در خضر خان ادرا قید ننموده در حصار غیره در آباد فرستاد و بهما تاجار و اوز حصار بدین بخت با هم خضر خان نظیر و منصور گشته داخل قلعه بدلی گردید و در سه هشت صد و بیست و یک مجوس ستمات جوامعانی بهمه خود گرفت چون صاحبقران بهنگام نزول بهرستان او را سزاوار فرمود و بشارت سلطنت داد و داد و بود خضر خان کشایش کار را سے خود و عروج بهیاج حکمرانی بر میان تو جهات صاحبقرانی دانست اول سکه و خطبه بنام صاحبقران بعد از و بنام شاه رخ میرزا خلفت امیر تیمور صاحبقران طرح گردانید و مراسم و فادار سے بطور رساینده آخر کار سکه و خطبه بنام خود کرد و بهر اکثر مالک تعرفت نمود و حکومت به استیصال کرد و هیچ امر را شایع و متفاد گردانید و جمعی که در فریت نزول صاحبقران سبب خائن شده بودند در حکومت او آمده و با گشتند و در قبال شده و داسه غلو و سلطنت و بقا سے عمر و دولت او سے که دند و بکار و پیشه خود داشت خالی داشتند این خضر خان سید صادق القول پسندیده الطوار با کبر و طبیعت عال بهت و فراخ حوصله بود و شجاعت و سخاوت جمعی داشت و با قضا فی عدالت و در ترف احوال رعایا و بر ایامی کوشید حسب الامر و دلیل پاکیزه گسب با وجود استعدا و سلطنت و اسباب ملک گیر سے اسم سلطنت بر خود مطلق کرده بر آیات اعلی غماط کرد و بهر باطل طیس روز گشت مدت سلطنت او هفت سال و سه ماه بود سلطان مبارک



این را یات علی خضر خان میر رحلت پدر والا که در سن هشت هجری و هشت بر تخت سلطنت جلوس نموده مسکه و خلیفه بنام خود کرد  
 امر اے عظام و وزیر اے کرام مرا هم نصیحت و مینا رکبا و اطاعت و انقیاد و تقدیم رسانیدند هر یک را مواجب و جایگزید دستور سابق کمال  
 داشته بخشنه را بقدر حالت اضافه رحمت کرد و چون شیخا کوکهر به سلطان شاه علی مردان مرزبان کشمیر که به شش فقر یافته غنیت فراوان  
 آورده بود تسلط یافته و سنگی نمود و مال و اسباب بسیار بهر رسانیده قوت و مکنیت پیداکرد و بنابر کثرت زر و فراوانی لشکر فروری بهر ساینده  
 بجات و دلیر سب اراده دلی نمود و از آب سبلج گذشته تار و پوت متصرف گشت و از آنجا در سر نهاده با سلطان شه لودسے حاکم آنجا جنگ  
 نمود و سلطان مبارک باستم این خیز از بدلی برآمده در روانه رسید شیخا کوکهر از آب گذشته بمقابل سلطان بر لب دریای لشکرگاه ساخت  
 تا چهل روز جنگ در میان ماند آخرالشیخا تاب نیاورد و روگردان گشت و سلطان تا آب چناب قاقب نموده بسیار سرازور سوار و پیاده و قتل  
 رسانید راجه بهیم ز میدان رجون کلازمت سلطان رسیده مراسم نیکوخواهی تقدیم رسانید و لشکر بر سر کن شتیا برده و خواب گردانید سلطان  
 از آنجا معاودت نموده در لاهور نزول اجلال فرموده بهما نیا طرح اقامت انگلند و آوارگان آن و یار را بدلا سا و استمالت آباد ساخت  
 و یابادی شهر توجه گماشت ترمیم تعمیر قلعه فرموده از آنجا بدلی مراجعت کرد و شیخا فرصت یافته باز لاهور را محاصره نمود چون کار سے از  
 پیش زلفت از آنجا بد کلا نور رسیده متصرف گشت و از آنجا بطرف جمون رفته راجه بهیم ز میدان آنجا که برای کومک حاکم لاهور برآمده بود  
 در آن سخت و غالب آمد و داخل کوه گردید باز در میان راجه بهیم و شیخا کارزار سخت روداد و یار او الهی راجه مسطور کشته شد و شیخا مال  
 فراوان بدست آورده قوت و مکنیت بهر رسانید و بر لاهور و دیالپور تاخته آن ولایت بیوات و بیانه و غیره ممالک لشکر کشیده بود و بدفع  
 این ممالک بدلی مراجعت نموده لشکر عظیم بر سر جسر تخته متین کرد و در لودسے جالندهر جنگ و در میان آمد جسر تخته شکست یافته بمسکن خویش  
 که بجای بود رفت چون سلطان برخلاف قاعده پدر خود خضر خان از اطاعت شادوخ میرزا خلف امیر تیمور انحراف داشت ازین جهت  
 شیخ علی که از جانب شاه رخ میرزا حکومت کابل داشت بموجب امر بریند و ستان می تاخت و در سن هشت صد و سی و چهار شیخ علی بنو  
 طلب فولاد که یکے از امرای سلطان بود و از اطاعت انحراف می ورزید در هند آمده دست تاخت و تاراج بر کشاد و در لودسے جالندهر  
 رسید و بقتل و غارت و اسیر و غنیمت پرداخته بسیار سرازور کرد و در لاهور آورد و از آنجا به تلواره بعد آن در جیتور رفته از آب رود سے  
 گذشته و تا آب جلم پرگنات را خراب ساخته متوجه لمان گردید و مالک شاه لودسے عم سلطان بملول لودسے که حاکم دیالپور بود شیخ علی  
 جنگ کرده کشته شد سلطان مبارک باستم از خبر لشکر گران از بدلی متین کرد و در لودسے لمان مجار بروداد و شیخ علی شکست خورده به نهر  
 گشت بارو گیک باز جنگ شده و باز شکست بر شیخ علی افتاد و اسباب و اموال او بتاراج رفت و بامددوی از مکر برآمده رو کابل نهاد و خبر  
 سلطان مبارک را با سلطان هوتشاک خدیو تلواره و منافا کر رودسے داده دهر باز نظر و مغرور گشت درین حین و بین جبریت کوه قوت  
 بهر رسانیده از آب جلم و چناب و رودی و بیاه گذشته و در جالندهر رسید ملک سکندر که از جانب سلطان بر سر او متین شده بود در آنک محاذ  
 شکست یافته گرفتار گشت جسر تخته کوه فتح یافته از جالندهر بلاهور آمده محاصره نمود و بدین اشنا شیخ علی با ناز کابل آمده خوال لاهور کرد  
 را تاخت و تاراج و دهر مدعیه گیموده برگشت و الوان خراسے بجال متوطنه آمد یار او یافت سلطان از استماع این حوادث بطرف  
 لاهور و لمان عزمیت نمود ملک سرور وزیر خود را مقدم لشکر ساخت چون ملک سرور بمیان رسید جسر تخته کوه محاصره لاهور گذاشته  
 بمسکن خویش شافت و ملک سکندر را که در جنگ جالندهر و سنگر شده بود همراه برد و باز در مرتبه از کوه بمیاده در جالندهر و بجواره رسید  
 فتنه و فساد بر آنحضرت و قوت او در دیر و باز ده گشت درین وقت شیخ علی از کابل منصرف نموده ملک کنار و میاه تاراج کرد و خلق کثیر  
 را اسیر نموده بلاهور آمد و قلعه را متصرف گشت و در دوازده هزار سوار ایمنی سبے برای محافظت گذاشته پلنیر و دیالپور رفته فتح نمود

سلطان از استماع این خبر از دلی سرعت آمد. بستی جنگ گریخت علی تاب نیاورد و یگانه کابل رحانه شد. سلطان از سه جهای رادی گذشته قلعه پشاور  
را که برادرزاده شیخ علی و قریب شصت نفر از کور و اوتاب نیاورده عاجز شده و خنجر و دایه سپهر سلطان داده صلح نمود و سلطان از همه پشاور و دلاهور و قوچی  
آن خاطر جمع نموده بدلی رحبت کرد چون از یک سرور وزیر وقت محاربه و جهاد را شیخ علی آغا را خلاص و جانفشانی فرمود و رسید ملک کمال الدین را  
در دلاهور و زارت شریک او و دو پادشاه ملک سرور روز بروز نازل و به یک ملک کمال الدین پیوسته و در قی بود ملک سرور از زنده خاطر گشته با اتفاق یعنی امرا که از  
سلطان بخوف و طربان او مانس بودند که باقیه سلطان را و در وقتیکه سحر حاجت مبارک آبا و برای نماز رفتند بود قبل رسانید مدت سلطنت او سیصد و سال  
و شانزده روز بود و سلطان محمد شاه بن سلطان مبارک شاه بن رایات اعلی خضر خان و راسل این پسر خات شاه زاده فرید الدین بن رایات اعلی  
است چون مبارک شاه فرزند زاده شد برادر زاده را بنظر ندی خویش گرفته پدر و درش نمود و رسته شصت و چهل و یک چری در مبارک شاه و برادر بزرگ  
فرمان وائی جلوس نموده و مکمل خطاب بنام خود کرد و ملک سرور را که بنظر احوالعت نمود اما اسباب سلطنت علی خضر خان و صلاح خانه و تور خاندان و  
و دیگر کارها بخت و تصرف او بود و خطاب بنماخته داشت و در وقت تسلط شد بدیدار که ده بیست و ازارامی مبارک شاه را بقبل رسانید  
و بیست و ازارامی که داشت و اکثر مگران را به تصرف در آورده کسان را ب تحصیل با الواجب متین کرد و از آن سیستای او امر سیصد و آه و نه و ملک  
کمال الدین که کمال الملک خطاب یافته از امر اسی بزرگ در دلاهور و زارت شریک بود و نظم نمود و با امر اتفاق کرد و بر سر ملک سرور آمده و او را  
روسی داد ملک سرور در قلعه و بی محسن گردید تا سه ماه محاربه نموده خود را محن و نداشت روزی شصت و یک عالم کرده بر سر امر و سلطان  
بجرات وزیر سی تمام رعیت و جنگ سخت در میان آمد چون اجل ملک سرور رسید بود و در آن محله که گشته شد در نقاشی قتل  
و امیر شدند و سلطان انتقام خون پدر خود گرفته در رسته شصت و چهل و پنج مہمان رسید و مر ارات شایخ را طواست  
نموده و فرجه بر سر حرمه که کور متین کرده بدلی رحبت کرد در بن ایام جماعه انگار در لمان فنی و زید و لاسه سروری برافراشتند و نیز  
سلطان محمود و اسیه الهه باغوی میوایان بر سر دلی آمد سلطان سپهر خود را ملک مبلول موسی بیک او فرستاد و سپهر سلطان بر حجب  
انتخاب و در میان آورد و سلطان محمود و بیکاه که خود را حجت نمود و وزیر صلح با خضر زبونی و بد نفسی سلطان گردید و بیست  
بیک که برخواه و خوسه بود و تو خنث نمودن زبوسه بود و ملک مبلول بمقتضای شجاعت و مردانگی کرد و مردان و متکبران بود این صلح پسند نکرد  
و تقاضای سلطان محمود کرد و مال و اسباب او غارت نمود و سلطان را این جرأت و جسارت ملک مبلول پسند آمد و از روی غارتش  
در بر بانی فرزند خوانده و بختاب خان خاندان سپهر فزاد کرد و ولایت لاهور و دیالپور با و از رانی داشت و برای دفع شورش جبر حرمه که  
متین نمود و جبر حرمه با ملک مبلول صلح نموده بنویس سلطنت شرو و داد از زمین روز ملک مبلول را بنظر بر زبوسه سلطان و اتفاق جبر حرمه  
بر اسیه پادشاه و جبر حرمه افتاد و در مقام فراخ آوردن لشکر گردید و باغی را از اطراف و جوانب طالبداشته میگذاشت چون و مدت سیصد  
افغانه کشید و حرمه آمدند شوکت خود دید و بیست و یک گز را سوا سی جای که خود متصرف گشت سلطان که اندک تمدیدی با دوست ظاهر احوالعت  
در زید و کمال شوکت و شکست بر سر دلی آمد و بیست و یک نفر محاربه نموده بیست و یک نفر مقصود برگشت و کار سلطان روز بروز بوفته و سستی یافتند  
بجای رسید که اگر در دست کرسی و در سلطنت دلی بودند و سر از احوالعت پیچیده و هم استغفال نمودند اطراف ممالک احتمال پذیرفته و  
عظم و تحصیل خراج افتاد و بالاخره سلطان با جلی طبعی در گذشت مدت سلطنت او بیست و سه سال و یک ماه و چند روز بود

ذکر سلطان علاء الدین بن سلطان محمد شاه بن سلطان مبارک شاه بن رایات اعلی خضر خان  
سلطان علاء الدین بن سلطان محمد شاه بن سلطان مبارک شاه بن رایات اعلی خضر خان در رسته شصت و چهل و دو و جبر  
بر حجت سلطنت جلوس نمود و ملک مبلول انما لب بنماختان و دیگر ارکان دولت اخلاعت گویند که در اندک زمانه از وضع

واظروا سلطان دریا فتنہ گز از پیر ہم سست تراست و از سستی غل سلطان تمامی کردن کشان و واقعہ طلبان نزدیک و دور  
 بجایہ پیاسے متروک گشتہ از امانی مال و اجیب سبزو زہد و امای ہر صوبہ و فوجداران ہر مکان علم خفایت برا فراشتہ ملوک طوائف گردید  
 سلاطین دکن و مالوہ و گجرات و چونپور و بنگالہ و تخیل دہلی کہ بر بستند در لاہور و دیوبند و سر نہ پانی پت ملک بہلول دم اشتغال بہر  
 و در حاشی دہلی تا سرائی لاؤ احمد خان میواتی و تصرف داشت و سہیل با تو ان گذر خواجہ خضر کہ از دہلی نزدیک است در بد تصرف بہاؤ خان  
 لودے بود و کول و جالیسر و دیگر قصبہات را علی خان و چند دارا قطب خان لودے و دیوبند و کنگلہ و کپلہ را راسے پر تائب و میانہ را  
 داؤ و خان قابلیں بودند و پنجین ہر کس در ہر چلے کہ بود و خود را مالک آنجا سے شمر د و غیر از دہلی و بہاؤن جا سے و دیگر و تصرف سلطان بنو  
 بود چنگا گاہ سلطان بجانب میانہ سوارے کہ دور آئنا سے راہ خبر رسید کہ والی چونپور بقصد دہلی سے آید سلطان بے آنکہ بہ تحقیق صدق  
 و کلاب خبر بہراز دار از راہ ممانعت کرد و دہلی آمد حسام خان عرف حاجی شرتے وزیر برض رسائید کہ بجز آوازہ و دروغ مراجعت  
 لائق حال بنو و سلطان از آوازہ و خاطر گشت بعد آن بجانب بہاؤن مہفت فرمودے دستے را بنجا اتامست و زیدہ باز بدست آمد  
 بہاؤن را خوش کرد و خواست کہ آئنا و اسلطنہ مقرر کردے علی الدوام ہما بنجا بگذراند حسام خان از روسے اخلاص و دولت خواستے  
 برض رسائید کہ دہلی را لگا داشتن و بہاؤن را تھنگا کہ دن صلاح دولت نیست سلطان زیادہ تر رنجیدہ اورا از خود جدا گدائید و در دہلی  
 گذاشتہ از ہر ویرا دران خودیکے را شمنہ و دیگرے را میر کو سے مقرر کردے متین و دہلی نمود با بجا و در سنہ ہشت صد و پنجاہ و سترجہ  
 سلطان بجانب بہاؤن رفتہ بانک و ولایت قناحت کرد و بوش و عشرت اشتغال و زیدہ بچند گاہ در میان ہر دو برادران  
 سلطان کہ در دہلی بودند مخالفت روسے و او با یکدیگر شکستید کہ از آئنا گشتہ شد روز دوم مرد شہر بجوم آوردہ با خواستے  
 حسام خان و دیگرے را بقصاص کشند سلطان در وقت سخن بداندیشان قنادر پیشہ قصد حمید خان کہ اورا وزیر الما کتب  
 گردائیدہ بودند و آواز بہاؤن فرار نمودہ بدستے آمد و اتفاق حسام خان شہر را متصرف گشت و در ہر سرائی سلطانی و آمدہ زمان و ذل  
 سلطان و دیگر پیردگیان را کہ در دہلی بودند با انواع فتنیت و خوارے سر بہ نہ اند شہر بدر نمود و تا سے خزان و وفائے را متصرف  
 گشت سلطان با وجود استیاح این خبر با قناعتا سے جن و سبے غیر نے بہانہ برسات نمودہ از انتقام انماض کرد و حمید خان باراک انیشہ  
 کہ اسم سرورے و سلطنت بر دیگرے باشد و خود مدار علیہ کرد و توقف سلطان را مہتمم شمر دہ ملک بہلول را برای سلطنت طلب شد  
 ملک بہلول از دیہالی پور و دہلی آمدہ قابلیں گشت و فی سبے از خود و دہلی گذاشتہ باز بدیہالی پور رفتہ در مقام اجتماع خسا کہ در آمدہ  
 بہلولان حرف داشت کہ چون حمید خان بے اعتدالے نمودہ با انتقام آن بر سر او سے روم و بد و تھو اسے سلطان ترو و مینا شہ سلطان  
 ر جواب نوشت کہ چون پدر من ترا پسر خواندہ است تو مرا بجا سے برادر سے و من سرور کہ ترو و ندارم بیک پر گنہ بہاؤن قناعت  
 کردہ سلطنت را بتو واگذاشتم ملک بہلول روز بہر و زقوت بہر سائیدہ قبائے باو شایبہ بر قناعت خود راست گردائیدہ و از دیوبند پور  
 و دہلی آمدہ بر تخت سلطنت جلوس نمود و بعد دستے بدید سلطان در بہاؤن با جلی ظہیری در گشت بدت سلطنت کہ محض براے اسم بود  
 ہشت سال و سہ ماہ مع حکومت بہاؤن از ابتدا ای را بات اعلیٰ خضر خان تا سلطان غلام الدین چہار تن مدت سی و نہ سال و نہ  
 و شانز دہ روز سلطنت و جہا بناسے نمودہ

### ذکر سلطان بہلول افغان لودے

سلطان بہلول افغان لودے الخاطب بجا خندانان ملک بہرام چہر بزرگ اورا سلطان بہلول ہر دے از قنات بود و ورشہ  
 سلطان فرزند شاہ ازہرادران رنجیدہ در لمان آمدہ کہ ملک مردان حاکم آنجا کہ از امر اسے فرور شایبہ بود کہ وید اورا

پنج میر جو ملک شد و ملک کلا و ملک خیز و ملک محمد و ملک خواجہ این پنج برادر پسر ملت پدر و عثمان سکونت داشتند ملک شہ کا از  
 جہ کلان بود و نوکر خضر خان گردید و در جنگ اقبال خان که با خضر خان روی داد و در میان کرده اقبال خان را کشت و بکشد و سے  
 این دوست خطاب اسلام خانی یافته روزی در ترقی نمود و بر پیکر فائز گردید و آخر کار حکومت سمرندہ سر فراز سے یافت و برادران  
 دیگر که همراه او بودند ملک کالا پدر سلطان بملول از جانب اسلام خان برادر خرد حاکم و در التاج سمرندہ گردید و با افغانان نیازی تفریق  
 جنگ کرد که کشته شد و از وقت سلطان و شکم باور بود و بار او آتی و راہم نزدیکی و منع حمل ناگهان سفت خانہ افتاد و درش جان بحق  
 تسلیم کرد چون حمل از پشت ماه گزشتہ بود و شکم او را شکافتہ سلطان بملول را که رقی ازبکستان داشت زند و بر آورد و زندہ ازان که یکساعت  
 سندی پیش اسلام خان و سر بر آورد و در چون سلطنت ہندوستان نصیب آن فضل و انتقام بخشان قضا و قدر و تربیت و پرورش او بودند  
 اسلام خان نظر عنایت بر او انداختہ و پرورش او اہتمام نمود و بہ بملول موسوم گردانید افغانان از روستا سے حقارت اورا بگرفتند  
 چون بکشد شد و بدو رسد آثار عقل و کاروانی از تادیبہ حال آفاک شکار بود اسلام خان اورا بغیر از سے خود برگرفت و دختر خود اورا عقد  
 مناکحت او و آورد و در روز تربت او سے افزود و گویند روز سے ملک بملول با شہنے ازرقا سے خود بسیار ماند رسید و با بنیادین نام  
 و روستا سے صاحب حال اقامت داشت بسوسے ملک بملول نگاہ لطیفی کرد و یزبان آن و در کز شمشا کسے ہست کہ پادشاہ و سلطہ بدو پزار  
 شکار و ملک بملول توفیق یافته مبلغ معلوم پیشکش نمود و در پیش تمینت گفتہ فرمود کہ سلطنت ہند و ستان تو مبارک باشد ہر اناش  
 تسخیر و استہزا نمودند ملک بملول و در جواب گفت کہ اگر این خبر فوسے است سودا سے مفت است والا خدمت در و شہنے بجای آوردیم  
 ہمیت سالکان رہمت چلارادت بنیدہ ملک کاؤس و فریدون بگدا سے پد ہندہ القصہ ملک را بوجہ بشارت در و شہ  
 از مفرس ناظر داشت و انوار اشارت عبرت کو کہ چنانچہ مرقوم شد ہوا سے سلطنت در سمرقندہ و چون و رعہ سالکان مبارک شاہ  
 اسلام خان عوف ملک شد و در جنگ شیخ علی کابلی کشتہ شد و بملول ازان گزارش یافت ملک بملول قائم مقام عم خود گردید و حاج ساج  
 دولت گشت و آفر کار بر تہا امیر الہرائی رسید چون سلطان محمد شاہ بر سر بہرہا بنانے نشست ملک بملول را شجاع و دلدار و کا طلبہ  
 نام آورد و دانستہ پیش آورد و خان خانان خطاب داد و فرزند خوانداد و راند کہ سبب از سلطان محمد شاہ آزدہ شدہ و گردان گردید  
 قتل خان و لد اسلام خان کہ خود را ہم چشم ملک بملول میداشت و سبب ہم بود و انداز متابعت ملک بملول انوارات ورد بد و بملول  
 محمد شاہ رفتہ بسر دار سے حسام خان عوف حاجی غریبے لشکر گران بر سر ملک بملول آورد و در موضع نی از قواچ پو نی و ستاد چوٹ فغان  
 ترقیقین جنگ واقع شد بتاییدات کسی ملک بملول فتح نمود و حسام خان شکست یافته بہی رفت و کو کسب طالع ملک بملول را بوجہ گری  
 ترقیات گشت و بخدمت سلطان محمد شاہ نوشت کہ اگر حسام خان را بفتحی رسانند و منصب وزارت محمد خان و ہند فرمان برداری و خدمت گزار ی  
 بجائے آرم سلطان بے انگ تا مل نماید حسام خان را بر طرقت نمود و محمد خان را بر بطلہ وزارت سر فراز گردانید این معنی موجب از و را فرسگے  
 ملک بملول گردید و قوت و کشت بہر سایندہ و تہریر سہرند و سام دلاہر و دیالپور و حصار غررتہ و دیگر اماکن ہند و غلبہ تصرف گردید  
 و خود را قوسے دیدہ بقصد تغیر بہی رفت چون میر نقشہ بہر تراجعت کرد و خود را سلطان بملول خطاب داد و اسامک و خطبہ قوت و بشارت  
 بہی گزارشت و بشارت در و شہ را رساند کہ بودہ و سرور خوشوقت می گردانید و دین وقت کہ سلطان محمد شاہ خواب واپسین نمود سلطان  
 عمار الدین بر قنٹ جہا بنانے نشست و بسبب سستی و نارسا کے سلطنت ملوک طوائف گشت و خود بہرہا بنانے آکشا کردہ ہما نا میگردانید  
 و چنانچہ حسین را تمام یافت محمد خان و وزیر را باغوائی انرا نچا پیدہ قند او کرد و او بملول از بد اؤن آردہ و در بہی رسیدہ زنان و دختران  
 سلطان را بہرہرست کردہ و سر بہرہ از حصار تہی در نمود و خوارین و اسباب سلطنت را متصرف گشت و سلطان از سببے حستہ انتقام آن

مکلفت حمید خان محمد رسیدن در دہلی سلطان مہلول را بسوسے سلطنت دعوت نموده از سرہند طلبداشت چون سلطان بدہلی آمد حمید خان  
 بعد از چند وچہان مقابلہ جہار حوالہ او کرد حمید خان چون گنت وقوت بسیار داشت سلطان مہلول بنا بر صلاح وقت با عوار او نمودہ بود  
 اسلام رفتی روز سے حمید خان در خانہ سلطان همان شد افغانان با شمارہ سلطان در آن مجلس یعنی در کانیگر از عقل دور و دور بر رویہ غیر و سے  
 خود یک باشد بطور سرسانند تا مردم آہنا را خفیت انقل پیدا شدہ از کید آہنا ملین گردند چنانچہ فیض نقش خود را بیکر بستند و فیضی گفتہ را  
 سلطان بالای سر خود گذاشتند حمید خان گفت این چہ عمل است گفتند کہ از ملاحظہ درو محافظت می نمایم بعد آن حمید خان گفت کہ بساط شاد و خوب  
 رنگہ دار و اگر یک کلیم عنایت کنید کلاہ و طاقیہ براسے فرزندمان خود ساخته بخندہ فرستیم حمید خان تبسم نموده گفت کہ قماشے خوب براسے  
 فرزندمان شما انعام خواہم داد چون خواہمنای خوشبو مجلس آوردند فیضی افغانان از کجہ و چوہہ را رسیدند و گلہا را خور و دید فیضی بزرگان  
 بے آنکہ او گفتد بابر کلاہے موز خوردند و فیضی بزرگ را فاکہ وہ تھا آپک را خور و ند چون وحن سوخت بڑہ را از دست انداختہ حمید خان  
 فرمود چہا چنین کردند سلطان مہلول گفت کہ این مردم روستائے خراسان اندازد و میت و در غیر از خوردن و درون دیگر کار سے نمی دانند  
 روز دیگر سلطان بجائے حمید خان همان شد قرار داد چنان بود کہ ہر گاہ سلطان پیش خان یا بدیند کسی ہمراہ شوند و اکثر سے از نقاسے  
 او بیرون باشند دین ریتہ بموجب اشارہ سلطان بر در بانان قوسے نمودہ قبیلہ در و را ندرون درآمد و گفتند کہ ما نیز مثل مہلول لوگر خان  
 ہستیم از اسلام چہا مردم با شیم چون غوغا بلند گردید حمید خان از حقیقت حال پرسید گفتند کہ افغانان سلطان را و شتام دہان سے آیند  
 دے گویند کہ ہم لوگر خان سیم مہلول اندرون رفتہ چہا بیرون با شیم و سلام کنیم خان فرمود چہ را بگذازند تا اندرون بیایند  
 افغانان چہم کہ وہ در آمدند و در پہلو سے ہر خدمتگار حمید خان و و لفریستہ و ند چون سلطان دید کہ افغانان بسیار آمدند و سے توانند  
 از عمدہ کار بہرہ آدا شمارہ نمود و دین وقت قطب الدین بنی عم سلطان از بخیر از غل بر آوردہ حمید خان را مجوس نمود و کپسان خود سب پر  
 و سلطان مہلول دہلی را با خزان و دقان و جمیع کارخانجات سلطنت و جہاندار سے بے مراحمیت و مخالفت و دیگر سے بہتر شد و در  
 سہ ہشت صد و شست ہجڑ سے کہ خطبہ پیام خود کرد و سلطان علا الدین کہ در بد اقل بود عرضہ داشت نمود کہ سکہ خود رواج میدہم و نام شمارا  
 از خطبہ سنے از فرم سلطان در جواب نوشت کہ پدر من قزاق فرزند گفتہ بود تو مرا بجاسے برادر سے سلطنت را تو لگن شدہ بہ راؤن قناعت نمودام  
 با جملہ سلطان مہلول کا میاب گشتہ با شتام مہم جہان بانے پر دانت فیضی ادر کہ سلطنت اورا فی بنودند سلطان محمد دواسے چون پر را طلبشت  
 بر غیر دہلی تفریض نمود و داو با لشکر گران و سامان بیکران آمد و صلے را حاضر کرد و سلطان مہلول بجانب انان راسے شدہ بود باستان  
 این خبر از دیالپور حاوت نمود چون نزدیک رسید با سلطان محمود اتفاق کار نامہ افتاد و سلطان محمود شکست یافتہ بجانب چوینور رفت  
 بر سہ کوم با سلطان محمود و پہلے لشکر کشیدہ بود مقابلہ و مقاتلہ فرار یافت کہ از محالوات آنچہ در تصرف سلطان مبارک شاہ پادشاہ  
 بدہلی بود و بلیق سلطان مہلول و غیر آن امکان مع آنچہ سلطان ابہیم داسے چوینور را تصرف داشت سلطان محمود متصرف شد  
 بعد اتفاق دین صلح ہر دو پادشاہ باکن خوشنیت برگشتند و بشرط مسطورہ تیغ کارزار در نیام غیر چون سلطان محمود و گردن شست سلطان چو  
 قتل او کجکومت چوینور ممکن گشت با سلطان مہلول محاربات در میان آمدہ از طریقین مساوات سے گذشتہ نوشتہ سلطان حسین  
 با خواستہ ملکہ جہان بنت سلطان علا الدین کہ در جہال کشاکش او بود با یکسک سوار و چہل ہزار پاد و چہار صد فیل و توغمانہ فیل و اوان  
 بر دہلی سوار سے کہ و سلطان مہلول بنا بر پاس حق تنگ ہر چند ملکہ جہان عجز و نیاز کرد کہ نیابت از طرف والد بزرگوار شتاب سے با شیم و  
 اطاعت قبول می نمایم بر من سوار سے کشیدہ ملکہ جہان پگوش اجابت اصفا کرد و سلطان حسین را طوعا و کرہا دادہ جنگ گردانید و بغیر  
 سلطان مہلول با پانزدہ ہزار سوار آمدہ صفوف مصفا آراستہ کار نامہ روانہ و سپیکار مستعان نمود و انا بنا کہ قوسے اقبال و بد از بخت بود

یاد وجود اندک لشکر مغر و منصور گشت سلطان حسین شکست یافته منہزم گردید ملک جهان و دیگر گشت سلطان بھلول از روی رودی در ورت آن بانو را با عزت و احترام پیش سلطان حسین فرستاد بعد از آن بہت ترس و ہراساں با سلطان حسین مجاہدات دی و داد و چند مرتبہ صلح و میان آمد و بارہ سال ملکین شکست یافتہ بھلول جو بنوہر و پٹنہ رفت بہرتہ آخرین شکست قاتش خوردن بامان دور دست رفت سلطان بھلول در شہر چنوپور رسید و حکم و بیام خود و آؤ لایت را بہ بارک خان لودہ کے کہ از امرای بزرگ اود بود دادہ بہرہ ملی موقوف کرد و درین اثنا سلطان علاء الدین کہ در جہاؤن گوشہ اختیار کردہ بود و بد سبب سال از سکونت آنجا بجاہل طیس در گذشت سلطان بھلول کہ بہت با سلطان حسین در لڑائی و جہاد بود و برای تقویت سلطان علاء الدین در جہاؤن رسیدہ بعد از اسے راسم با تم پرستہ جہاؤن و از دست پسران سلطان بر آوردہ کبسان خود سپرد و این بے فروستہ و بیوفائی را بہ خود روا داشت از آنجا بجاہل آمدہ روز بہرہ قوت و کمکت مہر ساید و سلطنت خاطر خواہ کرد و کاسہر و باطن آراستہ بود و پیر دستہ سرخ منہرین نمود و دستہ و در عدل و داد و مبالغہ فرمودہ بیشتر اوقات بمعاہبت علماء و مجاہدات تفرگذاشتند و تعلقہ احوال ایقان کردہ و بلا فرہ و فرخ تلاء و سہ برگ طیبہ جهان با پدر و در کمیت بہشت و حد و نوہ و پشت رفت از عالم غم و غم و ملک شان جهان کشا بھلول بہ مدت سلطنت اوس و پشت سال و پشت ماہ و پشت روز بود

### دکتر سلطان سکندر لودی پسر سلطان بھلول

سلطان سکندر معروف شاہزادہ نظام خان بن سلطان بھلول بعضی اراعی خواستند کہ شاہ نادہ بار یک خلع کلان سلطان بھلول را سیر آرا کردہ داند بہرستہ بر سلطنت اعظم جہاؤن سیر سلطان رضا مند بود و نہ والدہ سلطان سکندر کہ زگر زادہ بود و نہ دیک سلطان مرحوم از جمیع خواہن توت و منہرنت زیادہ داشت و اکثر اماراد حکم اود بود و در باب پسر خود بنیام نمود و فیصلہ خان لودہ سہ پسر عم سلطان بھلول کہ بحسب ظاهر بنون شیر و شکر موافق و در باطن لبان آب قاتلش مخالف بود و دشمنان دادہ گفت کہ پسر زگر زادہ را چگونہ بسطنت بر دادم و بار یک شاہ را کار اصالت و نجابت وار و فرو گذارم خان خانان ترسلے کہ از امر اسے نامدار بود گفت و دور و زار حلت سلطان گذشتہ مناسبت کہ با حلیہ سلطان دشنام دی بیسی خان گفت تو کو کہ بہت تر اچہ میرسد کہ در سخنان خویش واکار بہ دخل کنی خان خانان بر آشفت و این سخن کہ کو کہ سلطان نظام خان بہ سیر گفتہ از آنجا برخاست و جمیع امدار را با خود متفق کرد و شاہزادہ نظام خان را سلطان سکندر خطاب ساختہ و در سہ ہشتاد و نوہ و پشت تقصیر حلیہ بر تخت سلطنت نشاندہ سکندر و خلیہ بنام او کہ در سلطان از آنجا بر بار یک شاہ برادر کلان خود کہ در چنوپور بود و فرستہ پس از مجاہدات فتح نمود و آن ولایت را بہ ستور سالین بر برادر بحال داشتہ سکندر و خلیہ بنام خود کرد و نیز با سلطان حسین را سہ چنوپور کہ از سلطان بھلول شکست خوردہ دور دست رفتہ بود و اکثر اوقات با بار یک شاہ مجاہد سہ نمود و جنگ متواتر نمود و ظفر و منصور گشت آوردہ اند کہ چون نوبت سلطنت دہلی سلطان محمد شاہ بن سلطان فیروز شاہ رسید ملک سر و خواجہ سرار کہ خطاب خواجہ جہان نے داشت با سلطان الشرف مخاطب کرد و چنوپور و آن حدود و گنجائش مقرر کرد و داند

### دکتر سلطان شمس

چون سلطان محمد شاہ راشکوت و ملاہت نامہ سلطان الشرف استیلا یافتہ پرنہ کول و انا و انکند و ہراج و راہر سہ و ہمار و تر بہت و غیرہ از جانب دہلی در تصرف خود آوردہ و حکومت با استقلال کرد و در سہ ہشت حد و نوہ و شش ہجر سہ سکندر و خلیہ بنام خود نمودہ آن ولایت را در قلعہ تازہ داد و باہل طیبی در گذشت مدت سلطنت او شانزادہ سال بود

### دکتر سلطان مبارک قبتا سہ سلطان الشرف خواجہ سرور و مخاطب تجواہر جہان

سلطان مبارک شاہ پسر خواندہ سلطان الشرف مدت سلطنت یک سال و چند ماہ

ذکر سلطان ابراهیم شرقی بن مبارک شاه شمرقی و غیره اینها

سلطان ابراهیم شرقی بن سلطان مبارک شاه چهل سال و چند ماه سلطنت کرد سلطان محمود شاه بن سلطان ابراهیم شرقی سه  
 دیک سال حکمرانی کرد سلطان محمود شاه بن سلطان محمود شاه سه سال و پنج ماه سلطنت داشت سلطان حسین خان بن سلطان  
 محمود شاه یازده سال حکومت کرد و ازین سلطان حسین سلسله سلطنت شرقیان اقامت یافت لاجرم قبل ازین سلطان مبلول بشرقیان  
 غالب آمد ملکست چون بزرگسالان خود سپرده بود لیکن جنبه آن بواقعی نشد بود و درخواهر سلطان سکندر مظفر و منصور گشته با کلیه آن  
 ولایت را بقبضه واقعی در آورد و ملک شرقی که از تصرف سلاطین دلی بدر رفته بود بدو یک عدد در سال ضمیمه ولایت دلی گردید و قصه  
 سلطان سکندر سلطنت با استقلال کرد و در اتم عدل و داد و تقید بر مساند و عدل و نرف غلات از زنان ماند و رعایا و بایا با منیت و جمیع کار  
 و چرخ خود اشتغال داشتند و برتر و فتح امور شد و غیره و تنقید احکام اسلام بسیار مقید بود و تقصیب دینی نهایت داشت از اکثر امانت بخانه  
 نسیم ماخت و مساجد و مدارس تعمیر نمود و در تهر و دیگر جاها بانی هندوان را از غسل و اعمال آنها مثل سروریش تراشیدن و غیر ذلک  
 ممنوع داشت و بخیر است که بماند مسرا مندم ساز و بعضی از مقریین و علمای طبع همیشه گفتند که برادر اشن بخانه بای قدیم جاز نیست  
 از اکثر امانت افسال و از دحام باز بایده داشت سلطان بر آشتی کوفت کفار سه گیرند با لاجه سلطان خیله تعصب بود و هنوز راجع امانت  
 و زلت سه نمود و مقرر کرد بود که هندوان اندکس پارچه نیلگون بر جامه خود متصل گفت پیوند کنند تلاماعت اسلام بنظر و رسد و علامت  
 بود و ظاهر باشد و کتب هندوان را بر جا هر کس که یافت سه سوخت هر کس که از کفار و ستار سه لبست جز به بقرار اعلی از و گرفت  
 ازین جهت اکثر هندوان اندک پارچه بر سر سه لبست و تک لبستن و ستار نمود و در وقت و غوار سه بقوت روز مره عاجز بود و کوفت  
 ز نار و سه رابتمت اجر سه که کلام بر زبان او گرفته آوردند سلطان تمامه علماء و فضلاء ممالک خود مسجج کرد و دعوی خود را بر  
 ثابت نمود چون ادا اسلام قبول نکرد او را ایشل رسانید اول کسیکه از سلاطین هند هند و ان را خواور داشته بدعوی اسلام بر زمین راکشت  
 او بود رعایت اهل اسلام بسیار کرد و سه روز غاشوراد اعیان غیرات بسیار نمودی و در مساجد و مدارس امام و مؤذن و خطیب و مدعی مقرر کرد  
 و وظائف آنجا بزرگوار محبت کردی خبر داری احوال رعیت و سپاه بجائی رسانید که خبر خصوصیات خانه مردم با در سیر سه و بعضی از اوقات  
 هنگام شب لباس سلطنت از بماند انتہا در کوچ و بازار گشتی و از حقیقت حال افراد دیگر خلایق کو سه مطلع شدی که مردم گمان می بردند که  
 سلطان بجن استیلاست دایان اخبار فنی میرساند و بعضی میگفتند که چرا سه از طسمات بدست سلطان افتاده بود که از افروختن آن اجتناب هر پیشه ند  
 و کیفیت روه زمین و احوال روز مره سلاطین ممالک و دیگر جنایا سه عالم و عالمیان بیکم و کاست اظهار میکردند و خزان زیر زمین  
 و دیگر اشیای دور دست بموجب طلب سلطان حاضر می نمودند با لاجه سلطان خیلی هو شیار و صاحب دانش و برادر اخا بل بود و اگر جائے لشکر تین  
 میکرد و هر روز فرمان متشنن تدبیر و ترتیب عساکر و آراستن صفوت و ملاحظه زمین کا نندار و جمله بر مخالف و محاصره قلعه بنام سردار فوج فرستاد  
 و نوکرانش را بجا بل بود که از احکام او تخلف نکرانند و زریدا سباب خاک چوکی و ایما موجود داشت با امرای سرحد که فرمان صادر سه شد  
 و سه کرد و استقبال میکرد و عامل فرمان بر بلندی مثل تخت یا از خاک که آراسته فرش بران می گسترند و ستاده با میرامور فرمان میداد  
 او بهر دو دست فرمان گرفته بر سه نهاد و بهانجا یا در مسجد جامع بر سر منبر هر جا حکم صادر میشد بخواند و اوقات هر ملک هر روز با در سیر و از سوا بخ  
 ممالک مطلع میشد آخر بعضی فحاشی که کثرت فارض گشت و آب از خلق فرو سه شد راه نفس مسدود گردید و سه غرضه بود و در سلطنت

اولست و شش سال و پنج ماه

ذکر سلطان ابراهیم بن سلطان سکندر رودی

سلطان ابراهیم بن سلطان سکنه برین سلطان بهلول لودی در سنه منفرد و نو و پنج بحری برتنی که با نواح جواهرگران چهار متبع کرده بودند  
جایوس نموده بیکر خطبه بنام خود که نفوس منبسطه و برادر از پریم زیاد تر دوست نشسته بود و حدی را از رکن دولت بحال بنود که سحر از  
امرا و نجا و زرقان نمود و از آنجا که واقعه طلبان سیه باطن برای گریه بیگانه خویش نمی خواهند که یک کس فرمان را می مستقل و مسلط بوده باشد  
لذا سلطان ابراهیم را برین سبابت آوردند که برادر خود جلال الدین را بکجاست چون در توابع آن مقرر کرده مرض ساخت بن رخصت  
تا هزاره بسته چون بر این مصلحت را و زرای نیک محضر نشسته دیدند سلطان کس بطلب شاهزاده فرستاده بنیام داد که بکینه مشهور و نامشروع  
گردید و کرده آید با سیه یکروز باید بگشت شاهزاده در جواب گفت که چون بیاعت یک برآمده ام بالغل بنزل معذور وانه بشوم بعد از آن  
خاصتر خواهم شد و رضای بآدمین گشته قدر با در میان آورده و رای گشت قطع منازل کرده و چون در مسند آسای حکومت شد سلطان امر کرد  
آن دیار را امید و اراطای خود نموده از شاهزاده برگردانید شاهزاده جلال الدین ناچار پروه از روی کار برداشته غلامیه کوس  
نمی افست زد و دوران ولایت سکه و خطبه بنام خود کرده و شکر فرام آرد و و یا غظم بهایون سر دانه که از امرای کبار سلطان سکنه ر بود  
اتفاق نموده آما دوه یکجا که گشت چون سلطان بدفع این شورش پورش نمود و غظم بهایون تاب نیامد و در عاجز گشته ملازمت سلطان  
ابراهیم اختیار نمود و شاهزاده جلال الدین نیز نام شده می خواست که ملازمت آید لیکن سلطان قبول نکرد و شاهزاده جلال الدین بر اجبه  
بکرامت و ولایت بان حاکم گویا ر پناه بر و غظم بهایون سر دانه با سه هزار سوار و سیصد نفر فیل و دو چار نیلار بر سره گویا ر متعین  
شد شاهزاده تاب نیامد و از گویا ر بیرون مامور رفت و از آنجا بفرست گوند و اندوه و آید و شاهزاده سلطان گوند و انیان از روی بهرحی  
شاهزاده جلال الدین را معقول ساختند چون سلطان از جوان بود کاری که پسندیده خود و منان و لائق پادشاهان بنام شنبه مشورت  
دو رانی نمود و ایمان دولت را باندک تفسیر سیاست بسیار می نمود و بسمل لغزش قید و بند می فرمود بدین جهت مردم بیان آمده و خوامان  
تروال دولت او شده و در امور سلطنت خللا راه یافت و القصد میان بهوار که از سادات فطام و وزیران که کام بود بے تفسیر مقید  
ساخت و بدین استحقاق آن بیکباره با غنای بداندیشانی قبول رسانید گوند و در سسلطان سکنه روانه غلامی که در مسجد جامع  
بنفش رش و آمده بود و در داشته دست میان بهوار و او را و او را کور نشات بجای آورده و بخار آورده که چون این واد سادات دست بوس با شامان  
پایه فکر بے بیکر که حیات ابد بے یا بران را در نا پذیرش خود کاشته را سم حرم و احتیال بکار برد و از چند خوشه بر آمد چون پنخته  
شد زیاد از دو صد خانه بهر سید بختین چند سال طے التوائه کاشته حاصلات آن سال لبال بهم رسانید و مبلغه فراوان پیدار و از آن  
مبلغها در شهر دلی مسجد بے کمال شانت احداث نموده و مروض داشت سلطان بطل و فاش او آفرین کرده بنیایات خسروانه  
و افزایش موجب سر فراز گردانید و آن مسجد با سم موطنه سو سو مگشته تا حال در دسلطه قائم و همان نام مشهور است با عیال سلطان  
ابراهیم وزیر صاحب تدبیر را با حق گشت و غظم بهایون سروانی را که محامه گویا ر داشت و اگر غلطی داشته قید کرد اسلام خان  
پسر او که حاکم پاکپور بود بر سر بیضه و فیاض داشته چهل هزار سوار و پانصد نفر فیل یکجا کرده آما دوه یکپار شد و بنیام نمود که اگر غظم  
بهایون را از قید خلاص سازند دست از مخالفت برداشته شود سلطان این منته قبول نکرد و لشکر بر سر آتشین نمود و مقابل در میان  
آمده اطم خان و دیگر که گشته شد و غظم بهایون در زندان خانه و قات یافت چهار خان سپهر و یا خان در بهار بیضه و زید قریب  
یک لک سوار یکجا کرده تا ولایت منبسطه مشرف شد و خود را سلطان محمد خطاب کرده سکه و خطبه بنام خود نمود و همچنین مهربان افغانان  
را که و آن شده غظم مخالفت برافراشتند و دقمان لودی مخالفت نموده از لاهور رنجیت پیش ظمیر الدین محمد بابا و شاه و دیگران رفتناده و در دقمان  
نشست و هندوستان نمود و بر باد شاه بنده وستان آمده و در مقام پانته پرت جنگ کرده و غفور و منصور شد سلطان ابراهیم در آن کار از گشته و در بهار





فرمان دولایت اور کندر بخش داشت و خفته از جانب آنکه خفته و فداست کسب کسرتن چکر عمارت سلطانی بران بود و در تپت حد و نود و  
چهره در عرس و نه سالگی را نور و عقیق داشت رخ یک میرزا هم برادر مرشح میرزا خلف ابو سعید میرزا است در علم نجوم کمال مهارت  
داشت همت یسین در صبر گشت و با بنجام رسانید چنانچه اگر با بنجام بنجام بنجام استخران قفا و دیم از روی آن که نماید کسب  
کبر در حد و چهل سالگی که در هندوستان سی و نهام میرزا فرزند یک مهندس انعام یافته بزنج جدید سید محمد شایسته شهرت دارد و  
توفیق یافته اندا افتات بزنج رخ یک عینی نمایند بنام استخر مرشح میرزا سلطان احمد میرزا برادر نکلان او که سلطنت کردند داشت بر سر  
از جانب شکر گزیده رسته خامه نمود و از امارت اسی شکر سربار لشکر دانش فلبه آورد و اکثر مردم و چار پایه تلف گردید از غیبت از انجا غالب  
و با خبر گشت بنیر الدین محمد با بر پادشاه بن مرشح میرزا در دوازده سالگی سینه پشتمند و نود و نه و در حرس در اندامان بر سر سلطنت  
جایوس شود و یازده سال در دوازده ساله و از بک عاریات سخت نمود و سه نوبت بر سر سلطان احمد میرزا عوسه  
خود غالب آمد و فتح کردند که از انجا کشتی از سه بران رفت بود که کشور هندوستان به بر تو اقبال یا بر یه فرستید و فتنه با بر  
پادشاه و مامک توران درست نشست تا چار از سر قند برگشت با بعد و سه بر بدخشان رسید و با خبر شاه جنگ نموده فتح یافت  
و از انجا کابل آمد از محمد تقی ولد و النون ارغون که او بر عبدالرزاق میرزا ابن رخ میرزا ابن سلطان ابو سعید میرزا عزا و با بر پادشاه  
خبر یافت ملک کابل و تصرف داشت انزع نمود و محمد تقی گشت خورده از کابل میش شاه بیگ برادر خود که حکومت قند حار  
داشت رفت و با بر مستطای یافته مسند آراست کابل و بدخشان گردید و روزگار سے کوزر ایندا دلا و صاحب قران امیر تیمور گورگان  
را پیش ازین میرزا انقش از زمان باریق پادشاه درین سلسله راج گشت ایام مبارک کابل فخر و سرگرد گشت و بواسطه  
آن خنده و کشا بر اراج اوسان و گار سے نمود و نوکر و آب گوارا افتاد و کابل شهریت بزرگ و با زار بطور ولایت ایران مسقط خوش  
آب و با وجود شدت سربار و آنجا چندان گزیده نیست و نوکر و شمار بسیار و مبارزش منایت پسندیده حین اقامت با بر پادشاه و کابل  
سینه منند و یازده عرسه زلزله عظیم واقع شد فیصله سے قند و اکثر منازل پادشاه بالاسه حصار و عمارات شهر از شدت زلزله از پایا  
افتاد و خانه با سه بعضی مواقع با تمام انهدام یافت و سه و نه مرتبه دیگر در زمین و تپش آمد و اساس عریضه سے مردم و دیگر و حیوانات  
خود و حیوانات کما و در زمانه روز دیگر تپت زمین مندر زل زل شد و بعضی چار و چو زنی که عرض آن یک گز و طول شصت و ده باشد بریده و دیگر  
یک تیر انداز و در رفت و از انجا چشمه پیدا شد و در بانی قریه شیش فرسخ نوبه شگفت که بعضی از اطراف او باران قامت غیل ملین شده بود  
و در آن زمان زلزله از سر کو حصار و دوا بدیده تپت و فاست که آثار قیامت سی نمود و زمین سال در هندوستان هم زلزله عظیم شده بود و با مله  
با بر و کابل بود که خان سلطان شان شاه اسماعیل صفوی بگو شمال محمد خان شیبانی که پیشیک خان اشتر داشت فروغ افراست  
مملکت خراسان گردید و پیشیک خان را که بلند پر داز میلا سے نمود و فوج بسیارش طوعه تیج اجداد و انقا آثار و خراسان را بنیاد  
مملکت محدود خود گردانید با بر میرزا با نوال دولت آن پادشاه میلا توسل حبت با ما د فوج و فخر و شکر گشت و تبیین و با و با کرمیت  
سینه مفتوح ساخت و خلیفه امیر بنیاد و محب و سطوت سلطان و قفسه سے نسب در بخارا خوانده شد و انجا خبر تفاسی که با بر بخارا  
فوج قزلباش و دایر پادشاه هم رسید و بر سر دس و یک از در و یک با دایان توران اتفاق افتاد و امیر نجم تافل در جنگ نمود  
بر اخراج با بر پادشاه گشت افتاد و امیر نجم در میدان گشته شد و با بر با محال پایدار سے در بخارا نماند تا چار سے برگشته باز قافات  
با فشان و کابل و بر نه از مملکت گنج نمود و بدین سیه که فوسه آراست و محبتی هم زمانید بر سه و اوضاع هند مشینده قاصد  
استقلال آن شد بعد استبداد از پادشاه و مفسد سے نوا و دوزن شدن انسان با رگا و سلاطین سید و گاه و کابل قاصد

پورش گردید و اول مرتبه در سنه پنجم و دوازده هجری سے تا سولہ از تواریخ سلطان مرتبه دوم در سنہ پنجم و سیزده ہجری ہوا کہ کابل تا نواری  
اولی مرتبہ لغات مرتبہ سوم در سنہ پنجم و سبت و پنج تا سیرہ پنجاب مرتبہ چہارم در سنہ پنجم و سب سے تا لاہور و دیپالپور مرتبہ پنجم در سنہ  
پنجم و سب سے در سجون از دیپالپور کے و میدا و سلطان ابراہیم کو سے اکثر امرا برگشتہ و اکثاف بلاد ہند کو اسے فتنہ و فساد ہوا فرماشتہ  
در سنہ از نوکان سلطان ابراہیم نے وزیر ہند دولت خان کو دی از لاہور کابل رسیدہ ترغیب نہضت بہست و ملی نمود بابر یا رشا  
قصہ ہندوستان فرمودہ پیشہ امرا را پیش از خود ملاہور و اطراف آندیا فرستاد و خود بقائد سے بخت و اقبال نہضت فرمودہ برکنار  
آب سہر رسیدہ لڑ ملاخشاں عد و سوار و پیادہ از سپاہی و سوار و کاکر و مسافر یہ وہ ہزار رسیدہ درین اثنا خیر آمد کہ دولت خان  
غازی خان از خود و موافق برگشتہ چل ہزار سوار و پیادہ جمع کردہ حصار کلا نور را تصرف شدند و بابر اسے پادشاہی کہ پیشتر دلاپور  
رسیدہ بودند قاصد جنگ اند و از درم پادشاہی سیال کوٹ نیز از تراغ نمود بابر باستماع این خبر میرعت متوجہ گشتہ برکنار آب جناب  
حواسے قصہ بیلون پور زول اقبال فرمود و فرمان داد کہ سیال کوٹ را خراب کردہ ساکنان آنجا را در سلول پور آباد کرد و آندہ از رجا  
روانہ پیشتر شد بحسب ارادہ از سبے روزے چند قبل ازین عالم خان و دیگر امرا از سلطان ابراہیم کو سے بخت و فتنہ کو اسے مخالفت  
برافراشتند و قریب چل ہزار سوار بارادہ جنگ با سلطان ابراہیم فراہم آورد و بر سر سلطان بطرف دیپالپور رفتند چون سلطان بیتابہ آنہا  
برآمدہ و در جنگ میدان ندیدہ شب بخون زدند و وزیر دیگر در میدان محاربت بخت نمودہ منہزم گردیدند و بھر تدر رسیدہ خیر زولایات  
بابر شاہہ شہیدند باستماع این خبر سبت گشتہ اوراک دولت ملازمتش منتہم شمرند و بعد وصول باین آستان مور و الطاف بیکران گردیدند  
بابر پادشاہ از سیال کوٹ متوجہ پیشتر شدہ بابر ہر سرد و بیکلا نور رسیدہ و از انجا کو پیادہ قلعہ بلوٹ تعمیر و آورد و دولت خان کہ از خود  
برگشتہ بود و از روی مخالفت بختور می آید چون ناوم گشتہ رسیدہ بر وفق صلاح خیر خواہان دولت خان بارفتنالش و رطلہ بلوٹ مجبوس شد و وہیلان  
جس مرغ و خوش از نفس بدن او پر دلاز نمود و بابر پادشاہ با تبار رسیدہ شاہزادہ ہمالیون نیز از انجینہ حصار فرودہ رخصت فرمودہ شاہزادہ  
آن نواحی را سجون گردانندہ ملازمت رسید و بعد دیپالپور را بخدمت حصار فرودہ و یک کرد و تنگہ نقد شاہزادہ رحمت شد و منزل انبارا خبر رسید کہ سلطان  
ابراہیم بایک لک سوار و توپ خانہ بسیار و ہزار فیل کو شکوہ و قصہ جنگ از دیپالپور آمدہ منزل بنزل ی آید بابر و انبارا را رضی با قاست نگشتہ و در حوالی  
شہر پانی پت نزول اقبال فرمود و سلطان ابراہیم نیز در نواحی آن شہر رسیدہ مستحکم گردید ہر روز از طرفین جنگ قزاقی ہی شدہ یکہ تا دہ لشکر  
بابر سے بتایدات آتی غالب آمدہ مور و تخمین و آفرین میشدند سلطان ابراہیم با شوکت تمام بقصد جنگ بر فیل سوار گشتہ و بمکر آورد و فغان  
دران کارزار فیلان کوہ کردار انتخاب کردہ و بجمہ و دیگر اراق و صلاح آمانست بر لشکر بابر سے راندند و غریب پیکران مذکور از تہد خو سے  
و غریبہ جو سے ہر طرف کر سبے و دیدند صفوف منگیلہ از سبے تنگاہت و تونزک فوج ولایت از انتظام سے افتادہ سپاہ سے منان  
کہ ہرگز چنین جالور میب ندیدہ بودند درم خوردہ پیش کے توانستند رفت و اگر سوار سے ویر سے نمودہ میرفت از غلظت فیلان  
در جنگ اجل گرفتار شدہ جنگا ہلاک برابر میشد درین وقت بابر پادشاہ میدے لشکر یان ویدہ کلمات ترغیب و متہدیر متضمن بیم  
و امید بزبان آوردہ تاکید و تحریش بر سر دشمنان و جافشاںان را دل قوسے تر گشتہ بر مخالفان عمد آورد و چون میت قادر توانا  
بزان رفتہ بود کہ رشتہ بودیان منقطع گردد و ہما لک ہندوستان در فیل رافت خاندان بابر سے و آید بیکشش و کوشش بسیار  
نہیم فوج و ظفر از سب اقبال وزیر و غنیمہ را و در گلبن آبال بابر سے شکستہ گردید و سلطان ابراہیم در میدان کشتہ شد و لشکر پاشش  
نیز غلظت تیغ بد رنج گشتہ پنج شش ہزار آدم نزدیک پیش سلطان مقول افتادہ قتیقہ الیق منہزم گشتہ با تملہ بتایدات ایزد سے  
نہ کہ مقدر بقوات تمام ہندوستان بود و چہرہ نمودر برافزودیت و برن بارتیہ تیغ افواج بابر سے خرمین غر و دولت سلطان ابراہیم

بودے پاک جیوخت لہجہ فتح پادشاہ جین نیاز بر زمین عجز نمادہ جہات شکر و سپاس بدرگاہ سبے نیانہ حقیت بجای آورد و در دہلی کہ تختگاه  
 سلاطین ہند است رسیدہ و سکندریہ بنام خوشن کہ در ہاسے خزانہ کی کہ اند و شہنشاہین سلاطین بود کشتہ وہ ہندو ملک سکندر سے  
 ہشاہزادہ ہمالیوں میرزا و یک خانہ پادشاہی ہے انکہ تحقیق شود و فیہ لہ انعام فرمودہ و ملک سکندر ہمارا مرت شد و تمامے یکہ جوانان  
 بلکہ مردم اردو از انعام کامیاب شدند و ہشاہزادہ سے کامکار کردہ کاہلی بودند و یہ دگیان شہستان اقبال بقدر تقاضا و درجہات  
 و حال فقہ و جنس روانہ کرد و بد لہا انتظام امور دہلی متوجہ آگرہ گشت و در ان سمورہ کہ دار السلطنت بود بنا بر ہندو بہت مالی و دہلی طرح  
 اقامت افگند غیر از دہلی و آگرہ کہ در یہ لغت ملازمان باہری بود و جمیع ممالک اطراف افغانستان ہواسے مخالفت برافراشتہ آفران  
 ہما بر صائبہ و افکار شاقہ پادشاہ میر دایم اکثر مخالفان سر پر خطا طاعت و انقیاد نہادند و ہر کس بقدر مراتب مشمول عطا طاعت  
 کردید و ہمارے قدیم و جدید را در خور اوقات اقطاع مرحمت شد والدہ و فرزندان و البنگان سلطان ابراہیم راشولی عطا طاعت فرمود  
 ہوا و وزیرین خاصہ ایشان بالیشان مرحمت نمود و اضافہ آن ہفت لک تانہ بود والدہ سلطان بطریق سیور خال مقرر گشت و والدہ سلطان  
 ممنون عنایت کردید و یک قطہ الماس کہ ہشت شقال وزن داشت و ہمبران جوہر شناس قیمت آن زیادہ از حد قیاسی گفتند  
 از خدیوہ سلطان علاء الدین خلجی بود و در الانا و لادراجہ بکہ حاجیت بدست آمدہ پیشکش باہر پادشاہ نمود و القصہ باہر در آگرہ نرول  
 فرمودہ ہا انتظام ہمام پر راخت و تمام ایام برسات ہمیش و عشرت گذرانید و نفیض مدد لگتر سے در عیت پروردے بلا در آبا  
 و سکنتہ آنجا راختن و در اند چون ایام برسات با نقضا انجا میدہا پر پادشاہ لہجہ دسہرہ و از اعیان ہندو است باستیہا حال مخالفان  
 متوجہ شد ہمدین اثناناماسا کجا کہ از راجہ ہاسے عظیم الشان ہندوستان بود با خواہے حسن خان میواتی بالشرک فراوان بخواست  
 و میبایکے تمام از جاسے خود جنیدہ و در میانہ کہ متعلل آگرہ و اقصیت بقصد محاربہ با باہر در رسید و نیزر سبے از امر اسے افانہ کہ سلطان  
 ابراہیم نیز مخالفت داشتند با پنجاہ ہزار سوار و فیلان بسیار در لواح قنوج خرونگدہ ہما خان ولدہ دریا خان را سلطنت ہند  
 سلطان محمد لقب نمودند و شورش عظیم از ہر طرف برخواست امر اسے کابلی کہ خونہ پیر دیار سرور یوہند سبتو آمدہ یعنی از بچہ گرا و حوش  
 ستو اتہ عظیم و بر سنے ازیدے و خوف مخالفت راناسا کجا و افانہ معاوت دلمہج شمرہ و زمان لگلائش بہرمن رسانیدند کہ چون  
 مخالفان از ہر طرف ہجوم آوردہ اند و ملک تاعال بنبطہ واقعی در بنادہ مہتر آگرہ در بنجا قلعہ بندہ احداث فرمودہ خود در ملک پنجاب  
 اقامت داید و وزیر و مشر صد قطہ نفیسی باید بود پادشاہ فرمود کہ جنین مملکتی وسیع را کہ مشقت تمام گردنہ و خلق کثیرے از قوم خود کہ مستن  
 دادہ ہاشم امر و ناز ہمیش ہند دلی کہ بدون جنگ بر دم پادشاہان زمان مرا چہ گویند و نام من در محافل ملوک بچہ صورت نہ کردہ شود  
 یہا بہت وقت آنست کہ عزیمت را با شجاعت ہمدوش داشتہ کارزار سے باید نمود کہ بیا و کار ماند اگر بتایید انہی فتح میکنم غازیم و اگر  
 کشتہ جوشم و زہر کشد محسوب خواہم شد و دیگر نشانہ مردانہ شجاعت افزا بر یہ زبان آوردہ آن ہماہم را دلید ہی نمود و دگیان ہمت  
 ریزان کشیدہ و آگرہ بر آمدہ و با اتفاق دل بر مرگ نمادہ صغوفہ معاف آسا ستند لہان طرف راناسا کجا نیز آمدہ و پیکار گشت ہمدان  
 ہوسے دل چون شیران زہر کشل برز مگاہ و آمدہ کشتی و کوششے نمودند کہ نظار گیان میدل را ہشاہدہ آن زہر و از ہم آہ گشت  
 و در کردب رستم و افرا سیاب اسانہ خواب فظلم جنیش در آمد و لشکر چوکہ از ان جنیش آمد زمین و رستوہ و زہر لادو پستان  
 لشکر شکن و تہ کوہ زہر بر خوشن پند باریدن تیر ہجوم تگرگ پمہر گشتہ برخواست طوفان مرگ و زہر جاوید بران زور آورد و در ان  
 کشتہ دشمن کین از میان زہر جو ہما شد سبکہ بر و ان ہسکے خان نشان و یکی جان ستان و چون تائیدات انہی قرین حال  
 اولیای دولت باہر سے ہر صبح اقبال از مطلع فیروز سے مید و راناسا کجا مضطرب الاحوال رو بہریمیت نمادہ لہجہ محنت و شست

افغان و هزاران به بیعت خود رسید و لشکر یانش علفش میدرخشیدند بابر پادشاه بیدین فتح سجدات شکر نمائس میکردان این و دستان  
در گاه واسب اوطایا بقدریک رسانیده باگره مادیوت نمود و تهنیزات در دست خس و خاشاک وجود در باب خلافت و طغیان از صوم  
ممالک پاک رفت و اطراف و دکنات دلی و اگر در حیطه تصرف اولیایه و ولش و رآمد و جنگا را فغانان طرف فتوح نیز بهم خود و دویم  
شکسته فرو نشست امرای کابلی از تو چنین قیامات دل نهاد خدمت شیده حسب المدا اطلاق یافتند دول از ارا داد انصاف کابلی بر گشت  
در هندوستان سکنی اختیار یافت و در هم خود و گیکه انتظام یافت و مهابد سلطنت نظام شد شاهزاده و همایون نیز از ارباب نظام برانگ گماهی  
مسئبل فرستاد و شاهزاده کامران میرزا را لاهور و دستان در جاگیر محنت فرود اندک ایل طلب داشت شاهزاده از کابل بظاهر آمد و دلا  
لمان را که دست از تصرف سلاطین دلی بدر رفته بود و بحسن تدبیر و شیر بهمت خود و اقبال بابر سے پرتخیر و آرد و دست بخیران آنرا بشده نادر  
که عیسای تباریما چنین وامی نمایند که آغاز ظهور اسلام در دستان در دست نمود و بهجری سسی محمد قاسم و در زمان حکاج بن یوسف است بدران  
سلطان محمود غزنوی که آن ولایت را از تصرف لاحده قرامطه بر آورده و راج اسلام داد پس سلطان شهاب الدین غوری بر هندوستان  
ظفر یافته ولایت دستان را نیز تصرف شد و از ابتدا سس سنه بالفد و هشتاد و هشت هجری لغایت سینه هشت صد و پنجاه و هشت آن  
ولایت در تصرف سلاطین دلی ماند بسبب سستی سلطان محمد شاه که از نزاد و ریای اعلی خضر خان و فرمان برداری دلی بود و هندوستان  
چون نوبت سلطنت نسلطان علاء الدین ولد محمد شاه رسید و از پدر هم سست تر بر آمده اوضاع ممالک را زیاده تر تحقیل ساخت نفوس  
ایریم که از طرف محمد شاه و میرش علاء الدین در آنجا بود و دست بسته بخندول و منکوب گردید و

ذکر سلاطین ملتان و شیخ یوسف که بحسب قسمت بسلاطنت رسید

ایمان و اکابر ملتان مجلس شوره آراستند و از ہم دیگر استشاره نمودند که خود و حاکم ساس قاهر بر اسے انتظام امور جابجائے ضرور و بدون حین کسے اوضاع این دیار غفل و حفظ عزم و ناموس مردم شکل است صلاح و حیصیت و لائق این مرتبه کسے انتظام افغان را بیا بیا این شکر درویش لاش شیخ یوسف قریشی که خدوم این ولایت است و لیاقت ریاست ظاهر و باطن دارد دیگر کسے را امید اندم چون این سخن تحقیق گشت شیخ مذکور را بسلطنت برداشتند مگر خطبه بنام او کردند و امور فرمان روائی را رد و فتنی و روا بجه تازه بهر سید و بلند چند گاه را سس سسترو که سر و ارجاءه لشکریان بود و قصبه سیوی با و تعلق داشت شیخ یوسف پیام نمود که سلطان مبلول لودی غالباً آرد مگر خطبه بنام تو در وقت در بخت و بلای شسته را اطراف نیز قسطلے بهر ساند و مبادا ملتان لشکر کشد و چنین وقت ہو شیار سے و راست ملک ضرور است اگر مارا از جمله و توخواه این و لشکر بیان خود و داند و جماعه لشکریان را که خدمت طلب و سپاهی اندیش ازند و تقدیم خدمت بجان کوشیده شود شیخ این معنی را قبول کرد و به مشاوره را بهر پیش آورد و بانتظام امور جابجائے رفیع گردانید رای سسترو که خدمت بر میان جان بسته برای اظهار و استیقام نیک اندیشه و دولت خوا سے و خست خود را در نکاح شیخ و آرد و در همیشه اتحاف لائقه بدختر ارسال نمود و گاه گاه بر اسے دیدن و خست خود در شبستان شیخ میرفت و سبج جمع مردم را در ملتان آرد و التماس کرد که جمعیت را با نظر قدسے در آرد و در فراخوان خدمت در رعایت فرزند شیخ ساد لوح از کرد و خدع او فاعل گشته تقدمات بسیار نمود و رای شسترو بعد ازان که مردم خود را بنظر شیخ و آرد و با یک خدمتکار محبت ملاقات و دختر آرد و شست خدمتکار بموجب اشارت آرد و فاعله را تمنا و رگوشه بکار و دوزج کرد و خون گرم آرد و پالنه پنهان آرد و آن کمار پالنه خون مذبح کرد و شیده و بعد از زمانی آرد و سے فریب فرماید و آرد و اظهار در شکم نمودن آن فرمان جوع و فرسز زیاده سے که در قریب نیم شب ملازمان شیخ یوسف را بقصد و معایا حاضر ساخته و در حضور این جماعه خون استفرغ نمودند

و این فریب خویشان و بهادران خود را بجهت مدافع و صیانت ابر و ان شهر و دودن قوطی داشت چون لازمان شیخ یوسف است او را بدین منوال  
 ویداد از آمدن مردم او و دودن قلع و معائنه کرد و بدین قریب اکثر مردم او بقلعه درآمد و بهادران را سزاوارتر بپای می برداشتند  
 خود را کجی که در معتمدان را بجا است هر چهار روز و ازه متعین کرد تا کمندار نکر و لوگران شیخ یوسف از قلع شهر و راکر توان آمد آنجا و رشادت  
 سزای شیخ رفتی کسان خود به هر طرف نشاند و شیخ را مقید کرده سرسلطنت بر داشت و سلطان قطب الدین خطاب کرد و سزاوارتر خود را بجا  
 ساخت مدت سلطنت شیخ یوسف دو سال است

### ذکر سلطان قطب الدین لشکاه

سلطان قطب الدین یوسف مشهور و لشکاه و در سینه شصت و پنجاه و نه ساله و خطبه بنام خود کرده با مور فرزان وانی پرداخت و شیخ یوسف بقیه بوسه  
 گرفتاریت از قید فرار نمود پیش سلطان مبلول بدلی رفت سلطان مبلول رسیدن شیخ مستم داشت خوشوقت گردید و کمال احترام بآورد  
 و بنظر خود را بر عقد نکاح شیخ عبداللہ خلعت شیخ مذکور در آورد و القصد سلطان قطب الدین فرمانروائی باستقلال تمام حسب المدها نمود و  
 باجل طیبی در گذشت مدت سلطنت او شانزده سال بود

### ذکر سلطان حسین بن سلطان قطب الدین لشکاه

سلطان حسین بن سلطان قطب الدین در سنه هشت صد و هفتاد و شش هجری قائم مقام پدر گشت چون دلاور بود و قیوت و شجاعت  
 و دروانگی قلع و شوره را از تصرف غازی خان بد چند گاه و چویت را نیز از ملک بانجی گو که مرگاشه سید خان گرفت و در اسیر او قات  
 ناکر و رکوت و و بکوت را هم متصرف شد سلطان لودسه تبریک شیخ یوسف باریک شاه سپهر خود را با تاتار خان حاکم پنجاب بر سر  
 سلطان حسین فرستاد و بدرین اثنا برادری شیخ سلطان حسین یعنی وزیرید و خود را سلطان شهاب الدین خطاب کرده سر بشورش برداشت  
 سلطان بقیه بدیده باریک شاه برادر خود را و دیگر گردانید باریک شاه و تاتار خان و رز و دیگه لمان رسید و صفوت پیکار را راستند  
 سلطان حسین با ده هزار سوار و پیاده آماده کارزار گردید و هر یک از لشکر یا پیش سده تیر پیغمبر زو یکبار گسسته هزار تیر بکبار بکبار  
 اگر رسید تاب نیاورد و در دلفران نهاد و تا قصبه حیوت اصلا عثمان کشید و گمانش سلطان حسین را که در حیوت بود و بجهت بدست آورد  
 بوم خانه فرستاد درین ایام ملک سمراب را و دودلی پر در اهل بلخ خان و فتح خان با قوم و قبیل خود از لغامی کج گران بخدمت سلطان حسین  
 آمد سلطان مقدم او را مستم داشت از که و رکوت تا د بکوت ملک سمراب جایگزین داد و از نشینان این معنی بلوچ بسیار از کج گران بخدمت  
 سلطان حسین رسیدند و بقیه ولایت و ریاضه سنده بلوچان متور گردید و رفته رفته از سب پور تا و حلوک بلوچان قرار یافت چنانچه  
 از ان ایام آن ولایت و تصرف او دلا و ملک سمراب است چون صیبت یکنوا س سلطان حسین با کثافت مملکت مشهور گشت عام با نریه  
 و حاکم ابراهیم از اجام نند حاکم ولایت مشهور و بخیه بخدمت سلطان حسین پیوسته سلطان آنا را پیش آورد و رعایت نمود و فرافروخت  
 هر یک جایگزین مقرر کرد که طرفین بر ولایت خود قانع بوده بر عدد و یکدیگر پورش نکنند چون پورش و بیعت شد سپهر خود را سلطان فیروز شاه  
 خطاب کرد و خطبه بنام او کرد و ازین جهت که خلق از آزار و تهمید بود و عدا و الملک وزیر او را زهر داده گشت درین صورت سلطان حسین باز  
 خطبه بنام خود کرده سلطان محمود سپهر سلطان فیروز شاه ولی عهد گردانید و عدا و الملک را با انتقام خون سپهر خود با قتل جام باندید محمود خان  
 فرستاد و بدین روز سلطان حسین باجل طیبی بر حمت حق پیوست ایام سلطنت او سبست و دو سال بود

### ذکر سلطان محمود

سلطان محمود بن فیروز شاه بن سلطان حسین در سنه هشتصد و نود و نه هجری قائم مقام پدر خود گردید چون خود سال بود از آن است

مشہور بادشاہ و اجلاست گرد اور فراہم آمدہ داد و اوقات ادھو لوب و حرکات سفینا نہ سبک مشرقت میسر ازین حبت اشرف واکا بارز  
حجت او دوری جہند جنگا میکہ غیر الدین محمد یا میر پادشاہ بقصد تغیر ہندوستان از کابل نہشت نمود بعد رسیدن در پنجاب بمیر نریشاہ حسین  
ارغون حاکم غلط مشورے نوشت کہ ممان در راگیر اور حمت شدہ آرا بتصرف در آورده و در آباد سے ملک و در فادہ را لیا کو شیر میر نریشاہ حسین  
ارغون از مشہ آمدہ با سلطان محمود و جنگید و چند گاہ در طرفین مقابلہ و جاریہ ماند و درین اثنا سلطان محمود در گذشت و مدت سلطنت او بہست  
و ہفت سال بود

### ذکر سلطان حسین بن سلطان محمود

سلطان حسین بن سلطان محمود سہ سالہ بود امرا ی و دو خواہ آن ظفک را در سہ منہد و بہت و پنج ہجر سے پرستہ حکومت نشانی نہ  
در اسم اطاعت بجای آورد نہ بعد چند روز قوام خان و لشکر خان لنگاہ کہ سر دار قوم و صاحب جمیعت بود و نہ تخلص در زیدہ اکثر مجال  
لمنان ماکتف شد نہ بمیر نریشاہ حسین ارغون محن کشتہ با سلطان حسین جنگ کردہ لو اسے فتح بر آفرشتہ و لمنان بقیہ در آرد  
شہر را غارت نمود و دوشہریان از ہفت سالہ تا ہفتاد سالہ در بناد قنادہ سلطان حسین نیز محبوس گشت و بعد چند گاہ بدار آخرت  
شنافت و لمنان آنچنان خراب شد کہ بخاطر یکپاس نبود کہ باز آباد خواہ شد و بہت سلطنت سلطان حسین کہ محض بر اسے اسم بود  
ہفت سال میر نریشاہ حسین ارغون در سہ منہد سے و دو ہجر سے فتح نمودہ شمس الدین نام نوکر خود را بجا است لمنان قرر  
کردہ لشکر خان لنگاہ را پیش او گذشت لشکر خان در کار مالی و ملکی از پیش بردہ غالب آمد بعد چند گاہ شمس الدین را از میان ہشتاد  
و لو اسے حکومت بر آفرشتہ دم استقلال زد و در بنیاد لاکا لہور و لمنان یاگیر شہر آبادہ کامران میرزا مقرر گشت شاہزادہ بعد رسیدن  
در لاکا لہور لشکر خان را از لمنان طلب داشتہ جایگر دیگر رحمت کرد و لمنان را یکسان خود سپردہ چہار سال زمان حکومت میرزا  
شاہ حسین ارغون بود با تامل از ابتدا اسے سہ ہشتاد و پنج و ہفت نہایت سہ منہد سے و ہفت مدت ہشتاد سال ملک لمنان  
از تصرف فرمانہاں دہلی بیرون بود و در بنیاد بازنشالی ممالک محمود سہ فرمانہاں وایان دہلی گردید و شاہزادہ کامران میرزا بہرین  
سکان تسلط یافت و درین ایام برض یا بر رسید کہ شاہزادہ ہمایون را کہ نظم نسق دیار سنبھل مامور شدہ بود و ہمایون سے  
صحب لاحق گشتہ فرمان داد کہ از ناچار براہ دریا بجنسور والا برسد شاہزادہ بموجب حکم ہمیل آدرودہ در آگرہ رسید امر ارض تاختہ و اعراض  
متفادہ کہ حاجی کیے باعث از ویاد دیگر سے میشد لاحق بود طبیان حاذق ہر چند در بد افا کو شید نہ سوسے ندیدند و کار باز ناجیہ  
در گذشتہ عوارض اشتہار یافتہ چون مدت مامند و کشید و آثار یاس ظاہر گردید خلعصان خیر اندیش معروض داشتند کہ در چنین  
اوقات کار از بداد و گذشتہ ہاشم چارہ منحصر بر قصد و عاسبت و اوقاسے قادر و توانا و قصد و فدای نفس ہمایون سے چیزی با  
کہ با از ان در خزائن سلطانی توان یافت با فضل الماسے کہ والدہ سلطان ابراہیم گد را بندہ بیچ چیزاں برابر سے سنے کند  
مناسب است کہ قصد شہزادہ کردہ آید تا یازدہ قاسے اور اشتہا بخشد با بر و جواب گفت کہ جان ہمایون چنان عزیز است کہ  
بیچ مال دینا قدیہ او سنے توان شد من جان خود فداسے او سنے گردانم و مسئلہ گسترہ نماز سے خواند و عرض حاجت نمود کہ خداوند  
من جان خود را فدای جان ہمایون گردانیدہ و بدو بگاہ تو آوردہ ام امیدوارم کہ پیدائی یافتہ ہمایون را شاہکار است کئی ہمان وقت  
از خفت و سبکی در مرض ہمایون ظاہر گشتہ گرانے بدن و عرض بیمار سے در بدن با بر پدید آنگر دید و موجب حیرت مردم گشتہ  
و بعد ممرض ہمایون در منزل و عارضہ با بر در تر سے بود تا آنکہ در کتر زمانے کہ شایہ زیادہ از پنج شش روز نخوابد بود ہمایون  
شفایافت و با بر در سن چہل و نہ سالگی عالم آخرت شنافت و نفس اورا یکجا فی بردہ در گذر گاہ بہر لب آجوبے نہ تھا کہ سپردند





خود بنود و نه پهلوان بدست فتح آن حصار بند سور رسیده ولایت گجرات را بجا گیر عسکر سے میرزا برادر برادر حقیقی خود مرحت فرمود عسکر سے میرزا  
 دران ولایت رفت پیش و عشرت در ساخت و بر تق و فتح همتا ملی تیر و دانت سلطان بهادر قالیو یافته از خبر برآمد و باز در گجرات  
 رسید عسکر سے میرزا با وجود بسیار لشکر و سامان سلطنت غلجی را که بر ترووات موفوره بدست آمده بود بخش بے جتی مفت از دست داده  
 بدون جنگ رو بست اگر نه متاخرن سازان بوضر رسانیدند که میرزا خیال سلطنت در صحرادر دکن پهلوان از شد سوختن منفعت نموده  
 ره گوی آنکه شه میرزا عسکر که از جانب گجرات می آمد قبل از ورود و خبر ناگهان در راه ملازمت نمود پهلوان بمقتضای اہلیت ازین قول  
 چیز سے بر روی او نیاورد و محمد زمان میرزا با اشارہ سلطان بہادر از گجرات براہ رگستان بجا سپ لاہور آمدہ شور انگیز گردیدہ بود عساکر  
 قاهر و برادر متین شد میرزا با نیاوردہ و باز گجرات رجعت نمود پهلوان بار دیگر باستیصال سلطان بہادر جازم گشتہ منفعت نمود  
 و عساکر منصورہ پیشتر متوقن گردید و مکر و صفا فاروی داد و سلطان بہادر شکست ای فاش یافته در جزیرہ نزد قریبان رفت چون نقش  
 فدر و خدای از تاصیہ حال آہنہا بخواند سے خواست کہ بگریزد و در وقت سوار می بر غراب بدریاسے شور افخادہ غریب بچہ فاش گشت و دیوانہ  
 گجرات بتصرف و دیاسے دولت ہمایون سے درآمد و آن حضرت از ان دیار خاطر جمع نمودہ بہر حال ملک کارگر را در سپہ سالار با فوج مناسب  
 منصوب نمودہ باگرہ برگشت چون شیرخان افغان بسبب بودن ریاات ہمایون سے بہمت گجرات قالیو یافت ملک جوینور و بہار در ہتاکہ  
 و چنارہ را متصرف گشتہ قوت و مکتنت بہرسانید و بر ملک پادشاہی سے تاخت و رو زبرد و لشکر گرد و جمع میگشت لہذا افغان سے فتنہ  
 اولازم دانستہ متوجہ ہمالیہ ملک شتر قریہ شد و قلعہ چنارہ را باندک محاصرہ از کسان شیرخان انتواع نمودہ متوجہ پیشتر گشت شیرخان قبل از منفعت  
 ہمایون سے بہمت ہنگار رفت و بجا کم آنجا جنگ کردہ اورا شکست داد و بنگار را متصرف گشتہ و در آنجا قامت وزیر زینبیب شاہ والی بنگار  
 زخمی گشتہ از شیرخان ہزیمت خورد و بدرگاہ والار رسیدہ استثناء نمود ہمایون پادشاہ تہی بہار و بنگار مصر نمودہ کوچ کوچ قلعہ منازل  
 کرد و در بنگار نزول اچال از نو و شیرخان تاب سلطت او نیاوردہ و دروہ جلال خان پسر خود را در نواح بنگار گذاشتہ خود بہ جہانگیر گنڈرفت  
 پسرش نیز تاب تصادم افواج پادشاہ سے نیاوردہ و پیش بدر برگشت ہمایون ہواسے بنگار را خوش نمودہ طرح اقامت انداخت و پیش  
 و عشرت پر دانتہ فاضل و بے ہواسے گذرانیدہ تا آنکہ حکم کرد کہ اسے خبر ناخوش بعرض نرساند و عمدہ اسباب او بارادہمین پوشیدہ  
 باسماع این احوال زہت غنیمت شمرودہ لشکر ان فراہم آورد و اطراف ممالک بتصرف درآمدہ و ظل عظیم برپا کرد و بعضی ارا از غفلت  
 پادشاہ بے رخصت باگرہ آمدند و باغواسے آہنہا ہندال ہر زبہا ہمایون در آگرہ بے وزیدہ و خلیہ بنام خود کرد و چون اخبار اختلال ممالک  
 و بے میرزا در لشکر رسید بیکس ریا را سے آن نمود کہ بعض ہمایون رساند آخر خیر اندیشیان ضرور دانستہ حقیقت شیرخان و بے میرزا  
 ہندال و اختلال ملکات و احوال نرسیدن فلات درار و مفصل التماس کہ دند لہذا ہصنا سے این اخبار در عین برسات از بنگار انصفت  
 نمود آن از غلیان دریا با و شدت سیلاب و کثرت آب در راہ حج عظیم بر لشکر یان و دو اب و اسباب گذشتہ واکشہ پرول در آباغوق شدہ  
 بسیار سے اچار پار در راہ تلف گشت چون و ہوجہ پور منبرل میر رسید شیرخان باشک بسیار و استقامت داشتہ رسیدہ نزدیک لشکر پادشاہی  
 اقامت در زد و از روی سے مکر و خدویت پیغام اطاعت و انقیاد سے فرستاد چند گاہ ہمین آئین و قیل و قال گذشتہ از انجا کہ بسبب  
 نارسیدن فلات و دیگر اجناس و اطال اسپان و دیگر چارہ پایان سپاہیان پادشاہ سے بے سامان شدہ استقامت و یکبار نہا شدند  
 با این حال در غفلت میگذاشت شیرخان بر احوال لشکر پادشاہ سے وقوف یافتہ و صورت غلبہ خود از تاصیہ احوال طرفین ممانہ کردہ  
 بے خبر صبحی استقامت و تمام بر لشکر ہمایون تاخت آورد و لشکر یان پادشاہ سے رخصت آن لشکر ک اسپان را زین گشتہ تا بہ یکبار و ہوجہ  
 بکارزار چہ رسد انکڑ سے حلف تیج میدرخ شدند و بسیار سے در دریا غرق گردیدند و بقیہ سر دریا بان نہادہ بہر صورت کہ سمیر آرا از ان گشتہ

جان سلامت بر دهنه همایون حال بدین سوال ویده بناچار اسب ماور و دریای گنگ انداخت چون دریا و خلیان و آب تند بود بر کنار دیوار  
 از اسب جدا شد سبب بندگی که ره و عشق و تندرستی آب رسیدن بکنار و سرودن بر آمدن از آن دریای زخار و شوار گشته گاهی غوطه خورد  
 در آب فرو میرفت و گاهی سرش برآمده بر روی آب می نمود در آن حال سقایی ملازم سرکار رسیده دست او گرفته برآورد و فرمود بنام  
 درآورد گفت نظام و تو که سرکار متعامل نموده خود را کفایت کار من نظام خواهر گشت القصد بدستگیری آن ستان از آن بلا  
 برآمده بکنار سید و پسرید که چنانچه گفت چون بدام سلطنت اگر فرو دل اقبال شود نیم روز بر تخت سلطنت مأمور بگلو سس شوم  
 قبول نموده بهر از آن منصب و عطاوار که رسید و غلامه مخدرات استار سلطنت حاجی بیکم حرم خاص همایون پادشاه در قید شیر خان افتاد و اولیت  
 و ادمیت بجای آورده با غزل و کرام تمام بیدر و بر سرخه از انبام و مصادات از عراق بکابل بخندمت همایون رسانید این واقعه در سنه  
 چهل و شش بر کنار گنگ در میوه بود چو روی و او اندک غفلت در سبب خبریست که در بنگال اختیار افتاد این سیه و دیگر حوادث غفیر که بحال از آن  
 مذکور خواهد شد آنچه داد همایون در آن رسیده بفرمان آوردن لشکر و اختتام بر آن گدگیهای احوال اشتغال در زید و در آن وقت سقایی مذکور  
 آمده حاضر گشت همایون ایضا ی خدا لازم دانسته بود بجهت تواریکه با او در میان آمده بود بجهت سلطنت اجلاس داده سلطان نیمه روز گردانید و  
 حسب الامر تمامی اراخا فرستاده احم فران پذیرای بقدیم بماندند او در زمان جلوس بخت هر چه بطور داشت احکام خویش جاری کرد و گویند  
 از جرم مشک خود را هم و دانه بریده با آب طلا و نقره اتم خویش بر آن نگاشته راجع گردانید و اینخانه تا حال زباز در مردم است بندگان میرزا  
 بترک مبنی از انبامی در زید بود فرستاده و سرانگند و خدمت نمود مسکری سیر نایز از بیانه خدمت رسید و کاران میرزا هم با ستم این چنین  
 قدرت از لایه آورده پاد و ناچار دوچار گرد چون مجلس نگاشته بر آن است گشت کاران مرزا کس و مصادات جلی داشت اجلاس ستار بخت دست آورد  
 شکایت و شهادت گردانید و تفرین بسیار نمود و آنرا از جاز صحبت ظاهر کرد و روانه لاهور گشت و از جمله بخت هزار سوار که  
 همراه داشت ستم هزار سوار خدمت همایون گناشت و در چنین وقت که دشمنی قوسه چون شیر خان حمیره دستی داشت و بایستی  
 که تمام اتفاق و یکدیگر بلبور رسد توفیق یافت نیافت همایون باز در سنه منهد و چهل و هفت خود را آراسته با فوج بسیار از آگر  
 بدفع فتنه شیر شمس متوجه شد و نیز با پنجاه هزار سوار و توپ و تپل بسیار و دیگر اسباب پیکار از آن طرف در رسید و روحانی قنوج پرده  
 لشکر با هم پیوست در یاسه گشته مانع وصول هر دو لشکر یکدیگر بود و آخر شیر شاه پیغام کرد که هر دو لشکر مقابل هم نشسته در انتظار انفعال  
 دل تنگ گردیده یا پادشاه و او بدو این لشکر عبور نمایند یا مرا امر شود که از سر میریزم و آن حضرت مع عساکر فرود آمد تا آنکه در پرده و تفرین  
 نبیاست آشکارا و عیان گرد و همایون از غیرت سلطنت را معنی بیرشن نشد و شیر خان را پیغام داد که پس ترم و داد قبول نموده از میر و در  
 نشست و همایون با فوج خود عبور نمود و عمارت بخت روی داد و جوانان کار و مردگان کار گزار داد و مردی و جلالت دادند بار و ازل  
 و پادشاه ملزم شد بکشت همایون افتاده انتظام افواج از هم ریخت همایون بذات خود دوسه بار نیزه و دکن بر صفت اعدا تاخت  
 و گرد و بجا بگشت اما چون بخت یاد و نبود دوسه ندیده و ناچار از کار زار بگشت و فیلی سواره از آب و دریای گنگ عبور کرده بکنار رسید چون  
 انبار بلند بود بدستیزی میر شمس الدین عمر غزنوی که از جمله نوکران کاران میرزا همراه بود بالا برآمد و یکدیگر دس بهمن خدمت میر نه کرد و بگلی  
 شاهزاده محاکم سراسر از سیه یافت و در عهد سلطنت شاهزاده مذکور سید مرقوم با تمام قبیل خود بدست عظیم کایا بگشت و در جای  
 خویش گوازش خود را یافت با بجز همایون پادشاه با هزاران محن و مشاق در آن رسیده و در آنجا توقف صلاح ندانسته راهی شد و  
 بعد قلع مسافت و لاهور رسید و بار و در آن مجلس مشوره آراست و هر گونه نگاشتن در میان آمد هر یک از بزرگان و موافق رای خود  
 رضای همایون عثمان و دوازده کار مذکور کردند همایون فرمود که فردوس کفانی یعنی بابر پادشاه هندوستان را بچه شققت تسخیر کرده از آنجا

شاه و از حیطه تصرف برآید پادشاهان روی زمین شمارا چه خواهند گفت و من هرگاه متنازع بر منم مردم اگر بغایت آبی نخ و نفرت روی و بدشمنیچهره و مارا خواهند دید و اگر هینا زبانی باشند ما را بطور دیگر شود شمارا و در کج هندوستان بسیر بر دهن منایت شکست چون کاران سیرن را شیرخان از راه خدمت امیدوار کرده بود که ولایت لاهور به مسلم داشته باشد ایلد مذکور از مصادد و منت همایون پادشاه اجتناب در نیده صلاح جنگ اندام بلکه با اتفاق عسکری میرزا روانه کابل گردید و بعد رسیدن بجای غزنین و قندهار و بدیشان را متصرف گشته سکه و خطبه بنام خود گرد و بر من کارنامه آراست و میرزا حیدر کا شتر س غلار زاده همایون که در عهد بابر پادشاه از کاشغر آمده و را که بهشت ناز گشته بود در خدمت گرفته بشیر رفت و آن ولایت را بر در شیر و قوت شجاعت مخور گردانید و لاهور صلاح کشمیر بان سکه و خطبه بنام آنک شاه والی آنجا بحال داشت و بعد چند سال که همایون از عراق مصادد نمود و در من منابر کشمیر و دوجوه دراهم و دنانیر خطبه و سکه همایون در من ساخت و بجمعه چون همایون دید که برادران ترک یاری کردند و نوکران مسلک یونانی پیوستند توقف در لاهور صلاح ندیده برکنار آید جناب رسید و آنجا بهندال میرزا ناصر میرزا پسر عم خود رسیده و ادراک دولت خند و نمود و همایون پادشاه با اتفاق اینها متوجه شده براه ملتان و بر بکر رسید خواص خان غلام شیرخان با عساکر گران تاملتان و اوج تها قب همایون نمود برگشت بعد از آنکه همایون در بکر نزل فرمود بهندال میرزا بسبب رخصت بر خاسته رفت و همایون دست در نواست بهر طرح اقامت انداخته مشور رعایت بسططان محمود و وزیران آنجا فرستاده رهنمون محافظت گشت او توفیق ادراک این فتوت یافت و بطالیت لیل گذرانید تا چار سبب منته متوجه شد بعد رسیدن نزدیکی منته دست پادشاه حسین میرزا س ارغون والی آنجا جنگ در میان ماند و نوبت را در سیدن غلدر شک پادشاه سید و سافند و بر مردم پادشاهی چنان کار تنگ شد که اکثر بر گوشت حیوانات می گذرانیدند و رین منمن والی منته از روی فریب و فسون بیا و کار نام میرزا نوشت که چون پیر و فنیف شده ام و سوامی و فتر دار نه غلام چه خوش باشد که صبیح من و در هند من کحت تو در آید و درین وقت عهدها سیر س من باشد میرزا س ساد و لوح که عقل حاصله شناس نداشت باین امید باطل خاک بر فرق اعتبار و خود انداخته از همایون جداست و در نیت و بجات مذکوره و آنجا هم کار س از پیش رفت و انفر و از منته عثمان عزیمت بجانب راسه مالو که از راها س هندوستان بکثرت و جمعیت و دست ولایت متنازع و بر تافت و از راه اوج و یکبار متوجه بود و پور که دار لایا از راسه مالو بود و شد چون به که در سبب جو و پور رسید معلوم شد که راسه مالو بموضع نایب است فطر نه و خوف شیرخان خیال فاسد در سردار و لندایش آورد من از مردم بعد دانسته کسان معتبر برای تحقیق مافی التسمیر و لبطرین اختلافتا و خبر آوردند که افایع اراده باطل وارد و بالفر و از آنجا مصادد نمود چون راه رگستان طے باست که در شتر سوار بر اقبیل و در خدمت در راه سده روز و شب آب میر نشاند بآب و فخر آن غلدر اکثر مردم تملک شدند بهزاران قبه و در حصار امر کوٹ نزل واقع شد و ناچار حاکم آنها مقدم همایون منتقم دانسته شرایط خدمت بتقدیم رسانید بعد رسیدن دران حصار بتاریخ پنجرب سینه منصد و چهل و دویجری اختر برج کامگار س از مطلع امید و مید شاهزاده جلال الدین محمد که از لیلین حمیده بانو یک کسب آن عقیده بدیده او لباس کرام حضرت زنده فیل احمد جام میر سده و همایون پادشاه بعد رسیدن بنواست منته در ختاز و داج خود و را آورده بود و شول شد بخوان صحیح نظر دستاره ششاسان نیک اختر بمشاهده نازیکه او بر میدار س بخت و بلندی طام و غلو و غلو و سلطنت و ارتقا س جاه و دولت و از دید و در شوکت مستبش گشته همایون را بشار متاداند آن حضرت مراسم و سپاس بدر گاه و ااسب الوطایا بتقدیم رسانید و چند گاه دران مرز من بسیر بر و دول را از ان حد و بر کند و داعیه نمود که بقصد بار رفتن بر و گیان و را نجا گذارد و خود قدم آرد و در راه تخر و نماده روانه ملک منظره که در دنیا برین با حاکم منته صلح کرده و راهی شد چون در حواله قندهار رسید میرزا عسکر که از جانب کامران میرزا از افغان

بقلعه دار سے کوشیدہ آماؤہ جنگ گردید و نظر بقلعہ استقامت و ہمایون نمودہ خواست کہ اور او سنگیر نماید ہمایون بمقتضای وقت  
 صلاح و جنگ ندیدہ متوجہ پیشتر شد چون یک منزل از قند ہار و در تیرفت میرزا عسکری از قلعہ برآمد قصد ہمایون نمود و با جمیع  
 این خبر بہ سرعت راخوہ با بعضی متعلقان حرم سربارہ رفت میرزا عسکری بہ شہر گاہ او خود رسیدہ اور دورا غارت کرد و شاہ ہزارہ محمد اکبر  
 را کہ بہرست آن بہرشت افتادہ بود و قند ہار آوروہ بعد چند گاہ پیش کامران میرزا بجاہل فرستاد چون دہا سستا و کشتی اکی انوار  
 مصالح و در پردہ نامراد ہماہمادات بسیار مستور سے باشد و دین انقلاب ہماہم و دم از اقا رب و ناخوان و نڈا ملازمان گرفتہ آمد ہمایون  
 دل تنگ گردیدہ خواست کہ قدم در باد یہ ترک و تجربہ گذار دو دامن مقصود حقیقی بہرست آرد و یا گوشہ غریبے بہر ساینڈہ از ویدہ آجاک  
 زمان بر کران باشد لیکن بالخل و سماعت ہر مان و استر فاسے خاطر دنا کیشان کو دین سفر پر خطر مراسم اعلا مں و جان سپاری  
 بتعمیم رسانیدہ بود و دفعہ این ارادہ نمودہ متوجہ خراسان و عراق شد چون رعد و در خراسان رسید ہمایون الاراسے ہرات از ورہ و ذو  
 تجربہ داد و در جواب نگاشت کہ درین حدود یکام و کام آسودہ نامہ ہاوشہ سلیمان جاہ شاہ طہاسب معنوی برنگار دلدیدہ و در جواب  
 ہر گز نہ منہ او با متنبہل باید آورو ہمایون بقلعہ خاص خود فرستیدہ بآن پادشاہ سلاطین ہا متضمن حواشے کردی داد و بجاہل نگاشتہ  
 استعزاج نمود و این بیت ہم دران مندرج فرمود بیت گیدشت از سر تا آئینہ گشت نہ چہ بکوہ و چہ بہراجہ بہشت نہ چون کتاہ  
 ہمایون بآن سلاخانان شرف و سیادت رسید بمقتضای جوان مردے چنے و خلوت نظر سے فرمانے ہمایون الاراسے خراسان و  
 شیخ حکام آل دیار و ملازمان در بارہ ضیافت و مہماندار سے ہمایون با کمال احترام و عزت و اقامت متناہیکہ تمام نگاشتہ جمیع جزویات  
 امور مہماندار سے را دران مندرج فرمود و تاکید نمود کہ در ہر با خدمت کنان ہمایون پادشاہ را از خود راضی داشتہ نزد یک یکجام قدام  
 رسانند و چنان کنند کہ بیج و جہ غبار ملا سے بر خاطر طارش نہ نشیند و بہ ہمایون پادشاہ نیز نامہ در جواب متضمن تشریف آوردن و رسید  
 ملاقات در نہایت و نحو سے و مرد قلمی فرمود و این بیت حافظ شیرازی را عنوان نام گردانید بیت ہمای اوج سعادت جام افتادہ  
 اگر تا گذر سے در مقام افتد و با مالین شاہ نازد کہ ہائش و حاکم خراسان بود نوشت کہ چون ہمایون ہا را سلطنت ہرات رسید  
 شاہ ہزارہ را بہ استقبال بردہ با دہ پر سے و سپر سے بآن پادشاہ والاہ ملاقات بکند و ہنگام و خول شہر و در راہ رفتن شاہ ہزارہ  
 بجاہل پسران ہر کاب پادشاہ راہ رود و پادشاہ اگر نظر بجاہل وقت در ملاقات راہ رفتن تو افعی نماید بخوبے عرض نمودہ از انکم  
 سکو کا ہزارہار ہمایون بعد و مہول جواب با جواب غرہ ذی قعدہ سنہ ہشت و پنجاہ ہجری سے و بہرست رسید محمد خان حاکم ہرات بمحیی  
 فرمان عالیشان شاہ طہاسب قہرمان ایران مراسم مہماندار سے و لوازم خدمتکار سے بجا آورد و حسب الامر شاہے شاہ ہزارہ  
 برادیر زارا بہ استقبال برد و لوازم بزرگ داشت و بتجمل و احترام بفرمود و رسانیدہ ہا ہمایون پادشاہ ملاقات نمود و جمیع اسباب  
 سلطنت و برگزیدہ محتاج سفر سرانجام کرد کہ تا ممل ملاقات شاہ والاہ پہنچانیا ج نامدہ ہمایون چند گاہ در ہرات مقام فرمود و بہرست تہائی  
 باغماذہارت مرتضیٰ خواجہ عبداللہ الفارسی سے و دیگر اہل اقدہ اولیاسے عظام کو چ گردہ در جام زیارت تہرا حضرت زندہ فیل احمد جام نمود  
 و از ناخدا رشید مقدس طوس رسیدہ ہزیارت ر و رشہ رضویہ علی شرفا اسلام و النجیۃ فائز گشت شاہ قلیخان استجاو حاکم آنجا بقدر  
 مناسب و لوازم خدمت گزار سے سعی نمود و ہم چنین بوجہ حکم شاہے حکام امصار و بلاد و قصبیات کہ در راہ بود ہر یک سے حد  
 وسیع امکان و قد و خود خدمت نمی نمودند و در نیشاپور سیر کان فیروزہ نمود و در ان خاک چشمہ الیست خلاصہ اش آنکہ اگر منہ سے  
 پدید و رون آن افتد و ہوا طوفان پیدا شود و از شورش باد و خاک ہوا تیرہ گرد و این قاشا را نیز پیشتر خود دشاہ بدہ کرد و بدین اکن  
 مرقومہ متوجہ پیشتر شد چون نزدیک ہا را سلطنت رسیدہ اہل اردو دار کان و عیان دولت و امر سے نامہ را و وزیرای ذوی الاقل

دو اکابر و اہل حسب الامر عالی شاہی باستقبال برآمد چون ہمایون نزدیک رسید شاہ سلیمان مرتب نیز از شہر برآمد و میان  
 اہرہ و سلطانی ملاقات نمود و از روی مودت و رحمت و کرم و دقتہ فروز گذاشت و طوی عظیم ترتیب داد و لوازم ضیافت و  
 مہمانگاہے بنویک سزاوار طریقہ تواند بود و بوقوع آمد و ہر روز مجلس تازہ آراستہ دوا و اوتادے افزود و داد عیش و عشرت  
 بنابر دلچسپی و خاطر داشت مہمان عزیز میداد و انواع تحف و ہدیایا از اسپان عراقی انتخابے باز میاے ملا و غنائے مرغ و دگر گاہے  
 فاختہ و استر ہائے مرتب و عشرت ہائے بسیار رفتار بدین پیکر دادہ و در چندین شیر و خمر و کرم و مہمان ہائے قعود و تماشا ہائے  
 نفیس و پوستین ہائے لائقہ از کاظم و مسعود پنجاب و خز و غیر ذلک و جامہ های پوشیدہ نے از جنس زربان و نخل و طلسم و ستر و زنی و در  
 و کاشے و چندین پشت و آفتابہ و شمع و ان زرد و قرمز مرغ بہ یواختیت و آلاے و چندین طبقہ ہائے ملا و فقرہ و خوراک ہائے مزین  
 بساط ہائے فلک کردہ رکائے و خوبے نادر و روزگار بود و سائر اسباب پاوشا ہانہ تو افش فرمود و مجمع ملازمان رکاب ہمایونے را با کلا  
 نقد و جنس بقدر حال ہر یک مجاہدہ نقد فرمود و ہر یکے را رعایت بقدر حال نمود ہمایون بادشاہ ہم در ان جشن ہائے دوست و پنجاہ  
 حل گر ان ہماے بدشتانی برسم از معانی بنظر شاہ والا جاہ بندے گذاریند کہ موجب مسرت طرفین گردید و مجالس متعدد و عیش و  
 عشرت گذشت ایامات دو صاحبقران و ہر یکے ہر گاہ بہ قرآن کردہ یا ہمچو خورشید و ماہ و دو سوسہ فلک را یکے بر سج جانے دو  
 والا گھر را یکے در سج جانے دو کوکب کہ زیشان فلک راست زین بہیم در یکے عرصہ چون فسردین و دو چشم جان بین بہیم  
 ہم عنان بہیم چون دو ابر و تو افش کنان و دو نور و شیر اقبال را و دو عید مبارک و دو سال را و در اثنا چہ کما کہ شاہ والا جاہ  
 پر سید کہ سبب شکست و بر آمدن از ہندوستان چہ شد ہمایون گفت کہ بپوشانے ہر مان و اتفاق برادران ہیرام میرزا بزراد حق تعالی  
 شاہ و ہما سپ صغیرے ازین سخن آزر و دو خاطر گشتہ خواست کہ ہر ہزن سالہ ہمایون بادشاہ گرد و سلطان سلیمان شان بمید  
 از مہمان نوازے و غریب پرورے و امانتہ التفاتے بکلماتش نفرو و بد فحاشات ہم نشاء و انبساط کہ لائق شان پادشاہان  
 والا قدر بودہ باشند آراستہ آمد و بہ نمودن تماشاے شکار قمر خندین یازنگ زداسے دل گرفتہ و خاطر شکستہ مہمان  
 گردید قریب سہ سال ہمایون بادشاہ در ان سرزمین عیش و عشرت گذاریند چون این مدت شش ہفتہ گشت شاہ والا بہت بود اسے  
 مراسم اخلاص و مہماندارے فرمود کہ مارا برادر خود تصور نمودہ میاے امداد و اعانت و مانند و آنچه مطلوب باشند بے تکلف  
 انوار نمایند تا نقد ملک کہ دیکار و سزاوار باشند انجام دادہ آید و اگر مارا باید رفت ہر اسے کہیم ہمایون بادشاہ و شکار سلطان  
 بجاء آوردہ استند ماسے لگ نمود شاہ سلیمان جاہ اسباب سلطنت جملہ میسا ساختہ شاہزادہ سلطان مراد میرزا خلف خود را بادا و از  
 ہزار سوار جہاز بہ ملک ہمایون مقرر کردہ و منبر لاد و شریف آوردہ و داغ فرمود و ہمایون از انجا روانہ شدہ سیر اراد دل و زیارت  
 مزار بزرگان آن دیار کردہ بود قطع مراحل و سنے منازل بشکستہ شلے در حوائے قند ہارن و دل اجبال فرمود و میرزا عسکری  
 در قلعہ نقس حبسہ ہر اس قلعہ دارے سہی بلنج نمود و بعد سہ ماہ عاجز گشتہ بوسیلا خانہ زاد یکیم ہمیشہ و بابر پادشاہ کہ کاران میرزا اورا براسے  
 مسافر ش از کابل در قند ہار فرستادہ بود ملازمت نمودہ متالیق قلعہ بتلر گذاریند ہمایون قلعہ را متصرف شدہ عسکری سہ زار آورد  
 قلعہ نگاہ داشت چون از پادشاہ و ہما سپ قرار یافتہ بود کہ بدین قند ہار را بجارسان شاہستہ سپارند بنا بر انکار ایامی عید قلعہ را بہ باغ خان کرار  
 امر اسے لکلی بود سپہ و محب نقد ہر شاہزادہ سلطان مراد میرزا پسر شاہ بہ رحمت حق پیوست ہمایون بہمت ستم گیارے در مردم آزاری  
 بر بد باغ خان لبتہ قلعہ قند ہار را بکلا و حیلہ از دست و ادانتر از خود نمود و کبسان خود سپردہ درین خصوص موزر تماشا و سلاطین  
 پناہ نوشتہ و آن والا بہت از راہ فوت پذیرفت ہمایون بعد تنظیم و متسیق مہمات قند حار متوجہ کابل شد و کامران میرزا

از قلعه کابل برآمد و باندک جنگ رو بهزیمت نهاد و بطرف غزنین رفت و از آنجا پیش شاه حسین میرزا حاکم ملته رسید و بمایون رفت  
و غیر دز س داخل قلعه کابل گشته بدیدار فرزند و بلند خود شاهزاده محمد اکبر که پیش کاران میرزا در قلعه کابل مقید بود و میرزا در  
آن زمان برآمدن براسه جنگ او را هماهنگ داشت و بود و کامیاب بجهت و مسرت گردید و بدین شادمانی ترتیب داد و باستان شور و نوید  
نمود و والدۀ او را در میان عفاقت و گریه ایستاده کرده فرمود که والدۀ خود را بشتاس با آنکه از مبادی ولادت تا آن زمان چهار سال از  
عمر او گشته و درین مدت از والدۀ خود جدا بود و بمقتضای شور خداداد و جزویت و عشیت خلقت و در چندین عنوان بکنار والدۀ خود در آمد  
از شاهزاده ایحال که عالی از غزاتین بود و فروار عساکرم مردم بر ناست و بهیولان در شگفت مانده و عفاقت ایز و س رانشا لعل آن تازه  
منال چمن اقبال تصور کرد و القصد چنگاه و در کابل وادعشرت داده شاهزاده را در کابل گذاشته متوجه بدشتان گردید و بامیرزا سلیمان  
حاکم آنجا جنگ کرده و مغر و منصور گشت و در آن حد و طبیعت بهایون از کران اعتدال منور گشته چهار ضلع معصب متلاک گردید و چند روز پیش  
و دیوشه و س واد و غیره براسه ناخوش بر زبانها جاریه کرد و دید و چند روز ناخوشی فایده حال او گردیده آشفته مشکین یافت و بجهت  
استقامت پذیرفت اما کاران میرزا برادر بهایون که در سراسر کین و ففاق داشت باستماع همان اخبار اولین سرور گشته از  
حاکم ملته کمک گرفت و بمیاح استقبال را بای گشته و سبب خبر در کابل رسیده و قلم را بنسخه در آورده و انواع ظلم و ستم بر مردم نموده و کشته  
و با تهاجن کشت چون اغنیای مسیح بهایون رسید از بدشتان متوجه کابل گشته و قلم را حاضر کرده و کار بدشتان تنگ ساخت کاران میرزا  
از نسبت بخور و جفا بر عیال امرایه بادشاهی که در آن قلعه مانده و امرایه مذکور در کتاب بهایون بودند و راز که در زبان را پیش  
بسته از لکزه قلعه و آنجخت و بچکان صغیر را سر از تن جدا کرده در مورمل بهاسه بادشاهی اذاخت بدغم غلظش آنکه شاید امرایان  
دیدن این حال از در کاب بهایون به جدا شوند و فقیه که این کار باعث از دیبا و عناد و سرخ عداوت او در دلهاسه امرایه  
قیمت شمار نخواهد شد امرایه غلظش و نا پیشه حجت کیش اعتنائی به بیجیاسه او نگارده و در محاصره قلعه بنیات در زید و دادر و اکی  
میدادند چون کاران میرزا دید که باین صورت بهم کار از پیش نمیرود و نهایت به رسیده و شکسته را کار فرما گشته شاهزاده محمد اکبر  
برادرزاده خود را که در قلعه کابل مانده بدست میرزا آورده بود و کاوزه قوفا نه بادشاهی از لکزه قلعه و آنجخت عول و صول اینده  
شامل حال فرزند کاشن گردیده اصلاً مسیح و گزندس با در سید مظلم آنرا که خدا نگا هدا و گزندس ز آسمان بیار و  
حاشاک باور سدگ ندس به آورده شود و ناچندس کاران میرزا بلو بال اعمال خود کار سس از پیش نتوانست بر  
آخر الامر دست پاچه گشته از قلعه برآمد و رو بهزیمت نهاد و بهایون رفت و غیر دز س داخل قلعه گشته شاهزاده محمد اکبر را در آغوش  
رفت گرفت و بزم شادمانی برآست کاران میرزا بعد از هزیمت و بلخ رفتن به پیر محمد خان و اسلے توران اینجا آورد  
پیر محمد خان بدشتان را از میرزا سلیمان خلع نموده کاران میرزا را در اینجا نصب کرد و بجایه خویش برگشت لیکن امرایه  
خفاق سرشت و اقو طلب از استماع تسلط کاران میرزا در بدشتان از بهایون جدا سس جسته قریب سس هزار سوار از کابل فرار نمود  
به بدشتان رفت بهایون بعد از فرار آن جماعه بدآل بهاسه رخ شورش کاران میرزا را تا دیب امرای کافر ملت از کابل روانه شد  
در وقت عزیمت آن سمت یاد کار تا حیران را که سر حلقه فتنه اند و نه در قلعه کابل مجوس بود مسافر ملک عدم گردانید و بیست  
آشفته را که خلق را سوز و چه بکشتن علاج نتوان کرد و بعد قطع مراحل و در نزدیکی طالقان رسیده بر کاران میرزا متفرق و متفرق شد  
و میرزا گریخته در قلعۀ طالقان محصور گشت و بهایون محاصره قلعۀ نموده کار بباد تنگ کرد و میرزا عاجز شده قبول اطاعت نمود و دستها  
زنجیرت کو متعلق کرد و از قلعه برآمده و از قلعه برآمده و از کابل فرار نموده بودند و برادر متعلق نموده و شیر و تر کش و در گردن بهار

انداخته بخسور آوردند همایون بیا بر حقوق رفاقت و از روی رحمت قلم غفور بر جاکم آن جماعه کشید هر کدام را بلباسیت سرفراز  
فرمود بدین غیر و زکامران میرزا که عام کیم بود از راه مادیات نمود و بملازمت همایون استخوان و جسته مورد هزاران عنایت گشت  
همایون اولاً بآب سلطنت میرزا را در میان پد از آن برادر اند ملاقات نمود و در کنار گرفته گریه با کرد و چون از آن باز کرد در نواست لایق  
از هم جدا شده بودند و رفاقت در میان بود و بعد از نه سال ملاقات هم روی داد بدین عیش و عشرت آراسته شد و داد و تماش و سرت  
داد و آمیزش مجلس آخر شد گلاب و بجنه از ولایت بنشان بکامران میرزا رحمت فرموده عسکره سیرزارا که تا حال در خدمت بزرگان  
مکافات گرفتار بود و خلاص نموده خواهر میرزا کرد و در میان طرف جاگیر داده بفتح و غیره و بکابل مادیات فرمود و بعد از انتظام  
همام کابل حصول عیش و کامرانی در سینه منهد و پیاده و شش هر سه بختیگر بلخ پور شش فرموده با جمیعت شایسته متوجه آن سمت  
شد و مشورے متضمن طلب کامران میرزا دیگر میرزایان که در آن حدود بودند صادر گشت میرزایان و اربابا لشکر شایسته آمده ملازمت  
کردند که کامران میرزا بلخانی اخیل گذارید و همایون کوچ کوچ روانه شد و رسیدن در آن ملک باندرک جنگ تلو را انزعاج نمود  
بعد آن در نواست بلخ نزول اقبال اتفاق افتاد پیر محمد خان والی آنجا صفوت آراسته آمده مصاف گشت و جنگ عظیم در پیوست  
آورد شکست بر لشکر مخالف افتاد و پیر محمد خان از مرکز برآید و منبر گشت همایون و داعیه تعاقب مخالف و خیر بلخ معمم داشت اما از  
بے اتفاقی مراد اشتبار مخالفت کامران میرزا و عزیمت اوجست کابل این اراده ببلخ و رسید و کار صورت گرفته انجام یافت  
و بغیر و در وقت خیر بلخ موقوف داشته روانه کابل شد و داخل قلعه کابل گشته بپوش و عشرت اشتغال و زریه کامران میرزا  
از گلاب بر سر بنشان و آن نواست لشکر کشید و با میرزا سلیمان و میرزا بهدال جنگ نمود و از آنجا کار رے نساخته و بکابل  
آورد و همایون با ستماع این خبر متوجه دفع او گشته در صفیان متصل غور بند هر دو لشکر با هم پیوست و آتش کار برار شعل گشت همایون  
با فوج قول بر پشت ایستاده حال نوکران خود بے سنجید دید که اکثر امرا خاک ادا بار برفق روزگار خود رنجیده بجامب کامران میرزا  
روان شدند و یعنی در استند و رفتن هستند و مایل درگون گردید و پیشا به اینحال از سر قهر و غضب و قلبه غیرت ستان جالستان بست  
خود گرفته بر فوج مخالف تاخت ناگهان تیرے براسپ خاند رسید و لشکر فقیم غالب آمد و لشکر یان همایون مغلوب شده  
رو بفرار نهادند و پیوسته چو سینه که لشکر به پشت داده و تو تها به جان شیرین بیا و بچو سینه که یاران نباشند یار به هزیمت  
زمینان غنیمت شماره بالفرو و غنائ تاب گشته بجامب مخاک روان شد و بنا بر منصب که از بیارے تر و دعارض شد حبیب  
خاند از بالاسه والاسه خود فرو داد و ده یکی از خدمتگاران سپردا و از سادو سے حبیب را در راه انداخته و بای گشت چون  
نزدیک کمرور رسید و نزول اقبال واقع شد شخصی از انظر آ و از داد که اسی کار و انیان در میان شما بی خبر پادشاه است  
همایون خود فرمود که چه میگوئید و در میان شما خبر پادشاه چگونه است که پادشاه زخمی از مرکز برآمده و دیگر کسی ایشان را ندیده  
همایون روی خود با و نمود و دیدن روی پادشاه باعث تسلیه او گردید و در دم کامران میرزا حبیب همایون را که در راه بدست آمد  
آمیختن میرزا آورد و دنا و در گذشتن همایون ازین جهان تصور نموده شادمانی کرد و از انجام و بکابل آورده قلعه را تسخیر و در آور  
و شانهزاده محمد اکبر را مقید ساخت بعد سه ماه همایون باز سامان لشکر که ده متوجه کابل شد و کامران میرزا با ستماع این خبر کسان  
خود را در قلعه گذاشته و شاهزاده محمد اکبر را مقید با خود گرفته بقصد بیکار برآمد همایون از روی رافت مشورے متضمن لشعاع  
از جبهه که گوشواره گوش هوش او توان بود اصدار فرمود میرزا در جواب نوشت که چنانچه قد حار شما تعلق دارد و کابل بمن باشد  
باین شرط مصالحه سے تواند شد باز همایون نوشت که اگر راسته و در سے را آنگه شقیم است نبییه خود را در عقد مناکحت





در زمانیکه سلطان بهلول لودی فرمانروای هند وستان بود و ابراهیم خان جدا که سوداگر سیان کر و س از ولایت رود آمد  
 بموجب غلامان نادول لودن که بدو بعد سلطان سکندر بن بهلول لودی پیش جمال خان حاکم چوچور نو گشت بعد فوت احسن خان  
 خلعت او که پدر فرید خلافت و رفعت جمال خان رشد و کاروانی خود ظاهر کرد ترقی یافت و دیگر که مہسرام و مانده از تاج بهتاس  
 بجایگزید و پانصد سوار همراهش مقرر گشت حسن خان برکنیز سہائل گشته اولاد او را عزیز میداشت و فرید خان و برادر او از نظر خلعت  
 فرید خان از فرط غیرت و شریع جوانی ترک مصاحبت پدر نموده بچون پور رفت و با جمال خان بسترے بدو رفتی بر تحصیل علم عربت نمود  
 مقدمات نحو و صرفت یاد گرفت پدر هر چند طلبید رجوع بسہسرام نموده بے الفتائی ادب جمال خود و استیلا کینز و اولادش با جمال خان ظاهر  
 نمود تا آنکه پدر اندیشید بچوچور رفت و دیار قال و مثال نصیحت اقوام و اخوان فرید خان را در علیہ معاملات جایگزید و کردار بنده  
 بسہسرام شخص فرود فرید خان که از احابت فکر و انوار عقل بہر دور بود نظم و نسق مہات آنجا بواقعی کرده و در تادیب و تخریب گشتن  
 و تعلق و تمیز کردن کوشید و رعایا را خوشنود و آباد کرد و ایند و چنان مساعی حمیلہ بکار برد کہ در اندک وقتی جایگزید آبادان و محصول فراوان  
 گشت و سرکشان از سہم او بر خود لرزیدہ تن ببالند از سہ رعیت گری در داد و بند از آنکہ حسن خان باز بچوچور آمد کینز کہ مشوقہ او بود  
 ببلایہ گرسہ چنان کرد کہ باز کار جایگزید دست فرید خان بر آمدہ بدست بسرکشان آن کینز سپردہ آمد و فرید خان آزرده گشتہ باز بچوچور رفت  
 چون حسن خان بہر در یاست با وجود سلا کینز زادگان بفرید خان رسیدہ ابرار دران علاقائی باو افتاد و ورزیدہ قابو می طلبیدند و دران زمان ہمراز  
 فرید خان جبار تنہا بطور رسیدہ و مورد تحسین آشاد و بیگانہ میشدہ تا آنکہ ظہیر الدین محمد یار و رنگ آرای سلطنت ہند وستان گردید و سلطان  
 ابراهیم لودے در کارزار گشتہ شد فرید خان حاکم مہار کہ سیکہ از امر اسے لودیان و دران زمان اسم سلطنت بر خود بدست خطاب  
 سلطان محمد داشت رفتہ نوکر گردید و مصدر خدمات پسندیدہ گشت نوبتے در حضور سلطان محمد در شکار گاہ از روی جرأت و دلادری  
 شیرے را پیشمیز زد و داد فرید خان را شیر خان خطاب دادہ پیش آورد و روز بروز برینا و بلند گردانید و چند گاہ بوکالت پسرخود مقرر گردید  
 چند سہ بنا بر نفس جہات شیر خان را موسوسه سخن از و بہر سیدہ نزد سلطان جنید برلاس کہ از اعاظم امر اسے باہری و خواہر پادشاہ و جہاں  
 نکاح او بود و را بکپور رفتہ نوکر گردید اتفاقا سلطان جنید برلاس از کپور بلازست پا و شاد آمد شیر خان ہمراہ او بود و وضع و اطوار پا و شہابی  
 دیدہ بایاران خود میگفت کہ من را از ہند وستان برآوردن آسانست چہ من خود بمعاملات میر سہبیش و عشرت مشغول می باشد و در  
 معاملات بر وزیران مکنار و عیب افغانان بہین است کہ با خود اتفاق نماند اگر اتفاق قوم دست و پا سانی من را بدرستہ تو نام کرد  
 یاران اہل ازین منی و رغبت استخفاف او میکردند و دران روز باہر پادشاہ اطعام و انعام ملازمان ملحو ظفر نموده نوبت نبوت ہر امیر سہ  
 را بار نقاسے او بر آمدہ خاص احضاری فرمود و وزی کہ نوبت سلطان جنید بود بر آمدہ با و شہابی حسب الامر حاضر شد شیر خان نیز دران مجلس  
 حاضر بود و طبق آتش باہو پیش شیر خان گذاشتند چون کہ سہ ندیدہ و فخر و دود خود را از خوردن آن عاجز یافتہ کار و کشیدہ پارہ پارہ کرد و شہابی  
 خوردن گرفت چون نظر پادشاہ بران افتاد ازین حال تعجب نمودہ بتابل در و دگر گشت و پرسید کہ از ہمراہیان کیست سلطان جنید برگرد و دگر  
 فردیست پادشاہ گفت از چشم این افغان فتہ می بارد و تہر آنکہ مقید دارند جنید برلاس محروم خدا داشت کہ راہ رجوع افغانہ بستان دولت  
 مسدود خواہد شد باین سبب و تاخیر افتاد و شیر خان مصدر حکم پادشاہی تہفرس در یافتہ پیش از آنکہ قید شود و بدر رفت و باز ہملازست حاکم  
 برابر شافہ صاحب اعتبار گشت چون او بہر و سہرش بجای آنشت چون طفلی بی رشادت و از پیرایہ لیاقت سرور می عاری شیر خان حاضر  
 امور و ازین حیات پدر بود و فوت پدرش کمال استقبال یافتہ بہت تہنیر اطراف و کثافت گماشت و ہم درین احوال تاج خان افغان  
 کہ قلعہ چار گھل متصرف بود و گرد گشت او غیر از دن داشتہ نداشت نچ برادران از ناخنہ کار پر و دراز خانہ ابووندی را از ناخنہ شیر خان آشنائی

فیکه ملی بود شیرخان در باره دادن قلعه سترخان او خود او بر نوشت درین زود سکه که کار با اختیار راست اگر برسی ممکن است شیرخان بدینجا  
شأنه قلعه مذکور را بقبیله خود در آورد و درین مسطره راهیم بجای انکسار خود گرفت و نیز درین نزدیکی تعمیر الدین محمد بابا پادشاه ماه  
ملک بقایم بود و نصیر الدین محمد همایون پادشاه سریر آرای مملکت گشت سلطان محمود بن سلطان سکندر و وی به پیش رسید و سترخان  
حکومت گشت شیرخان متابعت ادا اختیار کرده با اتفاق یکدیگر به جویند رفتن آن نواست و از امرای پادشاهی ستیخاص گردانیدند چنانکه  
انکه پادشاهی جویند را از دست افغان باز گرفت چون سلطان محمود در سنه منفرد چهل و پنج هجری در گذشت شیرخان پادشاه گشت  
غیر بر پیش و بجای تسلط یافته قوت و کمیت بهر رسانید و بر ملک همایون تا حق شروع نمود و بعد از آنکه همایون بدین اوضاع متوجه شد شیر شاه صلح  
نموده پسر خود را با قوچ در ملازمت گذاشت که در خدمت حاضر باشد چون همایون بمشیر گجرات شتافت بمشیر شاه از انجا برگشته پیش  
پدر آمد و همایون را در هم گجرات درنگی روی داد شیرخان فرصت یافته باز بمشیر برخواست چون از گجرات معاودت شد و اهل افغان  
پادشاهی بر سر شیرخان تاجین گردیده و متعاقب آن همایون نیز متوجه شد در آن زمان شیر شاه در نواح قلعه رهناس سرگرم تدبیر قلعه  
مذکور و متوجه تاخت و تاراج اطرافش بود و بر این چنانست حاکم قلعه رهناس برهنی پیام کرد که چون من در پی من است اگر  
از رویه سر دمی و مروی اهل و عیال مراد و در قلعه جای دیو اسانی غلیم تا باقی عمر برگردن خود بود و بهمن را با تمام زور و غن سوار  
چنان فریفته خود گردانید که او را بهر حاجت نموده آخر با بضاعت کردن خود ترسانید و راجه بیاس مذہب ناچار گشت با انکه را ضعیف بود قبول  
نمود که اهل و عیال او در قلعه و در اندک آنجا شیرخان چند صد دلی ترتیب داده و با هر دوی و در افغان بهادران با درنا ب حفظ ناموس همراه  
فرستاد و راجه را که ستاره و دوش نزدیک بغروب بود و از اساده و سته فرمود که مرا حمت نکنند چون در ولایت قلعه درآمد راجه خود با حدود  
برای سمنان نواز سده و دوازده سده بر دروازه جای که مقدمه بود آمده و شینت بزم ساری شیر شاهی گفته فرستاد و افغانه قوسه چنگ یکبار  
شیر شاه را علم کرد که راجه در میان بزم شینت بیدار گشته و غریب و غافل غلیم از قلعه برخاست شیرخان نیز با قوچ مسلح خود در بدر دروازه  
رسانید و افغانه در برابر و سده او کشته و اندرون گرفته اتباع راجه همه بقتل و تاراج رفته قلعه چنان مستحکم و دکان سولت و آسانی بخت  
شیرخان این قلعه را بدست آورده اهل و عیال خود را در آن جا گذاشت درین ضمن خبر مفتوح شدن قلعه چنان بهر دست او نیاسه  
دولت بهمان بفرمان رسید که طول شد اما گفت که الحمد للہ از دست و توانی مرا این حصار رفت اساس رهناس به اذن بشید چون  
همایون پیش آمد شیر شاه هم قاصد بنگال گردیده و پیش پیش میرفت آخر تاب مقاومت نیاورده خود را بکوهستان جبال کنگد کشید و احوال  
برآمدنش از کوهستان مذکور و غالب آمدن بر همایون در شرح احوال همایون مفصل شده شیر شاه بعد فتح تمامی بر همایون تالاهو قیاقب  
کرد و انانجا خواصخان غلام خود را که مقدمه الحیش و قوت باز دمی او بود با لشکر گران تهاقب پادشاه فرستاد و تالاهو قیاقب  
نموده معاودت کرد و شیر شاه خود هم در پی او تالاهو قیاقب که رفته برگشت و متصل کوه با هم قلعه بنیاد نهاد و برهناس موسوم گردانید و ده هزار  
سوار بر اسه سوار لشکر پادشاهی و دانش نگاران و رانجا گذاشت و اسلام شاه آن قلعه را با تمام رسانید القعه شیر شاه و بتظیم تسمین  
صامت آن دیار با گره رسیده در سنه منفرد چهل و هفت هجری سکه و خطبه بنام خود نمود و شیر شاه لقب یافت بعد از آن بر سر  
راجا پورون لی که شوسه بهر رسانیده و ترس و وزیر و دود و هزار زن مسلم و دهنی و دزیره پاتران در قفسان گذاشته و در حرم سراسه  
خود داشت تاخت با قفسان عیبت اسلام و آیین مملکت بتادیب او حمت گذاشت و قلعه را محاصره نموده و پورون لی را عاجز ساخت  
راجا اسده هاسه بهر محاصره نموده بعد از چند پیمان بیرون برآمد ملاس افغانی که غولان بیابانساند قواسه لی ایالی بیرون رفت و شایان  
که هر چند عده همیان بمل آمده چون این کار زمان بسله در خانه دارد و قتال با او برابر بجای و است بیچاره شیر شاه با بیای آن بفرمان

لقبندوب بجنگ برناست همایون او دست از جان شست که زار نصب نمود و زمان و اطفال خود را با صلاح بنیوهر  
نموده خودم در دیال آمانا شافتند دیند نامی بیادگار گذاشتند شیر شاه را بدین ماجرا در اگر رسید و بیمار گشت و عارضه نصب گشت  
بد حصول تخت بر روی مالیک حاکم اتیسر و جو سپرد و میره که پنجاه هزار سوار و فیل را بت او بود و بر سرش آورد و کرد و جنگا نمود چون دست  
کوار بجنگ پیش رفت و در دست بر سر انداخته و یکایب چند در جواب را چون تان که اعیان عسکر مالیک بود و متشنج اطاعت پادشاه  
و اخلاف از رای مالیک و تحسین آمانا درین خصوص و مواخذه خیانت و فرمان محسوس کردن رای مزبور بسیار سختی نوشته عمد آن خطوط را  
بخو سه فرستاد که دست مالیک افتاد و باین جمله دل را می مالیک را از ایمان و دلش بر گمان گردانید و خطی عظیم در لشکر او انداخت  
و علی التواتر جنگ با کرده فتح یافت و اتیسر را بچهر در آورده بر بی مراجعت نمود چون حاجی بیک حرم خاص همایون پادشاه در جنگ بچهر  
برست شیر شاه آمده بود و شیر شاه از روی نیکندانی آن غنیمت را با غنا و عزت و محو و محو میداشت بعد از آنکه خبر ما و دست همایون  
پادشاه از عراق و فرامان بجای شنید آن غنیمت قباب را با احترام تمام پیش همایون فرستاد و رنگ و آتی و صفات میدو و عقل و تدبیر گیتی  
و جهانباری که بتا بود و مخصوص در قوم افغانه نظیر نداشت و در راه رعایا و آسودگی خلایق همت بسیاری گماشت و در محله عدالت خویش و جنگا را  
بیک نفر دیوید و یزدی شاهزاده عادل خان که از همه کلان بود و فیل سوار از کوچه اگر میگذاشت لبال زنه و در خانه خود کرد و دیوار بازش  
پست با و بر نه غسل میکرد چون نفر شاهزاده بران زن افتاد و بر پا بسوسه او انداخت و جنگا که سه ده ازان کوچه گذشت از انجا  
که آن حوریت صاحب عصمت و زن غنیمت بود و ازین حرکت که جنگا را و بر نه وید خواست که خود را با پاک کند شوهرش واقف گشته  
مانع شد و او را از هلاک باز داشته آن بیژن پان با بدست گرفته و در جزیره فریاد و یان رفت و حقیقت حال بوفش شیر شاه رسانید  
آن پادشاه مودت پناه بر ما جاری بقال واقف گشته بر احوال سپهری تانست که دو بمقتضای مودت کیشی حکم کرد که این بقال را پیش  
کرده زن عادل خان را پیش او حاضر سازند تا مستیست همین بیژن پان را که بدست دارد و بسوسه او اندازد و زرا و ارا را بر چند دست تقای  
ازین امانتاس کرده پذیرای نیافت و نفقت که نزد یک سن و در عالت فرزند و رعیت برابر است آخر الامر بقال را فنی شده و عین نمود و بخت خود  
رسیدم و از قلم با تمام و زربان سلطنت خود را کثر اختراعات شناسید و تمام جهان با نی نمود و برخی قوانین سلطان غلام الدین غلی که تا پنج روز پیش  
بان شتر است پسندیده و ما کارهای خود بر آن ضوابط گذاشت داغ اسب را که پیش ازین سلطان غلام الدین مقرر کرده اما در آن نیافته بود  
و پنج که گردانید در بنار و پانصد که و از انیکه تا بر تاس پنجاب مینا صل و کرد و هومان سرا با آبا کرده و بر هر لای و واسپ و یک نقاره گذاشته  
و یکجک نام هناد و سه روز خبر جنگا بر تاس ند که در میر سپید و نیز مقرر کرد و هر گاه برای او و سر خان گسترند نقاره نوازند و مجروح و استملع که او از نقاره  
دار سلطنتی چون سرا با و یک لید و غلو نقاره از هر سر لای بلند گشته از مقام پادشاه نمانتا هیچ سالک قلمرو او هر جا ملو و در راحت واحد صد  
نقاره با ملو پادشاهی رسید گنگا به دست میراد و در هر اوقات از سر کار پادشاهی بسیار ازین طوام و بدین و ان کرد و دروغ و غیره و پنج رسیده حکم  
خواهش جمع مترودین و دسافزین از آمد افتعال آن پادشاه و دریا نوال بر آن سوسه و مترودین تیدست هر یکی از فیس او با سوسه  
در عهد سلطنت او امنیت بود که اگر سافزین متمول و صحرانازل کرد و نه حاجت پاسبان نبود و ایست اگر کین برود  
چون مرانور و از مشرق تا جنوب شتی از در به یار و بیج خوراز و در و بر نیز که در دشت زرا و دیگر دین و گویند چون آئینه دیدی  
تاس که در دس که نماز شام بقصد رسیدم چون اطلش بر سر اند شیر شاه را دایه شیر کمانجر درون رسوخ یاخته قلمرو را محافره نمود و جا به  
رفیه که مرکوب قلمرو تواند بود از خود با سه گلی و خاک آراست و حقه اسه باروت را آتش داده و درون قلمرو انداختن آغاز نمود و اتفاقا حقه  
بر دیوار قلمرو خورده بر گشت و در و بر حقه را افتاد و آتش در گرفت بسیار از لشکر یان نابود شدند و شیر شاه هم چون نزدیک بود و

آتش سوخت اما تا مدتی داشت تا یک دروغ میگوید و آخر همان روز قتل و مفتوح در دوش شیر شاه نیز از حصار بدین بیرون شد سال کانج  
او این قطعه را هر چند و ابد است شیر شاه آنکه از صلابت او شیر و در آسمان میخورد چو یک گرفت از جهان بار بخت یافت  
او در آتش مرده مدت حکومت او بیست سال و کسر از آنجا پانزده سال را امارت و ملازمت پادشاهان و پنج سال سلطنت بعد از آن

### ذکر اسلام شاه و پسرش شاه که معروف است بسلیم شاه است

اسلام شاه پسر شیر شاه معروف بسلیم شاه نام او قبل از سلطنت جلال خان بود چون دلاوری و کمال و ناز و شیر شاه روی داد و او ارکان دولت و احیان  
حضرت مشورت کرد که شاهزاده عادل خان خلعت بزرگ در قلمه و نقور و در دست است و وجود پادشاهی برای پاسبانی سپاه و تربیت  
ضرور و لافتنه عظیم هفتاد استخلاف کلی در این دولت مدعی باشد تا نگریر شاه و شاه جلال خان خلعت فراداد که در بعضی از مضافات پنهان  
بود و طلب شد و بپای استیصال بقدر کافور رسیده و در سنه هشتصد و پنجاه و دو بر سر بر تخت سلطنت جلوس نمود و سکندر خطیب نام او جبار  
شد و خود را اسلام شاه خطاب داد و به باد بزرگ برنگاشت که براسه تفکیک فتنه و آشوب و فحاشی پناه بر این جرأت اقدام نموده ام  
و در حقیقت بجز اطاعت امر و دیگر متکبر نیست شاهزاده عادل خان در جواب نوشت که اگر این گفتار فردی راستی دارد و خاص خان  
و غیره چو این که بر این فریاد رسیده و با ظفر و اسلحه گروانیده و بر خدا سلام شاه امرای تو که در فرستاد که تسلیم خاطر شاهزاده  
نموده بیا و بعد از آنکه از کافور با گرد رسیده شاهزاده عادل خان نیز از رتبه خود و قرار بر ملاقات طرفین افتاد و اسلام شاه را راه و گزین  
گشت و همدیگر در باطن اندیشیده و مقرر کردند که هر دو کس در قلمه همراه شاهزاده بنشینند چون تقدیر بفرمود که این اندیشه باین  
زودی نمود و باید در وقت آمدن شاهزاده جمعی کثیر درون قلمه رفتند اسلام شاه و بالضرورت از راه اریا سیه خود نموده گفت که تا حال قنات  
را از تفرقه نگاه داشته شد اکنون بنشینم سپاس برادر گلخان این کار را بکار کرده و دوست اسلام شاه را گرفته بخت نشاند و عادل خود  
سلام مبارک گفت بعد از آن دیگران کور نشی و بنشینت بتقدیر رسانیدند و شاهزاده عادل خان همان وقت رخصت شده و در بیاض  
اسلام شاه با وجود این همه اطاعت که از برادر گلخان بود خویش را از وطن خاطر نشد و از سیه اتفاتی بفرستاد که این شورش بر و خسته قطب خان  
بنابران از غیر طلبه است فغانی خان علی فرستاد که شاهزاده را میگوید که بیاید و شاهزاده همه اطلاع برانین نزد خواص خان و دیووات رفتند از  
تقصی محمد اسلام شاه او را مطلع گردانیدند خواص خان از نمین بر آشفت و رفیق او گشته با لشکر بسیار روانه گردید و قطب خان و دیگران را که  
در مدبرین بود و خان اسلام شاه و بنجید شاهزاده عادل خان را ترغیب سلطنت نمود و اسلام شاه بدار این شورش بر و خسته قطب خان  
و غیره را با خود متعلق گردانید شاهزاده عادل خان با اتفاق خواص خان و دیگران در فغانی آگره آمده و صفوی پیکار آراست بارادت  
آقای شاهزاده عادل خان شکست یافت و بفرستاد و رفیق بعد از آن احوال او گشته و اسلام نشد خواص خان و عیسی خان نیز بیت خور و  
بجانبه که کماون رفتند اکثر اوقات از کوه برآمده و کوه کتلان بپادشاه داشت تداوم میکرد و بعد چند گاه قطب خان با عساکر گلخان  
بر سر آمانتین گردید چون قطب خان هم در ترغیب پادشاه شاهزاده عادل خان شریک بود و بدین سبب همیشه از اسلام شاه پسر  
میداشت از آنجا شاهزاده را دور گرفته پیش از عظم بهایون رسیده و او قطب خان را بموجب حکم علی قید کرده و در حضور فرستاد اسلام شاه او را چنان  
کس دیگر در قلمه گویند محسوس گردانید که بر عیبت و بر سر و عدالت گسترده داشت و در بعضی صفات حمیده و دیگر هم با پدر و پسران  
بود اما امرای سپاه پیشه را نماند و لشکر و آزرده میداشت که می از تنم طریق میسره او آن بود که از هر کانه ده میزد و علف را موقوف  
داشت و جایگزین کرده فرمان می داد که با جمیع خود حاضر بوده بر دست و زخمات پادشاهی کرده باشد و در صورت تقاعد بلکه او ستم  
متوان مورد عقاب بنحسب گشته مع فرزند ان بسیار است می رسید نظم پسر را و آب و سود گه خوش بدار پاک در حالت ستم

آید بکار پڑ پائی کہ کارش پناشد ہرگز پکجا دل بند روز پکجا برگ پمبائی سرخو شفق سے خورو و شام صاف باشد کہ سختی برد و چو دراز  
گنج از سپاہ درین و درین آیدش دست بردن بہ تیغ و تمان بکشتک بکان پرور سے پکہ سلطان بشکر کند سر دے پڑ و تو قیوم  
چنین امور بخش امر آخر شدند و اعظم ہمایون غنہ سمیت خان نیز درلا ہمد رایت اعلا ہر فراشت و خواص خان و عیسیٰ خان از  
طرف کماؤن درانجا متصل سہر نہر سیدہ شہور ت کہ وندک شاہزادہ عادل خان را علیہ اسلحتہ تسلطت پایہ برداشت اعظم ہمایون  
خود را و سلطنت داشت قبول نکرد خواص خان رنجیدہ بے جنگ بر خاستہ رفت و عیسیٰ خان خود را پیش اسلام شاہ رسانید و اعظم ہمایون  
و دیگر کئی ازین متصل انبالا حفوظ آراستہ با اسلام شاہ آمادہ پیکار و باندک جنگ منہزم گشتہ آوارہ وشت او بار شدند سیدہ خان را و اعظم  
ہمایون خواست در دریا بیکبار کبار فتح میدادند رفتہ قصد اسلام شاہ نمایند فیلمان ازین بنی واقع گشت و کاری از پیش رفتہ القصدہ نیازان  
کرنختہ در و حاکم نزدیک رود اقامت و وزیدند و اسلام شاہ تارہ تاس تقاب کہ در مدارت نمودہ بگو ایار رسیدہ و زر سے  
شجاعت خان را ششہ ناگمان زخم زدہ بود و اسو ح این واقعہ را باشارہ اسلام شاہ تصور نمودہ متوہم گردیدہ از حضور گرنجیہ مالمودہ رفت  
عیسیٰ خان بابت ہزار سوار تاجا قبائلیہ شد و محاربات متواتر نمودہ شجاعت خان را عاجز ساخت بخت النصر در شجاعت خان اقامت  
کرد و در حضور آمد بد چند گاہ مور و عنایت گشتہ باز بگوست مالودہ سر فرازی یافت چون ظاہر شد کہ اعظم ہمایون در و حاکم اقامت  
و وزیدہ دران نواسے مصدر رفتہ و فساد است بنابرین این شورش خواجہ میس را کہ از عہدہ امرای وادشان بود و بابت ہزار  
سوار متین نمود خواجہ در جنگ شکست یافتہ رو بفرار نهاد اعظم ہمایون بعد فتح مسہرند تقاب خواجہ و پس نمود و لشکر کشانی بر قبضات  
و دہات پنجاب دست تجاوز و دراز کردہ مال و موشی سکندہ آن دیار قارت نمودند شورش عظیم و عاتق غریب بر ساکنان آنجا ہوا  
بنابرین اسلام شاہ ہا لشکر گران و کتب خانہ فراوان از دیہی برآمدہ غائم دفع نیانریان گردید اعظم ہمایون کہ رئیس آن خجاندہ بود تاج  
متلا بیا درودہ در دہکوت تحسن گشت و لشکر اسلام شاہی قلہ را گردنہ اسباب قلو گیرے میا کہ وند و شکست بر مخالفان افتاد و اعظم ہمایون  
کرنجیہ در کہستان لکمان رفت و سلطان آدم کوکر پناہ برد و اہل و عیال و مادرش در دست مردم پاوشای اسیر شد بعد آن اسلام شاہ  
بہ لکمان لشکر کشید سلطان آدم آمادہ پیکار گشتہ بار ہا مصاف داد آخر الامر سلطان آدم عاجز شدہ عذر ہا خواست و اعظم ہمایون را ازین  
خود بدر کرد و او فرار نمودہ بطرف کشمیر رفت اسلام شاہ اندکے تقاب نمودہ برگشتہ دران سفر از راہ تکی اتفاق عبور افتاد ششہ کین کرد  
ششیر سے بر سر اسلام شاہ انماخت اما کار گرفتہ پادشاہ پیش و چالاکي نمودہ ہر د فالب آمد و بدست خود او را بقل رسانید با لجا اسلام شاہ  
زنان نواسی خاطر چ نمودہ براہ داشتہ کہ و دانہ دی گروید چون نزدیکیہ چون بقصبہ بن رسید خبر آمد کہ کاران میسنہ را برادر و دیہایان  
پادشاہ در کابل از بردار شکست یافتہ با ستہ فاسے لک آمدہ نزدیک خیمہ گاہ پادشاہ رسیدہ است اسلام شاہ آواز خان پسر خود را  
مع مولانا عبداللہ سلطان پور سے باستقبال فرستاد و آمادہ رفتہ میرزا را آوردند چون میرزا در حضور رسید ایستادہ اسلام شاہ از روی  
روفت استخفاف او منظور داشتہ عمد اتفاق کہ حسب الایام میرزا کوک با واریہ گفت کہ قبلہ عالم مقدم نہادہ کابل مجرا سے کند و این  
لفظ سر تہ تکرار یافتہ موجب بے آبروئی میرزا گردید آخر الامر اسلام شاہ غیم قدر خاستہ بامیر زلاما قات کہ و داوخت زبانیہ تر با ش  
خفت کاران میرزا شد چون از انجا منہشت و شخ شد میرزا را نظر بند ہر اہر برد و قاپو با یافتہ از راہ گرفت و بہا کوہ سوا لک تحمل شاق  
مالا طاق پیش سلطان آدم کوکر رسید سلطان او را دستگیر کردہ بہ نزد ہمایون پادشاہ رسانید القصدہ چون اسلام شاہ در دیہ رسید  
شہرت یافت کہ ہمایون پادشاہ براسے دستگیر کردن کاران میرزا از آب سند گذشتہ با ستماع این خبر اسلام شاہ از دیہی توجہ  
لاہور گردید و نگاہان تو پناہ براسے چرا با مانک میدہ رفتہ بود و نہ بنا بر محبت براسے کشیدن ارابہ ہاے تو پناہ از میان مقرب شدہ بہر

کمان را در دهن آرم و سینه کثیر جگر رسیدن پادشاه فریاد یافت که پادشاه بعد از گرفتن کمان را از دریا سینه باز بکابل مراجعت کرد  
 اسلام شاه از آن دیدار عادت نموده بخاطر داشت که لاهور شهر سیست بزرگ و داندک فرصت تجملات پادشاهی و سامان لشکر با و  
 سپاهی بزرگ و دست از حاصل می تواند شد و طریق در آمدن از کابل همین راه است باید شهر را خراب کرده و مکتوت را که در میان راه  
 واقع و قلعه استوار کرده دوست دارا سلطنت کرده اند و آن قلعه ایست متخلف چنانکه استوار بر فراز کوه و کوه ها ستان هم بخت مجموع  
 آن قلعه آسمانی از ارتفاع بنظر نظر رگبان از یک قلعه زیاد نمی نماید و وصول لشکر بآبان قلعه مشکل و بر تقدیر و وصول بر سکنه آنجا نیست  
 پس دشوار آهسته گوارا و دوان و در و دوازده و چند آنکه خواهند میر لیکن زن آماده او پیرایه ظهور یافت چون بگوایا رسید در آنجا مقامات  
 اتفاق افتاد و محرم تاریخ شیرشاهی که او هم از آنجا نرفته است می نگار و کفر نیست و در زمان اسلام شاه پدر آید که تا مقید بود و لا باایا میزیست  
 احضار از مملکت چندان نمی کرد و بصورت افغانی صحبت مملکتان لذات جوانی رغبت داشت اسلام شاه که پاس نما هر ششیر بسیار می نمود  
 باره او را پیغام یافت از چنین مجلس و از و حاکم کرد و او شنیدیش خود بنین غلیظه متدی که دو گفت که اگر باز بر سر این کار بروی  
 بمیزر خواهی رسید و ترا خواهم سوزانید غیر کمال بی پروائی گفت که اول تو خود را از سوزن باز بران بجا از آن و با بسوزان و بر رفت  
 قلعه را بهمان روز و یازده دیگر و دانه نزدیک بمقدار اسلام شاه بهر سید و حدیث داشت که اسلام شاه سے غلیظه و سے گفت که سوختم همین  
 حالی بود یک و دوسر روز رفت سستی از دنیا بربست گویند و رشید قوانین عدالت و قواعد سلطنت اند پدربنل جبر می میداشت  
 در معاد و دست اقویا فیضی نامی رسید از نیلاب تا بنگال و در میان سرا که شیر شاه ادا شد که بود یک یک سزای دیگر تصویر نموده بهر سوزند  
 مسافران لحاظ از سر کار خویش مقرر کردند و قانون گویان برگشت برای نگاهداشت سرشت کاغذ از فقیر و طایفه و جان حالی رعایا و در میر آبادی  
 و افزونی زعامات و دیده بانی ضابطه حاصلات و گزارش یک و بهر جا اعتراض و دست ملک گیر و و جفا فارسی و مراسم مودت و نفع  
 و انتظام مدام در اقل ایام بنوعیکه ازین پدر و پسر ظهور رسیده از سلاطین گذشته هند که نشان سے و هند مدت سلطنت او شصت سال  
 و ده ماه و هشت روز

### ذکر فیروز شاه بن اسلام شاه بن شیر شاه

بعد از سلطنت اسلام شاه از کابل در دولت و ایمان سلطنت فیروز خان را که در عرصه سالی بود و بخت نشاند اسلام شاه در حیات باز و به  
 خود بی بے باک می گفت که برگ این فرزند تو بر دست می از رخسان برادرت اگر سلاطین پسر خود را میخواهی دست ازین برادر خود بردارد  
 بکناد کنی او را از میان بر دارم او جواب میداد که برادر من در دولت تو بعیش و عشرت سے گرداندا و رای پادشاهی کار نیست من یک  
 برادر دارم اگر او هم نباشد در سلطنت تو چه لذت زندگی خواهد بود و آخر آنچه اسلام شاه بنظر و درین دیده بود زن او را نیز شاد گشت  
 و پسر در روز جلوس فیروز خان بر تخت سلطنت مبارز خان مبلغ سلطنت قصد خواهر زاده خود که در اندرون حرم سرانجام عیادت  
 و آید بی بے باک آید شرارت از نا هییه عالی او دیده هر چند بخود و الحاح و گریه و ناری نمود که دست از قبل پسر من بردارد و حقوقی  
 مرا که از دست اسلام شاه گرفته ام باز بدهد و جان بخشی تو که نیند ام فراموش کن و طفل مرا به بخش کن دست او که غیر جاکو که بر دم آن  
 بی حیاسه سنگین دل قبول نکرد و فیروز شاه را با بیج ترین وجوه کشت و خسران و بیاد گرفت برای خود انداخت مدت سلطنت آن  
 طفل مظلوم سیزده روز

### ذکر سلطان محمد عادل شاه معروف بمبارز خان برادر زن اسلام شاه

سلطان محمد عادل شاه معروف بمبارز خان مدتی بن نظام خان برادر شیر شاه در سنه هجری و هشت و شصت هجری بر تخت سلطنت جلوس نمود

سکه و خطبه بنام خود کرد و سلطان محمد عادل مغلوب گشت اما در افغانه بلفظ عدلی شهرت یافت ابواب خزان کشور و مامور سلطان مغلی  
دست بپزدل اموال کشا و شمشیر خان برادر خود خواص خان را که غلام زاده شیر شاه بود و وزیر اعظم و در امر ملوک ساخت و بیون بقال سکن  
برواریه پیش او اعتبار یافت این بیون در اندیشه اش کوچه بازاریان بی کجی نمک شور فروختی بعد آن در اردوی اسلام شاه و کاخدار  
میکرد و بعد چند سالی بطلان لیل محلی مودی سرکار اسلام شاه گردید چون طالع او ادا داد که او اعتباری یافت از ممتدان گشت و در اکثر امور  
ملکی و مالی دخل یافت بعد آنکه سلطان محمد عادل پادشاه شاهیون محمد علی گردید و رفته رفته بیج مهمات ملکی و مالی با و جمع شد چنانکه  
بخطاب بخت راسه مغلوب شد بعد آن راجه کبریا حیات خطاب یافت که سلطنت از پیش برادر کچر اسم سلطنت بر عدلی بود اما کچر با بر  
جانبانی بیون قتل داشت نظم و نسق مملکت و عزل و نصب حکام و اعطای جایگزین و انتظام عساکر با اختیار او بود و فیضان در خزان شیر  
و اسلام شاه و رقبه او گویند بقیاضه و کینه میزد که تا که در از اندیشه بود سواری اسب نمیدانست و شمشیر در کمر بسته همیشه سواری  
فیض میکرد اما شجاعت و دلورس بر تیره داشت که از طرف سلطان محمد عدلی با افتخار و کینه مدعی سلطنت بود و بخت و دو جنگ نموده و مغرور  
منصور گشت و از عقل و دانش بیخبران بهره داشت که در سیر فرمانروائی و کشور کشائی آنچه از و طلبور رسیده از کوسه افغانه کس  
نکرده هیچ افغانه را بخیر و منافع خود نموده بود که احدی را مجال سر تابی و سر از خط اطاعت او بیرون بردن میسر نبود  
القصه بعد چندگاه افغانه از سلطان محمد عدلی بر گشته هر یک که بر ناسختی بنی و وزیر و خدمت عظیم بر خاست شاه محمد ترسیده و سکنده خان  
پسرش میشر روی سلطان محمد عادل گفتگو می نمود که دیار سار را گشته و خود نیز گشته شدند تاج خان برادر سلیمان کلاسی  
در دیوان خانه سلطان محمد عادل از اطاعت نموده از گویا بر کنار دریای سنگ رفت و بخت فراهم آورد و در کوسه مخالفت برافراشت  
بیون بکشایر رفته و از شکست و ادراک اسم خان سور کوهر او و بعد شکست عدلی و از بنی اعمام شیر شاه بود و مخالفت و وزیر و اکثر  
پرگشت نواحی و بی را متصرف گشت و اداری بسیاری با خود متفق گردانید عدلی تاب نیاورد و بطرف قلعه چارو رفت احمد خان سور  
که برادر زاده و داماد شیر شاه و خواهر دیگر عدلی نیز در خانه او بود خود را سلطان سکنده لقب ساخته بر سر ابراهیم خان رفت لشکر از بنی  
همداد و از سوار بود و سکنده رخا و دوز سوار داشت بتبایدات سجانی سکنده رخا غالب آمد اگر و بی را متصرف گشت و از سنده تا دیار  
گنگ تبصره او در آمد و بخیر است که شرق روی رفته مدعیان حکومت را از میان بردارد و بسبب شهرت توچه پادشاه از کابل بخت هندوستان  
ور اگر متوقف گردید بیون از جانب عدلی بکشایر و بانقد فیل نامدار و توچه پادشاه به شمار با ابراهیم خان جنگ کرده مغرور گردید و بعد  
العیان از طرف او بخت چارو رفته رفیق سلطان محمد علی کوئی نوشتش بود گردید و از پیش او بر سر محمد خان سور حاکم بنگال را که سلم مخالفت  
برافراشته حاکم چو پور و کابل و اگر بود رفت و در موضع چیر کشته و از زده کرد و سه کاپی مجاهد غلام نموده مخالف را شکست داد و محمد خان  
در زرنگار کشته شد و کاتبیون بلند سینه پذیرفت اما بنا بر تسلط سکنده بر اگر و غیره از او انیظرات با مقرون بعیوب اندیده بجانب مبارز  
بنگال را به گشت بقیه حال عدلی و بیون در ضمن سواخ ایام کبریا پادشاه گزارش خواہ یافت اکنون ذکر آمدن ہمایون پادشاه شیر بند  
و مغرور منصور شدن او بر سکنده و انقراض رشتہ سلطنت افغانه از ہند مناسب تر است مدت حکومت عدلی قریب دو سال از ابتدا

شیر شاه تا عدلی ذکر شان زود مال

ذکر آمدن ہمایون پادشاه یہ نصیر ہند وستان و ظفر یا فتن بر افغانہ و رحلت نمودن ازین جهان -  
چون ہمایون در کابل شنید کہ در ہندوستان ہر قلمیے از اقطار افغانہ کواسے حکومت برافراشته دم استیلا میں نہ و ملوک کو  
شدہ نہضت تبخیر این مملکت میں مصلحت دید و در سہ ہند و شست و دو ہجرت نعم خان را حکومت و حراست کابل گذار شدہ

بطرف ہندوستان نہضت نمود روز سے کہ میخواست روانہ شود دیوان حضرت حافظ شیرازی کہ سبب شدہ سنان الغیب و سرورش  
بے غیب است طلبیدہ اتفاق نمود و باین بیت بفرست عیبت دولت ازین ہمایوں طلب و سیایہ ادبہ از انکہ از رخ دفرغ شمع  
ہست بنودہ شاہزادہ محمد اکبر را ہوا گرفتہ با سہ ہزار سوار بہراہ کھوپہ روانہ شدہ و کوچ بکوچ قطع مسافت نمودہ بلا ہور رسیدہ اخافہ آنجا  
باستماع حدیث مسعودت مرکب ہمایوں نے پراگندہ شدند و لاہور بے جنگ تفرقت اولیاسے دولت ہمایوں در آمد بعد رسیدن بلا ہور  
افواج قاہرہ بسر کر وگی ہیرام خان خانخانان بجانب جالندھر و غیرہ متین فرمود و در تہہ دران نواحی جنگ در میان آمد و خانخانان  
منظور و منظور گردید ہون خانخانان از دریای ستلج عبور نمودہ در حوالی ابھنی وارہ بطور شب خون براخانہ رنجیت و جنگی فہم نمودہ تیار  
الہی اخافہ را شکست و داخل واسپ و دیگرہ سبب بدست ہماران از فرزند آمد خانخانان بدین فتح و سر نہ رسید درین وقت سلطان  
سکندر را زانستماع خبر غائبہ منصور و شکست یافتن نوکران خود از اگر کوچ کہ وہ با ہشتاد ہزار سوار و فیل و توپجا و بسیار ورنزدیک  
سہرہ آمد و در فک خود خند تی کندہ مستکاران زانست خانخانان شہر را کھلم کردہ و بمقدور در واقعہ سے کوشیدہ و عارضین متضمن رویداد  
ہمایوں نگاہستہ ستہ مای قدم او نمود و ہمایوں با وجود عارضہ توجہ از لاہور نہضت فرمودہ بعد قطع مراحط و سہرہ نزول اقبال  
فرمودہ و صوف پکار آراستہ بمقابل غنیمت کائنات معنائش شکر او بود و شکستہ ہزار و جنگ توپ و تفنگ در میان سے آہستہ چل و  
دور شراقتیم دادہ بر سر فوج فوج غنائت رنجیت بتائیدہ و فقرت از دے فتح و ظفر نصیب اولیاسے دولت ہمایوں نے گردیدہ شکست  
براخانہ افتاد و سکند را زبان مکر بر آمدہ روی فرار کردہ و سوا لک گزاشتہ بقلعہ مانکوٹ اقامت و تیرہ ہمایوں شاہ ابوالحسن  
با ہشتاد گران از سہرہ بجانب لاہور متضمن نمودہ فرمود کہ اگر سکندر از کوہ بر آید ما خود او تاید و نیز مہات ولایت پنجاب را تمشیت وہ  
و خود فتح و غیرہ سے از سہرہ روانہ شدہ بار اسلطنہ دہلی نزول اجلال فرمود و از سہرہ نو اکثر بلا ہند وستان بقیعہ تعریف او دل  
اگرانے کہ درین مہم مصدر تر دوات شایستہ شدہ بود و دنیا گیر سے لائقہ سرفراز سے یافتہ و سکہ خطبہ بنام ہمایوں را گنج گردیدہ آب رشتہ  
در جو اوجہت خفہ بیدار شدہ بنگیا کشاد یافت و خستگیاں عدا داپذیرت بقیہ این سال بیش و عشرت و در وال ملک و دلی گزراہند درین  
اثناء ہر رسید کہ سلطان سکندر از کوہستان بر آمدہ بر پرگناٹ پنجاب دست تعریف و راز کرد و تا پرگناٹ ہمار سے و پشاور شروع تفصیل  
مال نمودہ شاہ ابوالحسن از محبت کہ با سپاہ ہراہی ملوک تا پنجہرا داشت مدافو غنیمت از دست او سراجام نتوانست شد ہمایوں  
تقریر اینستہ نمودہ براسے رفیع این شورش شاہزادہ کامگار فرزندہ اختر محمد اکبر را با ہیرام خان خانخانان روانہ فرمود و حکام رخصت  
انواع اطاف پدر سے نسبت بخال شاہزادہ مصروف داشتہ این قطعہ بر زبان آورد و ابیاست چرسفے چون تواند رود و نامندہ  
چرا و روشن پناشد چشم خانم بہر کار سے زبردان یاریت باوہ زمر و ملک بر خور واریت باوہ شاہزادہ جوان محبت خود رخصت  
حضور قطع مراحط نمودہ در قعبہ کلا نور نزول اجلال فرمود سکندر از آوازہ انہماض مرکب منصور دست از تصرف باز کشیدہ و در قلعہ  
مانکوٹ داخل و بود و رخصت متضمن گردیدہ

دور حلیت ہمایوں بادشاہ

چون اتفاقاً حاضر آن فرید کار و ممکنات را روز سے چند روزہ تیار سے کار لے کر نایب ہرہ از وجود دادہ ہر آ آخرت طلبیدہ اندہ ہمایوں  
ہم زمان زندگے ہیرا آمد با علم نجوم و معرفت کہ کب شوقے داشت روزیکہ قلعہ ملوہ مسائی زہرہ بود وقت شام یوم وین آن کو کتب  
بر بالاسے سقف کتاب خانہ برآمد و محظہ ایستادہ ارادہ فرود آمدن نمود و نوزد شروع باگ نماز کرد و تنظیم از ان برزیتہ دوم ارادہ  
شستن کرد و رجات زنیہ از شدت صفا غفران سے داشت سر عفا غفرید و ہمایوں بسر و آمدہ غلطان غلطان بر زمین رسید و غلطان



و مفاسل کو نہ شد و وزیر بخشی بشقہ راست رسیدہ بہ پیشانی بخت سرچنہ اطباء و کما بمجاہد پر دانستند تا مدہ بران مرتب نگردید  
 باذخر و اسحق را لیک اجابت گفتہ بایم ہائے خرامید نقش او در گلد و کمرے مخرالدین قیفا و خون گردید و عمارت  
 مائے بر و احداث یافتہ اکنون بزبان حال داستان جبریت بخواند شعورے عمر و در تاریخ وفات او اگرچہ اشار بسیار گفتہ و او سخن در  
 وادہ اندام این قطعہ تا در افتادہ و بیست

بسیار پادشاہ آن شاہ عادل	کوفتیش خاص او بر عام افتاد	بنائے دولتش چون یافت وقت
اساس عمرش از انجام افتاد	چو خورشید بہان تاب از بلندے	بہ پایان در غار شام افتاد
چنان تاریک شد و چشم مردم	خلل در کار خاص و عام افتاد	قضا از مہرہ تاریک رخسار

ہمایون بادشاہ از بایام افتادہ مدت سلطنت و مرتبہ اول و سال در شہر دوم وادہ

ذکر ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ بن ہمایون پادشاہ

اگرچہ احوال عجائب استمال آن بادشاہ قوی اقبال مجربان سوانح ایام شمل خواجه عظامی قزوینی در تاریخ اکبر شاہی و خواجہ نظام الدین  
 در طبقات اکبری شیخ عبد القادر بدائی و شیخ الحداد و شیخ فرید غلط بہر لغت خان و شیخ ابوالفضل بن مبارک و محمد شریف متذکران و رتبا  
 چنانکہ بعضی گفتہ است یادگار گذارشتہ خصوص مجموعہ فضائل صورت و منی شیخ ابوالفضل بن مبارک بمعنی الاصل ہندی را و اورا نشان داد  
 شغل بہرہ و فترت مضن حالات و واقعات آن پادشاہ والا جاہ و کمال شج و بسط و احوال بزرگان سلسلہ تیموریہ از پدر اکبر تا حضرت ابوال  
 علیہ السلام باجمال مناسب تجریم در آورده کتابے موسوم بکبر نامہ درست نمود و دفتر موسوم را با تئین اکبری مسمی گردانیدہ و نصف و فتر اول  
 متضمن احوال نیاکان اکبرے و نصف آخرش محتوی جلوس اکبر یا درنگ بہان ہائے و واقعات ہندہ سالکہ بالوکران خود بخاربات  
 نمودہ آنا را گوشمال و اجبی و او و دفتر دوم مشورہ تہذیب ولایت مالوہ و گجرات و دکن و بیگلار و او و مہ و کشمیر و بہک و دکن و قندھار و بہان پور  
 و غاندیس و ممالک دیگر و دستبہ حال و فرمان پذیری حکام آن ولایات و واقعات از ابتدا سہ سال تبہیم نہایت سال چہس و دوم  
 جلوس احوال بنجاہ و پنج سالہ اکبر و دفتر سوم کہ سہ تا تئین اکبری سست شمل خصوصیات عقائد و فتاویا و قواعد پادشاہ و جلوس صوبہ  
 بلوچہ وستان باقیمد و در ارضی و جمع آمانا و سامی اصناف طائران و بہرہ یا بان از سرکار پادشاہی حمد و ثنایان و ریاضت کیشان آن  
 عصر و تفصیل مزار و تہجد و عابد بلوچہ و دار با بنوہ موساز و پیشہ و ران ہنر پر یاز و ترفین اوضاع و اطوار ہند وستان و آئین وادیان ہند یا بان  
 و عقائد و وقایع کتب و علوم نمودہ و حق این کتاب متضمن فوائد بسیار است بشرط تصحیح و توضیح مطالبش باین حال حاجت بد کہ احوال اکبریت امان  
 انتظام سلسلہ ذکر سلاطین سلف مغربی از غلامہ و واقعات غلطہ القیہ تفسیر و آورده و منتظران قانع و اجارہ مارا در مقامی ساز کہ آمدہ آدہ القیہ تفسیر  
 ہمایون پادشاہ سہ زندگانی در غرہ آن جانی جولان وادشاہزادہ محمد اکبر باستبہال سکندر از قلدان کوٹ برآمدہ و بطرت لاہور آتش از خود  
 بود و لشکر گردان در لوہ پنجاب بقصد بہ کلانور بود چون این واقعات ناگزیر باور رسید بقصد قدیم راسم تہذیب و نصف السنار روز جمہ سوم ربیع الثانی  
 سہ ہفتہ و شصت و سہ ہجریہ اورنگ سلطنت را بفرقہ دم خود ماند با بلی مجیدہ و ان یام عکبر پادشاہ سیزدہ سال شہت ماہ و پست و شہت روز  
 بود ویرام خان قاتقان جہ الملک وکیل اعلیٰ گشت کہ در بدل و نقد ہمت و فنی و بیطامالات و رقبہ اعتبار و کف اختیار او بار گشت ہما انجام لوازم شہن  
 جلوس براسہ قطع و قس سکندر از کلانور منتست نمودہ کوٹ کوچ کوچ یا بان قلدان کوٹ رسید بنابر رسیدن برسات ویدکہ تبریکہ تہستانی باستانی پیش فرود  
 مراعات حال سپاہ منظور فرمودہ و الفرام ابن ہم چند روز بوقت داشت و از انجام اودت نمودہ و عدو جالندھر منزل از نزدی

در بیان آمدن ہمایون بقبال بقصد بخار بہ اکبر و دستگیر گردیدن او و قتل رسیدن

چون ہیون کہ چند سالہ دربار علی سلطان محمد مدلی بود یا براسم خان سور و باستان محمد حاکم جنگل و دیگر فاخته که هر یک دعوی پاوشا ہے  
 و بر بعضی از بلاد تسلط داشت محاربات نمود و ظفر یافت و در اندک مدتی کارنامہ بشیور رسانیده لوای اسکندربا فراشت با سماع خبر در محال  
 بمایون انتزع سلطنت از دست اکبر و با جماع او اسان شمرده عدنی را در چند گذارشته غایب مگر و در بی گروید چون با گره رسید با سکندر خان  
 و تباخان گنگ و دیگر ابراسے پاوشا ہی مصافحہ سہلی داده اگر و متصرف گشت و انداختا بدلیسی و دلاوری تمام و در بی سیدہ تری بیگ  
 راج و دیگر لاری پاوشا ہی بانک جنگ از پیش روی خود بادشہ گزیانید و با جماع هزار سوار و ہنزہ و پانسہ فیل و چنار و دیگر توپ کمان و پانسہ  
 مغرب زن و دیگر توپ فاختہ گران پاسے ثبات و استقلال در دہلی افشرد این خبر در مقام جالندہر بعرض اکبر رسید چون دانش بزرگانہ و دیگر  
 خود ساسے عنایت یزدی داشت با سماع این خبر ہم سکندر لغوی داشتہ فہمیدہ استیصال ہیون بقابل منہض فرمود لاری پاوشا ہی در کابل  
 وجواب حسب الطالب حاضر شدہ لغوی بیگ خان کزانیون شکست یافتہ بود و ریاضت سہروردی بجا رست رسید برام خان خانان کہ  
 بنا بر بخشی وجود ادنی خواست درین ساختہ او را سبک دانستہ بمنزل خود برد و تفسیر قرار از بقابل را و اثبات نمودہ لقب رسانید و بر عرض  
 اکبر رسانید کہ بہریت امر و فتح ہیون از قاضی تری بیگ خان روی داد و کشتن او را یی عبرت و دیگران صلاح دولت بود اکبر بہو تباری استیصال  
 وقت انما از خود فریزی در روی او تبار و در وازانما تو چہ پیشتر گشتہ بیٹے از عساکر مشہورہ ہر کہ کی سکندر خان او را بکسہرسم منتقل و ستوری یافت  
 کہ چہ کہ وہ پیشتر ہر رفتہ باشد ہیون کزانیون بہریت امر و فتح مگر و دہلی خیرہ و دیار تر شہرہ بود با سماع منہض اکبر از دہلی روانہ گشت و توپ خانہ  
 را بغیر و فرود پیشتر از خود در حوالے پاسے بیت فرستاد و در کابل مناسبت نصب کردہ آدوہ پیکار باشد فوج اکبر کہ ہرسم منتقل  
 متعین شدہ بود حصار مت نمودہ تو چنانہ از دست فوج ہیون انتزع نمودہ بقا بوسے خود روانہ و در وازان امر و حویب دل شکنی بقابل  
 لشکر بقابل کہ دید بہرین انما تون دل قوی داشتہ پاسے پت رسید و ہنگام کارزار کرم ساخت فوج منتقل با قبیل پاوشا ہے  
 منتظر گشتہ پاسے ثبات افشرد و باداران قوی دل چون شیران زنجیر گسل از طرفین داد و مرا گئی دادند آثار غلبہ از فوج ہیون بدو رسیدہ  
 بر فوج پاوشا ہی شکست افتاد و اگر سہ راہ فرار میو دہ ہیون از ہوج فیل سربہ آوردہ و صمد و جماع فوج خود و توپ فزایان گریو  
 چون خواہش یزدی سہ استیلا بے اکبر و اولاد او بر ملا و ہند رفتہ ہو قضا را بر سہ از شکست کی از اولاد و لان ملک کہ در وقت پای استقلال  
 فشرودہ داشت جتہ در حد و چشم ہیون نشست و از کاسہ سر او در گذشت و از غایت در و سر خود بہر یک گداشت ہما میان ہوج را خالی  
 دیدہ راہ فرار در کمال اضطراب میو دہ شکست ہذا از فتح بر لشکر و افتادہ اساکر پاوشا ہی کہ مغلوب گشتہ سربہر حال بود مبادا و این عہد فیہ  
 عطفت عثمان نمودہ ہما راج اسباب و اسلحہ و فیل لشکر فہم پر یافت ناگمان شاہ فلی خان نزدیک فیل کہ ہاں ہیون چنان  
 افتادہ بود رسیدہ خواست کہ فیلیان را کشتہ فیل را کہ با ساز فقرہ بود بہرست آمد و فیلیان از ہم جان امان طلبیدہ ہیون را در حوضہ  
 فیل نشان داد شاہ قلیخان ازین بشارت شادمان شدہ فیلیان با ہر بانے نمود و آن فیل را با فیلان دیگر گرفتہ روانہ حضور گردید  
 لایات خاص اکبر سہ از سوا سکند و نہ کوچ فرمودہ ہنوز بہ لشکر منتقلانہ پیوستہ بود کہ فوج و ظفر بر من رسید و ہوا از زمانے  
 شاہ قلیخان ہیون مادست برگردن بیتہ حاضر گرد و ہیون بنا بر فقرہا سہ متواترہ کہ ہر افواج و روساے افغانیہ یافتہ بود  
 ہما ریت خیر گے و دیگر سہ داشت و با سبکبار سہ گفت کہ ہر گاہ بر چنین لشکر ہا سہ بیکران افغان مظفر با شہم این پاوشا  
 خود سال باین قلت لشکر کجا تاب متا دست توانا در و دخت و او باعث زوال واد بار و گشت ہذا بد نش در حضور ہر چہ  
 از و سخن پدید ہوا بواو نخواستہ بیٹے زما انما سہ نمودن کہ پاوشا بہرست خود بقیدہ آفتاب قصد غزا و غنیمت ثواب  
 آن شیر سہ بر اماند از و اکبر جواب داد کہ تیغ بخون اسیر سہ آلودن از آئین مرد سہ نیست ہر ام خان پاس

ہر نے پادشاہ کو درہم برسنے سے سب سے بڑا حاجت تھی شاہ نے راجن ہر کس آلودن و توشین و اشارت کن بخشے یا بپرو  
 این گفت و بیش دست نو. بعض مقام خون آشام تن اور از بار سربک ساخت سرو کجاہل و تش بدہے فرستاد و برداشتند  
 ہذا نقل ہیون باسجیل روانہ شدہ در دارالملک دہلی نزل اقبال فرمود و جن شادمانے ترتیب دادہ بر سریر تاجانہ  
 چند و جلوس کو در درخام آردن پراگندگیہا سے امور سلطنت تقید و مزید سواد و عظم ہندوستان از فروخ مہلت شاہ  
 و نفی تازہ پذیرفت امرائے کوشہ ترددات نمایان و عمارات شایان شدہ بود و خطاب لائق و جاگیر مناسب سر فرزند  
 براسے انتظام اطراف ممالک دستور سے یافتہ مولانا ناصر الملک عرف پیرخان لنبط ولایت بیوات تہین گشتہ پد بیون را کہید  
 ہشتاد سال بود از قصبہ ریواڑ سے مسکن او بدست آورد و رہنمائے دین اسلام کو و اجواب داد کہ ہشتاد سال عمر گرانمایہ درین کیش  
 بسر بردہ بتین خود آفریدگار را پرستش نمودہ ام اکنون دی بیش نیست چگونہ ترک دین خود نمودہ اختیار دین دیگر نایم ناصر الملک  
 جواب آن زبان شیر دادہ بیچارہ را از ہم گذرانیدہ

### در بیان فتح مانکوٹ و اخراج سلطان سکندر و اقطع سرشتہ افغانان

چون بمرض اکبر رسید کہ سلطان سکندر از کوہستان برآمدہ در پنجاب شروع بشورش و تحقیر مال بیش پرکشت نمودہ و ران و بازفتہ  
 بر پاست فتح و قلع او ضرر و دانستہ از دارالملک دہلی بہت پنجاب تخت نمود و بعد قلع مراحل در قصبہ دہلی سے کہ اکنون منور پور  
 مشہور است نزل اقبال نمود راجہ رام چند زبان نگر کوٹ و دیگر راجا و ران کوہستان بملازمت رسیدہ کہ خدمت بر بستند  
 و ران وقت اکبر از کتاب پنجاب حافظ شیراز رحمہ اللہ سے تعلق دل نمود این سیت بر آمد عیبت سکندر را سنے بخشند آبلے  
 بزور و زمینیت این کارہ ازین بشارت خوشوقت شدہ و متوجہ پیشتر شدہ و پایان قلعہ ان کوٹ کہ سلطان سکندر و ران آن  
 اختصن بودند دل نمودہ و محاصرہ فرمود جنگ فتنک بیان آمد سلطان سکندر باستماع خبر گشتہ شدن ہیون بقال و فتح عساکر اقبال  
 آگست خاطر و شکستہ مال بود و در نیلا شہید کہ عدسے کو در نواسے چنارہ گدہ اقامت داشت خضر خان ولد سلطان محمد خان سورگر  
 و خطبہ بنام خود کرد و سلطان ہما در خطاب خود مقرر نمودہ بان مقام خون پدر خویش کو در جنگ ہیون گشتہ شدہ بود با عدسے جنگ کرد  
 غالب آمد و عدسے و رزم گاہ گشتہ شد سکندر را دراک چنین اخبار را فغانہ را عار سے از اقبال شمرود بیدست و پاگردید و غمان جمہ  
 از دست دادہ زبان تجو و انکسار برکشود و اسد فغانو کی کی از بند حاسے و رگاہ و الا جاہ دست گرفتہ مراد حضور رساند سبلا التماس  
 امیر شمس الدین محمد اکمل خان و مولانا ناصر الملک براسے اطمینان خاطر او آور و نش در حضور رخصت یافتند سکندر فرستادہ ہمارا  
 یا غراز و ریافتہ التماس نمود کہ بعد رخصت غنیمت غنیمت شدہ ام روسے آن ندانم کہ در حضور رسیدہ عذر خواہی نایم بالفعل پس خود را  
 بہت خاک رتبہ میفرستیم چون چہ گاہ خود ہم پنجاب والا رسیدہ تاحیدہ سای عبودیت خواہم شد التماس او در حضور با حاجت ترقول گشت و  
 حکم شد کہ سکندر بطرف پٹنہ رفتہ آن ولایت را از افغانان برآوردہ متعرف شود و پسرش در حضور والا رسیدہ خدمت بجار و سلطان  
 سکندر پس خود را بدرگاہ فرستادہ بہت پٹنہ رفت و بعد دو سال در ہمان حد و مسافر ملک نیستی گردید و در شروع سال دوم از ملک  
 فتح قلعہ ان کوٹ و اخراج سکندر و افغانی شوب فون ملک پنجاب صورت گرفت۔

### در بیان بی اختہالی ہای بیلیم خان و انجام سرو اقبال او

چون اکبر پادشاہ بمقام ضلع عمر در امور حیان بانی کتر اشتغال سے در زند و سرا انجام مہمات ماسے و ملی بہرام خان خانقاہان  
 از عمد ہمایون پادشاہ منوفس بود و اقتدار و شوکت خان خانان از مرتبہ لو کہ سے و وجہ و کالت و امیر الامرائی و مگد غمت دست تفر

اور بیج کار خانجات و تمامی معاملات جوئے قوی گشت کہ بالا از اذن مقصور نیست مستی و دولت و اقتدار در آرد و مثل پیرخان  
کسے را مغلوب و سلب و انقل گردانید و بیجے امور نالائقی از دلبند و پیوست از حد آنکہ باقتضای شیم شرکی مناصب عالیہ جایگزین  
آبادان سیر حاصل براسی رفتاری خود گرفتہ پانچہاے پادشاهی سلوک ہاے ناپسندیدہ می نمود و اکبر را در رسال تصور نمود و طلبہ  
خضر بر خافان و ظلم اور بجا نیانی بزر عقل و بازو سے خوب انت انت از گشتا سے و بے باکے ہاے عظمت او آنکہ تروی بیگ خان  
را کہ از امر اسے کبار بود بے حکم کبر قبض رسانید و مصاحب بیگ را کہ از ملازمان دالابو نیز بے اطلاع اگر گشت و مولانا نام الملک  
را کہ از دانشگان او بود و بنا بر خدات پسندیدہ مورد عنایات اگر گشت مقبول بارگاہ بود و موزول منسوب کردہ روانہ بکتاب اللہ کرد و این چنین کثرت  
خلصان اکبر سے درشت پیش می آمد و در سے قلی از نیلئے سرکار والایب اختیار فیلیان بر قیل بیرام خان و ویدہ فیلیان اورا  
گشت خان مراعات ادب ملحوظ نہ داشتہ فیلیان پادشاهی را بقیل رسانید و نیز روز سے بیرام خان در گشتے نشسته سیر و دیای تہنا نمود  
یکے از فیلیان سے سرکار دالاد رجوش و خردش مستی بدربار آمد و در گشتے آغاز کرد و چون گشتی نزدیک رسید فیلیان بجا نہ گشتی دو بار گچ  
فیلیان آن قیل را بزرگداشتہ آقا بیرام خان از این حرکت و اہم از طرف اکبر ہم رسیدہ آذر و در خاطر گشت اکبر باستماع  
این احوال فیلیان را البتہ نزد خان خانان فرستاد و اظهار غایاست بسیار فرمود چون ایام ادبار از نزدیک رسیدہ بود و پاس ادب  
تا دہشت را از دست دادہ فیلیان بگیناہ را بنا حق گشت ہا ازین قیل اکثر بار مصدر بے ادبے ہاگردید از صنوع چنین امور غیر متعین  
مزاج اکبر متاخذت و ترک مدار نمود و در تہمید مافدا افتاد و بعد از آنکہ زانے پانچہاے از امر اہم ہا نہ شکار از اگر ہر آمدہ و در ملی  
رسید و شہاب الدین احمد خان صوبہ زار و ملی این را از سر بستہ و در میان آورد و فرمین مطالعہ ہا مراے کہ در اطراف بود و اصداد  
یا فت متعین آنکہ خاطر اقدس از بیرام خان متغیر گشتہ قمیشت امور سلطنت بر زمیت ہمت خود گرفتہ ایم ہر کس ارادہ بندگے  
وارد و بدر گاہ آمدہ حاضر شود و سر شمس الدین محمد خان انکہ را از سہرند طلب داشتہ علم و تقارہ و متن طبع و منصب بیرام خان با محبت  
فرمود اکثر از اطراف آمدہ حاضر شدند و امر ایکہ نزد بیرام خان بودند نیز از وجہا شدہ و در حضور رسیدند بیرام خان باستماع انہ  
بجز دنیا زیار بسیار و نمازیہ پیش از نوشت اکبر جواب داد و ادب او در حضور مناسب نیست بہتر آنکہ روانہ کردہ مخفی شود و بعد از ان کہ مراتب  
نماید مورد و الطاف خواہ شد بیرام خان چون رخصت سفر مجاز یافت از اگر ہر آمدہ ہمد رسیدن در میوات پس سلطان سکند از خان  
را غارت خان سور را کہ با او بود و نہ رخصت کرد و گویند کہ وقت رخصت ایستائے کہ در مالک محمودہ خلل اندازند و خود ارادہ پنجاب  
نمود و اکبر باستماع ان خبر فرمانے متعین مواظب پسندیدہ اصداد فرمود بیرام خان باغوائے فتنہ پر دازان و حسب جاہ و قوت  
بمخت اختار یکہ داشت در بیگانہ رفت و چند گاہ پیش راے کلیان ل زمیندار آنجا آسودہ بہت پنجاب روے آورد و پردہ  
از روے کار برداشتہ بنی مرچ دزدیدہ ہا ہمند و شمارہ و پنجاب رسید اکبر شمس الدین محمد خان انکہ را بار اسے و دیگر بوقت  
و متعین فرمود و خود نیز در بے اواز و بے نصفت نمود انکہ خان گرم چہت شتافتہ و رسید و در میان در بے سنج و بیادہ و حوالے  
موضع کو ماحد تاج پر گنہ دار و ک تلابغے عسکری اتفاق افتادہ ہا کہ بیخیم روے واد بیرام خان غالب آمدہ بر لشکر پادشاهی حملہ  
آورد و چون زمین شالی نار و گل و لاسے بسیار بود ہاے لشکر بیرام خان در گل و در رفت و لشکر بیان انکہ خان حال مخالفان بنویس  
ویدہ اکثر سے وایتہ تہر و خند و بسیار سے را عفت تیخ بدربار نمود و نہ دہنے را اسیر گرفتہ بیرام خان بمشاہدہ این احوال تاب نہ آورد  
نہیز گشت و در پناہ را بگینش زمیندار و مار لپور کردہ و سواکک ماقتست رفتہ و تلواریہ اقامت در زید خبر این فتح و منزل  
اسر نہ عرض اکبر رسید پادشاہ ہمداد انکہ این نوید بہلاور شریف بردہ بود چند روز از انجا مراجعت نمود و در حوالے سکوارہ نزول

اقبال فرمود کو سب بیان چوم آورده بد جنگ بسیار رو بهزیمت نهادند پیرام خان چون صورت او بار در آنجا احوال خود مشاہد کرد و  
 اندر تقصیرات و ذنابت بسیار بخشنود پادشاہ مرد من داشت داشت خانو که ممتد سے از حضور آید و دست مرا گرفته بآستان والا خان  
 سازد و الا مولانا عبداللہ سلطان چور سے المشہور مجید دم الملک بعد آن منم خان متین شدند فرستادہا با انواع دلاسا و دلہی پیرام خان  
 را آوردہ رویاک و در گردن انداختہ حاضر کرد و غافل و غافل رسیدہ گریہ بسیار کرد و اکبر از روی غایت رویاک از گردنش دور نمودہ  
 بدستور سابق حکم نشستن کرد و در آخر مجلس بخوشنود سے رخصت سفر مجاز داد بعد اتمام این مهم رایات عالی متوجہ دہلی و پیرام خان  
 روانہ مکہ منظر کردید این مقدمہ در سال ششم جلوس روی داد القصرہ پیرام خان بقطع مسافت در شہر تین از مسافتات احمد آباد  
 گجرات رسیدہ روز سے چند برابر رخ ماندگی مقام نمود مبارک خان نام سے افغان لوحالی کہ پدرش در جنگ ماجھی وائرہ کہ افغانان  
 را با پیرام خان در رقابت بہاول پادشاہ روی دادہ بود کشتہ شدہ نزد موسی خان واکم آنجا قیام داشت با تمام خون پدر خود قصد  
 پیرام خان بنماظر آورد و اتفاقاً روز سے پیرام خان بسیر کرلابے بزرگ کہ در میان آن نشینی بود کشتہ شدہ رفت ہنگام مراجعت  
 چون از کشتی برآمد مبارک خان مذکور با چہل افغان و دیگر رسیدہ چنان نمود کہ بقصد ملاقات میر و وہیں کہ نزدیک رسید چنان جہد و کوشش  
 پیرام خان زد کہ از سینہ برآمد و دیگر سے ششیر زدہ کارش تمام کرد چہی از فقرہ اقبال خونے اورا کہ در جہ شہادت یافتہ بود بر دست  
 در حوالے مقبرہ شیخ نظام الدین ہماک سپرد و بدین ازان اتخافش بشہر مقدس رسید شاعری این رباعی در تاریخ شہادت او کتبہ رباعی  
 پیرام بطول کبر چون بہت احرام بن رسیدہ کعبہ کارا کشت تمام بن تاریخ وفات او کتبہ از غزل بگفتا کہ شہید شد محمد پیرام بن میرزا عبدالعزیز  
 پسر پیرام خان کہ سالہ بود در حضور اقدس رسیدہ مورد الطاف گشت اکبر دست نوازش بفرق او گذاشتہ خطاب میرزا غانی ی خاں  
 چون پس رشتہ تمیز رسید و مصدر خدمت پسندیدہ گردید خطاب فرزند بر خور دار خان خانان سپہ سالار و منصب پنج ہزاری کہ در آن  
 زمان زیادہ ازان منصب و خطاب نبود سرعت برافراخت چنانچہ فتح ولایت گجرات و طبرستان و کن او کردہ بعد فوت راجہ توکل قلم نشین  
 امور وزارت اعلیٰ با و قلم یافت و خان خانانی کہ مجوز سنے و لطافت طبع و بہت عالی و شجاعت فطری و جودہای نمایان در ہندوستان  
 شہرت دار وہیں خان خانان است القصرہ چون پیرام خان از میان رفت اکبر بنفس خود در انجام مہم سلطنت و جہان داری و قلع و قمع  
 مخالفان و عا و عا سے متوجہ شد

### در بیان تشخیر ولایت مالوہ

چون باز بہادر در لشجاعت خان المشہور و شجاع دل خان افغان کہ از امر اسے شیر شاہ سے بود و ولایت مالوہ حکومت باستقلال داشت  
 از سنے سے و جوانی سے مستلزمات نفسانے و صحبت زنان و مجالست اسوان بسر برد سے و بسیار سے از انات صاحب جمال و لہران  
 باغچہ دولی فراہم آوردہ اوقات در شہتات نفس گذاریدہ سے از جملہ اہنار و پستی نام مشوقہ داشت کہ از آوازہ حسن نند و جمال و خلل  
 بالامال بود و نظم بخندہ از ثریا نور میر بخت ہنگام از خدمتہ بر شہر میر بخت ہنگام از رخ از شک داشتہ بنگر خدہ آشیان زانے باشہ  
 اکمل ترکش از لہر زانہ زہرہ گانہ بر چکر ہما و ناوک اندازیدہ و غلغش از تبسم و شکر مریدہ و ہانش در حکم شکر آمیزہ بنہر مرغ  
 کس پیدا نکردہ و کہ رویش میدو شہید نکردہ و باغز بہادر نقد دل و جان و محبتش فدا کردہ کہ خنار دام عشق او کشتہ بود و غمشای  
 بے نظیر و سرودنہ زبان ہند سے سے بہت نام خود و روپ سے رایجا سے آورد و شبان روز با ستمائ فند و سر و اوقات عزیز را  
 ضایع نمود و در غرب ہما ہم حج و شام گذرانیدہ روز از شب نئے شناخت و اوقات حیات را با بایست مصرف می ساخت بہت  
 بناسے دولت خود آن کسے را بکندہ کشتام سے خود و مسجد خواب کندہ چون بدستے ہاسے او پر آگد گیا سے ولایت

عرض اکبر رسید مکار مفور و دیگر کنگه ادهم خان بنا بر استیصال آن بدآل تسخیر ولایت مالوه متین فرمود ادهم خان بدست را تسلیم  
 در حواله شهر ساگر پور کرد و دارالایاله ادب و رسید باز بهادر که تخلصت و بدستی زندگانی میکرد و دستے مطلع گردید که جوش فیروزی شهر دارا را  
 گردنایا چار صغوفت آراسته آداده پیکار کردید و ماندک زد و خود دماه فرار گرفت ادهم خان بدست اوشهر در آداده لبراهم آوردن و فرایان  
 و دقان گرم کرد و در خصوص و برهم رسانیدن زمان سرانیده و رقاصه گرم ترگشت بدبضی نقد و جنس و بدست آوردن اکثر زنان کسان را  
 بجهت دجوی روپ متی برگاشت چون باز بهادر در شکام انوار کسان خود را برای قتل در نما میجوید خود برسم هندوستان کرد و بیان  
 حوادث غلیظ عورات را بدست میدرخ میگذرانند و آنرا جوهری مانند فرستاده بود و آن سنگین و لایق و بدش را اکثر پری یکباران را از هم گزاشته  
 خون میگذاشتان چند را فاک رنجیده بودند و نسبت بقتل روپ متی رسید و طلبه بی باک زخمی چند با دهم زده هنوز کارش تمام نکرده بودند  
 که لشکر هندو در رسید و آنها را آن قدر فرصت نشد که کار روپ متی با تمام رسانند و ادهم پیش ادهم خان حاضر آورد و دقان خیمه کار  
 التماس نمود که زخم ماسه کار سے دارم با فضل مرا در خانه شخصی نگاه دارند بعد به شدن بخدمت حاضر میتوانم شد ادهم خان او را در خانه  
 شیخ عزیمت روپ متی که بقوی دران و بدستور بود و گزاشت روپ متی و عورات در ویش بسر برده و مانج خود نمود تا آنکه به شد لیکن خیم  
 خزان باز بهادر کرد و ویش بود و پنی شد مصروع زخم بجران نشود و به زمر او ای حکیم ادهم خان از غایت شوق پیوسته خبر او میگرفت چون  
 روپ متی صحت یافته غسل نمود و جای غرضه نماز التماس مشک و غیر و کافور و دیگر خوشبوهای نمود تا خود را آراسته و تظلم کرده  
 خدمت شتاب ادهم خان که فرستاده ادب و فی القور با خوش بویهای مطلوبه کافور را هم چون خواست بودند فرستاد و در ایامی حقوق بازمبار  
 یک کن دست کافور خورده و چهار بر سر کشیده چنان خوابید که دیگر بیدار نگردید ایست زن آتش عشق بیش سوزد و خاشاک صنیع پیش سوز  
 خوش آنکه با عشق جان داده و عشق است که جان با تو توان داد

### ذکر احوال سلاطین مالوه

بهتر صدان اخبار پوشیده نماند که بلاد مالوه کیست و وسیع و ولایتست فزاح و با و همه وقت حکام ترسے شان و دقان و دیار بود و اند  
 و در اجاسے کبار و درایان نامدار مثل راجه کیراجیت و راجه بوج و اشال و کاک که تا حال حکایات عجیب و اوصاف حمیده آنها بر زبان  
 عالیان جاریست بگومت آن ولایت نام و نشان شایان گذاشته اند و از زمان سلطان محمود غزنوی که هندو را اسلام دران و باز شد  
 از سلاطین دلی سلطان غیاث الدین بلبن بران استیلا یافته از آن زمان و تصرف سلاطین دلی و آداده چون سلطان محمد شاه بن  
 سلطان فیروز شاه جیسے ماکر دایام ادب و بارش رفاقت و بهر لای که ده بودند بدجلوس برادر کج جابانه رعیایت کرده چهار کس راجه  
 ولایت داد و دقان چهار کس بسلطنت رسیدند اعظم مایان نضر خان بکوات و نضر خان بکوات و دیبال پور و خواجہ سرور و خواجہ جهان نضر خان  
 سلطان الشرف یافته بود و بوجو پور و دلاور خان با ملوه از ابتدا سے ستم و تقصیر و خود و شش مجر سے دلاور خان بگومت مالوه قیام داشت  
 چون سلطان محمود شاه رحلت نمود و در هند وستان حج و مرج روی داده هر یک از امر ابرار تاجیت لوای حکومت بداد داشت و دلاور خان  
 نیز از دالی دلی الخواف در زیره بطریق سلاطین ملک داری خود نمود و مدت حکومت او بیست و پنج سال سلطان بهوشنگ بن لادن خان  
 سیزده سال سلطان محمود بن سلطان بهوشنگ یکسال و چند ماه سلطان محمود غلی امیر اللار سے سلطان بهوشنگ شاه بود و خواجہ  
 او در جالنگاج سلطان محمود سلطان ناز ساقی زهر و دایند بر ستم حکومت تمکن یافت و تمام ولایت بوند سے ران و او بر ویش  
 برگرفت ایام حکومت اوست و دو سال سلطان غیاث الدین بن سلطان محمود غلی سے سال سلطان ناصر الدین بن سلطان غیاث الدین  
 چهار سال و چهار ماه و سه روز سلطان محمود بن سلطان ناصر الدین بسبت و دو سال و دو ماه سلطان بهادر شاه

وایست که گرجان سلطان محمود را در مرکز گشته ولایت مالوه به معرفت خود را آورد و ایام حکومت او شش سال ملوکا در شاه از امرای کبار  
 سلاطین آن دیار بود و بیخود سلطان بهادر شاه چرون ولایت مالوه فرمانروایست نه داشت غالب آمده سکه و خزینه به نام خود کرد و در زمانیکه  
 نصیر الدین محمد بایون پادشاه بظرف مالوه به مقصد فرمود شیر شاه در آن ایام که آواز خروج او بود به ملوکا در شاه نوشت که بیعت آگره  
 خلل اندازد و هر بر روی نام نمود و نیز جواب آنرا نوشته مهر بر روی جواب زد شیر شاه به نیت بر آشفت و بعد استیلا بر سلطنت بهمان  
 او برخاست قادر شاه تاب مساومت نیاورد و ملاقات کرد و عرض مالوه ولایت لکنوئیست یا مفرگشت روزی از منزل خود سوار شد  
 بملاقات میرفت جمعی از منزل کرد و نزد یک کسان شیر شاه اسیر شده بودند به تغییر گوایار میلد ایسے میگردند قادر شاه ترسید که مبادا شیر شاه  
 با من به نیت سلوک کند ازین هراس گریخته بدررفت ایام حکومت او شش سال و پنج ماه شجاعت خان حریف شجاع دل خان افغان  
 نائب شیر شاه و دوازده سال و یک ماه به زباز در عرف بازید خان بن شجاعت خان دو سال و دو ماه و بیست و سه روز از ابتدا ایسے  
 سینه به مقصد و نو و دوشش فایرت سینه مقصد و شخصت و بهجت بهر سے دست یک صد و هفتاد و یک سال حکومت ولایت مالوه از نیت  
 سلاطین و بی بیرون ماند آمد درین مدت اکثر اشخاص اغلب زمان احوال و برتنه و بعضی احوال و کالات در آن ولایت حکومت کردند  
 چون او هم خان کامیاب فتح و فرور سے گشت و خزان فراوان با چنین ولایت دسج بدست او افتاد و مفرور گشته سر از اطاعت  
 بادشاه بر نافت و آنچه از نقد و خمس و فیل خانه و توپخانه و زینما سے باز بهادر بدست آورد و بهر رامتصرف گشته از آنجا به جزیر سے بدرگاه  
 والایار سال تراشت و حق نعمت پروردگی را بر طاق نشیان مناده و به پیمای نبی و اخراج کردید به لاجرم پادشاه خود متوجه مالوه شد و نزدیک قلعه  
 نگارون که تانان زمان متعین نشده بود رسیده و در طرفه ایمن آن قلعه را تسخیر و آورده و متوجه شیر شاه گردید او هم خان که از منصفت موکب والایه خبر بقصد  
 تسخیر قلعه و کور از شهر سازنگ پور برآمده بود تا نگارون طلیعه رایت اکبر سے تبلیغش در آمد و حجاب و تنجای شیر رفته از اسب فرود آمد و بشرف پای پل  
 مشرف گشت اکبر در سازنگ پور نزول اقبال فرموده شب در منزل او هم خان بهر سے داد و از او هم پیشکش و نیاز بقصد یکم رسانید و در می چند روز  
 اقامت رویداد و به جمعیت خاطر از تنگ و دست آن ولایت او هم خان را بدست به سابق بحال داشته بهادر بدست به تفرات خانه آگره فرمود و به چشے  
 عبداللہ خان کجکومت آن ولایت متعین گردید و او هم خان در حضور رسید چون مست یاده و دست و جوان سے و بهوش می نادانی بود و در  
 در محل دیوان عام پادشاه به شمس الدین محمد خان اکملنگ کرد و او را بشرف رسانید و بقصد بادشاه خادم حرم سرگردد پادشاه و در مشرف  
 بود از مشرف و خو غایب ارگشته بیرون سے آمد در راه او هم خان رو بر و شد متعین بهر سے خون آلوده و دست داشت اکبر از تفرس و رافته با یک  
 بروی زود گفت ای بچه لاهه اکملنگ ما را چه گشته و چنان مشتی بر سرش زد که او بهیوش افتاد و حاضران به موجب حکم آن سبے باک را بستند  
 از نگار و قلعه بهر انداختند او در دم قالب سته کرد

### در بیان تخییر ولایت لکمران

این ولایت مابین دریا سے سند و بهشت و اخصت سرزمین تانان آنجا از بهای جماعه بطور خود بود و گاهی اطاعت فرمانروایان و بی نکرده  
 بودند در بعضی از سیر نوشته اند که آن ولایت از قدیم و اصل کشمیر بود سلطان محمود فرزند سے تسخیر و آورده یکی از امرای خویش که  
 از شادریان لکمر نام داشت سپردان زمان نسل او لکمران معروف و بران ملک تا بنین بوده حکومت با استقلال میکردند  
 شیر شاه و اسلام شاه دست به تسخیر آن ولایت کوشیدند و قلعه به شاس نام بر سر حد احوال کردند تا جماعه لکمران عاجز شده و ملج  
 شوند احوال کسے از پیش زلفت و مصالحه در میان آمد سلطان سازنگ حاکم آنجا حاکم پسر خود و کمال خان بار او ملاقات  
 پیش اسلام شاه آمد و هر دو را دستگیر کرد و بقلعه گویا زفر مستاد سلطان آوم برادر سلطان سازنگ بر منصف حکومت نوشته متوجه

جنگ با سمرقند نمود و بزرگداشت ولایت خود نگا داشت و اسلام شاه بی نیل مقصود بگشت نوبتی اسلام شاه فرمان داد که زندان خانان  
کلیا را که دلاک کرده و از باروت اپاشته آتش زندان فراموش پذیران حسب الامر عمل آوردند سلطان سارنگ با قاضی زمینان در آتش  
باروت پرید و به عالم نیستی شتافت و بختی کمال خان پسر سلطان سارنگ در گوشه زندان خانان از چنان بلائی بی زمینا رسلاست اندوید  
و قطع رشته دولت انجمنان کمال خان از قلعه گریبار ملام بافته شال ملازبان درگاه ابرسه گردید و در جنگ بمیران و دیگر کار با ترقی  
انجمنان که در مورد و الحاق پادشاهی گشت چون پادشاه را بحال خود متوجه یافت استدعا سے ولایت مورد و شت خویش نمود و فرمان والایان  
سلطان آدم صادر گشت که چون او در دستگیر کردن کامران میرزا کین و در میانان پادشاه جنیت آرا نگا و نیکو دستا بنظر رسانیده و دم الحاق  
انجمنان میرزا بنابرین از دوسه فضل در کم نفع ولایت بر مسلم داشته شد باید که نفع ولایت بعد کمال خان کنیز داشت آن ملک است  
موضعات شایسته بجا آورده و مالدار و سلطان آدم بقتضا سے برگشتگی بخت سراز مکر بر تاقه بموجب فرمان عایشان بلل نیار و ملکا امیر محمد خان  
بنیاد کلان انکه خان و دیگر امراتین پنجاب با سیاحت سلطان آدم و اعانت کمال خان مامور شدند سلطان آدم قدم جرات از امانان  
خود بیرون نهاد تا قصد بیلان این طرف آب بهت رسید و بعدا که پادشاه جنگ کرده منظم گشت امیر محمد خان متعاقب او رفت و تمام آن  
ولایت را بقیط خود آورده و داخل ممالک مورد خود نمود و دیگر از دوسه عنایت تمام آن ملک بکمال خان مرحمت فرمود و

سلطان آدم اخراج یافت

### در بیان رسیدن زخم تیر با کبریا پادشاه

روزی پادشاه بنیارت روضه شاه نظام الدین معروف با دلیا تشریف برده جنگام مراجعت چون بچو رسیدگی از خون گرفتار دین گاه  
نموده تیر سه سوسه ادا داشت و در گفت راست رسیده و قریب یک وجب فرو نشست غریب از نهاد حاضران بر خاست آن بی باک  
را دستگیر کرده حاضر آورد و مردم در پی نفعی شدند که شکر تقدیرش ننگند مباد این مجامع مردم را ناحق در بلا اندازد و جاز از لوث بهی اوزد  
پاک سازد بموجب فرمان همان دم او را قبض رسانیدند و اگر با وجود چنین زخم تنگ همان طور تنگی و قرار اسب سوار بدو تها زد آمد و بهای  
چه داشت و در عرض هفت روز زخم اندام مال یافت بعد از آن ظاهر گشت که آن کس قلع نام فلام شرف الدین حسین میرزا بود او تیر با کبریا  
آن نزد کبریا زاسه مذکور او را از عداوت بقصد پادشاه فرستاد و بود

### در بیان کشته شدن شاه ابوالهاسی

او در زمان همایون پادشاه بوسیله جمال ظاهری از مکر بان درگاه شده بود و خود را از فرزندان پادشاه سے تهمدا که چهر صورت داشت  
اما بخود و پیر بود بهیعت باشد که نور دوسه نکو خود و رنگ آن گل بچو از دکر در دلو نبود و قیقه در غلظت کلا نور سر جبهانی  
بوجود و کبریا پادشاه و زینت یافت هیچ امر او هیچ جن حاضر شد ابوالهاسی فیضی سخنان دور از کار بر زبان آورده از آمدن  
حقو رعد را بخت برام خان خانان هر صورت او را اساده طلب داشت و در همان انجمن بموجب حکم مجوس گشته بلا هو  
رفت از غفلت کو تو اول قلعه از راهور گریه بد مدت باز دستگیر گردید و در قلوبیان زندان سے بود و نیکو بگرام خان و گردان شده  
در آن نوبت رسید او را باز زندانین و دیگر سردار او بکر رفته بود چند سال بازمند و ستان آمد و گردش بر آن بخت چون کار سے  
پیش برودن توانست در کابل رفته و با وجود یکم و دله محمد حکیم میرزا را بنفوس و فساد بطرف خود کشید و دختر او را که همیشه میزبان بود  
در عقد نکاح خود در آورده و در کابل مدار علیه بخت کار گشت و مردم را بخود گردیده وقت تا بیکم را قبض رسانید و دم استغالی زود بر دلیا  
اکثر ارماسه بیکم را بجهان فاعدم فرستاد میرزا سلیمان حاکم بدیشان حقیقت حال واقع شده بر دخی استدعا سے محمد حکیم میرزا



بیکابل لشکر کشید ازین طرف شاه ابوالعالی فوج آراسته بقصد پیکار روانه گردید و برکنار آب غور بنزد و لشکر بهم پیوسته آماوه کارزار  
شدند محمد حکیم میرزا که از دنیا نیت تنگ بود در مین جنگ خود را جلور بر میبازر سلیمان رسانید شاه ابوالعالی از شاه بدین حال سر اسید  
شده و بفرار نهاد و برنشان قاقب کرده در موضع چار پیکار ان رسیده و لشکر خود و ندیم ز سلیمان بعد فتح در کابل رسیده یعنی از محال کابل  
اگر اسی خود با گیر داده معید رضیه خود را در جباله محمد حکیم میرزا را آورده منادوت به برنشان خود شاه ابوالعالی را از نجیر کرده نزد میرزا فرستاد  
ناجی که اوجن نعمت فراموش کرده معید را مورد نا شایسته شده بود میرزا او را بقصاص خون والدۀ خود بکشتن کشید بمیست  
نه هرگز نشیندیم در عمر خویش به که در اینک آید به پیش :

### در بیان تخریر ولایت کرد که آنرا کوند و الی گویند

قبل ازین یکس از خواتین اسلام بران دست نیافته و سم خول سلاطین ملین دران دیار زبید و در نیولا چون راجه دلپ حاکم آنجا نوبت  
شد هر نراین پسر نجبا او قائم مقام گردید رانے در گادے والدۀ او بسبب خود سالگی پسر حکومت آن ولایت سیکر دآن عورت در شجاعت  
و فرست یکا بود و هنگام کارزار روانه دار کار نامه بظهور رساندے و در شکار گاه شیر را بر فراک بلاک انداختے و بار حرام واده امور حکومت  
را باین مردان عالی فطرت صورت انجام دادے و در لوازم ملکه ارے و ملاسم سردارے تدابیر صائبه بجا آورده و سے چون خفیت  
آن ولایت بعمرن اکبر رسید آصفخان و عبدالحمید وزیر خان برادرش از اولاد شیخ زین الدین خواستے که امیر بخوبی با و اعتقاد تمام داشت  
به تخریر ملک متین شدند آنهار را بخا رسیده مخوفت مصفا آراستند رانی در گادے مسلح گشته فیل سوار در زحر کرده و جنگ مردانه نمود  
از دست خود تیر و تفنگ زد و بسیارے را کشت و کارها سے نمایان بظهور رسانید بالاخر آصفخان غالب آمده فیروزمند گردید و لشکریا  
رانے اکثرے کشته و شته شدند و دقیقه السیف بیابان گرد و بهر میت گشتند رانے احوال خوش بدین منوال دیدہ بر نارواری که بفیل  
او بجاسے فیلان نشسته بود گفت که از تخریر آبدار کار مقام کن اوجواب داد که ازین بر خنده و مخرج اآت سے توانه شد آن عورت  
که هست مردانه داشت بر زبان آورده که مردن به نیکنا سے به از نیستن بجاراست این را بگفت و بدست خود بخبر بران کار خود تمام  
ساخت و آن ولایت بشمشیر همت آصفخان و وزیر خان همه تخریر گشت و صد و یک دندوق اشرفے طلا سوا سے زر سفید و فقره آلات و طلا آلات  
و اقسام بیابان و تماثل و اقسام طلا و دیگر انواع اجناس بیرون از حد شمار و قیاس و هزار فیل ناسے بقبضه و رآد آفت خان بها  
بصرفت خود در آورده چیر سے از انجمله بدر گاه اکبر فرستاد و از ظفر یافتن بر چنین ملک و سبب دیدست آمدن ایتقدر دولت منور گشته  
بنے و وزیر آنرا کار چار و ناچار بدر گاه والار سیدہ در هم جیتور و دیگر مهمات مستدر خد مات شایسته گشت و آن ولایت بصرف  
ادلیا سے دولت درآدے :

### در بیان تعمیر قلعه اکبر آباد

در سال دهم جلوس والا مطابق سنه منفه و هفتاد و سه هجره اساس نهاده آمد هر روز چهار هزار استاد که از سنگ تراش و مزار و آهنگر و نجار  
و هر دو دران بکار پر و اخته بخرن سی در عهد بر آورده و مینا دآن از آب در گذشت و در تفرع شصت در عدد سیه تا سر کنگره از سنگ تراشیده  
بناماده اند بچنین بنایان چاکه مست و غار تراشان قوسے خجده و آهنگران و نجاران عمارات و لکشا و سازل فرح افزا در دو تخته و بالا بترتیب  
بهتر راسته نشان جان و کار و دست دران سحر طراز در تصویر نگما و غیره تماثل ید بینیا نموده گویا نگار خانه چین و کلۀ از بهشت آفرین بر روی  
کار آورده و در عرض بهشت سالی قلعه متین و شهر عظیم صورت نمایش یافته با کبر آباد و موسوم گردید این شهر در وسط ممالک خجده  
هنر و اقصت و آب و نهو سے او خوش و سیر و یاد دلکش :

## در بیان قتل علی قلی خان و مبارز خان

در زمانیکه غفران پناه و همایون پادشاه از عراق منادوت فرمود از حمایه لشکر دای عراق کر شاه و هماسپ بیگ و امواتین فرموده حیدر سلطان  
 هر دو سپر خود علی قلیخان و مبارز خان نیز بود و حیدر سلطان بدین فتح قند بار در وقت شربت همایون از کارگران میرزا در انشای راه بر حمت  
 جن پوشت علی قلی و مبارز پسران او در رکاب همایون بوده و مصدر خدمات پسندیده شدند و خطاب خانی یافتند و بدین خدمت همایون چون اورنگ  
 سلطنت مجلس کبر رخت پذیر گشت و همون بقال و دیگر مخالفان با آل متاعل شدند علی قلیخان و خطاب خان زمانه سرسرازی یافت  
 و سرکار سنبل بیگ که او متر گشت با اقتضای شجاعت که داشت بدو ششتر از سنبل تا او و متصرف خود را آورد و مبارز خان برادرش نیز خدمت  
 شایسته بیا آورد و وکیل السلطنه و مارا لکهاگ گردید خانزادان بمصاحبت سخته بجان و غرور شجاعت پادشاهی بر تافت و آثار  
 شریف و نازنه از او و فرزند و نوجوان امور کینکلاف مرضی پادشاه بود و نظیر میرزا از جمله آنکه شام بیگ نام ساربان پسر بیگ حسن صورت داشت  
 و در مسلک قورچیان همایون پادشاه و مسلک بود و خانزادان با او ملحق خاطر هم رسانیده و بدین صفت همایون او را اهلایت و مهارت بسیار خود کشید  
 و شش بیاض ظاهر ساخته کار بجای رسانیده پیش او کوفش کرد و پادشاه هم میگفت چون آینه بر من کبر رسید رفائی متعین لعل کعبه بسیار نوشته مکنم فرمود  
 که ساربان پسر را بر گاه و لاله فرستد آن ست فرود تنه گشته آثار بر سینه از یاد و تظار هر ساخته و مزاج پادشاه و انحراف بسیار از او  
 بر رسانیده به ساربان پسر نیکو را با بقاء از پیش خود را ند چون خان زمان آرام جان نام لوسه در حرم خود داشت و با سینه کا  
 شام بیگ آن زن نکاحه را با و بخشیده و دست زیران شام بیگ هم بود و از آن زمان که او را عبدالرحمن نام که از انحصارش بود و با او  
 که کوفش ملحق خاطر داشت بخشیده و در مولا که شام بیگ از خان زمان بظاهر جدا گشته پیش عبدالرحمن و کوفش بر گنه سر بر لور که جایگزینش بود آمده  
 روزگار می گذرانید و در میانه در حالت سستی از عبدالرحمن طلب لوسه مسطور نمود و او در میان آورد و شام بیگ بوقت و نقد می  
 پیش آمده عبدالرحمن را متعده ساخت لوسه از خانه او بر آورد و متصرف گشت برادران عبدالرحمن رسید و بمقتضای محبت جنگ کرده  
 شام بیگ را بقتل رسانیدند این خبر بخانزادان رسید و موجب آشفتگی خاطرش گشت چون بقوت شجاعت بر سر افراخته غالب آمده  
 تا ولایت او و در تصرف داشت و مبارز خان پسر سلطان محمد دس که را با خانزادان و پادشاه و تقوی و بنده و سرور و شاد بر داشت  
 بود و نیز شکست داده و فرزند گشته بود و زیاد و ترغور گشته قتل شام بیگ را با اشاره و پادشاه و تقوی و بنده و سرور و شاد بر داشت  
 اطاعت بر تافت و مبارز خان برادرش نیز رفته با وطن شد و این هر دو برادر مصدر شورش گردید و باعث اختلال ممالک محروسه  
 گشتند پادشاه چند مرتبه بنفس خویش بر سر آمدن رفت و جنگ و در میان آمدن با لوسه و اسلحه بزرگ تقصیرات آنها ساخت  
 می گشت چون در رعایت خلافت با وجود تقوی و احترام و متعده و حرکات ناشایسته شدند با لوسه و کبر باستی حال آن بدو ملان  
 بازم گشته از اکبر ابا و لیخان فرمود و چند روز شب قطع راه نموده و در حواله برگنه مکر و ناکامان بر سر مخالفان رسید و می ربه  
 سخت روی داد آن هر دو مبارز و لور بر مرکب شاه و جنگ رستم اند کردن در آن وقت اگر چه بیکی با قصد سوار و چندین قیل در غل رت  
 اکبر بود آواز از آن لشکر تأیید می شد همراه داشت تقی را در عین جنگ اسب مبارز خان چراغ پا گشت و او از خانه زمین بر زمین افتاد  
 مبارز در لشکر منصور رسید و او را دستگیر کردند و دست بر گروش بسته بکف نور آ و در زندان رسید که اسه مبارز در حق تو از ما چه  
 بدو ابرق شده که مصدر این همه فتنه و فساد شده است او بیج جواب نداد و بدو ماله بسیار بر زبانش رفت الحمد لله علی کل حال درین  
 آتش شاز خان بوجوب حکم و الا و الا از ما سر سبک و دش گرانید پس از ساعته یک از هزار بیان خانزادان را گرفت آ و در دند او  
 ظاهر کرد که قیل یک دندان سبک را پادشاه به خانزادان را کشته و او در مرکز افتاده است حکم شد که هر کس سر با س

حرام نیکان بیار و بحساب سرخول یک اشرفی و دهر سرهند و متالی کیر و پیر انعام یا بد مردم سراپا لشکر بان مخالفت را بریده می آوردند و اشرفی و در پیر می یافتند تا آنکه سرافرازان آوردند و اگر از پشت زمین بر زمین آمد و جبهه نیاز را بسجدهات شکر بی نیاز بر زمین ساید و کن برود و نمک حرام با بحساب اگر آبا و فرستاد از ابتدا ای سال سوم جلوس قنایت سال یا زدهم غلبه ازین بر و برادر در ممالک محمد و غیره در مهادی سال و دوازدهم فتنه و آشوب آفرید و نشست مطلق حق صاحب نمک بیک کردن و بکشند شخص را سرگردان و باولی نمک از بدولت آنی و اگر کبهری که سرنگون آنی

### ذکر در بیان شورش میرزا یان و تا ویب و مخرب آنها و ولایت گجرات

ایمان حسین میرزا محمد حسین میرزا دواغلی حسین میرزا پسران محمد سلطان میرزا که سلسله او بعد از جعفران امیر تیمور گورگان میر سید بختیاری و بیستی و صفای خوشی و صدر شورش شامه شدند و بخان و مبار خان یکدل بوده در ممالک محمد و سر خلل می انداختند و محمد سلطان پدر آنها که پیر می کن سال بود و در پیر گنه اعظم پور سرکار سنبل جایگزین خود می گزیدند و درین کارها و در مبار خان بیکان که در خود رسید و میرزا یان فتنه و فساد بر و خود گرفته و هنگام بر و از سره راجه گرفتند چون رایات عالیات بسخت پنجاب منتفی فرمود و از سنبل بر آمده دست باجنت و راج کشادند و بیخته از جایگزین داران را کشته مال و متاع آمانح جایگزین شدند و در دلی رسید و قلمه را محارمه نمودند و باعث آزار و اضرار خلایق و شورش عظیم گردیدند و اگر با ستاع این سالکی از پنجاب بسخت و بی برگشت میرزا یان از غیر منتفی موکب مای دست از محارمه و بی بر داشتند بطرف مالوه رفتند و آن ولایت را از محمد قلمه بر لاس کرد و آنرا می پادشاهی بود و گرفته تا هندیه بفرست خود و در آن و در بعد از ول رایات اقبال در آن جنو و منصوره با ستیصال میرزا یان بد آل متین گمید و در آن زمان سلطان محمود در گجرات فوت شده بود و چنگیز خان غلام سلطان محمود در آن ولایت علم ریاست بر سر افراشت میرزا یان تاب مقاومت عساکر پادشاهی پنا و دند و بود و خود در ولایت مالوه از حیرت تاب و توان خود بیرون دانسته و چنگیز خان پناه بردند و از آنجا که اعتماد خان گجرات می گزید که او هم از سر سلطان محمود بود و بر سر احمد آبا و چنگیز خان محاربه داشت چنگیز خان رسیدن میرزا یان غنیمت دانسته و بهر طوع با کبیر ایشان مقرر کرد و چون جلیت خوش نداشتند از آنجا نیز محبت در نگرفت و با چنگیز خان هم چنگیده بطرف خاندیس رفتند و از آنجا باز مالوه آمدند و بعد از آنکه از مبار خان حبشی چنگیز خان را کشت و در ولایت گجرات خللی ر د و د میرزا یان از مالوه باز بسخت گجرات رفته قلمه چنانچه و مسورت بی جنگ گرفتند پس از آن قلمه بهر طوع را متصرف شده قوت و کشتن مبر ساید و چون این مقدمه بر من اگر رسید شیرازیان ولایت گجرات و تا ویب میرزا یان در خاطر خود متهم نموده بدولت و اقبال متوجه آن سمت شد بعد رسیدن در خواست گجرات سلطان سطر عرف و خنودالی آن ولایت را که از اولاد سلطان بهادر لعل خرد سال بود و به سبب نمود امرای خود و خلل اندازی میرزا یان سراسیمه می گشت و دستگیر کرده آوردند و کبیر او را در قید نگاه داشت و بعد چند گاد تا بویافته گریخت اعتماد خان خواجی سرکار که در علیان آن ولایت بود و دیگر امرای آن دیا ر آمده ملازمت کردند و گجرات بی جنگ می گزید و دیا احمد آبا و که مصر جا بیست نفر و در دگر بر دین تازه یافت میرزا عزیز کوکلتاش و دغان اعظم شمس الدین محمد آبا و را بختاب خان اعظم که کور می آورد و بر سر افرا ز فرموده بصوبه وارسه گجرات مقرر کرد و بعد از استقامت تمام آنجا در بندر کهنپایت سکه کرد و به احمد آبا و تشریف برده سیر در یاسه شور نمود و از آنجا مادت فرمود با ستیصال میرزا یان متوجه شد و در قلمه سر نال نفیس نفیس خود با میرزا یان جنگ عظیم نمود آن فتنه کیشان تاب سطوت

پادشاهی بنادر و منظم شدند و هر یک یک طرفه روانه شد اگر چه بفتح بهمت سورت منصف نمود و در وقت راجه سلطان برادر محمد حاکم  
خانمیں ملازمت نمود و منصف و خدمات و مورد عنایات گشت در حواسے سورت روزی از جماعت و مردانگی راجه تان سخن  
آمد کہ جان در پیش این گروه قدرے وقتی نادر و چنانچه بعضی راجه تان نیزہ را کہ ہر دو طرف منان داشتہ باشد بہرست  
یکی سید ہند کہ حکم گرفتہ باشند و دو کس ازین جماعہ کہ ہم پلہ یکدیگر باشند از ہر دو سو آمدہ نو کھاسے ستان بر سینہ خود گرفتہ و زد کردہ  
سر رو سے ہم سے و دند و سنا منازشت ہر دو کس بیرون بیرون ہر دو باین صورت با ہمدگر آد نیم تہ تلا شہا سے نمایند اگر بمورد استماع  
بین سخن نے انور سیف خود را ملکہ کردہ بقضہ پہلوار منارہ لوگ تہ بر سینہ خود داشت و گفت ما خود ہمسر نداریم کہ بر دش راجه تان  
بہ عمل آوریم بر لوگ ہمیں سیف زور کردہ عمل بہ دیوار سے کینہ حاضران را غریب حاسے عار من گشت و کسے را محال و بیرون  
بنو در راجہ مان سنگ از رو سے اخلاص چالا کے نمودہ چنان دستے بر شیر نزد کہ از دست اکبر بر زمین افتادہ قدرے مابین گشت  
و سبائہ پادشاہ مجروح شد اکبر از رو سے خشم راجہ مان سنگ را بر زمین انداختہ بر سینہ اش نشست مقفر سلطان گستاخانہ  
بہست مجروح را تائب دادہ و راجہ را خلاص گردانید و برین کشاکش زخم زیادہ سے پذیرفت اما در اندک ایام بمہاجرات جراحان  
افعال یافت بہر فتح قلمہ سورت و محبت خاطر از سر انجام امور آن نواسے در احمد آباد نزول اقبال اتفاق افتاد آب دیو اسے  
آن شہر بلوراج اکبر ناگوار آمد فرمود و حیرت کہ بآنے این شہر را کہ ام لطف و خوبے بوم بخون گشتہ کہ در چنین سرزمین  
یہ فیض بہرہ میز شہر سے باین عظمت اساس نہاد و بعد از دیگران راجہ فائدہ نفع را کہ عمر گرانمایہ درین خاکہ ان گزرا نیدہ اند  
ہوایش با جمیع طبایع مخالفت آتش بہر زانکہ ناگوار از پیشش ہمہر گستان کم آب گرد و غبار بہرے کہ در شدت باد و زوکیان  
ہمدگر را متواتر اندوید و دو خانہ متصل شہر غیر از ایام بارش ہمداد قات خشک چاہا اکثر شور و طغ تالابہا سے سواد شہر بجاہون  
گافران دروغ آب سے نمای مردم صاحب بفاعت و رتہ خانما سے خود بہر کتیار نمودہ تمام عمارات را از چونہ و کچ مصفا ستہ  
چنان قبیہ سے کنند کہ آب باران پاک و صاف از تمام مواضع در ان بر کسیر سد تمام سال ازان بہر کہ آب سے خورند و صفت  
آبے کہ ہرگز نہ بخور و دفع بخار نہا بہستہ باشد ظاہر است و در قنای شہر بجا سے سبزہ و ریاحین تمام صحرای قوم زار است  
ہو اسے کہ بہر صحرای قوم در یہ بہین انسان رسد و ازان استنشاق نماید فائدہ اش معلوم نہ گچندہ است گویا قلم و دوز نے  
است کہ ہر رو سے زمین آورہ اندہ مجب آنکہ باین حال تمام آن مرز بوم از شدت حسن گویا چینی است حور آشیان و اہاسے  
آن و یاد بہرہ و تمتد فرخندہ الطوار خوش حاش از اندیشہ افلاس و تنگدستی بہر کبار القصر ہنگامیکہ اکبر و احمد آباد نزول داشت  
بتعمیم حسین میرزا و مسعود حسین میرزا فرحت یافتہ بہمت اکبر آباد آمدہ و رو بہ سبے آوردند و از انجا بسنبھل رفتہ پادشاہ باستمع  
دین خیر از احمد آباد و بجانب اکبر آباد منصف فرمود ہا بہم حسین میرزا و مسعود حسین میرزا با دوازہ منصف موکب والا از سنبھل  
روانہ شدہ ہر اہ و بیابور و رو بہ پنجاب آوردند حاکم پنجاب کہ ہم گڑ کوٹ داشت و کار انجانہ و یک بہ تمام رسانیدہ بود و بفر دست  
بارا بہ انجا صلح نمودہ باستعمال میرزا یان روانہ گشت و در حواسے کھٹہ تلای طمان عمار بہ نمودہ باندک جنگ مسعود حسین  
میرزا و سیکر گردیدہ و اہا بہم حسین میرزا نگریمے بکرات طمان و رخانہ بلوچے متوازی سے گشت بلوچان او را بہست آوردہ و بسینہ  
حاکم طمان سپردند و از ہر جسے کہ در جنگ کھٹہ رسیدہ بود قالب متقی کردہ و مسعود حسین میرزا را خان جہان مجبور و مقہوس فرستاد اکبر  
چنان بخشہ او نمودہ مجوس فرمود و بعد چنگا ہ بہندان مرگ گرفتار شدہ و محمد حسین میرزا کہ در جنگ قصبہ سر نال منظم شدہ بطرف  
دولت آباد کہن رفتہ و ازان سمت باز در گجرات رسیدہ و شورش نمودہ با اتفاق اختیار الملک گجرات سے کہ از امرای آن ملک

نظر خان این معنی قبول کرد و خود را از حکومت باز داشته گوشه اختیار کرد و چشم و خدمت و اسباب حکومت و ولایت بر سپر خود و او سلطان محرمات تاتار خان خلف اعظم همایون نظر خان در سنه هشتصد و بیست و هجده سکه خطبه بنام خود کرده بر تخت سلطنت جلوس نمود و سلطان بنام خود را از نظر خان از وزارت مجتهد و سلطان از نظر و او ده کشت مدت سلطنت و دو ماه چند روز سلطان مظفر شاه عرف اعظم همایون بعد سهوم گشتن پسر خویش سکه خطبه بنام خود کرده ایام حکومت سه سال و هشت ماه و بیست روز سلطان احمد شاه بن سلطان محمد تاتار خان بن سلطان مظفر شاه که احمد آباد بنا کرده است سه و دو سال و شش ماه و هشت روز سلطان محمد شاه بن احمد شاه هفت سال و چهار ماه سلطان قطب الدین احمد شاه بن سلطان محمد شاه هفت سال و پنج سال و یازده روز سلطان مظفر شاه بن سلطان محمد شاه چهار ماه و بیست و نه روز سلطان سکندر شاه بن سلطان مظفر دو ماه و شانزده روز سلطان محمود شاه بن سلطان مظفر شاه چهار ماه سلطان مبارک شاه بن سلطان مظفر شاه از نصیر الدین محمد همایون پادشاه هکست یا فته در جزیره دریای سیوه پیش فرنگیان رفته بود و فرنگیان را بخوابانیدند که او را دستگیر کنند از آنجا که بخیمه در غراب نشسته خواست که بجزایر دریای قفقاز در دریای خزر فرنگی بفرستد که دید مدت سلطنت یازده سال و یازده روز سلطان میران محمد شاه خواهر زاده سلطان مبارک شاه که از جانب سلطان حاکم آسیر و بر پانور بود و چون از اولاد سلطان مبارک شاه و یکس خاندان و غالب آمده بر سرند حکومت یکماه و یازده روز نشست سلطان محمود شاه بن طلیع خان بن مظفر شاه و بیست و یک روز سلطان احمد شاه عرف رضی الملک از اولاد سلطان احمد شاه بن احمد آباد با اتفاق امرای بر سرند حکومت نشست سکه خطبه بنام خود کرد مدت حکومت سه سال و چند ماه و بقوم هشت سال سلطان مظفر شاه بن سلطان محمود شاه بن طلیع خان بن مظفر شاه چون از اولاد سلاطین مذکور که قابلیت سلطنت داشته باشند احدی نماند و اعتماد خان خواجه سرکار مدتی سلطنت بود و نحو نام طفل نرود و در مجلس آورد و در چشم یاد کرد که این پسر سلطان محمود شاه است و او را جاریه بود و چون عالم گردید برای استیاض محل حواله زن کرد و محل او از پنجماه زیاد شده بود لهذا استیاض آن نشد و این طفل زاید من این را چنانچه پدرش میکردم الحال که سوا من این طفل دارم نیست متابعت نماند زیرا است همه کس قبول کرده او را سلطنت بر داشته سلطان مظفر خطاب دادند و عاقبت الامر بدست کسان خان اعظم کوکاتاش که قار آمده خود را خود کشت چنانچه گذشت ایام حکومت شانزده سال و چند ماه از ابتدا من سنه هشتصد و هشتاد و یک هجری تا نایب هشتصد و هشتاد و سه ولایت گجرات یکصد و هفتاد و چهار سال از تصرف سلاطین در این بیرون بود و در عهد ابراهیم ممالک محدوده گردید و معروف اولیای دولت بابر بر سر و در آمدند.

در بیان روانه شدن خان اعظم بمکه معظمه

خان اعظم کوکاتاش با وجود تقدیم خدمات لائقه و تحویل عنایات پادشاهی بموجب ابراز کرده خاطر من بود و باشی ابوالفضل نفوس بسیار داشت اگر اوست خلاف خواهش او در حضور من بر سر من زود و در انداز من شیخ تصور نمودن بسیار آشفته گشته که زود تا آنکه درین ایام بموجب آنزده خاطر گشته بزم طواف بیت الله از گجرات روانه شد و با جام و مپاژ که عمده زینتاران آن ولایت بود و در ظاهر ساخت که او اعیرانست که از راه سند بدرگاه آسمان جبهه شتابم چون بموناست رسید و لیوان و نجشی بکار کار و الا که در آن موقوف بود و بموناست ساخت و بر لب آب دریای سیوه رسید و با فرزندان فاطمه و نقد و بنس خود در جوار نشست این خبر بر من رسید با عث آنزده خاطر که گردید و فرمان عطا داشت بنیان صادر گشت خان اعظم از بسکه شوق طواف و دور آنوقت شدت آنجا داشت فصاحت پذیر نگشته روانه بیت الله گردید و او را که این سواد سال دوم معاودت نموده بگجرات رسید و بموجب حکم باستان سلطنت رسیده

شرف ملازمت انداخت ابر اکمال حمایت و نوازش کرد با داشت و رافوش گرفت و در اندک مدت بمنصب عالی و کالت سرفراز فرمود و مقرر نمود  
 خوا کرد و در آخر با بمنصب بنت هزار سی سرفراز گشت در وقت منصبی هزار و ده از هزار سی خالص بود و اول شخصیکه بمنصب بنت هزار سی  
 یافت خان اعظم بود و اینده عنایت بحال امان محبت معرفت بود که جیجی آنکه والد او دایه رضع پادشاه بود پاس خاطر آن غنیمت را کبیرا بریکر و دو غلام  
 نیز از دانش و فرزانی و شجاعت و در دانی بهره وافر داشت **بیت** پادشاه بزرگ و دهشت بلند و بیاد و دلیر و بدل و خوشمنده و بیاد

**ذکر در بیان تفسیر قلم جیتور**

در زمانیکه میرزایان در مالوا شورش داشتند و اگر بدین فتنه آنها متوجه بود و در منزل و هوپو راناج اکبر آباد بر زبان او گذشت که میرزایان  
 زمین ایران هندوستان بپلازمت رسیده اند پنجایمیر سرمد که نخستین استعمال را نامانموده بود از امان بطرف مالوا منصف فرمایم سکت مشک پسند  
 را که در آن زمان محض بود و بخاطر آورد که منصف را بپادشاهی اگر با نفرت شود پدر این یورش بیست سن خواهد داشت باین فایده  
 از مشک فرزند زکریا چون فرزند دین اویرض رسید تا ویب و تقریب را تا بطریق اولی لازم آمده اند و هوپو نسبت ملک را نامانموده شد  
 در حواله قلم جیتور رسیده آنحضار را که در حصان و مسانت شره آفاق است محامره کرد و چند ماه علی التواتر جنگ کوپ و تفنگ در میان  
 ماند و در زکریا اکبر برای دیدن مورچا سوار شد و برض رسید که ازین روزن تکه چند مرتبه شش بند و سرباد آیین به پای مورچل  
 رسیده و پادشاه بند و ق فاصه بدست خود گرفته بسوی آن روزن سرباد و بر زبان او گذشت که چنانچه در شکار هرگاه بند و ق بشکار رسد  
 و دست من احساس میکند که بقتل رسیده الحال تعیین احساس شده میدانم که تیر بند و ق بقتل رسیده بود چند سیه خبر رسیده که برادر زاده  
 را تا جمیل از امان بند و ق کشته شده و گوشتی تفنگ بر نشاند رسیده قطعه در مکر این تفنگ فریاد رس است پنجم ملکن و گرم خوی و دانش فرس  
 است و موقوف شده ایست و کشتن خصم به سوش نمایی و گوشه چشم پس است و چون محامره با متاد و کشید و کاره از پیش زلفت بوجیه کلام  
 و عقب درون تکر رسانیدند هر دو را از باز دت پر کرد و یکی را آتش دادند و دیگری موقوف بر حکم بود چون سربای هر دو عقب پایان تکر به  
 و تعمال داشت تقصا را و هر دو عقب آتش در گرفت و لشکر پادشاهی که طرف عقب دوم نزدیک تکره غافل بود و بسیار کسان از آنها غافل  
 شدند اما باقبال پادشاه قلم مفتوح گردید و به جنگ بسیار و تر و ترویشار را تا بجای ملح پشاک از امان بزرگ او بود کشته شد اکبر و فرخ و نصب قلم  
 بفرست و غیره از آنجا مادت نمود و بجهل کشا به امیر نزدل ابطال فرمود از ابتدای هفت شهر نور ماه و نهایت او سلا سفند را ماه الهی که  
 شش ماه بوده باشد این هم انعام یافت

**ذکر در بیان حماقت کردن جزیه و طریق صلح کل و رزیدن در مملکت هندوستان و اختراع دین آلمی**

شیخ عبداللہ بن شیخ شمس الدین سلطان پور سے در عهد شیر شاہ بعد از اسلام در زمان تہا یولین شیخ الاسلام و در وقت اکبر خیزد مملکت  
 ملقب و حمایت جاہ طلب متعصب و دینا دوست بود چنانچہ شیخ عبداللہ القادر بد او نے با وجود اتحاد مذہب و مناسبت تمام در عمل طبیعت  
 و رکنا خود سے شکار کرد چون مخدوم الملک حمایت پادشاہ گشتہ و گذشت خزان و دغایم بسیار از وید یہ آمد از انجملہ چندین  
 منہ و ق خشت ظلو بود کہ از گورستان خانہ او کہ بیانہ اصوات خود دین کرد و بود بر آوردند و این همه با جمیع اموال و کتب انداخت  
 او داخل خزائن عامرہ پادشاہ گشت و شیخ عبداللہ صدر مذکک مود سے متعصب جاہ طلب از اولاد او بد عینہ کوفنے در داخل  
 عبد اکبر اقتدارش بجائے رسیده بود کہ یک دو بار پادشاہ خود خویش اورا پیش او گذاشت و انا غنیمت خود ملا پرست و در  
 طایر اسلام مناسبت صلح کرد و انصاف بر ما شد و سال ۱۰۱۱ در ششمانہ محمد قسطنطنیہ ۱۰۱۱ منہ از امر اقامت ۱۰۱۱ کہ شمس ج ۱۱۱

دور فضل سلطنت یافتہ انشمال و عاصیہ بلکہ اکثر امور سلطانی برائے درویش زمین نروکسن و انشاء و اجتماع اینها سپرده خود بخشید  
 لرب لودوب سب سے گذر ایند اینها بنا بر حبب باو و نفس پرستی و شدت تعصب هرگز اندک مورد التفات پادشاه و از مسلک و مشرب خود نگذاشت  
 سیدیه تا بهر جلد و مہمان کو میوال شستہ بنام حراست و حمایت شرح و اسلام لعلی او کو کہ میرے گداز شستہ کہ سر سے برافرازد و خصوص باکس  
 بد رحیم سید آتنا بود در باطن نسبت آتنا انداختہ اند منایت عمارے و زید و چنانچہ شیخ ابوالفضل و پادشاه شیخ مبارک و شیخ فیضی  
 نیز برام اینها افتادہ بتاید آئی ازان بالے ناگمان ہزار دشوارے و گجہ خوارے بجات یافتہ با وج عزت و اقتصاد رسیدہ  
 در ضمن احوال شیخ ابوالفضل این ماجرا پیرایہ ایند خواہ یا خفت و کار بھائے رسیدہ و بود کہ خلق زیادہ از حد حصر را بہ ستیاری  
 سے آن بے دینان خون ناحق رختہ شدہ و انچہ از مجموع کلکایات و قتریات لکند اخبار آن سفر متعاقب و شیوہ در وقتہ اسے مذکور  
 منایت متعصب و انہما تعصب آتنا در نکو اہر وین اسے فقط برائے حبب چاہ و نفس و ہوا پرستے بودہ بوئے از ایمان منہام جان اینسا  
 اینا عشق مثل سب القادر ہاؤنے و غیر ذلک رسیدہ و بودہ از شدت تعصب و خود رائے خود اسے عجیب میداد چنانچہ شیخ ابوالفضل  
 ہاؤنے سے نوید کہ مذوم الملک خوسے داد کہ درین ایام کج رفتن فرض نیست چون پر سید نہ گفت را کہ مخفی در عراق است  
 یا سرا در نہ عراق نامز از قزلباشان پادشہ در راہ و دریا عمد و قول از فرسے کہ قتر زبونی بیکشید و دران عمد نامر صورت  
 حضرت مریم و حضرت عیسیٰ منصور کہ وہ انجم بہت پرستے دار و پس بہر دو صورت سفر ممنوعت ارباب زمین و ذکا ازین مقلد مرتبہ اجتماع  
 آن دے نقاہت و دیندارے توانند نمید و ہاؤنے در احوال خود سے نوید کہ ہر چند شیخ مبارک را بحسب استاد سے برین حق  
 عظیم است لیکن چون او و پس نش غلو و انحراف از مذہب خفی داشتند مرا آن حجت سابق نماند و نیز برائے استیما و استیما  
 قول نہ و از محمد و الملک نقل میکند کہ او ہر گاہ شیخ ابوالفضل را در احوال عبد البر میدے گفت کہ نہ خلیفہ کہ ازین مرد در وین بخیزد  
 و بہتست جز این نبود کہ شیخ ابوالفضل و پدرش شیخ مبارک بنا بر مثل و تدین مثل اینا مولد در قتل بندگان خدا بلکہ مؤمنان مردم بخش گمان  
 شیخ پیر سے عقل و رسائل مختلف فیما بین و نہ لعلی آن ہر دو مرے کو دنیا پرست مرتبہ تعصب عوام جسے رسیدہ و بود کہ در میادے  
 سال سے و سوم اکبر خولا برلاس نام منہما در تعصب ملا احمد کھٹے را کہ شیخ مذہب بود و بدوات کیش لشیخ از ورنجیدہ شبہ ہمانہ ملارا  
 از خانہ اش برآوردہ و بزم خمر و بروج ساخت و اکبر کہ دران ایام دین الہی اختراع نمودہ از قیدہ عصیت برآمدہ بود برلاس مذکور را  
 پیاسے فیل بہرہ و شہر لاہور گماندہا پاک شد و ملا سے نقول بہد از قائل بہرہ روز در گذشت و بعد از وفن ملا احمد شیخ فیضی شیخ ابوالفضل  
 بریز شیخ سخطا بن بر گاشستہ با وجود انیمہ اہتمام مردم لاہور بہد نفعت اردو سے پادشاہ کشمیر جتہ ملارا برآوردہ با تش تعصب  
 و عدا و سوختہ و ہر اسے خود زخیرہان و خندہ القصر چون موئن اللہ و شیخ ابوالفضل بنایت مرید بہر تقریب اکبر پادشاہ خصوص گشت  
 و علامہ زمان حکیم فتح اللہ شیراز سے و دیگر اہل علم اسے عراق و شیراز بدر باراکبر فراہم آمدند شیخ ابوالفضل با علامہ مرقوم و دیگر  
 دانشوران ہر اسے و ہمزبان گشتہ در تارک سنگار سے و خونریز سے متوصفان مانند مذکور کہ بہت حکم بہت چون پکارہ گری شست  
 و دیگر پادشاہ خود پرست و عالمے جاہست از مذہب خود برگشتہ و بنا بر دوسے نخواہد کرد و با این مذہب کہ دارد و بنا یک از بدست  
 اسے استحکام یافتہ مالے بباد فنا خواہ رفت ناچار اکبر راستو و فوق مرتبہ کہ داشت و انمودہ و دلائل بخود دوسے و اعدا ش  
 نہ جب بدیدے بدین الہی نمودہ از قید تعصب برآورد و عین فضل الہی کہ صلح کل نتیجہ آنت است آگے موادہ بندگان خدا را از جنگال  
 سفاکے بے باکان مذکور و اجتماع آتنا بجات و دستکار سے بخشید و بنا سے آن بدین نقطہ گذاشتند کہ پادشاہ را اول  
 آہستہ آہستہ بر خیش نیت آتنا و جمع مال و طلب جاسے کہ در دال داشتند آگے وادہ چنین و انمودند کہ پادشاہ ازین بر خود میگویند

نام ریاست اسلام بمید و جودہ لائق تر و متحقق این مرتبہ و مقام است چون این سخن و لفظ پادشاه شد و در شروع سال بیست و چهارم جلوس  
 در دربار و در حضور پادشاه با قضاات و علما گفتگو سے مسلک کثافت فیہ مجتہدین است باشد در میان آورده سخن بدیخار نمایند نہ کہ سلطان  
 را ہم مجتہد سے میخوان گفت یا نہ و شیخ مبارک پدر مومن الدو الہو الفضل کہ عالم علمائے زمان خود بود و حسب الامر تذکرہ درین خصوص  
 ملاحظہ و مہر خود نمود کہ گردانیدہ و جلوس سے عصر کہ در داد و دعا تہربہ و اندر سپردہ و فتوے خواست علمائے پادشاه از نحو ای سؤال در نیامد  
 بعد تا آن و اسامان نفر در مقام آید کہ یہ الطیو اللہ و الطیو الرسول و او کے الامر تنگ و دیگر احادیث و اقوال کہ درین باب ورود یافتہ تکی  
 حکم کرد کہ مرتبہ سلطان عادل عند اللہ زیادہ از مجتہد است چہ نفس او سے امر مؤید و وجوب اطاعت سلاطین است علی را ہم نہ عافہ مجتہدین  
 بہ حضرت پادشاه عادل و افضل و عالم باشد است اگر دسائل دین کہ گفت فیہ علمائے کثافت را از جانب اختلاف حجت تسلیل سناش  
 اتی آدم و صلاح حال اہل علم اختیار نمودہ و با بجانب حکم فرمایہ اہل المشرق بر گاہ تمام لازم و ایضا اگر با جہاد خود کے از احکام کہ مخالف نفس باشد  
 بنا بر صحت عام قرار دہر مخالفت از ان حکم موجب عذاب الہی و عذاب اخروی و شران رسیدہ و در نیویست و ہمہ ما بران تذکرہ ہر مہرانی  
 خود نمودہ و از ان مخدم الملک و عبد الباقی بعد در ان حقارہ نمودہ و امور مہر و دستخط کرد و اندینہ تا زمانہ طو عا و کہ با ہر دو دستخط و نمودند  
 و کوان ذلک فی شہر جب سنہ سبع و ثمانین و تسوائہ من الحجۃ المقدسہ چون عصر درست شد و احکام خاطر خواہ پادشاه کہ مطابق بلبل فیہ طلبان  
 ارجح حشوق اللہ بود شیا نشینا اجرا یافت مخدم الملک و شیخ عبدالباقی ماور بود و درون حج گشتہ اخراج یافتند و علما نقیب پیشہ  
 دیگر ہمین پنج تنہم قضاے ولایات و در درست از حضور مجر گشتہ از دار السلطنت و در اقامت و نہ فیہ طلبان خلق خدا اصلاح حال عالم  
 و الباقی جان و مال و عرض و ناموس اینہا سے آدم و رافضا و عقیدہ سلطان زمان داشتہ اکبر را واضح و محدث دین آبی گردانیدہ و درین  
 آبی عبارت است از صلح کلی و جائے دادن حج عباد و کف حمایت خود و با قضاے سنہ کل آبی و حاصلش آن کہ با حدیث نقیب  
 و اتفاق نہ شد و ہر کسے در سایہ رافت او بر آسایہ بدین تہر جہانیان از دست ایذا و اضرار اشرار خلق آسودند و فارغ البال راہ زندگے  
 بود و نہ و مخدم الملک کہ یکجا حفظہ رسیدن حج ابن جبر کے صاحب صواعق حرمتہ در ان زمان زندہ و مقیم کہ بود با اعتبار مناسب قصبہ استقبال  
 مخدم الملک نمودہ احترام او بسیار نمود و درون شہر آوردہ و در کعبہ را در غیر موسم ہر اسے او کشتہ و تازیارت نمود و آن جو فروش گندم نا  
 کہ در صورت دینار سے طالب و نیاز بود چون از پادشاه و امر اسے موافق نہایت کبیدہ بود و در مجالس و محافل نسبت پادشاه و امر امتحان  
 تا خوش شلار تعداد از دین و رغبت کہ کفر کہ اکثر افرایو ذکر سے نمود و این نشان او گوش پادشاه رسیدہ باعث کمال از جہاد غلش  
 سے شد و شیخ عبدالباقی حدیث کہ مذکور کہ حدیث کہ خبر سے محمد حکیم میرزا برادر اکبر شنیدند و خبر خوشدن لاہور بدست میرزا سے  
 کہ کو نیز رسید بلع ریاست و جب جابیکہ و اشتہار سے تاب گردیدہ ہر دو مادت بند نمودہ و باحد آباد و کجرات رسیدند و در ان اثنا  
 بعضے بیگات علی اکبر پادشاه کہ کج رفتہ بودند نیز اورا کہ سعادت طواف نمودہ و برگشتہ و بہ بلذہ مذکورہ رسیدند و آن ہر دو ہمد و درو  
 در ہند اکبر را با مقدار دیدہ و برخورد رسیدند و فیہ ردت و ناچاسے رجوع یہ بیگات مذکور نمودہ و در استشفاع جو انکم خود تو سل با من  
 حبتند و زمان سے مسطورہ ہمد و در سفارش انما کہ کہ نہایت از آمانا آزدہ و انتقام آگے نیز بر آمانا لازم آقاہہ بود و در ظاہر  
 پاس زماندا مشتمہ مردم خود فرستاد کہ آمانا اخصی از ان نشان سلسلہ کہ وہ بیارند مخدم الملک از کمال خوف و بیم در راہ طالب سے  
 کہ در دوستانش نفس اورا مخفی و رجالتہ مرآوردہ و دفن نمودند و مال بسیار از خانہ او برآمدہ و بجزایہ پیار شاہ رسید و عبدالباقی را ہمہ و درو  
 پلسے محاسبہ آوردہ و توالشیخ ابو الفضل نمود و در قیدہ ہر چون اورا با شیخ عداوت و میریہ بود شیخ ابو الفضل متہم شد کہ عہد او را  
 گشتہ است و این مذہب آبی کہ آسائش غیر متناہی خلق خدا در ان بود و عہد عالمگیر رواج داشت با از عہد شاہجہان قصبہ نہیب



شروع شد و در عهد مالکیر شدت پذیرفت از تفریح شیخ ابو الفضل در ذکر احوال خودش و محافظت قبر امام احمد گماشتن مستظفان از شیخ  
ابو الفضل و برادرش که بعلی آمد و در دگرگشته شدنش بدست فولاد بر لاس گذشت دلالت بر تشیع او و پدرش سے نماید و اعلم عند اللہ و احوال  
امام احمد شیخ عبدالقادر دیناؤں و تاریخ خود چنین نگاشته کہ او فاروقی نسب بود پدر آن او در ملک سمن خفی مذہب بود و اندک  
در عهد شاه طہاسب صفوے بولایت عراق ایران افتاد و مذہب تشیع اختیار نمود و درین مذہب نلو داشت چون شاه اکمل ثانی پسر  
شاه طہاسب از سستے افیون سازش بار دے و تورانے بنیواست و برکس پدر اندک طرفدار کے تسنن ظاہر سے نمود و لشک  
گردیدہ بکمرخت و از انجا بدکن بود از آن در سال بست و دہم جلوس از دکن بند آمدہ ملازمت اکبر پادشاہ نمود و روزے اوراد و بازار  
دیدم و بعض عر قیاق ترفین من کرد و گفت کہ نور فزین حسین ایشان عیان سے نماید کہ گتم چنانچہ نور تسنن و در چہرہ شہاد ملا سے ذکر  
حسب الامر بکرتجربہ تاریخ ہزار سالہ از ابتدا سے ہجرت تازمان اکبر اشتغال و زریہ تازمان چنگیز خان مسیح و قاتل راورد و جلد با تمام  
رسانید و در سال سے و دوم بتقریب کہ مذکور شد کشتہ گرد و یقیناً احوال را اصفخان تاسال منفرد و نو و ہفت نوشت و آن کتاب تاریخ  
اسفے موسوم گشت و نیز بسبب اختیار نمودن ہمین مذہب الہی و بلند سے بہت مبلغی خلیفہ کربلور جز یہ ہم عرض وصول دے آ رہا شاہ  
خواست کہ تفصیل وجہ مذکور موقوف گرداند بر زبان گردانید کہ مقرر گردن جز یہ بہت آن بودہ کہ ہمارہ مبلغ متحدہ در خواہ موجود بود  
پشت سپاہ اسلام بان تو سے باشند ہر گاہ میمان اقبال روز افزون ہزاران گنجینہ موزر سرخ و سفید در سہ کار والا فراہم باشند  
و راجہ ادریان ہندوستان سر خطاطت منادہ باشند چہ مناسب است کہ زیر دستان و سکنیان ہند را آزار دادہ زر سے انداختہ  
گو یا ما شیر درو یا نیکہ راجہ ہاشنگہ پیچہر ولایت کوہستان پنجاب و تاویب راجہ ہاسے آن درایتین شدہ بود این قلعہ خاطر خواہ پادشاہ  
بہلک نظم کشیدہ و با ستماع مضمون ہمین قلعہ دل پادشاہ بر مایت ہنود اہل گردیدہ قلم شہا فرمان فرستادے براہہ ہ  
کہ سازد ہندوان کوہہ را رام ہ چنان رونق گرفت از عدل تو دین ہ کہ ہند و نیز شمشیر اسلام ہ پادشاہان پیشین بقوا سے  
علمائے تہذیب آئین ایذا و ضرار رنخا نشان مذہب صواب منتج ہزاران اجر و ثواب میدانستند و اخذ و جر زروا مال و عیال  
و اطفال بیک گمان کہنے انجیتۃ الماعت نفس و ہوا پرستے است از پلو سے قوا سے ہمین جہالت کیسان از جملہ عالم عبادات  
رب الارباب سے شمرند کہ بکرتخل خدا داد و نور شور و در طیفہ حاش و صما داشت بساط صلح کل گستر و طواف نام و طبقات خلق  
را یکسان شمر و گشت کہ خلق حبان آرا بر مخلوقات مختلف الشارب و متنوع المذاہب در فیض کشود و لطف عام او ہمہ را شاملست  
پس بر پادشاہان والا شکوہ کہ ظلال ایزد متعال اندیز واجب و لازم ست کہ تخالف و تنازع و سینے منظور نداشتہ ہند ہاسے نذر آ  
بیک نظر بہتہ و پر تو غایت خود را مانند نور آفتاب کہ بر نیک و بد سے تابہ برہنگمان یکسان اندازد و بدین دلاویز گفتار حکم فرمود کہ از  
تاریخ امر و فرجیکس از حکام ممالک محروسہ بہت طلب جز یہ کہشت سال بائین سلاطین پیشین لفظ و را مدرازم زیر دستان نشود  
و باہند مسلم فکر و ترسا و دیگر اہل مذاہب در مقام صلح کل بودہ با احدے در دین و آئین تر سے نکند و اگر دنا و تابہر و ش پیشینان  
خود ہر کس پرستار آفرید کار باشد بمیت در جرم کہ دشمنے کفر و دین ہراست ہ از یک چرخ کعبہ و بتا نہ روشن است ہ و در ہمین  
اوقات اڑاں سال بست و سوم جلوس و روانہ ہم بریالا دل مطابق استمرار مجلس مولود حضرت ختمی پناہ صلے اللہ علیہ و آلہ منقذ  
نمود و با حشر اسارات و علما و مشائخ و اہل اصلا سے عام دادہ طعام کشیدہ راں روز تمام اہل شہر از مودا احسان بہرہ یاب شدند  
چون بومن رسیدہ بود کہ جناب سید الرسلین و خلفائے راشدین و اموسے و عباس سے خلیفہ سے خواندند و بعض سلاطین مثل امیر تیمور  
صاحب قران و الخ بیک میرزا نیز خواندہ اند بخاطر کہ آرد کہ درینی از جنابت باین سنت خود ہم عمل نماید بنا برین روز ہمہ در مسجد جامع

مقبور بر پستے از زمین با سے منبر برآمدہ قاصد خطبہ خواندن شدہ و یکبارہ حضور واقع شدہ بلکہ زہ افتاد و ہزاران توشی این اہیات  
 شیخ فیضی فطیم خدام سے کہ مارا خسرو سے دادہ دل وانا و بازو سے قوی دادہ بودل و داد مارا رہنمون کردہ بکسند بدل  
 از خیال ماہر دل کردہ بود و منش زہد نم برترہ قضا سے شانہ اندکبرہ افادہ ہمیں اہیات اختیار نمود و از منبر فرود آمدہ نماز جمعہ  
 ادا فرود و بین صلح کل ماہ شب الہی نام منادہ مقرر کرد کہ در ہر شب جمعہ دانشوران جمع ادیان و فضلاء انجمنی ظل از سی و شبہ  
 و سہر و دفار سے دیگر ہندو دارمنی و لکھ و دہر سے دہراہم و سیوہ و دیگر اہل مشارب و مذاہب و رجرا یوان کہ ہمیں قصد ہمیسہ  
 یا قہر بود و از ہم آمدہ مذاکرہ و مناظرہ نمایند و پادشاہ متعینانہ بلا تعصب مخالفت آہنہ شنیدہ عیار گفتار ہر یکے بلکہ خود ہر سجدہ و ہر چہ  
 بکشد متابعی بخاطر رسد بکین بیان خاطر نشان مکنان کاہمیت جنگ ہفتاد و دو دولت ہمہ را عذر پذیرہ چون ندید نہ حقیقت رہ  
 انسانہ زہد و ہر اسے دریافت حقیقت آئین ہندو کتاب ماہبارت را کہ متفہن بر سببہ مخالفت و اکثر اعتقادات و حالات و مواعظ  
 این جماعت است و درین کشور از کتب توارخ کتابے بزرگتر و معتبر تر از ان نیست حسب الکلم اکبر باہتمام غیاث الدین سطلے  
 قلیب خان و سی لاکھ سلطان بھانیر سے شیخ عبدالقادر جاؤنے ہند سے مترجم گشتہ بر زم نامہ موسوم گرویدہ شیخ ابوالفضل  
 دہلیادہ انوار کمال اتقان کاہمیت ہمیں دیگر کتب ہند سے نیز بوجہ امر ترجمہ گرویدہ و بار ہا زہ زبان اگر مگشت کہ از وزین ہند  
 یا تقلید چراغ خود خاموش شدہ و ہمہ کس سبے آنکس نور و امتیاز در حقیقت نمایند ہرچہ از پدر و استاد و شاد و مسایہ و خوشی و ناخواب  
 شنیدہ آن گرویدہ تعصب سے در زند و عداوت دکن با یکدیگر نہ ہر گشتہ بنظر تحقیق اقوال خلاف خود نے شنوندہ امتیاز حق  
 و باطل در عقائد خود و دیگران نے نمایند یا آنکہ از ہمد اہم تر ہمیں است ہمیت گفتگو سے کفر و دین آفرینکے کشتہ و خواب  
 یک خواہست باشد مختلف تفسیر با و مقرر فرمود کہ در ہر سال دو مرتبہ یکے پنجم جب کہ روز ولادت اکبر بود و دیگر دوم ماہ اوراد و خورا  
 بھینس جو اور و ملا و فقرہ و انواع انشہ و گوناگون اجناس سنجیدہ انشایے موزون بہ با بقدر اوصحاب احتیاج قسمت کند و نیز قرار  
 یافت کہ از تاریخ ولادت خود چند روز بحساب عدد روز ہمان ماہ شمس بر یکب فذالے گوشت جو لستے نشود و ہر سال بعد وزن آن قدر  
 روز کہ موافق عددین عمر او باشد گوشت تناول کنند و حال ایام در کتاب محروسہ با نذرانیازارند و برین تقریر کا و کشتہ نازانک  
 محروسہ شیخ گرویدہ و مکر می گفت کہ ترک گوشت بارہا بخاطر ہر سچ گوشت از شاخ درخت برے آید و مانند نباتات از زمین برے  
 خیزد از بدن جاندار است یا وجود انواع اغذیہ و اقسام نمناک از خانہ افام الہی بہ آد سے عطا شدہ ہر اسے اندک لذت کر زیادہ  
 از آنے بر زبان نے نمایند قصد جانداران نمودن منایت سخت جاسنے و شک سے است و عدد و خورد را کہ مخزن اسرار ایزدیت  
 جوہر جو نامت گروا یند کمال نادانے و سبب عقلے و نیز سے فرمود کہ شکار کار میکاران و نمونہ جلا سے و بیادیت ناخواران  
 ہاک جانداران بیمار و را تا شاد قرار دادہ بگینان چند را ناحق از جان سے گذراند و سنے و اندکراین صورت غریب عجیبہ از بدائع  
 صنایع آتی و ساختہ ویت قدرت اوست و سے در اندام آہنہ نمودن کمال نادانے و شقاوت ہمیت میا زار  
 موز سے کہ واد کش است کہ جان دار و روحان شیرین خوش است بہ بنا بر عدد و را مثال این امور سببے از مسلمانان متعصب  
 اکبر را یہ می گفتے ازین منسوب ساختہ غایبانہ ملا متشجعی نمودند خصوصاً ملا عبداللہ سلطان پور سے کہ در عہد اسلام شاہ افغان  
 خطاب شیخ الاسلامے داشت و در زمان اکبر نمود الملک مخاطب شدہ بود و شیخ عبداللہی عدد کل زیادہ تر از دیگران سخنان ناموس  
 سے گفتہ و احوال آہنہ مذکور شدہ

ذکر در بیان دختر گشت کبر از راجہ ہالی ہمدست وستان

ہنایہ امتحان و انظار تسلط و اقتدار نمود و چند مدت از جلوس و غلبہ با مداسے و انتزاع قلمو جیتور از دست وانا واستیصال اونخواست  
کہ دختران را جاسے عمدہ این ممالک بزنے خود و اولاد بگیرد اول چون حسن خان میواسے عمدہ دیند اران جو اورا الملک بود و دختر  
برادر داد و درخواست او بزمنا سبت اسلام قبول نمودہ و عقیقہ مسطورہ را بجوم سرای سلطانی فرستاد و بد آن را بچہ پہاڑ ایل چوپا حکم  
بعمدہ ترین را جاسے بنمود و پسرین حکم شد و بسبب مخالفت نہیب قبول نیکر و انرا لاسرا نچا گشتہ تن در داد و مصیب خود را در عقد از دولج الکر دور  
نظم برد و یک طالع برد و مذکور بود و نظر را سزاوار پیوند بود و جماند را بر رسم آباسے خویش پری چہرہ را کرد و ہتای خوشی پد

## ذکر ولادت شاہزادہ سلیم لینی جہانگیر پادشاہ و رفیق الکر در اجیر با یفا سے نذر

چون الکر را از روضے فرزند سادات پیوند بسیار بود و صورت نیکو گشت ز نمانا حامد سے شد و دستا طالع سے یافت اگر سے نماند  
چند روز ماندہ سے مرد با شمار دولت خواہان با امید وصول این مامل بروج خدمت شیخ سلیم کہ حوان زمان از نزد یکان دگاہ  
الکر یا دستایاب المرعا مشہور بود و نمود اور دفعہ سیکر سے آقا سب داشت حسب الاشعار شیخ و رنزدیکے قصیدہ مسطورہ مرامات شاہانہ  
احداث فرمود و بفتح پور موسوم کردہ و اسلطنہ قرار داد و پسلیہ دعای آن در ویش عنایت الہی یاد شد و در سال چہارم جلوس  
والا مطابق سنہ منقذ و ہفتاد و ہفت چہرے از بطن عفت مرثت صبیہ را چہ پہاڑ ایل پسر فرزندہ و آخر ولادت یافت بیست  
کی غنچہ از باغ دولت و میدیہ کن انسان کلی چشم گیتے نیدیہ نام آن مولود بزمنا سب اہم در ویش داعی سلطان سلیم گزاشت  
آخر بد پیر چون پادشاہ گشت بہانگیر پادشاہ موسوم شد چون الکر را اعتقاد سے راسخ با خواجہ مہمون الدین چشتی بود و سزاوار آن  
بزرگوار متصل شہر اجیر است الکر عند کہ وہ بود کہ ہر گاہ ایند و قلعے اورا فرزند سے عطا فرمایند زیارت مزارش پیادہ پا  
قطع مسافت نمایند ولادت شاہزادہ سلیم الکر با یفا سے عہد از فچور سیکر سے تاجیر کہ ہفت منزل و ہر منز سے دو ازوہ کرد  
است پای پیادہ طے مسافت نمودہ و مراسم زیارت بتقدیم رسانید اصل آنگہ الکر بادل قوی قوت ہنے ہم بسیار داشت و جہا  
اوانچہ مرقوم و مشہور است اکثر سے خارج از حد شجاعت و نزدیک بریہ متوراست و از قانون فرزدیر و شیخ ابو الفضل در الکرانہ  
سے نوید کہ روز سے بقصد شکار و زرد از سائے پیادہ پا از شکار وادہ شدہ آخر در زبا کبر آباد کو بیجہ کہ وہ فاضلہ وار در سید و از  
نزدیکان غیر از دو سگس و دیگر سے پیاسے نکرد و بر سے نگار کرد و سوار سے فیل نو سے ماہر و بیجا بود کہ احد سے از فیلبانان  
کار از مودہ افتد و مارت داشت ہنگامیکہ فیل مست عریہ کردہ و فیلبانز گشتہ باعث آشوب شہر سے شد پادشاہ روبرو ی فیل بے  
اندیشہ پا سے جرأت بردن انش گزاشتہ سوار میشد و آنرا با فیل دیگر کہ ہمسرا بود و جنگ می انداشت و بار ہا درین جنگ فیلان ازین  
فیل جہتہ بر فیل دیگر نو سے میرفت کہ موجب حیرت نظار گیکان سے گردید

## ذکر از دواج شاہزادہ سلیم با صبیہ موندہ راجہ و ولادت سلطان خرم لینی شاہانجام پادشاہ

چون الکر و ابدا متاسب بار اجمار و اراج داد و با وجود مخالفت مذہب دین سہانفا فرج سجدید و حصول شاہزادہ سلیم بک بود  
الکر و اول دختر را چہ بگوشت دل پہاڑ ایل کہواہہ در جلال کاح شاہزادہ بود و مر پشانیہ با و خرموندہ راجہ و لد راجہ بالیو مر زبان  
بودہ پور میرٹھ کہ بوسمت ملک و کثرت لشکر سزاوار جاسے عمدہ بود و در عقد از دواج شاہزادہ مذکور در اور و ابدا دین عقدا  
راجہ ہر اسے از دیاد آبر و سے خود مجلس عاسے ترتیب دادہ و التماس مقدم پادشاہ نمود و الکر پاس عزت او فرمودہ و التماس  
اواما با جابت مقرر دگر داند و بمنزل اور فتنہ سزاوار اراج اعتبار رسانید و راجہ مراسم نیاز و پیشکش بتقدیم رسانید

نهرس هیچ بر ایران پادشاه در دست نموده از لشکر یان تا شاگرد پیشه هر را خلاص خانه پویشاید و لهرای عظام را با دای رسم ضیافت و گزاینیدن قاف خوشنودگر دایند و فیلاک کوه پیک و اسپان صبار قمار و پستانان و غلامان بیاد و انواع آتش و اجناس و ظروف و اثاث ابلت و جوهر گران بهالترین چیز سرانجام واد پشین آئین پادشاه راس دفتر و داماد و خرم نمود قبل ازین سلطان سلیم را در وقت راجه بیگمونت داس پسر بی سلطان خسرو نام بهم رسیده بود و بعد از و از بیلی حسین موند راجه در مدتی و شش مجلس اگر و هزار بگری سلطان بنیم کرد پشاه جهان نامور گشت و ولایت یافت بزم عیش و عشرت و انجمن انبساط و سرگشته آراست شد و دست بلی و ملکانشده و او و خود و خانواده آس و نظم کلی شغف جان پرور در حدین بلخ و کوبوش مدگستان و لکنه مارغ و ازین شمشادین کاغذ بر خاست و به نیت اختر مبارک یاد به نیت است پادشاه اولیت با نمر ترانه و نوا جمید در منزل ماند

### در بیان عجب سواد و زمان که در زمان اگر بوقوع آمده

در وقت که بر رادت بیجا نام مقدم بود شش که بااد هرات داشت قابو یافته زخمی پرشت و زخمی و دیگر برینا گوش اورد و بهمان زخمی رادت مذکور قالب شش که بعد چند نگاه رام داس خویش او را پسر بے وجود و کوه پرشت و دینا گوش او نشان همان زخمی بود و شمرست شش که رادت بیجا که از زخمی مرده بود و با نالین تلخ دین عالم بود و آن پسر نیز در رسیدن بد شورش میگفت که من رادت بیجا ایم و نشان سس صحیح میداد چون این سواد غیر بر من اگر رسیده او را بخود خود طبلیده بر احوال او وقوف یافت و گویند تصدیق آثار او نمود و دیگر نالین سس را آورد و هر چه مردم به بان میگفتند او دست زیر بغل خود نهاده دست و بغل جواب میداد و بهین طرز شش به نواز مردم احتمالاتی دادند و نیکان از اکثریت و در دین کار بیان حد رسانیده بود و دیگر شش را آورد و که گوش داشت و در سواد گوش و هر چه مردم میگفتند به کم و کاست سس شنیده و دیگر شش را آورد و که از یک زخمی و خود دست و یک پسر داشت و دهم زنده بود و نیکر حدان ایام که سس فو ذنب نمود از رخا زخمی است آن در عراق و فراسان شور غلیظ رویا و دیگر از سواد غریب که روداده این است که فوجی از ملازمان سرکار و الا براسه باش سر تابان نوا می که بر آو میبین شده بود و با نمر دان عمار و در میان آه دران فوج و برادر از قوم کمر سس تردد بسیار کرد و سس که ازان هر دو برادر دران کارزار گشته شش خود او را و خانه او بگیرد و آورد و برادر دوم دران هم بکار خود سس مانع چون هر دو برادر توانا و زاده و هر دو با هم کمال مشابعت داشتند که آیتا زور انما متصرفیل متحر بود و بعد رسیدن شش مذکور در خانه چون تحقیق می شد که کدام یک ازان برادر گشته شد و نهانست هر دو برادر سس سوختن گشته با هم در گشتا و نهانست هر یک سس گفت که شش پر شست هر سس او و سوختن مرا سس باید این مقدمه که کوتوال شهر بر جوش شد و از و پادشاه رسید و سبب الطلب و دفعه آمد و چون استفسار رفت زن برادر کلان کریم ساعت قبل از دریک سس بوجود آمده بود و گذارش نمود که البته شش بر من است و شاید صدق مقال من آنکه یک سال منتفی سس شود که پسر ده سال من فوت شده و بیان مریخم فرزند بسیار بود و سس نیز در راجا پاک سازند اگر چنانچه دان فرزند داشته باشد شوهر من است بهوجب حکم و الا براسه استحقاق بر احوال سس آن نیست و اما گشته شش سس مانند زخمی بر گشتا و نیکر گشت چون آئین بر من رسیده باعث قوی گردید و اگر آن زن را ستود و فرمود که حق بجانب است سوختن و سوختن را اختیار دارد آن زن مردانه و با یکدیگر بیان شوهر خویش هر سس نموده و راتش عشق او خاکستر گردید

### در بیان قیصر و ولایت پشمن و بنگاله

دران وقت سلیمان که یاسنه کا نام را سس بزرگ شیر شاه و اسلام شاه بود حکومت آن ولایت داشت و تا عهد که بر سلطان بود

چون شهم خان خانان بگذشت آن را مین گشت چند بار با سلیمان بنکوی جنگ با در میان آمد و سلیمان عاجز گشته اطاعت پادشاه قبول کرد و پادشاه خانان ملقات نمود و تازندگی خود سر از انقیاد بر نتافت چون او قالب تنی کرد با ندید سپهر کاشش بر مسند حکومت نشست بهر چند رفته رفته سستی بر بست پس از او دود پسر دود سلیمان حاکم گشت و دم استقلال زده سر از بندگی پادشاه بر نتافت شهم خان آما و جنگ شد و قتل و غارت راه کرده با کبر و فضاشرت نمود و دست ماسه مقدم او نیز کرد پادشاه در عین برسات که از کثرت آب راه با مسدود بود در ولایت منفعت بهما داشته در حوالی چینه نرودل اجلال نمود و او مدد و تاب و مقاومت ندیده به تخریب سلسله صلح ایلچی فرستاد چون ایلچی با تسلیم علیه سرفرازی یافت حکم شد که داوران و وزیر شوق یکدیگر را اختیار کنند اول داور و دهنادرزنگاه آید و ازین طرف مابریه ایم با همراهِ بایسته نایم هرگز نبردند و شد ملک از او باشد و اگر اول بر این در نماز رننا سے خود یکدیگر را به پیروی شجاعت معلوم باشد هرگز نماند ماسک را از مبارزان در برابر او بر سیم ازان هر دو هر کس که فخر یا بدین کار جانب ادا گرین را هم قبول نمکند یکدیگر از فیلیان ناسه خود را که بود و جرأت و عظمت جسته و توانائی ستاز بود باشد و هر کس که فخر ستمنا نیز فلی را انتخاب کرده جنگ او فر سیم هر کرام غالب آید و نیز وزی همان طرف باشد و پنج یکدیگر را پذیرفتن نتوانست مقدار این حال حاجی بود که آن طرف آب لنگ محاذی پشته است لیس بهادران پادشاه مفتوح و مسخر گردید و محاصره قلعه پیشتر نشد تا انجید افغانان نقش او بار و آینه احوال خود دیده و داورا که دست سر کشی و شراب بود طوعا و کرها گشتی انداخته بوقت شب روانه بنگال شدند و شورشی و وحشی عظیم و قتل و دزدی بعضی افغانان از اضطراب و دران تاریکی در پارا از گشته ترانسته غریزین بجز فغان شدند و فریاد کردند که خود را در کیسه انداخته از فرط بچشم مردم گشته با غرق گشتند و حتی از کثرت انبوه تلاش بر آمدن پا لال دین در راه که راه بیرون بر آمدن نیافتند خود را از بیرون و دیوار قلعه درختی افکند و بگوشتی در شدند محرگاه اکبر و وقت یافته قلعه را با ویلای دولت سپرده خود در تقابلهوار سے اسب از دایه پین پین گشته ماسه کرده راه قتل که درین تک و دو حسین خان پسر سلطان محمد گشتند و فغان گشته بقتل رسید و دیگر فغانان نیز دران راه و سنگیر گردید و بهجرا سے دم شتافتند و اکثر سے گنجینه جان سلامت بر دند اسیات مخالفت گریان بر راه گردید و سپه در دست رانده با پنج تیر که گریان شدند آن دران همه بچو از شیر نرند آه و رده بچو از افغانه نیز نیست یافتند سپاه پادشاه از دولت نیست بے نیاز شدند از انجاستم خان خانان را با لشکر گریان باستیصال داورا فغان و قیصر بنگال تین فرموده و پیشتر سادوست نمود و راجه تو دل که درین هم مذات شایسته بتقدیم رسانیده بود و نبایست ظلم و فحاره سرفراز گشته بر فاخت شهم خان مقرر گردید و پادشاه به تیسق امور آن دوار مراجعت کرده از راه انجیر بزیارت مزار خواجه مین الدین ترک حبه بدار السلطنت قیچو نرودل اجلال نمود و حکم کرد که از انجیر تا قیچو رود هر کس که چاه پخته و مناره بلند احداث کند و درانک فرستے چاه و مناره بر طبق حکم مرتب گردید و القعه شهم خان در بنگال رسید و با داور و جنگ نمایان کرد و زخمی گشت اکثر امرا جان نثار سے کردند و ادا کرد و مغلوب گشته بندگ درگاه والا قبول کرد و دیگر شماسے لاقه و فیلیان بیکو منظر صحی بپسر خود بحضور اکبر ارسال داشت و راجه تو دل از هم بنگال خارج نموده بحضور رسید و به حسب اشراف و یوانے سرفراز سے یافت بد چند گاه چون شهم خان خانان برگ خود دگدشت داورا قبول یافته از عهد برگشت و سر بشورش برداشت با ناز و حضور با بختان و راجه تو دل بر سر او تین شدند ایشان بنگال رسید و به فاخت مبارات نمایان کرد و منظر و منظر گشتند و داورا سنگیر گشته بقتل رسید بر او را بد رگاه قد سے فرستاده مورد غیبات شدند و از ان وقت فتنه بنگال فرو نشست پوشیده ماند که در بنگال آغاز ظهور اسلام از ملک محمد بن قیا که از امر سے بزرگ سلطان ایک بود و گردیده از ان زمان آن ولایت در تصرف سلاطین دله درآمد و در سنه مئقد و چهل و هفت هجری قدر خان را که از جانب سلطان محمد شاه فخر الدین جوین سلطان غیاث الدین تغلق شاه بود فخر الدین سلاحداد و لیا بوسی که یافت گشته بر مسند حکومت

شست و سیلطان فخرالدین مقب گشت مدت حکومت او دوازده سال سلطان علاءالدین سرت ملک ملی که بخشی لشکر قدر خان بود  
 با سلطان فخرالدین جنگ کرده غالب آمد و او را بقتل رسانید، لوای حکومت برافراشت چهار سال و چند ماه سلطان شمس الدین  
 حاجی ایاس نوکر سلطان علاءالدین سردار لشکر گردید و بر سر گنبدی رفته تنای سپاه را بکین تیریه با خود متفق نموده از راه برگشت و بهر  
 علاءالدین آمد به جنگ آقا سقاس خود را کشته بر منبر حکومت بنگن شد. و در آن زمان سلطان فیروز شاه از یک آزادی سلطنت و سبط  
 بود و مکر و لشکر به بنگال تیرین کرد اما کار سقاس از پیش رفت مدت حکومت سبت و یک سال سلطان سکندر بن شمس الدین دوازده سال  
 غیاث الدین بن سلطان سکندر پانزده سال و چند ماه سلطان اسلاطین بن غیاث الدین یازده سال سلطان شمس الدین بن سلطان  
 اسلاطین پنج سال راجه کاشی از زمینداران آن ولایت بود چون شمس الدین بر علت نمود و وارثش از نماد راجه مذکور بجان پلا و  
 یافته برست حکومت شست و پنج سال و چند ماه حکومت را نه سلطان جلال الدین بن راجه کاشی برای سلطنت اسلام قبول نمود و خطیب  
 و سکس بنام خود که دوازده سال و چند ماه سلطان احمد شاه بن سلطان جلال الدین بنموده سال سلطان ناصر الدین بن سلطان احمد شاه  
 هفت روز سلطان ناصر شاه از احشاد سلطان شمس الدین و در سال سلطان باریک شاه و ت ناصر غلام او قالی با یافته سلطان ناصر شاه  
 ستم نشین حکومت گشت و دیگران اتفاق کرده او را کشته مدت حکومت نوزده سال بر ستم شاه برادرزاده باریک شاه هشت سال  
 سلطان سکندر بنمیزد روز امر اتفاق کرده او را مغرول کردند فتح شاه نه سال و چند ماه نازک شاه خواهر سراج شاه را کشته برست حکومت  
 شست و هجده سال و چند ماه بر سر بود و طلب داشته پیش آورد و دوازده و پانزده روز غیر و زشاه سه سال و چند ماه محمود شاه بن فیروز شاه  
 یک سال و چند روز نظیر شاه جسته خواهر سراج محمود شاه را کشته برست حکومت شست و یک سال پنج ماه سلطان علاءالدین که نوکران نظیر شاه  
 بود و قالیو یک یافته آقا سقاس خود را کشته حکومت رسید سبت سال نصیب شاه بن سلطان علاءالدین بود بر بر منبر حکومت قرار یافت چهار  
 سال پنجگانی که غیر الدین محمد باریک پادشاه فتح جند و شان نمود و سلطان محمود باریک سلطان ابراهیم لودس به نصیب شاه پناه برد و برست چون  
 شیر شاه غائب آمد بنگال را از تصرف نصیب شاه بر آورد و جهان گیر سبطه خان از امر اسکی که بر جهانپون پادشاه بود و پادشاه آن ولایت را از  
 شیر شاه بر آورده با دود شیر شاه به فتح جهانپون حیران گیر قلی خان را به میان نزد خود طلبیده بکوشی فرستاد و محمد خان مخاطب به مبارزات  
 که از امر اسکی شیر شاه و اسلام شاه بود و حکومت بنگال یافت و نوکر سقاس با دود اسکی بهمدوش داشت چون در آذربایجان همزیر خان در گذشت پور  
 خضر خان حکومت یافت به مبارز شاه لقب شد و در جنگ او همزیر خان نهد و نه گیسپر و بنو خضر خان تیج خان حکمرانی که سپس برادر خضر  
 و سلیمان کایان که از امر اسکی مشهور اسلام شاه بود و حکومت با استقلال یافت اگر چه سکس و خطیب بنام خود کرده اما خود را حضرت اعلیٰ خطاب  
 کرده بود و بنی دین سلیمان بود و در تمام مقام گردید و بنی دین در دود او و پسر دوم سلیمان و در سال و در ستم و مقتدا و دود سقاس بهر سقاس  
 و راجه تو در ل و او را بقتل رسانید و بنگال داخل ممالک محمود اسکی که گردید از ابتدا اسکی ستم و مقتدا و چهل و هشت و هجری غایت  
 ستم مذکور که دود و سقاس و هفت سال بوده باشد ولایت بنگال را تصرف اسلاطین و علی میرون نامند القصد راجه تو در ل بعد  
 اطمینان از ستمات بنگال بنمیزد رسید و بعد از آمدن راجه در اندک مدت خان جهان برست حق رفت مظفر خان دیوان اسکی از حقنور  
 منصوب و دار سقاس بنگال تیرین گشت این مظفر خان که بخواجه مظفر مشهور بود در ابتدا اسکی حال نوکر بگرام خان بود و بعد لغت قمر بگرام خان کرد  
 بر گنم بر سر در تاج پنجاب گردید چون حقیقت قابلیت و کار دانسته او را بگریز کشتافت یافت و بنمیزد خود طلبیده است و دیوان برست  
 نمود و مقتدا سقاس کار دانی در اسرار و اوقات بیایه و لویانی اعلیٰ سرفراز سقاس یافت و بدست باین درجه رفیع ممتاز بود و در آن آداب و  
 بنگال را مور گشت و در آن ولایت رسید و بنگال را مور گشت و در آن ولایت رسید و بنگال را مور گشت و در آن ولایت رسید و بنگال را مور گشت و در آن ولایت رسید

حصار و برج از سنگ مرقش خارا تراشان چاکدست و بیابان هوشیار سال سبت و ششم جلوس و الا شروع این بنا نموده پانزدهم المیز  
خوابی در دو سال حصاری رفیع و شهری وسیع صورت انجام یافته بانگ بنارس موسوم گردیدند قش و دریای سند و دریای اردوی مخالفان  
بنو گو بارز نیست و در میان هند و خراسان پایان آن قلعه میر دریا سرودین را بدون وصول در آن قلعه راه عبور از دریا میسر نیست بگوشتن  
یتامه این قلعه متوجه پیشتر شد و ازین منزل زمانی تشنه نفع و چند مجسمه میرزا صد دریافت خلافته مضمون آنکه وسعت آباد و هند وستان جای  
چندین سلاطین صاحب سکود تمام و قشیرت اولیای دولت در آن سران روزگار درسی نیاز بدین درگاه آورده اند و امرای این  
دو دمان بجای سلاطین پیشین نشسته حکومت میکنند آن برادر از چنین دولت چوایی نصیب باشد اگر چه بزرگان سلت کین برادر را بنزد  
فرزند عمده اندا احمی آنست که وجود پسر ممکن است و برادر هم نمی تواند رسید لایق عقل و دانش آن برادر آنکه از خواب غفلت بیدار گشته  
بملاقات خویش مسرور سازد و زیاده برین مارا از دولت ویدار محروم ندارد و محمد حکیم میرزا با خواست خوش آمدگویی خانه پسر از آن فرمان  
پذیر گشته با خود قرار داد که گویه ای راه از شیر کا بل مستحکم کرده آماده پیکار گردید و بارادیش رفته و هند وستان شورشن اندازد و میرزا بدین  
اندیشه بود که گیش در میان داشت که شاهزاده سلطان مراد بر سر مقلد و زواجی کابل رسید و بامیرزا جنگ در میان آمده میرزا شکست یافت  
و بطرف غور نیرشتافت دارا دله آن کرد که دله ای توران پناه برده استداد و استقامت نماید مقارن اینحال که بر حکم کابل رسید و میرزا نازل قلعه دماغ  
شهر آرا نموده مسرت اخذ شد و با آنکه محمد حکیم میرزا اسیر چنین تقصیرات شده بود و از وی کمال تلمت باز کابل در سیر با رحمت فرموده و هندوستان  
معاودت نمود و میرزا در کابل رسیده و حکومت آن ولایت قیام در زید چون دلم و انحرول و از فرط پناه و بیای به بیمار میهای صعبه مبتلا گردید و نموانست  
که خود را از شراب باز دارد و بنابرین اسباب در اندک فرصت ساغر حیاتش بپیر گشت و فرزندانش اراده داشتند که میرزا جیدالد خان اوزبک داشت  
توران روند و اکبر یاس صله ارحام نموده فرمان استمال نکاشته راجه ان سکه را بدای تمیزیت و سلی پس ماندگان میرزا متعین فرمود و روایات  
عالیات نیز بهمت کابل در حرکت آمد چون حصر را دل بند می مورد ساعات اقبال گردید راجه مان سکه که پیشتر کابل رفته بود که قبا میرزا  
و افراسیاب میرزا پسران محمد حکیم میرزا که نخستین یازده سال و دین چهار ساله بود همراه خود گرفته و حضور آورید و شاه و نوازش فرموده  
الطاف بیکان در حق آنها مبدول داشته نفر تو به تربیت برگاشت و امرای کابل نیز بجز لیسال بوس رسیده مورد عنایت شدند  
و راجه ان سکه بصوبه داره کابل سرفرازی یافت

### ذکر در بیان کشته شدن راجه بیربل

چون ساحل دریای سند خیم اجال گشت زین خان کو که باشکر گران با ستمثال اولوس یوسف زلی و تسخیر ولایت سواد بجزو زمین و بر  
بیخ فرید بخاری بخشی برای تاخت قبائل افغانان که در وشت بودند رخصت یافت شیخ بعد از تاخت و تاراج معاودت نمود زین خان قتل و قتل و قتل  
که رسته داخل کوته نشاند بفرض رسید که تاج و دیگه امانات زین خان متین نشو و استیصال از آنکه ممکن نیست راجه بیربل شیخ ابو افضل سنده ای یافت  
نمود که اگر تره بنام هر دو انداخت فشار افره بنام راجه بیربل برآمدند اما به ذکر و حکم ابو الفتح را باید اوزین خان رخصت فرمود زین خان با قتل  
و استصواب راجه شیخ بجزو که بهمت بر بست کمان تران آنجا رفیق اطاعت و در گران انداخته پیشه رعیت گرسه اختیار کرد و ندید از آن پسر سواد  
شکر گشته شد افغانان بر سر کوه هجوم آورده و راه صفت تیر و سنگ سے باویدند زین خان بر دشمنی از گویه گذشته قلعه بنا کرد و دستیار  
آن جماعه بد تال پرداخت همدین انشاد در میان زین خان و راجه بیربل مخالفت رود و شاهزاده محضمت بلند شد و گفتا با  
منار حمت در میان آمد هر چند زین خان خواست که حجب در قلعه گذاشته پیشتر روانه گردد و راجه بر این مننه راضی نگشت و  
قرار یافت که از راه یکله آمده اند مرا حجت کنند بفرورت معاودت روضه واد راجه پیشتر آمده جای که قرار یافته بود فرو نیامد از آنجا هم

پیشتر روانه شده کسانیکه اول رسیدند بنحیم بازده بودند ناگزیر به بدو اشتق قیام و بستن پرتال نشوئیل شدند زین خان از عقب آمد و صورت ملکی بدین  
 جنواری دید و او هم نیاورد و او همنا افغانان سرانگی لشکر هاشم کرده اند هر طاعت بچشم آوردند و غربت شورسته پدید آمد و راه بر تپه تنگ بود  
 که دو سوار چلوی هم نمی توانستند که شت فیل و اسب و آدم بر یکدیگر می افتاد و گویا نموده بود که سینه و چون افغانان از هر طرف رنجته غالب  
 آمدند زین خان از فرط غم و غم و شجاعت خواست که جان خود را بر آید و در باز و ناخیز خواهم بان جلو گرفته و در افغانان آشوبگاه و در وند  
 بدان تنگای چند فیل و اسب شتر و آدم تر روی هم میگذاخت و راه عبور سوار رسد و گشته بود و تا پارتی زین خان پیاده شده و هر شست و تن از آن  
 رشواری جان بنزل رسانید و بسیار از لشکر بآن را افغانان اسیر کرده بودند و آن قدر مال و اسباب پرست آوردند که از بدو اشتق  
 آن عاجز شدند در آن روز چندین هزار کس کشته شد و در آن زد و خورد راه میر بل از بلندی افتاد و یک عمر غمیش و در هم شکست و اکثر اجای  
 متین و دیگر تنگکان روشتاس یاوشاهی بکار آمدند راجه میر بل و شتر بندی و مدت غم وجود طبع و مزاج دانی و خوش بیانی و سخن  
 و بزم گوسته بے نظیر بود و نوادر گفتار و نکات دل آید تا که باعشا بنساط خاطر با تواند بود تا حال زبان زرد و ز کار است حتی عالی داشت  
 گویند اسطو عطا یای او با نصیر و هزاران مرد و چون از ده مصاحبان بزم خاص و زبده و محران انجمن اخلاص بود و منجیب سر هزاره  
 سر فرازی داشت و قرب و منزلتیکه با کبر داشت و دیگران را میسر نبود از کشته شدن او پیش مخفی که بر منقش گشت و بر خاطر بادشاه منوج  
 این سانکه محنت گران آمد و مجروح و استعمال این خبر بے اختیار آب از دیده فرو ریخت و آه در دناک با و از بلند بر کشید تا دور و در شب بلا بدایت  
 توبه فرمود و بر زبانش رفت که از ابدای مایوس تا حال که سال سی ام است فبار که دست باین حد بر خاطر نشسته روز سوم شاهزاده  
 سلطان مراد و راجه تو درل را با بسیار از از نهادران شهاست کیش برای قلع و قمع افغانه یوسف زئی متین فرمود چون این خدمت  
 و در خورشان شاهزاده رفیع مکان بنود از منزل دوم شاهزاده بمید حکم معاودت نمود و راجه تو درل تجربه آنجا مقرر شد و راجه  
 مان سکه باستعمال افغانان تانویکی و غیر رسید و بود و رفاقت او متین گردید و زین خان و حکیم ابوالفتح بحضور رسید و روز پنجم  
 کوریش نیافته مورد عقاب گشتند از غلام شجاعت شاهزاده عفو تقصیرات آنها شده و باریاب شدند و هر چند تلاش فاش راجه میر بل الجبل  
 نمودند پرست نیامد چون او را بسیار دوست میداشت تا سعت بسیار که و هم درین اثنا میر قریش انجلی عبداللہ خان پادشاه توران  
 رسید چون خاطر پادشاه از واقعه راجه میر بل مکدر بود و انجلی مذکور و سه روز بار یافت بعد چند روز بحضور رسید و نامه عبداللہ خان  
 از فکر گزرا تید میر قریش را با تمام لائق سر فرار فرمود و رخصت انصرفت و او حکیم بهام برادر حکیم ابوالفتح را همراه میر قریش نزد پادشاه  
 سفارت و خواجہ محمد راجه جو لیداری قلع و قمع و بهایا میر صدر جهان را برای پیش و افتد اسکندر خان پدر عبداللہ خان فرستاد و دولت نظام  
 سهام آن دوازده و تنه سرکشان بد کردار از ساحل دریای سند معاودت بزند وستان گردید و راجه تو درل را بحضور خود طلبه اشترایب و انظر متین  
 کابل کرد و باستعمال افغانان دولت زنی اکمل قلیخان متین گشت ابوالفتح تا دین آن مجامعت نمود و با

### ذکر در بیان رسیدن میرزا سلیمان والی بدخشان و حضور بر نور و تفرقه بدخشان

سلطان اوبلعباج قران امیر تورگورگان سنی در حکومت بدخشان باستقلال داشت و بارها از بدخشان لشکر کبابی کشید و هر بار  
 شکست خورده و رفت ابراهیم میرزا خلعت او و راجه شجاعت و دو لاور و فرست و دانشور و یکتا بود و در گذشت سلیمان میرزا  
 ازین جهت که بسیار دوستی داشت از فوت او غم جانگوار و او این رباعی حماسه خال اوست رباعی ای مل بدخشان  
 از بدخشان رفتی بدو سیه خورشید بدخشان رفتی بدو سرجه ناخیز سلیمان بدو سته بدو سوس که از دست سلیمان رفتی بدو سوس



اینها هم میرزا چون شاهنشاخ میرزا پسر او کابل شد میرزا سلیمان را با شاهنشاخ میرزا بنیره خود جمعیت در گرفت و کار به پرغاش کشید و بدین  
 جنگ در میان آمد آخر الامر سلیمان میرزا بهر جمعیت خود ره در کابل رسید چند گاه پیش محمد حکیم میرزا که در آن وقت زنده بود گذر این  
 برگاهه الکبریا آید و در و جاده هزار در پی نقد و مسالمان سفر از حضور در محنت گشت و فرزان تشنگین استمالت بقصد و بر پوست میرزا جمعیت خاطر  
 از کابل روانه گردید چون نزدیک دارالسلطنه فتح پور رسید حکم شد که امرای کبار باستقبال روند و نیز حسب الامر تاسر که در پی خود فیضان  
 کوه شکوه بسلاسل طلا و نقره و جواهرات و دیبا و زربفت آراسته شده که در در میان دو فیل آرایه یوز با یاقوتش محفل از رفعت و بزرگی  
 طلا و طلا و در صحن باز داشتند و عقب فیضان و در و پی سواران خوش اسب و یراق بالباس و سازشالیه صفوف آراستند و سیاهلان  
 صاحب اهتمام برگاه شهنشاه که در پی از صفت بیرون نتواند شد و کوه چاهای شهر را چار و ب زده و آب پاشیده و متفاخر و زنده و کاکین رسته  
 بازار را آئین بستند و از زیارت واقعه متوجه در گذشتند طوافت انام از شهر و نواست در کوچه و بازار و طاعت و اوقام و اما بر سر تماشای  
 هجوم آوردند و پادشاه و خود هم با شاهنشاخ و جاس و الا نشان کمال باده و حلال بقصد ملاقات از شهر برآمد چون نزدیک رسید اول سلیمان میرزا  
 پیاده شده کونش بجای آورد و بعد از آن الکبریا تاسر فرو داده میرزا را در فیل گرفت و بمنزل آورد و در ضیافت و مهمان دارایی نمود و ضیافت  
 الکاتب در تخییر به پشاور خرسند فرمود و چون در و صوبه دارسی بنگال کجور شد و بود میرزا قبول نکرد و بقصد که بخیلیه رخصت گرفت و پشاور و هزار در پی  
 فتح باه بافت میرزا را در اورد که سوادت حج مهمان راه باز در پشاور رسید و با شاهنشاخ میرزا جنگ کرد و بهر محبت خود و بعد از آن خان پادشاه  
 توران پناه بر و عبد الله خان طاع بمشایه کوناق ایشان لشکر بافر ستاده ولایت پشاور از انصرفت شاهنشاخ بر آورده و حال کسان خود خود  
 و سلیمان میرزا و شاهنشاخ میرزا هر دو در محرم گشته کابل رسیدند بهر محبت دولت بهم زانفاق خیزد و بیوقوفی از انفاق خیزد و در آن وقت محمد حکیم میرزا  
 زنده بود و در موضع از تومان لمان بسور خال میرزا مقرر کرد و شاهنشاخ میرزا را در کابل اختیار نکرد و نزد الکبریا رسیده و اوضاع و احوال گردید پس  
 چند روز سلیمان میرزا نیز بواسطه راجه بان لشکر بهر محبت الکبریا رسیده و بود سه سال سفر ملک آخرت کرد و اگر چه سلیمان میرزا در زمان بودن کابل با عانت  
 محمد حکیم میرزا لشکر فراهم آورده و بدین قصد پشاور پشاور نمود اما کاکر سی از پیش زلفت در سال سی و چهارم جلوس محمد زمان نامی خود را فرزند شاهنشاخ  
 میرزا را اندو در پشاور گزید و شورش برپا گشت و او را با عبد المؤمن پسر عبد الله خان دلی توران بدین وقت جنگ و رواد و هر طرف فتح نموده پشاور  
 را تصرف شد و در پی حکومت آن ولایت نمود و آخر الامر عبد الله خان لشکر گران متین که در محمد زمان را از پشاور اخراج نمود و آن ولایت  
 را تصرف خویش در آورد و محمد زمان از پشاور برآمده و در کابل رسید بحسب ظاهر بی خواست که راه معذور شود و در باطن قصد فساد  
 داشت و در آن وقت قاسم خان صوبه دار کابل در حضور بود و محمد باشم پسر قاسم خان که به نیابت پدر در کابل بود از قصد او واقف  
 شده و باندک جنگ او را شکست کرد و بعد از آن قاسم خان از حضور کابل رسیده و با محمد زمان مدارا نموده و تخاصات بسیار میکرد و اما او را نظر نبرد  
 میرداشت و میخواست که در راه حضور سازد و محمد زمان بقا بود که یکایک قاسم خان را بقتل رسانید و در صد و کشتن محمد باشم گردید و او را  
 قتل پدر واقف گشته کسان خود را فراهم آورده و محمد زمان را بقتل رسانید و در صد و کشتن محمد باشم گردید و او را  
 علف تیغ میرزا بدین قصد و در شورش محمد زمان از آن و مار گردید و در پشاور عبد المؤمن خان پسر عبد الله خان حاکم مستقل گشت بعد  
 تسلط بر پشاور خواست و ولایت در خانه الکبریا نموده و درخواست صید اولیای فرستاد چون ایلی از دریا به سمت میگردد گشتی از  
 نموج دریا غرق شد و نامه که درین خصوص نوشته بود از نظر الکبریا نگذشت بر زبان مردم افتاد که با شاره الکبریا بود و چه عجب که همین قسم  
 بود قریب آمده باشد عبد الله خان با مستمل انجیر مکتوبی متضمن حاذیر و دل پذیر محبوب مولانا حسینی براسه الکبریا رسال داشت که در ولایت  
 بعد رسیدن در حضور با تلامی متاورد گشت اما جواب مکتوب عبد الله خان باین شایسته قلمی فرموده و ارسال نمود و اساس دوستی را استحکام داد

## در بیان تفریق ولایت کشمیر

یوسف خان واسه آنجا همواره اظهار اطاعت و انقیاد نموده پیشکش ساسه لائقه ارسال میداشت و سال سوم جلوس والا یعقوب  
 نامی پسر خود را با پیشکش افرادان بدرگاه والا فرستاد و چندگاه در حضور قیام داشت بنابر خوشنویسی که خطرا داشت بے وقفت از حضور برگزید  
 کشمیر رفت چون اینچه بزم رسید فرانی بنام یوسف خان صادر شد که خیریت ذات و امنیت ولایت تو درین است که خود آمده بجلالت  
 شرف نشو و یا پسر خود را باستان والا بفرستاد و غذا بپوش آورده عرض داشت نمود غذا قصد کشمیر بخاطر ابراهیم گشت بشمارخ  
 میرزا دراجه بگرفت داس و شاه قلی خان محرم و دیگر اهل مرین خدمت متین شده بصلح راه بران دولت خواه روانه شدند و ملحق و معسر  
 تمام قطع مراحل نموده نزدیک کشمیر رسیدند یوسف خان در خود تاب مقاومت ندیده و اراده داشت که با مرای پادشاهی ملاقات نماید  
 از کشمیر بیانی می توانست آخر الامر بهانه دیدن مکان مجاور آمده با مرای پادشاهی ملاقاتی شد کشمیریان باطلاع اینجی حسین چک و لاکو  
 بدو اشته آید جنگ شدند درین اثنا یعقوب پسر یوسف خان از پدر به اشته کشمیریان همراهی حسین چک گزاشته بقیعوب جمع آمدند و او را شاه اخیل  
 خطاب داد و مسکو مهاجرت ساخته بقصد عاریه بالشکر پادشاهی صفوت اراستند چون اینجی بزم ابراهیم رسید فرانی والا نشان بنام شاه رخ  
 میرزا دراجه بگرفت داس بعد در پیوست که اگرچه یوسف خان ملاقات کرده اما کشمیر قیصر نه نباید دست از دفا بجا بماند و نادر بنایان  
 لشکر فرزدی اثری که است بپشت تو کشیده شد چون نزدیک رسید عاریه سخت در میان آمد کشمیریان مغلوب آمده ملاقات کردند و مسکو و خطبه بنام  
 ابراهیم جاری گردید و در عفران و ابریشم و جانوران شکار که خلاصه معمول آن ولایت است بجمع در مسکو کار والا معسر گردید و

## ذکر سلاطین کشمیر

یوسف پو سلطنت شاه رخ میرزا دراجه بگرفت داس بقصد آستان رسید و ادراک ملازمت نموده مورد عنایات گردید بر نظران  
 اعتبار مستور نمادند که در سینه بقصد و پا ندره بجز ساسه خود را از آنال گشتایان بنیک و زیگفت نوکر راجه هدیه که از نسل  
 و جن پادشاهان بود گردید و مدت مدید خدمات لائقه بجا آورده اعتبار یافت چون راجه هدیه گرد گشت پسر او راجه و سمن بگرفت ممکن  
 گشت شاه میرین ساسه بے تذکر و اوکیل اسلطنه و صاحب مدار گردانید و هر دو پسر او را که بی جمشید و دیگر ساسه پیش نام داشت  
 پیش آورده در کار با و نخل ساخت و شاه میرزا و پسر دیگر و دیگر اشترانک و دیگر مبدالی نام و این هر دو صاحب داعیه بودند چون  
 شاه میر و پسرانش اعتبار تمام یافته غلبه پیدا کرده سپاه و رعیت را بجا می نمودند و سبب تقرب از راجه رنجیدند و راجه آنها را از آمدن بخان  
 خود منع کرد شاه میر و پسرانش از دروسه تسلط و استیلا می تمام برگشت کشمیر را تصرف شده اکثر نوکران راجه را با خود متفق گردانیدند  
 و در روز قوت و کمند آفتاب زیاده گردید و راجه زبون و مغلوب گشته در سینه مقتصد و چهل دهفت بجز بزرگ طبیعه در گشت نزد بباد  
 کوکنا و بے نام قاهر مقام گشته خواست که با استقلال حکومت نماید و بنیاد میر بنیام که در چند پسر را بملکوت بردارد شاه میر قبول نکرد و را  
 پسر او لشکر کشیده جنگ کرد چون ارادت آبی بران رفتند و که حکومت بنه و مطلع گردودین اسلام رواج یافت و قضا را رانی کوکنا و دیگر  
 در جنگ مغلوب شده بدست کسان شاه میر که خاک گشت و بغیر ورت اسلام قبول نموده در عقد نکاح شاه میر در آمد و شاه میر نظر فرمود  
 شده و دران ولایت مسکو و خطبه بنام خود کرد و سلطان شمس الدین خطاب یافت و از ابتدای سینه مقتصد و چهل دهفت بجز در آنجا  
 اسلام راجه شد مدت سلطنت او سه سال و چند ماه سلطان جمشید بن شمس الدین عرف شاه میر بگرفت آن ولایت بعد بدین ممکن شد

سه سال و دو ماه سلطان شهاب الدین عرف میرا شتابک بن شمس الدین ہشت سال سلطان قطب الدین عرف ہندال بن سلطان شمس الدین  
 یازدہ سال و پنج ماہ سلطان سکندر بہت شکن عرف شیر شکار بن قطب الدین در سنہ ہفتاد و ہشت ہجری بمسند فرمان روائے شکن گز  
 و شکن ست و انداختن تاجہ شغل عظیم داشت نویستہ تجاہد نما و یوراکہ در نزدیکی کشمیر بودا نہایت کوشش از ان برآمد و خط ہندسے  
 بر ان ظاهر گشت نوشتہ بود کہ یک ہزار و یکصد سال سکندر سے این تاجہ را خواہا نہایت سلطان بود اطلاع برین منی انوس  
 بسیار کرد و گفت کاشکے این لوح بر دروازہ ہی بود تا من تجاہد را منی انداختم و قول بابی باطل شدی القصر سلطان خلیے متعصب  
 بود و اکثر بہمنان را بیدہا نہ افشن تاجا نماز و رسلان کرد و بہت شکن تہا و اسکندر بہت شکن گفتہ سے و قلعہ صاحبجران امیر تجرور  
 گورگان و ہندوستان نزول اقبال فرمود فلکی براسے سلطان فرستادہ بود و اسرا یہ شرف خود دانستہ مراسم اطاعت و انضاد  
 بجا آورد و پیشکشہ سے لافزار سال داشت مدت حکومت بہت دو دو سال و نہ ماہ سلطان علی شاہ عرف میرا خان بن سلطان سکندر بہت شکن  
 بعد بر سر ہند حکومت نشست و شاہین خان برادر خود را در ملکہ نمودہ بود وزارت خویش مقرر کرد و انید بعد چند سے شاہین خان را بعد  
 کردہ در کشمیر گذاشت و خود بر سر راجہ جہون کہ سر او بود و لشکر کشید بعد روانہ شان با خواہے بیٹے مردم از وںے عہد کردن برادر خود  
 پیشانی شدہ ہما و دت نمود و با فاست راجہ راجور سے و کشمیر رسیدہ تصرف گشت و شاہین خان برادرش از کشمیر برآمدہ لیسا لکوت  
 رسیدہ در ان ایام ہجرتہ کھو کھو از خوف صاحب قرآن کہ نچہ در پنجاب رسیدہ بود و نویستہ کہ علی شاہ بعد فتح ملکہ مراجعت کردہ بخشیر  
 میرفت ہجرتہ سر راہ کہ نہ بعد جاریہ او را دستگیر کردہ مال و متہ و اسباب و اشیا بدست آوردہ بود شاہین خان بعد رسیدن سیالکوٹ  
 با جہتہ ملکی گشت با اتفاق بر سر ملیشاہ رفت علی شاہ بالکرا نزدہ برآمدہ جنگ عظیم کرد و از طرفین خلافت بسیار گشتہ شد بااخر علی شاہ  
 شکست خورد و گرفتہ ایام حکومت او شش سال و چند ماہ سلطان ترین القادر بن عرف شاہین خان مظفر و منصور گشتہ مسند آرا می  
 حکومت کرد و بعد محمد خان برادر خود را وزارت مقرر کرد چون عدالت پیشہ و انصاف دوست بود و سپاہ و رعیت از وں خوشنود شد  
 براہم کہ در زمان حکومت سلطان سکندر پدر او خجائے وطن اختیار کردہ بود و در عداوت با زمانہ آباد گشتہ سلطان بہ راہمہ تاکید  
 کرد کہ انچہ آئین ایشان باشد عمل نہ و جیسے از براہم کہ در زمان سکندر بحجیرہ اگر اہمستان شدہ بود و نہ باز آئین خود رجوع نمود  
 بااخر میرگ طبعہ در گذشت مدت حکومت او چہل و ہشت سال سلطان حیدر عرف صاحبے خان بن زمین القادر بن چہار سال  
 و دو ماہ سلطان حسین بن سلطان حیدر دو سال و چند روز سلطان محمد شاہ بن سلطان حسین بعد بر سر مسند آرا سے حکومت  
 گشت بعد چند سے بیٹے امرا با اتفاق بر سر ام راجہ جہون کہ از خوف اتا تار خان نائب سلطان مہلول کو دے حاکم پنجاب  
 در کشمیر رفتہ بود وزیر سلطان را گشتہ سلطان از اتا تار خان کمک طلب داشتہ خانقاہن را تا مدیب نمودہ چون وہ سال و ہفت ماہ  
 از حکومت سلطان گذشت سلطان فتح شاہ بن آدم خان بن زمین القادر بن اتا تار خان کمک آوردہ با سلطان محمد شاہ  
 جنگ کردہ نصرت یافت و کشمیر را در تصرف خود آوردہ سک و خطبہ بنام خود کرد و سلطان محمد شاہ ہزیمت خورد وہ در ہندوستان  
 آمد و نہ سال سلطان محمد شاہ با زور کشمیر رسیدہ بر سلطان فتح شاہ فتح یافتہ مجدداً بر حکومت نشست و فتح شاہ بہ جانب  
 ہندوستان آمد و پس از دو ماہ سال با زور کشمیر رسیدہ بر سلطان محمد شاہ ظفر یافت و نہ سال در یک ماہ حکومت کرد سلطان  
 محمد شاہ با زور کشمیر را فتح خود کرد و در سلطان فتح شاہ بطرف لاہور آمدہ ہما مجا و ولایت حیات سپردہ در نہ ہشت  
 صد و ہشتاد و نہ کہ سلطان مہلول کو دے رحلت نمود و سلطان سکندر خلف او را در ننگ آرا سے ہندوستان گردید و نگران سلطان  
 فتح شاہ سکندر خان پسر فتح شاہ را در کشمیر آورد و دے سلطنت شدند آخر الامراد شکست خوردہ بدو رفت بعد آن در نہ ہشتاد و نہ

در سنه اربعه و عشرين و هشتاد و سه از پادشاه ملك آورده باز در كشمير رسيد و بآنك زمان اسير گردید سلطان محمد شاه و اورا ميل در چشم كشيده و ميگردانست  
ايام حكومت حمزه شاه بر شاول ده سال و هفت ماه و در پرت دوم و دوازده سال و يك ماه و در پرت سوم يازده سال و دوازده ماه و هشتاد و سه سال  
و در درك جنگي شصت و چهار سال و هفت ماه باشد و مدت حكومت سلطان فتح شاه در پرت اول نه سال و در پرت دوم سه سال و يك ماه و در جنگي مدتها  
سال و يك ماه و مدت سلطنت هر دو قبل و شش سال و هشت ماه سلطان ابراهيم خان بن سلطان محمد شاه و بعد پدر بر منته حكومت  
ياد گرفت پس از چنگ گاه ابدال يار كه كه از امرای بزرگ آن ولايت بود از سلطان رنجيده و مجازعت بابر پادشاه در هند وستان آورد  
خدا بر ساخت كه ولايت كشمير بسل برين و حبي تخمير توان نمود و از الامر بابر حسب المطلب او ملك سرمت فرمود و از نو يك كشمير رسيد  
سلطان قيام كرد كه شكوت و سطوت پادشاهي بخويست كه سلطان ابراهيم كودسه پادشاه هند وستان را با صدهزار كس بنجاك برابر  
ساخت توچه خواي بود و بهتر آنكه اخلاصت كني او قبول نكرد و جنگ وديان آمد سلطان در مركزه شتابد ابدال يار كه بعد از فتح و غلبه  
نازك شاه برادر او را بر منته حكومت شكين گردانيد مدت حكومت هشت سال و پنج روز سلطان نازك شاه بن سلطان محمد شاه و بعد كشته  
شدن برادر خود و بافاق ابدال يار كرمي حكومت يافت چون بابر پادشاه از بن جهان رست كه دو هاليون پادشاه و از نك راي سلطنت  
كشت كاران ميرزا برادر هاليون پادشاه از پنجاب بر كشمير لشكر كشيده و محاربه بر روی داده اكثر كشميريان غلبت يافتند و عسكركاران ميرزا  
اكبر شاه و اسباب كشميريان را تاراج كرد و عداوت نمود و در منته و سي و نه سلطان ابو سعيد والي كاشغر سكندر خان غلبت خود را بن حيدر  
كه شتر ياد و دوازده هزار اسوار همراه كرد و بر كشمير فرستاد و اسامه كشمير و مواضع آن را غارت و تاراج كرد و عمارات قديمه را فداي حج و نوح  
تمام و ران ولايت روي داد و اكثر مردم كشته شدند و قبايله لار سكندر خان منته نمود و برگشت و بويچنگاه سلطان نازك شاه را ايام حيات  
هستاد مدت حكومت پانزده سال سلطان شمس الدين بن نازك شاه ايام حكومت او ظاهر غيبت سلطان نازك شاه بن شمس الدين بن  
نازك شاه شش ماه ميرزا حيدر كه شتر ي خالو نداد بابر پادشاه از كاشغر ملازمت بهايون پادشاه و در گره رسيد و بويچنگاه هاليون  
از شير شاه شكست يافته بلاهور رسيد حيدر ميرزا بنجرك ابدال يار كه كرمي و حاجي چك و در نك چك و ديگر ايراسه كشمير از بهايون و غلبت  
گرفته در سنده و چهل و هشت و كشمير رفته و بنجرك در آورد و الا بعلل كشميريان سكه و خيل بنام نازك شاه بجال داشت بعد از ان كه  
هاليون از عراق عاصه و مدت كرده فتح قندهار كابل نمود و حيدر ميرزا بنجرك بن اخلاصيك با هاليون داشت و كشمير سكه و خيل بنام او گردوني  
شير شاه قومي بر كشمير فرستاد و بويچنگاه از لشكر حيدر ميرزا شكست يافته برگشت چون حيدر ميرزا در ان ولايت استيلا يافته حكومت  
با استقلال كرد و كشميريان را مغلوب داشته بخاطر نهي او در شنبه از ازل كشمير كه قريب و نزديك جلي آغا است بگرد و ديده و دلياس دوستي  
و شنبه كه ده لشكر ميرزا بطرقت بخت و پهلوي و راجه رنقرن كرد و با خود اتفاق نموده بر سر ميرزا شيب خون آورد و در ان روز و خود و ديگر  
ميرزا رسيد و عرش بمر آرد مدت حكومت ده سال سلطان نازك شاه در پرت دوم منته آرد اسكه حكومت كشت و رانك ايام بواض  
بدرين پناه زنده گاه او بر نكرد و مدت حكومت دو ماه سلطان ابراهيم شاه بن محمد شاه برادر نازك شاه پنج ماه سلطان اسماعيل شاه برادر  
ابراهيم شاه و در سنده و پنجاه و نه سلطنت رسيد اگر چه حكومت بنام او بود و الا غازي خان چك استيلا داشت ايام حكومت و زمان  
سلطان عيسى شاه بن شاه اسماعيل شاه و پدر بر منته حكومت كشت غازي خان چك از روي استيلايك داشت او را در گوشه نشانيزد  
خود لوي حكومت بران داشت ايام حكومت عيسى شاه دو سال و پنجاه ماه سلطان نازك شاه عرفت غازي خان چك و در سنده  
جنت و چهار سكه و خيل بنام خود گردانيد و چار سال و پنجاه ماه سلطان حسين خان برادر غازي خان چون غازي شاه و از ران بنام روي دار  
برادرش غالب آمد پس از ان او را بيا نكرد و خود منته نشين حكومت كشت غازي خان از بن رور كشمير نازك شاه او كشت قالب سني گرد

حسین خان رخت خود را با تخت و هدایای لائمه و خدمت اکبر فرستاد مولانا کمال که در آن زمان بفضیلت و درویشی مشهور بود و در ایام حکومت  
 حسین خان از کشمیر برآمد و در سیالکوٹ رسید و پدرش و تدریس اشتغال در بریدار ایام حکومت حسین خان ده سال و چند ماه سلطان علی  
 شاه برادر حسین خان پس از باز آمدن خود و مرزبان آن ولایت کشته شد چند گاه مکتب و خطبه بنام تاسع اکبر مقرر کرد و بامیاز دیا و اتحاد و سرافرازی و  
 خدمت خود را در خدمت شاهزاده سلیم با تخت و هدایا فرستاد و انظار را راد و بدنگی خود نمود و بعد چند گاه در عرض چوگان از اسب قناده  
 گوی رنگه گانی بچو لا لنگاه و آخرت بر و برت حکومت نه سال سلطان یوسف شاه بن علی شاه بعد از مرگ آراسه حکومت گردید و چون اندک  
 زمان سید مبارک خان که از امرای بزرگ آن ولایت بود غالب آمد و بر سر حکومت نشست یوسف شاه از او گریخت از راه بمبئی پیش  
 میرزا یوسف خان حاکم پنجاب آمد و با اتفاق میرزا و دراجه مان سنگ در فتح پور سیکری رسید بکازمت اکبر مشرف گردید و در سنه  
 نهمصد و هشتاد و هفت هجری میرزا یوسف خان و دراجه مان سنگ بکاک اومقرر شدند و او با امرای پادشاهی در کشمیر رسید باندک  
 جنگ فتح نموده حکومت با استقلال یافتند امرا و پادشاهی را رخت مسافت در سنه نهمصد و هشتاد و هجری اکبر پادشاه در وقت مراجعت  
 از کابل از مقام جلال آباد اسب طبع متین کرده فرستاد تا یوسف خان اصدادر فرمود و او با استقلال فرمان گیتی ملایح سعادت  
 اند و گشتیدر رخا عرت یعقوب پسر خود را با تخت و هدایا بدرگاه آسمان باده فرستاد و پس از یکسال در حضور والای بود و بدون رخت  
 گریخت بکشمیر رفت چون اینی بجرمن مقدس رسید میرزا شاه هرخ و شاه قلیخان محرم و دراجه بکومت داس چاچی گذشت تبس کشمیر متعین  
 شدند و یوسف خان عاجز شده همراه امرای پادشاهی در حضور پرنور رسید و از سنه نهمصد و دود و سه ولایت کشمیر داخل مملکت محروسه  
 گردید و برت حکومت یوسف خان بهشت سال بعد رسیدن یوسف خان بدرگاه والای یعقوب پسرش در کشمیر بوده مراسم انقیاد و چنانچه  
 باید بگاشته آورد با ستمی حال او تا ستم خان با امرای و گیشین گردیده براه کابل شافت در آن نواح تا لایه است که هرگاه در آن  
 مکان آواز نثار و یار نثار و برت و باران عظیم بار و بکام نزل لشکر چون آواز نثار و غدرت و باران و تگرگ بسیار بارید و آسیب  
 سر بانشکریان رسیده جانداران بسیار تلف شدند از وقوع این منته کشمیر یان که آنرا ده بیکار بودند غالب آمدند و تفرقه در لشکر  
 پادشاهی روسته داد در آن حال قاسم خان خود را درست کرد و پیش رفت یعقوب از دایره قاسم خان هر اسان گشته تاب بک  
 نیاورد و بطرف کشنوار گریخت و شمس چک را که در قید او بود و خلاص نمود کشمیر یان بعد رفتن یعقوب شمس مذکور را بکومت برداشته آورد  
 کارزار شدند و بر سر کتل جنگ در پیوست با قبال پادشاهی قاسم خان خیر و نیک گشته در شهر سرسنگه که در دارالایالت کشمیر است  
 در آمده تجدید سک و خطبه بنام اکبر عارسی گردانید و چند گاه کشمیر یان یعقوب را از کشنوار آورد و بر سر قاسم خان در شهر سرسنگه بکشتن  
 آورد و در مجاوران لشکر پاسبی است افشرد و جنگ مراد نمود و بنیم تاب نیاورد و بے نیل مقصود راه فرار پیش گرفت مرتبه شانه  
 باز یعقوب با اتفاق کشمیر یان از شهاب جبال بر آمده و معر شورش شد و ناگهان شب خون آورد و سیمان و تیر بار گشت چون یعقوب  
 غائب و خاسر گردید و کارسی از پیش نتوانست بردا که از امرای کشمیر آمده قاسم خان را بدید و خان آن جماعه را استالت نموده بچند  
 پادشاه فرستاد و آنها بادرک دولت حضور مشغول عنایات شدند و یعقوب باز با اتفاق شمس چک از کوه بر آمده بچنایات با قاسم خان  
 جنگ کرد چون قاسم خان از محاربات متواتر بکام آمد استوار و استقامت از حضور نمود و میرزا یوسف خان با یالت کشمیر متعین گشت  
 و حکم شد که هرگاه میرزا یوسف خان از قلم و نسق آن ولایت خاطر جمع نماید و بنیاد فتنه و فساد بر کند و گرد قاسم خان خصمت میرزا  
 بقدری آسان نشاند میرزا یوسف خان بکنج استعجال در کشمیر رسیده بشجاعت جلی که داشت و دانش علاء آن نظم و  
 نسق آنجا بایستادن نمود و شمس چک ندامت کشید و ملازمت میرزا اختیار نمود و میرزا او را استعمال نموده بدرگاه والای فرستاد و در

شورتر، ازان ولایت گردید و قاسم خان بخت میرزا بخشور رسید و بصوبه داری کابل مرزاندی یافت و چنانچه نگارش یافت آخرا لامر از دست محمد زمان میرزا و کابل بقبل رسید

### ادکر حضرت اکبر یا و شاه بسیر کشمیر

در سال سی و چهارم جلوس اکبر بادشاه بسیر کشمیر متوجه شد و ستوار سے راه کشمیر از ارتقا جبال و مناره پاسے خطرناک و گریو پاسے دشوار گذر و دانیو ہے جنگل از کثرت اشجار و سختی سنگ لافضیق مسالک بجدیست که اندیشه بدشوار سے می گذرد و در اشناسے راه درن پنجال و پیر سے بل کی سیست که از غایت ارتفاع سر فلک کشیده و از منایت بلند سے با وج آسمان رسید و بر فراز آن تماشا سے عالم بالا توان نمود و صوت صواح ملکوت توان تنود سکند نجا افلاکیان با همساگی سے بیند و مر غاش از خوشه پردین دانی چندین بموجب حکم مطلع چندین هزار نارا تاش قوی دست و تبر داران چایک و چست و قلع اجمار و قلع اشجار بریدیا نمود و آن مسالک را آراستند و انلاهور تا کشمیر نو و دهنت کرده مجرب و در آمد اکبر کو قطع راس و منازل و خط و کشا سے کشمیر نزول اقبال فرمود و بتماشای میر کا هاسے آنجا بیست سرت انداختی از حقیقت که کشمیر از تربیت و توصیف مستغنی است و بیسی غیر از کشمیر یان نورو منظم چه کشمیر آفتاب هفت کشور و قسم خور و د و خاکش آب کثر و چه کشمیر آب درگی باغ و بستان و اسیر بر مناش صد گنستان و نظرحند اکبر بشتر لگارسے و مجرب آب زمزمیست جارسے و درین گشن زجوش خنده گل و سنے آید بگوش آواز بلبل و در یسے بهت که از میان شهر و بازار جاریست از عجایب تماشا ست اطراف آن عمارات و کشاد و زمین ذل نیز مزارع و باغها غرض از خوب سے هر چه با عباد اکبر کشمیر یان منایت بد معاش و در بوسنه تربیت زانند خورش واکے آتنا شکله زم بے ملک برج گرم خور دن رسم نیست شبانگاه برنج خجسته نگاه میدارند و روز دیگر سے خورند و پوشش پیر برکن زمین است که عبارت از پتو باشد تاشسته از خانه با نده سے آوند و آنرا و خند سے پوشند تا پاره شدن آب سنے رود و از بدن بدر یعنی کشند بلیست نفاق فطر سے شان انجونیث با کثرم و متاع شغله شان چو زهر لازم مار و القصد اکبر از سیر کشمیر نهایت خوشوقت شده و غیر رمضان المبارک هاجا نمود و دران رفته استقل میرزا يوسف خان حاکم آنجا قصیرات پسرش یعقوب خان بکشیده و کفش پاسے خود مرمت نمود و اشراف خود دانسته آن کش را بر سر بست و بخشور رسید و مورد عنایات گشت و اکبر بد تفرج بر او مکی و دهنو در کلبه دشوار گذار است با جمیع چشم و قدم قطع منزل نموده و حسن اقبال نزول اقبال نمود و دران روز امیر فتح الله کشمیر از سے دس ازان حکیم ابو الفتح گیلانے که مقرب پا و شاه بودند هر دو خست بته بر بستند و حسن اقبال مدفون شدند و آنجا چند گاه ریات اقبال اقامت در زیه طبع باغ و گلشار بخت آمد و از آنجا شصت فرمود و بخلانج افزا سے کابل نزول اقبال نمود و قاسم خان صوبه دار آنجا که دران وقت زنده بود بموجب حکم اعلی در گذرگاه متصل شهر کو غیر الدین محمد بابا و شاه و جمال میرزا و محمد حکیم میرزا و آغا بدو فتد باغ و عمارات عالیه احدث نمود چون پیشانی عالی رعایای کابل بمرض رسید حکم شد که تا هشت سال ششم حصار از خارج مقرر سے بر پایا مساوات کرده تته باز یافت میگرد و باشند و بسیم سیر و شکار کابل معادرت بند وستان شده قنار دار منزلی و نسکه اکبر از اسب اقتاد در خسار داش فراشیده شده شش روز صاحب فراش بود پس از حصول صحت از آنجا روانه شد و بر رسیدن در دره تاس بر فعل خاص که در جوش مستی بود و سوار میشد میش ازانکه پای او در قنار مضبوط شود و فل نکر بقصد ماده غلی و دید اکبر رزمین افتاده زانے در از مپوش بود و بدو بر سے مپوش آمد و ظاهرا انکه آسب سے و سید بود و بنا بر احتیاط بصلح حکما رگ هفت انعام دست راست بر کشاد و در اندک فرصتے قدر سسته یافت از منوع این تماخی خبر پاسے تا خوش در اطراف ممالک بر بر بانا افتاد و محرب شور شته بر فراست و صحت ازان لگزار سے دست باز کشیده

در مقامات ممالک اختلال روی داد چون لاهور مخیم سرادات گشت این شورش فرو نشست و طوق و مسالک که تا این شدہ بود  
انیت گرفت ہمدین نزدیکی شنب مہتاب تماشائے جنگ میندہ قضا را کہ جو حریت خود را گداخته دہید و شافی در میان ہر دوران  
اکبر روزی رسیدہ آس کہ دودج باشد و کشیدہ بواب و دید شخ ابو افضل و مترب خان معروف شخ بھینا جراح بمجالجی ہر را خست  
بعدیکہ روز بہت روز مہمت رویہ شخ ابو افضل و مترب خان کہ در ان ایام خدمت بسیار کردہ بودند امور و غنایات مستندہ

### در بیان حال راجہ کوٹل و رحلت او

در زمان مہنت ریات عالیات بہ شہر رحلت شدہ و لاہور ماندہ بود و ہوارض بدستہ و در وقت مراجعت از کابل آما  
راہ فرج رحلت او بفرض زینہ چون ہراج شناس و وزیر غلم دہ سپہ سالار بودہ پا دشاہ از فوت او تاسف بسیار نمود و کوٹل صغیر بود کہ  
پدوش مروادش بیودن در کابل افلاس و ہتیدستہ بود و بخت تمام پرورش نمود و مادر صغرس آثار شدہ و کار داسنے و علامات  
طالعینسے و بخت بلند ای از احمیہ خال اوی تا بہ عجب قسمت در جگہ کوٹلیند ہنسے ہر کار پادشاہی نو کہ شدہ بمقتضائے و فورا نش  
کار گزاریسے و زور روزیہ قدر او فز و چنانچہ صاحب قلم بود صاحب کوس و ظہیم گشت در اکثر مہارگ تردوات شایستہ  
و خادبات خرواہ نمود و نقش مردانگی و دلاوری او در ول پادشاہ درست نشست و مذکک گجرات و بنگالہ کارزار ہاسے عظیم نمود  
فرود آمد رقتہ رقتہ پایتہ اعلیٰ وزارت سرفرازی یافت و در سال بست و نیم جلوس وزیر اعظم گردید و بابت گزین سیر مخیم  
نو کہ دول ہو شیار مزہ پزیر گارنیک محضر بود اصابت فکر و ہمت بلند داشت با خوشیش و بیگانہ یک ہمت وجہ دست و دشمن یکسان  
یکگزیندہ کہ اب شناس سلطنت و راز دار مہمت و در وقایع حساب و سیاست تحریرسے نظیر کوٹل و پیش ازہ و در ممالک ہند بہتہ ہند یان  
بقانون ہنود و فترمی نوشتند راجہ کوٹل از کوٹلیندگان ایران اخذ فیوایط نمودہ و وزیر را بطور ولایت و دست کہ و تا حال اہل قلم مطابق  
آن اہل سے آریہ تمام اراضی ممالک محروسہ مجید موقوفہ بودہ و تہہ ہر دی از وہاں منع نمود و جمع دای قرار یافتہ مدد و موہبہ امین  
گشت فی رو پیہ چل و ام قرار یافتہ در دفاتر ثبت گردید و ہر ہر کہ در دام عالمی مقرر گشتہ زبان عرب کردی نام یافت و وزیر داغ اسپ  
شاہی امین امر و منصبید اران ریزہ و ادعیان قرار یافت تا نو کہ پادشاہی پیشینہ کس نو کہ نتواند شد و مجال خیانت در نو کہی نمائد  
و منصبید اران و ادعیان را نیز یاراسے عذر بنماشد و ہر سال تسبیحہ اسپان داغ مقرر گشت تا استنبابہ نمائدہ و در زمان سابق سلطان علا الدین  
خلی و بودا و شیر شاہ داغ اسپ مقرر کردہ بود اما رواج نیافت و عہد اکبر چنانچہ باید راج گردید و وزیر پادشاہ نو کہ ان خود را بہت بخش نمودہ  
چو کہ ہر درہ مقرر ساخت و ہفت چو کہ نام یافت برای ہر چو کہ عالمجہ چو کہ نویسی متین گردید کہ در نو بہت ہر کے ملاحظہ مردم نمودہ و مجال غلب  
بودن تہ ہند و ہر اسے ہر روز ہفتہ ہفت واقع نویس مقرر گشت تا احکام ہنود را مشہود داشتہ و فترمی جدا گانہ مقرر دار تہ تا بخدا حاجہ معلوم  
تواند شد کہ فلان روز و فلان تاریخ این حکم اصدار یافتہ و چندین ہزار غلام زرخید و غیر زرخید کہ از دارالحرب آہرہ و ہند کی پادشاہ قیام داشتہ  
آمنار آژاد کردہ و خطاب جیلہ زوشناس گردانیدہ و میگفت کہ ہند ای جد ارا بندہ خود گردانیدن ستر دار نیست بعد مہزون راجہ کوٹل علی عبدالرحیم خان  
فغانخان ابوالحسن و کالت ہر فراز گردید و بمقتضائے فراست و کار داسنے احکام وزارت و امور و کالت را بوجہ احسن اعتماد داد  
و فون بخش این کار و موہبہ تحسین شہر پاد گشت

منہضت موکب مقدس ہر تہہ دوم بہ شہر

دہ سال سے و ہفتہ جلوس والا باز عزیمت سیر کا گشت کشمیر و کشمیر اکبر سر ہر ز و تا گمان در عین برسات اڑلا ہور منہضت فرمود

و در وقت عبور از دریای راوی بر زبان پادشاه گذشت که این بیت در باب کدام گل گفته اند بهیبت کلاه خسروی و تلخ شاهی :  
 بهر گل کی رسد عاشق و کلاه در همین روز و یا دیگر میرزا می نمی عمیر از یوسف خان در شیرمعد شورش شده بود از بمبئی اسلام و حوض و اطلاع  
 نمود باعث این شورش آنکه قاضی نورالله را برای تشخیص جج محال کشیر از محضور فرستاده بودند چون کشیر بیان داشت که قتلک ظاهر عیو و جمع  
 افزون میگردد بنا بر این غازی درین امر یادگار را که میرزا یوسف خان هنگام عریضت حضور نائب خود در کشیر گذاشته بود از راه برده و ترکیب فساد شده  
 و غافلشان او کردند که نسبت شواری سالک کشیر بخان جانیست که یکبارگی دست افراخ پادشاهی بآن تواند رسید بآن بدافتر باین بیز  
 گویند مندر شده و سکه خند بنام خود نمود چون موکب والا بر لب دریای چناب رسید خبر این شورش عرض شد و بر زبان پادشاه گذشت بهیبت  
 و لذا از ناست حاکم تمام آنکه جلال کش آمد چون سواره یانست چون یادگار از شکم نقره نام لولی بود که هر روز خانه و هر شب بجای  
 بمسری بر در فرمود که آن لولی بیکجور بر آمدن سیل کشته خواهد شد درین ایام میرزا یوسف خان در محضور بود بنا بر میده احتیاطا در احوال و شایع  
 بود افضل نمود و تا در قید نگاه دار چون بیه تفصیری او بمرض رسید بعد چند روز بجات یافت شیخ ابوالفضل در آن روز با اندر دیوان حافظ شیراز  
 رحمة الله تعالی علیه تفاوت کرد و مضمون این بیت بر آمد بهیبت آن خوش خبر کیاست که این فتح مرده داده تا جان فشانش چو زر و سیم در قف  
 از غراب آنکه چون یادگار سکه و خلیه بنام خود کرد و ادراپ زره در گرفت و هر کن را که غایم او میکند ریزه نوا و در حدقه چشم افتاد چون یادگار علم  
 بنی برافراشت شکر آراسته بر کوه کرل بانو کران پادشاهی که در آنجا بودند آماده میگذاشت و باندک جنگ فرار نمود و بر پو کسان میرزا یوسف خان  
 که بکس ضرورت رفیق او شده بودند شب تابو یافته بر و تا غنچه ادا زخمیه بدرفت آفران آن بدششت بهست کسان میرزا یوسف خان  
 اسیر گردید سر ادا زن جاکر دند و در منزل بهمسر آن خیمه انجته محضور اکبر رسید چنانچه بر زبان پادشاه رفت بود و بجز در آمدن سیل که ستاره یانی  
 عبارت از دست آن تا مابت اندیش کشته شده و کشیر یان که با و رفیق بودند نیز بمکافات که در خود رسیدند و دفع شورش انسان و بار گردید  
 با تجمه اکبر بعد قطع مراحل بخانه کشیر نزول اقبال نموده از سیر منازل و کشتا و سیر گاه های مقری آن دیار و کلاشت زعفران را که خلافت آن  
 سرزمین واقع شده و تماشا می چراغان در کشتی های آب و دل کرد و رای پایان شهر کشیر است حله و از مورت و افغان برگرفته معاودت  
 هندوستان فرمود و بموجب التماس شاهزاده ایالت کشیر بدستور پیشین میرزا یوسف خان بحال ماند و حج صوبه کشیر و یک لک خردار

### منهضت موکب والا به کشیر مرتب سوم

در سال چهل و دوم به کشیر نهضت نمود شخصی از مردم غور و شیر کشیر که گفته خود را بنام عمر تیج میرزا به سلطان میرزا و انموده معتمد شورش شده بود  
 کسان محمد قلی او را دستگیر کرده در منزل آبا و آدوره بنظر پادشاه در آرد و و با آنجا میاسد سید بوعبورا ز دریای چناب رعایای قوای سیالکوٹ  
 از ستمگاری محمد بیگ که در می استقامت نموده او را برای جبرست عمال ستمکار عفا پیشه بکلی کشید چون از آنجا نهضت فرمود و در خطه و کلاشتی  
 کشیر نزول اقبال شد تمام ایام لبیش و عشرت و در آن سرزمین گذراند و در آب و دل جشن چراغان ترتیب داده و و هنر کشتی بانو لغ و قسام  
 شمع و چراغان آراسته درون آب سرادند و نیز بر و و قنچه شاهی در کنار آب و مزارات و باغات و اشجار غازی بود قنچه چراغان کردند بعد سیر و  
 شکار در ایام آواز زمستان نهضت فرموده بهار الملک لاهور نزول نمود

### ذکر در بیان تغییر ولایت اولیسه

آن ولایت مملو در تصرف داشت چون او برگ طبیعه در گذشت افغانان با اتفاق یکدیگر بمین خان پسر اورا بهر داری برداشته متابعت  
 او قبول کردند حسب الامر راجه بالنکه تغییر از ولایت رفت افغانان بکرات جنگ و جدل کردند بالاخره عاجز شده و بعد از شستن قتل و



و ششتم پسرش پرنس حکومت باراجہ بانسنگ صلیح کہ وہ مکہ خطبہ بنام اکبر مقرر کردہ جگہ تعلقہ را داخل ممالک محروسہ و یک صد و پنجاہ فیل و دیگر نفائس آن دیار و حوالہ راجہ مان سنگہ نمودند کہ بدگاہ مقدس ارسال دارد و در سال سی و ہفتم جلوس والا مطابق سنہ ہزار ہجری ممالک و ولایتیکہ بر ساسل دریا سے شورا ست تمامہ داخل ممالک محروسہ گردید

### ذکر در بیان تشریفات حار

بعض والا رسید کہ مظفر حسین میرزا و ستم میرزا بن ہرام میرزا برادر شاہ طہماسپ کہ در قندہ ہار قیام داشتند و بنا بر سنوح حوادث و قن کہ در وقت سلطان محمد پدر شاہ عباس اول روی داد و از طرف اوزبکیہ نیز مظہر بنو دلبیسا با سلطنت گسترند و بعد تسلط شاہ عباس از سطوت اوزبک سیرہ حیران ماندند کہ چہ کنند و کجای را بر نہا کہ با ستم این خبر خوش وقت گشتہ میرزا خان خانان را با لشکر گران از حضور خود پیش قندہ ہار بہر صورت یک سیر آمد متین نمود و حکم شد کہ براہ بلوچستان رگہ رگہ واکر کلان تران بلوچان لوازم انقیاد و بجا آرد تا نماز دین ہم ہراہ گیرد والا بسزا سے لائق برسانہ و بنا بر دلجوئی و از دیہا و آبادی اور در منزل اول بخیلہ خان خانان تشریف بردہ نصائح سودمند فرمود و موجب سزائی الا وین الاقران کہ دیدہ خان خانان بود قطع منزل در میان ملتان و ہیکہ کہ بجاکر او بود رسیدہ چند گاہ برای سامان سپاہ و تنیہ راہ اقامت در زید دین انتشار ستم میرزا از مظفر حسین میرزا و قندہ ہار شکست خورد و از آنجا بآورد و روی نیاز با کہ اور در فرامین مطاعہ ہما رنگہ در راہ بود اصدار یافت کہ خدمت گاری و ہمانداری نمایند امر اہوجیب امیر اہل آودہ چون میرزا بہ یک منزل از لاہور رسید واکر با و شاہ ہم آنجا بود امرای عالی شان و خواہن بلند مکان حسب الحکم پادشاہ با استقبال رفتہ میرزا را در حضور آوردند اکبر با غرا و اکرام تمام ملاقات نمود و میرزا با چہار پسر بکلازمت رسیدہ و بنایت منصب پنج ہزاری زیر بار مت نوکری کہ دیدہ ولایت ملتان و بلوچستان بجاکر اور در محنت گشت بعد ابو سعید میرزا برادر ستم میرزا پس از انان ہرام میرزا بن مظفر حسین میرزا و پس مظفر حسین میرزا ہم رسیدہ ہر کی در غور حالت خویش کا کیا بگشت و از ان تاریخ قندہ ہار داخل ممالک محروسہ ہنگر دیدہ و خان دوران عرف شاہ بیگ خان کہ ایالت صوبہ کابل داشت بسببہ داری قندہ ہار سر فراز سے یافت

### در بیان تشریفات ولایت ٹھٹہ و آمدن میرزا جانی بیگ

ہنگامیکہ خان خانان تشریفات حار و ستور سے یافت پس از رسیدنش در نواحی ملتان فرمان والا شان صادر گشت کہ خستین استراحت ولایت ٹھٹہ پیش مناد بہت ساز و نمود انان تشریفات حار پر از و خان خانان بموجب حکم مطاع متوجہ ٹھٹہ گردید و اول بجم مرزا بن حبیلیر و ولایت پسر راسے راسے سنگہ یکار نیسے طح شدہ کہ خدمت بر زمین عبودیت بسندہ و لاسوا از مفتوح نمودہ و دامن پیشتر شدہ میرزا جانی بیگ واسے ٹھٹہ بجمیعت لیسا را آمد و نصیر پور کہ یک جانب در با سے سند و جانب دیگر رودنا منادداشت قلعہ کلین اساس منادہ تھمن گشت و خان خانان در آنجا رسیدہ و بجاہر آن پرداخت چون محاصرہ باشد واکشید و لشکر پادشاہے را از قسر قلعہ حال بدرماندی کشید با ضرر و صورت حال بدگاہ آسمان جاہ و حق داشتند بموجب حکم کشتیہا سے قلہ از لاہور بلشکر خان خانان بکاتان رسانیدند و را ی سنگہ یکا نیسے و دیگر اکرا و بلک متین شدہ و خان خانان از رسیدن غلات و امرای لگی قوی دل گشتہ بہر ٹھٹہ و افواج دیگر با طراف متین کرد و خود در قصبہ جام مسکرات و ہر روز جنگ میان می آمد و ہار و سپر راہہ تو ڈول کہ در تنور و جلادت کم بہال بود و دین جگہا جراتی نمایان کردہ و پنجم نیزہ کہ بر پیشانیہ اور رسیدہ و بنا بازی نمود و بجاہر بات تنواری میرزا جانی بیگ شکست خورد و گنجیت و خان خانان قلعہ ساختہ میرزا منہم گردانیدہ و در ان نواحی و با سے عظیم روسے وادگوینہ ٹھٹہ صاف در و مان در خواب دیدند کہ بنا بر رشتی نیت و اعمال عمال و حکام این دیار مردم باین بلیدہ مبتلا شدہ اند ہر گاہ عمل و سکواہر دین جا جا سے شود بلا سے و با سغ خواہ شد با ستم را را بنجر ہر کسے واکو سے فتح اگر گشتہ مند و

بستند که بعد از فتح پادشاهی بمقد و رخ و خاغانند و خاغانان با امرای کبلی بذل جبر خود نموده مجاریات شدید و متواتر و میرزا جانان گیل را عاجز گردانید چون او در خود تاب مقاومت ننید با چار و مسلح کوفته ولایت جسموان را داخل ممالک محروسه گردانید و همیشه خود را میرزا ایچ خلعت خان خاغانان واده خود آمده ملاقات نمود و بنیدگ و درگاه پادشاهی قبول کرده مقرر ساخت که بود برسات روانه محسنو گرد و در وقت عهد و رافا سلطه سال سے دیشتم مطابق هزار و یک هجری همراه خاغانان بلا زمت پادشاه آمد و میرزا حم خسروانی سر فرزند گشته سه هزار سے منصب و مکتب جایگزین یافت و الا برای بندک بطرف مکتب واقع است بخانه شریفه مغر گشت و درین هم خان خاغانان تملی الزور مشاق و من کر وید مورد الطاف له الکاف شاهی و مروج اکابر و صاغر گردید و احوال سلاطین سابقین این دیار در ضمن چگونگی مکتب و مفصل گشته

حاجت بیکار نیست

ذکر تسخیر بیکار

پیش از آن که مکتب مفتوح گردد در سال نوزدهم جلوس محب قلیخان و مجاهد خان بنیجر بیکار متین شده بودند آمار فته محاصره گرد و دو بامته او الشیه قتل عظیم و دو بایک سیار در قلعه رودی و او بسیار از محصوران تملن شده و هر یک پوست درخت رس چو شانه وید و خود را و بایک ملت می ماند سلطان محمود و ماجر شده عرض داشت نمود که اگر محب قلیخان از در قلعه بریزد و قلعه را پیشکش شاهزاده والا گری تا نیم پیش از آن که از قلعه جواب بر سر سلطان محمود باجل خود در گذشت و محب قلیخان و مجاهد خان در ششای منفرد و بیجه و هجره بیکار داخل ممالک محروسه نمودند

### در بیان جشن نوروز و شروع ضابطه آستان حجرات دیوان عام با تمام امرا

چون موسم مبارک در رسید و ابواب میش و عشرت بر روی عالمیان گشاده گردید نیم نوروز سه عزاج و ارستگان و دنیا را تشریح و تسیم نو مبارک و شام آزادگان گیتی را مصلح گردانید و نظم و درخت غنچه بر آورد و در بیلان مستند بهمان جوان شده و یاران لبیش نشینند و لبها سبز و لک لب شرب پاسبان نشاند و زلبه عارف و عاصی برقص بر جبینند و مکتب شد کرد و تقاضا خاص و عام که صدق است ایوان داشت و باره عظام قسمت شود و ضلع هر دو که امتصدیان میوات زینت دهند و سها مندل را کرد و تقاضا خاص است باقسام زینت آئین بندر نماید و رانک زمانه کار پر وازان بارگاه خلافت و امرای و الامرتبت بموجب حکم تمام دو تقاضا و پنجگانه گوناگون آراستند و یارایش رنگارنگ آئین بستند و درین بزم جشن مناسبات را بر عرض رسید و هر یک در نحو حال با ضلای سر فرزند یافت و در دست اهل خدمت لحو نوا گشته هر کس که صدرا خلاص و نیکو خدمتی شده بود باطاف و عنایت سر فرزند گشت و آنکه در مکتب غدر و نادولت خواسته بود و بزل خدمت و کی منصب ساقی گردید و حکم جهان مطلع بعقد و بر پیوست که تار سیدان روز شرف هر یک از نو میثان و امرای عظام ضیافت پادشاه کند تا منزل او بمقدم عالم پائین بر ترس گیرد و او بین الاقران سرا فقار برافرازد و جوشه کسبت در بیت و در عرض و طول داشت و در آن مجلسی خفیه پیکر و همیان گرداشته بودند روز شرف آفتاب با مراد و منصب و بفقرا و مساکین و سائر الناس انعام فرمود در همین این تیار سه بارگاه شایسته و دوازده هزار کس در سایه آن تواند گنجینه آتش و در گرفت و تا سه روز سلاطین و معینین از عمارات حرم سرا سوخته خاکستر گردید و اندازد مبلغ این نقصان پنج محاسبه ستواند یافت بعد از آنکه آتش مذکور مکتب شد که بخت بزم شرف که نزد یک رسیده بود از سر نو بارگاه والا درست گرد و در آنکه روز بارگاه فلک اشتیاق و تجدید صورت انجام یافت و از غراب آنکه بود برین روز در دکن بدولت سرای شاهزاده سلطان مراد نیز آتش و در گرفت

## در بیان رحلت میان تانسیں و مولانا عمر فی شیرازی و شیخ ابوالفیض فیضی

سر آمدن سرایان خوش آشپز و پیش خرام نوایر و ازان و گلش رنگارنگ میان تانسیں کانونت که در عهد خود نظیر نداشت و جنبه  
قبل از دو ویدیم الی الان شل و نشان نمیدهند و مبره این فن و اورا مقتدا سے خود دانسته نام ادبی تعظیم بر زبان می آرد و در سال هفتم  
جلوس والا راجه رام چند مر زبان باندو میان تانسیں را خال رضا در پیشکش هاسے خود خیال کرده بخدمت پادشاه فرستاد چون  
پادشاه در خدمت موسیقی مارتے تام و تانسیں درین کار بدینجا داشت صحبت او در گرفت و بمصاحبت او اختصاص یافته سرایه نشاند  
پادشاه می بود در سال سی و چهارم جلوس رخت هستی بر بست و موجب تاسف بے اندازه خاطر پادشاه گردید و در سال سی و ششم مولانا عمر  
شیرازی که بچشم استوار او گوشت افلاطون بپاشام ارباب پوش رسانیده ست و مدپوش سخن طراز سے میداشت بشکفته پشرو دو کا  
خاطره میز ان بیدار دل بر دواغ اناس پاکیزه او حطالین نگاشته افسرد و در عمر سے و دو سالگی فاریت سرا سے وینا را و داسے  
گفته و در عالم آخرت رمید و بهشت برین را رنگ و بوسے تازه بخشید و در سال چهل و جلوس اکبر شیخ ابوالفیض فیضی نیز رخت زندگانه  
به عالم جاودانی کشید شیخ در سال دوازدهم جلوس بخدمت اکبر رسیده مورد و غنایات گشت هنگام ملازمت چون شیخ را بیرون خجروه  
آفره استاد و گردن این قطعه به بدید گفت قطعه پادشاه او درون خجروه ام به از سر لطف خود مرا جاده به نرا کلمه من طوطے شکر خواهم به جای  
طوطی و درون خجروه به پسند خاطر پادشاه افتاد و همان روز در سلک ملازمان خاص اختصاص یافت و چون اخلاق حمیده و طبع خجریه  
داشت روز بروز پایتقدش افزو و در سال سی و سوم بختاب ملک الشعراء سر سراز گردید و در سال سی و نهم تفسیر قرآن بی لفظ  
و کتاب نقل دین و مرکز داد و در بجزن اسرار تصنیف نموده از نظر اکبر گذرانیده مورد تحسین گردید و این کتابها بخدمت او بر گوید بچکان  
سلیمان غنیش بوزن خسرو شیرین و هفت کشور در برابر هفت پیکر و اکبر نامه مقابل سکندر نامه پیش نهاد و همت داشت این کتابها  
به تمام رسیده بود که زندگی او انجام یافت چون حسن اخلاص و در سوخ او در بندگی با قسم خاطر پادشاه بود و شاهزادگان نیز از او استفاده  
می نمودند که بختضای قدر دانی و حقوق شناسی در بسیاری که مورد و در قبل از انتقال به شاهزادگان بیاد او در وقت دران وقت این  
رباعی گفت رباعی دیدی که فلک بمن چنینی که گردی مرغ و لم از نفس شب آهنگی که در ده آن سینه که عالمی و دیو بخجریه نام نفس برآمد ننگی که

## ذکر در بیان رسیدن برهان الملک بدرگاه والا و مرحمت شدن ملک با و برای مهم و کن

او از اسماعیل نظام الملک حاکم احمد نگر که ام بود آزرده شده بواسطه قطب الدین خان غزنو سے ملازمت اکبر رسیده بمنصب شش صد  
سرافراز سے یافت پس از سهل مدت بمنصب هزار سے رسیده متعین محالات بخشش گردید بعد چند سال در حضور رسیده است دعای  
ملک براسے تخیر احمد نگر که دلدرا امرای متعینه صوبه مالوه و راجی علی خان حاکم خاندیس با دادا و متعین شدند با عانت اولیا سے  
دولت قاهره در احمد نگر رفته با اسماعیل نظام الملک هم خود جنگ که در مظنه و تصور گشت و بملک مورد وثقی تسلط یافت چون سفاک بناد  
بود و ست باد و دولت و حکومت گشته حقوق پرورش و امداد بر خاق نیان گذاشته سر از اطاعت اکبر بر تافت پادشاه ملک الشعرا  
شیخ ابوالفیض فیضی را که دران وقت زنده بود پیش راجی علی خان فرستاد که برهان را بشاهراه اخلاصت منصرف گردانند هر چند  
راجی علی خان او را دلالت با نفیاد نمود فائده ندیده پادشاه آن گرفتار آمده به ترغیب شخصی سیاه کشته خورد و بدین سبب در  
بیمار سے معصب مبتلا گشته راه آخرت سپرد و چنانچه بے خواهر او با اتفاق امرا برادر زاده خود ابراهیم را که کسیر برهان الملک بود بمری  
برداشته انظام مهمان بر دهم همت خود گرفت چون احوال آن حد و در بعض رسید شاهزاده سلطان مراد باشکوه گران متعین گشت

شاهزاده چندگاه بجهت سلمان سپاه در مالوا بوده عازم پیشتر گردید و از دریا ی نریداجو رنوده در اندک فرست ولایت براثر انبیر نگر  
لوگنی اختراع نمود و افواج قاهره بر سر همه نگر خضعت فرمود و لشکر منصور که رسانا داده غالب گشت اما راجی علیخان حاکم غانده لیس درین هم  
در کلاب شاهزاده بود جان نثاری کرد و نیز با افواج عادل شاه بی حاکم بیاورد و قطب شا حاکم کوکلهنده بخاربات متواتره و میان آمده اولیا  
دولت اکبری نیز دژ منتهی بکن چون شاهزاده و دکن بشرب مدام اشتغال و در زید و اکثر شراب خواری نفع و زار گشت و بمهمات  
آن ولایت نمیتوانست پرداخت بنابر آن از منصور شیخ ابوالفضل متعین گردید و حکم شد که شاهزاده را به صلح ارجمند رهنمون سعادت گشته بدارست  
بیار دوامی متعینه آن حد و در سرگرم خدمت گردان و اگر برون خود را بنابر اتمام مام در آنجا فرو در اند خود را بنجا بده بکار پادشاه  
دارانده منصور سازد و شیخ بعد خضعت از منصور قطع مراحل نموده بخدمت شاهزاده رسید کسب شصیت شاهزاده بنامیم با مراضی مرسته سابقه با نام  
آخرت شتافت و غربی شورش و لشکر رویا شیخ ابوالفضل بحسن تقریر و در پاشی خاطرهای آشفته را مجموع وطن گردانید و دشمنان که بکلی  
رعیت شاهزاده جری و دیر شده بودند به امیر صاحب شیخ بازنملوب و مایوس شده چون این ساز و برگ را بر رسید موجب صدگونه که در دست  
پادشاه گردید که اخلاص بنسیر بر داشته شاهزاده و اینال را به تغییر دکن خضعت فرموده خود نیز به تغییر آن ولایت منتضت فسر مودنه ۳ ۳ ۳

### ذکر منتضت موبک مقدس از لایه پور بجایب دکن

چون از لایه پور انماضی و انوید عالی به دست دکن رویداد و حوالی قصبه پشماله برض رسید که در مکان اجل فقرائے سلیمان و طائفه سنا بیان  
بهم جنگ کرده و فقرائے سلیمان بعد غالب آمدن بر سنا بیان بجا آمدن غارتجی بر انداخته اند که اگر کذب آسمی ایجاد و اختیار کرده بدو پادشاه  
پیکانی می شمرد اگر خدای مسلمان را بدندان فرستاد و حکم کرد و بجا ناکر که بعد سه مسلمانان مسار شده بود تجدید قیصر و ترسیم کنند به منتضت  
از انجا از دریا می بیا سگدشته بنهر لگور و ازین بجا و فیضین نامک شاه شریف برده بملاقات او و استماع اشعار هندی نامک شاه کوهستان  
ایات موصیبن اسلام و صوفیه و الامقام ترجمه نموده خوشوقت شد و گور و ارجن سرزادی خویش دانسته پیکش لائق گردانید و انماض  
گرد که از نودول عساکر منصور در پنجاب شیخ غله گردان بود ازین جهت صح پرگات زیاد شده الحال از انماض منتضت و سب پیکر و  
به از لایه آورد و در رعایا از عهده ادای این حج نمی توانست برآمد عرض او پذیرفته بدو اینان سرکار حکم شد که بحساب ده و دوازده ارج حج رعایا منتضت  
در هندو تانکه کنند که حال همین حساب از رعایا گرفته زیاد بطی نه نمایند منتضت که ششم رعایت ز رعیت گیر تا بودت ملک عمارت پذیرد  
کار رعیت بر رعایت سپارده دست رعیت ز رعیت دارد چون عهده بخانیسرمورد نظام گشت رعایا از ظلم سلطان نام کرور سے استثناء  
نموده و بعد ادای او بچنین میوست حسب الحکم والادرا بکلی کشید منتضت که حکومت بدست کاسته خلاصت بد که از دست شان  
دستیار خداست که من بمهر بر عال ظلم دست بد که از فرجه بادش کز پوست بد رسیدن با کبر آ باد چندگاه اتفاق اقامت افتاد  
و بموجب عرضداشت شیخ ابوالفضل از انجا بجهت بر با پذیر منتضت روی داد و در زمان عبور از دریا که نر با فیل خاصه که زنجیر آهن در  
پاداشت از همان دریا میگذشت چون بر کنار رسید فیلان زنجیر آهن را تمام از طلا دیدند و متعجب شده بداد و ده فیلان را نگه دار  
زنجیر را بچشم خود دید و حقیقت را بر عرض دالار ساند و اگر بکنین و روضه و غله بدو مشا به صدق خبر بر عتاب قدرت ایزد سے اعتراف  
نمود و فرمود که همانا درین دریای شکله که مردم هند از پارسی گویند خواهد بود و بموجب حکم فیالماسه دیگر را با زنجیرهای آهن دران دریا انداختند  
و طالعان نیز به دست چو سے آن سنگ گردانید که هم زنجیر و دیگر طلا گشت ایست بقدر طاقت خود غوطه زدیم بسیارند و دیگر  
سے ظلم آن بیچ دریاست ازین سخن بادرگ ازین میست بد عهده برابرایست و برین نیست بد القصه اکبر بعد قطع سرا حسل

در خط دارالسردر بر بان پور نزد اقبال فرمود از کبر آباد تا بر بان پور دو صد سبست و هفت کرد و بمحرب و آمد و در آن خطه دکنستان  
نوروز سے ترتیب یافت مطربان خوش ادا و منتیان نمہ سرانہوا ہائے دغرب و سرود ہائے دلکش باعث ایشاد مجلسیان و نشاط  
پادشاہ شدہ دوران بزم شد و کامی شیخ ابوالفضل کہ با قنصر مہمات دکن ہماں طرما ہو حسب الحکم از امجدنگر آمد و بزرگسالہوسی مغز گشت  
چون وقت شب بود و انجن در ہاتھ کمال آراستگی داشت پادشاہ از مہایت عنایت این بیت بردی شیخ بر خواند ہمیت فرخندہ  
شبہ یار و خوش مناسبتے تا با تو حکایت کنم از ہر بابے و پنج بشاہدہ این عنایات کو در شاست شکوہ کرد و دیالست بر بان پور نیز بیدار شیخ  
مقرر گشت و حکم شد کہ چون امر اردیاق عسرت کشیدہ اند تا برون رایات عالی درین مدد و حسب تفاوت مناصب بر بان پور در انعام  
امر مقرر باشد شیخ را بمصوب چار ہزار سے سرزاد فرمودہ بشیر قلعہ آسیر کہ مہا در شیرا راجی علی خان مالک اچا ترو در زیدہ بود و خدمت نمود

### ذکر در بیان شیر آسیر و ولایت احمدنگر

شیخ ابوالفضل بیدار خدمت از حضور در پایان آن قلعہ آسان ارتقا رسیدہ محاصرہ نمود و متواتر محاربات سخت در میان آمد چون  
محاصرہ یافتہ اکو شیخ بمقتضای شجاعت قلعے طاب بر گنگار نقیب کردہ بر فراز قلعہ برآمد و خود را درون حصار انداخت و جمیع کشیزین  
نہایت باج ہمائے نمودہ کارنامہ مردمی و در را گئی بنور رسانیدند و بقوت سرخیم دلاور سے شیخ این عقدہ کشودہ چنین قلعہ آسمائے ارتقا  
کہ شیران دشوار بود مفتوح گشت و مہار حاکم اچا ماجر آمدہ ملاقات نمود و بواسطہ شیخ ابوالفضل ہلاکت پادشاہ سہادت  
اندوختہ مورد عنایات شد قلعہ آسیر را بایسے دولت تفویض یافت و شیخ ابوالفضل در جلد دسے این خدمت ہمنایت ملہ و تقارہ  
واسپ و خلعت خاصہ سرخاوی یافتہ بشیر ناسک خدمت یافت و در انک زمانے بمصوب پنج ہزار سے صرفا برافراشتہ معتمد شد  
نظیر گشت و بمقابل عنایات خداوند سے در بافتشائے و شدنگار سے در پنج ٹیکہ حکم شد کہ شیر احمدنگر و دلی راجور سے و دیگر مفسدان  
بہرہ شیخ ابوالفضل و ضبط ولایت برائے و نواسے آن بر ذمہ عبدالرحیم خان خانان باشد چون آسیر و امجدنگر تمام ولایت نظام الملک  
بشیر مت شیخ ابوالفضل مفتوح گردید و ولایت تاشگانہ را شیخ عبدالرحمن ولد شیخ ابوالفضل شیر کرد و بہمدین قرب ہما در نظام الملک  
بشیر بر بان نظام الملک بنفورا آمد و عادل شاہ حاکم پاپور و غلب شاہ مشد نشین کو لکنڈہ عرفان شیر نیاز و بیشکشاہ سے لائق ارسال داشتند و اکبر  
ہمہ وجہ از ان طرف و از کار ہائے دکن خاطر پر داشت و در ان حد و در چنان کار سے نماد بشا ہزاہہ دانیال را در انجا گذاشتہ خانیش را  
دانیس نام منادہ بشا ہزاہہ مرمت فرمود و خانخانان را در خدمت شاہ ہزاہہ و شیخ ابوالفضل را در خدمت مقرر فرمودہ از ہر جا چور و عاودت  
کرد و بد قطع منازل و طے مراحل در دار الخلافہ اکبر آباد نزد دل نمود و امر اینکہ درین ہمہ خدمت بجا آوردہ بودند با شادہ ممتاز شدہ پندہ پندہ

### ذکر سلاطین سابقین دکن

از بعض کتب سیر و تاریخ چنان مستفاد سے شو کہ در زمان سابق تمام دکن زیر فرمان سلاطین دہلی بود و خصوص محمد شاہ محمد الدین جو نا  
بن سلطان غیاث الدین تغلق شاہ آن ملک را بواقعی ضبط کرد و دیگر را در دولت آباد نام منادہ دار السلطنت خویش مقرر کردہ بود چون  
آفتاب دولت او قریب بہروب رسید و بسبب اغراض طلب سپاہ و رعیت نیز از و برگشت و در جمیع اقلار اختلال بسیار پدیدار شد  
سلطان محمد بدیع فتنہ و آشوب متوجہ بمجرات شد و از انجا ملک لاجپن را از دولت آباد بر فاقہ خود طلبید با فیان ملک لاجپن را کشتہ  
زیادہ تر ترو در زیدند و علا الدین حسن کہ بحسن کاگو مشہور و از جملہ سپاہیان ملک لاجپن بود و اتفاق جماعہ ادب باش در دولت آباد و لہوی  
حکومت برافراشتہ خود را سلطان محمد علا الدین خطاب کرد و چون این معنی بسلطان محمد شاہ ظاہر گشت بسبب ہمہ مجرات خدمت و شاد



و اما داد سلطان ابوالحسن پادشاه شد و او رنگ زیب از دست او و شتر سلطنت نموده بمالک محمود خود ملحق ساخت نظام الکلبان عالم  
ولایت احمد نگید آید سلسله احمد بخیری نظام الملک است و در او غلام بهین نژاد بود و شمر احمد گرا و او بنا کرد ایام حکومت چهار سال بر بان نظام  
بن ابو بخیری بست و هشت سال حسین نظام الملک بن بر بان نظام الملک سینر و سال ترقی نظام الملک بن حسین هشت سال حسین نظام الملک  
بن ترقی و سال اسمیل نظام الملک بن بر بان برادر ترقی نظام الملک سال بر بان نظام الملک از طم خود اسمیل نظام الملک کرده شده و در حوض  
الکبر سیده و در سنه شصت و نود و نه هجری ملک همرا گرفته با اسمیل نظام الملک جنگ کرده و فرزند و در بدو تسلط بغزو بجای و دولت از اطاعت اکثر اوقات  
و در نیه چون او بر و چاندلی بی خواهرش ابراهیم نظام الملک پدر سال بر بان نظام الملک را ملکیت برداشته خود کافل نظام مامم گردید و افواج  
پادشاهی شیراز و ولایت تمین گشته بدفات خلایق در میان آمد آفران و شیرشیرت شیخ ابوالفضل یکی آن ولایت منفعج شده و اخل ممالک محروسه  
اکبری گردید و قبل ازین مست تحریر یافت از ابتدای سنه شصت و سه و پنج هجری فایت سنه هزار و دوم هجری شصت و هفت سال آن ولایت  
و در تصرف نظام الملک بیان نامیده

### ذکر در بیان کشته شدن شیخ ابوالفضل و شفقته خاطر اکبر ازین ممره

اکبر در در احوال خفته اکبر آباد اقامت داشت بنابر بعضی مناصح علی شیخ ابوالفضل را طلبیدن ضرور دیده فرماید با و نوشت که شیخ  
عبدالرحمن پسر خود را بر مامم موجود منصب کرده مجمع افواج و خدم و ششم را بهما بخانگذاشته خود چیده و روانه حضور گرد و شیخ بموجب  
حکم پسر خود را بششم و اسباب امارت و افواج در احمد نگید گذاشته با صد و سه و ده و ده گاه شاهی گردید و در آن ایام سلطان سلیم شاه  
یعنی جهانگیر در آکر آسای بستر تلبه دنا زمانی می گذرانی و از طرف شیخ ابوالفضل آزر و دگر بسیار داشت و بعضی خاطر داشت که چون  
شیخ از دکن بمحضر رسد خاطر پدر ازین زیاد تر متخرف خواهد ساخت با ستماع این خبر که شیخ چیده می آید قایل و دیده و از سر لب  
خود براه نرسنگه دیو لوله دهکرا کسکن او در راه دکن و شریک و رفیق شاهزاده و در قمر و نافرمان بردار و بود در میان آورد و گفت  
کسیرا شیخ که گفته کارش با تمام رساند نرسنگه دیو برین کار رسیده گشته متعین خدمت شد و بمالک خود روانه گردید و خود را بر جناح  
استقبال بمسکن خوش رسانید و شیخ ابوالفضل در امین رسید بعضی بهر شیاریان آمدن راجه نرسنگه دیو بموجب حکم شاهزاده باران  
فاصله ظاهر کردند چون قضاے شیخ رسید بود برین خبر الفاسقه نگرد و از انظار وانه پیشتر شده است قضا از آسمان چون فرو شست  
چرا همه عاقلان که کشته و در غره رنج الاول سینه چیل و دهنست جلوس اکبر سینه یکبار دیار و دگر بهر مایهین قصبه آنتر سے  
و بر اس راجه نرسنگه دیو با فوج راجه پوتان از کسین گاه بر آمد و قضا ظاهر شد هر بان شیخ گزارش نمودند که مارا بمیت قلیل است  
و غنیمت شکر بسیار دار و در قصبه آنتر سے رفته باید نشست و بدو حصول محبت پیشتر روانه باید شد شیخ گفت که پادشاه مثل من فقیر نژاد  
را سر نزار فرموده از محض قبول با وج عروج رسانیده اگر امر و زان پیش این دزد گر نیخته خود را بنا مود و سه موسوم سازم  
پس بکدام آبرو بمحضر خواهیم رفت و هم چنان چه رو نخواهم نمود آنچه در تقدیر است بمنجهت ظهور خواهد رسید این را با بخت  
و اسب بران بخت مخالفان نیز اسپان راغان دادند و جنگ واقع شد چون همراه شیخ مردم مدد و بود و غنیمت جمعیست فراوان  
داشت غالب آمد و شیخ بمنجهت قضاے شجاعت و جوان مردی ثبات قدم و مزید و دادر دانسته و او و حمله نمود و جمعی کشید  
از راجه پوتان جوم آوردند و شیخ ابوالفضل بنرم نیزه بر زمین افتاده با خیرت شتافت و همراش نفس نیز کشته شدند  
بمیت مزین با سپاه خود مشیر که نتوان زدن شست بر پیشتر و راجه نرسنگه دیو سه شیخ جدا کرده و خدمت شاهزاده  
در آکر آسای فرستاد و شاهزاده نهایت خوشوقت شده در بایست ملائق انداخت و دهنست هماغسا نامه چون اکبر را کمال

بخت باشی بود باستماع این ساعده انزورفت دوست بی تالی بر روی وسینه خود و دوشی آتار میان و بختاری از دلیفور سید لائق  
 شان او بنود و میت شششا و جهان را در وفاتش دیده پر غم شده سکنه را شک حسرت رجعت کذا فلان و عالم شده را می ریان کیم بر  
 کنیصب سهرزازی داشت و فوج امان حدود بود شیخ عبدالرحمن و شیخ ابو الفضل با امرای دیگر باستعمال راهبر سگه دیو  
 قاتل شیخ متین شده و حکم شد که سران به افتر یارند دست اکر از راز باز نماند باز بر زبان پادشاه گذشت که در بدل سر شیخ مسد آن بگتر  
 چه مقدار داشته باشند زن و بچه او را بدار یکشده و ملک او را بنامر قافا خفصا اید ساخت حق آنست که شیخ ابو الفضل بی شیخ مبارک و دزد  
 خود که بمات بود و فصل احوال او بسیار یکجاده و نگاشته و تا آخر احوال این پادشاه انشا الله تعالی بجنبه استماع کرده آید چون حقیقت بقیه  
 شیخ مبارک و اولاد او را بر ظاهر شده بافتنای قدر شناسی احضار آنها فرمود و در سال دوازدهم جلوس ابو الفیض که در اثنای فیضی تخلص  
 داشت و بزرگترین اولاد شیخ مبارک بود و لازمست پادشاه فیض اند و زگر وید و در سال نوزدهم شیخ ابو الفضل را کرازی فیضی خود بود پادشاه  
 پیش خود خواند و تفسیر آیه انکرم فیض بنام اکر نوشته بشرفت حضور مشرف شد و پند خاطر پادشاه افتاد چون بجز بهوش و اکثر علوم اقتصاد  
 داشت روز بروز و در لطافت بیکران و مشمول اعطاف بی پایان گشته پای قدر او از امرای عظام و وزیرای کرام در گذشت و مقرب  
 و مستشار پادشاه گشت بر تبه که مسود جمیع مرقبان درگاه گردید و شاهزادگان با اتفاق ارکان دولت در حدود آن شدند که قابو یافته او را  
 اینچ بماند از تها آنگه چنین اتفاق افتاد که شیخ مبارک پدر او در زمان حیات خود تفسیری براسه قرآن مجید درست تصنیف کرده بود و  
 نام پادشاه در آن نیاده و شیخ بعد رحلت پدر به آنکه موافق رسم و میثاق عنوان کتاب با بنام پادشاه موشگر و اندر نسخه هاسه بسیار  
 نویسیانده با اکثر ولایات و بلاد اسلام فرستاد چون این معنی بفرض اکر رسید از غزو یکده داشت سخت بر آشفست و شیخ ابو الفضل را حدود  
 عتاب گردانید شاهزاده سلیم که از شیخ آزرده خاطر می بود و امرای دیگر که از خود رانی ولی پروائی او چه تمام در دل داشته قابو یافته بنو  
 بیوه روز خیش پادشاه افزوده و شیخ ابو الفضل از کورنش شیخ گردید و اشیخ در زمان تقرب کمر بفرض سیر ساند که من غیر از حضرت پادشاه  
 دیگر کسی را نمی دانم و بنشیند از بنیر اتحافی آرام از بخت همگان از من آزرده می باشند و اگر بخشنه را نیک میدانست شیخ را بسیار بخواند  
 و از مصاحبت او بسیار لطف و لطف بود و چند روز تفسیرش صاف کرده بازشنول عنایت فرمود و بعد از او از حضور تا ضرر رسیده وید جان نمیداشت  
 تا آنکه بحسب تصاف بقیه خدمات کن مامور و چنانچه مسطور شد بعد از او شاهزاده سلیم بی حبت ظاهر مقتول گشت مقالات او حکایت  
 کالانش میکند بهیت و دین باغ سر و سکه نیامد بلند که با و اهل آفتیش ازین نکند : : :

## ذکر در بیان فنی شاهزاده سلیم پسر بزرگ اکبر

در زمانیکه اکبر خیر و کن منفعت فرمود شاهزاده سلیم برای استیصال اناستین شده بود و در خطه و گلشاسه امیر اقامت و در زید و عمیر  
 تخریب ملک را نادر میش داشت و راجه مان سکه در بخت شاهزاده بیسه سالار س مایور بود از فوشتجات امرای بنگال ظاهر گشت  
 که با فتنه قابو یافته بسبب نبودن سردار عمده و دران دیار مصدر شورش شده اند و فتنه و فساد بر پا گشته و کمور ماسنگه و دلا راجه  
 مان سکه که بیایست پدر دران ولایت بود و در آنک جنگ شکست یافت راجه مان سکه باستماع این خبر بدست شاهزاده التماس نمود  
 که چون پادشاه تخریب و کن متوجه است اگر شاهزاده از امیر منفعت فرموده و در آلاباس قشر لیت ارزانی فرماید شورش بنگال رخ میشود  
 شاهزاده حسب التماس راجه و صلاح کلی از امیر کوچ که کرده آلاباس نزول نمود و جایگزین خود را که در حوالی آگره بود و بطور خود گذشت  
 حال صوبه آلاباس که بجا کیر آصفهان جوهر نقلت داشت نیز بامر کار خویش گرفت و سه لک روپیه خزان صوبه بهار و آن حدود که کنور و ک





اکبر از قلعہ ارحال سلطان مراٹھا نک داندو گین می بود چون این حادثہ جانکاہ و روسے نمود داغ بر بالای داغ گردید تا آن کہ رفتہ رفتہ تا نول  
تن و دیان اکبر را فرو گرفت و مزاج او از مرکز اعتدال متغیر گشتہ آخر کار از کسوت صحت عارض و بدست بریار سے افتادہ صاحب فرانس گردید  
خیر خواہان برای شفا می بزرگوارت کرام و اماکن عظام حدقات و صلوات فرستادند و فیقر و صفا قزاقان خجرات و میرات داندو حکیم علی کر سر آمد  
حکامی در بار بود مقصدی حاصل گردید تا ہشت روز دست تعرت باز داشتہ طبیعت را بحال خود نگذاشت کہ شاید بقوت خود دفع عارضہ تواند نمود  
چون میار سے پشتہ انجا میبرد و زمین ہما و پر داشت تا دوزہر چندہ میرات و صالحات بکار بر خواندہ نکرد و با سائل ہنر گردید و واسے این  
مرغ ہم ہر چند بکار رفت سود مند نیفتاد و امراض مختلفہ متفاوہ مع شکر کمالہ یکیکہ موجب از دیاد دیگر سے میشد با بیست چو آمد قضا را داندو انچہ  
ہم جاسے نہ شک از سبب چا سود چو تا نازہ گہشت سورالزنج و فرو ماند حاجہ طبیب از علاج نہ درین مدت آن شیر دل قوی بہت با وجود  
کمال صفت خود را از بارعام دادن و باقریان صحت داشتن باز گرفت چون پادشاہ بکالت نزع رسید روز دہم حکیم علی علاج را سود مند ندید و  
دست از سبب باز کشید و از ہم جان خود رو پوش گردیدہ در کج ایمنی خرید شب چار شنبہ و دواز دہم جمادی الاخری سنہ ہزار و چار دہم مطابق  
ہجاء دوم جلوس کمر پادشاہ طبیعت پنج سال قری رسیدہ بود و شہر اکبر آباد و رگھای عالم بقادر و زور گردانہ و تعمیر و تکفین در بلخ سکندر و صفات  
اکبر آباد فون گردید کہ سرے از قایم سنجان و نشانیان زمان تاریخ وفات را در سلسلہ عبارات نظم و شعر کشیدہ اند از انجا آصف خان جعفر خیزین گفتہ  
بہمیت فوت اکبر شاہ از قضا سے آری گشت تاریخ فوت اکبر شاہ بہ مدت سلطنت ہجاء و یک سال و دو ماہ و نہ روز بود بہ نہ نہ

### ذکر احوال موثق الدولہ شیخ ابوالفضل بعبارست او کہ خود در بیان کتاب آئین اکبر سے نوشتہ

ما تم شکر قائم را چنان در سربلور کہ تا نو ذیہ از حال آبا سے قدسی و نجی از ہر رنگ اطراف خود نوشتہ در سالہ عبدالگاٹہ سراجا  
دہ و یایہ عبرت دیدہ و ران و دیار برگ داندو لیکن شکل گو ناگون خاصہ نوشتن این کتاب آگے مرا از ہمہ باز داشت درین اثنا پیام  
آرا سے فیجے چنان گزارش نمود کہ ہنجا روزگار تاب این نادر کہ نہرست ہر اندہ شکفت اطوار بر فراز تھیر شتا بہ سزا دار وقت  
آنست کہ تختہ ازان درین اقبال نامہ برگوید و در چند کاہ بند سے گردارہ گردیدہ پند سے نگار و بدین نوید سے برخی ازان ہشت  
و دی فائے کہ داندو کاتب سرانند از ہستی دستی با ستخوان نیاکان باز گانے نمودن و کالاسے نابانی میانہ آرا و دست و انشوی  
منور سے ہنر دیگران نادرش نمودن و آہ سے خوشی نادیدن نے خواست ازان سبط سے بر طراز و افسانہ گزار سے کند درین یاد سے  
دیولخ پانچہ سلسلہ بجائے دسد و آ میار سے انتساب سور سے در ہنگامہ منی بکار نیاید شغو سے چو تا داندان نہ در ہندہ پر باش نہ  
بہر بگذار و فرزند ہنر باش بہ چور و دواز و شنے بنو و نشانند بہہ حاصل زمان کہ آتش راست فرزند نہ در محادرات روزگار نسب  
بہنہ و نزا و ذوات و اشال آن تھیر نمایند و آرا ہائے و سافل بند گردانند ہشیر آگاہ دل داندو کہ این دیان باز گرد کہ آرا با میانے  
او کیے بقو سے ثروت ظاہر با نشاناسے حقیقت پیرو دستے یافتہ و بنام یا لقب یا حرفہ یا مسکن شہرت گرفتہ و گردہ فائدہ کرم مراد  
از فرزندان آدم صفت شہرند و بگفتگو سے داستان گزاران دل نہادہ احتما سے دیگر را نہ ہند پر ظاہر کہ درین عاملہ از دور سے راہ خود را  
از پانخانہ و ہمان گوہر گرا سے اعتبار گیر نہیں چا سعادت گردین بیدار دل بدین افسانہ نجاب ر و دوران نیکہ زدہ از حقیقت پڑو سے  
دست باز گیر و ہر نوع را از انیز دشمنی بدر چہ سود و ابراہیم خلیل را از بت پرستی اصل کرام نہ دیان بہمیت بندہ عشق شود و ترک نسب کن طلبی  
کہ درین راہ فلان ابن فلان چہرے نیست بلکہ سیر نوشت آسمانی در زمین صورت پرست افتادہ و با طائفہ بر آئینہ کہ نسب را برب  
گزینند تا گزیر تختہ ازان برگوید و نامہ براسے آن گردہ گشتہ

## ذکر ریت

شماره آبا سے کرام داستان دراز است چگونگی انفس را بنا بایست وقت نبرد شد برنجی در لباس ولایت و کسب در علوم رسته  
 و طائفه در دوسه امارت جمعی در عالم گزرا سے و طبقه و تجرد و تمنائی بسر برده اند از دیر گاه زمین بین و لشکاه این والا از اوان بسیار دل  
 شیخ موسی عظیم جدر او مراد سے حال رسیدگی از خلق روست و دادرگ خان و مان کرد غریب گزید و بهر سبب علم و عمل مومره جهان  
 را بپای غریب در نوشت در بایه نامه و در قصبه ریل گزید چنگا بهیست از سیوستان بسر نوشت آسمانے عزت گزید و از پیوند دستے  
 خدا کی شان حقیقت پڑ و که خدا شاگرچه از صحرای پیرانه لیکن از تجر و به لقان نقاشت بهر بیان نطق آگے بود و انفس اگر سے در آویزش  
 خویش بکار بر سے و زندگے بے بدل را در پیراستن نفس بوقلمون مصروف گزید و از سر و فرزندان و بنا تر سعادت پیر اسپر و آئین  
 او بود و خرمندے داشتند و دانش عیانی و بیانی سے اند و خشنود و رغفوان مایه عاشق شمع خضر را از روست و بین برخی اولیای هندو  
 رفیق بیار و دیدن اوس خود بسفر در آورد و با چند سے از خوشیان و دوستان بنده آمد بشهر ناگور سر رسید بکلی بخجاری اچا کی جانشین خود  
 جانیان بودند و از ولایت منوی بهره وافر داشتند و شیخ عبدالرزاق تادری بنیادی از اولاد گرامی اسوه اولیای بزرگ سید عبدالقادر  
 جیلے شیخ یوسف سندی کسیر صورت و معنی فرموده بودند و با کلمات حقیقی فراخ آمد و در گذر گاه و در اهنائی خلق بسر بردی و جانیان از  
 راه آورد و از غیره دایر گزینی از گرم خوسے و در جوسے این بزرگان کار آگاه و از خاک دامن گیر چنگا و روزگار خورده و رگهای غریب  
 توطن گزید و در سال نهند و یازدهم جبری شیخ مبارک از نر چنگا و علم ظہیم آمد و نیلسان استی بر دوش گرفت به نیرودی دم گزید و چار سال  
 لوح آگهی بر توان داشت انوار آگهی روز افزون چهره افروخت و در نه سالگی سرایه سترگ بیدار و در چهارده سالگی علوم متداوله و دشت  
 و در هر علمی تخیلی یا گرفت اگر چه عنایت از دقتا خلصه سالار آگهی میرا نخبه بود و یکوسے بسیاری بزرگان در یوزده فرمودی لیکن در ملازمت  
 شیخ عطن مشیر بسر بردی و تشنگی باطن از آموزش او افزودی شیخ ترک نما داشت حد و لبست سالر عریافت و زمان سکندر رودی و ران شهر  
 و چنگا و ساخت و در خدمت شیخ سالار ناگور سے پای و الا سے شناخت برست آورد و شیخ در کوران دایران و انش اکتساب فرموده بود و المقاصد  
 شیخ خضر بصوب سند باز گردید و بکلی اندیشه آن بود که برست نزدیکان را از ان بلاد دشت باین دیار آورد و در بزرگوار و در سفر سے شد و برمود  
 ناگور قطعی سترگ افتاد و بای عام نفرت انگیزت غیر از مادر و والد بهر را روزگار سپر سے شد پدر بزرگوار را همواره عزیمت جهان گرد سے  
 از خاطر نور آگین سر بر زوسے و دیدن بزرگان هر سرزمین و در یوزده فیض ایزد سے نمودن بر جوشیدے لیکن آن کبابوسے خاندان  
 غفلت رخصت نمیداد و سرکشی در خاطر سعادت منش نبود و درین کشاکش باطن بلازمست شیخ فیاضے بخار سے قدس سبزه پیوستند  
 و شورش دل افزایش گرفت آن پیر نورانی را آغاز آگهی نظریه بیکانه بنیاد رسته افتاد و در دشنے دل و سعادت جاوید و در شد  
 در یوزده اراوت و گزیدن ر دشنے مین نمود پا سخ یافت دین نزدیکی کے را بر فراز هدایت بر سے آمد و بر پهنایے جویندگان آگهی  
 نام زد میکند عبداللہ نام دارد و گرا سے لقب او خواجہ احرار خواجہ بود و انتظار آن هنگام نماید و آئین او برگزیند خواجہ در ان هنگام  
 آملد پای سے عرصه تکا بود و در حبست و جوسے جان دابوسے حقیقت و داد و داشتند چون وقت کار رسید و بدان پای و  
 یافت ملقبین خدا پڑ و بی از و برگرفت گنا سے را خلوت او فرمودند و بے نیسے پیشه او مقرر شد و در سخنان خواجہ هر جا که برود شیخ  
 تبیر بر و این یگانہ آفاق را سے خواهند قریب چهل سال در دیار خطا بسر برد و در دشت و کوه عشرت تنهائے اند و دشت حدود  
 بست سال عمر گرا سے رسید و بود و آثار گرا سے در سنے هم چنان افزایش داشت شبے پدر بزرگوار با چند سے در ان معرودات

بچندی از خدا نیان سعادت پذیرد و استان حقیقت میگفت و بیانشکات دل افزود بر فراز ظهوری آمد تا گاه آوازده آبی گوش رسید  
 بازده آبی بدخشبید هر چند اندیشه رفت قشاش نیافته روز دیگر بنگاپوی سخت و جستجو بسیار روشن شد که در خانه کجاست آن بزرگ منوی  
 فرست گزین است از فوراردست و زمانی بر آسود و خاطر از هرگز گزانی باز آمد بیست چهار ماه سعادت سے افزود و دوشنبه کبیر اورود  
 افزون عیار سے میگردند در آن نزدیکی سفر قدس پدید آمد و دل را بگوناگون حقائق برآمود و برهناسے جو بندگان حقیقت اشارت  
 رفت و بخورشده و فراق بالی رخت هستی بر بستند و در آن نزدیکی نقاد و دو مان صحت که تربیت پدر بزرگوار فرموده ازین خاکیان  
 تنائی رو رو پوشید و عارضه مانید و فرست انداخت پدر بزرگوار بآمین تجرد و صوب دریا سے شور گام صحت برداشت آنگی بسج آن بود  
 که راه چهار دیوار تصور عالم نمود آید و از کرده اگر در مردم غشی فیض برگرفته شود و در احوال یادگزارت بوالا پای نهار بر پیوسته و انصاف  
 تازه آنگی آرد و در هر فن بزرگ سندها سے دست آمد و آئین مالک و شاش و ابوحسنه و جنبل و اسمے گوناگون در یافت  
 اصول و فروع و ما هم آرد و دوشنبه کبیر سے سخت پای اجتماع و نمود اگر چه بافتنای نیکان بزرگ بر دوش ابو حنیفه انتساب داشتند  
 لیکن همواره که در بار با حوطه آرایش وادی و از تعلیم برکنار نهاده دلیل که دسه و بدایه نفس را دشوار آید برگرفته و از سعادت  
 نشسته در دشمن ستارگی از مظهر بختیاق منوسے گذارد شد و زنجیره صدرت درهناسے ملک حقیقت گشت اسالیب تصوف  
 و اشراق بر خوانند و در اوان کتاب نظر و تامل و دید <sup>مستطاب</sup> منته خاصه حقائق شیخ عربی و شیخ بن فارمن و شیخ صدر الدین قرنوسے و بسیاری  
 اصحاب عیار سے و بیانه نظر و ملاحظه انداخته و نصرته سے به انداز و دوسے داد و در شماسے بواجب روستے افزود و از ملاحظه فیم آبی  
 آن که ملازم خلیف ابو الفضل کا زور و نئے شرف اختصاص یافته و از قدر دانسے و آدم شناسے نبرز سسے برداشت و از آنکار  
 گوناگون دانش صحت گشت مراتب تجربه و بسیاری غوامض شفا و اشارات و وقایع تذکره و محبته رانده کار فرمود و در بستان  
 حکمت را ملاحظه و دیگر پدید آمد و ز باب پیش را در اوان پای دیگر افزود و آن فرمود و در پنده و پند سے فرمان روایان مجرات  
 از شیراز برین دیار آمد و بستان شناسائی را فرود سسے تازه آرد و در بزرگ و هکار و دانشوران روزگار و روزگار آبی که بود لیکن  
 در علوم حقیقه عقلی شاگرد مولانا جمال الدین دوانسے است جناب منوسے نخست نزود و خود و احوال مقدما را انداخت و پس  
 زمان در شیراز درس مولانا می الدین اشکبار و خواج حسن شاه بقال بدانش آموزسے نشست و این دوزبزرگ از سر آمد تلامذہ  
 سید شریعت جرجانی اندوختی در دستان مولانا هم الدین گنا سسے که بر طالع حاشیه معینه وارد آمد و رفت نمود و چرخ دریافت  
 افزود و از غایت رهنوسے او را کشایشامی غریب روی داد و کتب حکمت را بغیر سیده مطالب آفرایشید و بیانه آرایش داد  
 چنانچه تصانیف او بران ولایت کثرت و محبت برگزید و همدان مدینه فیض پدر بزرگوار را بیخ عمر متوسے که از اکابر ادیبان سسے زمان بود  
 سعادت ملازم سسے داد آن گوهر شب افزود و دستگاه عیار سسے تمام یافته آئین بزرگ غشی و سرگ دانسے را بطرز  
 گردیه تلقین فرمود و بسیاری باستان سسے سلاسل را از شطاریه و طیفوریه و چشمیه و سهر رویه دریافته فیض پذیر آمد و همدان  
 مبارک صحبت و هم نشینی شیخ یوسف که از بهیاران سرست در بندگان آگاه دل بود رسید و سرنایه و دیگر آنگی انداخته و همدان  
 دریا سے نمود و دوسے و هرگز ادب از آداب عبودیت از دست نرفت از برکات گراسے صحبت در آرزو سسے آن شدند  
 که نقوش ملی از ساخت فیض سروده آید و دست از رسمیات باز داشته و مجال مطلق گردند آن خوانسے رموز صفو تکده دل شناسنده  
 انان عزیمت باز داشت و بزرگان گوهر بارگزارش نمود و سفر دریا را در بسته انقبوسے دارا خلافت اگر چه گام طلب باید و در او را و انجا  
 کار بر نکشاید قدم بصوب توران و ایران برداشت و هر جا که اشارت رو و فرمان در سلسله رحل اقامت انداخت و علم بر می طبلان

احوال خود گرداند بدین اشارت ہماون غزہ اردی بمہشت سال چہار صد و شصت و پنج بلالی مطابق چار شنبہ ششم محرم منہد و نجاہ  
 در مصر سعادت دارا خلفائے کبرہ حسا اللہ تعالیٰ عیالکما عزیذہ نزل صوری فرمودند و ان عمرو و دولت شیخ علار الدین مجذوب کبر صانع قلوب  
 و خفایا ی قبر را گاہی داشت افغان صحبت افتاد ایشان از ان مستی بیشاری آمدہ فرمودند فرمان ایزدی چنانست کہ درین شہر اقبال  
 توقف است و ترک گردش نماید و گزین نوید بارسانند و خاطر سگرار آراش بخشیدہ تر بر سائل و ریای جون در جوار میر فتح الدین مغوی  
 ایچی فرود آمدند و از دو مان قریش کہ با علم و عمل آراستگی داشت نسبت تامل روی داد و بدان مرزبان ملک شائی بدستی کشید و آن  
 مانای حقیقت آمو و مقدم این نو باد و شناسائی را منتہم شمر دہ بکرم خوئی و کشادہ پیشانی پیش آمد چون اسباب ثروت فراوان داشت چنان  
 خواہش فرمود کہ بدان لباس در آیند از زینہی ستارہ وادی تو قین نہ پذیرفتند و آستانہ توکل و خدا کیان ہست بے مینا بزرگ دیدہ و براقت  
 در دین و مباحثہ بیرونی پای سعادت افشردند میر از سعادت بزرگ حسنی کیستہ اند و نخی حال نیاکان او در مستغناات شیخ سنہادی مذکور  
 اگرچہ و لشکرا ایشان قریب ایک شیر از است و از دیر باز سیر جازہ نمایند و ہوارہ پچندے درین دو جامے بسر بردند و ہنگامہ افانفت  
 و استغناات گرم دارند اگرچہ حقول و متعول را در پیش نیاکان قدسے نہادند و خست لیکن تلمذ مولانا جلال الدین دولہ نے جلسے  
 دیگر یافت و در جزیرہ عرب انواع علوم نقلی از شیخ سنہادی مصری قاہری تلمذ شیخ ابن حجر عسقلانی برگرفت و چون در منصفہ  
 و نجاہ و جوار خست بمنزل قدسے کشید و الدین گوار ملتزم زاد یہ خود شد ہوارہ و شست و شوی باطن و پاکیزہ داشتن گویا بہرمت گشت  
 و بکار ساز حقیقہ روی نیاز آرد و دہرس گوناگون علوم اشتغال فرمود و گفت گوسے پاستانی را در پوش حال گردانید و خواہش را زبان  
 از دواوش برید از اہل ارادت گوسے احتیاد گزین سعادت آمو و اگر محلو سے برسم اخلاص آ و دوسے نخی پذیرفتی و قدر در بامیت  
 برگزینے و دیگر مردم را مذرت گفتی و دست ہمت بدان نیاکو سے بکسر دست نشست گاہ او پناہ و دانش و ان وجای باز گشت بزرگ  
 کوچک آمد از حسد انجمنہا بر ساختند و از دوسے خلوت متا آراستند از نختین اند و راہ یافتے و نہ از بسین شادے شیر خان و سلیم خان  
 دیگر بزرگان در مقام آن شدند کہ از وجوہ سلطانی چیزی برگیرند و تو سے درخور قرار یابد از انجا کہ بہت بلند بود و نفر مائے سر بازوز  
 و میرایہ افزایش منزلت گشت چون رہنمائے مردم در مہار سر شستہ بود و از گدازدہ فرمان راست گزارے داشت و اشارہ اولیائے  
 زمان یا در و مہربانے ہوا واران روز افزون ہوارہ بآیندگان مجلس وجوہ نگان آنگے ہو گوئے فرمودے و بر ہوا سے پناہ مردم  
 سرزنش کر دے ظاہر پرستان خوشین و دست پنج زدہ گفتے و اندیشہائے نامز ان دوسے چون بسیج ہنگامہ آراستے در سوید اے  
 ضمیر بنور و عزمیت مکر گوسے و دکان دارے پر احوال خاطر کشنی خود رجن سرائے و کموش بدکاران تحقیرت رخنے و نہ بکارہ سگالے  
 امیدگان پر خاش جوے توجہ بر گماشتے و باین سنے از دہیہا و دوستان حقیقت عشق و فرزند ان سعادت گزین کراست فرمود اگرچہ  
 ہوارہ و گفتگو سے ملی گراستے اوقات گذارش یافتی لیکن در زمان افغانان و دانشما سے حقیقے کتر بہ میان آہرے و چون ناہنجہ پایات  
 جابانے جنت آشیانے بنار گے ہند وستان را فروغ بخشید چندے تورانی و ایرانے بدستان آن شناساے ز موزانی سے و افغانی  
 پیوستند و انجمن دانائی را در دینے دیگر پدید آمد و تشنگان مختلف سال تمیز را مبرزا بہا لہر نہ شدہ درہ سپاران اندیشہ گوار و ز ہنگامہ  
 آراش جا گرفتہ ہنوز ہنگامہ گوسے نہ پذیرفتہ بود کہ چشم زخمے رسید و ہیون دست چیر گے بر کشاد و نیکان روزگار بگوشہ غول نہ  
 در شدند و سیفر ناکا سے پیش گرفتہ چہ بزرگوار از نیر دوسے دل در جہان زادہ غلت ثبات پاسے فرمود از تائید ایزدے  
 ہیون کار ویدگان را فرستادہ مذرت خواست و از سفارش آن حق سگال بسیاری از تنگنا سے غم بہ نوز ہنگامہ شادے و آآمدند  
 خستین در سال جلوس شہنشاہے ہرا درنگ خلافت خانیہ سپند بر دولت افزونہ و دفع عین الکمال الحکار نہ قطع سلبے ستر گ

پیدا آمد و گرفت آن سوره خواب شد و غیر از خانه چند اثری ماند و بای عام سرباری آن و شورستی بے اندازه و جہان  
 آسیب رساید در اکثر بلاد و هندوستان این تنگدستی و جان گزائی بود آن پیر و تن خیر در جهان زاویه قدس پای هست اشرف و در فتوری  
 بران مصفوت که نہ نشست تا قمر شکر نامہ دران چنگام در سال خیم بود و سفر آگهی چنان پیش طاق نبیش سے تافت کہ شرح آن بکالبد  
 گفت در گفتار و اگر در آید بتنگدستی شمولی نہ نمایان در نشو و این سائنہ نیک خاطر و در آگهی وید دران دیگر معاضد آن سختی و روزگار  
 غنا و امتیاز بگفت و اگر و با گروہ مردم فرو شد و دران کا شتہ ہفتاد کس از دوزخ و دانات و خود و بزرگ ماندہ باشند انخوان و روزگار از دنیا  
 عالی و نشاندہ در ویشان میر و متافرد و سے و کمریا گرسہ و معطر از سے گمان بر سے گاہ یک سیر و بزم رسیدی آزار بگماید سفالین  
 جو شایندہ سے و آب نفیدہ بدین مردم قسمت یافتی و شگفت ترا گم نم روز سے دران منزل بنود و بجز اندیشہ پرستش ایندی چیز سے  
 خاطر راہ نیانستہ و جز محاسبہ نفسانے و ملائکہ انصار حقیقت شغل و دیگر بنود تا آنکہ رحمت ایند سے بر بگفتان تافت در خانے سترگ چہرہ  
 شادمانستہ برافروخت ماہیہ رایت شاہنشاهی ہی توانا داشت و جہان را ببولست و روز افزون و روز شاستہ بخشد بار گاہ خود در و باش آدم  
 کا لاسے آگهی ماہیہ سے بزرگ نما و در فتون حکمت و انواع دانش در میان شد و میانہ سے تازہ و روراست وید ہی بلند و در و افتادہ  
 گوید ہدیہ سے گرفت و گوناگون مردم از غریب عقل توانمیکران بر داشتند و غلوت کہہ آن نورانے سرشت جمع و انایان ہفت کشور آمد  
 و سخن بنویسے اگر اشد جسد ہی افسردہ برافروخت و توان بینیہ بگوہران افزائش یافت و او بر آئین خوش سرگرم بودہ راہ رسم  
 سپرد سے و بر در غیبت لشتہ راہ دہایت نشاندہ و مردم کم گذار کوتاہ بین میناب شدہ راہ افتر اسپر و نہ مبتی سے بگوہ  
 مدد و ہدیہ واد سے و از گفتار بر ایشان ماسا خاطر دانستہ و سادہ لوحان روزگار را بر اغانید سے و نجیال تباہ بدل آزار سے نکاد و  
 نمود سے بگی دست آویز تباہی ایشان شیع ملائکے است گرسہ در ہند باشند میر سید محمود چون پود سے رام سے موعود و شمر و  
 دوران مہانتہ نمایند عالم و عقل و تدبیر اخلاق چندین نصوص را فراموش کہہ درین خوب غور نمایند و در زمان سلیم خان  
 شیع ملائکے نام جو اسنے بمانستہ ظاہر و باطن بدین در طاعت و دوران مصر سعادت نخستین مہنا سبت از واد اختیار و تجرد بدین  
 و در بزرگوار آمدند اندر و ان مہانتہ جو زبان ہرزہ سر اسنے و اشد و سر پایہ گفتگو پیدا آمد ملائکے زمان کہ نامان دانش و روش  
 در ہر گیش نما اند کہین او بر غایتند و بدینین پیوند عفر سے ہنگام آراستند و علما و درست کہہ و در بزرگوار بر ایشان مواقت نمود  
 عقل و نقل را ماحدایان یافت در ہیکل گاہ مرزبان ہند و ستان مرکز آراستند و با تیشہ تباہ خوش راہ کو شمشاسپر و دمنہ آراستہ  
 حکومت دانش نشان روزگار را فراہم آورد و در حبست وجہ سے حکم شرع ہنگام پونہ و در بزرگوار را نیز دران آئین طلبہ داشتند چون  
 سخن از ایشان بر سید ظلات حرف سراپان جاہ طلب پاسخ دادند انان روز کہ کہین بستہ بدین آئین متہم گردانیدند و در حبسین محاکمہ جرم  
 مد سے از غیر آحاد است بعضی عدا چندان کو شمش نمودند کہ کار اسپر سے شد و پسنے بگوہران آئین شیدہ را کنون نمیزبانستہ  
 راہ کو شمش سپردند و دامنستہ کہ شماسنے دیگر است و پذیر اسنے و دیگر درین ہنگام کیے را از سادات عراق کہ گمان نہ زمانہ بود و علم را باطل  
 متروک داشتہ و گفت را با کہ را یکتا سے بخشد سے دامن آلودہ متست گردانیدند و از توہر شاہنشاهی دست بدامن او نیز سپرد و در و عقل  
 ہایون گزارش یافت کہ پیش نماز سے میر و دانیست چہ ہر گاہ گویا ہی او مرد و رہا شد اشد لایکون سزاوار بود و را جی چند از خفی نامہای  
 پاستانے با شہداد آورد کہ اشراف عراق را شادان توان شود و کار پسر دشوار شد چون رابطہ اخوت داشت حقیقت ما باز نمود و در روزگار  
 بہائیمان ہوش افزا فرمودہ قلی وادند و بگفتگو سے بسلالان و دیگر گردانیدند و با سخ آن نقل چنان بر زبان گوہر آلودہ گشت کہ  
 سنے آن روایت نفیدہ و انما بزرگب خفی ازین باب در نقل آوردہ اند عراق عرب مراد است عراق عجم چندین جا بدین معنی تصریح

رفتہ و نیز تمیز کند و اندر میان اشرف و اشرف و آن عبارت از لراکش و رزان و اشال آن باشند سوم او ساط و آن را در قزو  
 دابل بازار محضر داند چارم ارانے کہ پیاہ اینان زندہ مانند بایجان و ہرزہ گردان و ہر یک با باد افراہ جدا گانہ نگاشتنہ اند تا ہنگام یک نیکوئی  
 چسان سلوک و رو کینہ بد کہ دارے ہر کلام چگونہ بود و حاجت اگر ہر بد کنندہ را یکسان باشن نہیند از شاہ راہ مودت کیس کو کہ وہ باشند  
 میرا زین آگہی بیاید و گو تا گونہ نشاندہ دخت و از برای پاکامنی خود و ناشناسائی حال بدگو ہر ان نگاشتنہ شیخ بنظر در آورد و آن خبرہ  
 ردیان ہرزہ سردار کو میرانے افتادہ و چون معلوم شد کہ از کیا برگرفتہ افزودہ نہ حسد ساختہ و غل این یاد رہا چند بار بر ملا افتاد و سرباز غرور  
 و سرباز شورش ناشناس گانہ شد سبحان اللہ با آنکہ گرداگرد مردم بقیین دارند و دین کریم کیشتنہ نہ آچنانست کہ یک امر خلاف واقع ندارد  
 و نہ این چنین بطلان آموہو با این معنی اگر کیے از شناسائے در مسئلہ بر خلاف آئین خویشین حسین نماید بر سر آن زندہ و کین آن عزیز  
 و پس از درازے سخن ازان نیکو ہش باز بتبش منصوب گردانند لیکن از حمایت اسے بدگو را پوسستہ گرد و شرمسارے بر دشتے تشویر  
 کردہ یا پامال غم گشتے و از بدگو ہرے و ناینا سے عبرت نگرفتے و بہرمان بد گسائے جیلہ اند و سختے تا آنکہ نیرنگے زمانہ و بواجبی روزگار نقش  
 شکر در میان آورد و تفرقہ شرک چہرہ ہمت از درخت مال چہار دم آئی مطابق منصف و ہمتا دو ہفت ہما سے پدر بدگو را از گوشہ  
 انزو اہر آمد و نخبہا سے غریب دوسے آورد و تفرقہ ازان بر نوید و ہمت نامہ برگویہ اگر چہ ہموارہ از زبور خانہ حسد شورش داشت و سرباز  
 دشتے در جوش و شب چراغ دوستے بے فروغ و نیکان روزگار دل در بدے بستہ و در بیگانگے باز کردہ بود نہ چنانچہ ایمانی گواہش  
 یافت لیکن دین ہنگام کہ پایہ دانش بیہ سے پذیرفت و بزرگان روزگار در تہذیب و انضباط و ہنگامہ مردم گسے پذیرفت و پدر بدگو را  
 بر آئین خویش خواہے نکو ہیدہ و شرمسارے و دوستان و نکو خواہان را ازان باز داشتے ہما سے زمانہ و شایع روزگار کہ ذات  
 جہتہ را مرآت سیرب خود دانستے بہ تباہ گسائے و چارہ اندوزے نشستند و خود را بیا رنج اندیشہا سے تباہ یافتند و با خود دینا  
 آوردند اگر انکو ذبح و دشین شہر یا رعالت زدہ گرد و کین اعتبار ہا سے مارا چہ ابر و خود اہم ماند و انجام کار بہر کہ اسم حال نکو ہیدہ  
 قرار یا بد یا پامال غم داند و شدہ و کین توڑے نشستند و بہجتان سرائے گام فرخ برداشتند و بدستان گذارے و پیلہ اندوزی بسیاری  
 از دیکان عتبہ ہمایون را بگفتار ہا سے فرہ آواز راہ برد و نہ بے بدگو ہر را پیرایہ تعصب دینے فرختہ بشورش در آوردند اگر چہ از دیر باز  
 طور ناستودہ ہمین بود لیکن دہر زمانے بیا دوسے حق گزاران سعادت آموہو بازار جوش بدگو ہر ان پراگندہ شدہ دین ہنگام  
 آن گرد و راستے پیشہ درست پیوند و در ترشدند و سر آمدت سربان بزم ہمایونے کین آرائے لشت تباہ سرشتان لی کازم  
 و دیو زاران نا پار ساگو ہر قابو یافتند پدر بزرگوار بنہرل دوسے اسے تشریف بردہ بود دین سعادت ہما سے داشتیم آن روح شست  
 از دوش غرور و افزائے دوران انجن حاضر شد و حرف سرائے پیش گرفت مراستی دانش و شتاب در سر بود از دوسہ ہما ملہ جاگسے بر نہاشتہ  
 در بے حرف گوئی اودما زان کشور و سخن را بجا کئے رسانید کہ انجیالت رفت و نظار گیان ہجرت فرو شد نہ ازان روز با مقام پیدا نشے  
 ہمت گماشت و آن گردہ گسستہ امید را نیز تر گردانید و پدر بزرگوار از کید اینان فارغ دین درستی آگہی خیر نخستین آن بیوہان دینا پرست  
 بائین سالوسیان ہر شیار بچ گزارے و دین آرائے لشت اندیشہا ساختند و دین آزر مندان شب خوردہ بسیارے را بہ پیولہ جاسے  
 نیستے فرستاد ہر گاہ خدیو عالم از خبر سگائے دیک اندیشے عالمہ نکیش و دانش و دارا گرد و سبے نیکو ظاہر گداشتہ باش و خود طہسان  
 بہ تو حجابی بروش گزشتہ حق گو یان راستی نفس را بازار کاسد باشد و دیو کیاران دانش ناراست رو و بزرگان دولت با آن مشتی حیلہ  
 یار باشند و تعصب را روز بازار جاسے آست کہ فائدہ انما برداشتند و ناموس ہما تمام تباہ گرد و در چنین ناہنگام کہ بدگو ہر ان تباہ کار بہ نیکوئی  
 نام برداشتہ اند و غریبے کہ بد و شیز گے فرو شدند و غزن بر آید و دینا داران سبے آزر دم و چہرہ دینی و تنگ چشمان دگر یک دین

دو دست دران برخواه و در دست راست گردان کنغ نشین و بهنگام کشش سبک و نیان گرم وزن بایکدیگر انجمن را در گوی مسافتن و بران  
دل آناری تازه گردانیدند و کی از در و دران ده دله و هاروت سید حال انسون نیز تنگ ماک از رویه و با بازی در انشاگاه پدیدار گوار نیکی و  
خریده بودند و با آن گروه تاراست یکدیگر و یکتائی داشت پیدا کردند و انسون خدا انشاری و انشانه بیوشی بر خوانده نیم شب فرستادند آن  
شعبه کار نیز تنگ ساندوران تاریک شب با سبک لرزان و چشمن گریان در غنی شکسته در دهنی و درم محبوت که در مین برار شتافت و طلمسات  
آن سادو لوح را بی آرام ساخت و آن ناشناس کمری را از جابره و خلاصه سخن آنکه نیز گمان زمانه از درگاه و ششی و مارند و کم عیادان پس  
بے آزر سے امر و زتابو یافته بچوم نموده اند و بسیار سے ازار با سبک علم را شود و برخی را مدعی قرار داده و برای شخص مفسر بات بیامنا سے  
تشایست بر سبک نموده و اندان مردم را در بارگاه مقدس چگونگی محل اعتبار راست و براسے گرم باز از سے خود چه سرفراز مردم را از میان  
بر داشتند و چه سنگار میهای زبردست نمودند و عمری و غلظت انیشان داشتند درین نیم شب مرا آنگهی وادوسن میتا بانه بشمار ساینم مبادا در  
شود و کار علاج گذردا کنون راسی آنست که مین زمان شیخ را بی آنکه کسی آنگهی با بدگوشی بر ندور و فرزند بر کناره باشند تا در دستان فراخ آید  
و حقیقت حال بولرض جانوران رسد آن تنگ ذات را و او هم زد گرفت و بعد سبک تابی بخلو نگاه شیخ رفت و او را اگر ارش خود فرودند هر چند  
بر نشان چهره دست دارند از بهیال آگاه و پادشاه عادل بر سر داتا بیان هفت کشور حاضر گرفته که در به دین دو یانت را بدست  
حسد به آرام داشته باشد و دست چوئی بر جای خود راست و بر سرش را در نه بسته اند و نیز اگر سر فوشت ایزدی بر آزار نرفته است اگر هم  
بر آیند آسبے نتوانند رسانند و شاه کار سے نیارند با خشت و هیچ گونه گنده باز رسد و اگر خواهش آن جهان آفرین برین ست مانیر کشاد  
پیشانی و تازه روئے نقد زندگے راسی سپاریم و دست از جان سختی باز میرا یم چون عقل ربوده بودند و غم افزوده حقیقت طراز سے  
ما افسانه نرئے و شور را گیسو سے راسو گار سے دانسته هر چه بر کشاد که کار حامله و گر است و داستان تصرف دیگر اگر کنے روز من خوشن  
ما همین زمان قصه میکنیم نگه نشا و اندین خود با سے روز ناکامی را نه نیم از پیوند پدر سے و عافیت ابوت پذیرا سے خواهش شدند  
بفرموده آن پرتور اسے من نیز پیدا ارشتم ناگزیر دران تاریک شب این سرتن پیاده بر آمدند و را بهر سے مین و در قمار با پاسے  
استوار پدیدار گوار و در نرئے نقد بر بود و غموشه داشت و میان من و برادر که در کار ملک و شغل حامله دران هنگام نادان تر سے  
بر خود گمان نداشت گفت و گوشه و در بناه جا سخن رفت هر که او پیدای ساخت من ناخن میزد و هم هر گمان بر سے مردم اودست  
سے نشانهایات دشمنان دست کین بر آوردند و دستے مهربان نھے یابم و یک جهان آوے سبک نیم و مرور سے در میان  
نھے یابم و هم به شمن درون گریزم ناکم و یار سے ازدوستان نھے یابم و ناگزیر بهزاران تنگاپو بجانه سیک از مردم که حقیقت نھے  
و انیس برادرم بود و من ناشناسا سے صبح وجود وزیران کار فرمے باز ترکیب را گمانے هم نھے در سیه شده ادا از دین  
این بزرگان آسوده روزگار دل از جا رفت و از بر آمدن پشیمان شد و برادر ماند ناگزیر جاکے براسے بودن اختیار کرد و چون  
دران شورید و مکان رفته شد بر نشان تراز خاطر اود بود و شگرت جاکے پیش آمده طرف اند و سبک سر با پاسے دل گرفت همین برادر و من  
آوخت که با وجود فردن نشا سائے فطر رفت و تو بدان کم اختلاط درست اندیشیدے انکهن چاره کار چیست و راه اندیشید  
گرام دوم آسایش کما توان برگرفت چنان با سخ وادوم هنوز هیچ نرفته است برگشته نژادیه خود باید رفت و در نائب سخن گردانید  
ایم که طلمسان نایان بر داشته آید و کار سرسبک نشود و در پدرم آفرین نموده بدین سخن گردید و برادر بر همان آئین سده باز و  
و گفت ازین سرگزشت ترا خبر سے نیست و از کم اند و سبک و هاروت ششی این گرد و آنگهی خدا سے ازین وادے بگذر و سخن در راه  
بگو با آنکه باوے از من ز پیوه بود و سود و زیان مردم بر گرفته با نقاسے لے کیے را بخاطر آورده و اگر ارش نمود چنان بر پیچیده باطن



سے اندر اگر کار و شواہد نہ ہوتا تو دیکھیں ہنگام سخت گیر سے بس دشوار کہ ہم باسے نمایہ چون زمانہ تکے داشت  
 و خاطر پریشان بسبب او کام برداشتہ آمد پائی در گلزار بائی زوج خراش میشد و از شکر نکار سے روزگار عبرت می انداخت  
 فردہ و فتنے سے توکل از دست رفتہ راہ بیدلی پیش گرفتہ عالم را جو یای خود انکاشتہ گامی بدشوار سے برداشتہ میشد و نفسی بہ سخت جانی  
 نیز و در غیب دل نگرانی و نزدیکی روز رستاخیز بدگوہران رو بر صبح صادق بر در اور سیدہ شہر ازین آگہی گرم خوئے پیش گرفت  
 و شاید خلد کند ہمیں گردانیدہ نمائے گوناگون لختی بر کنارہ شدہ دوران آرام کہ پس از دو روز آگہی آمد کہ تفسیدہ دلائل حصد بردہ  
 آرزوم برداشتہ کمون خاطر خفتہ آگین خود را بر اما انداختند و بآئین نیت کاران صبح آن شب بمرض ہمالیون رسانیدند و خاطر اقدس  
 را شوش گردانیدہ انداز بارگاہ خلافت فرمان شد کہ مہمات ملک و مال بے استعصواب الیشان صورت نئے یا بدین خود کار مہم  
 ولست است انجام آن خاص بدیشان باز میگردد و در محکمہ عدالت باز طلبند و آنچه شریعت غفر فرماید اکابر روزگار قرار و ہمہ عمل آوردند  
 چاہوشان شاہنشاہی را بر ما غایبہ بطلب فرستادند و چون بر حقیقت کار آگے داشتند و بریدل ساختن کو ششما نمودند  
 بدکاران شرارت اندیش را ہمزہ ساختند چون بخاندن یافتند گفتار مغرور و رخ را درست اندیشیدہ خانہ گرد گرفتند و شیخ ابوالقہر بلور را  
 دران منزل یافتہ تبعیدہ اقبال بردند و بعد کتاب و تاب داستان چہان شدن را باز نمودند و از اجابت سخنان بے آرم از پیشین  
 و از جانی تا میرات آسمانے ازان ہجوم بدگوہان و طرز ہرزہ سرانے شہر یار ویدہ در ششاسائے پذیرفتہ پاسخ داد کہ این ہمہ  
 سخت گیرے در کار و رویے گوشہ نشین و دانش نشی را بعت کیش چہ راست و چہ بدین آویش بیودہ براسے چہ بے کند  
 شیخ ہوادہ میر میر در اکنون تہا اشارتہ باشد آن خبر در برابرے چہ آورد اند و منزل را چہا قوروق کردہ در ساعت آن خروال  
 را رہا کردند و از گرد خانہ برخاستند نسیم فانی چہ بران سر منزل آمد از انجا کہ قدرے ناکاسے در راہ بود و او ہمہ چہرہ دستے داشت و فرما  
 قلعہ فیض آں میرسد با درداشتہ در افتادہ ششیدند و بدگوہران فرومایہ غفلت زدہ درین خیال افتادہ امر و زکر خیا نمان شاہزادہ  
 چارہ انیکار باید ساخت و سیدہ در زمان تیرہ داسے را بایک گشت تاہر جا کہ نشان یا بند از ہم گذرانند مباد ازین حال آگہی  
 یافتہ خود را بلیطہ ہمالیون رسانند و ہنگامہ داد را بغرور و دانش خویش بیارایند پاسخ شاہنشاہی چہ چہان کردہ سخنان و حشت  
 افزاسے و ہشت انگیز از زبان مقدس و بیان انداختہ آشنایان سادہ لوح و دوستان روزگار را ہم سے افزو دند  
 دوست آویرہ اسے رنگین برے یافتند و مردم دانہ نشہ دراز سے افتادہ و دست از یا ورے غیب بازیدہ اشتند ہفتہ  
 چون سپرے شد صاحب خانہ نیز از دست رفتہ راہ بے آرز سے گرفت و ملازمان او آئین آشنائے برگردانیدند عقل زبردست  
 و اہم آمد و خاطر را سیمہ را بقیں شد کہ آن حکایات نخشیں اسطے نثار و پادشاہ و در پڑ و ہش و عالم در تگاپوسے جست و جو  
 ہست ہمانا صاحب خانہ گرفتہ سے سپار و رواند و سہ را بواجب سراپاسے خاطر گرفت و دانہ نشہ سترگ در دل را یافت گفت  
 کہ از ما براسے در باخودیان قدر دائم کہ حکایت نخست راستے دار و گرد نہ برادر را ہائے کردند و مردم از گرد خانہ ہرگز ہرگز  
 بر نیویاستند این بہر ستنے کہ بخاطر میرسد ظاہر ابا شد ہر گاہ در زمان اسینے سزہ سرانے کیوشش میر سید کزیدہ مردم نرب زدہ  
 بکین برنے خاستہ امر و زکرش خدیو خانہ در ہم زار افتد چہ دور باشد و اگر در مقام گرفت و گیرے شد تفرسے و در سوک  
 ظاہر نئے رفت و توقفہ درین کار نئے نمود ہمانا انسانے ساز سے بناء سکا لان بدگوہرا و را کا لیوہ ساختہ است و مردم را برین  
 داشتہ تا از دیدہ خوے مگوہیدہ منزل اورا ملیم و اورا ازان با خاطر برک و بریم نئے بحال آمدہ بچارہ گوسے رآ و در ہم دشوار  
 تراز شب اول سیاہ روز سے پدید آمد و درم روزگار سے رو نمود ہر ان ششاسائے نشتین و داستان حال من نشتین نمود

در استار سونن اندیشیدند و از خرد ساسک گچشم پوشیدند بعد بنده کدو گر خدات راسه نشود چون شام در آمد با وسه  
 هزار نخیس در مغز سے شورید و سینہ زخم اندوز و زعفرانے گرانہار غم ازان غمکہ و دشت افزا پایردن سنا کیم نہ یاد سے  
 و نظر و نہ پاسے استوار و نہ پناہ جسے پیرانہ زمانہ آد میرہ ناگاہ دران دیو کاغ ظلت آمو و برستہ بد زشتیدیکے اذیتا خد و  
 منزل پیدا شد و نکتے دم آسایش گرفتہ آمد ہر چند خانہ او تنگ تر از دل او بود و دل او سیاہ تر از شب نخستین لیکن قدر سے  
 بر آسودیم و از سرگردانی سے سربون باز آدیم و در انجام کار و زانو یہ غمول فکر و دوا و دوشد و رایا بگا گاش کام فراخ  
 برداشت چون آسایش پا پدید نیامد و اطمینان سے روینا در و پاخ آراست حال بہترین دوستان و دیرین ترین شاگردان و  
 حکم ترین مریدان در حسن چند روز پر تو اخلاص و صلاح و بد وقت آنست کہ ازان شهر پر نفاق کہ و بل غایت فاسق و گزشتہ  
 کمالی است رخت بر بدن کشیم و ازان آشتیایان و در دوستان نا پا بر جا کر پایہ و فساد سے شان بر باد و بار است و رخت  
 پانہاری بریل مندر و بر گاہ و شویم باشد کہ کچ خندتے پرید آمد و بیگانہ سعادت آمو و بر منار خود گیر و در انجا بر حال خدیو و زکار  
 شناسائے بدست او فتنہ و اندازہ لطف و تفرگرتہ آید اگر گنہائے داشتہ بابر نے از خیر اندیشان انصاف طراز در میان  
 آوردہ شود و اشتہا سے از مزاج زمانہ نمودہ آید اگر وقت یا در سے نماید و زمانہ اختیار سے وہ باز رجوع نیکر شود و گرتہ فراخی  
 عالم مانگ نہ سنجیدہ اند ہر سرخ داسر شاخی کچ آشتیانے ہست ویرات اقامت دایمی بدین مصر کمال نیامدہ در حال شہر نشان بر  
 رخصت اقل میافندہ فرو دادہ و نکتی نور راستے از در ناچہ احوال او خواندہ سے شود و بوسے محبت از دیشام عقل و در اندیش  
 سیر سا کنون دست از جہ باز داشتہ بد و پناہ بریم باشد کہ نکتے دران جسے بے نشان آسایش یافتہ شود اگر چہ آشتی دینا و  
 را مار سے و نباتتے پناشا بقدر ہست کہ اورا آہستہ دیکہ بدان مردم نے شود و برادر گاسے قیصر لباس نمودہ قدم در راہ سنا  
 و در انصوب سرعت نمود و ازان آگے شار ملنے اندوخت و بکشا وہ پیشانے مقدم را منتہم شہر را زانجا کہ روز یا زانیم بود تر کے  
 چند را ہما آورد کہ در راہ گز خد سے زسد و پاسے بندہ و ہند گان بدگو ہر نگردیم در نیم شب نا امید سے آن تیز دست آگاہ دل رسیدہ  
 دلویدہ سوسگے رسانید و پیام آراش آورد و جہان لباس گردانہ قدم در را دینا و آمد و بطریق خلعت باقی اور رسیدہ و شہر بکشتی  
 شترک و خدمتے گوین بجا آورد و دارا شہی بزرگ خردہ سعادت در دادہ و وز بان سر منزل آرا میدگے بود و از عربانکے و زکار  
 در پناہ کہ کیا رگے پریشانی سخت تر از ناچہ روسے دادہ بود از آسمان تقویر فرو باریدہ جہان آن مرد را بدر بار طلب داشتہ و ازان  
 بادیکہ وہ دین مرد و بیوش شدہ و کار این سادہ لوح نیز کہوند و بیوش تر از نخستین گشت و رن آشتیای کیا رگے در نور دید شے از انجا  
 برآمدہ بدستے پیوستہ شد و مقدم گاسے را بس منتہم شہر را زانجا کہ در ہمسایکے بدگو ہر سے شورش فشی جا داشتہ سرا سبکی شترک  
 را و آورد و جہ سے بے اندازہ کاویہ ساخت چون مردم نجد اب در شہر نہ مقصد گاہ نامعین قدم جہارت برداشتہ آمد ہر چند اندیش  
 بکار رفت و تال بجا آمارام گاسے پرید نیامد ناچار باسے پر آشوب و خاف سے غم آمو و باز بدان سر منزل رفتہ شد و کلفت  
 ترا کیم مردم آن نزاد یہ از فرق آگے نہا شہر نہ زانجا کہ گشتہ رشہ توکل آسایش گرفتہ و ازان پرانگے بر گز رہ شدہ را سے  
 برادر آکر بر آمدن از انجا کہ راہ بود و لغزبان خود ہر چند از ش رفت کہ بوقلمونے احوال رہونے است روشن و اخلاص او منفع  
 پرستان و لیلی است پیدا سوسدنیام ہر چند علامات گرانے افزایش داشت چارہ دیگر بدست نے آمد چون آن بیکسر کوتاہ  
 عقل و از سواد و کراہن قباح نہ افسان متبہ نے شوند و نیمہ اورا خالے سے سازند و روز روشن سبے آنکو فدا گوئند و در وقت  
 آشتیانے بزرگان مانہ کچ نمود و زبندگان خمیدہ باز کردہ و دانہ شدہ ماسے دران محو کر نو دیکہ او تناس آراستہ بھونستہ نایم

شکرگت جانی پیدا نہ جاسے بودن نہ رای رفتن نہ پرده در میان از ہر طرقت آشتایان دور و دشمنان عدو نکمہ و دودگان سخت پیشانی و عدو گزاران ناپایدار در جنگا بودا در دشت بے پناہ جنگا بچار گئے نشستہ یامد ز گارے دژم دروے کار پر آئندہ بدراز تا سہ اندوہ شدیم ہر حال بر خاستن و بجائے گام برداشتن ناگزیر نموداران ہنگامہ بد سنگالان راہ سپردیم حراست آگہی پرودہ چشم مردم فرو دشت بیادروے پاسبانے ایزد سے ازان بیم گاہ برآمدہ و دشت خانہ ہر اسے و وساز سے ہنگالان سیرکلا سہ دہ و از کوشش میگاہنگالان و خیر باد آشتایان رسنگار با پیچہ آلفاق افتاد و نپاسے دوسے نمودیر دوسے رفتہ باز آمد دول راقبے سترگ روے داد ناگاہ پدید گشت کہ چنڈے از چہرہ ہند گان نافر جام گزارہ دارند از جنگا بولبتو آمدہ زمبے آسایش گزیدہ آب باوے شرعہ شرعہ و ظاہر سے پر آئندہ ہر دن شدیم و ہر جا کہ رفتہ سے شد پاسے ناگہانے سیاہ سے کر دو گم نا کر دہا سے رہگرا سے باویدہ خطرناک سے گشتیم تا آنکہ دوران داد و بے تابے در دار و کورانہ باغبانے بنیاد شد و حال از گزشتہ نزدیک بود کہ قالب محقر دود و نقد زندگانے سپردہ آید آن سادرت سرشت بگونہ ناگون ہر بانے دل رفتہ را باز آورد و از راہ نیکوئے بنیانہ خود بد و نوجوار گے بر نشست اگر چہ گرا سے برادرانان نکو میدہ حال سیردن نشہ زمان زان رنگ گگون شمعے لیکن ہر ابر خلافت آن مسرت افزو دوسے و آثار در ستے از ناصیہ احوال آن لاپر گسے بر خواندے چہر بزرگوار خود با ایندو ہیال بودہ بر نفع آگے خواش فرمودے و نیز گئے تقدیر را تماشا کر دوسے نچے از شب گذشتہ بود کہ خداوند خانہ بدل دسے آمد و زبان بیخارہ دراز کرد کہ باوجود مثل من دوستے درین شورش گاہ کجا بسر بردے شد دامن ازین چرا بر گرفتہ بودند و انچہ بنظر نچے رسید بنظر این برگزیدہ مرد بود و پاسخ گزار دم کہ درین طوفان دشمن کامے از ہر آشتایان یک رنگ و ہوا خواند ان یکدل دورے جستہ آمد کہ مباد ازین رہگذر آزار سے بدیشان رسد نچے بشکفتے درآمد و گفت اگر گوشہ مرا خوش نچے کند اندیشہ بکار میرسد و نہانما سہ اسن را نشان داد آثار دوستے از گفتار آمد پدید آمد خواہش اورا پذیرفتہ بخوبی پائے گزیدہ فردا دم چنانچہ دل سے خواست صفوت گاہے بدست افتاد انان سر منزل نامہا سے حقیقت طراز لیا دتہ ہشتان انصاف گزین و آشتایان راستے اند و از ارسال یافت و ہر یک شتا ساسے حال شد و بکار دہ گسے درآمد و عراق را اطمینانے روے دادہ یک ماہ کسرے دوران کراش جالب سر بردے شد و آن برادر گرا سے از آگرہ بفتح پور شتافت تا دامن ار دوسے بزرگ چارہ گزالیان دل سوز را گر متزک و اندھمی آن تمام ہر دور اندیش باہنرا مان در دو غم آمد و پیام روزگار سخت آورد و ہمانیکے از بزرگان دولت واق ستالوے بارگاہ خلافت از آگہی و ستان حاسدان بد گزہر شورش در شد و بے آنکہ آئین نیاز مندے پیش گید و آداب بندگے بسر و بندہ بچو عالم بر شتے پیش آمد و تندے نمود کہ در دورہ سپہر آخر سے شود و روز رستخیز نزدیک کہ درین دورہ بد کاران شوریدہ و متز فراغت ہا دارند و محروم یک سرگردانے این چہ آئین است کہ بجائے آید چہ ناپاسے امت کر روے میدہا آن بر و بار آرزوم دوست بر نیکوئے او بخشودہ کہ ارش فرمود کہ اسے گوئے و ازین چہ کس سے خواہے خواب ویدہ یا بمزہ ہوشمندے شو لید گے راہ یافتہ چون نام بر حضرت برج گرا گئے او آشفند و بزبان آوردند کہ اکیا بر وقت بد شکر می و جان گراے او بہت بستہ اند و فتوا ہا درست کردہ زمبے مرا آسایش نمیدہند و یا آنکہ میدہم کہ شیخ ورفلان جاست و نشان این خلوت ہماوند ویدہ و دانستہ تھافل سیر و دو ہر یکے را پانچے فرد و میثاقم تو نادانستہ منجر و شے و پا از اندازہ سیردن مخفیہ تحصیل کسے برود و شیخ را حاضر گردانہ و ہنگامہ علما فراہم آید برادر گرا سے ہمان زمان این شورش شیندہ و شباشب با یغار خود را رسانید بے آگہی مردم باز با آئین پیش بر لباس دیگر برآمدہ را سہ شدیم و شافکتے و شور از ہر ایام ناکامی شورش



چاره فرمودند و پس از آن داستان نیکوئی شیخ و بیگانه خلافیت رسانیدند و بطرف زندگش و آئین عافیت فرافروخته داشتند او را گفتن  
 اقبال آراست به شهنشاه و دینی و قدر شناسی با سخنانی که هر دو گزارش نمود و از او مردمی و بزرگی طلب داشت چون مراسم  
 بتعلق فرودیا همه هر چه نگذردیم آن پیر لولائی با همین برادر دوی نیاز برگاه چایون آورد و بگو مانگون نوازش پادشاهان با  
 و الایافت و یکبارگی زینور خانه ناسپاسان خود میدو عالم برهنه بر دو آرام گرفت و چنگانه درس و خلوت گاه تقدس را آئین بستند  
 زمانه آئین نیکو ان پیش آورد و ریاضی اے شب کنی آن همه پناش که دوش بد را بدول من کن چنان فاش که دوش بد دیدی چه  
 در از بد و دوشینه بشهره های اسی شب وصل آن چنان باش که دوش بد و دم درین نزدیکی پدر بزرگوار اربابان حضرت دینی و بزرگوار  
 و ملا بر خسته مستفیدان محفل قدسی چرا گرفت از آن سال که بدو از کلا فیه اگر چه در مل اقامت امانت در آن زمانه لولائی چندان آستانه  
 عالم علوی بود که نسبت نگاه کردن میداد سلفی نمی رسید یکبارگی این خود پیش گریبان دل را بر گرفت و دامن مہبت بر کشاد و مرا که  
 بجزو شب غنی ابوت پیوند با سمنوی بود و بیگانه نوازش مخصوص داده بار کشا سر از گشت و در تفصیل این اجمال آمنت در  
 کواصح سحر که دل با آسمان پیوسته بود و بر بلع نیایش گری نیارزند می میرفت و بیان خواب و بیداری خواجہ قطب الدین راشی  
 شیخ نظام الدین اولیاء از نو گشته و بیاری بزرگان را انجمن شده و بزم مصاحبت آرمشته ، اکنون بعد از خوابی خبر سر تربت آستان رفیع  
 می شود و در آن سرزمین یعنی بایکن ایشان بر دو اخته آمد پدر بزرگوار بر طریقیان کان سعادت فرجام حفظ ظاهر هر چه فرمود و با بر ستار  
 فانی و دینی ابر شمع می پردازت و و جد و سامی که در میان صوفیه مشیوع دارد و بی پستند و خداوندان آن طرز را طعنه زدی  
 و همواره بر زبان گوهر آموذگد شتی بر تقدیر بر بزرگی غنی و فقیر و ستایش و تلویش و خاک طلا که از شر اطلال و لای این کار راست  
 بسکرسه تلون با خود دارد و لغزنگاه گاه و دلان شرم دوی و چه نیز بخت فرمودی و کناره گریخت و دوستان از با دشتی چنان درین شبان  
 فو و گان شبستان آگهی که بدین کردار فقر و البسین نموده اند از درستی مہبت و در شکی که در اوجین شرمش فرمودند و دل این پیر از بد  
 برست را زبند و در آن سفر سعادت بر ستیاری از افغانگان آن گل زمین هموار افتاد و در آن زمانه و ذوال امبید و فیضبار نیکو گشت تفصیل  
 بوسه جانان آفتاب پندارند و بدگمانی و دهن آلا سے عصیان آید تا آنکه مر از او و بزرگوار کا بختی بر دزد و دزد و دزد کشت و دزد  
 پیر و آلا سے اعتبار یافت حال مہوشان حرم و در دزدگان حسد کالیو دشتند و دل بد و آمد و بزرگوار گشتی آستان از کربش و دایا بد  
 بمال جان درست برست و با خود قرار داد که زبان کاری این بینایان که چلی شبی زبند و دلان شبی نماند از درستی خاطر و  
 کار بر خیزد و در برابر آن بجزو نیکوئی بدل زده نیابد بیتا و در سے توفیق ایزد دمی برین امید شسته بجزو دشتی یافت و در انشا و دیگر بدید  
 بخت را ایزد سے تازه و دم از پنجاه کار سے عبرت گزیدند و دم آسایش بگر فتنه پدر بزرگوار ناله زنگوئی بخت و آزار دم بخت  
 من گراست و نامح و ناز سانی مردم گزارش نمود و در غرض سے بدکاران اهتمام فرمود و غنی و دانشی را از سر بر کشید و معان  
 بود و از پاسبان و غنی شرمندگی داشت آخر الامر ناگزیر سرگزشت خود پیش بموقف غرض رسانید و بوشش در و شد او را با و  
 شد و صد گره خاطر کشت و با سوسو کن فرجام آمد الفصحه بطو کما چون زبانیات چایون و در از سلطنته لامو بخت مصاح  
 لکی توقف فرمود و خاطر امجدالی آن پیر حقیقت سیرگی داشت و در سال سی و دوم آگهی خطابین مقصد و نو و بزرگوار کمالی التماس مہتمم گوی  
 نمود آن شناسا سے الفس و آفاق آرزو پذیرفته بخت و سوم خورد و آتلی سال حتی و دو و در نمادنی آستانه بخت شرم از سال مذکور  
 سایه عافیت برین گرفتار آلا سے و دشت گزین امانت و بگو مانگون نوازش سیرگی بختی و بزرگوار ناله زنگوئی بخت و آزار دم بخت  
 فرموده و قدست از همه بازو مہتمم آواز و آتلی روز کار خود و بزرگوار ناله زنگوئی بختی و بزرگوار ناله زنگوئی بخت و آزار دم بخت



بر طول آوردند و آنچه بر ملا و خیر میگفت و بر سر نه خوشستان مسو و در سر و استیلا یافته شد حیرانی افزایه نظر گیان آمد دست  
از ان اکار باز داشتند و بنظر دیگر دیدن که گرفتند و درون تابافت بر آورد و در و ششانی کشا زدند و سختین جنگام تیس حاشیه  
اصطفا نے پھر مسما کہ از نصف بیشتر کرم خود بود و در نهان است غمازه اندید کرم زده و در ساقتم و کاغذ سفید پیوندادم و در نورستان  
سحر سے باندک تائب بسما و منتہائے ہر کام در یافتہ باندازد آن مسودہ مربوط بکتاب شستہ بیاض بر وین اثنا آن کتاب درست  
پیر آچون قیام شد و بیا تغییر الماروف و مسہبہا را جازاد بالمقاربہ سد بود و بکمالان بشاغت زرافا و مدہم ہر یکان شہت فوادی  
افزودی فروخ یکم باطن را افزونی در صیت ساکی توید اطلاق در سیدہ دل را از او این جوید برگرفت و در کجی گفتن آور و در استی  
فون با نوبہ جوئے شوش افزاد وین داعیہ فراخ و جان نمای و پیش و پیش و دست طلعت جنون تا زنگوشن رسیدن گرفت  
دوست از ہم باز دشن آویش نمود و در ان یکام ششما و مہنگ لاکر یا فرو و داد گورہ نمود برگرفت چنانچہ در و خاتم و بڑے تجارب آورد  
نیا ش گیری نو و ایبا نقد را عیاد برگرفتند و در ان سنجہ را بار پید آمد و در انیا ن ظہر و دیگر سستند و در کنگوٹے سرو واد و چہ فیہ شما  
یہ ہر فروخت لرونکا و اخصال چلہ دوم الی است باز دل پیوندیے کسب لاندہ شورش نو در باطن یا افشرد و صیت مرغ دل بر فیدہ  
داد و نمادہ آشا و کیند رشش کہ در مرغ قبل است این دینا زدم کہ کا رکجا خواہد انجامید و دیگر کام با نامد مسفر و اسپین خواہد شد  
لیکن از آغاز تہی تا حال تو اتر آئی الی مراد گفت حمایت خود گرفتہ است کہ انرا را امید است کہ از ان نفس در رضا مندی و مصروف گردود  
سبکہ و شش خود را آرمکا و جاوید رہانند از انجا کہ شمارہ لرم از دی یک گونہ سپاس گزاری است نمئی از ان میونسید و دل نیز و می کشد  
نمخت نمئی کہ در خود یافت خواہد بزرگ بود کہ تر دانی بر کس ابلیکی نیاکان چارہ شود و گزینہ ما و بسے علاج شورش درونی آید چنانکہ  
در دربار و اتش را باب و گرم را بر و عاشق را بدیدار و در و سعادت روزگار و اوستی زبان مرگا و بزرگان باستانی مہلت یکجا بکمان تقاضا نمایند  
من اگر بیروی یا دشاہ صورت و صنی نازش کہ چہ شکست نمایند بدستم طالع مسودہ کہ در چنین خستہ روزگار از شیشہ تقدیر بزر آورد و ظلال  
قدسی سلطنت بر من افتاد چہ تارم شرف الطوفان از پر مرغی کردارش نمود و از ان و در و مان مہلت چہ نویہ مکارم زخاں را از لہر ہشت و ہزار  
وقت گرامی بسودگی حال را لیش دادی از ہم را با بیرونے دل بجای کردہ بود و در کار از ان گفتا پیوندی نمئی و داد و پیچہ سلامتی اعضا و اعضاء و اعضاء  
بتناسب آن پشتم متدا و از دست ایو گرامے ذات قدسی حصار سے بود از آفتابے و زونی و بیرونی و بیانی از حوادث البقی آفتابی  
مہتمم بسیاری صحت و نوش دار و سے تندستی چہ شتم نہرت شایستہ بہ ہنرمئی از روزے و خرنسی بحال بہ دہم شوق روز افزون رہنا  
جوی والدین بہ یازہم عافیت پریش از حصار روزگار رہنا تیماحی گوگون فوختہ و با موالاتی و دومان والا انتقاص دادے بہ  
دوازہم نہ اندیدی و گاہ و ایروسی بہ سیرت و در یوزہ زاویر ششمان حق گزین و غم و پژوہان و دست حیار چہ تہا دہم توفیق بر دوازہم  
باز دہم فراہم آمدن کتب در اقسام علوم بے دلت خویش را از ان کہ پیش آمد و دل از اسبابی و اسوخت پشانت دہم چہ سستہ تخلص نوذن  
پر بر ششانی و در بنیالات پریشان نگزشتن بہ ہفتہ ششم نمیشندان سعادت افزادہ چہ ہم شش صوری کہ شورش نما اندازدین لرزایستہ  
باشد و ہر منزل گاہ کمال آمد و از نیرنگے بولجب بختہ سخطے نیر اندوزد و زمان زمان تجر فرو شود و بہ تو ز دہم لازمیت گیہان خد بود کہ  
ولادتے و در و دوسا و تازہ بہ تہم بر آمدن از رعیت نمایان لازمیت گیتی خداوند بہمت و یکم رسیدن بصلح کل بہ بركات التفات تقدیر  
نمئی از گفت بخوشی آمد و بہ یکمان ہر طائفہ اشقی نمود و جان را غمہ پذیرفت طرح مصالحت اندیشند و تھالے از لوم آگئی نقش بر می دیو سازد بہ  
تہیت و دوم از دت خدیو خدا آکا بہ تہمت و سوم برگزیند اعتبار و شوق و از نیرنگشتن زہرنگ آری بی سفارش دیگران و تھابو سے مل بہ  
تہت و چہارم بر اردان دانش نمود سعادت گزین رضا جوئی نیکو کہ از زمین برادر دہم کہ بیکہ با آن کمالات منوری و منشوی بی رنای طہر





این و دروش آمیزش بسیار شد و دل کی ذوقی و شهودی و الکتبانی و نظریے بنظر در آمد راه مشبہ بکجی بناف و غناظر اکر کم گرفت بمیان  
 عقیدت امین گر دکنوند و دلش این آمد نفس ناطقہ لطیفہ الیست زبانی سوا سے بدن اور است تعلقی خاص باین یکا پھر عصرے سی ام  
 آنکہ از پارسا گوهر سے شکوہ بزرگان صورت مرا از گشتار حق باز داشت و دانش و پیش اندوز راز برین نیامدم گزید مالی و جائے  
 و ناموسی فقر تہ درین رعیت نینداخت و رفتار آب کرد ارجو یار سے کہ تھی و یکم بے ہل دل بے غلبات دنیا سی و دوم توفیق بختان  
 این گرامے نامہ اگرچہ عنوان این کتاب الہی محدث ایزدیت کہ بیان میرنگے اقبال روز افزون سے سراید و سپاس نعمت رسیدگی  
 بزرگان قلم کی گزارد لیکن ہرگز نہ آگئی اچھی ساریست و گروہ ہا گوہر دانش لعدن جدید بیکان کا رگرار انجمن و ہنرل سریان خندہ  
 فروس راز و نصیب بخردان را ملیرے فتنای و جوان را اسباب غوث پیران تجارت روزگار ان بجا یابند و بخت گان زر و سیم عالم این  
 مردے از دشنا سند گوہر بنائی راز و زکا خرم کمان آزادی رازین پروردہ صبح سعادت راز و زن ہنر کا رگاہ ہنر شرف دیار سے  
 گوہر افیش ناموس آریان سعادت منا و روش از و آموزند و دین داران حق پیر و بدید بانی نامہ اعمال حشرت اندوز بازو گان  
 ہر شاع آئین سود بگریزد و بان تنزلان عرصہ کند آوار سے لوح بہت آموزے از و برخوا آمدن گدازان نفس آرا سے آئین کجی کا سی  
 از و برد از سا خلاص طرازان بخت آواز و ذخارے بنتا فراہم آورند آرمش گزینان از تنہکا حقیقت بیادری آن کا بیاب خواہش  
 کروند **ابیات** یکے نامہ ساجم رنگفت یکے ہر دانشی زو توان برگرفت چہان گفت این نامہ لغز را کہ روش کن خندان نش  
 مغز را بے ازین نعمت سے گوگان خردہ آن سے رسد و دل سامع و فروز سے شود کہ نامہ کار بر نیو کے شود و ابھی سعادت یاوری  
 نہایہ اگرچہ پو رہا رک امر و زمر و اخلا و عبرت نامہ جانیان است و ہم کلام سے ہر و کین در شورش آفتاب این و پریشان حقیقت  
 پڑوہ ابوالوحدہ گویند و بیگانہ بہدہ و دار تیمال شازند و کن آوران عرصہ دلاور سے ابو الہیہ نام شد و از گیلانیان ہستی و شمن ایدیشند  
 و خرد عوار و ما بوالنظر تہ لکیر و از گزیدہ مردم این دودمان عالی شناسد در دفا تہ عوام کہ آتش بمانہ بے تیزیت برستہ پیر ستار سے  
 دینی نسبت و ہند و از فر و رتھکان این گرداب پندارند و طائفہ از منہکان کفر و احماد و انکا زدن و انکوش و سرزنش بچہا ہر سار زندہ  
 بہیت مندوستان بولہب آید و سے کار بے حیران شوند کہ دوسرے رقم کتب و لکھنؤ کہ ازین مراتب از شناسی شکر نگاری  
 روزگار بیرون نئے شود و بر نیو ہنر گان و مدحت سریان از خیر گاہ سے بیرون نئی رود و زبان و دل را بغیرین و آفرین بنی الاید  
**ابیات** ششاندہ گزیت شوریدہ و مغز بہر و شناسد ز دنیا لغز بہر تہ از و مردم گوہری پڑوہ نور از و تابش از شتری پڑوہ

### اولیائے ہند

از آنجا کہ دیو زہر گزائی بندگان است و دوستی این کروہ در مشرت گزارش برستہ ازینان کہ زاد و دیو انکا و درین آبادوم  
 و ازند این نامہ باجم میر ساند پو کہ سرمایہ پڑی دہا گرد و دوست است از جلیہ سعادت فراہم آید از گشتن سرے حقیقت بوسے برستند  
 و دست مزد و فراوان سچ بگریز و لغزش اولیا جمع ولی است آن راز و لی یعنی نزدیکی برگزیدہ اندہا نامعنوی قربت سے خواہند  
 و گروے ولایت کبیر و او در تلون برگزاند و بفتح دریکین و جبہ تختین را پایہ عاشق ایدیشند و پسین حال معشوقے خداوند و  
 بوسے باشد خدیو و دین والی و برستہ بفتح از قرب انبیا برگزیدہ و کسر از اولیا و دکن ناہا فراوان معنی بزرگاشدہ اند و گزیرہ  
 آنکہ شناسای و ادب بہال باشد و بزرگ بہت بجز و انکجایہ مر اجرت فرو گرفتہ کہ خاک ذرہ امکان را با آفتاب چوب چہ نسبت و نہایت  
 پذیرا را بغیر منتی چہ پیوند و سے نزد من آنست کہ چہا رخو سے گرامے اند و ز و از پشت کوہیدہ ہر مزید و چوارہ انداز را گئی بانفس ہزار  
 فتنہ آفرینش فیروزی کند و سے از دستان سرائی او مغنود و این پایہ والا بایزدی تائب و منہو سے بخت بدست و وقتہ لیکن گاہ بدست

گیراست میانجی شود که بے او پسین را او یسے خوانند ازان حال اویس قرن دهرست بر گوید و نختین را صاحب کشف المحجوب و دوازده  
سلسله برگزیده و ازان دوران سهرچهاردها عباسیان ۲۰ قساریان ۳ طیفوریان ۴ مبندیان ۵ قوریان ۶ سسلان  
۷ مکیان ۸ نزاریان ۹ خفیان ۱۰ اساریان ۱۱ اهلولیان ۱۲ اخلاعیان نختین گردوراسر مشفقین انیانی  
عاریش بن اسد محاسب بصریست علم ظاهر و باطن اندوخته بود و نشتیب و فزرا را نکو سیدانست استاد وقت بود خداوند نصیب  
سال دویست و پنجم و سی و هجری در بغداد رخت هستی بر بیت و ازان رک که هموار و از روزه و زکار و غولیش درست میگرفت بدین نام  
بر غولانده و دین به مردن پور محمد بن عماره قصار گردن گشت ابو صالح میش نورس و افش آموخت و از سلم بن حسین بار و سه  
و ابو تراب غشی و علی نصر آبادی فیضها اندوخت و با الوض حدیث بود و پای کمال یافت جهانان زبان بخار بهر کتو و عیدان  
سال دویست و هفتاد و یک در نیشاپور و پسین سفر نمودن حسین بطیفور بن حبیب بطامی نیا پیش گرسه نمایان گشت بایزد بزرگ  
نیاک او مروشان نام موس بود از بزرگان در عفوان شناسائی فنون علم اندوخت و به پایا ایتنا در آمیس از رسمی دانست  
برگزشت و ابو الاثرابی سید احمد خضریه و الوض و سیکه معاذ مبرور و نشتیق لمی را در یافته سال دویست و شصت و یک و  
بگزارشی دویست و سی و چهار بلوی عالم شتافت چهارمین پیر و بنید بغدادی گشت ابو القاسم لقب قوریر که و ز جابج و غز ایت  
پدر او انگیز فروخته و خود غز با نیاکان آوازده و زاد و باش او در انداد اندر ستقی و عاریش محاسبی و عمر قصاب خلقی مبتقت  
اندوخت و غزاد و دیم نورس و شنبه و بیاری بر گوید کمان حق بود نسبت درست کنند شیخ ابو جعفر حداد گوید اگر عقل  
مرد بود بصورت چندی برآمد سه سال دویست و نو و هفت یا هشت یا نه رخت هستی بر بیت چهلین انا بشور روزی سی و یک  
نام او احمد بن محمد رگوند محمد بن محمد مشهور باین لنوسه پرا و خراسانیت و مولود و فشار بغداد و از بزرگان والا شناخت و  
گردار است با سره سق و محمد قصاب احمد ابو ابواری محبت دهشت و ذوالنون مصری را دیده بود و از بهر ان مبنی پندارم  
لیکن لکنی ترتر در سال دویست و هشتاد و شش از یک سبجی سر او گردشت ششستین بهل بن عبدا الله قسری باز گردن شاگرد و ذوالنون  
مصریست از اولایان این شاگرد است و از اقران عبید بنشاد سال مر یافت و در محرم دویست و هشتاد و سه در کعبه آمد  
مقتنین به محمد بن علی حکیم ترندی باز گشت نمایان گشت ابو عبدا الله ابو تراب غشی و احمد خضریه و ابن بلاء صعبت و دشت و در علم ظاهر  
و باطن چیره دست بود فراوان تصنیف و فاروق عادت از و برگزیده تین و بابو سعید غزاد و از نام او احمد بن موسی بغدادی است  
بدستی صدوفان بمصر رفت و در کعبه با و رشد و موز و وزه میکده و شاگرد محمد بن منصور بطوسی است و با ذوالنون مصری و  
سری سق ابو عبید الله بشرحانی محبت دشت و سعادت اندوخت چهار صد تصنیف برنوشت و ناشناخته کمان او را فرزند پاشی و  
سال دویست و هشتاد و شش از عالم مشهور ابو عبدا الله انصاری گوید که یکس از مشایخ پرا و ذوی انشام در سلم قوه تین بن و دیروزه از  
ابو عبدا الله محمد بن خلیف کنند پدر او شیرازیت شاگرد شیخ ابو طالب خداوند علم صویت و معنی بود و خرج بغدادی و در ویم را دیده و نامانی  
و یوسف بن حسین رازی و ابو سعید لکی و ابو سعید مزین و ابو سعید دراج و بسیاری بزرگان را در یافته بود و فراوان تصنیف اند  
و در سال صد و سی و یک خواب و پسین نمودن بن بابو العباس سیاری باز گردن تمام قاسم غزاد احمد بن سیار و دویست شاگرد او بود  
و اسط علم ظاهر و باطن اندوخت و اولایان یکدیگر در کردار پست آورد سال صد و میل و دو ساغر و ندگه اول برگشت یا ز دین سر گرد  
اینان حلال دشت است و از تین سر شپان بن جاند فارسی است از هجرت حسین بن منصور طلاع بغدادی و او غیر حسین منصور و مشهور  
برین روز بان طرز برگشاید و رهند و شان چهارده سلسله برگزیده و آخر چهارده و خانوده نامند و ازان دوازده جز طیفوریان مبنی



بخت مندے رشید دست از ہند بازداشت با سغیان ثورے و فقیل عباسی و ابو یوسف غسولے ہم بہت دلباختہ ہوئے۔  
 مرتضیٰ و سلم خواجہ یار بولہ سال صد و شصت و یک ابودیشام و گزشت سنیر و ہم شیخ ہیر و سیری زندہ چکر و ہم با برحق شامی  
 پیوند مادہ مرید شیخ علو دینور سیت چون شیخ بقیع بقیع پست رسیدہ خواجہ ابو احمد اہل کدہ قدم شلخ پست است از دوی تربیت یافت  
 و سپس پس از احمد چرخ و لایت با فروخت و بعد از خواجہ سماعی خواجہ زادہ آگلی پیش گرفت پس از ان یار خواجہ مود و چشتی  
 والا پیک یافت و پھر خواجہ احمد بنیر بس بزرگ شد ہما نہ و دشمارہ در گزین دست آویزی چینیست و برگزیدہ و کہ در کاشمش نفس  
 و دھون و پرستش از دھمال لختی تازگے پدید آورد و معنوی فرزندان یکے پس از دیگرے چرخ آگلی فروخت اورا سلسلہ چکر کا بگریختہ  
 و رند جزآن و دازدہ و چار و فراوان سلسلہ زبان زد روزگار۔

### قادر سے

بشیخ محمد الدین عبد الفتاح جلیلی پر سے غامداریہ حسنہ است و بیایں ہی است بغداد و نزدیک و برے کیلانی پندارند و دستہ جلیلی  
 علوم چکانہ زمان بود از ابو سعید مبارک خرقہ پوشیدہ ہما رہو شلخ شیخی ہیر سید بزرگے حال و شکرے کرامات او جان رافر و گرفتہ  
 در چار صد و ہفتاد و یک ہر بنیا آمد و با نقد و شصت و یک پر و و کرد۔

### سیو سے

بنازندان خواجہ احمد سیو سے و خرد سال از ناب ارسلان کرار کارگاہان ترک است نظر یافت چون در گزشت از خواجہ یوسف  
 کمال اندوخت ترکان اورا تانیسی خواجہ انداماد کے پداست و ادلیا اہل انامند بغیر مود و خواجہ ترکستان بازرگ وید و برہمنی مرد و نقد و  
 جبر و فراوان کرامات از دیگرے پدید آمد و چنانچہ بنوئے مود و خرد و سیو سے اسلیمان اناسکیم تانیسی مود و بہت از ترکستان مولد و نشانچ در آقا

### لقمہ سے

از خواجہ بابا الدین لقمہ جاد وید و دولت یافت نام او محمد بن محمد ہمارے از خواجہ محمد بابا سے ساسے نظر گرفت و قلم آداب سلطنت  
 و نگاہ از امیر کلال غلیظہ خواجہ ساسے خواجہ علی رہتی کہ بغیر زبان زور و دگر بار بار از دھقر ہندوان سے فرمودند کہ ازین خاک  
 ہوسے مروی سے آید نہ و دھقر عارفان شوکار و زوے از خاندانہ کلال جان قدر گزشتہ فرمودند کہ ان نہت افزونی گرفتہ ہما آن  
 بزمان چون پیر دھش رفت از دلالت خواجہ ہر روز گزشتہ بود پیر خیر گو از مذہب بابا ہر فرمودہ کہ این را بغیر نہتے برگزیدہ ایم و  
 رو بہ ایران کردہ گفتند ہاںست کہ ما ہوسے اوشیندہ بودیم پیشا سے جان گرو دیم کلال را فرمودند کہ از فرزند من بہار الدین  
 پرور شش و ہزارانی درج ہمارے لغزائش کار بستہ آمد چون لختے بلند سے گراہی شد فرمودند بہت شہما بلند پروازاست بہرے و گری  
 دیگر دلہا دستوریت ازین رو بہ خدمت قلم شیخ رفتند و فیض اند و عقد و از ظلیل تاثیر ہر و برگزیدہ و از بابا سے رومایت خواجہ علی نقی  
 عبدوانی کمال رسیدند و فیض پیر سے در معنی از غفلت و اداوت و محبت از خواجہ محمد یوسف ہمدانی خواجہ چار غلیظہ داشت خواجہ عبد  
 ہرے خواجہ حسن ازہ سے خواجہ احمد سیو سے خواجہ عبد اللہ بن محمد سے خواجہ یوسف از شیخ ابو علی فارسی نشین برگزیدہ و او از شیخ ابو القاسم  
 گرگانی اواز و کس بہر و ہند سے یافت چند و شیخ ابو الحسن خرقا نے و اشکان از بابا یوسف علی اوزانام بہنہ صواق عمر اوزان  
 دو جانیش برگزیدہ کیے از پیر خواجہ نام با قروا و از پیر خواجہ نام بن عبد اللہ بن اوزان پیر بزرگوار خود نام حسین علیہ السلام و دیگر از پیر یاد خواجہ نام  
 بن محمد بن ابی بکر و قاسم از سلمان فارسی سے و اواز با بکر گویند خواجہ بہار الدین بن قاسم و کثیر بن مود و چون پرستش رفت فرمودند کہ بگواہی  
 راست نیایہ یکے پر سید سلسلہ شہما بکر میرسد فرمود کہ اس سلسلہ ہما سے بنیر شد شب و شنبہ سوم ربیع الاولی ہفتصد و نو و یک ارباب و

بذکر نے اجیبیان ۲ اعلیٰ ثوریان ۳ کربخیاں ۴ سقطیان ۵ جنیدیان ۶ گارزونیان ۷ طوسیان ۸ فردوسیان ۹ سهروردیان ۱۰ انزلیان ۱۱ اعدانیان ۱۲ اوجیان ۱۳ جبریان ۱۴ چشتیان گویند امیر المؤمنین علی را چار خلیفہ بود حسن مجتبیٰ حسن بصری سرشتی سلاسل حسن بصری را دانند و او دو خلیفہ داشت حبیب عجمی بخت از و خوش سرفت روند دیگر عبدالواحد بن زید پنج پسرین از و سربل شدند و حسن بصری از کنیزان ام سلمہ است نام او عمر خطاب بر نیاید و تم ماند بود و در سر کافرانگی گوهر فروختی از روشن ستار گے راه تجرید گزید و خوشیستن را در ریاضت گری بگذاشت و فرقی منوی اند و منت هر غنچه و غنچه بر غنقی و غنقی بر غنقی چون را به حاضر شدی بدان پذیرد و غنقه از نیارن پیر نے پیر دست انداز بازگشتی گفت ندانے کہ بغیان آداده باشی بکار موران نیاید اول حبیب عجمی نسبت درست کنند و انزالداران بود و روزگار بر ما گذرانند و از هر دوی سختی چشم پیش کشود و شش از حسن بصری را دریافت و فرامان مردم از سعادت اند و غنچه روزے حسن بصری از چاوشان حجاج بگریخت و بنو مہ حبیب و رشید سرنگان از و پسر سید بن حسن کجاست گفت و رون صومعه چون تو بپوش رفت او را نیافتند حبیب را سرفروش کردند و گفتند هر چه حجاج بشا می کند و بخواست گفت سن جز را است گفته ام اگر شایم دیدم جرم سن چیست باز در شرف نگوی بکار بردند و نیاختند خشتناک بازگشتند و طرک گویان رفتند حسن بیرون آمد و گفت ای حبیب حق استخوانها اشتی گشت ای استاد از راست گویی را بی یافتی اگر دروغ گفتی بر دلوک شدی شبی او را در تارک خار سوزن از دست افتاد از غیب بروشنی بد شد و دست بر چشم نهاد و گفت ندانے ما سوزن جز بپرخانند تا نیم صبح تو من فیض از معروف کرے برگرد و پدر او را پیش امام زمانه علیه السلام کش بر گردانید و بدر بالے سربندی یافت و صحبت داد و دوائی رسید و یا خشتگرے حبیب آرد و بر بنیر و دست فیک و دست کرد از غنی پیشی آگشت سری سقطی و بسیار سی از و فیض برگرفتند سال و ولایت هجری اولیست عالم شرافت و درین هنگام گبر و ترسا و دیو و گر و دیو هر یک خواست بآئین خویش بد و پر از و صورت نهیست بماند و در هنگام صلح کل جا داشت چهارم سری سقطی را در پی روند گفت ابوحنس از بزرگ کارا گمان گزین کردار است و بسیار می سیدگان را استاد از اقران حارث عباسی و بشرفانے و شاکر و معروف کرے و سائیش او از نورست بن ناشناس بیرون سال و ولایت و پنهان شد از اعدایان دامن بر پیش ششم بر ابو بکر بن شریار گزید و پدرش از آئین زردشتی بیرون شد و طرک اسلام پیش گرفت از شیخ ابو علی ذر و آدای فیض اند و منت و بسیار سی بزرگان را دریافت و دانش ظاهر و باطن بدست آورد سال چهار صد و ولایت و شش از اشو بگاه دینار بائے یافت و هفتم از آغاز علای الدین طوسی است او شیخ نجم الدین کبرے عقد برادر سی دشت ششم شیخ نجم الدین کبرے نیایش نهانید نمیت ابو اجماناب و ابو القاسم فام احمد بن عمر غنچه و لقب کبری از شیخ اسمعیل تفسری و عمار یا سرور و زبان فینما بر گرفت و در شش صورت و منی پاییز و الای یافت شیخ محمد الدین بغدادی شیخ سعد الدین حموی شیخ رضی الدین علی الا با با کمال محمدی شیخ سیف الدین با خورزی و بسیار سے از دم گیرایه اوجا وید سعادت اند و غنچه سال شش صد و هجده و شش شیر و در گذشت اتم از شیخ ضیاء الدین ابو العجیب عبدالقادر سهروردی برورد و در علم ظاهر و باطن و الایا کی دشت بد و از دود اسطی با جو کبر صلیق رسد و در طریقت شیخ احمد غزالی نسبت درست کند فرادان تعینت از و یادگار و آداب المریدین از دست سال پانصد و شصت و سه هجری بود و سی سری شرافت دهم شیخ و لاد بن زید اقدار کنایه زدهم بغضیل بن عیاض اگر اندک نیست ابو علی او کو فست و نزدیکی بخاری و جز آن میان مرد و با دور با آئین و درویشان بسر کرد و راه زوی از نیک مشرقی پیدا شد و بگریزین کار کرد سعادت اند و وقت سال صد و شصت و دو از زبان دکتبہ و از دهم ابو یوسف از دهم بنی رایش رود اندک نیست ابو اسحق نیاکان او سری دشتند و رجالی مستانند

بخت مند سے رشید دست از بند بازداشت با سفیان ٹوٹے و فخیل عباسی و ابو یوسف غسولے ہم صحبت و باطنی مکار۔ رشید  
مرخص و ساغر خاص یا ربو سال صد و شصت و یک اور و قیام و گذشت سیر و ہم شیخ پیر و پیری رند چاکر و ہم با بر آق شای  
پیوند مادر مرید شیخ علو دینوریت چون شیخ بقیہ پیش رفت رسید خواجہ ابو احمد اہل کدہ قدم شلخ پیش رفت از دی تربیت یافت  
و سپس پسرا و محمد چراغ و ولایت و از وقت و بعد از خواجہ سمعانی خواجہ زادہ آگاہی پیش گرفت پس از ان پورا خواجہ مود و حبشتی  
وال ایگی یافت و پس از خواجہ احمد نیز پس بزرگ شد ہاناہر و دشمار و اگر کن دست آویزی چہ نہایت و بزرگ شد کہ در کجا ہمیش نفس  
و در تنون و پرستش از دیو بہال لای کا رنگے پیر اور و معنوی فرزندان یکے پس از دیگرے چراغ آگاہی از وقت ویر اسلسلہ بد کا گزشتہ  
و در بزرگان و دوازده و چہار و فراوان سلسلہ زبان زور و زکار۔

### قادر کے

بشیخ علی الدین عبد القادر چلی پروے نمایندہ حسن است و بیاع ہی است بنہار و دیگرے بر شے کیرانی پندارند و سے شعی  
علوم بکائنات زمان بود از نابو سید مبارک خرقہ پوشید و بجا رہی و شے کیرانی پندارند و سے شعی  
در ہمار و مد و مہقا و دیگرے بنیاد آہ و با نقد و شصت و یک پرو و کرد۔

### سیوے

باز شد ان خواجہ احمد سیوے در خرد سال از ناب ارسلان کہ از کار کاغان ترک ہست نظر یافت چون در گذشت از خواجہ ابو یوسف  
کمال اندوخت ترکان اورا اتا سیوے خوانند اما ترکے پداست و اہل اہل انانہد فرمود و خواجہ ترکان باز گردید و بر شعی و در مد و نقد و  
بسیار فراوان کرات از دیگرے دیدہ و بجا بنیاد بر چہونے ناموشید و معنوی سید سلطان اتا کیم اتا پوی مود و بہت از ترکان مولد و نشان شیخ و انانہد

### لقبتہ

از خواجہ بہار الدین نقشبند جادید دولت یافتہ نام و محمد بن محمد ہمارے از خواجہ محمد بابا سے ساسے نظر گرفت و قلم آداب و سلطنت  
و ظاہر از امیر کمال یافتہ خواجہ ہمارے خواجہ علی رشتی کہ بفرز ترکان زبان زور و زکار و بار بار تر و قدر ہندوان سے فرمودند کہ ازین خاک  
ہوے مروی سے آید و قصر عارفان شود تا روزے از خانہ امیر کمال بان قدر گذشتہ فرمودند کہ کان نہت افزونی گرفتہ ہما آن در  
بنا چون بزرگ شد رفت از ولادت خواجہ ہمارے روز گذشتہ بود پیر ہمد کہ از فرمودہ کہ این را بفرزندے برگزیدہ ایم و  
رو بپار ان کردہ گفتند ہماست کہ ما ہوے او شنیدہ بودیم پیشو اسے جان گرد امیر کمال را فرمودند کہ از فرزندے برگزیدہ ایم و  
پیر و رشتش و ہما را بی مرغ فارسی فرمایش کار بستہ آمد چون لختے بلند سے گرای شد فرمودند ہست شما بلند پر وازاست بدریوزہ گری  
و دیگر دلدستوریت ازین رو بخدمت قوم شیخ رافند و فیض اندوختند و از غلیل اتا پیر و برگزیدہ و از باور سے روایت خواجہ علی رشتی  
محمد وانی کمال رسیدند و فیض پیر سے در معنی از خرقہ و ارادت و صحبت از خواجہ محمد ابو یوسف ہمدانی خواجہ چار خلیفہ داشت خواجہ عبد اللہ  
بر سے خواجہ بن اندر سے خواجہ احمد سیوے خواجہ علی رشتی خواجہ یوسف رشتی خواجہ یوسف رشتی خواجہ یوسف رشتی خواجہ یوسف رشتی  
گر گانی او از دہ کس بہرہ مند سے یافت چہند و شیخ ابو الحسن خرقا نے و اہل شان از بایرہ بمطالی او اتا نام چہ خرقا عم او از  
دو جانشین برگزیدہ کئے از پیر خود اما قمر و اواز پیر خود اما قمر بن العابدین او از پیر بزرگوار خود اما قمر بن العابدین او از پیر بزرگوار خود اما قمر بن العابدین  
بن محمد بن ابی بکر و قاسم از سلمان فارسی و اواز با کمر گزیدہ خواجہ بہار الدین بن خاتم و کثیر فرمودند کہ خواجہ ہمارے  
راست نیاید یکے پرسید سلسلہ شاکھا میرسد فرمود کہ اسلسلہ ہما نے نیز سید شب و شب سوم ربیع الاولی ہفتصد و نو و یک از بایرہ

سکندر و شاکست ہاندا ہستان سلاسل حال نامہب چارگانہ دارو ہرک پائیہ اہتا و گرفت پیشروی را در خود با شست زو  
چارگونہ بودن آن تختی نمگیر و مان بہتر کہ ازین سخن خامہ باز گرفتہ بگذریش اولیاء ایزدی رست دیو زہ کند شمارم کنند اوین پل  
و ہشت تن از ہزاران برگرفت و ہستایہ مسادت پژوی خویش گردانید

### باب یازتم

پو فیضیتر ہند سے کینت ابو الفخار زبان جاہلیت و برتر نہ بزا و بجا بر شہ و پیغمبر ادا یافت و جان فوریہ و ہند ہا زگر و پلہ  
گزارد و ہندیہ رفتہ و ہرنے از دراز عمر سے گفتا ہے اورا با و زگر دند در سال منتقد جہر سے دہتر نہ و فروشد و چاہا آسود و شہنشاہ بن حجر  
عسقلانہ و مجدالدین فیروز آبادی و شیخ علاء الدین سمنانہ و خواجہ محمد پارسا و لبیا سے یکوان پیتر نہ و ہستایش گردوید

### خواجہ معین الدین سن

پورغیاث سن از سادات حسینی سنہ ہمت در سال پانصد و سی و ہفت در قصبہ سحر از در ہستان ہزا و در پانزد سالگی پدر را و انہما لے  
شد و ابلیس قند ز سے را کا از آلتی بر لوگان بود و نظر افشا و برق و اسوننگے و بخشنے و ابستگی با و زرد و در سبت و جو سے رنہون  
شد و در ہرون کہ قہمیت از بنیاد پور بصحت خواجہ عثمان چشتی رسید و بر بانفت گردے بر شست و خر و خلافت یافت سپس در  
تکاد و بطنی برآمد و از شیخ عبدالقادر جلی و لبیا سے بزرگان فیض اندوخت و در سال کے معز الدین سام دہلی برگرفت ہا بنارس  
و لبکا لش عہد گزینیہ با جہیر شد و فزوان چہلجہ برافروخت و از دم گیر سے او گرد و ہا گرد و مردم بہر و برگرفتند و ز شہ شہ ششم و ہفت  
سال شش صد و سے و سہ ہک تقدس خرمش نمود و در دامنہ کسارن خواجکا شد و ابو و زیارت گاہ خرو و بزرگ ہشت

### شیخ علی خرفو سے ہجو ہر سے

کینت ابو الحسن پدر او عثمان بن ابوعلی حلا سے از رسوم بر کنار و زبیتی و پایہ والا سے آگہی داشت و کتاب کشف المحجوب از و  
یا دگار دران بزرگاشتہ پیرو سے درین راہ بشیخ ابو الفضل بن حسن خند است خواجکا و در لاہور پڑ

### شیخ حسین زنجانی

فراوان آگے دشت خواجہ معین الدین در لاہور بصحت او رسید و خواجکا گاہ در انجاست و بسیار سی زیارت گرمی او سادات اندوز

### شیخ بہار الدین زکریا

پور ہیر الدین محمد بن کمال الدین علاء شاہ قریشی ہال پانصد و شصت و پنج در کوت کرد و لٹان ہزا و خرو سالے پدر او از جان  
رفت و او بدہشت اندوز سے برآمد و زوران و ایران شناسائی اندوخت و در لٹان و بشیخ شہاب الدین سہروردی سے ارادت  
آورد و بار خلاقیت یافت و بایشی فہرید فکر گنج دوستی دشت و روزگار سے باہم بودند شیخ عراقی و میر حسینی از فیض  
بزرگرفتند ہفت مہ ماہ ہفت شش صد و شصت و پنج نور لے چیز سے نامہ سر بہریدست شیخ صدر الدین پورا و درون فرستاد و خراج  
و جان بپور و مان چار گنج آزاد بلند شد کہ دوست بہ دوست پیوست و خواجکا و در لٹان -

### خواجہ قطب الدین بختیار کاکی

بن کمال الدین احمد موسی ادا و شش فرخانہ ہمت از پدر خود ماند و نظر از خضر برگرفت و جو یا سے رنہون کا لیوہ دشت کہ خواجہ  
معین الدین با و کش گنار و کرد و جہو سالگی از و اراوت یافت و خلافت برگرفت و سفر گزید و در لٹان و جزا آن از لبیا سے اولی  
فیض اندوخت و بار زو سے دیدار پیر ہند آمد یک چند سے بشیخ بہار الدین زکریا پیوست و در زمان فرمان روا کے شمس الدین لٹش

ہر ملے آمد خواجہ پیدل ابا انجیر سید و پس از پیر سے اور گلدشتہ بارگرویدہ از فراوان فیض بہا لیا ان رسائید بامداد چارشنبہ  
ربیع الاول سال شش صد و سہ و سہ زنت ہستی برست و خواجگاہ و در محل است و زیارت جاسی کہ وہ :

### شیخ فرید الدین گنج شکر

پور جمال الدین سلمان از مرزا حرم شاہ کابلے است زاد بوم او قصبہ کتوال نزدیک بلتان دیسہ از خانہ زبانی بر سے دہش سرگرم بود  
در بلتان حوا جہ قطب الدین ماوریاقت و بعد ملے چہرہ آمد و بارادت کام دل بگرقت و بر شہ برانند کہ چہرہ او نیامد و از راہ دستور می گرفتہ نقبشار  
و ستیان سلامت و با مائی اند و حق پر از است پس ملے آمدہ ارات اند و نت اورا ختہ آوینہ تھا با نفس رفت و غیر و زمند آمد  
خواجہ قطب الدین گنج شکر میکہ رفت ہستی برست قاضی حمید الدین ناگہ سے و شیخ بدر الدین عزانو سے و سباز بزرگان در ان کہن بود و فرمود  
آخرہ و چون کہ از پیر رسیدہ بود و شیخ بسیار انداز قصبہ باضی مدین آگئی بہ ملے آمدہ امانت بگرقتہ بازگروید و فرادان کس از وہو  
پرداشت و روز شنبہ نیم محرم شش صد و ہشت در پین پنجاب کہ در ان زمان باجو دہن نام زد بود و جان ایا پکارا پدرو و کرد  
و چاہا خواجگاہ و شہد :

### شیخ صدر الدین عارف

پور شیخ مبار الدین ذکر ایا پیش پیر بیا پیکمال برآمد و خرد الدین عاقی و میرینی سادات از و فیض بگرقتہ و سال ہفتہ و نہ در  
مستان روگرا سے و پسین سفر شد و خواجگاہ چاہا :

### شیخ نظام الدین اولیا

نام عمو پور احمد خیال از مغربین بد او کن آمد و شیخ در شش صد و دو و دو را بجا بزا و کتے سے علوم آمد و نت اورا نظام بہا  
و محفل فلک سے گفتہ درست ساگی باجو دہن رفتہ و شیخ فرید گنج شکر از ادت آورد و او گلدیہ گنجیہ سے بدست او کرد و پس بر چہرہ نے  
مردم بہ ملے فرستاد و بیا کس از بود ایا بگیے رسید شیخ نصیر الدین محمودی ملے و میر خسرو و شیخ علاء الحق و شیخ اسرار  
در بجا کرد و شیخ وجہ الدین یوسف و چند سے شیخ کمال در الوہ و مولا نا فانیات در باب و مولا نا سفیت دارا و جتین شیخ یعقوب و شیخ  
سام و گجرات شیخ بر بان الدین عرب و شیخ تنخ و خواجہ حسن در دکن ہر سہ از مردان ادیبہ ہم ربیع الآخر ہفتہ و بیست  
بج از بہان رفت و خواجگاہ و ملے :

### شیخ رکن الدین

پور شیخ صدر الدین عارف جانشین بزرگ تیا کہ بہت چون سلطان قطب الدین شیخ نظام الدین اولیا سرگران بود و شیخ  
از ملتان طلب داشت کہ در بجا آمد و شگستی رو و چون نزدیک دہلی رسید شیخ نظام بہ پیر ہند قطب الدین شیخ را ریاقتہ پیر سید کہ  
از مردم شہر و پیشو از فتن کہ تیر دوستی نو گرفت بہترین رو و نگار و بدین دل آوید گفتار سلطان را از سرگرائی بر آورد و خواجگاہ و ملتان :

### شیخ جمال الدین شیرازی

میر شیخ سعید شیرازی سے بہت پس از سفر گزیدن او و در خدمت شیخ شباب الدین سرور سے آفتاد و از شرف پرستاری  
خلافت رسید و خواجہ قطب الدین و شیخ بہاء الدین نگہ فرادان دوستی داشت شیخ نجم الدین صغری کہ شیخ الاسلام  
رہی بود و کین او بر خاست و از نا توان بنوی تا پارسائی بران داشت کہ شیخ را امن آورد و جہت گردانید و از دم گرائی شیخ مبار الدین  
ذکر ایا دوستی گستا پیدا لے گرفت از اسباب بجا کشت شافت و خواجگاہ و در پیر و ملے :



## شیخ صوفی برہنہ

زادہ گاہ اوادود شگرف دارستگی دشت بجز ایزدینہ داشتہ چنان برگزارد کہ خواجہ قطب الدین واو با گرد و گرد و بزم بہشت مثل گرفتار  
شدند کہ سنگ و تشنگی این مردم را کالیوہ ساخت و ان ہنگام خواجہ بنیروس نے درانے بہرستہ گرم کا کے از زمینیل بر آورد  
میداد و صوفی از کوزہ نمک نمود و پیرایہ دیگر دانید از ان باز خواجہ را کالی واد را بہنہ بنی بر گشتہ خواجہ بگاہ گشتہیل بہ

## خواجہ کرک

از زمین و استیگانت از سہا بر کنار و زیستی و موسیستہ در خرابات ششتی قطب الدین برای اخر فرستاد و او برگزشتہ با شمس  
انداخت بر بندہ بر شمس خواجہ قطب الدین زبان پیغار و برکشاد فرمود کہ بر آید از خواجہ تا حقیقت کار بر تو پیدا می گیر و چون در خواست خواجہ  
کرک گفت برو از ان آتشکدہ مرگہ لیکن از ان خود چون دیگر است آن عرقہ را با چندین دلق دریافت و شمس را گردیدہ خواجہ کرد و اکبر

## شیخ نظام الدین ابوالموہب

بحال خود شیخ عبدالواحد بن شیخ شہاب الدین احمد غزنوی سے پیوند ارادت دارد و در زمان سلطان شمس الدین انوش بود و خواجہ  
قطب الدین او بنی و شیخ نظام دیدار اورا بس فرسخ سے دانستہ تندہ

## شیخ نجیب الدین محمد

مرید شیخ بدر الدین فردوس سے مرقند سے کہ خلیفہ شیخ سیف الدین باخر سے بہت واد خلیفہ شیخ نجم الدین کبریٰ بہت از سخا را بہرستہ  
آورد و زگاری بہنہا سے مردم بود و سہا بجا بر آسود و بستہ بران کہ او و شیخ عماد الدین خد سے مرید و خلیفہ شیخ رکن الدین فردوس سے

## قاضی حمید الدین ناگورمی

پور عطار الدین بخاریست در سخا را بہرستہ و در زمان معز الدین سام باید بدلی آمدہ سال فیض سے ناگور پر دانت یکبار سے اندیشہ ارشی  
وہن دل برگرفت از ہمیر و اختہ بجا شد و شیخ شہاب الدین مہروردی ارادت آورد و ملاقات یافت و در انجا خواجہ قطب الدین  
چو بند دوستی گردید و سر حجاز کردہ بدلی آمد شمس بن رمضان شش صد و پهل و پیار سے بہرستہ سے ہلوی سال شافت خواجہ بگاہ بدلی

## شیخ حمید الدین سوا لی ناگورمی

پور شیخ احمد در سر آغاز بس محورو و خواستہ دار بود و در پندہ شمس حق دست از عہد باز کشید و بر یافتہ کر سے پای بہت  
افترو و در خدمت خواجہ معین الدین طلیس ان ارادت بہرستہ شش گرفت و سیار و الار سے و سلطان از ان ارکین بر خواندہ بہت  
و ہمربع آآخر شش صد و ہفتاد و سہ در ناگور با طازنگی در نور دیدہ آمد و خواجہ بجا ہما بجا شدہ

## شیخ نجیب الدین متوکل

برادر و مرید شیخ فرید گنج شکر است شیخ نظام الدین اولیاس سے گفت چون از ہاؤن جلازمت گنج شکر آسم در و بدلی شیخ  
بنجیب الدین ماد را یافتیم فیہ ما بر گرفتیم رمضان شش صد و شستہ دل از ہجان برگرفت خواجہ بگاہ و سلجہ

## شیخ بدر الدین

زادہ بوم غزمہ در خواب بجا قطب الدین او شے ارادت آورد و دست از عہد باز کشیدہ بجای سے پیر قوم فرستاد و در و بدلی بجا  
دل رسیدہ و خلافت یافت قاضی حمید الدین شیخ فرید گنج شکر سید مبارک غزنو سے و مولانا محمد الدین جرجان سے فیاض الدین ہلو سے و دیگر  
بزرگان از وہر و برگرفتہ در کمن سالکی کہ نپارست بنجد از شوق فہمہ بر جوشیدہ و جو انا از قصید سے پرسیندہ کہ با جین ناتو مند سے شیخ بجا بونہ

مقدس درویش گفت شیخ گجاست عشق و رقصہ خواجگاہ بیان آسائش کا پیر زلفش۔

مولانا بدرالدین الحق

پور شاہ الدین بخاری و برہنہ ہر آنکہ میر علی بن ہاشم و نحوہی زراہ لوم او علی است سبکی دہش اندوشت و چون افکار است و درین بیکشور  
آوردہ یک بخارانہ و دراجو دین بصحت کج شکر سبک باکشائش یات و ارادت آورد و بخویشتن گذری بر نشست و کوشش  
بجائفت و دامادی بر فرست و با بنما حواہنگا ہمیشہ۔

شیخ نصیر الدین چرخ و سبک

نام محمود دزدانگاہ او دود مرز و فلیقہ شیخ نظام الدین اولیاست سجدہم رندان ہفتند و چاہ و ہفت اربعین ہر آن گذشتہی در گذشتہ

شیخ شرف الدین پانی پتی

نسبت الہیہ قاندر و اسرستہ نصیبی دریک از نکات شتا سے و مین میگزارد کہ چل را الدیر علی آمد و دیناریت کر سے خواہ طلب الدین  
سعادت اند و ختم مولانا ویرا لرون با سب و مولانا سدر الدین و مولانا فخر الدین نافذہ مولانا مہر الدین و مولانا معین الدین دولت آباد  
و مولانا نجیب الدین سمرقندے و مولانا قطب الدین کی و مولانا احمد خاں ساسے و دیگر دانش و دین روزگار دستور و درس و فتنے  
دادند و بیست سال درین کار بسر بردم ناگاہ از دسے کشش در بردی کلکی دانش نامہ باب چون مراد و سفر گزیدیم و در ہی  
شش ہتریزے و مولانا بلال الدین روستے را دیا فتم بیتہ و دستار و فرادان کتاب بن دادند مدیش ایشان ہمہ را باب آدم پس  
در پانے بیت آمد و غزلت گزیدیم خواجگاہ او در انما است۔

شیخ احمد نیر والہ

برادرم نیر والہ کہ مرود بہ پیش زبان زور و زکار بگفتہ حمید الدین ناگوسے ارادت آورد و بوالا پایہ خلافت برآمد شیخ بہا الدین بکر بابا  
دستار بسندی خویش اورا بسجسودی خواجگاہ بانوان۔

سید جلال

در سید محمود بن سید جلال بخاری بخندوم بہا نیان زبان زور و زکار شب برات ہفتند و ہفت ہزار و مرید بہ رخصت  
و از شیخ مکن الدین ابوالفتح خلافت یافت گوید بہا نیان زور و پیش گرفت امام باغی و بیاری برادرافت و در دہلی شیخ نصیر الدین  
جلیغ دہلی را دید و خانوادہ ہشت خلیفہ او گشت چارہ سبب عید قربان ہفتند و ہشتاد و پنج آتش شیخ مکر برادرافت خواجگاہ او پانان

شیخ شرف شیر کے

پور سیکے بن اسر کل کہ مکر چشتیان بود و از گج کلر فیض برگرفت او از فردی باز کہ کسار ریاضت کردی و بکر زو سے دیدن  
شیخ نظام الدین اولیا با مین برادری و شیخ جلال الدین محمد بہ دہلی آمد شیخ در گذشتہ بود و برنے بر آنکہ دریافت و بفرمودہ او پیش  
شیخ نجیب الدین فردوسے رفت و ارادت آورد و خلافت یافت شیخ شمس الدین مظہر بن شیخ جمال الدین اودہی کہ جمال تال  
تر خواندہ از خلافت دارند و فرادان تسنیف یادگار از ان بیان کتب است و در ششتری نفس از مودن و ارد خواجگاہ ہارہ

شیخ جمال ہنسوی

از زراہ ابو حنیفہ کوئی است بختاقت و فتویٰ پر دہی دست از انان از دہشتہ از شیخ فرید علی علیہ السلام ارادت برگرفت و بلند پایہ شد ہرگز از شیخ خلافت  
دادے نمود و فرستادی و از پیر حکمی اور و الی باغی و اگر نہ پیر فقی شیخ را بر زبان رفتی پارہ کہ کہ جمال فرید تواند برودت خواجگاہ ہانسے

## شاہ مدار

لقب بیچ الدین کہ وہ ہند سے بوم بدو کہ رود والا پانگی اور بکر اردو گوئید میر شیخ محمد حلیف سے بسطامی است ہرگز جامد او شوکلن شہدی دبا خلق نیامیختہ ہر روز و شب تہذیب و ادب کا دگشتی و فراوان حاجت خواہ فرام آد سے و آئین پناں بود کہ چون مردم از آمدن انا نامی داستان ہر سرائیدی دران میان جوینگان را پاسخ آمادہ شد ہی و ہر کہ جواب خود شنیدے نیایش کنان برخواستے و شگرف دستا ہزار و ہزار و سلسلہ درارہ را و ہر خانہ خواب گاہ کن پور و ہر سال روز افزون شہن او گر و ما گروہ مردم از دور دست ہار انا سرند و ہر کیے رنگارنگ علم با خود بردہ نیایش باجائے آرو قاضی شہاب الدین و دران سلطان ابراہیم شہر قے بدو آونچے و شہر ساری اندوختی۔

## شیخ نور قطب عالم

پور شیخ علاء الدین اصل نام شیخ نور الدین احمد بن شیخ عمر سہد است زاد گاہ لاہور مرید و خلیفہ پیر بزرگوار خود است کہ او خلاف از شیخ انہی سلج دہشت کئے بہتر یافت رسید و در سوختگی والا پانگی اندوخت چنانچہ کتابات دینے رسائل او از درون بازگوید شیخ سام الدین مانکپور سے خلیفہ اوست ہشتصد و ہشت روز گارے عالم علو سے شد نو اچھا پتہ

## بابا باسحق مغربی

زاد ہا و پلے مرید جے شیخ محمد کبھی است ابو حیدر واسطہ کینہ میر شیخ احمد کہ تو پناں بکر اردو کہ ہمارا اوج پلے شہد کمن بگاہ خود اہلین و انود و گفت در و وار و سامی بدیروزہ گوے دلہا برآمد و راہ و راشی فراہیش کر تہم و الہیاری بزرگان فیضی گردا و در و در مغرب زمین بشہر کیم از ہجرت شیخ محمد سلج کام دل برد شہد و خلافت آمد و شہد و در زمان سلطان محمد پلے باز گردید و فراوان بزرگ دہشت او بجا آورد و خواہ معین الدین اور ابخواب فرمود کہ در کتب و عالت گزیند و پناں کرد و

## شیخ احمد کتو

لقب جمال الدین در و پلے سال ہشتصد و سے و ہشت ہراد و از بزرگ زادگان آنجا است مرید و خلیفہ بابا اسحق مغربے نام او نصیر الدین ازین رنگے نیلی سپر و طوفان با د از ہنگام خود جدا شد پس از روزگار سے بجزمت بابا اسحق مغربے سادات اندوخت و دلش ہنور سے و منوے گردا و در و در زمان سلطان احمد گجرات رفت و در و بزرگ پذیرفتہ بہ نیایش کر سے بر نماستند پس سفر عرب غم نمود و لبے بزرگان را دریافت خواجگاہ سرکنج احمد آباد

## شیخ صدر الدین

پور سید احمد کبیر بن سید جلال بخاری کہ ہر احوال زبان زور و گار مرید و خلیفہ پیر خود است و از بزرگ و خند دوم ہا نیان شیخ رکن الدین ابوالفتح نیز خلافت یافتہ و سلطان فیروز زاد و افرادان ہنگام دہشتی و ہشت صد و شش و پسین خواب نمود

## شیخ علاء الدین محمد

بیر شیخ فرید کج فکر پور شیخ بدر الدین سلیمان بس گزیدہ و خود پسندیدہ و روشن بود و در اینر و شائے والا پانگی اندوخت چون در گذشت سلطان محمد گند سے براخت

## سید محمد گیسو دراز



## شیخ محمد مودود دارے

مرید با نظام ابدال است نزد مولانا عبدالغفور بلا سے مخفی رہی پیش اندوخت و از خزان و دہا در یوزہ گری نمود و مراتب میانی و پانی علی  
میدانست و بر قراب معلوم آقاہ و شاہ فخر الدین ولی و شاہ قاسم انوار را در یافتہ و زمان متعدد سی و ہشت و اسیں خواب و گرفت خوابگاہ و پانی چہ

## شیخ حاجی عبدالوہاب بخاری

شیخ جلال بخاری سے لودو میر و محمد و جہانیاں از سید محمد و ہست و اول از نزاد سید احمد مرید و شاگرد سید صدر الدین بخاری  
از ظاہر و باطن آقاہ و متعدد و ست و دو و چند زندگی بسر و خواجگاہ دہلی

## شیخ عبدالرزاق

زادگاہ چہماہ مرید و علیہ شیخ شاہ محمد حسن است فرزند شیخ حسن نلا حضرت مریدی و شش ہست آورد از ان فرزند ترک شدہ و پانی بمقتضی مرید  
در ہند و چہل و نہ زنت ہستی بر بست خوابگاہ چہماہ

## شیخ عبدالقدوس

خو و از نزاد ابو علیہ بن محمد بن شیخ عارف بن شیخ احمد عبدالحق است دانش صوری و معنوی سے اندوخت و در یوزہ  
شناسے و الایا بہ شد خزان و حقایق از ویر گویند جنت آشیانے بارے کار انگارن بزاویہ او در شدت و انجمن الہی گرسے پذیرفتی  
سال نہند و چہاہ بساط زندگی و در نوشت و در کنکویہ نزد سہل خوابگاہ

## سید ابراہیم

پور محمد بن عبد القادر سیفی زاد ہا سے ایرج مرید شیخ بہا الدین قادری شکاری از بہر پیش خزان بہرہ داشت و در گریہ  
گردارے کم ہما جہان نور دیدہ و در زمان سکندر بود بدست آمد شیخ عبد اللہ دہلوی و میان لادن و مولانا عبد القادر صاحبون  
و دیگر کار انگارن نامور بہ ہر برگے او گریہ نہند و نہند و چہاہ و ست یا ہشت جان سہیلے باز سر خوابگاہ دہلی

## شیخ امان

نام عبد الملک پور عبد الغفور مرید شیخ محمد بن و با شارت پیر شیخ محمد و دودلاری گوناگون پیش اندوخت و از ہر شیخ از ہر  
چہاہ و ہشت دل از زدگے ہر گرفت خوابگاہ پانی پت

## شیخ جمال

پیر شیخ حمزہ زاد بود و ہر سوم مرید پور و نو و بیشتر خلوت و سگرت و ہشتی خوابگاہ و ہر سو  
انگن و انجام ابن و ہستان بیا و در غف و الیاس سزاوارے داند و در یوزہ گرسے با وید نامے سے کند

## خضر

نام اولیان ہست پور کلیان بن قان بن شایخ بن الفخشد بن سام بن نوح و ہر شے نام او کلیان بن لکمان گویند و لکمان بن بلین  
بن کلیان بن سحمان بن سام بن نوح ہرگز از ند و کینت ابو العباس مخضر ہا سے آن خوانند کہ بر پوستین خضیہ نشست از خضیہ پاسے او  
سبز شد و در وقت سگے شیر از دربان ہستے بزا و از دہر شے در زمان ابلیس و دیگر ارشش کتے پس از فرما ان و ست و شیخ علی الدین  
در عزدہ چنان ہرگز از کہ خزان پیدہ و زنا شوے کند و از و فرزندان پیدہ آید و ناہا بہ بند و کینے ہر پاسے بن و صد سال و ہشت ہست  
ہست ترک ہم گرفتہ و از و فرزندانے نامزدہ و لبعوان دلا سے خمد و فروخت نماید و سودا و زو ام گیر و دیگر از بار و از کلیان گرسے



باین صورت مرض بالخیولیا درواغش جا گرفته همیشه از غصه و پر متوش و رید و می بود بعد شش ماه از بعلوش شب یکشنبه تم ذی الحجه  
 باجمود در س از محرابان از معتمدان خانه بر اندازد اگر با پدر آمد و فراختیار نمود و امیر الامرا خبر یافت بلا توقف بعرض پادشاه رسانید  
 جهان ساعت بخشی الماک شک شیخ فرید بخار س را با اکثر س از امرای ستم شکار رضت فرموده و در آخر شب پادشاه خود نیز رایست توجه  
 بر افراشت در سواد شهر چون صبح بر دید میسر احسن پسر شاه رخ میرزا که رفیق طریق یعنی شاهزاده بود و در ظلمت شب راه مقصد  
 گم کرده سرگشته با پدر و باره گشت اولیای دولت گرفته آورده میو جب حکم والا حواله تمام خان کو تو ال گردید که در زندان سکافات گرفتار  
 باشد القصد چون شاهزاده در متحرار سید حسن بیگ بدخشنه که از کابل س آمد بشاهزاده ملاقات نمود و رفیق ادبار او گشت  
 اثنا س راه هر کس را س یافت غارت میکرد و سر را را آتش میزد و اسبان مسافران و سوداگران و طوایف را س سرکار پادشاهی که  
 در اکثر اماکن سر را بود و گرفته پیاده س هر اسبی بخشید تا آنکه با وجود رسید عبد الرحیم دیوان از نجات بر گشتنکی آمد و رفاقت  
 کرد و لا و رخا منوبه دار لا و ملاقات نموده و در حکم قلعہ اهتمام نمود شاهزاده هر چند پیس کرد قلعہ لا و بود دست نیامد درین ضمن چون خبر آن  
 شیخ فرید بخاری را شنید که گران در نو اس سلطان پور قهرت پذیرفت شاهزاده دست از قلعہ لا و برداشت و رو بجانب شیخ  
 فرید آورد و در دو حواله کما اول هر دو لشکر هم پیوستند و اکثر س از طرفین گشته شدند و درین اقبال در رسید و شیخ  
 فرید در محارب گرم تر گردید شاهزاده و باب جنگ نیاروده با حسن بیگ بدخشی و دیگر رفیقان رو بفرار نهاد و مقارن این حال  
 پادشاه نیز روان عودت زول اقبال فرمود و از غایت عنایت شیخ فرید که بر شاهزاده مظهر شده بود و خوش عاطفت کشیده و شب در میز شیخ  
 گزینانید و روز دیگر متوجه لا و شد شاهزاده میخواست که بجانب اگر آید روانه شود حسن بیگ بدخشنه صلاح داد که جایگزین  
 راه است از انجا سامان نموده بکابل رویم و از انجا جمعیت فراهم آورد و باز روند و شان آویم چه بلبر و یون پادشاه هر دو تقویت کابل  
 هندوستان را گرفته بودند و دیگر بخان دور از کار در میان آورد و ناگزیر شاهزاده بحسب صلاح آن بر گشته نجات روانه بسمت کابل  
 گردید چون پدیا س بجانب سید خواست که از بگذرند و پادشاه پو بگذر گشتی سیم رسید از انجا بر گشته برگرد و سودا هر دو آمد وقت شب به تردد  
 بسیار گشتی که پیوسته رسید و میخواست که از دریا عبور نماید از شور و غوغا و دیری سودا و توقف گشته دهان را بگذرند و نماندن بالغ شد چون صبح  
 بر و مید و پشمار گردید که این شاهزاده است میر لا و القاسم و بلال خان خواجہ سرکار که در حدود و کجرات شاه دوله بودند ازین معنی اطلاع یافته  
 در رسیدند و شاهزاده را با حسن بیگ بدخشی و عبد الرحیم گرفته در کجرات بر دند و حقیقت را پادشاه و عندا شت نمودند و روز  
 و شنبه سلسلہ محرم سمنه بگذر و پانزده در لا و پور که پادشاه و باغ کا حرا ن میرزا مقام دشت بعرض سید میو جب حکم امیر الامرا سمت کجرات نشاند  
 شاهزاده را مع رفقا گرفته در حضور آمد و شاهزاده را دست بسته و زنجیر پانداخته بر کوشش چلیک خانی از طرف پچ عاقل آورد و چون بیگ  
 بدخشنه را دست راست و عبد الرحیم را دست چپ استاد و منوچکم شکسته و خسرا ن زود را مسلسل محبوس دارند حسن بیگ بدخشی را در پوست  
 لا و عبد الرحیم را در پوست خر کشیده و از گون بر دراز گون نشاند و کشیده غایب چنانچه کار برادران همچنان بعمل آوردند پوست  
 گاو و ز و خشک شدند بیگ بدخشی زیاد و از چار پیر زند و نامد و عبد الرحیم را که در پوست خر کشیده بودند از پشت احرا رت که بر و ستون بود  
 خیار و تهر و امثال ذلک آنچه س یافت س خورد و روز و شب زند و ماند و روز دیگر بالتماس باریا بان حضور حکم شد که از پوست  
 بر آن چون برآمدند کرم بسیار در پوست اقتاده بودند و ما به صورت جان بر حسب الک ان باغ کاران میرزا لاد و از و و تها و لا و اس س را  
 که با شاهزاده رفاقت کرده بودند و رویه بر دار کشیدند و شاهزاده را بر فیمل سوار کرده از میان و را بگذرند و به ساسه نمود  
 رسیده و زندان تا دیوبند محبوس شد بعد چند سال که پادشاه را با پند روپ سنیاس ملاقات گردید او در باب تملیس شاهزاده غار ش





اکبر پادشاه رسید بموجب التماس ناما خانان بمندوب شایان سرفراز گردید و بعد از آن وقت پیش از آنکه خان مخاطب گشته و مصوبه بجا آید  
 یافت و در همان ایام نور جهان بیکم در عقد ازدواج او رسیده با او بود چون طبعش بنور دل و دهبانگی و در عهد جوانی نور جهان بیکم را در حرم سر  
 اکبر که بتقریب با او خود رفته بود دید با او عشق داشت لب جلوس بخت سلطنت و اطمینان از امور ضروری قطب الدین که کلماتش خان  
 را که خود شیخ سلیم شیخی بود و بصوبه ادرسی بجا آمد و ترغیب نمود و مخفی گشت که نور جهان بیکم را از شیر لنگن خان طلاق بدهد اگر طلاق ندهد او را  
 بهر حال از هم بگذراند و نور جهان را بمصوبه رفسر سید قطب الدین خان در بنگاله رسیده بعد چند گاه در اندام مدافع گردید و پیش از آنکه خان  
 که در آن سرود و دعا بگیرد داشت با ستقبال شتافت و بعد از اوقات قطب الدین خان که کلماتش از خوف جرات و غیرت او اول بیا  
 مطلب خود گفت چون شیر لنگن خان فتنه ترغیب نمود و شیر لنگن خان چون فهمید که کار از آن گذشته که مدارک تو انموده تا با چار از نظر  
 غیرت و شجاعت جان بازی خود و کشتن نور جهان بیکم تنسم نموده اول قطب الدین خان را با همانا به تیغ و دوشم زد و مردم قطب الدین  
 خان بر او هجوم آورد و او را غیرت و دلاوی داد و چند کس را کشته و خود مجروح گشته برآمد و راه خانه گشت تا نور جهان را شیر لنگن  
 نور جهان از فراست فهمید در بر روی او دست تا آنکه مردم قطب الدین خان رسیده کار را دو کام نمودند نور جهان صبیغه غیاث بیگ  
 فاطمه با اعتماد و دلدادگی او پسر خواجه محمد شریف را که نیست خواجه در بدای حال دیوان محمد خان بکلوا حکم هرات بود که در وقت نفع  
 همایون پادشاه از سریش شاه و بھراق بموجب امر شاه و طها سپ خدات شایسته بتقدیم رسانیده و فرمان شاه و طها سپ در باب نفیست  
 و مهادمی که در لکرنامه داخل است بنام همین نجاشی است بعد فحوت محمد خان مذکور خواجه محمد شریف بمحبت شاه و طها سپ رسیده  
 بوزارت سرفرازی یافت چون فوت شد غیاث بیگ محمد طها سپ بیگ بر و پس او پسند و ستان آمد غیاث بیگ و  
 پس رویک و فتر همراه داشت بعد رسیدن ده قندهار و فتر دیگر که عبارت از نور جهان بیکم است که تولد شد و از آنجا روانه شده در  
 فتح پور سیکری ملازمت اکبر پادشاه نمود و بمقتضای استعداد و نوسندگی و خوشنویسی شایسته و دایمک فرصتی دیوان بیوتات گردید  
 چون جامع هر گونه علوم بود و در روز مریم اش می افروود و در همین ایام نور جهان را با شیر لنگن خان و عدلت نمود القصه معلوم  
 حضور که در بنگاله بود و حساب الامور با کثیر نور جهان را را و از ورا سلطنت نمود و به جای کثیر نور جهان که لا یعقل و غرق نشد شراب می ماند  
 با وجود آنکه عشق از مشوق خود غافل و به بنور دل و آنگاه از شنیدن و در غم خود و بخت زود که با کثیر نور جهان را پرورده بود و شافت  
 و به جای که در اینجا دیده شناخت و در عشق با او از سر باخت و در سال ششم از جلوس و داخل حرم سرلای پادشاهی شد نخستین نور محل  
 خطاب یافت بعد از آن بنور جهان بیکم غماط گشت و آخر کار بجای رسید که پادشاه و دل از دست داد و در پله او از خود رفت و زایل  
 تمام سلطنت بگشت او که داشت اسیات زجام محبت چنان مست شد که سر رشته کارش از دست شد و فرو بست چشم  
 خود دست عشق و خرد را چه کار است با مست عشق و دلش بود مشغول محبوب و بس بدنگه جهان و نه پروای کسی بجهان  
 بود در بند چنان او پس ز نفس جز بفراوان او نور جهان بیکم در زنا افتاد و در اکثر صفات بی شریک و انباز بود و از فرط شور  
 بر مردان از خود در رفوق داشت طبعش موزون و بعضی از اشرار و زبان زور و زکار رفته رفته کار بجای رسید که از پادشاه  
 جز نامی نماند و پادشاه اکثری گشت که سلطنت بنور جهان بیکم از لابی با و مرا طریقی شراب و اندک قوی کافیست دیگر هیچ نمی باید نور جهان  
 بیکم در جحر که به شست و اما مرا حاکم گشته که کورنش و مراتب جنگه بجای آورد و بنام امرای متحینه ممالک محروسه فرائین که نوشته شد  
 تو قیام طغرل آن چنین مرقوم میگشت حکم علیه عالی محمد علیا نور جهان پادشاه و بسج مهرش این بود و بیعت نور جهان گشت بیکم که  
 هدم و هملز با کثیر شاه با اگر چه خطبه بنام بیکم بنود اما سکه بنام او میر و د و نفوس بلکه این بود و بیعت بیکم شاه با کثیر یافت



رسانند اگر چه نشان دادن در شام و در شام برادر اختراع شیر شا و افغانان اما در عهد جهانگیر پادشاه تغییر یافت فرمان پیران و لوکران  
 بعضی آورده و پادشاه در ایام شاهزادگی در پنجاب شمشیر نام دسپه متعلق به ساسانی بنام خود آباد کرده بود و به تسمیه پنج پور آنکه  
 جهانگیر پادشاهی بناسبت اسم شمشیر یعنی گویند بجای او پادشاه سلطان شو بگفتند و گفته عمارتی بنام آنجا اساس نهاد و حوالی آنرا شکارگاه  
 مقرر کردند و در زمان سلطنت خود آنرا گرنه جللی کرد و در بجان گیر آباد موسوم نموده از گرنه پاسته جوار دهاات برآورده و در آن پیر گرنه  
 داخل نموده و بجای گرنه مقرر اول محنت گشت و او بموجب یک پادشاه عمارات عظیم الشان و مبالغه کمان و مناره و بلند نشان اساس  
 نهاد و بعد از سکندر بجای گرنه ارادت خان مقرر شد و سر را به عمارات بعد از او قرار یافت و به جهت یک ملک و پنجاد هزار و بیست و هفت  
 گزید و بعد از آن سال دولت خانه داراللطیفه لاجپور مشتمل بر اقسام شصین و لک و شات و انواع اماکن فرخ افزا کمال شایسته آنرا ساخته  
 گزید و هشت لک و بیست و پنج گزید.

### ذکر در بیان احوال تنباکو و منع و وکشییدن آن

اگر چه آقاخان بریدن تنباکو از هر افراسیاب و اطمینان تجویز و تحقیق احوال او نمود و دو دو گشتی آن را بطور موعود و برای بعضی امراض مستحب  
 شمرند و گفته اند مرغوب جمع طبعان گشت اما از رنگ کسری آورده و در بعضی چند روز بخور آنرا آورده و در ممالک هند کشتا و در آن بحر احمر  
 کاشته و منقطع شدند و حاصلات آن بر لباس و دیگر تفوق مست خصوص در عهد جهانگیر پادشاه زیاد تر و در آن یافت و وکشییدن دو دو  
 آن هر کس آنرا و منگ گشت شش بر تناسم ماکولات و مشروبات تقدم یافته گزین ماضی همانان و بهترین تحفه اخلاص مندان گشت و گفت  
 اعتقاد آن بر سر پیر که طالبش ترک اکل تواند کرد اما تعجب از تنباکو بیس و شمار هر چند تمیض بنیت در مذاق طالبان گوارا شود و خوش  
 گرا نیز بهیست بسیار کسی که خواهش از دل و جان به گیاه کس بود که او را کم خواست و نفع و ضررش از شدت اشتها احتیاج باظهار  
 نیست و باطل چون روح بسیار یافت چنانکه بر تناسم آن کوکشی و بنایطمان ممالک بنا شد و بار بار دفع و منع و شکرش بعد از پیوست  
 و بنا بر مزید تاکید و پاس حکم خود آنرا که با وجود و حکم حرمت وکشییدن آن نمودند و در شهر لاجپور تسمیه نمود که بعضی را بهمان بنام ممالک  
 مردم مقدار و آنجا بیان نموده اند و سوسه نمیدود که اجتناب نوزید.

### ذکر در بیان بعضی از بیدار کنه نسولخ

بعضی جهانگیر پادشاه رسید که در اکبر آباد عویس که خیریکار که قدرت بر توانان دار و قبل ازین زائیده بود اکنون باز یک پسر  
 و دو دختر یک دفعه از دو و هر دو قید حیات هستند و نیز معروف گشت که عورت زید که سر اول مرتبه حامله گردید بعد از زاده ماه  
 زائید و از محل و دم پس از هجده ماه و عیون سوم بعد از دو سال فرزندان در دو و درین مدت کار و بار خانه چنانچه بر مردم نامزد است می کرد و به  
 پرورش و در مشکل خود نوبت و دختر باغبان بنظر پادشاه در آمد باریش و بیروت ابنوه ظاهرش بزوان مشته و در پیش او از یک کج  
 زیاد و در میان سینه هم او ابنوه اما پستان نداشت بدمه حکم شد که او را در گوشه بزد گشت مشغول و حقیقت را بعضی رسام که مبادا  
 خفته باشد انگشت یافت که محض عورت است و نیز در همین ایام قلندر رحه شیر که قوی همیکیل پرورده و او را با خود آشنا ساخته  
 به بلبل خان موسوم کرده بود و به نظر جهانگیر پادشاه گذر زائیده پادشاه فرمود که او را بیکه خلق کشیده برای تماشا هجوم آورد و همه از جوگیان نیز نحو  
 تماشا بود و در شیر و دیده و بایک جوس که بر سر بند بود بطریق لاعبت نه بطرف غضب چنانچه با مادر خود حقیقت سے شود بکرت در آمد و بعد  
 از آن گذشت حکم شد که آن شیر را قلاوه و نیز در آنکه در زیر جبر و بگذر اند و همچنین قریب پانزده شیر و ماده زیر جبر و که گشتند و شیران  
 یکس از آنرا که رسامان نمودن شیران چنانچه بود و آدمی شیر خور سے یوز و باغ هر که گذشت بود و در آن زمان نیز والد و در تماشا میشد.

بعضی سید که حکیم علی بنیانه خود خوشه احوال نموده و در یکی از اینکتهای آن در آب خانه ساخته بنایت روشن و در آن خانه رفیق چند و کتابها گذاشته و تدبیر بکار برده که چون آب انگی گذار و که در آنجا داخل شود هر کس استخوانی که بتاشا می آن خانه برود و بر میزند و شکسته در آب فرو میرود و در آنجا در رفته لشک تر کند شسته زشت خشک که در آنجا گذاشته اند پس میشود و آنجا بهی و او داده کس است که با هم نشسته صحبت میدارند و با هم گریه و تماشای آن خانه تشریف برده و بشک گذارش یافت و آن خانه رفت و فحاشی شنیده بود و دید و خلق و فتنه و حکیم علی بنیانه و هنر آری سرفرازی یافت و توبه و دینی از دلت جالند بر خلقه پنجاب برقی بر زمین افتاد و داده و در مد طول و عرض نوسه سوخته شد که نشانی از توستی و سیر و نماند محمد سعید حاکم جالند بر سر آن زمین رفته حکم بکند آنجا نموده هر چه سید کند بدین معانی حرارت بیشتر ظاهر شد بعد کردن پنج شش در زمین پارچه انداختن تفتنه برآمد بعد از گرم بود که گویا همین زمان از که آتش برآمد و هرگاه با و بر رسید سر و گردید آنرا بجنس بجنود پادشاه ارسال داشت چون باز نظر گذشت حال داده که هرگز گردید او سر حصد از آن و یک حصد از آن و یک آینه و و شیر و یک شتر و یک کار و درست ساخته گذارند پسند افتاد و معلوم غنده قمار که که آهنگر از آن قطعه آهن غنای بیش آهن و دیگر این چیزها ساخت یا برای رضا جوئی پادشاه از آهن و دیگر ساخته پادشاه را خوشنود گردانید و الا آنچه میارم است آن قطعه آهن نیست که چهلین چیز را از او آراسته شود و توبه پادشاه در قصه متدبر برای دیدن درویشی خدا اندیش که معنی مردم او را از بار یافتگان و رگاه الوهیت میدارند و خوارق عادات از ویلیا می کرد و بعضی اعمال او را بسیر و جاد و نسبت میدادند متوجه چون وقت نماز شام بود بعد از آن که در ویش از نماز فارغ شد پنج درویش دیگر بر آن درویش که او غدا خواهد ایستاده دست نماز بجا بجا قاضی الی حاجات برویشتند تا گمان از او برایش بطریق زرباشه به مقصد اثر رسیده ظاهر بر تیرت با بر درویش نصف اشرف با پادشاه داده گفت که در خانه بگذارد یک کبابی بخورد و در نصف بجوای خود قیمت کرد و پادشاه متوجه شده رخصت گشت در راه بخاطر گذارند صیف که با درویش دست بوس نکرد و هم بدین اثنا خادم آن درویش آمد گفت که دست بوس شما بر درویش رسید این معنی موجب عجز و تعجب گردید و گفت که این قسم او را بگریز است یا سحر است یا از علوم این و پرسید و بر سر کشتاف را در پشت بطلو پیوست که در زمانی باطن حسن اخلاص اعمال او دست نظم کاشی رخاک گیر و در شود و پادشاه را نشسته زینم خاکش شود و با سنگ گریز را و گرد بر او و چون بصاحب دل رسد گوهر و جود

**ذکر در بیان رسیدن بازگشتان نجاشی که مخصوص و تماشای انواع بازیهای حیرت افزا**

بازگشتان اول خود تمام اشعار شریف و بر زمین ریخته بسیار گردان کرد و دید و آفوننا خوانند و بکلیا را دیده جاشروع رسیدن در نشان گردید و در طریقه همین درشت قوت و سبب و تا بریل و انبوه و اناس و انبوه و خرد و خجک و غیره که درین بلاد وجود دارد و نمودار گشت و تهرسته آهسته آهسته همه کمال رسید و بر گیاره روز گذر کرد و با بر بسته پنجه گردید بازگشتان التماس نمودند که اگر حکم شود میوه این درختان چیده بخوریم حکم شد که بکنند بر گرد درختان گردیدند و آفوننا خوانده و انبوه و سبب قوت و اناس و غیره و کاسه و در حضور او و در حضور آن گن بود و چنانکه خود را در دهانهای فتنه و بدان مرسته چند کمال زیبایی خوشی گن نموده و در میان آن درختان نمایا گردید و آن همه درختان بر آن اشعار و کاسه و انبوه و سبب قوت و اناس و غیره و کاسه و در حضور او و در حضور آن گن و از نظر ناخاک گشت و دیگر در آن شب که نهایت سیاه و تاریک بود و یکی از بازگشتان بر میخند و غیره و شمر حوریت چهره پادشاه چهره چند ز بعد آن چادر گرفت و آینه علی و دیوان چادرا و در پیشان آن بزرگ روز روشن گشت و آنقدر نور و صوب هم رسید که از او بر نوره بر هر کس آمده ظاهر کرد و در فلان شب بجهی نموده و از آسمان چنان نوبت نمایا گشت که هرگز پدای روشن روز حدیده ایم

دیگر مفت لغز را هم استاد شروع گویائی و خوانندگی بنوعی نمودند که تا زمانی شد که یکدیگر اندامی برافت کسی گیر قریب بقصد تیر سرد میادند  
بمعانی در دو حالگاه داشته می گفتند که هرگاه امر شود کی از تیر را آتش و هم حسب الامر شمع در دست گرفته تیر بدوانی تا که بر سر  
آنها قریب بقصد که بگذرانند بود آتش میزدند و هر قدر تیر را کم میشدند و با نقد را کش می گرفت دیگر نگاه تیر بیکدیگر میادند و کمانی مافوقشان  
یک از ایشان کمان بدست گرفت و تیر انداخت در دوابلند رفته با نگاه ایستاد تیر دیگر سرد را بدایر اول بند شد چپین چهل و دین تیر  
پایم بگذرند تیر آخرین از پشت به پشت تیر را از هم جدا ساخت و دیگر به دست من گرفت و برنج و صعلو و دیگر انداخته آتیر در آن کردند و هلا آتش در  
تیر را جابج نمود یک خود بخود و یک خود بخود آتش سرد را و اگر قریب بقصد لنگری طعام بر آوردند و بخودش مردم دادند و دیگر  
نوار و بر زمین شکار نصب کرد و سلب بر دوگان گفتند نوار و بیکدیگر بخوش آمد و قریب بد و در عین بلند شد و هر لحظه رنگی دیگر آب از نوار و می جوشید و کل ایشان  
بفرمودند و آب نوار و بر زمین می ریخت زمین تیر بخود قریب یک ساعت بخود نوار و در جوش آورد چون نوار و بر پشت تیر آب هیچ جای نوار و بود  
نوار و بر زمین نصب کردند و برین تیر یک نفر نوار و آب می ریخت و از دیگرش شرا ایشان میشد قریب و گاهی تا شاکر که دیگر کشتار نایان با استاد شد و نفر دیگر آب  
آن بر کف او ایستاد همین قسم شخصت نفر بالای هم ایستادند یک آمد پای شخص اولین راسع دیگران برداشته چسبید و نفر اولین فوت  
کرده خود را از دست او را بنید و پنجاه و نفر را بر پشت و در میان گردید و دیگر آدمی آورد و دو یک یک عشا می آورد و بر زمین می افتاد  
اعضای او افتاد و بود باز جادو بر دوشید و یک از باز دیگران اندرون چادر رفته بعد از ساعتی برآمد چون باز جادو بر دوشید و نفر دیگر شخص  
صحیح و سالم اعضا بر پشت گویا هرگز نغم بر بدن نبود و دیگر کلاه و در میان آورد و در میان گرفته کلاه در دو جابلند گفتند کلاه از نظر با آمدید  
گشت و تا می بنظر می آمد یک نفر از آنها براق بسته حاضر آمد و گفت و دشمنان من آمد و در دو ایستاد و در میان کمانی که بی طرف نمایان  
بود و گرفتار در میان بر آسمان عروج کرد و چند آنکه از نظر تا نمایان غائب گشت بعد ساعتی از تار در میان قطره های خون پکید و بعد  
بر فسات تمام اعضا بدن و سر و مریاق بر زمین افتاد و در آن حال زلزلش از پرده میرون آمد اعضا می شوهر راجدان را بدین  
نوع و دیگر که کنان اجازت می شدند یعنی سوختن بالاش شوهر مرد و خود گرفت و آتش فروخته اعضا می شوهر خاکستر گردید ساعتی نگذشت بود  
که آن شخص بهمان طرز یا براق از بالای آسمان برآمد و در میان خود آمد و کورنش بجا آورد و گفت با نبال یا و شاه بر دشمنان ظفر یافته  
آمد و ام و اعضا که فرو ریخته از دشمن بود چون حقیقت زوجه و اطلاع یافت تاله و فرما بدینا و دها و باران گفت زن مرا بد کنیدی والا  
خود را در آتش انداخته سوخته خاکستر می شوم و بر آس سوختن مستعد گردید و برین افتاد از آن او حاضر آمد گفت ای شوهر خود را کش که  
من زنده ام دیگر کیست آورد و افتادند هیچ چیز در آن نبود و بعد آن دست درون کرده و در دو خوش رنگ و کلان و هم در دو  
خروس را بچنگ در آورد و در نگاه این خروسها بال بهم میزدند و بال آنها شوران نشان می شد و یک ساعت بخود پایم جنگ  
بود و چون پرده برد و می خوس کشید و بر داشتند یک رنگین نمودار شده بنیاد و خوشخانی و قهقهه بنوعی نمود که گویا در و من که بر داشتند  
باز پرده در میان گذاشته چون برداشتند و مار سیاه کچو دار بودند نشست آنها قمری می دهنها باز و کچو سر از زمین برداشته  
بهمدگر پیچیدند و دست شده افتاد و بعد غائب شده و دیگر بر زمین حوضی کن زد و گفتند که سقایان ازاب تیر ساز و در چون پر گشت  
پر در بر و می آن کشید و برداشتند آب بر سر ریخته بود که فیلان بران گذشتند و بر گز شکسته نشد و دیگر و خیمه و بر و می بران  
یک تیر انداز ایستاد که در دو و الا و لا خیمه بر جیده و گفتند به بیند که خیمه چتر میست و خیمه ایست بعد از آن یک و خیمه رفت و دیگر  
در حسل خیمه دیگر شد و گفتند که از جاوران چرند و پرند و هر چه بغیر ایند ازین خیمه میرون آورد و بچنگ می کشد که شتر مرغ را بر آزد  
و نفر از آن خیمه را در شتر مرغ میرون آمد و با یکدیگر جنگ کردند و ازین هر دو خیمه هر نوار و را که نام می بردند باز دیگران حاضر افتاد



دو دیگر شاہزادہ اور انھما غوث و بچہ قریب دو لاک روپیہ آبنار سید این احوال را بہا نگاہ خود ہم در کتاب جاگیر نامہ کے قلم و انشائی خود نگاشتنہ مفصل مرقوم ساختہ فقیر از کتابکے مستنساخ نمودہ در اینجا پیشین نوشتہ کہ اگرچہ مقبول نیست والعمدہ علی الراوی سے ہے

## ذکر در بیان تخییر کا نگڑہ کہ مقدمہ فتح کوہستان پنجاب است

در اوّل سال سینہ و چہ جلوس شیخ فرید مرغتے خان میر بخشہ بالشر کران برای تخییر قلعہ کا نگڑہ متین شد و راجہ سورجمل و پیرا بہا بسو بعد فوت پدرش منصب و وزیر اسی سرفراز گشتہ بود و ہر دو میر بخشہ تعینات گردیدہ راجہ سورجمل بمقام ساسانی و فتنہ پردازی درآمدہ با شیخ طریق مخالفت و منافعت پیو و شیخ صورت حال اولد بر کا نگڑہ گشت و راجہ بجایت شاہزادہ خرم بلوچی گشتہ سو کہ مزاجی شیخ نسبت بہال خود معروض داشت متعارف انحال مرغتے خان بقضای الہی فوت نمود و راجہ سورجمل حضور طلب شد و ہر کا شاہزادہ بہم دکن رخصت یافت و ہم کا نگڑہ موقوف ماند بعد ازان کہ حکامات کن مفتوح گشت و شاہزادہ ازان طرف معاووت فرمود و راجہ سورجمل بواسطی امر بخدمت شاہزادہ متحدہ قلعہ کا نگڑہ گردید و شاہزادہ از پادشاہ اذن گرفتہ لشکر کران بر سر کنگہ راجہ سورجمل متین فرمود و قلعہ بخشی کر خود را نیز ہراہ او کرد و بلوچ سیدان در کوہستان راجہ را بامر تخییر صحبت و گرفت چون این معنی سمع شاہزادہ رسید بموقعی بخشہ را طلب گشتہ عوض آن راجہ بکراجمیت برہن را کہ نیکی از ہمہ ہائے سر شاہزادہ و اولاد و راجے ہتا بودیام مردم دیگر متین فرمود و طلبیائہ حمید قلعہ و متعین شدند راجہ بکراجمیت راجہ سورجمل فرصت را غنیمت دانستہ بلوچ حراتی و زریہ و بالشر شاہزادہ جنگ کردہ سید صفی بارہ را کہ از ہمہ بلوچ چندی از بزرادارانش بکشت و دست قندی و را ز کردہ پگندہا می دہن کردہ و محاللات خالصہ شریفیہ کہ در پگندہ پٹیا لہر کلا است غارت کردہ ہرین اشنا چون راجہ بکراجمیت نزدیکی رسید راجہ سورجمل تاب نیاورد و متعین گشت و باجمک زد و خور و قلعہ نیز فرو برد شد راجہ سورجمل راہ فرار گرفتہ خود را در شہاب جبال و گریوہا کے دشوار گذار کشید و بکنت سنگہ برادر خود را راجہ سورجمل منصب ہما رسید تعینات ہنگام بود چون راجہ سورجمل مصدر چنین حرکت کردید مطابق تجویز راجہ بکراجمیت شاہزادہ در خدمت پادشاہ التماس کردہ و بکنت گنگہ را از ہنگام طلب داشت و بعد از آمدن او را منصب ہر اسے ذات و پانصد سوار و خطاب را بیک سرفراز فرمودہ بکنت مورستہ رخصت نمود و بموجب حکم پادشاہ در متحرک اسکن راجہ سورجمل است شہر سے موسوم بنور پور نام نور جان بگم آباد گشت و راجہ بکنت سنگہ گم و تخییر کا نگڑہ بر کانت راجہ بکراجمیت متعین شد کہ کا نگڑہ قلعہ الیت قدیم بہمت شالے لاہور وریان کوہستان بیت و سہ برج منبت دروازہ دارد و درون آن یک کمرہ و پانزدہ طاب طلست و دو کمرہ و دو طاب ارتفاع و یکصد و چار در عرض و دو حوض یعنی تالاب کلان و درون است تاریخ اساس آن قلعہ ہیچکس نینداند و در ہیچ نسخہ ہم نوشتہ اند و ہیچ کیے از فرمازدایان دہلی تاجدار اکبر پادشاہ با وصف یورش ہما می توان از مستخرج نگردہ القصد ہر راجہ بکراجمیت محاصرہ نمود و در سغہ و مجمع مایحتاج سد و ساخت و مشیت اینروسی بنیہ پیش رشتہ بود و تا تر قلعہ باخیر رسید و اندکے کہ نامہ دران کرم افتادہ از کار رفت قلعہ شیمان چارہ بار علف ہائے خشک جوشانیدہ خوردند چون نہایت عسرت روے نمود و کار بالا کنت کشیدہ ناچار راجہ بلوک چندا ان خواستہ مقابلہ قلعہ پیش راجہ بکراجمیت فرستاد و بواسطت راجہ بکنت سنگہ بجا افتادہ و پانچان نام طاعت کرد و نزد محرم سہنہ ہا راجہ سورجمل را بکراجمیت سید و اندکے ہر سے روز شنبہ در عہد سلطنت جاگیر متوج

گشت و راجہ بلوچ را بکراجمیت موردا اقدام نہایت پادشاہ سے گردیدہ

## ذکر در بیان تخییر کا نگڑہ والا براجہ سیر کا نگڑہ بکنت میر و پیر

جنگگیر بود شاه از دار الخلافه اکبر آبا و منصف نمود و چون فصل موعود توارید رسید اعدا دال و در محنت حق پیوست و قریب بود فتح  
 نیکو بر لب دریای سیاه و مدنون گردید و مزارت عالمی بر سر مزارش تعمیر یافت و محال با گیر و اسباب امارت و تمامه نقد و جنس  
 آن منظره فرخنده و نور جهان بیک مرتبه گشت و پادشاه از انعامات چه پیشتر نشد چون را که سار و کرکوبه های دشوار گذار بود و دروسی  
 بزرگ را در دوازده سیاه گذار گشته با جمیع از خدمت و اهل غنای متوجه سرکار کاغذ و گشت و از سیاه سیاه بچار منزل  
 ساحل دریای گنگا منصرف نیامد و الا گشت راجه حسین که بیست و پنج کر و سه کاغذ و واقعت در کوهستان محمد و زمین زیند  
 است و گاه به بفرمان روانه و بی روسته نیایش نیاورده برادر خود را با پیشکش لاف و جفا و پادشاه فرستاد و بجا یادتاد  
 بر فرزند قاضی کاغذ و تشریف برده و تا شاف فرمود و بانگ نماز شرک اسلام بتقدیر رسید و حکم شد که سجده عالی تعمیر نماید بعد از شاف  
 قلعه در جوی که پائین قلعه واقعت آمد و در زیر تیر کمانی که بریت بند است از زبان پاژ و ان نشان میدهند و معلوم نیست از  
 کدام قلعه است و میگویند که چنان تعبیه بجز رفته که آن چتر خود بخود و نام برگردان بیکر بیان و در حرکت و سرگردانست پیتر خود  
 زلف استاد و گرد و چند روز پس از شکار آن زمین است شمال گشته از انجا تا شاف جوالاکی قریب نمود آن مکان نیست و وار و در کوه  
 کاغذ و زیر کوهی که کلان که سر فلک کشیده دارد و در آن مکان شافانه روز از زمین و دیوار با آتش خود بخود باندینه  
 بعضی گمان کرد که در انجا کان گوگرد است و شعله های آتش اثر آن پادشاه قلیل الا دراک و تحقیق نشد که حکم بکندن زمین نمود  
 و آبها پاشید چون بر گوگرد رسید و آتش منطفی گشت از محاسب و کرامت شمر و دجا با در جرات که بکندن منهدم شده بود و تیر  
 و بر از اول بنیاد آراست و در حاشی آن مکان عمارت و نقشین درست کرد و گوید سلطان فیروز شاه نیز در ایام سلطنت خویش  
 تیر و کاغذ و متوجه شده بود و در جوالاکی رفته زمین کاوید و پس بر کوهیست همانا قاعه معاونت گفت بگوش این ابلهان  
 تا بداند که این شعله با پیش آمد و کمر شراسه دارد و معتمد اهل تعجب و منظره که اوست بر دم آتجا و در باب حقوقی شده بلکه  
 اگر شعله زنده جایی تعجب و حیرت است و لکن الشریعی من ایشان را طوطی مستقیم خلاصه پادشاه از زیر و شکاران سوز زمین  
 و تمامه آن اکتفا بنایت مسرور شده و متوجه کشید گشت اگر چه درگاه کشید و شیب و فراز را بها و مو به کشید و دشوار  
 گذار حبال و گریو با طبیعت آسایش طلبا و دشوار آمد اما بعد از ول و کشید و مشاهد بهار آتجا که کوه و صحرا به از شقائق و ریاحین و  
 هر طرف جوی های دبو و آب و چشمه های شیرین بود بنایت مخلوقا شد و در زبان بودن بان خطه دل پذیر روزی  
 سلطان شجاع پیشتر از راه خرم و دولت خانه باز به طغیان میکند اتفاقا باز به کمان بطرف و بر کوه جانب و در رفته بجز  
 رسیدن سرنگون بنیر افتاد و قضا را پاسه تکرود و در زیر دیوار با ننداده بود و در فراسه متصل آن نشسته سلطان با پاس  
 رسید و با بار پشت فراش خورده بر زمین افتاد و آنکه از محنت و در بر افتاد آسیمی بدیش نزد رسید پیش از آن چساراد  
 چون یک ایتم گفته بود که سالمان از جایی بلند خواهد افتاد اما کیب با و بخود رسید از وقوع این صحنه قات و خیرات بسیار  
 عمل آمد و چون کمانی در آفرین گشته با ضا فذ واجب و انعام سر فراز گردید پادشاه بعد کیشیر معا ورت بند وستان فرمود چون  
 و شمر منیر پیش پادشاه و با برگشت و رفته رفت با شمد او کشید و بهر اسب هندوستان را با مزاج خود سازگار نمایند انست  
 بنا بران از مسند شاد و در جویوس هر سال او اهل بهار کشید و برقت و در ایام زستان معا ورت بند وستان میکرد و

و در میان بعضی شاهزاده ها و شاه جهان

ماجرای احوال شاهزاده خرم طلب شاه جهان برین مختصر است که در سال دوم جویوس جهان گیر پادشاه بمنصب بخت هزارگی



و چنانچه اسوار سر فر از گشت بعد از ان که در سال هشتم بمید میرزا الحسن مخاطب باصف خان و پسر خاندان و در وقت نکاح  
 شاهزاد و گرد و به متنازل عمل مخاطب گشت بمصطفی و دو هزار سی ذات و شش هزار سوار ترقی نمود و سپس از چند گاه منصب بانزد  
 جزای ذات و هشت هزار سوار عطا گردید و هرگاه فتح و محرم ولایت را ناموده پیش را بمحضور آورد و منصب بیت جزای ذات  
 و دو هزار سوار و شاه خرم خطاب یافت پس از ان که بر مہم کن چہین شہ خطاب شاہ جهان و منصب سے ہزار سے و بیت ہزار  
 یافتہ ہمیشہ مورد عنایات پدید بود و نور جهان بیکم چاہس خاطر پادشاہ و ہم چاہر رضا جوئے برادر خود آصف خان کہ شاہ جهان پادشاہ  
 او بود و از ان و در اراج شاہ جهان سے کوئید بعد از ان کہ بمید نور جهان بیکم کہ از مصلحت شیرا لکن خان بود و در جالہ از دواج سلطان  
 شہ یار ہزار دوا ہما گیر شہ شاہزادہ و انبال و آمد نور جهان بیکم کہ بچہ مہم سلطنت لقبیدہ اختیار بود و بان و دار سے و اما خود سلطان  
 شہ یار پیش نہاد خاطر ساحت شاہزادہ شاہ جهان بعد از ان کہ از ہم دکن معاودت نمود و ہمان دن رسید با عتقاد و اوضاع سابقہ  
 و ہولیوہ رجا گرد خود کما شہ خود متعین کرد اتفاقا پیش از رسیدن عرضداشت شاہ جهان نور جهان بیکم آن بہ گنہ رجا  
 سلطان شہ یار تنخواہ کرد و شریف الملک کما شہ سلطان شہ یار بران پر گنہ متعین نمودہ بود و گرد گماشتہ در ان پر گنہ بایک  
 و را و بختند و شریف الملک بزرگم تر از انیک چشم کہ گشت بدینیت طرفہ آشوبی در سلسلہ سلطانی بر ناست و شہر لہنا و ہا سے عظیم گرد  
 شاہزادہ عرضداشت متعین و چہر دنیا بمحضور ارسال دشتہ افضل خان دیوان خود را فرستاد کہ بہر و بہر بار شورش فرود شاند ہر امیشاں  
 بخوبی ہند کہ رفع فساد کرد و بلاکہ در انچہ شورش انرا پیش نہاد و بیت ساختہ خاطر بیکم را از ہزار سی مثل آصف خان با تمام انکہ جانب  
 دار شاہ جهان است مگر و اندیدند و بر این صرافت آوردند کہ مہابت خان را کہ بہتک خان دشمن و از شاہ جهان نیز انحراف و اواران  
 کا بل طلبیدہ شاہزادہ و آصف خان یادت او دلیل بایک گردانیدہ بابرین تمہید مہابت خان را بمحضور طلبیدند و مناشیر مطاعہ دین  
 خصوص بنام او عمد و دریافت او ہر مار عذر سے و محروم شدہ شہ بمحضور ناید و در آخر صریح نگاشت کہ تا آصف خان در حضور است انکہ  
 من نمی تواند شد اگر ف الواقع ہر انداختن شاہ جهان منظور است آصف خان را بہر و بہر بیکم کہ بفرستند تا مہر بمحضور رسیدہ بقتدیم حکم  
 پادشاہی پردازیم پادشاہ بطریق عرضداشت مہابت خان آصف خان را بہر ہانہ آوردند ہزارانہ بطرف اکبر آباد متعین نمود و اما ان الشہر  
 مہابت خان را بمصطفی ہزار سے ذات و دو ہزار سوار سر فر از فرمودہ فرمان فرستاد کہ اورا نیابتہ در کابل گذار شدہ خود و متوجہ آستانہ  
 بوس گرد و بعد ان فرمان مہابت خان ان کابل در حضور رسید و حال جاگیرت شاہ جهان انشیان و آب و غیرہ تہ تہ گیر گشتہ بحاکم  
 سلطان شہ یار تنخواہ گردید شاہ جهان با تہ تہ چہین اخبار از انہ دن عازم حضور پدید گشت و پادشاہ و بجز اطلاع این عزیمتہ  
 انلا ہور اکبر آباد شہت فرمودہ و انقتہ سانی کہ تہ انشیان و اغوا سی نور جهان بیکم در عین کہ رسن رضعف بیاری با چنان  
 فرماند اقبال مند خود کہ غیر اطلاع و فرمان برداری امری دیگر در خاطر داشت برستہ و آمد دین حال اکثر امری حضور بایقام ارسال  
 رسل و رسائل بطرف شاہ جهان ماخوذ شدند و بغزل منصب بایک مہابت گشتند و درین ہم مہابتخان عار المہام بود و بدینست از لاہور فوان  
 قاہرہ و بر شہرہ جهان متعین گردید و شاہ جهان بعد رسیدن در اکبر آباد از استماع خبر آمد پادشاہ و کوئلہ میوات شافت و از انجا بفرخان  
 و راجہ کوہاجیت و دیگر امری خود را و بر ہی افواج پادشاہی کہ بر متعین شدہ بود فرستادہ خود نیز مستعد شدہ عساکر طرفین با ہم آویختند و  
 ہنگامہ بدال و قتال گرم گردید لشکر شاہزادہ غالب شد و صورت ظفر روی نمودہ بود اتفاقا در عمر کہ کارزار ہندو قہی نیم جان افتادہ بدین  
 تیر مند و فیصلہ آتش افروز در دست و ہشت راجہ کوہاجیت کہ جنگ مردانہ کردہ دلیرانہ بر لشکر پادشاہی حملہ آوردہ بود و نزدیک آن ہند  
 ہم جان رسید و قنارہ فانیلہ بر بند و قہر حید و تیر آن از سنیہ راجہ کوہاجیت گذشتہ اورا از جان گذارند و بجز ہلاکت او لشکر ان



مع والده اش بحضور شاه جهان رسیدن شاه جهان از بنگاله در دکن معروض پادشاه گشت حکم رفت که شاهزاده پرویز و دین جهان  
 باشکر سهرابی بدفع شعورش شاه جهان باز بکن روند و هر دو کس حسب الامر از پشاور روانه دکن شدند و ارباب خانان پسر خانانان که از  
 شاه جهان جدا گشته ببلشکر یا پادشاه پیوسته بودند و بوجوب حکم قبضه رسیده خانانان خود و مقید گردیدند شاهزاده پرویز و دین جهان قطع مرامل و نوز  
 هرگاه در مالیه رسیدند شاه جهان بسبب سیدن افواج قاهره بودن خود در دکن مناسب نمیداد بامیر سرت و در اینجا هم توقف ناکرده از راه سیل  
 بصوب شش آمده قصد ایران کرد و هر سه پسر خود سلطان داراشکوهِ و سلطان شجاع و سلطان اوزنگ زیب را بدرگاه و پسر فرزند چون در  
 شش شریف الملک کورنکر شاهزاده شیراز قیام داشت باطلاع خبر آمدن شاه جهان جمعیت فراوان آورد و توفیق گفتگ بفرمانه نسب کرد و بعضی گزین  
 شاهزاده بدو قلعه منزل نمود و چند روز بجاگ پرداخت و چند روز اندک کاری بکار آمدند و چون کار می انجامید رفت بخاطرش گفت که توبیخ میسر شد  
 سوداگر و دین خان قائم دوران و نهمیرین آغا خبر رسد که شاهزاده پرویز در دکن مرد و مهابت خان بحضور رفته فقط خان جهان  
 لودی در دکن قیام دارد بعد از این آگاهی دکن را غایب دانست بخاطر آنکه پیش از آنکه مهابت خان باز بزم و متعین شود از راه ولایت  
 پسر او کجرات متوجه دکن باید شد بعد قصه این امر از او قطع مراحل نموده در ناسک ترنیک از مصافات احمد نگر بنگاله خویش در آنجا  
 گذرشته بود و زول فرمود و رحل اقامت نمود و در آنجا بود و قاصداً غرض از آنجا بنگاله بود و دکن گردید

### ذکر رسیدن مهابت خان در حضور و مصدک ساختن کردین و آصف خان را مقید کردن

چون اراکات الهی بران شهر که چشم نهی بپادشاه برسد امر کیا از صلاح و درو فساد اقرب بود منصبه ظهور رسید یعنی مهابت خان  
 که مصدک چنین خدمات نمایان و ترو دات شایان شده بود و بوجوب التماس نو جهان سیک و آصف خان بے موجب مورد خطاب  
 گشت و در آنی خان از حضور مامور گردید که مهابت خان را از شاهزاده پرویز جدا کرد و بطرف بنگاله روانه سازد و اگر مهابت خان  
 برفیق بنگاله را نفع نباشد بچیده و بحضور آید و حکم شد که خانجهان لودی از کجرات آمد و بجای مهابت خان آتایقی شاهزاده باشد  
 و تیر حکم شد که ز فرطی مطالبه سرکار بر ذمه مهابت خان طلب است از مایه ملک از محال جاگیر امرای و زور و تقبیری متصرف شده و بنگاله  
 افتاد و حضور متعانه دارند و هم فیان نامه که از بنگاله و آن حدود ویرست آورده اند و باز خواست نمایند و در سوتیکه عذر دیوان پسند  
 داشته باشند بحضور رسید و خاطر نشان دیوانیان نمایند چون فرار لودی خان از حضور بدستور پیافته و در مالیه رسید و احکام طایفه  
 رسانید مهابت خان از شاهزاده پرویز رخصت گشته عازم حضور گردید و خانجهان لودی از کجرات بحدیث شاهزاده پرویز رسید  
 مهابت خان بعد قطع منازل و دیارهای میکاپادشاه و بر لب دریای بهت متوجه سیر و شکار کابل بود و در یک اردو معی منزل نمود  
 مهابت خان چون می دانست که طاب و تحریک آصف خان و اردو او آتست که همسر صورت این را ذلیل گردانند و قبضه از او برد  
 او بر خوردار و در خواست فرستادند بر سر که داد مهابت خان بود پادشاه و حسب التماس آصف خان زیر تازیانه های ششید یک شیده  
 و سر بر بند دست بر گردان بسجده بی آبرو گردانید و از مهابت خان با داده باز یافت نموده بود و محمد حسن برادر زن مهابت خان  
 که کرد و در سیر گزینیه بود و مقید گردید و در راه سیر خیل از دین باز یافت شد مهابت خان باطلاع این حالات بنا بر حفظ آبرو  
 خود چنبره سوار جبار اکثر از قوم را بچاپه و غیره همراه آورد و دینا اگر کار به بی آبرو گشت جان خود بر دانه و باز  
 بسبب آمدن او با این صورت مردم با همگر ساختند پادشاه از خود بخیر لانا مل مجبور و در وادار مصائب فرمود و پیغام  
 فرستاد که تا مهابت خان پادشاه پیوسته دیوان اسلطان نمکند و عیان خود را خوشنود نگرداند و فیصلان بنگاله بحضور ساز  
 باریاب کورنش غرض ابر شد و آصف خان بنا بر فرط غرور از شعور و ورافت داده با وجود احوال سادات با چنین

مقتدر و قوی جنگ درکن السلطنه رفت آهنگ بے حزمه را کارفرگشته آل امین آمدنش را نیندیشید و پا شاه را تنها این طرف  
آب گذارشته خود با عیال و اطفال و اسمال و اطفال و جمیع خدم و خشم بر او بسر کشیده انا ب گذارشته آن طرف دیانت و دیگر  
امرا هم اتفاق آصف خان جان طرف آب رفته نیمه با زنده و گردن بر پا دشا بے غیر از شاگرد پیشه و خدمه ضرور کسی نمک اند  
مهابت خان امین احوال شنیده قابو یافت و فوراً مع چهار هزار سوار از مسکو خود سوار گشته بر سر پل آمد و متمدان خود را  
بر صحراب و دهنر اسوار گذارشت و پل را آتش داد و تاکید کرد که احدی از اعراس آن طرف را بدین سمت مجبور نکند و خود  
بر دروازده و دوتیانه رسید و از اسب پیادو گشت و با دو صد راجپوت و درون غسل خانه نشافت و تحت غسل خانه را شکسته  
با درون رفت پرستان حرم سر این حقیقت را بعرض رسانیدند پادشاه از درون خرگاه و برآمد و بر پاکی نشست هاجان  
پیشتر آمد و کورنش بجا آورد و برگرد پاکی قران گردید و معروض داشت که چون یقین کردم که از دست آصف خان خلاصی من ممکن نیست  
ویرس که خود را و پناه حضرت پادشاه انداخته ام اگر مستوجب قتل و سیاهم همان بد که در حضور سبزه اسرم و راجپوتان مسلح و در سبزه  
پادشاه را فرار گرفتند و غیر از چند کس خدمتگار در حضور حاضر نماند پادشاه بے ادبی اے مهابت خان دید، دو مرتبه دست بقبضه  
شمتیر کرد و خواست که آن بے باک را بنزد حاضران حضور التماس کرد و مذکور وقت حوصله آزد مایست این جهت خود را رے نمود  
و در اندک فرصت راجپوتان او اندرون و بیرون و دوتیانه پادشاه را فرار گرفتند مهابت خان بعرض رسانید که خود بدولت  
بر اسب سوار شود و غلام در رکاب لالاباشند و در آن وقت اسب خود را پیش آورد و پادشاه را غیرت سلطنت رخصت نداد که  
بر اسب سوار شود و اسب سوار رے خاصه طلب و اسشته سوار شد چون دو تیر انداز راه از دوتیانه اسب سوار و رفت  
مهابت خان فیل حوضه پیش آورد و التماس کرد که در چنین شورش سوار شدن بر فیل صلاح و دولت بالضرور بر فیل سوار  
شد مهابت خان یکی از راجپوتان متعهد را در پیش فیل و دو راجپوت محبب خود نشاند و هر کس از خواصان و خدمتگاران پاویک  
از دیکر سوار فیل میر رسید تا آنکه داخل غیمه مهابت خان شد در راجا مهابت خان فرزند آن خود را بر و پادشاه تصدیق  
گردانید و خود دست بسته ایستاد و التماس رے کرد که هر چه حکم شود بجا آورد و از آنجا که شاه بے غم مست با ده عشق و اسیر دام محبت  
نور جهان بگردد و دلمه بے او نمی آسود در بنحال هر دو سوار با دوا داشت و محبت بومال او سے گماشت مهابت خان بنحال ایستاد نور جهان  
بگردد و اختیار خود را و پادشاه را با زبیر پادشاه آورد و نامور جهان بگردد و زمان رفتن پادشاه بماند مهابت خان فرصت یافته  
آن طرف آب بنزل آصف خان مذهب بود و مهابت خان ازین سهو و تامل بیکره و هر کف آن روز شب خاقان و خان بنزل  
شاهزاده شهریار گذرانیدند چون نور جهان آن طرف دریا صغوف آریسته تدارک هاسه انلیشید پادشاه و مقرر بنان را نزد آصف خان  
فرستاد و پنیا م داد که جنگیدن از نیک اندیشی نیست و محبت تمام و انگشتری خاصه پست او داد و روزگار دیگر آصف خان خوش  
ابو الحسن فوجها آریسته قرار یکجگ دادند و چون پل را کسان مهابت خان آتش داد و دزد راه پایاب سے بستند ابو طالب  
پسر آصف خان با چند کسان بر حال از آب گذشت و اکثر چرا بالمش غرق بچرخ شد آصف خان در میان آب رسید و بود  
که ابو طالب پسرش باندک جنگ نهریت خود را برگشت و آصف خان بمشاهده حال پسرش از میان آب را و فراموش نور جهان  
فیل سواره از رویا گذرشته بود و بیکر دست خود تیران باز می آورد و نزدیک فیل بیکر بسیاری از مردم بقتل رسیدند و فیل سوار رے  
بیکر و خرم برده شده برگشت و شناکر از رویا گذرشته تا گریه بیکر باندک شوق دید و نیزه فرو داد و آصف خان با ابو طالب

پسر خود و دو صد کس به یکجا اجتماع را سپید شد و شمار و زقطه مراحل نمود و در قلعه انکس بنارس که بایگرا بود و رفته مقصود گردید چون سطوت  
 مهابت خان در دل امر غالب آمد خواهر ابوالحسن که برادر او بود و در مقامات خان گرفته ملاقات کرد و بدیدار برادر روزی در جهان بگیم  
 در حضور برادر شاه رسید و پادشاه از ملاقات او خوشش رفت شده از لب دریای بست کوخ کرده با مهابت خان روانه کابل شد  
 مهابت خان از لبس تسلط و استیلا داشت چنان که در انکس بهار رسیده و در قلعه رفته آصف خان و ابوالطالب پسرش  
 و میرخلیل الله و دیران را با و اندر کس و بگریه پست آورده و قید نمود که از منحصار جهان آصف خان را در شکر کرده و بقتل رسانید و پادشاه  
 چنانچه نیتو است کرد با لجه بعد قطع مسافت بدارالملک کابل نزول و قطع شد با چوتان که با پست مقامها رفتند سازس مهابت خان بودند  
 دیگر گشته طریق بطی و بی باکی می سپید و در نرسه جمعه را چوتان با احدیان پادشاه گفتگو کردند و کار سجد می رسید که احدیان  
 بهر یکا شده جنگ روانه نمود و در قریب هشتصد را چوت مملکت تیغ گردیده هلاک شدند و این معنی موجب کسر شان و رعونت مهابت خان  
 شد بنا برین بعرض رسانید که باعث این فساد و خواجه قاسم برادر خواهر ابوالحسن و بدیع الزمان خویش او شده چون رعایت مهابت خان  
 در میان بود پادشاه آنها را دوستگیر کرده و حال کرد و عادت خان آن هر دو را بر سر می نه کرده و در بازار کابل بخوار می کرد و بی عزت می گردانید  
 هر قیدی که داشت و از دست که با پادشاه این گه گشته که در بر هر کس می سپید داشت و پادشاه بهر صورت رعایت خاطر مهابت خان می نمود  
 و هر چه در جهان بگیم و خلوت می گفت پادشاه نادان بله کم و کاست با مهابت خان اظهار می نمود و قریح می گفت که بگیم و بدین شاه خوان  
 و در خانها نماند عبدالرحیم که در عقد میزرا ابوالطالب مخاطب بنایست نهان و در آصف خانست قصد تو روانه فاضل مباحش و در جهان بگیم  
 در فلز هم آوردن جمعیت می داشت تا آنکه از کابل محاورت بهند و نشان شد چون در حوالی تپاس نزول واقع و در اینجا تپاس طرازمان  
 پادشاهی شد پادشاه مهابت خان را بر بنیانی خواهر ابوالحسن جنایت خان پنجم فرستاد که پیشتر روانه گردید و الا کار سنگ خوار که کشید  
 بالضرورت مهابت خان پیشتر لوی گشت بعد از آنکه از دیار می سپید بهت بود که در بنایست فضل خان چهار حکم اصداریانت اول آن که کشان  
 شاه جهان بصوب مکه رفته است بتا قریب شصتانه میم و ابوالقاسم رسام دوم آن که آصف خان را با جهانش از قید بر آورده و به حضور  
 می فرستاد سوم آن که مهورث و بهوشنگ پسران شاهزاده و انبال را که با و حاله شده بود و روانه مهنورنا عید چارم آن که لشکر  
 پر تخلص خان را که ناسم اوست و تا حال بهلازمت نرسیده و حاضر گردانند و در صورتیکه از فرستادن آصف خان و دیگر احکام  
 عدول نماید فوج بر سر او متعین شده بهر خواهر رسام فضل خان رفته احکام مطاع به مهابت خان یک یک گزارش نمود  
 مهابت خان پس از سلطان و انبال را حواله نمود و انکار کرد که بموجب حکم و الا روانه مکه می شوم و آصف خان را خلاص نیلیم  
 اما خوف دارم که خدا خلاص آصف خان بسا و ابوالحسن از روی عداوت و نیکه دارد و فوسه بر سر من متعین کند و درین صورت امیدوار  
 ملت ام که هر گاه از لاهور بگذرم آصف خان را خلاص کرده و روانه مهنورنا میم افضل خان از پیش مهابت خان آمد و پسران  
 شاهزاده و امال را از نظر گذرانید و اینچو مهابت خان گفته بود مفضل بهر من رسانید چون مکرر بنایست فضل خان حکم شد که  
 غیرت تو درین است که آصف خان را خلاص کنی و الا نداشت خواهی کشید یا چار مهابت خان بموجب حکم و الا بمل آورد  
 آصف خان را طلب اشته معذرت خواست و بعد و سوگند خاطر خود را مصلحت بنایست مکه بهر فرستاد و لیکن  
 ابوالطالب پسر او را بحسب معلومت روزی چند بگیم بهر رفته روانه مکه گردید و از جمله حسن اتفاق آنکه شورش مهابت خان بر ساحل  
 دریای سمیت واقع شده بود و نعلت می افشان و روانه گردیدن ما میان سمیت مکه نیز بهرین کنار و دریا اتفاق افتاد و بعد چند روز  
 ابوالطالب و خواهر ابوالحسن و بدیع الزمان و دادا و از برادر خواهر روانه مهنورنا و منزل بهنرل روانه مکه گشت پیش از رسیدن او را بخود

پادشاه هر شاه جهان از شمشیر کوچ کرده بطرف دکن سعادت نمود و در پناخ پناخت کور شد و نهایت خان بعد رسیدن در شمشیر  
 مکر پادشاه رسید و سستان آورد و قاضی از و فکیر پیوست پادشاه فوسه بر سر او ستین نمود و خان خانان عبد الحکیم که از دست  
 مهابت خان زخمی کساری بر جگر داشت بالجام و افتراح نعم او بر دوش خود گرفته رخصت شد و محال جاگیر مهابت خان و صوبه دار  
 امیر خان خانان محرمت گشت خان خانان بعد قطع مراحل در امیر رسید و نهایت خان که بعد سعادت از شمشیر سمیت امیر رسید و نهایت  
 جنگ نیارود و در شهاب جبال ملک رانا اقامت و در نزد خان خانان در آن سمت در سینه سمیت و کیم جلیوس بعد پناخت و دوسا لگه  
 به جو ارمیت از دس پیوست و مهابت خان از آنجا عرض نیاز شمشیر حقیقت و اخلاص بخیرت شاه جهان ارسال داشت و به حبیب  
 نشو و س که در جواب متعین طلب و مسافر گشت به بنیاد استعجال و رجوع رسید و به وزارت شاه جهان مشرف گشته مورد انواع مروت  
 گردید این منتهی به عرض پادشاه رسید خان خانان که دس به خطاب سپه سالار دس و صوبه داری دکن سر فراری یافت و غنای او را با  
 شاه هر شاه جهان محاربه و محاربه و دلا مانده

### در بیان رحلت جهانگیر پادشاه به عالم بقا

در سال سیست و دوم جلوس جهانگیر پادشاه مطابق عادات متوکل شمس شد و بعد از رسیدن آنجا جیاره ضعیف که لازم داشت استیلا  
 یافت و ضعف دنا قوی از روز بروز نیاورده شد و او را کمال زحمت بر داشت و چون در منزل میرکم کلاه شکار شکار  
 و در نزد دل سوزین در تنه که نشین بهمت بندوق ایمان در تریب یافته مقرر بود که چون زمینداران آهوان را را در دستگیر کرده بودند  
 و بنظر دید پادشاه خود بندوق بر او اندازد و همین که زخم آهوی بر سینه از کوه جدا شده و ملحق زنان بر زمین می افتاد و درین روز  
 یکم از پیاده س آن روز بوم آهوی را رانده آورد و آهوی را بر چرخ سنگی ایستاد و الما خوب بنظر در آن آمد پیاده مذکور خواست که بیشتر  
 آهوی را از آن مکان بیشتر را بعد بهر رسیدن در آنجا پایش اغری دست به تیر و قضا را بویته کند و شد و آن پیاده و اجل گردید  
 از آن که او عالم ملحق زنان بر زمین افتاد و دستخوارش غرور گشت و اعضا شش از هم گسیخته جان بحق تسلیم کرد و پادشاه آن حال  
 مزاج پادشاه نهایت ملول و خاطرش پست کمر گردید ترک شکار کرد و بدولت خانه آمد از آن ساعت قرار و اهرام از خاطرش بخت  
 از هر دم که کوچ کرده از شمشیر و از آنجا بهر جور سے نزول واقع شد و از آنجا بهر ستور میوه و یک چهر روزانه و کوچه فرمود و از شام سه راه  
 به باله خواست همین که بر لب گذاشت گوازیفتا و آخر شب حال دیگرگون گردید و بهنگام صبح نفسی چند بختی کشیده و وقت پاشت روز یکشنبه  
 بیست و هشتم صفر سنه یک هزار و سیصد و ششش چوبی مطابق پانزدهم آبان ماه در عصر شصت و دو بجای طائر روح او از آستان  
 کالبد غصه سرید و نور جهان بیگم غم و شش دل خراش دنا که جان تراش بر آسمان رسانید و کل خساره از آنجا من غم خورشید و ای ساس  
 گویان چون غم غم بل براف کاشت گوازیفتا و آخر شب حال دیگرگون گردید و بهنگام صبح نفسی چند بختی کشیده و وقت پاشت روز یکشنبه  
 اظم درینا زمین دل آزار سے درینا درینا زمین مگر خراس درینا بهنگام شش زندگانه بهنگام ما و دان پانیدگه  
 را بهنگام غم بهنگام است بے اوبه حیات جاودان و مرگت بے اوبه بقا و دن و فانی که نباشد که من با شمشیر گیتی او نباشد و نیز اجم  
 کرد و یک سوشنم که جهان را بے جمال اوبه بنیاد چه آسایش در آن گذارامند که و گل رخت بند دغا رانده و درین وقت هر شب  
 بر او در آصف خان را طلب داشت و عذر در میان آورد و دنیا در غمش جهان گرد پادشاه از آنجا بهر ستور میوه و یک چهر روزانه و کوچه فرمود و از شام سه راه  
 بهر لب و دریا بهر راسه متصل شاه دره و در باغ قاسم خان که نور جهان مگر رونق افراست آن باغ بود و در آن روز و عمارت  
 حاله بران تعمیر یافت این یک بیت آخر از قطعه بهار رخ رحلت دوست ملائکه گفته به بیت جزا بهیج و فاشش دست کفنی بهر

گفتا جهان گیر از جهان رفت :

## ذکر سلطنت ابوالمظفر شهاب الدین محمد شاه جهان پادشاه صاحب قرآن شانے

بعد رحلت جهانگیر آصف خان بارات خان همایستمان گشت و داد و بخشش سپهر خسرو را بنویس سلطنت عظمی که در اندیشه روانه پیشتر شده و بنابر سے نام هند و سکه را که در چایک رسوے از باد صباگر دے بردن و دشا جهان فرستاده از خبر رحلت جهانگیر آگاهداشت و جسد جهانگیر را معصوب مقصود خان روانه ساخت و روز جمعه در باغ اساس متاد نور جهان یکم بر لب آب را دے دسواد لا هو جسد مذکور مدفون گشت چون امرای عظام میدانستند که آصف خان بنا بر استحکام میان این دولت شاه جهان این توطیه و تمهید نموده همه با آصف خان دم موافقت زدند و آصف خان که از نور جهان خواهر خود عظمی بنو و بدین جنت اورا نظر بند داشته احتیاطا سے نمود که نزد او کسے آمد و رفت نمی نمود و نور جهان یکم سے خواست که داماد او شهریار سلطان پادشاه شود و شهریار قوم بهتر یک زن خود دست تصرف بخوان پادشاه در اندر کرده و سایر کارها بجات بیوات را از خزانه و قلمخانه و غیره که در لاهور بود و متصرف گشته در عرصه یک هفته بهشتاد یک روپیہ منصب داران قدیم و جدید داد و از انچه بهر دستار یافتن سلطنت بشنا جهان چل و پنج لک روپیہ بخرانه مستر کرد و دیگر شهریار را یک فقر سپهر سلطان و انیال را که بعد رحلت جهانگیر بختی بلال پور رز و او آمد و بود بجای خود سوار ساخته لشکر را از آب گذاریند و در سرکره سپهر لاتی فریقین اتفاق افتاد و در محله اول انتقال نمودن شهریار از گنجینعت و هر کرام بهای سے شنافت و شهریار که با دوشیزا رسوای قدیم خود در ظاهر شهر لاهور را ستاده بود برگشته بقلعه و آمد بشاهنگاه اداوت خان درون قلعه رفته او را بقایو سے خود آور و صبح امرای عظام بر و ن ارک شتافته داد و بخشش را بر سر پاشانیدند و شهریار را دست بسته بکوشش او آورند و بعد از دور و درگول گردانیدن و پس ازینکه روز ظهور مرث و بهوشنگ پسران شاهزاده و انیال را نیزه تنقید کردند و دشا جهان بر سیدان خبر از زبان بنار سے در مقام جیسر سرحده نظام الملک از راجه گجرات عازم مستقر قلعه اکبر آباد گردید و جان نثار خان را با فرمان متضمن عواطف و احسان نزد خان جهان لو سے افغان گردان وقت صاحب موبدکن حسب الامر جهانگیر و نور جهان یکم بنا بر استیصال شاه جهان بود و فرستاده دولالت ماطاعت نمود او سر شش سو اب از دست داد و با نظام الملک سلطان دکن ساخته بعد عمو و دواشین تمام ولایت بالاگات با و او گذاشت و خود بر باغ پور آمد و مقارن این حال دریا خان رو به یک پیش از رحلت جهانگیر از شاه جهان جدا گشته در ولایت نظام الملک بهر میر و بناسبت طبیعت افغان سے بنما بجهان شق گشت و محرک سلسله فتنه و فساد گردید و جان نثار خان را بدون عرضہ داشت و در جواب فرمان رخصت انصراف داد شاه جهان با حمدا باد و رسیدند فاهرخان را که خطاب شیر خوانے داشت بمنصب پنجزاری فادات و سوار و موبد داری گجرات سر فرزند و میرزا عیسی ترخان را منصب چهارمزاری فادات و در بنار رسوایالت ملک ششده داده رخصت فرمود و خدمت پرست خان را نزد آصف خان بلاهور فرستاد و به خط خود فرمان نوشت که در نیوقت که احتمال فتنه است اگر داد و بخشش سپهر خسرو برادر او و شهریار و ولید مرث و بهوشنگ پسران شاهزاده و انیال را بجهار سے عدم سر و دیند بصلاح و مواب دیدار اقرب خاں بلوچ و در و دین حکیم روز کی شنبه بیست دوم جماد الاول سال هزار و سے و هفت با اتفاق دولت خوانان دریا لوان خاص و عام لاهور خطبہ بنام شاه جهان خوانده شد و داد و بخشش را که روزی چند بصلحت وقت بساطنت برداشته بودند بکسی سخته و در گوشه عبوس داشتند و شب چهار شنبه بیست و ششم جماد الاول سال مذکور داد و باراگر شایب برادرش و شهریار و ولید مرث و بهوشنگ پسران سلطان و انیال را جدا و نیستی نشانیدند و در نیوقت که موبدکشا جهان سجد و دنگ اتابو دین سپهسالار مهابت خان کوچ کوچ از راه اجمیر طر ابل نمود و در باغ نور ظاہر را که آباد مشرک فرمود و مصلح آن بسو ار سے فیل و اخل حویلی که در شاهزاده گے با و تعلق داشت بنابر

انتشار ساعت مختار جلوس اقامت گزید و تا پنج هفت روز جمادی الثانیه روز دوشنبه سال هزار و سی و هفتم هجری که سن اربعه و شصت سال شصت و هفت سال و دو ماه و هفت روز و در سید بود و در وقت آنکه کبریا در محنت فرامده و ماطنت در قلبه کمر بسته جلوس نمود و حکیم کنایه سیح تخلص تایید جلوس چنین یافت شعری بر سال جلوس او گفته در جهان بادامجان باشد و شیخ عبدالحمید شاهنامه نویس او در دوشنبه بیت و پنجم همین یافت بعد جلوس فرزان عاقلیت عنوان بنام آصف خان برادر نور جهان حکیم متخلص طلب او در حضور و آوردن شاهزاده از راه دور که همراه او دو سه هانگیست بود و اصداریافت و در القاب خان مرقوم این فقرات است  
گشت عسکر الحاکم فی الملک و له عوسه و انا آصف خان و نیز در آن فرات سر و یکه که در روز جلوس بیت انوس پوشیده بود و یک براسه آن عسکر الحاکم فرستادیم و هر چند که آن عسکر غایت فرات هم زیاده اذنان گنجایش دارد و بالفعل منصب هشت هزار و سی و دو سوار و سپه و سله پهنایت نمودیم و سوا سی آن خبر دلاهره بطریق انعام مرحمت فرمودیم و دیات خان بمطابق خان خان سپه سالار و منصب هفت هزار و سی و دو سوار و سپه و سله پهنایت خاصه با چار قب طلاس و خنجر و شمشیر مرصع با مسلم و نقاره و توپان طوغ و دیگر عنایات سرفرازه یافت و تا بهمان نود و دو و سوار و سرتا به بطاسه منصب هفت هزار و سی و دو عنایات و دیگر بمال گشته بصورتی که در آن کمال آمد و برین نظر هر یک از امر القدر مراتب و اقتضای صلاح وقت مورد لطافت و مرام گردیده اول حکیم اصداریافت منع سجده بود و فرمود که من و اوارین تعظیم ذات معبود حقیقت است دیات خان فیض رسانید که اگر بجای سجده زمین بوس قرار یابد سرشته افتخار خود و مذهب می اند و سجده هم بر طرف می شود و تنس او پذیرفته یافت متعین شد که هر دو دست را بر زمین گذاشته پشت دست را بپوشد و سادات و علما و شایخ و درویشان را منع این نوع منو و هنگام ملاقات بسلام و زبان رخصت بنما تحامور فرمود پس از چند سال زمین بوس هم ممنوع شده تسلیم چهارم بجا آن قرار یافت ساعته پیش از باده و بیدار گشت بعد تخته و طهارت او اسعه صلو و مفر و فیه و نوافل نموده اغلب اوقات با وضو و در درون موسیقی نیز مهارت تمام داشت و با شایع آن راغب و تقی و رفاهان خواججه سرسره صاحب تاریخ مرآت العالمین نگار و کاتب از صوفیه و دینم او و حالت و جد جان بقی تسلیم کرده اند و چهارمین سال اول جلوس نذر محمد خان برادر خرد داماد قلی خان واسعه توپان رحلت جهانگیر شمشیر و شکر بکابل کشید و دیات خان بماده امور شد و طالب کیم تاریخ رخصت فرج لشکر فتح یافت خانزادان پس دیات خان بمنصب پنجاه هزاره سرفراز شد و نذر محمد خان قلعه کامل را خاند و در مدعا سر نموده بی نیل مقصود برگشت و دیات خان با شایع عود او در سر بند توقف نمود و شکر خان صوبه اراک بکلیش از دیات خان رخصت شده بود و انتظار رجابت خان نکوده داخل کابل گشت و حقیقت حال بعرض داشت هر دو انکشاف یافت چون برخه از سکه کابل سبب ورود عسکر توپان نقصان و خساره بسیار کشیده بود و مدتی که پیدای از غزنه کابل تجویز قاضی شهر محمد زاهد لغارت زدگان حسب الحکم انعام شده اقسام یافت و نوز و رجب همین سال شاهزاده دکان والا که محمد و از شکوه و متعجب و اورنگ زیب که پیش جویانگیست بود و در سیمین الدوله آصف خان و دیگر امرای عظام و نوائین و حشم و صبی و قدم از راه دور که کبریا و رسید اندرک دولت ملازمت نمود و پسران را در غوغا مخالفت کشیده و پتیل سیمین نامه که نواز گشت نمود و بعد از آن سیمین الدوله که بر پای پاوشلا گذاشته بود و در دوست برده شته و کوشش عنایت گرفت و دیات خان خاصه با چار قب مرصع و خنجر و شمشیر مرصع با سوله جواهر و نوز و علم و نقاره و توپان توغ و دو اسب از طویل و خاص یکبار زمین مرصع و دیگر با زمین مینا کار طلاس و فیض از حلقه خاصه با سوله و ماده فیض مرحمت نموده و سرقتش را با وج اقرار رسانید و مرتبه و کالت مغفوض فرموده و هر دو ک که نوز و متا زمل صبی و از و جیه پادشاه و الله شاهزاده دکان می بود و التاس متا زمل بآیت





عظمت پسران خان جهان و دامادش با بسیار کسی از عمرهای اول و قتل سرسید و خان جهان با دو پسر خود که البته آمده بود و چندین گنجی  
از رفعت خود را بکل ادا نموده داخل گورده شده و از آنجا برآمد و بر لایق نظام الملک که با خان جهان در مقام مدارا و مفاشات بود  
و آمد بهلول و سکنه رفعتان بجمع تقدیرت خود و مفاشات افکند که گزینیه بنان جهان بجمع شد و مقرر شد که براسه تبتیه نظام الملک  
از دوسه گیسمان پوسه شاهی بعد و یک شخصت نماید اسلام خان را بخواست و از سرسلطنته اکبر را بگذراند و روز دوشنبه بیستم ماهی الاولی  
اعلام فرودن و دوسه در حرم کت آمد و نامه متضمن تعزیت انتقال شاه عباس مانسته و شنیت جلوس شاه صفیه بنیر و او مسعود میر بر  
با اتفاق بحر بیک ایلی شاه عباس که شخصت انصراف یافت ارسال شد و بهم درینو لا محبتن و زن قمری اختتام سال سے و ششم  
و ششم و هجده سال حاکم از عمر شاه و ترتیب یافت

احوال سال سوم مطابق سنه هزار و سی و نهم هجری

ششم شعبان که روز جمعه بود و در سالیه نوب ممتاز محل زوجه پادشاه صبدیه آصف خان از اصل راجا و اصف و و از دود  
رو به پسر قرار گردید و دیگر اهل نوب اصفه نام صاحب سر بلند می یافتند و بطرف خاندیس جابر السی نظام الملک که شوال خان جهان بود و شخصت  
نموده بعد از دو روزان و پارسه فوج بسر کردگی سه سر دار مقرر گردید و یکبار از ادات خان انظم صوبه و کن دوم رانج گچ سنگه سوم  
شاید که خان معین پسر آصف خان و ارادت خان را خطاب عظم خانی بخشیده تا بیست و خان و گچ سنگه و دیگر اهل ارادت خود  
که از صوبه پیداعظم خان بیرون نزد ندبیت و ششم رجب شهر بدر بنور مرکز زیارت فقره را فرستاد و پادشاه و وجود آن همه عنا یست  
و عفو تقیرت که از آن نعمت نموده بعد از پنج روز در نزد خان جهان بود و رفت چون با ارادت خان و شتابسته خان  
صحبت در می گرفت تا بیست و خان را بمحض طلبیده بسر کردگی آن فوج عبداللہ خان بعد از رخصت نمود و درینو لا عظم خان را  
با خان جهان بیک روزی در دود خان جهان از جنگ گرد نموده جمعی را بکشتن و ادا اتفاقا در شتابه تلاش ملققت خان و در عظم خان  
با فوج چند اول از قول بدو گرد و در مانده بود و خان جهان و بهلول و مقرب خان با اینا سرسید و داخل رید و دایه خند و خند  
از منزل و راجبوت جان خود را با فخر درین ایام با دو راسه کا قریعت که مع بجران و دیگر منتسبان بیست و چهار هزار راسه  
انات و پانزده هزار سوار منصب داشت با جمیع فرزندان و خویشانشان خود گرد نخیه نزد نظام الملک رفت و او بهو خانی را لازم است  
آن مدبر دانسته خواست عقید ساز و آن خون گرفته دست و پا زده با دو پسر و بنیر و کشته شد باقی اولاد و قاریل و نه تنی همین دگاه  
گشته بود سید عظم خان منصب مناسب یافت و یک کاکسی هزار رو به بدو خرج با آنها عنایت شد و هم درین ایام کمال الدین و بهلول  
که در عهد جاوید گنج خطاب شیر خانی داشت بنوشته خان جهان در لیا و در کمر طبع بسته از دست سعید خان مع هزاران پسر اسید و بعد بر  
بلین الد و آصف خان که ریاست او در عهد باب بر همه کس مسلم بود و سرداری کل عساکر بالا کاکش ملو فرای یافت و نهم ربیع الثانی جشن  
وزن قمری اختتام سال حاکم و ابتداء چهل و یکم از اسسته شد چون مقرب خان و بهلول از حالنا بود رو به با تهری نهادند عظم خان  
بر فراز اینا و توفیه فتنه تعاقب نمود و خان جهان در جا کانون انتظار آن هر دو میکشید که ناگهان لشکر پادشاهی رسیده خان جهان را  
فرار مسدود و یافته جنگ ایستاد و چون معرکه کارزار گرم شد بهادر خان و بهلول و او شجاعت داده و در غم تیر برداشت و نیزه براس بهلول  
چپش شاسه مرده و جان خود را بخت و بیوقت عظم خان رسید و جنگ مگر در دگر می پذیرفت خان جهان عزم بر خود و جنگیده  
رو به فرار نهاد و در بیوقت تلفاتی نهاد و بهادر زاده خان جهان رسیده و میدان نشست بر سرزم نامی از سپاهیان راجه بهلول سنگه بدو رسیده  
با او را و بخت بهادر از آن فرط بهادری بهر بی بر سرزم زد بر سرزم نیز چند هری کا قش زده و بر گراسه آخرت ساخت و خان جهان که بمستان

در آمد و اولیای دولت پادشاهی در تعاقب او بر سر سپرد و دیگر دیدن و عظم خان در جائے برآے آرام سپاه اندک آسوده حقیقت حال پادشاه و نکاشت و در بطله و کے آن سپ و نیل و خلعت و شمشیر ارسال یافت چون ناخبران اراده دولت آباد نمود و اعظم خان از اسباب که حیدر بسبب قحطی که در اطراف دولت آباد شنید رفتن آن طرف مصلحت نمید و بقصد استیصال بلول و مقرب خان بدو فرستاد برین ایام سامو بهیو سوله که سرخیل بنو و دشمن نظام الملک بود بشکریه پادشاهی پیوست و بمقصد پیچزاره بلند پایه گردید و دیگر اقارب او نیز فرغور یافت مقصد بهایا افتند و سید مظفر خان با ضامن هزاره ذات بمقصد پیچزاره سر فرزند و سید میر جلال با ضامن کرک چار هزاره شد و قلعه منصور گدازه بسیم باقر خان صوبه دار او بسیم مفتوح گردید

### احوال سال چهارم مطابق سنه هزار و چهل و هجری

چون بشوئے ناخبران لو دس ولایت نظام الملک کدکوب نواب گشت و داعیه نظام الملک صورت گرفت خان جهان را اعتماد بر دوستی نظام الملک نماند و ترسید که با دوا برآئے مصلحت حال خود با او غدر بکند بنا برین رویه مالوه و نداد و عهد الله خان بهادر که در بالا گشت بود تعاقب بنو و سید مظفر خان باره و بعضی دیگر با انعام هم لو دس از حضور رخصت یافت با و محقق شد بنو در سر و پنج رسید و آگهی یافتند که مقام پیران از داسه شهر پنجاه فیل مرکب خالصه شریفه برده اند و خواجہ عبدالهادی و سید صفدر رخاں که به سیاحت پند در آنجا بود و محافظ شهر نمودند سکه آنجا را در شتر آنها حراست کرده و ناخبران از دست راست مسروچ بلک بودند و در آمد اذکالیه سر بر آورد و دیگر حاجت پسرجار سنگه تعاقب مخاذیل در آمد خود در بیدار و رویه که چنڈ اول ناخبران بود و رسا نید و دریا به مجابا برده ناخفت و بجنگ رستاد و پدافست حمله با سر بر در فقله او نیز ترسناخته دیوانه و ارعده کارزار گرفت و چار صد افغان و دو صد بوندیله درین محرم که برگزگس آن سر لشکر بند در شتالو و دو خود رفتند بدریار سیده کارشن با تمام یافت و سپاه بوندیله و دیار ناخبران و سپاه و انبسته بر و هجوم آورد و فغان جان فرعت یافت جان خود بیاسه گریز بیرون برد و دیگر حاجت بوندیله بخطاب جگراج و با ضامن هزاره ذات و بنو هزاره و بنو هزاره و بنو هزاره و از وقایع این سال فتح قلعہ دہار و دست بسیم اعظم خان و بدست آمدن قلعه دار و اهل و عیال بمن غم ملک بدن جا بدو دس نظام الملک که در قلعہ بوندیلو و عظم خان در جلد و کے این خدمت با ضامن هزاره ذات و سوار شش هزاره شش هزاره و دیگر ملازمان آن لشکر هر یک در خور مرتبه مشمول مراحم خسروانے و قلعه مفتوح آباد و موسوم شد چون ناخبران اذکشته شدن دریا را و فرار پیو و اولیای دولت شتالو در تعاقب او شتند و در دس و در تر برانده و صبح دیگر از آمدگه را و در تر و اذکشته و زنجیان و دست قدماں را پیشین و اذکشته سید مظفر باره از جمیع انواع هر اول پیشتر بخان جهان لو دس رسید و نیز با شش صد جوان جلادت نشان عطف خان نمود و بمقابل پیر و اذکته و جنگه نمود که کار نامہ رسم و افرا سیاب را آب شمشیر شست و شش و اذکشته رفتانے او شربت مرگ چشید و بنو و بر خه مجروح از دس که بر آمد و راه بوندیلو از سواران طرف فوج پادشاهی کے خویش خان عالم و دس و در گابیره رایسال بکدشش و کوشش بسیار جانپارے نمودند و صمد رخاں و رویه که اید استظبار لو دس بود و مع دو پسر خان جهان در میدان نقد جان با اکثر نقاد و باخث خان جان بکلا خطه این حال باز در و براد نهاد و اکثر فیلان او مع زوج و اندک در راه باند دین فرار و در و در و در شش بطرف کالج اتفاق افتاد و ماکم آنجا نیا زخان خبر یافتند و بیاد او پند ریخاں با صفت آرا گشته و حاربه صبح بنو و حسن خان پسرش که قتل گشت و بفرورت طبل و علم و غیره و سباب دولت و نشان حشمت و شوکت بجا آمده از محسد که بر آمد و بامیت کرد و فغان نکا و باز بکشد و شام ترالایه منزل گزید و بار فیقان خود گفت که الحال عزم پیشتر رفتن

ازینجا بدارم قضا کار خود کرده و عمر چایان رسید و اعاده و اعانت شمار برین چنگام سودمند نیست در کشتن من خود را مسوول کنید  
سپاه از عصب پیر سر شاه افروز کردم تا فرصت است را خود بگیرد آخر بی تیغ پلاک از بندگر عبد او ابراهیم شد بتر آنکه الحال مبداء  
شوی یکسان را که زندگانه عزیز بود جدا گانه گزیند و گروچی که دفا مشرت بودند میبای هرگز گریه دست از جهان شستند چون  
سید مظفر رسید و گرسپاه نمود و اگر گشت خابنجان لودوس مع عزیز خان پسر خود بیکال شبات و دست قتال بمقابل بر خطه  
بار نقاس باقی باراده طانی استقبال فرج دشمن نمود و هر یکی از اهلنا که شرا که آتش شجاعت بود با دشمن و آوینیه تام و نشان  
خویشتر روشن ساهت و خابنجان عزم یکدم دشمنان دید و از اسپرود آمد و دشمنان از چار سو حمله شد و تعداد سرتیبر و کمان شست  
بدر دشمنان در کشاکش بود و بعد از آن با دایک در دست و با تائب توان بود و از حمله بردن بر مخالف نیاسود و آنکه بکیش بریزد و  
سر عزیز خان پسرش و در سله تل تیغ تیز از بدن جدا گردید چون کار خابنجان بنهایت انجامید و عبد الله خان فیروز جنگ قلب  
و رئیس لشکر پادشاه بود و نیز از پی رسید و سر بر سر کس مگر که بر حضور پادشاه فرستاد و جلدی این خدمت عبد الله خان  
با ضافه هزاره هزاره سرسوار شش هزاره شش هزاره سرسوار و بختاب فیروز جنگ مشمول عواطف شد و سید مظفر خان  
با ضافه هزاره سرسوار و صعب پنهان سره ذات و پنجره سرسوار و بختاب خابنجان فیروز جنگ گردید طالبها که کلیم در کشته شدن خابنجان  
لودوس که پیرانام داشت و دیار و دیله رفیق عمده او این رباعی گفته حله شایسته یافت رباعی این مرده فتح از پی سیریا  
بود و این کیف و بالا چنشا از افرا بود و در رفتن دریا سر بر سر ابراهیم یافت بیگو یا سر و جواب این دریا بود و درین سال باران ملک  
دکن و گجرات و اطراف آن بالمره انقلاب یافته قطره قطره بارید و قحط عظیم روی داد و پادشاه هفتاد و یک روپیله از کالان مرمت فرمود  
و در هر شهر و کور و املاک خالصه شیر لیکه که یازدهم حصه ماکا محروسه است تخفیف داد و هیچدم شبان محروسه بیگ سفرایران که  
بامدشاه صفتی شکر بخت بدست جلاوس و دره بود و در بر پانچو دراک کورنش نمود و از خان پادشاه ایران بنگر که را بنید ملک روپی  
قیمت داشت و آنچه از طرف خود گذرانید متاع بچاه هزار روپی بود و غیره کور را از ابتدا س و روزگار و فرزندت سه ملک و شش نوز  
هزار روپی نقد و قریب یک لک روپی جنس با و مرمت شد و از غلامان در رقابت انواع نظام الملکیه و عادل خایه و در تغییر قلم  
بر بند سلسله غلیظ بجا آورد و بموجب التماس او و قریب خان غلام ترک نظام الملک که مقتدر و رئیس لشکر و شیر شیرش بود  
و از سلاطین نامناسب اولیا س نعم خود دل بر کند و داعیه بندگی شاه جهان تقصیر داد و بموجب پنجره سره پنجره سرسوار استال  
یافت و باین آستان رسید و مورکد انواع مراحم شد و هم درین سال فتح خان پسر کلان ملک منبر سپه سالار نظام الملک  
که مقید بود نظام الملک و از اخلاص گروانید او چون دانست که هرگاه نظام الملک را خاطر مطمئن گردد باز بمجوس خواهد نمود  
پیش دستی کرد و بدستور س که پدرش نظام الملک را نظر نمیداشت مقید کرده حقیقت بد را که نوشت شایه جهان این کجاست  
از نو کرد و باره و سله نمیش نه پسندید و حکم کرد که واکند از فتح خان بر این حکم آگه یافته قبل از در و فرمان نظام الملک را رضا  
کرد و بکشت و شهرت داد که بمرگ خود و در گذشت حسین نام پسر ده ساله او را بجا پیش نشانید و نیز سبب نصیرت خان و درین  
سال قلع و قمع کرد که از شاه پسر قلع تلکانه است مفتوح گردید و نواب ممتاز محل که اجبند بانو بیگم نام داشت و صدیه مرضیه سیم الدین  
آصف خان فرزند پادشاه بود و در حلت نموده و رباعی زمین آباد و پانچو بطور امانت مدون گردید و بعد چند سده شاه و شجاع مع  
و نیز خان و سنی خانم شش بامستقر از لافه که برآورد و حسب الحکم برکنار دریا س جناحاک پسر و مقبور رفیع بر سرش  
نهاد که شش بامستقر از لافه که برآورد و حسب الحکم برکنار دریا س جناحاک پسر و مقبور رفیع بر سرش



و اعظم خان از صوبه داری و کن قیصر گردید و محبت خان بجای او مقرر شد و حسین الدوله آصف خان حکم گرفت که مع اعظم خان دیگر اطراف را به هر چه بخواهد و آصف خان از دکن بر سید و شرف ملازمت دریافت و حاجی و قاضی الی بنده محمد خان و الی غلج محمد رسید و پسر و دختر دو گزیده که بخانه کور و دهنه را در روپیه اندیش داشت از نظر گزیده چون یک سال از انتقال ممتاز عمل متوقف شد مجلس محترم سرپرست یک لک روپیه بلیک و معافات و داد و دهی درین سال بنده بود که بعد بکجا بسیار از قوم بر تکیس کنونی و قزو و زریه بود و ندر دست قاسم خان صوبه اراک و بکاله متخرج گردید و چار هزار و چهار صد کس از ان قوم زن و مرد بقیه آمدند و دینو آفرین و زن قمری انعام سال چهل و دوم و آغاز سال چهل و سوم ترتیب یافت و قلعه کانه دکن مفتوح شد و چون قاسم خان بعد از ان فتح رخت بهستی بر بست اعظم خان بجای او صوبه دار بکاله مقرر شد و صاحب محمد جان قدسی متخلص از وطن خود که مشهور بمقدمه کس بود رسید و ملازمت کس نمود شد و تصدیق کرد که در پیش پادشاه گفته بود در حضور حاکم و بناییت خلعت و انعام و دهنه زار روپیه کامیاب گشت و درین سال روزی در مجلس پادشاه مذکور کس کند رشید حسین الد و گفت تا امروز کس بر سر نشان بکانه گشت اعتراض ننهاد و پادشاه گفت اگر بموت او قبولت پیوسته بجای حرف زن و نیت والا مارا برود و اعتراض است اول آنکه چنین پادشاه خردمند مقتدر را بفشارت بر نرساند بر فتن چه مناسب بود و دوم در جواب رسول دارا پسر ملازم خوانده ان چنانچه شیخ انطالع بآن اشد ارموز مصرع شد آن کج گویش زین نماند و چه منی دار و کجا لایق شان سلاطین قریه بود

### احوال سال ششم مطابق سنه هزار و چهل و دو و هجری

قلعه کاله را که سر من قوای صوبه الیه بحسن نصیری خان و درین سال مفتوح شد و چنین و زن کس انتخاب سال چهل و یکم و ابتدا سال چهل و دوم ترتیب یافت و درین سال شادی از دواج شاهزاده دارا شکوه با نادره بانو بیگم بنت جهان بانو بیگم که دختر سلطان مراد و صاحب سلطان پسر و نیز و منعقد شد و میرزا ابوالکلیله که در پیش چنین یافته صحیح قرآن کرد و بعد درین برج جلاله و درین بهشت سوره و دکن روپیه پنج صد شش لک از سر کار خاندان شریفه و شاهزاده لک روپیه از سر کار بیگم صاحب دختر سلطان پادشاه و دکن روپیه از سر کار شاهزاده دارا شکوه و دارا عروس لک روپیه از سر کار بیگم صاحب فرستاد و پنج لک روپیه کامیاب مقرر شد و بعد بلیت و در روز دکن خدای شاهزاده شجاع با بیگم بنده شرف و در ان جنابت میرزا ستم مغوی انعامات و تارکیش چنین گفته اند بهر جمع هدایا بقیس بهر منزل جمیده آمد یک لک و شصت هزار روپیه بر سر صاحب فرستاد و دکن لک روپیه را بر او رسید و درین سال مفتوح و کوشش تجانه در بنارس منهدم گردانید و بعد امدان الی بنده محمد خان و الی غلج محمد درین سال تربیت خان با تحالف هندوستان که در قریه یک لک روپیه از سر کار داشت بشارت بخار و اند شد و چهارمین سال بعد از جنگ و مهادل و طولی حاصره و تداوم و ترددات شایسته محبت خان و پسرش خانزادان و نصیر خان فتح خان پسر ملک خیر جیسو سپهسالار و دکن انان خواسته از قلعه دولت آباد بر آمد و مقابل قلعه باولیا س و دولت شاه جهانی پسر و خان خانان محبی را بکجا پیا لک نظام الملک و فتح خان که از سر فرسین امتیاز نیک و بد شد بگشت چون هر دو را بصفو آوردند نظام الملک و قلعه گولیار را بچو سس شد و فتح خان بناییت قامت و دکن روپیه سیالانه امتیاز یافت قلعه دولت آباد در شانت و رعایت سبب نظیر و شمره اتفاق است و تفصیل و ضاع و است حکام آن و سلاطین نامها مندرج بدیت حصار یکیشانش بدیت کس و بدو قلعه دولت آباد و بس و چون خبر فتح ابن قلعه بدیت کوشش دوی او بچو سس شاهی رسید غافلان مع خانزادان پسرش با نواح و نایات امتیاز

یافت و نصیب نیکان بختیاری خاندان را نجات بخشید و از سبب و از افاضه منصب پتھری سرلشکر و ظفر خان حسن تخلص پس خواهر  
 ابوبکر که بر نیابت پدر مصوبه داری کشمیر کرد و بختیاری در پسرین سال انصاری بهین که سرسرفرزی یافت و مسفر زمان با حقوقات  
 هند که چار لک روپیہ از نرس داشت بشارت ایران رفت و پسرین سال از وقایع کابل بعرض رسید که نرس در دختر کے زمانیکہ دوسر  
 داشت یکے بجای خود و دوسرین بر ناز و دین سرسرفرزی و دوسرین سال از وقایع کابل بعرض رسید که نرس در دختر کے زمانیکہ دوسر  
 سال شاهزاده اورنگ زیب بن پانزده سالگی باقیل شکید و نقضیاش آنکه در جنگ فیضان سرسرفرزی شاهزاده امور شدند تا پس سوار  
 زیر جگر که رفتن فارغ البال تماشایانید چون سبب الامر بهی اعلیٰ از حریف خود دم کرده بطرف چتام مرموم و دید مرمومین گوشتند  
 شاهزاد با نیز چتام و مستظفان خود را بناسن رسیدند مگر اورنگ زیب بجای خود ماند چون فیل بسوے او دید رخسار محبت چنانکه  
 نیزه بر پیشانی فیل زد فیل استپ را در خرطوم پیچید و بر دوشته بر زمین زد و اورنگ زیب از خانه زمین بسته و شمشیر کشید و فیل  
 حملہ برد و دین اشنا فیل دیگر که حریف او بود و رسید با او در آوینت و از پی هم روان گشتند و در تر فرقت شاه جهان بشاہد این  
 جرأت اورنگ زیب را مشغول انواع نوازش و عوطف فرموده و شاهزادہ می داد و میز سرخ بخیدہ این مبلغ کیخبر را رخسار  
 بود و بختیاری کشید میرزا ابوالطالب کلیم ابن حکایت را بکمال آب و تاب در سلک نظم کشید و بیت و دوم صفر حسب التماس خان خانان  
 شاهزادہ شجاع را منصب دہ نزاری ذات و پنج هزار سوار و انفام شش لک روپیہ سر فرار کرده بصوب کابل باختران و لشکر بسیار  
 رخصت فرمود و نیزه لاساق خان بن زمین الدولہ اصف خان رحلت نمود و تاج خوش رخ دیگر نشو و سفید صبح صادق با فتنہ  
 اندشا جهان تبار پاس قرابت و افتخار افرازش مخصوص جعفر خان که نسبت دادادی یاسین الدولہ داشت و ہم زلف پادشاہ بود  
 اورنگ زیب را بتغریب بخش فرستاد و جعفر خان بعلای خلعت خاصہ و باضا دہ نزاری ذات و پانصد سوار بمنصب چاہ نزاری  
 ذات و دہ هزار سوار سر فرزدی یافت و دیگر اولاد او نیز باضا و وسطا بمنصب شدند و ہم دین ایام جشن و وزن قمری افتتاح سال  
 چل و سوم و آغاز چل و چهارم ترتیب یافت چون مقرر گشتہ بود کہ شاهزادگان تجریتی نامور و مکر و مد منصب بنابند و شاهزادہ شجاع تبار  
 و ستویس یافتن ہم دکن منصب یافت و شاهزادہ دارا شکوہ تبار باضا بلکہ مذکور دتالین زمان نزار و روپیہ میسہ یافت و پادشاہ  
 از فرط محبت کہ باو داشت رعنا بدوری او نمیداد و بی منصبی که سرشان او داشتہ و از دهم رجب الثانی بمنصب و از دہ نزاری ذات  
 شش هزار سوار و اصناف عنایات دیگر شاهزادہ مذکور را سر فرزند داشت و دیگر دهم رجب الثانی بمنصب و از دہ نزاری ذات  
 استمر از تنخواہ میسہ و دریتول او مقرر فرمود و نیز دہمین سال اسلام خان میر سنجہ گری سر فرزدی یافت و دیگر بخشی ممالک گزارش تاج بنیاد

### احوال سال ششم مطابق سنہ نزار و چل و سہ ہجری

سوم شعبان از دہ اساطنہ اکبر آباد بصوب پنجاب منتقل شد و ششم شوال دولت خانہ لاہور بمنزل گری رسید خان صوبہ دار  
 کابل کہ بعد جلوس بلا زمت نرسیدہ بود و قلیچ خان صاحب صوبہ بلتان اوراک دولت حضور نمود و چون پادشاہ با دور و نشان  
 سرارات داشت ہفتدہم ماہ شوال بکابلہ در ویش حقیقت اندیش میان میر رفتہ بنا بر اقطاع او از اقطاع و سیانیم از تبعیہ و شمار  
 سفید چیرہ دیگر گذرانید و نو دہم بمنزل شیخ بلادل رفتہ و دہ نزار روپیہ رسانید و حسب التماس یسین الدولہ اصف خان بمنزل اورفتہ  
 بر افتخار او از نو دہمیت و چارم از دہ اساطنہ یکسیر بفرست شد و مطرامل از او پیہ نچال مقرر شد و چوبہ ہم فے انجم  
 دولت خانہ کشمیر بمنزل گشت و دین سال شاهزادہ شجاع بالشکر دکن پنج پیر بندہ و مضمت و نو و بیای قلعه رسیدہ با ہتمام  
 محاصرہ ہدافت و ہر چند مساعی موفورہ بعمل آمد سودی بران مترتب نشد آخر کار باستعواب ہماست خان کہ در جمیع امور





بدین سبب تزلزل و دعال لشکر بهم رسیده و پاسبی دار سے متواضع نمود و آخر هم به شد و خان از عدم همدم بر نیاکا کشته برگشته خلقی را بکشتن داد  
و جمیع گمر سنگه مرد چون این اجزا بر عرض پادشاه رسید خان را بتقدیر مضطرب و بیب فرمود و دو فرجدار سے میرزا خان غیر و خانان  
عبدالرحیم داد و در همین سال چهار تنگه بندیه و بکایت پسرا و بار دیگر عصیان و رزمید و عبداللہ خان بہادر رسید و خانان  
و خانم و ران بہادر بہستیمال آہنہ متین شد و و بادیشہ آنکہ مبادا باہم نہ ساختہ کار پادشاہی ضائع نگردد شاہزادہ اورنگ زیب  
را بسرواری زمین فوج معین نمود و در نیو لاجش و زن قمری انجام سال چیل و پنجم و آغاز چیل و ششم متعقد گردید و بر اسے  
در یافت کیفیت ملک مخصوص انچه تبارگے و حیطہ تسخیر شدہ بود و بعد ہم بر سبب الثالثہ بسوار سے متحدہ عازم دولت آباد گردید و  
بیادشاہ جہان این سفر مبارک باو پنج تاج این خدمت شد و در سفر دارا فوج کہ بگوشتال بوزید علی عین شد و بود و بعد بجاہر سنگہ و بکایت  
را بجدت و دل بسیار و در جنگ کہ گریختہ بود و نشانش یافتہ و در سر ہر دور و در منزل سجدہ کہ محکما قبول بود و بدین گاہ سلطنت پناہ  
آوردند کہ در و روپہ نقد آمد و غنیمت آنہا و ملک پنجاب کہ روپہ حاصل ضبط اولیا سے دولت و در آمد چون انزعاف نفس اورنگ زیب کیفیت  
آبادی انجام دیر عا با سے و کشتا و وجود و صفات و غیرہ بطور مریوت پانزد و چہم جمادی الاولیٰ از موضع باری بدان حبوب توجہ فرمودہ

### احوال سال ختم مطابق سنہ شہر از و چیل و پنج ہجری

میت و پنجم ماہ جمادی الاولیٰ نو اسے اند و چہم مسکرا شای شد و بجا نہ ساختہ و بجاہر سنگہ و بکایت پناہ بجاہر سنگہ قاتل شایخ  
ابو الفضل از پنج برآمد و فتد و سوم رجب شاہزادہ اورنگ زیب از ناحیہ دہامونی معاودت نمود و شرف ملازمت دریافت و پنجم  
شعبان اردو سے گیہان پوسے از آب نربدا و چہم و میت و دوم شعبان از شکار گاہ حوالے بر ماہی و متوجہ بالا گھاٹ شد  
و در نو اسے دولت آباد خان زمان پسر حمایت خان صوبہ دار آنجا ادراک کورنش نمود چون عادل شاہ داد اسے پیشکش قتل وے و در  
و قطب شاہ نیز با و موافقت سے نمود و کمرت خان را کہ نامش ملا مرشد و حد سے ماہا بہت خان بسبر و بود و با فساد زمین متفہم  
و عد و دیر و بجا پور و شایخ عبداللطیف دیوان تن را بکشتہ و خدمت فرمود و شامو بہو سلہ با آنکہ آقا سے و نظام شاہ و رتقہ  
گو الیہا رجوع کس بود و ملطے را از قبیلہ اویر و اسے نظام شاہ نام کردہ یعنی از حضور ملک نظام شاہ را متصرف گشت و در نیو لاکہ پادشاہ  
و در حوالے دولت آباد و دھاکر منصورہ ماہور شد کہ رفتہ متنبیہ و نامید و شایستہ خان بفتح قلعہ غیر و سنگہ و ناسک و ترک نامور شد  
و چون محروم شد کہ شش قلعہ از مردم ساہو و دو قلعہ را بسو چل کشتش قلعہ را دیگر فتنہ جویان متصرف و وزیر و ستان نو اسے  
ماہ ایزامیرا سندالہ و در می خان را حکم شد کہ قلاع مذکورہ را تسخیر نماید و ظاہر شد کہ عادل خان و بہتات ساہو بہت لہذا میدیدان جہان را  
با و ہزار سو ارخصت نمود کہ زد و لہ را کہ باغات ساہو از جانب عادل خان آمدہ از میان بر وارد و بجاہت اسے پے و رپے ملک  
بجا پور و اوران یازد و در می خان و شایستہ خان حسب الحاکم طاع بعضے جا بہ جنگ و دہرے قلعہ را بحسن ترمیر و در حیطہ تسخیر  
آوردہ انچہ سے ہایت محروم و دہشتند و مقتضات آہنا پذیرا کے یافت و قلعہ بدست اولیا سے دولت و آمد شایستہ خان جنگیگر  
رسیدہ ہر گناہ آنرا از تصرف پسرا بہو و دیگران بر آوردہ و شایخ فرید و لد قطب الدین خان را بہت تھانہ داری ناسک احمد  
خان را بد و در می و احمد مندر را بہ انکولہ و باقر سر کردہ و بنیان بکین الدولہ را بہیمہ فرستاد و بجاہتہ خان حکم شد کہ باہر و گریہاید  
ہنگامیکہ قاصد حضور بود و در شامی را و معلوم کرد کہ پسرا بہو پنجمی رفتہ پانصد کس افرستاد و اینہا رفتہ شہر را از دست پسرا و بدو  
متصرف شد و چون خیال ساہو و دھاکر جیسر بود جسے را از مردم بدو و دھاکر گرفتہ باز بر میگرد آمد و ہنگامہ جنگ گرم شد و شایستہ خان  
بسرعت ہر چہ تمام تر خود را رسانیدہ و مقام را خوب ساخت و سنگی و چہرہ باہفتہ و ہر گز داخل حاکم محروم شد و شایستہ خان را

روایت منصور گزید و خاندوران چون قریب بود دیگر رسید حکم که از طرف بیدر و رنگ عادل خان در آمد و غارت پر از و وسایع  
خان بخان را نیز حکم شده بود که از تنخواه پور و آمد و باین کار پر از و خاندوران مطابق حکم تنب و غارت پر از و بغیر و زباز که و خاندان  
که دست بچاپور است رفت درین زمین نوشته که مرگت خان رسیده و انصاف عادل خان بظهور پیوست و حسب الامر دست از  
خزانه فلکش بر داشته آمد و ماور شد که کجشایش قلعیدار و او دیگر بد و از آمد و سید خان بخان قلعیدار و مفتوح ساخت و  
در وقت مراجعت بآمد و له مقابل شد و او از خنجر از کار بر گشت و خان از آن زمان از آمد و کجشایش روانه شده شاد و یک خان را نیز  
جمار گویند و متعین فرمود اهل آن امان طلبید و حصار خان سپردند و خان بخان حکم رسید که در ولایت عادل شاه در آمد و در ویرانی  
آنجا و تادیب ساپوتی بیخ نایب حسب الامر متعین برسانید و قلعیدار و کجشایش کوکاپور اگر گشت و با ساپوتی و کجشایش و اگر گشت و او چون  
بر دریاست بهر و محسوس شد بخان از آن فرمان رفت که عادل خان اطاعت نمود و بدو گاه بیاید تا با امشاد و با کجشایش و غیر آن و شاد  
با بدو و بدو نامه حسب الامر اس عادل خان منوچهر پیش بچاپور و شاه معصوم محمد حسین سلطو از ارسال یافت و بدو بدین ایام شیخ عبد الحلیف  
سفر گزید و مراجعت نمود و مبلغ چهار رنگ بر رویه از نقد و بنس مع شیخ طاهر نوکر قطب الملک آورد و هر چه در مدت اقامت خود از  
بر و بطریق پیش گذرانید و درین سال در ملک گلگند و طبرستان نام شاه جهان خوانند و بدو که نیز با اسم پادشاه و بدو بدین ایام شیخ عبد الحلیف  
بنابر اتفاق است ایام برسات بطرف آمد و برافزشته گشت و کجشایش خان از بچاپور آمده و ادراک شریف کوکاپور شد و بدو پیش از عادل خان نظر  
گزارید و ایالت ولایت دکن بشاهزاده ابوبکر بیخ غوث شد و از نوک دولت آباد بشاهزاده و از غرض نمود و بدو بخان جشن و زن قمر  
الفتح است ایامی چهل پیش ششم و ابتداست چهل و نهم از سبکی یافت و چون موسم بارش منقضی شد شازدهم جمادی الاولی از ماه اربعین  
و کجشایش با بدو از ملکانه منقضی شد و بدو بدین سال قلعیدار و او دیگر سید خاندوران مفتوح گردید

و معیت و نعم و انعام و فکرو ریاضت یک ایک و شصت ہزار روپیہ بمنزل شاہ نواز خان معفی کہ دفتر یکا کنترش بڑی شاہنشاہ اورنگ زیب خواہم نگاری نموده بود فرستاد و سلطنت ذی القدرہ کہ شاہنشاہ اورنگ زیب برای کنترا از دولت آباد روانہ حضور شد و مبلغ فور منزل رسیدہ بود و دیگر والا کو ہر شش سالہاں پادشاہ از کمال عواطف رباعی طالبی ایک مرقوم نمود نزد او فرستاد و سرچشمہ ہامروہ از زور و رکے چہ شود و یا خاصہ پیش از خبر رکے چہ شود و نہ آدعت نظر بشو قوم بر است باز زود اگر نہ و تر رکے چہ شود غرض ذی الحجہ شاہنشاہ مراکز شش و بیمن الدولہ اکنت خان و فائدہ و ران بہادر و علامہ فضل خان و دیگر نو نیاں حسب الحکمہ استقبال شتافتہ شاہنشاہ اورنگ زیب را کہو رنشن پر رسا یدند و مسیحی سفارت ایران مرغین شد و ششیر مع و چچکاسے طرح کیا ہزار روپیہ قیمت آن بود و بارہے از تہائف دیگر شاہ معفی پادشاہ ایران صحوب او فرستاد چون ساعت از دواج شاہنشاہ اورنگ زیب نزد یکد رسید بخلاف خواہد ہر دو شاہنشاہ مبلغ دو لک روپیہ نقد شاہنشاہ اورنگ زیب اعام شد اسباب طوی آادہ نایبیت و دوم از خانہ شاہ نواز خان مٹا آو و دو ویزم منابہدی و دولت خانہ خاص منعقد گشت شب سہ شنبہ بیت و سوم ہاہ شکر کو رساوت عقد بود و حسب الامر شاہنشاہ مراکز شش و بیمن الدولہ صفہ خان و تبسج امر سے مظاہم دندہ مت شاہنشاہ بمنزل شاہ نواز خان نوشند و او از خرب پادشاہ خود بخانہ شاہ نواز خان رفتہ مجلس سور و سرور و پایہ تر تہا و این بسبب ہا ہترام شاہ نواز خان بود کہ نسب ہا یون او کجہر ت سید البشر و در امور افتابہ دنیا سلطان سلیمان شان شاہ ہمیل معفوس تہا ان ایران منتہی سے شد و دل جوئے پس ہم کہ ارشد و اتبع او لا بود و نیز در نشر داشت و حضور پادشاہ عند اردواج خواندہ شد و چہا لک روپیہ کا بین تریافت میرزا ابو طالب کلیم تارخ این شاہ سے چشمن یافتہ معصر و دو گوہر یک عقد دوران کشیدہ بہ بست و نعم شاہ جہان بمنزل اورنگ زیب کہ خانہ پادشاہ در عمدہ شاہنشاہ کے بود و بعد مجلس باہرین پس خود کشیدہ تشریف آو و اورنگ زیب پیشکش لائے نظر کردہ انید و ہدین ایام بر بیدیت زمیندار چو کہ پادشاہ قلخان خود مدار آخیا در مقام خدیو بود و سے خوش بچیلہ ازمیان بردار پر پروا از دے کار او نہامت و در جنگ بر دست مردم خود بار مستول و شاہ تہلی خان بلیات پادشاہ ہے سہای گردید و ہدین اوقات عبد اللہ خان را حکم شد کہ پرتاب او چینیہ را التیش و ہا پرتاب و رقاعہ ہو چو رخصت گشت و در اندک زمانے آن قلعہ با قلاع و دیگر مفتوح شد و او گر پیغمہ ہائے نذرید چون کارش بسجی گرائید رجوع او رو بہ مقبول شد و ہم ربع التائے اورنگ زیب رخصت دولت آباد یافت و ویرین سال بسبب خلفرخان حسن حیدر قلعہ از تبت کشا یش یافت :

### احوال سال یازدہم مطابق سنہ ہزار و چہل و ہفت ہجری

لال خان کابلوت کہ سر آمد ہمالہ و ران عمدہ و اما دہلاکس خان پسترا تیس بہت مورد عنایت گشتہ بطا سے غفلت و عواطف کن حسن سیر فرا سے یافت چہا پسر داشت بہترین اینا خود حال خان و بصرام خان بود چون قلعہ بار بار بارجوع و غلطہ را نیز از شغل حسین بنسوسے را در زار و شاہ طہاسپ و اسے اریان بہت جلال الدین محمد اکبر پادشاہ و افتاد و شاہ عباس زمانے چند بار فرتے منظر کہ دیار ان رو سے دادہ بود متوجہ انتراح آن از دست ہندوستانیان آشد ایتا تہا ہارا از ناک خود شمر و ہر سر کن بلے کو شیند اما شاہ عباس بعد انفرار از انتظام ممالک محمدوسے خود ہر سر قلعہ ہار آمدہ در محاصرہ چہل و پنج روز مفتوح ساخت و قلعہ مذکورہ را گنج خٹے خان سپردہ اور اسد ار قلعہ ہار گردہ انید و خود مرکز دولت برگشت ہمیشہ سلاطین این ہارا تہا سے آن بود کہ بخوے ملک و قلعہ مذکورہ باز بہت آید و ہر سنہ شدہ تا آنکہ شاہ جہان سال یازدہم مجلس خود بید خان موبہ دار کامل نگاشت کہ تہا ہر سے درست و نیز خراجکار بر و چون او انتراح آنجا از نیز قدرت خود و بیرون سے داشت ہلاکہ سے درآمدہ و ذوالقدر خان را زار

علی مردان خان پسر گنج علی خان که بعد پدر حاکم و فرمانروای آنجا بود و فرستاد و خواست که قلعیح چار و گری نماید علی مردان خان  
 شاه صفی را بدو فرستاد و چون آنرا دید و شاه او را بران عرض علی مردان خان را برگزید باز او را حمل نمود و دهان مرقوم را عادت گردانید و  
 در مجلس خود با مردم گفت که چنین کسی را با عیال و اطفال بیایا باید رسانید و بدین عزیمت سیاهوش قولا را آتسے را به عیوب قتل را بار  
 متعین نمود علی مردان خان با تمام و انصار بهو احوال بر این امر اخلاص یافته با استقبال تمام شاه جهان عرض داشت که در که میخواست  
 قتل را بار را با و لیای دولت سپرد و در ملک زندگان سحر کار ملک گردید و بعد از آن صوبه دار کابل نوشت که انتظار جواب  
 حضور نموده بدین صوبه را سپید شونید میغان این بشارت را منت غیر مترقب و از نایب بخت شمر و عرض داشت را خود  
 شاه جهان و عرض خان و محمدش پسر خود را به محبت هر چه تمامتر بشیر فرستاد و متعاقب با فوج بسیار خود هم برگزید و شاه و بعد تمام  
 قلعیح خان را با اصل و اهل و اخانچه پنداری پیچ نزد او گردانید و بعد واری قتل را فرستاد و باند ریشه تعین یافتن انواع گران از ایران  
 شاهزاده شجاع را با فوج عظیمی فرستاد و آنها را با اعدا و امانت را سپید سافت سعید خان بعد وصول بقندهار و بدست آورد و قتل  
 با شاعر علی مردان خان نمید که اقله سیاهوش قولا را آتسے که بکویت قلیل بر سه بستر بر روی علی مردان خان از حضور قهرمان المان  
 و سوسری یافته در این سرزمین رسیده فرو نشاند و جمعیت از هم پناشید حایا س این ولایت اطاعت و انشاید و خود را بنیان  
 با اتفاق و امانت علی مردان خان اراده و مقادیر بسیار و دشواری و تعبیر او با شهادت هزار سوار بر سر موضع سحر که لشکر گاه او نزدیک  
 بقندهار بود و در آن شهر سیاهوش نیز با قلیل مردیکه داشت صف او را گشته بقدر تاب و توان جنگیده انهم یافت اما بنا بر استغناء  
 قتل داری و در آن سالطان را با جماعه تفکیکیان و حصار زیند او را گذاشت و سعید خان در جلد و س این خدمت از اصل و اهل و اخانچه  
 بمشیتش هزاره شش هزار سوار و او سپه ساسی و خطاب بهاد و نظیر جنگ و دیگر عنایات از این زیادت و فرمان رفت که در قندهار  
 توقف نمود و بهیت برکتش آن قلاع برگمارد و در هر گاه قلعیح خان برسد قتل را بار با سپرد و علی مردان خان را با جماعه پسر خود  
 که خطاب خانه زاده خان یافته و در حضور گردانید پس از دو روز و در آن رسیدن قلعیح خان علی مردان خان روانه کابل گردید و  
 پیش از رسیدن شاهزاده شجاع کابل رسید و بعد رسیدن شاهزاده شجاع مورد و عطف و بیبه و جو بیار گردید و بعد چند س  
 عازم درگاه شاه جهان پادشاه گشت و قلعیح خان بهرعت خود را رسانید و حصار زیند او را منکر گردانید و بعد ضبط و اخل و عارض  
 تسخیر قلعیه بپیش نهاد و خاطر گردانید چون بهر عراب خان قلعیه و در عرصه جنگ گردید اما آن نامه طلبید و بعد بدست آوردن امان نامه  
 روانه عراق گردید و تمام قلاع و ولایت قندهار مفتوح گردید و درین سال آشامیان بر حصون و محسکوت خود آورد و در قلعیه و تصرف  
 گشته و در آن لشکر بر این ماجرا و توقف یافته و بقلع او آتسها اند و در عرصه و دو سپه پانزده حصار آنگاه گرفتند و زاده از چهار هزار آتسهای  
 گشته شد و اما در میان آشام که سرگرد و آتسها بود و با جمعی اسیر گشت و بعد حصول این فتح قریب پانصد گشتی جنگی بدست آمد و تمامی محال  
 کوت با جوبتصرف آمد و بلدی را به آتسها که خود را در آن محسکوت شد و بود و با مرض مبتلا گشته مع سپه را تا اینجا که مر و اسلام خان  
 صوبه دار بمکال اینایات افاضه منصب و مملکت مورد و عطف شد چهارم ذی قعد نوروز شد و امر را با افاضه صاحب مفتخر گشته شد  
 چنانچه علامه فاضل خان بهیت هزاره سپید شد و علی مردان خان که در فرمود دولت خوابان ملک گشته کابل رسید و بود و بعد پنداری  
 در سال علم و فنکار هر فرانس یافت و درین ایام راهی گشت که راه خود کرد و دولت و مراتب دولت خواست از جمیع راهها که  
 هند متاز بود و رخت هستی برست و خلف و جیوت سنگه بطریق التماس بدین منصب چار هزاره سپید و خطاب را بجای رسانیدند و این  
 برادر کلان او سه هزاره سپید منصب خطاب را سپید یافت و این امر بر عکس فدا بطنه با بر فطرت محبت گشت که با در جیوت سنگه

و دیرین سال بتبت بسے ظفر خان جن دہل ممالک محروسہ گروید و ہمدیرین سال یادگار بیگ سفیر ایران کہ قبل از ساختہ قندہار روانہ شدہ بود رسید و از روز بروز و قیام خود یک لاکھ سی و دو ہزار روپیہ انعام با دیگر عنایات یافت و ہمدیرین ایام جن سے شاہنشاہ اورنگ زیب ولایت بجلانہ و حصون آمد و مفتوح شد و ہفتہ ہم بر بیع الثانی از اکبر آباد ہزار السلطنتہ لاہور منتخت شدہ

### احوال سال دوازدهم مطابق سنہ ہزار و چهل و ہشت ہجری

پانزدہم رجب دولت خانہ دار السلطنتہ لاہور منزل شد و جان روز رجب الحاکم مقتدر خان میر بخش و تربیت خان بخش دوم بہرین و دیوان عام استقبال نمودہ علی مردان خان را با دراک کورنش حضور کرد و زند و خان بنیادیت خلعت خاصہ باجا قرب طلا و زوہیقہ و خنجر بر سب و تمشیر خاصہ بر سب و منقشیش ہزارہی ذات و سوار و دواسپ بہار فیل خاصہ و ایالت صد و کشتیر مورو الطاف شد و ہمدیرین سال صفدر خان کہ سفارت ایران رفتہ بود برگشتہ بلانہ منت رسید و پیشکش صفدر خان پانصد اسب عراق و دیگر لفاکس رفتہ متبعہ ایران از فقر گذشت از انجمن اسپان چارہ اسب پذیرائی یافت و قیمت اسناف اقمشہ پیشکش کہ قبول افتاد و پنج کربوپیہ شد و خدمت سفارت ایران بوجہ جن بتقدیم رسانید چنانچہ از حسن خدمت او شاد و صفیہ پادشاہ ایران بجائہ اورقتہ عنایتا نمود و نہ ہزار تومان نقد و ہشتتا دسراسپ بدفقات او دل بخشید و دیرین سال شاہنشاہ داراشکوہ باخدا فر پختہ اسے ذات بیست ہزار سے و دہزار سوار و شاہنشاہ شجاع باخدا نہ ہزار سے پانزدہ ہزار سی و ہجین اضافہ شاہنشاہ اورنگ زیب و شاہنشاہ دراک بخش کہ تا آن زمان پانصد روپیہ بلندیہ یوپیہ کے یافت بمنصب دہ ہزار سے چار ہزار سوار سرباز سے یا فقند و سیف خان عارس اکبر آباد و افغان ساد و رشد کہ از طرف شاہنشاہ شجاع بہنگاہ کہ در تیول او مقرر کشتہ برو و دراجہ جو سونہ سنگ باخدا ہزارہی ہزار سوار بمنصب پختہ ہزار سے بلندیہ شد و یادگار بیگ سفیر ایران کہ رخصت یافتہ بواسطہ سرانجام سفر در لاہور متوقف بود باز ملازمت نمود و از روز ملازمت نامہ روز رخصت دو لاکھ پنجاہ ہزار روپیہ از نقد و جنس با و مرحمت شد و مصحوب او بہت شاد و صغی دار اسے ایران حراسے و پیالہ و رکابی بر سب کہ قیمتیش پنجاہ ہزار روپیہ بود ابلاغ یافت و ہمدیرین ایام شایستہ خان البعیدہ دار سے پختہ از تغیر غیر عبد اللہ خان و خان مسعود با ستیصال بوندیلہ اسے تہمت و ستین شد و علامہ فضل خان کہ دیوان اعلا وزیر الملک بود دیار شدہ پادشاہ بیادیت اورقت و از دہم ہار صفان در لاہور ازین ہان انتقال نمود و جان فضاہل و کمالات و شیراز سے الاصل بود خواص پادشاہ از زبان سلطان ماقبل امد کہ کہر میفرمود کہ از فضل خان دربار پہنچ کیہ سخن بدستینیدہ نقد سمرکش ہفتاد سال مدت ملازمت شدہ و سلطانیہ بیت و ہشت سال فرزند می از و نامہ بردار زادہ خرد و غنایت اللہ خان را کہ آخر بواقلم خان فاضل شدہ بفرزدی برداشتہ بود و تا ہنوز ملتش چنین یافتہ اند مصرع

خو بے بردگوئے نیک نامے بد و علامے از دہر نیر گفتمہ اند مقبرہ او بر لب آب جننا مقابل شہر واقع است بعد ازین واقعہ بہ اسلام خان فرمان رفت کہ بعد رسیدن سیف خان خود را زود بخشور و رسانیدم صفدر شاہ شجاع از کابل رسیدہ و ادراک کورنش نمود چون زرش و دختر میرزا ستم صفو سے در گذشتہ بود و دختر عظم خان براسے او خواستگاری نمودہ و سلخ ماہ شاہنشاہ شجاع با نظام کنگالہ رخصت گشت و از دواج ہما نماد واقع شد و ہم دیرین سال از لاہور بکابل منتخت شد و بیت و پنجم خرم کابل رسیدہ و سعید خان صوبہ دار آنجا را با مالش ہزار جات مامور فرمود و بیت و پنجم بر بیع الثانیہ از کابل لاہور سعادت شدہ

### احوال سال سی و ہم مطابق سنہ ہزار و چهل و نہم ہجری

بیت و یکم جادی الثانیہ بدراہ سلطنتہ لاہور نزول اجلال شد و علی مردان خان از کشمیر آہ سعادت ملازمت دریافت و انجمن

و اضا فہ مصیبت ہزار ہی ہفت ہزار سو اسر فرزند ہو با صوبہ کشمیر ہوا اسے لاہور ملا وہ آن شد و والد ممتاز محل دین خان  
 و در نقاب عدم کشید و پادشاہ تاج بر تخت بنما آصف خان تشریف برد و کوچی کو اد نمود و کشتہ شہم جب سلام خان اورنگ آباد کا کھنڈر سید  
 دیوانی کل یافت و دران زمان پنج ہزار سے بود و غرض شہان شاہ شجاع و اورنگزیب سے کرامت شد و سلطان زین الدین کئی  
 گشت و درین سال کھلوسے کو گرفتار الملک کہ در زمرہ ملازمان در آمدہ بود و گردان شد و پیش عادل خان رفت و در انجا با و  
 نیافت و بسے شاہزادہ اورنگ زیب بقتل رسیدہ از غائب سواخ آنکہ از درشت گوئی عبد اللہ خان ہما و رفیوز جنگ جو ہار  
 ہما رسیان عبد الرحیم بیگ اورنگ و خان مر قوم ہما سازگار سے شد عبد الرحیم صاحب با او موجب حضرت خود داشت پس اٹھان  
 و در سے چند غور اکرم نمود و تا یک سال در غلا ملو کوٹینو و ستے زندہ سے او ہم باقی نصیر پے بڑہ اورانی حقیقہ لنگ میدا شد  
 ہما آنکہ این ماجرا واقع آن موبہ برض رسیدہ حکم خطاب او صد دریافت بعد رسیدن کونہ سبب لگی خود عرض شد  
 و کچان را بحیرت انداخت ہم شہان عرضداشت اورنگ زیب از اٹھائے راہ کہ قاصد حضور از دولت آباد بود و شہر قہر لہر سے  
 بظہر گذشت آن پسر سلطان عمر موسوہما افتند و ہم درین سال حمزہ کو از طرف حکام خراسان حکومت یدستان داشت چھے راہ  
 قاصد بہت فرستادہ بہت آورد و باز ملوہ و افواج ہما از دھام نمود و سید بسیار قلعہ را از مردم حمزہ کو قلیل جہا سے بود بہت  
 آورد و بعدل ناسیکہ اندک ریاست قلعہ بارداشت و نزد مردم ہما شہم و دوستی حمزہ کو و حسب الامار پادشاہ ہما سار رسید  
 یا نزد ہم ماہ رمضان شاہزادہ اورنگ زیب بکھنور رسیدہ اورنگ سعاد کو کوش نمود و ہمدین سال آتش عظیمی بار کیکر  
 و گرفت و تمام کارخانجات شاہزادہ شجاع و ہما دین و کس از خدمہ محل سوختہ خاکستر شدند و ہمیت و خیم شوال ستا ہما پادشاہ  
 از لاہور بکشمیر توجہ فرمود و ہم شہم ذی قعدہ شاہزادہ اورنگ زیب بدولت آباد و دکن مخصر شد و ہم ذی الحجہ دولت خانہ کشمیر  
 بکھنور و لاہور و دکن پذیرفت و طرف کہ برای اتباع اسپان بصوبہ عربستان روم شافقہ سلطان مراد قیصر بر و ہم  
 والا مکر مرع گران بہا برد و دو و در ساندہ مع ارسلان آقا نصیر و ہم ہمتی سلطنت رسید و پنجاہ و ملوہ سپاہیت خرید و در اس سپ  
 از طرف خود و ہم سپہنیکش محمد پادشاہ مالک کھانہ گزرا ند و قدا سے خان خطاب یافت و ارسلان آقا نامہ نصیر روم واسے  
 سبب نام کہ ازین مرع و ہما سے و در از جانب قیصر آورد و بود و از نظر گذرا ند و پادشاہ از میر بیاتین کشمیر بسلطانہ  
 ہما سے یلاق سنگ سفید شست نمود و ہما مرامت اباران خرید و رفت و نہایت شدت بارید و راہ ہما بکرتہ گل و لاہور ساندہ  
 کہ جو رہتہ شد و از دشوار گذار سے کہ مردم ہما بجان رسیدہ و پادشاہ خود و کشتش ہر چارہ کرد و راہ بصوبت تمام کے کردہ  
 بعد و پاس شہر ہمنزل رسید و سہ شہار و زمتل باران سے بارید و آہا بکرتہ عینان کرد کہ قریب چار ہزار خانہ بکشتار  
 اول و بہت اندام یافت و دہہ ہما سے رآب برد از عرضداشت جان سپار خان فوجدار بیہر و بکھنور چوست کہ از چارہ  
 و سے دہشت موفع پرگنہ مذکور سے دہشت سالم آمدہ ہا سے ہمہ درآب فرو شد و از پرگنہ خوشاب جزو و موفع دانہ کوہ ازین  
 آفت محفوظ خانہ

### احوال سال چار و ہم مطابق سنہ ہزار و پنجاہ ہجری

پادشاہ مفتوحہادی الثانیہ بکرتہ سے کوشید و از انجا بلاہور توجہ و ارسلان آقا نصیر روم از ابتدای و رودار و زخمست  
 سے ہزار کو یہ و یک مرصد تو کہ و یک رو بہر جان وزن و دیگر غنایات یافت و پیشکش انور خان موبہ در گجرات جو اہل قمشہ و  
 سے سر اسب از نظر گذشت و او پنچہ یا بدر و نظم و نسق آن موبہ سے نمود و تا دیب جام و ہار کہ ہر و موبہ بوسیان آنجا بودہ اند

ہمت گماشتہ طبع و شقاوت و جہاد و ان سکہ تہ سے می زدند سو قوف نمود و چنگا قبول نمود و عاقبت خان  
وید و نذر خان کہ با بر جتے و سال بے منصب شدہ بود و دین سال با کرکزش یافتہ بمنصب سابق بجائے یافت و ملک بانو یکمین خوشتر  
آصف خان خواہر شازہ ملک کہ زوجہ سیف خان بود و علت نمود شاہ جهان خانہ آصف خان رفتہ تفرقت او گفت و دختر سوم آصف خان  
بزرگ خانم نام در خانہ نذر خان بود و ہمدین ایام شازہ و مراد بخش استیصال جگت سنگہ ولد راجہ با سوامو رشدہ و از ازل  
امان خواستہ شازہ را وید و عرض خطاب نمود چون زیادہ بر مرتبہ خویش میخواست و رضو و پذیرائی نیافت و رخصت گرفتہ بوطون  
و سرشور کش برداشت و عساکر منصورہ بقلعہ و قلعہ و رشیدہ فساد و پر داختہ اورا عاجز گردا ویند بناچار سے دست برداشتن و شازہ  
عفو تقعیہ اہل خواست باشد عاے شازہ و بخشودہ آمد و حکم کش کہ تارا گاہ کہ باہر بخوت و مقرر است بہ بندہ سے پادشاہے پیار و  
جگت سنگہ انتحال فرمان نمود و بخشودہ شازہ آمد و سید خان جهان بقلعہ مذکورہ آمد و حصارش را رخ حمارت از پنج برائیت  
و حسب حکم ضبط کومستان آنجا بہ بنایب خان قلعہ گرفت و ہمدین سال ملاحدانکہ کہ موطن او و بنیوت و منشاش را ہر بہت  
بوسالط موسوی خان ہلاکت شدہ اسطانی قانزہ و پاد اعتبار و بنایت خلعت خاصہ و سپہ از طولیہ خاصہ اف و دور عرضی  
سال بمنصب ہزاری و خطاب خانی و دار و گنجی و دولت خانہ خاص سرلوازشد و ملے مردان خان بمنصب ہمت ہزار می ہفت ہزار  
سوار و معویہ دار سے کاہل از تقیہ سید خان با در ظفر جنگ عزت خاص یافت و صوبہ کشمیر علی مردان خان داشت بشاہ قلعہ خان  
تقلویش شد و در راہ از دنیا در گذشت تربیت خان بجائے او قرار یافت :

### احوال سال پانزدہم مطابق سنہ ہزار و پنجاہ و یکم ہجری کے

دین سال شایستہ خان خلف یمن الدولہ آصف خان مہربان دار بہار مرزبان پلاؤن را کہ لکھنؤ سے و رزید تنبیہ نمود و ہشتاد ہزار  
روپیہ پیشکش ہر سالہ مقرر کرد و ہفتدہم شہان یمن الدولہ آصف خان خانجانیان سپہا را برض ہشتاد ہزار سے آخرت شد یا و شاہ  
کمر و بنزل اور فتنہ کمال احترامش سے نمودہ ہزار سے ہزار سوار و سپہ و سپہ منصب داشت مقبرہ اور بلب آب راوی ہماوی  
شہر لاہور واقع شد و شایستہ خان یمن خلف او را پادشاہ خلعت مانتے فرستادہ و عنایتا بہ مال او فرمود و بدیگر اولاد او نیز مراعات  
و دلجوئے نمود باین منصب و مرتبہ و ولت بیچ امیر سے در عہد بیچ پادشاہے از سلاطین ہند و سیدہ بعد خلعت سو  
حویئے کہ در وطن خود را رہا نمود و ولت کک روپیہ بر آن خرچ شدہ و جملہ ملکات او در ہند نقد و جنس مبلغ دہ کرو روپنجا  
لک روپیہ مخلف شد با آنکہ وصیت کردہ بود کہ آمد و خنہایش ہمہ خزانہ عامہ برساند پادشاہ از آنجا ہمیت لک روپیہ نقد و جنس بہ  
پسر بیچ دختر و بخشید و باقی را بشازہ و دارا شکو پسہ خود کہ فواسہ آصف خان ہم بود عنایت نمود و نیز در مین سال میرزا رستم  
صفو سے قندہار سے کہ شش ہزار می بیچ ہزار سوار منصب داشت و از سئہ دوم جلوس بسبب کہ بر سن ترک منصب و لکھنؤ سے  
نمودہ از او اختیار کردہ بود و کک روپیہ سالانہ و وظیفہ سے یافت جان را پدر و در دہ ہشتاد و دو سال عمر داشت و طبیعتش منطش  
و رغبت داشت فدائی تخلص میکرد و چارپسہ داشت اولین مرزا و طبع او نیز نائل بشعر گفتن بود و سے میرزا سیچ و دین جوئے و  
حیات پدر بدریاسے بہت غرق شد سو سے میرزا حسن چار سے میرزا بدیع الزان مخاطب بشاہ نواز خان و درین سال تلاح متعلق  
جگت سنگہ کہ شازہ مراد بخش بہ تہلیلہ و مامور و دیسہ بلع سید خان جہان و راجہ سنگہ و بہادر خان والد و روی خان غفر  
شد و حسب حکم با یمن ہمدار گردید شازہ ہشتاد سے جراثش نمودہ با و پسرش کہ حضور آورد و شاہ ہزارہ اور یک زیب بہت بہ سلطنت  
رسیدہ و دارا ک سادات قدیموس نمود چون دیکہ میرزا بر طغیان آب ڈل و بہت چنانچہ سابق مذکور شد مزاج بسیار خراب گردید

در آن شهر قوط افرا و مایا و سکنه آنجا زیاده از سه هزار کس بلا هوبر رسید و نیز خبری بود که در سن فرا هم شده آنها را لیے برگه نمودند  
 مبلغ یک لک روپیہ خیرات مرحمت شد و حکم شد که تا این جماعه در لاهور بابت بندہ بر دوز چند ما طعام مبلغ دو سیت روپیہ از کس کار و الا  
 سے دادہ باشند و سی هزار روپیہ نیز در تربیت خان آفرستاد کہ در کشمیر ہر مردم آنجا قیمت نماید و طعام صد روپیہ ہر روز پنچہ نیز گزینہ گان آنجا باشد  
 چون خان مذکور با حال آن جماعه خوب رہ پرداخت معویہ داری کشمیر از تغیر او بطرف خان قنولایض یافت و مبلغ بابت ہزار روپیہ معویہ بابت  
 خیرات ارسال یافت و نیز از محییہ ترخان کہ بنظم کس کار سورنٹھ ما مور بود از تغیر و خطر خان کہ بحال رعایا سے آنجا نمی رود افت بجاوست  
 معویہ بجاوست سرقرانی یافت و از حمل و اضافہ سیایہ منصف پنچہ داری ذات و پنچہ زار سوار و دوسپہ و سہ اسپہ رسید و منبط ہمام  
 سورنٹھ بنیاد الشہر پیکر شش منوہ شد و بنا بر شہرت توجہ داری ایران بجانب قندہار شاہزادہ و اراشکوہ بنیاد بسیار  
 و انعام دادند و لک روپیہ نقد سر فرانسے یافتہ با پنجاہ ہزار سوار رخصت یافت و شاہزادہ مراد بخش نیز شخص گشت کہ دین طرف  
 نیلاب اقامت گزید و عند الحاجت نزد ہرادر برسد چون عساکر از نیلاب گذشت و خبر ملت شاہ صفیہ بسایہ شاہ جهان پادشاہ  
 رسید بشاہزادہ حکم شد کہ در غرضین توقف نماید و صدق و کذب خبر در یافتہ اگر راست باشند رساودت نماید و گرنہ مبادفہ بردارد  
 رخصت او واقعی بود و اراشکوہ برگشتہ بحضور رسید و چون بنا بر رخصت شاہ صفیہ بخش حرکت شاہزادہ بدون جنگ و جدال قلعہ در  
 دست اولیا سے دولت ہند نامہ دار اراشکوہ بشاہزادہ بلند اقبال مخاطب گردید و درینو لاجش قمری رویداد و در زمین ایام شاہزادہ  
 مراد بخش از سن ابدال برگشتہ بدرگاہ والا رسید و از دواج او با دختر نیک اختر شاہنواز خان صفیہ سے واقع شد و پنچ لک روپیہ  
 بر لے سر انجام این جشن بشاہزادہ مرحمت شد و یک لک و چیل ہزار روپیہ از نقد و جنس ہرسم سابق بجاہ شاہنواز خان خرمستان  
 و چار لک روپیہ کا بین مقرر شد

### احوال سال شانزدہم مطابق سنہ ہزار و پنجاہ و دو ہجری

چون بعض پادشاہ رسید کہ درین سفر قندہار از لالہ و داد سے خان بعض حرکات خلاف آئین ہمک خوار کے بطور رسیدہ بہ  
 در اختیار او نیست منصف جالگیر از تغیر شد و جالگیر او کہ در دست او بود با عظم خان بعد از تغیر و بگرات مرحمت شد و ملا علی اکبر سیالکوٹی  
 را پادشاہ بہ نقد سہیدہ کشش ہزار و پانصد روپیہ کہ ہم شگ او بود و عطا فرمود و شاہزادہ مراد بخش بقصور لمتان کہ در تبول او مقرر  
 بود و رخصت یافت و ولعت خاصہ باہر شہر مرغ آلات و دو اسب خاصہ با سنا نڈلا وینا کار و آفتاب گیر او عنایت شد و بعض سید  
 کہ باغ لالہور کہ در سال چہار دہم جلوس حکم عمارت آن دھتر نراول بہ تمام طے مردان خان شدہ بود و بعد بہ تمام غلیل اللہ خان  
 معویہ دار آنجا قنولایض یافتہ صورت انجام پذیرفت و شوق تماشایش از خاطر فیض مظاہرہ پادشاہ سرور زد و بعضی مردم  
 خود رونق و افز و دہشت لک روپیہ در عمارت باغ موصوف و تیار سے نہر کوہ صرف شد چون خاطر از نظم مہات سوہ پنجاہ  
 و کاہل وقتہ ہار و اپر دھشت چہرہ شہبان این سال از دار السلطنت لاهور بدرا لکلا فہ اکبر آباد منتقل نمود و علی مردان خان  
 بموجب حکم از کابل بحضور رسید و بخطاب امیر الامرا سے سرافراشتہ رخصت انصراف بکابل یافت و مقبرہ ممتاز محل کہ تا قریب  
 او اندو سال بہ تمام مہرمت خان و میر عبد اکبر تعمیر شد صورت اتمام یافت و بیخ این عمارت پنجاہ لک است پادشاہ در آنجا  
 رفتہ پسندید و سے بوضع از صفات پر گز حلیے اکبر آباد و دیگر چند کہ ماسلس یک لک روپیہ است با محصول دکانین و سترانے  
 سمورہ دیگر کہ تعلق بان مقبرہ دار و لک روپیہ با فضل انہم ہیبت وقف این مقبرہ نمود

### احوال سال ہفتم مطابق سنہ ہزار و پنجاہ و سوم ہجری









چون از مشهد بمقدس گد مشته بیضا مان نزد شاه عباس رفت و پس از آن و متعلقان و سر و خوار و بده شاه جهان رسید و بر سر راه  
 بحر حمت خلعت خاصه با یاقوت زر و نود و بیست و شش و منصب پنجواری هزار سوار دیک لک شاهی مهابه شد و عبد الرحمن را  
 بشاه نژاده ارسلگو سپرد و کز بیت فریاد و یو میزد و صدر و سپهر و گریه ستورات را بیک صاحب نژاد خود طلب داشت و سر و خوار  
 اعطاف نمود شاه نژاده مراد بخش را اندیشه شما از افواج اورنگیه و غیره ایالات آن و بار و عدم مناسبت هواد و مصالح آنجا بسهم  
 رسید و مکرر عرض داشت با فرستاده اذن معاد و دست خواست و حکم را رسید و بحضور شتافت این حرکت شاه نژاده بر مزاج  
 پادشاه ناگوار آمد و شاه نژاده را بعلل منصب و قبول امتنان تا و بی فرمود و چون نزدیک بجا بل رسید از کورنش منوع گشت  
 فرمان شد که بشهر نیامد و پیشاور فتنه نمیشیند و سعادت خان بنظم دشتی پنج دول و سه سپاه دستور سے یافته در  
 عرض بازده روز به بلخ رسید

### احوال سال سیم مطابق سنه هزار و پنجاه و شش هجری

درین سال پادشاه میر عزیز را با نامه متضمن اخبار عواف و آنکه پیش نهاد و خاطر چو بد و نذر محمد رفیقان بر رسم رسالت بایران  
 فرستاد و درین اثنا نزد محمد خان باصفهان رسید و باز بخراسان برگشته بود چون میر عزیز بیضا مان رسید خبر رجوع او شنید  
 خواست که او بر جا باشد رسید و نامه برابر نامه دارا سے ایران این معنی را به پندید و بشاه الیه توقف نمود و حقیقت را بدرگاه  
 عرض داشت حکم رفت که در پله او نزد و از شاه ایران رخصت گرفته روانه حضور شود و سعادت خان از منوع و منوره و در میر درین حال  
 شرف عقبه کوسه یافت و فتح نامه پنج و بیشتان معصوب از سلطان بگیت بهار سے ایران نیز درین سال ارسال یافت و ریاست  
 پادشاه از کابل بهار و السلطه لاهور سایه نزول انگند و در جشن وزن شمس این سال پادشاه معفو و تقصیرت مراد بخش فرمود  
 بطاس منصب سابق مراد فرمود و شاه نژاده اورنگ زیب حسب الطلب بحضور رسید و شرف کورنش دریافت و با و شاه  
 او را براسه تغییر بیشتان و پنج مقرر نمود و بدان صوب رخصت فرمود و سعید خان بهادر که از امتنان آید بود و قتیقا شاه نژاده  
 اورنگ زیب شهنشاه از دستم خبر در گذشتن اصالت خان چون نوکر مزاج دان بود و پادشاه بے متاسف گشت و میرزا  
 نو نور و صفو کس از پنج رسید و طیو تر کار سے نزد محمد خان که در آن میان پنج بازو و فیون بود و از نظر گریه و باصل و اضاف  
 منصب سیر سوار می و دین سوار نو از شش یافت و پادشاه خود هم حازم کامل شد تا پشت شاه نژاده اورنگ زیب به تظلمار  
 او قوسه باشند و درین سال سی خاتم رخت هستی بر بست پادشاه از دستم این ما و بے متاسف نمود و او به شیر و طالبا ای آله  
 نو و با حکیم سچ الزمان قرابت و قدم خدمت از وقت ممتاز محل داشت و در خاص بود و رسوم خانه دار سے و آداب بندگی  
 بیکو سے داشت از فن طب و علم قنارت آگاه بود و ملکه جهان آرا بیک صاحب نژاد و تلذذ نموده بود و ازین جهت که فرزند می داشت  
 دو دختر طالبا را بفرزند سے خود برداشت کلان دراز و داج حاکم خان و خرد و بهار الکلی محبت خان بود شاه نژاده اورنگ زیب  
 عزه جهاد سے الاو سے پنج رسید و بشهر در نیامد و یک کروی آن شهر نزدیک ککایک بهادر خان نمیده داشت و معسکر ساخت روز  
 دیگر و درون حصار درآمد و قلعه اندرون و حصار بیرون را ملاحظه نمود و بعد از دلبست شهر کرس انداک را بر با لے آنجا را در خور ککی  
 با کرام و انعام کاماب گردانید و ما و هم بستگ با و از ابرار است قلعه و شمشیران ترین را با جیفه از منصب داران و احدیان و قشقیان  
 به جنگا هیا نے شهر گذاشت و ترتیب لشکر بصواب دید و خیر اندیشان چنین مقرر شد که فوج قول بود و شاه نژاده مستظلمار  
 باید و بهادر خان با تمام سپاه که با او و پنج بود و سوار اول و امیر الامرا علی مراد خان بر افکار و سعید خان بهادر و نظیر جنگا و در



نخواست مبار شاه به لاهور آمد و بعد از آن با کبریا و شاهزاده شجاع از کابل در کبریا رسید و مجدداً بنیاد ولایت جنگل  
شماره اول عواف شد و نخست رفتن بجایک عناقیتی یافت و حکم شد که شاهزاده اورنگ زیب بختان رود و درین سال چون  
عارات قلعه شاه جهان آباد با تمام رسید و در سلطنت لطف شاه جهان آباد برافراشته آمد و پنجم فری حرسه هزاره  
چهل دشت هجری خرمینان قلعه مذکور نموده شب جمعه نیم محرم بعد از پنج ساعت دوازده دقیقه بخوابی اساس آن گذشتند  
و شصت و یک روز و درین تعمیر بکار رفت و در سینه هزار و پنجاه یک بهر سینه با تمام رسید و پادشاه بیست و چهارم ربیع الاول  
سال مذکور از دروازه کن در پادشاه محل راه دارد و داخل قلعه گشته بدولت خانه و در دیواران دولت خانه پادشاه  
بر شصت و شصت و یک سال بود و پیشکشهای لافانی از لفظ گذشت از جمله پیشکشها جنس مبلغ دوازده لک روپیه پیرایه یافت  
و چهار لک روپیه بهر یک صاحب انعام شد و شاهزاده داراشکو به هزاره سده هزاره شد و صد کس بنیاد عمارت  
نافرمانان را زد و قتل و چون از آن روز تا هشتاد و نوزده روز بود که شش روز و نیم در روز و صد کس شصت  
سے یافت باشند و دیگر کشتی تاریخی تمام حارات این شهر خرمین یافتند و در عمارت شاه جهان آباد از شاه جهان آباد  
هزار و پانصد و یک سال یافت و یک قندیل بر روی منبر و سرور کائنات که دو لک و پنجاه هزار روپیه قیمت داشت و شصت و یک  
احمد سید باطام شد و حکم رفت که شایک یک لک و شصت هزار روپیه باب عرب متصدیان تجارت خرید و حواله اش  
نمایند تا اوزان میان شایک پنجاه هزار روپیه مع بخشش بشیرین که رساند و جنس شصت هزار روپیه فروخته بالغش با اهل استحقاق  
که موقوفه در جنس پنجاه هزار روپیه با فائده آنرا مستحقان مدینه منوره قسمت نماید

### احوال سال بیست و دوم مطابق سنه هزار و پنجاه و هشت هجری

چون از سیست خان علم صوبه بمرات خاطر خواهد پادشاه صورت گرفت و صوبه مذکوره بشاهزاده داراشکو عثایت شد و بانی یک  
که از طرف شاهزاده صوبه آرد آید و داشت بمحض آماده با اصل و اضاف و در هزاره منصب ذات و پانصد و بار با خطا به شرف  
یافته بمرات شصت و صوبه او و سیست تغییر موقت خان از قبل شاهزاده شجاع بکمال بیگ هر دی ملازم شان نمود یعنی یافت و  
شیخ محمد المجدد لا هودی شاگرد مومنین الدوله شیخ ابو الفضل چون سوار خجده ساله با پنجاه و سه سوار و دوازده هزار روپیه انعام یافت  
و درین سال پادشاه باره لا هور رفت و سعد الله خان بمنصب بیعت هزاره ای هزار سوار و دو سیه سه سیه سوار فراری  
یافت و بعد درین سال زبده لونیان انعم خان که مولد و منشا و آن سلاله دور در میان سادت بلده ساده و آسایش میر محمد باقوان  
ایمان دیار خود بود بعد تقدیم خدمات با بیست و صد و کار با سه شایسته که در اقبال نامه جدا نگریه و پادشاه نامه شاه جهان  
انموده و درین اوراق مذکور دیگر با سه عده مثل میر خجسته که در دیوانی اعلی و لفظ صوبه با سه و کن و جنگل و احمد آباد و آباد  
و کبریا و کشمیر و اسلام آباد و قندهار و بهار و در آخر عمر خدمت دار العلم جد پیر مرزا فرزند و مامور بود و شش هزاره ای منصبی است  
بعد از بختاد و شش مرحله از عمر یک خرام در بلده مسطور جهان ثانی را بدو نمود و در بیست و یک بهر لک روپیه و در بیست و یک  
نموده بود و در آن گشت تاریخ جلوس از کله اعظم اولیا و سال بنای باغ بهشت نیم بر لایق بود مستفاد می شود اللهم اغفر له  
دار محمد پادشاه از استماع فوت او پس متاثر گشت و او را و شش را که سیه از انما المقت خان و دو سیه میر خلیل الله و سوسه  
میر سخن بود باضافه با سه منصب مزید عثایت و دیوانی و تشریف فرمود و شاهزاده مراد بخش را که از کشمیر حاکم طلبه آمد و بود  
صوبه و کن از انتقال اسلام خان رخصت نمود و شاه نواز خان که بصلیانت ملک و کن معین شده بود و تا این بیست هزاره گردید

و همدین سال عرصه داشت دولت خان قلعه دار قندहार رسید که شاه عباس ثانی قزلباش ایران قلعه مذکور را محاصره نمود و بنا بر این سعد الله خان و دیگر اعیان ایران یاق معترض شدند و باورنگ زیب نیز فرمان رفت که از بلقان بدان سمت رود و لشکرهای متعین با او پیوندد و خود پادشاه نیز متوجه کابل گردید چون محاصره بدو ماه کشید و افواج ایران بفرمان پادشاه خود بربروج عروج نمود و دولت خان قلعه دار آمدن خواسته باشد و خان و قبیاق خان و نور الحسن و عبداللطیف و یوان و دیگر پسران ایران بیرون آمده شاه را دید و در صحبت گزیدند و بر بیهندوستان آورد و محراب خان که به تسبیح قلعه بستی رفته بود تا بجا به و پنج روز محاصره داشت بر دل خان قلعه دار را بجا نیز امان خواسته محراب خان را دید و او قلعه دار را همراه خود و چند پادشاه آورد و رسید اسد الله خان و سید باقر مستحقان زمین و او بر سر سار و خان که آنرا محاصره داشت پیغام دادند که تا یکسو شدن معامله قندهار خونها بیست رختیه نشود و بعد رسیدن خبر فتح قندهار بستی هر دو کس بر آمده بدست خان قلعه دار قندهار پیوستند بر دل خان بشوق خود بایران زمین رفت و دولت خان چون بگفتند شاه جهان آمد بنا بر قدم خدمت از سر جان او گذرشته بر طرف و بعزل منصب خطاب معاتب گردانید پادشاه ایران رسیدن فوج پسند بعد و خود و قلیان دانسته محراب خان را باده نهر از قفقاسی در قندهار بدو دولت او فلی زنگیه را با جمعه در قلعه بستی گذاشته خود بهرات معاودت کرد و در هر پنجامانده با صغمان نرفت :

### احوال سال بستی و سوم مطابق سنه نیر اونیچاه و نهم هجری

درین سال شاهزاده اورنگ زیب مع سعد الله خان وزیر بقندهار رسید و قلعه را محاصره کرد و مورجاها تقسیم یافت و درت سر و نیم ماه در گرد و حصار نشستند و از هر دو طرف خود نمودند و در شهری بران مترتب شدند و مران شاه با هجری هندی با تقی باستان خود بگشتن افواج هندی بنا بر فغان غلات و کاه و آب سرای شده بدست الامرا شاه جهان می نگارند و در حقیقت آنچنان بستی بلکه چون شاه عباس ابعی شاه جهان در امتزاع قندهار باقیه الغایات متیقن نیست بعد تسبیح قلعه مذکور و سپردن او با لیا س و دولت خود با صغمان نرفت بر سر هر گونه امداد که بجا رسان قلعه حاجت شود و در هر لای که دارالملک خراسانست رحل قامت انگند و بویون خرنی محراب خان قلعه دار قندهار و متبلر احوال و در و شاه جهان در کابل و وصول شاهزاده از او یک سیب مع سعد الله خان وزیر و جمیع کثیر و جم غفیر و گرو سبب انبوه و قلیان کوه شکوه بقندهار به پای سر سرخیلافت بمغیر قزلباش ایران رسید و مران قضا جریان خرد و در یافت که نظر علی خان سوگدن حاکم آردیل و نجف قلی بیگ زنکمه میر اخو و بلخی پیشتر از سپ سالار برسم منتقل روانه شده بمانعت قلیچ خان و قبا و خان و خنجر خان و وال قلی خان که آنها را با محاصره قاصه بستی فرستاده اند بر دوازده و مر قلی خان سپه سالار و وسایر شوخان قولار آقاس و مر قلی خان قلی خان قورسچ به بستی بسر کرده که عساکر مضوره روانه شده کفکس واحد و دیگر که در سپاه نظر پناه قیام نمایند و حاجی منوچر برادر محراب خان که از شجیان زمان بود استعفا نمود که با بستی از بهادران پیشتر روانه گردد و بزمی را یافته با جمیع از غلامان خاصه روانه گردید و در سرعت بر اقرا ن مسابقت حبسته بجا به و کس پیشتر از جمیع لشکر روانه شد اتفاقا در حقیقت قلیچ خان و خنجر خان برادر زاده او را با قبا و خان و وال قلیخان و سه هزار سوار با خت کرشک زمین و او در فرستاده بودند و در کرشک گشته دو چار جماعه از مزبور مشهور از طرفین دست حالات از آستین جرأت بر آورده به متعال لات حرب میر دوازده حاجی منوچر و ده بستی بر حصار کرشک داود و او مبارزت می و در خنجر خان رابع هرمان را به بران قرار می باید که روانه زمین و او در شد بعد تا خت و تاراج آن عند العود و با سپاه قزلباش مقام نمایند و خود از زمین و او در کرشک می شود و درین وقت نجف قلی بیگ میر اخو با شاهی را بانشد سوار و در کرشک می گردد و اتفاقا حاصه منوچر و ده بستی استقبال خنجر خان نمود و آتش مبار بر شاه متعال می دهند امیر تر خور با شاهی

نبات افشردہ اگر وہ مخالف یعنی ربابا تش تن حریق و جبے را غرق آب نہر بندے گرداند و قلیچ خان را با صنای این خبر ارکان  
قرار و مہربان تر از لگشتہ متوجہ فہد ہارے گرد و نظر علی خان کہ میرسد حسب الامر انتظار و روانہ فوج قریب باش نمودہ بہر سبب  
فرمان پادشاہ ایران صفی قلی بیگ ترے باشی و روشن سلطان لڑکے را باندک فوجے از تنجاہان بتافت لطف لشکر شاہزادہ او گنجیہ  
مستقین سے نمای مردم مرقوم بابا و سکہ کہ کنار در و سے چنتا بیہ بود و نہ مہجرات سے افرازند بعد رسیدن این اخبار ر قلم شاہی  
بنام امرای عظام ایران صادر گردید کہ ہر کس کہ تصرف آثر را با اتفاق سیاوش خان روانہ سازند و سپہ سالار و قوجی باشی تارو  
افواج و کن رہبر ہندیا ملکہ مناسب و اندوخت نمایند شاہزادہ اورنگ زیب بعد ملاحظہ جرات و جسارت ایرانیان بہرستم خان  
و کمنی را بسپہ سالار سے سر فرزند نو دو قلیچ خان و جبے از امرای عظام را با فیضان کوہ بنیان و توینخانہ شایان بہ بیگ امرای  
ایران روانہ نمایند و علمہ پادشاہ ایران بوجہ فرمان سیاوش خان را بوجہ گران روانہ سے نمایند مرقعے علی خان  
سپہ سالار و قورچے ہاشمی را باندک فوجے قبل از سیاوش خان و جبے افواج پیشتر روانہ شدہ بود اند استکار سے بمخاطر  
گذشت کہ مختریب لشکر گران میرسد و بنیان ثبات و قرار لشکر چنٹا سے منہدم خواہد شد بہر کس کہ توقف نہ نمودہ خود را با جمیت  
ہمراہ بند و سے ہمسک نظر اثر سے باید رسانند ازین فتح باسم و بچران مشتہر و دو تقسیم عہدیت نمودہ و نظر علی خان طبعی گشتہ بہ  
تسویہ صنوف سے پردہ اندام امیر الامرا با قورچے ہاشمی در قلب لشکر ایستادہ و نظر علی خان را کہ کچھ بچے کرے تنہیں نمود پیش فرستادہ  
میز آخر ہاشمی را بہ یک او ستعین سے لکند و سہر براق خان بزاگ بچو کہ آذر با بجان را ابرہے از امر او قورچیان عظام  
بطرف راست و غلامان خامہ شدہ فیہ را با جمے از امرای جانب چپ مقرر رسید از مذاق اتفاقا در آخر ہمان روز و نول نے فریقین مرقع  
شدہ و ہن اجماعین آتش و مارہ اشتعال سے اید امیر آخر ہاشمی با اتفاق شاہین آقا و قراش بیگ و جانی بیگ  
یوز ہاشمی غلامان خامہ و نجف علی بیگ و لہر اراق خان و سایر جماعہ بر سپاہ غنیمت لڑا و گشتہ نقد جلاوت و مردانگی  
را بہ سکہ ثبوت سکوک سے سازند و در اثنا سے گیس و دار اسب سہر براق خان بضر ب سہام مخالفین ایجابی  
در آمد گرد و مخالفان ہجوم کردہ دست تور سے آوزندہ سہر براق خان پاسے نباتات افشردہ با جمے از ہمسایان  
کفایت شہر ایقان کردہ و سوار اسپے کہ در کمل داشت میگردد و درین اثنا ہرادرش خان طاش با جمے از مخالفان  
بہ کمک سہر براق خان سبک مکان گشتہ بمکالت شہزادہ و عقد جمیت غنیم را بہر انگسہ سپاس و بلاؤ شہر بیان ہی شب  
دیکور طرفین دست انجبال از دست شہزادہ ہارام ہامی رجوع سے نمایند جماعہ چنٹا سے عنان تافتہ ہمسک شاہزادہ اورنگ زیب طبعی  
سے شود بعد و در ہماہ مزبور شاہزادہ اورنگ زیب قبل جیل کوفتہ مراجعت سے نمایند و امرای ایران بعد طلوع صبح حقیقت  
حال و توقف یافتہ سیاوش خان را با جمے از دلیران بتاقب شاہزادہ اورنگ زیب و ہمساکر ایشان از دنبال فرستادہ حقیقت  
بدرگاہ پادشاہ خود معروض داشتند و حسب الامر صلح حضر و لقب نمودہ و قلاع سرحد و ولایت حکام دادہ و عازم حضور شدہ و  
شاہ عباس بزیارت مشہد مقدس مشرف گشتہ عازم صفہان گردید و جلد و سے ہمین خدمتی کہ مذکور شد شاہجہان پادشاہ و سلطان  
خود را در خور پایہ ہر کیے نوادر شہدافرمود اذان جملہ اورنگ زیب را از اصل و اصنافہ بمصعب پانزدہ ہزار سے و دوازہ ہزار سوار  
دو اسپہ سہ اسپہ و سعد اللہ خان و وزیر از اہل و اصنافہ بمصعب ہفت ہزار سے ہفت ہزار سوار و اسپہ سہہ و سہم خان  
از اہل و اصنافہ بمصعب پنج ہزار سے پنج ہزار سوار و اسپہ سہہ و خطای فرزند ہی فیروز جنگ قلیچ خان را با اصل و اصنافہ بمصعب چہار  
چار ہزار سوار و اسپہ سہہ و نظرم صوبہ کابل نقصا ص کشید و بہر اہل لافہ تاپور و از انجا باکہر آباد و نعمت فرمود چون جوہر طہ



حکم آید مشایخ شاهزاده مراد بخش پادشاه نواز خان که با املاک و اموال بود و مسامح و مروت به واسطه دکن چنانچه باید مشیت می یافت  
فرمان طلب شاهزاده اصدار یافت و شایسته خان بنظم بر چهار صوبه دکن سرفرزنده دشتان نواز خان صوبه داری مالو یافت و درین  
سال نذر محمد خان نامه مشعر بر شکست سی و هشتد عا سه مدو شیخ و طلب اهل دکن زندان خود و نو و شاه جهان بعلی مردان خان امیر لاهور  
براد که صد هزار روپیه مصحوب یکم از ملکایان معتد صوبه بنذر محمد خان در پنج بفرستد و از سه پسر خان که ملوک مرگاب دولت  
شاه جهانی بود و دزد خسرو که پیش از تسخیر پنج باز درگی از پد جدائی گرفته آده بود چه برهم او را طلبید و او هم بر فتن رضی نمود  
همین جا ماند و بهرام راستد ذات هندی فرقیته داشت عبد الرحمن و دو سال و دو ماه در خدمت پادشاه بود و وقت رخصتی سی هزار  
روپیه یافته راهی شد و متعلقان نذر محمد خان از اجاعه نسوان از آنرا ناکندن تار قنن سه لکت و پیر از زور و زور یافته متخلف شدند  
و شاهزاده دارا شکوه که به تربیت عبد الرحمن مامور بود و حسب الامر به چهار مرصع آلات و طلا آلات و نقره آلات و اقمشه  
بسیست هزار روپیه نیز بدو داده و دو چاق سفید نذر محمد خان بعبایت خلعت و خنجر مرصع و خنجر ار روپیه بر بلند گشته به همراهی اینها  
رخصت انصراف یافت و صد هزار روپیه دیگر به نذر محمد خان مرسل شد و یک قبضه تمشیر مرصع و خنجر ار روپیه بسجان فیلیان  
فرستاده شد و ملا ملا و الملک میرسان خطاب فاضل خانی یافت سعد الله خان از کابل و در هشت روز بحضور رسید و شاهزاده  
دارا شکوه و اورنگ زیب نیز از کابل رسیده و اوراک کورنش نمودند شاهزاده اورنگ زیب که صاحب صوبه گلستان ایش  
صوبه بمشقه نیز با مدفوض و سرکار بکرمه سیستان و دیول و مرصحت گردیده و مستوری استجا یافت و شاهزاده مراد بخش بصوبه  
داری کابل سر فرار شد فلیل الله خان میر بخشی شد امیر الامر علی مردان خان از کابل آده بجایگزینی داری صوبه کشمیر به فراری یافت  
و حکم شد که عبدالنبی بیگ به نیابت فرستاده خود و چنددی در لاهور آسوده بحضور برسد و دارا شکوه و درین جشن و وزن تمشیر خلعت  
مسکن بجوهر و چهار لکت و پیرانام یافت و سعد الله خان که بنواز شهنشاه متواضع و مراجع منصب امارت بگی طو نموده مرتبه با ستم  
نمانده بود که بدان رتبه مرتقی کند به پنجاه و دو کور و دوام که مطابق دوازده ماهه سه لک روپیه جاصلش باشد و اختصاص یافت  
و علی مردان خان بعبایت و اخراج اختصاص یافته بصوبه کشمیر که در جایگزینی یافت و در رخصت شد

### احوال سال بمشیت و چهارم مطابق سنه هزار و شصت و هجری

درین سال سی و یک کربادی محل با تمام رسید و پادشاه با سب خاطر سن بسواری اسب بمسجد مرقوم رفته و دو گانه محبت ادا فرمود  
و بانی مسجد پیشکشها از جوهر و مرصع آلات و مجیده خوان حملوا نذر و هم بطور نثار از نذر گذرانید و پنج مبلغ یک لک پنجاه هزار روپیه  
در عرض دو سال صورت انجام یافت و درین سال نامه نذر محمد خان بنظم شکر عواطف و استدعای مزید عنایت رسید و  
ازین طرف صد هزار روپیه نقد و جنس و صد هزار روپیه مصحوب خواجها و نذبح و ولقبه آنچه بعد از فتح پنج از اموال نذر محمد خان  
قبضه سرکار مانده شده بود و دو هزار روپیه نقد به عبد الرحمن ابلاغ یافت چون سنین عمر پادشاه اوستین و تجا و ز  
نموده بود با خاتمه مفتیان زمان افکار حصای ماه رمضان نموده مبلغ شصت هزار روپیه فدی و دو هزار شش از پال  
ماه مبارک نیازمندان از خوان نوال جاه و جلال بگو ناگون اطعمه و انواع اشربه منعم می شدند و مقرر شد که در هر ماه رمضان  
همین قسم معمول باشد و درین سال عبد الرحمن خان که از طرف پدر حکومت ولایت غورس داشت بسجان فلی خان قلاتان  
را متعین نمود تا او را در راه سیر و شکار کمین کرده بگرفتند و بحضور سحان فلی رفته محبوس شد و بعلیقان گفت که اگر مراد پادشاه  
چند رسانید بطایای سلطانی سر فراری خواهد یافت بجا مانده کوره او را کور و دند و اختیار ملازمت نموده چهار هزار روپیه صد سال منصب یافت

## احوال سال بیست و پنجم مطابق سنه هزار و شصت و یک هجری

درین سال محی الدین سید سلطان روم که از اولاد شیخ عبدالقادر جیلانی بود رسید و حاجی احمد سید ازین طرف بسلامت روم رفت  
 شد و نیز مرصع و شیر پاپ در مرصع که قیمت مجبور یک لک روپیہ شد بطریق ارخان مع نامہ که سید الله خان مسوده نموده بود قبضه ارسال  
 یافت و بمقتضایان بندر سورت حکم رفت که محتاج یک لک روپیہ بپای مرصع فریده و حواله نمایند تا بمقتضی که منظره و دین نمونہ و قسمت  
 نمایند و از آغا جلوس تا این تاریخ متعلق ده لک روپیہ سوسه نقد که قیمتش مضاعف و در اینجا سه شد بآن دو بقیه شش مہر مرسل شد  
 و سید قیصر بانام پانزده ہزار روپیہ کامیاب گشتہ ہمراہ حاجی احمد سید رخصت یافت و از ابتدا سے در دو تار و ز رخصت شصت ہزار  
 روپیہ نقد سوسه جنس عطایا یا و سید چون سید خان بہادر فخر جنگ کہ خانہ زادہ پشت این و در مان و منصب ہفت ہزار سے  
 مع ہفت ہزار سوار بود ازین جہان در گذشت موجب ملال خاطر پادشاہ گردید لہذا سپہ خان پسر مہابت خان از اصل و شاخہ  
 پنہار سے پنج ہزار سوار منصب و مہابت خان خطاب یافتہ بنظم صوبہ کابل سر اعتبار بازداشت و دلت الله خان و عنایت الله خان  
 پسران سید الله خان وزیر شرف ملازمت دریافتہ نخستین متبع مراد یک و دو دین سرچ مرصع یافت و شش و شصت شانزدہم سہ اول  
 باز از لاہور بطریق کابل بمقتضی استرداد تہہ ہار رخصت شد و شاہزادہ اورنگ زیب را فرمان رفت کہ از عثمان روانہ شد ہار شود و نیز  
 سید الله خان با پنج ہزار سوار کارزار از مودہ مرخص شد کہ از راہ کابل و غزنین بقند ہار رود و با تفاق شاہزادہ اورنگ زیب بامودہ  
 قند ہار و تخمین کران پرواز دوسہ ہزار شتر ہمراہ این لشکر داد از ان جملہ پانصد شتر خزانہ و پانصد شتر اسلحہ بود و قریب بد ہزار شتر لوازم  
 تو جانہ مثل سرب و ہار و گولہ ہاسے آہنہ داشت و چارم جہادی الاولی پادشاہ بر گلگون سبک خرام سوار گشتہ و روضہ بخش و دلقانہ  
 کابل گردید شاہزادہ اورنگ زیب باصل و اضافہ بیست ہزار سوار منصب یافت و شاہزادہ شجاع حسب الطلب از بنگالہ قشادہ  
 در خدمت پدر بکابل رسید

## احوال سال بیست و ششم موافق سنه هزار و شصت و دو هجری

درین ایام جان یک ملازم شاہزادہ شجاع بانہار سوار سرکارا و دہ ہزار سوار ملازم پادشاہ سے دستور سے یافت کہ مبلغ پانزہ  
 لک روپیہ بنامہ معارف مساکتینہ قند ہار برساند و شاہزادہ اورنگ زیب بقند ہار رسیدہ و واہ و ہشت روز بمقدور خود  
 بر تخیل قند ہار تمام داشت چون خبر درودشاہ فراہ اورنگ زیب بقند ہار از عینہ اتار خان بگلہ سیکہ قند ہار معلوم شاہ عباس  
 پادشاہ ایران شد با جماع عساکر فرمان دادہ از دار السلطنت اصفہان در باغ مینو نظام عباس آباد و نقل مکان فرمود و اندک  
 فوجے را بر سہم متعلقا بیشتر فرستاد شاہزادہ اورنگ زیب و فوج متعینہ ہند را بنا بر درود خبر وصول فوج ایران عسقریب  
 رطب و ہراس یقیاس متوسلے گشتہ کوس مراجعت نواخت و چون شاہزادہ دارا شکوہ قند ہار بنظم صوبہ کابل نمود از اصل و اضافہ  
 منصب سے ہزار سے بیست ہزار سوار دوا سہ سہا سہ و پنج کرد و دام انعام سرفراز سے یافت و صوبہ عثمان نیز با و نوز  
 شد و سلطان سلیمان شکوہ ہمین سپہ دارا شکوہ را منصب ہشت ہزار سے ہار ہزار سوار و عنایت نیل از حلقہ خاصہ با ساز  
 نقرہ و واہ فیل و علم و نقارہ سرفراز گردانیدہ و صاحب صوبہ کابل با مود فرمود و خیمہ سنج کہ مخصوص پادشاہ و شاہزادگان بود  
 نیز با و عنایت شد و دارا شکوہ حکم شد کہ بنظم و نش صوبہ کابل جدا سلطنت مادیست نماید و خود در ہمین سال از کابل رخصت فرود  
 بلا چہ روز از انجا بکرا آباد آمد و شاہزادہ اورنگ زیب را با انعام ولایت بکلاہ سرفراز نمودہ و عنایت صوبہ عثمان بصوبہ دار سے  
 ہر چہار صوبہ و کن مرخص نمود و صوبہ دار سے احمد آباد و ہجرات بشالیستہ خان قنویض شد و شاہزادہ شجاع بصوبہ بنگالہ

رفعت انصاف یافت چون پادشاهزاده داراشکوه از کابل بدارالسلطنه رسید به یارزدی تمام التماس تقیر قند بهر نمود و باین سبب انجام  
مواذین بیان با تمام مبلغ دست لاک روپیه نقد و جنس موردالطاف شده به تقیر قند بهر مقرر گردید و راجه جویت سنگ به باضا بهر مقرر  
ذات بنصب شش هزار سه پنجاه سوار مله پای بند

### احوال سال بیست و هشتم مطابق ستم هزار و شصت و سه هجری

راج سنگه و دارا ناگجست سنگه بنصب پنجاه سه پنجاه سوار و خطاب را تا سراسر از گردید و شاهزاده داراشکوه بر طبق وعده با افغان  
بیشمار و تو بهای از در شمار صاعقه کردار و فیلان کوه بیان و آلات و ادوات حرب و ساز و سوار انجام ملین و ضرب بهرین سال  
تقیر قند بهر رسید و در اسام محاصره و تقیر قند بهر پنج بهر تقیر قند رسید و دولت افغان که در زین نوکر پادشاه ایران و حاکم الیکاسه  
دو کس و جو ساسه بود با فوج هند پیوسته اطاعت داراشکوه و زناقت او و بهر همت خود گردانید و داراشکوه را بدین جهت پشت  
امیر ستم کردار و تقیر قند بهر ستم شد و دارا ستم ایران با ستم این خبر از غرض داشت او تارخان بگلرنگی که در نوکر تارک  
افتاده فرمان با ستم سخنان بیگ غلام خاصه شریفه اصدار فرمود که با تفتان حبه از عساکر که بر سر کوه گسسته ایستاده در بهر تفتان  
نموده بود و بنصب از امرای خراسان روانه مقصد شد و رعایا و احشای اطراف را از تفرش سپاه فالتن میانت نماید و تفرش  
بگلرنگی استر با دینار مورش که قبل از طایفه فلتان سپه سالار روانه شود و سپه سالار نیز بر طبق امر گذشته ارقام مطاع با طراف  
ممالک محروسه با جماع عساکر ارسال یافت و پادشاه از مازندران متوجه فیروزه کوه گشته متوجه سلطام گردید چون او تارخان  
که حقیقت بهر سلوک و دین سراجی مدعی قلی خان مرقوم باریت ستم سر فرزند نموده مقرر داشت که او بر جناح استقبال رفته بجا نفلت  
قلعه نو کوه پر داز و داراشکوه با ستم این اخبار خبر دار گشته رستم خان و کخی را با فوج ابنه و فیلان کوه شکوه کردار و نه ستم  
شعبه بود و رنگاشت که از طرف و شوارخ خبر داده و باشد و چون سپاه ایران در رسد بمقام مدافعه و آید و اگر توانه قلع و بیست  
را نیز بهرست آرد در ستم خان قبل از ورود دام قلع سلطان محاصره ستم قیام نمود و مدعی قلع خان که در مرات سلوک  
تا بهر خود چهره باز خواست پادشاهی یمن ایقین میداد اهل لشکر چنایه گردید و قلعه ستم را بر ستم حسان تقویض نمود  
داراشکوه از وقوع این امر پیش از پیش سرگرم کار خویش گردید و او تارخان بضابطه ندویان صداقت نشان پای اعطای  
در دامن و تار کشیده و ستم جزا از آستین ستم بر آرد و در ادبیک توپچی باشی در برق اعزاز و آشتیاری نفلت  
برجین ابرمطر میکشید و فوج هند چند بار از چند جا و روش نموده بهر بار خاسر و ناکام بر میگردد بهر ستم شوال جزا را از خود  
بر برده بر ستم و دشمنان فوج هند بهر از میان کندن بهر شیر خاسی رسید خود را در اندرون افکنده و بهر هلاکت چشیدند و بقیه  
مردم ناکام گردیدند سخنان بیگ با دو سه هزار سوار که بر سر کوه او را مورد وند با ستم این رسید و چون مرده و جنگ  
صف نمائست بهر روز تاخت اطراف و جواب اردو و شاهزاده کرد و مد شوارخ قطع آمد و شد از قند هندیان ستم نمود  
و بهر ایش هر که را ستم یافتند سر بریده بهر در ستم خان بر قلع فوج سخنان بیگ آگس یافته بکشت لشکر خود میکشید و نموده  
متوجه اردو ستم سخنان بیگ گردید و اصلاح در مقابل نموده از جایی خود متوجه فولاد شد رستم خان یمن قدر کار را مظم  
شمرد و بهر گشت و بر کن راب میر مندا قامت گردید و زمین اثنا منو چهره خان حاکم استر آباد با دو سه هزار سوار همراه خود رسید  
و بهر سخنان بیگ ملحق شده روانه مقصد شد و طایفه فلتان سپه سالار نیز از گردید و فوج چون احوال از پله بهر میر رسید

رستم خان باستماع این خبر در سه چند رسیدن نمود در جاگزدا نیده عرض حال بدار اشکوه نموده منوچهر خان از کثرت دشمنان جهانی  
برگرفت و دروای شده در نیم فرسنگی اردو سے رستم خان نزول نمود و داراشکوه باستماع ناخست هر روز فوج ایران بر رستم خان پیش  
اورانز و خود طلبید شایه آتش در قلوبست زود روانه اردو سے شاهزاده شد و فوج ایران به نقاب آوردان گردید شاهزاده  
داراشکوه پیسیدن رستم خان و غیر آمدن منوچهر خان و طے قلعان سپه سالار بطل رحیل فرو کوفته روانه هند و شان کردید و طے قلعان  
سپه سالار حبی را نقاب شاهزاده برگذاشت و در بخیر فیل و برهنه اسباب و اسلحه فوج نقاب بدست آورد و مراجعت نمود  
و از غنمه داشت شاهزاده و اورنگ زیب مرده و تولد سپه سره و خاندان از بطن و فخر شاهانو از خان صفو سے و دانه هم شهبان همین  
سال رسید و آن مولود سودو محمد اعظم موسوم گردید و همدین سال عمارت مسجد سے از سنگ رخام بعمرت مبلغ سسلک رو پیه  
در عرض هفت سال با تمام رسید و همدین سال پادشاه از اکبر آباد بشاه جهان آباد آمد و داراشکوه از هند باز برگشته ملازمت نمود  
و همدین سال شاهزاده مراکش بعید و دار سے مجرات و شایسته خان بعید و دار سے مالو سرفراز شد و در فوج نوروز و افغانا قاتا  
سیفر روم رسید و اعتقاد خان و بعضی امراسے دیگر بدیده شده سیفر مذکور را محصور کرد و در دند و سیفر مذکور وراثت سے راه از هر صوبه که  
بر مرده و آن میگذاشت حسب الامر بطنی یافته تار و زرد و درونجا بهزار رو پیه یافت و محمد ابراهیم اسد خان خطاب یافته تغیر اراوت خان  
آتش بیگی شد و اراوت خان نجشکیگ سے دوم یافت و محمد اشرف و محمد صفی پسران اسلام خان کیے خطاب اعتماد خان و دوسے  
صفی خان سرفراز سے یافتند

### احوال سال مسیت و هشتم مطابق سنه هزار و شصت و چهارم بحجری

درین سال بطنی بعضی آباد و مجیر حضرت رایات شاه سے که و چون در عهد جاگیر پادشاه و سنے کر کن پسر امر سنگه بدگاه داد  
آزمین مقرر شده بود که نام هر که از افغانا و اوراناسے رسد قلمه معتور را استحکام نده و درینو بعضی رسید که قلمه مزبور در رعایت  
رعایت تریسم یافته دسے یا بدجله الملک سواد الله خان وزیر باشی هزار سوار جهت دوم قلمه مذکوره روانه آن صوب شد و او  
در عرض چهارده پانزده روز قلمه را مندم ساخت و چون را با شنبه گشت و جمع بدار اشکوه نموده پس سید و عهد تعقیبات خواست  
بدیده سنے یافت و ذوالفقار آقا سیفر دوم التماس دیدن شاهزاده و داراشکوه نموده و ستور سے یافت و بعد ملاقات بسبت هزار  
رو پیه از داراشکوه و پنجاه رو پیه از سیلیمان شکوه پسرش گرفته و هم بجای سے التماس سے هزار رو پیه التماس از پادشاه یافت و چون  
لر بدیدن جلالت الملک سواد الله خان وزیر هم رفته بود و تارنج میسمت و حسب الامر او نیز پانزده هزار رو پیه توافق نمود و موسوم  
نخبان به ذوالفقار آقا یک اشرفه بوزن چهار صد تولد و یک رو پیه همین وزن انعام شد و منسوب قاسم بیگ که سفارت روم  
تین شده بود نام که سواد الله خان مسوده آن نموده و یک قلمه منجمر صرغ قیمیت یک لک رو پیه با کمر صرغ بالاس و یا قوت که چهل هزار  
رو پیه فن آن بود و یک شیشیه بلورین از قطر اگر جهان گیر گرسے و دو هزار تان از نقاشی گجرات و کشمیر که یک لک رو پیه از دشت  
قبیله فرستاد و هشت قلمه یا قوت و چهار زمره سه و دانه مر وایه حواله ذوالفقار آقا بهر اسے قیصر گردید که برساند و ذوالفقار آقا  
سے هزار رو پیه وقت انصراف یافته و حضرت شد از دزد و دود تالیوم عود از نقد و جنس و دو لک و هفتاد و پنج هزار رو پیه از سرکار پادشاه  
غیر یافت و در جشن وزن ترسے همین سال شاهزاده و داراشکوه را بنیایت خلعت خاصه با سوار سے طلبی زر نگار که بر گلهای  
ن قرص صرغ بالاس ناسے گران نادر که نال برسانے تبیه بود و ده و گریبان و دو آستین و دامن به لاسے بیش باطلز قیمت  
ن دو لک و پنجاه هزار رو پیه بود و سربند سے از یک قلمه لعل و دو دانه مر وایه قیمیت یک لک و هفتاد و پنجاه هزار رو پیه و سی لک رو پیه

سر بلند گردانیدہ بختیاب شاہ ملکہ اقبال سراز از فرمود دیگر سے طلاق متسلل بخت مرصع سلطنت گزارشتہ بود نہ حکم نشستن و او حکم شد کہ از این بیل  
شاہزادہ رفتہ رسم مبارک با بدست تقدیم رسانند و در جشن نوروز از در و دریاخان کہ با تمام غلام و ہنگام خطہ خطہ از طرف خان ماسنہ بقللاً قاسی پادشاہ ایران  
ہی برد و در صورت گرفتار شدہ مغرول المنصب شدہ بود و درینو لایاوت دژ او بوضوح انجا میدہ بجائے منصب سابق دیتول سرکار جو پوز  
سراز از سے یافت شیخ عبد حمید شاہجہان نامہ نویس رحلت کرد

### احوال سال مسیت و نهم مطابق سنہ ہزار و شصت و پنج ہجری

سید محمد سیدار و ستانی مخاطب میر جملہ رائق و فائق مہمات عبداللہ قطب شاہ والی گامگندہ بود و چندین حصن و ملک سیر حاصل از کابل  
برای آقا سے خود سخن نمودہ خیمہ ملک او گردانیدہ بود و پتر دوات شایستہ و فتوح پیہ در پیہ ثروت و کمیت ادا فرود و در ہنزار  
سوار نوکر داشت در اندازان مزاج قطب شاہ مذکور راز از و مخوف نمودند او بفرزرت و ناچار ہی توسل بہ شاہزادہ اورنگ زیب  
نمودہ ارادہ توسل خود یانہ آستان ظاہر نمود و بموجب التماس شاہزادہ درین سال بہ از سال خلعت فاخرہ بانثوری شصت و شصت  
رعنایات و نوید منصب ہنزار سے ہنزار سوار میر جملہ مذکور منصب و ہنزار سے دو ہزار سوار محمد امین پسرش رسیدہ متمثال گردید و برین  
بنام قطب شاہ متفقین عدم مخالفت میر جملہ متعجب تاسف عارف کشیرے اصداریافت

### احوال سال سی ام مطابق سنہ ہزار و شصت و شش ہجری

درین سال مسیت و دوم جمادی الثانیہ سوداگر خان وزیر باریار شدہ قونج کر از مرے داشت و تقرنجان علاج سے نمود درین  
چہل و ہفت سالے رحمت ہستے بر بست پادشاہ مع شاہزادہ دار اشکوہ یک بار بر اسے عیادت اورفتہ لطف اللہ پسر  
اکلاش را بمنصب ہفتمندے صدور نو از ش فرمود چون پیش از رسیدن قاضی عارف قطب شاہ محمد امین پسر میر جملہ را مقید  
کردہ اموال اورا متصرف شدہ بود و برینے دیگر بنام او تمہید و رباب اطلاق محمد امین صدور یافت و باورنگ زیب حکم شد کہ اگر  
قطب شاہ انقیاد نکند تا دیب او بر آید و مناشیر مطاع بشاریستہ خان صوبہ دار ملوہ و دیگر امارے تعیناتے صوبہ بایے دکن رفت  
کہ نجدت شاہ زادہ اورنگ زیب حاضر شوند شاہزادہ اورنگ زیب سلطان محمد امین پسر خود را بدان صوب روانہ نمودہ  
مناقب خود نیز برآمد و قطب شاہ متنبہ گشتہ محمد امین را با توابع او فرستاد و محمد امین بلازمست سلطان محمد رسید چون  
اموال او انچہ گرفتہ بود باز پس نہاد سلطان محمد عازم حیدر آباد شد قطب شاہ از ہراس غلبہ متحصن گردید و محمد ناصر باصندوق  
بجواہر مرصع آلات فرستاد و گویند در وقت ملازمت محمد ناصر شوشے از ہر ہانش ظاہر شد بنا برین مقید گردید و ہمسر امان  
سلطان مردم اورا اگر بزیانہ بحسب رآب و در آمد نہ و مال بسیار غارت نمودہ اند و خند و شاہزادہ اورنگ زیب عازم  
قلعہ گوگندہ گشتہ از سید آباد کہ ہشت کرد سے حیدر آباد است کوچ نمودہ یک کرد سے قلعہ رسید و محمد سلطان را امر کرد کہ با فوج  
خود جانب چپ توقف نماید درین ہنگام پنج شش ہزار سوار دو و از دہ ہزار پیادہ دشمن در برابر آید و آتش حرب در گرفت  
و بسیار سے از کھنیاں مقتول شدند و قطب شاہ رہائے خود در اداسے بیشکس سنوات سابق و حال دیدہ سخن انتساب  
بسیہ خود با سلطان محمد در میان آورد و التماس او پذیرفتہ آمد و ہمدرین سال از دواج و قوع یافت و محمد سلطان بمنصب  
ہفت ہزاری دو ہزار سوار سراز از سے یافت و میر عبد الطیف حاجب اورنگ زیب کہ براسے آوردن میر جملہ رفتہ بود  
خبر آمدن او بنواسے گوگندہ رسانید قاضی عارف حسب الاشعار اورنگ زیب فرمان شاہجہان و خلعت مرسلہ یاورسایند  
داو امر اسم تسلیم و کور نش بجاء آوردہ در ساعت مین بعد از راک کور نش اورنگ زیب ح پسر خود بستیہ بوسے پادشاہ



بعزت بخت پنج لک روپیہ انجام یافتہ بود و در دیار وسیع مظفر پور سیاحت خان بارہہ بمراسم آغاز کرد اول بزیندار سرے کمر متعلق  
 بود و از چندے بسی خلیل الدخان بغیر ملاک محمد گشتہ بود زمین و بختاب بہمت خان مخاطب گردید و زمیندار از طغتنہ قرب  
 عساکر ششہے رسیدہ بار سال پیشکش و عرائض نیاز حفظ عرض و ناموس خود نمود و راجہ تجو باسلام عتیہ سلطنت مباہی گشت  
 در پادشاہ تاجیکہ دوران نہ ہنگامہ مسند آرا سے کام رانے بودہ سوم رجب بشا بھمان آباد برگشت و میت و دوم داخل شہر مرقوم شد  
 و یک راس اسب عربی کہ شاہزادہ اورنگ زیب بہم پیشکش فرستادہ بود از نظر گذشت و دہ ہزار روپیہ قیمت آن شد و ہم روز  
 بمرض رسید کہ طے مردان خان امیر الامرا چون ہوا سے کشمیر سازگار بود و بنا بر عرض مرض اسہال و رختت آبخاکر فتنہ یزینت  
 در منزل باہی وارد و برگرا سے ملک عقیلی گردید و فتنہ اورا بلاہور برودہ و رجب مرقہ والدہ او مدفون گردید چون مددہ دولت و در دست  
 خلعت بود پادشاہ غلی تا ست نمود و ابراہیم خان مہین پسر اورا بارہنے ازرقا سے اور در حضور ازلاہور طلبیدہ باضافہ منصب  
 چار ہزار سے ہزار سوار گردانید و دیگرہ برادران و رقا سے اورا در خور ہر یکے باطلا سے مناسب شاد کام ساخت و ضبط ترنگ  
 کرا فتنہ و جنس یک کہ در روپیہ شدہ بود نصف آن را بدو شدہ بخشیدہ نصف دیگر را حکم ضبط داد و لشکر خان از اناصل باضافہ منصب  
 دو ہزار پانصد سے و ہزار سوار رسیدہ بنظم صوبہ کشمیر سرخراز سے یافت و ہمدین ایام کشایش قلعہ بیدرونیہ جشیان و تجمہ  
 قلعہ کلیان رو سے واد شترش آنکہ چون شاہزادہ اورنگ زیب پیشکش یک بیابو چانچہ مذکور شدہ مامور شدہ بود باہر حرمہ معظم خان  
 و جمع افواج تینا سے متوجہ آن دیار گردیدہ ہمیت و چارم رجب الثانی نے نزدیک قلعہ بیدر نزد دل نمودہ بجاہرہ اشش پر راخت  
 و میت و سوم جہاد سے الثانیہ برجے کہ خازن سے مورچل معظم خان بود از حد مات توپ فروریخت مرجان نام جشی کہ غلام خاصہ داخل شامیان  
 و مقعد علیہ آندا و از مدت سے و بہشت سال بمراسم قلعہ مذکورہ میر راخت و قریب ہزار سوار و چار ہزار پیادہ فتنے ہمسراہ  
 او بود و گشت برج مذکور را متیقن شمرہ عقب برج حرسے کندہ مبار و دست و بان و عقدہ آتشین پر کردہ بود کہ ہر گاہ مخالفان یورش  
 نمایند در آنہا آتش دادہ باعث ہلاک جان عار جان برج گرد چون بر برج رختیہ را سے براسے برآ بدن اہل یورش پدیکہ  
 در مردم شاہزادہ اورنگ زیب و معظم خان بران برج برآمدند مرجان باہشت پسر خود و اکثر جمعیت نزدیک برج مذکور آمدہ  
 مستعد ماندہ ایستاد و قضا را از بانے کہ لطیف مخالفان سے انداخت شرار سے دوران ذخیرہ باروت و بان و عقدہ افتاد  
 و آتش ہمارا در گرفت و گرد سے از رقا سے او با تیش حسد و سوختند و از خود ہم با و و پسہ سوختہ مشرف بر ہلاکت شد  
 اورا بدرون ارک بردند و مردم بران بیج و از جا سے دیگر راہ جستہ در دن حصار در آمدند و در ہا سے ارک نیز بہشت  
 آمد و درین وقت شاہزادہ خود ہم شادمانہ فتح خواستہ در رسیدہ قلعہ داران زمینار خواستہ امان یافتند و قلعہ مفتوح شد شاہزادہ  
 مہاراجا راجہ بنے ازین گان دیگر در قلعہ گذارستہ خود ہمبکر برگشت و صبح آن مرجان گذشت روز دیگر شاہزادہ  
 در دن حصار رفتہ و رجبیکہ پیش ازین چند سال سلاطین بھینہ آراستہ بودند خلیہ بنام صاحبقران شانے شاہ بھمان پادشاہ  
 بلند آوازہ گردانیدہ و فتنہ و جنس بسیار بضبطہ در آموایین قلعہ از قلعہ مشہورہ دکن و ہند شہر سیست و رعایت و سعوت و نعمت  
 و سرحد صوبہ ملنگانہ سابقا حاکم نشین ریان دکن بود و ہوا راہ کہ تالک و مر ششہہ قلعہ اطاعت رای بیدر سے نمود و دن  
 مشوقہ راجہ نل کہ شہنشاہ فیضی قلعہ او منظم نمودہ و در بہیم حسین مرزبان بیدر راست تخت سلطان محمد لپ فتنہ بران چیرگ  
 یافت پس از ان سلاطین بھینہ مقتل شد پسر از ان بقدرت حکام بجا بود در آمد تا آن کہ درین عمد بدست باہرہ افتاد  
 حالیا ظاہر در دست اولیان سے دولت بر بہمان کوکن اولاد بالاسے را و است کہ با تا مناسجے مشہور بود چون تغیر قلعہ

کلیان و کلبرگ و کشمیر ملک پنجاب و جہت شاہزادہ بودیدیا ہے برادر خانو سے و سید ابو سلا سے شہر و دیگر  
 ہشت پردہاں تو نے انورہ پر گنہارے راستہ و چارگوٹہ و دیگر کالات تو اسے احمد نگر راتاختہ بودند بنا برین یہ تینہ  
 انہماغیر سے خان را با سہ ہزار سوار باندو تین نمود و سلطان محمد منظم و افتخار خان را در قلعہ بیدرگراشتہ سمیت دسوم و جب  
 خود بلیق قلعہ کلیان را پہ گشت و سمیت و نہم و آٹھ ہزار سیدہ بکامرہ قلعہ مذکورہ پرداخت و بعد جنگ و جدال و حرب  
 و قتال کہ ہم در میدان با مدد گاران ابا سے آن قلعہ رو سے سیار و رسیدن آؤدہ و جس غلات متعسر یک متذر گشتہ بود  
 وہم جد و جدیہاں در استغاثہ قلعہ کہ دلاور پیشہ از طرف عادل شاہ باد و ہزار و پانصد بندہ و تپے و توپ و فکک و مالن و بک  
 قلعہ را ہی بر راست می پرداخت بقدم رسید و آخر پیشہ مذکور ٹپے گشتہ انان خواست و شمس اپوزیر اسے یافتہ فرو و ذیقہ و اوراک  
 کورنش نمود و شخصت یافتہ یہ پنجاب و رفت این قلعہ در زخمت و ممانت از قلعہ و اسے لبرتاب از دن است چون از غرض ہزار  
 و رنگ زیب تھنن نہراں فتح یافتہ و کربا پادشاہ رسید تمام ولایت ہیدر با مضافات آن و قلعہ رام گڑہ ہاورنگ زیب بلیق  
 افام رحمت فرمود و خواہ اواز سابق و لاحق و دانہ کہ در دام شد و غنایات و دیگر نیز بمل آمد و ہیدر بغیر آ باد و سوم گردید و غلامان  
 و شاہ نواز خان و مہابت خان و نجابت خان و دیگر امر اسے قنبا سے کہ درین لیاقت قصور بانفتاشے و تر و دات شایستہ  
 شدہ بودند نیز با ممانہ منصب و عطائے خلایع و خواہ سر از گردیدہ چون عادل شاہ و دیگر سرکشان یہ یقین دانستہ کہ مغرب  
 برام ناکاسے افتہ و چارہ غیر از اطاعت نیست اما ہم بچتر خان را کہ از ممتراں آن دولت بود و بخدمت شاہزادہ اورنگ زیب  
 فرستادہ امان بلیدند و مقرر شد کہ یک کرد و پنجہ لک روپیہ از نقد و جواہر و اخیال بطریق پیشکش واصل سازند و قلعہ بندہ  
 با لواحق و قلعہ لک کوکن و کالات دیگر بکثرت گاشتہ لگان پاوشا ہے و اگر اندر چون ابن امیر اورنگ زیب بمغورہ شد  
 پادشاہ و برعز و زمانہ گے آہنا بخشودہ بن جملہ پیشکش بجا لک روپیہ معاف فرمود و شاہزادہ فرمان نوشت کہ تاسے نظاما را  
 را سے وصول پیشکش فرستادہ خود با عساکر فیروز سے مادیات نماید و منظم خان از ضبط قلعہ و دہلی بنورہ بعد مراجعت تاسے  
 نظاما پیشکش روانہ قلعہ سلطنت کرد و ہفت روز سے جہا پادشاہ را عارضہ جس ابول ظاہر شد چون کما تحقیق نمودند کہ از مواد  
 ہوا سیر است رزق اللہ ہر مقرر خان قصور نمود و تحفے نقشہ با اتفاق آرا از جوہر پانیدہ و دیگر خون گرفتہ ازین ہم مدت  
 جس و رحمت رو کبے نہ مناد ناگور بہ تبریدات و دیگر پرداختہ و تاسش روز نصف مزاج دراز و یاد بود آخر تجویز  
 قرب خان شیر خشت نے انجرا تافخ آمد و مبلغ ہفت لک و پنجہ ہزار روپیہ زکوۃ شاہجہاں آباد معاف نمودہ و نہراں  
 رفت کہ در تمام ممالک محروسہ زکوۃ معاف باشد مبلغ خیر ار روپیہ با یک زنجیر فیل و یک اسب عراستے باہل استحقاق  
 تصدق دادہ شد و زندانیان را سے یافتہ و پادشاہزادہ دارا شکوہ و امانانہ وہ ہزار سے دہ ہزار سوار و داسپہ سہ اسپہ  
 بنصب بجاہ ہزار سے سے ہزار سوار و داسپہ سہ اسپہ و افام یک کہ در دام کہ از سابق و لاحق سمیت و یک کہ در دام  
 باشد نواز شمس یافت و از عرفہ داشت اورنگ زیب خبر تولد شاہزادہ محمد اکبر و از دہم روز سے جب عمر و من شد و در این  
 یام منظم خان را بسبب توسل اویا و رنگ زیب بترکیم دارا شکوہ از وزارت عزل نمودہ خان مذکور و مہابت خان و دیگر  
 امر از طلب حضور نمود و محمد امین خان از نیابت ہدیہ ممنوعہ و اسبے رایان تا قین و نہر لیسہ انجام امور و اسے مامور شد  
 چون پادشاہ غلوب عرف و شاہزادہ دارا شکوہ کہ ولید بودہ دار علیہ سلطنت گشت و از برادران اندیشہ مند بود اکبر آباد  
 در اصل ممالک محروسہ فیصدہ چارہ تحریک با بدن بلدہ مذکورہ نمود و پادشاہ پیاسن افراط محنت کہ بااد داشت در آنچہ



موجب تقویت امید است بآلتاس اویا بدون آلتاس میل ہے اور دینا برین حسب آلتاس اور شتم محرم لیوا ہے کشتہ  
 متوجہ اکبر آباد شد و دانشمند خان کراستخاسے میر بخشے گئے نمود بود محمد امین خان پسر میر جمیل مظلم خان بجاسے او مقرر  
 شد و شتم صفر بمارت لکھات ساسے رسید و نر و زور انعام مقام شد و بیمار سے درین منزل رو با خطاط آورد و در بعد از دوام  
 و کسر سے بے مدد و طبیعت اجابت نمود و وزیر و از شصت رو با فرازش داشت چون قرار یافت بود کہ تاغز و مع انال  
 کراست و داخل شدن قلعہ اکبر آباد است در منزل داراشکوہ آقا ست فرما یوز و ہم دران مکان تشدید آوروہ بہ حبس  
 قریب خان وہ ہزار روپیہ از جواهر و طلا و نقرہ عنایت شد و آخر این ماہ از نو شستہ و قانع و کن بوجہ رسید کہ شاہزادہ اورنگ زیب  
 سیر انجم مقام آن طرف نما نمود و باد رنگ آباد رسید و دل ریس بانو بلیم دختر شاہنواز خان کہ شاہزادہ مشہور بود ملت  
 کہ دو عنایت خان و غیرہ امر اسے تنہا و کن بخیر و رسیدہ مورد عنایت گردیدند و شاہنوازہ داراشکوہ در جلد و سے خدا یکر  
 در ایام مرض تقدیم رسانیدہ بود عنایت جواہر آلات سیر و لک نمود و ہزار روپیہ و از اصل و اضافہ بمصیبت شصت ہزار سے  
 سے ہزار سوار و اسبہ اسبہ از سابق و لاحق با انعام نیست و نہ کہ در دام کہ مجموع طلب موافق و دواز دو ماہہ و دو کہ در وقت  
 لک و پنجاہ ہزار روپیہ سے شود و سوا سے آن یک کہ در روپیہ نقد و صد راس اسب مورد رحمت گردید و تقویٰ پیش صوبہ بہار  
 ضمیمہ دیگر فراہم شد و جعفر خان بخودت وزارت اعظم سرازاز سے یافت و پانز و ہم جوار سے اور سے ماسیت خان بصوبہ دار  
 کابل سرازاز سے بابتہ رخصت شد و بوجہ رسید کہ دواز و ہم برج الاول ملا علی حکیم سیا گوئے رگر اسے راہ آخرت گشت  
 چون بوجہ رسید کہ ہر چند و کین شاہزادہ شجاع تبر حمت جراح دلا گشت او موعول بر سازش با مین برادر خود نمود و نو شستہ  
 اور دادا سے بنے خدا و از بنگالہ بانسکر سے گران بقصد اکبر آباد روانہ شدہ است سلطان سلیمان شکوہ را باراجہ جیسنگ و ہمار در خان  
 و دیگر لشکر کہ مجموع نیست ہزار سوار سے شہزادہ برف شورش آن طرف متین نمود و ہنگام رخصت سلطان را با ضابطہ سہ ہزاری  
 و راہ جیسنگ را با ضابطہ ہزار سے ذات ہزار سوار و اسبہ اسبہ بمصیبت شش ہزار سے پنج ہزار سوار و یک لک روپیہ فرازش  
 فرمود و رخصت نمود و حکم شکر اگر شجاع از قاضیت ناسف و ہم تدبیر بجاسے خود برنگر و دنگ اور داختہ تا دین بناید و ہمار  
 جبونت شکر را بخور را بفرزدے ہزار سے ذات ہفت ہزار سے ہفت ہزار سوار و انعام یک لک روپیہ و دیگر عطایا و اختہ  
 بصوبہ دار سے مامور و باطنین بنا بر مانت اورنگ زیب مامور نمودہ و دیگر از نو مضیداران را پیرنگے ازمین نمود و رسید تا سہ  
 ملازم داراشکوہ از طرف او بکر است قلعہ اکبر آباد و صوبہ داری اکام رخص شد و غزوہ برج آلتاسے بادشاہ بد و تھانہ خود در قلعہ اکبر آباد  
 نزد دل نمود و چون بوجہ رسید کہ شاہزادہ مراد بخش باستماع بیمار سے مزاج دلا اسکہ و خطبہ بنام خود خواندہ رسید علی نقی دیوان پادشاہ  
 کرات براکہ باصلاح مضامید او امور بود بدون تحقیق جرم و جاستے دست خود ناحی گشتہ دست قد سے ہزار پادشاہ سے و جزائ  
 حکم معاصب و ببال رعایا و تیار آجا ہذا کہ وہ قائم خان یہ پیش را بصوبہ دار سے احمد آباد از تھیر سے اور رخصت نمود و باقیہ احوال  
 این سال و ایام حیات شاہ جہان بادشاہ انشا اللہ تعالیٰ در ضمن ذکر وقایع شاہزادہ اورنگ زیب عالمگیر سمیت

محبیر خواہ یافت

### تفصیل اولاد شاہ جہان پادشاہ

بہار سیر و سہ و غیر تک اختر از ملین نواب ممتاز محل صیغہ بین الدولہ اصبت خان و امیناز آغا رخشاہزادے و انعام سلطنت

پدر فرزند و نه

اول شاهزاده داراشکو و دلاوتش در سنه هزار و بیست و چهار فرزندانش از بطن سیه سلطان پرویز سلیمان شکوه سپهر شکوه جانی بیکم خرم  
دوسه غیر معلوم

دوم شاهزاده شجاع تولدش در سنه هزار و بیست و پنج فرزندانش زین الدین بنده اختر زین العابدین دل پسند بانو بیکم گلرخ بانو بیکم خرموند  
بانو بیکم غیر الشاکر از امهات متعدد

سوم شاهزاده اورنگ زیب شب یک شب بنده پانزدهم ذی قعدة سنه یک هزار و بیست و هفت از تاج و دلاوتش کله آفتاب خان باب خیر سید  
واسطی اولادش در آن احوال ادا نشاءه تعالی ثبت شود

چهارم مراد بخش دلاوتش در سنه یک هزار و سی و سه فرزندانش از بخش دوست دار بانو بیکم آسایش بانو بیکم هزار بانو بیکم

بنات شاه جهان اول نواب علیة العالیه جهان آرا بیکم شش و بیستم صاحب تولدش در ماه صفر سنه هزار و بیست و دو نهایت عزیز پدر بود  
و از جمیع فرزندان منزه و کم و شصت لک روپیه سالانه بر اے معارفش مقرر بود و نهایت جود و احسان با مردم می نمود

نواب روشن آرا بیکم دلاوتش در سنه هزار و بیست و شش

نواب گوهر آرا بیکم دلاوتش در سنه یک هزار و چهل

نواب پریناز بانو بیکم از بطن قندهار علی جمیع میرزا منظر حسین منوے بحسب سن از جمیع فرزندان کلاش دلاوتش در سنه هزار و بیست

و از محل نوکر دختر شاه نواز خان خلعت خان خانان بود فرزند نماند

### ذکر برخی از عجایب زمان شاه جهان و عالمگیر

لا خواجہ بر میدان میر شد ماشاء بدخشنه بود مولدش مبار و نشو و نما در لاهور یافته نهایت دارسته بسر سیر و در کمال بے تعلیبه بے  
تعلیقه سے زیست خواجہ بختا و رخاں عالم گیر کے مولف تاج مرآة العالم کہ از خواجہ سہ ایان مشہور پادشاه و از مجاہد مقرران  
دولت بود در کتاب خود سے نگار کہ خواجہ در بار خان ناظر کہ در در شاہ جهان و عالم گیر منصب نظارت داشت با من نقل کر کہ  
شاہ جهان نوبتہ در لاهور بمنزل در اشکوہ رفت در آنجا باین بندہ در گاہ فرمود کہ ہنگام مساوت ملا را حد تراویہ اش دیرہ بدو تھانہ  
خواہم رفت تو چہ تر رفتہ خبر سے گیر من بمنزل ملا کہ حجرہ شکستہ پیش بنود رسیدہ ششیدم کہ او ہمین زمان میردن رفتہ و سے  
چند توقف نمودم کہ سوار سے پادشاہ نمایان شد پیش رفتہ ما جابرجا رہی رسانیدم فرمود انجا باش ہر گاہ ملا بیاید سلام گفتہ  
این معمر بر خوان مصرع طاقت مہمان نداشت خانہ بہمان گذاشت چون ملا آمدہ مصرع ششید در جواب گفت کہ حضرت  
غریب نواز سے فرمود نہ لیکن من عہد خود را کنار کشیدم تا حضرت تصدیع نکشند و از دست مردم موسے ریش من بسلامت  
ماند فردا جواب این پیغام خواہم داد روز دیگر ملا تھما پیا دہ رفتہ زیر دھن کہ دران اوقات در محن دیوان عام نصب کردہ بود  
ایستادہ شبنم ملا را شناختہ بمرمن پادشاہ رسانیدم پادشاہ خوش وقت شدہ ز دوازا دیوان بارعام برخواستہ در خلوت  
رفتہ با ملا صحبت مستوفی داشت و نیز سے نگار کہ سواد اللہ خان در آن افلاس و بر نشاٹنے کسب علوم بخدمت ملا آمدہ  
رؤیت داشت روز سے ملا بر زبان را نہ کہ وزیر پادشاہ ہند را بلبلیدہ حاضران تحیر گشتہ نہانستہ کہ کہ اسے خواندہ لا گفت  
ملا سواد را سے گویم و آخر وزیر شاہ جهان شدہ وزیر سے نویسہ کہ از نکات مسکوح شدہ کہ روز سے مجاہد درویشان و دیگر

حقیقت کیسان نشسته بودند و کمر سله وحدت وجود در میان آمد هر کس بقدر لیاقت و استعداد خود بنشینے گفت ملاخواجہ در میان  
نشسته سکوت داشت ناگهان برخاسته در میان آتش که در آنجا افزون شده بود نشست و اندک زمانی توفیق گزید پدید ازان  
بیرون آمد و گفت جوابش همین است مردمان چون نفیض نمودند هرگز بار پیاپی آتش هم از آتش متاثر نشده بودند و او را کمال مجلس  
عالم گیر سنہ ہزار و شصت و ہشت مطابق سال اول مجلس ملا سے مرقوم روز کے بمسیر بلخ فیض بخش لاهور رفتہ بود و راجا دوس مرتبہ  
گفت مرا می طلبند و ہر دین زمان داعی حق را لیک اجازت گفتہ متصل مقصد پیر خود مد فون گردید پند پند  
ملاشاہ بدخشنیز از مردان میان شاہ میر و محسب ارادت گویا برادر ملاخواجہ است چہ ہر دو مرتبہ یک مرشدند رباعی ایشان کیستہ  
دارد و این عزیز اہم مزاج مردم و میگویند پیر و مرشد دار شکوہ بود بہر صورت چون رباعی خالصے از اثر کے نیست درین کتاب  
ثبت افتاد رباعی اے بندہ پاسبان نقل بردل ہشت دارد و سے و دوشہ چشم پاسے در گل ہشتہار پد عزم سفر مشرق و در دوزخ  
لے راہ و دشت بنزل ہشتاد حکایت قاضی ابراہیم تھانی کہ از افاضل عمده خود بود و بخت در خان نقل سے کند کہ روز سے  
قاضی باسن حکایت کہ در کن بنہزل میر کشج کہ از عمر و عمرہ مالگیر صدارت کل داشت و اردشہم مجلس از علما سے  
اعلام بر بود ناگاہ شخصے لباس حقیر خفیف در بر و عمامہ ابر بر سرہ دارد و شد میر کشج در اکرام و احترام او افراد نمود و او با عتی  
نشستہ شخص شہ دقت رخصت نیز کمال تواضع و داعش فرمود حشاشربانہ میر کشج در بارہ احترام او زیادہ از مرتبہ او دیدند  
و استفسار خواش نمودہ بلخ شنیدند کہ این عزیز در غرائب علوم عظیم دستہ دارد و جہانیا مسخر آدمین این سخن شنیدہ  
زود برخاستہ و در پے او شافتہ در راہ باو بر خوردم و نیاز مند بہا بایسد مشاہدہ امر سے از عجائب بسیار نمودم منزل  
خود نشان دادہ و گفت کہ اگر فقیر خانہ قدم رنجہ فرمایید صحبت بفرما خیال داشتہ آید رخصت گشتہ بود سہ چارہ روز بماند اش رفتم  
خبر فقیر شنیدہ از بالا خانہ کہ خلوتش بود فرد آمد و بگرسے دریافت و گفت کہ کار سے ضرور دارم بر بالا خانہ بنشینید تا من  
بخدمت برسیم فقیر بہر چند نزدیک برآمد و کہ جبے از ارباب عمامہ نشستہ و صحبت مذاکرہ در پوستہ بفقیر من برخاستہ و استقبال  
کردہ با کرام تمام در صدر مجلس نشاندند از انجاء دوسر کس کتابہا در دست داشتند یکے از انہا کتاب مطول برکشود اتفاق  
دران و دوسر روز طالب علمے کہ پیش فقیر در س مطول سے گرفت با ملا سعد الدین بحث و اعتراض قوسے میکرد شخص مذکور  
ہمان مقام بر آوردہ مذکور ہمان اعتراض نمود و دیگرے از انہا مجیب او شدہ سخن بطول کشید فقیر نیز مناسب مقام سخنان  
گفت و از ہر علم خنما سے دقیق و نکات بلند و تحقیقات ارجند از انجاء سسوع شد و قریب یکپاس استداد مجلس رسید و درین  
ضمن حاجانہ پدید آمدن جماعہ بتفہیم او برخاستہ فقیر از نیاز مند سے در استقبال بر ہمہ پیشے گرفت عذر خواستہ آفاق  
کردہ گفت خیلے تصدیج کشیدہ رنج انتظار دیدید گفتم نفیض صحبت این بزرگان خطہ عظیم برگزینم گفت کہ ام بزرگان فقیر کہر گشتہ  
خواستہ باو بنیاد کسے را تہذیب و اہم چنان استیلا یافت کہ بلرزہ افتاد و منہ خندیدہ فقیر را در آغوش طاقت کشید و اندک آہے  
طلبیدہ و بران نفس خود میدرد بر سر در سے فقیر پاشیدہ از دساوس نبات بخشیدہ حکایت ہم تانے مذکور  
حکایت بانجناذ خان نمود کہ در ان زمان کہ فقیر بتفہیم سلطان سلیمان شکوہ نمبرہ شاہ جہان امور بودم روز سے شیخ ناظر کہ  
اعجمیہ زمان بود بکتابت آمد فقیر سلطان اشارہ کرد کہ از شیخ چیزے بطلبید سلطان بہ نیاز مند سے التماس بزرگ نمود شیخ  
قبیلے کردہ دست در زیر فرش برد و سنگ ریزہ و خستہ و چند مدہ برداشتہ بہر دو دست خود گرفتہ دوسر مرتبہ گردانید چون دست  
بکشد و بے دامنہا عقیق خوش رنگ و چند سے لعل گران بہا و بر خے مر جان و سلفیہ لالے غلطان شدہ بچند و غریب تر



یجا پور تین گشتہ لازم رکاب او بود و احکام پادشاسے بنام ہر یکے فرستادہ چنانچہ مذکور شد ہمہ را پیش خود خواند و امر او زمین  
یورش کو فتح یجا پور نزدیک شدہ بود ہر خاصہ مخفی و رفتہ و از غفلتے امرائے ملکہ غیر از مظہم خان و شاہنواز خان و حاجی خان  
کسے مدد کن نما نہ بفرستد و تواتفات با جماع عساکر انداختہ و راند کہ زمانے سر داران شجاعت پیشہ خرد اندیشہ و سپاہ جرار  
غیرت شہار بقدر سہے کہ بایست و می توانست فراہم آورد و لشکرکے نمایان و توپخانہ شایان ترتیب داد و سران سپاہ نظر فرزد و  
سر داران چنانہ از ہما صلب عالیہ و خطا ہماے شایستہ و انواع مرام و حکارم سرسرا از فرمود و علو ذہم واجب افزود و از ان زمان  
پادشاسے کہ ہمراہ سہے کہ او را ہم یواظف خسروانہ تفقدات فرمود و پسر بزرگ خود سلطان محمد را با نجابت خان و نوبے از عساکر  
منصورہ مقدمہ بنود خود را دیدہ و فرخہ جمادے الاولے سنہ ہزار و شصت و ہشت ہجری سہے برسم منتظا پیشہ روانہ بر ہا پتور  
نمود و ہمراہ انش را بر محنت طویر و علم و تقارہ و دیگر عنایات سرسرا از فرمود و سلطان مظہم را بتوبہ دارے دکن متین کرد و سلطان  
اکبر برادر خود سلطان اعظم را کہ تازہ بپوچہ آمدہ بود با لشکر پرہ گمان سرارق سلطنت و قلعہ دولت آباد کو گزاشت و فشو و غلظت  
طراز بنام مراد بخش نگاشت کہ از گجرات متوجہ مالوہ گشتہ در انجا ملحق گرد و محمد اعظم شاہنوازہ را اقبال آسا ہمراہ گرفت و در زہر  
وہ از ہم جمادے الاولے از اورنگ آباد بتوبہ بر ہا پتور منتضت نمود و دست و پنجم ماہ مذکور بہاحت بلوہ مستطیر نزدلی نمود  
و محمد اہر صوبہ دار فاندیس بافاق حبسے از ان زمان پادشاسے کہ در بر ہا پتور بود نہ ہمراہ سلطان محمد اوراک زمین بوس نمودند  
دیکماہ در انجا گذرانیدہ و خلال این احوال عیسے بیگ وکیل کہ از حبس رہائے یافتہ مرخص شدہ بود و دولت زمین بوس یافتہ  
بشرح احوال در بار پرداخت و انگشت یافت کہ در زہر و زراعت دار اشکوہ در افزائش و سبے اختیار سہے پاو شد و و  
بازہ یادادہ و معاراجہ حیوت نیز مناسبت عقائد ہندو بھبود و دار اشکوہ خواستہ در سہے باکے و بد خواستہ اصرار و ابرام سے نمایر  
و نہ یادہ بر این تحمل مرام و بطل ارادہ است بنا برین مقدمات غرضیکے کہ پیش مناد خاطر اورنگ زیب بود تقسیم یافتہ نہشت  
بیشتر لازم و ختم گشت در زہر و دوشنبہ سمیت و پنجم جمادے الآخر بواسے جمان کشائے از بر ہا پتور بتوبہ اکبر آباد ہر افزاشت  
و درین نہشت ہم امر او جمیع رفقا با انواع تفقدات و مرام و ذخیرہ اندوز عواطف شدند چون شاہنواز خان صفوی با قضا فی تقدیر سودا  
ندبیر از ہمراہی قتل نمودہ در بر ہا پتور دفع الوقت میکرد شاہنوازہ سلطان محمد را با عمدہ فدویان صاحب تدبیر شیخ میرے بر ہا پتور فرستاد ان  
خفاف انیش را مقید نمودہ و قلعہ بلوہ مذکورہ مجوس نگہداشت و خود کوچ کردہ بود قطع مراحل بکنار آب زہر بار سید و دوم ماہ مذکور گذر  
اکبر نور آں آب زہر با پایا ب عبور نمودہ منزل ساخت و باز کوچ پای متواتر نمودہ بہ دیال پور رسید سمیت و کیم کہ از دیال پور کوچ نمود  
مراد بخش کہ عازم مراقت او گشتہ از گجرات منتضت نمودہ بود اوراک دولت ملاقات نمود و از انجا بفتح و ہر مات پور کہ ہفت کردہا  
او عین واقع ست و راجہ حیوت و قاسم خان دسار جنوہ پادشاسے از امین جہندہ و بقعہ محار بہ سکونت داشت و از احوال مراو بخش  
در حبس بود و خبر نہشت عالمگیر بنا بر ضبط گذر و مبادکہ بدانی و ہوشیاری کہ فیض نمودہ بود و ملوک بانیا میر سید فخر بخش مراو بخش کہ  
از راہ برگشت شینہ و سبب این را نمی نمید و خبری از عالمگیر و بیوسن مراو بخش بشکر آن صاحب اقبال و تدبیر نہاشت درین ضمن خلی از راہ  
شیو رام کہ در ماہ مذکور بود شکر عبور جنوہ اورنگ زیب عالمگیر از آب زہر بار و رسید و جہی از لڑکان دار اشکوہ کہ در قلعہ و بار بود نہ از ہم لشکر منصور گزینہ  
ہما راجہ ملحق شدند و در جنوہ اورنگ زیب ظاہر گشت و از انطرف مہاروت نمود و سمیت لشکر عالمگیر را و پیما گشتہ متصل بہ دہرات پور لقا ہلک کہ در ہمسک  
ساخت چون اورنگ زیب بہر و انوش داشت بنبار تمام محبت و کوشش بسوخت پنج شش روز قبل از حصول دہرات پور کسب دای را کہ از ہر ہنایم  
بود نہ راجہ حیوت فرستاد و نہشت دای صلاح انگیز کہ مانع از رکاب ستر قواندہ بود نمودہ پیام کردہ بود کہ چون ما را ارادہ جنگ نہشت ملازمت و عیادت

بیریش بناد خاطر است اگر توفیق یابد بلازمت مستدرک دوا از راه موکب لفر پناه برخواست بوطن خود که جوہ پورست بر دو والایا بیا مال  
 جوہ مشور گشته غیر از خسران و کمال فائدہ نخواست دید چون کاخ دامن لوطیت آموود و دوزخ و غالی از بر تو دانش و شور بود از انشال  
 باز زده کثرت احوان و انصار و اجتماع را چو تان متور شکار که فراہم بودند اسکیار نمودہ آادہ جنگ و یکبار شد و کب رای باز آمدہ نلما  
 خافت او نمود و رنگ زیب تر ب مسکو بخافان دود و بر تیب لوازم نرم و یکبار پر دانت و تقسیم افواج و تقویت زمین صفوت نمودہ  
 دران روز و شب رعایت مراتب حرم و احتیاط کردہ مطابقت سپاہ گری و اساس سرداری و سردارست بجای آورده و تہیہ جنگ  
 و توڑک سپاہ فرمود

ذکر حاربه اورنگ زیب باراجه جسونت و ظفر یا لفق تبایید این وقت میرزا

روزیست و دوم رجب سنہ ہزار و شصت و ہشت ہجری است کہ صبح ہنگام صبح مقصدہ مانہ پیش خاد کمان غزا و جہاد و راستن فوج و  
 تیارے فیلان کوہ یکل خضم انگن و پیش بردن توپخانہ و زمین سوز صفت شکن فرمان داد و دل بر عنایت و عون ایزد قدرت بخش  
 بناد حکم تو افغان کوس جنگ و بر افراختن لواے رزم کر لہرہ لگہ آذیمہ ان عمدہ بند و عبرت افزاے سردان مرداست  
 فرمود و خود بر فضل کوہ یکل طہ بانجست از جہنم سوار شدہ جوڑکے شایستہ و آئین تجستہ و جوڑکے کارزار آوردہ فوج ہرادل برایت  
 اقتدار شاہزادہ کا نگار محمد سلطان و نہایت خان استوار کردہ شجاعت خان پسر خان مذکور و سید مظفر خان بارہہ و دیگر  
 سرداران با ایشان تمین شدہ ذوالفقار خان کہ از جان شاران قدیم بود با بر خیز از اہل توپ خانہ و بہادران و دیگر بہر او سے  
 شاہزادہ لواے مبارزت بر افراشتند و اتمام توپ خانہ بہ عمدہ شجاعت و کار دانے و کوشش و جافاشائی مرشد ملی خان کا از  
 خودیان راسخ العقیدت بود و مقرر کرد وید و مراد بخش با سپاہ و چشم خود در بر انظار قرار یافت و سردارے جہانخا نامزد قرہ با مرہ و دوت  
 قرہ تاہیہ شکست شاہزادہ سعادت توام محمد غفر نمودہ ملحقیت خان و ہمت خان و کار طلب خان و سپہدار خان و غیرہ امر او  
 بہادران کینار اہمبارزت و کتہ آوردے آن طرف گاشت و سردارے التمش شہنامت مرتضیٰ خان تقویٰ یافت و سپہبد ہار و  
 حمید الدین و ولایت خان کے خاص با و ملحق گرفت و زبہ قذیان اخلاص فطش شیخ میر کہ چو ہر شیریش لکھ ہر تہہ ہیرا را سنگے داشت  
 با سید ہیرا را و دیگر دلاوران شجاعت آئین بطرف بین موکب نفرت قرین طرح فرمود و صفت شکن خان با سببے از اہل توپخانہ  
 بود و گندویان ملج طرف چپ مقرر گشت و قرارے جوہ و جہدہ تر و دو کار طلبے خواجہ عبداللہ و دوست بیگ برادر او و دستبے  
 دیگر از کار آزمودگان دزمرہ قزاقان سرکار زمین گشت و خود در قلب لشکر جا گرفتہ سببے از ہند ہاسے خاص و دلاوران ثابت  
 قدم و دست اخلاص مثل عدالت خان و فضل خان و تہور خان و قلیج خان و دیگر کفیلان را ہر کاب خود ساخت چون  
 باراجہ جسونت خبر اہتر از موکب منصور جوہم قتال شہید و صدرہ سلطوت مالگیر سے تر لزل در پناہے صیر و شاتش اکلند  
 خواست کہ بدستیارے ریونگ دفع الوقتے نمودہ توفیقے در جنگ نماید باین خیال خام و کیل خود بخدمت فرستاد  
 اظہار عجز و بندگی کرد و پیغام نمود کہ مراد علیہ رزم و یکبار دیا را سے حرب و کارزار ہلازان سرکار نیست اگر برین بندہ  
 عقیدت آئین بخشودہ فتح عزیمت فرمایند تقبیل سدا سلطنت سدا شرف و عزت سے شمارم مالگیر اورنگ زیب بیکر سے  
 او متعلق گشتہ جواب داد کہ چون اکنون سوار شدہ ایم تو قن صورتے خاد و اگر گفتار او فروغ صدتے داشتہ باشد پایا  
 لشکر خود جدا شدہ نہنا پیش نہایت خان بیاید و خان مذکور او را بخدمت سلیمان محمد آوردہ شاہزادہ او را بحضور آوردہ استغفای  
 جرایم نماید پذیرائے خواہ یافت چون بعض حیلہ و ترسے بودا و ترسے از التماس ظاہر نشودہ آادہ جنگ و طالب ہر دو وید میرا قش

تاسم خان را سر و ہر اول ساخت و بر خنہ و دسائے راجپوتیہ تراش منگہ سنگ ہاڈ، بھسان سنگہ بندید و امر سنگ چند رات  
در تن سنگہ را بخور وارجن گرد ویاں داس جہا لا دیگر راجپوتان عمدہ جلاوت شہار و خوشحال بیگ کا شترے و سلطان ولہ  
اصالت خان و دیگر ملازمان مستبر بادشاہ ہے دران فوج متین کردہ ہما در بیگ خنبے شکر را کہ داروغہ تو بنجا میہم بود با تم  
تو بنجا تہ پادشاہ ہے و جائے بیگ خوش تاسم خان و جبے دیگر در پیش صفت شکر بازداشت و خلص خان و محمد بیگ و یاد کا بیگ  
را کہ از بہادران نامے توران بودند بقرا دے گماشت و میس داس و گورجن را بطور را بجھے از راجپوتان قوم از مردم کا رویہ و راجپوتان جلاوت  
شہار در اتش متر کرد و خود و راجپوتان خود کیش خویش کہ از دوزار پیش بودند و بر خنہ از راجپوتان پادشاہ ہے شلیم دراج  
بجھلا داس گورو و امثال آن در قول قرار گرفت و راجہ راسے سنگہ سیسویہ بجھے از راجپوتان قوم اور زمینہ قول و افتخار خان با سید  
شہر خان بارہہ و سید سالار بارہہ و یاد کا مسعود و محمد عجم و گر و سہ از منصبہ اران را در سیرہ جاسے و داد راجہ دی بی سنگہ بندید و انور  
و ہر دی راجہ نجف آرد و گردنیک عرضہ نبرد و دیگر داشت و دیگر از قویہ صفوں بالشگر گران و سپاہیکان متوجہ سر کاشتر و آدیز گریہ پیش  
گھرے روز برآمدہ ملاقاتے فریقین اتفاق افتاد و شروع جنگ بانداقتن بان و توپ و تفنگ کہ آتش افروز رزم است بمل آمدہ رفتہ  
رفتہ نیزان قتال اشتعال یافت کا کر کش و کوشش بالا گرفت محمد ادبک زب عساکر اقبال تیوزک تمام آراستہ و سیال بستہ  
بقانون رزم آزمائے و سپہ آراستے آہستہ آہستہ پیش سے آمد و بغیر بہتر و بندوق و بان رخنہ و بناسے سر مخافان سے انگذہ  
درین آشتا ہر اول موکب مہاراجہ جوہت راجہ مکند سنگہ ہاڈ در تن سنگہ را بخور و دیا داس جہا لا وارجن گرد و دیگر والدان  
قوم جلاوت کیش با تمام اتعاع و سپاہ خویش دست قلع از دامن جان برداشتہ و علم شجاعت برافراشتہ بیکار جلاوت افتند  
و تخت بر توچانہ اورنگ زیب ریختہ بستیز پر داختند مرشد قلع خان و ذوالفقار خان با آنکہ در زور کثرت راجپوتان بنورہ بھیک  
نیمہ سیدند دست براس غیرت زدہ و پاسے ثبات افشردہ از جان رفتند بید گرو واریسار دسے و تلاش بے شمار کہ اقلانی  
سیا حکر بست مرشد قلع خان مردار نقد جان شامودہ جنگلوئے شجاعت چہرہ ارادت برافروخت و ذوالفقار خان بائین  
ناموس طلبان ہند کہ در ضیق مجال پیادہ شدہ دل ہر برگ منند از اسپنسم و دآمدہ و بامد دسے پاسے ہمت در میدان دغا  
افشرد و داو شجاعت دولہر سے دادہ دران موکر مردانہ مانگوسے ثبات و استقلال از اقراں و امثال بردار کہ گل زخمے از شہار  
بروائے پیدا آغا بختلے کار مہلاکت از سید راجپوتان را بمشاہدہ این غلبہ و چیرگی فحوت و خیر کے افزودہ ہماں ہیئت  
مجیبے از توپ خانہ اورنگ زیب گزشتہ بر ہر اول تاختند و جبے دیگر از ہر اول آن گردہ جہالت نش و جبے از قول اتش  
بلکہ داد و ادب پیش رنگان خود حملہ ہا آوردند و جبے عظیم در پوست سلطان محمد و بنجاب خان و سائر بہادران ہر اول مانند کورہ  
از سیلاب آن گردہ از جان رفتہ پاسے قرار استوار داشتند و بستیار سے باز دسے ہمت و نیز دسے جرات بمقابلہ و مقابلہ  
اعادے پر داختند اگرچہ نیمہ در کثرت و اندوہ انصاف مضاعف بود اما افواج این طرف را از فروا استقلال و تاید اقبال  
آن قدر دل قوسے بود کہ این ہمہ از دم حام و نظر بہادیران بیچ کئے نمود و ناوک جانشان از دست انہا چون تیر قضا بے خطا  
از شست سے جہت و گر زگران سبک و ستان از خود کا سہ بر سر اعدائے شکست ابیاست شدہ بے تیر چون سوسے  
ہمند و دران بہ ہمندل جبہ کہ دسے نشان بہ و گر در کئے تیغ در کار بود بہ دسے بر ہماں جاکر زمار بود بہ درین این کوشش  
و کوشش کہ نائرہ حرب در کمال التاب و اشتعال بود شیخ میر با سائر دلاوران طرح دست راست خود را ہر برگ کاہ آن خیل  
ادبار در رفتے خان با دلیران اتش نیز رسیدہ و مصدر ترددات نمایان گشت و بچنین صفت شکر خان با بہادران طرح و صفت







در منازل چهارشش نیز از سنگ است جویند و برون بادشاه در شاه جهان آباد که بریت روح دهم و در تابستان و سلسل بنر که در شمال و جنوب  
 و جنوب شمال و دشت مسکن و دینیر از اکثر بلاد و دشت است مناسب دانسته بادشاه را با آن در دشت است عزم غنیمت بطرف شاه جهان آباد  
 خصم یافت و در آن لشکوه اگر چه در فتن بادشاه آن طرف منافی نصیحت و عرض خود میدانست اما با بر اعتماد به عویمایه بزرگ  
 محاربه با جسونت در قتل کفایت هم و در جنگ زیب می نمود مغرور بوده میدانست که فی الواقع راجه مذکور با آن همه فوج  
 و سنان و فوج و از عده اراده ای و در جنگ زیب برآمده تدارک نتواند کرد و اخراجات از مرضی یدر با آن همه ابرام مستوجب  
 افواج طام خمره و نهضت بادشاه و راضی گشت و هیچکس زب که نیست و دوم آن محاربه و در جنگ زیب با جسونت سکه و روحانی  
 و جین انجام یافت شاه جهان مع دارا شکوه روانه شاه جهان آباد گردید و دوم شعبان که موضع ملوج بود نیم و نزول گردید و یکم بیگ  
 گرد و در سالی بیگ سادل که از جنگ و سلطنت هنگام آفات در اکبر آباد نزد راجه جسونت رفته بودند معاودت نموده خبر اعظم  
 و دو توپ و در جنگ زیب و بزم حضور رسانیدند و در آن لشکوه پستی این خبر مضطر شده سرشته رای و تدبیر افتخار و تقدیر از کشت  
 خردمست دارا و در مراجعت با کبر آباد نمود و بادشاه و املا را معنی باین امر نبود و کمال استعجاب از بر لگش می نمود و در آن لشکوه  
 و بجز و الحاح پذیر را مضطر ساخته عثمان عزیمت با کبر آباد گردانید و سبک پادشاهی از ملوج یورایت مراجعت برانگشت  
 نیم شبیان بمرکز سلطنت نزول نمود و در آن لشکوه و بجمع سپاه و لشکر و سرانجام اسباب بنبرد و اخته جمیع امر را مضطر از آن ملازمان  
 بادشاهی را که ممکن بود طلبیده و در تسلیم خواطر و قلوب آنها کوشیده و با خود چهارستان و متفق ساخت و در آنک فرستی از  
 سپاه قدیم و جدید خود لشکر بی شمار قریب هشت هزار سوار فراهم آورده و اسلحه و ادوات آنچو خواست از قورخانه بادشاهی  
 گرفته بر لشکر بانیان شجاعت نمود شاه جهان چون جرأت و اصابت را سه و در جنگ زیب و تدبیر به کاری و دنا و پیروری و در آن لشکوه  
 چنانچه بامید میدانست یقین داشت که در صورت محاربه و در آن لشکوه از عده بر نیامده و خائب و خاسر خواهد گشت بنا بر این یعنی باین  
 جنگ نبود و با انتقام شجاعت بجال و در آن لشکوه و دلاوت میبایست می نمود و در آن لشکوه نظر بر افتد از خود راضی نمی شد و شاه جهان بنا بر  
 رنجانی و وضعیت بیماری و پیر می خود بجز قتل و نبود و ناچار به دارا سه پرداخت چون در آن لشکوه عزیمت حرب صمم نموده  
 ش از دهم شعبان غلیل الله خان را با بر خن از امر او جمیع از سپاه برسم متلاقی بیشتر مرض نمود و فرمود که تا و د و آ و د و در  
 و هو لیور اقامت نموده گنیز را سه چیل بقید مضطرب آورده و محافظت کند و خود با سپهر شکوه پس کمتر خود و سائر افواج و توپخانه  
 و اسباب شالیه است و بجمعه مذکور از اکبر آباد برآمده و پنج منزل به هو لیور رسید و چند روز آنجا اقامت و در زنده منابر  
 و گنیز را راجه با مضطرب ساخت و انتظار سلیمان شکوه پس کلان خود و افواج همراهی که در سه انبوه بودی کشید  
 و میخواست تا آمدن او و در جنگ زیب عبور نماید تا آن لشکر بهم با و به پیوند و القصد بعد استماع عبور عساکر او و در جنگ زیب  
 از آب مذکور به صورت سطور که خارج از گمان او بود و اندیشه ندگشته بالشکر فراهم آورده و از هو لیور متوجه مقابل گردید و در  
 موضع راجه پور که ده که سه اکبر آباد بکنار آب بنیاست زمینی بر سه جنگ خوش کرده و عسکر ساخت و بتوکل لشکر و ترتیب  
 افواج پرداخت و در این اوقات هم شاه جهان از راه ترحم بجال و در آن لشکوه و کر و شامیه و لیزیر و مرغ جنگ و ساز کردن آنهاست صلح فرستاد  
 لیکن مفید نیفتاد تا آنکه شاه جهان با وجود کمال صنعت و لطف بیماری بداعیه اطفا نمره نشاء و در صی صورت گرا و شدت حرارت  
 هوا خواست که بخت حرکت نموده از راه دریا بالشکرگاه شتر تلین از رانی دارد و باین تدبیر و لطافت دانش  
 سد باب قتال و جدال نموده و بلاعبت و مصاحبت رفع آن سارحت فرماید و باین عزم صواب پیش خاندن بیرون فرستاد و



رسیدہ بر حسب پاسے متناقض بمنزل گشتہ با آنکه بنو نرسی با او بودند و کانیز و پیکار با خنزی رسید بود از قبل سوار سے خدا سے دانند  
 کلام داعیه فرود آمد بر حسب سوار شد ازین حرکت و اختراپ بے هنگام دور از مواب لشکرش نیز منصرف گشتہ بر آئند و پیرشان  
 و برادران و برادران شدیم برین اشیائے که از خدمتگاران نزدیک دارالشکوہ که لشکرش بر پایش سے است هفت نیز فضا گشتہ از پادشاه  
 عالی برین مخال و عیدہ و چارہ یکاثر ناکاسے راه او باره پیش گرفت و سپهر شکوہ در انشاسے راه گریز و پیوست و شام غم و غم و تکیه  
 مص غایت و اعزاز تر شفعه را نش ظفر طراز و رنگ زیب و زید و زمر دم دارالشکوہ و پادشاهی بعد ازین ساجه هم اگر شکوہ با سے  
 و شاس کلاس ابل نوشیدیم با آنکه او رنگ زیب و نوح خود را از لقب باز داشت و از گریه بنگان در هر چند گام تنی چند از زخیان  
 و بر شے از غلبه حرارت هوا جان بجان از برین سپردن بنگان ملک افتاد و در حین بشیر رسیدہ راه محاسے عدم گرفتند و از سر داران  
 و لوکران ناسے او کم کسے بود که در شے بر بنداشته ما بر اینشان آتنا و سائر آن س که رسد و از آیات بیانات الهی آن که در پیش جنگ  
 و حکیم با وجود مقامه با چنان برادران جاننا و دسر داران بے انبار از عساکر او رنگ زیب غیر عظم خان که بعد فتح از غلبه حرارت هوا  
 و شدت گرما بر دوسر و از رخا و با و سے داد و خان و سید و دلا و رخا کسے در عرصه تلف نشد و آسیب زخم جریه مادر خانی خود افتاد و  
 و مرتضی خان و دیندار خان و غیرت بیگ و محمد صادق و میرزا محمد از عمدہ باز رسید و دوسر کس از نوح مرا بخش نقد جان و در بختند  
 و خود و خواسے منکر بر د پیکر برداشت و دارالشکوہ مع سپر خود و بعضے از آن سیرامه و میران وقت شام عاجز و ناکام و را کبر آباد  
 رسیدہ بمنزل خود و خود از فرط شرماسے در بر دوسر مردم بیت بیانات در بریم زلفت اتاس پس شب در نهایت تشویش و آهنگ  
 گذرانیدہ و از غم شب زود خود را بعضے بر سنا مان و در دیان رفیق آوار گے گردانیدہ بر شے از جوهر و در صبح آلات و باره اشرف  
 و طلاقه اران اضطراب و سراسیمگی دست قدرتش بان رسیدہ برادر داشتہ با سپهر شکوہ و محدود سے از لوکران که یکی دو هزار سوار بودند  
 در کراسے صحت دلی گردید و صباح آن باره مردم دیگر بار شے از اینجای با رسیدند و دوسه روز دیگر بچھے از سپاه و لشکرانش متعاقب  
 رفتہ با پیوستند با آنکه قریب پنج هزار سوار با و توفیق شد و بعضی کارخانچانش نیز رسید و پیشتر سے از لوکرانش بپلوار و ناکام  
 و دغالی کرده با و رنگ زیب پیوستند و او رنگ زیب آنهارا با شافه و واجب و نامصبا استمال نمود و همچنین اکثر خزانه و جوهر و  
 مرصع آلات و کارخانجات و قیلان و سپان و را کبر آبادانہ با و رسیدیم و از دولت و ولایت یافت و دولت و فلک داد  
 خویش گرفت از و د و باره در جنگ گاه اندکے در شمر بتاراج حادث رفت و دیگر سوخ و ماجرا سے اول بعد ازین ارتقام خواب داشت  
 و القصه او رنگ زیب نفرت نصیب بحدات لشکرائی بجا آورده با نواح ظفر اعتقاد با رسید گے و لوکران تمام و بچھے از آنان روان  
 گشتہ بمنزل گاه اعدادی که یکبار و ب غارت و تاراج حوادث رفت و رو یافته با هنوز زخمه دارالشکوہ بر پا بود و نزل خود د مار سبدان  
 از دوسے خود و دو و تانچہ خاصہ امدان خیمه بر برد و امر سے رکاب و سائر عمدہ با دارکان دولت تسلیم میا رکب و خود و آداب  
 تنیت بتقدیم رسانیدند و او رنگ زیب تقدیم بسیار بحال مرا بخش خود و بچرب و نرمی زبان و لطافت و لوازش میان جراح استهاسے  
 او که درین جنگ بر داشتہ بود و مریم با گذشت و جراحان ابر و اطبا سے حاقق بمدا و گذشت و بعد رسیدن آن و و بر باشند خیمه خود  
 در اینجا بمنزل گردیدہ لشکر و جرحه و مرصع باحوال امر و ملازمان آگندہ بچھے را که درین مکرر معتمد که ششهای لائق در جانشان سے از  
 دیگران خانی بر آمدند بشرائف و عواطف و جلال الطاف بادشاهانه نواخت و هر یکے را در نور مرتبه و قدرتش کامیاب و مواب و  
 محاکم ساخت و در و دیگر دیگر گاه و گاه رسیدہ عرضداشتے متضمن بر عذر خواهی و صورت ماجرا سے داغند از جنگ که با سے آن  
 دارالشکوہ بود و مجور سے و خود دوسے خود درین کارنگاشته بخدمت پدر خود شایه جان فرسنا و در همین روز خود را بخان

پسر منظم خان که اورنگ زیب پدرش را در اورنگ آباد کج مصلحت متعده ساخته بود رسا امر اسے سلطنت سبت  
 جسد دولت آستانه بوس مورد عنایت شد و بر حمت خلعت خاص و اضافہ ہزاری ہوسوار پے منصب چہا ہزار سہ ہزار سوار  
 سر بلند سے یافت و در دیگر کردار بنجام بود اعتقاد خان ولد یمن الدولہ آصف خان و برنے از امر اسے سلطنت رسیدہ  
 مورد عنایت شد و دہم ماہ رمضان باغ نور منزل کہ در شاہر کہ آباد واقع است منزل شد و شاہ جہان غلبہ و استیلا ی اورنگ زیب  
 ویرہ ہماشاہت و ہدایا پرداخت و در جواب عرض داشت صیغہ بہ تلم خود کجا ششہ مصحوب فاضل خان میر سمان خرمستاد و  
 سید ہمایہ الدہ صدر خانہ بر نقش و ستوری داد آہا صاحب انکم بادشاہ رسیدہ بعد اوراک ملازمت و گذرانید حق و جود و ملازمت  
 پیغام اسے زبانی کہ آن مامور بود بنمایہ خلعت سرفرو سے یافتہ معاودت نمودند و فردا سے آن بار دیگر فاضل خان و صدر  
 غور گور رسیدہ پیغام اسے طاقت رسانیدند و یک قبضہ شمشیر موسوم بہ لکیر کشا جہان فرستادہ بود و اورنگ زیب گذرانید  
 بدست آمدن این شمشیر کہ بادشاہ فرستاد اورنگ زیب و اولیاسے دلوش نقادول نمودہ و راجن شاد و مایہا و خود را بہین  
 لقب لقب گردانید و درین تاریخ ظاہر خان و قباد خان و فیض اللہ خان و سربلند خان و نواز خان با برنے از  
 امر اسے دیگر رسیدہ دست توسل بدامن دولت اورنگ زیب زدند و بنمایہ خلعت سبت شد و چو درین وقت کہ انتظام  
 سلطنت مختل و عساکر دوشا ہزادہ کردے سلطنت بودند نزدیک شہر بود سکنہ آبجانی فکلمہ تذہبے بحال خود داشتند و  
 ہر اہمیان مراد بخش بخود سرے آقا و غفلت او مستحضر بودہ ہر جا دست قدسے درازی نمودند و اورنگ زیب بنا بر اتفاق  
 مصلحت وقت اغماض سے کردین جہت از ہجارت پیشے طریق خلاف حکم موجودہ بشہر درآمدہ سے اعتدالیہ اسے نمودند و  
 نیز اورنگ زیب در باطن قاصد تسلط خود بشہر و قلعہ و کارخانجات بود مصلحت دران دید کہ شاہزادہ محمد سلطان را با خانان سہ سالار  
 بشہر فرستادہ با ضبط و ربط آن کہ مرکز سلطنت بود قیام نماید بنا برین دواز دہم ماہ مذکور بغیر مان ہمایون شاہ ہزادہ و  
 سہ سالار اونی سے از جود قاسرہ داخل شہر شدند و تہم درین تاریخ جمعے از امر اسے سلطنت رسیدہ بہ ملازمت اورنگ زیب  
 سمان شدند و بنمایہ خلعت عمر بانی سے متوال گردیدند و چہا دہم عہدہ امر اسے بندہ کین خان جہان مین غلبت یمن الدولہ  
 آصف خان کو شاہ جہان بعد استماع خبر ہزمت دارا شکوہ با خوا اسے شاہزادہ مذکور جمعے از باب غرض اوراد استگیر کرد  
 متعده ساخته بود و تہد و در وزیر بے گاہے او وقت یافتہ دہم بنا بر استر فضاے اورنگ زیب عالمگیر ازیرہ را بانی داد  
 آمدہ اوراک دولت حضور نمود عہدہ الملک خلیل الدولہ خان کہ شاہ جہان اوراد با فاضل خان بر اسے سبطے و گذارش پشیانے  
 فرستادہ بود و بعد اسے رسالت جواب بوساطت فاضل خان فرستاد خلیل الدولہ خان را بہ مقننات مصلحت  
 خود در حضور نگہداشت و میر میران پسرش و جمعے از امر اکابر از دست آمدہ بود و خلعت مہربانی یافتہ و دہمین قسم ہز  
 جمعے رسیدہ مورد ہر ہانے و شریک طائرمان و اولیاسے دولت عالمگیر سے شدند چون ہماہت چکلمہ شہر اکرد و آفتاب و از شہر  
 مقرر بود درین وقت از قرقہ و اختلال پذیرفت عالمگیر فریدار سے در انجا فرستادہ با انتظام آبجا پرداخت ہفتدہم بعد  
 دیلمے از امر اسے کہ منظور بود سلطان محمد را ملازمت شاہ جہان فرستادہ و ادب الامر داخل قلعہ شدہ اندر دسے نور و  
 آداب چنانچہ از حضور پدر خود عالمگیر ستر شد گشتہ بود کہ ایاب ملازمت جہ خود گردید و فردا دہم غماہر عالمگیر کہ در سن سال  
 کلان تر از برادر بود حسب الامر پدر پسر باغ نور منزل آمدہ و عیشت با فرمود و ولایت بہ ملازمت و اطاعت پدر کرد عالمگیر  
 صلاح حال خود فریدہ بحسن تقریر غزربا آورد و بہر ہماہن پہلو سے کرد و دہمین روز زہدہ امر اسے رفع الشان جعفر خان

وزیر اعظم خان و قریب خان کو در پیشگاه سلطنت ترب و منزلت داشتند شرف اند و لازمت گشت به بواسطه خلعت خاص اختصاص یافتند  
و همچنین کل امرای سلطنت و منصب داران آستان مالگیر شافیه روسے نیاز بدین درگاه آوردند چون که در فراسم آمد و ازدحام  
نمودند مالگیر اقتضای خدم و حریف جلوس بر تخت مناسب نمید و برین عظمت و شان نشسته با تمام داد و دولالت نام و بیست و شش  
عظام آداب لذت و رسوم تنبیت بجا آورده باشاد میر توذکان مرتبه دوان و یساو لوان پایہ شناس بر دین درجات و مراتب  
بجسب افتاد و تناسب هر کدام در مقام مناسب خود جاسے یافت و همه آنها در غور یافت خود مورد الطاف شدند و راسے  
ایمان که در خدمت اهل دیوان بود و جمیع متصدیان در زمره اهل قلم و ارباب محاسبه و حساب قلم عاید گشته به تنظام انواع اختلال  
و غور که در امور ملک و دولت در این آدان را یافته بود و امور گردید و تیسیم ماه مبارک عزم دخول مستقر و خلافت اکبر آباد و باغ  
نور منزل نموده مراد بخش را بهایه بقیة انذار و استیصال بجه از جراحت مأمور بودند و هانجام خود و خود در کمال آرایش و جواهر  
در حلال و بیض که مثال ابر خرام سوار گشته در حویله و ارشاد که با اشاره او که و بے رونق و رفعت به بسط بساط سعادت آراسته  
بودند نزول و احوال خود و در اینجا نشسته با نفاذ مناسب و مراتب اشکال امر و تالیفات قلوب ملازمان بادشاهے فرموده با طوفان  
ساخت و تمیزیت خان را باضافه هزار و پانصدی و دو هزار سوار چار و هزار چار هزار سوار گردانیده بصوبه داکه اجمیر تعیین نمود

### در کشته از حال و ارشاد و خسران مال

دارالشکوہ بعد فرار از اکبر آباد خود با پنج هزار سوار بهلی رسانیده چار و دهم ماه رمضان در قلعه شهر کشته فرود آمد و توقف عالمگیر و مالگیر  
منتظر شمرده و آراستن فوج و اندوختن زر و سپاه و اسباب حرب اشتغال نمود و دست قرض با مشقه و اموال و اسباب  
و اقبال سوار بادشاهی و لغو و اجناس و ذخائر امرادر از نموده و هر چهار چهرے یافت منصرف و چون بلیمان شکوه  
سین سپر خود با سائر امرای همراهی اولو شسته بود که از ان طرف رو بسمت دهلے آورده بر جناح استعجال باولین  
شوند انتظار آمدن آغا نیز میکشید که با اتفاق آنها چون شوکت با فزاید از مقابلہ نماید و نهانے با رسال و تمام متغیر  
انواع سوار عید و ترغیب و رفاقت خود و وضع انقیاد از فرمان عالمگیر تا صد اعزاز و کرامت امر ازین بارگاه بود و عالمگیر  
از او ضاع بعضی کان منتهی که منتظر انتظار دارالشکوہ اند و شاه جهان با فراطاعت که با دارالشکوہ داشت و درین  
هنگام عجز نماییه بکاشت ناچار که به خاطر بادشاه بر خلاف مقصد عالمگیر مصرود بود اگر چه بجا هر دار و املاکات سے فرمود  
مالگیر سے خواست که براسے رخ تشیع ملازمت پدر رفته زبان طعن مردم بر بندد و کار سلطنت بمده خود گیرد و رفع غبار  
که در دست نماید شا بهمان بعد ملاحظه میله اختیار سے خود اظهار از چار و بیزار سے نموده ترک خواہش ملاقات نمود اگر چه اذل  
ناظر خواہ خودی خواست چون صورت گرفت تن بقصد داده اند و اراد دست برداشت و عالمگیر باین صورت ملاقات پدر  
محل مقصد و مراد خود دانسته و انذن دارالشکوہ از وی اترق بصلاح دانست و دیده عازم شاه جهان آباد گردید

### در کشته از حال و احوال و سوار سخته که درین سفر روسے داد

چون عالمگیر بقصد استیصال دارالشکوہ عازم دلی گشت شاهزاده محمد سلطان را با جسے از جند ناہرہ بر اکبر آباد گذار شسته و سوار  
چرا ہے متوجہ مقصد گردید و اسلام خان بخدمت آتالیق شاهزاده مقرر گشت و فاضل خان میر سامان بادشاه را بخدمت  
سر انجام فرمایات و بند و بست کار و انجامات پدر محبوس خود و امور فرمود و ذوالفقار خان را به حراست قلعه اکبر آباد  
و شاه جهان مع اتبار و نسوان و گداشت و قریب خان که در میان پندشاه جهان سالی جمیع لشکر رسانیده مزاج را با اصلاح آورده بود

جلاج بقیہ بیمارے و تدبیر محنت مزاج مامور شد و سه ہزار اشتر فہ و غلت خاص و مجد حرم صغ با علا قہ مراد بدیہ انعام یافت و دوم ماہ مبارک رمضان بعزم شاہجہان آبا کو چ نمودہ موقع بہادر پور را تخیم سادات گردانید و درین روز شاہنزدہ محمد غلظم حب الامیر بد بر بلا زست جد بزرگوار خود رسیدہ معاودت نمودیت و چہارم کہکشا سانی منزل گشت خبر فرار داراشکوہ از شاہجہان آبا کوست لاہور شنیدہ سبیش آنکہ داراشکوہ انتہار و رود پس خود سلیمان شکوہ بالقیہ عساکر ہمراہی او سیکشید چون او بزودے نرسیدہ و عالمگیر انا کبریا و بقصد و جنید بودن خود در شاہجہان آبا کوصلحت ندیدہ و چون موسم بہار است ہم رسیدہ بود بخوت طغیان آباہو گل و لالے کہ مبادا سد عبور و مرور شود و نوکر حبیدہ اقااست بلاہور کہہ در اطلاع او بود و آرا متخلل امن و ممر رسیدن بایران میداشت مناسب فہر و سلیمان شکوہ و بہادر خان کہ تا لایق او بود و ششہ اعلام نمود کہ اگر توانست از ان طرف بتبار او سہارن پور پور یہ خود را سرعت ہر چہ تمام تر در لاہور رسانند انجام احوالش بعد ازین گذارش خواہد یافت چون آنکہ آباد و تصرف داراشکوہ و از طرف او سید قاسم را ہرہ بکومت آن صوبہ و قلعہ دارے آنجا قیام داشت بجا و جو گشت و نہایت داراشکوہ و تن با طاعت نمیداد بنایین عالمگیر خاندوران را ہمچم تخری آن صوبہ و قلعہ مذکورہ مامور گردانیدہ مرضی فرمود و ارادت خان را بہ صوبہ دارے او و دو قاسم خان را بہ نو جدارے مراد آبا و مرضی کرد و دیگران را نیز بفرجیادہا و خدمت دیگر منسوب نمودہ و پیشینان را معزول گردانید و ہمدین ایام ہر ادب بخش جابر و نجوے و و صددے و ساس اسب بخشید و ہر یک از امر اسے لازم خود و بادشاہے را با انعام و الطاف و اضافہ مناصب و مراتب در خود را نہا مشغول و اطاعت گردانید تا آنکہ سلخ ماہ مبارک کہ در سلیم پور منزل داشت بہادر خان را با گروہے از انواع بتعاقب داراشکوہ متین نمود و خلایق فاخرہ ہشاہزادہ معظم کہ در دکن تلمس بود بہ ہماہیت خان صوبہ دار کابل و وزیر خان صوبہ دار خانلیس سیادت خان ناظم شاہجہان آباد و معاودت خان قلعہ دار کابل فرستاد و پس را راج سنگ کہ بمجنور رسیدہ بود بہ رحمت خلعت و یک عتد مراد بہ معزز کرد و بہ و پدرش را با رسال سر بیج مرصع سرفراز گشت و در ذریعہ کہ از سلیم پور کوچ بود اول وقت مراستم نہایت و مبارکبا و بتقدیم رسیدہ ہمنفت واقع شد و ہمین روز دلا ورتخان افغان از سلیمان خلعت و وزیرہ بقیہ عالمگیر سے رسید و بطعاسے خلعت و مجد حرم صغ با علا قہ مراد بدیہ نوازش یافت و با ضافہ ہزارے ہزار سوار منصب پتہزاری بیخ ہزار سوار و الا رتبہ گشت و اکثر ہماہیان سلیمان شکوہ در بنیارسیدہ و رسلک ملازمان عالمگیر شکاک گردیدند و خان جہان شایستہ خان را کہ شاہجہان با خواہے داراشکوہ از منصب و جاگیر عزل نمودہ بود بموضع ہفت ہزارے ہفت ہزار سوار و داسپہ سہ اسپہ و عطا خلعت خاص و مجد حرم صغ و شمشیر خاصہ سرفرازے یافتہ بتخلاب اسیر لاہور را بلند نامی اندوخت شہمت ہزار و بہیہ نقد و دو کرد و دام انعام یافت

## ذکر اسیر شدن مراد بخش بحسن تدبیر و تدویر عالمگیر

چون مراد بخش از نقد شور جمیدست و از لکد کوچ و غور کاغ و باغش بہت بود با سید فرزندانے شاہ جہان دالہ فریبے عالمگیر از خام طبعے و سر داشت کہ بعد شاہ جہان سر بر آراے ہندوستان با خود راہ رسیدہ لاجم از مبادے سنوہ عارضہ و استماع خبر اسے ناخوش شاہ جہانے بے تحقیق حال داندیشہ مال از تنیگ حوصلے کہم فرخنے خود سرے را ہزار فراموشے لوالے استقلال را فراشت و لقب خود مروج الدین گردانیدہ بر تخت نشست و اسم سلطنت بر خود بستہ اسکہ و شنبہ بنام خود کرد و قلعہ ہند سورت را کہ در ان وقت با نظار ہمشیرہ کولاشن جہان آرا ہمگیم کہ بہ ہمگیم صاحب شہرت داشت

متر بود و روح خود فرستاده بخود و احوال و ریشیای سرکار او استعتراف گشت و دست تعرض با سوال مردم و ملاز که در قند سے پیش گرفت و محمد شریف پسر اسلام خان را که از خانه زادن پادشاه سے دستبردے مہات بند مذکور بود با دیگر متعددیان خالصہ شریفہ جموں ساختہ دستے لقمے دیوان خود را کہ مخلص او از مہدہ ہائے روشناس بارگاہ سلطنت بود و بموجب امر پدرش شاہ جہان پادشاہ پشگل دیوانے و کفایت مہات سرکار او قیام داشت بے حد و برجے وقوع دستے جو ہم نفاق و مظنہ عدم یک جہتی با تمام مجلس کما مذکور او نمودند بہت خویش بیچارہ را بہ قتل رسانید و از سفایہ و نادانی با وجود آنکہ عالمگیر را در بزرگ اور در مہ جوار با کمال اقتدار کہ نسبت باو داشت از فرط دانائے و بلند فطرتے اصلاحیہ وضع نمودہ بطور شاہزادہ گے بود مر کتب این بہارت گشتہ بعد بے اصل بر آمدن خبر درون پدر نیم اوضاع نا پسندیدہ خود را تغیر داد و عجب تر آنکہ ہمیدہ استشفاع در حضور پدر بہا لکیر پوشت و ہمراہے او اختیار نمودہ مے خواست کہ بہ واسطہ او در حضور پدر فرزند را ہائے ناخوار خود و زندہ و تدارک بکروی ہائے خود نماید و مے دید کہ مبین ہمارا و عالمگیر ازین امور چیزے با خود و مظاہر نہ ملا و از غایت عاقبت ترک اوضاع تلکوبیدہ خود نمودہ تحت و چہرہ سائر لوازم سلطنت جہان با خود داشت و عالمگیر بہ اقتناعے صحت و وقت ہمدار او ماضیات مے گذرانید تا آنکہ بعد از جنگ داما شکوہ وقوع سوا سنے کہ مذکور شد چون دید کہ امر سلطنت و فرما نمودهے بہا لکیر رجوع شدہ و زام حل و عقد کفایت قرار داد و مائد عرق حد و حماقت او حرکت نمودہ او ہائے خوش آمد گوئیان و تحریکے فتنہ جویان منیرہ سوادے غرور و پندار او گشت و دہو اے سلطنت در سرش افتادہ سر سرے خاریدن آغاز زندہ و با وجود قلت خزانہ و وجہ تنخواہ سپاہ در حد و توقیر لشکر شدہ امر او بر سنے ملازمان پادشاہے ما با انواع مالیف ستال ساختہ بیوی خود عورت مے نمود و بچے از بچہ دوان با و پو سستہ مناصب و خطاب با یافتہ چون عالمگیر از اکبر آباد منتقل نمود و تحت در رفعت نقل و احوال و زریہ عذر ہا آورد و آخر کہ ہر اسبے قرار یافت چند روز بعد از کوچ نمودہ ہمہ جہات عقب لشکرے آمد و بفواصلہ چند کردہ دور از اردو سے عالمگیر فرود آمدہ بزعم خود در امتیاز فرصت بود و شروع فتنہ بر این شد کہ بعد فتح بہ عالمگیر خایم داد کہ وعدہ چنین بود کہ ملک و دولت با ملنا صفہ تقسیم پذیر اکنون ایضا سے آن باز نمودہ عالمگیر با ستماع ابن تقریر در نزد پدر مقید کردن او از زندہ جواب فرستاد کہ منور جنگ با سنے و پادشاہ زندہ و توجہ او لطفت داما شکوہ با فراطل این گفتگاہ نیست بعد بچے البتہ انچہ وعدہ است و فاکردہ خواہد شد چہارم ماہ شوال کہ موضع تھران طرف تاباقامت داشت ملاز بندہ سے متع ثنائے مراد بخش بحضور عالمگیر نمادہ بود و ہمیشہ ملاکف امیل عالمگیر اور امپلیکدان اہل بآں قسم حرکات و بیجا ما بہ نہایت بیزد سے استفادت کار فرما گشتہ اول روز مذکور بہ ملازمت برادر بزرگوار دادا سے رسوم تنہیت آمد عالمگیر بحسن تقریر و دجوعے انوہ اور بعد غافل ساختن در نہایت آسانے مقید کرد و بعد از دو ہاس شب آن تیرہ روز در اہلحدہ مذکور بان دولت خواہ خود شیخ امیر بہرہ و دلیر خان را با ہمتے ہمراہ دادہ بقلعہ شاہ جہان آباد فرستادہ و در دوم از و قورال این قضیہ کہ در مہر مقام بود و وجہ تنہیکے محمود احمد از ہر اسبے سلیمان شکوہ خلعت و زریہ ہرین بوس سدہ عالمگیر سے فاکر گشت و ببنایت خلعت خاص و شیر مرغ و ذیل با مادہ شرف اختصاف یافت و کیرت سنگہ و دلہ را بر امر سنگہ را مکتور و ابابیم خان خلعت علیمر دان خان کہ ہمارا بخش ساختہ بود آستان بوس رسیدہ با دیگر را جہا و رفقا سے مراد بخش ببنایت خلعت دجا ہر سرفراز سے یافتند و از انجا ششم ماہ کوچ نمودہ پنج کوچ متواتر نمود و درین روز ہا پسران امیر الامرا شاہیستہ خان ابوطالب و ابوالفتح و بزرگ امیرہ اصعب غنائستہ و دیگر امرا ہر سرفراز سے یافتند چہار ہجیم بکھڑا با استقبال شاہ جہان آباد رسیدہ و شنید کہ داما شکوہ در حبسہ انفرادی شدت



و مسلمان و اندوختن زر و مال اشتغال دارد و در هنگام اقامت سهرند خانه را به تو حرم مل که مستعد است انتظام آن بچکلو بود و هنگام  
استماع خبر وصول آن برگشته بخت از پیش بینی سر راه او گذارشته بکلی جنگل رفته نشست ضبط نمود و به نفس تمام تریب بست  
اک رو به ازمال او کرد و بعضی مواضع مدفون بود و بار آورده متصرف شد و از آنجا عادم لا بهر گشته چون بکنار شلج رسید گشتی بار افراشت  
آورده بعد عبور برهنه را نکست و باره غرق نمود و او دو خان ساکن از سر واران عمده او بود و با برهنه از لشکر و گذر نمون که گذر  
ستارت و متفر آنت گذارشته که شاید درین برسات سد عا کر عالمگیر از عبور دریا سبک شلج تواند بود و خود و تاهر سات در لا بهر  
که از خزان پادشاه و اموال خودش یک کرد و رو به نقد با تو بخت و تو رخا و جمیع کار خجانات و اسباب تحمل و ادوات هر دو  
پیکار در آنجا میا و موجود است با صلاح حال خود پر داخته لشکر و شیر قوا را است بنا برین عالمگیر آمد میر بر انداختن و از شلج دین  
پیش نهادیم گشته خواست که خود هم در عقب انوابی که بهم او را می بود و بدست نیاورد اگر چه بنا بر کثرت گل و لای بر شگل این  
عزیمت را ندویدان و دو تخته و متصرفان بصلاح ندیده مانع بودند اما عالمگیر ثنایات ملازمان نشنید و براس خود عمل نمود لیکن  
چون مساعدت جلوس بر سر سروری بکسب تجرید از باب تنجیم غره نوی قنده متر بود و فرصت چندان نبود که این جشن بقانون معمول دودان  
گزارگانی بعمل تواند آمدند اما متر میزد که داخل قلعه شاه جهان آبا و نگشته در باغ اعزاز آبا و چند روز اقامت و زریده در ساعت مذکور  
جلوس نماید و از راتب جشن و نشاط و لوازم این بزم انبساط انجوسعت وقت و فرصت اقتضا کند بهمان اکتفا نمود و به نزد  
متر به قصد گرد و بعد انقراض از امور عظیمه که در پیش داشت که ثانیه جشن جلوس بشنا بطر که شایان آن سلطنت تواند بود و غسل  
آور و بنا بر طریقه ایشانند هم شوال از خضر آباد کوچیده و در باغ خدر باطرس که سبافت یک کرده از شاه جهان آبا و بطرف لا بهر  
و اقصی منزل خود و نزدیک از باغ سند باطرس کوچ کرده و در باغ اعزاز آبا و فرزند ول از رانے داشت و خواست قبل از حرکت  
خود که ده روز دیگر باید قریب از چند و اقبال در پی توج سابق فرستد تا اتفاق کناره مستبح رسیده راجل اقامت انگشد و تا  
وصول پادشاه بتدبیر و سر انجام عبور از آب مذکور بردارد و بنا بر آن عمده الملک خلیل الله خان میرمنش را بطعاس خلعت خاص  
و قفل و تشریف نوازش فرموده خلعت نمود و میرخان و روح الله خان پسره ان او برحت خلعت و اسب با ساز طلا و علم نوازش  
یافته با پدر خود رخصت یافتند و چند برین اختصار عرض رسید که سلیمان شکوه با جمعی از همرا بیان ازان طرف گنگا عادم حضور پذیر  
نمود است براس افتخار اوز مجرب آب گنگا در اطراف هر دو در عمده امر اسے عالی مقدار شایسته خان امیر الامر ارا با نوبه  
از عا که حضور مرض کرد و خود تا رسیدن تارخ جلوس در باغ اعزاز آبا و مقامات و زریده و درین عرصه کثرا از الجانیات خدمات  
و اضافت و اعتلای مناصب و درجات کامیاب شدند

### جلوس عالمگیر بار اول بر تخت سلطنت بنا بر رعایت ساعت

روز جمعه غره نوی قنده سال هزار و شصت و هشت هجری و دشت و دلپیرا عزا آبا و فرزان و اوجب الا و خان علی بیگ که سلطنت بساط انبساط  
گسترده جنتی و الا و مجلسی و لکشا متبیه و ده البوابین و سوار و بر روی عالمیان کثا و دعو و لیدر انضامی پانزده گهروی و دست و دودل  
از روز و نوز کو بر سلطان شش ساعت و نه دقیقه و ده ثانیه بخوبی محمد اورنگ زیب عالمگیر تاجید رب تدبیر بر سر بر فرزند بی و تخت شاهی نشی  
جلوس اجلا نمود و رفت افزا سے اورنگ و سرفرازی بر ای اکیمل و دبیم گردید و صداسے تفار که شایان و نوازی سرنا س  
طرب تر از انچه و راست برخواست و آنگاه نغمه تهنیت و گلاب و گلاب ترانه اذاعا از حضار ان آنگن و ملازمان عقیدت باطن گوش منتظران  
این روز را گوهر آموذ نمود امر اسے نامدار و نو نمایان ارادت شاعر بر سلیمان تهنیت نامک آرای عبودیت گشته و در خور مرتبه منزلت دنا



شتاب نیز با او یک جا شد و دھرم پیاہ را مضبوط نمود و مستند را سمت نشستند و از ابتدا سے خوار با شجاع کہ شکست خورد و جیش  
 غنا و دول آورد و کین و انسداد بود و خبر اختلاف حال خود کرد و بنا بر ضرورت و صلاح وقت در صداقت و مصالحت نزد و پنهان  
 دوستی و التیام در میان آورده و حکایت آمیزش اسالیب شعر با نظم را مداخلات و موالات نوشته بود و او را ترغیب و دلالت  
 حرکت از جنگال و کینف لشکر کشے با عالمگیر نموده با ہم محمود گشتہ بود کہ چون خود در پنجاب تھیہ اسباب نموده شورش نماید شجاع  
 نیز بواسعے عزیمت بطرت اگر آباد افرازد و با ہم محمود کوکہ بایمان در میان آورده بود کہ بعد حصول مرلیم ملک و مال با ہم  
 بر مساوات قسمت نمایند و عالمگیر نیز بیعت با لیلی قلب شجاع نموده صوبہ بہار و پٹنہ را با دادہ فرمان سپند میر شاد جہان  
 بنام او فرستادہ بود و شجاع ہم در ظاهر دم دوستی و موافقات با عالمگیر زدہ مراسم اتحاد بتقدیم میر سائید اما چون خبر منفست  
 عالمگیر بطرف پنجاب و ملتان بہ لاقب دار لشکوہ شنیدہ با از حد حدیر و ن گذشتہ داعیہ تسلط بالفراوان سر نو پیش نهاد  
 بناظر ساخت و زورش آید اما دار لشکوہ کہ ضرب دست عالمگیر با وجود کمال اقتدار و اجماع امر اسے کبار و فوج و توپخانہ بسیار  
 خوردہ صولت و طیش جیش قاهرہ اش در دل او جا گرفتہ بود اگرچہ بظاہر در انجام اسباب پیکار اشتغال داشت و در  
 باطن مرکز خاطرش داعیہ فرار و رفتن بجان ملتان و قند بار بود و یہ تھیہ اسباب ابن عیث کشیدہ و بار برد و غیر آن جمع بود  
 و رخصت آفرس ابن سے نموده دریا قندہ کہ عرض شایستہ دارد بدین سبب ترک امید از او شجاع او ندوہ آہنگ جد اسے  
 کرد و نہ چنانچہ راجہ راج دوپ بہانہ سر انجام اسباب رخصت وطن گرفتہ رفت بعد چندے پسرش کہ پیش دار لشکوہ بود و نیز  
 گرینخت و بیست و پنجم ذی قعدہ ریات عالمگیر طلل و رو و کینا رآب شجاع انگند و راجہ جوہت کہ از نزدیکان شاکست خوردہ کہ بچہ بود  
 با تمام اسرا سے حضور غوث قصصیات او شدہ درین منزل شرف کورنش دریافت و بر جہت خلعت و یک زنجیر فیل مزین بکل  
 زر برفت و سائر فقرہ با مادہ فیل و شمشیر صرگ ان بہا و ارزش یافت درین منزل از عرضداشت خلیل اللہ خان بوضوح پیوست  
 کہ افواج دار لشکوہ کہ بر سر موہر پیاہ فراہم بودند و او دخان با دیگر سرداران دار لشکوہ از لاہور آمدن آن پیوستہ و پھر شکوہ نیز لشکر  
 دیگر توپخانہ تازہ با ایشان ملحق شدہ و دار لشکوہ خود ہم عرض بر آمدن از لاہور کردہ و غرض سبب آہنا خواہد پیوست عالمگیر بعد اطلاع راجہ جنگ  
 و دلیر خان را با فوجے از لاہور ان بلکہ خلیل اللہ خان رخصت فرمود و در دیگر نصف شاکن خان میر کش را با توپخانہ نیمہ نہا نمود  
 میست و پنجم ذیقعدہ کہ راجہ جیسنگہ و دلیر خان بخلیل اللہ خان ملحق شدند بعد روزی چند بتحقق پیوست کہ دار لشکوہ داعیہ پیکار بعزم  
 فراہم شد ساخت و پھر شکوہ را بتجلیل تمام برگردانیدہ میست و پنجم نہ مذکور از لاہور رخت او بار بستہ بجان ملتان روان شد و او دنا را  
 ماور نمود کہ کشتی بار اسوختہ بعد از قریب وصول جنود منصور بر خاستہ با پیوند و این مقدمہ را بجنو و معر و خدا شہ ظاہر خسان  
 با ہم ملان بر جناح استقبال دویدہ و ششم ذی الحجہ بہ لاہور رسیدہ و بضلع شجر بہر داخت و راجہ راج دوپ زیندار جوہر و جیسنگہ  
 بر لب دریا سے پیاہ رسیدہ و بخلیل اللہ خان بر خورد و بواسطت آنما خانم حضور گردید و عالمگیر راجہ جوہت را بہ شاہ جہان آباد  
 رخصت نمود و نامادوت خود با قاست آنجا ماور فرمود و پشاہزادہ معظم گشت کہ الحال معظم خان را کہ بصلحت مقید بود اسیس  
 بر آوردہ ملائے آن بکمال دلجوئی مانماید و در انعام نفوذ وافر و انواع اجناس و امتہ و احترام دیکو داشت او دقیقہ فرو گذاشت  
 نہ نماید و پنجم ذی الحجہ از آب عبور نمودہ صلاحت دران دید کہ خود با اسباب سبک دار لشکوہ را قاقب نماید و بعد و پنجمی سعادت نمودہ نظام  
 تمام سلطنت ہر داد و بنا برین در منزل میست و پنجمی شایہ زادہ محمد عظم را باز داند لشکر دارد و بی بزرگ و کار خانجات با ہر خصیت نمودہ با اسباب  
 ضعیف فروری و خانہ لشکر میست و پنجم ہاہ مذکور را بخار نمود و راجہ جیسنگہ چون در تے از خانہ نمود و در و شاق سفر بود و رخصت وطن یافت

درین اثنا شنید کہ داراشکوہ در لشکر جم افغانست متوالست بہت بکرفت و سلاکت ہمیشہ شش میفرستاد و بیشتر از ہم گسیہ غیر ازین کہ بہت بسیار و پاسے مروی قرار خود را بپاسے رساند کار سے دیگر نمی تواند ساخت لاجرم لشکر و قطع منازل متوالت نموده منازل کوتاہ مقرر کرد و فرمان داد کہ نصف لشکر خان و سپے او شش ہزار مالک محروسہ برہما سے آوار گئے ساز و چہارم محرم فرمان نصف لشکر خان رسید و بہمان روز بہ تعاقب ششانی و عالمگیر رسید و شش ہزار خانہ نمودہ تا علی ہرستان پہنچ جانیا سوار و محمد باقر میرساغان بقوہ دار سے بہر کرد و خطاب باقر خان دست اصل و اضافہ بنصب ہزار می ہزار سوار نواز شش یافت ہفتم محرم کناداب راوی و دوسرے ششانی خلیل اللہ خان بہادر خان و غیرہ طرمان اوراک دولت حضرت نمودند و سید عرب خان کوکر عمدہ داراشکوہ بود از ہر پاسے او تکلف و زبردہ و شیخ نو سے گیلانے کہ نیز از طرف داراشکوہ بہ حکومت لمان قیام داشت و سید سودو بار سے باسلام سمدہ با و شاہ سے چہرہ افروخت و لہذا بہت غلام و مناصب متوالت مرحوم شدند ہر چند نصف لشکر خان تعاقب نمود و کوتاہ بر مزید احتیاط عمدہ رفقا سے صاحب دسیر شجر نیز ہر پاسے زمین کار نامور شد تا اگر حاجت پرتگاس ہم شود تدارکش آسان باشد و شش محرم بطاسے فخر باطلہ فرمود و ارید و انعام یک لک روپیہ نوازش یافتہ مرحض شد و روز دیگر زیارت مزار شیخ بہاء الدین قدس سرہ کو داخل شہر لمان گشتہ فیض اند و زیارت مزار آن بزرگوار کردیدہ یکس ہزار روپیہ شیخ بہاء الدین صاحب جانا کہ از اولاد آن بزرگ بود و ہزار روپیہ بخودہ و مجا و مان آن مقام لازم از انعام فرمود و ہنگام خواب و ایاب از فرمانش فرستہ بود شاہ سے خلقہ را نقد مراد با من آرزو کرد و انعام دہدین و ایام شاہ از خان صفو سے کہ از انعام امراد ہزارن ہر دو شاہ ہزار دہیے محمد اورنگ زیب و مراد بخش بود عالمگیر شہر مصلحت وقت و عدم اعتماد بر او و قطعہ بر آن پورہ محسوس نمودہ عازم کبریا ہوا و دکن شدہ بود و مورد الطاف و از جس بر گشت و ارسال تکلف خاص و با اصل و اضافہ شش ہزار سے شش ہزار سوار و سپہ دسہ اسپہ نوازش یافتہ رسیدہ دار سے کجرات باور گشت و کہ مراد و ت عالمگیر از ملتان بہ شاہجہان آبا و بنابر فتنہ شجاع و برستے از سواخ آن زمان ۴

آن کہ عالمگیر بہت فتناسے تدریجاً با شجاع رنگ آمیزی رنجیدہ براسے تسکین فتنہ و صوبہ بہار علاوہ بنگالہ و اقطاع امدادہ سند فرمان بہ ہر شاہ جہان فرستادہ بود و شجاع نیز شکر گزاری با بجا آوردہ و دلا ہر دم دوستی میزد و با بہر یک داراشکوہ و طبع سلطنت کل ہند و ہستمان عالمگیر را دستا تب داراشکوہ و داراشکوہ کوہ سلطنت و شاہ جہان با و شاہ را بموس ویدہ عازم کبریا کرد و از ادانت پیر و برادر و منادوب خود را داراشکوہ گردید چون این خبر بہ سیم عالمگیر رسید و از ہم محرم الحرام را بایات نظر آیات از قتلان ہر فرار شدہ بہت و چہارم محرم دلا ہر دو رسیدہ مگر کہ از دو داخل شہر گشتہ اگلے آن بیرون بیرون را چہرہ شش باغ فیض بخش کہ بطرف دہلی و انست ستر لگا کہ در دور و دیگر تبارخ بہت و پنجم شاہ ہزار دہیے محمد اعظم بقدموس پیر مستند گشت و عالمگیر رسیدار سے نیل ازین شجر بر سبیل بود و در نمود و لوح سوارہ کو قفٹ نمودہ قلعہ را بنظر خسیا ط ملاحظہ کرد و از انجا خلعت عثمان نمودہ و انشا سے را بہر مجد و وزیر خان فرود آمدہ نماز ظہر با جماعت گزار و دو وقت عصر و عید باغ فیض بخش منزل نمود و صوبہ دار سے پنجاب خلیل اللہ خان دادہ و سلخ محرم بصوبہ شاہ جہان آبا و بنصرت محرم و و قبا و خان بہ صوبہ دار سے شش متین گشت و بر در پاسے شجاع رسیدہ معظم خان را کہ از قید رہا سے یافتہ در قلعہ و دولت آبا و میگند و نیا بہ صوبہ دار سے بر آن پورہ خانہ لیس مہابی گردانیدہ بود شے منازل بہت و سوم سفر باغ اعتراف دقا ہر شاہ جہان آبا و بنصرت جانا و بطل مشہور و ہر جوہر و سیادت خان صوبہ دار شاہ جہان آبا و دس و دیگر طرمان عقیدہ سلطنت کامیاب کو فرش گرد

و او دو خان که در نواسه بیکدیگر در ارشاده جدا شده اند و راه جلیه میر بجزار فرود که وطن است رفته بود و بنا بر این امر صلح است  
 و از این بابت چون سلطان شجاع چنانچه اتمام یافت صوبه بهار هم یافت از بیکدیگر که در الملک اد بود و بنده آمده از آنجا بهین  
 گمان که عالمگیر سر افواج دور افتاده شاید پستی و چالاکه که کار می توان نمود و بعد از آنکه توفیق در زمین با لشکر با کسی که آن حدود و  
 قریه های دور و نزدیک بنگال و اداسطغر که عالمگیر طرف پنجاب بود و نیاز فرصت نمود به دست آمد که آبا در خدمت نمود چون نواسه  
 در میان رسید رام سنگه نوکر در ارشاده که از جانب او بمراسم آن حصن رفت اساس قیام داشت و با نواسه آقا به خود  
 که بعد از آنکه آبا و دو دیگر قلعه داران سمیت آمد آبا در نوشته بود که قلعه آن نواسه پنجاب و دست رفته با و پیوست و قلعه را  
 سپرد و همچنین سید عبد الباقیل با هر چه که از طرفت در ارشاده و در قلعه چنانکه بود و قلعه مذکور در زمان او سپرد و در خلال این احوال  
 سید تاسم قلعه دار آبا و با وی نوشت که من هم با مردم اگر خود را به منصوب آید قلعه را تسلیم نمایم سبوح این مقدمات نیز بابت  
 دلیر سنجاش گشته قدم حرات پیش نهاد عالمگیر با سنجاش این احوال می خواست که کسب تفریح بکفایت این مهم نماید و خطوط  
 متضمن بر احوال و منع معاذات مکرر نوشت اما با اقتضای هر شیاری دید که خاندان را با عساکر گله آبا و با دست مقام دست  
 او اندر و چند می از امر او و سبب از او یک نصرت پیران و دشمنان از سلطان محمد باید فرستاد و نامد راه شجاع بود و  
 حقیقت حال او بر فرض رسانیده باشند بنابر آن فرمان لازم الاذعان بطغرای نفاذ پیوست که شاهزاده نظم جهانم که آبا را  
 با میرالامرا شایسته خان گذاشته با تو بچانه و لشکر آبا و بنیم ریح الاول نواسه منت ب طرفت آبا و برافزود حکم نوشت  
 که چون شجاع به آبا و نزدیک شود خاندان و آن دست از خاضره قلعه برداشته بخود شاهزاده پیوندد و در حین ریح الاول  
 عالمگیر از باغ اغرا آباد را رده و دخول شاهجهان آبا و حرکت نمود و بگریه و فریاد آرا خود در داخل شهر گشته و دویم هر طری روزنامه  
 داخل قلعه بصره مذکور گردید و او دو خان تریبیه صاحب داد و دیگر که در وطن خود حصار آمده و خلعت و عنایت با و فرستاد  
 در این ایام رسیده و در مردم قوم به عطای خلعت و تشییر با ساز میثا کار و منصب چادر از سر سبزه از سوار کامیاب عنایت  
 شد و درین هنگام میر تقی گیسو سلطان بنام زبده امرای عظام معظم خان صا در گردید که نظم حیات خاندان پس به خیانت خود  
 بیکدیگر از ملکبان صوبه مذکور که مناسب و اندر منقض داشته بر نه از میانان خود آبا و بجا گذارد و بر جناح استیصال در روز بیست و ششم

### نور کشف و نهضت عالمگیر با زیات ظفر شجاع بقصد فرو نشاندن غبار آشوب شجاع

چون به ثبوت پیوست که سلطان شجاع با وجود استماع معاونت عالمگیر از ملتان و وصول بشاهجهان آباد از اندیشه سلطنت  
 بزرگش به کام جهار ت بعد و بنابرین نزدیک رسیده قصد کرد که آبا و در بنا بر آن قرار گرفت که عالمگیر از اینجا نهضت نمود و کسبت  
 لشکر را که سوار و پیاده فرماید و بعد تحقیق حال شجاع اگر از بنارس یا به بنده برگردد و شاهزاده محمد را با لشکر بفرستد و اگر رسیده  
 خود نیز مساعدت کند و الا آنگاه جنگ او دو به تدارک بردارد و به نیت ریح الاول با این اراده داخل شهر گردید و فرستاد  
 مرا و بخش که در شاهجهان آباد و بنام سواران با میرخان مغول نامه دوم ریح الفانی در نواسه قصبه سواران  
 رسیده خطی متضمن نصائح و تلخ و در نکات حرب بجا ششم شجاع فرستاد چون فرزند و اخبار متواتر به یقین شد که شجاع از اراده  
 خود باز نرفته آید بنیم ماه مذکور از سواران نواسه مدافعه او برافراخته بشاهزاده محمد سلطان حکم نوشت که در جنگ تعجیل  
 مذکور و انتظار وصول موکب پادشاه نماید و بعد از طی دوسه مرحله بوضع بنجامین که شجاع به آبا و رسیده و سید تاسم



مرقعه خان تنوش پش یافت و بعد الله خان و جمعی دیگر از دلیران کا طلب و قزاقی توسن جلالت برانگشته و چند اونی بخواس خان غلامان  
و دیگر معبداران و گروهی از احدیان فرض گشت و فیلان جنگی بنواغ اسلحه و یراق آراسته برق انگنان قوی باز و فتنه گران  
موشکاف شعله خورشید پشست آناهجا که رفتند و در هر نوبه چند سینه انانها متین شدند القصد بود هزار سوار کل مسلح آراسته که کیم فنی در  
نقل را بیت سلاطین معتد رفراهم آمده باشد آماده نیرو و پیکار گردید و در دو جا که بود حسب احکام بهما بخاند و شجاع نیز به ترتیب و تسلیه  
خود پرداخته خود را در ردی خان و عبد الرحمن بن نظر محمد خان در قول قرار گرفت و بدین اختر سپر خود را با سید قاسم باره قند دار که آباد  
و سید عالم و خیر بیضا و السید بسلان المردی خان را با فوجی لایق در برابر فوج باز داشت و حسن خوشنکی را با جمعی هر اول کرد و فوج ولی مرتضی جمعی  
هر اولی آنها متین نمود وزیر الدین پسر بزرگ را با فوجی لایق در برابر فوج باز داشت و حسن خوشنکی را با جمعی هر اول کرد و در کرم خان  
صغیر - اباسید راسب و چند دیگر از سرداران و گروهی انوه در جوار افتاد و متفرق شدند و شجاع ظریف را با فوجی طرح ساخته  
اسفند یا مومری را در نقش متفرق داشت و اتمام توپخانه با بولمها سیر آتش گذاشته میر عطاء الدوله دیوان خود را با جمعی  
چند اونی و سید قتل و از یک را با جوستی بقرا و سینه گماشت عالمگیر بعد تسویه صفوت چهار کمری روز بر آمده و روپاها تجار  
آورد و لشکر چهار چون در پاسی زخار جنیده موج زن شد و در کمال آرام و آهستگی بنوعیکه ترتیب صفوت و تسویه انواع  
بر هم نه خود و ساخته که تا لشکرگاه غنیم بود یکجا ممرات پیویده راسب از روز بانه مانده بغاصه کیم نیم کرده از لشکر شجاع و سرزمینی  
که توپخانه بادشاهی را نصب کرده قزاقان لوکب اقبال میدان جنگ در انجا دیده بود و در برابر احد اصحت آرا گردید  
شجاع آن روز در قدم جرات از جا که بود پیش نگذاشته بر سر از توپخانه را با سید عالم باره و سید مرتضی و شجاع ظریف  
قرطی و سید راسب از لشکرگاه پیش فرستاد که آمده در برابر جنود عالمگیر تیوپ و تفنگ آنکس جنگ بر او روز و حسب الامر  
عالمگیر کار فرمایان توپخانه اش نیز شعله افروز پیکار گشته آرد و پاسی آنکس نشان بان و هنگام خون آشام تیوپ و تفنگ را  
سربازان مخالفان و ادند و تا شام از طرفین هنگام جدال گرم بود چون شب در رسید ظلمت لیل پرده فرست شجاع توپخانه  
خود را با فوجی که همراه او کرده بود پس طلبیده و سپاه خود را جمع نمود چون سرزمینی که توپخانه شجاع پیش آمده بود مکانی  
مر قلع بود و پسک عالمگیر اشارت داشت معتمد خان باقتضای اصابت راسب چهل توپ از توپخانه بادشاهی برده  
سرزمین مذکور و بشکر شجاع نصب نمود و عالمگیر فرمان داد که جمیع عساکر ظرف قرین همان ترتیب و آیین که کشت بسته استاده بودند  
از اسبان فرود آمده با جوش و سلاح شب را پاس دارند و سرداران فرزندی نشان هر یک در پیش فوج خود مور جال  
بسته از غنم رو کند احد غافل نباشند و بموجب امر معتمد خان با پاسی از شب بر اطراف لشکر گشته اتمام مور جال او کند  
مراتب خبر داری و کشتک قیام داشت و آن شب حسب احکام مبارزان سلاح از بر تنیافته زین از پشت اسبان بر نداشتند  
و عالمگیر بعد فراغ از مراسم حرم و احتیاط از قبل فرود آمده بدولت خانه مختصری که در برابر نگاه براسی از او فرار گشته بودند  
زول نموده بعد ادا نماز مغرب و عشا طلب نفرت و غیره و زسی از خالق مایا و باخت میداد بر لبتر استراحت نمیکند فرود  
در او خراین شب سانه عظمی شورش افرو بطور پیوست و اختلال که در انظام انواع روسی داده میدلان قابو میشد و  
پاسی قرار و نبات لغزیده راه فرار گشاده گشت و عنان استقلال و دهلبار از دست رفت اما مخلصان غیرت مسند  
شجاعت کیش و فدا اندیش پاسی نبات و قرار افشرد از جان فتنه و ترز لرزه در اساس اخلاص شان راه نیافت  
سنوح را قتل آنکه راجه جوشت سنگه ضلالت کیش بلی عار و تنگ با وجود غوغا تعبیرش که عالمگیر نموده بنیایات و افرو ادر

اختصاص دادہ ہو در خطا ہر سر بر خط بند گے نہادہ اعلیاء رد و توجہ سے می نمود بدین جهت درین یورش برادر اعتماد فرمودہ شرف  
 ہر اسبے و سرداری برانداختہ و پیشہ بود چون طلیعت فتنہ سرشت و از حیث مراد بے بہرگی داشت بعزم فتنہ برداشتہ از  
 ہر کہ کارزار آخر زمین شب فرا نمودہ شباسب کس نزد شجاع فرستادہ از دایمہ ناسد خود و را آگاہ گردانیدہ خود با تمام لشکر و سپاہ  
 و دیگر راجہ پوتان کہ ہمراہ او متین شدہ بود و نعل میس داس و دلم شکہ و ہر رام را محور و بلدے چو بان و حصے دیگر از دست عقیدتان  
 کہ باغوی آنی غول جہول و در گردان شدہ عنان اعتماد بر سر اسے ادبا زانفت و شکست باردوی شاہزادہ محمد سلطان کہ بر سر راہ اقلود  
 گذشت مردان قش دست جبارت لغارت کشود و ہر چو کواستند ناراج نمودند و چون ہمسک مالگیر رسید دست انمازیلے  
 عظیم نمود و ہر ہا میگذاشت ہر چہ و ہر کس بر سر راہ سے آمد دست خوش اراج و پایمال قطادل راجہ پوتان می گشت ازین جهت  
 انقلابے عظیم کرد و در راہ یافتہ مردم ہم بر آمدند و خبر اسے خوش لشکرے خوب شائع شد و مفسدان کرد و سرش را برداشتہ دست  
 حرکت بخزانہ و کار خانجات بادشاہی و استند و اموال امراد منصبدار و سپاہے دراز کردہ سر قنارت گوسے برافراشتند و نزدیک ہمسک  
 این خبر و حشت از ہر لشکر تفرط را ز رسیدہ باعث اضطراب و ہرج و مرج و گے لشکر و سپاہیان گردید و بسیاری از در دست فطرت کہ چو صلہ  
 و احادیث و سپاہ بر اسے خبر گیرے بنگاہ ہمالی اضطراب و سرسایکے ہمسک شتافتند و بایں تقریب روز و زمرہ کارزار ہر تافتند و بے  
 از مسئلہ نہادان کوتاہ اندیشی خیالات باطلہ احتمال قبلہ مخالفت دادہ شباسب بلشکر شجاع پیوستند و گردے از بیداران  
 سلامت طلب پاسے جرات پس کشیدہ از ہر اسبے باز ماندند و گوشہ یافتہ را نیست شمر دند چون این خبر بد عالم گیر رسید از  
 فرط شجاعت و وقار و صلاح و قورق این سانچہ از جانب توفیق و در ہنای استقلال امداد یافتہ و از سر برآوردہ اقبال بیرون  
 خراسیدہ بر حقت روان سوارہ ایستاد و بخاص امراد و طرازمان حاضر خطاب کردہ فرمود کہ سنوچ این فتنہ از ہمت اسباب نفع  
 و نظرفے دایمہ ہر گاہ آن مفسد را دایمہ بد خواہے و خلافت ایلانی در خاطر بود و فتن او عین مصلحت شد و مقرب سنوچ و ہدایت  
 و بجز ہر ہم خود گے مضمون و تجدید توفیق انولج پرداختہ اسلام خان ساکہ ہراول برانقا بود و یکاسے آن مدبر مقرر کرد و  
 سیف خان و اکام خان را باہمے از ولایتان بیکار جو ہراول اوساخت و دیگر بارہ مضمون نفرت و فیر و زے آراستہ کواسے  
 دولت برانراشت و چون ترک و کش بند آفتاب بر بزمک نیلہ بود و افلاک بر آمد و ہند دے تیر و شب فرو نشست شاہ مالگیر بعزم مردم  
 و بیکار بدستور در پیش بر نیل کہ شکوہ سوار شد اگرچہ از لشکر کہ کردہ گذشتہ دظن را تیش جمع بود لیکن شروع آشوب انگیرے سا جہ  
 ہسوت درین روز و تقریب نصف متفرق گشتہ از موکب مالگیر مختلف در زید و بود اما از فرط شجاعت باستعداد دل توسے و  
 اعتماد و جذبے باقیے عساکر فیر و زے از توفیق میدان رزم و عرصہ قتال گردید و شجاع صفت آراستے ویر و ز را تیسیر دادہ  
 مجموع لشکر خویش یک صف کردہ و عقب توپخانہ بازداشتہ و خود بالبدن اختر پسر خود در وسط فوج قرار گرفت و زین الدین  
 ہر بزرگ او مید عالم و شیخ ظریف ترے و حسن خوشی در دست راست و سید قاسم و مکرم خان و عبدالرحمن بن تارک و خان  
 در دست چپ صف آمدہ گشتند چون عسکرین چار گھرے از و ز گزشتہ نزدیک ہم رسیدند نخست از طرفین بان اندازی  
 و جنگ توپ و تفنگ شروع شدہ آتش جہال اشتعال یافت درین حال از توپخانہ عالمگیر گولے پے پے فیل مرکوب  
 زین الدین ہر شجاع رسیدہ یک پاسے فیلبان و یک پاسے شغفے کہ در خواہی اول شستہ بود ہر انید لیکن شاہزادہ خیل آسیہ  
 نرسید رفتہ رفتہ آتش حرب اخروخت و توفیق از توپ و ہندوق گذشتہ آتش تیر و دشان خرم عمر بیداران افواج ہراول  
 طرفین سوختہ درین زد و خورد رسید عالم بار کجہ از سرداران عمدہ شجاع در کن عظیم آن جیش بود بانوسے عظیم از بیداران



یا طلب جزوت نشان و سیل مست جنگی کوه توان که هر یک آشوب کشور سے و بر زمین لشکر پیلود و دست راست بخمار  
بر جر الفار عالمگیر ملکہ کے دو لیسندہ فیضان مذکور افواج دست چپ برہم خورد و پاسے ثبات اکثر مردم آن طرف لغزیدہ و توینق  
مداغہ و محاربه بنیافتند و ہرست خورد و راویے ناموسے شتافتند و وقوع ابن حال تفرق و فتور و وفور و عساکر عالمگیر راہ  
یافتہ تمام افواج بہم برآمد و مردے کڈ آبرو سے فیرت داشتند و نہ بہرہ از گوہر اخلاص و ذذیت راہ ادبار پیود و بودا  
گرمیزہ و ملک جمعیت قول خاص نیز از ہم گشتہ زیادہ از دہزار سوار در رکاب عالمگیر ٹانڈا بلجملہ مخالفان از شاہدہ منزل  
افواج چیرہ برگشتہ بہان ہلیت اجتماعے با فیضان مذکور و دے جسارت اقلب لشکر نظر آخر آوردند و درین جنگ نام بہادران  
رکاب بادشاہ مرتضی خان از سیرہ قول و بہادر خان از التمش و حسن علی خان از طرح دست چپ بعد و دی از ہر امان  
پنیر و دے ہمت رخش شجاعت برانگیزندہ سر راہ دشمنان گرفتند و در زمین و قمت عالمگیر و دے سوارے بہمت اعدا گردانیدند  
توجہ دفع آنرا گشت بنوے کہ پشت قول خاص بجانب الفار گردید و ملازمان رکاب جلد بر اعاسے بردند و بہ تقویت جرأت  
پادشاہ و پشت گئے آنقا مخالفان را از پیش رو برداشتند و بہ فتح تیر و سان خون ریز بسیاری از ان برگشتہ بخمار خاک  
ہلک انگذندہ لواکے غلبہ و استیلا بر انراستند سید عالم را پیشاہد شہادت و ملا و دے بہادران باز دے ہمت سست  
گشتہ بخمار فرار و ادبار ہائے کڈ آمدہ بود باز گشتہ لیکن آن سہیل مست عریذہ و جگر پیش پیش خوج او بودند بدفع و منع بہادران  
دلیرو ضرب کشتک و تیر و نہ نافہ بہان و تیر و خیرہ و چیرہ سے آمدند بلکہ از باش قطرہ ہائے پیکان و صدہ بندہ دق و بان ہسان  
سیل دان از ریش ابرہ تیر خندہ دے کہ و صولت بطرف قول خاص عالمگیر آوردند و از ان سہ کوہ پیکر و فیرت منتظرے  
ہیستہ آمدہ فیضان مرکوب بادشاہ قریب و چون ابرہ تیرہ بخور شید نزدیک رسیدہ دشمنان گردان قدر کوہ و قمار کبھلے آن سہیل  
از جان رفتہ سر سرشتہ ثبات و استقلال از کت دادا بیاست بر دے رجا یک سیر و شدہ و راہ و چنان سیل کیو نشدہ  
بگمین سہ شتہ زبس جو حشر و غنجدید جنش از پیکر ش و دلقراوے کہ در جوفے کے از فیضان بہادران شتہ ہوا شاہ نمود کہ  
فیضان را کہ بران نیل سوار و باشاہ و جگج محرم آن مست دیوانہ خود بود بہ کشتک بزند و او بہ چالاکے و تیر دے ہنوت  
افذاخت و مہسادت اقبال پر نشان آمد و فیضان فرود افتاد و فیضان بادشاہ رسیدہ بر نیل برآمدہ آن را طبع خود گردانید  
و آن دو نیل دیگر از قول خاص گذارہ شدہ بجانب دست راست قول عالمگیر شتافتہ حملہ در شدہ و درین اثنا بلند ہستہ  
بسر شجاع و چند دے دیگر از سرداران او شل شیخ دی محمد دے شیخ ظریف و حسن خولگی و خواجہ خسرو و ہر یک با توجہ دہا  
جسارت بہمت و الفار مرکوب عالمگیر از دھ بدین سبب درین وقت کہ عالمگیر مخالفان را از جر الفار دفع کردہ بود و عقب قول خاص  
کہ بطرف ہر الفار گشتہ بود آنرا بہم خورد گے و انقلاب ظاہر گشت و معلوم شد کہ دشمن بدان سمت حملہ آورد و پادشاہ خواست  
کہ دے توجہ بان سوار در دہ بدفع اعادے پر داند اما چون شمشیر او جو ہر تیرہ آئینستہ بود و درین ہلک حرکات مضطرب  
نمے نمود بخاطر گذرانید کہ چون دے نیل سوارے بنا بر جوع جنگ و کارزار بہمت جر الفار گشتہ بحرم افواج مخالف درین  
طرف ست و بدین بہت ہر اہل فوج منصوب بہمین طرف میل نمودہ مبادا از انحراف قول خاص بہمت بر الفار شاہزادہ  
محمد سلطان و ذوالفقار خان کہ مقدمہ الجیش نظر بودند تذبذبے بخاطر او دادہ حرکت قول خاص را بر چہ دیگر متل کنند و  
نور و تزلزلے عظیم و روج ہر اہل بہم رسد و باعث مزید فیر گے اعدا و غلبہ دشمنان گردانند اما اقتصادے دور اندیشے  
و پیش بینیے کس نزد شاہزادہ ذوالفقار خان فرستاد و حقیقت حال باز نمودہ پیغام فرمود کہ شمس بخاطر جمع و دل توے

در مقابل قیوم لوده سر رشته کوشش و پایدار سے انکے مذہبید باسطوت اقبال و دشمنان طرف برافرازد و قیوم لوده کنگ  
خواہیم رسید بعد رعایت این دقیقه محرم بنیر سے شجاعت ملی ردی خیل بجانب دست ماست گردانیده بعد از قیوم مخالفان قیوم  
نمود و خصال این حال فیصله که اسلام خان سرور در انظار بران سوار بود و بعد صبر بآنکه که با در سید رم کرد و افواج آن طرف  
برہم خود و اکثر مردم آن طرف از جانب رفته توفیق ثبات و قرار نیاختند اما سیف خان و اکرام خان که ہراول اسلام خان  
بودند یا بعد و دے قدم بہت افشردہ کوششہا سے مردانہ نمودند و سچان بیگ روز بہائی کا کار فرما سے قونجا نہ برافرازد  
پیش رو سے سیف خان و اکرام خان بود درین پیکار چنان خسار سے نمودہ سرخ ردی عرصہ کا زنگشت و در عین این احتمال  
پادشاہ فرزند سے پناہ پشت فدیان اخلاص کش مرا کہ درین وقت نازک و دندان صبور بی بر جگر افشردہ پادشہان گرم سینه  
و ادب بود و دے گروانید و لانان رکاب و جانفشانان سابق و دست جلالت از آستین سے بر آورد و اعداد را دیکھند  
و یکوششہا سے مردانہ سلک جمعیت مخالفان از یکم سختہ درین گیر و دار شیخ دلی فرستے ہراول بندہ اختر تاب تیغ مبارزان  
لشکر نظریہ یک طرف غرق بحر فنا گردید و حسن خطبگی زخمی شدہ در عرصہ روز گاہ غلطید و بر شے از افواج آندا ماہ برق تیغ دلاوران  
آتش و دھن عین عمر و بقا افشاہ متلع دے گے پاک بوخت و بندہ اختر راج گشتہ با بعد و دے پیدر رسید عالمگیر بعد غلبہ  
و استیلا و اے بہت بدیع شجاع اخراخت دے سے چند پیش رفته بود کہ کرم خان صفوی قویا جو بنور کہ ناچار و مجبور یا شجاع  
و دباغیہ حضور عالمگیر باین جانب سے آمدن و در بر سیم نہنہار بیان نمایان شد و امان یافتہ ملحق کوکب صف و گشت حسب الامر  
بر حوضہ فیصلہ جاسے یافتہ محفوظ ماند بعد از و عبدالرحمن بن نذر محمد خان کہ در زمان شاہ جهان از ملکبان جنگا بود و سبغ  
بسرالہ در دے خان چرائی پیر گردیدہ و دے ارادت باین در گاہ آوردہ ملازمت نمودند درین اثنا سیکے از قسمہ دلالان  
خبر فرار شجاع رسانید و لغاہ شادانہ از پشت فیضان داسپان ہوازش آمدہ دے دے دلکشائے شادمانے بند گردید و  
نے افکندہ با وجود فقر و دانشار لشکر و بہرہ دے و فواج و ظہور انواع ففاق و شفاق متافقان و قابو طلبان و فخر و خشم و غم  
عظیم کہ عساکر اقبال را درین مصاف سے دے و عجیب فتح نمایانی نصیب عالمگیر گردید و شجاع بہنرادران اندوہ و ناکامی سے با  
ہسران دلدردی خان دپائے جنود و اہل تو امان راہ فرار پیش گرفت و در دوہ جنگا و اکثر اسباب جنگ دجاہ او دست خوش  
ماہراج افواج منصفہ گشت و یکصد و چارہ توپ و یکصد و یازدہ نیل جید مضبوط درآمد و عالمگیر بعد فتح لشکر و سپاس آہی  
بتقدیم رسانیدہ از لشکر گاہ شجاع کہ نزد یک بتالاب موضع کچوہ بود گذشتہ منزل گزید و بنا بر حال اندیشی نا شجاع فرصت  
اجتماع اسباب منازعت نیابہ فوجی بسر کردگی شاہنژادہ محمد سلطان در نقاب او ماور گردید و چنان روز با جمعی کہ در رکاب  
شاہنژادہ حاضر بودند بآن ہم بر آمدہ بیشتر منزل گزید و ہاجا انتظار رسیدن امرای ملکی و جمعیت افواج کشید و شاہنژادہ را عجب  
یک خشم و اریہ گران ہما کہ در گردن و دود پیکہ بر گرفت داشت و اندش نمودہ مخصر کرد و نایست و ششم شش روز دران منزل  
مقام نمودہ امر را مشمول عواطف گردانیدہ انان جملہ عظم خان را کہ بعد بائی از قید مابین وقت بہ بھالی منصب سر بلند سے  
نیافتہ بود بمصوب والا سے ہفت ہزار ای ہفت ہزار و سوار و انعام دہ کد روپیہ و عطا سے خلعت خاص با پوستین  
سمور و فیل خاصہ با ساز نقرہ و جل زر بخت و شمشیر و سپر با ساز مرصع و مراحم گوناگون گردانیدہ و راہ سے سنگین ہن روز  
از دین رسیدہ چہہ ما سے عقیدت گشت بیت و ہفتم از نو اچی کچوہ کہ گشتہ ساحل رود گنگ منزل مشد و تا سلا  
اناست بود و پس از نزول این منزل عظم خان با ذوالفقار خان و اسلام خان و کنور رام سنگو دوا و خان و فدائی خاں

و را بر بیاوستنگد و اخلاص خان خوشی و احتشام خان و فتح جنگ خان در شید خان و لودریخان و راو بیاوستنگد با او داد گیر  
گردد پس از مرد کار آمدن تین یافت که بیا دشا هزاره محمد سلطان ملوک گشته متاعب شجاع پر دارند

ذکر انوا بے که لیسر کرد که شیخ میر وصفت شکن خان در تقاب داراشکوہ مستقیم بود

پوشیده مانده که صفت شکن خان چهارم محرم که ده روز قبل از ان داراشکوہ از ملتان بگریه فرار گشته بود از ملکه و مذکور  
بر تقابش شافت چون به بکر رسید ناظر شد که داراشکوہ اجمال و انقال و بعضی پر دیگان را بار بر خیز از خزانه و طلا آلات  
و نفقه آلات سنگین بکند گداشته نسبت خواجرا و سید عبد الرزاق نام شخصی را که از ملتان ادب و بجا است قلعه نگداشته  
و چند توپ بزرگ که با خود داشته با دیگر لوازم کوچه خان و گروہی از بر اندازان دند و بچه های سمه در ان حصار استوار گردانیده  
سلخ محرم از بکر تلخ کام پاس و حرمان پیشرفت و بقیه خرد و احمالش در کشتیها و خود و براه میشه و جنگل درخت بریده میرود  
و اکثر لوکران عمده اش قتل شد و او و خان شیخ نظام و میر عزیز و میر رستم قریب یکم از سوار و در نواسی بکر از جداسه و ناله  
مفارت پیودند و قریب سه هزار سوار با دمانده اند شیخ میر حسین از یک روز اقامت بکر معامد نمود که از اجابت و بیخ کرد و پیشتر  
را بے جانب قند هار جداسه شود و داراشکوہ بعد در و با بگلے خواست که بکند حار و در چون دید که لوکران بکری خود از ان  
داخل حراش نیز راضی بآن قیمت نبودند ناچار دست خطی برگشت با استماع این اخبار جماعه برق اندازان در بکر متعین نمود  
که اندر اخل و خاموش قلعه خبر دار بوده ناما دودت لشکر منصور توپ و تفنگ با قلعہ در جنگ باشند و بر خصمان کار  
سنگ سازند و خود کوچ کرده در بے داراشکوہ شافت و صفت شکن خان مع محمد معصوم خوش خود با هزار سوار برق اندازان  
و چارده شتر نال بیشتر فتاد که بر صورت راه بے عبور گشتی داراشکوہ بر بند و خود هم در بے دیده رسید و سبے با  
نمود اما بنا بر عرض دریا از انداز سے فائده ندید و دبیر از و کشتی که سیکه از گوله شکست و دیگر در گل نشست انقضا  
با آنها رسید و مجموع کشتی با سلامت گذشت و شیخ میر وصفت شکن خان شنیدند که داراشکوہ میت و نیم صفر از دریا عبور  
کرده بصوب گجرات شافت و درین اثنا فرمان تمام مشا را لیهار رسید که ترک تقاب نموده بجنور آیند چون این فوج  
در این تقاب نهایت مشقت کشیده بود و وصول این حکم غیبت شمرده برگشت

ذکر معاودت خالکی از ساحل گنگ به مستقر الخلافة اکبر آباد

چون خیمه دفتن داراشکوہ به گجرات گوش زد مالکی گردید و از طرف شجاع اطمینان بے رسید متنبه و نادید راجه جیونت  
که چنان اتفاق نمایان از و ظاهر شد و نیز تدبیر استیصال داراشکوہ پیش نهاد خاطر گردانیده علم معاودت از ساحل گنگ  
بسمت اکبر آباد برافراشت و در قصبه کوثره خبر تخریک آباد و کشته سید تاسم بجنور از عرضه داشت آشانهزاده محمد سلطان ملوک  
نموده فرمان سند صوبه دار سے آله آباد بخاندوران که قبل از جنگ شجاع به محاصره قلعه آله آباد مامور بود و فرمان سند  
صوبه دار سے پشته بد او و خان که همراه معظم خان رفته بود صادر شد که بعد رسیدن به پشته به صوبه دار سے آنجا منصوب باشند  
و کرم خان بدستور سابق بجنوبدار سے بر جنور مامور شد و از جنور گذشته محمد امین خان میر خنچه را با نوبے از امر او منصبداران  
باستیصال راجه جیونت متعین نموده راسے سنگه را تھور را که برادرزاده راجه جیونت سنگه بود بمطاب رایسے سکرانرا  
بنایت خلعت و فیل با ماده و شمشیر مع و نقاره و النام یک لک روپیہ و باصل و اعناق به منصب چار هزار سے  
چار هزار سوار پای و قدرش از خروده همراه فوج مذکور نمود و مابعد متاصل شدن جیونت راجگی ادولوس را تھور و مرز با لے

زود چو باغ غرض باشد و حکم شد که امیرخان حارس قلعه شاه جهان آباد مراد بخش را که در انجام میدهد است همراه شیخ میر که از قلع قب  
داراشکو به طلب برگشته است آید آورد و بقلمه گوایا زندان نه گرداند و خود در حضور باشد چون تنبیه و استیصال را چه بخت  
و داراشکو به پیش نهاد خاطر عالمگیر بود داخل اکبر آباد گشته عزم حیرم جنم نمود امیرالاسرا شایسته خان و دیگر مراد و رکان آنجا  
در خانه هر شروه سه منزل پیش آمده ملازمت نمودند و شیخ میر دلیر خان نیز منقح آرد و شنده احوال بنابر انتظام اخبار باجره  
احوال داراشکو به بکاشتن مزد و چنانچه معنی نمائند که داراشکو خود را خواهد چیکه در قلع قب او بود منتقم شمرده ولایت گجرات را که خالی از اشرار  
بود و براسه اقامت خود آراستن اسباب و انواع مناسب شمرده به پنهانی بعضی زمینداران اندرا و کناره و ریاسه شود که بعضی  
بهر مساک و دشوار گذار بود پس به سرگشته چون بولایت کچه رسید مرزبان آنجا استقبال او نموده به عروسه و عروست  
پیش آمد و دختر خود را نامزد پسر اشکو به سرکش گردانید و از آنجا به هزاره و عروست که با او بود اندر روسته غریب نگر  
نهاد شاه نواز خان صفو به هر چند با داراشکو بیگانه و عالمگیر نسبتی داشت چه بد رفتن او بود آیتا به بر بدسلو که عالمگیر که  
وقت ضعف از بر پا نورد و امیر که در بعد غلبه بر سر برادران خود که مدعی سلطنت بودند از قید برادر و عروست که در است گجرات  
داد از بادشاه کبیده خاطر و منزه بود مرزاحت و ممانعت نه نموده و امید گردیدن به داراشکو کرده با رست خان دیوان  
آنجا و جمیع کلیان آن صوبه با استقبال ارفت و در موضع شش گنج که دو کوره به شهر است او را دریافت و از روی هوا خواست  
و غیره پیشی پیش آمد و داراشکو به داخل احمد آباد گجرات گردیده اسباب و جمیع کارخانجات مراد بخش را  
که در آنجا مانده بود منتقم شد چون بدین جست کشتی بهم رسانید در صدد فرار آمد و درون لشکر و سپاه شد و کلیان آن صوبه  
را بر او و در پیش داشت اما بسیار با خود یار ساخت و در عروست که وقت روز باغ و سبزه آراسته و لشکری شایسته که سمیت و دلا  
سوار بود فرار آمد و ده گاه به عزم دکن می نمود که از سلاطین آنجا استمداد نموده کار به از پیش بر دو گاه سه به اراده امیر  
می کرد اما آنکه خبر جنگ آمد آید بطریق غیر اتمع با و رسید و بنا بر نفاق را چه جوینست چشم زخمی چند که بویک عالمگیر و دید او  
و اخبار و معش از گریه تنگان وقت اضطرار انتشار یافت بر عکس آنچه روسته بود به داراشکو معلوم گردید و بویک و شنیدن بدون  
توقف و بتیق عزم حیرم جنم نمود و نمره جهاد به الاخره از گجرات برآمد و شاه نواز خان را با جمیع اتباع و لواحق از پسران  
و خویشان که چهره مراد بخش که آنجا بود و از کلیان آن صوبه پیش رست خان دیوان آنجا و غیره او را همراه گرفت و دید  
احمد ناسه را صوبه دار گجرات که در ده کس از توکران خود را آنجا نگذاشته چون سه منزل از گجرات برآمد بر عکس آنچه شنیده  
استفحق بدین جست کار خود و منزه گشت در بن منمن نوشته را چه جوینست شعر به بگوئی حال خودش و عکس به آمدن حیرم  
با و رسیده و محرک و مزید عزم او گردید و با مستطاب جمعیت اولوس را شاور و دیگر را چه تان که او طمان همه در فرار حیرم  
بود و دلیر شد و در هر منزل نوشته مبنی بر مزید ترغیب و تاکید از را چه جوینست با و رست رسید و ملائکه به منزل می جوید و رسید  
بانی احوال او بعد از این نوشته خود به شنده اکنون احوال عالمگیر بنا بر انتظام اخبار شایسته خان و دیگر مراد و رکان آنجا  
بست و بنیم جهاد به اولی بشکارگاه با و رست منزل فرمود و درین منزل شایسته خان را زاده محمد اکبر جمع به دیگان حرم سره  
شایسته که از دولت آباد طلب شده بود و در رسیده شرف آمد و ملازمت گردید و دیگان حرم شایه را را که از آباد گشته  
خود عازم پیشتر گردید و سیزدهم جهاد به الاخره تربیت خان صوبه دار حیرم رسیده و خبر داراشکو مفصل رسانید چون معلوم  
شد که داراشکو در حیرم رسیده و آه زرم و بیچاره راست شایسته خان و درم جهاد به الاخره ظاهر خان را بنایت ترکش نواز شش



سپهسالار توپ و تفنگ و دیگر آلات جنگ استقام داد و روزی چند نگذراند و پندید که چون مرغ شکاری و شروع در پست  
 مورچال نو ده سپهسالار بدین پیش کرد و هر یک را به ده و هشتاد و نواست و یک کی از آمد و اسپر و آلات توپخانه استقام داد و از میان  
 نخستین مورچال که متصل بود به کار فرمائی سید ابوالحسن مصطفی خان سپرده و مسکر خان و جان بیگ پسر شش را که پیشتر  
 بودند در خدمت مقرر نمود و مورچال پهلوی آن بغیر از میوهائی که مستعد بود سپرده و در جنب آن چند توپ کلاان و غیر از پشت که مشرف  
 بر دره بود نصب کرده نزدیک بان جاسه بون خوش قرار داد و از جانب چپ خود مورچالی دیگر بسته شاهنواز خانی بابا سلطان  
 و سایر ارباب خان مذکور محمد شریف که مخالف بقیه خان و میر شمس بود و در جمیع و دیگر مع برق اندازان بقبضه و حراست  
 آن نگاشت و از آن گدشته مورچالی دیگر که کوه معروف بود که پهلوی متصل بود و از نزد سپهر شکوه کرده مردم و را بانول خان سپهر  
 کاف خان در آنجا گذاشت و مالگیر میست و مستقر حاد و الاخری نزدیک موضع روبرو که از آنجا اجماع کرده است و از  
 مورچال اندک مسافتی داشت رسید و منزل گردید و حکم مذکور که صفت شکن خان میر آتش توپ خا در ابرده مقابل مورچال دارالنگار  
 و بر سر کانی مناسب نصب نماید و شروع آتش افروخته و دشمن سوزان کند و جمیع از سرداران کار طلب و فدا پیشه را سپرده داد  
 میر آتش بنام صمد یک توپ انداز از یک پادشاهی پیش برده در جاسه لایق بود داشت و روز دیگر عساکر بادشاهی هم کرده  
 پیش آمد و منزل نمود و توپخانه نیز پیشتر رفته بنا صمد کسر از یک توپ انداز نصب گردید چون توپخانه نهایت نزدیک گشت  
 مالگیر از درویشینه و خرم عمده مخلصان و اندر پیش میر ابوالشکر آتش که سرداران بود و میر خان و جمیع دیگر از لشکر پیشتر  
 فرستاد که نزدیک توپخانه در میانه رزم و از کید آمد و بغیر دار با شد و حکم فرمود که امیرالاحرار با جنود برانند و در آنچه بجهت  
 با فوج پهلوی بردست راست لشکر محافظه کوکله پهلوی و جوش برانند و در دست چپ برادر کله و میخانه زند و سائر  
 فوج با لشکر فول بر اطراف و حواشی دولت خانه نموده و از دره دار بر مرکز اقبال احاطه کنند و سبب آنکه بمعلی آمده آتش افروزی  
 مبدل و قتال و توپ انداز و از طرفین شروع گشته تا زنده حرب اشتعال یافت و علی الاقبال گدله باسه توپ می باید  
 لیکن چون مورچال کمال استقامت نیاافته بود و آن طرف هم خوبه که حراست مورچال نو اند نمود چنانچه باید بود و لشکر فوج  
 مالگیر بی باکانه با فتنه می توانست بلکه گاهی مردم مورچال بر آمد و غنای غنای گوی نو اند و بنابر سد شدید و حال محکم که در پیش  
 داشتند و چنانچه توپ و تفنگ و دیگر آلات جنگ نصب نموده بحیثیت خاطر در پناه حمایت دیوار همت برداشته و محاربه بدینا شدند  
 شیخ میر و دلیر خان ایندیشهای پیش بنیصلحت در ریش می دیدند که صدا افتند بزرگساز چلو که کسر لغزشی رو که نماید  
 با سر و در نهیمین قسم جنگ توپ از طرفین تا بم بود و بدین سیر که فتنه قتل ابواب سده مورچال نو اند بود و خاطر کسی نمی رسید  
 ناگهان راجه راجه و پ زیندار کوستان چو که پادشاه بود و در کو گردی و کرد و نوری بی نظیر بود و در بعضی رسانید که مردم  
 از عقب کوکله پهلوی راه بر آمدن بران کوه دیده اند و مالگیر فرمود که در کین فرصت بوده هرگاه قابو یابد پادشاه کوست خود را  
 با جسته از بند و چنان توپخانه سرکار از آن راه بغیر مستعد که اگر فواید آن کوه را از مردم دارالنگار بگیرند و اول روز مالگیر سرداران  
 سپاه را بمشور طلب داشت و در باره کوروش تاکیدات پادشاه و مواعظ همت بخش غیرت افزا نموده بود و پادشاه دران فوج را  
 دل در پیش داشت از تند باد و تیر و طبع موج خیز تور گشته عثمان اختیار از کف زنده بود راجه مذکور و در بعضی روز که در پناه از پادشاهی  
 خود را بستم کوکله پهلوی فرستاد و خود نیز فوج خوش سوار شده و محاذی آن کوه ملک آهنا مستعد است و او عله توپخانه  
 و او شایسته بنابر آرام ساخته دست از جنگ کشید و توپ و تفنگ نمی انداختند مخالفان انتظار فرصت نموده قریب به هزار سوار

از لشکر داراشکوه بقصد دمانت و دمانت راجه راجر و پانزویال برآمد و دلیرانہ قدم جرات پیش گزاشتند و بنوع  
 راجه نزدیک رسید و جنگ درآویختند بشناہد و این حال غرق حیت سرداران لشکر عالمگیر در حرکت آمد و دست دلیرخان  
 از دست راست توپخانه با نوح خود سوار شد و لواسے جرات برافراشت و بجانب آن جبارت کیشان شتافت و  
 بعد از زبده امرای عقیدت نشان شیخ میرزا بہرامیہان خود از دست چپ برآمد و با پیوست و ہمچنین راجہ سے سنگ با افواج  
 خود و امیرالامرا با عساکر بالغار و اسدخان و ہوشدارخان با جود جرات از دوطرف سوار شدہ بغیر نرم و آہنگ یورش و جنگ  
 صفوت آراستہ لیکن ازین ہمہ نوح اول کیلکہ مصدر ترددات گشتہ یوش بہ مورچال نمود دلیرخان و شیخ میرزا بود و بعد از غلبہ و قرب  
 انعام جنگ کہ تا ناز ظفر ہویداشتہ اقدام غیبات اہل مورچال لغزش پذیر نہ بود و راجہ سے سنگ از عقب رسیدہ قسیمہ آن نوح گردید و پانچ  
 شیخ میرزا دلیرخان بیاس تا بنید اخلاص بہت مردانہ بالقات و دیگر بر مورچال شاد و نواز خان کہ بہت کولہ پائی بود و مملہ بردند و علم  
 توپخانہ پادشاہ سے نیز آتش افروز گشتہ سئلہ الاتصال بجا کی و تیز دستے توپ و بان بر مورچال با انداختہ خانان را از پشت دیدہ و کوفہ  
 سئلہ دادند چنانکہ از ہر مورچال جیسے کہ بقصد ملک بخوار استند کہ خود را ہر مورچال شاہنواز خان رسانند بقصد مات با شش گولہ با ہر بلندق  
 اہل زہر اراغین مشاہدہ کردہ قدم بہت باز پس سے نہادند و در پیو لہ پاسے مورچال سے خزیدند و درین وقت کہ  
 افواج ظفر اسواج نزدیک مورچال رسیدہ و آواز تسلط و استیلا ظاہر شدہ بود و مردم راجہ راجر و پانزویال سوار شدہ سب سے ہر یک  
 کولہ بہار سے برآمدہ علم اورا بر سر آواز آن نصب نمودند دیدن این علم باعث ترزل ارکان استقلال مردم داراشکودہ  
 گردید و مقارن این حال شیخ میرزا دلیرخان با عساکر خود بر مورچال شاہنواز خان نخستہ جلادت را بنہایت رسانیدند  
 اگرچہ از ان طرف و دمانت و دمانت تصور سے نفرت و غایت کوشش بنمودند و رسانیدند ازین طرف ہم لکے ترسیدہ  
 لیکن آن ہر دو سرداران جلادت نش و ہمراہیہان خاے از غش ریزش گولہ توپ و تفنگ و بارش ناوک و  
 خدنگ قطرات امطار کہ از بار بار ریزد و سرباؤ آب و رنگ چمن شجاعت گرد و شمرہ روستے بہت از ان مہمہ کہ کہ  
 نمک نقد اخلاص بود و بر شاقند و تلاش بسیار داخل مورچال شدہ شیخ خون آشتام بقصد اعدا از بنام کشیدند اہل مورچال  
 نیز پاسے تجلہ اسوار داشتہ بقدر طاقت و توانائے کوشیدند پاسے دہوے دلاوران گوش بہرام خون آشتام رسیدہ  
 از صد مات زور و خور و چردلان شیر فلک چون شیر علم بر خوشین لرزید و داراشکودہ ہر دم جیسے را از زور خود بلکہ متعین  
 سے کہ در خانچہ شاہنواز خان را ہم کہ نزد او بود فرستاد کہ ہر مورچال خود فرستہ در مدارج ماندہ کوشش نماید و خان مذکور  
 در عین جنگ رسیدہ با دیش و جدال و تحسین مردم بر حرب و قتال پرداخت و درین نیرو مرد و آزار و زبا خسہ  
 رسیدہ و خورشید چون کوب اقبال داراشکودہ فرو نشست و دران رنج و بلا انیز شاہ نواز خان مغفور کہ مرد دینور سے بود  
 بہت تر تقدیر گشتہ از ادا فساد و سیادت خان سپہرآن و داد و دمان حنوکے نزد انیز جت زخم برداشتہ و در درے  
 داد و محمد شریف بخشے داراشکودہ را از دست دلیرخان تیرے بر سینہ رسیدہ از پشت او در گذشت و با بکر خونی  
 کہ نیز از عمدہ پاسے آن لشکر بود کشتہ گشت و از سرہ داران عکدہ کما لکیر شیخ میرزا شربت ناگوار مرگ بگورائی نوشیدہ  
 بکر جو منہ فیلے سوار مردانہ و اسرگرم کوشش و پیکار بود بہ قرب گوشے بند و ق کہ بسینہ اش رسیدہ رہ نور دست  
 گردید و درین وقت سید سے اشم نام از قوم خان مذکور کہ عقب سر او بر حوضہ نیل نشستہ بود حسن تدبیر سے بجا برد کہ آن  
 اسیر دلیرا بر او منہ کہ بود بچہ دمانت تا جنگ با خورشید و ظفر لیب اولیا سے دولت عالمگیر گردید و دلیمنہ خان کوششای

مردان که در بنام ترسیه بر دست ریاست برداشت و بسیار سے از طرفین داد و مرده سے داد و بر خاک لگاک افتادند درین شهر  
 و اوجیے سنگ با توج خود رسیده تا نیند خود منصور نمود و مردم مورچال را بهشت است شکسته پای ثبات و قرار بر جانان و در مکتب  
 چون ازاد جناح روزگار و دولت احوال و انصار خود و کثرت اسباب و اقدار را میگویند داشت که فتح و ظفر یا قلع از دست رفت است  
 بنا برین پایتختی آس آمل بخشی در اول جنگ و دیگر مقرر کرد بود که بدو گیکان او را اسوار کرد و فرزند او کار خانجانات فروری  
 باز نموده آاده و در بنام اگر شکستی روزی در بدر رفتن اشکال و اضطراب سے ماهش نشد و خود با سپهر شکوه بر فراز بلند سے  
 ایستاد و نشانای کسی که شکست طرفین سے نمود دیدید که چو روسے سے نمایه تا آن که نزلای مورچال نشان از خون خسان و  
 سپهر شکوه که بنا بر انصاف و در انجا نیز بر هم خورد و گنگا شکار شد و ملاحظه نمود و بی وقت مفادست و خود دزدید و هر چند هنوز مورچال را  
 دیگر نایم بود و در قریب سه چهار هزار اسوار همراه داشت بنا بر قطع امید ظفر پایے بناچار سے فرار بر قرار اختیار فرمود و چون  
 بر و غلبت لعل بر خیل بود و در مخالفت فرودشته گشت و سپاه همراه شیخ میر شاکر گشته شدن سردار خرد مشق و الحسان گشته  
 مسئول جنیب و مامرت بود و امتیاز فرصت نموده با سپهر شکوه و فرود میسوایے و گرد سپه از سپاه ۲۰ هزار سپهر و دوران  
 خلعت لعل از ان حربه جولناک حاکم بیرون برد و احوال و عیال و اطفال اکثر عده همراهیاں او که در قلعه اجیر بود و با خان  
 انچه از سپهر و اربابان سوایے فرید و سپه ایستگی با و درین طریق گشت و مجموع آرده و اسباب متولقش بتاراج عداوته فتنه سیکر  
 از خراسان و اسباب بر پا چونان او مردم سے سپرد پاکه درین مدت بر سر او کرده بود و در ان آشوب غارت نمودند و غیر  
 جواهر و سینه های فاطمی از ان سرشته که در عمارت سے الهی حرمش بر نیلان بود از امتیاد اموال چیز سے با و نرسید و در قضا  
 ناکا سے و سے بر انجای حامی غلام گمراست گردید و بطرف گداز بیضی بعضی از سپاه مورچال هنوز بسبب سے خبر سے مشغول  
 در انصاف بود و در او از خربط بعد اطلاع سپه داران پاسے رجوع بعضی شگن خالی نمود و مستقیف آمدند و محمد شریف میر غنچه  
 آن لشکر چون نوح کار سے داشت همان شب در نهانجا بساط حیات در نور دید و دیگر امر اصرار بر او سوار بود و درگاه پادشاه  
 آورده و مورد و عفو و عیادت گشتند و عالمگیر شکر خداوند قدیر کیا آورده از کشته شدن شیخ میر که نهایت غلص بود سے  
 و دیگر شد و حبس الامام بخش او پادشاه نو از خان مرحوم با عذر از احترام برداشت و در مزار نوح حسین الدین شاهی مدفون کرد و در سنگ  
 بجایے الاخر سے بیاد مزار نوح را در قریب هزار و سیصد و بیست و پنج الف نام فرمود و بر تالاب اناس که در عمارت با و شاهای مثل نمود  
 را بر چوبینگی و بیاد در خان را با نوبیے مناسب و در قناب در ان شکوه متین کرد و در اجوبت سنگ را به طالع منصب هفت هزار سے  
 هفت هزار سوار و صوبه واری گمراست سر فرزدان و دولت و فرمان سر فرزند و حکم نمود که بصوبه خود فرستد و انتظام آنجا نماید  
 و کونو بر حق سنگ سپهر نو و در ان حقه کند و از پادشاه نو از خان را که خیر لوده او بود و در امیر خاتون برادر شیخ میر را بجایست  
 خلایع باقی و تقدمات پادشاهی از کثرت یتم بر آورد و چهارم در حرم میاد و در پشایمان آید و نمود و در انکس راه از انکس  
 معظم خان خانان معلوم شد که شجاع در مکتب که مستطرد بود و بر چاسے که در عهد شیر شاه پیش رویه آن بلده کشیده و امر  
 بخوارست که آن را استعمار داد و چند سے پایست در انجا فشار و از اسطوات و لواحق ظاهره بر سید و میت و حکم دادی الا اولی  
 از مکتب بر طرف چنانکه گرفت و میت و چهارم شهر نوح که در خانجانات و شاهیناز و در بنام سلطان داخل قلعه و مکتب  
 شد و در حرم شهبان در فتح پور سیکر سے مقامات نموده با انتظام تمام سلطنت اشتغال و در بدو در بنام ایام میکش عادل شاه  
 پادشاه انجا پور از انکس جواهر و در مسع الاوت رسیده و بر راکے یا نشت شهبان انقش پور کو چسپه و بعزم شاه جهان آباد



نخست نوزده در موضع چندا و سه مسکری و درین روز از عرفه محمد سلطان و خان خانان معلوم شد که شجاع و راگزگر  
 رنج محل اماره و قاضی داشت از قریب و یک منصور بر سینه و جورنگا خود و اکبر نگر هم تصرف ادلیا سے دولت در آمد  
 نوزدهم شبان نزد یک شاه جهان آباد رسید و خضر آبا و خیم بادشاهی و سلج ماه شبان با کمال تحمل و شان از بازار شهر گشت  
 گذشتہ برادر و از راه لاهور سے داخل قلعه شاه جهان آباد شد نخست در ایوان خاص و عام و بعد از آن فیصل خان سرکار  
 حشمت و کامرانی گردید و امر اسلم عقدی و خواریت قدیم رسانیدند درین ایام سروش شد که قلعه چنانکه که بعد بر هم خورد و گئی  
 و از آنکه تصرف شجاع آمد بود و سید الوعد نام یکی از لوکران او بجز است او قیام داشت او اکل ماه مبارک رمضان  
 بے جنگ و جدل به تصرف ادلیا سے دولت در آمد و سید مذکور بنده گئی سرکار و الا اختیار نوزده غانم و رگا هست  
 و در کتب سیر جلیوس نامی

چون جلوس کسبین بنا بر پاس حسن ساعت بعمل آمده و بزرگین و آئین سلاطین صاحب اقتدار که شایسته چنان پادشاه سے  
 باشد با مقتضای وقت بعمل نیامد و در و خطبه و مسکه و قلعین لقب نیز منقوت بر اطمینان از مساعدات او خوان بود و در نوا  
 که بفتح و خیر و نیکو و غلبه بر دین و مساعدت بشاه جهان آباد که مرکز دولت است میسر آمد حکم نمود که ساسانی  
 بر اسے این کار چنان هو شیما را اختیار نمایند و سبت و چهارم ماه مبارک معین شد حکم طالع صدور یافت که ناظران محترم  
 دولت تا ساعت مذکور بنشیند لوازم جشن و سرانجام آن نمایند و بارگاه حشمت و جلال با سبب تحمل و زینت بسیار این کار بزرگان  
 با متفائل که بر میان جان بسته بازایش این بزم دست کو شش و پاس سے در و د کشود و در و وجوب حکم مستف و ستونهای  
 ایوان چهل ستون و دیوان عام و بزرگات و محل زرد و نیک و وزیر بخت با سے ملائی و طاشتهای بگزانے نظر و سب  
 در گرفته و آئین بسته رشک نگارخانه چین ساختند و کوب با سے مرصع و دینا کار اندانم رخشان از خانه با سے آن  
 ایوان بسلاسل زرین در و آویختند و در وسط ایوان تختگاه سے مرصع ساخته اطراف آن بچرخ طلا مزین گردانیدند و تخت  
 مرصع طاووس را بر روی آن جادادند و در پیش تخت شامیانہ لوگو نگار که حاصل عیان مرصع آن شده و بسلسل و درش  
 از مر و آید بزرگان بهما ترتیب یافته چهار ستون مرصع بر پا کردند و در جانین تختگاه و در جبهه سرخ شید نشان با سلسل لاله  
 کو اک نشان با وج اقبال بر افراشتند و بر دوازده تخت مرصع و در زرین سر بر دینا کار گذار شده عقب تخت  
 سند لیها سے طلا نهادند و نور خا صده را که ششست بر ششست با سے مرصع ساز با بر دینا کار که جواهر طراد و سیرا و بر چھے ای  
 مرصع کار جواهر نگار که در مرصع آن الواح جواهر شیده گران بهما کار گرفته بر روی سند لیها سے گذاشتند و در پیش  
 ایوان مذکور بر فرار من آن که محاطه است بچرخ شاد و والی عظمت نشان که با سبب انان ناک دست و گربان  
 نو اندود بستونهای بچین میضا ضیاء بر افراشته بر دوازده شامیانهای محل زربخت و محل زرد و نیک و ستونهای  
 فقره بر پا کردند و فرشتهای در چهار رنگ دبستانهای گوناگون گسترده و بجز فقره دیگر در میان بچرخ سرخ نصب کرده هر دو  
 طرف خرگاهها سے عالی باوششهای زرنگار بر پا کردند و در و دیوار خاص و عام محل زیارت و محل کلابون و دوسے  
 و بر د پاس فرنگی و دیباهای روسے و چینی گرفته زینت دادند و مجرات و در من دیوان عام نیز منفاکس آتش  
 یا بهنام سبک از امرا را کش یافت و شایسا انهای زربانی محل زرد و نیک بر دوازده مجرات بر پا کردند و فرشتهای لون بسلاسل  
 مزین گسترده و بچین عمارت غسل خانه که بچین خاص است بالواح زینت آراسته اسپک محل زربختی که نوزده ملک

طاسی تو اندو و ستونہا کے عظیم الشان فقرہ کہ ہانگشان تو اندو و ستونہا کیوان با راج کیوان برائے باشند و دوطرات  
 دامن اسپک مذکور بحر فقرہ بر تریک نصب کردہ درون آن قالی با سے نفیس کرمانے و باطلہا سے رنگین خسروا نے  
 فرش کرد و اندو فرش کہ از نہایت صنعت کرے و آرایش اصلی نگار خانہ حسین بود بحال خود گذشتہ کمال حسن و ادب و فراخ  
 مخلفہ نہ باشند و تخت کو پاک دینا کار را کہ مخصوص جن جلوس ابن انجمن بود و در پیش دیوان قرار دادہ زمین تخت کلاں شمن  
 مستقیم جنگلہ و در وسط دیوان گذشتہ دیوانہا سے اطراف غسل خانہ را بر بختہا سے نفیس شین مزین نموده و در پیش  
 آن شامیانہ کے نہایت و مخمل زر و زرے بستونہا سے فقرہ بر یکے کردند و در دیوانہا سے انواع اورانے طلا  
 و غرقت فقرہ کہ از دوزم آرایش ابن قسم بر ہما سے دولت آئین است بر کر ہما سے زرین و سیچین چیدہ شد کہ  
 نگاہ نگار گیان از شامیہ آن باد نے گشت متنوعے جو خلد برین مخلفہ ساز شد و بتظارہ چشم فلک با ز شدہ  
 مزین بعد نقش خاطر فریب ہما شامیہ دل اما غریب ہا بر نیکنے باغ در نو بہار ہا بر نیاس کے خلوت وصل یارہ  
 ہوید اور و نقش ہر شصت ہا زہر سے جلوه گر صورت ہا ز نظرہ اش دیدہ رنگین چنان کہ شد بالی طاووس  
 مرکان انان جلد اذان کہ دو قہار ہا شامیہ جو یکہ گذارش یافت آرایش پذیرفت روز گشتہ بیت و چارم  
 ہا مبارک رمضان سال ہزار و شصت و نہ ہجری کے عمر و الگیکر حساب شمس چہل سال و ہفت ماہ و سیزدہ روز و ہجری  
 چہل و یک سال و دو ماہ و دو روز رسیدہ بود بعد الفقہا سے ہشت گھڑی و ہفت پل از روز گشتہ کتبہ است  
 و پانزدہ و قیقہ جو سے باشد بخت سلطنت و جہانبا سے مرتبہ ہا سے جلوس نمود و در موافق ضابطہ آداب تنہیت و  
 ہمار کب و دیگا آورده رسم نذر و نہایت قدیم رسانیدند و نہایت خلایع و اضافہ بنا حسب و عطا سے خطابہ و لغات  
 سر عزت با وج رفت بر افراشتند و امیر الامرا شایستہ خان بخصت لوانش فہیت و در حضور بعد از اثنی عشرت ہا و کتبہ  
 بطوریکہ ہا را و بین الدولہ عقد السلطنت آصف خان خانان مرحوم و محمد جمالیگر و شاہ جہان باین عنایت  
 از جمع امراء و اعیان و اقران اختیار داشت و غیر ادا حد سے را از امر اسے مقام و نوینیان والا احتشام دستور  
 آن نبود و امور و سر فرزند دیدہ سراپا ہا با یافت و خلیف حسب الامر بہتر فرج بر آمدہ خطبہ بیٹے کہ انکار کردہ بود  
 شروع بخواندن خود بعد حمد و شامیہ الہی و در و در حضرت رسالت ہما صلعم چون شدہ شروع بکر باد سے  
 عالمگیر نمود و قیقہ مجامد ہما سر و مقدار نام بردن ہر یکے از امیر نیرو و صاحبقران شامیہ ابالدین محمد شاہ جہان بطا سے  
 تشریف لے از خلعت خانہ جو دو و حسان قنات ہما با یافت بر افراخت چون نام ہا دشاہ زمان بر زبان بود و کار دہ شامیہ  
 او غمزدگان ہما خلعت زرد نگار کہ گشت شرف و افتخار او تو اندو بود و پوشیدہ و دامن امیدش بقصد مقصود ملوگر دیدہ خندان  
 طبقہا سے بیم و زور و خواندہ سے در و گوہر بہار کہ ہا دشاہ افشا ند کہ از شمار چنے آن نرم کیسہ فراخ پل حصار پر شدہ  
 و دست کشا دہ از باب احتیاج پر در گردید و امر و حصار بالغام و احسان و تشریفات گران ہما سے اقسام و لوازم  
 بایہ شرف و شادمانی اند و خند و غلغلا از سبب اسے دل سپندہ اخلاص بر بحر عقیدت یوسف خند و عالمگیر لقب مقرر گشت  
 چون در حمد شاہ جہان بر یکے روسے اشرفی در و ہجری کلہ طیبہ و نام چار یار و بر روسے و گرانام ہا دشاہ مسک مسندہ دند  
 عالمگیر ابن نقوش را از ادب دور دانستہ سکہ خود را شمشیر و در و ہجری بقاء و لغت ظہر و بدر این بیت مقدر کرد  
 ہمیشہ سکہ ز در جہان جو ہر منیر و شاہ اورنگ زیب عالمگیر و در و ہجری جو ہر منیر و طرف ناسے

سال بیس و نام بد و دارا القرب و پیشانی شایر بلخ راے ابوالخیر مئے الدین محمد در بگ زبب بھاد در و لکیر بادشاہ  
 قازی مزین گشت مہفت گھرے در دیوان عام دھانی بر سر بر صحن جلوس بدو خود در شکوے بادشاہی وقت  
 و بیگمات را با عطا الدلہ مسلخ بسیار شادان ساخت و آنا بجا بدولت کہ و غشی نہ پر تو جلوس انگندہ دست بر آرد  
 گشت و در بجا نیز بدستور مجلس بادشاہی آراست و آئین کام بخنے و کامرائی کرے پذیرفت و از سحاب فیض  
 بادشاہ شغل مراتب و مناصب بالبدن گرفت بادشاہ ہزار ہا با تمام لکوں و عنایات و دیگر مشغول عواطف شد نہ دیر  
 کہ ام از امر او نویشان عالی مقدار و سرائی و سپہ سالاران جنود و سائر کاروان آستان دولت بقدر لیاقت و شایستگی  
 عواطف نمایان و عنایت شایان سمت ظهور یافت و بزمہ صلحا و متقیین و شہر اداریا بطلب و نشاط و سرور و از  
 آئین انسا و العیالات لائق و ضلالت گرانما یہ مرحمت شد و دو گھڑی در آنجا مجلس افروز ماند و مادہ وادہ دشت خودہ روز  
 ہنگام آئین جشن استداد یافتہ ہر روز از ابواب بڈل و عطا بر دے خلائق مفتوح بود و عجبہا بے آستان شگفت  
 ہر یکے جو بہ اداسے مراسم پیشکش و شتارے نمود و سید محمد علی سفیر عادل شاہ و محمد ناصر صاحب قطب شاہ سلاطین  
 و کھن برائے اداسے مراسم تہیت با پیشکشا کہ آمدہ بود پذیرفت حضور رسید بطعای خلعت سر دراز کردہ و  
 پیشکشما از نظر گذرانیدہ پیشکش عادل شاہ بہشت لک روپیہ و پیشکش قطب شاہ از اقسام جوہر و صمغ آلات و لک  
 روپیہ تہیت شد علماء و شرفاء حضور دار بجا آمدہ لیکن از لوازم آن نایست کہ ملا عزیز الدلہ خلعت و کھار تھے طلبے  
 اصفاہانے بالقاء سر دوش دادا دالہام شبی از لوازم کلام الہی اقتباس نمودہ و حرور لغوئے کہ در لغت آید منظر  
 فرمودہ و آن کلمہ انکہ ان الملک بعد یومین یشار و عید نور و ذرا کہ از عباد غلیظہ لوگ عجم دے تحقیقہ عید عالم است  
 زیرا کہ تمام شاد و اشجار بلکہ متوج نباتات و مغان و حیوانات و ادرغا ہر دامن امتزاج روح نباتی و مدد دے حیوانے  
 جلوه گر آست چنانچہ در حدیث دار داشت آفتاب و البروج آست آخرہ و در ضمن آن اشعارے آن شہرہ و جوہرے  
 معنویے رحمت الدلہ قلمای درخونی شرح حدیث نمودہ و فرمودہ ابیات گشت پیغمبر اصحاب لک را بہن چستان  
 از باد ہزار ہا بچہ بارگ درختان بے کندہا ہن و جان شمان میکند و از کلام معنویین علیم السلام نیز مدح و  
 بزرگے این روز ہر اچہ و صوح سے باید از شدت عصیت موقوف نمودہ و در مجلس خود را نور و مقرر کردہ و عجم  
 غرہ فروردین غرہ ماہ مبارک رمضان را بعد از جشن نوروز سے معین فرمودہ و این جشن را با بعد نظر افعال میداد  
 و این قسم اعمال را دین پر و سے دانستہ خود را سچے دین بے شرد و سے قید کہ جشن و عیش را با ماہ مبارک ربیع  
 و سببی نیست ماہ مبارک رمضان برائے عبادت و پشیدن حرارت جوہر و عطش و سیام و قیام و مجمل اقسام را با عفا  
 شاد و ریح و تعب برائے رہناے رب است زیراے تربیت و آراستگی و مہارت و الزام و سر دو جمع نمودہ و سب  
 نشاط و طرب و در ہند و سمان ابرائے اعتقاد و شکیبائی از مخمرات است اگر چہ منع منیات و سکر است  
 سلاطین کلف ہم سے نمودہ اما مقرب و احتساب در میان نمود

ذکر دستگیر شدن دارا شکوہ و کشته شدن آن عاجز و بیچارہ ہر اسر اندوہ
دارا شکوہ را بعد شکست شاستے نہایت بد حالی و پریشانی رودے داد و با منہیاد و بی عملہ خود در کمال بے برداے و براہ گجرات آمدہ و آن طرف شانت درین وقت غیر از فرزند میوانے با دو دوازہ ہزار سوار کے با خود

اگرچه در آن روز که شب نهمست یافت بنابر پیش بینی عیال خود را بر چهار برای فیلان سوار کرده با خزان و طلا و نقره آلات و  
کارخانهاست ضروری که بر فیلان و شتران و اشترها بار کرده اداد اسطر و زر و کنار را ملاب ادا سازد و در از جنگ گاه بازده استند بود  
و بجمع از سوار و پیاده با آنها گذار استند اما اگر نکست رود و در خود را آنها رسانند بحیثیت و سامان راه فرار بسیار و لیکن در آن وقت  
بار یک و شب تاریک از غایت و هشت و نود و شصت بطرف بدر رفت و مقول خواجهر سرلای سمند قیدی او که نظر حش بود بعد شام  
باسه و همی و حفظ از لشکر بان آتش شکست لشکر آقا سے خود در یافته بخت آنکه مبارز حش بدل اسیری گرفتار گردید بر دگرگان را  
از آن هم که ببردن صلاح و البته در کوستان نهاد و از میان کوه و دره راهی سر کرده و دوازده میل را که در وجه و صبیحه و سار  
مورانش در آن محاری با بودند بعد سے و عقب با مود و دی از خواجهر سرایان و پیاده با بر برد و بجمع که بمرست آنها با مود  
بودند متفرق گشته یکسک همراهی نکرد و بگشت همان و آنه طلبان آشوب جو دست جسات پند و غارت بر آمدند و در آن  
را که به میمانت گماشته بود و قطار با سه اشتران که شتر سفی را بنا با بر و پیش انداخته با دکان خود که در نواسه اجمیر بود  
شنافتند حاصل که از خزان و اسباب و کارخانجات و دوا و آب و چ و از رسید و اکثر بتاراج رفت و اهل حش بعد شست پیر با و  
ملحق شدند و بجمع که گرفت کرده باز بهمان سرعت روگردان گردید و در عرض شست روز بگوات رسید چون امر او که کیان آن فصول  
خبر شکست او شنید قطع امید از نموده دل بد و خواجهری عالمگیر نهاد و بودند بنابران سردار خان که در سنگ کوکیان آن فصول  
بود و بجمع را با خود متفرق ساخته سید احمد بناری را که در ارار شکوه به پیو به ادره بگوات گذار استند بود و مقید ساخت و دزد و بگوات  
قلعه نموده آاده مخالفت کرد و در ارار شکوه با استماع این خبر از راه بگوات برگشته برگشته که سه که هشت کردی بگوات است  
رفت و به کانه بی کولی التیا برده استعانت نمود کانه بی جو انردی کرده با اتباع خود همراهی او گردید و بگوات  
رسانید و از انجام را بعت نمود و درین وقت یکسک گل محمد نام کسی از نوکانش که از خود جدا برفت رسد کرده بود با این  
اتجا سوار و دود و دود پیاده بند و پیچ و ملحق گشته همراه شدند چون بچه رسید راهی آنجا که بر تبه اولی در پی گام آمدن بگوات  
سافت لبید سے استقبال نموده انواع خدمت بطور رسانید و بود و دختر خود نامزد پیشکش کرده زن و بخت و دوسه  
ورن برگردانید و کامل بیگانی را کرده بچاره دور و در و رانجا تو رفت کرده بعزم حد و دود بکر و دانه بیشتر شد چون بگوات رسید  
سند رسید بمرزبوی آتی هم جدائی گزید چون از دریا سے سنگ گذشت به یک چاندیان رسید که با بگوات پیش آمد و قاصد نارت  
و اسیر سے او شد بیست و کوشش بهادران گل و بهار بهایش از دست آنها را بی یافته بچه و دگرسان رسید و مرز سے کسی که مرزبان  
اتجا بود و در استقبال کرده و جو انردی را که از فرموده بطن خود که از انجا تا قند حار و دوزده منزل است بر دو قدمش را با خزان  
ملحق نموده و جو انردی و بقتل اداد و بهر اسی که در تمهید شد که او را بد رنگی کرده بسر حد قند حار رساند چون با نام غر او تر سب  
با انجام رسید بود قبول این امر نموده بنابر سابقه احسان عطی که بر ملک حیوان زمینداره و حاد و داشت و او را در عهد شاه جهان  
از زربا سے قبل رسانیده گمان مرد سے و مر سے بآن افغان بے ایمان سے برده و سے غنیمت لبوی و معاد بمرزبان با رسید  
آنکه چند سے در انجا از غنیمت سفر و عقب راه آسوده بمرزبان اداد و بهر اسی که او خود را بقند حار رساند چون یک که در پی بطن او  
رسید ملک برآمده با او ملاقی گشت و دادم و دفا در راه او گستر و کسب تقدیر بمرزبان فرار از اجمیر زوجه او عارضه سل بهم رسانید  
درین مدت بیمار بود و روزی که گرفت او سے افز و در درین وقت که هنوز داخل وطن آن سیه باطن نشده بود آن ضمیمه  
عقیق جمان فانی را پدر و دگر و در ارار شکوه را که با زن خود نهایت الفت داشت کمال که درت و کلفت و دوسه نمود و پیش او را

سال جنوں دنام بلدہ دارالضرب و پیشانیے سنا بشیر تلمیذ اسے ابو الفکر محمد بن ابی الدین محمد و بزرگ نسب بہادر عالمگیر بادشاہ  
 قاری مزین گشت ہفت گھنٹے در دیوان عام و خاص بر سر درجین جلوس نمودہ و پیشکوسے بادشاہی رخت  
 و یکتا ربا عطا و انعام مبارک بسیار شادمان ساخت و از آنجا بدولت کدہ علیانہ پر تو جلوس اگندہ شہر را  
 گشت و در آنجا نیز بدستور مجلس بارعام انجمن آراست و ازین کلام سخنچہ و کجمرانی کرے پذیرفت و از سحاب فیض  
 بادشاہ شغل مراتب و مناصب بالیدن گرفت پادشاہزادہا با انعام لکوک و منیات و بزرگ شمول عطا یافت شدند و ہر  
 کدام آزاد و نوینیان مالی مقدار دسراں و سپہ سالاران جنود و سائر ملازمان آستانہ و دولت قدر ریافت و شایستگی  
 عوالت نمایان و عنایت شایان مستظہر یافت و بزرگہ سلحا و ستمین و شعرا و ارباب طرب و نشاط و سرود و سربازان  
 انجمن انبساط العیالات لاکتہ و صلوات گرانمایہ رحمت شد و دو گھنٹہ در آنجا مجلس اخروزیانہ و مادہ و ماہ دستازدہ روز  
 ہنگامہ این جشن امتداد یافتہ ہر روز ابواب بند و عطا بردہ و خلایق مفتوح بود و عمدہ ہائے آستانہ سلطنت  
 ہر یکے بوجہ اداسہ مراسم پیشکش و منارے نمود و سید محمد علی سنیہ عادل شاہ و محمد ناصر حاجب طلب شاہ سلاطین  
 و کھن برائے اداسہ مراسم تہیت با پیشکش کادہ بود و کثرت حضور رسیدہ بطعانی خلعت سرور از گردیدہ  
 پیشکشہا از نظر گذرانیدہ پیشکش عادل شاہ بہشت لک روپیہ و پیشکش قطب شاہ از اقسام جوارہ و برصہ آلات بدولت  
 روپیہ تہیت شد علماء و شعرا و حضور تازیجاہ بسیار گفتہ اند لیکن از نوادگان تازیہ نیست کہ ملا عزیز اللہ خلعت را تحمیل  
 اصفاہانے بقاع سرور و دادا دالہام عینی از نوادہ ابراہیم الہی اقتباس نمودہ و خدوت ملفوفے کہ در قطع آید منظور  
 فرمودہ و آن کلمہ اینکہ ان الملک لہد لہو عین یشار و عید نور و زار کہ از اعیانہ نظیرہ لوک نجم و نے حقیتہ عید عالم است  
 زیرا کہ تمام شمار و اختار بلکہ جہج نباتات و معادن و حیوانات را در مظاہر دامن استرا از روح نباتات و معدنی و حیوانی  
 جلوہ گر است چنانچہ در حدیث دار داشت اعتقاد بر الراج اسے آخوہ و در ضمن آن اشارے بان شدہ و مولیے  
 مصنوعے رحمۃ اللہ قاعے دشوئی شرح حدیث نمودہ و فرمودہ اہیات گفت پیغمبر اصحاب یکبارہ بہر پیشانیہ  
 از باد ہزار پنجہ بار یک درختان بے گندہ ہا ہن و جان شما آن سینکندہ و از کلام معصومین علیہم السلام نیز مدح و  
 بزرگے ابن روز پیرانہ و ضوح سے باید از شدت تعصبت موقوف نمودہ و در جلوس خود را نور و زعفران کردہ و خوش  
 غرہ فرد دین غرہ ماہ مبارک رمضان را بعد از جشن نوروز سے متعین فرمود و این جشن را تا بعد نظر الفصال میداد  
 و این قسم اعمال را دین پروردے دانستہ خود را محے دین بے شمر دے تہمید کہ سخن و عیش را با ماہ مبارک ربیع  
 و تبی نیست ماہ مبارک رمضان برائے عبادت و جہدین مرارت و جوع و غش و صیام و قیام و تحمل اقسام ریاضات  
 شاقہ و رنج و تعب برائے رمضان است زیرا کہ زمینہ دار استکی و سماوات و انواع علم و سرود و جمیع امور واجبہ  
 نشاط و طرب و در ہند وستان اجراء احتساب و محاسب تیز زاد و خمرات اوست اگر چه منہیات و مسکرات  
 سلاطین لغت ہم سے نمودہ اما محاسب و احتساب در میان بود

ذکر دستگیر شدن داراشکوہ و کشتہ شدن آن عاجز و بیچارہ سراسر اندوہ

داراشکوہ را بعد شکست شامے نہایت بد حالی و پریشانی روزے داد و با سید یاوری عملہ خود ذرا کمال بے پردائی  
 و برہا گہات آوردہ بان طرف شفاقت دین وقت غیر از فرزند و مواسے ہادہ دوازده ہزار سوار کے با خود

اگر چه در آن روز که شب نهمست یافت شمار پیش بیسته خیال خود را بر عاریت های فیلان سوار کرده با خواند و تلاوت قرآن و آت و  
 کارخانها سے ضروری کہ بر فیلان و شتران و اشتر با بار کرده او او اسطر و زبر کنار مالاب و اناسکو در و راز جنگ گاہ بازداشتہ بود  
 و جمعہ از سوار و پیادہ با تہا گذاشتہ تا اگر شکست رود بدو خود یا تہا رسانیدہ بمحبت دستان را در فرسار و لیکن در آن رقت  
 بار یک و شب آریک از غارت دہشت و خوف و حشت بطرفی بدر زشت و مقول خواہد سرسے مستعد قیدی او کہ ناظر خوش بود بعد تلخ  
 با سے دہو سے انتظار لشکر بایان آئنا شکست لشکر آتا سے خود در یافتہ بخوت آنکے با در حوض بندل اسیری گرفتار گردید بر دیوان را  
 از آن ہولکہ بدر بردن صلاح و استعد و بکوبستان نہاد و از میان کوہ و درہ رہے سر کردہ و دوازده نیل را کو زہرہ و صبیہ و سائر  
 مو را نش در آن عمارتی با بودند بعد سے و لقب با محمد دی از خواہد سرایان و پیادہ با بدر برد و جب سے کہ جرات آئنا مو بر  
 بود نہ متفرق گشتہ یکس ہمراہی نہ کردہ یک نخست ہمان دافہ طلبان آشوب جو دست جہادت پنب و غارت بر آمدند و را چو  
 را کہ یہ محافظت گماشتہ بود و قطار ہا سے اشتران کا شترنے بر آئنا بار بردیش انداختہ با وطن خود کہ در فو سے اجمیر بود  
 شفا فتنہ حاصل کہ از فرزند و اسباب و کارخانجات و دو اب پنج با و رسید و اکثر بتاراج رقت و اہل حوض بعد شہت ہر با و  
 ملحق شد نہ سلسلے توقف کردہ باز ہمان سرعت رو گردان گردید و در عرضہ شہت و زنجبوت رسید چون امرا و کوکیان آن نصیب  
 خبر شکست او شنیدہ قطع امید از و نمودہ دل بدو نخواہے عالمگیر نہادہ بود نہ بنابران سردار خان کہ در سنگ کوکیان آئندو بہ  
 بود جب سے را با خود متفق ساختہ سید احمد بخاری را کہ داراشکوہ بصوبہ دار سے بگوات گذاشتہ بود و مقید ساخت و نہ دست  
 آئندہ نمودہ آادہ مخالفت گردید و داراشکوہ با ستلوع این خبر از راہ بگوات برگشتہ پر گنہ کہ ہے کہ شہت کرد ہی بگوات است  
 رفت و بہ کا نہی سے کوئی التجا بردہ استعانت نمود کا نچی جو انر دی کردہ با ایتام خود ہر ہے او گزیدہ بحد و ولایت کچہ  
 رسانیدہ از انجا مراجعت نمود درین وقت یکسی گل محمد نام کے از نو کا نش کہ او در جندار بند رسورت کردہ بود با این  
 پنجاہ سوار و دود صد پیادہ بند و پیچے با وطن گشتہ ہمراہ شد چون کچہ رسید را جہ آئنا کہ بہ تہ اول در ہنگام آمدن بگوات  
 سافت لبید سے استقبال نمودہ انواع خدمت پلمور رسانیدہ بود و دختر خود نامزد پسرش کردہ زن نسبت رو سے  
 و رقی برگردانیدہ کمال بیگانگی با کردہ بچارہ دور و در انجا توقف کردہ بعد مدد و بہر کردہ و بیشتر شد چون بکنا رسید  
 سند رسید لبر و زیو اتی ہم جدائی گزید چون از دیار سے سند گذشتہ بلکہ چاندیان رسید کہ تہا بجا لغت پیش آمدہ قاصد غارت  
 و اسیر سے او شد سے و کوشش بہا در اند گل دہرا ہیانش از دست آئنا ہائی یافتہ بحد و گسیان رسید و مرزا سے کسی کہ مرزا  
 آئنا بود و را استقبال کردہ و جو انر دی را کار فرمودہ باطن خود کہ از انجا تا قند حار و دوازده منزل است بردہ قدوش را با خراج  
 تلف نمودہ و جو خواہے و قبضل امداد ہر ہے کہ تہند شد کہ او را بد رنگی کردہ و سر قند حار رساند چون ابام عمر او تر تب  
 با تمام رسیدہ بود قبول این امر نمودہ بنا بر سابقہ احسان عظمی کہ بر ملک حیون زمیندار دھا دھا داشت و او را در عہد شاہ جہان  
 از زیر پاسے فضل رہا نمیدہ گمان مرد سے بآن افغان بے ایمان سے برد و سے غریت لبوی و مواد نہاد با سید  
 آنکہ خبر سے در انجا از محنت سفر و تعب راہ آسودہ حیدر رتر امداد ہر ہے او خود را بقند حار رساند چون یک کہ دی ملین او  
 رسید ملک برآمدہ با او ملاقی گشت و درام و غادر راہ او گستر د کسب تقدیر بعد فرار از اجمیر زوجہ او عارضہ سل بہم رسانیدہ  
 درین مدت بیمار بود و روزیہ و زکوٰۃ وقت او سے افزود و درین وقت کہ ہنوز داخل وطن آن سید باطن نشدہ بود آن ضعیفہ  
 غنیفہ جہان فانی را بدرود کرد و داراشکوہ را کہ با زن خود نہایت الفت داشت کمال کہ ورت و کلفت رو سے نمود و نش او







زمینداران آن حدود و اموال گشته در مخالفت با شجاع میزدند و نورخان پسر معصوم خان زمیندار جهانگیر بشاره  
او اکثر نوردار را ضبط خود در آورده عنقریب با جمیع خواره بختل خان سیه پند با شجاع ابن خیزین الدین پسر بزرگ خود را  
با خود جسر و کوه کریمه اش بود و لشکر مناسب بجا نگذاشته و شجاع را با ضبط و قتل آن حدود و استمال قلوب رعایا زمینداران  
پرواز در تار شیع خان اراده خود فیصل بخواند آورده و کلاگر قاپو یا سوار و را بقتل رساند زمین الدین بعد وصول بجهانگیر بشاره  
لشکر رشید خان نموده در بارعام طلبید و بشاره اش حاضران او را از پاسبان آورد و در سبب متصرف شدن شجاع با کلاگر  
راج محل آنکه چون یک طرف آن بلده کوستان و یک طرف گنگاست و زمین های اطراف او در دست برسات زیر آب  
می باشد و شجاع لوطه بسیار داشت مردم کلاگر که از طرف عالمگیر بودند بسبب قتل کشی آذوقه میر سید و راجه هر چند زمیندار  
آنجا با شجاع اتفاق داشت کوستانیان را شورا میداد و بشاره را میر بدین جهت غنیمت عالمگیر میر سید و مردم لشکر متفرق و  
زمین هر نفس بود رخت اقامت انگنیده منتظر اتفاقا میسر بشکال بودند و بنا بر قتل غنیمت عالمگیر میر سید و کلاگر را  
و در آب تلف شد شجاع بر این حال توقف یافته قاصد بدست آوردن کلاگر گشته سخت میر تحر خود را با چار صد سوار و  
برق اندازان زن شد که آن طرف در پی سنگ بر زمین مرگفته اقامت در زید دست بردی عند الفتره نموده با شجاع  
او پشت کرده و کلاگر قاپو را مردم لوطه آمد و کلاگر گشت و تا راسی که در بر گشته شجاع تنه اسباب شاد  
و دختر خود و پاشا هزاره محمد سلطان در مانده و نموده مسراج الدین لازم خود را با نوبی مناسب و میر علاء الدین و دیوان و محمد باقر  
میر سامان در مانده و بنا بر قتل شجاع و اهل حرم گذاشته فرمان داد که شادی را با انصرام رسانند تا بعد از دوام شاهزاده بخاطر  
جمع دلنوا در نداشت او گرد و نموده و خود جانی که میر سید و اقامت داشت آمد و شاهزاده محمد را بمانده و فرستاد تا کلاگر شورا  
و میر دوم و مبارک و رستمان قصد کلاگر که در آنجا آمد و ذوالفقار خان میر آتش عالمگیر اکثر لشکر در زمین بلند از دامن کوه که  
این شهر خود قدسیست اقامت داشت و راجه اندر من بدید و در منازل و عمارات شجاع میقم بودند و ذوالفقار خان چون بیمار  
بود و سوار نموانست شد و اسلام خان و دلا سیه خان با سوارهای سوار شده و بقصد بداهه خیابانی که از دامن کوه  
باشهر نواست بجانب الخاقان روان شدند قبل از رسیدن این گروه راجه اندر من با همراه خود بداهه حجه المقدیه که کشتی و آتش  
با الخاقان نمود لیکن بنا بر قتل جمیع تاب مقدامت نیاورد و اسلام خان و دلا سیه خان بنا بر اغراض باطله قتل  
توفیق جلالت نماند و با آن که چندان غلبه و استیلا از الخاقان روی نمود و شوکت و کثرت فوج عالمگیر را بود ولی کوشش  
و جافقتی تدم با نرس گداشته رخ از عرصه مقابل بر تافتند و دران سرزمین محل اقامت بودند از عدم اتفاق استقلال  
نیا فتند و ذوالفقار خان چون حال بدین منوال دید با جمیع عساکر و آخر همان شب کوچ کرده برادران کوه و بجانب  
معصومه باز رانده بنان خانان معظم ملحق گشت و بعضی از بندگان پادشاهی از بسبب نظیرت راه بیوفانی پیچیده در گذران  
شدند و بشمارع پوستند و اکثر لوکران شاهزاده محمد سلطان از فرقه سپاه و خدمه بان طرف رفته بعضی کارخانجات و دیوان  
و اسبان شاهزاده و هر که در آنجا بود بهترش در آمد و شجاع را از وقوع این تفسیه غرور و جراتی ناز و قوت و شوکتی شایسته  
بهم رسیده نور اکبر بشاره بشارت فشرده چون برسات منقضی گشت و با برافروختن مستحکم خان اسلام خان را در میسر  
خدای خان و راجه جهانگیر بدید و هر که در او میسر و جاسه داد و فتح جنگ خان را با لودی خان و نور سلطان  
و فریق دیگر از اغانه که می دو هزار سوار بودند و هر دو املی مقرر کرد و خلاص خان نویسنده را با جمیع از دلا و مان فوج طرح نمود و

اقبال عالمگیر و جرات و تدبیر خود بخود کے لائق، عقوبت مخالفان کہ سرور قدرت و دہشت و پادشاہانہ محمد سلطان بآں  
نمایہ جرات و دلاوری و تربیت عالمگیر مقتدرہ کجیش پروردگار گردید چون یکبار بجای گئی رسید پادشاہ اول شجاع کہ سرور ارکان اسفندیار  
محمود سے پورادان طرف نمودار شد پادشاہ خان سپہ سالار از توپخانه پادشاہی دست باند فتن بان گنیمتال و شترال  
کشور و غیرین مقابل برافروختند و قوتوں از افغانہ فوج ہراول و برسنے از آبیان منظم خان و گدیہ و دیگر از مہارزان  
از آب گذشتہ با دشمنان درآویختند و یک حملہ پائے مخالفان از جا سے رفت و اکثر سے ارکان جاہد کریان جنگ ببل داؤ  
سختیست عدم در کشیدند و اسفندیار زخمی بسیار خورد و در میدان افتاد و نور کس از عہدہ ہای لشکر شجاع جہاز خرم برداشتہ  
الارضہ کاردار ارکان بڑا فتن و گرد و گرد آشور کہ نیز عہدہ آن لشکر و باراجہ بخت نوشی دہشت با علم و کشتافت شجاع ہتلم  
این خرم فوجے را جبر گذار شدہ بقایہ معظم خان زمت و بعد انقضای سپہ پاس مقابلہ میر آمد معظم خان خواست کہ بہریت  
مجموعی بر مخالفان حملہ کند امر سے ہمراہی خود سری آغازیدہ و ملی اہلک افلاقتی و زیدہ خود دار می کو کہ تا ہی نزد دست معظم خان  
بشادہ این حال و قتل اعران جنگ توپ و بندوق و بان گذارندہ روز پنجام رسانید و از خود داری ہر امان نہیں در  
جنگ کوتہ یراق صلاح خدیوہ چون میدانست کہ داؤد خان از توپگیر عہدہ گنگا نمودہ عازم ٹانڈہ است و جنگا شجاع در آنجا  
مجموعہ استماع خبر قریب ابلو بقبضہ آئندہ شجاع خود بخود ہادر گشت فزیز ششیدہ ہو کہ ولیر خان از حضور جنگ او معین شہ  
از تظار و رو و او ہم می کشید و مقتضای اصالت راسی باپنہن رنقاسی متفرق صحت کرائی و نیز دکانی صلاح خدیوہ قاصد  
مقصود آباد کہ از زمان جعفر خان بر شد آباد شہرت گرفت گردید شجاع بشادہ این حال کمان صفت و دھن در لشکر اقبال و  
اختلاسہ در جرات غانم خان معظم خیال کردہ خود ہمزاد طرف و دیگر بجای گئی کہ عازم مخصوص آباد گشت در گذر نصیر پور یا بابا پتہ  
را دہ گذشتن ارکان و آویختن با غانم خان مقابل لشکر فرو آمد خان سپہ سالار داؤد و داؤدہ در جنگ توپ تفنگ گذرانیدہ  
بہال عہدہ فرمانا کہ شب و دوشنبہ بیت و یکم ریح انسانی کہ شجاع جہاز خرم عہدہ بود و خبر رسید کہ داؤد خان ہوجا ل تھیں  
در یاسہ کو سی را کہ بہیت و کوشش شکستہ از کوریاسی نہ کو رجو زود و غم قریب ٹانڈہ کہ جنگا دہ است پیر سید باستماع  
این خبر مغلوب جنود و خرم و ہراس گردیدہ انجہ معظم خان انانیشہ ہ بود و بنظر رسیدہ شجاع خرم پیکار با داؤد اہبار از اسجا  
ہر رسیدن اہل حرم و اخلاط اموال و دماسوس دل نمودہ کوس مادی و دواخت و داؤد خان شب اگر کنار آب بجا گیری  
کو چیدہ قاصد سوئی گردیدہ تا در اسجا از جنگ گذشتہ خود را بہ ٹانڈہ رساند معظم خان کہ بدو ہمیش بین این مقصود را دیدہ ہوا  
انستہ از خرم مستہ نمودہ کہ غصہ مت بر میان بست و بقصد تقاب شجاع بعد یکپاکس روز سوار شدہ از در یاسہ بجا گیری کہ  
یا بابا ہوجہ خود نمود لیکن چون تمام ارود و احوال و انتقال لشکر باپتہ از آب گذر و سدہ دریا چہ و دیگر نیز ہمسکرت لہت  
در میان ہوجا آن روز یک و نیم کرہ طے شد و شجاع بر کنا نہ کہ کہ طرف و لدل داشت توپخانہ چیدہ خود با فوج سوارہ  
در عقب آن ایستاد معظم خان نیز روبرو بہین قسم چون شام شد ہر دو بجای سے خود شترل نمودہ و بہین شب فوج و دیگر از  
محمود مع توپخانہ و خزائن جنگ معظم خان رسید و شجاع سپہ پاس شہت گذشتہ گنج نمود و سلطان محمد را پشادہ ولی خود ساخت و  
مظفر خان نیز صبح سوار شدہ و توپخانہ را با احتیاط از کل ولای سے گذرانیدہ و تقاب نمود و از سوئی اند کے گذشتہ ہر دو  
لشکر نزدیک ہر گردید و تھہ روز جنگ توپ و تفنگ در میان ماندہ روز سے آخر شام کہ ہوجہ از طرفین بر ہر گھمہ برآ  
برسنے ہر دو و مقتول شدہ تا آنکہ داؤد شہ بیت و ختم ریح انسانی شجاع بطرف و دنا پو کوچ نمود و معظم خان ہمس

سوار شد در درپله آمدت و دانشا راه شنید که شجاع که بهستمال میر و دستقام لشکر رحیمی نیز بر فتنه جنگ خان از فوق  
 بر اول و اسام خان با فوج براندا ریز غسانی کرد پیشتر رانند و چنانکه معظم خان کس فرستاد و منع نمود سوار کوبان  
 کن در و پاپ و گوی سید خان طرف نامه فوج شجاع ایستاد بود و توپخانه پیش رو جبهه فتح جنگ خان و اسلام خان مثال شد  
 فتنه جانبا خان کشید و فخر خان هم ناپار درپله ایستاد و فوج رسیده پیش قدام گفته فرستاد چون آن تیز مبارزه  
 مانع شده الحاح مسلح دین گشت که مورچال در سیب مخالفت را و متعنه نهاد و بلاش بلاد و ولایتی بگذریم و محبت بگرفت  
 شجاع برگرام و اورا جمال عبور آورد و راسه کتاب هم میلیکن چندا که دین باب امر و سرداران یارک و تکلیف این در است  
 کوتاهی و خود داری ننوده و فرمان آن نوین الفلاس آریکن کار نه بشتن و شجاع چون داعیه گشتن از گنگا هم امور رسید  
 فتنه گری لشکر خود در نهایت محسوس که مورچال را استقام داد و تا بغیر اقبال لشکر و اسبابش از آب گنگا عبور نایم چون فتنه  
 و مورچال خاطر خواه درست شد شروع بگذر زارین لشکر ننوده اول سلطان محمد را از آب گذرانید و به نامه فرستاد و  
 باستقام و مضبوط مورچال پرداخته و عبور لشکر بعد از اعدا کوشش و دشت چون جمع لشکر گشت آخر شب خود عبور نمود  
 را و تیلیا که طی سبب بود شجاع در این طرف گنگا مسرور بود ولی خان که بکک پس را لار آمد و بود ناپار از موکی عبور ننوده  
 با و دوغان پیوست و معظم خان فرما و خان را با فوج به مناسب توپخانه لائق سبحان اکبر نگر براسه کشاد راه گشتی  
 فرستاد و کوتوالی با کبر نگر متعین کرد و بعد رسیدن نو آره که او دوغان صحیح شجاع مسید پسر خود فرستاد بود اسلام خان  
 با و هزار سوار مسلح لار بادشاه بنظم و نسق این طرف گنگا گذارشته چون دریاسه گنگا در شعبه بود و در شعبه را گذارشته  
 بر کنایه شعبه سوخته کرد و او دوغان و ولی خان از ان طرف گنگا جبهه پیش خان معظم آمدند و گفتاش ننوده بعد یکپاس  
 شب بلشکر گاه خود رفتند و بعد قتال و قتال بسیار بود و خان و دغانی خان را با و دوغان و فخر خان و بیعت مافقت آورد  
 گذارشته خود با فخر خان و محسوس دیگر عا کر قتال توان از شعبه سوم گنگا عبور نمود و از ان طرف و او دوغان و ولی خان  
 سائر ملکیان همراه شده با اتفاق روانه مقصد گردید و نیزه جادی الاغریه فخر آمد که فوج مخالفت که بر نهاد مورچال  
 بسته در مقام مزاحمت بود و نیزه غیر معلوم فرستاد و فتنه و او دوغان و ولی خان در اینجا رفته خود آمدند و فخر آمد  
 که سید عالم با قریب یک هزار با لشکر سوار و پیاده فرستاده زین الدین پسر شجاع مع دو صد توپ آمده به شجاع چو پوست  
 پنجشنبه ماه که کور معظم خان از نهادا بکشتی عبور ننوده بکنار ناله که آخر اجم عبور باید کرد و رسید و بران چل بست و یک کرده  
 پیشتر رفته آن سرزمین را بنظر احتیاط دیده مراجعت نمود و فوج را با لاله فرستاده مردم شجاع را از اسب بدر کرد

### ذکر بشتن سلطان محمد شاه به شکرگاه معظم خان نمانان

چون محمد سلطان ازین حرکت لغوی که بعمل آورد و بدستبند گشته اقامت خود در مخالفت شجاع متعین افواج خرابه سپا دید  
 بهر آنکه دیدن نموده خود که ران دغان عارضه بیارے داشت به نامه آمد و اسلام خان را که با فوج از عا کرف هر  
 در اکبر نگر حبل لار چرخش بود از داعیه خود که گسی داده نهاد فی فوشتها سے کربا و فرستاده اش را نمود که با خود خود  
 دو کجی منتظر ورود و اوباش و ششم جادی الاغریه و او خرد و زبیرا لشکر سوار شده بکنار دریا سپید و خود در کشتی  
 انشته یا زده کس از فخر کران روشناس و بر بنه از خواجہ سرایان و خبر و یک اسب سواری در چربا کشتی دیگر  
 در آورد و از گذر با فخر که بگذر و کجی که اسلام خان با افواج در اینجا متصد بود و متوجه شد و دین ایشا مردم شجاع که

[illegible]

چند روز از سپاه هفت ناکه بلاگشته سرسبیب عدم فروید و در بر سر خمر جرح شدند و جمیع مغلوب هر اس گشته برگردیدند  
 و بسالت کیشان شہامت جو کہ حفظ ناموس سپاہگری و اکبر و انگلیز شان بود و روی بہمت بر تافتند چون ہر دو طرف  
 گذر آب عیش بود و در میان دیاچہ نے ہای قلم بر اسے نشان منسوب ہوتا ہوا دم در غرقاب غیبت شد و دین وقت از غور فوج  
 آب بتلاطم آمدہ ریگ زمین اذتہ بردرفت و بعضے مواضع پایاب ہم غرق آب شدہ و نشانہ نایز بر جاننا بدین سبب از سوار  
 پیادہ قریب ہزار کس غرق ہوا کہ در باران بجلد ہوا فتح خان سپر دلیر خان شہو یگر و برآمدن از دریا یا اعدا در آؤینتہ  
 و معظم خان نیز از پے اینہا رسید و با تفاق بر مرور چال رختند آہنائیز با چیلار ت فشرہ و بحسب طاقت کوشیدند و ظلال  
 این حال بلند آفرید و سید عالم بیک رسیدہ از دور نمایان شد ادل از دور و آہنائیز پے ثبات و استقلال مستوفی  
 مورچال لغتہ راہ فرار و دریدہ ہوندد بلند اختر سید قلی اوزبک از سرسبگی بہ ٹانڈہ شتافت و سید عالم با دیگر  
 جنود و بجلد برگشتہ رود کار سپہست و خان معظم چون دید کہ کشتی وافر بدست آمدہ بر کنار دریا چہ شتہ جہرست و بقیہ  
 جو فرار فرود آورہ آن روز ہجائیا مقام نمود و شجاع بہ تسلع این خبر دست اشار دل از سلطنت و اقامت بنگالہ و دولت  
 چندین سالہ برگرفتہ از میر واد پر چل اتمامت برداشتہ و بنگالہ خود کہ در ٹانڈہ است شتافت کہ از اسباب چ راہ آوارگی  
 نمودہ بجا نگیر تکر و دو معظم خان روز دیگر با جمیع افواج بجا شٹ ٹانڈہ روان گردید بعد طے اندک مسافت خبر رسید کہ  
 تمامی ٹانڈہ نزد یک بر سر پور کہ از گذر مذکور بہشت کردہ است جمع شدہ و متجمل خود نیز بان راہ آمدہ لہذا سپہ سالار بخت  
 از بنگالہ جدا شدہ و بختل استعجال بجان جانب شتافت و باقی جو نیز از پے اور وان گردید و یکپاس روزماندہ خانان  
 معظم بر دے پور رسید و چار صد کشتی از ٹانڈہ شجاع بعضے از ان شتون با مال و اسباب کہ در انجا منتظر او بود بہت  
 و آمد و معظم خان میر عزیز دیوان لشکر با واقعہ نویس و جیسے از سپاہ و سہ صد پیادہ بندہ فوجی بر اسے ضبط آں اموالی را بجا  
 گذارشتہ خود را پریم اختیار روانہ شد و با چار صد سوار قریب لغتہ انہا بہ ٹانڈہ رسید شجاع کہ شب پنجم ششبان چنانچہ مذکور شد  
 از چکی میر داو پور روانہ ٹانڈہ شدہ بود و صبح در انجا رسیدہ بغیر فرار و ساز راہ وادار بیرون ٹانڈہ کنار دریا نہر و آمد  
 بہ ہتھام تمام دو غراب کہ اقامت بہر استحکام آن داشت از تھا کس الموائل مثل اشرفی و طلا و جواہر و مہر و کلات پر کردہ  
 و دیگر اشیاء و کارخانجات کہ در انجا دہشت ہوا و غراب دیگر بار کردہ آہنا را روانہ ساخت و بعد فراغ از سر انجام این امور  
 از ٹانڈہ پیشتر رفتہ در درخت دارے فرود آمد و ساعتی چند توقف گزیدہ و دین آشنا قراولے با و خبر رسانید کہ افواج قاہرہ  
 نزدیک رسیدہ باستماع این خبر و کمال انتظار سوار شدہ و ساعت از روز باقی ماندہ بکنار دریا رسیدہ با بخت انداختہ  
 دوزین العابدین میران خود و جان بیک و سید عالم در شید قلی بیک اوزبک و میرزا بیک و محدودے از سپاہ و خدمت  
 و خواجہ سرا یان کہ بکلی سہ صد کس ہوندد و کشتی شتہ با قریب شتت کوسہ پنجم ششبان سال و دو مچلوس عالمی بجا شٹ  
 چنانکہ بکشتافت و دیگر نوکران عمدہ او با قضاے صلاح وقت خود را ایکس کوشیدہ مفارقت کردیدند و اعوان و خود مران  
 لشکرش دست بفارت کشودہ با خذا اموال ولی نعمت خود جارت نمودند و معظم خان روز دوم بہ ٹانڈہ رسیدہ و بعضے  
 گرد آوری مالے کہ ماندہ بود و استرا واد اسچہ او بانشان بشارت ہرود ہوندد ساعتی شتہ و عورت و پردہ گیان کہ در انجا  
 ماندہ ہوندد با احتیاط شایستہ حراست کردہ و جمعے برابر لے کشیک آہنا را طرف حرم گاہ گماشت و ناظران و خواجہ سرا  
 را تا یکدین بلوغ نمودہ مقرر ساخت کہ بہ دستور سابق بجا خود قیام نمودہ ہوسناری و خبر داری بیشتر از پیشتر بطور سراسر

و آن خان بجز در یافتن بفرز و شجاع برآید که نشسته بود بر رویا بسته گذشت و آخر مین روز بیست و شش خان ملحق شد چون  
 غرابه ساسه مال مال از نقد و نقایس اموال محاذی بر دس و در رسیدند بر سر از بندگان بادشاهی که معظم خان در اینجا  
 نشاند آمد بود به کشتیهای خود نشسته بودند و هر دو غراب اول را که جمیع وجه اموال و آذینا بود دست آورده بکن را کردند و  
 مجموع اشرفی و طلا آلات و جوهر گرانبها و دیگر نقایس که در آذینا بود بیکدیگر و تصرف اولیای دولت قاهره را کرد و معظم خان  
 مخلص خان را با جمیع انا و نواح و اگر بنگر که مانده و غیره بنا بر انتظام این جا گذاشته خود بایل خان و داد و دهان قرضی و اخراج و  
 دیگر چیز منصفه و بعد داده و روز پنجشنبه خود به شنبان بنیاد قبیل شجاع شتافت تا او را خیال اقامت و بجا گیر نگریستند  
 زودتر و سپردار گلی کرد و دیویدم شنبان شجاع بجا گیر نگریستند و درین مدت که زمین الدین پس کلان شجاع در بجا گیر نگریستند  
 حسب الامر و در نظر نگریستند سال خود را در جنگ راه رسل در سائل مسلوک در شسته راه اوستی و در نفاق بهر ساند و یکبار  
 براسه مرغ منور خان زمینداجا بنگر نگریستند و او بفرستاده منور خان را با اتفاق شکست داده بود و بسبب از نقد  
 فیضیه و بعد دس این احاطت برخشکیان و داده راجه راجه با خود فریق و بهرستان گردانید بود و چنین قرار یافت که هرگاه  
 پدرش بمنظر و بر فتن رنگ بجا شود و اگر باو جمع بجاگ فرستاده اعانتی که باید بعمل آید و راجه بجا که بجاگام که سرحد رنگ  
 است تا یکدگر که بود که هرگاه شجاع اشارت نماید بفرستادن و توقف که و سپه مانده و فرستاده و شجاع بجز و در دهان گیر نگریستند  
 خود را باو شتافته و راجه رنگ فرستاده و در فتنه نمود که جمیع اموال خود فرستاده تا فتنه طریق بود و از اعانت و امانت  
 بعمل آید و منور فرستاده و اعانت کرد و بود و نگریستند و از فتنه و انصار و اسباب و در یکشنبه ششم رمضان با منظر اب تمام ران  
 سست نالشت علیگیر فتنه ارباب بر فتنه منظر فرستاده و با هر سپه خود زمین الدین و زمین العابدین و بلند افرودند سس از محمد با  
 که تا آن وقت در رقابت بودند و جمیع از سپاه و قدر و معدود سس از خواجه سرایان و نسوان از دهان گیر نگریستند و بجا کرد  
 شهر که چاسه تمامه شتر منزل نمود و در اینجا جمیع از ملاکان و سپاهیان برگشته بفرستاده و بعضی از کشیان با رفعت ران  
 ملایح چاسما مانده فرستاده آن از اینجا و اندر شد و در سری پور که از فتنه پاسه عده و داده که در هر شهرت منزل نمود و برین  
 جان میگ که از پدر و در پاسه عده و قیدی او بود و با چند سس از روشناسان و گرد سس از علمه خوانده و ملاکان ترک عاقبت  
 نمود و مفارقت کرد و فرستاده آن از اینجا و اندر شد و درین روز در مین ره سپهری فرستاده و پاسه زمین الدین و شجاع  
 با اینجا و یک منزل علیه رنگی و فتنی شتون مردان کار داده و است حرب و یکبار که کام چاکام با مراد راجه سامان کرد و برسم  
 کمک فرستاده بود و با شجاع ملایق شدند و فرستاده و قراوده که خود را در جات کام نشیند و مقابله خوانده و غیره بفرست  
 و جمیع را بر افشانی نیز متعین نایب لیکن این مراتب در صحنه معترض بود که شجاع بجا گیر نگریستند شتافت فرستاده و استقامت  
 میکرد و چون انتظار کرد که بر آید با موریم که شمار از رنگ بریم شجاع گفت که ما باین غزایت از دهان گیر نگریستند که در موضع  
 بملود که سرحد کمک با شجاعی ست رمل شتافت افکنده و ممکن و اعانت نایم و قیامه آذربا و دیگر تهاجمات و حکام و بجم و با  
 و اعانت شاهرجه با یکدیگر و از قوه و فضل آورییم تا برین رنگیان بر افقت را منی گشته هراده شده و دوم با خوانده و رنگی در  
 مکانی که تا آن قاعده را به فتنی چار کرده مسافت بود منزل نمود و در اینجا امام قلی غریب مین یک که عاقبت بملود و در پیش  
 پذیرش مین یک که با شجاع ملایق شد شجاع او را تمایل سنان پیش آورده و دیگر مین یک نیز فرستاده و شجاع هر دو را از خود

شک بدست بکایت داد و ن قلعه نمود و میرزا بیگ را با واداد و کس فرستاد که رفت قلعہ را مستقر شد و میرزا بیگ فرستاده حسین بیگ نزد گماشته های او فرستاد و آنها شجاع را بد حال دیده و طرف منظم شان را جمع شد و نزدیک هر یک نام داد و ن قلعه نمود و غافل ساختند و پس از استعفی مطلق تمام با ویران آنجا دشت تا دو سوار و چهار صد برق انداد و فیل کسان را دریا رسید و جنگ پیوسته و فیلان را کباب زد و بر کشتیها آمدند و میرزا بیگ را با واداد کس پیشگیر نمود و دو کس گریخته خود را شجاع رسانیدند و از اسنوخ این ماکه آمدگی دادند و شجاع خدمت که باستان در جنگیان و فواید آن قلعہ را بمنظور گیر و در جنگیان را باین امر تکلیف نمود و درین روز سردا رسد و گویا در جنگیان با سرشتی از پا کت کام رسیده ملحق شد و در جنگیان اهل حال شجاع ازین خبر حسه نو ویران دیده و با آنکه او بهر آئین داشت که از کشتن برآمد جنگ کنیم و دی آب آتش کار را عقیقونیم فرود رفت و حسین بیگ قلعه را بجا آورد و از او باز نخواستند و از او نام تلی خویش را و پس خود بر نرو و با شجاع گفتند که اگر بجای خود بهتر می آید شاعر را از آنجا بکنان گردانیدند یکی از پیران شمارا بر جنگ می بودیم و اینچرا بدتر کردید معل می آید و میم اکنون چون نقش تحریر درست و نشست و بجلوه بدست نیاند مسال و درین دست که می توقف و در جنگ روانه جنگ شد و شجاع قبول نموده قرار داد که با آنها رفت تا کامی بدان تا میت کشته چون مردم شجاع ازین غریت آگهی یافتند اکثر سپاهیان و خدمه و ملاحان متفرق شد و هر یک بطرفی بدر رفت و هیچ که از اینجور روانه می شد سید عالم با و کس از اسادات بار جد و سید قلی او در یک با واداد و فواید و بعد دوسه دیگر که یکی بچکلی کس شکستیدند با واداد و دنا چار روانه جنگ گردید و قریب بمیمن روز باران چار ساری نگر بر خیزد و ترسیده دست از حمایت سلیمان شکوه و حسین پس در آن شکوه با واداد شکوه بوساطت راجه بیگلر بختنایسے جرائم خود نمود و التماس کرد تا کس از بنده های حسودا که سلیمان شکوه را بر حسب التماس راجه بیگلر شکوه پادشاه عفو تقصیر فرماید از ساری نگر نمود و کنور رام شکوه دلچسبی نگر را با واداد و ن سلیمان شکوه را مودر خود و دوم بربیع اثانی کنور قوم روانه ساری نگر شد و رفتی شکوه از ساری نگر این خبر شنیده جمعی را فرستاد و که سلیمان شکوه را در جائی که بود محسوس نمایند سلیمان شکوه با واداد و بران آمدند و با واداد آن بے حریت بیگلر پیش آمد و محمد شاکر کو که او با بنده های از پیران ان مشغول و خود را بر سر بنچر نقدیر گردید و بچشم جادی الا و لے آن بیچاره همراه مسد فی شکوه بر رفتی شکوه از کو که فرود آمد و بدست کنور رام شکوه و تربیت خان و در عدد انداز خان که از سابق متعین آن هم بودند گرفتار گشت و بختنایس که ند کو بیسم پادشاه رسید و حسب الامر شاد و با ن اقبال خواسته شد و بدو هم بشا جهان آبا رسید و در سلیم گاه بشا هزاره محمد سلطان محسوس گردید چار و دوم حسب الحکم حسودا که مارا کوش یافت و بقیضات پادشاهی ستال و سلطان خاطر شد بعد چند روز شاد واداد و سلطان محمد و سلیمان شکوه را امر نصی خان حسب الحکم بقلعه گویا که مرگوش با پیشرس در آنجا مقید بود و در هر چار شاد هزاره را یکی گمده است و معتد خان خواجه سرا که معتد علیه پادشاه بود و بتغیری جده اند خان قلعه را گردو گویا که در کوید حسب الحکم بحر است قلعه و قیدیان ند کو تربیت و چار و دوم جادی الا و لے روانه شدند

### در ذکر اجرائے لشکر در ممالک محروسه

چون در عهد بیاری شاه جهان که بنگاهم فتوت بود کشت و نزع و منقلب و عمل چنانچه باید صورت بدست و مژرو عات که بران پایمال نهب و غارت گشت و درین چند سال او سوسه اعمال پیران شاه جهان هم حوادث اختلال و فسادات شیع و داشت و دوم باران بنا بر سوسه نیت و بدی اعمال حکام بر وقت و مقام نمی باید بدین دامن در او اصل و بعض اوقات در او اختری میسر و در بلا و چند دستان آثار محظوظ و غلا شاع گشته چنانچه حال فقر او ساکنین و جوده پیش

بینوایان خاک نشین بنام آلود که ورت گشت تیر بهستان بے برگ : نو اگر قنار فقر و غنا گردیده دل سوال و بیج طلب کشیدند  
 خصوص در شاه جهان آباد که مجمع طوائف کفایه و مسکن اصناف خلایق عالم بود و وجود فقر اے شهر گمان قری و قضا بے سیه  
 از غایت انتظار ابراهیل و عیال در پیروزه و گردانی اشتغال داشتند از دخالفت خیرات سلطان و وجوه اتفاقات جهانی  
 نامر جوع محتاجین بیکین نمی یافتند بران حکم جهان مطلع بطور اے لقا و جویست که بغیر از لنگه های مقرر از هر کجا نماند شریف  
 لنگر گیر در شهر و دوازه و لنگر و قصبات نواحی شاه جهان آباد و همچنین در لاهور و اکبر آباد ترتیب داده ایتها می این نیز تمام سبده  
 مستتران متدین مقرر و اندوخته و جای دار و دانه های متحرک متین شدند و بار اے حضور و موب و داران نزدیک و دور و خود بهاران  
 از جمله منصب داران تاهزاری منصب بیک شد که به قدر تفاوت مراتب و مقدار از جانب خود بیک لنگر مقرر داشته و مراتب خود  
 سواد و اتفاق مرتب و از بدو قند بلنج شد که درین خصوص هالی نور و ندو چون عساکر بسیار و لنگر و تیار در شاه جهان آباد و فرام  
 آمد بود و باعث ازدیاد و قحط و غلگشت و فغان شد که نوینان و الا احتشام و شاد زاده های سپهر مقام و امرای عالیجا نعت  
 لشکر و سپاه همراه خود در حضور داشته لطف و دیگر را سجا گیر و اقطاعات خویش فرستند تا بهم در حضور صورت ارزانی روی نمای  
 در حال مردم متعین پوست در فاه گرایید

ذکر ورود بوداق بیک سفیر شاه عباس تاسی

در آخر سال سوم جلوس بوداق بیک سفیر شاه عباس ثانی فرمانروای ایران بهشت نشان سلیمان و شبان و حسن بلید  
 گمان گردید تربیت خان صوبه دار آغا در غور و مقدور خویش ضیافت نموده پنجره از رویه نقد و خوان از انکاس اقامت توابع  
 نمود چون بلا مجور رسید غیلان شد خان بهادر صوبه دار لاهور ضیافت سپندیه و هماغه ازاری سنجیده نمود چون ایرانی بود  
 انواع کفایت بجای آورده چهار صد قاب طعام و هفتصد خوان از اقسام حلاوی و تنقلات و عطایات کشیده بهت  
 رویه و یک قبضه خنجر و شیر مرد و با سازیدار کار و بهفت خوان پارچه نفیسه هندوستان توابع نمود و عرض بوداق بیک  
 متعین روانه شدن او از لاهور با برنج ادا نمودن شکاری شکل باز و جوده و شاهین و خرچ مصوب و دم و بجنور و پر  
 حاملان غریبه و مومنان طیور بهشت خلایع سرفرازی یافتند بیت و شهرت و رعنان بوداق بیک بسری باولی سینه  
 منزل کرد و بنایت اولوش خاص مورد و از شگفت و حکم شد که سوم ماه شوال که ساعت غفار و از جمله ایام جشن جلوس بودا در اک  
 مشرف حضور نماید و باسد خان و محض خان و ملوکات خان میر توکر حکم شد که با سستیال ایلی فتنه بلزار مت حضور آزند  
 تا سرحد صاحب الامرتقدیر رسانند و بوداق بیک در ایوان بارعام که پادشاه در کمال تحمل سپه آرا اے عظمت بود رسید  
 یا و این که معمول بود مشرف آند و حضور گردید و نامه پادشاه ایران گذرانید و عطفت خروانه او را بطای خلعت فاخره  
 جینه و خنجر مرغ مشمول نوازش گردانید و اگر به خوش پایا لود و اچو خطا و پاندان و خوان طلا و حرمت شد پس از انقتضای  
 مجلس در خانه رستم خان که منزلی عالی برب در میای چون وفور و شاد و اسباب منزل از سر کار خاضع شریف بود و در و در و  
 میر عزیز پیشی بهما را می او متعین گردید و دیگر با بوداق بیک اطلبیده و بطای یک قبضه شیر به نام مرغ سرفراز ساخت  
 بر آتش مثل نوازش میزد و اسپان سوغات و محمد حسین تحویل از امتد تنوعات و احوال بیک خویش ایلی ندو ویر زین العا بدین  
 فی اصل بر حمت خلعت کسوت امتیاز پوشیدند و هنگام شب که بزم چراغان و شمع افروزی بود و با تمام شاهزادگان عالیشان  
 و امر اے رفیع بنیان در کمال نظر فری سا ان یافته بود بوداق بیک و همراهیان او را احضار فرموده شریکین قنات







او بعین و هم و جنگ و ارشکوه جانفشانی نموده زخمهای مشکبارایش چیه شجاعت خود بر پشت و عا لگیر پرتی ویر تا انفصال جنگان  
جنگ و ارشکوه با ظلمت تقسیم را و در حین شترین و سوار کباب دیهاس سلطنت و کما مرانی برادر را بخود را امیدوار یا شاهست  
و جانیانی داشته خوشنود و ملین خاطر سید داشت و آن ساد و لوح فریب برادر مکار خدا ر خود نموده بے هراس و در سراسر منصور او که  
در رفت می نمود و دولت خود با آن او را چنین آمد و رفت سمرق مایع آمد و اشدر مزاحمت می نمودند او هرگز لگام پد می باخت  
آن بمقول و قرار از آن هر روز مکار و کرده نمی شنید بد شکست یافتن و ارشکوه و سفر تقاضای آن ابله بے نصیب ازین مقید نموده در  
قلمه گوایا نگه داشت بعد از آن که در اعظم آمدن از آن قید برستاری بعضی مخلصانش سمیع آن زشت سیر گشت از راه  
قتل و تلخ قاتلش گردیده یک از نوکران او را بر روی خون پدرش که مرا بخش او را و ایام اقتدار و شرف و خروج  
خود از کجرات بر اعینه جنگ و ارشکوه بنابر بگمانی و سوسی ادبی که از او در گفتگو بطور سید کشته بود را بگنجت و بحیل و شرعی در وقت  
بکشت و در ارشکوه را نیز بعد از آنکه از آن اول نمده و سر کال کرده در تمام شاه جهان آبا و شیره کرده و بعد از آن بیچاره را بهمانه ای  
و قتل و روح نموده و در ویرانگش را برین امانا فتنه ماند و زوال در کوچه و بازارهای شاه جهان آباد و درین کشته نشسته و در  
ذکر اسیر آمدن و ارشکوه و بار لوح شدن آن سراسر آمده و جیایچه قبل از این حسم مذکور شد

و ارشکوه بعد از گشتن و در کار پیش آمدن او را از جنگ شانه که در اجریه با عا لگیر و نویسیب بر عهدی و بیوفانی سراسر  
جسوت شکست عظیم خورد و باز آن و فتر حقیق خود و قتل از موت که غنیه هزار خرابی و خران باز بطرف احمد آباد و کجرات  
شتافت سید احمد نموده و از آنجا که دست نشان و ارشکوه بود او را و موافقت و ملازمت ولی فتن خود نموده و یک حکم سلطان  
از بیم عا لگیر سید احمد اسیر نموده و در امید داری بر روی آن آواره و محاری بسته بجا فتن از دخول شهر کجرات برخاسته و ارشکوه  
ناچار بجان چویریس گوایان که در آن فوج قطع و الطریق مشد بود و رجوع نمود او که در جنگاری بسته بدقت دیدم صیانت  
بقدر طاقت جمعی از گوایان همراه او و در سرحد ولایت کچیر سانه درین وقت یک از فدویان ملال نمک گل محمد نام که در  
او را حاکم شهر سورت سانه بود با قدری داد و پیچا و سوار و دود و سپاه دست از جان شسته و از سر گذشته و فریق و در یکی او  
گردید و رسید که در سفر اول با امید به بود ملازمت و ارشکوه نموده و فتر خود را با سپهر شکوه پیشش نامر کرده بود و درین سفر محنت  
بسی التفاتی پیش آمده جواب صاف داد و او را ارشکوه از آنجا راه چکر گرفت چون بکنار سنده رسید و ملک چاندیان هم نشینان  
آن دیار قاصدا سر و خارش شد و در بر روی همراهیان گل محمد از چنگال آنمارا بی یافته بسرحد قتلگاه بکیان رسید و کسی که  
سرور آن طاقه بود با استقبال و معان و نوازی پیش آمده با غر از او اکرام و تواضعات متعارفه بعمل آورد و اشاره بر رفتن ایران نمود  
و خواست تا فتنه حار شایست او نماید و درین باب با لقا نموده و ارشکوه بقتله بینه شمشیر و سیرت چه تیره شود و در او و در کار  
بعد آن کند کسی نایب کار با مصالح بعضی خیر اندیشان نفعیت اهل با امید اخانت ملک بیون افغان زمیندار فتنه و داند  
مغشوب شاه جهان کشته و در معرض سیاست بستن پاسبان آمده بود و در ارشکوه و در حضور پرتو فتنای جیانش نموده و او را در محنت  
معمول و صانعان بخشی نموده بود و نیز بنابر و در اعراض او که مستقیم رسوخ حقیقت و جنگی و سسته عا س نزول و در و در  
قلم و او به ارشکوه گردید و رسید قاصدان طرف گردید و توقع آن که شاید بهی او آبه بر روی کار آید آن ملعون بر پیر خنوع و دعا  
پیش آمده اسیر نمودن خود سرانیه تقرب و در حضور عا لگیر داشت و از شدت شقاوت او را و سپردن و ارشکوه که جان بخش  
او بود و بخت دشمن و قاتلش نموده که بر این قساوت مبت و املیس است بلیس استقبال نموده و بیچاره را بیانی خود آورده و در

اگر دست بسته غل ساخت و این خنجر زو و چو دار اشکوه از غوازی سر بانی دالام مدعیان بهایم یاد وانی شتافت چون آن شتافت  
 با هم القی و در نهایت مرتبه بود که بهای غم برانداختن و از اشکوه داشت عقل و هوشی که درین اوقات قبل ازین هم گشت داشت  
 و با غلت و ملک جیدان صاحبین مخلص شکر و گل محمد را که رفیق شفیق بر روز یکسوی و سپاهی عقیدت کیش بود و با جیس از بهر اربابان تند  
 و عقول خواجه سرکار که ازین بهر هم جان شارب و بهر قلوبت بیگم با بهر فرستاده از خود و بد اساخت تا غش او را و در حقیر ملاش و میر پیشی  
 که سر دار اشکوه بود چنانکه سپه سره با قایده خود با معبود و از خواجہ سریان و دزدان گار و ناکاره تنه و در دست و دشمن اندام بود  
 اندک بعد و نا صلا که از گل محمد سپهر بدوی اتفاق افغان بے ایمان اندک اندک بشام هوش بر برید و دار اشکوه رسیدن گرفت  
 و میداد با انقطاع نیز رفتند بهیم سپهری گردید و او در غلخانه آن شناس خوش شناس بشیان گشته قاصد رفتن نسبت قند باز شد  
 و کافر غمت مرقوم بر او و عین و دلاگاه ساخت او در نظر قبولی شل و زنده نموده همراه برآمد و بمنزلی رسانید و بسیار از سرانجام علم  
 ضروریات خدمت چند روز خواسته بهای خود برگشت و یکی از برادران خود را همراه و او را مأمور نمود که او را مقید کرد و بسیار از آن  
 ناپاک بے عزت و دوسه کرده راه رفت و دست بپایکی در از زانو و یراقی هم از آن شاهزاده گرفته و دار اشکوه را مع مصلیه او و دیگر  
 نند محل مقید ساخته همان منن تا بهر سپاه آورده و از زمین بران همان کیش پرست زشت کاره آورد آن بخت سید نام  
 همان مقید را و در مکانی محفوظ مجوس داشته تحقیق حال بر اچ بے شک و بهادران که در تقابل و مأمور بودند نگاه داشت با قران  
 خود را و دیگر ازین برین اجزا آگاهی و او او جان وقت عرض داشت بعالیگری نوشته مع خط ملک جیون مع خوب قاصدان سید علی السیر  
 فرستاد و عرض داشت بے شک و بهادران مع عرضی ملک جیون نیز رسید با لیکر شاه و امینا نموده ملک بنواختن شاه و بانه فرمود  
 بیفرختن و از باب غرض از آن بطعن و تشنیع و دشمن و نفرین ملک جیون برکش و معروضا و شاه و این پر و قدر شناس فرمان غلوت  
 غنایت مع عطایا بے منصب از برای او معصود و خطاب بختیار خان مع خوب که زوار و فرمان مستغن آورد و دار اشکوه و معصود  
 بنام بهادران نوشت روانه نمود چون بهادران و دار اشکوه را آورد و خبر بعالیگری رسید بسلطانم و طوقی و در جز و گردن دوست  
 و پاکر و از راه لا بهری در وازه و اقل شاه جهان آبا و نود و از دست چاندنی چون پیش هر دو در واده قلعه گذرانیده و از  
 چون و باز از اسد از خان در نظر مردم ملو و داده بشه گشته دلی برود و در خاص بود و خضر کار مقید ساخته و بهادران بهادرت  
 رسید و مورد الطمان و عنایات بی پایان گردید و در و دوم که بختیار خان بدست عرن ملک جیون با میده ملازمت و اقل شهر شد  
 همین که بر سر کجا چاندنی چون که نزدیک رسید یعنی از بهر اخوان و طسوت و دار اشکوه با جیس از اصناف اهل قریه و بازاریان و بیچهای  
 و بیباک فراهم آمده بر سر ملک جیون بهایات مجموعی ریزته و نقد جنس و خاشاک سنجاست آورد و سنگ و دشت و کلون بر سر او و  
 اخافه هر ایش زدن که باعث ملک چند نفر گردید و تا شایان همه جدا و دور و بام زبان بفرین و دوشنام کن بدینجام سپردن  
 در از زانو و در غلخانه عظیم پر گشته صورت بلوایه معایه روسته و از نزدیک بود که گفته بزرگس که حادث شود که قوالی گئی یافته  
 با جیس از بهر گان پادشاهی شتافت افغان از کور و سالم از سر بانی بقلعه رسانید و فتنه بیدار شده را خوا میزد و او دم  
 مدد بیک حکم بعد تحقیقات بطور رسید که یک از اصحابان و چون نفر چو دار اشکوه بیانی این فساد و منش را این جبارت  
 شده اندک پادشاه و نیز از اعلیای زمان استفتا نمود که در باره مجرایان چنین بختیاران و این چو می قریه فتوی داد که چون  
 شتر قلیل برای غیر کثیر جائز نیست خاصه در باره کسانیکه مخالف امور و رفای غلیظه عمل آورد و باشند قتل جنایان بختیاران  
 دل منور گان بقتوی و محبت بقتولی شدند بعد چند روز احضار و جماع علما فرموده رسائل موفقه دار اشکوه و ملک دشمن



ادویه ن قدیم و گنداقین دروغا تر من نموده پاسه سفر و زنجیر و دوشنگه داشت و ترک آرایش لباس رز و دوزی و گریز  
 و جواهر نموده امرا را تیر مانع بود که در نگهاسه خام و باد و زرد تار سے پوشیده و بچشم نیانید ارباب فخر نموده با هم اتفاق نموده  
 بناده ساخته گل بسیار سے بران امانت کمال آرایش و از و عام از نیش زمین پادشاه گذرانیدند چون پرسید مرشد که کز  
 سر و مروه است کلا تو تان او را براسه دهن می بند و در جواب گفت که چنان دهن نماید که فلان عادت آنی است که از مراد ملوک  
 بنیادین نخستین و کس که از زمان پیشین معمول سلاطین و بی بود و چون یک بار نام کوبنا بر سیمو مشو اعلی علیه کاف امیر پادشاه فرموده شد  
 که در رویای چنان شسته عالمی را که چندین هزار مسلم و هندو حاضر می آمدند از دیار خود بیرون می ساختند و مجبوره بودند که  
 که آنها را در سبلی می خواندند باین معنی که بدون دیدن پادشاه چیز سے نمی خوردند و این معنی از جمله عت بیو بود خود سید استند  
 موقوف نموده عیش و عشرت عالمی را آورده و خاطر سافت برای او فتنه ساخته انداشت گویان عقیده و دیر اربابان اجل سیکه  
 از جبهه دیگر عتقاد باطل آنها بوده باشد و قضات عساکت را بچشم خود را بی چنان متعلق ساخته بود که موجب بر نمی بند و بست  
 صوبه واران و عمالی و حکام هر نوع اداری و چنگ و سرکارات گردید و کل امرا و عیال و فضل آذره و خاطر گشته کمال کلی و جمیع  
 منوایط و انتظام ملک داری را یافته بود با ششم علینانی و خانی و تاریخ خودی نویسی که عبدالوهاب شمس از سلطان احمد آباد  
 قاضی القضاة نموده در کل محالالت الی و کل جبهه اتباع او گردانید بمرتبه تسلط و او که ارکان سلطنت از و اعتبار تمام رسید  
 و با نوع میل و تمایز سی بجای آورد که کفایت و در سانس و قرضی پوشش و فراهم آوردن او در بار ابر شوش ثابت نایستد  
 فائده داد و مختار خان بی مختار که با پادشاهان چند و پایان سر شسته قزاقیت و صوبه داری بران پرورد داشت و محمد صالح نام و  
 که بر بی قاضی بلد مذکور و نهایت قرضی بود بنا بر مناسی خاطر و پاس امیر پادشاه چنان تسلط و استقلال در عت و قضایات  
 که روز سے در دعوی جوبلی کبر بر طالت مدعی و دعوی او صوبه دار و عالمی مطلع بود بکثرت و دوش به معمول بود اول مطلع  
 با صوبه دار و کشر کبار طوط شده اثبات و دعوی مدعی منور و مختار خان با قاضی طرف شدن متواست اما آورده خاطر  
 گشته ب چند روز به تمیید سے همان هر دو گواه را و مقدمه دیگر آورد و قاضی حاضر سافت بعد از آن که قاضی بگواهی آن  
 اثبات مدعی نمود چنان که کورین خود بیاورد و اگر اقرار نمود که با جاد و غ شهادت داده ایم چون این کار با شمار و منت ارخان  
 شده بود خان مرقم قاضی را محض سافت گفت که این پرورد جان گواه چند که در باره دعوی جوبلی با آنکه عالمی بر بیلتان کوا  
 آن مدعی مطلع بود شاکه اثبات آن نمودیم قاضی مقصد مختار خان نمید به راست گشت و به شتی گفت که شمار افتد اگر در اثبات  
 نمود و نمیدانید که در ابانت شرع و حاکمش و اجبالتنیر شده ای اگر همین پرورد شاکه مذکور بر شرب فقر شاکه ای و هست حکم  
 بتقریش می نمایم و با شاکه ادران از شهادت رجوع نماید گویان را انتهای میگردیم و چنان نام پرورد شاکه مذکور اسر و مرشد بر شاکه  
 با ذراع زشتی بر خرسو اگر داند و در شهر قشیر نموده نموس ساخته کی از ان پرورد خود مسوم سافت و قاضی باطل است و قاضی  
 قضا منور می گشت مختار خان چاره غیر از استیضاسه او بنا بر پاس خاطر پادشاه نمید به قاضی استعمال ساخته باز سرگرم کار  
 داشت و فائده غیر از ذراعت بر داشت استی کلامه با وجود آنکه از عهد سیوا و سنبه با برینا مد و بیرون جمع میبود که متعین  
 در خاتمه و راجه اسر مقتدر بود و در کاش با پیش غیرت از شسته عصبیت با سلیمان فرقه مذکور که فرمان پرورد پرورد اند با خند  
 مزید و محصول زیاده و دیگر احکام مشک که او شهادت از مد پرورد و مد استیضاسه چه این قسم احکام را نهایت نفاذ و سرایت  
 تا حکم آن کس یکسان بر عالمی و ادانی اجرا یابد آنکه محجزه را بر بجا نوازند و اتویا بنیاد با آنکه سلاطین ظل الله اند با بیعت

با خلایق اکنی بود و با هیچ فرد و توسته بدینا نشد و با احدی کینه و عداوت نوز نداشت تا خلایق خدا بیگانه و آتش دوزخ و طغیان ایشان  
و آرام بود و سلاطین را با او بدین شوق دانند و در حجر تربیت فارغ البال بگذرانند سعدی اسی کریم که از خزانه غیب بگردد و ترس  
و طیفه خورداری بود و اگر منظور هدایت و تسکین خلق باشد در اشتقاق و اصطلاح زیاده از غدا و اتفاق میر محمد آید و در آن خبر بود  
سید الانبیا و المرسلین صلی الله علیه و سلم با ستمین و دیکر بیگانهکان از دین چه بر آتی و رافت سلوک می نمود و عهده با می دل شان را به اتفاق  
عطوفت و اکرام میگذرد می کشود و درنگ نداشت و فرمود هر کس که خود را صاحب دمی و ناموس یا موریکه آن سرور بود و نماد و خود را با آنجناب برابر  
نگرداند و بهیبت کار پاگان را قیاس از خود نگذرد که چه یک شهید نوشین شیر و شیر و سلطان محمد پیر بزرگ خود را که از بهر بل جوانی  
و نادانی اندک از خانه نموده چند روز بیوس و نادانی عم خود سلطان شجاع و درنگ نداشت و بگانه با و میبویست و آخر  
نهایت کشیده برگشت سالها مقید نگذاشت تا بهر آخرت شتافت و بهین قسم بهادر شاه سپهر و مردم خود را با تمام سواد  
و اتفاق با سلطان ابوبکر تا شاه و پادشاه حیدر آبا مع پیران و زوجه عاقله و ضلع مجبور او نور انبیا بگردد و بعضی از پیران  
و مقربان و در کمال دولت و بهداین مدتی متعبد و قید و حشر و غلامان و غیر هم از تفتیش و تحقیق میبویست که بهر بهادر شاه بود و تعذیب  
و تعزیر بسیار نموده چون به ثبوت نه میبویست بعضی از آنکه باید تمام کشیده از ایامی که آنها بازمی آمد بنا بر عجله که نماند حال او  
گشت بر آشفته به بهادر شاه و پیغام فرستاد که بتقصیرات خود اعتراف نموده از ان و اجماع استغفار کند تا سید از سر کار می آید و این  
و عقوبتی کرد و بهادر شاه در جواب گفته فرستاد که اگر چه نمی توانی تحقیق از آن نظر بحق و احسان نهایی بیا این رب داب بر  
مقصرت اما در خطا بتقصیر که موجب عتاب باشد از خود و منی از آن تا بان اعتراف و اذان استغفار نماید بعد بهای عینی چون بهادر  
همه جواب آتش غضب آن متعصب و در اثر ثواب التماس یافتند و در کمال قیادت پیران و فرود و سر تراشی و قطع کعبه و انداختن بار  
تا حق و لبس ما بهای لائق و اکل غذا بهای سواقی منع فرمود و میپاگان را به تها با ضاع عقوبت و اذیت استاد و است بکسب  
اتفاق بنا بر تربیت و پرورش شاه جهان پادشاه و تفحص و امر و منصب امان بهادر و لایق کار زیاده از حد شمار و در شجاعت و  
دیوری و در دقت اکثری که تا در روزگار بود و در هر جلالت خود و بطور سادگی و بر صغیر و در کار کار نامها بسیار و کار گران داشته اند اما  
هم از آنقدر روحانی و بیرونه رنجی و همیشه دلنگار بود که بهای بکام دل بقدر استحقاق نرسیدند بلکه بر عکس اکثر نور و طعن و  
ظلمت بگناید و مراجه بودند از این جهت است که کار بهای اوسب المرام انجام نیافت بلکه بعضی اعیان با غافل ملازمان و غافل  
خاسته کشیده و هر چه دید از دست خود و دید تاریخ نوشته با شتم علین خان می بر بعضی سفاقتهاست که او اشعار به تفصیل وارد می شود  
خلیج الیه سلاطین صفویان امارت بهر اجماع الیه که به شیوه مرمت و بهمانداری و قنوت و غرب نوادی را بر طلاق بلند می  
گذاشته اند که دست سلف و خلف آنها نیز سرد و از غایت بطور کامل و علی شایع الطور از اتفاقا و الحاد بهای نیازست و هر کس که  
بملوک و ملوک داد و بایستی اقلیم فتنه نموده اند و کتب تواریخ و سیر از ان شجون و عنایات و مراعاتیکه با بر و پادشاهان فرموده اند  
نیز مشهور و معروف شاه سلیمان صفوی پدر شاه سلطان حسین با آنکه بستی و دام و شرب علی الدوام و غفلت و دنیا کی و دنیا کی  
سفاکی شهرت دارد و در اخبار مروی و مروی که در باره اکبر میر عالمگیر میسر آید و در و شقاوت و دناست که از پدرش و در خارج  
مسقطه بطور رسیده و با شتم علین خان فانی بان اشعار می نموده بگوش مستیزان هر تنویش بهیشت گشت و بهادر شاه بهیشت  
را تصور که همیشه تخم عداوت با عالمگیر و دل خودی کاشت و پادشاه هم با او ازین بود دیگر زیاده تر بود و بهادر شاه بهیشت گشت  
و در آن کوه از گزالت با حیرت و الا شکار و راجه بیکور و جنگ شانی نمودن با عالمگیر بهیشت گشت و راجه بهیشت گشت

همانا چون که کور را عا لکیر پادشاه ترغیب ترک زمانت و اعانت دارا شکوه و عفو تعصبات دنیا را می نمود و منسوب به وقت بزمی  
 با صوبه واری گجرات بفرستاد که کور عطا فرموده از کجاییت آمدن خطه شیرمات دشت به دو و ما را چه بیست سنگه و بیست قی  
 بنات و عمارت و کور و مغزولی از آنجا متین صوبه کابل بود و پدید آمدن بربا و اتباع او که سرداران را چه تیه جدا گشت میشس  
 جلالت پیش برونه زبنا و غرض زمان او را که و سپردن اندکی بهیت سنگه و دومی ولی تمین سنگه او کابل به انون صوبه دارا تحسب  
 و بدون انقد گشت بدو دشت عادم وطن شدند بر بصره و کسیر بجزایر ارم شد بکمالت فایده یکی نمود و جنبه عبور نموده چون در اراک  
 شاد جهان آبا که هر شاه دست پا دار و در سوادش در منزل نموده عا لکیر با شمع این حرکات و کینه باسی و برین با شسته مکرر بخت  
 نمود و کمر و لشکر و نه اکو تو انی بخر است مامور شد و مردم خود را بقا نعت و پاسبانی گذاشت بعد پندسے رگوساے آن لشکر  
 بهما به نخست وطن خواسته عا لکیر رفتن آنها برای مقهور کردن عیال و اطفال ماریا به ذکر صلی دانسته مرض نمود و انشا  
 اطفال را بطور غلامان و سانی را را لباس مردانه ساخته و در یک عیادت کشیدان را و درینیه باسی ماریا چ نشاند و بفرستادن  
 را بصورت رانیان و دو غلام مجبور الاحوال را بکبوت اطفال ماریا در اینجا گذاشته سفارش نمود که اگر کشتن را از شود  
 و در است این اطفال در اینها بجهت مجبور بپایاری بعل آورده چندان مزاحمت و استقامت و در یک کفایت چشش  
 ساعت از زمان نخست ماریا را با دو چوب کعب که است شام به سیرتی رانها و در عیة نکلای گرفتار اطفال را به نموده  
 این داعیه کرده باشند چنانچه در احوال و عوام چنین شهرت و در دلی اسی حال بعد بر رفتن آنها باندک فاصله خبر پادشاه  
 رسید تا استفسار و کشف اسرار ساخته چند روز گذشت چون متحقق شد افواج براسے آوردن اطفال مجبور و اسباب  
 بازمانده و متعاقب رنجان تعیین شد را چندان متعین شد و در ابدلات و در و گلی داده بپایاری خارج از محنت و در نمود و بعد قتل  
 آنها اطفال زن و ان بخل حرم ساری سلطانی گشته اطفال حواله پستان حرم برای پرورش شدند و شرف سلام میگو و قهر و درینقت  
 زنمانی نه پستان حرم ساری پستان حرم ساری و در عیة بخت بود که اولاد و ما را چه بیست بهر اطفال از و را چه بیست اطفال مجبور  
 برای ایضای نام ماریا و اولادش خداداده اند پادشاه و میا هر دین بر و از کمال غیظ و غنا طت قلب هم جو و چه درین و برین و بهر  
 را شورش آبی ماریا چه بیست سنگه بر دوش برات خویش گرفته بار او تنی و بران منت نمود و در اراجه او به پدران اعات زن و ما و اطفال  
 ماریا چه قوم و چه بهت خود ساخته عمل قهر و برافراشت پادشاه و فرمان ادا و جزیه و بر آوردن فرزندان و زنهای ماریا چه بیست  
 از مد و خود و بران نوشته ارسال داشت اهل ران را ترسیده بقبول فرمان پیش کرد و کلا فرستاد و پادشاه را انم شنود و گردانید و  
 فایده ان بهار و برای وصول فرمود و برین و بخت مشاهده او دوسه چهره مامور گشت و پادشاه چار اکلان بگرشت بعد چندسے  
 باز قزو و معصیان را نا بهرین رسید و آتش غضب سلطانی شعله و در گردیده عنان تو بگرشته نایه بطرف و میر فطانت یافت  
 و شاه از مد و عظم بهار شاه از دکن و عظم شاه از کنگا که کعبه واران آنجا بودند و بطلب ایلخار و دانه و مضو شانه هزاره محمد کبر  
 که عا فرود عین شهاب بود و جنبیه قادیب راناما مامور گشته شاه قلی خان آتایق ایلخاری و شاه فرود جنبیه خطاب نمود و خان  
 سر قزو ای یافت و دانسته از امر اسے نامدار کار را طلب هر اول شاه هزاره و سپاه سالار فرود مامور گشت و در جنگ و قضا قضا  
 را چه تان حلا و تنها نموده عیة بهان جامع تنگ ساخت و بهار و شاه از دکن با عین رسید و از آنجا حاکم سلاطین را بهر  
 که فایده شاد و کرده از اجیر و محک شاهی دشت متوقف گشت و شاه هزاره و عظم شاه نیز قریب طرفی از کنگا را مامور گردید  
 راناما و دیگر را چه تیه با تهور خان و شاه هزاره محمد کبر ساخته و در ترغیب یعنی با پر نموده سی هزار سوار را شورش یک لشکر



ش نوحه اکبر خراج بر پران پذیرا موند این کار را سهل شد و بهادر شاه بونے ازین مشوره بشنیده مجدداً کبر که با و اندک محبت و دوست  
 بود و کمر نصیحت نوشته به پدر خود عهده داشت که از ذکر راجعیتان در اخلاص شاهزاده که جوان ناخبر به کار است غافل نباید بود  
 عالمگیر که از طرف اکبر بطریق چشم نظر بود و جواب نوشت که بزمستان عظیم حق قتال همیشه شمار ابراط سقیم بر سر و  
 از آلا کش سخن شنوی بدخواهان محفوظ و در چون خبر جلد کس محمد اکبر و سک نام خود زدن و منصب هفت هزاری نمودن  
 ستورخان و اضافه منصب دیگر امرای جمعی را بلیف قلوب آنها انتصاب یافته بر عالمگیر متحقق گشت و در لشکر  
 غیر از اسدخان و بهر مندگان و مع متصدیان و قاتر تر زیاده از هشتصد سوار و نیزه و منظر گردید و بهادر شاه را بتا کید قسم  
 فرمود خود با این فرمان چون آن چار اهل بخیال را بخت اکی پیرو ده و کمال استیجاب بر پدر مع و هزار سوار رسید با و شاه  
 دین پاد قیاس لعل خود که باید نموده بود و کرد و ترسید و روئے تو بچانه بسوی مسکرا نمود و علم فرستاد که خود را متماثل بر و در  
 سخن در رساند بهادر شاه و حسب الامر بجای آورد و عالمگیر اندک مطمن خاطر گشته شروع بعود و غیبه ز قضاے اکبر نموده اکثری با  
 بموسے خود خواند بسیاری طالع مردم اطاعت نموده اکثری بر خاسته آمدند و تزلزل در احوال و ارکان اکبر  
 بهم رسید و ناچار او را و باریش گرفت چون احوال او بدینجا رسید بحکام اطراف فرمان در باب سیر نمودن او نوشته  
 اکبر را منظر ساخت او از دوست و دشمنان جدا گردانید و خود را بهر اخباری تا به سنجی خلعت سپهر امر به رسانید سنجی  
 اگر چه در و خورجی بر او میا داشت اما از تنگ ظریفی در سلوک حکایت که لائق بشان شاهزادگی نبود و دیگر کسبیده خاطر  
 میگذرانید عالمگیر چون خبر در و اکبر و دشمنان شنید و تقدی او نیز همیشه بگوش پا و شاه میر سید بداعیه گرفتن اکبر و تنبیه  
 سنجی به ابرار است و پنجم جلوس مطابق هزار و نود و دو و چوبی بنام فرا و جواد و قاصد خیر بلاد کن گردید و دران ولایت  
 رسید و بعد سرانجام مهمام بسیار را عتقا و خان پسر اسدخان را با پنج هزار دسان پیشا بر تنبیه سنجی و گرفته آوردن  
 اکبر را و نمود اکبر با ستم این خبر بر جان خود ترسید و بسی بسیار در کمال اختتام جیشان فریافته تراجم او نشو و جایا زسے  
 بهم رسانیده در کمال خوف و هراس با و ل پرازیاس با و و صد و چند نفر که همراهش مانده بودند بران جایا رسوا گشته عازم  
 ایران گشت و در دیار صدمات تباہی و طوفان کشیده بهر از شقت بمسقط رسید اما بمسقط اول اعزاز و اکرامش نموده و کفر  
 متعبد ساخت و بعد عالمگیر بعلیه نگاشته از و در و اخبار کرده اشعار نموده که اگر در جلد و سے این جن خدمت پنج لک روپیہ  
 نقد و خزان خدمت عاف و محمول جہازات لک همیشه به بنا و در بند میر و نود و و سھ مطلب دیگر پذیرائی یافته مرحمت شود و ممتد سے  
 برای آوردن محمد اکبر برسد و را بخود بر سر جمع لمتاسات خارج از قزوین اری یا شدت عداوت و دنیا داری پذیرفت  
 و بنام متصدی بستان در صورت حکم محکم رفت که سیک از ملازمان هزار جان دیرا نور و مع فرمان عواطف عنوان که بنام  
 امام مسقط حدود یافته و در و رسال نایب متصدی سورتی حسب الامر مرشد معنوی حاجی فاضل را که از اتحادیان مورد شتم  
 پادشاهی و عداوت جلوت اکثر زبانه بود و باین کار روانه ساخت نامزد او را و ل منزل خیر جو از دی و موت سلطان سلیمان  
 شاه سلیمان معنوی انار و شته بر مانده و باره همان نوازی و چاره سازی گرفتار منظر شاهزاده محمد اکبر شنیده و بجای خود گشت  
 تفصیل این اجمال آنکه اجرای امام خارجی زشت افعال با اکبر و خارج بیع جایون پادشاه مالک رقاب  
 همان نوازی رسید که اکبر پسر عالمگیر از خون پدر بر جان خود ترسیده بود و بران مصایب دشمن از قلمرو هست برآمده  
 با انواع امید واری عازم آستان سلطین سجده گاه بود و باز تباہی خود و بمسقط رسید اما مخرج بسا جو افزو سے

در این



حکم اخذ جزیه از بنو فز و فزاین درین باب نکاشتند هیچ صبری ت فرست و در خندق بهم حکم مزید گرفتند باری شش چوبی شاهی بماند  
 بنو و دیاده از کلوک و در عود و محسوب شدند و هزاران هزار از جماعت تگوره مقدور ادای آن وجه نداشتند لهذا از عید کایران فرست  
 زیر تیشیم شاهی که معروف بود و چون آمد در ده شصت نالی را از خندق بر بردند حالیکه اسلحه ملققت شتابان ناله و فریاد آید  
 فشتاد پی پراخی چه رسد تا آنکه روز جمعه که پادشاه به نماز میرفت بنود از خندق تا مسجد جامع افتد از دحام نمودند که راه دور بود و مردم  
 بود و از چار سوبای و صوبی تعلیم داشتند تا به بند گردیده و گندیدند فلانک سپید و کاسیابی رسی که با وجود اجتنام شتابان که سر دشت  
 مردم و خروج گشته اکثره رست و پادشاه را رفت سخت روان پادشاه دو قدم را در فتنه بازی ایستاد و آخر که شتابان پیش رفت  
 از جای که استاده بود متغیر گشته بینید و دشوار بود و مردم کشت و از دحام می افتاد و لحظه توقف فرموده از فرمان داد که فیلسان  
 کوه شکوه شاهی و افیالی سوادری و غیره طلبیده گفت که نصف فیلسان بسته بر مرز چین برانند چون حسب الامر مصل آمد  
 و جبهه پامال اغیال و اسپان رم عورده گشته باقی خانکمان مالوس و محروم گشته در خانه شایسته خود خزینده و چارنا چارت با دایه  
 جزیره و در دایه سبب عصبیتهاست که در وی دیگر زود پیچیده است عشت بعد و رود و دکن کار با حلیک خاننجان بهادر که کلماتش منظم غامضی است  
 و بسید عبدالرشخان معروف بسیدریان و ولی شران افغان و آغزخان و داد و دوحان قرضی و دیگر امرای صاحب جرأت  
 و امان دل ملازم او بغیرت و احتشام در میاد دکن و جنگله و آسام و خنک و غیره با انعام داده و محروم و معان عظیم را  
 با انجام رسانیدند از عالمگیر بطور نرسیده و اکثر جادوکارهای بسیار بنابر شایسته خاطر می و نقایصی امر کردی بزی  
 از پادشاه میداشتند نه جمای پادشاهی زمانم آوردان فوج و سپه سالاران عمده را خفته می عظیم میان رزمی داد و  
 لائق ذکر و تخریر نبود براسه همین بعد از ده سال مهربان تاسخ را از تخریر سوانح ایام دولت خود متبع داشت و کسی  
 احوال او مفصل نگذاشت چنانچه بعضی فقرات با ششم علیخان مافی الشعاره بآن وارد و فقیه بنابر استناد فقرات مذکوره  
 بعینه می نگار و صوبی بده بعد از نقضای ده سال مورخان از تسلط احوال آن پادشاه عدالت گسترین پرور منوع  
 گشتند مگر بعضی مستعدان خصوص مستعدان بطریق خفیه بر خیز از احوال معات دکن مجبلا باندکار مکرهات فقط  
 فتوحات بلاد و قلع و را بر زبان تکرار داده تاریخ که احوال چهل سال باقی دران دوج باشد دید و یافت نشده که کتاب مروت  
 تجسس و سخی تمام در فرجام آوردن باقی احوال ننویسد و آنچه برابر همین مشاهده کرد مسوده نموده او را قلم نگاشته متعرق خود را  
 جمع ساخت امید که انشاء الله تعالی توفیق اتمام آن یابد چون بعد ده سال از بلوس پالیون حضرت عالمگیر غازی خلدیگان  
 بر احوال مکرانی عشرتانی آن خسرو عدیم المثال بعد از ده سال اطلاع یافتند سوانح هر سال بقیه تاریخ بگزارش بنیت اندازد  
 اما از بعضی وقایع حضور و مصوبات آنچه را قلم مروت برابر همین مشاهده کرد و از ادیان نقه بنیض مسموع نمود و لغایت  
 سه نوزده از یسار که بر زبان خامه داده باز که آغاز سال سیم بر سر داشت که علم حاصل نمود و بقیه سال انشاء الله تعالی  
 بتذکار فرماورد و در خاتمان بهادر بعد هم میرا با و که انشاء الله تعالی بگزارش می آید مدتی مضروب و بی جای گیران  
 تا وفات یافت آن قبل از آن که ایات نظر کرات پادشاه و در مالک دکن سایه فلک کرد و بعد از آن که از خاتمان بهادر و کلبه  
 مرثیه بطور آهسته بود بعد از شرف آوردن پادشاه خلدیگان عالمگیر غازی مدین با وجود مروت و شش سال در استیصال  
 مقهوران کوشیدند و چندین کرد و رویه صرف نمودن قلعجات منظم میسوزد و تمام مخرف نمودن از لفاق امر او تقاضای  
 ایام سپهر نشد بلکه روز بروز سخی خیم دور آمدن او بملک قدیم بطریق توطن زیاد گردید و کلمات چند با وای رکاب اطراف



انسانیت با هر طرف نظر کرد و از گذشته پشیمان و فکر می آمد کار بجای می رسید که مرشد با خود را از ادیان انبیا باطل را بخود نوبسته  
 بجای نماند و طرار عان و در جای پناه می بردند و آنجا بستگ و چوب سر آمدن از مردم می نمودند و غنیمت بسیار که از اطراف غارت نمودند  
 آوردند و بدو بدست غازیان افتاد و بدین فتح نام و در روز غصب لاهور خاک و ربه سارفتا و کان میدان را بریده و چهل پیچاه ارباب از سر بریده  
 آن جاعه و نیزه و آفتاب گیر با اسباب و دیگر کرد و در واقع حجت پیشا و مینا غنیمت بهین و دستور در اکثر غارتها که سر رشته تیر از دست نیداد  
 با قبایل عالمگیر فتح و ظفر نصیب و می کردید از منتهی کلام این قسم امیر که و شجاع و دلیر و شال او ملازمان جان شاکر با گزاردن کمین  
 اتهام بدین تنگ نظران منصف و یا بمقتضیات و شکی باطن کور مغرول این منصب نمودن و منصب جاگیرت فرمودن همان تسبیح داد  
 که سالها مرغان اوقات نموده و کرد و باران بیکان داده و نظام مکن اصلاح میسر نیاید و سر مایه فساد و مرشد با مسلمانان بسیار  
 و دیگر گشته آخر تمام هندوستان بولا نگاهد عدا که مرشد و باعث پلاکی اطفال و نسوان مسلمانان و بی سیرتی آنها از دست مکن  
 و مرشد و دیگر می نمودن مقتدر گردید و اجرائین مفاسد عالمگیر گشته قرون بسیار و اعدا دشمنان ثوابین بروج کثیر افش  
 او رسید و خود بهرید اطاعت او امر و نهوهای اکتی و اغراض و اهدا می نفسانی خود چنان بود که انموده ازان در باره پر  
 و برادران و پسرانش بمعرض بیان و آمد و تبعیت شرع و قاضی که از شهرت وارد و در کارهای که غلات رخصت او بود این قسم  
 که محرم تاریخ مذکور می نگار و صورتی خطه ازان که پادشاه عالمستان که سیرت تنبیهی پور و حیدر آباد و بستی پور و وزه از  
 قاضی شیخ الاسلام در خلعت فتوا سے جوازی این عمر خلافت قاضی بر خلاف مرضی و ارا او و خلعت مکان جواب داده و بی بند و  
 بده و دیگر پورا و بان رخصت بیت الله خواسته و بچگونگی حاصل نموده و و آنکه کعبه مقتصد گردید از منتهی این عبارت او دلالت میکند  
 که از قاضی نهایت رنجیده و او بر جان خود ترسیده بد روز قتل بیها فتح بیت الله غور عظیم دید و قاضی عیبه الله  
 در جنگ حیدر آباد قاضی حضور بود اختلاف مسلمانان از طرفین هر روز و ذی قنگ آمد روزی که عرض نمود که ابو الحسن و  
 هم را بشتر همه مسلمانان و ازین طرف هم اکثری اهل اسلام جلال و قتال خلاف آئین و منافی شرع متین ست اگر بقیه  
 الصلح خیر است و فرامید و این بجا و موجب ترحم بر عجز و غر با خواهد بود چنان مورد خطاب گردید که قریب بود قضا متوجه قاضی  
 گردید و بسفارش بر نجه از مقربان تا ویب قاضی از لوج خاطر نمود و جزا سے محرومی از شرف حضور و تشیع از بار بارانی  
 مجبر ابراسه او اثبات فرمود و بدست امتد از او را که کور نش منوع بود و فضیخ و قبایح چند ادبا و شاه مجاهدین در رسید که  
 او فنی پوشش از اذن قلم کار با شنب و اقرار لازم می نمود بر نجه ازان در وقت حیدر آباد که نعمت خان عالمی بخود شوقی  
 با کمال مشامت و استعدا و کما شسته بر این ایضاح می یابد اکنون لازم افتاد که بعضی از سوانح جنگ حیدر آباد و درین صفتی  
 ارتقا مایه تا و سیرت حضرت ناظران کرام گردد

ذکر کربلایه از حیل علی گڑھ که در تیغ حیدر آباد و عیسی پور نمود

چون عالمگیر در شدت حرص و شر و بے نظیر بود و تفسیر سلطنت بیجا پور از آخر سلاطین عادل شاهیه که سخی بیگنهادی شاه بود  
 و انشراح حیدر آباد و اقامت سلاطین قطب شاهیه سلطان ابو الحسن تاناشاد و در قاطع و قاصم نموده شروع بهانه جوئی فساد بود  
 و خواست که حجت برای مکات و وقت درست آرد اول نامه مستعین بر طرف نمودن با دنا بر زمین که بوزارت او بنا بر پیشه بدت فرزند  
 با خود بود و فرستاد سلطان ابو الحسن در امتشالی فرمان مذکور عذر سے خواست درین ضمن شنید که ابو الحسن الماسه از دکه درین بیان  
 دیدان وزن و قیمت و در جواهر خانه پیر پا و شاه به نتوان یافت و طبع افتاد و میرزا محمد شرف دیدان خاص اکرا از دانه داد

و تربیت کرد و او هم بطلب آن الماس رخصت نموده و ملوک فغانه که مطلب از فرستادن توقف طلب آن پادشاه نیست بلکه مقصد آنست که هر دو صورت قبول و انکار از ارسال آن جوهر بر سر است و فرستاده است دیگر نظر بر طبع و نشر خود نموده و از بیم امیدوار بود که اگر در گذشته عداوت و دشمنی میاکی و دشمنی نژاد گستاخانه سخن پنهانش نمائی شاید با توبه سلوکی و زشتی نیش آید و تقصیر تاریخی بر او ثابت گشت و دست آویز از رخت میسر شود چون میرزا محمد زکیا بیکر را باور رسید بپوشن یکبار و محمد با سس ستر کار خود را با استقبال او فرستاد و با عزادار قهرم طلبید پس تقدیم مراسم نیابت چون میرزای مرقوم طلب الماس معلوم نمود و فرمود که هیچ الماسهای جوهر خالص کافه سیاه به جز این فغانه و متعصب سر رشته از پیش این نایب حاضر آورده و بقسمای غلام و شاد و برات نموده و از انضای الماس غیر از الماسهای حاضر در آنجا آن الماسها چه هر یک در وزن و شفاف و رنگ به از دو نوع تخت و درایای لاکه دیگر اجیر پیشکش جو الا شایسته رخصت اعراف ارادتی داشت باشم عینای شانی جز تاریخ عالمگیری می نگار و صورتی خطه بحر اوراق بعد عود از زبان او شنیده نقل مینویسد که در بر مقدمه و مجلس بود آن کس که در کمره مرافق حکم و مرضی پادشاه گستاخانه و بیجا کانه سوال و جواب نموده و او را ملزم میکرد و ما در یک سخن مانده گشتیم و قسم که این بیکر هم همان بیکر به تقوی بود آن گفت اگر چه ابرام پادشاهیم اما خود را در بر که نکران عالمگیری می دانیم این سخن برانگشته گفت که در مقابل عالمگیری پادشاه عالمگیری شما را شمس که نام پادشاهی بر خود اطلاق نمائید بپوشن و در جواب گفت میرزا محمد غلامی گوی اگر نام پادشاهی بر ما اطلاق نشود و پادشاه شما را شاه شاهان چه قسم فغانه گفت انستی کلام بعد در و دیگران بود که گویا سرحد و کنست و رسال میت و تخم از ملوس شهاب الدین خان پسر قلیچ خان را که آخر می طلب بخاری الدین خان فیر و جنگ شده و در آن ایام منظره و نظر تربیت عالمگیری شده اخذ دایه متوالی می یافت بر آن تخریب و تعلق قلبه به جامع اسباب قلعه گیری و فوج شایسته مرضی نموده با امور ساقی که قلعه اسب چون از قلع مبتدئه نمی نیت و شایه جان پادشاه هم وقت ارا که تخریب و قلعه و قلعه و کن است و ابراهان قلعه نموده با سانی سحر ساخته بود و خان مذکور هم ابتدا بهان قلعه نماید و نیکام خان با قلعه را مقرر و نموده و در کار بجای آید که اندیشه منفی تا یک نموده و قلعه سالی را که از قلع مستحکم معرکه است با احتیال شایسته می گویند تا بدون جنگ جدا بدست آید و در سبب میت و ششم بعد انقضای بر شکل از غنچه دنیا و کویده متوجه احمد نگر گشت و شاه هزاره محمد اعظم را برای تسخیر قلعه سالی و دیگر قلاع نواح گلشن آباد متعین نموده شاه هزاره اعظم را برای تنبیه فسادان رام ده متصل کوکن عادل شایسته مورخ و مورخ چون اعظم شاه متوجه تسخیر قلاع گردید نیکام خان که حسب الامر سابق با قلعه دار سالی راه سازش باز کرده ارسال رسل و رسائل می نمود و دیده ترس بر سر گرداننده که در گذشته با قلعه دار پیشم نموده و که از این قلعه با قبایل و اقشار عالمگیری مفتوح خواهد شد اگر محنت را شایسته نگردانی حق قدرت تو در حضور اثبات نموده و بجزاری خواهم گردانید و هم رفاه خود و قبول نصاح نیکام خان دیده اطاعت کرد و قبل از ورود اعظم شاه مسی نیکام خان بخیر قلعه را کرده میسر آمده کایه طلا مرسله خان مرقوم بجنور رسیده و نیکام خان مور و عنایت و قلعه دار بجنور رسیده و بجزاری سه هزار سوار گردید و ششم عینای خانی می نگار که در اوقات سلطنت عالمگیری تحقیق نام و نشان فرزندان و رجال فغانه و ادا و ان مورخانی و نیکام خان بنا صلب و اشافه با سرافرازی می یافتند و با بر و سبب و نکران پادشاه در پیش که پادشاه در پیش احمد نگر و کن گشت بجال بود و از جا گیرات و نقیصی کاسیاب و در نگرانی بخوبی به نموده و پادشاه در پیش آوردن افغان و در اچیت احتیاطی نمود و قوم کشمیری فغانه سر فرو چاک که ترغیب سرفرازی می یافت بعد از آن که طلب قلعه و کینان فغانه و ملازمان سببهای مرشد و سلاطین سیجا پور و حیدر آباد و سایر عرض سببهای آنها

و تخییر ملک و کن پیش نهاد و خاطر گشت هر کس بوسید هر که رجوع بدین آستان می آورد و زیاده از مرتبه و حوصله خود بینا مسبب غلبه  
و عطا باشد خلعت و جواهر و سپه فیل خطاب سر بلند می یافت بر چند براس آستانه مناسبت عظیمه بخشیده جاگس یا القه  
ارچه بود زیاده از سه ماهه یا چار ماهه نتواند شد و در اوان جاگس و غرض بیا برعل می آمد بازم هر دو ایام کار بجای می  
رسید که تمام ملک به تنخواه ندادند بهای و کن رفت و و کلائے آنها با ایصال رشوت و کار سازنیا محال است سیر حاصل بر سه  
میکلان خود می گرفتند هر قدر که در مراتب و مناسبت عده جدیدان بکلام و نشان افزود و برورد و اعتبار و اقتت از  
منصبیداران و ولایان قدیم که استکار بجای رسید و عرصه چنان تنگ گردید که بعضی از فاضلان و دانشمندان از راه  
قدردانی به درش می یافتند لیکن جمیع کیشی از منصبداران کم پایه کچنان مرئی و زنجیر جمیع مسازنی نداشتند بے جاگی  
محض شدند و اما سپای باقی معدوم الوجود گردید و نیانچه که بر بطلان رباب طلب پادشاه دستخط نمود که کسانا را و عهد بنیاد  
در اوقات تعین افول و عزلی و منصبیات عده های واجب الرعا تیره انظر بقلبت پای باقی از روی آواز جاگی مردم کم نام  
تقریر نمود و تنخواه عده های مذکور فرموده عالی و از بیخ میدیغ قلم می کشید این عده نوالی علاوه دیگر خراسانی بیجاگان بی نهایت  
مے گشت استی کلامه شهاب الدین خان که بتخییر قلمه راجع مامور شده بود و نظر بجاغت او و اسباب قلمه شتافی که هر دو  
او معین شده بود بایست سراسری آن قلمه شتافی گشت از مزم و دیوشیاری قلمه و اسبجی که بجز است آن قلمه مامور  
بود فتح قلمه مذکور و مشاور گشت با آنکه آن قلمه دوسر توپ آجی که شکسته داشت اما قلمه و اسبجی را دانی خود توپهای  
چوبی بسیار تراشیده و از زرم سچیده تیار نمود و تا ضرورت نمی شد مردم پادشاهی بر پله آن نمی آمدند توپ نیز دچ آن توپها  
زیاده از یکبار بکار نمی آمد و توپخانه پایدار می و داشت نمود که شهاب الدین خان و فوج پادشاهی بمجال شتافی آن یافت  
و ایام محاصره و استاد کشید بعد از آن قاسم خان که از امرای مبارزت پیشه مدبر و کار طلب متبر بود و تخییر قلمه مذکور مامور شده  
و از کلبه سی و یورشهای متوالی آن بهادر هم مفتوح نشد بعد از آن خاتمان بهادر که کشتا متبیین گشت و از کلبه مذکور سی و تلباش  
بود و تقسیم رسانید سواران و از چار و زبده مسعود که دوستی دیده و عوام سپاه و نابارایان ابطنی مقرر ساخت که بشور یورش از مد  
پیر بر تار مردم قلمه آن طرف بدو افتد آنها پیر و از مد و از طوط مقابلش که قابل کشاید بختن در می گذارشتن بود و سه چهار صد کس شتابان  
مستعد امر و بمو اعیان خانه و انعامات مستعد ساخت که چون حارسان قلمه بطرف یورش مشغول شوند بهادران مذکور  
و امن بهمت بر کمر جرات زده و رکمال افغانی بشور و غوغا بالا برانید اتفاقا این خبر از جو اس سیمارس قلمه بعینه رسید و هم  
همین قسم بهادر که پروافته عوام قلمه را بطرف عوام مل یورش و ارباب غوغا و بشور شتافیه شتابان آبر و طلب ابطن  
گند افغانان بلنگ فضاقت گذشت و آنها نیچه های آتشین که در کمر راج و از آذربایان هند می گجه نوبه میگویند در دستها کرده و  
سیوف و دیگر حربهای جان ستان گرفته مستعد افتد عار جان فیصل قلمه مستعد افتد اما فوج خاموش بودند که که  
گمان بودند مردم بدین طرف نمی براد و از حله جان قلمه کشتا و نفر پیش آرتنگ بزریند بار آمده خود را بر سر دیوار قلمه رسانیدند  
و پیروان آنها در راه بودند همین که پیش قدان بر فرار و حصار بر آمدند حارسان قلمه که پنهان نشسته بودند یکبار از کین جسته  
اول و ستار بالا بر آید گمان در بر بودند بعد از آن پی پیچه های آهنی سرور می آنها چنانی فرار نشدند که چشم و لب و رنار آید  
هر دو زخمی گشته بر پشت ترین صورت معیوب گم و دیدند و بعد از آن پی در پی ادبای آن کوه سرگون گردانیده باین  
افغانان و از پی بر آمدگان نیز بعد از آن قسا و گمان پیروی پیش قدان گردید و سرخرو و شکسته دست مبار و زمین رسید و در پی

مردی که در علم تفسیر و تفسیر من شرت داشت مفرغ چند بخان جهان بیا و گفته مارے از طلا بوزن صد قند و دست کن ندید  
لباس جرم بود اما از پند و پیشه و ماطلائی در دست گرفته بکنکری پ بالایی و در شفته فنج را با مور بر پویش کرده اند و خود آن  
نار را با انواع مختلفه حرکت داده شروع بخواندن بعضی از اسامی عجیب نموده و عدله او با خیال بجهان بیا و در آن بود که بین صدرت  
قلعه فتنج خورشید ناگهان ضربتی از سنگ یا گویا سر و پا آن مرد مفرور رسید و از بالای آن بلندی گردیده دست و پا شکسته بر زمین  
غافلید و کار سے ساقته نشد آفرام سر و دار آن تیسین مثل خان جهان بهادر و قاسم خان و غیره دست نهوس مالان از ارمی  
و لشک و از تنی بر می گشتند و زدیکه داعیه بر فاسستن از پای آن قلعه نمودند مفرور و مکه لک و غیره آلات چوبی که برای شنیر  
قلم ساخته بودند آتش در هندی وقت سوار شدن تغییر لباس نموده کوچ کرد تا بخان لظان سر و دار را فتنه مارسان قلمه فرای  
میز و در اندک جبر کنیده آتش لک لک سر و شو و کتر آن بر ویدیای خود مالیده برگردید و پنجه با شمع این خبر برای قلعه و از سلامت  
خافره و حلقه دے طلائی که آنرا در هندی کهر و میگید بوزن نیم قناریا کرده برای مرد و دوشی او فرستاد و از قلم و داری  
آنجا تغییر نموده عارس یکی از قلم متبذره اندیده صوبه سیجا پور را نوشته است که زیاده از سه چار ما به اهل طول اردو و  
کتر از دود و کرده واقع شده حاصل صوبه مذکور و عهد سلطان محمد عادل شاه جی سکندر شاه که اکثر مالک و قشرفش بهر  
استراخ نموده و در ورمون که عبارت از هفت کرد و روپیه باشد بود و دوستی سکندر شاه که اکثر مالک و قشرفش بهر  
رفت ملک میت لکمه چون در دید تفرق او مانده بود که مالگیر پادشاه در سال هزار و نود و شش هجری منسبت بنماید  
خود از احمد نگر بار با و تفسیر بیجا به رخصت نموده و هم استخار اجماع عظم شاه پسر خود را مفرور نموده روح الله خان را با پانچ  
امراے جلالت شکار با محبت هزار سوار و سید عبداللہ خان با هر چه را که از قیام احمد شاه محمد مظفر بهادر شاه و سید  
باد و هزار سوار و دیگر اسباب قلعه شانی بهر لوی عظم شاه قرار داده پیشتر روانه نمود و ناخجمن بهادر را با الطوایف و اسباب  
بتنجه قلع و بلاد و حیدر آباد را بهی ساقته و حیدر آباد را دارا پناه نام نهاد از سید عبداللہ خان بعد بنگاسے راه  
بهنگام محاصره ناک نتواند قلعه بیا پور ترو و ات نمایان تا رسیدن عظم شاه بطور رسید چون نمایان عظم شاه و بهادر شاه  
اتفاق و شقاق بود و عظم شاه نمی دوست که نام ترم و در تهای بهادر شاه و بر بان مذکور و سید عبداللہ خان را از جانب اول  
بله نیاز میداشت لهذا اول بواسطه مصطفی خان کاشی که معتد علیه او بود و لالت بر فاقه خود نمود و مفرور که نام مور چال  
بهادر شاه از میان بایه داشت و چون بدیدری روح الله خان سید عبداللہ خان اختیار فاقه و درین سفر نموده بود  
اعظم شاه روح الله خان را بهر دریان داده و محاصرت امر نکند و سید عبداللہ خان همان تن بقول این امر ناده عظم شاه  
با افواج بیجا پوری اشعار بر تنین بر مور چال سید عبداللہ خان و در ایام گمی نیز نموده و در کشت فاقه او اتفاق و اوج  
می نمود و در و دیورش تیر سبقت بر جمع افواج پادشاهی از سید عبداللہ خان بطور رسید و از قلعه روی توپها و هر نوع  
آتشباری بطرف سید عبداللہ خان زیاده بود و در آن پویش قریب دود و دیمه و نفر که اکثر سے مروان توپش و در شان  
بهادر شاه و دلاوران با سه بود و مع و مثل کشته و زخمی گردیدند و سید عبداللہ خان بهادر و درین نسیان نمود  
مزلزل تمام در دل پویش بانتهکان قلعه انداخت و قریب بود که متحصنان امان خواه آید و در غما و بر و د و بار و بهر  
اعظم شاه در غلها هر روح الله خان را با عات و با طنا بهافت این جلالت علی الرغم نام بهادر شاه و بهادر شاه  
و عدده و عید آیین فرستاد و روح الله خان رسیده بیاس خاطر شازاده و با قضاے وقت او طرف خود هم کلمه چینه



بطور نصیحت گفته سید عبداللہ خان را بدو داشت و خان مرقوم طوعاً و کرہاً چار خود را بکتاب رکش و بیجا خود رفته فرو آمد چون آنجا  
 خیر جلدات و جانفشانی سید عبداللہ خان بیادشاه رسید بر سید بہادر مذکور کہ چنین و آفرین بسیار گفته بشاہ عالم بہادر شاہ سارک  
 گفت روز دیگر کہ خبر داد و سید مذکور مع فوج نیا کامی و بیجا چار رسید نہایت آزرہ و خاطر از سید عبداللہ خان و دستہ عالم گشت  
 استراحت و تفکیک بہ محل نمود بعد از آن کہ بر جہل حقیقت گمانی یافت چقا شاہ بہ سلطنت روح اللہ خان و سید عبداللہ خان را  
 بہ نحو طلبید و سید عبداللہ خان را با حق بہر تہ مشغوب گردانید کہ اگر روح اللہ خان شیعہ جوئے نام نہ کردہ او معنی گشت کمال  
 فقت و در بے آبروی با ویر سید شخص کلام ہاشم علیخان خانی ست کہ کجا شہد نامہ حقیقت بجا گشت در جہی کہ در افی و بیلتقدیر  
 سلطانی و عظم شاہ در محاکمہ قلعہ مذکور از ملازمان سکندر بیجا پوری چنان محصور بود کہ اگر شہاب الدین خان پسر عابد خان بہادر شاہ  
 عابد خان و دیگر امری متفقین این ہر دو را در رسد غلہ و بیجا و از غارت افواج شہنشاہ سکندر بیجا پوری مغفود داشتہ بلکہ  
 اعظم شاہ نیز سید اثرشہ از غلہ شاہ و لشکر کسی بنیاد یافت ہاشم علیخان خانی می نگارید کہ اگر اعظم شاہ بیجا کی رسیدہ بود کہ میراث  
 دو باب کہ نامی خیر و دومی کشیدہ و آدمی زادگان بخودون آوردہ است در نہتہا و تنہا کی کہ با آوردہ استخوان چار با ہرے مردہ  
 مزروع بود و میزدند و آسمن میسر نمیشد و حالے از گرسنگی و خوردن چنین ماکولات غیر لائقہ شربت مات چشیدہ و بانی بیگم و فتر  
 دارا شکوہ و دوجہ اعظم شاہ کہ در اردو دراز لشکر شاہزادہ میا نگاہی کہ غلبہ فوج و کشتن در صافہ اردو و روسے دادہ خود  
 سوار شدہ از مضطرب و عاری تیر بر اعداہ امر و نوکران را استخفاف بر جانفشانی و بیادہی سے نمود تا کہ لشکر اعظم شاہ  
 میر سید دوران چین کہ شہاب الدین خان رسد غلہ ہر اسے اعظم شاہ و لشکرش سے بہر دور راہ افواج بیجا پوری کہ  
 اضلاع مضاعف فوجش بود و مانت نمود و در عرصہ چنان تنگ ساختہ بود کہ قریب بود اتقے عظیم بغیر چار بادشاہی و  
 ابناس غلہ پرس شہاب الدین خان و بہادرش مع سرداران ہمر اہی فاتحہ غیر خواندہ و دست از جان شستہ خود را بران  
 سپاہ بے قیاس زدہ کارزار در شامہ نمودہ مخالفان رشکست داد و غلہ و بیجا و در صبح و سلم با اعظم شاہ و لشکرش رسانید  
 شاہزادہ شہاب الدین خان را آفرین گویان در بھل گرفت و بلبوس خاصہ کہ پوشیدہ بود و خلعت دادہ و سورہ عنایات دیگر  
 ساخت و چون این خبر بہا لگیر رسید بے اختیار بر زبانش گذشت کہ چنانچہ آبروسے چننا بسی و جان بازی شہاب الدین خان  
 بہ حال ماند حق سبحانہ آبروسے اور او فرزند ان تا آخر زمان اثر اخلاص و دوران در حفظ و امان خود نگاہ دارد و  
 بر مراتب منصب ہزارہی با ہزار سوار افزودہ بغازی الدین خان بہادر فیروز جنگ محاط بہر و فرمان اہل طاعت کہ نیز  
 بر اسے او و دیگر عطایا بر اسے برادر و ہمر اہیانش فرستاد و بعد از تفصائے زمانے سیر چون محاصرہ بیجا پوری است  
 کشیدہ ما لگیر چار ہزار شاہان سال سبت و سنم از جلیوس خود بہان طوط راایت عزیمت بر امان داشت چون  
 در قریب و جواری بیجا پور رسید شاہ عالم بہادر شاہ و روح اللہ خان و غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ دیگر اسرا  
 رزم آزمایان را بجا لک و اعانت محمد اعظم شاہ و محاصرہ و تخییر بیجا پور فرستاد ہر یک بارادہ اظہار جوہر جلاوت و  
 جانفشانی تا کہ رگزارسی و کاروانی خود کہ بہت سبتہ خواستہ کہ حسن خدمت خود بظہور سبب اند شاہ عالم بہادر شاہ  
 از طرف دست راست مقابل دروازہ شاہ پور مورچال و کشتہ سے خواست کہ بہ پیغام استمالت و جان بخشی  
 یا بجزاوت و جلاوت ہر قسم اتفاق افتد بواسطت او قلعہ مفتوح گرد و محمد اعظم شاہزادہ باین اسرار پوری برودہ غیر  
 شازش بہادر شاہ با سکندر بادشاہ بیجا پور بہا لگیر رسانید و دیگر بہ ذوالان نیز با اعظم شاہ بہر استمان شد نہ



که افواج دکن اطاعت مورچال را فرود گرفت خانجهان بهادر بهت خان و سپهبد ارخان پسران خود را وایمچ خان که دینار از اتر پاشا  
 با اتفاق بگت سنگه بازه از طرف راست بدفع اعادی مامور رسد و دیگر سرداران را چه تیره و افغانه را بطرف چپ  
 مامور نمود و خود نیز میایس سوار گشت تا سوار ساری او تیار شود و افواج دکن مورچال را شکسته و از خندق گذشته  
 بر افواج عالمگیری ریخت و مردم مقابل آمد و در اجسریج ساخته برنجینه توپخانه پادشاهی را شکسته و تخریب نموده  
 برانگیزت شیخ منلیج مقابل سپهبد ارخان پسر خانجهان بهادر و بگت سنگه بازه و شتر زه خان لودی و ستر خان برابر  
 بهت خان پسر دوم خانجهان بهادر و محمد ابراهیم خان سپهسالار مع برمی خان لٹ بمیر با فوج و پادشاهی رود و بر  
 خانجهان بهادر و وایمچ خان رسید و لود و محیی و غلغلہ غریب و افغانه دوزب و دیگر مقابل را چه تیره رسید بجلالت دراز و دینار  
 را به دست و پاساخت و شیخ نظام بر سر پیر ریخته هنگام در و دیوار و دیگره اشیر رسانید افواج عالمگیری و روسای لشکرش  
 پادشاهی نمود و هر طرف گشته و در خمی گردیدند بهت خان پسر خانجهان بهادر و مسعود خان برادر ازاد خانجهان بهادر  
 پسر لٹ خان و سبوت بونیدار محمدی که کاری بدو داشتند و عاری بهت خان و دیگر سرداران از شدت تیر باران  
 گندم آمد آراسته اقلام می نمود و اما بهت خان با وجود زخمی شدن بهت نمانده حملات متواتر می نمود و از پدر مدد می طلبید  
 خانجهان بهادر که خود گلشن و اگر گرفتار حلقه اعدا بود و نفسی بمرد و بفضل ایزد دست نمود و درین ضمن شجری لٹ خان بهادر با جس  
 از نیکه تاران دلا در اسپه تافته بر خانجهان بهادر سردار پسران پورش آکر و دیر می بر خانجهان بهادر و انداخت  
 خانجهان بهادر و هم تیر سجاده کمان در آورده چنان بر بری خان زد که یک دست او را در گرفت اما عرض کرد که در بار فوج عالمگیری  
 چنان تنگ گردید که احدی را امید حیات و نجات نماند زمین زمین از انقباض راجه های ککی که نهایت مست و بی طرفی  
 از ریسانها و زنجیر اجنی محکم بست بودند فیلبان صلاح و اطلاق آن دید و مطلق الشان ساخت و زنجیر سپه پارسه در  
 خرطوم مشد و او آن لباس سیاه و سبیل اتفاق مقابل بری خان رسید و خان مرقوم بفرمان شهاخت خود داری نگه ده و فیصل حمل  
 آور و فیصل زنجیر می را که در خرطوم داشت چنان بر سرداران زد که اسپه چارغ پاکشته سواران را بر زمین زده و کاه بری خان  
 با تمام رسید و فیصل چند کس دیگر را از دلاوران دکن را نیز با و خرطوم خود را در دوسمار ساخت و در تقاسم خانجهان بهادر و درخت  
 یافته باقی ماندگان مقابل را از پیش رو برداشته پس دوایند و دیگران هم از صدقات فیصل مضطرب گشته کنار جسته و  
 افواج عالمگیری تا بویافته حملات متواتر آورد و بسبب قنوت شکست بر فوج دکن افتاده فتح و ظفر نصیب خانجهان بهادر گردید  
 خانجهان بهادر و حقیقت فتح خدا داد و غلبه اعدا مع و منداشته از پادشاه استقامت نمود و عالمگیری معظم بهادرش را با فوج  
 شایسته مع اعتقاد خان خانان جلالت الملک اسد خان و محبت خان پسر نامه ارخان و دیگر سرداران رزم آرا بهادر  
 خانجهان بهادر در فرستاد بعد یک جاشدن هم و فوج به صلاح خانجهان بهادر در و دوم از دور و قبل از طلوع آفتاب با اتفاق  
 سوار شدند چون دوسه کرده از لشکر و مورچال بر آه نذا فواج دکن با دید تمام نمایان شد و بعد تقارب بر سر شازاده  
 معز الدین و خانجهان بهادر که هر اول بهادر شاه بود و در ریخته در اول پورش چنان جرأت بجای بردند که سبیل با چار و پنهان  
 سوار و پیاده او را در آمد و از توپخانه آتش بار پادشاهی گزیده آتش غریب در لشکر پادشاهی انگذد سیه بمبارانده خان  
 با ره و خواجده ابوالکلام با اتفاق راجه مان سنگه بمرد و هر اول رسید مبارزت بهادر را نمودند و تا ستر و در آتش  
 پیکار در التهاب بود و از طرفین سوار و پیاده گشته و در خمی گردیدند آفت از مدافعه بهادران عالمگیری افواج دکن را

بمال پایدار می ماند و طاعت خان به جنگ و خود نو سید عبداللہ خان و دیگر شجاعان به باد شاهی و اعیانہ تاقبہ با جنگ و مزور  
 جانم بود که امر و آنچه شدنی ست بشور و خاتمان بهادرین را می را مقرون بصلح مذکوره به جنگ خود مراجعت نمود و یک پاس  
 شنب گزشتہ بعد که خبر رسید آرمیده و احوال این فتح بجعفر و فرزندانشه شام هزاره و خاتمان بهادر و متوق تسخیر و غنیمت  
 بودند و فی الواقع بجای بود و در عرض بسبب مساوت و بلانای از تاقبہ توقعات عنایت بقتاب سیدل گشته فرمان والا شایان  
 ششتر خنفس و طیش تمام شام شام هزاره و خاتمان بهادر و متوق تسخیر و غنیمت شام هزاره و خاتمان بهادر و متوق تسخیر و غنیمت  
 اخراج ابو الحسن بقصد قتل و مقتله سوار نشد و نگاه نگاہی روز دوازده و نایان و جنگ شام شام هزاره و خاتمان بهادر و متوق تسخیر و غنیمت  
 چنان بمان و بدو قی زود بجای خود میز نشاند خاتمان بهادر و متوق تسخیر و غنیمت شام هزاره و خاتمان بهادر و متوق تسخیر و غنیمت  
 سوار می نمود و تا چهار ماه در اینجا نشسته اند و در این مملکتی موجب از کابل و قلعه بادشاه گشته زمانه بهشت خاص در کمال  
 و غرضی در پیش نگارش یافته و اصل شد و پادشاه بخاتمان بهادر و متوق تسخیر و غنیمت شام هزاره و خاتمان بهادر و متوق تسخیر و غنیمت  
 شام هزاره و بعد مطالعت آن روز و بیان نمود خاتمان بهادر و متوق تسخیر و غنیمت شام هزاره و خاتمان بهادر و متوق تسخیر و غنیمت  
 از کجاش بیان آورد و چون خاتمان بهادر و متوق تسخیر و غنیمت شام هزاره و خاتمان بهادر و متوق تسخیر و غنیمت  
 و دوسه راجه ساع و دیگر غریب بقابل و مقتله می نمودند بنا بر اختلاف رایا آن روز شام هزاره و خاتمان بهادر و متوق تسخیر و غنیمت  
 و شکست التماس نمود که آن جان بهادر و متوق تسخیر و غنیمت شام هزاره و خاتمان بهادر و متوق تسخیر و غنیمت  
 زیاد و بین خلعت مرینی حضرت پادشاه ممل نیاید و بعد از کوشش محنتان که بنا بر دفع الوقت التماس نمایند و بهادر و متوق تسخیر و غنیمت  
 اگر با خاتمان بهادر و متوق تسخیر و غنیمت شام هزاره و خاتمان بهادر و متوق تسخیر و غنیمت شام هزاره و خاتمان بهادر و متوق تسخیر و غنیمت  
 و در رکاب یک پادشاه را و با کسب راسه هر اولی مقرر شد و جوهر و ذرات و غنیمت شام هزاره و خاتمان بهادر و متوق تسخیر و غنیمت  
 بهادر و متوق تسخیر و غنیمت شام هزاره و خاتمان بهادر و متوق تسخیر و غنیمت شام هزاره و خاتمان بهادر و متوق تسخیر و غنیمت  
 ظریفین و جمال مالدان دولت و آبروی ابو الحسن و شام با صلح در آن میدانم که اگر شام از تاقبہ کجی سر و دیگر محال سرحدی که بتفرق  
 بیاید و پادشاهی و راجه دست برداشته برگشته و بعد از این معنی را و وسیله التماس عقد تقصیر است و شفاعت ابو الحسن ساخته  
 و بعضی عرض کردند آید محمد ابراهیم که خاتمان بهادر و متوق تسخیر و غنیمت شام هزاره و خاتمان بهادر و متوق تسخیر و غنیمت  
 بنا بر او و دیگر علما و تکیه آن جانت پیشه با اتفاق جواب دادند که قلعه سرم و ملک سرحد بر نوک سنان و دوم شمشیر با  
 و اجتناب است و در آن روز بخلات ایام ماضی و زدن با نمانا نقد رشیدی نمودند که وقت آوردن خوانهای خاصه کیان  
 اندرون سرای حرم سراسیمه و خوان طعام از سر خواص افتاد و چون توپخانه تازه از حیدرآباد رسید و آواز شنگل آن گنج پیش  
 رسانید و بر مردم گوی پادشاهی نیز چه و دستگیر نمودند عرق حیات بهادر و متوق تسخیر و غنیمت شام هزاره و خاتمان بهادر و متوق تسخیر و غنیمت  
 سابق شام هزاره و خاتمان بهادر و متوق تسخیر و غنیمت شام هزاره و خاتمان بهادر و متوق تسخیر و غنیمت شام هزاره و خاتمان بهادر و متوق تسخیر و غنیمت  
 داده خواهد بود اما کم غیور و قول با خود گرفته بقصد مقاتله سوار گشته با در عرصه کارزار گذشت و سرداران ابو الحسن بهیرا  
 سوار کرده از جانبیکه بود دست رست فرستاد و توپهای بزرگ را در گودالها افکند و بعضی از اسناد زیر خاک منان ساختند و  
 فوج را سه دفعه نمود و یکی را استقبال هر اول و یکی را و بر دوی بالمش و یک فوج سنگین را با دوسه و شیر پیکار را و بر دوی  
 بقابل که سید عبداللہ خان قرار داد و چون دریای بلا جوشان و خروشان و رو بفرج بهادر و متوق تسخیر و غنیمت شام هزاره و خاتمان بهادر و متوق تسخیر و غنیمت

و کوشش و کشتن فراوه از حد بطور رسید سرداران دکن چنانکه فرموده و عرصه با افواج پادشاهی تنگ ساختند و نشانها و فرودگاهها را  
دبیرت خان پسر خانبهان بهادر و اعتقاد خان میر جلای الملک اسد خان مزدوات نمایان بطور رسید و سید عبدالمنان بعد  
چنانکه بے پایان فوج مقابل ابر داشت بعد سرداران حسین دیار پرداخت و تا ویرانگر کارزار گرم بود بعد و اول  
فوج دکنیان را و بفرار گذاشت و بهادر شاه مع افواج در قلعہ قتب نصرت آباد بنگاه آشنائیت و غلامه عظیم در لشکر دکن افتاد  
شیخ منلیج و دوسو از زبان و از نزد شاه فرموده و پادشاه فرموده و سرکاران هر اول پیغام داد که سلاطین و امامی سلف را  
خطا ناموس طرفین محفوظ و منظور بود متقا فینا بین مردان است آنقدر توقف باید نمود که ناموس از اینجا محفوظ بگذرد  
مخالفین بعد از اذن پدر خان کشیده مردم را از غارت معسکه باز داشت و دکنیان ناموس ابر اسپا و ضایل ابر کرد  
در مکان محفوظ را سید و بعد از محمی از طرف ناموس اول عصر باز نیات مجموعی هجوم آورد و معسکه کارزار اول گرفتار شد  
حق آنست که از هر دو طرف آنچه برای ناموس سلطان عرصه مردم است بطور رسانیده و دوم وی و مردانگی دادند و جمعی کثیر از طرفین  
مع و فیل فوج شاه فراده معظم انبیا دادند و از افواج ابو الحسن شیخ منلیج و دستر را و برین زخم برداشتند و چارنج سردار گمر  
بر تمامای کاری مجروح شدند و جلالت کیشان دکن بند را بن دیوان بهادر شاه را انجمن ساخته و فیل سواری او پیش ایشان  
دادند و سید عبدالمنان خان با آنکه در همان حالت بدین اوضاع دست بان رسید و بود یکی از اجزای هر دو گرفتار شدند و از  
فوج مذکور که لیوان شاه فراده را می برداشتند و جبارت نموده بند را بن از دوست آنهار رسانیده باز آورد و زن غریب خان  
میر بخشی شاه فراده و عمارتی فیل سواری مع یک خادمه که هر از پیش بود کشتی که دید مردم بے نام و نشان حجت کشیدند  
طرفین سر بهیچر اے عدم دادند و افواج دکن تا شام شبانت قدم در عید چون سیاهی شبیست از نظر بازگشت راه او با  
گرفتند بحیدرآباد و شانت اما وقت شام سرداران دکن به بهادر شاه پیغام داد و بودند که درین جنگها خلق خدا بسیار  
تلف می شود و سرداران هر دو فوج بطور مبارزان برآمده و فن بسیار گری و جویر شجاعت نمود و بطور رسا شدند هر که را  
بخت یاری کند خلف فرود یا فانت شاه فراده بنا بر ماست آراب حرب که دکنیان دارند قبول نموده و هنگام صبح که خبر  
در رفتن افواج دکن معلوم گردید شاه فراده شادمانه و بیفتیخ و از قلعہ قتب انجا بحیدرآباد شانت چون نزدیک کعبه رآید  
رسید و نا برین که مدار علیہ سلطنت ابو الحسن و وزیر او بود از طرف خلیل الله خان معروف بمجا ابراهیم که سپه سالار  
افواج دکن بود و پادشاه خود را بدگان ساخت که محمد ابراهیم با بهادر شاه سازش دارد و آن بے نصیبی بر خیزد و قلعہ  
قید و قفل خلیل الله خان گشت خلیل الله خان بمعنی دریافته بخیر است بهادر شاه آمد و مور و عنایات گردید چون این سپه  
با ابو الحسن رسید خود را باخته بے آنکه با مراد رفقای خود مصلحت نمایند و عیال و ناموس خود و مردم برای خود و دار و دیوار  
بالبعض از خدمت محل و صنادیق و جواهر و چون پاس از شب گزشتند راه قلعہ خلک گشته که نزدیک شهر حیدرآباد بود و گرفتار خود را  
بدانجا رسانید مردم شهر از سپاهی و رعایا بحال خود در مانده عاجز و حیران شدند و بهادر شاه مع فوج در رسید و در حیدرآباد  
رستخیز قیامت و شور و یوم افکند و بهیچا گردید چندین هزار شرفا فرصت سواری و بار برداری یافته دست زن فزندی  
گرفتند بے آنکه بر قلعہ یا چادر سے بر سرستورات کشند و سر اسید و مضطر و بقاعه آوردند و کار خانجات سلطان ابو الحسن  
و مال مردم تجار و غیر تجار در آن شهر امور که عمر با روی فتنه و آشوب ندیده بود و بیکانه کی و بحال بر داشتند و چاکه  
میسر شد صاحب تاریخ می نگارد که اموال نامحصور که در از سرش فریاده از چرخ شمشیر کرد و در خواهد بدست غارتگران



تا افتضالی و تحقیق صلح و جنگ اذکن رحیدرآباد و بیشتر گران ملک کوچ نموده کبیر آمده استقامت و زریه اینهمه راجع جرات و دلیری که با اهل خانجی حیدرآباد تسخیر ملک هاست تازه درین حرب روی داد و جانفشانیهای سابق که از جانب جهان بهادر و وسید عبداللہ خان قبل از فتح بیجا پور بشور رسیده بود و امیر مذکور و بهادرش و بیچاره با وجود جرات و جانفشانی بعضی اندک تر جم برابو الحسن و خلق حیدرآباد و استغفاسے جرات کم نکرده و امور و عتاب و مغلوب و مغزول انصیب شد عیاذا بنظر و علی و علی من الحصر المشدید چون محاصره بیجا پور بطول انباشید و از بهادرشاه و خان جهان بهادر ترجم غیر منی بطور رسید بوضع خان جهان بهادر عابد خان پیر خاوری الدین خان قیود جنگ را بشهرت تحفیل و رشکیش نزد بهادرشاه فرستاده اول خانجی جهان بهادر طلب حضور نمود و بعد از آن بهادرشاه را هم بر ملاقت خود طلبید چون خان جهان بهادر حضور رسید بیان مردم منظم خان بدر زین ابراز کاشمش و خان جهان بهادر و در جلو خانه پادشاهی بر سر گذارشتن پاکی سوار می هر دو خانه جنگی و جنگا که عظیم بر گردید پادشاه خان جهان بهادر را برای اسکان و انعام مردم و وسیله ای به حضور را برای مالعت مردم منظم خان و جمال طریقین بیرون تر خانجی جهان بهادر که نهایت طولی و زانقدر دانیهای پادشاه بنایت آرزو خاطر بود و از دربار آمده چون منظم خان را در جنب عهدگی و جذوبیت و بهادری خود بیج می شمر و فرمود که با را منظم خان را غارت نمایند پادشاه ازین حرکت آرزو ترکت خانجی جهان بهادر را بعمیق قلمه سنتی متعاقب ثاٹ اذکن با کبیر آفرشته و بعد شیت آن هم چون باز کبیر آمده باز حیدرآباد روه انصیب مغول و جاگیرت خان جهان بهادر در تغییر نمود و بیچاره بهین حالی از داریج و ملای و گردشت احوال پادشاه تحسینت فعال دیدار و قدر دانی و سلیقه اذ و امور سلطنت و جهان بینی مردم پیش ازین کار که گشته نموده از نزد و اسے بقلم آمد و یادیند که تاجدربته و چگونگی و در محاصره بیجا پور از دنیا در شاه و وسید عبداللہ خان و جهان بهادر چنانچه ذکر شد گذشت عبت محبت و جوی بعضی اقرار و بستان آن قسم کاوشها نموده مقید داشت و اینها را رسانید

### ذکر نصفت عالمگیر به تسخیر حیدرآباد و نام نهادن دارالجماد

بعد فتح بیجا پور فرستادن فتح نامه با در اطراف پیشانیجا ملک بیشتر زیارت فرارید همگی سو و از در واد گردید و از اوخر مردم سعادت خان سزاول وصول و رشکیش نوشته فرستاد که مایه دولت عزم مجرم و تسخیر حیدرآباد و داریم درین زود سے زیارت جهان کشا آن طرف متوجه خواهد شد و در ملای کشیش هر قدر که تواند و هر صورت که میر کبیر پیش از ازانش زبیر سزاول و با پشت آفروده سرایه نمود و نیکو خدمتی بای خود و در حضور در اند و دونه بای قبل ازین که بهادرشاه استغفاسے مصالحت و استغفاسے تقصیرات نکرده ابو الحسن با ظهار هر گونه اطاعت نموده بود و از زبان اگر خلق و جواهر براسے قریب دادن آن بیچاره ارسال یافته بود اما حاضر و عام میدنهند که محض اطمینان است و حرص پادشاه قناعت بخواب پیشکش میکنند و در آن وقت هر نام سعادت خان بهین حکم محضی فتنه بود چون سعادت خان صاحب الامر حضور در اند و عزز باقیه زیاده نمود و سلطان ابوالحسن ادرسون را با طاعت و شرفشای عالمگیر امیدواران از سعادت آن صاحب بیان کرد و بیجا پور انظار خود که در نقد بطلان متعذر است عوض در از بهادرشاه گرانمایا نیز موجود از حیدر خواله می نامیم و نموده خواجی جواهر علی از نقد اذ بلاتعین قیمت و تحریجه بطریق امانت در پارچه های باریک پیچیده و مهر نموده فرستاد و پیغام داد که و سر و زرنگسار آن آن زمان آنچه نقد بر سر آید رسانیده تقیم جواهر را بر سر نشود و جواهر خانه فرستاده خواهد شد بعدین قیمت سعادت خان نقد

و حوا که خود را عا لگیر مع عیود است تشبیه اظهار فرماں برداری ابو الحسن را مال غنایه و مباحیان را ابو الحسن قنبر الوصلی نوشته و در روز جمعه بکلی میره برای عا لگیر و مال داشت سعادت نامان که ترست یافته عا لگیر و در مجلس سر مست و بره و جابر که ابو الحسن فرمود امانت داشته بود بهمان فرشتان چند یکی میوه برای پادشاه خود خواجی برای جواهر هم در سبد میوه با گذاشته از طرف خود بخاطر ارسال داشت و دست سوز که بران گذاشته بود که خبر کوچ عا لگیر را بگنج بدارد و تسخیر ملک کند ابو الحسن رسیده زبان خاص عام گردید ابو الحسن از رفت و غایت ماندنیش با یوس گشته سعادت خان پیغام داد که عرض از احوال فرشتان را بر تو ناموس خود استر نه ای عا لگیر با سید مرحوم و موافقت بود و هرگاه تقسیم را راده او با استیصال این شکسته بل به ثبوت میرست و امید اطواف و مطوفت مانده خواجی های امانت جواهر این با بد و سعادت خان جواب فرستاد که چون بر سر مصلحتی قاهر یا دستاره و حاجت سعادت او با این طرف معلوم و متعین بود و نظر پارس ملک وفاته زادی آن آستان خواجی بار اسر شما در سبد میوه با گذاشته همراه بکلی می سر سبب شما بخود فرستاد و اکنون در عرض سر و جان من حاضر و فدای کار عا لگیر است و این که گفتگو طول کشید و بعضی ابر و دم و مو استند که رفته جواهر که کو بخت گرفته بیارند و یک عدد در شوش نامه بعد از آن سعادت خان پیغام داد که درین باب حق بجانب شماست اما من حساب الامر قای خود تو دیری نموده جواهر شما اگر گران بسا بود که گفته خلاصی خود و فرستادی آقا و ارسال آن داشته رانده و فایم و دام الحال که باید ارگشته باید شد و برای کار و لی نعمت خود و جان شاری باید نمود عا لگیر که از دستها برای استیصال شما بختی می خواست از کشن من دست آویز می گفتم دست او خواهد آمد و الا من ندره احوال انصاف او از ادعای که دارد باقیست و دستهای من هم در دستکاری شما که خدمت محکم است بمقتدر خود و قاهر نخواهم بود ابو الحسن را جانفشانی او و بهمانی آقا و حذر این تقدیر نظر عواقب امور خود و قبول اقتاده دست از مراجعت برداشت بلکه او را طلبید و نور و مرجم و تسکین گردانید و غلظت و جود بر سر مع الحاس و دیگر انشا غایت نمود و در همین ایام روز سه و فاضل حیدر با وزیر سلطان ابو الحسن حاضر بودند احوال عا لگیر و دستها برین پروری او و که نوشته طلای میبلر گفتند که ایسهای فرستاده پادشاه ایران که عا لگیر از عصبیت فرج نموده بنظر استیصال نمود و با اینهمه اظهار تعجیل شرع و دعوی اتفاقا از شاهای و اقامت همین اسرار جمع و توفیق می باید و غیر از اطاعت نفس سرکش محمول بر او دیگر نمیتوان نمود و بسیار اگر بفقرا و مساکین و ارباب اشتقاقی میداد و فی نیای می خلق خدا بیشتر بود سعادت خان متشده ای جواب از طرف پادشاه خود گشته تا دیده شایسته نمود اگر چه ظاهر عدم تحقیق پیشین نظر ارباب فرزند تو اندست و آن اینکه پادشاه و دینار را بسبب بی باخی از قهرمان ایران اسپان این نامه خفته غلط است که بر آنها ماری گشته حقیقت این است که اسپان را چون بوقت مین برای ملاحظه آورد و پادشاه در تلاوت کلام الله بود و بار ملاحظه اسپان از تلاوتی که گفتاد بود و خواست که قدری که نموده تلاوتش را بر و زود و دیگر که در دوران حالت آیه که در شان سلیمان نبی علی نبیا و علیه السلام متضمن استیصال و زبیدن بملاحظه اسپان مشغول گشتن از آنستی و بروایتی از زمانه و بی سبب آنها که ردیدین آنها و بعد تنه امروخ اسپان مذکور فرمودند تا بل شده از نظر گشت آیه مذکوره تلاوت نموده سبب حال خود است و بنا بر تنفیذ نفس نسبت حضرت سلیمان عمل نموده امروخ آن فرمود و مردم نیا هر چه خواهند گویند علماء این جواب شنیده گفتند که اگر چنین بود اسپان را بر و زاده های امرا که ایران فرستاده فرج نمودن چه معنی داشته خواهد بود سعادت خان جواب داد که این نیز غلط است که شربت یافته پسند مردم جا بیت و اصل این است که چون شاه جهان آقا با نامه اجدادش یافته بود و بر اسیری که از ایرانیان در هر محل از حملات آن شهر خانه خود ساخته



بنام او شهرت داشت و بسیار کجایان میشدند از وحام بسیار میشد و اکثر خلعتی ملکی ای و دوست که آنها را رسیدن در اینجا  
مستعد بود و محرومی مانند و بر نه را اگر کسی رسیدن بتصدیع و حرج بسیار رفته از آن گوشت میسر می آمدن بر این حکم فرمودند که در هر محل  
یک دو اسب برده و یک سانداز روی اخبار و قرائع نگار حیدر آباد چون خبر این تقریر و توجیه با ملکیر رسیدند، اما اگر دیده بر سعادت خان  
شعبان و آفرین بسیار کند و اگر نگردد پیش خیمه بطرف حیدر آباد روانه فرمود سلطان ابو الحسن بیچاره به شماع این اخبار و خوشه نصیب  
ستمه بر ستمان و التماس طاعت و استغاثی در آنم ناکرده و اظهار فرمان بر دریا و باز آمدن از پنجم منوع شد و محو بلایان غنیمت  
فرستاده و غنیمت نالی و مجر و سکنت آنقدر که باید نمود اما از قضا و قدرت قلبی که عالمگیر داشت مطلقاً پذیرفته و ایش را حواله بزرگان  
و شان فرمود و سبکست غنیمت نمود و شامش مقید نمودن پدر و پسران فرمان بردار و متوکل منت برادران عاجز و گرفتار و درویش  
حقیقت کیش شاد سرد و لریش و دیگر تزیینات با مقتضای شمع و سایر پرست نمودن و آخر اسب و دین پروری پوشانیده و ابله و  
فرمودن فراموش ساخته و مصداق آیه وانی بهایک (آما مردن التماس بالبر و منون) نقشیم گردیده و مانع مستغن اثبات تقصیرات  
ابو الحسن اصدار نمود و شورش آنکه اگر چه افعال تبری آن بدعا قبت از احاطه تحریر بر رشت اما از حدی که از بسیار از آنکه شمرده می آید  
اولاً اختیار ملک و سلطنت بکف اقتدار که فرما جز خاتم اودن و سادات و شایخ و فضلار ملکوب و مغلوب و خشن و در رواج  
خشن و مجبور با قوطط علانیه کوشیدن و خود را از باده پرستی و پرستی در انواع کبار شرب و در دستغرق بودن بلکه کفر از اسلام ظلم از  
عدله و مشق از عبادت فرقی نمودن و در اعانت کافر عربی معنی سبها می چینی و دقیقه نامرعی نه شستن و خود را بسبب عبادت و از  
حربی که نفس کلام آبی و رنجه آن واقع شده پیش خلق و خالق مطعون گردانیدن و با وجود ارسال از این نصیحت آیه محرم  
و مردم آداب دانستن و اگر گرفته حضور پند و غفلت از گوش کشیده درین نازکی یک یک بدون پستی سبها می بد کرد و از رشتان  
و بایسته اعمال مغرور دست با ده غفلت بوده فطر بر افعال خود نمودن و امید بر سنگاری و در هر دو جهان داشتن مصرعه  
از بی تصور باطل است خیال محال و القصه ابو الحسن مایوس محسن گردیده و بکفر حارب و تعین افواج برای انتقالی ختم قضا  
و شمع منسلج و شتر و خان و مصطفی خان معروف بعد از اراق لاری و دیگر سرداران مبارز پیشتر را مرض نه و عالمگیر چون با  
منزل حیدر آباد و رسید بعضی سرداران حیدر آباد را نمود و اگر شته دست و پایی جفا نیند و در آن لشکر منفرل گردیدند چون افواج  
عالمگیره برابر افواج و کن و اسباب حرب علی هذا القیاس بود و می آن بیچارگان سودر می نید و از غازی الدین خان فیروز جنگ  
که بعد فتح بیجا پور برای تسخیر قلعه ابراهیم گده مامور بود و کلیه طلوع مع عند شت فرود فتح قلعه مذکور مسله او رسید و روانه شدن  
خان مذکور بطریق ایلفا حیدر اطلب حضور معروض گردید عالمگیر بفاصله یک کرده از قلعه حمله کرده و رسید و مسکرهاست افواج  
و کن اود حاکم نموده شور و شاز افراشت بعضی امرای رکاب جنگ آن مامور شدند و در خود و دیگر در غر و طاعتش بود و در بفرار نهاد  
در هائیکه مناسب و دشت منفرل گردید و بعد رسیدن فیروز جنگ تین مورچال بنام هر یکی از امران نموده حکم بکشدن نقب بستن و  
و تقسیم افواج فرمود و میبای جدالی و قتال کردید و در همین روز عابد خان پیرخان فیروز جنگ که بجز او سوار و بی که در یکی از  
حیدر آباد بنام یک اسد الله غالب نموده بگو نیزه خود میخواست محو نماید رسیده دست راست او از ضرب گلوله توپ بریده و بعد  
در روزی صحرای حرم گردید سلطان ابو الحسن چون همادشاه را بر احوال خود متوجه و حیم میبشت رجوع با و نموده بوساطت  
پندان محرم سنجای محبت مع تحف و هدایا فرستاد و التماس می و عفو آثم ناکرد و خود او حامی امان می نمود و بهادر شده هم  
میخواست که در هر دو صورت فتح و جنگ علی الرغم غنیمت شاه و فیروز جنگ مصاحبه با ابو الحسن یا فتح قلعه از دست او اجب مایه بنابرین

باب گفتگو با سلطان ابوالحسن مفتوح داشت اعظم شاه و دیگر فاضلان فتنه انگیز این احوال را بنا خوش و جوی در حضور مالک گیر  
 بآب و آب تمام ظاهر ساعت مالک را از بهادر شاه و زوجه او نورالسلطانیم و دیگر نقای محرم شاهزاده بدگمان ساخت بودند و این ضمن  
 دارد و نه پالی خانه و دیگر کار خانهاست بهادر شاه بر من شاهزاده رسانیدند که سوار میاسه حرم از او و فتنه و در واقع شده و مردم قلعه  
 برآمده و گاه بیگاه بر مور جال میریزند بهادر شاه منتهی ناموس سلطان رسد بهادر شاه فرمود که خیمه و سوارهای زنانه را نه و یک و دو خانه  
 آرد محمد اعظم شاه و نیز در جنگ و دیگر فاضلان اعظم شاه مالک گیر خبر رسانیدند که بهادر شاه در مقام خرو و یوسن سلطان ابوالحسن و قاصد فتن  
 عقیده است مالک گیر با وجود عواسه عقل و تصور فکری که اگر سازش با ابوالحسن هم باشد معصوم شدن چه فائده دارد و چه افواج او را نزد  
 خود طلبیده بر سرش نریزد که خود هم اندرون قلع معصوم و مقید گردد و آتش خشم و کین او شراره باندگدیده حیات خان دارد و غده غفل خانه  
 بهادر شاه و خواجه ابوالکلام را که با وجود فاقه شاهزاده بر دوازدهم مردان معاد خود سه و شمر و طلبیده استکشافات احوال نمود  
 و با انواع عقیده و متدبیرات طلحه و طلحه از بهر دسپس بهر دو بین مردوخ داشتند که بهادر شاه را داده غیر از این نیست که با هم است  
 و قلم مقرب بر جاند اعمال ابوالحسن کشیده گردد یا قلعه گلگنده طبعی و اتمام او به تفسیر و آید و سرگردار او فاسد سیر امون خاطر شش  
 گشته چگونه سخن انگیز و اق عرض نموده زبان با تمام مرشد زاده خود کشانیم و هر چند باطل موجب بیسیه بهادر شاه عاقل نشان نمودند  
 اصول اول آن باطن پر دل زلفت و بهادر شاه را چنانچه سابقا اشاره بآن رفت ظنیده بناحق مقید نمود و نورالسلطان و فرزندان  
 شاهزاده و خواجه سیران و دیگر بهر مان محرم اول انواع خفت و امانت و ایداد تصدیقات رسانیدند و با تمام محسوس داشت  
 و هیچ کار خانجات بهادر شاه را ضبط نمود و سر کار خود انعام داد و در منصب چهل هزار سی چهل هزار سوار که هفت هزار سوار سه اسب  
 او اسب بودند و در کار تمام انعام چهره ساخت مالک را در ابار باب طلب تنخواه داد و زوال نورالسلطان زوجه بهادر شاه را  
 فرمود که بدون فتنه ابوال او را مقید سازند و در سوم خواجه سراسر زشت فزونی یافت نام که آخر خطاب محرم خان یافت  
 و در دست گوئی و بر دس شور بود و مامور گردید که نورالسلطان را بنه که در بدن دارد و بیکانه که خیمه و فردوس قابل زدن ایشان  
 داشته باشد برده و بخت مقید سال و در کار خانجات ادبا با زیور که در گوش و گردن و بدن او باشد بقبضه سرکار در آورد و خواجه را  
 با نورالسلطان در شسته شکم نورالسلطانم از جا رانده زبان در شام کشاد و گفت که پا و شاه پرست و عورت و آبرو و دولت من  
 بختیده و او حاکم گیر و مدرسه فارم اما تاسی رسد که با من چنین گفتگو نمائے از استماع این خبر در غضبش افزوده و بیشتر و بیشتر  
 زبان بقتلعت او کشاد و مدرسه نهاده فرمود که از طرف غذا و دیگر با محتاج ضرورت بخت گمرازد و چنین روز بر دز بهادر شاه  
 هم نیتن زیاده و بکار میرفت بدو دست پنجم و او که از ارتقای خود نموده استخفاف نماید تا از شر تفسیرات سبب بایان او در گذریم  
 بهادر شاه از قبول و اعتراف بتقصیر انانوه مردوخ داشت که اگر چه منتهی الحقیقه بدگاه اسلحه و در کرب مجازیت با انواع  
 تقصیرات انانوه اسم اما در ظاهر هر یک قابل استخفاف از من سر زده باشد نسبت بجد و گمان منتهی کم تا زبان با عزت و استخفاف  
 آن کشانیم از این جواب سراسر صواب آتش غضب آن وزیر از ثواب زیاده تر افتاد یافت بهادر شاه را از سر تاسی منتهی  
 و افغان و شاهزادگان گرم و آب مزد لباس لائق منع نمودند و خواجه سراسر نورالسلطانم مقید ساخته خانه از ضبط نمود  
 و برائے تحقیق قیستی که بهادر شاه دیوارالسلطان را بان تمهید نمود و بودند حکم شکسته نمودن خواجه سراسر منتهی مذکور نموده فرمود که سیاست  
 هر چند تا مشرکان و استخفاف نماید چند انکه او را با انواع زجر و توبخ و انواع عقوبات آید از رسانیدند سواسه و صوغ عقیده  
 شاهزاده و بهر سراسر و امارت نورالسلطان از زبان او چیز دیگر بر دز و نمودر نیافتند به از آن که کار نزد یک بلاکت او رسید

دست از برداشت و بر زانکند عوس نور انسا را که غلبه بشا که خان و شریک منت بود نیز نخواست میتد ساخت و سه چار  
خواجہ سرای دیگر را ہم میتد نموده انواع ایذا و اضرارش شکستہ و دیگر قذریات در تحقیق انظار آنها کردہ رہاے دارا اجمہ مبارک شاہ  
و نورالسنایج با بنیاد نرسید دیگر حکارہ و آلاسه کہ بہادر شاہ بیچارہ و حمران او کشیدند تا کجا نکاشتہ آید عبد البراہیم سید سالار خان  
ابوالحسن کہ پیشتر از ہمہ ملازمان او بہر منادے مادا ابوالحسن از وہبگان گشتہ ہنگام رسیدن بہادر شاہ و خان حبان بہادر کیا  
قاصد قتل و قیدش شدہ بود و دہنا چارے و اندک طبع اقتدار رجوع بہ بہادر شاہ آوردہ معرفت او ملازمت عالمگیر اختیار نمود  
در منصب ہفت ہزار سے ہفت ہزار سوار گشتہ عزت وافر و خطاب مناسب خانے یافت و مورچا لوہا سے و اہتمام خان فرزند چنگ  
و دیگر رزم جو یان خود سے چنگ ہمیشہ کم کم پیش ہرقت وری کی از روز بہر نامزی الدین خان و دکن پیش بردن مورچال و پیش نظام  
مصطفی خان معروض لبید الرزاق لارے و غیر ہا برآمدہ مقابل فوج یا و شاہے بجات پیش آمدند و دارو دیگر عظیم میان آمدہ کہ شہر  
ہا و زخم کار سے برداشتہ از اسب افتاد و جبے از راجپوتان تادار از دست و کینان برآوردہ مقتول گشتہ چند نفر و کینان نامی نیز عروج  
و نابود شدہ اما نقد راجپوت کینان بنیاد آنہا بود کہ ہر چند ہرام فوج پا و شاہے جلا دتا بکار بردند تا لاش یکی از آنہا را بدست آوردند نہر شہر  
و آنہا لاشہا سے رفقا سے خود را یا لاش چند نفر پادشاہی برداشتہ بردند آخر ہزار ساجت و سے بہادران ایران و قوران و خلات و  
شیانت سادات و افغان و راجپوتہ و غیر ہم افواج ابوالحسن برگشتہ بقلمہ خود آوردہ در ایام محاصرہ کنگا کٹہ و غلبہ و اوقات از  
جراتہا بنظر رسیدہ کہ محمول بر ما نہ توان نمود لیکن ما نہ غیبت از انجمہ ہمیں قسم جانفشانیہا ظاہر شد اما چون نیت یا و رنود نادر  
کہ باید بران تردوات مرتب نشد و عالمگیر بوسائل و وسائط روز و شب دستایف تملوب رتقای سلطان ابوالحسن کشیدہ و بہر اعلیٰ  
و اضافہ سے منصب و از ویا و تقرب بطرف خود مائل گردانید و آنہا بخرص و امید دنیا و یاس بقا سے محروم و ملت سلطان ابوالحسن  
توسل با زایل و دولت عالمگیر جہتند مگر مدو سے با و شریک و رفیق ماندند و آخر ہمہ برگشتہ چنانچہ شیخ نظام بود ملازمت عالمگیر بخواہد  
مقرب خان شش ہزاری خہر اسوار از منصب و عالمگیر یافت و ہمیں قسم شیخ منہاج و غیرہ رجوع با عالمگیر نمودہ مناسب اقتدار عظیم یافتہ از  
لوکران سلطان ابوالحسن عبداللہ خان افغان و عبدالرزاق لاری پاپان کار با و ماندند اگرچہ آخر عبداللہ خان ہم برگشتہ ملی از مہلاران  
کسے کہ تار و قشیر قلمہ از ابوالحسن روی رفاقت بر نداشت بلکہ روز فتح قلمہ ہم تر دوسے کہ از خیز قبول عقل بیرونست از و ظہور آمد و علی  
بکزارش خواہد آمد عبد الرزاق لاریست و کار نامہ سے مردم ابوالحسن کہ با وجود غلو بہ و تحسن بقلمہ ظہور رسانیدہ اند و سناہست و یکی  
کہ از عالمگیر و اتباع خاص او بر دیا فتہ از و قانع حیدر آباد نکاشتہ قلمہ بدائع رقم منت خان عالی بے کم و کاست و از تاریخ نام علی  
خانے با اندک پاسدار سے پادشاہ او پیرایہ وضعی می یا بد با مجلہ مدت محاصرہ با متہ او کشیدہ و از شدت تو بخانہ و ذخیرہ باروت و شہادت  
عمود قلمہ کہ لا یقطع شہادہ روزگوار توپ و فنگ و بان و قنارہ ہا سے آتشبار و در کار بودند مردم مورچال اردو سے عالمگیر  
را زندگے دشوار بود و از ہجوم و تراکم دود و باروت روز از شب کمتر تماشا میشد و بیچ روز بود کہ ملازمان کار طلب عالمگیر سے  
تلف نشوند و زخمے نگردد و بعد مساعے موفورہ در خدمت یک ماہ و چند روز مورچال کنار خندق رسید عالمگیر عجیب لافا بل حکم ہزاران  
خندق نمودہ اول خود و وضو نمودہ کیسہ کہ پاس براسے پر کردن از خاک بدست مبارک خود و دوخت دہمہ با تیر شدہ تو با بالای آن  
برودہ محاذ سے قلمہ بستند اما اگرانے و کیا بہر فلک و کاہ بجاکے رسید کہ صاحب ثروتان طاقت با خند و انجہ بر کم بقا عتسان  
سقیم الاحوال گشتہ میان آن امکان ندارد غلظت بیرون از حساب در گذشت بلا سے و با مقتضای حسن نیت پا و شاہ  
جلا دہ صد مات قلمہ غلظہ بود و ہا مردم تاب گرسنگی و بے برگے نیا و ردہ نذر ابوالحسن رفتند و بعضے مخفی نفاق ویریزیدہ ہا سے

اغراض خود با عانت محصوران کوشیده آخر سوا شدند و بجز او سزار سیدند و چون کار سے از پیش نیرفت اعظم شاه ماکر بسبب  
 اتفاق بباد شاه عالمگیر براسه بند و بست او بین واکر آباد مرضش کرده بود و شاهزاده تا به برادر چور سیده بود و باز طلب داشت  
 روح الله خان را که از عده های کار طلب و شیر سلطنت و براسه بند و بست بیاورد گناشته بود و نیز بکفور طلبید به از سه ماه کر خان بهاء  
 فیروز جنگ در پرده سیاه شب قریب بچهره کین نموده و در آن سحر راهب ستیاری کندی زین با بالاسه فسیل قلع بر آورد و حارسان فریاد  
 گشته قطع رشت حیات آنها نمودند وقت بالا بر آمدن مردان کار حاسبه عراب کرکیه از مقران عالمگیر در آنجا حاضر و بر مانع نشانی  
 خان فیروز جنگ بنا بر استشهاده و ناظر بود به آنکه پایان کار تا کشنده بجز و درج بر بر دج گمان نفع قلع نمود و بکفور پادشاه و دان  
 و دان رسید و پادشاه بر سر سجاده بود که اندر شروع بجا آوردن آداب مبارکباد نموده زبانه فیروز جنگ و دیگر مبادران بود چنان  
 نیز پیغام مبارکباد نفع قلع مروض داشت پادشاه سراسر و تار هم بمقتضایه صاحب طای قدر صاحب بدون تحقق خبر شوق  
 گشته اشاره بنواختن شادمانه نوبت فرمود و حکم بطلب سوار سے و پوشاک خاص داده مستند تا شاگردیدند به حضور بدست  
 از بان آداب تنیضت بجا آوردند بعد آنکه خبر رسید که تفسیه منکس است و چشم زخم غلجی و لا در آن لازم سرکار رسید و خان فیروز جنگ  
 تا کام برگشت و این حرکت موجب استهزا و خجالت پادشاه و صاحب عراب گشت و چا سوسان خبر آوردند که چون پادشاه  
 حارسان قلع را گشته بود و الواحسن آن سگ را قلاوه مرص طلع و قبل زبانه عطا فرمود و بر نوکران تنگ بگرام خود تقوی  
 می بود و سلطان باران به شدت باریه بالاسه جان لشکریان خصوص اهل مور چال شد و سلامت کوچه و دهم و دیگر  
 ساخته های فیروز جنگ باطل و نابود و غرض گردید و در زمین شمرت طینان نمر به اسرافات قلع و طو خان داد و باران متعسفان  
 مخصوص عبدالرزاق لار سے بیرون بر آید و داد و باده لار سے داد سلیم خان حبشه که از جمله سرداران محسوب سے شد دست بیا  
 زده خود را در مخانه پنهان ساخت و صفت شکن خان که نسبت بدیگران سے بسیار در تغییر قلع داشت قبل از رسیدن مصطفی خان  
 عبدالرزاق لار سے و در خیمه کار سے خورده بود و بر جان خود تر سیده در میان زخمی با آب و گل آغشته خود را انداخت  
 همیشه خان بکوچه سلامت خزیده امیر رستگار سے است بگردن تار سے در آمد جلال جلال خاص و از جمله فرماندهیم الحمد لله عالمگیر  
 که محاط بمر بر راه خان بود و او در منصبدار و دیگر امیر مردم اوجا حسن گردید بعد استماع این خبر حکم شد که حیات خان و او غیبه  
 قتلانده با مقتدا و بهشتا در قتل کوه پیکر بهادران لشکر راهزده برده از نالمانیکه طینان نموده اند بگذرانند و بعد اهل مور چال رسانند  
 هر چند حسب الامر قتال بر سر ناله بر سیدند و آواز شدت طینان احوال از مبادران را عبور و وصول تا مور چال میسر نیامد  
 و تا مدت شب حیات خان مع فوج قیناسه در گرداب حیرت مغلط و سرگردان ماند و نصف شب بخیمه با سه خود برگشت و مبادران  
 قلع اسرار اقلید برده و نزد الواحسن حاضر ساختند سلطان نکور سر چار روز جمیع آنها را همان نواز سے فرمود و غیرت خان و سر بره خان  
 را خلعت مع اسب و دیگران را قلع خلعت داده و غراز و احترام مرفض ساخت اما سر بره خان و اولی جمایشا که انبار خاندان اجتناب  
 قلع و باد و تخته و غیره بایحتاج اسباب قلع واره سے فرستاد و گنج با سه هر نیکاک کشیده قلع و فرمود و عریضه بیخ پیغام زبانه  
 که بمضمون هر دو وجه بود و داد و جلال را بعزت و جلال متعلق العباد و سهر مبارک پادشاه و سهر ۱۰ روزه نمود  
 تا در ابلاغ پیغام و گذرانیدن عریضه قصور سے کند چون اسرار گشته آمد به غیرت خان را که هزار سے دو صد سوار بود و انفسه  
 متعصب بیه خطاب بمال ورا بشتره قیناسه بنگاه نموده و در باب سید بره خان فرمود که اگر نیتن کار غلامانست بر ل خطاب  
 سماعتی ساخته گفت که متعصب نوبت آن کم ذات که چار صد لیست بمال دارند و عرض داشت الواحسن را از غایت

غور پیش خان فیروز جنگ فرستادہ گفت کہ انتحاب منورہ اپنے قابل عرض باشد مردض دار دجلال چون برای پیغام زبانی  
 عرض کرد ارشاد شد کہ تثنی از شب رفتہ پس پر وہ خلوت خاص خواب گاہ آمد عرض نہاید بخش منون عرضداشت و پیغام زبانی  
 جلال سربراہ خان آئیکہ من خود را از جماعہ بندگان جان نثار آن در گاہ میدانم اگر تقصیر ازین عاجز یا اختیار و بلا اختیار سرزده باشد بجز  
 خود رسیدم از شیم کریمہ سلطان الحال امید دارا انشا لہ کہ خوف را بنیدر و صورتیکہ قلم مفتوح شود و مراجعت برادران خلفہ شاہجہان آباد  
 فرمایند البتہ بیکے از بندہ اسے در گاہ آسمان جاہ این ملک بر ہم خوردہ پامال گشتہ را خواہند سپرد ہمانا آن بندہ من باشم بر کردار  
 در اینجا مقرر خواہند فرمودن یا در محصل این سرزمین در وجہ منصب خود و ہر ایام خواہند خواست و دیگر ذرا برای اخراجات  
 ضرورے از سرکار خواہد گرفت تا از عمدہ آباد نمودن این مزرعہ کم از دو دو عساکر مسکن چند و بوم گردیدہ برای دہشت ہشت سال بیکر صورت  
 ایادی روستے نماید و بندہ ہر آنچه بود کلا سے در گاہ سلاطین مجد گاہ میرسانیم خواہم رسانید علاوہ آن بعد پذیرائے نعمتات ہر گاہ  
 معاوضت فرمایند در ہر سزے کہ چنگام خود در حد و این الگہ مختصر مغرب خیام سپہر اقتشام گرد و بعد و ہر گاہ سے از منازل مذکورہ بعد و  
 شود و گدہ رو پیہ تسلیم دیوانیان سرکار فہم و نیز بعد و ہر دورے کہ قدم مبارک پیاسے حصار رسیدہ نرسے بطریق نثار و پانوا سے گزارم  
 داین ہم خدمات براسے آن بجاست آدم کہ زیادہ بر این خوریزے مسلمان نشود و سپاہ شکر خضر بیکر پیشتر ازین موت محرم از اہل  
 و عیال دیوت و اموال خود نیا شند مگر اگر امتاس بندہ بفر قبول اتیان زیادہ و خواہند کہ مدت دیگر ہم بندگان حضور تفتیح اوقات  
 نمایند نظر بر قافہ حال سپاہ یا چند ششست ہزار من فکر جلال جیلہ سرکار در اینار خانہ ذخائر غلات و غیرہ دیدہ رفتہ بجنوب در سال  
 دارم چون این مضمون زبانی جلال بسج جاہ و جلال رسیدہ در جواب کلمات سراسر خواب ابو الحسن نوے چند اوافرودہ کہ نہیں ازین  
 نیست اگر ابو الحسن از فرمودہ و بیرون نیست دست بستہ حاضر شود یا بگزارد کہ سرگردن اورا بستہ یار بندہ و اپنے تفتا خناسے  
 ہر وقت باشد نہ بل خواہد آمد و صبح آن شب علی الرحمہ ابو الحسن بنام مستبدیان صوبہ برادر احکام مع گرد زار ان حصار شدہ کہ چاہا ہزار  
 کیسہ کہ پاس بلبول در دورہ و عرض یک در دو خستہ بادگیر معالج قلعہ گیرے روز حضور نمایند کہ از سر نو خندق اپنا شستہ آباد نمایند  
 این خبر بر زبان عبزہ مستبدیے اختیار گزشت کہ این کلام حسن و دانائی و چہ مسلمانان گفتی و رسوائیت کہ کیسہ ہا آیند و خندق اپنا شستہ  
 اگر در چہ امتاس ابو الحسن حصار سال غر شرف پذیرائے یافتہ ہم و سیلابی سے حیات یا بگردید و بمان جہا ہما ہی خد بکار بر نوز  
 شک و اپنا شستن خندق ہم سے آہ نوز و ہم شعیان برض رسید کہ تباست کج خرو با بخام و نقب را با تمام رسانیدہ باروت ددان  
 پر کردہ اند و آتش دادن را پیشم براہ فرمانہ حکم حکم حصار گردید کہ اول اہاسے سور چال بشیرت پور ش ہاسے و ہولے ہما و راز  
 بلین سازند تا محصوران بار اوہ ہا غنہ بالاسے فیصل حصار مع آیند بعدہ در نقب آتش زندہ عبد الرزاق لارے از شدت  
 فدویت و ہوشیارے از اجراسے نقب کئے خبر یافتہ مقابل ہر سہ نقب اندازند و ہر سہ سترے سنگ تراشان چاہدست  
 نقب بکنندہ باروت یک نقب راح فیتہ آن بریدہ و ہر دواز دو نقب دیگر قدرے از باروت برداشتہ باستہ را با آب آیینستہ  
 خنک و ناہر و ساخت چون آوازہ یورش بلند گردید و مردم بالاسے حصار فرہم آمدند عملہ نقب کہ منتظر ہمین از دحام بود و در یک  
 نقب آتش زدند چون باروت آن طرف از آب خنک شدہ قدرے این طرف باستہ بود و بجز آتش در گرفتہ شدت باروت  
 ہمین طرف رفتہ مردم سور چال کرمی و مستعد بوش بودند و دیگر تماشا ییان و سپاہیان مالگیرے را سوخت و بقدر زور  
 با زوت رین بالاسے آن پر سنگ و کلوخ انجا سرور سے مردم این طرف را شکستہ جمع کثیرے را بعد و سال ہجرت  
 ہمدان زمان کہ عبارت از سنہ ہزار و نوہ و ہشت است مطابق بود و آورہ صحرا سے ہم ساخت از انجملہ جماعتی از



شہر مقرر نموده یا ہو کر دیکھ لیں سو کم گزار و بداندیشان کہ ابوحنیفہ و اوج داد و از شہر بیدار و دو تن از اہل استقامت نموده مساجد بنیاد کنند  
 از مساجد خطایان اگر جمعیت شکن خان سپہر قوام الدین خان خلعت و یک از اہل استقامت ایرانی و قاضی ستانی جہد و جہد تمام داشت از ہی ان  
 فضلہ اسے ایران یکے اندھم و بیجا جیش بود گفت کہ جمیع کثیر از زمینیں علیا و مساوات صحیح السبب علماء دین قلمو خط و خط و خطی تمام  
 خود تیر قلمہ ارتقا و از این خصوصان و بی ناموسی عیال و فرزندان از آزار چہ باب توان بود آن بد بخت سببا و در جواب گفت کہ اگر  
 امام حسین علیہ السلام خود دین قلمو است در تخیل این قلمو خود اہم کوشید و این کہ تہمت یافتہ نمی بخیم از زبان اہل افتخار یافتہ سبب از  
 شومی آن مقولہ کفر شتم تا ناق با خود دین و دیگر جہاد گوید و مینوب عالمگیر گشت و از نظر اعتبار افتادہ مقید شد و اسوالم اہل تہمت و کلام  
 لیا و در شاہ و در سدر جہد چندے عالمگیر قلمو خود جہاد و زلات او کشیدہ نظر بر میا کہ ماسے او بجایست میر تہمتی کہ بیت الماہتہ خان  
 بود کہ از آن تہمت بر نہ بود و از آن من و بعد و کہ ابدا گشتند و کای تو ب خانہ ابر بود ماور نمود و خون ہمیشہ در تالیف قلوب ملانان سروران  
 ابوحنیفہ غائب و سبیل و دوسالک سے داشت و رفیق روز ہا سے بد کتر کسے سے باشد اکثر نوکران ابو الحسن بگرد و ایام رجوع  
 بعالمگیر نموده بہذا سبب طیلید و خطا تہا سے عمد و قارہ و فیصل و اسب و جواہر و جاگیرات اختصاص یافتند و شش ہجری  
 بنا بر شہرت آنکہ از نیرار ادب رجوع بر لشکر عالمگیر دار و مقید گشتہ غیر از عبد الرزاق لاری و عبداللہ خان ترین افغانی بن باسلخان  
 ابو الحسن از سروران کسی نمادہ در دست مجاہد بہشت تہا و انجا میدہ از راق رحمۃ اللہ و عبد اللہ خان ترین دین تہمت بران  
 در کار و سے تہمت خود میگویشند و شرط و فادارے و جان نثار سے متقدیم میر سائید نوکر بر اسے عبد الرزاق لاری سے  
 فرمان عنایت حاصلت حق قول منصب شش ہزاری شش ہزار سوار با عنایات دیگر دفت آن و فاکش حقیقت اندیش ملا خط  
 جان و آبروی خویش بفرمودہ از قبول ابانمودہ فرمان سرور عالمگیر را بر سر برج علاقہ خود و تفصیل قلمہ بر آمدہ ہر دم لشکر سے  
 عالمگیر سے نموده از کمال اہانت و استیغاف پارہ کرد و پائین انداخت و زبانی کہیکہ مال فرمان و پیغام بر اسمائت و جواہر عنایت بود و  
 داد کہ این جنگ بلا تشبیہ جنگ کہیلا سے ماند عبد الرزاق اسید دار است کہ تانس باز پسین روز ہر بیست و دو ہزار نامہ و کراہیم  
 علیہ السلام سمیت نمود و از آن تہمت بر رویے آن شہید مظلوم کشیدند و دنیا بد یکہ جملہ ہفتاد و دو تن شہد ابودہ سرخ و بولی و دنیا  
 آخرت حاصل نمایند عالمگیر سے استملع جواب در ظاہر کرد و در شہد گشت زبے بد بخت لاری سے با ناری اما در باطن نصرت بہا تہمت  
 در و فادارے و پس نگذا رہے تحسین و آفرین کردا کہ چہ با قضاے تقدیرات آہی قلمہ نگاہ و آخر مفتوح گشت اہل انجا  
 دین و ایمان و شجاعت جو فادایا و عروت و دیگر فضائل و زوفاں مردم طرفین گردیدہ پایہ و مقدار ہمہ خلق آن زمان سنجیدہ  
 و ترددات بیوہ و مبادان عالمگیر سے و کیسہ و وزرے پادشاہ دین دنیا و دنو و طہارت و صرف مبالغہ خیل در سر انجام ہمہ عالم  
 نوکران و ملت شدن ہزاران سوار و پیادہ و راکب و مرکب و نیز شہا سے کہ نقد و یکشود و یکہ بقلیج و رعیت نوکران ابوالحسن  
 و انحراف آینا از ایمان و ملک حلا سے بدون تحریک سیست و شان و جان ناز سے مبارزان بگرد و تہمت ویر آن قلمہ تہمت و عالمگیر

۱۰۰ ابوکر مفتوح شدن قلمہ کلکندہ و بیایان احوال سلطان ابو الحسن خدا نیکو  
 او را فرامہ زبے بقدر در سہ ہزار و دو دہشت ہجر سے بسے روح اللہ خان و و مناسبت رسم چان افغان بنی دسل در سائل  
 ابو عبد اللہ خان ترین نوکر ستر ابو الحسن کہ صاحب اختیار و رواۃ خود و تہمت بکھڑکی بود نیز در سہ جاہ و اقتدار افتادہ با نوان  
 و سواران لشکر عالمگیر ہزار و دوساز گشت و ہا سے از شہت تہمتہ و رواۃ و رواۃ روح اللہ خان و مختار خان و دسہم خان و  
 صف شکن خان مرموز از ایمان و خواجہ مکارم کہ جان نثار خان خطا تہا سے بود کشا و دسہم ہم از دلا و دہم از افرات





آنند خود با نیکو داور و زین و رسوم میرساند اگرچه بد پرده و مادر سے ہندو گانم بر قادیان و کربلا و اندہ اندہ با چشمد گاہ و نقاشی  
 مسطمت پروردگار من و این بود کہ لباس درویش و فقر گزرا نیام و باز کہ نظر فضل بر من عاجز و نوبے آنکہ مرا تصور آن ہرگز  
 بنام گذشتہ باشد یا دیگرے را لگان آن خور کردہ باشد و مراعت واحد مادہ سلطنت براسے من آمادہ ساخت و اعلم کہ کہ ہیکل  
 ہوسے و آرزوئے دردم گزاشت کردہ بدست آوردہ معرفت نمودم و لو کہ بخشیدم احوال ہم کہ مراد نکات نبی اعمال نامہ  
 کہ و ایام سلطنت ازین سرزدہ بنا بر بنیہ واریب آن زمام پادشاسے را از دست من باز گرفت شکر میکنم کہ عثمان اختیار نمود  
 تا ایام حدودے کہ از حیات باقی ماندہ باشد بدست پادشاہ و دینار دادہ بعد اکی طام اسب سوار سے طلید و شادمان باشوکت  
 طوکانہ را ہدیہ مرادیدہ در گردن بانقاف امراسے عالمگیر سوار شدہ را ہی شد چون اعظم شاہ بر دروازہ قلعہ خیمہ شخصے زدہ و فرود  
 آوردہ افتار سے کشیدہ واد بر وند بین طاقت الامر وادیدہ از گلو سے خود بر آوردہ شاہزادہ را ہدیہ گزرا نید شاہزادہ استمالہ او  
 نمودہ بخجور عالمگیر برد آن وافر اطلع نیز سوسے مناسب نمودہ با حرام نگہداشت و یومہ بقدر سماش سرور سے از خوراک و  
 پوشاک و خوشبوئے وغیرہ مقرر ساختہ بد چنبرہ و زردانہ قلعہ دولت آباد نمودہ در انجا مقید نگہداشت بعد از ان روح اللہ  
 در دیگر متصدیان بقبضہ نفس اموال او و ملازماش حاضر گشتہ بکار ہاسے موجودہ پر و افندہ در حقیقت عبدالرزاق لار سے  
 خیر یافتہ طلبہ را شستہ او را در حالتی کہ از خود خیر و غیر رستہ از حیات نداشت ہر چار پایہ کا افتادہ بود بر داشتہ نزد روح اللہ خان  
 آوردہ نہ صفت شگفتان شتر خصالت را پسین کہ نظر بر او افتادہ و فریاد آنکہ این تھان لاری تپاک سبے ادبست سر او را بریدہ و نزد پادشاہ  
 بادیہ بردہ و از ہاید آؤخت روح اللہ خان گشتہ سر مردہ کہ اصلا امید حیات او نیست بی حکم پادشاہ بریدن از صورت و روی  
 در راست و احوال او را نوشتہ مرقد داشت چون عالمگیر بہارت و وفات و نہایت تمک حالی و شجاعت او را شنیدہ حکم نمود کہ  
 دو جراح ہندی و فرنگی برای علاج او مقرر دادہ و حقیقت زخم ہاسے از ویدہ بقیسے حیات بر روز بروز رسانندہ روح اللہ خان  
 را طلیدہ گفت کہ اگر ابو الحسن یک نوکر تمک حلال دیگر مثل عبدالرزاق میداشت تفسیر قلعہ دتھاسے ممتد از متعذرات بود و جراحان  
 زخم ہاسے او را دیدہ و شمر دہ جرح رسانیدہ نہ کہ ہفتاد و زخم خیمہ طلب و علاج خواہ بشمار در آمدہ اند و سوائی این زخم ہا بسیار دارد و ہنوز  
 آوردہ و یکسٹم ادا کردہ از جراحت محفوظ ماندہ اما شاید آفت ہنوز او ہم از مدمات جراحت ہاسے دیگر رسیدہ قابل دین فائدہ باز  
 براسے علاج او بیدار داسے ادا نکید فرمود بعد انقضا سے سینہ روز بروز برض رسید کہ عبدالرزاق چشم و اگر دہ و بلکنت زبان معرفت  
 سینہ در وجہ ہی دارد امید حیات او ہم رسیدہ حکم نمود کہ پیغام ما برساند کہ تقصیرات ترا بخشیدیم پسر کلان خود عبد القادر نام را  
 با پسران دیگر کہ لائق لادمت باشند بخجور بفرستد تا بمنصب سرفراز سے یا بند و از طرف پرتیز کور نشات عفو تقصیر و عطای  
 منصب دیگر عنایات بجا آرد چون این پیغام عالمگیر بان بہادر تمک حلال و میر رسیدہ بلکنت زبان بہدادی شکر قدرانی خوب  
 داد کہ این جان سخت سبج ہر چند اسے آلاں از بولن ہرینا مدہ آید بین حال امید حیات از محال است محمد او قتالی شان نہ کہ تا در  
 بر اسیاسے اموات مست بخش اخبار کمال قدرت خود اگر حیات دوبارہ باین ناکارہ غلطانید باین دست دیا ہاسے فاختہ بنیم  
 کرام مرا ہم تو اسے توانم پرداخت بعد ازین کہ تو کسے ہم تو اتم نمود کسیکے تمک ابو الحسن گوشت و پوست بدن او دہدہ باشد و کوری  
 عالمگیر پادشاہ نے تو انکو دہر رسیدن این جواب اگرچہ اثر طلال و عتاب بر جہرہ او معلوم شد اما از راہ انصاف آفرین گفتہ فرمود  
 بد رحمت احوال او بر من رساندہ و از جملہ اموال او کہ بیشتر تباراج رفتہ و قدر سے تبصرت متغلبان در آمدہ باقی ماندہ را بد بخشید  
 از اموال ابو الحسن بد تفرقہ اچھ بقبضہ در آمد شصت و ہشت لک و پنجاہ و یک ہزار چون دود کو رو پنجاہ و سہ ہزار روپیہ بخشید





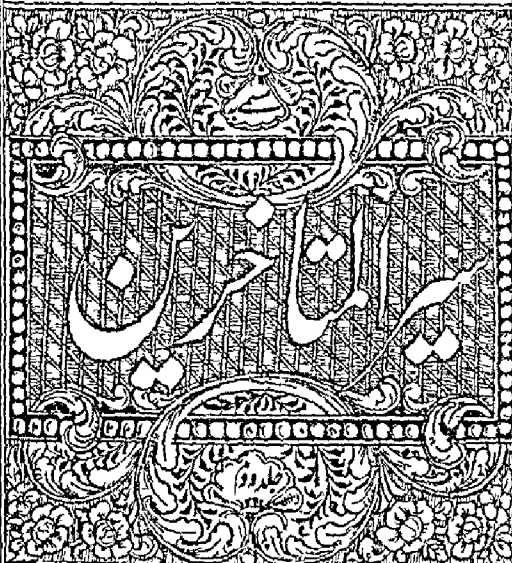
ایشان درین طبعه مانا را بخوارا علم شیراز آید مکنی از اختیار نمود و صاحب ضیاع و عمارت گردید و باغزار و قشعشام روزگار رسیده و دراز  
 بسر برد و آنجا که سید نظام الدین احمد بازو سگ مجاز و سید یغیان پسرش با نجات گردید و بعد از آن مع سید محمد را با دو کن از کمال  
 بنده چنانچه شمار سے بان شد و او با پادشاه گشت و عبد الله قلب شاه سید نظام الدین احمد و اما خود را برین ترغیب اندازد است  
 و ساینده اختیار اکثر امور مکنی بد و مروج داشت بد چند سید سلطان که او هم از اسادات مشهور عرب و از جمله تلامذہ پیر بزرگوار  
 سید احمد نور دار و گشت و در خدمت پادشاه و تقریب بهر ساینده و خردوم با و نامزد گردید و روزی بد عزت و احترام او از خرابیش  
 سے یافت تا آنکه در تیان سید احمد و سید سلطان مادر رشک و حسد بهم رسید روز سے قلب شاه از سید سلطان پرسید که شما را چه حقیقت  
 احوال بزرگان سید احمد اطلاع هست او گفت آری سے فاضل و پسر فاضل و استاد زاده من است چون این سخن راست  
 عبودت داشت گفت سید احمد ششینه با و بزرگ گردید و بوسیله در اندازان در میان ایشان روزی در مواد غناد و فساد و از وی یافت  
 تا آنکه مجلس شادی و مصلب سید سلطان با دختر عبد الله قلب شاه انعقاد یافت و درنگامه عیش و نشاط و آرایش و دروایم بازار  
 حیدر آباد روز سے چند سربازیه نصارت و شگفتی خاطر تاشایان بلاد بود و زمین روز شادی که اشب سید سلطان را به اماو سے  
 خواهر بدو در کتے و دیگر از بطن بدو رسید و کار بچاسے رسانید که سید نظام الدین احمد قسم شد بدو خود را به عبد الله قلب شاه گفت که اگر خواهر  
 بسید سلطان سید سید امرخص فرماید و بنگر بر آمدن از حیدر آباد افتاد هر چند قلب شاه و دیگر اعیان سلطنت خواستند که این  
 فساد با صلاح گرداید فائده نداشت و چون تسلط سید احمد از دستاورده رون کل و دیرون در بار و دست نشسته بود و سر و راه که در اولیا  
 محل بود و دیگر عمران معاون سید احمد گشته پادشاه را مانع آمدند عبد الله قلب شاه میران گشته از عمران و همدان چاره جو گردید  
 و صلاح برین قرار یافت که سلطان ابوالحسن را که از طرف مادر با پادشاه قرابتی قریبه داشت بد اماو سے بحسب  
 سید سلطان گیرند سلطان ابوالحسن از شروع ایام شباب و محبت فقر سے آزاد و متعبد غرابتے و منع بسر سے بدو  
 و مضامین یک اختیار نموده از نظر پادشاه بنو سے افتاد و بود که هیچ وجه انتفاعتے بحال او نداشت لکن ابوالحسن بنیاس و دوشیان  
 در حلقه ایشان میگذاشت و در این ایام در خانقاه سید راجو که بر ششے او اشتیاد داشت اوقات گذاری میکرد حسب الامر پادشاه سلطان  
 ابوالحسن را تخلص منع بهر ساینده و بجم برده و منع ساخته سرگردانید بر سرش بستند و بر اسب عراقی با سوار مرغ الحاس سوار  
 نمود و تجمل و تزین کرد برای سید سلطان میانشد و بود مجلس دارا سلطنت ایشان و شوکت سلاطین حاضر ساخته عقد و دختر عبد الله قلب شاه را  
 با او بسته حواله اش نمودند و در بدو روز و در جاده و اقامت ارش افرو و سید نظام الدین احمد نظر جلو نسب و از آنکه شورش و دختر بزرگ پادشاه  
 بیخ امیری را از امر وادارگان و دولت بخاطر نیار و سید مرتضی را که از سلسله سلاطین خدادگان از نذران و عده امرای قلب شاه و جده  
 نوح حیدر آباد و وزیر با هم کس برابر سے شمر وادارگان دولت همه از و کشیده خاطر نمودند و بهر سخ از خدمت محل هم متغیر و خلافت  
 او را ابوالحسن که با هم کس بر فوق و مدار سلوک برادران و غلمان سے نمود و بهر راضے و خوشنود و بود و از بعد رحلت عبد الله قلب شاه  
 در تعیین سلطنت اختلاف بهر سید میرون هم سید نظام الدین احمد با سپاه خود مستعد جنگ و اندرون هم سراسے  
 سلطان سے سرواه صاحب کلان زن سید احمد با کنیزان حبشیه و ترکیه خود شمشیر برهنه و دست گرفته اماو فتنه پر واز سے  
 گشت و از هر گوشه و کنار رانده و بال و قتل اشتغال یافت آخر با عانت سید مرتضی و حسن مساعی و تدابیر او وادارگان  
 بدو برادر برین مدار الهام سید مرتضی بود و اندونکران عده پادشاه برین ابوالحسن گشته سید احمد شلوپ و  
 سلطان ابوالحسن پادشاه گشت اما آخر میان ابوالحسن و سید مرتضی بسبب غرور و تکبر با وجود سر رشته نمود که سرے ناب

اعانتی کرد در جلوس ابوالحسن بر تخت سلطنت نموده بود و بر هم خورد و ابوالحسن محل خود سرے و نا فرمان بری سید مرتضی  
توالت و کار بنمازه کشید، صورت حدو شفته تازه نمایان گردید دوران دقت او تا چندت که از پیشکاران مستقل و دست  
علیه سید مرتضی بود بمسائے جلیل و منصوب و تدابیر خود بدون جنگ و جدال جماعه داران عمده سید مرتضی را بکلمه اطاعت  
ابوالحسن در آواز و سید مرتضی را بے پروبال گردانید و در جلد و سے این خدمت گزار سے ابوالحسن قلند ان وزارت هما و داد و  
کار هاسے سابق اوزاب برادر او اکثرا مقرر نمود و جهت اقتدار او و ناحق و زمین زندگی و نیکو خدمت هاسے او بود فقط

# تمام شد جلد اول

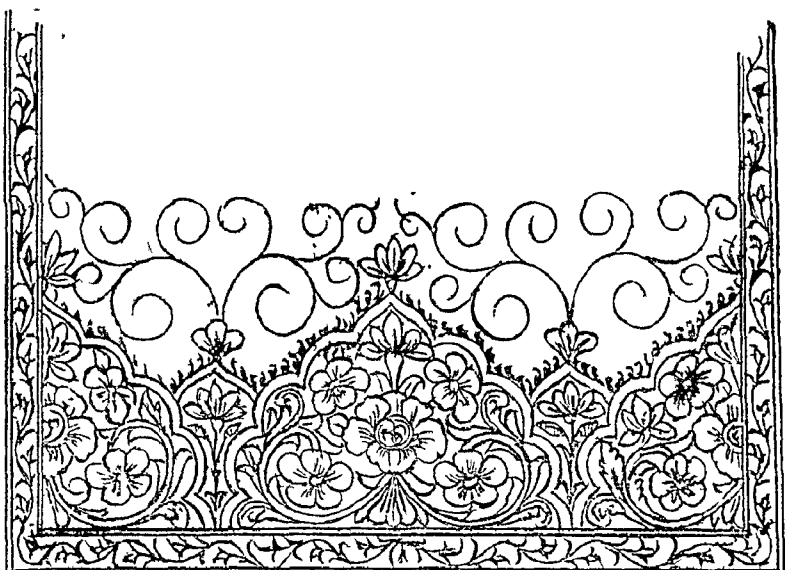
خداوند که در این عالم است و در این عالم است  
بنام او که در این عالم است و در این عالم است

درین عالم است و در این عالم است و در این عالم است



تصنیف کرده است و تصنیف کرده است و تصنیف کرده است

بنام او که در این عالم است و در این عالم است  
بنام او که در این عالم است و در این عالم است



بسم الله الرحمن الرحيم

سپاس بیقیاس و شایش سرمدی اساس تشدد یارگاه غفلت و جلال و اوردیهمای است که گوناگون عوالم بلسان عالی نربان  
 مقال بر ادای شهادت تبصریداد در بقا و ابداع مترجم است و بوقلمونی روزگار تبدیل او صنایع و اطوار و اختلاف لیل و النهار بر پست  
 ساخت کبریا پیش از لطف حوادث تغیر و تبدل نموده و مشکل دور و وازے البعد و ابعاسی پدیده عبات مالیات سید عالمین  
 بآل و اصحاب آن جناب است که علت غائی ایجاد و وسیله انشای سلسله و ساش و معاداند علیهم الصلوٰۃ و السلام الی یوم القیامۃ  
 اما بعد بر نگزیده گان محافت روزگار و روزگار تبیل و نهار ظاهر و آشکار است که کتب تواریخ و سیر بحسب تفاوت طبقات اتم خواندنیست  
 و عوالم بسیار و اوردگو یا مطالع بر صفحه از کتب مذکور ملاحظه روزنامه آثار قدرت کا ملکر دگار و مشاوه جامع صنایع آفریدگار و علت غائی  
 است و نیز اطلاع تام بر احوال و اخلاق طوائف انام و محامدین و آداب برگزیدگان و مدارج اتباع و پیروی متقدمان آن  
 زمره عالیشان و اتمام بر شقاوت اشتیاق سابق و دناوت در ذات طامعیان لاحق که در اسطی قیظ و آگاهی و رجوع از غفلت و  
 گمراهی است سواد فزندان و انادری و هو شیاریان کامل را سهولت و آسانی میسر می تواند شد لهذا بخاطر فاعل الخلقه بل لایست  
 فی الحقیقه غلام حسین بن دایت علی خان بن السیاطیم السید فیض الله الطباطبائی الحسینی عفا الله عنهم بابنه والوے  
 در غره و صغیر خدایه بنامیر و الظفر و در سه شنبه ۱۲۹۹ هجری بموسے علی احرار الصلوٰۃ و السلام من الله انوار العلم و رسم گشت  
 که چون احوال غفلمای هند را بد از رحلت محمد اوردنگ زیب عالمگیر ظاهر ااحدے مترجم نوشتن نگردید و هر قدر معلوم  
 و از منتهای مقبول القول سموع انتاوه باشد بمثل زبان تلیم داد و آید تا اگر دانشورے محرم بعد ازین زمان متصدی  
 نقل و بیان احوال پیشینیان نود و سر رشته اخبار اعضاء و از ان از هم نسله نابراین تشبنا بخون العتد و امید و خیر و در سطر  
 نموده بر خود التزام کرد که اگر از تاملان سبتر شنیده و عبارات مساات از تکلف دور و در سلک تحریر کشد اگر غلط ظاهر شود عذر ظاهر است

العهدة علی الارادی وهرگاه که بودند قاضی انعام یا به به سیر المتأخرین من ثانیة عشر اے نفس و تسمین من الماسه انی نیت  
عشر من الهجرة القدسه سے خواہد بود

ذکر رحلت محمدی الدین اورنگ زیب عالمگیر پادشاه و جلوس اولادش بپیر  
سلطنت و مقبول شدن محمد اعظم شاه متفقر و محمد کام بخش در جنگ  
و قرار یافتن سلطنت به محمد اعظم خلیف اکبر محمد اورنگ زیب

عالمگیر پادشاه را که ششول سیر دسین ممالک دکن بود و اطمینان کلی ازان امور میسر نیامد و مغلط عثمان بشا بجهان آباد مرکز  
دولت سلاطین بایر و سوار اعظم بد و هند و ستان است میسر نگشت بحسب زمان قضا در سال نجاه و دوم از جلوس وین نو  
دیک سالگی بود که پادشاه بجزایر که بود در آنجا بمقامی رسید و در آنجا بمقامی رسید و در آنجا بمقامی رسید  
محمد کام بخش پیر کتر خود را که بسیار دوست میداشت بر دزد و شنبه بنقدیم ذی القعدة الحرام چار ساعت روز برآمد و صوبه بجا آورد  
مرحمت فرمود و حکم نمود که از دولت سراسری شاهی با بخت ملوکانه سوار گرد و دو نوبت نواخته را می شود و کوچه ای طولانی نمود و در  
ماه توقف نماید و پیش آنکه مباد از دست اعظم شاه مجاهدت آید و آری رسد و در پنجشنبه بیستم ماه مذکور چار ساعت از روز برآمد  
محمد اعظم شاه پیر دسین را که در حضور حاضر بود و رخصت کرده حکم نمود که بعد از آنکه آنرا در قلع منازل نموده هر روز پنجشنبه  
ملی نماید و در روز در منزل مقام کرده روز سوم با نوازه می شود و چنانچه ازین امر آن بود که اگر ساعده ناگزیر نماید و بسبب نزدیکی  
شاهزاده مذکور که شجاع و جوانی نام و ننگ است و آرد و آشوبی بر بخیزد و غلبت کوچا دانش آنکه مباد و در ضعف بیماری کار  
که خود با پدرش کرده بود و پسرش با او کند و اعظم شاه حسب الامر بجا آورد و فرستد چند رفته بود که عالمگیر پادشاه در روز جمعه ۲۸ ماه  
در سال مذکور یکایک و سه گزنی روز که تفریح می ساخت بخومی باشد برآمد و امی حق را بیک اجابت گفته بدالم بقاشفت

ذکر آمدن اعظم شاه به اردو و پادشاه به جلوس نمودن بر تخت سلطنت

اعظم شاه و بجزا الملک که در ساعته چند و صحت و او بر سرعت مساوت نمود و روز شنبه ۲۹ ماه مذکور پنج ساعت از روز نجاه  
را بخل دولت خانه پادشاه گردید و روز دوشنبه و درم ذی الحجه الحرام دو ساعت روز برآمد و تا بوقت محمد اورنگ زیب عالمگیر  
تسلیمت نموده چند قدم برداش خود برداشت و روانه اورنگ زیب آباد گردید و صبح روز شنبه بیستم ذی الحجه حکم به نواختن نوبت فرمود  
در روز شنبه دهم ماه که بعد از انقضای او بود و بدو آمد که بر تخت سلطنت میروست و طوس نموده با مملکت رعایا و بزرگان پرداخت  
فرمود و امن و اسیاب موجوده را قیض و متصرف گردید و امر او اعیان مملکت و غلظت داران سلطنت را با بارعام داد و در  
ماور خود مرتبه ادب و اخلاص و صف اوله را به خان بهادر بدستور بوزارت مترو و پسرش ذوالفقار خان نصرت جنگ بهادر  
بجا داد و تداریک داشت مسلم اندلی بذا القیاس هر کس به امریکه نامور و مناسب اولو دشوئی یافت چون خبر بیارے عالمگیر  
در ممالک محروسه منتشر گشته بود هر که بر جا اقامت داشت بفرکار خود افتاد و در خور لیاقت خود ششول چاره سازے گردید  
همین بود سلطنت سلطان اعظم که لقب بهادر شاه در ایام سلطنت خود داشت در آن اوان حسب الامر بدو در صوبه کابل



ح دو سز که سر خود کی خسته آخر جهان شاه و دومی رنج القدر بر سر حد ایران اقامت داشت پسر گلانش محمد مزارالدین جهاندار شاه در مغان بصوبه داری آغا استخوالیست زوزید و پسر دوش عظیم الشان که ارشد اولاد و منظور نظر اوقات بود خود عالمگیر پادشاه بود صوبه داری ملک بنگال داشت و محمد کام بخش مذکور حسب الامر پدر خود عالمگیر پادشاه در بجا آورد رائق و فائق مهمات بود و گوشت پز خود عالمگیر پادشاه هندوستان را سلطان منظم بهادر شاه و ملک دکن به محمد اعظم شاه و سلطنت بجا آورد بحکم بخش داده خواهرش داشت که این هر سه در سر جای مسور بطور خود کامیاب و کار و اسه خلق خدا باشند اما مرص دنیا که اجمال خود که داشته که اینها را بنگال محمد کام بخش بمواستحق رحلت پدر در محترمای که باو مشتق بود بنگر کار خود اقامه و پا از حد خویش بیرون نگذاشته مشغول خود در امور گشت ظاهر محمد اعظم شاه بنوبه عطای صوبه دیگر افشا صوبه بجا آورد کام بخش و مادرش را خوشنود نمود حکم کرد که کام بخش در این حدود که خود زند و خلیه بنام خود خوانده

## ذکر نصف سلطان منظم بهادر شاه از صوبه کابل و جلوس نمودن بر تخت سلطنت در اثنای راه و سواخ دیگر که درین ضمن روسه واد

سلطان منظم از کابل و عظیم الشان پسر گلانش از بنگال با ستم شت میار سه عالمگیر پادشاه لبیا نیکه میسر بود حرکت نمود روانه سمت اکبر آباد که بر سر راه دکن واقع است گردید و در اثنای راه خبر مرگ پدر رسید و روز سه شنبه سلطه محرم الحرام ۱۰۱۹ هجری به وقت نصف النهار که ساعت خنجر بزمین بود بطاع اسد بر تخت سلطنت جلوس نموده بمحمد اعظم شاه نوشت که اگر بروی اراده پدر شما سلطنت و کن که یک است وسیع است گفتا نمود سلطنت هند بمن واگذارید بقتضای الصلح خیر مقدم نمود و مصالح بسیار و متبوع فواید به شمار خواهد بود اعظم شاه که با در راجع باب با خود و برابرنید است در جواب که میشود که او پادشاه در اقلیمه نگذیده بخش را نشیند آخر ویرانچ دید و بهادر شاه ملی منازل نموده بجا آورد رسید محمد مزارالدین که از مغان حسب پدر خود در حاکم شده بود با سامان میسر و بشکرت فتح گردید و شرف بسیار بویں پدر دریافت در میان به عادتیت برکشان با اتفاق روانه اکبر آباد شدند و از طرف بنگال عظیم الشان که با سامان مناسب حرکت کرد و بود نیز تا بکبر آباد رسید و خوانه صوبه بنگال که چندی لنگ نریاده بر یک که در سرسله دیوان صوبه مذکور بود در اثنای راه بقیه خود در آ دروه بر اسه پر رمانت نگا داشت و مختار مغان صوبه و اکبر آباد که پدر زن شاهزاده بیدار بخت و دولت خواهد اعظم شاه بود گرفته مقید ساخت و خزان و اسباب سلطنت که در اکبر آباد به افراد بسیار وجود بود بدست آورده در افزایش فوج و بتایف قلوب حکام و عمال پادشاه به و عموم رعایا دریا و سپاهی کوشیده و روز بر وزیر کثرت جاد و ششم افزوده از قلمه دار اکبر آباد درخواست قلمه مذکور نموده قلمه دار باین عذر که باطل سه برادر وارث سلطنت با هم و ادعیه جدال و قتال دارند بنده نوکر فرمان بردار است بدون یکسو شدن معامله و تسلط یکی بر سه سلطنت قلمه کیسه نمی تواند و تمسک شده در سامان قلمه دار سه کوشید عظیم الشان صرته در حاکم قلمه نایسته بکار های نیکه باید استتال داشت تا آنکه پدرش در سر راه و اتفاق عسکین دست بهم داد عظیم الشان ملازمت پدر نموده شرف گرفتار داشت و تنیست سلطنت گفته خوانه مقبوضه را پیش کش نمود چون در سر کار بهادر شاه قلمت در بسیار و لشکر باین غاب و پیریشان حال بودند و حصول این از مقدمه حصول ماملات دیگر شمرده لشکر آتیه جمعیم رسانیدند و در باب دوم بقدر مناسب تقسیم یافت پریشاه که اولی بجمیت گرایند

ذکر عنصفت نمودن محمد اعظم شاہ از کس بمقابلہ بہادر شاہ و محار بہر دو بہادر و سیدان جاہو

محمد اعظم شاہ نیز چند روز در ارومی پادشاہی مہر نمودہ با جمیع اسباب و سامان و لشکر قدیم خود و جدید پادشاہی  
 از فرادان بود بہر اند بہادر شاہ کہ حریف عنقش بیشتر و عنقت نمود و خبر وصولش تا پاکر آبا و مستندہ در قطع مسافت سبیل  
 کہ مناسب نبود بل آوردہ با ایشانست آمد ازین سبب اکثر لشکر بآن و کم کہ اسباب حروب مثل توپ خانہ و قندہ عقبی اند  
 از یک شہنہ یا زوہم دہج الاول سلسلہ ہجر سے بقلو گو ایار رسید و بنگاہ را در گو ایار گزارشتہ خود بیشتر روانہ گردید و بحدیم  
 ماہ مذکور کہ روز یکشنبہ بود در میدان جاہو متصل با کیر آباد ملاقت فریقین روسے و داد مقدمتہ الحیش لشکر اعظم شاہی بہ پیش  
 خیمہ سلطان عنکم بہادر شاہ رسیدہ خیمہ ہارا آتش دادند و اندک فوجی کہ با پیش خیمہ بود بہریمت رفت عظیم الشان کہ ہر ادل  
 در خود بود و اندک پیش قدمی زود زیادہ جسارت و در خود ملاقت خود ندید و متغیر وصول موکب بہادر شاہی است و بہادر شاہ  
 کہ در شکار بود دان و از احتمال جنگ نداشت بخود رسیدن این خبر استمال نمودہ بکلی پسرخود عظیم الشان با محمد مسند الدین  
 و دیگر ہجر ایمان رسید و رین اٹما چون ارادہ ربانی و تفاسے آسانے عنقتے سلطنت بہادر شاہ و زوال عمر و دولت اعظم شاہ  
 بود ہواسے تذکرہ یا از امر مرقوم حامد امید اقبال روسے فوج اعظم شاہی و پشت سر جنبہ بہادر شاہی وزیر و شروع بشتن  
 نمود و اعظم شاہ لشکر مرتب نمودہ شاہزادہ بہادر بخت پسرا کہ خود را ہر ادل و شاہزادہ والا جاہ و نادریمینہ قرار دادہ فاسے تبار  
 را کہ ضعیف السن بود ہمراہ خود بر فضل داشت و مستعد مقام کہ مقابل بہادر شاہ سے آمد و اعلیت اللہ و لاسہ خان بہادر بجزا الملک  
 را کہ وزیر اعظم او پدرش بود و در گو ایار بہریمت گزارشتہ خود جمیع افواج بمقام کشاقتہ بود و ذوالفقار خان بہادر نصرت جنگ کہ  
 از محمد فاکگیر یا شاہ سپہ سالار و بکمال اقتدار بود و از راہ و دولت خواہی برضی رسانید کہ چون آفتاب بسیار غلبہ شدہ و ہوا  
 مقابل تنہ سے دزد و اکثر توہما و عمل توہمانہ و طیر و حمار سپاہ متغایب ماندہ جنگ سلطان دین وقت مقرون مستخدم  
 ہوشیار سے نصرت برین تذکرہ کہ پیش خیمہ مخالفت را آتش دادہ ہر ایمانیش را بہریمت زادہ اند مقدم فتح و نصرت شمرہ زدن  
 اجلالی با یغیر خود علی العیان کہ لشکر بحیث گاید و اسباب عقب ماندہ ہم بیاہیم مناسفانے اقبال و فخر پا و رکاب سعادت  
 گزارشتہ بر خصم باید تا تخت اعظم شاہ کہ بر شجاعت خود در تقاسے دیدہ خبر خود موفور داشت اتفاقی با التماس او کہ وہ جواب دہشت  
 و او سپہ سالار و انا دل ہوشیار تا بہ جوابش نیارودہ مودند داشت کہ ہر گاہ سخن دولت خواہ بمع قبول اصنامی شود قد سے  
 شخص است اعظم شاہ جواب تلخ و تند دادہ روسے خود چون بخت خویش از وہر گرایندہ ذوالفقار خان علفٹ شان بخودہ پم  
 خود وزیر الملک بہادر کہ در بگاہ ماندہ بود و حق گردید اعظم شاہ ہان قسم بہریمت و آید از امر انمودہ عثمان ریز خود را بر سر دشمن  
 رسانیدہ و از مقابلہ بر مقامہ انہامیدہ پر دلان طرفین وادروسے و ہوا گلی سے دادند انا از شدت ہواسے مقابل و کشت گرد و غبار  
 مرمعہ کارزار در چشم مردم تیرہ دہر گذشتہ از عمر قریب حریت و رفیق ممتاز نمی شدہ از حاضران عمر مذکور سموع شدہ کہ سنگ ستر  
 دشت بر چشم در سے مردم نہوسے بخود کو قتل کن برا کز کسان و حسین تیراز کمان زیادہ از چند قدم دشوار و گران بود ایمان  
 حال ہر ایمان اعظم شاہ و عثمان خود را از بلون و تباہ کردہ بودند و کوشش شہا سے نمودہ بمریمتہ کالی کہ ہر شاہنا جنگ مسعود در جنگ  
 منکشت بسیار مشہور و راستہ و خواہ مذکور است و رین وقت منور خان بہادر و خان عالم بہادر دکنی کہ رئیس قوم خود در شجاعت  
 و قوت جن العباد مشہور و یاروند دوران روز باین کلام شکر گذشتہ کہ میدان نرم مجلس شاہ سے و نرم کتہ استے است لباس

از تبار سے دیکر کہ خیر اکس از ہریان آہنا با جلیح سردار دستار زر تار با دل بر سر عیدہ مستند خون نشانی خود و جان ستانے  
 اعدا بود و بخشود اعظم شاہ آمدہ التماس نمودند کہ غلامان را حکم سوار سے اسب شود تا با ہریان خود را و در ہم میدان دار  
 و اسب تا ختن و جانیالی اعدا و سوار ختن و در بارہ ولی نعمت بدوست دشمن تعظیم و کار بادشاہ ہے چنانکہ مکنون خاطر واریش  
 از دست خدیوان بر آید چون اعظم شاہ بسلاطین مخالفان از زمین خدیوان جان نشان بد گمان بود قبول نموده فریل غلبہ  
 کہ از سر کار خود مقرر کہ وہ بود سوار داشت سرداران مذکور لا علاج و مجبور بسوار سے فیل مع ہریان خودیش و زہر بشکر  
 غلبہ نشان کہ ہر دل بود تا مقتدران طرف حسین علی خان وغیرہ اولاد و اجنا و سید میان کہ مخاطب لہو اللہ خان بود بہیت  
 خود رو بروی ایشان آمدند و جنگ صعب روی نمود ہریان خان عالم اکبر سے قتل و مجروح شد بد حسین لیخان با باران  
 و ہریان زخمی گران برداشتہ و میدان افتاد و خان عالم با بعد وی خود را بعلیم نشان رسانیدہ و نیزہ کہ در ہند سورت  
 بہ بلہ است چنان زد کہ شان نیزہ از تختہ عقب جہود ج فیل عظیم نشان بر آمد عظیم نشان ہیو ہتی کردہ و غولہ ماند و جان عالم  
 مع قلیل ہریان پیش بسی رفقاے عظیم نشان عالم جاودے شتافت ہمدین عرصہ شاہزادہ بیدار بخت کہ ہر دل اعظم شاہ  
 بود کشتہ شد و متاقب او برداش شاہزادہ والاہ ہم شربت ناگو ار مرگ چشید اعظم شاہ چون خبر کشتہ شدن سپہ سالار  
 بیدار بخت کہ زیادہ ترش دوست میداشت شہنشاہ سرد کشیدہ گفت احوال فتح و زندگے در کار نیست میگویند کہ ہر عمار سے  
 سوار سے خاص اعظم شاہ کہ سیک و نیزش میگویند تر ہسے بسیار نبوسے کہ گویا از آسمان باریدہ شستہ بودند و کتر کسی از  
 ویرینہ اش سالم ماند با این حال اعظم شاہ بادل تو سے و خاطر مطمئن فیل خود بطرف دشمنان میراند و تیر میزد و شاہزادہ عالی ہزار  
 را کہ از صف اولادش بود و فریل ہمراہ داشت از فرو شفتت در سایہ سپر خود خوابانیدہ بود آخر روز کہ یک ساعت و نیم از روز باقی  
 بیدار بخت و والاہا و ترسیت خان و اماں اللہ خان و مطلب خان و خان عالم مع ہر او خود نمود خان و راجہ رام سنگہ در اجہ  
 دلپیت وغیرہ امرا و سرداران کشتہ شدہ جنگ اختتام پذیرفت و اعظم شاہ خود ہم زخمی گشتہ و تنگ خور رہہ بیوش افتاد  
 دوران وقت نامردی در ہم ملی خان نام از ہریان بہادر شاہ بر فیل برآمدہ و سر اعظم شاہ را بریدہ عالی تبار زندہ پیش بہادر شاہ  
 بردشیدہ شد کہ بہادر شاہ سر ہمدار دیدہ گریست و تاسف بسیار کرد و ہر شاہزادہ ہمالے تیار ترحم نمودہ و مورد التفات و مہربانی  
 ساخت و ادامہ الحیات مثل سپہ سالار خود عزت و احترام مطلق انعام میداشت تا آنکہ سپہ سالار قالب مصلحت مراحت نمود  
 جواب داد کہ اگر اندیشہ دشمنی براسے سلطنت است شہناہ دشمن ترید واد سلامتی ہر از شمار زیادہ تر خواہ خواست

ذکر استقلال یافتن سلطنت بہادر شاہ و منازعت با کام بخش و کشتہ شدن او

زمانہ چون بہادر شاہ کشتہ و برا اعظم شاہ غلبہ یافت ارکان سلطنت و اعیان مملکت سوا ی توکران اعظم شاہ با اتفاق  
 حاکم الملک احمد خان و قدرت جنگ بہ سالہ روز دیگر از استماع خبر بلا زمت بہادر شاہ شتافتند آصف الدولہ و سپہ سالار  
 ذوالفقار خان ہر دو بہستہای خود بہستہای بیستہ او را کہ کور نش نمودند بہادر شاہ ہر با سے فرمودہ پیش طلبیدہ و از جاسے خود پیو  
 و بہستہای بیستہ آصف الدولہ را بہست خیز کشاد و سپر خود محمد مراد دین را فرمود کہ بندہ بہستہای ذوالفقار خان بہادر را کشود  
 و بار غم از دل پذیرد و سپر ہتر با لطاف ہوکا نہ نزد و و خلعت لبوس خاص طلبیدہ بہر ایشان پوشانیدہ و سہر افتخارشان کیوان  
 رسانیدہ و آصف الدولہ احمد خان را بشرف ہالہ مشرف نمودہ اجازت نشستن و حضور داد و منصب نیز ہزاری بہت ہزار  
 سوار و زو کہ و دام انعام عطا نمودہ مقرر شد کہ باکی سواریش تا روز دادہ و غلبہ با یکدیگر شاہزادگان سے آمدہ و ہا شاہ

دور و مشهور و نوبت بنوازد و منصب جلیل القدر و کانت مطلق عنایت شده بنم خان خطاب جلوه الملک و وزارت اعظم یا مست  
 و صوبه داری اکبر آباد منقسمه وزارت با و عظامه و امور شد که در کچه دست راست آصف الدوله نشسته بر کاغذ با این مسر  
 آصف الدوله بر خود می ننوده باشد و چون می سنگه زیندار آغیر همراه اعظم شاه و بیجی سنگه برادرش همراه ایشان مقصد ترددات  
 گردیده بود و مگر کوز خاطر شد که آغیر را از وزارت معزول نموده به بنجی سنگه عنایت فرمایند و اجیت سنگه بهر جوشت سنگه را از خود معزول  
 نمود و بهر سیرت نیز با انا طاعت بیرون نموده بود و بنا برین شروع سال سلطنت خود از دستم الملک اکبر آباد و بجانب آغیر و  
 بود و بهر نفعیت نمود و قلاع را بهیچان در کورستان فرموده حواله شده اسے بادشاه نمود و اجیت سنگه و بیجی سنگه را همراه  
 رکاب گرفته آصف الدوله را به اراغلافت شاهجهان آباد فرستاد که در آنجا بماند و از قلم و نسق آن ضلع خبردار باشد و سنگه مردم  
 متمایل گردیده توأم سلطنت بهادر شاه به تقویت یافت محمد کام بخش که خبر گشته شدن اعظم شاه شنیده شکسته و ان شمل  
 خاطر گشته آست و انقیاد بهادر شاه از خود سر بردن دید و میاسی جنگ و مستعد تیج جدال گردید بهادر شاه که پادشاه  
 سلیم النفس کم از ار بود با ستیاح این اخبار هر چند بخواهد و فعلی و دالت بر مضامین خود مودعه نه نعتید و جوابهای نشو و  
 شنیده آخر الامر چاره چاره به تحریک پسران و در قتل و امان اراده و انوار و قرار داده روز یکشنبه هفدهم شعبان ۱۰۹۰ هجری  
 شفع ساعت در نصف النهار باقی مانده از راه فتح پور آغیر تا حد جیالور گشت و در روز سه شنبه سوم ذی القعدة مشهد هجری  
 در مسافت صوبه جید آباد که کام بخش در آنجا متصرف گشته بود تلافی فریفتن و مقام فیتن رویداد بدیشش و کوشش بسیار  
 بهم مساعدت از نصف النهار باقی مانده لشکر بهادر شاه علیه بنود و رفتن اسلحه و اسلحه کیش محمد کام بخش جانفشانی نموده بغیة ایست  
 ملا راه فرار اختیار افتاد محمد کام بخش جسارت های مملکت بکار برد و دشمنان گران برداشت بیوش اتقا و مردم بهادر شاه و دین  
 احوال بهجوم آوردند و بجای که رسته از حیات باقی داشته از هوش و حواس نداشت ح پسران بر فیل سوار سوار خود اسیر بیکه تقدیر گردید  
 حضور بهادر شاه رسید بهادر شاه محمد مغزالدین مین پور خود را با استقبال فرستاد که کام بخش را با اغراض و کرامت بسیار و چون  
 آوردند و در خیمه و تخته خود بهیچان مناسب فرود آمد و دو خود بملاقات برادر رفته رقت نمود و گفت نئے خاستم که شما را چنین بیستم  
 بهیم در جواب همین که گفت و جان بجان آفرین سپرد و بهادر شاه اولاد او را هم شل حالی تا بر پسر اعظم شاه به قید و بند مغز و از  
 نگذاشت و سعایت اولاد خود در باره او نمائند صفا نئے نمودند

دکتر آغا سنان میرزا و کانت مطلق و مصلحت مدارشی ۳۶۹  
 بهر واسطه چون سلطنت ملوک محروسه هندوستان و دکن بهادر شاه را با نواز میرزا و سنگه گردید بهر تسلط و انست و اراغچ کنون خاطر  
 داشت اظهار آن مناسب بود با امدهان که وزارت اعظم داشت و سپر شش ذوالفقار خان بهادر سپه ملا و محسن بیان ظاهر کرد  
 که منم خان رفیق و دیرینه و مخلص دولت خواه این درگاه است در عهد شاه از سگے مانا با او مود بود که هرگاه به نعت سلطنت ملوک  
 فرمایم وزارت با و منوف باشد چون پاس خاطر شاهم فرمود و در گذشتن از خود وزیر از طریق پادشاه و حق شناسی دور است  
 برین باب صلاحیکه بعد حق و امانت مقرران باشد مروض باید داشت آصف الدوله و نفرت جنگ سپه سالار بر منی پادشاه  
 در یافتن التماس نمود که پادشاهان را انقیاسی عده و عهد البتة ضرورت اما آبر و سگے خانه زادان هم که نمک خوار در پیشند  
 این خانه انیم بر باد و بهادر شاه آصف الدوله را بمطالع خلعت و کانت مطلق که نیابت پادشاه و مافوق از مرتبه وزارت

اختصاص من مشیر بنم خان را که در شانزده گیل و بار دو گاهی دیوان سرکارش بود و خطاب خان خانی و عطای قلمدان و از ارادت  
سر فزایند و داد و حکم که در آصف الدوله پسند و کالت زیر شامیان وزارت لشکر و محمد بنم خان خانان رفته بآداب نوکر سے  
کاغذ بار بار مستحاض آصف الدوله مزین گردانید حسب فرمان و الا نشان میل آمد هر دو کس را از خور مرتبه خویش ارتقا بمیراج علی  
که نهایت اعتلای مرتبه نوکر است میسر و در زوق گردید و ذوالفقار خان را بنسب حلیل الله را بر الامرانی با صوبه واری جمع صوبه  
دکن از انشا الله و اقران متاخر فرمود الحاق لیاقت اینکار ادا داشت و دیگرے را بمجال نمود که در ان ایام هند و سبب صوبجات و دکن  
سرانجام تواند داد و بد از متنبین معاملات و در حجب از امور ماسه و مکی علفن عمان بمالک هند و شان نمود و ذوالفقار خان بهادر  
داؤد خان را که افغانے از قوم خی و از شاه پسر ارا سے دکن بود و در شجاعت و شامت سیم و شریک خود داشت به نیابت صوبجات  
دکن اختصاص داده و راتق و خاق محمات انجا ساخت و در نام حل و عقد تمام ممالک مذکور بکف کفایت او گذاشته خود بهر راه  
پادشاه بهمت با نظام امور سلطنت گذاشت و صوبجات بنگال را داؤد بیسه و عظیم آباد و ال آباد که از پیشتر هم عظیم الشان قتل داشت  
الحال بهم با اختیار و مانند شاهزاده و جلد دی جانفشانی که از اولاد سید میان در جنگ اعظم شاه میل آمد و بود و صوبه ال آباد بهر پسران  
پسر گلان سید میان و صوبه عظیم آباد به حسین علیخان برادر عبداللہ خان و داؤد بنگال و داؤد بیسه را به بخت خان سپرده خود باقیست از  
و از در حضور چند حاضران بهار شاه چون با پادشاه طے الاطلاق و خالق نفس و افاق عهده کرد که اگر او سیمانه تمام تمام بهادر  
بهت او سپارد و در سوال پنج سالگی نه نماید لهذا هر که هر چه میخواست بمنزول بود و بنم خان مامور و مختار که اختیار حسن و قبح هر کار  
عمیده انچه براسه ان نظام سلطنت الیق و اند میل آمد که در از نغبت از عهد و خطاب بهاسے عهده و بمناسبت عظیمه بجا بهتستدال رسد  
لغیا نبهے خانه و اقا سے و ادانے هند و سلم بمناسبت شش هزار سے و هفت هزار سے و خطاب جنگی و ملکی و رانی و کاسه  
سر بر آرد و ملایج مناصب و خطاب از درجه اعتبار ساقط و باطل گشت چنانچه بکے از پیشکاران بعضی خدمات عظیمه در خواست  
خطاب ماسے بوساطت دارد و غه آن خدمت نمود و عظیم الشان که از طرف پدر صاحب دستخط بود و توجیع نمود که خانه و در هر مقام  
و ماسے در هر بازار و پاس خاطر متاثرین گیر سے هم رانے باشد و او بهمین خطاب استتار یافته انگشت ماسے عالم گشت و هر که  
از دور و نزدیک یا شاره و گیر سے را نموده میگفت که گیر سے ماسے است و از دست و زبان مردم بجان آمد و سلفی پیشکش  
میداد که ازین غیبت رستگار سے یا بد آن سر سے بود تا بود بهمین خطاب شهرت داشت و در عین منقبت نظیر و دکن که  
کوچ بکوچ در موسم برسات طے مسافت میشد بغازی الدین خان که از عهده او رنگ زیب صوبه دار بهادر بود و صوبه بکرات فایست  
نموده قبل از ملازمت بد القوب فرستادند و از اجه بے سنگ کچواهد و اجمیت سنگ را لکھور پسر ممتاز اجه جینونت از آاب  
نبرد اسے رخصت از رکاب جدا گردید و باطمان خود رسیدند و بند ماسے پادشاهی را بهر ماجول و مقابل الاطلاق خود بهر آراء  
نافیض و متصرف شدند بهادر شاه چند روز در حیدر آباد توقف نموده مساوت و همدستان فرمود و در بازه شوال از رکاب نزار  
بهادر نموده بار اوه تنبیه را چوبه متوجه اجیر شدند و اجمیت سنگ و دسے سنگ در غیبت پادشاه سرشورش بر داشته احمد سید خان  
و حسین خان و غیرت خان هر سه برادر را که مساوت با بهر بودند در مقابل و مقابلت مساوت رسانیده بود و در ازین جست  
پادشاه را نهایت کینه بار اجه سے مذکور و آثار اندیشه و از از حضور بود و در اناسے بهمن سز که پادشاه و لازم و جالوم تنب  
را چوبه بود و غیر مساوت و گویند بهر من رسید از بهر هم این جماعت در کج دار و مرزبانه و صلح گونه در میان و سر سواری مازت  
بر در اجه در غیبت آمانا با قیامت او طمان میل آمد و پادشاه متوجه اطفاسے نائره گور و گور و نید و گور و سے مذکور منیر شاه و گور

بادشاہی خانی فوج ہارسر نہضت دادہ غالب آمد و وزیر خان کشتہ کر دیدہ دور و پادشاہ و در اس کو بہستان ملک راجہ بانی خیم سواران  
پادشاہی گردید و خان خانان در فتح القدر حسب الحکم ہمار شدہ از مسہ طرف قلعہ گرد و را حاضر نمودند تہ تبریک شام انجماء را و فراہست  
بر فی پند اتود و گنجینہ کس از امانا فضل رسید و خان خانان فی الجملہ خود و عتبار گردید کہ چہ اول لادہ زار دادہ بہست و در شہم خان  
را زانجا کوشہ را یات و لیات متوہ لاہور گردید ورنہ آتش خان خانان پردرد جهان فانی نمود و بہایت خان پسر عنایت اللہ خان  
حضرت بہت مذرات یافت و قادی الزین خان فیروز جنگ نیز در آمد آبا و گجرات در گذشت و بہست و شہم رنج الاول لادہ  
را کوی غیم سوارات یاد شاہی گردید و در شہم دل خان تبار شوم طے از قلعہ گرد و سبے حکم حضور بر خاستہ آمدہ معزول السبے بل  
جاگیرش بخل شد و اذ مقید شدہ در قلعہ لاہور رفت و محمد این خان بہ تنیہ گور و ماور گشت پادشاہ مذکور خود فاضل و محدث و بہت  
اول فیض و کمال راغب و ستان و در تخرنوں علوم خصوص فتنہ و حدیث از جمیع سلاطین تیموریہ فائق بود و بالباب علم بہت  
علم منا غریبے افزاشت و چون بہ تحقیق خود مذہب شیعہ از مہد لاحق میرا شست ہمیں مسلک اختیار نمودہ و ہنگامیکہ وارد دار السلطنہ  
لاہور بود طلبی سے آنجا را کہ اکثر سے ناچہ مذہب بودہ اند جمع نمودہ رحمت دوحایت جناب ولایت تاب حضرت امیر المومنین  
علی بن ابی طالب علیہ السلام تحت بر آہن تمام نمود و بعد از اقرار و اعتراض آنہا برین کفر خواست کہ کلمہ علی ولی اللہ و صی رسول اللہ  
در خطبہ اجوا نماید چون انجا رفتا فہم بسیار در او امر دواستہ بنخواہ و سلاطین ہند خصوص شاہین تیموریہ را کمتر میسر بود و و پسر او یکے  
عظیم الشان و دیگر سے نخست اختر جهان شاہ کہ مقتدر و دلور بود و در لکھنؤ و تہمیت نہایت عصبیت داشتند و ہوا سے  
عام آمد یار کہ اکثر انہیں شمار دماغ گذشتہ این ارادہ از پیش نہ رفت یکبار سے انہا را این کلمہ خطبہ را در سجدہ جامع ہمزاد عظیم الشان  
فرستاد چون شاہزادہ خود خان انیکار بنود و رضا جوئے پردہ بظاہری نمود و تہمیکہ و اشارہ باطنی او خطیب بجا رہ قبل از تہمیکہ  
باین کلمہ نماید سے تفسیر طوہ شمشیر مردم گردیدہ اعظم مذہب شیعہ و عوام و خیمہا بر اسے و فہم ہزار شاہ و استمداد از ہر ہر و فہم کلمہ  
سے نمود و ہزار شاہ بدستور امر از انیکار داشتہ در تہمیکہ و تقویت مذہب شیعہ میگو شدہ و متاسے دراز در ہماشتہ باطنی باذہود انا  
فائدہ بران مرتب نشیہ بلے اگر تہمیکہ مذہب ہماشتہ بر اناست میند و بر ہاں سے بود اب انیاض اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ انفع عیب و علم  
والعلم اہل عالم بودہ فائق عباد امور بجا دینے فرمودہ

ذکر رحلت پادشاہ از دار برنج و غنا العالم بقا و مقابله ہر چار پسر شش با ہمہ گرد و خضر یافتن  
محمد بن عبد اللہ بن چہانہ از شاہ بر ہر سہ برادر و بعض سہ اسخ ایام دولت او

چون پنج سال کامل از سلطنت پادشاہ گذشت در ہنگامیکہ لاہور دورہ مسکہ پادشاہ سے باکل ہمار اسے طایستان و شہزادگان  
پسہر مکان بود شروع سال سلطنت ہجر سے و را داسطہ محرم اختلافے در حواس و مزاج پادشاہ ہمر سے بہ حکم کشین کابل  
و شہر لاہور و او این حرکت از چنان پادشاہ صاحب شوہر و در بورا متعل دار و کہ از ہر سہ سواران و عورت خواندن ہماستہ روی  
دادہ و تہمیکہ جنین حرکت گردیدہ و پادشاہ علی ایسے حال ہنگامہ ملک کئے فہم ہزار گفت کہ سگسا از شہر را و دو متعلقہ و گذشتہ تمام  
مروڑ بیجے یا سگے بکرنے آمد و ہنگام شب چون وقت خواب مردم میشدہ پناہ خلعت سگسا پیداشتہ آواز دیکر وند و بجا سے  
صاحبان و دشمنان خود و ہا یکیکہ بہ آن بانوس بود و دسے رفتہ و قبل از دیدن صبح باقتدار نور آفتاب در آب افتادہ و ریاضے را سے  
راستہ کہ وہ دور سے نمود و در صحرا سے آہود و نہ این احوال و احوال جنگ عظیم الشان از دوسے مکتوب آمین الدوہ مسیبلے

سیرت تو تک اول که برادر خود فرستاده و بتقریب در ششاشتمی ملازم آوریده ام صورت تحریر یافت و ملازمان پنجاب چون با خطیبان و دیگر  
منو و خدمت سلطان گزین قرار گزیده و بعضی در قلعه گویار و بعضی بزنجان عسکر قرار آورده در قید افتادند و گاه مسلط بر قلعه ملحق مزاج  
بمادرشاه گزیده و درین مهلت او در و سالی نوزدهم محرم الحرام و دو ساعت از روزمانه و یک ناکاه و بجزار رحمت پروردگار شرافت محمد علی شاه  
در اندام که همان کنون بمادرشاه رسیده و او در حضور پادشاه و احوال بر آورده بشکر خود رفت و این الدوله را فرمان داد که ساعتی بپند  
در بنجا بوده و پادشاه را در وید و خواسته آمد چون پادشاه بر رحمت الهی رفت آمده و مدتی داشت که انچه مقدر بود شد عظیم الشان رحمت  
و او بر دال خاص انگشش پاک کرده بر مرض رسانید که وقت تا غیر نیست جلوس فرمایند حکم بنواختن نقاره و شادیانه جلوس نمود و عظیم الشان  
حاضر موافق رسم و متاع و نور شینیت گزینان و زمین و زمین وقت امین الدوله و منت الدوله خان بمادر و دیگران عرض نمودند که مخالف  
و او انفقار خان ظاهر است فرصت را غنیمت شمرده او را کرم حمید الدین خان و بخون و خان مشغول تجربه و تکلیف پادشاه و جریه و وزیران عالی  
کمال با ژده است بدست باید آور و عظیم الشان گفت که ناموس پادشاه بشارت خواهد رفت و انفقار خان چه می تواند کرد و انکار  
به فضل الهی است مشیران خاموش ماند و زیر لب گفتند خدا غیر کند اول بسم الله غلط شد الامنت الله خان با وجودش متع نشد و بدست  
از حضور با فوجی گران شرافت و انفقار خان بنیبه خود رفت و بودی نیل مقصود برگشته آمد عظیم الشان که بیایست پدید و در حضور  
امور موجوده نمود و بر کار خانات شاه تسلط و اقتدار از ایام حیاتش داشت قاضی و متصرف جمیع اسباب گشته بر تحت سلطنت  
جلوس نمود و ششک و سرایسگی آنکه در لشکر و در واد و آل اندیشان کم جرأت کسی که عیال همراہ داشت و کسی که نداشت و دیگران  
نموده شبشب خود را بشهر رسانیدند و بعضی که در کمال با ژده رفت سکونت در زمین حکیم الملک و حکیم صادق خان و ملا سبت خان و مشاهیر و  
حمید الدین خان و اکثر بندگان پادشاه عظیم الشان محنت شدند و دستم دل خان و بعضی دیگر با جهان شاه پیوستند و انفقار خان  
بمادر سپه سالار عظیم الشان با انفقار و بخار داشت رجوع نکرد پیش مراد الدین شد و وقت و استفسار نمود که کوثر خاں ملکیست گفت  
که اسباب و دزد همراه شده انچه میسر و مقدور است در صوبه بلتان خلق یمن دار و گزاشته ام و جریه و براسه ملاقات پدر آمد و انچه  
که بدر و دم و از انجا سرانجام مرام نموده انچه از دست بر آید بعمل آرم و انفقار خان مانع آمده و از اسباب و از سر کار خود متعدد  
گزیده و صلاح و او را در فتح القدر و جهان شاه و نجسته اختر را عالی بشوهره رفیق و شریک خود نموده بود و سبب عظیم الشان انچه  
مناسب باشی و عمل آورد مراد الدین جهان واد شاه این امر را نعمت غیر مترقب شمرده که رحمت بقوت خان سپه سالار بر رحمت و هم بر  
تالیف برادران به و انفقار خان التماس نمود خان مذکور بشکر خود آمد و اسباب و وزیریک با رحمت مراد الدین و سبب و فتح القدر  
و نجسته اختر را هم بجا نهادن شان رفته بود و عده تقسیم دولت و سلطنت علی السویه را منی و متفق ساخت و عظیم الشان مع عظمی  
و امرای موافق در لشکر خود ام استتفال زده مترصد شست که هر که بر سرین بیاید با او قاتل کنم و در و در لشکر خدش کند و کجا ندان  
پادشاه و جریه و توقف چند روز صالح دید بگمان آنکه دیگران خوانه ندارند و پادشاه خود بخود در عرصه قلیل متفرق خواهد شد چون بخت یار و یار  
بر عکس آن بگذرد رسید و انفقار خان بعد کار سازی که در حمله طاقت بشری بکنجه بشاهزادگان بنیام فاد که بجا باید شد خان  
سپه سالار و همروشا همراه مذکور را جاسه خود جنیده بشکر جهاندار شاه مراد الدین پیوست و معیت لاجئ که باید حاصل آمد  
خان لشکر و راه صفر لاجئ بیات محمدی بر سر عظیم الشان رفت و بجنگ سلاسله در پیوست چون تقدیر عظیم الشان  
را نصیر و دلیر بود و در آن زمان جنگ افتاد و در وقت و انزال عظیم الشان اثری پیدا نگشت تفصیل این احوال آنکه اول  
جنگ سلاسله رویداده تا بهشت روز از طرفین جنگ توپ بود منت الدوله خان و وزیر خان دو یا بمادر و ناگزیر و راجع حکم شد که هر

راجه راج سنگه بهادر و شاه نواز خان یک زبان گشته عرض کرد که خود از جمعیت احدی چنان نیست بیک حمله بریداریم جواب شد که  
 اندک باشی تا ملائیر از خاموشی چاره نبود و عظیم الشان به هم آنکه چو راسن جاو و بنجاره با متکفل از زانے غله شده اند و مخالفان مطلق  
 و مملوکند از گرسنگی پاک خواهند شد و بیک در جنگ املع به شمره و پادو و دوش سپاه هم غل و اساک و زید زران و خسته را بختی است  
 با خود و میرای آخرت بهر دو هرگاه مردم بیورش میگفتند جواب همان بود که اندک باشی روز به شتم و ذوق افتار خان با هر سه شاهزاده  
 بنا صلح قریب تو پاسه کلان که از قلعه لاهور آمد و در بود بر مکان بنده سے نصب کرده بریزش گوینا عرصه برین لشکر تنگ ساخت  
 چون راه لاهور برای هم رود کشاد داشت بود مردم لشکر عظیم الشان همان بسلاست بدون ضیعت شمره راه یافت گشتند راجه  
 و با بهادر ناگه راجه حکم سنگه بهادر با فوج خود و بروی عظیم الشان آمد و بدل و سوختگی تمام فریاد کرد که ما را الحال طاقت ختمی نماند  
 برویم و بر مخالفان نیز من حضرت اگر خبر رفتن مناسب مانند بل آمدند و الا غیر تو تفرقه نداریم باز همان اندک باشی جواب ناموا بود  
 هر دو بهادر هر پست و طبعیکه بر زبان شان آمدی لا محاله گفته بر مخالفان زدند و اعدا را شکست داده و بران بنده ی رفته تو سپاه را گرفتند  
 شاه به نصیب را تو قیوت امانت رفیق نشد و ند که را یکک از آنها فرستاد و بیکر میبست و خواستند که بر دامنهایش روند و اعدا را فرستاد  
 مانعت از حرکت نمود و ذوق افتار خان در شتم دل خان و جانی خان و دیگران که مدتها نیکند بر آنها تاختند و زو خوردی سخت  
 در میان آمد چون عظیم الشانیان کم و نا بهایا بر و دغالب آمدند و هر دو راجه مذکور به خماسه کاری از کار رفتند و هر یک از شان سوار  
 بمرح و مقتول گشته بقیه اسیرت ما و لا هر گفته سلیمان خان برادر داد و خان پی بود مظنی هر دو راجه با فوجی قریب هزار سوار و نا  
 رسیده بگول بند و نقد جان و در باخت همراهان جسم بپاشش را بشهر بردند و پیش و پس قتل عظیم الشان از بجهت و بتاد و هزار سوار  
 دو و دوازده هزار سوار یافتند و شام چون از لشکر برگشته بفر دوگاه رسیدند و عظیم الشان داخل خیمه گشت از آنها بهم اکثری را بشهر گرفته زبانه از  
 دوسه هزار کس نماند هیچ که عظیم الشان اراده سوار سے نمود و قیل خاصه را فیلبان هر چند خواست قن بسوی نداده برین و دیگر سوار شد  
 سخت اندک خان با ده سوار و این الدوله با بیست سوار و راجه راج سنگه با هزار سوار بمیت مجوسه دو هزار سوار حاضر بود و که جز کم گاه  
 رسید قضا را بارند سے برخاست و یک دریا سے راوی پریدان گرفت و غبار افع نظر و چشم کشودن گشته غیر از آن توپ مدالی بکوش  
 نیز رسید و غیر از چشم بستن چاره نبود و فوجی از مردم منول رسید و تیر باران کردند و زخم پوست مال به میبست رسید چون عظیم الشان را  
 نشناختند پیشتر بر اسه قاتر خونه از رفته بود که دشمن آنها گول و بیک و نیز سوار سے عظیم الشان رسیده و یکبار آتش در گذشت و در شدا  
 باغ و بهر مناشد آن باش را عظیم الشان بر زمین زد و این الدوله رسید و خیر است عظیم الشان گفت بجز گزشت این الدوله را در اوقات  
 رقت زور آورد و گریه و فغان شروع نمود عظیم الشان در چنین وقت بکمال استقلال و دل سے نمود و فرمود و اینقدر بر تیر اسه  
 و بیج هر چه چرا این الدوله گفت که گشته مراد امر و تاسه به تیر اسه آید اگر سر بر سنگ و بر سر سنگ نزنیم و دیگر چه کنیم پیشتر  
 هر چه عرض کردیم قبول و افتاد و هر قدر بندگان بکدر سے و نورش اتماس سے نمودند و جواب آن از زبان عاسه اندک باشی  
 بر سه آمد حضرت چه کند تقدیر و خواستش بزدی چنین بود و حال صلاح آست که خود دولت بر اسب سوار شوند و در ملک نگار شرفا  
 هستند و در دکن و اعدا و خان پی از دودان سر کار است هر جا بخانه بگذرد و رسیده و پروبال درست کرد و متوجه تارک باغ شد  
 فرمود که از دارا شکوه و شجاع بر بزمیت چه شد اگر سلطنت مقدراست بمصداق دکم من فته قلیه قلبت فته کثیره ففتح یا قن بوی نیست  
 یا زاین الدوله عرض نمود که میت و دوسوار همراه خود سه اند و دیگر هر بار فتنه عظیم الشان گفت و دوسوار همراه من رسیده و نیز تارک  
 بکام و دشمنان و دوز و سوار بر فتنه اخر و دین شوی این الدوله نیز مشد و راجه عاصم خان دوران در وقت باین الدوله گفت



به بنگال و سیرام و سیاه و همراه در یک امین آمد و گشت تا عظیم الشان نرنگه و است جبر انخوا هم شد و فاندوران بهاد سلطان پور گرفته در رفت  
 همان ساعت گلو لوب کاپی به فرخوتم مثل عظیم الشان رسید فل ربه از میان کرد و اندید و سرعت برق و باد و طرقت آب وادی و ران  
 گردید فیلیا بلزین افتاد و جلیل خان بودی که در خواصی بود و سیاهان فل گرفته بر زمین آمد و راه خود گرفت چنانکه در عتب  
 قیل می دود و اندام فیلیا نیز رسید و از آن حملد امین اولهم بود ناگاه دید که فیلیا از ساحل بلند خود را و آب آلوده و دیگر دالی و لقا و  
 چنان فرورفت که باز بر نیامد چون بانگ فاصله در انبار رسید و دید که گل و لاسه ته نشین دریا با لاسه آید و صداسه موهو به  
 از حرکت غیبتنا بر پیغمبر و معلوم نمود که عظیم الشان حیل غرق گرداب فنا گردید و بشاه و امین حال را و رستگاری خود جست  
 لیکن امین الدردگر فتر آمد و تار سیدن فرخ میر و شکست یا بنق مزار الدین و ذوالفقار خان مقید بود و در دشت و فرخ میر و کجی پادشاه  
 قلعه دار شاه جهان آباد را بکلی یافت و بمیدارج علیا ترست نمود و بعد ازین فتح خدا داد و نود ویم ماه نوگر جهان شاه که انبک مایه استوار  
 و جرات هم داشت جو یاسه ایفاسه و دهه تقسیم ملک و دولت گشته علم سنازعت و بازداشت و اتفاق با فریق گرانیده محاکم ایجاد  
 و متاخرانجا پیوستن بهمانا آنکه یکصد و هشتاد و اربا به خود آنکه از انبار بهشتا و اربا به شرفی و صد اربا به رویه یار عسکر بود و دست جانشین  
 افتاد و خواست که سه حصه علی السویه بنماید و ذوالفقار خان و تقسیم چنانکه بر آورد و بیکه با سه چند از پنج حصه سه حصه بطرف مزار الدین و پنج  
 و دو حصه بر دو برادر دیگر را میداد و آخر مصالحه برهم خورد و با همگر آموه محارب گشته چند س از امرا بشی رحمت خان و امیر خان و  
 رستم دل خان و غیر هم رفیق جهان شاه گردید و صفات قتال آراسته مشر تمام روز جنگ قائم ماند چون سلطان سیاهگان پیغمبر  
 ممالک مغرب و یار میرفت و طلعت شب و بخور عالم را فرود میگرفت طرفین پاس احتیاط را مرعیدانسته با شغال مشاغل و متابعی  
 اشتیاقی نمود و جهان شاه به ابرار و رفقای خود و مزار الدین و ذوالفقار خان و دیگر همایان دستور با سامان و نو فریاد ساز  
 کرده حراست می نمودند تا آنکه سه روز بهین خوال گذشت روز چهارم آفتاب غرور دولت جهان شاه و پیرانی زوال گردید و آنروز  
 از مکر و مراما خطه مورد حال منظور است افواج داخل شد گشته همه سوار مستعد و تیار یا بشند و هر کار دارا فرود کرد هرگاه مزار الدین و افواج  
 او برگشته داخل لشکر شدند و زمین از پشت اسبان خود فرو دارند و همانوقت مرا خبر یار رسانید هر کار با حسب الامر بجای آورد و چون لشکر  
 مزار الدین در خیام خود فرو آمد و ندید و بنگراند و کاه و آب و طعام خود افتاد جهان شاه میبایست مجبوسه بر لشکر مزار الدین حمله و از نو  
 بر قلب مزار الدین ریخت و از صدات حملات او و فقای مزار الدین را پاسه ثابت برجا نماند و تزلزل تمام دراز دام آهن را به  
 و اکثری پراکنده شدند حتی لال کنور که سایه دار لازم سوار سه او سه بود همراه امرا سه پا و شاه سه سرا سیمه و آشفته حال گردید و در  
 رستم دل خان افتاد و شده و هر دیکه در نبد آزارش بود خان مذکور در بر بود و مزار الدین انقلاب مزار الدین خود را در شمار سه  
 دیگر غیر میک و نیز که مخصوص شوک اینجا است کشیده و بجاندن سفید خنوت گردانید و فیلیان را گفت که بجان سوار سه زمانه یا ایام  
 استقبال از مسئول گردد و مزار الدین مملکت بیرون برد تا بدو و ذوالفقار خان یا بد رسانید و حسب الامر بجای آورد و مزار الدین را تاجه خان  
 سپه سالار رسانید و شاه و یار فتح از لشکر جهان شاه بلند آرزو گشت و ذوالفقار خان میشا ده ابن مال مضطرب گردید چون شام  
 شده بود بر تنه از آن فاصه خود را طلبداشته شست شست انشرفی و دست آنهار نخیت و گفت یمن قدر از شاتو فتح دارم که  
 بیاید گذرانند نزد مبارکباد و با بچان شاه رسیده هرگاه متصل شود یک لشکر بر فیلیا و بکنید و بعد ازین آنچه مقدور باشد ظهور  
 خواهد رسید و آنرا حسب الامر سه چهار صد کس به سردار پیشت مجبوسه بخود جهان شاه که با دو سه صد کس استاده و دیگر افواج  
 او مشغول قاریت لشکر مزار الدین بود و رسید و در وقت افشار ذوالفقار خان بریزشش گوسنبر با سه بند و ق کار جهان شاه



بنده افتاد خان کرده گفت که در خواست دلی و منظور ظاهر البتوی خواہ بود و وزیر الماکک جہاب داد کہ شوشے نیست عقیقتہ وارد  
 ہوا اسکی شکاف اتہاس کہ کہ ہند و بہت عویہ وارے و میرا انجام دیگر تمام بادشاہے کارخانہ زادان سوروشے بود و در جایست  
 خواندگان در قصان انجام و وجہ دیگر بل سے آمد ہر گاہ خوانان و فرزند گاہوتہ بیوہ واری اشتغال نمایند خانہ زادان باید پیشہ آہن  
 گیرند تا وہ ماسخی برای آہنام کشادہ باشد طلب ساز برای ہمین بود کہ برخانہ زادان تقسیم یا بد مغرالدین خجالت کشیدہ خاموش ماند  
 دلی ہا القیاس دے سبزے فروش کہ ہر وہ نام داشت و با مصلحت ہند بالی کنور دو گانہ بود نیز مروج یافتہ برادرہ فیل سوار شدہ و بقلید  
 پادشاہے درون حرم سرا پیش لال کنوآر و رفت می نمود و در تماشای راہ بر مجروحہ وزیر دستار ہراہیان و دلا زماش کہ در رکاب  
 اومی رفتہ دیر میاسے نمودند اقتدار اجالات موجب آزار و استحقاقات پنج گشتہ بر طبایع کرام داعیان بیے دشوار و گران بود و وزے  
 چین قلع خان غلت غازی الدین خان نیز در جنگ تورانے کہ در اول سپہ سالار اورنگ زیب عالمگیر دور کمال جاہ و اقتدار ہند  
 چین قلع خان مورد الطاف و شکر انظار پادشاہ و ذکر بود و غیر از ذوالفقار خان و دیگر بر اہم چشم خونمی انگاشت و بہت عمر او گذشت  
 زمانہ را بخود موافق نیدہ اندر گاہید و آمد و رفت بدریادنداشت مگر بدیدن در دیشان و غلامی خلوت گزین رغبت نمود کہ گاہ گاہی  
 ملاقات ایشان می شناسد و وزے براسے بدین کی از فرقتہ ذکر و میرفت در آتشاے راہ یا سوارے زہرہ مستورہ فیستورہ و  
 از کمال خرم و دال اندیشہ مردم سوارے خود را کہ اقل قلیل بودہ اندر اشارہ نمود کہ مقابل سواریش نہ رفتہ طرف دیگر بازار را  
 اختیار نمایند چون او در ہزار میانش کم ظرفت و سفہ نش بودند علی الزعم و دہم مردم چین قلع خان را زیر استہام گرفتہ شوخیا نمودند  
 تا مقدر غامض فرمود چون مادہ فیل سوارے زہرہ برابر سوارے چین قلع خان رسید از مردم پرسید کہ سوارے کیست گفتند  
 چین قلع خان پروردہ را برداشتنہ گفت کہ چین قلع خان بسیر کو روتے از بیابانے او کہ از حد گذشت جو حملہ اش علی کردہ اشارت نمود  
 کہ آن یگانہ ہرزہ راج ہراہیان بسیر اسانند مردم خان مرقوم ہراہیان زہرہ را ملک بقول کردہ و زہرہ را نیز از فیل کشیدہ  
 زہرہ و دشت گرفتہ بد ازین نزد خود رفید کہ پادشاہ خفیف العقل حکوم زن ناقص ظرفیت شاید فتنہ سرکشہ بنا دے بذا  
 پاکہ از ابتداءے رحلت عالمگیر آمد و رفت خانہ ذوالفقار خان بہاد نہ داشت بناچارے سوارے را گردانیدہ خانہ اش رفت  
 ذوالفقار خان تیر گشتہ سبب آمدن پر سید چین قلع خان ماجرا را مشر و طاہر گر نمایند ذوالفقار خان بطوریکہ باید و شاید استمال  
 نمودہ بر این جرأت تحسین کردہ خوشنود و بنود مرخص فرمود و پادشاہ را پیغام فرستاد کہ آبروے خانہ زادان و اعتماد  
 و دودے باین چین قلع خان بہاد شدہ دران جائزہ پیش لال کنوآر رسیدہ خاک مہر ہرزہمین غلیظہ و لال کنوآر مزاج پادشاہ را  
 مستبد انتقام گردانیدہ قریب بود کہ درین خصوص امرے صدور یا بدوز و پیغام ذوالفقار خان مانع این قضیعت گردید و در چین  
 عرصہ خوشحال خان برابر لال کنوآر ہم کہ مبتعداے تنگ عرسے ہی جو شیدہ ہر سایہ اوزن نجبی بود از عرفہ ہاسے خانہ خود دور گشتہ  
 عاشق گردیدہ سے خواست بقر و بقلید رخسہ در ناموش کند شوہر ادا ستناشدہ نزد ذوالفقار خان برو خان عادل و شجاع باؤن  
 از جاہ و آجہ سبے اختیار فرمود کہ مردم رفتہ خوشحال خان را کشان کشان بیارند چون حاضر شدہ راجہ جب گرفتہ بہرتہ زد کہ ہوش  
 در سرش ماند و چون خلق خدا از دست آن ناکس بے غیا بجان آمدہ بودند نقدش نمودہ تسلیم کردہ فرستاد و اموال او ضبط  
 شدہ بسرکار و الارسید تاجر حالات مرقومہ الصدر صحبت میان پادشاہ و وزیر صاحب تدبیر منتفی گشتہ روز بروز حالت ہی از بد بہتر  
 را بسبب اقتدار و پاس حقوق و احسان او چارہ غیر از رضا جوئے نبود

ذکر خروج نمودن محمد فرخ پسر پسر علی شاه با عانت حسن علی خان و ظفر

یافتن در میدان بر محمد مغزالدین به تقدیر خواند آسمان و زمین

چون سو به نگار تمام خاندان شریف است خدمت و دیوانه سو به سرکرد سبب مرقوم عمره ترمین دیوانی ممالک محمود  
و جعفران از عداوت گزین مالگیر بدو آن سو به مسطوره اختصام داشت و عظیم الشان دوران ایام نایم سو به تنگ سالار  
خون و خمار صلح و جنگ با سرکشان و متمردان بلاد ترست بود و در سلطنت پدر خود و برادر شاهانک هر چهار سو به او دیس و بنگار  
عظیم آباد و دارا باور گشته چنانچه سبق ذکر یافت سو به دار کے الہ آباد و عظیم آباد و عبد اللہ خان و حسین علی خان داد و صوبہ دار  
نگار داد و دیسہ علاوہ دیوانے آنجا به جعفر خان سیر و وقت رعت مالگیر کو کجک پدر خود میرفت عمر سو به سیر خود  
باصطفی نسوان حرم و اسباب خاضع معهود و منصبداران و ملازمان خود و را کر نکس و وف بران محل و منازل بنا کرده  
ساز شجاع پسر شهاب الدین عمو شاه جهان گدا شسته بود و عبد از فتح پدر و عدت سلطنت او بنا به بعضی حمایت طلبید اشتن  
فرخ سیر شایسته ندید به بیجا سے گزاشت تا آنکہ در لاهور ایام عمر و دولتش انقضای یافتہ با فرخت شافت و عمر مفر الدین  
جنو اینکو فرموده قلم و قانع نگار گشت سلطنت یافتہ احکام مطاع براسے عقید فرستادن فرخ سیر جعفر خان نگاشت نا  
بر قوم پاس حقوق عظیم الشانے مخفی معصوب سمندے بفرخ سیر بنیام واد کو چارہ خود جوید و راسے کبراسے خوش  
کساسب و انجلیوید و از ارادہ قید او نمود و فرخ سیر بر کنون خاطرش اطلاع یافت مے کلا تقدیرین بود و خود در راج محل  
سنا سب غیہ چون سے دانست کہ حسین مے خان نایم سو به عظیم آباد از خانان نجابت و سیادت و بجا نمود  
خوفت و شجاعت و در دیت موصوف با سید اعانت او با بل و خیال از اگر کبر شکستہ خاطر پدر نشان حال شفقت نمود و عظیم آباد  
ریسید و متصل بیلخ جعفر خان کبر لب و دیار طرف مشرتے شهر را قیمت در سرا پر دایر نزل گردید و حسین علی خان بهادر  
عمر و انجلیح پیغام نموده کیسے دے با سے خود ظاهر کرد و چون رفاقت فرخ سیر و مقابل گشتن با پادشاه ہند و شان ح مح  
امرا خاصہ مثل فروغ القادر خان زیادہ از غیر تاب و توان حسین علی خان بود و اول سر باز زدہ از امر مذکور استیضاک کرد  
و گفت کہ حکم پادشاه در بارہ متابور دیگر سیر و سن بنا بر پاس حقوق پدر شوالیخواہم کہ سبب استیضاک از دست من آزار سے  
بر سر صلاح آنکہ زود خود را بلبرنے کشید تا مذکر سے براسے خود بہر سایہ از لطیف و سلطنت سلاطنے امین توانم بود و بر وایت  
دیگر بلور و آفرینر متیہ اسباب جلوس فرخ سیر و جلوس او بر تخت سلطنت معلوم شد و بعد از من مذکور خواہد شد بر وایت اول  
امیر بیگ مخاطب بنمازیہ الدین خان کوہہ در میان آمد و بحسن بیان حسین علی خان را بیگ طاقت و ادب نزد فرخ سیر  
داشتے نموده آورد و فرخ سیر سلوک گیر و آقا و پادشاہ کی از امر او توکران نگردہ مہل آورد و حکم بہ ششست حسین مے خان  
نمودہ با خارج تمام سیکے و سبے یار سے و میرت و گرفتار سے خود و مقتول شدن مثل سلطان کریم الدین کہ میرا و در  
او بود و اسیر سے و بر صورت نماز سے خود از زونگے ظاهر نمود و انہیں پردہ کہ اہلی عرم داد و انجا نشاندہ بود و ملکہ  
نزلنے و ختر صفر اسن او بر آمدہ و زانو می حسین علی خان نشست و بروفق تمقین و تعلیم بشیرین زبانے استند و پدر خود  
نمودہ شایش حسین مے خان آغا کردہ گفت کہ شما از خاندان نبوت و ولایت و منبع مناقب و مفاخرہ لائن اید و متقے  
اہم از عظیم الشان ہر گردن و ادب اگر شایکے پدر من نمودہ انہ شایان سیادت و شجاعت مہل آریہ سہ او اریہ و اگر کہینہ  
بر انچہ دستے است خواہد رفت لیکن شما را بہ بینہ کہ خلق عالم چه خواہد گفت عمران مردن و پردہ نشینان اندرون  
در گفتگو تواقت با و نموده استقامت و استقامت ملا و از انچہ پدر فرخ سیر او دل خدمت خاصہ خود بر قیامت لیاقت حسین بنجان



و خلعت و نشان فرخ سیر مشوب خلعت مذکور بر سر رعایت خان از سال یافت چوں در پاسه کوه قلعه رسید منتخب مذکور بخت  
جنانست راضی بآمدن الامین بیگ بمجامعت گشته ددکس را حکم داد که خلعت و نشان یا میانده خلعت مذکور بایک کس بالاسی قلعه رفت  
بسیار رسیدن قلعه دار بگرفتند نشان کار و از کمر کشید بجرعات پی در پی از پایش در آورده از دست همراهانش خود را بفرست  
رسمه کرد به هزاران و غیره کارمان پاوشا به حمایت خلعت نموده رفتا به منتخب را بمرح و مخدول ساقش و سر مقتول را  
بخلعت مذکور بخشود فرخ سیر فرستاد و امین بیگ مورد اطاعت فرخ سیر گردید و در همین ایام خبر رحلت بهادر شاه رسید حسین علیخان  
بهادر در آن آوان از شهر عظیم آباد بیرون رفته به بند و بست پیر کلبه ای مفصل ششول بود فرخ سیر به دن آنکه خبر دیگر از انجام همد  
اول و بهادر شاه رسد و سلطنت یکی تقریر یا بدخلیه نیام بدخلیه عظیم الشان خواند و جلوس و تسلط او بر تخت سلطنت شهرت داده شد  
تشیست بخواست بدیگاری از حرکت بیست تامل خواند و فرستاد نموده از سلوک حسین علیخان نیز تقریر شد و خط و حدیث آمیز و بیجا داشت  
محبت آنکه به مشوب نمودن فرستاد حسین علیخان را نزد خود طلبید و والد فرخ سیر انجا به حسین علیخان برده از طرف فرخ سیر قول  
و عهد و دارالامان سلطنت برای او بکفالت و هاشمی خدا و رسول در میان آورده با خود متفق ساخت در همین نزدیکی جسد  
گفته شدن عظیم الشان ح دیگ برادران و مقرر گشتن سلطنت بجهاندار شاه مغزالدین رسید چون حسین علی خان قبل ازین با فرخ  
همداستان گشته بود که و خلیه نیام او خواند و علم شازعت با مغزالدین برافراشت فرخ سیر روز بروز در استحکام قول و کرد  
با حسین علی خان را استقلال یافته ارا و می افزود

ذکر جلوس فرخ سیر بر تخت سلطنت و منضت نمودن از عظیم آباد با اتفاق حسین علی خان  
بهادر و بدست آمدن خزانة بیگانه از تاسیس دار و دوا و الجلال

حسین علیخان بهادر فرخ سیر را بتبارخ مخار بر تخت سلطنت جلوس فرموده از مهاجر و غیره هر کس که میاید دار بود و در یک از او ملزما  
به شد قرض و دستار گرفته مشک بود و تسلط بر دشمن نوشته داد و نه انچه تشیه اسباب نموده مباحثت سیمو به پادشاه  
دست نشان خود را بزم مشیر گردید و غیر تومان خواهر زاده خود را به نیابت صوبه عظیم آباد مقرر ساخته مرخص فرمود و رسید بهادر شاه  
خود هم فرست و حکم فرخ سیر نیز فرستاد که خزانة صوبه بیگانه را به سید جعفر خان و اما او شجاع الدین محمد خان بهادر اسد جنگ  
به دار الخلافه شاه جهان آباد بفرستد و بقیه خود را آورد و بقدر ضرورت بمصرف فرستاد و باقی را داشت نگه دارد  
محمد شاه خان بهادر حسب احکام قبل آورده بفرستد و خود مختص گشته بکار پادشاه به عفت نمود و بعضی را بهر اسبه پادشاه برادر  
خود نگه داشت و از توپخانه صوبه و قلعه آباد بقدر رسد که ضرورت داشت و توانست قابل جنگ میدان آراسته بجهای خود گرفت

ذکر رسیدن سید عبدالغفار که وزیر بیگانه - الرآباد با مغزالدین و شکست یافتن او از دست  
بزرگواران عبدالقدیر خان بقدر خداوند آسمان و زمین

هنوز حسین علی خان ح فرخ سیر را با وزیر مسنیه بود که سید عبدالغفار خان که وزیر بیگانه به نیابت با سید محمد جان که وزیر بیگانه  
عبداللہ خان صوبه دارالاکو و از طرف مغزالدین گشته بود با محبت و دلاوری و هزاران سوار و غیره بیامان شایان بحاجه عبدالغفار خان  
مأمور گشته در رسید عبداللہ خان انتظار برادر فرخ سیر کشید و قلعه دار به را بهای سپید و به چنایا بهای تالیف و تریب رفیقیت

عبد الغفار مذکور فرستاد و لغوی برای افزایش جا و اعتبار خود التفاتی بکشته او نموده در عمارت اہتمام تمام داشت عبد اللہ خان ہرادران خود خود  
سراج الدین عثمان و نعم الدین عثمان و سید الدین عثمان را ح البالحسن خان بخشی کراصل ادا سازد و بوقت اشرف و او خود از ساکنان  
بیاورد و از شجاعان مانگین بود و نصف فوج کہ در حساب تزیب سدیم ہزار سوار و دہین قدر پیادہ سے کشید بمقابلہ او فرستاد و  
سید عبد الغفار کہ سرشار بادہ نخوت بود ہر سہ برادران عبد اللہ خان را ح فوج بر سر راہ دید انا کارزار با اینا عار خود شمرده را بکمر گرفت  
و گفت ز سارکہ با اطفال بازی میکنم ہم اینا تا چار خود بکمر او تاختہ جنگ در انداختند چون جمعیت قلیل و اسباب نیز چندانی نبود و اول  
مقابلہ و کشش کوشش اکثر مردم ہر ہای اینا منکوب گشتہ بقیہ مقتول و بقیہ فرار سے شدہ برادران عبد اللہ خان با سادات دیگر  
کہ اولوس ایشان بود مع البالحسن خان و زلفا سے متحدہ قدیم پاسے جلادت دیدان نشود و دوست از جان شستہ و ان صبح  
اکثر ماندہ شیران و لبر استادہ و ادھر دوسے و درانگی و اذہ نصرت این دوسے باوند و زیہ چشم مخالفان را بنویسے بترہ ساخت کہ کسے  
حریت در دین را نشاختہ ہر یکے حواس خود در باخت پر دلان بارہہ دران وقت مجملات مردانہ و کوششہا سے رستمانہ دشمنان  
را ح برادر عبد الغفار را ز پا در آوردند و آوازہ کشتہ شدن عبد الغفار خان دران سو کہ انتشار یافت ہر ہا پیش کردہ غارت بہرہ و زور و فوج  
و لبر بود سبب اختیار و در ہزار ہا و از میدان کارزار یا تنگ و مار بسیار بد در نقد و شکست فاحش بر عبد الغفار افتادہ چون بہت نالایک  
بجال بہا و برگشت و از برادران عبد اللہ خان سراج الدین سٹے خان جام سرشار مرد آواز سے شہادت نوشیدہ و پاسے بزرگوار  
خود پوست و در مغفران جوانے دست از آب زندگانے شست سید عبد اللہ خان بد الملاح نذر و مبارکباد گرفتہ شاد و با شرف  
ہم نواخت و در اتم برادر خود اشک حسرت رینہ بوز اسے اذین پر و اخت مصرع زبان جام بدست و نوازہ ہر دوش است  
مژالدین با سٹمغ این خبر معلومت در استمال عبد اللہ خان شمر و سصد صوبہ دار سے الہ آباد و بالا صلا لیبید عبد اللہ خان فرستادہ  
تخصین و آفرین باد نوشت و غایت و غایت فرستادہ بتابعین قلب سید عبد اللہ خان پر و اخت متاقب این ساختمہ فرخ سیر  
بالفکر نوازہ فرا ہم آمد و ح حسین علی خان بہادر و صف شکن خان نائب صوبہ دار اوڈیہہ و امر بیگ کہ کہ مژالدین مخالف  
بنوازے الدین خان بہادر نائب جنگ کہ سہ و خواجہ فاضل خانہ دران وغیرہ ہر ہا بیان رسید و عساکر فرخ سیر و ہر دو برادر  
بجستہ گردید سادات نگیدہ بر الطاف نامناہی الہی و استمداد از ارواح اجداد اجداد خود نمودہ غائم پیشتر دیدند و نوحہ بجای سراج الدین نور الدین

آبدن سلطان اعز الدین بافوج بسیار و خائب و خاسر بگشتن بقدرت کاملہ و کار

چون خبر نصبت فرخ سیر از عظیم آیاد و انتشار یافتہ بمژ الدین رسید پسر خود اعز الدین را ح پنجہ ہزار سوار بتادیب عبد اللہ خان  
و تخیلہ آلود رخصت کردہ خواجہ احسن خان یزد کو ککشا ش خان را کہ چرخ اسے بود و بقت ہزار سے و مخالف بنیادہ دران نمودہ  
ز نام اختار فوج و شاہزادہ و تدبیرات جنگ با سپر و دو با تو پانیہ سنگین و دیگر اسباب حرب روانہ ساخت و تین تلج خان  
را ہم متاقب انما استمال ساختہ بمذہب شاہزادہ فرسواد اعز الدین از کہر آباد گن شستہ تا بجوار سیدہ بود کہ خبر بجا شدن فرخ سیر  
و حسن بی خان مت فوج با عبد اللہ خان شہید از راہ بدستے ہما نجا طرح اقامت آگندہ و بکند خندق و بنین مورچال و  
آراستن شکار خان داد و با وجود فوج سنگین و توپخانہ دگران بجز و استماع خبر نزدیک رسیدن فرخ سیر کہ ہنوز بفاصلہ بود و  
ہر اس ہتھیاس رویش راہ یافت و بحرکات ناشایستہ مذکور خصم را بر خود دیر ساخت تا آنکہ فرخ سیر در رسید و عبد اللہ خان  
اہر اول بود و لوار پاسے اطراف دیدہ و مورچال را فرو گرفتہ از آخر روز تا سہ پہر شب توپ انداز سے نمود شہزادہ و مدار المہم

فوج دل با حجت ہرگز قرار نہ دیاں آوردہ دہر دس مغلوب ہراس بقیاس گشت اشرفی و جہا بر تقدیر کی توانشد بپراہ گرفتہ و باقی توند  
و تو شک خانہ و مجمع کارخانجات را ہما ننگ داشتہ پاستہ از شب بانی بود کہ ہر دو اتفاق راہ فرار پیش گرفتہ لشکر باطلع این احوال غرق حیرت  
و دل گردیدہ غلما و مستیزین لشکر بتلائی آوار گئے کمال اضطرار شدہ لشکریاں فرخ سیر باستماع این شہادت سبب اختیار و بدو تاراج  
خانہ خواہ نمود و نہ جتہ کہ تا در بر قوت یکروزہ بنودہ و ذخیرہ اندوز تہتم گریہ نہ و بعد تاراج دل و از بسے بے شدہ سرکار فرخ سیر نیز در آہیں بیخ مان  
اگرستمال گشتہ متناقب اغزال دین با عانتہ او سے آمدہ و کبر آباد رسیدہ شاہزادہ را با این فحشیت اوراک نمود و بجز و عفت توقیف  
آوردہ و منکر فرمان مزارالدین گشت چون خبر شکست اغزال دین بدرا ملاقتہ رسید امید مزارالدین تبدیل بیاس گردیدہ میاسے  
سرکت مع ارکان سلطنت گردیدہ

کوچ نمودن مزارالدین مع ذوالفقار خان و کوکلتاش خان و مجمع ارکان پادشاہی  
ورسیدن باکبر آباد و سواستگئے کہ درین عرصہ روسے داد

محمد مزارالدین جہانار شاہ دوازدم ذی قعدہ شب دوم شنبہ بدر در سہ نیم ساعت سلاخا جبر سے بارادہ دافندہ فرخ سیر  
از شاہجہان آباد برآمدہ با شان بے پایاں دہر او سے ذوالفقار خان و ملافتہ کوکلتاش خان و اعظم خان و جانے خان  
و عمادین خان و غیرہ سرداران توران و ایران و دیگر امرا سے رزم جو و مردان پتنگ خود توپ و توپخانہ جہان آستوب با ہنگام  
ہشتاد و ہزار سوار و پیادہ بیشمار متوجہ اکبر آباد گردیدہ آفتاب سے راہ سر بلند خان کا از فوج دار سے کثرت زرسے بدشش آمدہ بودہ انداخت  
فرخ سیر مشتاک گشتہ خود را مع زر مزارالدین ز سائیدہ و مورد آفرین و تھین گشتہ بصوبہ دار سے احمد آباد گجرات عرض گردیدہ و  
چیمیلہ رام فوجدار کوڑہ و سلاہ اصغر خان پیر کار طلب خان فوجدار اٹا و پنڈے سے ہمراہ اغزال دین بودہ بلشکر فرخ سیر پوسند  
چون مزارالدین بقصبہ سوگرمصل اکبر آباد رسیدہ اعلام و خیام سادات و قزق سیر مع رفقا سے دیگکہ ازین طرف نیز متصل  
جہان قصبہ رسیدہ بودہ و نہ جاوہر گردیدہ چون از ادبش زشت مزارالدین اکثر امر او مع خلق خدا خصوص امر اسے تو را نہ فریدہ ہمدان  
شتر و منتر جو بودہ و شستہ اسے اکثر سے متعین آیزش بلشکر فرخ سیر رسیدہ اگرچہ نسبت باقتدار مزارالدین احد سے را امید  
نفع و ظفر فرخ سیر بودہ لیکن عمدہ ارکان در دست مزارالدین کہ عبارت از کوکلتاش خان و ذوالفقار خان باشند باہم نہایت منافق  
و مماندہ بودہ و بسبب اتفاق ایضا و احوال کوکلتاش خان کہ نہایت متمد علیہ مزارالدین با عدم اعانتہ اسے سلیقہ نیز مستقیم  
کار اسے پادشاہی بسیار صنایع و تدبیرات ہمہ درامی و برہی داشتہ از بخت نقش بیج منصوبہ درست نئے لشت  
ستے در شہرہ مجبور از آب ہنہ و جنگ با فرخ سیر بیچ امر شمع نئے شدہ دہر و غم ہمہ گیر علاج میداند و پادشاہ خود مہبت  
را با توجہ اسے عشق لال کوردہ داشت سید عبداللہ خان مبر سے پایاب بہر سائیدہ از مقابل لشکر مزارالدین چند کردہ پیشہ و ہفت  
شاہجہان آباد کنارہ بودہ وقت شب رفتہ از دریا گذشت و متصل لبر اسے روز ہما نے کہ چار کردہ ااکبر آباد و طرمت شاہجہان آباد  
واقع است منزل گردیدہ و بانکہ ناصر فرخ سیر ہم با ہما میان از آب گذشتہ بعد اللہ خان رسیدہ و بر اسے بر راہ رفتن بر لشکر  
مزارالدین و غنائک و شمن حسین علی خان ہارہ جانیگ بودہ مقابل خصم ماندہ چون تمام روز گذشت و شب دوم رسید مع فوج و سلا  
چیمیلہ رام نگر از آب گذشت پردہ واسے کارکنان تقدیر تھا شاہیہ کردہ مزارالدین و کل امر اسے آن طرف و تے خبر دار شدہ و علیہ  
لشکر فرخ سیر از عقب لشکر شعیان گردیدہ و تہیب فوج کہ اول مقرر شدہ بودہ کمال غمناک و سرنور تہیب فوج و پیشہ بردن



تو چنانچه حاجت رویداد و انقلاب عجیبی رو س نمودند

جنگ نمودن سادات و فرخ سیر با مغل الدین و ظفر بافتن تبایید احکم الحاکمین :

بنا بر پنج چار و هم ذی الحجه سنه مذکوره مقابلتین رویداد و مغل الدین خود با افواج و توپخانه تر جمولات ملوکانه با اختیار و در قول جا گرفت و ذوالفقار خان که سمت علیه سلطنت و در افواج و احشام قائم مقام پادشاه بود اگر چه غبار خاطر بسیار از اوضاع و اطوار پادشاه دور دل داشت لیکن برای آبرو و خود باو حسی شایسته و سامانی بایسته و کرنا و کوس (که انهم بنیان بر روی) بهر ادلی و بر دلی استناد و کوه کتاش خان مع اعظم خان و جاسه خان و دیگر همایان بطرف راست و محمد امین خان و عبدالصمد خان و حسین طبع خان و جان شاه خان و دیگر سپه داران و دران بجانب چپ و راجی محمد خان و اسلام خان و مرتضی خان و حفیظ الله خان و دیگر افواج بطریق رضا قلی خان و در و غده توپخانه با اهتمام کار خود و دیگر افواج برفتنه که مناسب و میسر بود جای قیام و در زید و ازین طرف فرخ سیر با مردم هم برای خود و سلاطین در قول و عبدالصمد خان و در هر دو و حسین علی خان و صفی لشکر خان معروف بحسین بیگ در دست راست مقابل ذوالفقار خان و خانزادان علی ناصر و جمیل رام ناگزیر با متحد و دوسه دیگر از بهادران مقابل کوه کتاش خان صفت آرا گشت عبداللہ خان آرا گشتی و امینان اول مقابل تورانیان رفته بعد از آن خود را بر توپخانه و بهادر شاه مغل الدین زد و در تورانیان نموده از توپخانه گذشت خود را از نزدیک قول رسانید و حسین طغان مع صفی لشکر خان و فتح علی خان و در و غده توپخانه فرخ سیر که برادر زاده حسین طغان بود وزیر الدین خان پسر بهادر خان رو به پهل و پیر مشرف و برادر او پیر اشرف بطرف ذوالفقار خان تاخت و درین محاصره لشکر خان و فتح علی خان و وزیر الدین خان و پیر اشرف و جمعی دیگر از بهادران در مقابل حسین علی خان تقدحیات و با خنجر و چوبه رام و خانزادان بیست مجوسه استاده انتظار قابو و شمشیر و بازه فلک می نمودند حسین علی خان عرصه بر فقا س خود تنگ و دیده مقتضای غیرت و آئین بهادران هند وستان از فیصل جیحون همایان تر و در ستمان ظهور رسانید و در قضا س شمشیر و تیر و گوسه برداشت از خود و بنجر در مرکز اقتاد و سید عبداللہ خان که در وسط فوج مغل الدین و از صدقات تیر بارانیان و در کجای کلان تفرقه بر فقا ش یافتاد هر دو کی بدگری آرد خنجر در و خود و در و فیل نشانش با اکثری از جماعه داران ملازمش جدا افتاد و زیاد از صد سوار همراه داشت در آن حالت سیر عبدالغفار مذکور رو بروی فیلش آمده و نام خود را گفته تیری بسوی عبداللہ خان انداخت همایان عبداللہ خان را و تا فتنه و عبداللہ خان تیر سے بر او انداخته زخمی ساخت و سید غفار زخم برداشته جان بسلامت پدر و سید عبداللہ خان بپار او و حام و کثرت فوج مخالف نمیدانست که کجا میرود و کادش بجا خواهد کشید درین وقت جمعی از رفقا با و پیوسته تقویت یافت و بمکانی رفیع رسید و مغل الدین راجع همایان با خود و مستقبل و نهایت غافل یافت فرصت نیست شمره بیست مجوسه بر سر فیلان سواری نتواند زخمیه تیر تیر باران گرفت و طرفه آشوبی در آن عرصه بود اگر دیدیم هنوز مغل الدین خود را در دست نموده که فیلان سوار سے زنانش بر همدگر افتاد و رستنی قیامت بر خاست و فیل سوار سے لال کنور و همایان او و خواجہ سیر ایان از صد تیر باران در هم جوشیده و خود شمشیر و گریزان و دیدند و همکاران او غلوب بر اس و میگر دیدیم مغل الدین از او جدا افتاد و فیل سوارش سر کشته آغا زنده و از اختیار فیلبارانان بدر رفت و عبداللہ خان که فقا س او پی بهم سے رسیدند و پسندانه قدم حرکات پیش گذاشت و فیل در لشکر مغل الدین پدید آمده بهم بر آمد با آنکه شادمانه فتح در لشکرش نواخته بودند که فوج رو به گریز نهاد کوه کتاش خان از شاهانه آماج خواست که خود را بمغل الدین رسانند خانزادان و جمیل رام که در کین بوده قابو میدیدند بر کوه کتاش ناخسته بر خنجر سے متوجه از پایش در آورند و در ضابطه خان و در و غده توپخانه نیز بکار آمد جاسه خان و محمد خان

قبل ازین در مقابل حسین علی خاں گشته گشتند عظم خان برادر گلخان خان مجروح بمغزالدین رسید مغزالدین خصم بر خود تنگ دیده خود را بسواری  
 لال کنور رسانید و نزدیک تاخوردن راه دیگر آمد پیش گرفت ذوالفقار خان با وجود هجوم اعاصی از ماریسوی کپاس شب رسید ان  
 استقامت و رزم بر مردم را بطعن جفا نظر شاه و اغرا الدین گماشته جوای بی پادشاه و پسرش گردید و گمان را بمواید و مراعاتا میسفا  
 گردانیده و تلاش اینها می دو افتاد اگر بپرسند بنام کی از ان دو پس بدلیس آبی بر روی کار و شجر اقبال آنها را ببار کرد و بخت افکند  
 نشانه از ان برگشته بختان پیدا نشد و شاه با شتر و غنای و لشکر فرخ سیر بلند آواز گردید و هر یک از فرخایش بر تنیست و مبارک بود  
 فرخ سیر از استقامت ذوالفقار خان پریشان خاطر دستسفر بود که اگر گزاشد و پادشاه ذوالفقار خان حیت بدستش  
 در میان سلطنت بدو الفقار خان بنیام فرستاد که دعوی سلطنت خود گرفت شمارا چو دعویست اگر سلطنت می خواید امریت  
 بداد اگر از نسل ما گیرید شاه می باشد باشم ذوالفقار خان باستماع این بنیام و میوست از طرف مغزالدین  
 و اغرا الدین با بار از میدان کارزار با استقلال و اقتدار برگشته راه دار الخلافه پیش گرفت و بهمان راه شب و را که با یکسر برده  
 در پیش تراشیده بهیئت خود را تغییر داد و آخر شب لال کنور را همراه گرفته با چند نفر مقصدان شاهان آبا گردید و نزد آصف الدوله  
 رسید به مقید گردید متعاقب او ذوالفقار خان هم میار الخلافه آمد و عبد الصغان بدست جوای برادر گردید و ملازمان خود را بطلب  
 و خواص او شتافت حسین علی خان مادر وادار لاشها مجروح دسپه جوش یافت که میبایا مانده که خبر بعد از آن رسانیده بطعاس  
 لباس و جواهر که بر سرش استاده بر سرش قیام داشتند و بر دایت محمد باشم بن خواج میر غانی که از احوال سلاطین مشهور و بیابا  
 اینها را نگاشته مستفاد می شود که تنها در میدان رزم مجروح دسپه فرزند خود افتاده دلچ را لباسش را بشارت برده بودند علی ای  
 حال عبداللہ خان برادران محمد خود را فرستاده حسین علی خان را پیش خود طلبید بعد رسیدن جرنیکان حسین علی خان را به تمام ظفر  
 فرخ سیر جان مفتی از برده جوش رسید از سر پانزده مردم او را برداشته نزد عبداللہ خان آورد عبداللہ خان با درازنه و خود را به پادشاه  
 بطرف مقصد برده و بحدت شکر آتی تقدیم رسانید و ذوالفقار خان با پدر به پشماره نموده قاصد بود که با مغزالدین را بر آورد و در اسکندریه  
 فریز که از فرخ سیر نابرجه و تنهایی که ذوالفقار خان با او دیدارش داشت و مغزالدین را حمایت نموده به سلطنت نشاندید بود الحزن  
 خاطر داشت آصف الدوله مبارز و ترک این اراده نمود ذوالفقار خان ناچار اراده رفتن بصوب خود کرد و کمن بود ظاهر کرد و بر این سر  
 را هم قبول نکوده در ملازمت و ترک منازعت فرخ سیر سماحت از حد بدرید خلاص چون زمان اقبال اسدخان و ذوالفقار خان  
 به اقامت رسید به اجل موعود ذوالفقار خان انجمنیه بود با وجود عدم الطمان و تیشین ذوال آبر و جان آصف الدوله ذوالفقار خان  
 را با اعتماد و حقوق خدمت خود که در غانان او رنگ زیبی تحقق داشت و حفظ قدم در میان او را که با یکدیگر و بهادر شاه می نمودند  
 خود گرفته عازم ملازمت فرخ سیر استغای جراتم میگردید

ذکر اقتدار یافتن فرخ سیر در سلطنت و فرستادن عبداللہ خان به بند و لیس و دار الخلافه و قلعه  
 مبارک که دولتانه پادشاهیست و ملازمت امر او ارتقای بعضی از آنها بمدارج علیا  
 بعد از ان که فرخ سیر مامول خود رسید و نایب کلام گردید و در مردم از جنگ که کوم تحسین پانزدهم ذی الحجه بود اول صبح بجای دولت  
 برآمده بارعام داد اول بپنج خان و عبداللہ خان و محمد امین خان و دیگر سرداران توران بوساطت سید عبداللہ خان

گورنش در ایاقه تنبیت سلطنت بجا آورده مورد عنایات و عنوزلات گردیدند و عبداللہ خان مع لطفہ اللہ خان صادق و دیگر اسرار موافق برای بندوبست دارالملک و حفاظت دولت آن شاهنشاهی و سلاطین مجبوس رخصت یافتہ بمقتصد شتافت و فرخ سیر بعد یک ہفتہ فرخ عازم شاہ جهان آباد گردید و چون ہم محرم دربارہ پلہ متصل سواد دارالملک فرزند اہل ابل نمود سید عبداللہ خان را مخاطب بقطب الملک نموده بمنصب ہفت ہزاری ہفت ہزار سوار سرفرازی بخشیدہ بمرتبہ رفیعہ وزارت اعظم سربلند گردانید حسین علیخان بہادر خطاب امام الملکی و منصب ہفت ہزاری ہفت ہزار سوار و مرتبہ علیہ الامارائی یافتہ بخشہ الملک اول گردید محمد امین خان بخشہ گری دوم با اضافہ ہزاری منصب و ہزار سوار و خطاب اعتماد الدولہ یافتہ چہن کلج خان را کہ پنجہزار سے بود ہفت ہزاری ہفت ہزار سوار کردہ خطاب نظام الملک مع صوبہ داری و کچن بقیسرے داؤد خان کہ نائب ذوالفقار خان بود ہمت شد و صوبہ داری برہان پور کہ داؤد خان باصالت داشت صوبہ داری احمد آباد گجرات یافتہ و خواجہ جاسم خطاب مصصام الدولہ خاندوران و منصب ہفت ہزاری و شش ہزار سوار بلند پایہ گردید و احمد بیگ کہ کوکمر الدین را در علیہ و سہ رفاقت و نیکو خدمتہا مخاطب بجازی الدین خان بہادر غالب جنگ فرمودہ منصب شش ہزاری پنجہزار سوار مع بخشی گری سوم عنایت نمود قاضی عبداللہ نورسنی را کہ قضای جاگیر نگر ڈھاکہ داشت و قبل از خدمت بدارالملک فرزند برای تالیف سرداران تورانم و مصالح دیگر روانہ شدہ بود و خطاب بجایخان میر جملہ و بمنصب ہفت ہزاری ہفت ہزار سوار سرفراز نمودہ سید محمد نور خان خود ساخت و اختیار دستخط خاص خود بدست او گذاشت اما بطاہر وار و نگلی خواص ڈاکہ داشت و محمد جعفر نشی کہ لطفہ خدمت سابق با و مقوص بود و خطاب تفریحانی و خدمت خانسانہ و دارالانشاء امتیاز افزود و وسعت اللہ خان بخدمت ہوتائی امور گشت و وسعت الدین علی خان و نجم الدین علی خان برادران قطب الملک و دیگران از رفقا سے پادشاہی و سادات بارہم کہ حق خدمت آنها ثابت گشتہ بود ہر یک بقدر قسمت و ولایت خود بطعامی مناسب اضافہ و خطاب امتیاز یافتہ قطب الملک بنظم و نسق اکان سلطنت و معاملات وزارت و بندوبست ملکہ فرخندہ

ذکر ملازمت آصف الدولہ و ذوالفقار خان با فرخ سیر و انفرادی یافتن عمرو و ولست ذوالفقار خان بمقتضای قضا و قدر

آصف الدولہ اسدخان و ذوالفقار خان بہادر برابرہ پلہ رسیدہ خواہان ملازمت فرخ سیر بودند میر جملہ عبداللہ خان غنیان کہ دخل تمام در خارج فرخ سیر بہم رسانیدہ داعیہ آزمائش داشت کہ از جمع امرای حال دسابق مرتبہ برگزیدہ یافتی آید در آمل کار مردم و تعصب در امور موجود خود و حمایت موصولان و برادران حق عمدہ با ازین بین بمقدور ماضی بہ قصور نبود بنابرین اول ارادہ استیصال نہال عمرو اقبال ذوالفقار خان نمودہ فرخ سیر را درین کار مستعد تر ساخت امیر الامیر حسین علیخان بہادر بر مشورہ پادشاہ و میر جملہ آگاہی یافتہ بذوالفقار خان پیغام نمود کہ اگر بواسطت من ملازمت نہا سید کسے را بجا بل نخواہد بود کہ سیر سولہ از شما کہ تواند نمود میر جملہ بر این منظر مطلع گشتہ داشت کہ فی الواقع در اتفاق چنین دو کس سہ سے کہ در اور سیر است سیر نمی یہ تفریحان را کہ از اہالی ایران بود بہ نسبت ہم چہنے نزد ذوالفقار خان فرستادہ نہایت اطمینان داشتہ مال اش نمود و قسم کلام آئی انجدر دغا در میان آورده خاطر نشان نمود کہ چون پادشاہ در باطن با سادات خوش نیست ملازمت شما معرفت امیر الامار غیر از خدمت و خسارت جان و مال دیگر شرمندہ شستہ خواہد بود و شمارا چہ حاجت رجوع بدگر است بعد ملازمت و رفیع مال

مراجع کل امرا و خداوندان دولت و اقبال زاده از سابق نوا بهید گشت و در میان با شما توسل خواهم داشت پادشاه را از دست شما  
 امیدوارم که کار است این قسم نشان که تاکنون فرخ سادات در دولت و انظار خان بود و در نظر آنها بیگانه نبود و قسم کلام کمی تا پیش نمود  
 نقیض گشت خاطر آصف الدوله را خود اطمینان و اتمی بهر سید و ذوالفقار خان و خدعه باقی بود میر جلد خود رفته و عود و موافقین مجله  
 و مکرر نموده آورد و وقت بدون بخت فرخ سید دست ذوالفقار خان بیاید بند بسته بود و برود و آصف الدوله کلمه چندی شمل بر  
 عذر تقصیرات پسر استغفار بر آتش عرض نمود فرخ سید در ظاهر مهربانی بهر و در مکرر نموده و دستش را کشود و خلعت فاخره و جواهر  
 امانی عطا فرموده آصف الدوله را بر اینها به ضعف گیر سن فرخ نمود و گفت که ذوالفقار خان سلطان فرخ بیرون تا با سید کاسته شود  
 بعضی امور ضروری از ایشان منظور است آصف الدوله متوجه فرخ گشت و ذوالفقار خان متوجه در قتل خود بجای مامور شوش  
 نشست مردم مامور حضور اطراف او را فرود گفتند در سیر بر اینها می نشست آینه منقش میوه قتل عظیم ایشان و سلطان که بر این  
 فرستاد ذوالفقار خان که امیر میوه بود قتل خود را مشاهده دیده دست از زبان شست اما اول برات ذممه نموده اعمال  
 را نسبت به پادشاه داد و بهر سید خود ظاهر کرده حکایت و احوال را بطور نفس الاری بیان فرمود چون دید که فرخ سید در مقام  
 کینه جوئی و بد خوئی است از فرخ سید عزت و سکت را در دل خود راه نداده و ضعیف مانده نموده چراهای درشت داد و برین ضعیف  
 خلقا قیام طلب بهر بار دل نشان که ذوالفقار خان ازین در ضمن قتل محمد رضا مخلص بر عاقبت خان که قلمه بهاس را بخدمت داد و حاضر  
 گشته بود که گشت از پشت سرش فافش کرد و قتل انداخته کشید و مردم اطراف هجوم آورده به ضرب کار و خنجر کشتن تمام کردند و در  
 عمرش بر انجام رسید همان روز که یکشنبه شانزدهم محرم بود مردم بفرموده فرخ سید اندرون قلع شاه جهان آباد رفته معزالدين  
 را هم به قلمه خفه نموده روانه شهرستان عدم نموده و فرخ سید روز دوشنبه هفدهم ماه مذکور ششده اجمره به بخیل سلطنت  
 و نهایت کرد فردا قلع مبارک شاه جهان آباد گشت و فرغانه داد که سید معزالدين را بر نیزه کرده و لاشش بر قلع انداخته لاش  
 ذوالفقار خان را و او را درون قلع سید علق سوار لاش و در شهر گردانند و لاشها را بعد قتل آورده بر دروازه قلع میزدند  
 و آصف الدوله را بر پاکی اوج سوار بهاس زنانه اش متعاقب لاش با سوار آورده با رخت و لباس که در دوار و دیکه ناهنگان بهادر  
 مجوس نگه دارند و جمیع اموال پدر و سید بقید ضبط در آورند و در اجسها چند دیوان ذوالفقار خان را که ظاهر از زبان درازی مردم نموده  
 که بقطع لسان و ضبط اموال او شد میگویند با وجود زبان بریدن در سخن نقیض قاصر نبود بهیت از مکافات عمل غافل نشو + گفتم  
 از گفتم بر وید جوز + و اکثر امرا و متوسلین بغین و نعمت سیاست قلمه در هر گاه بهیاسه عدم گردیدند و اعزالدين پسر الازین  
 و عاقله تبار سید اعظم شاه بهر یون بخت برادر فرخ سید را نیز حسب الحکم میل در چشم کشیده از نویش عاقله و عاقله خود  
 بسبب ناهنجاری و سیاست بهر مردم و تقصیر بیم ویراس بیقیاس در دل مغیره و کبر مانده که گشته خفت لیاقت هر یک بهر سید  
 رسیده بود که وقت آمدن پدر بار مردم از عیال و اطفال بحلیت خواسته مقرر قتل خود می آمدند و بعد رسیدن در خانه خود کفایت  
 فزود و صدقات بفرزاد مساکن میرسانیدند +

دکتر شروع منازعت در میان فرخ سید و سادات و فرستادن پادشاه  
 حسین علی خان را برای تادیب راجه آجیت سنگه محبده و تلبیسات  
 اول منازعت که میان پادشاه و قطب الملک افتاد و آخر بطلان انجامیده باعث برگی و اختلال سلطنت و خرابی تمام

[illegible]





ذکر فیرفاش عیسی، مان پر به امتدای فرزند گاه

۴۰۱

بمیزق باشد در این سالک او فرزند مالگیر و گزب از اتفاق افتاده بود این طرفه گور گونداست که از خلفه است که گشته  
فقر مشهور بوده و قبل احوال ناک انگ پدرش بقایه از قوم گتری بود و در عهد طغیانی و صلح با اندک پایه استعد او و لیاست  
خدا او داشت و سیچ نام زردیش صاحب حال و معال بر ناک مذکور نظر فرود داشته است بر تربیت او و گشت بقبض محبت  
و در پیش تحقیق کیش فی الحقیقه شعور و دانش بهر سانیده و بر حقائق و معارف که کتب نفیای اسلام و صوفیه و فی الاقوام آن حوال  
المطالع حاصل نمود و از تعصب کیش آبا بی خود در گذرشته مضایق اقوال آن بزرگواران بزیان چلبه که داشت و در بحر اشعار  
موزون می نمود اشعار و کلمات از فراموشی اندوه صورت که گشت و نام آن گزشت افتاد و این اعتبار و کثرت اتباع و در عهد ماروفا  
و در امیر آمدن آلان و در میان پیران آدان کتاب عزت و شهرت داشته مشهور و معروف است و بخواندن آن اشتغال  
داشته احترام بسیار برای آن کتاب می کشند و کلامش چون مانند میوه دارد و فایده از کیفیت و متانتی نیست بیشتر از مضامین فقره  
و مشابه او مضامین نفیای مسلمانان سبب بود و الحال هم فقراتش همین صورت دارد اگر با یکدیگر بهر شهر را در دوات نکایا که با مطلق آن با سنگت  
گورینده و مان سنگتهای میگرده و دیگر مرافقش میباشد و اولاد ناک منحصر و در پسر و دیکه سری چند نام دوم گمی چند گمی چند دنیا از وقت  
پسر و دیکه در پسر و اولادش هم نام آلان که لک صاحب از گور و فاضلان آن است و در می چند صورت در و شبیه اختیار نمودن  
و فرزند داشت اما بجای پدر هم زشت و سبب زشتی کرد و نفیای ناک مشابه که در لباس و او مضامین مشابه تمام فقر  
مسلمین بهند و از اختلاف و پیروان او و سبب از گور ناک که نام داشت سبب ده نشین ناک گشته بجای او نشین  
و سیزده سال سبب ده نشینی نمود چون پسر داشت امداس نام و او خود را سبب ده نشین خود نمود و او بیست و دو سال بجای پدر و زشت  
طالب حقش را میبرد و نمود و با وجود اولاد هم با عداس نام و او خود را سبب ده نشینی خود نشان داد و بیست سال زندگی کرد بعد او گور و ارجم  
پسرش سبب ده نشین پدر گشت و بعد بیست و پنج سال از دنیا در گشت بعد او گور و دیگر گونده پسرش سی و بیست سال سبب ده  
نشینی نمود بعد او گور و پسرش را میبرد و دیگر گونده که پدرش حضور پدر خود مرده بود بجای خود و زشت و بیست و دو سال زینالی اتباع خود  
نمود بعد او گور و دیگر گونده پسرش در زرد سال بر و ساد و بیست و سه سال زندگی کرد و بعد از تیغ بهادر پسر خود گور و دیگر گونده باز ده  
سال سبب ده نشینی نمود و در قید امرای عالمگیر افتاد و در زشت و بیست و سه سال زینالی سبب ده نشینی خود نمود و بیست و دو سال زینالی سبب ده  
پسر تیغ بهادر بجای پدر نشین و بیست و دو سال زینالی سبب ده نشینی خود نمود و بیست و دو سال زینالی سبب ده نشینی خود نمود و بیست و دو سال زینالی سبب ده  
افتاد و زشت و چندین هزار کس همراه او میگردد و در و معاصرو حافظ آدم نام نفیر از فرزند مران شیخ احمد سرنیدی جماعه غیر بر می  
و پسر وی خود بهر سانیده هر دو کس شیوه افتد و بر پیر و قدی اختیار نموده در لک پنجاب میگردد و بیست و دو سال زینالی سبب ده نشینی خود نمود و بیست و دو سال زینالی سبب ده  
میگرفت و حافظ آدم از مسلمانان و قانع نگاران با و شبیه بهایا گشته که دو فقره یک بند و یکی مسلمان فلان فلان بهر  
این شیوه را برگزیده اند و چه عجب که اگر افتاد نشان بنیز لایه خروج هم نمایان عالمگیر و جمع انجیری که کم لا پور نوشت که هر دو را گزشت  
حافظ آدم را از مالک محروسه بدر کرده و در موطن افغانه آن طرف آنگ و بشاد و سر و بند و نگارند که از این طرف عود خواند نمود و  
تیغ بهادر را گرفته مقید و محبوس داد و زنا پنجو حسب الحکم عمل آمد و بعد چند روز حکم دیگر و باره تیغ بهادر رسید که در اگشته و چندین  
را چند حصه نموده اطراف شهر را در زینت حسب الامر بر قوس پیوست اما بهر بیان تیغ بهادر بطور فقر و سبب و در سلح و در کشتن  
در میان شان مول نبود بعد از آن که عالمگیر حاکم نمود و زینت سلطنت به بهادر شاه رسید و بقول در او از عهد عالمگیر گور گوندا  
بجای پدر خود تیغ بهادر زشت و منتظران فرقه خود را آمیخته آمیخته جمع نمود و مسلح و واسطه پیران بهر سانیده بر پیر بیان خود



قسمت کرد و اندک اندک دست پای خود را زد و شروع جنگ و آواز نمود و بوجوب فرمان پادشاه فوجداران حضور بیاورید چنانچه  
آن در بر خود گرفته بهمانی رسید و دو پسر و اسیر نیز تقدیر گردید که شمشیر بزدان عیال خود برسد و پسرش از لشکر کما  
سهره و غیره دشوار بود و بعضی از آنها فتنه و دزدان را شایسته جنگ و دزدان مکان نمود آنها را و لباس سنگین بطور ناخفته  
رو بیل و شانه و سوزش او بلند گردید و همراه خود گرفت و در راه با حرم می آوردند هرگز از احوال او می پرسیدند گفتند که پسر  
او چیست چون بجای خود رسید و پیشانی بجهت گراشید همان هیات را بحال داشته تعبیری در آن نمود و پسران خود را نیز ولایت نمود  
که همین طریقه و صورت اختیار نمایند و پیشانی در حواس او برسد و پیشانی نداشت و همین حال غم اهتمام پسران خود بر روی او نبایک و گویید  
نشد و اقتدار بسیار برسانید چون کینه ای در پیشانی تیغ بهادر و پسران گویید و در دل خشک برآورد آبدی اهل اسلام بر جاوست  
او برسد فتنه از سکه آنجا هرگز عیال یافت اینان میکرد و بر چند اطفال معزالدین باشند خضر نمای حائمه سلمانان را شکم در به چون را برید کشید  
میکشند نهاد شاه استماع شورش و نموده افواج پرتنبه و گداشت بکبار خانمان معتمدان باسی نیز سوار و دراز کرد و محصور کرده و در  
انجام حمله و جرات بدر رفت که تانیه محمد امین خان و او غان و سرخس دل خان و غیر هم امرا رسیده از محصور ساختند اما همش انجام  
سیاف بنیادی مذکور کمتر مقابل افواج پادشاهی می گشت اکثر بطور چپا و سله و قطاع الطریق در اطراف مجانب و دود، کیمای می شود  
و هر جا قابو می یافت و قتل و غارت و تخریب می نمود و پیش فوج مسلمانان قصوری نمی نمود و همین قسم این قضیه است و باقی  
تمام نشده بود که بهادر شاه رحلت نمود و در راه بود و قتل پادشاه را و گمان با همه که چنانچه مذکور شد و می آید کسی بحال سگمان بخود  
از نهجست اقتدار بنده نهایت زیاده شد چون معزالدین کشته گردید و دولت سلطنت از خیر سیر رسید حکم تنبیه بنده اسلام خان صورت دار لایق  
شرف صورت یافت اسلام خان بیگ بنده آمده بر سر او تاخت و در جنگ خیریت خورده نائب خاص بلا مجور برگشت و بنده را  
نخوت بسیار بر رسیده دست لغزش بر مسلمانان از پیشتر هم بیشتر کشته شده گشته آنچه نایست بعمل آورد و محمد بن عصبه بایزید خان  
نام فوجدار سهره باراده و فتنه بنده از فتنه مذکور به برآمده در لشکر خود اقامت داشت و وقت نماز مغرب با معده و در خیمه  
علیه نماز میکرد که سکه از اتباع بنده از آن ترس مثل فدا سیمان حسن سبل و غفلت بیک گاه خیمه مذکور را آمد و بایزید خان را  
در عین نماز کشت و صبح و سالم بدر رفته بهر آن خود پیوست چون ابن خبر بنحور رسید بعد الصمد خان بهادر در لیر جنگ رفت  
که مصوبه و اکثریه بر چند هزار سوار متصل با او بود حکم انحصار و قتل و اسیر بنده و اسیر بنده و لاری لا مجور بر لایق سپهر و زکریا خان  
اصدار یافت و معزالدین نان پسر احمد االد و محمد امین خان و از آن زمان و دیگر فوج خلیفه رساله و شاهس و واحدیان و قریب و توپخانه به مدد  
ملک او متعین شدند عبد الصمد خان مجور و در دهنه حکم فایز لا مجور کشته عارف خان چلیک خود را به نیابت و در شصت  
نه کور فرستاد و خود با فوج جرار برسد آن بدترین اشرار رفت چون فوج و لایق سمره داشت با خنای متواتر بنده  
متمم در افضل ساخت و متواتر در تقاض بود آن سیه درون چندین جنگ صعب با عبد الصمد خان نمود و قریب بود  
که شکستی در لشکر مظان افتد اما نصرت ایزد و شکستهای پله در پله خورده و در قصبه گوداس پور که مسکن و وطن  
آنها و آبادی معمور بود و اسباب موفور و حصان سخیم داشت رسیده محصور گردید عبد الصمد خان مشغول محاصره گردید  
نگذاشت که یک وانه از غرض فله بانه درون قلعه تواند رسید چون محاصره امتداد و ذخیره و انبار با تمام یافت و اکوات بدست نمی  
و مردم محصور که کثیر بود مجبور گردید و گاو و اسب و خرد و هر چه در دهنه شان ممنوع و محرم بود بناچار بخوردند اما بنابر خوف  
و قصب که بدل داشتند را حتی به نذلل و آنها و نه شدند هر گاه میسایق از مد گذشت و ماکول مطلقا مفقود گردید بسیار

امیران فرقه بکری سنگی در موضع نجر و اسمان پلاک شده است. التماس امان و استغاثه ای آمدن لشکر نمودند عبد الصمد خان نشانی و رسیدن انقباض نموده فروان داد که سلاح و برانق نیر ظلم مذکور گناشته به برانق نزدیک لشکر جمع شوند بنابر خبر و داخل بار و ناچار قبول نموده حسب الحکم بکریل آوردند بعد اجتماع آنها عبد الصمد خان بهر راه دستگیر نموده جمیع کثیره را بهر کره ای که لشکر فرود سپرد و در پایتختان و ریاضه پاتین که در اس پور میگذرد گردون زدند و در راه و مشایخ فرقه مذکور را بهر شتر بسته به پالان و خرابای عربان کلاه کاغذ بر سر و سلاسل در دست و پا کرده سوار ساخت و باین سیاحت قاصد لاهور گردید. به صورت مسطوران جماعه مغرور را پیش پیش سوار کرد و گذارشته داخل شهر گردید و در پایتختان که در شهر لاهور بود با استماع این خبر شادمان گشته بر سقفه در بازار سواره سوار شد عبد الصمد خان نخست مردم را گفت که هرگاه قاتل پسر من که در قوم خود حبیب کشتن باین پیرهاں باز سگ نام یافته بود بر سر مرانشان خوابید و او چو آن نابکار عتبار بر سر سوار و در رسید مردم آن ضعیف را فراده و شتابانند نه حقیقت مذکور و بکینه خویش بر مقام پسر خود آن سبک سر را چون نزدیک رسید رنگ گرانی از بالای بام بر سر شش انگشت از جان بکشت عبد الصمد خان با استماع این خبر سکھان را بچلکها سے اسب و خر پوشانیده از نظر مردم مستور ساخت تا اکثر کشته نشوند و درون بخت فرخ میر که منظور داشت پسر آید و بعد چند روز آنها را بهر سوار از لاهور کوپانیده همراه فرالدین خان پسر محمد امین خان پسر خود و دیگران را بر آنجا انداخته فرستاد و چون نزدیک بشا پیمان آباد رسیدند فرخ سیرا عماد الدوله محمد امین خان را ندید و که برون شهر به بندای کوه رانخته کلاه در دو سیاه نموده پس او را سے قیل و دیکران را بر سر و شتران و سوار را بر سر را کرده به شهر درآمد و بعد از درون محصور حکم میس آن ناخوش مع پسر و دو سه فقر معتبر در قلعه شده و درباره دیگران فرمود که هر روز در حد فقر از آن کرده و در دو سه چوبه که کو تو اس و در شسته بازار با بغض رسانند حسب الحکم بکریل اما ما تعجب قلعیه از آنجا میسر و ع شده که در کشته شدن کی بزرگی سبقت سے جنت و منت جادو نموده خود که اول او را بکشد چون تمام آن جماعه بپاداش اعمال خود رسیده و مقبول گردید پس بنادر بر ناله اود بدست بهمان نابکار فرج گنا میزند و آخر خبر خود را می آینه نامی آید و پادشاهی گوشت اود را به پیش کشیدند و بجزای اعمالیکه با قتل نموده بود مجازا گردانیده بجا نگذاشتن آن بود رسانیدند گوشت محمد امین خان از بنداسه میدان رسید که آثار عقل و رشادت از چهره او پدید است ترا بهر چیز بر انداخت که خود را بقتلایه چندین و زرد و بال در دنیا و آخرت گردانید و در مکانات اعمال خود باین حد رسیدی و در جزاب گفت که اجماع جمیع مل و دنا متب است که هرگاه ترو و غصبان طاعتی از حد برون رود و منتهم شقیه در مکانات اعمال آنها چون من طاعتی را می کار دنا دنا سے هر یک در کارش نهد بعد از آن مثل شما مقتدران را بر و قسط داده او را بهر شای که درارش میسرانند بیت این پیش خود ش طلالان صیت و کوچی بیاخته گذارند

ذکر نهضت نمودن امیرالامرا حسین علی خان بهادر به دکن و طبرستان  
یا فستن بردا و دغان سپه و و نمودن و دیگر حوادث و فستن

قبل از این نگاشته نام و وقایع نگار گردیده که امیرالامرا بعد برآمدن میرجلال از خضر نصیم مراده دکن نموده بنابر انشاء فرامی بختی غرام چند روز متوقف بود بعد انقراض از جمیع کار ساز بهایطرت دکن حاکم گردید و بخدمت پادشاه سرود داشت که در خصوص مخالفت حمود و موافق و بر و زار او فاسدی لبیت لبطل الملک بیت روز بنده را رسیده دانند بعد نهضت امیرالامرا پادشاه بداد دغان که صوبه و را رخمد آباد و افغان صاحب الر شجاع مشهور بود و با سر و اران مرسته دکن نهادند

ربط و اتحاد داشت خود باری بر پا نمود و محقق و متواتر احکام میفرستاد که در بر پا نمودن آمده اطاعت امیر الامرا حسین علیخان  
نمایند و بدین وسیله اتصال او گشوده امید و رعایات و مویب داری کل دکن باشد و دوغان بر پا نمودن رسیدند و امیر الامرا حسین علیخان  
با استقلال نزد امیر الامرا حسین علیخان اجراء اطلاع یافتند و دوغان فرستاد که چون کل مویب جات دکن بین اتفاق گرفته است باید که قدم  
از جا و اطاعت بیرون نگذاشته با استقلال نشاند و دوغان فرستاد که رسد با عیث فساد گشته قتل اندازند و نماینده دوغان از  
قبول این هر دو امر با محمود از بر پا نمودن برآمد و بیرون شهر خمیه نموده از اطاعت امیر الامرا حسین علیخان باز زد و سرداران مرسته را که یک  
از آنها از عید بهادر شاه نوکر سلطنت و مفتی مزاری بود و بنیای سنجیه نام داشت و پرگنت سیر حاصل و در رنگ آباد  
در جاگیر او تنخواه بود بمجد و خود طلبید و آنها حاضر آمدند که در بر پا نمودن فرود آمدند و آنکه او کل شهر رمضان المبارک سنجیه چارم و بلوس  
امیر الامرا حسین علیخان بهادر رسید و هر چند سخنان سودمند بآن افغان جهالت شعار گرفته فرستاد و در گرفت و بیان کار  
بجنگ انجامید امیر الامرا با بیست و چند هزار سوار که در رکاب نصرت انتساب موجود داشت صفوف حزب آراسته سوار شدند  
و از آن طرف دوغان با سوارهایان که هر یک بزم خود رسم دستان بود فوج خود آراسته باراده مدافعه نمودار و همکار کارزار  
نمایان گردید و زور خردی عظیم دست بردی تو س روید و بهادران طرفین سختی عجب بر پا کرده دست از قتال میکشید و گاه  
نمیشتند و سر پا چون تلک از بار جزو بار شمشیر آید امیر بخیت و دست مبارزان خاک معرکه را با خون مردان مقابل می آویخت  
چو بدنهای ناز پرده که بربت ترافک خفت و کام گله که از سر پای خون چکان بر شاخ بار نیز نه گشت از صد مرتبه دین تو بهای  
گران زمین چون آسمان متحرک گردید و آسمان از حرکت ناشای رزم دلیران خون آشام مانند که خاک از حرکت آرمید و دوغان  
به اعیان مقابل با حسین علیخان فیلبان خود را نگیرد کرده بود که فیلبان او را فیلبان سوار امیر الامرا رساند و باین با وجود گشته  
شدن میران بر او دوغان که در شروع جنگ خود را با بسیاری از سوارهایان بر تو بهایان امیر الامرا رنجیده و دوغان و دوغان  
لشکر حسین علیخان برانگیخته علف تیغ بید ریغ سادات خالی در جات گشته و اکثر رفیقانش گشته و زخمی شده بودند  
دوغان با معدود از فیلبان بزرگ اصحاب فیلبان با جمیع فیلبان جوایس حسین علیخان بوده و حملات  
متواتر نموده و در جات نمی آسود و با دود صد افغان با افغان تیر زبان می آمد و فاصدان بود که بهر صورت خود  
در بحسین علیخان رساند و از آنزل عظیمی در لشکر امیر الامرا افتاد و ستم یک و محمد یوسف داروغه تو بهایان و بسالت خان و  
کثیر شرط با افغانی تقدیم رسانیدند و از زبان و عالم علیخان با عیدهای دیگر زخمی گردیدند و دین گردید و میر شرف که سردار  
عمده و رفیق قدیم امیر الامرا و در دین و زورق آهین از سوار بود مقابل دوغان آمد و دوغان سوار تیر و در کمان گذاشته با یک  
بر میر شرف زد که شل زنان رو س خود چو پوشانید که جام بر دار تو دوس ترا به بنیم و تیر از شست خود را که و این سخن کنایه  
برای آن بود که خود در جرب زنده و سلاح دیگر پوشیده گفتا بجاها س سعید س نمود تیر مذکور متصل بگلوس میر شرف  
چنان محکم و کار س شست که به شواری برآمد و میر مذکور بر خنجر بود و ج برو بنیاد فیلبان دوغان و دوسه ضرب گنج بپشت  
میر شرف بجاکی و سخته چنان زد که دامام الجوه همیشه یاد کرده در مجلس ذکر آن س نمود و فیلبان میر شرف فیلبان خود  
را از فیلبان دوغان جدا ساخت از مشاهده این صدمه عظیم که میر شرف رسیده تمام فوج امیر الامرا را کمان فارغ گردید و میر  
شرف مرتسم خاطر گشته چون دوغان متصل با میر الامرا رسید بودیم و سراسر بقیاس خود گرفت و نزد یک بود که لشکر  
از جم باشد و شکست فاش رو س نماید بلکه اکثر س خود را بکتاب کشیده با س استقامت جمیع کثیری بغیر از مران در دستان

جان غار لغزید بود و دین زد و کوب قیامت آشوب گلو که بشنودن حالت آن جاو و دغان رسیده کار واد و تمام و وسیع عود و نفس  
 تمام بر سینه خیلان بگرفت شد آن او اطلاع یافته پس را از معرکه برگردانید و بقیه السیف را نیز ناچار فرار اختیار آمد امیر الامرا مسک  
 بنواختن شاد باین شمع و شرف نموده چو سوار می داد و دغان باز طلبید چون آوردند جسد او را باو هم قیل بستم و دشمن گردانید و بجای  
 سینه هدیه که از میدان پایش لغزیده اختار نظر امیر اطشیر بن سئس کشید خود را بمبارکباد امیر الامرا رسانیده و تمرد و تنگتیت بقتل پنداخت  
 و بر امیرانش بنامی بنده و اموال داد و دغان و نارت اسباب سپاهانش پر از قتلند انبیا و اسبمان او بقبضه سرکار امیر الامرا درآمد  
 از آن جمله بعد مدتی چند قیل ارسال حضور گردید

### فصل عجیب متضمن استغالی غریب

امیر الامرا بام صوبه داری احمد آباد کجرات و نرسکی از زمینداران موافق مضابطه صوبه مذکور مسکن گشته بوقت داد و دغان در آمد  
 و حال هفت ماهه بود که داد و دغان بقتل مقابل حسین علیخان نهضت نمود زن مذکور جسد پدر داد و دغان باذن و اطلاع او را  
 نگذاشت چنان خبر گشته شد که داد و دغان شنید شکم خود را بهان محمد بر صابا طاجک نموده طفل را امانت بر آورد و خود بمرد و بعد  
 از آن کفر فریغ و غلغله یافتن امیر الامرا بهادر بفرخ سیر رسیده از حزن و اندوه بر روی او خاک گشته بقلب الملک گفت که چنان  
 سرور شجاع نامی صاحب اقتدار را بیکاشد قطب الملک در جواب گفت که اگر برادر دم از دست آن افغان گشته باشد  
 موافق مرقی مبارک و یکاسه بود

### فکر کریم بن محمد از صوبه عظیم آباد بسبب جن و بی عقلی و هجوم آشوبهای دیگر و شدت پذیرفتن فتن باسادات از سفاهت فرخ سیر

محمد فرخ سیر در اوایل سال حجیم از بلوس خود و کم نگذاشتن بهشت هزار سوار کرده بود که اکثری از آن دهستانی تا نزد  
 بودند و تا آمدن باکر قرار یافته بود که بجای رود و بر او به نقد می گرفته باشند و این جماعت دو از ده ماهه طلب در سرکار  
 داشتند و بجهت فقط باکر فرستاده بودند که ناگهان حکم بر سر طاعنه آنها صادر یافت و بخشیان جماعت مذکور را جواب  
 دادند و در همان ایام میر محمد از صوبه دار عظیم آباد بود و از بهر فتن او و کمداشتن لشکر لیل از منلی و غیره سبب انتظاسه صوبه  
 طلب لیل پا به رسیده و جماعت منلیه قدس بر رعایا عموم بر ایام شهر عظیم آباد بسیار نمود و نهایت بدنامی عامه را بر سر چرخ گردید  
 بدست سیام لاسمت سکه صوبه و مردم حضور و مطعون ملازمان خود بخشنه در محله شسته برار خلافت و کجاست و از عظیم آباد در عرصه نازده روز  
 ادای طلب سپاه کینه خور بر نیاورد سبب خبر ملازمان خود بخشنه در محله شسته برار خلافت و کجاست و از عظیم آباد در عرصه نازده روز  
 و دفعه وقت شب بر دوازده قلعه پاوشا به رسید اتفاقا در آن ایام اخبار منلیه با نواحی قشتمن متضمن گرفتن قلب الملک شتاب  
 می یافت و در الحقیقه پاوشا امراده می باسادات ملسم خاطر داشت و در عوام شهرت بود که میر محمد را نیز براسه همین تدبیر پادشاه  
 است که ناگهان در روشن باین و در مت اتفاق افتاد این معنی موجب غریب بدست میر محمد را به یاد اتمام پاوشا کرد و بر نیز  
 میر محمد ازین حرکت بموقع مورد غاب پاوشا گشت و در حضور روسه نیافت و نیز و قلب الملک آمد و ناگهان عجز و انکسار  
 و اطاعت و دلالت التماس عفو فرام خود به استغای زلات از حضور نمود لیکن آنچه امور محولی بر کرد و نیز و تدبیر سیر نیز

مہشت پزار سوار بر طرف مذکور و دیگر منگلیہ کہ برای تنخواہ خود فرام آید بجائہ محمد امین خان شیخانی و خانہ دوران نائب امیر الامراء  
 میرجلہ رفتہ تقاضا سے طلب خود و نامہ شہساز نمود و محمد مجرم این مردم با اسلحہ و بران و حاکمہ خانہ عام بر جوبلی امر سے مذکور مظنون  
 مردم شکست کہ بازیش فتنہ جو یافت و غرض آنکہ عند الحاجتہ علی الخلفائے برخانہ قطب الملک بریزند ازین شہر تمام طلب الملک  
 مشغول گشتہ در نگار اجتماع فوج افتاد و شروع بہ نگہداشت نمود و غیرت خان ہمیشہ زادہ او کہ دوران آوان بنو جبار سے مار نول  
 ستر گشتہ برآمدہ بود با مردم بارہ کہ تازہ فرام آیدہ بودند و فوج نگہداشت و دیگر خرد را قطب الملک ساندہ تا پنج شش روز  
 از دعام بر طرف دیان مذکور و دیگر افواج مغلیہ در بازار با بود و دستہ دستہ مسلح و کمال یکاشتند و سرداران و فوج قطب الملک نیز از  
 صبح تا شب ہم بر فیلہا سوار مع جمیع خود دستہ و تبار سے بودند و میرجلہ سرا سیمہ گشتہ و خود را کہ کودہ پناہ بجائہ محمد امین خان  
 برد و بہت سهام مطالعہ کردیدہ نمیداشت کہ بہ کنتہ با این یک و چاندہ دعوی ہمہ سے بلکہ برتری با امیر الامراء ذوالفقار خان  
 بہادر و حسین علیخان بہادر و قطب الملک سے محبت آخر کار چار و ناچار فرخ سیر ضرورت بنا بر رفع فساد و برکات از اتہام  
 میرجلہ را معابت و کم منصب دانہ و بپٹہ عظیم آباد تغییر نمودہ سر بلینخان را صوبہ دار عظیم آباد و میرجلہ را بطرف پنجاب خصت  
 داد چن باطنہ صاف بنود مہذا احتمال سازش و تزییر از ضمیر اصحاب تعبیر بیرون نمی رفت و ہر گاہ یاد شاہ بیسے  
 و شکار سے میرفت یا او نے حرکتے روسے میداد و غلگہ گرفتن قطب الملک و را خواہے افتاد و قطب الملک متوسم  
 بودہ نگہداشت سپاہ علی الدوام سے نمودہ

### ذکر حلت امیر سیر عمدۃ الوزراء جملہ الملک اسد خان آصف الدولہ و وزیر المکیس

در سال ششم از جلوس فرخ سیر مطابق سال ۱۱۶۹ - اسد خان آصف الدولہ پدر ذوالفقار خان بہادر زانیکہ مطر نو دہارم از راتل  
 عمر سیکسیرٹ نمودہ بود بر حمت ایزدی پیوست گویا در ہند خانم الادارہ بود چہ از صفات حمیدہ و شیم پسندیدہ و مکارم اطلاق  
 مراحم اشتقاق و ملوک و در منزلت و سمو جادہ و مرتبت انچہ باید داشت تا آخر عمر براسے پیچ یک از امراء دست پسندہ داشت  
 تمام بر کل انام داشتہ کار و امی عالم با در محبت طوائف امم مدوح و مشکو راہل زمانہ و موصوف و معروف و بقیض رسالے آشنا  
 و بیگانہ بود ہمیت نیک و بد چون ہی باید مد و تنگ آن کس کہ گوی نیکی برد و اللہ اعفولہ و رحمہ مشہور است کہ ذوالفقار خان  
 امیر الامراء عیلاز مت فرخ سیر راغب نبود بلکہ ارادہ جگیدن بار دیگر با فرخ سیر با اتفاق معز الدین با شہنشاہ دیگر با بدر رفتن بطرف  
 دکن کہ صوبہ ہای او بود داشت بعد مبالغہ پرنہا جارتن بلانزمت در داد چون باعث ملازمت ذوالفقار خان با فرخ سیر اسد خان  
 بود و از نامہ در کسے فرخ سیر بد نہادی میرجلہ ذوالفقار خان مشغول شد و نام ذوالفقار خان اسمعیل و نام اسد خان ابراہیم بود تا  
 قتل پس فرخ چنین موزون نمود ہمیت یافت شام غربیان با دو چشم خون نشان و گفت ابراہیم اسمعیل را قربان نمود  
 گویند در مرض الموت اسد خان فرخ سیر کہ از سفاہت و نادانی خود حیران بود محتصرے را براسے عیادت و معذرت فرستادہ بنام  
 نمود کہ افسوس قدر شمار انداختہ انچہ نہایت بعل آوردم و حال غامت میکشم لیکن مسودے ندارد اگر مصلحتہ دربارہ سادات  
 بد ہمید از اشتقاق شما بیگانہ نیست جواب داد کہ غلط عظیم از شما بحسب قضا و قدر واقع شد و چنانچہ خانہ ان مارا بر باد داد بد  
 در کائنات آن افتادہ اید و ظل و درار کان سلطنت تموریہ راہ یافتہ الاکنون کہ زمام اختیار ملک و دولت بدست سادات  
 زادہ اید تا مقدر و در دسترناے آئنا کو مشیدہ کار بجائے نرسانید کہ منازعات زیادہ از حد باید عناد و فساد دیگر کردیدہ بالمرہ

مجبور شوید و غمان اختیار از دست شما مطلقاً برود

ذکر افزایش منازعات فیما بین پادشاه و سادات

فرخ سیرتجو نیز مداحان بود خواه هر کرامی خواست بخدمتی از خدمات ممالک کهن امور سے ساخت و سدر نوشت میداد  
امیرالامرا از اسب و پیمن خود شمرده بطالکات الجبل و خل نمیداد و بران خدمات همرا بیان خود را مقرر مینمود و این امور با  
افزایش عبادت سے شد در حضور جم با قطب الملک پادشاه بین آتش و رکاسه بود و راجه رتن چند دیوان قطب الملک بحمايت  
آقا سے خود از فر و مو قور و خل و در جمیع دفاتر پادشاهی نموده متعدد بان حضور را در هیچ کار اختیار و اقتدار نمیداد و در مقامات  
لی و ملکی دیوان خالصه رتن محفل محض گشته اجاره محلات خالصه تجو نیز رتن چند دراج یافته بود و معاملات لکوک بر ساطت رتن چند  
انفصال سے یافت و اعتصام خان را که تجو نیز نماند و ران و دیوان خالصه شده بود و راسه رایان جهان شناسه را که دیوان  
رتن کرده بود و ندر و ناچار بودند که مضاجه سے پادشاه و قطب الملک برود باشند اعتصام خان را اندک طرف پادشاه و کنگ  
رای را رایان را طرف قطب الملک اندک زیاده مطلوب بود و ازین جهت هر دو محاتبه استغناهی خدمتین مذکور رتن بر برود  
واجب عقلی گشته بود و ناگهان عنایت الله خان که در سده اند فرخ سیرتجو که گشته شدن لیسرش بعبایت الله خان معاتبه گشته  
لکوک مقرر شده بود معاونت نمود و فرخ سیرتجو بهیچ اذعان سلطنت و حماقت بود و ایمان خود مثل سیرتجو و غیره خواست داشت  
و بر انداختن امرای بهادر شاهی و حال لکوک بی خلط فاضلی استحکام داشت و در و عنایت الله خان را که از زور عالمگیران و متغیر  
چینه کار کنایت اندیش بود و ختم دانسته ارا و قتل و قتل خدمات حضور با خود و لیسر افزای مناسب اعتنا داشت و ستمال و سده گرم  
قرار بر ساخت درین ضمن اعتصام خان که از پاسدار سے طرفین و خجالتها که از ارباب طلب می کشید استغنا سے خدمت نمود و تجو نیز  
دیوانی خالصه رتن با صوبه داری کشمیر تمام عنایت الله خان شد و آن مرقوم نظر با قدر قطب الملک اقتضای بی نمود و قطب الملک  
از سخت گیری های او که در عهد عالمگیر مشاهد نموده را ضربه گشت اخلاص خان نو مسلم مبار در شاهی که حاصل داشتند  
و با وجود و کمال اخلاص با سادات نظر بمنار عثمانی که ک خدمات بود و بنو مشق تاریخ فرخ سیر سے حسب الامر اشتغال  
داشت و مصاحبت با قطب الملک می نمود و رسیان آمده با مصالح با بنین کو مشیده طرفین را باین صورت راضی ساخت  
که عنایت الله خان بدون اطلاع همه الله خان چنیسه بر فرض پادشاه و تجو نیز خدمات ننماید و راجه رتن چند در محلات خالصه  
پادشاهی دخل نکند چن قطب الملک بسبب بیدار سے از پادشاه و رغبت بپاشی براسه اجر لے امور و وزارت و مستحق کجوری  
منفی نشست و کار ظن خداجاری بخشید عنایت الله خان و درین باب التماس نمود که در بار منایت یکبار بقلوب آمده باوس در کمر سے و  
اجر لے مرام امام سے فرموده باشند التماس او پذیرا سے یافت لیکن چند روز باین آئین گذشت باز بر یکی پذیرفته چنانچه مذکور خواهد شد  
عنایت الله خان با وجود شعور که با ولایت میدهند ملاحظه احوالی روزگار کرده برای اخذ جزیه خلافت مرضی رتن چند عرض نموده از  
پادشاه اصدار مکش بود و تجو نیز خواجه سرایان و کشمیریان و هندو و بارش و قطب و در هر یک مناصب زیاده از حد مرتبه و دوا سے  
سیر حاصل با گیرات در تصرف خود آورده و عصبه با کرم مردم و دیگر کنگ گردانیده بودند خواست که از روی اورا چه و توجیه متعصب بنود  
و غیره متغلبان جنبه و کم نماید و این امر بر رتن چند و همه صاحب مداران و فرشتان گذشت قطب الملک جو ع آورده عبد الله خان را  
با تجو نیز این حکم کردید و جمیع بنود و مردم متغلب که عداوت عنایت الله خان حکم بستاند ازین کار و شما قرار کرد و میان قطب الملک

دعایت اللہ خان بود بحال نامزدہ ریختہ در میان آمد و بکج دلو مرنے گذشت کہ انگلیان کیے از عمل بحال نافذہ متوسل رتن چند پاسے حساب دیوانی آمد و مبلغ کے خبر شد اور برآمد دعایت اللہ خان براسے وصول زر را مقید ساخت و ذکر رتن چند مستحسن او گردید اما سوسے مذید عامل مذکور نالو یافتہ روزی گرفت و سیاہ بچہ رتن چند بر رتن چند عامی او گردید دعایت اللہ خان بعوض پادشاہ رسانیدہ چنان برای گرفتن عامل لڑنے رتن چند قہقہہ کنانید و کار گنجنگوے فساد انگیز منجر گردید پادشاہ از روی غضب قطب الملک بر بردن نمودن رتن چند فرمان داد اما آخری بران مرتب نشد و عمدہ ترین منازعات کہ سر بابت فساد کے گردید و سر رشتہ اختیار از دست فرخ سیر بیرون رفت آن بود کہ چرامن جاٹ زمیندار عمدہ معوبہ اکرا باد کہ آباد و آباد او خود از ہمیشہ مقصد و مکر و مصلحت رشو و خبیثانہ قابل تادیب تنبیہ بود و در زمان سابق سلاطین بہم آنجا امور گشتہ ہجرا و منزلسے زمینداران سے پرداختہ در داخل شوال اللہ بچہ سے راجہ سے سنگہ سوار کے بمطاب راجہ و حیراج و اضافہ و عطایے جو اسہ و فیل و چند لکھ روپیہ نقد سرافراز سے یافتہ بہم چرامن متنبہ او امور گردید رسیدہ خانبہان فالوسے قطب الملک از غضب چرامن سنگہ مرفوع طغیہ بطور لکھلی مفر گشتہ کمال افتد و در رخص شدہ سنگہ بر معمل خود را رسانیدہ بمجامعہ قلعہ چرامن و پیش بردن سوار پال پرداختہ تردد پاسے نمایان نمود و سبب خانبہان نیز بعد چند ماہ رسیدہ مصدر جبارت ہا گردید و مکر و ریزش دوزش اور میان آمد و مردم از طریق کشتہ و زخمی گردیدہ و در مدت مجامعہ کمال عرصہ بر چرامن محصور نگ گردیدہ زمان فتح و ظفر قریب رسید چرامن وکیل خود پیش قطب الملک رجوع نمودہ استدعاے مصالحہ قبول بشکست و بدون خود در حضور شہ و عافہ و جراحہ و دسر فرازی بمقتضی بدون آنکہ بے سنگہ اطلاع یابد و پائی او و ربان باشد نمود و سعی قطب الملک پذیرائی یافت جسکے شکستہ خاطر گردید و در نہایت ناخوشی بحضور آمد و پادشاہ ہم شدت آزرده خاطر شد و چرامن بشاہان آباد رسیدہ مکانی نزدیک بجوار قطب الملک گرفتہ فرو آمد کبار در نہایت استکراہ لازمست چرامن میسر گشت انالسبب ملال و افترکہ پادشاہ ازین مصالحہ و معاملہ داشت ہجرا سے اتالی اور امنی نگردیدہ درین ضمن اخبار متنافر بہ ایران دکن پادشاہ رسیدہ باعث مزید فتنہ و فساد جہان آشوب گردید

ذکر ہر شے از احوال امیر الامرا حسین علی خان بہادر کہ در دکن سانچ گشت و ہجرا رسیدن مواد مہیج فساد کہ ہر و تمام مملکت ہندوستان را فرو گرفتہ اقتدار سلاطین تمہور یا لہر باد فاخت

بدہ از ان کہ امیر الامرا اور داد و دنان ظفر یافتہ خود را بچستہ تیار اورنگ آباد رسانید و بہ بدست ملک دکن پرداخت اطلاع یافت کہ کشتہ و دھار یہ سپہ سالار عمدہ راجہ ساہو بھائی آنکہ در معوبہ دکن کیے از سرداران مرہٹہ بدستور معوبہ دار پادشاہی براسے تحصیل جو تہ از مدت و دوازده سال بعد انتقال عالمگیر پادشاہ بسبب و در بدون پادشاہ و هجوم مرہٹہ و وجوہ دیگر راج گشتہ بود سے اند و معوبہ فاندیس در تصرف دارد و مابین راہ بندر سورت قلعہ ہاسے بکے ساختہ تھانہ قائم نمودہ ہر قافلہ کہ از ان را دے گذرد اگر چہ تہ از اموال خود داد سلامت گذشت والا بتاراج رفتہ و مردم قافلہ اسیر شدہ بعد دکان سبانیہ سر ہر نفر فلان سے مے پانڈ امیر الامرا ذوالفقار بیگ بخشی خود را با سہ چار ہزار سوار و ہمیں قدر بفرستادہ بر تنیدہ اور مخس ساخت چون ذوالفقار بیگ از کوتل مابین اورنگ آباد و فاندیس گذشت کھنڈ و دمار یہ جزاوشنیدہ ہمیشہ ہزار سوار جنگ و سپاہی پانزدہ شانزدہ ہزار سوار نزدیک سر ہر بکجانہ و کالہ کہ بمسافت ہشتاد کردہ بطور غریبے اورنگ آباد واقع ست نمایان گردیدہ ذوالفقار بیگ خواست کہ برو تازہ کھنڈ و فر ہجرا خود بخشی کور







بود بدو اسنے و کمن از قنبر سے دانت خان غیره امانت خان مقرر گشته با جلال الدین خاں که بدو اسنے بر آن پور امور گشته و فیض الدین خاں تعلقه بخشے گرسے و کمن منصوب گردیده بود و نخست بنیاد و درنگ آباد رسیده نصیر الدین خاں بسید غیاث الدین خاں که بسیار نوشته بود و دخل در دیوانے یافت اما بعد کار با جمیع عمال امیر الایم نمود و امیر الایم را راضی و شاد داشت و فیض الدین خاں بخشے را امیر الایم را جواب صاف داد و باز سلام هم فراد و جلال الدین خاں عوض دیوانی بر او چند و چند دیوانه بر یافت و در دوا این اخبار هم موجب افزای طلال فرخ سیر گردید.

ذکر اقتدار یافتن رکن الدوله اعتقاد خان بر افتادن بنیاد دولت فرخ سیر حقاقت و دیگر پادشاهان و امان

در همین عمر محمد مراد نام شهنشے کشمیری الاصل که در تمام نام مجانب عظیمه بنام و بنام افغان شهنشال داشت و بسید ایسم و سنی اصحاب نسوان و در فرخ سیر تقرب به کلاسه با پادشاه و خلوت یافته خاطر نشان بارشاه نمود که بتدریج مراتب و قلع و قمع سادات بدون آنکه حاجت بجدال و قتال افتد توانم نمود فرخ سیر چون کینه درینه با سادات مع چین و بدولی داشت این سخن مناسبت خوشش آمد و میگویند که محنت مشارکت مرض ایند نهایت سوافقت با اعتقاد خان بهر سامعید و خان مرقوم در اندک وقت بختی بختاب رکن الدوله اعتقاد خان فرخ شکست و مبرته هفت هزاری ده هزار سوار را فرافرا نمود و در خلا و طاهوم هم هزار و هجدهم و دساز گردید و شریک مصلحت بر انداختن سادات گردید و هیچ در دسے خود که مرص آلات گران بها و جواهر از اقسام اسلحه و پوشاک خاص انعام باوند نشود و بنایات و افزای دیار و از حوصله خود کامیاب و سر فراز گردید و چنین قرار یافت که سر بلند خان را از بنده عظیم آباد و نظام الملک فتح جنگ را از مرد آباد که بعد معز دسے از موبه داسے و کمن بقوم بداری مراد آباد قناعت نموده بود و در راجه آجیت سنگ را از احمد آباد طلبیده و هر یک را امید دارند و اتم عمد و حضور و عنایات دیگر نموده و شریک سعی و در بر انداختن بنیاد و دولت سادات بار به نمایند و از آنکس که بعد رسیدن نظام الملک بحضور هنوز او را بخدمت دیگر یا مودر نموده خود داسے سرکار مراد آباد و محال با کمال دران سرکار داشت از و تفریه نموده مراد آباد را سس برکن آباد ساخته موبه عظمه قرار داده موبه داری آنجا و جاگیر نظام الملک برکن الدوله و اعتقاد خان بطریق آفتاب عنایت شد و چون اجتماع راجه آجیت سنگ و سر بلند خان و نظام الملک دست بهم داد آجیت سنگ بختاب سارا ایلی و عنایات و دیگر با صد اعانت و در قتل سادات سر فرزند لیکن او ازین کار سر باز زده و نظر ندان و چین با دشا و اقتدار و سنی جری سادات با قلوب الملک همد و همدستان گردید و نظام الملک و سر بلند خان که با مبد و زارت و میر بخشے گری بشتر قلع و قمع سادات رسیده در ابتدا بمصوب مذکور موعود و خوش شود و بودند آخر اثر سے از آن با بلو و غیر سید بلکه خدا نیکی بخشند از آن محروم و ممنوع افتاده بودند که طبع و جراتیک در کار موعود و بخشند و الناس سے نمودند که ظلم دران وزارت بهر یک ازین دو مبد که در حضور و لغو امان حضور رانی این کار نیز آید و مرصت فرامیاند و اقتدار و استقلال قطب الملک قتال پذیر و بد از آن اگر دمر از آن فرمائی زنده بر سر خاوم رسیده و خجاب آن از فرخ سیر این کلمه نگین اصداری یافت که برای وزارت با اعتقاد خان دیگر بر امید انیم از بر مبد ابرانی و توراتی که مشاوری در در خیر سید اتصال سادات بهل سے آید اگر خیر سے و شجاعت میشد اعتبار آن نموده و در قلوب فیض وزارت استمرار می نمود و از فرخ سیر استماع بهمان فتنه خارج آید که س از اعتقاد خان دیگر بر این شناسم شنیده و دل تنگ میگردد و بر اینی باین حماقت و مذلت اطاعت چنان سفله بدنها و غیره می نشیند و چین گری می زند

منصور و مقتدر سابق قطب الملک و فرخ و طبع نمودن امر این کار آمدن عید فطر اتفاق افتاد و قریب هشتاد و پنج هزار سوار بیج همراهان  
 را جامه و اراده و خراج خاصه پادشاهی در رکاب فرخ سیرافتر جمع و قطب الملک زیاده از چهار پنجاه هزار سوار بنزد و غلظت عظیم و عوام و خواص بود که از راه  
 البریه قطب الملک کشته می شود با مقتدر خواهد شد با وجود این همه شهرت و رسوائی از اساده مشهور مذکور از بیج حاصل می بر خاست و قطب الملک  
 از انتشار این اخبار بر خود ترسیده شد و با برنگهداشتن سپاه نمود سابق سوا می مردم یار همه که بر آئینا اعتماد داشت و دیگر از اکثر نوکر  
 میگذاشت و درین هنگامه از تفتیش گذرشته تبصیر پرداخت و فرمود تا بیست هزار سوار از هر قوم که باشد گمارند چون اخبار  
 فتنه باز حضور بامیرالارحمن علیخان بهادر رسید از طرف برادر دایک احوال خود شوش گشته باراده حمایت برادر و برادرش  
 معاضد خان و امیر آمدن خود بشاه جهان آباد نمود و قبل ازین معین الدین نام بهلول النسب را که شهرت بپسر محمد اکبر و از کتب  
 اسیر راجه سابق گشته بود از آنک بر سر فرستاده بشان و شوکت اما بطوریکه که صورتش از جنبه پیش خود طبعید و اخلاص را با جعفر رنگ گشته  
 جواب آن طبعید داشت و عهد گذشته متغییر برادراده و آرزو سے ملازمت و نامواقت آب و هوا سے دکن نیز گشته اما از  
 داشت فرخ سیرافتر گشتن فوج که قطب الملک شروع نمود و در و در اخبار دکن و عراقش حسین علی خان متغییر اراده منصور  
 ترسیده قاصد معاضد و عذر خواهی از قطب الملک گردید چهار اجابت سنگ که با مادر در غایت عبدالمعتمد خان سیرافتر بیا یافته  
 همدم و همراه صاحب عهد و پیمان رفاقت و ایفای عهد نالشی باز پسین با قطب الملک گردید بود واسطه صلح میان وزیر  
 و پادشاه گشت و در اراده شاه شوال فرخ سیرافتر اتفاق اعتقاد خان و داندوران و دیگر امرای مخلص بمانند قطب الملک آمد با هم عهد  
 موافقت بسته قسم عدم مخالفت و رسان آورد و از طرفین عذر خطای سابق و اراده با سے فاسد ایام باشد خواسته فرخ سیر  
 بدو تهمینه طلبه پادشاه سے مراجعت نمود لیکن از آنکه عزم و راسه پادشاه بر یک حال و قرار نمی ماند گاه بعضی و دنا را می داشت و گاه بنده  
 رفیع و دفع سادات بشو را میدن مخلصان خود که بنابر مناسبت مزاج همه چیز در بزرگت و سبک سبب فطرت بوده اند سے پرداخت  
 و با این اراده کما سبک معتمد چنین کار سے توانستند شوقیت را می آنها نکرده اطاعت نامردان که معصاحب او بوده اند سے نمود و از کت  
 توقع حرکت و طاقت مقابل سادات داشت آنها را بخوار و بریشان مال گردانیده با قناری سفالگان سرایانک عاصه افزود  
 و مردان کار بر اینزل مناصب و قدرات آزرده و بیدل می ساخت چنانچه از سبک سبب با سربلند خان مبارز الملک نظام الملک  
 و در بیان ظلم و ادا آمه بین است راجه سے سنگه سوئی و مبارز الملک سربلند خان می گفتند که اگر پرده از روی کار بردارند و کمر محبت  
 محکم بسته قطعه الملک را معزول فرمایند تاب و توان در اینها نماند مضمحل سے میشوند و در آن وقت ناچارند که با طاعت و فرمان برداری  
 و چند بار از سے جوازت و گنجی خود سبب لیکن کن اینها شنیده بلکه متوقع منصب جلیل و وزارت و امیرالانرا سے که نموده بود لیکن  
 نیاورده و بچه در دست آنها بود مثل خود جاری فراداد و با کیش از نظام الملک گرفته و چیز سے بران افزوده با اعتقاد خان داد و بستان  
 را از صوبه عظیم آباد بوجه مذکور طبعید گشته کار سے در عرض آن نداده با کیرات سیرافتر و اورا تغیر نموده بجهله مرزوبان  
 که خاندان اسد خان بلکه سلطنت چند وستان برادراده او دست بخشید و بعد از آن که بمانند قطب الملک آمده عهد و پیمان سے  
 نموده بود اخلاص و در بهادر شاهی را که از مخلصان سادات بود برای طلب نمودن امیرالانرا و بازو شستن از اراده قاصد و منیع منفعت  
 از و کن بشاه جهان آباد عرض نموده تا کید کرد که بجلت و هر چه تمامتر خود را بحسین علیخان که با استمرار اخبار سابقه اراده  
 بشاه جهان آباد نموده بود صیفت الدین علیخان برادر خود را با چهار پنجاه هزار سوار برای همها نمودن ملزمت و بجهله مرزوبان و غیره اسباب  
 مردان نموده بران پور کرده بود از استماع غیر آمدن فرخ سیرافتر بمانند قطب الملک و نمودن عهد و پیمان کوچ نمودن خود معصا

چند در جزایر قوقین اشغال خزان داشت که با از اخبار موثقه و نوشته قطب الملک مشعر بطلب موکد رسید و خبر تک گردیدن عمره  
 پس بعد از مدتی لعل مجلس بر صغیر و کبر و خجسته بنیاد گردید و هم جواب عرض داشت حسین علیخان باین مضمون صادر گشت  
 که اگر خواهی با جمعی از گرجان رفتن بدین آب و هوا نماید والا ما هم مشتاق دلاست خود را بجهنم رساند و حکم طلب معین الدین است  
 خطا اگر نیز مدد و یافت و فوج والا شایسته و تو چنانکه پادشاه و دیگر افواج سلطانی در نهایت پریشانی مشقت زاری افتد می  
 طلبیه باشند و از اغماض قطب الملک و علمه که دلاست و درستی نمی یافتند و سردار کار فرام می داشتند و نگه داشت قطب الملک  
 فریب به بیست هزار سوار رسیده بود و سر بلند خان که کربیب تغییره جایگزین حضرت اخراجات و تقاضای طلب سپاه و فرستادگان  
 میخواست اسباب خانه و اعیال و سپاهیان با آنها نمایان داده خود فرود رویش و در بر کند و نظام الملک نیز که در اسلحه پادشاه  
 که بود و وزارت طلبیه و خدمت سابقین جایگزین نموده با اعتقاد خان بنشیند و هم به هموار سوار روزگار سفله نوار مشاهده  
 نموده بیدار و سوخته فاقه رشتن سپاه گردید و از او که به قطب الملک بجا آمد و سوار گردید و استقامت آنها نموده بخانه  
 خود برداشته آورد و عرض سر بلند خان در باره مقتضایان از خانه خود داده و صوبه داری کامل بنام او مقرر ساخته و سر بلند  
 احسان خود کرد و به تسلی نظام الملک پرداخته اسید و صوبه داری مالوا نموده و بهرین اثنا که محمد امین خان اعتماد الدوله  
 باستماع امرالامرا بطرف شایگان آباد فرسیدن سده موعود و صوبه مالوا را حضور مجبور گشت به طلب فرخ سیر  
 برساند آمده بود و مقصوب سلطانی و مغرور المنصب از راه نادانی گشت قطب الملک او را هم مطمئن خاطر و بالطاعت خود  
 مشغول ساخت و بمقدور در تفقد احوال جمیع مدخولان خود می پرداخت و فغان دران را که از ابتدا با اتفاق سیر عیال کنش افزون  
 عیال و فغان بود و همدم و محرم خود گردانید و روزی فرخ سیر برای لشکر سوار شدند با هم از ان خود قرار داده بود که بعد از آن  
 از لشکر به بدین قطب الملک آمد و چون فغانه ما را به اجیت سنگه نزدیک بخانه قطب الملک است و بر سر راه واقع شده و وقت  
 رسیدن سوار به پادشاه را به مذکور برده خانه خود البته برانگیزد و سارینان غرور نمودن و بر او ظاهر آمد و با تمام سبانه نمود  
 نظر با فغانه که با قطب الملک دارد و سیر و سنگیش باید نمود و نفس آگاه این معنی با فرخ سیر بر ما مضمون نداشت و بطریق گمان  
 خود با بزم و یقین بنا بر استماع از متمدین قبل از مراجعت پادشاه خود را بجا آمد عبداللہ خان رسانید و پادشاه باستماع  
 این خبر میدماغ گشته با وجود آنکه از او لازم میسر میسر شایسته بخانه قطب الملک آمده و قطب الملک بار او را استقبال برکنار  
 در بار رسیده و نظر بود و متوجه بوزیر الملک گشته فسخ غریمت نمود و ملاحان را فرمود تا کشتی را در باره کشته نموده تند بیاورند و فغان  
 دو فغانه خود گردید

فصل معدلت افزاینده منشی از اوصاف امیرالامرا

از منشی منقول انوال سموع شده که در سفر امیرالامرا از دکن چون لشکر ببار و مردم همه به پیشار بودند وقت ورود  
 معسکر چند موانع از دیهات در میان لشکر و افتاد که رطافت نبود که وقت قدسی بر سکته مواضع درازان نموده فرست  
 تواند رسانید و روزی در میان لشکر واقع بود و دختره به بالغه رسیده از سیه زنی عقیقه که در نهایت فطانت گزینی را  
 تحصیل قوت عاجز و نیاز بود پیش کی از شایان متصل بنگارانی آرد و چرخ داده پرسید که اگر نکاه دارم خواهی ماند چون  
 دختر از شدت احتیاج لاعلاج بود قبول نمود و آنکس سبب آنکه دختر او قصه کند و در خیمه خود نشسته بیج بر بار بردار خود سوار

ساخته همراه بنگاه راهی ساخت مادرش تمام شب در اضطراب بسر برده صبح بر سر راه ایستاد چون سواری امیر الامرا رسید زن  
مذکور التماس کرد که دختر این ضعیفه بگداکی در لشکر آمده بود که از لشکران لورا همراه خود گرفته رفته است و آن با اعتماد عدل گسترده  
و ضعیف پروری شما در اینجا استاده امید وارم که باین الم از دل پر غم این ضعیفه برادرید و دختر مرزبان رسانید امیر الامرا چون  
استماع نظم نمود استاد و فرمان داد که دختر این ضعیفه را همین با و انحرار ندر بدست او سپارند تا او نیاید تمام لشکر بن جابا بدید برین  
و آن حرام است مادرش را با و نه سپارم و این کلمه را مکرر بایمان ساخت بخشایان فوج و لشکر با مشغول گشته و دیدند و هر یک از جماعت دل  
سکینه از سواران معتد خود را بر تیر تحبس فرستاد و از اینجا که اساده اقبالندان را کارکنان ملایک حین میباشند به نقص سینه از چنین  
انبرد و محشر شکوه دختر مذکور را ماموران با سکیه همراه گرفته بود و هر سانیده بحضورش آوردند امیر الامرا خود متوجه سفر گشته پرسید  
که انگلیس با تو چه کرده و چه قسم همراه برده دختر معروض داشت که قصور سے ملازم سرکار غایت نیست نه بر بدستی مرا همراه برده و نه  
دست خیانت بدامن عصمت من رسانیده به طاعت شدت امتیاج سهرابی او را برضای خود قبول نموده بودم امیر الامرا با تکیه  
این با چرا لشکر اتکلیه بنابر حفظ عصمت او از دست ملازم و خوشنودی با و شسبب میر رسیدن او متعجب میرسانیده و دخترش  
را مع اشراف چند که آنوقت در حبیب داشت بر آورده بدست او سپرد و یکی از ملازمان را فرمود که همراه سفته بخانه اش رساند و تا  
گذشتن لشکر ازین ده همراهی بوده بعد برگشته باید تا کسی از بهر سران با و فرستد میزساند

نصرت نمودن امیر الامرا حسین علیخان بهادر از دکن بشا پنهان آباد و روی دادن خواست و فتن

قبل ازین نگاشته قلم دنا گنگار شد که امیر الامرا حسین علیخان بهادر برادر خود سیف الدین علیخان را با چارچتر سوار بنابر  
تهیه سرانجام نوچانه و دیگر اسباب تابانچ پانزدهم شوال سال ۱۱۰۱ هجری بموید بمیرانپور که بر سر راه واقع است فرستاده انتظار  
چترانی میکشید بعد رسیدن اخبار فتنه بار و خطوط متواتره قلب الملک او افزوی الحیرت مذکوره از او رنگ آباد برآمد که یک هفته  
توقف برای امور ضروری نمود و او اهل محرم ۱۱۰۱ هجری سال منتقم جلوس فرخ میرانقان اسد اللہ خان حرف نواب و لیا  
بر سر خود مع میران او و جان شترخان و عوض خان نائب سوبه برار و اسد علیخان یکدست علی مردان خانی و دل دیرخان  
بابی بچی برادر خان صادق و اختصاص خان نمیر و خان عالم و حاجی سیف اللہ خان و ضیاء الدین خان و دیوان کچن و فیروز علیخان  
بخش که از سادات نامی بار سه بود و راجه پوتیت سنگه بنیدل و راجه حکم سنگه که نوکر عمده امیر الامرا بود و غیر اینها بیست و دو نفر  
نوکران با دشمنی که بعضی در رقابت مجبور و بعضی اختیار خواهش بوده اند مع فوج دریا مع که قریب سی هزار سوار همراه داشت در حرکت آمد  
از آن جمله و دوازده هزار سوار مرسته بود و بانی ملازم سرکار امیر الامرا و علی بنالیناس پاد با سه برتند از دکن متعهداران دکن که همراه  
بیج امیر و شاهراده اذان ملاد بر نیامده بودند بضرورت چار دنا چار همراهی گردیدند و در قلع احمد نگر و غیره قلاع دکن تکه داران  
خود نشانید و بعضی را بتصرف مرسته بگذاشت بعد رسیدن به بڑا پتور بر سه سرانجام منتقم بهام فردوس چارچ معام  
واقع شد و بیست و دوم محرم از بڑا پتور کوچ بنوده منزل بمنزل راه با بریده از آب گذر را کوپور عبور نمود و درین ضمن افغان خان  
که برای تسلی و برگردانیدن امیر الامرا از فتنه روانه شده بود او غل محقر نزدیک ماشه رسید و در غلوت بعد ملاقات مذکور مسلح  
به ثبات و جمیع جنگاه و شمشیر که در شمشیر پنهان آباد مدیاد و اسباب فساد دیگر میپا و آماده بود و فراموش امن امر او را از فتنه  
و باس خاطر اعتقاد خان بر تبه که در حضور منظور بود و موجب علی شدن مبادی الملک نظام الملک و اعتماد الدوله مذکور ساخت

سرگرم رسیدن و در امری که نزد وی ساخت و در حثت خان میرزا میرخان کلان معبود را کامل کرد و در بند و بست ملک با پدر و تنبیه و تادیب  
مفسدان فوجی است مذکور که نشانیان مغرور آتجا و لطفه کوشیده ملک مذکور را انتظام بخشیده بود بنا بر اطلاع برسانه انصهر  
امیرالامیر بهانه تمارض ملاقات ننمود و انیمهی موجب لامل خاطر امیرالامیر اگر دید چاره و هم حفر گذار و اراغی همین نزدل لشکرش از  
نوشته وکیل حنفه ظاهر گشت که فرخ سیرالامیر استماع داشت تا فرزندش امیرالامیر را بهیست و پنجم محرم الحرام بماد قتل ملک باطلان  
امرا آید و خود مواثیق بر عدم مخالفت و ترک منازعت بگذاشت کلام آنکه نموده میبایست و داد و اتحا و حکم ساخت و دستار از خنجر  
برداشت بر سر وزیر الی ملک عبداللہ خان بهادر گذار داشت و روز دوم عبداللہ خان را با باراجا بهیست سنگه طلبیده و بتجدید تشبیه  
پیمان اخوت و اتفاق برانز اتفاق پرداخت و درین باب با اعتماد خان و دیگر امیرای فتنه انگیز در اندازی پیشیه میبایست تا کی فرمود که من  
عبدالمیم باصلاح کار و دفع سوء اود منازعت کوشید امیرالامیر را به اطلاع بر این معنون و در بار عام میبایست بلند فرمود که اگر دانسته  
پادشاه را با معاوضه نموده و از خلاص و آید ما را بهیم فریز از احوالت و فرزند را به اراده و گیر و سر نیست و بعد لازم است محاربه  
مراجعت بر کمن خواهم بعد از استماع این سخن کسانی را که متوکلین و کمن بوده اند سرست عقیم و دوسه خود امان از زبان فتنه انگیزان  
امیرالامیر روایت کرده اند که در خلوت میگفت که این همه فاساد و فسون است و اصل نیست که اگر پادشاه بر آقا بیاورد برائے  
بزرگسال او و محفوظ بودن بجان و آبرو خیال محالست و اگر برود دست یازیم کند ملک بعد و در مد و در مد و ملک ساقی قبل از  
رسیدن وکیل او و بعضی دیات بنا بر لشکران رفت چون وکیل مع پیشکش رسید امیرالامیر فرق فرمود و دیگر دست ندی  
لشکران کو ناه گریه و لا چون ملک را بهیست سنگه نزدل ریایات فتنه انگیزان اتفاق افتاد و بنا بر عداوتی که از دوا بر بود محالست متعلقه او  
که در راه واقع میشد همه معروض لطف در سه آمد بر چند سکی از نوکران عهده او با پیشکش شهابی لائق رسید پذیرا سکی یافتند  
از راعت و مواثیق بسیار از فتنان و اطفاای خلق آن دیار بر دست سپاه افتاد و باز برسی نشد و رسیدن بقرب جوار از فتنه  
که سه چار میز سببیش نموده بود روشن الدوله خفر خان و راجه رمن چند دیگر امرای حضور و مقصدیان سلطنت اعیان  
ملکات چون چون با استقبال امیرالامیر استافتاد و دراک فتنش نمودند چون فخر خان و روشن الدوله در سوارے توزک  
خود را نمود و خود نمائے و کار فرمود امیرالامیر را ساقی خوش آمد و در اهتمام فتنه باور ساند و هرزه درایان و انو طلب فتنه انگیزان  
بنگامه جو سخنان اصل و بلی اصل از اراده میبایست پادشاه و مخالفان برود و در بنایه بیان نمودن سرایه تقرب خود دانسته  
فصوسه کرد و در خصوص دتن چند که نهایت کینه کش و نامل اندیش بدخواه سلطنت و اگر انابل اسلام بود ملکات عداوت از  
و سخنان فتنه زا خاطر نشان حسین علیخان زیاده از دیگران نمود و امیرالامیر از ساقی کبیده ترکشت داد و از ریمع الاولی بکشار  
شهر شاهجهان آباد طرف مناره فرزند شاه رسیده و مسکرها ساخت و روزیکه داخل خمیر و در مکان مذکور فتنه انگیزان ضابطه و آداب  
در سواروی وقت نزدل ملک بنواختن نوبت نموده تمهل لکانه داخل خمیر و فرگاه گردید و گفت که من الحال خود را در زمره  
نوکران پادشاه نمیدانم و اندیشه سلطوت سلطانی ندارم که ضوابط آداب میبایست بر این حالات ترو و پادشاه  
پرو و درون دوسه و عداوت غایت عالی نیست گاه انظار شوکت و قدرت سلطانی و عزم تدارک و تنبیه انبایه نمود و گاه بغیر  
الحاج در ششتری زده طالب اتحاد و موافقت بود راجه بهیست سنگه صلاح برین بر آید من و قسیم عزم تنبیه و تادیب میداد و  
میگفت که هرگاه که باین اراده حکم بکنم بر آید نوکران پادشاهی که اضمحاث و مضاعف جمعیت برود و برادر و اتفاق نمود و  
غور وزیر و امیرالامیر بکشار نشان ستم نموده اند بلکه هر چه از این آید بجهتین اراده پادشاه با نیکار ترک رفاقت آنها نموده

توسل با ذیال دولت سلطانی خواهند جست و هر دو برابر عاجز و مضطر خواهند گشت داملاست عقیدت کیش مال اندیش حصول  
جماعت مغلیه از تلمون پادشاه و سبکی اوضاع ندیمان و مصالحاتش سه حقه را در کشودن و برپیری باین صلح نمودن  
دوران قانون حزم و احتیاط می شموزند لیکن نه صلح است به سکه پذیرائی یافت و نظر لایق داشتی و یکدیگر و بی همبود گشت غرض سخن  
و دلخواه آن و دشمنند فرخ سیر خود پسند و مصالحان ابی سبکسر اول نشیندند و آخر دیند پنجه دیر با امرای مقتدر و دانشور از ملا حظت  
این صورت تا خون بگریخت و در دنیا پارسی کاره از پیش نمی بردند بلکه نگران پادشاه راه ملازمت و اطاعت امیر را می نمودند  
بمشاهده استکبار و اقتدار و ابریز شکایت و اما مال حسرت و دماست معاشرت می نمودند تا آنکه قطب الملک از زبان برادر  
پیغام داد که اگر چه منکر را که مخالف جماعت است رخصت بوطن او فرمایند و صراحت حسن و میل تو بپایان و در و شکست دیوان خاص  
و خواصان بملازمت امرست نمایند و در تعلقه بند و بست باشد و به و ن و بیواس آمد و حصول ملازمت و بجا طرح آمد و رفت  
حضور نو انیم نمود فرخ سیر جواب داد که بالفعل خدمات مذکوره اصالتاً بنام قطب الملک و دیگر سادات و همرازان هر دو  
در امر الهام مقرر می نمائیم و به نیابت اعتقاد آن باشد بود چند روز در جشن نوروزی که قریب رسیده بوده نیابت  
هم از میان برداشته خواهم شد و سوم ماه ربیع الثانی به سبکدوشی فرصت یکروزه بماند و حساب الحکم از شاهجهان آباد  
برآمد به ولایت و وطن خود آئین برگزید

ذکر آمدن حسین علی خان بملازمت فرخ سیر و مقید شدن پادشاه  
بحکم قضا و قدر و انتشار یافتن حوادث و فتن لبسته مان حد او ند و او

چون فرخ سیر در اصل فطرت مطلقاً جرأت نداشت با وجود نهایت عداوت با سادات و ارا و دشمنی سال آنها و کشت  
مخلصان بلاست کیش خیر اندیش بنابر سبکدوشی بهم و براس طاقت مقاومت حسین علیخان نیافته اراده بر آمدن به پیکار  
و آراستن مکر که از راز انوار است نمود و بنابر این پادشاه را با رضی به بند و بست سادات و در تعلقه گشته قطب الملک اذن  
اینگار داد و قطب الملک پنجم ماه ربیع الثانی سنه مذکوره با اتفاق همراجه اجیت سنگه مع مردم مستعد خود و تعلقه داخل گشته مردم  
پادشاهی را از سر در واز با بر خیزانید و با جابجاء و بست خود نموده رفقای معتقد را نشانید از مردم عده پادشاهی بخیر از  
اعتقاد و ان تمایز خان مشرف دیوان خاص و ظفر خان روشن الدو که خود و عدم آنها مساوی بود و چند س از خواص و  
خواجیه سید ایان پنج کاره دیگر در تعلقه و نزو پادشاه نمایند و امیر الامران شاهانه و شکوه ملوکانه با لشکر آهسته تکی  
و افکر اطراف تعلقه را لشکر او و سپاه مرسته فرو گرفته بود آخر روز داخل تعلقه گردید و بعد ملازمت کلیمه چند طلال آمیز گفته از خلعت  
واسپ و فیل و جواهر بعضی خنایات را با بکاره خاطر گرفته باقی را بعد فراغت و در تقدیم آواب نیز سهل انگاری نموده  
بمسک خود مراجعت نمود و معذرت پادشاه تمهید گشته به فکر که باید چه پرداخت و سلطنت خود را ضائع ساخت باز تبار خج  
پیشتر روز مرسته نشسته قطب الملک و همراجه با معتقدان خود تعلقه در آمده به بند و بست آجا پرداخت و به سنور روز اول مردم  
پادشاهی را از ان محوطه بر آورده در واز های خود سپرد و کلیدهای در واز های دیوان خاص و خواجگاه و عدالت  
حضور خود طلبیده نگه داشت بعد از جمعی چون خبر رسید حسین علیخان رسیده بهمان دلبه به دشوکت سابقه از لشکر خود داده آمدن نمود  
و افواج ظفر انواج او از اول روز شروع بآبادن و فرو گرفتن اطراف نموده چون شش روز بماند خود و سوار گشته

حسین الدین محمود بنوین برادر امیر کبیر که برادر فرخ سیر و فرخ سیر بنوین برادرش  
 بیارده در سه شایسته نالست فرد آمده و قطب الملک نزد فرخ سیر رفته با اتفاق اجیت سنگه انتماس خبر برای خدمت  
 مملو و انهار شکو بسیار از زبان برادرش نمود مشعر بر یکدیگر در عوض با اتفاق بنما که سنگه هم پاس و یکدیگر در میان با شهادت و پدرش  
 انانند اهل آمد از پادشاه غیر دگرگانی و در راه های ناسد در باره اندریان مشا به گشت چنانچه پادشاه به صدق و گواه عدل اورین مقابل این  
 فریادست که تنفس بر مکرر فعل خداوند و قتل خونین بنده بی تفسیر بنام داد و دمان لیا ایمان و دیگر کرکشان سیدین آن سرزمین ماصیوان  
 ممالک صادر گشته اهل اطمینان از دربارش بر فوایض خدمت مضمون مایند با هست بدون قید نیابت و گنا گنا و در اندازان به و  
 این صورت آمده و مفت و در حضور و تقدیم بر هیچ نوکری و انانی امکان ندارد پادشاه با علی مغرور با وجود مشا به حالات مذکور و قتل و قتل  
 برادر و برادر عمده پوچ ام حسن س منور تا اگر از رفتن گنگو لطلو کشید و یکجای تخت در پشت منو گشتن خبر نیک ظرت مسکرم تاب  
 نیارده اعتقاد و قطب الملک را با شتمال ماعلم ساخته کلمات نامنا سب بر زبان ماند دران حال اعتقاد و خان خواست  
 که بیعتان البر فرب و اصلاح کوشه قطب الملک دشمنهای نفس با و داده فرمود که از قتل او را بدر نمایند اعتقاد و خان واس باخته و در  
 با شفاخته جان به بر بردن غنیمت شمر و به پای کله خود رسیدن نتوانست بر پا که سواراے اقیان زمان مشرف سوار شده  
 علم خانه خود گرفت و رفت که رفت دران زمان از بر گشته و گنار آن حصار آثار گشته آشکار و صدای آتش و سبب بلند  
 گردید و پادشاه بر گشتگی طالع خود دانسته احوال و دیده خود را بدرین محل رسانید و خواهی بهایت برای انما که لایه و کرم الموت  
 دو گشتن بی بروج مشید از روح غاوش خودی گردید و برین دل و مقال و اختلال احوال و در ظلمت شب از ایوان افلاک  
 فرو رفته گشت قاقاب غالب چون کوب اقبال فرخ سیر ناک بر سر کرده زیر زمین فرو گشت در دایره قلم مانند با و  
 اسن و دمان بر روسته عالیان بر بلند قطب الملک هم را به اجیت سنگه اندرون و هم را خوان فرخ سیر را دل بر خون بر زن  
 نشسته طبیعت بسوزد بر یک درین انتظار و نهان تا به بازی کند و در دگر به دران شب بر شور و شمر آشوب با شمر  
 و شور یوم الشور تمام شهر را فرو گرفته عجیب و لوله و در غیب غلغله بود که نمیدانست که در قلم چه گشته و چه میگذرد  
 افواج امیرالامرا بر سر بر چیده بازار و دایره های شهر بنا شده و نیاز تمام شب ایستاد و در سینه باغ سرواران بر اسپان  
 خود سوار انتظار که کشیدند که چه خواهد روی داد چون صبح و صبح هر کس بریم و امید سوار از خواب برداشت و آفتاب جهانش  
 علم زدن را به بیار به تخت سادات برافراشت خبر برای مختلف بی اصل گشته گشتن قطب الملک بر زبان عوام جاری  
 و شور و مردم باز را به ظاهر گردید و برین آتشا بیعت از ادای فدویت کیش بمقتضای حق گزاری خویش مثل سادات خان  
 به رزن فرخ سیر و قازی الدین خان که سوار غالب جنگه از خان بهادر ترک جنگ باراده نصرت فرخ سیر از آل  
 احوال بخیر از خان خود با استعداد که میر بود سوار شدند و نظام الملک و معصام الدوله با قضاے دانش و درین  
 خانه نشین بودند اعتقاد الدوله امین خان بقصد بر خاقت حسین علیخان سوار شد اتفاقا چند سوار از فرخاے معصام الدوله  
 معروف کبیل پیش بنامه آقای خودی آمدند و میر به با و در راه رفته نمودند تا تیر بار دگر گنا گشته بطرف مرطبه آمدند و متصل  
 با خیال نشاندن سوارای اعتقاد الدوله نمایان گردید و میر مرطبه که جنگی شهر نشین بودند دل از دست داده و بر سر تپا سوار ایستاد و  
 دیگر نماند و در دم باز و غلبه فرمود و بیکار و دامن هر کار که از ان جماعت میزد بودند تا بیاخته شمر ع تا راج قتال نماند و در مرطبه باقی افتاد  
 افتاد و نیزان بیست و شش گاه خود رسید و در پنج صحنه تمام مرطبه و در دست با و از فریب زار و پادشاه سوار فتون حیدر زخمی شده و بر پا ایستاد



از نمزین و فرخین آنها بدست غازان کران و لچهای هند افتاد و محمد امین خان نزد حسین علی خان رسیده حسن خدمت و دشمنی  
امیر الامرا گردید و از یک طرف غازالدین خان و سادات خان مع پسران خود با اتفاق سپهگیر نصرت پادشاه سرسید از  
طرف دیگر اعتقاد خان و سید صلابت خان و دروغه مغول توچان پادشاه و منوچر نرارے پادشاه و دوسه هزار افغان  
طرف بازار سعد الله خان مع کرکاش گشتند و فیاج و رفقای امیر الامرا از شاهرا خبر قتل عبداللہ خان و مغلوبه مرستیان  
مضطرب گشته قریب بود که متفرق شوند تا آنکه حیات قطب الملک متحقق گشت و حسب الامر امیر الامرا رفقائے دلاور  
او مقابل سادات خان و غازالدین خان و پانصد چوک رفتہ شورش بمقامه نمودند و در اول حمله از ضربت بان فسیل  
غازی الدین خان و دوان و سپهراپاش گریزان شدند و سادات خان مع پسران خود کاری برداشته از میدان گریختند  
و اعتقاد خان حرکت مذبحی نموده جرأت پیش قدمی نیافت و نزدیک خانه خود مورچال بسته بجای خود نشست از کمان  
حرمانت او چند کمان رسته بازار چوک سعد الله خان بتاریخ رفت اغزان مع صحبت خود و یک نازان مغلیہ کشته آمد و سپهرا  
در وانه لاجور سے نمایان شد و دم حسین علی خان در بروی او بسته مستعد زحمت الیتا دغا و نیز بناچار سے رگشت  
منوچر سپهین قسم بازار گیر و دار انگ کر سے داشت که فرخ سیر کو آئندہ صدای شادمانه جلوس رفیع الدرجات جلوس  
قطر ان دلوای امان سمیع بان دل انگشان آن معرکه رسید و فتنه بر خاسته اندکی آرمید

### ذکر اسیر شدن فرخ سیر کو سپهیده صفات جلوس و شمس الدین ابو البرکات رفیع الدرجات

ببین این مقال و شرح این احوال آنکه بر چند قطب الملک و مهاراجه اجیت سنگه خواست که فرخ سیر بر آید تا انفصال جواب  
و سوال نموده و اورا بقبال آورده بجای آنکه بود که از اند فتنه های بر خاسته را فرو نشاند و صورت مکرر و فتنه عدال  
تال بالاتر گشت امیر الامرا بر قطب الملک پیغام فرستاد که از دوام عظیمی روی نموده غفریب بواسطه عام و فتنه بزرگ  
حادث سے شود مقدمه را از دیگر و باید نمود که الحال مجال توقف نمائند چون در بختن فرخ سیر در ملک بسیار زیاد و هیچ  
صورت بر نیامد آخر الامر بناچار فدا یان قطب الملک از قوم افغان و غیره و جلیه باب پشت کر سے بمحمد الدین علی خان بازار  
قطب الملک محرم سر آمدند که نیزان حبشیه و ترکیه و گرجیه را که بر سر در وانه مهار فتنه استاده بودند و در نموده بعد جست  
و نقص از دهنها که نیز جود و پنج بسیار نشان دادند فرخ سیر را به بجزیره تمام بر آوردند و والد و زوج و صبیہ او و دیگر یکیات  
اطراف او را گرفته منت و الحاح سے نمودند لیکن در چنین اوقات ازین حرکات چه سے آید و کلام عقدہ سے کشاید  
خلاصه از میان انبوه زمان بنهائیت مذلت و خواریے کشان کشان آورده بر بالاسے بر ولید اندرون قلم  
که بایست بن تنگ و تاریک بود و محبوس نمودند ایام سلطنت او سوائے ایام حکم رانی منوالدین شش سال و چهار ماه  
و کسر سے بود و بعضی از ارباب دانش تاریخ این سانچہ کلمہ فاعلم و آیا اوسے الا بصار یافته و فقیر در کتب سے نوشته  
دیدہ مرقوم ساخت

### ذکر جلوس شمس الدین البو البرکات رفیع الدرجات بر سر سلطنت

بعد خاطر جمع نمودن از امر فرخ سیر بهاندم که شورش در تمام شهر بود و نیم ربیع الثانی لشی ار و در بارت یکدشتمه ساله العجز

شمس الدین ابوالکلاک رفیع الدربات پسر خود رفیع القدر خیر بهادر شاه را که از لطیف خراک جلافت عالمگیر دست سالو بکشت  
بر آورده بسبب شورش عام که نایب انشاد داشت بے آنکه حکام فرستد تبدیل رخت و تزئین نمایان لباسی که در برداشت  
عقد مراد بدست و درگوشی اغافه برخت نشاندند و صدای شاد بانه از قافله شایسته بلند گردید فتنه آشوب باطنیان گریخت  
قلب الملک با همدمان خاص و رفقا معتمدان در قلع قرار داد و بر سر وازان بے قلع و اطراف دیوان عام و خاص همه  
با معتمدین خود را نگه داشتند و خواجگان خواص و دیگر علم کارخانها از معتمدان خود مقرر ساخت و در دیوان روز اول بسبب ترس  
بهیت سنگ درین چند حکم مانی جزیه صادر شد و احکام امن و امان و بکسے حکام و صوبه داران ببالک مقرر شد و روانه گشت اغافه خان  
بجفت و خولیس معید کرده جاگیر و خانه او را که با وجود متفرق ساختن اموال و اسباب از نقد و جوایز و طلا آلات و مخرج آلات  
و ظروف و ادا سطله و نفقه مالال بود نصیب نمودند و بنا بر تحقیق و تفتیش دیگر جوایز و اسب و پیش ببالک عطا بایست فرخ سیر  
بود نهایت تنقید و شداید بسیار بر او سبب گذشت و همچنین جاگیرات و دیگر مواضعات فرخ سیر غیر از مراتب و جاگیر داری  
زوج او که بیاس و دجوهی اجیت سنگ بجال آمده همه نصیبی در آمد معتمدان و الا شایسته را که بر سر بقدر در بار پناه بر پشته  
و نصیبی دیاده و حصه جاگیر یافته لازم بود و اکثر سبب بایست نقدی جاگیر در ان دمره بمرس بر دند حکم شد که بر کس  
اراده نوکر و وارث در سر کار حسین شهنشاهان اسب خود بدایع رسانیده موافق مشرع دیگران پناه رویه بر سر  
میگرفت باشد و بنشیند گرس دوم باسم اعتماد الدرد و محمد امین خان بجال داشتند و بتغیر سبب اعتماد بنشیند سوم  
طفر خان را مقرر ساختند و صوبه داری ابوالنظام الملک بر چند نظر با وضاع روزگار او قبولی نمودند و ناسی  
شد و سر بلند خان را که قبل ازین انقلاب بکامل مرخص شده پانزده کرده رفته بود و انتظار انجام کار سلطنت میکشید  
باز طلبیده از سه نوع استعقال و بجای صوبه مذکور داده رخصت نمودند و بعد از مراد آباد بایست سبب الدین علی  
برادر خود مقرر فرمودند و محمد رمضان را قاضی القضاة حضور و میر خان عالمگیری را که صوبه داری اگر آباد داشت صدر الصدق  
نمودند و دایه خان خراسانی دیوان فافعه و راجه بخت مل دیوان تن شد لیکن جمیع معتمدان علی داری سبب ارباب عدالت  
گوینا نایب رخت چند بودند و بهیت خان که محرم و مهمم قلب الملک بود مشرست دیوان خاص و انشایی پادشاه و خدمت مناسب  
و دیگر یافت در خدمات دیگر و صوبه داری دور دست بنا بر اینکه نظم و نسق بر هم خورد و تغیر و تبدیل راه نیافت که قلع داری  
ماند و از مرمت تن پسر امیر خان صوبه دار کابل بنا بر استکافی که در ملاقات حسین علی خان بیگام آمدن از دکن نموده بود  
تغیر نموده بخواجهم سبب خان تو را سبب مقرر ساختند و راجه اجیت سنگ را که بصوبه داری احمد آباد بجال بود میزبانست خیر  
بشود تا ازطن مردم شهر را سبب بایست میرشد

### ذکر مردن فرخ سیر و رخت بر بستن او ازین سرای دودر

ذکر انتقال فرخ سیر با کلمات اتوال سموع و معلوم شده بهر دو صورت سبب نگار و صدق و کذب اخبار بر عهد و راویانست  
غیر از معتمدان مقبول القول استماع افتاده که فرخ سیر را سادات غیر از مقید نمودن ضرر جسمانی و جانانی نرسانیده  
افتان را که از معتمد ایشان بوده عنان اختیار پس فرخ سیر بدست او سپرده بودند و او روز و شب در راست اشتغال داشت  
شب فرخ سیر خزان افغان از راه باهما که باهمگر متصل بودند خود را میخواست بطرف بیرون برد و چند قدم راه رفته

بر بامے دور از مکانے کہ متیہ بود رسید افغان بعد اگا ہے دست از زبان خود شسته حیران استاده بر طرفتے نہایت  
از دور و ششے را دید کہ دست و دوارے پنهان گردید ہرمان سود و عین فرخ سیر را یافت آن ناکس بمقتضای سببیت کہ  
در اکثر طباع افغانہ سے باشد کشتش را کشیدہ آورد و وقت نشاندن او بطایف بر ویش ز در فرخ سیر اقبال این زلت  
گرددہ مسخود را بردوار چنان زد کہ از ہم شکافت و بجان صدمہ بلالہم آخرت شتافت و محمد ہاشم بن خواجہ سید میر  
موت فرخ سیر را بعلت کشتہ شدنش با مر سادات لبست نمودہ اگرچہ از فرخے عبارت او بچندین جہات ابرا  
نہایت از بار و انفار از ان فرقتہ والا بار ظاہر سے شدہ فخر بنا بر امتیاز عبارت کتاب اور بعد اصلاح از بلہ ربطی کلام  
کہ بقصیف کاتبان یا عدم استہد او محروم داشت مے نگار و نامحول بر حمایت و پاس طرف سادات گزودہ العمدہ سطلہ الرادی

صورت عبارت محمد ہاشم بن خواجہ میر محمد تاریخ کہ خوانی الاول از زمرہ نگہ بردگان  
صاحبقران ثنائے شاہ جہان بادشاہ واو و پدرش رفیق سلطان مراد بخش بود  
و تاریخ متضمن احوال اکثر سلاطین ہند عموماً و خصوصاً پادشاہان تیموریہ نگاشتہ  
تا ابتداء عہد محمد شاہ بن جہان شاہ بن بہادر شاہ بحیطہ تحریر بر آوردہ

درین ضمن چون دواہ از بس پادشاہ مظلوم کہ در ان مکان تنگ بانواع عذاب مبتلا بود گذشت و برداشتہ شد  
با وجود میل کشیدن نور با حرواش کثیتہ زائل نشدہ بود از راہ سادہ لوحی و جب ریاست کہ دشمن جان و ایمان نہایت  
نگاہ بمرد عیان بیخام معاذیر قصورات ایام گذشتہ فرستادہ استعاضے نشانند خود بر تخت و فخر بودن ہر دور  
برادر در امور سلطنت مے نمود و گاہ بعد از شہان افغان کہ بر نگاہا ہائے آن پادشاہ زندہ بگور منت بر برد  
تخلقات نمودہ امیدوار مناصب عظیمہ فرمودہ اشعار مے نمود کہ مرا تاجہ دبیر ارج مے سنگہ سوائل بایر رسانید  
و افغان مذکور برانی انصیر او اطلاع یافتہ بہر دو برادر زہر میداد تا آنکہ سادات بر پنجانی مخلصان در مکر قطع شدہ حیات  
آن پادشاہ سادہ لوح افتادہ دو بار مسمومش ساختند کارگر مقتاد دفعہ ثانی یا ثالث کہ اثر کرد چون جان کندن برو  
استدرا نمودہ بود بر نمک حرامے ہر دو برادر و کفالت قسم الہی کہ در میان بود تا ب صبر بنیادہ کلمات درشت لبست  
بہر دو تنک حرام و کلام اللہ کہ چرا جزا مے خاطر خواہ بسادات علی الفور نمیدہ و جناب اقدس الہی را نیز مخاطب کردہ  
سخنہائے ناگفتنی میگفت امیر الامرا و قطب الملک استماع این احوال نمودہ حکم دادند کہ تسمیہ کشیدہ زود خارجش سازند  
وقت تسمیہ کشیدن بہر دو دست تسمیہ را گرفتہ دست و پاسے بیفائدہ زدن گرفت محصلان جلا بدیشہ بفرب چوب  
و غیرہ دست ہائے او را از کار عاقل ساختند علیت بر خوان دہر دست ارادت کن درازہ کالودہ کردہ اند  
بہر این نوالہ را تا ازین جہان فائے بند حسرت و ناکامی و رگدشت اگرچہ بر السہ عوام شہرت دار و کرداران  
حالت انطرب سرکار و خجیریدن او نیز رسانید اما انجی از زبان صاحب اہتمام شہادت پادشاہ مخفوق محمد رسول اللہ استماع  
نمود و اورقت کنان با ظہار مذمت و مجبور بودن قتل میکرد و کار بزدن و خجور کار و کشیدہ بہر حال بعد و از زہر پھر کہ  
عبارت از یکروز و دو شب یا برعکس باشد بچہز و کفین پر داختہ تا بوقتش با مقبرہ چہا لون ہر دو دوسہ ہزار زن مرد

از لایه های شهر که از دو قیسیاب بوده اند پیش پیش آید که این دو در ابدایش نفعین کنان در ششام دایان گویان پاک و بر سر خاک  
میرفتند و لا و علی خان یحیی حسین علی خان و سید سلیمان برادر یحیی قطب الملک که همراه تابوت مسبله بود و عاقلان نیز با اعیان  
شهر رفتن کان همراه میرفتند و مردم شک کلوغ بر سواری اینها انداخته زبان جاسازی کشودند و مان و طلوس خیزان ازینها  
نیکی گرفت و روز سوم همه از لایه های گداز پیشه بر سر جبهه که لاش فرخ سیر را بران نسل داد و بودند فراموش آمد و طعام و افرینش و  
مولودیان را طلب داشتند بفرط طعام خوراندند و مجلس مولود نمود و تابع احیای شنب بجا آوردند و سحران الله انتقام اسمی در معاملات  
فرخ سیر و بطور رسید و با وجود چندی از عداوت با ایست روز اول که مفید شد خود بودند ازین سرای که فانی میگذاشتند و از این فرخ  
در ایام اقتدار خود برادران معصوم خود و دیگر یکیان را بر آن سر و سر بریدن مقتول و چندیهای بنیاد را به دور گردانیده باید بود و هم  
این همه ظلم و ستمها را بچشمه و انچه دیگران از دست او کشیده بودند باید از دست دیگران او هم بکشند و سادات نیز در عصر غریب  
مکافات اعمالیکه با او و دیگران نمودند دریافتند انچه کلام الله تعالی بدست بر خیزان سلطنت از قتل و جرم و اسباب و خیلان  
و اسبان پادشاه است انچه خواستند انتخاب کرده شامل کارخانه های خود ساختند و بنوعیکه مناسب داشتند بر و برادران  
تقسیم نموده گرفتند بلکه قطب الملک که رغبت بسیار بخوان داشت میگویند بچشمه از پرتساران حرم برای شایسته بهایم که در  
حسن و جمال عظیم المثال بودند به صرف خود در آورد و العلم عند الله قلل بعد این حال برادران را نیز با سید بک نجیب باه و آرزو  
ترفع چندان صفای نماند اگر چه در ظاهر ستم نمود اما فرمان مزاحمان را انکه اظهار ستم بر این راز بهر سبب از بعضی حالات  
استنباط این ستم نموده و امیر الامرا بمقتضای آنرا فرستاد و سباحت که در ذات او از علایای اسک و دولت بود و  
جمع عامه و اوصات بر برابر بزرگ خود نفوذ می جست و اقتدار او در همه امور از اقران بلکه از فرماندهان غلبه سلطنت بخش  
و مملکت گشت افسوس که در وقتش قوت خود را احوال روزگار این فلک و داد باری کشید و آبرو و ستمندستان  
چنین بر باد نرفتند انچه با اشراف مهابان حد نمی رسید چون اعمال نفوذ مقتضای نادیب و تمییزات اسک کشیده بود و در وقت  
چنین امر از دوسه منقرض گردید یعنی الله ایشا و بحکم میرید

ذکر جلالت رفیع الدربات و جلوس برادر و رفیع الدوله بر سر سلطنت و بزور  
در گذشتن ازین جهان و حشر و جرم نمودن نیکو سیر در اگر آباد در همین زمان

چون رفیع الدربات مسلول بود راه چهارم از جلوس خود سه ماه و چند روز ستم سلطنت بوده و در شنبه است و یکم رجب  
هلت نموده برادر که سرالهمام سلطنت بودند رفیع الدوله را که برادر رفیع الدربات بود سلطنت بر داشته پادشاه  
انتند و با نظام تمام سلطنت می پرداختند چون احوال ایام سلطنت این دو برادر که متعاقب هم دیگر سیر پادشاه گزیده  
بدرستی سیر بک تقدیر دیگر که اسامی عالم بقاشدند فقیر را افضل معلوم نبود و در زمان رفیع الدوله خروج نیکو سیر ظلت محمد اکبر  
رنگ زیب عالمگیر در قلع اکبر آباد که بهمانجا محبوس بود اتفاق افتاد و لهذا باجمالی ذکر این بر سر نفر از سلاطین بنیویر به بنابر نظام  
الح ایام بزبان قلم داد و عرض اصل هم درین مسودات اجماز و اختصار احوال دار تمام انچه بدانت خود محقق دانست  
با لطاف کلام و نگارش اخبار عوام پذیرا شد و مختص اگر چه اندک زمانی از جلوس رفیع الدوله شایسته نیکو سیر و  
فرمود اکبر در قلع اکبر آباد که هم آنجا مقید بود و با دوسه قلع دارد و دیگر نیز از این اشام متعین قلع مذکور و بنسب از این متعین

صوبه اکبر آباد نظر مشابیه آشوبه که در سلطنت ائشاده بود و خروج نموده بخت سلطنت بلوس فرمود و مردم اکبر آباد و برسد و از راه  
نموده صورت بلوای غامی رسید و امیرالامراغ قطب الملک رفیع الدوله را سپاره گرفته با جمیع امراداران و دولت  
واعیان سلطنت به اکبر آباد رسیده قلعه را محصور ساخت نیکو سیر با احوال و انصار خود هر چه از دست نشان بری آید مضایقه  
نمی نمود بعد چند روز قلعه مفتوح و نیکو سیر مغلوب و مجبوس گردید بنزایان قلعه و غیره که مایه فساد و ادا و استکبار و عدا و دشمنی  
بودند بجزار رسیده قلعه دار و احشام متخلفین تبدیل یافتند درین ضمن مرض اسهال که لاحق احوال بلوغ الدوله گشته بود شتداد  
یافت و هر چند قطب الملک در مداوی و غنچه آری کوشید و حکما در محالو ایستادها نمودند چون اجل موعودش رسیده بود و سودای  
نه بخشد و هنوز ایام سلطنت او بحد مساوات با اوقات پادشاهی برادرش نرسیده بود که آثار درگذشتن او ازین عایت مرار  
هویا گردید قطب الملک و امیرالامراغ حیات او مایوس گشته و از خزان شوال بر دایمی نجم الدین علیخان برادر خود را و بر و تپه  
غلام علیخان پسر سیدنا جهانم را برای آوردن روشن اختر نطفه نجسته اختر جهان شاه پسر پادشاه که سید سالک عمر داشت فرستاد  
و ممکن است که غلام علیخان همراه نجم الدین علیخان رفته باشد و امکان دارد که نجم الدین علیخان صوبه دار شاهجهان آباد و در  
بر آوردن شانزده مذکور بقلم سلیم گرجه با اتفاق غلام علیخان رفته باشد علی ای حال شانزده مذکور از عمده حواریان پادشاه بوده  
قلعه شاهجهان آباد پسر برادرش بود زیرا و نوزده بانگ دهن و دکان آثار رشادت و فهم و فراست از ناصیه او پیدا قبل از رسیدن  
روشن اختر از دارالخلافه با اکبر آباد بکلیل از برآمدن او از شاهجهان آباد رفیع الدوله باجل موعود در گذشت و رحمت هسته از  
جهان فانی بر لبست تا رسیدن شانزده مذکور مردن رفیع الدوله کیفیت و بر و دایمی ده روز منقطع بود بر رسیدن روشن اختر  
تا بوقت رفیع الدوله بر آورده و برادر خواج قطب الدین فرستاده چنانچه برادرش مدفون شده بود دفن نمودند

## ذکر جلوس البوافتح ناصرالدین محمد شاه باقبال طالع میروال عروج نمودن و معراج جابه جلال

تباریح یازدهم ذی قعدة روشن اختر باقبال رونق افزای سواد فتح پور گردید و تباریح پانزدهم شهر مذکور سلسله الهجری بنوی  
روز شنبه بعد مرور چهار ساعت بخوبی از اول صبح در ساعت مسعود و طالع محمود سر برآری دارا که هند گردید زمینهای  
منابر نفیس خطبه نام نام و اسم و لقب گرامی او پایتخت و سرخ و سفید ازین سگه او سر پایه ارجمند یافت و بدلقاب  
مستطاب البوافتح ناصرالدین محمد شاه لقب گشت و از میاس نام مبارکش نریخ خلایق را زانی گرفت نواب قدسید که مادر  
مهر پروران آفتاب اوج حشمت و نهایت باشعور و صاحب فطنت بود سر رشته اقتضای وقت را از دست نداده و دریم  
امور رعایت خاطر و پس مرضی بر و برادر که مدار المهاد سلطنت بودند از دست نمدار چنانچه بعد از یکماه که برای همراست  
پسر و مشابیه دیار آن گرامی گوهر از دارالخلافه بشکر رسید مردم قدیم جهان شاهی را که ملازم شورش بوده اراده استقبال  
او داشتند مطلع بر غم آنها گشته مانع نمود که باستقبال نیایند بلکه ملازمت بهم نمایند و باراده کورکش بر در حرم سدا  
نیز نیابند و مقرر شد که ابتدای سال سلطنت محمد شاه بعد از عزل فرخ سیر نویسند و ایام فطرت که موقت بهشت به دران سلطنت  
رفیع الدرجات و رفیع الدوله و فرخ نیکو سیر بود اعتبار نمایند و پانزده هزار روپیه در ماهه براسه مصارف خرد و زیاده نواب قدسید  
و خدمه محل مقرر شد و بند و لبست کلال باژ و نظارت و عهد و داران بکسور بر و پادشاه و اولیای مغفور و کور بافتار معتقدین  
سادات مقرر ماند و خواج سیرابان و خواص و قلیبانان و مردم خاص جلوس سوار و با و بر چه درگاه مبارک و فرانش و غیره

علمه از نوکران سید عبداله خان بر سر ابرامی معصوب بوده اند و محبت خان بر اناطیق پادشاه چار پنچ خدمت حضور  
و صاحب اختیار رسد و بان خاص و عام از طرف سادات مقرر بود و محمد شاه از راه پیشیاری برقی و مدارا با او سلوک نمود  
تا پنج ابرامی سبب استرغای او نبلی نمائی آورد و در سوارای معتمدان سادات پادشاه را محیط بوده و دور او را نمی گذشتند  
و گاه گاه در یکد ماه بطور سر و شکار و تماشای باغ یک کرده و دگر کرده باز بدلتانازی آوردند و تقصیر چون از طرف  
جسبیل رام نامر محبوبه دارا که آباد که اطاعت نمی نمود بلکه بعضی اظهار ناهمواری نسبت به خود و برادر صاحب اسطفت بطور میرسانید  
و جمعی بنود امیرالامرا را که تنبیه او نموده حکم بر آوردن پیش خیمه بطرف آباد فرمود و در همان آوان بفرقت جسبیل رام بقصد  
رسید حسین علمه خان اگر چه رسیدن این خبر از مدو طالع خود دانست لیکن فرمود که افسوس مردم سر بخور و او را بر نوک سان  
نیدند متعاقبان نیز معلوم شد که در برادر برادر از نوک جسبیل رام که میر شمشیر جسبیل رام بود بعد فوت عمو س خود بیای  
و نشسته در فرازم آوردن سپاه و استحکام برج و باره قلعه آباد و در افتخار شنیدن این خبر او از فرس قهه محمد شاه را  
از فتح پور بنواح مستقر انلافا که آباد آورده و شهرت بهم نشیر قلعه که آباد داده حکم بکنش علی برآب جناب و تعین فوجی بطریق  
پراول فرمودند و درین المام میر حیلر اصد رالعه و فرمودند ازین چند در جمیع امور مالی و کلی بکلیه شریعی هم بر حسب استقلال  
و اقتدار داشت که متعینان پادشاهی جزو کل محفل بود و غیر از یک سنده مبر آنها میر سید دگر در قلعه داشتند و تعین قضا  
لله و در باب عدالت هم سبب تجویز رتن چند متعین بود که بند و زس رتن چند شخصه را نزد قطب الملک آورده  
قضا سبله فرمود قطب الملک رو به یک از زندانیان گفت که رتن چند باقصاات ما هم مقرر و تجویزی نماید و گستاخانه  
در جواب التماس نمود که ما چه جزو از نظم و نسق امور دینوی فراغت حاصل کرده الحال باشلام امور دینی پرداخته ام  
الحاصل و کسب کرد هر یا شهرت تعین افواج بر موکل خود است و عا سبب عا عفو تقصیر و اظهار اطاعت نموده امید دارم  
او در بحال داشتن صوبه که آباد با عطا فرمودن صوبه او ده با شش خطاب و مناصب و اقرار بر آمدن از قلعه که آباد  
بعد فراغ از مراسم تعزیت جسبیل رام ظاهر ساخته هملت خواست مسکولات او پذیرا سبب یافته فرما صوبه دارم  
او ده با دیگر عنایات و خطاب بهادری بام کرد بر صادر گردید

متعین شدن دلاور علی خان با عانت راجه بهیم بونم و حیدر علی خان  
بنا و بیب و احسان کرد هر بهادر از قلع آباد بشرط نمر ۱۰۰

چون بر سر ملک بونم راجه بهیم سنگه و راجه بهیم که ملک موروثی نام برده بود و منازعت داشتند بهیم سنگه  
بر راج تسلط یافته بهیم سنگه را اخراج نمود و بهیم سنگه قوس با ذیال دولت امیرالامرا نموده امیدوار بود حسین علمه خان  
بهادر رسید دلاور علی خان بپشت خود را با شش هزار سوار نزم جو که اکثره از اوس سادات باره بود اند با عانت  
راج بهیم سنگه مقرر نموده مرفض ساخت و فرمود که بعد فراغ از تنبیه بهیم سنگه با اتفاق راج بهیم سنگه و کج سنگه بجه  
صوبه مالوار فتنه منظر حکم مجدد باشد و ازین جهت که برانهار و التماس کرد هر بهادر و بطبعه نبود حیدر علی خان بهادر  
را با شش دگر و فوج شالیته بصوبه که آباد رخصت نمود تا اگر کرد سر و نا بجه و وعده کند بهیم او پر از دلاور حیدر علی خان بهادر  
بعد رسیدن به آباد لازم بر جرات و تدبیرات انچه بود مبدل نموده قصور سبب نکند تا چون در انصرام این امر منفرد نبود

انجام نمی یافت و گردہر بہادر نیز بنا بر عدم اطمینان چند روز بقول واقرا عالی کردن قلعہ می گذرانید و چند روز جنگ و قتلہ و اسیر  
 می برداخت تا آنکہ مقدمہ بطول انجامید و حسین عثمانی خود از آب جہا عبور نمود و شہرہ بر آمدن او بطرف آگر آباد و شہر یافت  
 و گردہر بہادر زیادہ تر در تو فیر ذریہ غلہ وغیرہ کوشیدہ بارہ غیر از کھنن بآن قلعہ نرسید و از پا بدر اسے بود و اگر کثرت  
 فاعلہ و جاگیر داران عمدہ غلہا پذیرفت امیر الامرا بملاحظہ الہ آباد از ہر سہ طرف آب گنگا و جہا محیط و گردہر بہادر عالی  
 از فتنہ شجاعت نیست اگر بایہ اری نماید و محاصرہ بطول انجامد بر امر سہلہ مدت مدید کوشش خواہ شد و این امر باعث  
 بر سبے در امور غلیہ و بایہ ہراس دیگر معاندان سے تواند گشت متوقت بود و ہمہ رین ایام بر عظام دنیا میان ہر دو برادر  
 صاحب مدار کہ از فتنہ و جنس اکبر آباد بدست آمدہ بود گفتار و غبار سے بر ناستہ پیام و کلام بخشش آمیز از با نہیں بعمل آمد  
 اما در اخفاقی آن کوشیدہ رتن چند نگذاشت کہ سدا سے ازان برخیزد

## ذکر رفتن رتن چند با آباء حسب التماس گردہر بہادر و فروشتن اختلال آن دہار

درین عرصہ نوشتہ ہای متواتر از گردہر بہادر رسید کہ اگر راجہ رتن چند آمدہ با سن عمد و پیمان نماید و مطالب مرا  
 پذیرا سے میر آید من بمطابق جمع دول ملطین جمعیت امر اطاعت فرمان را حاضر فرم لندا ہر دو برادر اطفا سے فتنہ مملع شرد و  
 رتن چند را مرض نمودند و رتن چندا و از ریح الشا سے با فوج لائق روانہ آگر آباد کردید و بعد رسیدن را با بجا حصول ملاقات  
 ہر دو با ہم عہد ایفا سے اقوال سہد یک گفت آب گنگا کہ از اقسام غلاظ مہنود است بیان آمدہ استحکام یافت موبداری  
 اودہ با فوج اسے منیمہ تیرہ موبہ مذکورہ و دوسمہ فوج اسے دیگر بران افزودہ بگردہر بہادر مغضوب گشت و او اکل  
 ماہ جمادی الثانی سہند و جلوس محمد شاہ قلعہ آگر آباد فاعلے گشتہ بدست متوسلان دامن دولت پادشاہ و سادان  
 آمد و رتن چند معاودت نمودہ بملازم مت خداوندان نعت خود شرف اندوز گردید

## ذکر شروع فتنہ آصف جاہ و حدوث منازعت میان او و سادات

نظام الملک بر صوبہ مالو اچانچہ سابقا مذکور شد رفته بانتظام آن مکان پرداخت نمادہب مفسدان آنجا نمودہ ملک را  
 مفسدا ساخت چون امیر الامرا حسین علی خان را بنا بر نمودن ملاقات وقت آمدن از دکن با مرحمت خان ملائہ بود  
 بعد اقتدار یافتن بر سلطنت مرحمت خان را از قلعہ داری ماندور مغرول نمودہ و خواہم قلی خان نورانی را بآن کار مامور  
 فرمودہ و فرستاد مرحمت خان بندا را انقلاب سلطنت و گزوش روزگار مستمسک گشتہ در سہر دن قلعہ تعلق در زید خواہم قلی خان  
 شکوہ اورا بمغفور نوشت سادات وکیل مرحمت خان را چشم نمائی نمودہ در باب عمل دہانیدن خواہم قلیخان ب نظام الملک  
 نوشتند نظام الملک مرحمت خان را فہمائندہ خواہم قلیخان را عمل دہانیدہا چون مرحمت خان را بنا بر خوشی امیر الامرا سے  
 آمدن در حضور بنود و نظام الملک عمدگی و بجانب فائدان و قدر و دلاور سے و ہوشیاری مرحمت خان میدانست  
 نزد خود طلبیدہ با عزت و اگر امر تمام نگذاشت قلعہ رات گذرہ تعلق موبہ مالو را کہ چہر سال زمیندار فساد پیشہ بہر خود  
 آورده بود و در سہان المایم حکم بر آوردن قلعہ مذکور از دست آن شغلب بنام فنج جنگ نظام الملک  
 مرحمت خان را با فوج شالیہ بدان خدمت روانہ ساخت و مرحمت خان بران کار رفته و ترو دات نمایان نمودہ قلعہ را

مستوفی است با وجود این حسن خدمت عفو فرمائیم و گوییم فتح جنگ مراعات بزرگان بکار برده اختیار بند و بستی موبداری مالوا  
باو گذاشت و در محنت خان در نظر و نسق موبداری و تنبیه مفسدان و گوی شمالی مرکز آن چنانچه باید که کشیده و مواضع  
چند از برگه چنایر سے کہ مسکن مفسدان بود بناخت بعد از آن حقیقت فراهم نمودن و در محنت خان جمعیت بسیار و باطن و بیرون  
چنایر سے از دست نوشته اخبار نویسان بسید عبداللہ خان رسید و بر و ایات مشہورہ متوازیہ با مایای اعتماد الدولہ کہ باجمہ شہ  
کام گاہ بزرگان ترکہ گفتگو سے نمود سپاہ زیادہ از ما جنت نزد نظام الملک و در محنت خان جمع آمدہ بود و قبول سلفی  
در محنت خان ام نوشته حسین علیخان نظام الملک سے رسید برین مضمون کہ ما سبزو اہم بر اسے بند و بستی موبداری و حسن  
و اطراف آن مکان مانند خود در موبداری مالوا مقرر فرمائیم از چار موبد اکبر آباد الہ آباد میران پور و لکھنؤ ہر جا جو ایند بنام شما  
مقرر کردہ آید نظام الملک بسببی از اسباب مذکورہ و رسیدن دلالت علیخان با فوج خود و سقاقت را چہ ہم و سایر گنج  
بسرمد موبداری مالوا کہ قریب لشکر کشی باعث اختلال بعضی نواح آنجا و اضطراب سکنت آن دیار گشتہ بود کہ گذشتہ در جواب  
امیرالاراکلمات دعوت فرستاد و در عنوان آن خط این بیت ہم نگاشت بیت من میو خانیم بوفان میو م قسم +  
من چون شما نیم شما میو م قسم + امیرالاراکلمات و قطب الملک نوشته مذکور دیدہ و مضمونش را مفیدہ وکیل معتبر نظام الملک  
مادر غلات طلب داشتہ کلمات غیر مناسبہ و فحش در بارہ آقای او بر زبان آوردند +

برخاستن غبار عناد و فساد در میان نظام الملک سادات و ظهور آشمار و اختتام عمر و اقبال  
فقطب الملک امیر الامرا بلکه اتمام انتظام سلطنت و بصره آمدن لمرای نفاق پیشه کم جرأت

بعد رسیدن خبر گفتگوی سادات نظام الملک و تحریک نهائی پادشاه بواسطت محمد امین خان اور امشار الیه جابه و اقتدار و کبروی خود و جمیع امرای مغلیه و غیرهم منصرف و افتاد اعدام امیر الامرا و قطب الملک میده و از تسلط سادات در تن چند و راجه اجیت سنگه دل تنگ گردیده بصلاح همدان صاحب راز و رقیقان بانبار چاره کار منصرف دران دانست که کوکل بر نصرت بخت و طالع نموده علم شازعت برافرازد و عزم مذکور راجه ساخته مطابق آن و دگر بجهت قطب الملک امیر الامرا نگاشت و بر یافت عبدالرحیم خان و در محنت خان و رعایت خان و جمیع دیگران بخواه زبان قدیم و جدید بداد زده مزار سوار در وسط جمادی الثانیه سال مطابق از جلوس محمد شاه از انواع سرودج که برای بندوبست و نظم و نسق آن ضلع خانه کورج برآمده بود متوجه وسعت آباد و کن گردید و او اخر اه مذکور این خبر بسادات رسیده در لشکر بادشاه انتشار یافت امیر الامرا بلا وسعت خان و بر در راجه بهر امیش برای تعاقب نظام الملک نگاشت و نیز نوشت که کاغذ صاحب اوس آن طرفدارا بنوکرسه و مواعید بناصب حصول مقاصد با خود رفیق ساخته با تمام این فتنه بر نرزد

رسیدن خبر فتح و ظفر عبد الصمد خان حسین خان خوشیگی از افغانه مشهوره قصور در صوبه لاہور  
حسین خان افغان خوشیگی رئیس قصبہ قصور از مدت چند سال طریقہ قمر در زریہ برگزیده ای سیر حاصل نواح قصور  
لاہور بصرہ خود در آورد و علم مخالفت افزاشند دم از عسکریان میزد و از ابتدا ای صوبہ داری عبد الصمد خان  
بہادر دیر جنگ گزندگی اختیار کردہ عمال منصوب او دید کہ کران پادشاہی را بد قتل ساخته بشوخی تمام پیش سے آید



قطب الدین نام عامل صوبه دار را که صاحب فوج بود و میدان گشته فوج خزانده اوقات نمود و با هشت نه هزار سوار بقصد تاخت و تاراج برگزیده ای قرب و جوار آمد عبدالصمد خان نگه داشت نموده و هفت هشت هزار سوار فراهم آورده بفرم تنبیه و تادیب او نهضت نمود و نزدیک پهنوس که از لاهور سی کرده مفاصل دارد و فوج بهم رسیده صفوف بپایار استند عبدالصمد خان کریم سطله خان بخشنه خود را بر اول نمود و دست راست جانم خان و خواهر رحمت الدین را که اقربا به نزدیک زار ماسه او بوده اند مقرر ساخت و حفظه سطله خان برادر خان مرزا را بر اول اینها بپایار سوار و بهیله که حسین خان بود و مقر بنمود و طرف چپ اعرخان با قسان عارف خان نائب خود نگذاشت و برای طرح نیز فوجی معین ساخت حسین خان نیز از دو غور و مصطفی خان برادر زاده خود را بر اول داد و مع رحمت خان و بهلول خان و سعید خان و دیگر افغانان بانام و نشان که همه قیل سواران شجاع بیابک بوده اند و سوار گشت و بچند شروع جنگ و بر فاستن آواز توپ و تفنگ خود سار به باکان بر توپخانه ریخت و از توپخانه هم گشته کریم قلی خان بر اول را از پاسبان آورد و فوج همراهم کریم قلی خان بریت خورده و کریم قلی خان با دو سه هزار جوان یکم تازم باطله آغرخان پرداخت عجب زد و خورده در میان آمد همراهم بیان تو گنگ داشت آغرخان تاب بعد مات حمل افغانه غنا و روه و بفرز نهادند اما آغرخان با شصت هشتاد و کس که قداسه رفقاییش بودند اکثره از آنها مثل و منظر داده و همه تیر انداز و یک تازم باطله نموده افغانان را بنزیر بر باران گرفتند و آغرخان خود بانگ بر فیلان زده فیل را بمقابل دشمن راند و هر تیر که از همانان را انگند تا آنکه مصطفی خان بر اول حسین خان با جمیع از افغانان ماسه گشته گردید و بعضی از ان جماعه مجروح گشته حسین خان چند ان القات باغرخان نموده مقابل عبدالصمد خان جهان بجرأت و دلاوری رسیده که عرصه بر او تنگ گردید و اکثره از همراهم بیان او و بفرز نهادند و ترانه عظیم در ارکان لشکرش رویداد میگویند عبدالصمد خان ریش خود سه کند و میگفت که اسه خواهر آخر تو از شاه بهنگ که پیر حسین خان بود و کمتر شده درین عرصه جانم خان و حفظه سطله خان تردد نمایان نمودند و آغرخان در ان وقت بر کرش زد و در ان حال فیلان حسین خان مع پیر و خرنه او شاه بهنگ نام که بر فیل با او بنشین بود کشته گردید و همانوقت گوشه تفنگ از دست حفظه علیخان بر سینه حسین خان رسید و جان بجان آفرین سپرد و آتش در پیوج فیل او گرفته شعله کشید عبدالصمد خان مغرور و منصور گردید و شادمان شد و مراعات شایسته با همراهم بیان خود نمود و با آغرخان تواضع فیل و خنجر و شمشیر مع تجویر انصافه پانصمی و دو صد سوار پیش آمد و بپایان آن که خیر قلیل الملک امیر الامرایه عبدالصمد خان را مورد تحسینم آفرین بسیار نموده خطاب سیف الدوله علاءه خطابهای سابق فرمود:

رسیدن نظام الملک در حدود دکن و عبور نمودن از آب نربا و بدست آوردن قلعه اسیر و قلعه بر بیان پور  
نظام الملک بعد تعیم اراده منازعت با سادات غانم ملک و کهن گردیده از آب نربا عبور نمود چون اقبال یاور او گشته بود و بچند عبور از گذر که پور بر بیان قلعه اسیر که از قلاع متین مشهوره سرحدیست و اگر بادشاه بمحاصره سالمان را مسخر کرده بود و باطله طالب خان قلعه دار آنجا کشته شده و منعوب کرده امیر الامرا بود با استقبال نظام الملک بنا بر تقصیر او رسیده و طلب دوسا خود و دیگر اخانات از نظام الملک گرفته قلعو مذکوره را انقوش او نمود و قلعه ابرک بر بیان پور نیز بهین ستور بدست نظام الملک افتاد و موضع خان صوبه دار برابر که با نظام الملک قرابت قریبه داشت و در شجاعت و اصابت راسه از مشهوران بن با فوج شایسته و سامان بالیسته بعد با نظام الملک رسیده باو ملحق گردید و در نهانام سه داور مرشد که با راجه ساهو و اتباع او مخالف بود و هزار سوار نیز نظام الملک فتح جنگ پیوست و بعضی زمینداران و سهر داران و فغان

آن فوج نیز بهین دستور بمقتضای نظام الملک رسیده باو اتفاق و در زندان نورخان صوبه دار بران شور که از دست گرفته به  
 قطب الملک و پیش آورده با سواد بود چندین حقوق و بر بنه را فراموش نموده با آنکه پیش عالم طایفه خان برادر زاده امیر الامرا  
 صاحب صوبه کل ممالک دکن اقامت داشت خبر اقتدار یافتن نظام الملک شنیده بهمان دست معاضد شهرت به بران نور  
 رخصت حاصل نموده خود را بنده دست نظام الملک رسانید و مرثیه که بنابر معاضد باراجه ساسور در اکثر جا با تحصیل چو نه خوشه  
 بودند از قرب لشکر آصف جاہ گرفته بسد ارلان خود پیوستند درین ضمن والدہ سیف الدین علیخان که مع اطفال صغیر بار آورده  
 رفتن نزد پسر خود بر بران شور رسیده بود برادر او نظام الملک طلاع یافته راضی بدادن جواهر و اسبابیکه همراه داشت کشته بنام  
 حفظ آبروی خود بنظام الملک فرستاد نظام الملک جوایزی نموده اصلاطین دربال و آبروی او فرمود و محمد طایفه نام را که این بنیام  
 آورده بود بطایفه غلظت شاد کام و ملوک فخر رخصت نمود و صوبه برای اطفال فرستاد و دود صوبه را به رفق همراه داده تا فوج دلا علیخان  
 رسانید بعد رسیدن این اخبار امیر الامرا به دلا علیخان متواتر تاکید مقابل و مقابل نظام الملک نوشت و خود امیر الامرا جازم عزم سفر کتب  
 گردید و انتشار خبر دلا علیخان میکشید و درین چند بانجامی مختلفه دلالت بصلح بانظام الملک و دادن صوبه داری و دکن اید می نمود  
 اما حسین علیخان بهادر راضی بمعا لگشته سعی رتن چند سوده نه بخشید ۱۰۰

ذکر آیتوبی که بشو می کردار محتوی آن در آن آوان به کشتی می داد  
 عابله به بلا به به زمین آن کا فرینام دیندار گرفتار آمد

اما بعد از آنکه کشمیری مخاطب محتوی خان که از دست با سنود آغا از نهایت حماقت تعصب و عداوت داشت غفلت  
 باقتلا سب که در روزگار مشاهیر نمود و عرق شرارت او در حرکت آمده اجاره داد باش مسلمانان احمق و فاسد آغا را با خود  
 متفق ساخت و نزد امیر احمد خان نائب صوبه کشمیر و قاضی آغا رفقه تکلیف نمود که سنود را از سواری اسب و پوشیدن  
 جامه و بستن دستار و یراق و میر سبزه و باغ و غسل انعام محفوفه آنها مانع آیند و درین باب مساجت زیاده از حد بکار برد  
 آنها در جواب گفتند که هر طریقه که پادشاه و ارباب شرع حضور درین ماه جمیع سنود و ممالک محروسه نمایند و نیز مطابق آن حکم  
 در انبیان و انیم نو محضی خان فتنه پرداز بیدار باغ بر خاسته با عانت سفله با که با اوج جمع بوده اند هر جا سنود می رامیدید  
 با انواع شرارت پیش آمده مجوز غفلت و انداز می آن بیچارگان می گشت روزی صاحب رای نام که از سنود معتبر  
 کشمیر بود بصیر باغ رفقه بر بهمان راه طعنه میخوردان مفسد فتنه انگیز طایفه افغان بر سر آئین رسیده با عانت  
 شایطین الانس که احوان و اخوان او بودند بیچاره را با شروع بزود و کشتن و بکشتن نمود صاحب ای با چند نفر گرفته خود را  
 بمیر احمد خان رسانید محتوی خان با جماعت خود بر سر مانده صاحب رای رسیده خانه او حمله نمود و آن را فزونی و آتش  
 داده مشرف به تاراج نمود جمیع از سنود مسلم که بممانت پیش آمدند بجز روح و متعلق شدند بعد از آن بهمان بهمان کشته شدند  
 میر احمد خان آمده اطراف خانه او فرود گرفت و شروع بچنگ و زدن سنگ و خشت و در و فلنگ نمود و هر که را یافت گرفته انواع  
 بیجوشته یاور رسانید و بر سر راکت و صیحه را تاراج و زخمی ساخت میر احمد خان آن روز و شب دست در آمدن از  
 خانه و دفع شر آنها گشته بصدر حیل از دست آن جهل بلباک نجات یافت روز دیگر جمعی فراهم آورده با اتفاق میر  
 شایخ پور خان بخشنه پادشاه و دیگر حمله متصدیان و منصبداران سواد گشته بر سر محتوسه خان مفسد رفت

آن منسکین چون دستور روز گذشتہ اعیان خود را فراهم آورده به مقابلہ میر احمد خان استاد و جمیع ازان شور و خجایان نجیب  
 احمد خان در آمدہ سپہ را کہ گذشتہ پیشتر آمدہ بود و سقند و ہر دو طرف رستہ بازار را با یکدیگر میر احمد خان رسیدہ بود آتش دادہ  
 از مقابل و از بالای باہا و دیوار با بزدن نیز و بند و ق و خشت و سنگ پرداختہ و اطفال و فسوان آنها از اطراف نجاسات  
 و کلوخ و ہر چہ می یافتند می انداختند چنگ عظیم و پر پیوستہ دوران ہنگامہ سپہ دلی خواہر زادہ میر احمد خان و ذوالفقار بیگ  
 نائب چوتہ کوئو اسے و جمیع دیگر گشتہ و زمینی گردیدند و کار میر احمد خان کہ راہ بازگشت و نیز و سپہ پیش رفتن نہ داشت ہر روز  
 شنگ ساخت کہ ناچار بغیر و الحاح پیش آمدہ بعد مشقت و دشواری و سخت و خواری ازان مملکت نجات یافت و محتویان  
 بار دیگر بر سر خانہ نائب رفتہ صاحب رای را با شنگ کہ در خانہ او متوازی بود نہ تحفت تمام کشیدہ آورده گوش و بینہ آنها  
 بریدہ و قطع لکہ قطع آلت تناسل یعنی نمودہ عقیدہ ساخت و در روز دیگر با ہمان ہنگامہ در مسجد جامعہ آمدہ میر احمد خان را از میان  
 صوبہ واری معزول ساختہ خود را مخاطب بدینار خان و حاکم مسلمانان قرار داد و مقرر ساخت کہ تا رسیدن نائب دیگر  
 از حضور اجرائے احکام شمرع و قمع قضا یا سہ نمودہ باشد و پنج ماہ میر احمد خان بیچارہ بیدخل و مقرر سہ بود و  
 دینار خان حاکم مستقل گشتہ در مسجلی شستہ اجرائی امور ملکی و انفصال معاملات می نمود بعد رسیدن خبر و حضور میر احمد خان  
 نجم الثانی را بہ نیابت عنایت اللہ خان صوبہ دار کشمیر روانہ ساختند او را و آخر شوال بسکہ کوئی کشمیر رسیدہ محتویان  
 دیندار کہ از کارهای نامصوب خود خائف و متفعل بود بخواجه عبداللہ کہ او ہم از مشاہیر شہر بود و بان مفسد را بطل اخلاص  
 داشت رجوع نمودہ و دو ہجرت و سال خود را ہمراہ برداشتہ بجا آورد و بغیر التماس نمود کہ بر فاقہ او و جمعی از فضلا  
 اعیان با استقبال نائب صوبہ رود خواہ مذکور صلاح داد کہ شمار رفتن بجا نہ میر شاہ پور خان بخشہ و عذر خواہ سہ از بخت  
 گذشتہ ضرر راست بعدہ بر فاقہ ہم برای آوردن مومن خان نائب خواہیم رفت محتوی خان با شکار خواہ عبداللہ  
 بجا نہ بخشہ رفت و بخشہ مذکور بصلاح خواہ مستطور چیتہ از مردم محلہ جڈی بل را طلبہ شہتہ در خانہ خود پنهان ساختہ بود  
 چون محتوی خان رسید و دوسہ کلمہ مذکور گردید میر شاہ پور خان بہانہ او در فروری بر فاقہ مردم پنهان کہ منتظر محتوی خان  
 مترصد ایما و اشارہ بخشہ بودند از گوشہ و کنار بر آمدہ اول در حضور او سپہانش را شکم در بند و آخر دیندار غدار را بپاداش  
 اعمال او بجزاب و عقوبت کشند روز دیگر ہر روان او اجتماع نمودہ بدعوی خون مقتدا اسے خود در سر محلہ جڈے بل  
 غلو و از دام کردہ شروع بردن و بستن و کشتن مردم آنجا و سوزن خانہ نمودند و قریب دوسہ ہزار کس ازان محلہ کہ جمیع کشمیر  
 از مغلیہ مسافر نیز دار و آنجا بودند بیزیر تیغ بیدریغ جماعہ مذکورہ آمدند و اعیال و اطفال سکہ محلہ نیز اسیر لای آن مسلمانان  
 شدند و اموال لکوک بہارت بردہ بدسلوک کہا کہ با مردم آنجا نمودند شرح نتوان داد بعد فراغ ازین جہاد بزم خود  
 بر سر خانہ قاضی و بیختہ ہجوم آورده ہمانا سہ شمر دند بخشہ دست و پا سکہ زدہ و پوش گردیدہ و قاضی قیصر لباس نمود  
 ہر رقت خانہ او را از پاسے در آورده خشت خشت حویلی را دست بدست بردند مومن خان نائب حضور رسیدہ  
 میر احمد خان را بدرفتہ دادہ و لقبہ امین آباد روانہ نمود و با مردم کشمیر کہ اکثر ظلمتد طوعا و کرہا بدادہ ریاضت

ذکر مقام دلاور علی خان بخشہ امیرالامرا حسین علی خان بانظام الملک  
 فتح جنگ و یاورے اقبال تورانیان و کشتہ شدن دلاور علی خان

بعد رسیدن دلاور سلطان به یارده که در سبزه بر این شهر نظام الملک بپایه از سرداران لشکر خود راسخ فوج عوض خان و سرداران و  
 همراه داران شجاعت پیشه و دیگر سرداری محمد فیاض خان مع قوچ و توپخانه لاقی بمقابل دلاور سلطان رخصت نمود و خود با اتفاق  
 عوض خان و دیگر سیدان از بر این شهر برآمدند و بنوا و تیکه عند الحاج محمد و محمد فیاض خان توان رسیدن اقامت گزید چون مقابل  
 با دلاور سلطان نزدیک شد فیاض خان صفوف را راسته حسب الامر نظام الملک توپخانه و سستی و توپخانه پراکنده گشت  
 که با اصطلاح هندوچه گویند همراه مردم معتمد و بهادر خود که وقت کار هوش باخته با استقلال تمام بکار مامور بر و از در پناه و ترس  
 طوفانی که از آتش میگویند بطور مناسب چیده در کمین نشاند و دلاور علی خان بمقتضای شجاعت و دانسته و جرات  
 جلی که در طرایع مردم باریده است بایزده هزار سوار سپهر استی خود و فوج راجپوتیه سپهر استی راجه بهیم سنگرد و راجه کس سنگرد  
 و دست محمد خان افغان مسلح گشته و صفوف آراسته فیضان جنگی را عقب توپخانه گذاشته ستانده و از قدم بمهر که کارزار گزینش  
 و غیاض خان عقب مردم کمین منظر پیش آمدن دلاور علی خان استاده و از طرفین آتش افروخته بان و توپخانه شروع  
 گردید و دلاور علی خان از فو و انور نایل و صبر کرده قدم پیش نه گذاشت چند قدم بوقار و سکون رفته چون از کمین گاه آگاه نمود  
 دقت محمل نمود و بر سر شهاب که انتظام صفوف بسته سینه مانده خود با سپهر اسبان تا منتظم بر دم توپخانه کمین گاه رسید مردم کمین  
 بادل پر کمین بپایه نود و یکبار توپها و بندوق سستی و بانها را آتش داده و فوج دلاور علی خان را بهر طرف گول بپایه  
 شلک ساختند و بیک شلک جمع کثیر از پیش فداان دلاور در فضا بهادر بر خاک پاک افکندند و عیب مانده گان  
 بمشاهده این حال متزلزل گشته و دو باورت را بر ده خفت خویش شمرند و عار قرار اختیار نموده از کارزار برگشته  
 دلاور علی خان و هر دو راجه با چند جماعه و از کار زیاده از چار صد و پانصد سوار بنمودند بپایه ثبات فشرده سینه بپایه  
 خود را بهر طرف تنگ بالاگردانیدند چون راه ناهموار پیش رفت توپخانه آتش بار بود و سبب تاخیر و ضل و مانند میسر نمی آمد  
 و چون عرصه اکثر دلاوران باره و متهمان راجپوتیه و دست محمد خان افغان که صاحب الواس و از سرداران بانام نشان  
 ملوای و دنگ فرار بر خود گویا ساخته بدر فشرده و هر حال چون بخت و اقبال سادات برگشته نصیب باور نمود و دلاور علی خان  
 مع راجه با بقیه که مانده بود و لیر میانه نموده نشانده تیر و گول تقدیر گردید و جان در میدان دادند و هیچ یک از سرداران  
 لشکر نظام الملک آفت نماندند و سید و صدای شادمانه از طرف جنود نظام الملک بلند گردید و توپخانه بان و ملوای دلاور علی خان  
 پنج از اعدا و ثبات تاراج نمودند و بقیه نظام الملک در آمد و قرین هیچ و طعنه مراجعت بشهر نموده به تسلی رعایا بپایه صوبه  
 فاندیس و استال سبزه پرداخت بپایه از سپهر اسبان را که زخمها برداشته بودند بمراحم اطاعت و عنایات اسپ  
 و فیل و قلع و قمع ساخت و استماع این اخبار موجب خوشنودس پادشاه و محمد امین خان اعتماد دله و دله و دیگر ارکان  
 امیدوار در باطن گردید و شکرانه با تقدیم رسید قطب الملک امیر الامران بابت مال عارض گردید و بکار چاره کار خود افتاده  
 اکثر اوقات صرف تداویر سینه شد گاه اراده همراه بردن پادشاه و در فتن برود و بر با اتفاق به تنبیه نظام الملک می شد  
 و گاه فرستادن پادشاه مع قطب الملک بدراختلاف و تمارقن امیر الامرا بکن مرکز خاطر می گشت گاه آنکه پادشاه همراه  
 امیر الامرا شریک محاربه باشد گاه اینکه اول مصالحه را کار فرما شده متعلقان امیر الامرا از دشمن باید طلبید بعد از آن تنبیه  
 هم نظام الملک باید کوشید و در باره محمد امین خان نیز مشوره با میرفت او نیز در مرگ و زیست خود مردود بود و گاه شهر و قتل  
 با سیر و او بپایه سادات روی سید او و باز بر فتن و داری انجا میدگردانید امیر الامرا میخواست که محمد امین خان

را بکشید قطب الملک چون عهد پیمان با او داشت و مناسب هم نمیدانست نهایت ممانعت می نمود بلکه روزی گفت که جان من وابسته جان دوست اگر شما او را بکشید من خود را خاتم کشت بهر صورت چون اوقات حسین علیخان بود چو طو کشته می شد در زمین ایام بیست و دوم ماه مبارک رمضان شمس از روزهو بعد از زوال که مردم در ساجه شغل استماع خطبه اشتغال بنماز داشتند زلزله وحشت افزائی می نمود که آن زلزله اساطیر عظیم یاد میداد و اکثر عمارات در شاهچمان آباد و دسلی کشته از بیم پاشیده افتاد و سیلغی مردم از صدمه آن مرده اکثری می جروح شدند و از صدمه آن که از زیر زمین بیست ساکنان روی زمین بر سر سید غلغ در جریث و اضطراب بودند و بار عمارات و زمین بکشت آمده جنبد و مدت زلزله امتداد یافته تا چهل روز کشته می ریزد و شب کر زمین و عمارات بجایش می آمد و صدمه آن ظاهر می گشت و در دلای مردم خوف بسیار جای کرده خوابیدن زیر سقف متروک بود بعد از آن مدت که مذکور شد اگر چه زلزله تخفیف یافت آنجا چارنج ماه گاه نرسید و عمارت تبارزه می آمد و آخر آن زلزله باسته بود القعه قرار یافته بود که غره ماه ذی قعدة پیش غیمه پادشاه و قطب الملک بطرف شاهچمان آباد بهر نزد حسین علیخان با جمعی از امرای رزم آزار روانه دکن کردند درین عرصه باز با محمد امین خان بجبیت در اندازان و دغا مان چون توغی از تورانیان بود منازعتی در میان آمد و چند روز گفتگوی مختلفه که استشمام فساد از آن سبب شد زبان نزد خاص دوام بود و عبرت بر رسید که اعتماد الدوله با بهادران توران شب و روز کمر بسته متصد قتل خود گشته می ماند تا آنکه رفیع کدورت با در میان آمد و عهد رفاقت یافتند اتفاق بعمل آمده عهود و مواثیق باقسام و ایمان غلاط و شداد موکد و مستحکم گردید و دغای آن از محمد امین خان چنانچه بطور رسید انشاء الله تعالی غفریب مرقوم خواهد شد گویند بقیت السیف توج دلاور علیخان که دوسه هزار کس خواهند بود شکسته حال بنام علیخان بهادر پیوستند و نظام الملک به تهمیه باب و تیار می ساءان جنگی در هر یک خستگان همراست و تالیف قلوب سپاه خود و افواج اطراف و در غلاندین رفقاس عالم علیخان پرداخت و انور خان ناحق شناس که حقوق پرورش سادات فراموش نموده بنظام الملک پیوسته بود بنا بر جبیت طینت قناعت بیک نیابت کرده از نزد نظام الملک خطی بنام علیخان نوشت مشرب اینک نظام الملک هنوز قوت زیاده نگرفته بر پرداخت احوال همرازان مشغول است تا بوی وقت از دست نداده خود را زود با عیر ساند آن خط بدست نظام الملک افتاده عزت انور خان بمنزلت مبدل گردید و بپادشاه اعمال خود زود رسید و عالم علیخان او را کس ماه رمضان با فوج مناسبی بیت بیست و پنج هزار سوار که از آن حمایه و از ده سینه هزار سوار مرسته ملازم راجه ساهو مبر واری کشتند و دیار دسلی کس طهار و دیگر سرداران نامی مرسته که به خود را از زبان شاران امیرالار می گزفتند و مرهون احسان او بودند و بعضی از امرای مشهور و دکن بر سر بدل و اکثری مجبور بنظام داری رفیق بوده اند و باقی فوج ملازم سرکار خود از کسل غرور و پرورد و وسط حقیقه اصول بنامندیس و بالا گماشت اورنگ آباد واقع است فردا و فوج مرسته بشماره خود قشمر گشته دست بخارت و تاراج و بارت کشاد و نظام الملک اسباب زیاده و ناموس خود را بقلعه سیر فرستاده اند و اسیران را بهر شیوه متوج جنگ عالم علیخان گردید چون در بای پور نا که از بهر با پیور منتهه کرده واقع شده در طغان بود در عبور و قوت روی نمود و نظام الملک به پنهانی عوض خان سجد کرده بطرف چپ پایاب بهر ساند و بدلاکت زمینداران واقف کار بخیار نموده ناخبر دار شدن عالم علیخان از آب گذشت عالم علیخان بر عبور نظام الملک آگهی یافته بمقار و لا و حرکت نمود و مرسته بر است دست برد و سبقت کرده پیشتر از لشکر نظام الملک را محصور ساخته شوخیهای نمودند چون باران مستعمل می یارید و مرسته هم اعطاد داشت غله و در لشکر

نظام الملک چند روز کم باب در آن بود و اطراف جنگاه را مرسته فرود گرفته بطور چپا می زد و جنگیده عوض خان و بنهار مرسته که رفیق نظام الملک و با حسن طبعان مخالف بود بر آتش تدارک می نمودند و نظام الملک با تلخ نالی جنگ کنان راه می پیوست و برای حرب با عالم علی خان مکان مناسبه میخواست تا آنکه نزدیک بقصد به بالا پور رسید و مکان خاطر خواسته یافته معسکری داشت

مقابل نمودن عالم علیخان با نظام الملک کمال لاور می راه آخرت پیودن با نهایت بهادری

عالم علیخان بعد از پیچ شوال مقابل نظام الملک سببه بتریب فوج و تیر تفرق برداشت مهتور خان و غالب خان بپسر رستم خان و کشتی را بر اول کرده بر سر ایستاد امین خان برادر خان عالم و عمر خان بنی هم داد و خان غنیمت خان و اختر خان بنحش و فخر دی خان و یوان و مشتعل خان و محمدی بیگ که هر دو جماعه دار عمد و بهادر مشهور بودند ستمگر ساخت و در نهایت طلب خان و خواجی رحمت الله و دیگر دلاوران و سرداران دشمن و مرسته را بمین و لیسار فوج طرح مقرر ساخته هر یک بجای غلبه مناسب بود تعیین نموده خود در قول قرار گرفت و غیاث الدین خان را با خود در هر دو ج فیل مشربک سوار ساخته و توپخانه را با سلوب شالیسته با دو دوازده هزار پیاده کورنگی پیش روست خود داشته فیلان ست بیگه را فخر آهمن نمود و عقب توپخانه را با دو دلاور قوی و خاطر مطمئن را راده کارزار معین ساخت لیکن چون جوانان نور سبیه را تجربه کار بردند یا آنکه احوال جنگ دلاور علی خان شنیده بود که نظام الملک مردم خود در کین نشانیده دلاور علی خان را بدست توپخانه آتش کشید و از آن جهت شکست بر فوج دلاور علیخان افتاد و حزم و احتیاط درین خصوص نیز کرده خود هم در همین بلا گرفتار و بدو بان شیرین بر دلاوری در باخت اصل خود آتست که چاره تقدیر بر هیچ اندیشه و تدبیر نه جوان می تواند و نه پیششاه مذکور نیز تنبیه رقم پذیر خامه و قانع نگار گشت باسی چهل فیل سوار پاسه جلادت و در عزم کارزار گزاشت و نظام الملک بقاعده بخت توان قبول مرست خان بهادر را بر اول خود ساخته غازی الدین خان بپسر خود را همراه او داد و عبدالرحیم خان و رحمت خان و سعد الدین خان و داراب خان و کامیاب خان و غیاث خان و قادر داد خان و اختصاص خان و لیر خان و در روح الله خان و الوو خان و چند بے از راه با دیگر بهادران همراهی خود را که همه کینه خواه و رزم جو بوده اند با همادینه و میسر و قرار داده خود مع عوض خان در قول جا گرفت و بنهار مرسته را با بعضی از زمینداران بر نیگا گذاشته بمبار فوج شورش مرسته های مخالف متعین نمود و توپخانه را با آنها انچه از خود داشت و با بواز قلعه آسیر و بریان پور و لشکر دلاور علی خان بدست آورده بود و اول روز بطوریکه چیده بود مشب آنرا تغییر داده در گوشه های مخفی بمین و لیسار چیده و دلاوران معتمد را با توپخانه جبهه دار و جزائر دیان و در کین نشانیده خود و در پناه آنها ایستاد و دلاوران فوج عالم علی خان در حرکت و بهمان در آمده و دلاور خان بر اول با فوج خود کرده دوازده هزار سوار خواهند بود بر توپخانه شرباب نظام الملک حمله نمود بمین که در لشکر اول چند بے از جانبازان باره و دشمن بجاک نلک افتادند مبارزان مغلیه نظام الملک دلیری کرده قدم پیش گذاشتند و مقابل بر اول رسید و چپا شاهی نمایان نمودند و تزلزل در فوج بر اول عالم علی خان بهر سببه بهادر مذکور با دراک این احوال از راه جرأت فطریه مع غیاث خان که هم نشین و فرین او بود و دیگر سرداران و مبارزان فوج فیل سوار بے پیش رانده و بر اول خود نمود و کلمات مردانه بے درستی و عصبه بر فوج نظام الملک تنگ ساخته از پیش روی خود برداشت فوج معتمد و دیگران و عالم علی خان مع بهر ارباب متعاقب او روان گردید و عنان حزم و احتیاط را از دست داده

سے ملاحظہ پس پیش بجلت میر اندھا لنگہ بر سرے تقدیر بر روی تو بچانہ کین و فوج مثلاًن پر کین کہ بران تو بچانہ متعین بود سید  
 دانگمان یکبار تو بچانہ چھرہ دل و بانہاں بسیار و جزا کرے شمار را بر روی او سر داود رستجو قیامت بر قیامت  
 و دود تو بچانہ علے راسیہ ساخت چون دود کہ مہر نار غمزد بود و فرو شست متہور خان بر اول و غالب خان  
 و شمشیر خان و محمد اشرف خان و خواجہ رحمت اللہ و مٹھی خان و محمد سے بیگ و بسیاری از بانان ازان مقتول و مجروح و اکثر  
 سواران و پیادگان بر خاک ہلاک غلطان بنظر درآمدند و عالم علی خان بہادر باوجود بد اشتیاق زخمی مع معہ دودے از  
 جان تشاران کہ ہر یکے شتر زہ شیر و مبارز دلیر چنان عرصہ خون خوار و مہر کہ گروہ از بود استقامت و در زہدہ داود متہور  
 و شجاعت میداد و مدہم قدم پیشتر سے نہاد درین حالت اختصاف خان ببرہ خان عالم و محمد غیاث خان کہ یک چشم  
 او از زخم قبر در بہین دار و گیر از کار رفتہ بود پاسے جبارت پیش لڈا شتہ مقابل حملات رستم خان عالم علی خان گردید  
 و دیگر سرداران ہمراہے نظام الملک مع عوض خان کہ از اقربای قریب او بود دیدان ہر دو رسیدند نزد و خور و عجیب ستر  
 و آدیزغریب روی و داود آقہ از غلام از ضرب شمشیر اختصاف خان دست عالم علی خان از حرکت افتاد و از یورش فوج  
 نظام الملک کہ از پاسے ہم میر سید آن کو جوان رستم نشان مع ہراسیان کہ نوزدہ فیل سوار و دیگر فارسبان و نا کردار  
 و پیان ہاے شجاعت شمار بشمار آمدند سنج رو با بای کر کم خود ملحق گردید و سکر اسے لمبار زخم برداشتہ با چند مرہر دیگر  
 اسیر گردید و عمر خان برادر زادہ و داوود خان و امین خان برادر خان عالم کہ از میان قتاد رفیق عالم علی خان بود و در سہ تک روید و ستر  
 جاہر فیل درین عرصہ از خان مرحوم مذکور بدست آوردہ بودند وقت مقابلہ پہلو از جنگ دے الحقیقہ از نام و تنگ سے نمود  
 با اتفاق بعض نفاق پیشہ دیگر لشکر نظام الملک پیوستند و خیمہ و خیلان و تو بچانہ و صحیح کلر خانہ اسے سرکار عالم علی خان ہراسیان  
 او انچہ از دست برد تاراجیان محفوظ ماند تبصرت نظام الملک درآمد و درین جنگ نیز بہیج یک از ہراسیان نامی نظام الملک  
 آفت جانے نہ رسید چندانکہ از اعیان کہ زخمی برداشتہ بودند از مرہم لطف و احسان نظام الملک جراحت آہنا التیام  
 یافت لڈا شتہ این خبر لڈا کہ قطب الملک و امیرالامرا گذشت بنائے نیست خصوص امیرالامرا کہ از افراط غم و غصہ بر آتش  
 بقیر اسے طدید و اندیشہ ناموس و فائدہ خود کہ در دکن داشت نیز بخاطر شش میلید بعد غصہ خبر رسید کہ قبائل حسن خان  
 رابع مال و اسباب قتلہ دار و دولت آباد قبل از رسیدن فوج نظام الملک اندرون قلعہ گرفتہ لازمہ غم خوار سے  
 مرعی داشت و باوجود آنکہ کمال آزر و گے از حسین علی خان داشت جو انفر دے را کار فرما شد و منت احسان  
 بر سادات گذاشت بہیت بدے را بدے سہل باشہ جزا اگر مردے احسن الے من اساءہ از استماع  
 خبر اندک قلعے دل غمزدہ امیرالامرا بہادر گردید و نیز در بہین نزد سے خبر رسید کہ مبارز خان و عبد الرحیم را و دلاور خان  
 کہ ہم زلت یکہ گردید با ہیفت بہشت ہزار سوار آمدہ بنظام الملک پیوستند و عہد رفاقت با او بستند

نهضت نمودن امیرالامرا بسمت دکن و مرخص شدن قطب الملک طرف  
 دار الخلافۃ شاہجہان آباد و اجمال ذکر انچہ درین عرصہ روی داد

بہ لنگہ ش بسیار را بہا بر این قرار یافت کہ قطب الملک بہ نیابت پادشاہ دارا خلافتہ شاہجہان آباد استقامت  
 و زود و حسین علی خان در خدمت پادشاہ بدکن رفتہ تنبیہ و تادیب نظام الملک نماید چون این خرم جزم گردید و امیرالامرا

در تنه فراموش آوردن سپاه و سرانجام سالان جنگل فساد معصوم محمد خان پسر الله خان دیگران نزد پروانه پارسه طلب جماعه داران عمده باره و اخوان صاحب اوس فرستاد تا آنکه قریب پنجاه هزار سپاه قدیم و جدید بگنجه شته مع پادشاه و افواج شاهسی و سایر با و غیر هم هر که اطاعت و رفاقت نمود با قویهای چنان آشوب و فتنگی های قهر اندازا سبب مغرورانه کرده او اخره شوال پیش خانه بطرت دکن بر آورد و خود امیر الامرا نیز کوچ نموده بدو کوه پستی اگر آباد و نزول فرمود چون اهل موجود حسین علیخان رسیده بود بعض امور که میخواست در حق او متاسب نبود نگران تقدیر از دست او بری آورد و چنانچه در او اهل ذی قهر خدمت میرانسته که بند و بست خانه پادشاهی و وابسته دوست از سیدخان جهان که از جمله اقربای حسین علیخان بود انتقال یافت بنام حیدرقلیخان مغموض گشت و هم فتنه قهر مستاجر محمد شاه از سواستقرار الحافه اگر آباد کوچ نموده بسو کوه پستی بدو مذکور شرف نزول ارزانده داشت و سید عبداللہ خان بطریق مشایعت و حصول رخصت رفاقت نمود چون پانزدهم ذی قهر روز جلوس جشن پادشاه بود قطب الملک میخواست که بعد از فراغ جشن رخصت حاصل نماید حسین علیخان راضی نشده از اجابا کوه پستی اگر آباد مرض نمود و چهاردهم ماه مذکور پادشاه و حسین علیخان همراه خود کوفته بمنزله نزدیک فتح پور معسکر ساخت و سه چهار روز برای جشن جلوس پادشاهی توقف نمود و بست دکن نهضت فرمود و قطب الملک مع مادر خان عمومی نظام الملک حمیدالدین خان و غلام الدین خان غالب جنگ و برام خان و نعمت الله خان و میرخان و سید صلابت خان و چند امیر به پروبال و راجانان و نوزدهم ذی قهر بطرف شاهجهان آباد کوچ نمود و در راه محمد خان بگش با قطب الملک ملاقات نموده و او نیز رفتن خود بیکر پادشاه بنابر رفاقت امیر الامرا امیدوار شده خود ظاهر نمود و پنجاه هزار روپیه علاوہ مبلغ چند لاک و پیه که حسین علیخان با سید رفاقت خود با و داده بود از قطب الملک گرفته بدروغ راست نماد بیکر پادشاه میر و هم رخصت حاصل نمود و قطب الملک بیکر پادشاه جهان آباد و امیر الامرا منزل بمنزل روانه دکن گردید

کشته شدن امیر الامرا حسین علیخان بهادر در راه دکن از نزدیک و احتیال امرای کینه کوش پرفتن و اتمام پذیر فتن شوکت و قوت سلطنت کن خاندان با بریه

بعد از آن که قطب الملک بکمل کوه پستی شاهجهان آباد رسیده بکشته شدن امیر الامرا حسین علیخان بهادر و غیرت خان بهادر خواهر زاده او و نورالدین علی خان برادر امیر الامرا از شقه رفتن چند که در اضطرار نوشته معصوب شتر سواری فرستاده بود مطلع گردید شرح این واقعه آنکه چون پادشاه و چند انکار اختیار نماز دست نشان سادات گردید از امرای کس نظام الملک محمد علیخان اعتماد و دل را خا خا رشک در مجرای غلبه و مهربانیت و فکر و تدبیر استیصال سادات بدل میکوشید محمد محمد امین خان با محمد شاه فرصت یافته دوسه کله ترسگ کشته اذن او حاصل نمود و نظام الملک شورانده و بطنیل سعی و استقامت او بر عالم طمان و دلاوری عثمان اگر چه مقدر بود که شت انچه گذشت چون محمد امین خان از راه حسین علیخان بر استیصال نظام برادر العین و بد نهایت ذلت خود ترجیح نورانید در فرمای نظام الملک به یقین میدانست و بر بن غالب بود که هرگاه کار نظام الملک بمقابل امیر الامرا کشد البتة فتح و ظفر امیر الامرا میسر خواهد شد بنابرین روز و شب در همین فکر بود که اگر بنوعی تواند شد متفرغ و دعا و ایاز را در راه طالع نظر با یک گشت اما بدون اعانت رفیق متفق اقدام بر این امر خطیر نماید از چیز ناچسب توان ستم و بنای ستم نه امیکو بند رسید محمد امین بهر وقت بسجادهت خان که از سادات بنشاپور خراسان و در اول منصب بخاری و الا شاهی در عهد فرخ میر حاصل نمود



بعد از آن بمحضت فوج داری سپه دهن بیان که از میلات عمده مستقران الحاقه اگر آباد است بموگرشته در اینجا سپاه زیاد مگردد داشته و از  
سید عبداللہ خان استمداد نموده بعد آمد و بنظم و نسق آن حال پرداخت و بچو بر تیر و شجاعت خود مادیب سرکشان آنجا نمود و  
باضا فقه فاضلی سرافرازے یافت و از جمله مشایر در بدر و صاحب نام و اعتبار گشته و درین سفر برای آوردن بعضی مطالب خود همراه  
شکر محمد شاه بود محمد امین خان او را سپرد و همراز و رفیق بانیاز خود بمناستت منگلیت ساخت و امین برود میر حیدر خان کاشغری  
را که از قوم چغتای و بسبب میر شمشیر بودن لقب میرے دارند انتخاب نموده درین باب استعراج او نمودند میر حیدر مذکور که شجاع بسیار  
و جوان دلدار و مستفاد بود قبول نمود و آن بے نصیب بطبع دنیا و تصبیب عقل مستحسین علیخان بهادر را که در وجم و قنور  
اند و غمی گنجینه قبول نمود و هر سه بار دنیا طلب محرم را گزشتہ قدم ارادت برین جبارت ثابت کرده با سپر گردر مشوره بودند که  
چنان و کرامت کس بر اینکار برادرت نماید تا آنکه فرغانه خال بنام میر حیدر محرم از دنیا و آخرت افتاد و آن اجل رسیده عرسے  
شمنس شکایت محمد امین خان نوشته دیکه دیگر از میران خود را که بر او اعتماد و شجاعت میبایکی داشت و رفیق خود گردانیده بر این اراده  
آگاه ساخت و روز چهارشنبه ششم ذی الحجه سنه ۸۵۷ هجری مطابق سنه ۱۴۵۵ میلادی در منزل قریب سی و پنج کرده از فتح پور  
ممسک پاوشا به بود محمد امین خان بعد رسیدن پاوشا نزد یکت و لنگانه بر سبب مزاج و تمویع ظاهر کرده خود را به پیش خان حیدر قلی  
خان رسانیده و او را نیز ازین راز آگاه ساخته با خود متفق داشت امیرالامرا بعد از آن که پاوشا و پنجیمه جانیده دافل مجلس را  
گردانیده از خیمه پادشاه برآمد و عازم لشکر خود که بقابلطه بر او بے مسافت یک کرده کمرے کم و بیش میشد گرد و چون نزدیک  
در و از دگل گال باره رسید میر حیدر خان از دور نمایان شده کاغذ التماس را بلند ساخت چیلد با چوبداران مانع پیش آمدن  
شدند قضا و قدر و بدل امیرالامرا انداخت که کم پیش آمدن داد و چوبداران را از انراحت معاف نمود میر حیدر خان ایما سے  
امیرالامرا را بحکم خود دیده و دید و عرسے را گذرانیده متصل به پاکی امیرالامرا پایت آنگر گزشتہ احوال خود عرض کنان میرفت بهمن که امیرالامرا  
متوج ملاحظه عرسے گشت میر حیدر خان پیش قبض اگر خود کشیده چنان بر مجرایان سید بولا و زد که از طرف مقابلش بیرون  
شد و بهمان طرفت واحد بسعدات شهادت فاخر گشت اندر همان عیدے امیرالامرا گلکے برسینه پر کنیده قائل خود زد و فرمود  
که پادشاه را کشیده پاکی سواریش از مندره لکه زند غلطید و لاش بیجان امیرالامرا بر زمین افتاد و متصل باین جبارت نور احمد خان سپر  
اسد اللہ خان که عمر زاده امیرالامرا بوده همراه پاکی میرفت بفرستشیر خود قائل امیرالامرا را بجزر اسانیه مراد بود ای عدم ساختن بر و  
میر شرف هم سیده شرک گردید و مثل دوم که نور اللہ خان را کشت میر شرف اورا کشته و خود زخم برداشته جان بسلامت بدر برد و خلان لیکچوم  
بارده امیرالامرا و نور اللہ خان را از تن جدا کرده پیش پادشاه بردند و خواجه مقبول خان ناظر امیرالامرا جان نثار سے و دنا کر دار سے را  
کار فرما شده ترددی نمود و خود و چند زخم منکر برداشته بعد سه چار روز از جهان جراحتها بجا آمد آخرت شتافت سفاد خاکو بسا امیرالامرا  
نیز ترقی رفاقت و تنویری بجای آورده با شمشیرهای برهنه خود را بر جوم خلائی که محافظین پادشاه بوده اند زدند و مصروف را دیده  
تا نزدیک نسیم خان رسیده از ضربت مست مغلیه بعضی گفته اند که از ضرب دست بزرگان الملک از پا درآمدند و جمیع از بهر این  
محکم سنگه دیوان امیرالامرا بدر و از دگل گال باره رسیده راه را میسد و یافته مریچ دیوان خاص را دیده با شمشیرهای برهنه زبان را از  
کرده درآمدند و دوسه کس زخم ببارداشته و امیرالامرا را کشته یافته بر پشتند بعضی مردم برق انداز حسین علیخان بهادر نیز مهربان انداز سے

پرداخته کاری نساخته بر ایشان و متفرق شدند

رسیدن خبر مقتول شدن امیرالامرا بغیرت خان و در آمدن او بلا تامل بسر پادشاه و فتح شدن بابای خود در زرنگاه

چون خبر گشتن امیرالامرا بغیرت خان بهادر خواهر زاد و امیرالامرا رسید مطلق القاتل با راستن فوج و همراه گشتن قوچ و نوچانه و طلبیدین رتقا نمود و انتشار تبار سه و حاضر آمدن آنها گشت به از حاضرین که سه خور دوست کشید و بدو مال دست خود پاک نمود و بر قیل سوار شد و بلا امل بمینا پادشاه و قتل خاوسه خود شافت بقدر دوسه هزار سوار که هر یکی اور قاتل نمود یکمال شجاعت و دلداد و سه لبرعت برق و باد بر لشکر پادشاه رسید و سعادت خان در آن وقت بنهرونی محمد امین خان و حیدر علی خان بهور مردم سرای شایسته رسیده از دنام یعنی رتقای امیرالامرا که در آن وقت پدر در وازه بود بگریخت خود و در خود و بر جنبه باد پادشاه از شفقت مادر می بر پیون بر آمدن سپه خود و بنود سعادت خان با تقضای خدمت دولت خواهی قدم حرکت پیش گذاشته بر این تمام و نهایت الحاج و ابرام دست پادشاه را گرفته از محل بر آورد و اعتماد الدوله را بر قیل خود و سوار نموده خود بجای خاص نشست چون افواج در سالهای پادشاهی و امرا می واقع بر منوره بر رز گرای خود شافت بودند در آن وقت قلیل جمعیت از مغلیه بهر اسی محمد امین خان و اندک نایب مردم سعادت خان در کباب پادشاه حاضر بود و حیدر قلیخان که کمین سلبه برای همین روز مردم نوچانه را مستعد و شوقل مبداشت در عین آشوب و دستگیر آمد بغیرت خان بهادر که کتلا سرباد و هزار سوار نهایت نزدیک رسیده بود و با هم جمع و احضار مردم و نوچانه و از فراس و افایل پادشاهی و سرکار خود پرداخت و در عین اضطراب نظام و ترتیب فوج و نوچانه به بیضا فوج مستعد بهراولی اساد و غیرت خان چون شیر خاں و دیربیان دست از میان شسته بر سوچ قیل مانند سپند و در بر گشتن از نهایت تفرقه و سه نمی آسود گو با در خانه گمان نفس مکان نموده غایب سفر آخرت بود و آن بهادر و لیر دین دار و گریه محبت بروی فکته خال خود امیرالامرا بهادر گماشته نظیر پادشاه و محمد امین خان و حیدر قلیخان داشت و همین اهتمام حیدر قلیخان و سلیمه کار فرمای او که چون گنگر گیت بهادر و حیدر قلیخان معرکه نرم راجان گری آراست که صدای احسن شاحت از چاه سو بر فاست امرا پادشاهی علی التواتر بهر رسیده در تقویت جمعیت پادشاهی می افزود و کم مردم بهر اسی غیرت خان نیز کمک او رسیده از دما سه روسته نمود خلاصه غیرت خان بر متعل بهیدر علی خان و پادشاه گشت و تیر از شست غیرت خان را بکی یافته چون اصل حیدر علی خان رسیده بود بهشت گماشت چان تر از و شست که بعد فتح به شواری بر آمد و قمر الدین خان و سعادت خان بمرد حیدر علی خان رسیده شرط وفاق دو غایب پادشاه به تقیم رسانیدند و پادشاه بدست خود نیز تیرا منور در عین عصمت مارا جیان آتش بخیمه امیرالامرا و اسادات داده و دست بنارت اموال و کار خانه بایش کشاده خزانة عامه او را که اندک در و در صاب گذشت بود میا بردند و مصفا الدوله خاندوران بهادر منصور جنگ بمرد پادشاه رسیده و غیرت خان بعد از آن که دوزخ کار سه تیر برداشته بود بدو رخ گم گشته که در خواهی حیدر علی خان بود و بر اسی عالم بقا و رفیق و همشین ملازمه که در دایه السلام القه آبا به الصالحین خزانة لشکر امیرالامرا تبارج رفت و آنچه در راه عقب مانده بود از تاراج محفوظ مانده به ضبط پادشاه و در آرد

ذکر سوانحی که بعد قتل امیرالامرا بهر امیران و در وی داد و ارتقای مدارج دولت امرا ی خالص الوداد

بقیصق و لغرت حیدر علی خان بکام سنگه بیام امان جان و آبر و از طرف پادشاه داده و نزد خود طلبه و کولش عفو تقصیرات و خطا منصب بخش بزرگی از اصل و اضافت که ناید در تن چند را از طرف اعتماد الدوله بنیام استمالت کرر رسیده او بنیال آنکه اندن جان و آبر و از محالات است شوق متضمن با جرا القبط الملک نوشته معصوب شتر سوار سه فرستاد و خود بسوار سه پانک راه خانه خویش گرفته روان گردید جمیع از مغلیه دلچپه با سه بازو که اکثری از اطوار نا شاب گاه او

مسکوره و نیز بر بوده اند بر سرش بنیته و از پا کله کشیده بر بر کدو مشت گرفته و عریان خسته احوال نزد محمد امین خان آورده و  
 بجز و گریه التماس امان بان نمود محمد امین خان لباسه باد پوشانیده بطوق و زنجیرش مقید ساخت ماسه سرو مندا اس  
 وکیل قطب الملک احوال وقت دیده ریش و بر و تود تراشیده نقشه خاکستر بر پیشانی کشیده اسباب خانه برقی بهای  
 داد و قدری نقد و منس با خود گرفته چند س در غیمه آشنایان بسرد و قاپو یا فته بدر رفت و خود را بسید عبداللہ خان  
 رسانید میر علی خان خدمتکار مقرب حسین علی خان که صاحب قبل و کشت و دار و غداغ و تقیجه در دوزجنگ فاخت خیرت خان  
 نموده بود و در روز آفت تاراج و سب و آبرو کئے با و ز سید آفران و آبرویش بر باد رفته مقید گردید و میر شربت با وجود  
 استعمال و عطا س اضافه و رعایت نقد که بعمل س آمد پاس نگذاشته منظور داشته از قبول عنایت ابا نمود و زانی چند  
 به بیکاری گذرانیده بعد در ترفیق پادشاه گشت و محمد امین خان بنابر رفع تشیع عوام جنازه امیرالامرا و غیرت خان پسند  
 اولیا را بر زبان گرفت و نماز بران خواند و بنا بر اهل حسن تردد و شجاعت خود مردم را مخاطب ساخته گفت که یاران اینها شیر اند  
 که خوابیده اند بعد از ان جنازه را روانه اجیر ساخت که اجساد مذکوره را در جوار عبداللہ خان گلان بدر حسین علیخان بنجاک سپارد  
 و غرض از ترسین جنازه آن بود که در راه قطاع المطرقی بطبع زرباف و غیره غارت نمایند و در نظر عوام امانت عائد  
 احوال سادات گرد و امانتد بر این تا بوی رسید مردم با قرام سیکو کشیده و نا با جمیر شش رسانیده اجساد را بنجاک  
 سپردند و سحر س جمان اسے پسر ملک جاوید نیست + ز دنیا و فادارے امید نیست نه بر او رفتی سحر گاه و شام +  
 سرور سلیمان علیہ السلام + در آخر ندیدی که بر باد رفت + خنک آنکه باد انش و داورفت + الحمد للہ که متواتر از متعین  
 مسموع شد که این مرد و صفت در امیرالامرا چنانچه باید بود و آنچه با فرخ سیر و بعضی بدخواهان دیگر بعمل آمد از فحواے اخبار  
 نقله آثار معلوم شد که بنا چاری بود چه حفظ جان و آبرو و کیست که نخواهد و دنیا طلبان را در کدو شستن از آبرو و جان با وجود مقدار  
 از احدی مسموع نشده بلکه از نابالغان خدا و رسول هم در خصوص این امور کم کسے بود که نالغص عیار برآمده باشد حال آنکه علیست  
 در اینجا از واجبات و سربایه وصول با علا و درجات اخروی بود و اطاعت امتثال خود در دنیا تا این حد ثمره و سود س ندارد  
 چه طور میتوان شد که مثل قطب الملک و حسین علیخان امیرالامرا با وجود آن همه با نشانیها من با طاعت و تعجبت فرخ سیر  
 برای اخرایش جا و اقتدار اعتقاد خان و میر جمله که از اراذل ناس و بانواع عیوب مبتلا بوده اند در داده جان و آبرو س  
 خود را بر باد دهند و اسد اللہ خان معروف بنواب لولیا پسر عمه امیرالامرا که اسباب خروت و کشت او بر باد رفته عاری  
 از اعتبار گشته بود رفعت بیت اللہ حاصل نموده روانه مقصد گردید و غلام علیخان نظر کنی خدمتے که وقت آوردن پادشاه  
 از دارالخلافه بفرجی فرموده بود از آفت بی آبرو کئے محفوظ ماند و فرصت یافته خود را بعد از اللہ خان رسانید نصرت یار خان  
 که از سادات نامی باره بود و با عبداللہ خان اخبار خاطر می بود و داشت بموجب طلب حسین علیخان بانشکر س آمد سکر و  
 مناصله بود که خبر امیرالامرا شنید چون باصمعام الدوله رابطه اتحاد و اخلاص داشت اطلاع نمود و صمعام الدوله را در اطلبه  
 مملایزمت پادشاه رسانید و باضافه و وزیر اری بر منصب پنجزاری سر فرزند گردانید و اعتماد الدوله بعد امین خان را پادشاه  
 از اصل و اضافه بهشت نیز اسے سوار و اسپه گردانید یک گرد و پنجاه لک دام انعام و خدمت وزارت بالقبه زیر الملک  
 بهادر نظر جنگ س رحمت نموده و خدمت میر بخشے گرسے بصمعام الدوله مقرر نموده منصب بهشت نیز اسے  
 و خطاب امیرالامرا داد و فراموش خان پسر محمد امین خان بخشے دوم و دار و غم غفل نامه و صاحب خدمات و دیگر گریه

و باضا فریزی صاحب منصب هفت هزاری شد و حیدر قلیخان منصب هفت هزاری و شش هزار سوار و اسب و یک اسب یافتہ فخر طلب بنا و جنگ گردید و سعادت خان با اصل و اضا فریزی گردید و بخطاب عبادی و عطای نقاره سرافراز سے یافت و همچنین ظفرخان و دیگر ملازمان و متوسلان دولت کو کران قدیم و جدید و الا شایہ و غیرہ موافق حسن خدمت و سعی و سائل و وسائل مورد عنایات گردیدند

ذکر رسیدن خبر قطب الملک احوال او و سوانح عبرت افزای جنگ عبداللہ خان با پادشاہ و اختتام آن ہمہ دولت و اقتدار سادات بیک ناگاہ

سید عبداللہ خان کبیل کرہ سے شاہجہان آباد رسیدہ بود کہ شہر سوار غربت خان بہادر باشندہ نوشتہ خطار تن چند متعین ساختہ بانگاہ کشتہ شدن امیرالارباب غای اعدا در و دعوہ چشم بہان بین اوراتیرہ و تار و زنگانی براڈ ناگوار شہر اعدا اطلاع براہرچارہ جز مبر و شکست یافتہ ندید و باہر از ان کوہ غم و چشم پریم مصاحت و توقف ندیدہ متوجہ شاہ جہان آباد گردید بچشم از شیران ترغیب سے نمود کہ هنوز افواج اطراف بہ پادشاہ نہ پیوستہ و لشکر حسین علیخان با و گردیدہ و نیز حسین و بیس خود را باید رسانید قطب الملک این را سے رائہ پسندیدہ مصاحت دران دید کہ چون پادشاہ مستقل و امر سے ہرہ او یکدل شدہ فوج ناشکستہ فخر گردیدہ است بدون ہر اسی شانزادہ از اولاد اورنگئے بیب خاں لکیر مقابلہ مقرون بصواب نیست رسیدن بدرا الخلافہ و بر آوردن کے از سلاطین و عذب قبول ہر اسی کن کہ در انجا سکونت دارند و فراموش آوردن افواج و اسباب ضرور دانستہ کوچ کوچ مرطہ پیا گردید از انتظار اینچہ گنواران مفسد و میوانیان قطع الطریق فراموش گشتہ و قابو یافتہ باز ماندہ اسے سپاہ و جنگاہ و ماسارت می نمودند و ہر چند افواج تا وہیب آہنا سیکرد از پیشہ خود سے آسودہ روز سے مجاہد و اسی انہر لبیان پیشی خیمہ با جہادہ خود مقتول گشت و فائزہ از طرف شاہجہان آباد کہ ہرہ بعضے از اسباب حسین علیخان بسر سے چاہتہ بقاصدہ و مسکرہ از لشکر قطب الملک سیدہ بود تمام و کمال مع استیلا تباراج رفت و عمال محالات با کمر سادات را زینداران مفسد بہ دخل ساختہ محصول حریف را تا انتظام سلطنت تصرف شدند و سید عبداللہ خان برای بر آوردن کے از شانزادہا شجاعت اللہ خان را مع مرتفعہ خان بشا جہان آباد فرستادہ با برادر و خرد و نجم الدین سلع خان صوبہ دار شاہجہان آباد بخطہ درین خصوص و در باب نگہداشتن فوج و آراستن آلات کا درازا حکاشت آخر و ز تاریخ ہشتم ذی الحجہ نجم الدین خان رسید بخل از انکہ برز باہنا این خبر اکتفا را با دل خلاف اینچہ خبر رسیدہ بود ہشتار دادہ جسے را ہرہ کو قوال بر فائدہ محمد امین خان فرستاد و تا غشی از شب ہنگامہ محارہ اطراف حریے خان مرقوم در میان بود و مردم او یا بنا بر اطلاع احوال یا بیاس و فخر بجای خود مستقل بودہ البواب را پاسدار سے سے نمودند آہنہ حکم عبداللہ خان بمانعت این کار رسیدہ او خود متنبہ گشتہ ازین حرکت نامناسب بانامہ مردم را برگردانیدہ و نجم الدین علیخان روز حید قربان با وجود انہو اندوہ بچہ گاہ رفتہ نماز خواندہ برگشت بعد از ان فرستادہ ای عبداللہ خان بدرفتار نہ بلان سوزالدین رفتہ درخواست بر آمدن نمودند آہنا قبول کردہ و رسول لعل آوردند و شاید با نیکو سیریم بہن معاملہ شد بعدہ نزد سلطان ابرہیم خلف رفیع القدر غیرہ بہادر شاہ آمدہ و او را راضی ساختہ بر آوردند

اجلوس نمودن سلطان ابرہیم بر اسی چند روز

یازدهم ذی الحجه سنه ۱۰۳۳ سلطان محمد میرا برادر بخت نشانیه قطب الملک بوالفتح ظهیر الدین محمد میرا برادر سافند کسبه عبداللہ خان بعد در روز غل  
شهر شایمان آباد شد ملازمت محمد میرا برادر برادر خود غازی الدین خان را منصب شہت زبیرا سی و خطاب امیر الامرا کے و خدمت  
میرا برادر کے مقرر نمود و نجم الدین علیخان را بجای خود دوم سید صلابت خان را بجای خود سوم و میرا خان شہتہ چہارم کردہ بر مراتب  
ہر یک از رفقا و امرا افزود و در اسامات امرای قدیم کو شہیدہ جیسے ازین مردم کہ از بعد رنج الدربات از صاحب مغرول و از ترس  
میلوس و منور سے بودند ہر یکے را طلبیدہ با عطای مناصب عنایت مدد فرج خوش و فرمود و اگر شہر را ما موبہ نگہداشتن رسالہ  
ایرانیہ بشاد رو پیہ در ماہ نمود و بلیغے ازین مردم امداد مساعدت از چہل پنجہ ہزار روپیہ تاکہ روپیہ بعل آمد و ماہ خان عمو سے  
انعام بہ الملک را بہ جمال نمودن با گوشت و مرغ نقد و ادون سہل نمود بلیغے امر سے فرخ سیر سے راضی اعتقاد خان و شایستہ خان سیف اللہ خان  
جو اسلام خان و صفی خان کہ کو پیہ داشتند نیز طلبیدہ دلیریا نمود و امیدوار سے مکارم ساختہ دلالت بر نجات کرد و اسلام خان  
و صفی خان و محمد یار خان مجا ذیر اندام سہرا تمام دنا سانسے خراج بنا بر انیشہ نال کار از رفعت پہلو متی نمود و اعتقاد خان  
و سیف خان قبول مناصب نمودہ بلیغے بر سے مدد فرج گرفتہ اما اعتقاد خان و دیگر منصبداران با دشنام و دلا شام سے  
خیانت را کار فرما شدہ یکدہ منزل ہر سے نمودہ برگشتند و با منصبداران کم منصب ہمراہ خود و بلوی خاص تا ہیئت صد سے  
و ہزار سے قدیم و جدید بانجام سے متفق و موافق ہر معقدہ مثل انعام و مساعدت و مواظبتا بعل آورد و نوکران متہم کہ ہر سے  
پنجاہ رو پیہ داشتند ہشتاد رو پیہ شد اما از غیبت کہ ہشتاد رو پیہ ہر سے نعیم یافتہ عبدیان و یا پو سواران ہم شریک  
بودند ہر دل قدر ما خوش اسب و خوش یرا خان کران سے آمد و موجب طال خاطر آہن سے گشت چون دنگہ کشا شستن فوج مبالغہ  
بود وقت اقتضا سے تعین و تشخیص نجابت و در ذالت نمی کرد از ہر قوم ہر کس کہ اسب سے داشت آمدہ نوکر سے شدہ نو ہزار سوار  
ملازم سرکار قطب الملک گردید و تخمین را ببلغ یک کرو رو پیہ بصر این سپاہ درآمد

ذکر نصرت نمودن قطب الملک مع سلطان ابراہیم بارادہ مقابلہ محمد شاہ لزو و الخلافہ  
شاہ جهان آباد و سولہ کخہ درین عرصہ زوی داد

ہفتدسم ذی الحجه الحرام سنہ مذکورہ قطب الملک سلطان ابراہیم را با بھل لکوانہ بنو عیکہ درین بھلت میرا برادر ہمراہ خود گرفتہ از  
شاہ جهان آباد برآمد و طرف عمید گاہ نزول فرمود درینجا غلام علی خان از لشکر محمد شاہ و تھور علی خان از اکبر آباد رسیدہ  
لشکر قطب الملک ملحق گردیدند غلام علی خان را با نجابت علی خان کہ برادر زادہ و متنبیای قطب الملک سے  
چارہ سالگی رسیدہ بود برای بند و بست تلقی شایمان آباد مع تلیل جھیتہ مرخص نمود چون اولی خبر رسیدہ بود کہ محمد شاہ  
از راہ ملک راجپوتہ متوجہ دارالخلافہ است قطب الملک در کوچ سوم بدر گاہ خواجہ قطب الدین عسکر ساخت بعد از ان  
شنید کہ از راہ اکبر آباد سے آید لہذا براہ را برگردانیدہ بفرید آباد رسید و با انتظار سیف الدین علی خان و شہاست خان  
و سید محمد خان و ذوالفقار علیخان و دیگر افواج و رو ساسے بارہ ہر توقف و تمانے طے منازل سے نمود و در ہر منزل جوق  
خون فوج بارہ و داغہ صاحب الوس اطراف و زمینداران مقتدر صاحب قیل و فوج آمدہ و لشکر لخم می شدند و علی ہذا القیاس  
از نوکران حسین علیخان کہ در گاندہ بادشاہ نوکر شدہ بودند و کیا ہر کفہ فرست یا فیتہ بر سے آمدند بر روز صد و صد سوار  
ازین مردم ہر سپہ بند بعد از ان کہ موضع بلوڈ منزل لشکر قطب الملک گردید سیف الدین علیخان و شہاست خان و سید

محمد خان پسر اسد الله خان معروف بنوالب دلیا با دیگر سرداران و افواج باره که مجموع قریب ده دوازده هزار سوار خواج بود و صد و پنجاه ارابه پرا سادات باره که هر یک خود را رستم عصر میدانست بامید وصول بر ارباب امت دادای حقوق اغوت رسید  
بهر این قیل سوار سے قطب الملک مقرر شدند که در دو داینها چو راسن جاٹ پر میل سنگه شیر خیزد و سوزج لی کر غنبد  
عمده اگر گوید و منکر خود مع حکم سنگه و برج از جامعہ داران ہر چہ حسین علیخان و زین الدین افغان لی کر دیمہ علاوہ افواج سابقہ گزشتہ  
دو تکرار میکرو حوضہ زمین زیر سیم پان و پای بیادگان ناپدید و غیر مرئی بود و همان روز چو راسن برابر خود سوزج خیزل و چند قطار ستر  
کر از لشکر محمد شاه ربوده و پیش انخانه آوردہ بود بطریق رو آورد و تسلیم قطب الملک نمود قطب الملک اخیال و شتران را باو  
انعام نمود و محض آنکه نظم محرم الحرام که فوج محمد شاه از موضع تسبیور گزشتہ مغرب خیام و محسک ساخت و مفاصلہ بین العسکران  
کتر ماند محمد شاه ہر چند انتظار عبد العہد خان سیف الدولہ بہادر دیر چک و راجہ دیر لرج جیسک داشت ، مہرہ با سبب آمد راجہ و  
موانع دیگر ترسیدند کہ محمد خان علیخان سید ہر سوار و وزیر خان رو سیدہ و این بدخان سیوانی با جمعی از ہر ان ہمنان لدان با شافعی  
و فرجہ یار ہر سوار از نزہت جیسک نیز رسیدہ رفیق لشکر محمد شاه گشت

ذکر صفوت آراستن از جانبین و ہم پختن عسکرین و برانگیختن سپاہ گرد ہنجاد و مفت بلہ  
قطب الملک با محمد شاه پادشاہ و ظفر یاسی محمد شاه بر قطب الملک و اختتام نامان  
دولت و اقبال سادات و شروع ستے پذیرفتن ارکان سلطنت نادان بابر یہ مقتضای تقدیر است

اگرچہ از ہم دوم محرم بہر قریب عاکر سجدہ کر طوفین حرم راکار فراگشتہ بہ ترتیب جنگ راہ سے ہجو دند و چو راسن حسب الحکم  
قطب الملک سہی بسیار نمود کہ آتش بیادرت غازیہ و شاہیہ و دیگر یاکا وان توپ کشی را ہنجوی کشیدہ بہر داز خبر و اسپہ و  
ہو شیار سے حیدر علی خان میر قش میر شد و ہر اول لشکر محمد شاه حیدر علیخان مغرب شد و سعادت خان بہادر و محمد خان کش  
بطریق بین و مصمام الدولہ و نصرت یار خان و ثابت خان مع برخی از مردم و دیگر در بسیار قرار یافتند و اعظم خان را با جمعی  
از جنگ و دیگر گان فوج مقرر ساختند و اعتماد الدولہ محمد امین خان مع ہادی خان و فخر الدین خان و عظیم اللہ خان طالع یار خان  
و جمعی دیگر فوج ہمیش قرار یافت و شیر انگن خان و تربیت خان و دیگر خدمہ بان و در رکاب پادشاہ جاگرفتند  
و میر جملہ و عنایت اللہ خان و ظفر خان و اخلاص خان و راجہ گویال سگہ بہد و رہہ دیگران برای محافظت بہر و نگاہ و اسد علیخان  
و سیف اللہ خان و حامد خان و امین الدین خان و جمعی از دلاداران و دیگر مع فوج راجہ دیر لرج ہمد و جہاندار و ہر انفار و سوار سے  
ندہ بہ محل قوت افزای فوج کشند و فیلان کوہ شکوہ و اہل اسلحہ و یراق جنگ و یکہ تازان رزم آہنگ و عقبہ توپخانہ و لشکر آشوب  
بای داند و قطب الملک بہد و در و در منزل حسن پور کر از لشکر پادشاہ بجاصلہ سہ کردہ کوہ مقام نمودہ بتاریخ دوازدم محرم  
الحرام بہ ترتیب فوج خود پرا دخت سرداران بارہ بنابر خود سری در عونت جناحہ باید اطاعت میکردند لہذا ترتیب چند بار تفریق یافت  
و باز بہریم پیشدہر صورت نجم الدین علی خان و سیف الدین علی خان و غالب جنگ بہادر غازی الدین خان و سید محمد خان و  
شہامت خان مع بہر و ہر داران و تہور علیخان و شہابعت اللہ خان و ذوالفقار علیخان و عبد الباقی خان و مظفر خان و دیگر  
دلاداران بارہ کہ ہمہ ہا رستم و از فراسیاب حمد خود را می شیرند و ہر اولی مقرر شدند و حامد خان و سیف خان بہریم خان و  
نعمت اللہ خان و امیر خان و سید جلالیت خان و عبد الغنی خان و اخلاص خان و افغان و عر خان رو سیدہ و دیندار خان

یازدیم ذی الحجۃ ۳۳۰ السلطان محمد ابراہیم را بہ تخت نشانیذہ قطب الملک را فتح ظہیر الدین محمد ابراہیم ساختند و سید عبد اللہ خان بعدد روز و قیل  
شہر شامچان آباد شدہ ملازمست محمد ابراہیم نمود و غازی الدین خان را منصب بہت بزرگی و خطاب امیر الامراء کے و خدمت  
میر بخشے گئے مقرر نمود و نجم الدین علی خان را بخشے دوم و سید صلابت خان را بخشی سوم و میر محمد خان بخشے چہارم کردہ ہر راتب  
ہر یک از رفقاء امر افزود و در اسمائت امرای قدیم کو شدہ بختہ ازین مردم کہ از عہد رفیع الدرجات از مناصب مغرول و از ترستہ  
مالوس و منورستہ بودند ہر یک را طلبیدہ با عظامی مناصب غایت مد فرج خوش نمود و فرمودہ کہ اگر کسی را مامور بہ نگہداشتن رسالہ  
ایثار بخشا و روپیہ در ماہ نمود و بلیغے ازین مردم امداد مساعدت از چہل تنجا ہزار روپیہ تا یک روپیہ بچل آمد و حاضر خان موسی  
انعام الملک را بحال نمودن جاگرو مبلغ نقد ادا و نسی نمود بعضی ادرے فرخ سیرے را مثل اعتقاد خان و شایہ شہان سیف الشہان  
و اسلام خان و صفی خان کہ یومیدہ داشتند نیز طلبیدہ و لیر یا نمود و امیدوار بستے مکارم ساختہ دلالت بر فاقہت کرد و اسلام خان  
و صفی خان و محمد یار خان معاذیر اندام سر انجام و ناسازستہ فرج بنا بر اندیشہ ناکل کار از رفاقت پہلوئی نمود و اعتقاد خان  
و سیف خان قبول مناصب نمودہ مبلغے برستہ مد فرج گرفتہ انا اعتقاد خان و دیگر منصبداران بادشاہستہ و دلاشاہستہ  
خیانت را کار فرما شدہ یکدہ منزل ہمراستہ نمودہ برگشتند و با منصبداران کم منصب ہمراہ خود و بطوری خاص تا بہت مدے  
و ہزارے قدیم و جدید بانجامے فتنہ و متادیر متعددہ مثل انعام و مساعدت و مراعاتا بچل آورد و لو کہ ان قدیم کہ سر امرستہ  
بنجاہ روپیہ داشتند شہداد روپیہ شدہ را با انجبت کہ شہداد روپیہ سر امرستہ نعیم یافتہ بیدیان و یا پو سواران ہم شریک  
بودند ہر دل قدم و خوش اسب و خوش برافان کرانے آمد و موجب مال خاطر آہناستہ گشت چون در نگہداشتن فوج مبالغہ  
بود وقت اقتضائے تعین و تحقیق نہایت و ردالت نمی کردہ از ہر قوم ہر کس کہ اسبے داشت آمدہ نوکرستہ شد و ہزار سوار  
ملازم سر کار قطب الملک گردید و تخمین را مبلغ یک کرو روپیہ بچل این سپاہ درآمد

ذکر منت نمودن قطب الملک مع سلطان ابراہیم بارادہ مقابلہ محمد شاہ ازوار الخلافہ  
شاہ جهان آباد و سولہ گنجے کہ درین عرصہ روی داد

ہفتدیم ذی الحجۃ الحرام سنہ مذکورہ قطب الملک سلطان ابراہیم را بچل ملوکانہ بنو عیکہ درین محبت میسر آمد ہمراہ خود گرفتہ از  
شاہ جهان آباد برآمد و در طرغ عید گاہ نزول فرمود در بنجا غلام علی خان از لشکر محمد شاہ و تھور علی خان از اکبر آباد رسیدہ  
لشکر قطب الملک ملحق گردیدند غلام علی خان را با بنجا بہت علی خان کہ برادر زادہ و شہیناے قطب الملک حسین  
چارہ سالگی رسیدہ بود برای ہند و بہت تلک شامچان آباد مع قلیل جمعیتہ مرخص نمود چون اول خبر رسیدہ بود کہ محمد شاہ  
از راہ ملک را چوتیرہ متوجہ دار الخلافہ است قطب الملک در کج سوم بدگاہ خواجہ قطب الدین معسکر ساخت بعد از ان  
شنید کہ از راہ اکبر آبادستہ آید لہذا براہ را برگردانیدہ بفرید آباد رسید و انتظار سیف الدین علی خان و شہامت خان  
و سید محمد خان و ذوالفقار علیخان و دیگر افواج و موکساتے بارہ ہفتوقت و نمانے علی منازل بستہ نمود و در ہر منزل جوق  
جوق ہجر بارہ و افغانہ صاحب الوس اطراف و زمینداران مقتدر صاحب قیل و فرج آمدہ بشکر ملحق می شدند و علی بنالقیاس  
از نوکران حسین علیخان کہ در زمانہ بادشاہ نوکر شدہ بودند و کیا ہمہ گرفتہ فرصت یافتہ برستہ آمدند ہر روز صد و صد سوار  
ازین مردم بر سپیدند بعد از ان کہ موضع بلوچ بلوچ منزل لشکر قطب الملک گردید سیف الدین علیخان و شہامت خان و سید

محمد خان سپهسالار و محمد خان معروف بنوالب و ایام دیگر سرداران و افواج باره که مجموع قریب سه دوازده هزار سوار خواج بود و صد و پنجاه ارابه بر از سادات باره که هر یک خود را رستم عصر میدانست باید وصول برانست اما دای حقوق اغوت رسید و بهر اسب فیل سوار سه قطب الملک مقرر شدند و بعد از اینها چو راسن جاث پدر میل سنگه میر خیزد و سوار سرج لی که در غنیمت عده اگر گناده و متغیر بود مع حکم سنگه و برین از جامع داران همراه حسین علیخان و زین الدین افغان ملحق گردید و علاوه افواج سابقه که در قتلگاه میکو در حوضه زمین زیر سیم اسپان دای بیاوگان ناپدید و غیر ملکی بود و همان روز چو راسن برابر خود سوار سرج فیل و چند قطار شتر که از لشکر محمد شاه بر بوده و پیش از غنایته آورده بود بطریق ره آورد تسلیم قطب الملک نمود و قطب الملک انبیا و شتران را با خود انعام نمود و شخص انکه غنیمت محرم الحرام که فوج محمد شاه از موضع شاپور گذرشته مضرب خیام و محسوس ساخت و مفاصله بین العسکرین کمتر ماند محمد شاه هر چند انتظار عبد الصمد خان سیف الدوله بهادر دیر جنگ و راجه و میراج حبیبک داشت اما بهر حال بسبب تجد راه و سوانع دیگر خرسید و محمد خان بنگشانی سیر سوار و وزیر خان رویسله و بایزید خان سیوانی با جمعی از سواران بنگشانی و شاهین و در قریب چهار هزار سوار از وزیر حبیبک نیز رسیده رفیق لشکر محمد شاه گشت

ذکر صفوت آراستن از جانبین و مهم پختن عسکرین و برانگیختن سپاه گرد هیمجا و مفت بله قطب الملک با محمد شاه پادشاه و ظفر یاسی محمد شاه بر قطب الملک و اختتام نامان دولت و اقبال سادات و شروع بسته پذیرفتن ارکان سلطنت خاندان باریه با تقضای تقدیرات

اگر چه در هم دوم محرم باریه قریب عا که میر گیلزین حرم کار کار فرشته بر تیب جنگ راه می سپردند و چو راسن حسب الحکم قطب الملک سسی بسیار نمود که آتش بیاروت خانه پادشاهی و دیگر یاکاوان توپ کشی را بخوبی کشیده بهر دانه خبر و اسب و بهوشیار سه حیدر علی خان میر قش میر شد و بهر اول لشکر محمد شاه حیدر علیخان مغرب شد و سعادت خان بهادر و محمد خان شش بطون بین و مهم صام الدوله و نصرت یار خان و ثابت خان مع برخی از مردم و دیگر در بسیار قرار یافتند و اعظم خان را با جمعی از جنگ و دیگران فوج طرح مقرر ساختند و اعتماد الدوله و محمد امین خان مع بادی خان و فکر الدین خان و عظیم الدوله خان طالع ایچا و جمعی دیگر فوج آیتش قرار یافت و شیر انگلن خان و تربیت خان و دیگر فدایان و در رکاب پادشاه جا گرفتند و میر جمعه و عنایت الدوله خان و ظفر خان و اخلاص خان و راجه گوبال سنگه و در بهر دیگران برای محافظت بهر یگانا و اسد علیخان و سیف الدوله خان و محمد خان و امین الدین خان و جمعی از دلادران و دیگر مع فوج راجه و میراج محمد و جراتار و بهر افکار و سوار سه فدی به محل قوت افزای فوج کشند و قیلان کوه شکوه را با اسلحه و یراق جنگ و یکم تا زمان رزم آپنگ و عقب توپخانه و لشکر آشوب بای دلو و در قطب الملک بدرو و در منزل حسن پور که از لشکر پادشاه بغاصه کرده بود و مقام نموده بتاریخ دوازدهم محرم الحرام بر تیب فوج خود بر داشت سرداران باره بنابر خود و سوری و رعوت چنانچه باید اطاعت میکردند اما تریب چند بار فقرایت و بایزید هم میشد بر صورت نجم الدین علی خان و سیف الدین علی خان و غالب جنگ بهادر غازی الدین خان و سید محمد خان و شماست خان مع سپه و بهر داران و تنور علیخان و شجاعت الدوله خان و ذوالفقار علیخان و عبد البنی خان و مظفر خان و دیگر دلادران باره که بهر با رستم و افرا سیاب محمد خود را می شمرند و بهر اولی مقرر شدند و عاهد خان و سیف خان و سیرام خان و نعمت الدوله خان و امیر خان و سید صلابت خان و عبد الغنی خان و اخلاص خان افغان و بایزید و و سید احمد خان



و عبداللہ دیر خان و صبیحہ اللہ خان و غلام محمد الدین خان و ولیر خان و شیخا خان پوئی و عبداللہ خان ترین و دیگر بانیان غنہ صاحب اولوس و زمینداران فیل سوار مع انبوه خود زیادہ از ہشتاد فیل سوار دران عرصہ کارزار درین دلیار قطب الملک و سلطان ابراہیم مفت آسا گردیدند و ابو الحسن خان یحییٰ سائر رسید علی خان یحییٰ رسالہ دبر امن یحییٰ مردم بارہ بست و خیر اسرار و قدیم جدید غنہ قطب الملک ہمرکاب او پادگان بارہ گرد پیش فیل سواریش مقرر شدند شب سیزدہم میاں سار گدشت و در پین شب راجہ محکم سنگر مع خدا داد خان و خان مرزا با ہشتصد ہشتاد سوار از فوج پادشاہ گشت قطب الملک پیوستند چون صبح صادق و مید و مداری کرناے گوش مردم رسیدند بایں ندای (الحجۃ فخرن العین) در دادند و بمادان بیز فنگد و پیہنام بل من مبارز یکدیگر فرستادند محمد شاہ پادشاہ بر تیب فوج نوسے کہ مذکور شد بر عمارے خاصہ سوار فیل گردید فرمود تا سر رتن چند از پیشکش جدا ساختہ پیش پائے فیلیں انداختند و فوج دریا موج بر پیش آسنگے توچانہ دشمن کوب چون سیل بلا برائے از پاد آوردن بنیاد اعدا از جا سے ضعیف و بشور و آداسے گردا و کوس گوش مستعان آن میدان از استماع نواسے امن و امان یالوس گردید غریبن توپا پیہنام اہل بدلیران اہل میرسانید و بآن آتش بیان زبان لاف و داد دران را کو تاہ میگزیدند حیدر سقہ خان کہ در انتظام توچانہ و دلہ ہے توپ اندازان اہتمام تمام نمودہ بود بحین تردد آت خود در آتش افزودن سے مایہ بیضائے نمود و از ان طرف افسردہ دلاں اثر در دم و فدا نینان ثابت قدم خود مایہ توپا سے صاعقہ کردار و توچانہ آتش بار دادہ و مدیدم قدم بر قدم پیشترے آمدند و سبکبران سیدل ستنہ زلزل گشتہ عارف را از انجا نمودہ از ہر گوشہ و کنار بدر میرفتند خصوص نجم الدین علی خان بہادر باوہ و دوازده ہزار سوار و توچانہ برق آثار در ستایہ درخشان کہ بالائے تلی کنارہ واقع شدہ بود رسیدہ در مقابل چنان صفوف آتش بار کہ خاک و دھم و خیال را بال و پری می سوخت نظر بہت بمدا فوہ اعدا دوختہ مایہ بلند نمے در انبوه خشر شکوہ جانبازان سے اندوخت و عرصہ تردد و برفوج پادشاہ سے جان ننگ ساخت کہ گلبرگ رخسارہ بہادران بانام و رنگ رنگ باخت و تزلزل بسیار دران ثبات قدم و لبائیکان سے شرم و عار راہ یافتہ سراز قدم نشاندند و از اضطراب و بیقرار سے با استقلال و پایدار سے نبرد افتند حیدر قلیخان مع مصفا المودل بمشامدہ این احوال بہر اوسے نصرت یار خان بارہ سے و ثابت خان و دیگر بر دلاں پای جلاوت پیش گدشتہ بعددات توپ افگنیہا تزلزلے در مورچال نجم الدین علی خان انگند و بعضے رہنگہ باو سائے درخشان از دست کسان نجم الدین قلیخان کہ در اینجا فرسہم آمدہ بودند بر رفته مورچال مذکور در تصرف آہنا نما نزد یک لغزوب قباب قطب الملک فرمود کہ جنبہ محقرے برای آسایش شب بر پا کنند چون آسایش و نیابرای ادا احتیام یافتہ بود مقرن بصلاح نشر دہ موقوف نمود ہر گاہ شب اندکے گدشت حیدر قلیخان و پیش بردن توچانہ کوشیدہ کہ لہ زنان پیش قدمیہا نمود و آہستہ آہستہ از جائیکہ استادہ بود پیشتر راند و تمام شب برفوج قطب الملک آتش توچانہ سے باریدہ اکثر ہر ایمان مجروح و بر سر مقتول می شدند بعضے آنکہ غریب محلی درین صدمہ از ان مردم بطور رسید و فوج بسیاری تاب صدات التنباسے نیادودہ راہ بنگاہ ماسن و پناہ دور دست جستہ خود را بکنار کشیدہ اکثر فیل نشینان و جماعہ داران مختیر عارف فرار بخود گوارا ساختہ متلاک و اودت تاریاج گنواران و دہقان گردیدند و نزدیک باخرب کہ گولہ فیل سوار سے محکم سنگر رسیدہ محکم سنگر از فیل خود را بر پشت اسب کشیدہ چنان بدر رفت کہ تا مدتے خراز موت و حیات او معلوم احدی نبود تا آنکہ صبح روز پنجایم چہارم محرم الحرام سنہ ۱۱۰۰ ہجری سے مید پانزدہ شانزدہ ہزار سوار از جملہ لک سوار کہ تمام شب مید و ہشتاد ہشتاد فیل توچانہ آتش بار

که عبارت از یک روز یک شب گذشت و طبعی عریض از آب که پرور و معرفت باط بود بنابر اس عار و آب بر سر خود باطلی الملک  
و غازی لرغونان و دیگر سرداران باره و داندان حموی نظام الملک و سیت خان و امیر خان و روح الدین فاضل و  
ویرام خان و بعضی صاحب دلو سان و چند جماعه و ارقیه که مثل صیغره امیر خان و شیخ بشیرا نده بودند و محمد شاه پادشاه  
برخیل سوار بر سر خود که پادشاه بسند نام داشت سوگر گشته با مراد و تمام روز و شب در فوج خورنیت از ابو الکمان  
نجم الدین علی خان با دیگر سرداران باره قدم جزا ت بے با که نه دوست از جان شسته پیش گذاشت و با آن صدمه با س  
جور و عیش و شر پاشی آتش که از نو چنان بر سر او جمیع رقاص قطب الملک تمام روز و شب گذشت و پودرانی نمود و با شمع  
ارثی که با عن بدر داشت بر ستر قیامت بر آتخت و رقاصه محمد شاه مخصوص حیدر قلیخان و مصمم الدوله و یاری نصرت یار خان  
که از نرسیده باره بود و حموی پیشه بنجم الدین علی خان و قطب الملک داشت علم شهابت برافراشته و سینه سپر ساخته با آب  
شمشیر غبار خاطر بهر گیر داشت و شومید اند و از بر دوسو نهنگان دریای و غاد شیران همیشه بهر یکدگر افتاد و شورش  
بر خاست که یوم الشور از یاد رفت و بر سر خانمان سوزی پروران از آن تیر و شمشیر و شگ و ملاحت سخت کوشی بهادران  
آتش صاعقه تاثیر با گرفت سعادت خان بنابر تحصیل نام و نشان چون میل دمان به دیوان نشان پادشاه رسیده حملات  
بهادران می نمود و شیران گن خان حسب الامر پادشاه با خاست انصار و احوان محمد شاهی و بعضی مقابل را بکند و بجان و لوک  
سنان چون بزیان می رسید و در پیش طغیان دارد و توپ می مصمم الدوله و عبدالغنی دارد و توپخانه حیدر قلیخان و میارام خشی  
اد و محمد جعفر بنیر و حسین خان با چند کس دیگر جانها می خود در باختند و نصرت یار خان بدو زخم تیر و مورخ گشت و دوست علیخان  
با شمع و دیگر زخمهای شمشیر و سنان برداشت و از طرف قطب الملک شهابت خان که عمده با نام و نشان بود مع نفع بار خان بر او  
و یک پسر و نور علی خان عبدالقدیر خان برادر دانه می بهادر شاهی و عبدالغنی خان پسر عبدالرحیم خان عالمگیری و  
غلام علی الدین خان و مبینة اللہ خان و غف شمشیر که پسر جماعه داران عمده قطب الملک بود مع پسر شجاع خان و پسر  
وران عرصه مرد آزاد شهابت و رقاصه واده جزه ناگوار مرگ را بکمالی گوارائی نوشیدند و ا جان در بدن بود بجان سستای  
بعد از کوشیدند و جمیع کثیر از سیر امان این سرداران جان شیرین طلب نگ و نام و نام عرصه خون آتاش دریافت و با لقمه حش  
شناختند بنجم الدین طغیان بهادر که بر می بازار معرکه از او بود چند زخم کار می بر بدن خود فرید از رسیدن تیرهای پایله  
چشم جهان بین و از لباس نور عاری گردید قطب الملک عرصه بر بردار و برادر خود تنگ دیده با جمیع از دلاوران باره و کلاه  
مانده بودند و بنجم الدین علی خان پیش راند و درین وقت چو رامن جا تیر بعقب لشکر پادشاه تاخته شور و دلوله و راند  
و قریب هزار کلاه و شتران پرتل که بر کمانها جمیع بودند مع چند شتر مارنگر خانه و دفتر بازار برده مقابل فوج پادشاهی که بر  
بنگاه مامور دست بود و نمایان شد پادشاه هم از دور تر بر سر با مناجاب انداخت و محمد امین خان مع باوی خان و ارفع  
بر قند از ان خاص به نفع او پرداخت و از پشت کمر قطب الملک لقیة السیت فوج باره و در رقاصی بنجم الدین علی خان  
را نیم جانست که باقی بود تقویت گرفت و با وجود بایاری مصمم الدوله و دیگر امانت از ان در درارگان لشکر محمد شاه راه یافت  
حیدر قلیخان و سعادت خان و محمد خان بگلش مشاهد این حال خواستند که با شجاع رسیده بر کمر قطب الملک خند  
قطب الملک این اراده را دریافت و مقابل حیدر علی خان شتافت و حیدر قلیخان مع دیگران دست بقبضه کمان برد و در  
چرخاندازی و برق انداز می نهایت اهتمام بجار برد و درین دارد و گیر سید طغیان برادر ابوالحسن خان شمشیر زخمی و سیر

و شیخ بیلا در وقت توجیه قطب الملک سنی طالع یار خان و میرا هیان اواز پای در آمد حیدر قطب خان با فوج آراسته در سالن سیر  
بر قطب الملک با اتفاق مصفا الدوله در فیاض هجوم آورد و قطب الملک با آنکه بار بار در حروب سابقه عرصه بر او تنگ گشته  
اما بطور عجز لان منور هندوستان گاهی خود را ذلیل پائین نه انداخته و آئین مردان شجاعت پیشه صاحب تکلیف از دست نداد  
با قدر دو قمار در مافه میکوشید و حاله داب انتهای شجاعت و پرتولی از ان شرزه شیرمانه نموده صبر و تحمل او را بر مکاره و  
آشوب جنگ حسین میدانست این بار که بخت دولت یار نبود به آنکه کار باین حد رسد و اس باخته در تدبیر خطا نمود و با وجود  
بودن دوسه هزار سوار بیکار و چنین وقت خطرناک با امید آنکه اغلب همراهان شرط رفاقت بجای آید و در واز ناسپان پیاپی گشته  
راه جان بازی بتقدم خواهند رسانید از فیل سواری مع سپر و شمشیر زیر آمد چون تقدیر بر عکس امیدوارفته بود و مجبور و فرود آمدن از  
فیل سیف الدین علیخان و شجاعت الله خان و ذوالفقار علی خان و عبدالقدیر خان و ابن مالک حسن خان و بخشه فوج با چندین فیل سوار  
دیگر و سرفوجایه بار بهر گمان گشته شدن عبدالقدیر خان و یار بر مشاهده این حال استنمام باس از غفر نموده مثل قطب الملک  
سپه سالاری را در ان کارزار تنها گذاشته راه فرار پیوند و بغیر فیل از فرود آمدن قطب الملک از فیل سیف الدین علی خان انداز  
بافتیاری این عار نمود و دیگران بر اثر آوازه سپر که میزدند غلای مال قطب الملک حیران شمرنگه تقدیر و بر تن نهادن لبه ایسم  
چون از غفر سرناخن با غفر آهین بود و در ان دار و گرد زخم تیر بر پیشانی و جراحت شمشیر بر دست برداشته اسیر خنجر نفوذ کرد و بد  
در ان حال حیدر قلیخان قطب الملک افشانه بر شمشیر سید نجم الدین علی خان نیز شریک مال برادر گردید و زبان حال آن بزرگوار  
بزرگوار باین مقال مستغرق بود سعدی من آنم که چون حمل آوردی + چرخ از کف انگشته بر لبه + و سپهر  
نکردم باور + گرفتار گردم چو انگشتی + چایرے کند منفوخ ششم + چو یارے نکرد اختر و ششم + کلید خنجر چون باخته  
بهست + باز و در فتح نتوان شکست + حیدر قطب خان هر دو برادر را بر فیل غلغله سوار ساخته بصفور پادشاه پیوسته چون در  
جبلت محمد شاه بر ترم بیاورد و بنظر مشتقت جمال شان گرفت و دوا حیدر قطب خان نموده حکم نواختن شادمانه و خنجر  
نمود پیش از افواج مغلوب شامل لشکر پادشاه گشته محفوظ ماندند و غازی الدین خان با دوا غالب جنگ بعد این ماجرا  
برگشته در بنگاه قطب الملک توقف نمود و بنگاه را که از دست برد تاراج معذون مانده بود پیش روی خود گرفته راه به شد  
و امر اسے حضور بالازمان مقرر و مسعودای کورنش و نذر و مبارکباد و بیا آورده سجدات شکر اسے بجنون این فتح غیر مترقب تقدیر  
رسانیدند و تمام اسباب دولت انچه از تاراج محفوظ ماند بنبط سرکار شاهی درآمد

ذکر حروف جبر که بعد سوال از بزرگه شش سال احوال امیرالامرا بر آمد

از متهمین سموغ افتاد که چون با امیرالامرا و قطب الملک جماعه تورانیه را سنا زعت رویداد که از دولت خوایان سادات  
با بزرگی عارف مقدس که در علم جبر هم دستی لاتی داشت احوال امیرالامرا سوال نمود آن بزرگ بنا حد جبر از حروف سوال  
سائل استخراج نمود این حروف برآمد رخ لب ع دو ک م بر گاه مرتب کنند کلمه غلب عدد ک و اگر برگردانند بلع و عدد ک م  
بر می یابی الحقیقه خالصه از غرض استی نیست چه باینصورت که تر استخراج بر رویداده باشد چون سلطان ابراهیم بعد فرما خدایان گرفتار  
آمد ایضا بطه سلاطین مقید ماند آخر روز جمعه چهاردهم محرم الحرام این خبر بیاورد افلا فته رسیده جمعی را سربا به شادمانی  
و بر خیزه را وسیله اضطراب و حیران گردید نعم با قبل شهرت اگر نه در دسکسے شود دوا کسے + چرخ شکست

کے فتح شد برای گے و البتگان اذبال دولت پادشاهی و هوا خوا بان سلطنت سازهای مسرت یافتند و مومنان ماندان  
ساوات بر تکریم بدغزای محرم برداشتند و عورات دستورات مانهای نجم الدین علی خان و قطب الملک اتباع ایشان مضطرب و حال  
و پریشان خاطر گشته بعضی فرصت را غنیمت شمردند تا رسیدن مردم پادشاهی بر جزیره هندوستان و باور اسے کشته گرفته بدر رفتند بر تن  
سلامت اغند و جمیع بدست مردم کو تو ال گرفته آمدند و نسوان سیده بنجید پاد و صبر و تنگیبائی بر سر کشیده از جمع اغفت  
پایرون گداز شدند عبدالمدغان کاشمی که از نوکران قدیم و معتد قطب الملک برای محافظت حرم سارا و ناموس متعین بود  
با اتفاق بگسریه بادست خیانت دراز کرده معامله حرص و آرزو گرم ساخت او و بگسریه پاره توالتند از میان بر بوده بیرون  
افتند و خود را مطعون غلغ و مرود و خلافت یافتند غلام علیخان و بنجابت سٹے خان که برادر زاده قطب الملک و متبلسه او  
بود و غیر وضع و لباس نموده عازم قصبه جانشیم که موطن امیر الامراء و اجداد ایشانست شدند و بمنزل مقصود و سیدیه در راه  
بدست مردم پادشاه اسیر گردیدند

### ذکر شروع افتد ارسلطنت محمد شاه دارقضاع و درجات امرای دولتخواه

بعد حصول الطینان محمد شاه فارغ البال بجاه و جلال خود پرداخت و نظر عواطف اشتیاق بحال امراء و ندیان صاحبے فاق  
اندر اخته کسانیکه طمعی طبیعت و ارادت آنها در گذار آتش این حروب و گردب فاضل عیار برآمد و جوهر قدوسیت و هاندشانی  
بطور رسانیده بودند هر یک را در خور مرتبه او بطایای مناصب و وکیر مواهب سرافزای بخشید و از ان مکان سر  
بخش شاز و دویم محرم الحرام بفتح و فیر ذی برزش فرصت سوار گشته همچنان دولت و اقبال بصوب دارالخلافه تولے  
نفسیت برافراشت و بدبغیل سٹے منازل و قطع مراحل نموده نوزدهم ماه مذکور نزدیک نزار خواجہ نظام الدین خدای خود و زیارت  
آن نزار کرده خدمت اتجار با عطا و انعام شاد کام فرمود و در دو بنا بر تعین ساعت مختار مقام نموده نزار سوار بر مرتبه طلیخان  
افزوده هفت نزار سے هشت نزار سوار گردانید و سعادت خان بهادر در القاب بهادر جنگ نموده بطیای مای  
و مراتب سر بلند بخشید و دیگران نیز مورد عنایات شدند تا هجابت طلیخان مقید بحضور رسیدند و او حیدر سٹے خان شد که با  
عبدالمدغان گمبارد و بتاریخ محبت و دوم ماه مذکور روز شنبه ۱۱۱۱ هجری پادشاه باکو که چشمه و جابه که صداسے کوس  
و کرنا خلع در مهر ماه انگذنه بود در نهایت شان و شوکت با قلیان فرین بنو بر ساری طلا و نقره و پاکر و جلماسے کلا چون نشانها  
از افغانان و تخت روانهای طلا کار زر نگار و پوشش باسے زرباف و باد که چشم نشانهایان در پر تو آفتاب از مشاهد  
آن خبر گسے نمود و در سینه بر سته فوج پادشاه سے و امرای همراهی مسلح و فریق با ساز و دیران نو ساخته و زینت  
پرداخته جایجا تنگ تمام میرفتند و اسبان کوتل پری چو خوش اندام با ساز باسے مرصع دینکار پیش پیش سواری  
سنگین شدند و دیگر لوازم آرایش جایجا با نوار حسن و بامیاب بود سواری قبل کوه شکوه بر چهار سے طلا سکه با بنر لزان زینت  
بود عنائے انوار اجیر سے در دوازده شهر شاه داخل شهر دارالخلافه گردیده به نثار و تصدق بسیار فقر و محتاجین را که چشم انتظار  
و دوچار این روز داشتند شاد کام و مقضی المرام ساخت و بساعت پنج بقدیم بمبت نوام داخل قلع دولت خانه مبارک شدند و  
نواب قدسید مادر مهر پادشاه و دیگر پو دگیان محرم طبق باسے طلا و نقره پر از زر و سنج و سفید با جواهر قیمته شاز  
نارک و انور محمد شاه نموده و ملافت تنیست و مبارک باد تهنیت بدیم رسانیدند

رسیدن بعضی امراى دور حضور و سرفرازی یافتن برخی از امرای غیره بخدمات لائقه و عنایات یافتن

او همراه مذکور سید الدوله عبدالعزیز خان بهادر در جنگ زکریا خان پسر عبدالعزیز خان و آغور خان و دیگران که سبب لطلب از  
دولت السلطنه لاهور عازم حضور بودند و از بعد مسافت بروقت نرسیدن بعتبة سلطنت رسیده شترخواب لازمست بدعای غفلت و خنجر  
سرنیج مرصع و دیگر عطایا افتاد زکریا خان اضافت هزاره بپنجه را سبب یافت و نیز اچھے سنگه در اچگره در پیر پادشاه در  
اوده بروقت نرسیده اوائل ماه منفراد را که زمین بوس نمود و مورد مرحوم گردید حکم گرفتن جزیه شرعی صدور یافته حسب التماس  
بسی سنگه که عذر باشد رنگین نمود صفات شد عرصه داشت نظام الملک در جواب فرمان الطاف آموخت متعین مبارکباد  
و تمینیت از نظر گذشت و عرصه فرستاد قلی خان صوبه دار بنگال بمنی بر تنبیت فتح و در سال خزانه و مسکن بطریق تبارک  
بمحمد رفلی خان خطاب معز الدوله علا و ناصر جنگ عطا شد و ظفر خان بهادر روشن الدوله یافت و در و سنگه خواصان  
بسعادت خان بهادر بهادر در جنگ مفوض گشت و زکریا خان بخیار عنایت افتاد خان صوبه دار کشمیر شد روز سه شنبه  
بیمست و دوم ربیع الاول پادشاه براس شکار نیله گاو سوار گشته بود که از زبانی هر کاره بروض سید که اعتماد الدوله بسبب  
عارضه بنه از پیر کابل محروم مانده روز دیگر مرض او نهایت شدت پذیرفته قریب تمام ببال او راه یافت و لحظه خلوت بملفوظ  
ایلا و س استخوان یافته کار بجای نرسید معالجه طبیب و دوائ حکما سودی نبخشید تا آنکه فضیلت از و نش برآمد و رخت بسته  
بعضی احوال عدم کشیده روز سه شنبه بمیت و نیم شهر مذکور برود این عالم نمود سدها و بمیت و دور در ایام زارش بود اموال  
خلقه او از ضبط خان امیر الامرا حسین علیخان و تاراج خزاین او و انداخته و جوایز دیگر که بکردار پادشاه بود و اموال گردید  
و خلق خدا براس از ایاز اموال مید میگونی مقصود خاند و در جوار و همسایه او زانیکه میخواست خانه خود را بمقتضای  
و دست و پد در یک کلمه خالی گشته و مردم قتل پرور براس خانه خود زده میرون رفتند و عملا و از انکان بمانند ابله  
انتقال او قمر الدین خان پسر شش شنبه گشته خان را بجا جانشین نمود و خوشنودے خلق و فائق بدست آورد و پادشاه  
اگر چه مشهور بخل و اساک بود اما از بعضی حالات او ظاهر میشود که بخان بود که اشتها یافت چنانچه درین وقت  
که محمد امین خان مرد چندان خزانه در سکار پادشاهی نبود بلکه از لشکر کشی های قطب الملک امیر الامرا چون قابض و تمیز  
بر جمیع امور سلطنت بود اندر براس بسیار بصرف در آمده آنچه در خزاین سادات مذکور باقی بود بذهب و تاراج  
رفت و بدست پادشاه چیزه بنفقا و در خان که خاله افتاده بودند ختمه پنجه براس عمارت دیوان عام و خاص که تقریر  
و طلائے بود در آن آشوبها مسکوک گشته معروف شد و دیگر کار خانها نیز براس رونق محض شده بودند تعمیر آنها ضرورت  
داشت و بخران اموال محمد امین خان از نقد و جواهر و طلا آلات و نفقه آلات و دیگر اسباب و اجناس نفیسه بملفوظ  
و انوده بودند محمد شاه التفات بآن نموده بوارش بخشید با آنکه معمول سلطین بایر به ملکه میو به بود که اموال امرای و ملازمان  
خود را بعد و رشت ضبط نموده و ارشادش را محروم میداشتند بعد مشاهده لیاقت و ارشاد اگر چه از ان میبخشیدند بایر بمنت  
و احسان خود بر سر آنها می گذاشتند و الحق این عمل از فائز صفات اینها بود که بچ عقل و شمع نمایی پسند و بطور  
علیست که شخصی تمام عمر خود صرف محنت و خدمت نماید بلکه اکثر براس جان خود در کار خداوند آن نعمت در باز نمود  
بهر جا فتنه و خدمت گذار براس تمام عمر کج و تصدیقات فرمان بردار براس گذرانده باشند او لا و نسوان جمیع

مشتبانی ایشان در تشویش محاش مرگ مرسله خود را فراموشش کرده بافتاد انتشار اسواول لاملاج و منظر باشند مگونی و زن  
زهره محمد اعظم شاه با وجود اقتدار و طاقت انبیکار از عمل مذکور نهایت تخب و دانه مار داشت که از علل و موافق حاصل  
مستمره بعد مرگ سیکه از ملازمان عمده است تحقیق اسواولی او نموده دلالت باین امر کرد که در کثرت نقد بنس خانه او ظاهر سیاحت  
اعظم شاه نفرت خود ازین عمل و از ان شخص ظاهر کرده مانعت نبهسد بد نمود که باز در حضور او احدی چنین مذکور کند

ذکر میر محمد حسین معروف نبود و نامود و احداث مذہب باطلی که او اختراع نموده بود و فتنه با  
که درین مردم برانگیخته با ضلال جماعتی پرداخت و دین خود بکجب جاه و ریاست و ریاست

میر محمد حسین نامی از سکنه مشهد مقدس رضوی علی شریف السلام ظاهر رسیده بوده باشند با شتمار اقتدار سده الملک امیر خان  
عبود و ارکابل که با اهل ایران افتخار و اسان او نهایت شهرت داشت بامید رفا و افزایش جاه خود از وطن موقوف  
برآمده بکابل رسید چون در علوم عربیت و فقه و غیره تالیف بر نمود بعد از ورود و لیاقتش اشتها رسد یافت و پس رسته  
امیر خان بشاگردی او رغبت نموده شروع با استفاده نمود ازین سبب که استعداد علی او در مجلس امیر خان بهفریبه مذکور  
شد و امیر خان بدین جهت بر احوال او اطلاع تام بهر سانیده صاحب به زود خود را که دفتر علی مروان خان بود از مقدم  
او آگاهی و ادبش آنکه چون صاحب به اولاد نداشت دختره از خانوادہ سیلی مشهور که پیمان و دختر نوکر شوهرش بود بفرستد  
گرفته پرورش او می نمود و اراده داشت که اگر فتنه لایق از دیار ایران دارد اینجا شود و دختر مذکور را با او وصلت  
نماید و شوهر خود را با فتنه اطلاع داده متوقع بود که اگر چنین کسی برسد او را آنگه و بد تا اراده خود را با انجام رساند  
صاحب به این خبر شنیده امیر خان را بقتضی احوال او فرمود بنابرین امیر خان او را طلبید شش به ششم خود معائنہ دید و او را  
بلیاقتش را بامیر خان خود سجده پسندید و زن خود صاحب به را بر احوال او آگاه ساخت و بزرگ نماید او پر داشت  
صاحب به بچوب ز شوهر رضا داده سر انجام نردیج آن دختر بطوریکه با بیعت الفور میا ساختند با محمد حسین مذکور که مذکور است  
وسیلہ آن سر امر حلیه را رفاقت امیر خان دست داده و حریت با مردم در برابر و از ملک بایه باه و اعتبار میر گردید بعد مرور ساسه  
چند حسب الامتد فای عمده الملک و در دلی خوشبختی خانه پادشاهی بنام آن محل مقرر گردید و بعضی از اولاد عمده الملک  
که از بطن نسوان و دیگر فای صاحب به بودند با اتحاد و آشنائی بهر سبب و این شخص مرد عیار جاه طلب بود بخود و بیعت شعیبا  
چند س از پس از آن امیر خان مثل بادی علی خان دود س و دیگر از برادرانش را اندک معتمد خود گردانید با دس علی خان  
از یاده از دیگران در خدمت ارادت بهر سانید و درین اثنا امیر خان بر حمت از دی بیست دلی و دلی او از صوبه کابل بمحض  
آمد میر محمد حسین مذکور ببلایه کار پادشاهی بهمانجا ماند بعد از مدتی عطر و گلاب پشاور و غیره برای سرکار پادشاه و علی  
در کابل حضور بفرمود سر انجام نموده قاصد ملازمت پادشاه و طالب بهر سانیدن عزت و بلاه گردید و بعضی عزم در راه بود  
رسیده بود که خبر طاعت عالمیک پادشاه شنید و توفیقیکه در افزایش جاه و اقتدار از عالمیک پادشاه و پشت قطع و میه عطر مذکور خود  
اسواول را در آن بلده قیمیت عالی فروخته مبلغ شصت میناد و نیز از روی بهر سانید و همان زمر را بایه نزل خود ساند و باین  
خبری در پوشید چون مرد باه طلب بود و سر پر خود رسد داشت تجنبت و در بازار دی سالفین نلیند میه حازم اختراع مسلک جدید  
که از آن زمان که از کسی تشبیه بود گردید و همان نفسی زاده شاگرد خود را که صاحب شوهرش دریافت بود با خود متفق ساخت

و با او مشوره نمود که اگر ما دشمنان باقی بمانیم چه گزاشته قواعد جدید به هم رسانیم و زبانی هم که نازکی داشت فرمود  
بود ایما و کنیه و دعوی الهام و نزول کلام از حضرت ملک یلام در آن زبان نموده اظهار مرتبه کین بین نبوت و امامت بود و این  
مقابل ایشان انبیاء و اولیاء داشته باشد برای خود ثابت نماید و این فرمود و اول عوام را بدام خود آفرید متوجع یاه واقفند از  
فراوان دام و اسل و افتناع بی پایان خواهد بود و هرگاه از دام نام صورت بست هم از گند نامی تواند جست باین مال جزیع  
انام و مطاع خاص و عام خواهیم بود و حاصل هم بر تبه که نافون آن تصور نباشد روی خواهد نمود چون طبیعت هر دو از یک جنس  
نیز دشنا گرد را گشته اسناد و لهندا گردیده درین کار با هم اتفاق در زیدند و شروع با هم از زبان و لخواه آن و انشای عبارات عجیب  
و فقرات غریبه نموده بکات اصلاح بندگر باین کتاب پراخته آفرود مقدسه نامش گذارند و ابواب سعادت و بخت لای  
شفاوت بر فردا نباشند چون اندک مایه علمی داشت آنفا غیروانوسه فارسی قدیم را که گزینش مردم خورده بود به ترتیب  
و غیره قواعد عربی که کم کم مشایخه تعلیلات حرف و ضوابط خود داشت کسوتی غریب پوشانیده صورتی عجیب با نفاذ شید و دعو  
مرتبه بگویند نموده گفت که این مرتبه ایست باین نبوت و امامت و برای هر پنجبر او لوا العزم نه بگویند بوده اند و بر  
خاتم الانبیا که اول بگویند حضرت ختمی پناه سید اوصیاء و شاه اولیای علی ابن ابیطالب است و هشتم امام رضا و نهم امام  
نهم ضامن امامت و بگویند هر دو با هم جمع بود بعد از آن بگویند بمن انتقال یافت و امامت بحضرت امام محمد تقی حاضر  
صاحب الامر علیه السلام و نهم خاتم البگویند ام ترتیب تعداد بگویند بر دشمنی مرقوم شد پیش امامیه شمرده و هرگاه  
پیش اهل سنت و جماعت شمرده میخواست خلفای اربعه و چهار کس را که از خلفای اموی و عباسی که اندک معروف  
بر یکی و از اقران خود بماده صفات امتیاز داشته شمرده بگویند ختم خود را حساب میکرد و میگفت که ما را بمذاهب کس کافیت  
ارو شن گفتند چراغ هدایت در امانی الی الشریع ایم و بگویند ختم که ختم بگویند با منی شود صاحب کتاب و صاحب دعوت  
و می مراسم شریعت و مجد و بعضی ضوابط و طریقت می باشد باین من هم و دالام می شود ضوابط چند اختراع  
کرده بعضی ایام را مثل اعیاء اسلام که در دین محمدی و ملت بیضا به احدیست قرم می شمرده و برگردیدگان خود که آنها را فرمود  
می نامید لازم کرده بود که ضوابط و رسم یافته او بجا آرند و حرمت روزهای غیر روز را نگه دارند و چنانچه در آثار نبوی  
آمده که وحی بران حضرت دو قسم نزول می یافت خود هم تشبه با نبیال حبشه میگفت که یک وحی با و این قسم می شود که وحی  
نورانی چون آفتاب مشاهد گشته در آن قرص کلماتیکه می یافت منش و نظرش می آمد و آن قرص نورانی آفریننده و شیده  
از پوششش می برد و منشش بسیار بود که تحمل آن غیر او را دشوار و یک دس باین قسم که آواز می آمد و همان کلمات  
مخزوفه می شنید که بجنوری و دم می چا و بدور سلام بضا بط اسلام السلام علیک گفته کلمه خفشان نموده بود الی ای افرو و از آن  
روز بار و زری را که باطل را و اول مرتبه در آن روز وحی بر او نازل شد و در چنین نام نیا و اجتماع و از دعام مردم بعل می آمد و  
و غیره خوشبو را امامت او بر روی همه گرسه افتادند و شاد می میکردند و دو علم همراه گرفته و خود کلمه شیه بکلامه ارادت  
اذا اندک بلند تر از آن بر سر گذارشته مع فرمود باین خود بیرون کو به نامک عمارات دیوان را که که مشهور بکلمای دیو می  
بجیایا می است میرفت و اظهارش اینکه اول نزول می بر او در بهمان کوهستان بلاتشیه بطور غار حرا شده  
و شش روز قبل از روزین از غره فی الحی روز می گرفت و ناموش میماند شبیه بصیام صمت که در شرا کعبه بنایه مثل زبان  
حضرت زکریا و غیره بود و حضرت مریم دقت تولد حضرت عیسی برای ترک جواب سوالهای قوم یهودین صوم نامور شده با کسی سختی





بنا برین تعرض احوال کاذبه و افعال باطله که نمیشد با وی علیخان پسر مرغان مرد عمده بانام و نشان نیر از جبل گردیدگان بود عوام را مشاهدۀ انبیا و عظمای برتریه دلیل قوی میباشد که بالاتر از آن مقصور نیست گردیدن خانان مذکور چند کس گیرش را نهایت تقویت مسلک متخلق او می نمود تا آنکه قریب به بیست و چند نفر از کس با آن نایکباز کس گردیده شهرت افتاد تا تمام

### ذکر ملاقات فرخ سیرت با نموداشتند او یافتن بنای اضلال آن بدیه

برینگونه بیضه خوانین بیدین شبی فرخ سیرتیم با بیضه از خواجہ سرایان ملی سغنه از نظر اغیار ملاقات این مکار آمد و نمود مرد در سوخ نیاز مندی پادشاه سفیه او را ک نمود و در دوازده جوجه خود را از اندرون بست و اندکی گشت نمود فرخ سیرت قریح و الحاح می نمود و اولاد فریودان آن بے ایمان نیز منت ماکرند تا در برابر ردی او کشت و پادشاه تواضع و فروتنی سلام کرد و پیش رفت او پوست تخت آمو برای پادشاه انگلند گفت بیست پوست تخت گدائی و شاهی + حمید و ارمی + پنجه و بنوا به + فرخ سیرت که از عقل بے بهره بود استخای زور و اراکندیده بیشتر معتقد گردید و چند نفر از پیروانش را که بخت او برده بود گذرانید و نمود مذکور را هم آن بدیع قبول نمود و بنزرا سماعت معصفت نوشته خود را بپادشاه داده و در اجرت کتابش که بمقتضای روپیہ مقرر بود گرفت و پادشاه بتفخیم قرآن برخواست و بر سر گرفته رخص شد و برگشت بعد بیرون آمدن از جوجه زور مذکور را بر عاقلان سده آن مکار سر اسر زور تقسیم نمود این حرکت زیاده ضرر موجب از یاد اعتقاد احمقان گشت بنیاد اضلال او نهایت متانت و ضمانت گرفت و در روز اعیاد و کیه خود قرار داده بود و با جاه و شتم و کثرت اتباع و خدمتکارانیکه محمود بود و قبل ازین مذکور شد میان شهر و بازار و کثرت ناس بے بیم و هراس میرفت و اعمال مغرور خود را طے رؤس الاشهاد او و پیروانش بعمل می آورد و نادانان و ابله همله مختلفه او را با ملک بلند می گفتند +

### ذکر اراده نمودن محمد امین خان تا دیب آن مضل مردن خان مرقوم ناگمان بتقدیر حق عز و جل و افتادن مردم در افتتان با قضای گردش سمان و اجانت بشیطان

چون سلطنت فرخ سیرت و زمان و دولت حسین علیخان و عبداللہ خان انقضای پذیرفته ثوب سلطنت محمد شاه رسید و وزارت محمد امین خان متغی گردید محمد امین خان بعد دو ماه و چند روز از وزارت خود روزیکه شروع بهارشین بود احوال این زور مکار شنیده از جادو آمد و حکم کرد که از فرزند سپاه چند کس که در بوقت بر دروازه حاضر اند مفتاح این قریصان را گرفته بیاورند و اگر بنا دگی کند هم آنجا بمانند چون قریب بدو پیوسته بود مردم کم بر دروازه اش حاضر بودند و موجب مریضی اشین رفت برای کاریکه آمده بود و نظایر نمودند در آن وقت خفشان نمودیم در خانه خود چسبیم و مجبور و استماع این خبر پیش از این خبر حیران گردید اما چون کمال استهتال داشت حواس خود را جمع نموده پس کتر خود را که نام او دید و جمال و صبا حتی بر مرید داشت مع چند قرص نان جو گندم و بیضه از نان خوش فقیرانه که میداد داشت بیرون فرستاد و پیغام داد که یاران چون بخانه فقیر آمده اید چیزی بے بخورید تا فقیریم برسد مردم صورت زیبا و حسن دون تکلیف این پسندیده نرخره بحال او نموده و توفیق کردند محمد امین خان را که مرض تولج عارض شده بود ناگمان در آن وقت اشتداد یافته این خبر بمردم متعین کرد بر در نمود و درود و دانه سیرت با ستاع خبر مذکور متعجب شده بر در آقا می نمود معاودت نمودند محمد امین خان را که مبتلا بے بدترین اقسام قولنج می

ایلاوس و بهوش بود پس که اندک افتادش رو داد خبر آوردن نمود بر رسید جعفران عذر نشویش بسیار پیش گفته القاس کردند  
که توقف دیگر گرفته آوردنش پس سبب بیماری شناده و او ده آزرده خاطر گفته تا کیک کرد که فردا صبح او را البته گرفته بسیار نشویش جاری  
محمد امین خان آقا قاناز یاد پذیرفته صبح مشرف بر ملاکت گشت و نمود و را که با دی طمان و غیره پیردان و دوست و اراش  
متو از خبر محمد امین خان میرسانیدند اول اراده بدر رفتن داشت چون آثار مردن او را اخبار مردم دریافتست ستم شده  
نفزای پسند و اتباع خود را احضار نمود و صبح که اشرف محمد امین خان بر ملاکت نشید بخاطر مع و دل شاد و از خانه بیرون آمده و رسید یک  
بر سر دروازه اش بود نشست و نفزای اتباع او را در هام داشتند فرالدین خان پسر محمد امین خان احوال پدر را در گون دیده بخوبی  
خسوان و مردان کم از بزرگان مظهر گشت و دیوان خود را با پنج هزار دینیه ندر پیش نمود براسه استخفاست تغییرات و طلب نویز  
فرستاد آن مکار در آن وقت که بر قهر متضمن خبر جان کنند محمد امین خان با و متو از رسید بود بال لبشند پروازی کشاده  
با جعفران و سخن ساز می بود و میگفت ترس بر محمد امین که فرزند ام که زنده نه ماند من باراده شهادت که بدن من هم در  
مسجده شهید شده نشسته ام اگر چه شهید شدی نیستیم که گیار شهید شده ام که با اشعار با ستاق حاصل حضرت محسن می نمود درین من گویا  
فرالدین خان در رسید که سبای نزار از نظر گشت که و انید استماعی نمود و دستخفاست جلال محمد امین خان از طرف  
فرالدین خان نمود و جواب گفت که نزار از کان حبه قلاب از جوفه باز نمی کید چون مبالغه و الهام کبیار نمود و روحی بار که  
خلیفه ایش بود کرده فرمود نویسی (و نیز من القرآن ما هو شفا و درین للمؤمنین و لایزید الظالمین الا فسادا) چون نوشت کاغذ  
برست و دیوان فرالدین خان داد و گفت کبر ویر اگر چه رسید نام تو را بخا بر سه اوزنده نه ماند دیوان اقرار بسیار  
در قبول زبرد نمود قبول نکرده گفت من خود نیگیرم فقرا که نشسته اند اگر خواسته باشند بگیرند گدایان بند که تمام روز برای  
یک نفوس میگردانیم همه مبلغ خطیر را غنیمت شمرده با هم قسمت نمود و شرف بشند دیوان در راه شنید که محمد امین خان  
بها نیکه ستفش بود رسید چون فرود آمد محمد امین خان به نمود رسید خوشحال و نارنج الهال از مسجد برخاسته بخانه خود شافت که ایش  
در شاه جهان آباد استهار یافته زیاده تر موجب ریشته اهلان گردید +

رفتن نمود بدار البوار و بهر رسیدن نزاع فیما بین اولاد او و دوجی بار و بر خاستن پرده از رو بکار  
بعد از دوسه سال نمود و بهر رسیدن نمود و بهر کلاش کرنا نمود نام داشت بجای پدر نشست و بعلت طبع در حصه با که نزد  
نمود برای دوجی بار و غیره و حمان و رجات خود بنابر راز داسه و بهر کلاسه مقرر کرده بود منازعت با دوسه بار و دنا نمود  
روی و او در چند دوجی بار سماجت کرد که منازعت با من که همان چند روز دهم خواب نیست چون اقتدار و تسلط نمود و اتباع  
و عوام باقیه انایات رسید بود و گمان انحراف مظلون نه گشت نما نمود و القاسنه با ستخفاست دوسه بار نفز نمود و دیوان  
که ناسه آن مکار و شریک کارش بوده است ناچار گشته روزیکه اجماع فرمود ان بقدر مستند بود در میان آنها ایستاد و  
بر رسید که باران خط نمود و خط این فقیر شما این شایسته اگر میشناختند اقواف نمودند بعد اجزاف و اقرار آنها سودا نیکه نمود و دوجی بار  
با اتفاق محمد گیر نموده قلم اصلاح برده در رسدات محمد گیر جاسه شده بود در دامن خود خردا سه اذان کاغذ آورده پیش  
آنها امانت و گفت بناسه این مذمت با جتاد نمود و اعانت فقیر استکلام یافته اگر از جانب خدا سه بود حاجت  
بمک و اصلاح محمد گیر نداشت مردم مسوده با و دیده و سخن دوسه بار شنیده کسانی را که اندک شور را بر بود متبگشته شرفت

شدند و حاضران نمایان رسانیده راه انحراف گشتا و بازار ترمیر آن ملاعین انک کس ادانت بعد از آن بضرورت باز و بجهت بار را با خود یار کردند لیکن چندان سودی نمود بعد چند روز نماند بر دست که با وی علی خان از جا گیر خود در دو آب داده بود رفته نشست و هم آنجا رخت حیات از دنیا بر بست و شاه فقار سجاده نشین پدر خود گشت +

## ذکر شاه فقاری وسطی نمود و پایان احوال و ولادت اتباع آن پد نهاد

شاه فقار مردی زبان آورد و خوش اخلاط و متواضع بود انک مایه آشنائی معلوم شد و از هم داشت فقیر او را و برادرش شاه دید و در وجه بار میر باقر که طایفه اول دشمنش بودند بر چار کس را دیده و سخنها پرسیده آنچو ثبت افتاد اکثر از نهاد بعضی خانات از دیگران شنیده و شاه فقار در عهد محمد شاه تا ابتدا ای احمد شاه زنده بود در راه آمد و شد پیش محمد شاه بعد نادر شاه که ذوق مضاجت با فقار ابرسانیده بود مفتوح داشت و در عهد احمد شاه بمصاحبت نواب بهادر جادید خان تقرب جست و در ایست الهامات با ویدی که چند کس با اتفاق بنا بر خوش آمد جادید خان می نوشتند شرم یک بود دید قبل از فقار مرد و فقار هم در آن است احمد شاه در گذشت در پایان زندگی فقار اکثر پیران پیشش مرده و اکثری مغرور و کتب گشته معدودی از اوقات بران مسلک مانده بودند بعد رحلت فقار و فرای شاه جهان آباد چند کس از اقربای قریب نمودن مثل بقیه قوم عاد و نمود و آوارگی از شاه جهان آباد اختیار نمود به بنگاله رسیدند و میرن پسر جعفر علیخان که ناظم بنگاله و از اوضاع و رسوم ایمان بیگانه بود و او را در آخر این کتاب انتشار استد قاضی قلمی خوانده شد بمجاقت خود و سپارش بعضی از مصاحبان که مثل صاحب خود بودند بر احوال آن میدان مهربان گردیده قولیت قدم رسول و خجرو بیه یومیه مقرر نمود اکثری از آنها هم بار بار البور شتافتند که از آنها نماند با مع لفعی از نسوان آن بانکار است الا آن که مملکت لاجپوری ست زنده و انتظار طلب مالک دارد دیگر کسی از آنها نماند قطع و ابر القوم الذین ظلموا و الحمد لله رب العالمین +

## ذکر سفر نمودن محمد امین خان ازین جهان و شدت عداوتش با اهل بیت پیغمبر آخر الزمان

محمد امین خان را چون عارضه بیماری مذکور زد و گرد و نهیج و جبر چند اطباء مداوی و تدابیر و اقتدا اقتضای سده و اباحت طبیعت میسر نگشت آخر الامر ای جمیع اطباء بر اخطان قرار یافت و مکر بمعل آید بازم سودی نگذشت از راه دهن او بر آمد و ازین جهان سفری گردید گویند شدت عداوتش با اهل بیت رسالت و جناب حضرت ولایت مآب بمرتبه بود که شارک را شنیده بود که کلیه علوی التذمیخ و اند طلبیده زبانش را قطع نمود و نیز شهرت دارد که علی الرغم بعضی مردم که دسترخوان حضرت شاه مردان میپایند و بران نشانی از غیب میشود چنانچه در پهنه معمول و مکر مردم هر پیشانی خیم خود نشانها را دیده و سر آن اعتقاد و بصیرت در دیده دلها کشیده اند و این کرامت از ان جناب بنظر احقر هم احمد شد که مکر در آمده آن بدبخت این احوال را شنیده قیاب گردید و بر تعصب که داشت پیش هم مشربان خود نام نرید و معویه و غیر هم که اعتقاد با آنها داشت با احترام و تعظیم برده گفت که ای دسترخوان ندر ایشان میکنیم البته که نشانی هم بنا بر حسن اخلاص که ما را در خدمت این بزرگان است خوانده شد و صورت بلند پرواز را فضا این خواهر شکست بر طبق گفته خود بعمل آورد چون اسباب دسترخوان در مکان علوی از حرم راه میا و آماده گشت خود بخند و خوشی در آن مقام رفت و چند کس را همراه برده فاتحه بنام مقتدایان مذکور داد و بفرمود

خواند و در دوازده اشل را حکم بسته زنی را از بغداد خود بران در نشاند و کلیت را بست او سپرد که بعد از ساختن در را بکشاید و به میند  
 اگر اثری از نشان ظاهر نشود آمده خبر نماید تا نشان خان را بشناسد و بعد از آنکه نشان خان را باطن شیع بود و منسوب  
 نود و هفت داشت بعد از ساختن حسیله را در در را کشود و یک سکه ساهه گرین در آن جایگاه بسوزد و در خوان نشسته از بر گوشت طعام  
 اندک اندک چشیده و سه چشند از شدت شغف خود داری توانست بے اختیار دوید و بشارت رسانید که نشان چه میخیزد دارد  
 خود تشریف آورده نوش جان ای نماینده محمد امین خان مع سراسر ایمان بسوس آن خانه دوید و زن مذکور بر جان خود ترسیده  
 بدر رفت چون آن خانه رسید در گله ایچتم خود و به غضب ناک شده برگشت و میخواست که زن بیچاره را بکشد اما هر چه بخت  
 نشان از آن ندید همیشه سراج او از مردم بے پرسید و لبهای خود بدندان خفت کین می نمایند و شش بجاسک نمیرسید  
 تا جهان فانی را بدر و نود و دیگر اسے جای خود گرد و نیز نهایت مشهور و از محمد بن مسعود شده که وقت مامور شدن  
 میر حله بصوبه داری عظیم آباد امرای ملاقات و استرخا و میر قند نعمت الله خان مرحوم خلف روح احمد خان بنابر ایام  
 عاشورا و اشتغال بمراسم عزیه داری حضرت سید الشهدا حسین بن علی علیهما السلام چند روز رسیده بعد انقضای ایام  
 مذکوره برای رخصت میر حله رفت اتفاقاً محمد امین خان هم در آن مجلس حاضر بود و در یک پہلو سے میر حله نعمت الله خان  
 نشست و در پہلو سے دیگر محمد امین خان نشست بود نعمت الله خان عذر دیر آمدن خواسته گفت که سابر اتم و رنگ در آمدن  
 شده معاف باید داشت محمد امین خان بکنایه پرسید که در دولتخانه مرده بود نعمت الله خان گفت خیر تا تم سید الشهدا  
 بود محمد امین خان گفت ای صاحب چه میخیزد دارد و نیز دید حسین بن علی هر دو صاحبزاده بودند اما چه میرسد که اتم گلی بگیریم و  
 دیگری را بد جانیم و اتم او در نقای او اگر هم نعمت الله خان و جواب گفت صاحبزاده کشته شد اما اتم او سے گیریم صاحبزاده  
 شما نظایت شما شاد دے کنید و گفتگو بطول کشیده منجر بکمانه جنگ شد میر حله در میان آمده اصلاح داد \*

### ذکر مقرر شدن نیابت وزارت عیانت الله خان و سوا آن زمان

تا تاریخ بیست و دوم ربیع الثانی سنه ۱۲۳۴ هجری عیانت الله خان الحاکمگیری را بعد از انتقال محمد امین خان  
 خلعت نیابت وزارت بلا تعین و بر مرتبت گردید و در نیولا بعض رسیده که نظام الملک بعد از نظام دادن نواح او رنگ آباد  
 عازم حضور گردیده به نزد یک فردا پور رسیده بود که خبر فساد و عدم انقیاد بعضی از غنم در کرکشان بیجا پور و طرف کرکشان شنیده  
 بنابر بند و بست اطلاع مذکوره متوجه آن طرف گشت و عرصه داشت راجه سانچو مع بانصدا شرفه متعین مبارکباد نفع از نظر  
 گذشت مسیفت الدواد و بعد العمد خان بصوبه داری خود میخیزد لا مورد رخص شد و قمر الدین خان بخطاب پدر خود اعتماد الدوله مخاطب  
 گشت معز الدوله حیدر قلی خان بهادر خطاب فیروز جنگه عوض ناصر جنگه یافت و سعادت خان بهادر بهادر جنگ بصوبه داری  
 اگر آباد میرزا از گشته رخصت یافت و محمد خان بگلش بصوبه داری آله آباد رخصت یافته بعد بر آمدن از شهر بنابر زبانه و طبعه  
 و دیگر نکالینت ملاطیان مکرر معاتب و باز مورد عیانت میگشت و بهرین عرصه از روی اخبار سوانح و قاطع نگاران حیدر آباد  
 معلوم شد که در ضلع کرمانگ مہتمم صفر سہ دو بلران غیر موسم چنان بارید که آبهای رودخانه و تالاب رو بطنیان آورد  
 از معدنات شیباب و شدت طغیان نادر و دوزخ که اکثر خانهها و آدم و چار پاشے بپفت و بات و قصبه با غرق و تلف  
 شدند و بهرین ضمن یکی از جبال آن طرف چاک شده و بر پای دامن آکو فیروز خان و ریشیا رضاک گردیده اثر آبادی و در طر اش نماند

دور و زور و در شکار پادشاه با اغرخان زبان ترک متکلم گشته اورا بجست نسب مستود و تسلیم نمود و بعد دوسه روز به واسطه میگری  
اضافه بنزد پادشاه و تیر سوار و نقاره و سرپیچ مرصع عطا فرمود و بعد چند روز بنزد پادشاه برادر سوار و خطاب به پادشاه عنایت  
نموده باصل و اضافه چار بنزد پادشاه سه بنزد سوار نمود و از سواج صوبه اگر آباد و بعضی رسید که دلیر خان متینا  
محمد خان بنکیش را در او اقرار و رجب باد و بنزد سوار متقبل سوود و مود و غلظت بنیل کشت که باز بنزد پادشاه بر سر جاگر  
کشتگو داشت معامله بجا دل انجا میله چار بنزد پادشاه و در او دلیر خان یا مقتصد بنزد پادشاه سوود و پیاده کشته شد و محمد خان  
بنکیش خلعت و سرپیچ مرصع اتم بر سر عنایت گشت \*

ذکر شروع منازعت باراجه جیت سنگه را و بطور رسیدن مستیهای موفور از امرای حضور

سنگه صوبه احمد آباد و گجرات اکثر از قندی نواب راجه اجیت سنگه در حضور آمده نظم و استقامت نمودند و چون کنبه  
مراقت راجه مذکور با امیر الامرا و قطب الملک نیز در سینه با بود و راجه هم به منصب مذنب خود با مسلمانان کاوشها  
داشت هر دو صوبه مذکور از راجه مسطور تغییر نموده صوبه داری گجرات مع اینی و دیوانی و فوجداری کل محلات خالد صوبه  
ذکر و مقتصدی گری بنزد سورت در سال مرقوم معزالدله حیدر قلی خان بهادر مقرر شد و کاکم خان شجاع خان  
را که از مقتصداران متعینه احمد آباد بود نیابت صوبه داری گجرات مقرر فرموده از اصل و اضافه سه بنزد پادشاه و دو بنزد  
سوار نموده مخاطب به شجاعت خان ساختند و بطال علم و نقاره سرافرازی دادند و قرضی قلی بیگ برادر را با اضافه  
بنزد پادشاه و خطاب به ستم علیخان مفتخر ساختند و نیابت فوجداری بر گنات بروده و غیره و فرمودند و در اس  
رگنات دیوان حیدر قلی خان را مورد عنایات اضافه منصب ات و سوار فرموده برای بندوبست اسلحه بنزد سورت  
و صوبه مذکور مقرر و مرفض ساختند و فوجداری سرکار مراد آباد از تغییر معزالدله عوض مقتصدی گری بنزد سورت با تمام الدوله  
مقرر گشت و صوبه اجیمیر بمظفر علی خان که از متوسلان مصصام الدوله و راجه جیت سنگه سواست بود مقرر نموده خلعت و سرپیچ  
مرصع و نعل عطا فرموده و رخص نمودند عطیه الله خان پسر عنایت الله خان بندهمت دارد و کاک و فضل علی خان  
برادر و غلی قلی خان از تغییر تربیت خان مقرر و خلعتها عنایت شد و سعد الدین خان را که از نزد نظام الملک آمده بود  
تسلیم پذیرا و منصب بنزد پادشاه سه بنزد و عطا نقاره به تجویر نظام الملک نموده خلعت عرض مکر عطا فرمودند و از اجاب  
داشته احمد آباد ظاهر شد که بعد رسیدن خبر عزل راجه اجیت سنگه نیابت او و انتشار این خبر در آن صوبه که هنوز رسد  
نیابت بشجاعت خان نرسیده بود نائب از علمای زشت خود که با همه کس نموده بود توهم بسیار بهم رسانیده  
خواست که قبل از ورود نائب حیدر قلی خان بهرجه دست رسد شهر را غارت و تاجار را تاراج نموده بدر رود  
مهر علی خان بنکیش معزول آنجا که چند روز نیابت راجه و آخر از محاسبه او آزر دگه خاطر داشت و حیدر قلی خان  
نیز از بنکیش مذکور و صفر خان باسبه لولی مذکور بود هر دو با هم اتفاق نموده نظر بانکه رفع قندی آن راجه و تاجویر  
حیدر قلیخان حاصل آید و حقوق حسن خدمت بر حیدر قلیخان متحقق گردد و جمعه را از ناغذه و رعایا به شهر متفق ساخته  
بر سر نائب راجه ریختند و جنگ در پیوسته جمع کثیر از راجه و تاجویر کشته و زخمی گردیدند و نائب مغلوب و محصور در حصار  
گشته با عنایت خواهرزاده صفر خان باسبه بخت و خوار از شهر برآمد و بعد بیرون شدن از شهر بر بعضی محلات

ایمن راه دست اندازی بشکادت دانسته نموده به چرم پور وطن خود رفت و مهر علیخان و صفدرخان ابد و طبعی ازین مکر نگران  
دیوان احمد آباد را که او هم از رفتاری سادات بود و پیام دادن خزانة موجوده و سادت از محل و نقل نمودند و چون تعین فرمودند  
بعد از آنش سند بر پاش پیش آمده جدا گانه دیدار درین ضمن شجاعت خان مع دست آویز هم معز الدوله حیدر قلی خان اکتول  
رسید و نامر خان مبلغ نموده از شهر برآمد و رسید نصرت یار خان با رسمه صوبه دار عظیم آباد و خطاب رکن الدوله مع امناة نزار  
سوار و واسطه عطا شد و شیر خان خان خطاب عزه الدوله و صوبه داری لنگان یافت و از سوار خان اگر آباد امیر من رسید که  
چرا قلی را که امن نمیدان طرف تهرادر بر سر راه دار الخلافه دافع بود سعادت خان بهادر بهادر جنگ بعد با حیره و مقامای عظیم  
که قریب چار صد کس مردم کاچه از طرف سعادت خان و جمیع کثیر از ان نمیدان که شکر علی بهار به تخریر نصرت پادشاهی  
در آرد و نعت و خیر مع مرغان عنایت و دلیر بهار بهار جنگ عنایت شد که چه نفاذ امری که درین خصوص باید  
محمد شاه چندان داشت و در قریب به پنجاهین امور چندان نه اما از بر سر نشیبه به نیکان و جوس عدالت گسترده بنا بر ترس که  
در نظرش بود و حکم نمود که از بنیضه لطف به برج شمن با جرسه سیاه و زنده در سر نیزه رابط و در یاد در میدان گندارند و سادی  
نمایند که هر که بر دست می رود و در قلم رسیدن نتواند بر برج شمن آمده است تا شمر نماید در سر نیزه گرفته بچنانده و نهم شوال جشن طوس  
بهترین و آئین معمول ستر در نهایت که در فرمیل آمد و درین سال مظفر علی خان که بصوبه داری اجیر و امور شده بود که بسیار  
نهایت عزت و بی احترامی بنویز از قبضه رود ارس که کس که در قریب دار الخلافه است نگذشته بود که در حرکت راجه خود پور  
لطف اجیر با سه هزار سوار مع زمینداران و راجه جوان اطراف که فراموش آورده بود رسید و چند روز بدین جهت بفرست  
نوفت نمود و اجیت سنگه داخل اجیر گشته اول فراغ و نامانده نماید که هر یک از قضا بان و شیخه اهل حرم هر یک و  
کار یک دارن و بدین اشتغال و زبده سیه اندیشه کار با سیکره باشند و مود زمان و خدمه سجد را طلبیده برای دفعه بدی  
خود اظهار تعجیت قوا و اسلام و نیکه در اجرای آن و تعمیرات مساجد نمود بعد از ان عمل دارکان با و شاهش را حاضر فرست  
قول نامه و فرمان پادشاه مع نشان پنج مشتعل بر اقسام و ایمان در بحال و شمن بر د صوبه اجیر و احمد آباد و نایبی عمر دولت  
محمد شاه که مادر پادشاه و در میرا رسه رفیع الدوله و اشتهار سلطنت پسرش روشن اختر محمد شاه نظر بر نیکه راجه شریک و رفیق  
سادات است و را با خود متفق و معین کار خود باید داشت نوشته فرستاده بود بر آورده نمود و نقل انرا با عرض خود مصحوب بود  
پادشاه به نزد محصام الدوله در روشن الدوله مع خدمت داشت حضور فرستاد و مضمون مرقعات آنکه اگر چه بر د صوبه را با غیر دولت  
خلاف عهد و پیمان است اما صوبه داری احمد آباد را بنا بر مرخصه حضور و نیکش نمودم اگر صوبه اجیر از راه تفصل بمن بحال خوانند  
آبرو من میان پیشان و اقوام خواهر بود و در صورت رفتن آبر و اهل غیرت را جان عزیز نیست بنا برین امید دارم  
که از انتزاع بر د صوبه مراعات و معذرت داشته به بهای سکه ازین صوبه ترحم بحال من فرامید که سدر جان من است  
و صوبه مذکوره است در راه ذی الحجه پنجمین سال پادشاه بیک دفتر حاکم که در سبب النساء و نام داشت پدر و دین جهان نمود  
بعد در دو نوشتنهای راجه اجیت سنگه مرخصه محصام الدوله نظر لغایت زود و دشواری جنگ اهل بمبای و ترک نماز گشت  
و میگفت که چون صوبه اجیر را از اکثر بزرگان و اتعمال بدار الخلافه دارد و گرات را با اجیت سنگه بحال باید گذاشت و راجه را در عمل  
کیه از مسلمانان مخلص پادشاه باید داشت و اراده پادشاه و بعضی ارکان دولت مخصوص حیدر قلی خان بران قرار یافت که کتیبه  
و تادیب او باید پرداخت بعد کنگایش بسیار که هیچ یک از اداری حضور من بهم او نمیداد و تجویز حیدر قلی خان سعادت خان بهادر

را از اگر آباد تا یکد طلب حضور نمودند سادات خان مجبور رسیدن حکم چون جرأت داشت بطریق المنیاد را و از خرقه نقد خود را  
 بحضور رسانید و بکار گران و لشکریان خود تا یکد نمود که لشکر و سرانجام کارزار متعاقب بناوقت برسد بعد ملازمت که است عالی سباب  
 هم بمیان آورد و بخش امرای جیان را رضی بر راقا اوگاشتمند و از حضور نیز در امانت قصوری لفظی رسیده عائق غمیت او شد و این  
 ضمن خبر رسید که مظفر علیخان بسبب حسرت و نهیستی در قافای تنخواه سباده گرفتار آمده دوسه موضع معتبر نواح اجمیر تاخت اما  
 مال و مواشی غارتگران لشکر برده او چنان گرفتار قافا اند و ازین گرفتار میا بجان آمده بر جدات و دناست متنی خیل و کاپ  
 سواری بسپاه داده از دست آنها خلاصه یافت و از خوف سپاه ملازم و غلبه راجه قتی خود را با بنیر زد نائب راجه بجهت  
 رسانید و خلعت مفران محبوبه داری نزد مصمصام الدوله واپس فرستاد و در همین حالت بر در واپس راجه اجیت سنگه باجمیت  
 کثیر متعاقب هم چار پنج دوات پادشاهی را یافتند و بهر ران زور سے جیسے از مفسدان و زمینداران آن نواح مثل کابوتوب  
 زان و اشا راجیت سنگه بر قصبه نارنول تاخت آوردند بایزید خان فوجدار آنجا که برای گشت بیرون برآمده بود طاقت مسامله  
 آنها در خود نیافت و در بزار نهاد و خواهر زاده او که در قصبه بود حرکت نه بوی نموده بخیال خود ملحق شد شرفاسے نارنول بر سر  
 مال و ناموس خود جنگیده بر تنے ناموس را با صلح و قانون بپند و هر که در بهت مادت رسیدند و مفسدان متغلب تمام قصبه نارنول  
 را غارت خواہ خود تاخته رخت بریدن مردوزن نگذاشتند و جمیع را اسیر ساخته بر وند بعد استماع انجیر تا دسب و تنبیر اوجا جیت  
 مصمصام الدوله بعد از گذر گشت پیش خیمه را بیرون فرستاد اما چون از ایند امیان مغلیه و مصمصام الدوله نفاسے مضمر بود و اندیشہ  
 قلت خزانہ هم داشت بلیت و فعل میگز رانید و حیدر قلی خان با وجود سوسے مزاج که از سابقان با خاندوران  
 داشت درین هم کیدل گشته در غلاما و لایتمهاسے غلاما و دشاد و رفاقت سبے نفاق را بمتعهد شد و بتجبت بدل و جان قبول  
 نموده صلاح بر آمدن بر این هم میداد و منرا و سے نمود و غیره خود را بیرون فرستاد و هر اوسے بعد از خود گرفت خاندوران  
 مصمصام الدوله صلاح در جنگ اجبت سنگه ندیده با پادشاه در خلوت بعض رسانید که اگر خدا کرده او غالب آید باز اصلاح  
 این کار درین نفاق و دشقان مشکل که تواند شد در صورت بی نیت هم راجه اگر خود را با واد های معیل لسا لک کشد و هم بطول  
 انجا مدخرانده کو در طاقت که از عده نقاب او بر آید بنے الحقیقه بتول مشهور آنکه از نفاق و عدم اتفاق اندیشیده جرأت با قدم  
 این هم که متعهد گشته بود نمود و بعد از آن قرالدین خان که غمیت بسته این هم را متکفل شد و التماس بر هاسے قطب الملک نجم الدین علیخان  
 از قید و سپردن این بر دو بخود کرد و بپنج نکالیف دیگر هم که خلاف مرستہ پادشاه و مقران بود التماس نمود چون بر آمدن  
 قطب الملک از قید مقبول اکثر طابع بنود فسخ غمیت اعتماد الدوله نیز شد و درین حالت چون انواع سخنان در میان  
 سے آمد فاندوران ترک آمد و رفت در باره نموده چند روز خانه نشین گردید پادشاه در اصلاح کوشتی عدا که المها مان اطلعت  
 کو مشیدہ رفیع المان و که در تها نمود و او را ده هم راجه اجیت سنگه ازین گرگ استیما بالمره از میان بر خاست و ظاهر افروختنهای  
 مصمصام الدوله مشعل بر دلچسے و متوقع گردانیدن راجه متواتر رفته اجیت سنگه را اراده فاسدیکه داشت باز آورد  
 درین ضمن خبر آمد آمد نظام الملک که بعد فراخ بند و بست طرف کرنا لک او اکل ذی الحجه داخل نجسته نیباد و درنگ آباد  
 گردیده هفتده هم ماه مذکور غلام حضور گشت و بر برانپور رسیده دایمت خان را که سابق بخدمت دیوانی و کهن از حضور و امور  
 شده بود خلعت و فیض بخشیده بران کار مرخص ساخته به پادشاه رسیده در شهر انتشار یافت و جمیع تدابیر سرانجام و انتظام  
 سنگه بر آمدن نظام الملک موقوف ماند از قانع پیشا ویر کابل بعض رسید که مبارز الملک سرانید خان خان زاد و خان پسر خود را که

با کابل فرستاده بود و خان زادخان بعد فراغ بندوبست پیشاور نزد پدری آمد و در منزل غریب که محمد امین خان پسر خانان مغسّم حجازی  
بغارت رفته بود افتاد و باز دام مور و مرغ فراهم آمده میر راه بر فوج خان زادخان گرفتند جنگ عظیمی بر دس و او بعد مرد و بسیار کشته  
خان زادخان و همراهایانش بطور رسید و شیخ مجاهد که جیاهم دار عمده برادر او بود زخمی گشته و دستگیر گردید و قریب بیستصد  
نفر بکار آمدند و هرگزیت بلوچ سر بلند خان افتاد و دو واسطه سواری خان زادخان بهم از ضرب گوشتک شکست خورده و شکست خورده و شکست خورده  
و بجا نزد خان عزیز دوستی الی رفیق رسیده و دانست که کار از اختیار گذشت بخواهی اقا است نیست اما چاره با بعد و دس چند جان بسلامت از خان  
سیان بدر برد و تمام قلیان و توپخانه و بنگاه و لشکر بنا بر اج افتاد و رفت و عبدالصمد خان بنا بر اینکه ذکر با خان پسند و موردی  
کشمیر یافته بود خبر شنودش و فساد و شرف الدین پسر محمّدی خان با نائب عنایت الدخان و محصور و مغلوب شدن نائب مذکور  
شنیده باسد چاره را سوار مغلیه و غیره بطور المیخار شتافته خود را رسانید و آخرت الدین خوف گشته مقابل را مناسب نیست  
سے بدالی و قتال بافعال و معذرت پیش آمده اطاعت نمود و مواد فساد تسکین یافت عبدالصمد خان جمیع منصبداران  
مشعشع دیو میه داران و وظیفه خواران را بتقصیر القتاب ناکره فساد و فساد و دشمنی نائب منصوب معاتب ساخته با کبر  
و مدد معاش همه آنها را بغبط و فقر خود و در آورد +

### ذکر تولد حبیبیه و درج سیرانی شاهی و کتختانی ملکه زانی و دختر فرخ سیر با محمد شاه

شیخ حبیبیه حبیبیه و درج سیرانی شاهی و کتختانی ملکه زانی و دختر فرخ سیر با محمد شاه  
شادی کتختانی محمد شاه با دیشاه با کتختانی و دختر محمد فرخ سیر کمال زیب و زینت لائق شان سلطنت بعمل آمده بطالع اسد  
محلخ خوانده شد و در سوم آرایش دیشاه و آتش بازی و رقص و سرود و بطور معمول و بشهستان بعمل آمده ملکه مذکوره که بانوی  
مشکوره با دیشاه گشت +

### آمدن نظام الملک در حضور و امور شدن بوزارت و بعضی سواخ دیگر

نظام الملک بعد از فراغ از بندوبست ممالک و کمن و طبیعت از صلاح مناسبت و در کمال نامک و غیره که در مداه بود و نفقت نمود  
بهره از خلفه شاه جهان آباد رسید و در پنجشنبه یازدهم ربیع الثانی سنه مذکوره آخر روز بملازمت پادشاه شرف یاب  
گردید و در یکشنبه نیم جمادی الاول سنه مذکوره قبل از انقضای نصف النهار بنایت وزارت ممتاز و بوطایه خلعت  
چار قب و قلندران و موافق ضابطه سرافرازی یافت و در شنبه سوم جمادی الاول سنه مذکوره جشن عید نوروز خواندن  
قاعده ستره بعمل آمده لقب پادشاه که اول ابو الفخر مقرر شده بود با لوالی التبع ناصر الدین تبدیل یافت و در پنجشنبه ششم حبیب  
الرحیب سنه مذکوره دیوانه خالصه براج گوهر علی منصوص شده و در یکشنبه بیستم مهر مذکور آخر روز شیخ محمد الدیوانی تن تفریق یافت  
الایش امرای حضور خصوص حیدر قلی خان و مرقدات مالی و کلی خلاف رای آصف جاه و دل سے نمود پادشاه پاس خاطر آصف جاه  
ضرور دانسته حیدر قلی خان را بصوبه لکهنو گجرات بفرستاد و حیدر قلی خان در اینجا رفت و غلّه نمود که مثل آن در صبح عصر روز  
نشان نمیدهند و اقتدار بسیار می برسانند نظام الملک که امر در برینه سال مزاج گرفته با و طلب اقتدار و جو بود  
بعد وزارت خواست که راق و ذائق تمام سلطنت خاطر خواهر گشته با نظام امور پزدان و پادشاه را نیز ولایت بگزارند



و دو تار و تهنه سیاه خان و او دماغ و تار و سیاه تبلیغ و تسلیم اوقات با تفصیل معاملات خلق که مضامین فانی بشرط عدالت و درست  
 و برای توجیه در انتظام عظام امور سلطنت و دیگر آن از مهمات لائقه سے نمود پادشاه را بغیر و دولت و جو اسنے وسیل طبیعت بلا  
 براسیے مقبول فائز نے افتاد امرای دیگر خصوص مصفا المملک و حضور بنابر کساد باز خود ہائے خواستند و بیش  
 کج و دار و مرز میگذشت تا آنکه توجیک امر او را بپسران حضور حیدر قلی خان شوریدہ باز خود بخش برون گذاشت و چون او  
 نیز مرد صاحب جرأت و اقتدار طلب بود و در صوبہ گجرات زرہاسے وافر از تحصیل صوبہ گجرات و جاگیرات خود و ہم از ضبط خانہ  
 عید الغفور بہرہ کہ کثرت دولت او مشہور آن خان بود بہر سانید و حساب خزان او از کردہ و کردہ شدت نموتے پیدا کردہ و در دل  
 خود بار او عروج بمحارج امیر الامرا حسین علیخان بہادر خاں الماسے نسبت باغواي امرای حضور عازم استیصال نظام المملک  
 و معمول نایل متعذر خود و باوجود امتنذر میدید کردید پادشاه و لہذا کہ خاں بہادر دن نظام المملک از حضور بود و نہ مہم  
 و وسیلہ ارادہ خود شد و ستمی انفصال امر حیدر قلی خان و عزل او از گجرات بدستاری نظام المملک شد نہ نظام المملک  
 کہ حرص وافر سے براندہ فتن زر و توسع قلمرو حکومت خود داشت قبول این مہم نمود سہدین عصر شب دوشنبہ غرہ محرم الحرام  
 ۳۵۰ ہجری قمری بوقت صبح کاذب حبیبہ از لطن لکھ زانی و خرنج سیر متولد شد و در دوشنبہ پانزدہم محرم الحرام سنہ  
 مذکور ولادت صوبہ داری گجرات نظام المملک را بتغییر حیدر قلی خان عطا شد و در پنجشنبہ دوم صفر المظفر سنہ مذکور و بعد  
 اقتضای نصف النہار نظام المملک بصوبہ احمد آباد گجرات از حضور رخصت یافتہ عازم مہم مذکورہ گردید +

ذکر کشته شدن نیل کنٹھ ناگر نائب سادات خان بہادر در اکبر آباد و تغیر یافتن صوبہ اکبر آباد  
 از سعادت خان و تفویض یافتن صوبہ مذکور بر راجہ جیسنگ و مہم چورامن مفتوح شدن تہون قلعہ جات

ظاہر برہان المملک سادات خان بہادر را علاوہ صوبہ اکبر آباد صوبہ اودہ کہ راجہ گجرات بہادر بود مقرر شد برہان المملک بنزد است موجود  
 خود رفتہ را نیل کنٹھ ناگر نائب خود را و صوبہ اکبر آباد گذاشتہ بود نیل کنٹھ مذکور روزی بہ بخل سوار نایل با جمیعت مناسب در راہ  
 میگذشت یکی از بان بر سر درختی نہان گشتہ بنظر جمیع لشتر توجیک یکے از عدد زمینداران نیل کنٹھ مذکور را نشانہ افکند  
 خود ساخته چنان زد کہ گلولہ آن پستیہ او شستہ از پشتش بدر رفت برہان المملک عازم بود کہ مالک ہر دو صوبہ بودہ انتقام  
 نائب خود بگیرد مصفا المملک فرصت یافتہ صوبہ داری اکبر آباد بتغیر سے برہان المملک بجے سنگہ سوالی را دہانہ برہان المملک  
 را فقط صوبہ داری اودہ مسلم ماند و راجہ بجے سنگہ بتغیر چورامن جاث بعد عطا سے صوبہ دار سے اکبر آباد مامور شدہ  
 بجنگ چورامن و تسخیر قلعہ او کہ متون نام داشت پرداخت و فاصد اخراج ادا از زمیندارش گردید و بدن سنگہ برادر را دہ  
 او را با خود متفق ساختہ مدتی بتغیر قلعہ مذکور اہتمام سے نمود تا آنکہ حکم سنگہ لہر چورامن با پدر خود روز سے در عین  
 مجلس گستاخ کہ لائق شان پدر سے و پس سے بنود نمود و پدر را خفہ مالک گشت چورامن شفقت پدری را کار فرشتہ  
 تارکش مناسب ندید اما از افرات غیظ غلبہ جہالت کہ اکثر در طباع سینود میباشند خود را مسموم نمودہ ہلاک شد و حکم سنگہ  
 بجائے اولشت چون سبکسرے مغز بود از خندہ امور ریاست و مہم راجہ بجے سنگہ استمال رعایا سے زمینداران چورامن  
 و تالیف قلوب سروران قومش فرمان داد بدن سنگہ بکار امور اہتمام تمام نمودہ و نفاسے حکم سنگہ را با خود متفق ساخت  
 حکم سنگہ بر احوال الکی یافتہ از قلعہ گجرات و شب پنجشنبہ نهم صفر ۳۵۰ ہجری سے تہون مفتوح و تسخیر و بدن سنگہ

بجای حکم سنگه مقرر شد و در آن روز که در بیدار بود و بفرمان او از فرازی یافته و ما وین رسیدند و نظم و نسق آنجا قرار داشت و همه نمودند

## ذکر تشکیلات احوال حیدر قلیخان غالب شدن نظام الملک حیدر قلیخان و احوال او با جمالی

نظام الملک چنانچه نگاشته نظم و قاعده رقم گشت صوبه داری گجرات یافته بهرم تسخیر آن ملک روانه گردید و افواج اسباب  
الافین سرانجام داده از آنجا راه قریب خرب ساقین اسباب افواج او پیش نهاد خاطر ساخت و بار سال ترسل و در شام  
جماعت غلیظه تورانیه و افغانه بلخ و غزنه و سمنه که لشکر او بسیاری ازین قوم بوده اند اکثری را بطرف خود مائل و از حیدر قلیخان  
مستغف گردانید چنانچه شجاعت خان و درستم قلیخان و تهر قلیخان برگزیده و ملاطبت خان و زبردست خان باقی و اسدخان و غفری  
و دیگر سرداران بنی و مغلیه تورانیه دل و دلگون کرده متفرق شدند و نظام الملک آنها را در قریب گجرات رسیده مسند الدوله  
حیدر قلیخان بمشایه خان عالی و خود تاج مقارست تا آنجا که ندره علت باغی و بیمارض بهرسانیدند و نقای و دیرینه او در محض  
بیماری اختیارش نشانیده و ریکای حضور شد و آهنگه گجرات رسیده با نظام امجا متوجه گردید و بعد از فراغ از امور ضروری و بیرون گجرات  
بمجاده خان عمری خود که ششازده مچلی شهرت داشت داد و خود بنابر بندوبست نمود و او که بتجسس کرد و در بیدار نظام الملک  
مرحمت شده بود که در از نظام امجا و بعضی نموده و عظیم الله خان را که پسر عمه اش بود نیابت آنجا داد و خود بجنوب و پشت  
حیدر قلیخان باز و اسباب که محل داشت و بجنوب رسیده چند روز مطلق بود و روز یکشنبه سیزدهم جمادیه الاخره  
شکله الهجری نوروز شد و بهلزارین روز با نیکو سیر و ملت نمود و شب شنبه یازدهم جمادیه الاخره رسیده و سیر  
مانده و صبیحه جهان افروز نامو یکم نام از بلطن روش آبادی در خانه محمد شاه متولد شد و ظاهر حیدر قلیخان بعد مصادد از گجرات  
در غایت نظام الملک مورد احترام باوشا گشت چون تنبیه اجبت سنگه و خوشی و قدر او و موقوف بود و صوبه داری اجبره مانور گردید  
و حیدر قلیخان نیم که مرد صاحب جرأت و شمس و دیرینه اجبت سنگه بود قبول نموده بگنجی که میباید داشت اسباب را و در آن روز که  
فائده ساخت و بهر او حسب الامر حضور برداشت و بر سر اجبت سنگه باخت آخر شبان انظمه سنده مذکوره را بر قوم را گردانید  
و بهر دین سال بر سر سیب قاسم کو قوال را از یک کمال عدالت که از جماعه سرخ پوشان نیز فرم کاره از یاسه و نواز و در  
سرخ پوشان هم برهم شمشیر من جروح گشت و در درخت بنده شوال الکرم سنده قمره نظام الملک بعد از فراغ از نظام الملک  
و مالوه مصادد نموده ملازمیت می شاد نمود و در نیت به بیت و چهارم ذی القعدة الحرام سال مذکور بعد از یک نیم ساعت  
نخوی پسر در خانه محمد شاه متولد گردید و در نفع آخر محرم الحرام سنده هجری سنده روز دوشنبه و در کواکب پنج دلو نمود و از  
شده قریب ده و دوازده روز ظاهر و بعد از آن منی گشت و بهر دین او پسر گلان پا و شاه انتقال نمود +

ذکر آرزو گة نظام الملک از پادشاه بنابر بعضی حرکات و مناسبت طبایع امرا از  
نظام الملک رجوع و وزارت با اعتماد الدوله قمرالدین خان پسر محمد امین خان و رفیق  
او بصوبه یاسه ممالک کمن و تفصیل بعضی امرا و ارکان حضور

ارکان سلطنت و اعیان مملکت مثل استادالدوله قمرالدین خان نخستین دوم و داد و غفل خانه و صاحب الدوله امیر الامرا  
نخستین اول و صاحب رساله و الاثاسه و علی شاه و در روشن الدوله ظفر خان نخستین سوم و سعید صلابت خان نخستین

چهارم در زمان سلطان فرخ الدوله شیراز نکل خان و بعد از او برادرش لطیف الدوله خان صادق صاحب سال سلطانی و بعد از او ناصر میرزا خان  
و نامزد او دروغه مرثی خاص مافظہ منگار نکل خان و اخیر برای عالمگیر و با انتقال او و زنا فروزان خان و دیوان عالمگیر را به گوگرد بل بعد  
از مرگ نکل الدوله از او متبعه خان و بعد از او راجہ جہل و دیوان بن شیخ سہدہ اللہ دیر کش اولی حیدر قاسم خان و بعد از او صدیق الدین خان  
و باز از حیدر قاسم خان و بعد از او مظفر خان برادر مصمم الدوله و داروغہ خواص خان بران الملک و نائب او احمد قلی خان و میر نورک  
اول امین الدوله و درویش الدوله و دروغه گردن داران مبارز خان و بعد از انشا آفرخان و داروغہ خاص جلوه و متعلق بدیم  
میر حسن خان کوکر و عرض کریم خان کوکر و داروغہ فرخ علی حامد خان و داروغہ خراسان خان و علی خان قورگی و بخشی ایدیان سنو خان برادر  
روشن الدوله و بخشی شاگرد و پیشہ عیادت خان راجہ پسر خان صادق فراول سیکالہ و درویشان خدمت حبیب فیض بہرہ روز خان  
و حبیب خاص بہرہ و بدخان خواجہ پسر ایمان خواجہ پسر خان و داروغہ خواجہ پسر خان و داروغہ باری و حیدر خان و داروغہ قزوین خان  
فضل علی خان داروغہ علیانیہ سید قطب الدین علیخان پکوری و داروغہ علیعلی سین خان و داروغہ سراج پوستان قولہ ران الیہ خان قلندر سراجمان آباد  
قائم خان پسر روشن الدوله و داروغہ و فانی کل و دوک حکیم مصمم علی خان و داروغہ سواج و ازین مقولہ ہر سیکالہ بکارے بامور  
بود لیکن روشن الدوله و علی بسیار در سراج پادشاہ بہرہ سانیہ از ارجح السعی کہ نموده برآمد کار مردم سے نمود و دستہ  
شاہ جان محمد درویش مشہور بکو کے تقریب وافر در حضور محمد شاہ بہرہ سانیہ ظہیر الدین پادشاہ باد مغض و از طرف پادشاہ صاحب  
دستخط گشتہ در اندرون محل برعائنش مردم حاجتہ توفیق میکرد و عقل و در بین فرین حیرت گردیدہ این نکتہ سے سر اسب  
رہا سے نوبت زکیان بر کیا ان افتاد است و باز سے شکر سے بیمان افتاد است و شاید کہ سپہر سفیدہ قصد زنت  
تشریف زن بدت زمان افتاد است و پادشاہ چون جوان سے عزم و کم جرأت بود مشغول عیش و طرب گردیدہ و در امر کہ  
اشد ضرور بود توجہ سے نمود و رغبت مصاحبت با عہدہ الملک امیر خان و دیگر اماراداران و اگان رنگین سراج خوش طبع و حاضر  
جایافتہ بامور سلطنت و انتظام ملک و ملت التفاتی کہ بایہ سے نمود و باین سبب اندک اندک خوف و ہراس از دل  
امرا و رؤساء ہر فرقہ بلکہ خواص الناس بر ناستہ ہر کس در دماغ خود خیالے سے بخت و بجائے خود شمشیر و رباطین دم  
از استعجال نیز نظام الملک میخواست کہ پادشاہ بہرہ سانیہ راسے او او ضاع خود را بسیار امید و رغبت مع احبت رنگین جانان  
کہ محمد شاہ داشت و زمام اختیار کار باکہ بہرہ سانیہ کو کے و امر اسے دیگر بود از دل پادشاہ و دست امر باکہ بسبب تکالیف  
چنین امور کہ بر طایع سلطان و ارکان و مشاور و گران بود پادشاہ و اہل از صحبت نظام الملک نفور و ہیشہ اورا استہزا  
سے نمودند و در رغبت کلمات بلکہ در حق او مذکور سے شد نظام الملک از جہات مسطورہ مسکروہ از حضور گردیدہ عازم امر کو  
خود کہ صوبہ ہاسہ دکن و گجرات بود گشت و نتیجہ مواد قضا و خاطر نشان خود ساخت و اہلہارا از بار و دلال آزادہ در رفت و باز کردہ  
در فائدہ و نشانیہ مستحق ترک مناصب وزارت گردیدہ اما چون مسائل و تحمل بود و از بار و داری آمد محمد شاہ و امر از برانی الصیر او انہ کے  
پے بردہ در نگر تدارک و استرضای او افتادہ فاصدہ بود کہ از ناخوشنہرہ بودہ و دیری گزیدہ او نیز ارادہ این استخامن دریافتہ برای خود  
فصیحت و حالت تا آنکہ دساک و دساکل در میان آمد بطا بر نفع گرد و درت بجل آمد و نظام الملک روز و شب بدو مہتر المظفر  
مسکوکہ لاجر سے بازداشت پادشاہ نمود و بعد از ہاتھاسے سے اصل خود شہود ش ساختند

شورائیدن امرای حضور مبارزخان صوبہ دار برہان پور را بر آصفیہ کشته شدن مبارزخان

## بر قتل در خالق محله و ماه

امرای حضور برگزید و مظاهر اصف جاهت شرف شسته شسته خاص پادشاهی در کمال افتخار مبارزخان ظاهر بر ابراهیم فرستاد و که اگر توان  
صوبه ای مذکور از دست گماشتهای اصف جاهه انترای نماید غفر بی مان لطافت و کین هم متعاقب خواهد رسید و اصف جاهه  
بر قتل اگر چه امر اصف حضور آگهی یافته اند اما موافقت آب و هوا و شایمان آلوده موافقت هوای مراد آباد و بهانه خود  
برای شکار آن طر فضا از پادشاه روز یکشنبه بیستم ربیع الاول ششصد و شصت و هفت گرفت و اندک مسافتی از نظارت رفت  
بجانب و کین عطف عمان نمود و بر جناح استعمال خود را ملک کهن رسانید و مشغول تهیه اسباب حرب و کارزار گردید مبارزخان  
باستقامتی در هم فتح و ظفر و اخصاص یافتن باطله مراتب و نیاز در ام بلا افتاده با اتفاق ابراهیم خان برادر و او و خان سینه  
و امینای شیخ نظام و ملا شیخ سنج سرداران و کین که مخالفت اصف جاهه در جان و دل با آب و گل ایشان سرشته بود و سر شورش  
بر داشته اسباب حرب و کرب آماده ساخت و بعد از سه سالان جنگ با بهنگ بر زم اصف جاهه بر آمده معسکر ساخت و  
لشکر بی یو بیله آراست اصف جاهه برادر زاده مبارزخان آگهی یافته بمبارک دلا و اشتیافت بد مقابل روز پنجشنبه بیست و  
چهارم محرم الحرام ششصد و شصت و هفت در مقابل غنیم و جنگه صعب چنان رو بباد که پا بر برابر مرد و چار فصل در میدان کشته افتاد و فتح ظفر  
الغیب اصف جاهه کشته مبارزخان بی پسران و در نفا با حوت شتافت اصف جاهه عرض داشت متعین فسخ خود بقید اساس  
کشته ای معرکه ناکامی که از نظارت مبارزخان جان سپاری نمود و در ششصد و شصت و هفت مع اشر فدا می نذر مبارک کلاه و بعضی موال  
مقتول موافق معمول ضبط ارسال حضور نمود و خود و فارغ البال بر تمام صوبهات و کین ممکن یافته بنابر توجیه امرای و کین  
و پادشاه کم برات پرداخت و در الدین خان بعد از هفت ماه از کوچ نظام الملک بخطاب جمله اسلحه و وزارت سرافرازی  
یافت و بعد استمرار اصف جاهه قبول فرمود +

## آدمین حیدر قلیخان از ابراهیم و امور شدن بخندمت میر آصف حضور

چون محبت اصف جاهه و پادشاه ناپاق و اتفاق به یکدیگر ظهور و بروز نمود و از هر دو طرف مدارا و ماسات بعمل می آمد مخصوص بعد  
جنگ مبارزخان که اندک پرده از درجه کار بر ناسته بود پادشاه حیدر قلیخان معزالدول را الفس بیکرگت صاحب  
شوکت جرات آهنگ دانسته نزد خود طلبید و حیدر قلیخان روز جمعه چهارم ربیع الاول ششصد و شصت و هفت از ابراهیم پادشاه شایمان آباد  
رسیده و دو ساعت بجوی از روز بر آمده ملازمت محمد شاه حاصل نمود و بتغویض بر تر کشته و عنایت خلعت نازل اخصاص یافت  
و سعد الدین خان نورانی که متوسل اصف جاهه و از دست گرفتهای او بود و مغرول از خدمت مذکور گشت و نیز راجه گرد بر برادر  
کره بعد از سه تنغیر به نظام الملک صوبه داری الو یافته بدار الملک عین شتافت و با نظام صوبه جانی باید پرداخت  
علیم الله خان که از نظارت نظام الملک بجاری می آید استعجال داشت بر خاسته پادشاه جان آباد +

بر این مختصر اصف جاهه عمومی خود ماموران را به تمرد و عناد و مهابه شدن او سبب و فساد  
اصف جاهه بعد از طر یافتن بر مبارزخان و مشاهده احوال امرای حضور سیلا به کتشیابی سرداران و ششصد و شصت و هفت  
کرمه و در کجرات بود متعین مسافه اشاره لطیفان و دعویان نمود و حاد خان حسب الاشعار گماشتهای با کسیر و ارمان و



ماه خان مغرورید بعد استماع این خبر مبارز الملک که پدر را میگرداند و امیر مردود و متوقف بود باسید الفاسه و عدله وزارت بافتاق  
 نعم الدین سلطان خان بمرسے بردنیاب شدند از پادشاه استعزاج نمود چون ککب اقبال نورانیان در عروج بود و ناوعد مذکور  
 معقولان بصلاح نگشته حکم کوچ بطرف گجرات صدور یافت و راجه که در بهادر تغییر نظام الملک موبداری الوابا فته بکار خود  
 در دانه صوبه مذکور گردید و نجم الدین طغانان بکار خود میرای چند روز در حضور پادشاه بدمحضت موبد و در اسرار امیر یافته متعین مبارز الملک  
 گردید و پادشاه از فتنه پوز و پشکار سانس نظام الملک با قاطع فرزند نورانیان بد مغنزه و کنده خاطر گشته کینه اینها در پیش  
 پاک گرفت و فیض صوبه داری و دیگر خدمات که با عطاء الدوله فرزندین خان بود از امر بدو تغییر گشته بدیکران مقرر گردید و بران الملک  
 در خدمت بند و بستی موبد یافته بنا بر انتظام محاللات آنجا منتصب نمود و بمراتب تمام دهم صوبه خود پرداخت و در خدمت پادشاه  
 سال سه و هشت از پادشاه و از دهم بطرف گجرات شتافت و نجم الدین سلطان بستی اسبابی که از خدمت مقید اند و غیره در خدمت  
 چند روز توقف نمود و منتظر اجتماع اعران و انصار از رفقاس و برین و انوان بکینه خود ماند بعد فراهم آمدن آنها متعاقب  
 سر بلند خان شتافت و لشکر کسلی گشت و مامدانان با لغان کشاد و پیلاجه کاکیو اسر و اران مرسته بقصد محاربه از گجرات  
 برآمد و بر چند مبارز الملک بامدادان فصلی بر جانشست سوار شد و او مامدانان بختی خود امان یک را با فوج غیر جنگ  
 مبارز الملک فرستاد و سر بلند خان نعم الدین علی خاں جنگ عظیم با بختی مامدان و بر دوسر و اران مرسته خود و غیره را  
 گردانیدند و امان یک در میدان کشته شد و شیخ الدیار بگرسه بختی دوسر و اران مرسته مبارز الملک از راه و دیگران  
 فوج احمد آباد شده شهر را تصرف خود را در د و مامدان شکست خورده پیش نظام الملک رفت سال دیگر نظام الملک  
 جماعت مرسته را تحریک و تحریک جنگ سر بلند خان نموده و در یک مامدان گردانیده بطرف گجرات فرستاد و بعد رسیدن آنها  
 در حدود و گجرات جنگی که صاحب با مرسته باروید و در نجم الدین سلطان شتابی که از آباد اجداد خود میراث داشت که جنگ  
 مرسته باروید و در مرسته باطله افتاده که در وکیل نگرا بکار ایدر اسرار یافت و تاراج نمود و خاندان پسر سر بلند خان  
 و سید نجم الدین سلطان بجمیت شصت هزار سوار و پیاده با سه عوب و فرق و دیگر چند صد غریب نوپ فرو و کلان مقابل  
 مرسته در میدان گشتابند و در آمد جمیع کثیر از آنها کشته بقیة السیف را منظم گردانیدند و نائب نوابان از نقاب شان  
 باز گرفته از حدود گجرات بیرون ساختند چون مبارز الملک فوج بسیار همراه داشت پنج ملک و پیراهن و پیراهن و پیراهن  
 از حضور معرفت ناظره لشکران و بعد درون ناظره رفت بختی سوم روشن الدوله مبارز الملک بر سید باطل در تسلط و بران ملک  
 نشود و مقرر شده بود که از بند و بستی آن صوبه قرار و اتساع نشود و داخل صوبه مذکور بمجده مامد سرکار مبارز الملک مگرد و در  
 مذکور و بهاء از حضور با بر سید باشد چون خبر فتح مذکور بحضور رسید بهواید به مقام الدوله حکم بطرف فوج زیاده و در خدمت  
 شدن اعطای در برابر سر بلند خان رفت تا این حکم بر سر بلند خان رسید بود صیت سلطنت ادا شدی و ران صوبه  
 بلند و سر گذشتان منقرضه مال و سینه بودند

ذکر انخطاط در بابت روشن الدوله و کوک و شاه عبدالغفور و اخذ و جگر و در حضور از نشسته  
 مذکور و منقول شدن سر بلند خان از گجرات بسع صمصام الدوله و منصوب شدن  
 استیضه سینه و مقابله با هم و دیگر و معاودت سر بلند خان بشاه جهان آباد و قونیه







بسیار در سلطنت پیر سید تبارک چنین امور از دست بجا مان یا نامزد ننگ دلاوران صاحب فرسنگ می آید از دست کم جز آن دینک  
چو کشاید رودابه خزر در پیشه در پیشه شیر راه بر دو تیغ جوبین در میدان کین چون شمشیر آتشین بر تو حصام الدوله بنای تدارک و تنبیه ایفان  
و انتظام سلطنت هندوستان بر عیار می و مکار می گذارسته میخواست که بحیل می می آید از دست و ششید می می جست  
غیاثت می و آشوب فرو نشاند و خصم قوی کستی مثل آفتاب و در سبب را بطاقت ایل عاجز گردانید می می چون اراده دور  
از صواب و آتش افزون می بر روی آب بود سود می نمود بر تدبیر می می اندیشید می می دهن سلطنت می گشت و در کان  
دولت کستی پذیرفته می می سرای خود و عصبان طاعیان قوت می گرفت عرصه نفاق روز بروز کشاده و اسباب حوادث و فتن آباد  
تر می گردید و در چنین مقام پادشاه ذی شوکت صاحب سلطنت می می بایست که نخل نخوت کردن کشان می نمود و بعد از حملات  
مروان از بیخ دین بر کند یا امیر الامرائی مثل ذوالفقار خان و حسین طایفان می می شایست که برست جرأت کردن کشان  
در خیم کس و خود انگشت

شیوع یافتن سرکشی از رعایای متفاد و حادثه عاجز شدن محمد خان گلشن از دست مر سبب بوندید در صوبه آل آباد

افواج مر سبب چون بر صوبه گجرات دلاوه تسلط یافت و از حضور تدارکی که باید عمل نیامد دیگر سرداران مر سبب را هم جوس مملکت سستانی و  
منازعات با حکام و عمال سلطان در غلطی گرفت باجی را و غیره سرداران که قایلش گجرات دلاوه شده بودند هم خود پیشه می گشته  
آهسته آهسته خود جاری می می قرب و دور را که از صوبه می می آل آباد و دیگر آباد و غیره می می متصرف می شدند و همیشه توسع و ملک و  
کنت شان دست میداد تا آنکه در همین آوان محمد خان بهادر و غنفر جنگ گلشن صوبه دار آل آباد بر تسخیر ملک بوندید که متعلق بود  
آنجاریه جتر سرائی و گنجا بود تا حد گشته دفرج و انیس از اوس خود یعنی جماعه افغانه بهر سانیده سامان مناسب می می  
کرد و داخل دیار آنها گردید و اکثر جا می می بوندید که متعلق را مسخر نمود و اقامت خود در سمان دیار که تازه قایلش گشته بود  
مناسب دید و در دارالملک راجه مذکور سکونت و رزید راجه مذکور و دیگران از ان فرقه که ملک آنها متصرف و گلشن  
در آمده بود شکست سلطنت را می باشد که حالات مذکور و سهل شمرده رجوع به مر سبب می می ناگسپر کلان که ظاهر از توابع صوبه دار  
و اورنگ آباد در پشت ملک بوندید که متعلق است یا بهر داران باجی را که در آیین از طرف او می بودند نمودند و آنها را  
و عده رسانیدن مبلغ و دادن بعضی از ملک خود کرده بحمایه و اعانت خود و آوردند محمد خان گلشن بر غلبه خود و تسخیر ملک  
که نموده بود و متصرف گشته فوج بقدر ضرورت نگهداشت جز باده مردم را خدمت با دستان شان نمود چون از راههای آن ملک که  
تازه بدستش آمده و چندان بلدیت و محسنت داشت راجه متهم و مذکور افواج مر سبب را می می گرفته بخت و غفلت بهر محمد خان گلشن  
رسید و گلشن متصرف گشته بمداغه و سوار شده مقابل گردید چون بوندید در مر سبب بکثرت تمام بود از عده بر نیامده عاجز گردید و  
و پاک کرده برای خود را می در قنص می می افتاد و تا خود را و راجا کشید بعد از دو سه روز بیکدیگر که حیت که نام دارد و در تصرف او  
بود رسید و خود را مع فوج اندرون قلعه مذکور کشیده محصور گردید راجه آنجا مع فوج مر سبب می می حاضر قلعه برداشته نمی گذارست که  
بر کاسه در قلعه تواند رسید چون مردم بسیار همراه داشت آذوقه و کسکه نماده رفته رفته می می ناچید گردید و مردم بر کاه و خردا سب  
دسک چشم طمع و دهنه کار می می رسید که ناخود بینا خورده می شد و راه بیرون شدن می می نمود و از پادشاه و امیرای حضور زن  
و فرزندان و غنفر جنگ که در فرخ آباد بودند استخاضه و استمداد می نمودند که نمی شنیدند و بعد از آن نیر سبب می می

تا حکم جنگ سپرد بلاطلاجه و ناچاره رجوع با قوام خود کرد و در نشیمن خود را فرود افانده فرستاده است و او را استخلاص بخش  
از آن گرفتارند خود افانده بحیثیت بمقره فراسم آمدند و به دلیل زیر که اندن فغنفر جنگ پیشش تا حکم جنگ را انجام توانست شد  
تقاعدت نموده بسره کرد و گنگ تا حکم جنگ بسره وقت فغنفر جنگ رسیدند و از قلعه که در آن محصور بود برآوردند و با آلودرسانند الحق کار  
عظیم بود که این پیر جنگ آخرتر را به پدر خود نمود و در آن محصور و قلعه متعلق بکشتن از بنو ذیل و در سیه فغنفر جنگ ثابت کرده  
سوره غلب و از صوبه داری اگر آباد مغزول ساختند و مبارز الملک را فغنفر و تغییرات فرموده و صوبه داری اگر آباد و لو سوار الملک  
پسر کلان خود خانه زاد خان بهادر غالب جنگ را بر صوبه مذکوره نائب گداشته اکثر در حضور رسیده بود و آن آمد و رفت و در باب  
شکسته خاطر میا که نموده اکثر در خانه خود اترا داشت و در میان ایام میدرتلیان پانش خود در خانه سوخته جان پیمان آفرین  
سپرد و در روز چهارشنبه پیرم جمادی الاوله شش ماهی جاری بود و در روز یکشنبه روز برآورد و محمد یار خان که صوبه دار شاه جهان آباد  
از محمد عالمگیر شیشه بیاند و بهادر زاده امیر الامرا شایسته خان بود بر محنت حق پیوست و در سینه مذکوره روز جمعه خدمت میر قش  
بمظفر خان بهادر مصفا المولد مغض شد و در سینه سال چهارم شوال بار و دکان بهرمان الملک را آتش گرفته مناره فیروز شاه  
را مع نصف عمارت پایش برداشت و از جانبیکه بود کنده دورتر انداخت و بهرین آدان نجم الدین علی خان بر حمت اسلحه و اهل  
گردید و با شغال او صوبه داری امیر جلایه میر کشته بمظفر خان شد و در روز شنبه دهم جمادی الاخره شش ماهی جاری بود و  
انک بهاری رویداده نصبت انجا سید و روز شنبه هفتم شعبان المعظم سینه مذکوره را چارچوبه سنگی بهر مدارا به  
حیث سکه که از گجرات آمده در حضور بود مستخرج نمود که فتنه مرید شیشو بخ یافته بوطن او که اتصال مدد و گجرات دارد و  
نموده بنا برین نصبت یافته روانه و در بود میر محمد را الملک خود کرد و در روز جمعه دهم ماه مذکوره سطره کفش فرودشان نیان  
و دیگر اهل حرفه مسلم جمع شده بهادر دعوی خون کی از آن جماعه که ماسج بود و در هر سه هند و بهر گنگا بهر سوله خانه جنگ نموده  
ناحق او را کشته بود کفش او بهر طلب انتقام از پادشاه اسلام بهر گنگا کشته چند روز تغیر و کفین نه نموده بودند و اوستی الملک  
ضعیف الایمان که بر واکه از روز جزا کشته اند باحقان حق نمایی بر او افتند چون طرفدار بریانیز بهار نفسانیت فعلی بن  
هر سیکه بود کسے بتدارک و تسلیه آنها هم نپرداخت جهاد مذکوره ناچار از حاکم و بلوای عام نموده مالع نماز جمعه و جماعت  
گشتند و فاسقه رسله عزت نموده خفت و او دهم و دیگر بهرچنان آشوب آنها اشتداد داشت بنا برین قرار دین خان وزیر  
و در روشن الدوله امور باقرای نماز جمعه گردید و بحیثیت خود با حاکم امرای و دیگر سجد را آمدند مستعیشان دل سوخته مشرور  
بظلم و ظفرین و ششیع امرای بهر محبت دین نموده جبارت را از حد بر بردند تا آنکه دشمن الدوله در سایه سپهر اسه افانده  
که در فکاسه او بودند و کشت و کشت و در آن از در کشت اناناسه نموده انواع و اقسام و در فکاسه او را سوار کشت که فتنه اعتماد الدوله  
باید اسه نموده با نهاسه بهر دست سرداد و از صدای آن بلوایان را ترسانیده فتنه را انک فرو نشاندند کی ترتیب  
هم انک تالیف و تسلیه فرموده اصلاجه داد و چنانچه گفته اند بهر کس فتنه و ششیع هم در بهرست و چرنگ زن که جراح د  
مریم نیست + لیکن در آن عصر اکثره متلانی فتنه گشته غریب رستخیزه روی نموده و بهرین سال از آخر شوال  
در تمام ماه ذی القعدة الحرام هوای شهر مغضوت گرفته تمام سکه شاهجهان آباد و غیره کبیر به بیمار سیه بتدا گشت کار بجا  
بر سید که بازار با و رسته با مالی و دکانها بنده افتاده شهر و نفع نداشت مردم میگفتند که چنین حال دین و بار گانه غلوی  
و سمرق فتنه و گویند که مشرور بیمار سیه از سینه و اله آباد که آباد شده و از دین و شاهجهان آباد و در پانی پست سمرق و لاهور

نیز ساریت نمود و آنجا هم حال همین بود اما الحمد لله که پایان آن تبخیر و عافیت انجامیده هر کس شفا یافت مگر قلیله که اجل شان رسیده بود فوت شدند و در لشکره اسبجری در راه رجب شهابی پنجشنبه و جمعه شنبه دوم و سوم و چهارم ماه مذکور سربازان مرسته اشتداد یافت کرد در شهر شاهجهان آباد و در سبزه کهنه بر آب در سبزه و غیره طرف بلکه بعضی آنها را باری پنج لیست درم از آسمان برت بر سقها و جامه های بارید \*

برآمدن پادشاه بطرف اغر آباد و برودت بطریق سیر شکار و از آنجا عبور نمودن دریا که  
جمنابر را به تنبیه مرسته و معاودت فرمودن قرین تخلیش و مسرت بنصرت بخت بیدار

روزی شنبه پنجم رجب المرجب شمس العجری وقت طلوع آفتاب محمد شاه پادشاه بطالع جدی از قلعه اراخان شاهجهان آباد برای سیر و شکار بطرف اغر آباد و برودت کوچ فرموده قریب یکماه در سنون پست و برودت تماشاخانه شکار مع اعتماد الدوله و وزیر الدین خان و امیر الامرا مصفا الدوله و جمیع امرا و ارکان سلطنت مشغول شدند و بعد از آن معاودت نموده در باغ معروف بتال کنگره نزول اجلال فرموده چند روز بسیر و تفریح آنجا مسرت اندوز بوده عبور دریا به جمنابر نمود و در باغ فرخ بخش و دوازده روز توقف کرده خبر شرفیای مرسته در مد و سرزمین اگر آباد استماع نمود و باران گویا شمال آنجا غمضال کید و منزل منفست نموده کبنار و دریاچه سیندن نزدیک لبرای بکلیل معسکر ساخته هیفت بیشت روز مقام داشت بجهت تمام خبر بد شدن آنجا از حد و مذکور بطرف تلک نزدیک بفرید آباد آمده در راه شوال سال مذکور بدولت و اقبال داخل دولتخانه مبارک شد

ذکر رخصت نمودن پادشاه و مصفا الدوله مطفر خان را به تنبیه مرسته و بعضی سواخ دیگر

روزی شنبه شانزدهم رمضان المبارک شمس العجری سیزدهم ساعت از در برآمده مطفر خان بهادر در آتش برادر مصفا الدوله را به تنبیه مرسته رخصت و نکاح یافته همانوقت نزدیک باره پله در باغ جیوناس بدون آنکه بماند آید رفعت منزل گردید و سبکباری مرسته بعد از تسخیر صوبه های گوات و مانوه چون تدارک از حضور بصل انداز راه نگر ناز باز و دست طلب را از کرده آهسته آهسته قدم سینه و اجتهاد پیش گذاشت و بعد از قضای هر سهیل دستهای یک و محال از ملک پادشاه به تبرک خود می داد تا آنکه بهر دو روز و انقضا احوام و شهرت با گویا که از حصار مشهوره هندو با گریز نماند قریب جوار دارد متصرف گشت و دم نخوت و اقتدار زد و آصفیاه باغی مرسته که شمشیر باشتغال ناکره فساد و التهاب آتش بمادله و عناد و تسخیر دیگر بلاد ولالت نموده جماعه مذکوره را دلیر تر می ساخت و مرسته که ضعف ارکان سلطنت در ریخته خود بخود در باطن این اراده داشت تحریک آتفع جاه بهانه خاطر خواه دهنده قدم پیشتر گذاشت و باخت و تاراج با گریز امیر الامرا و محالات فاعل شریفیه همت گماشت چون مدمات ناخت و تاراج مرسته از حد و گویا که بهیم تعدی نموده ساریت بحالات متعلقه اگر آباد و اجیر نمود امیر الامرا سینه در پیشه درست اندیشه لاعلاج و ناچار گردید و برادر خود مطفر خان را که در مقام دم از شجاعیت بے نهایت تمیز و به تنبیه جنگ مرسته مقرر ساخته از حضور رخصت و نامید و امرای دیگر را مع افواج پادشاه به بعضی رساله های همراهی خود که بیانات مجوعه مسیت و دوامیر و نجم فخر ایم گشته بود در رفیق و متعین او گردانیده مرخص نمود مرسته سالانه کور با سامان موفیر و لشکر میسر و کبر و قرب یار پاد در کباب افتد از گذشتن لغز زمزم مرسته و برادر نهاد مرسته که

فنا ملک جنگ و بطور جدا و قراول است در انشای راه باو باکی بر نمورد و مظفر خان تالمسروج رفته سکونت در نزد میرزا چند ماه  
 اورا در آن میدان مقصور و طرف وصول اجناس غله مسدود نموده و انکلاوقات در دستش قرار پذیرد و مظفر خان خود داری نموده  
 انتظار حکم پادشاه و امر برادر خود میکشید چون حکم معاونت صدور یافت مظفر خان بهادر بشکرت آمد پروا غنای بلازمست پادشاه  
 و برادر عالی جاه خود شتافت و روز سه شنبه بیستم محرم الحرام ۱۰۸۸ هجری شرف کورنش پادشاه در یافتن به طایفه نکلن  
 و برادر سرافراز گشت و بعد وصول به شاه جهان آباد که منتظر مامول دگمال مراد بود ادا می صدقات و نذر در صوب المقدور و بلبل آمد  
 و خواهران لشکر بی پایان بر سلامتی آن امیر عالی شان بقدریم رسانیدند و غلصان بر حسن تدبیرات که درین سفر از آن سرور  
 جمست میرزا قورخ آمد تحسین و آفرین بر برای روزیش نموده و رد و فیض آمودش راسخ الخیز و مقتضات شمرند و اکثر اوقات بزرگان  
 مساجیان فرامردان این معراج مذکور بود مشغول این کار از تو آید و مردان چنین کنند و بهدترین سال شاهزاده عالی شان  
 مغفور پسر محمد اعظم شاه مردم شاهزاده هم محرم بر محنت حق پیوسته در مسجد مقبره والده خود که پاپورس که تعمیر داشت بود مدفون  
 شده بهدترین سال اول روز یکشنبه بیست و چهارم جمادی الثانیه امیر الامرا مصعصام الدوله و اعتماد الدوله فرزندین خان به تنبیه  
 سرور نه نصحت یافتند و بهادر مثل مظفر خان تلاش نموده معاونت فرمودند و غلیم لیم روز شنبه شانزدهم شوال مسند مذکور  
 نصبه سانجر را که قریب بسد کرده از شاه جهان آباد است ناخست و فوجدار آنها معزوف بنمرد و در پارسیل و قریب به سه لک و پیم  
 دل و اسباب خانه خود بر سر و او تادست از برادر و سر بر سر قناعت بران کرده و فخر و را چنانچه خواست غارت نموده با یکفت  
 لباس که پوشیده بود سردار و قناعتی نصب مذکور به محبت مالیت کار فرما شده و خیال خود را گشته با مطلق چندم بر نمرد و  
 با سر بر با جایگاه مشش میر سید جنگیه و آخر الامروج بر در سدرای خود افتاد افاق نیست که او دفریت و مردانگی و او دتاریخ  
 بهدترین ریح الله است و بهر سبب آخر روز چهارشنبه باران بشتت باریدن شروع نموده و روز پنجشنبه نوزدهم بهمن بشتت بود  
 و اکثر غارها افتاده و در سراسر روشن آرد و ریاچه اش چنان غلیظ نمود که میانهش بقدره آدم آب جاسه بود و از کبر آباد  
 بر رسید که نوزدهم روز پنجشنبه و رانجام چنین شد

سر بر آوردن ارار و زندان چکه کورده کشته شدن جان نثار خان بردست او و پیغمبر غنای  
 عظیم السد خان و قمر الدین خان درین خصوص تنبیه یافتن او از دست برهان الملک

در افتتال احوال سنین اضحیه ارار و زندان چکه کورده ماکم خود جان نثار خان برادر زن اعتماد الدوله را بهشاره جنگی و اضلاع  
 شتت کشت و اسباب او را غارت نموده عیاشی را مشغول گشت اعتماد الدوله بهدست عظیم السد خان و فرستاد تنبیه  
 او کتد و ناموس ساستر او نداید زندان مذکور که مرد مشهور و فاسد شهر بود و در و عظیم السد خان نزد قمر الدین خان مکان  
 سکونت را غنای گذارشته چند روز بزدای می جوهره و دیار خود که اندک معوی لسا لک بود رفته آرامید و عظیم السد خان به بهر  
 از محبت و ایمان که شمال آن بدسگال را سهل نموده چند س در چکه مذکور مقام و آخر الامراج بیگ خان نور اسف و فخر و را  
 بمکومت آن چکه و نادیب زندان مذکور گذارشته خود بشاه جهان آباد معاونت نمود و ارار و مغرور تر گشته بعد عطف خان  
 عظیم السد خان بر سره حاج بیگ خان و دیگر چکه و اران رسیده هر باهمان گشت اعتماد الدوله و نیز که از محبت محروم و در تارک  
 چنین امور جاریه جراتها معذور بود و ناچار گشته درین خصوص رجوع بر بران الملک بهادر که صوبه لر او بود و خود با فخر تمام

بر تخت داشت که تنبیه اژدها و بواس آبرو سے مغلیہ اسلام طہر کی دوائی بنایم چون بر جان الملک نہایت جرأت و قسہ مردی  
 و مروت داشت در شکستہ کہ عازم حضور گشتہ از صوبہ خود بشا سہجان آباد سے آمد از شناسے راہ و عشرتہ دوم جہادی اژدہ  
 بر سر بگلوخت اژدہ و رسید ز حیدر سنجاست کہ مستحان ابد غریب با او ہم فدعی نمایند چون بر جان الملک نے یب اور انور و اژدہ  
 کہ نہایت عجب و غور بہر سامندہ بود مستعد محاربت گشتہ استخوانہ سے نمود ز مانیک بر جان الملک از راہ رسیدہ داخل غیمہ خود گردید و  
 اتفاقاً در آن روز جائہ سبز در برداشت بر کار بار اژدہ و خبر سامندہ کہ نواب جامہ سبز در بردارنش سفید لباس بلند و در چین  
 داخل غیمہ گردیدہ اژدہ کہ در گلیں شستہ بود انتقام جزیش میکشید علی الفور مع فوج خود نمایان گردید بر جان الملک بجلت بر فیل خود سوار شدہ  
 تا کید بار استن صفوت نمود لیکن از ازان رکاب کہ مستعد و تیار بود مذکور شدند و بصورتیکہ در آن جلالت میر آیدانیک  
 ترتیبی در فوج صورت گرفت بر جان الملک سرافقت جامہ سولہی کندہ لباس سفید در برداشت و ابو تراب خان نورانی  
 کہ از سرداران و عمدہ ملازمانش بود قصار او ہم در آن روز لباس سبزی در بردارنش بلند سفید داشت اژدہ ابو تراب خان  
 بر جان الملک تصور نمودہ بہمت بر فیل او گماشت و با جان بازان محمد خود عثمان ریز بر شمشیر تاختہ با او در آویخت و نزدیک  
 فیصل او خود را رسانیدہ و اسب را جہانیدہ نیزہ خردی کہ در دست داشت بقبضہ نواستے چنان بہر سنجہ اش زد کہ تنان  
 نیزہ از پشت او بیرون جستہ بنحۃ خروج فیل پیوست و اکثر سہرہ بیان بر جان الملک ما از دہ بدہ آمد آمد و عارف را رخصتیار  
 افتادہ پاسے ثبات و قرار بر جانماند بر جان الملک با معدو سے از خود کہ پاسے جرأت شان مغزیہ بود بمقتضای  
 غیرت و جرأت قدم ملاقات پیش گذاشتہ اژدہ را مع ہمہ سرافقت بر تیر پاسے خود گرفت و رفقائے حاضر نیز دست جرأت  
 از استین شوکت بر آوردہ بہتر و شمشیر با فوج مخالف در آویختند و در جنگ سگہ کہ سپہ از افر پاسے اژدہ و در فیل بر جان الملک  
 بودہ اژدہ و اشتناختہ بر جان الملک شناسا شد و خود اسب را تاختہ مقابل اژدہ شدہ و در با سہرہ بگلوخت و ضرب اسلحہ  
 یمن آمدہ اژدہ و از دست در جنگ سگہ و ہم بہتر بر جان الملک کشتہ افتاد و نسیم نفرت ایزدی بر بر جم علم بر جان الملک  
 وزیدہ فتح و ظفر فصیل و لیا یی و دلش گردید بر جان الملک سنجہ شکار کتہ تقدیر رسانیدہ و شادمانہ فتح تاختہ داخل غیمہ  
 شدہ و مر اژدہ را بریدہ پیش پادشاہ و پوست بدنش کشیدہ و بر از کاہ نمودہ بر اسے فرالدین خان فرستاد و خود چہ روز  
 در آنجا مقام کردہ و لشکر را بر کردگی مقدر جنگ بہادر در بچکل مذکور گذاشتہ بصوب دارالخلافہ نہضت نمود و اول روز  
 پارسنہ بیفتم رجب سہ مذکورہ بحضور رسیدہ ملازمت پادشاہ نمود و یک نیزہ از شرفے و یک خنجر و یک شمشیر گذر  
 و بطای خلعت و سر بیج مرصع و خنجر مرصع و شمشیر مرصع و فیل سرافازی یافت و روز یکشنبہ ششم شوال سہ مذکورہ  
 حسب الاتماس ابو المنصور خان بہادر مقدر جنگ کہ داد و خواہر زادہ بر جان الملک بود و شیخ عبداللہ و غیرہ در آن  
 معسر رخصت شدہ پیش آنکہ آہنا خبر آمدن مرثیہ کہ سپہ اژدہ ملک خود آوردہ بود و معرض دہشتہ بودند و سہرہ رین حو  
 روز سہشنبہ ششم ذی القعدہ الحرام سہ مذکورہ پادشاہ یادگار نان کشمیری را کہ مرد جرئت بان ہوشیار و از رفقائے محمد  
 امیر الامام عبداللہ بود نزد راجہ جے سگہ سوائی و باجی را کو و سپہ سالار مرثیہ کہ بنشینہ مالک ہندوستان از طرف  
 راجہ صاحبو مامور گشتہ بود مع اسناد ہر دو صوبہ کہ عبارت از گجرات و صوبہ ناوہ است مخص نمود و فرمود کہ بزودی بنیاد  
 بر فریب مشعر تا لیل قلوب مرثیہ و ترغیب با طاعت حضور و طبع با انواع مکارم و از حم برساند و جے سگہ را در حصول این  
 مامول واسطہ گرداند و نیز درین سال شب پنجشنبہ چہارم ذی الحجہ پاسے از شب گذشتہ روشن الدولہ بہادر از بنیان مرثیہ نمودہ

مرد قیاسی بود که در صفات حمید و اوست سر رشته ارادت بشاه صبیح نام درویشی درست نموده نهایت ارادت بهر سانسید  
و بر برستی شیوه خود ساخته مصروف رضا جوئی او بود.

مجل ذکر خیر الدوله برادر روشن الدوله غزل و از صوبه معظّم آباد و انضمام یافتن صوبه کور بصوبه داری بنگاله

بعد از فوت بزرگان فقیر معلوم نیست که کدام کدام کس بصوبه داری عظیم آباد پیوسته ماور شدند انقدر سیدانم که اغلب در شکست  
بجری یاسانه کم و بیش فخر الدوله برادر رقیقی روشن الدوله و صوبه داری عظیم آباد و کرمه پنج شش سال بصوبه داری آنها اشتغال داشت  
اما چون سید سونویش و کس بود اکثر اعمال او بصفاست و شکلی شتمال داشت و نهایت مغرور و زود روح بود پادشاه عید الله که  
از همه تمامه الهام صوبه عظیم آباد و مرجع معاملات آنها می بود و صوبه داران سابق کاسبه نامی و کاسبی شهنشاه صوبه اسیر می شدند  
و وزیران آنها اکثری بیک همه با او موافق و متفق بوده اند و جماعه داران سپاه آن مرز و بوم نیز با او در مقام انقیاد و اطاعت  
بوده نهایت ادب و احترام او را نموده اند و بر امور سل و در آنجا کادشها آغاز نهاد و در پی اید او افرار او افتاد و بنا بر ناپاچه  
از شهر عظیم آباد و خانه ملوک خود در آن بلده داشت عبور نگذاشته و در قلع سوانی که ساخته او در آنجا موضع چند زرخیز  
داشت گرفته از روه خاطر نشست فخر الدوله دست از او بر داشتیم متغایب خود هم عبور کرد و هیچ مذکور را در آن قلع محصور نمود  
به تخریب و پرداخته از آنکه بجزسته او را باز نگشت او بناچار با برهان الملک که صوبه دار داده بود توسل جست با جاس  
خود و او را در فخر الدوله ظاهر ساخت و بعد از طلب برهان الملک بمردانگی ازان قلع برآمد به استعمال خود را مجدد و صوبه او  
را سانسید و از اسب قدری فخر الدوله محفوف آمده خود را حضور برهان الملک رسانید و عزت و اعتبار لای سیر سانسید و فخر الدوله  
الی شل محصور و شمساری کشیده برگشت و بعد چند روز با او بیعت نمود و برادر را در آنکه در ظاهر لباس فقر و مشایخ هند و در حقیقت نشان شکوت  
او را در عظیم آباد بپوشید بر حرکات سبک و سفیهانه عمل آورده او را از روه خاطر ساخت خواه مذکور نهایت ملال و انزعاج  
از روه از بر گیرایس او بهر سانسید و روانه شاه جهان آباد گردید و بعد از روه در آنجا خلافت با برادر خود و مصمم الدوله ملاقات  
نموده و احوال فخر الدوله ظاهر ساخت مصمم الدوله بحد و استماع از ما در آمده فخر الدوله را تعجب کنانید و صوبه داری عظیم آباد را  
خیمه صوبه بنگاله نمود و صوبه مذکور بنام تاج الملک شجاع الدوله شجاع الدین محمد خان بهادر اسد جنگ داد و جعفر خان که  
در آن آوان با اتفاق پدر زن خود و صوبه دار بنگاله بود فرستاد و فخر الدوله تعجب کرد و به روانه شاه جهان آباد گردید.

ذکر مجمل احوال شجاع الدوله و اما و جعفر خان ناظم بنگاله و ماتعلی به

مخفی نماند که شجاع الدوله اصلش از برادر صوبه دکن و لقب او بقیم افشار که فردا از ترک خراسان است میر سیدان مشایر  
صوبه مذکور و در ایام قیامت او رنگ زیب بدین بمصا هرت جعفر خان دیوان صوبه بنگاله که آخر انظمامت آنجا هم داشت اتفاق  
یافته بمرله او میبود و هر زمان که اعتبار جعفر خان از دیو یافت اقتدار او هم اعتلا پذیرفت تا آنکه جعفر خان بنیاست و دیوانه  
صوبه بنگاله و او را سید اختصاص یافت شجاع الدوله در آن عهد با عاقبت او صوبه دار در تسلیم و در آن صوبه با تعلق نام  
اتحاد است تعالی سے و رزید سبیش همانا آنکه بابر مسانیت مزاج که با پدر زن خود داشت صحبت فیما بین جعفر خان و شجاع الدوله  
چنانچه باید و نمیکرفت و اکثر بهر سانسید و و در سیر جعفر خان را می بود شجاع الدوله در کمال جود و صلوات و با خلق حمیده و

جمیع صفات پسندیده معروف و جعفر خان در همه امور عسکری و مافوق معروف بود و در شجاع الدوله و زبیب السباکی که مادر علاء الدوله  
 سرافرازان بهادر و حیدر جنگ اگر چه برین نیکو کار شایسته الموار بود اما بنا بر اطاعت پدر خود و بسبب کثرت رغبت شجاع الدوله  
 بنسوان دیگر مع پسرخود همراه پدر در شهر رشد آباد که بنا کرد جعفر خان و بنام سابق او که رشد علی خان بود موسوم گردید و آنست  
 که در تربیت و مع پسرخود علاء الدوله در کمال اهتمام بر سر پرورش و چون مادر محمد علی و دردی خان بهادر نهایت جنگ هم از قوم افتخار  
 و شجاع الدوله فرستید و داشت و بهایت جنگ مع پدر خود میرزا محمد نام در برادرش حاجی احمد نام در ملک نقاس اعظم شاه  
 معفور انتقام داشت بعد کشته شدن آقای خود بنا بر خانه نشینی بنای افلاس گرفتار آمد و در ابتدا ای هند محمد شاه اول در بهایت جنگ  
 خود را بشجاع الدوله رسانید و آمدن میرزا محمد را منتقم شمرده و سلوک لاسلیقه نموده رفیق خود ساخت با شجاع ابن خبیه  
 بهایت جنگ را که میرزا محمد علی نام داشت بوقت شجاع الدوله رغبت بهر سینه قاصد بنگاله داد و رسید که در بهایت صحبت  
 و افلاس خود را بشجاع الدوله رسانید چون میرزا محمد علی نهایت پرشیا و فراخ شناس و آداب دان و دقیق یاب با کمال شجاعت  
 و دلادری بود شجاع الدوله درود او را از انعامی غیر مرقه شمرده رفاقت او را سعادت طالع و دعوی تیرا قبول خود دانست  
 و میرزا محمد علی مذکور یونانی و آرمینان را در مراتب اختصاص مرتبه گردید و بهر تبحر عالی ترست نمود چون محبت شجاع الدوله را میرزا محمد علی  
 با حسن وجه و در گرفت و مبالغه اخلاص و اشتافن فیما بین هر دو گراستحکام پذیرفت برادر خود حاجی احمد را مع متعلقان و اولاد  
 و عیال خود از شاه جهان آباد طلب داشت و حاجی مذکور مع جمیع عیال و اطفال بصوبه اورسیده آمد و نیز مثل برادر در ملک شجاع  
 معتقد شجاع الدوله انتظام یافت هر دو برادر چون در امور دنیا شعور را فرود حسن آداب و اخلاق بهر دو معقول و فرزند شجاع  
 دولت شجاع الدوله را بست و اینها استقامی پدید آمد و بندوبست و انداختن صوبه اورسیده بفرمانت تدبیر و تدبیر  
 اینها تو فرید پذیرفت میرزا محمد علی که با اصابت رای جوهر شجاعت هم در ذات خود مجتمع داشت و در جمیع امور زیاده نرزد  
 و برادر جمیع رفقای شجاع الدوله نام و نشان و خرد و نشان بهر رسانید و محسود و انشال و اقران گشت و شجاع الدوله را برای او  
 منصبی مناسب قدرش با خطاب محمد علی در دیحان از حضور پادشاه بواسطه دکلائی خود و طلبید چون جعفر خان با دادا خود خواجه  
 اندک سرگران و وزندگانیش را یایان بود و میخواست که علاء الدوله نواده او بعد از او که بنام دیوانه صوبه بنگاله داشت  
 نظامت هم داشته قائم مقام او باشد بنا برین درین خصوص بود کلاسه خود نوشت و خواند نموده اسفند البصیر خود طایر  
 ساخت و شجاع الدوله بر مقصد او انگلی یافت از محمد علی در دیحان و حاجی احمد درین باب سه شاره نمود و بدو کسب تدبیر  
 مناسب وقت مقام التماس نموده بجز خود چند کس چو شایر زبان آورد برای رسالت و کالت حضور معین گنا نیدند و مسودات  
 عراض برای پادشاه و امیرالامرا نشانی عبارت بلایست اسلوب و لغت نریدل بدین مرغوب انعام نیدند و مرغ خود مشفق بستند  
 حصول اسناد و صوبه بنگاله و اورسیده دیوانی و غیره کار با بنام شجاع الدوله نگاشته مردم مختار را با استقبال و اعطای و از دارالخلافه  
 شاه جهان نمودند و مردم معتقد فرقه سپاه از رفقای دیرینه شجاع الدوله را در ظاهر هر طرف گنا نیدند و رخصت نمودند  
 میرشد آباد و رفته متفرق نزد یکدیگر اما لایزال منتظر خبر ورود شجاع الدوله در خانه جعفر خان که دار الحکومه بهمان بود باشند و چون  
 موسم بهارست نزد یک رسید و بود و اندک نشانه اسناد و طوطی از گنگ نامرشد آباد بفرستید و کشته های قابل سوار سوار خود و  
 سپاه همراه نموده ملاحت بسیار فراموش آورد و نوکر نگذاشت تا هرگاه خبر انتقال جعفر خان رسید بلا توقف روانه مرشد آباد شدند و  
 مخفی و اکامی خود برای وصول خبر حصول اسناد و انشا چنان آباد نشانیده بود که سر روز اخبار مرشد آباد و در الحاله فیه مع

مراسلات فرستاد و گفتش برسیه باشد چون منین گردید که جعفر خان همان پنج شش و نه دنیاست شجاع الدوله مع محمد علی پورخان  
و غیره رفقای خود و تهریک لائق و مناسب الست از کلک و بعضی بابا از راه خشکی و در بعضی مواقع بسپار س کشید س  
همیای بطرف رشت آباد نهضت نمود و پس فرمود محمد تقی خان را که از بلین رفته دیگر غیر دختر جعفر خان بود در کلک سب گذشت  
در راه خبر انتقال جعفر خان شنید چون چند منزل پیشتر آمد اسناد و صوبه داری و غیره نیز رسید در جای دیگر فرمان سندا از حضور  
پادشاه رسید بود آن مکان را مبارک منزل نام نهاد و در روز شب ایستاد نمود و بجلدی هر چه بنام پادشاه جعفر خان  
رسیده و در چهل ستون که دیوان عام ساخته جعفر خان بود مع رفقای خود منزل اطلال نمود و بچند رسیدن مردم خود را  
فرستاده احضار علی پادشاه سب مثل و قانع و سوانح نگار و غیره فرمود بعد حاضر شدن آنها بر سندا امارت جلوس فرموده حکم  
بخواندن فرامین اسناد و نواحق شادمانه دولت نهاد و انموده نذر مبارکباد و فرخ آغاز نهاد و پیش علما و اهل علم از فرزندان خان که  
جوان نادان و بزرگم خود ولی عهد و جانشین همداری خود جعفر خان بود و خاطر جمع داشت که دیگری را مجال تصرف درین امر  
نخواهد بود و وقتی خبردار از خواب غفلت بیدار شد که صدای انفجار دولت بدر گوشش رسید چون از آنکه گشته بمسافت  
گرد و میل راه میبود بعد و صولی خبر میگریخته از علما و دلسای فرج خود پشیمان نمود که چه باید کرد و همایان اکثری یکدل  
و یک زبان گشته معروض داشتند که الحال که سندا پادشاه سب هم بر پدر شمار رسیده و بر خزاین و دنان جعفر خان و  
سندا حکومت و کار سب قایلین و ممکن گردیده پاره غیر از اطاعت نیست علما و دولتمندان برضاد داده جریه سوار گردیده  
پای بوس پدر دریافت و نذر مبارکباد و چار و ناچار گذرانیده بساط سنا عت در نور وید شجاع الدوله بای سرانجام تمام  
مالی و ملکی بر برای زمین خود و بعد از آن بر پشیمان و فدا صان و دلتخواه مثل محمد علی وردی خان و برادرش حاجی احمد وردی  
اریان عالم چند که دیوان خود میبود و در حق حقیقه و قدره بنمود لیاقت اعتماد و اقتدار داشت و بعضی و دلتخواهان دیگر مثل ملک شیخ  
فتح چند که دولت و ساپوکاری او از اعتبار کرد و بر گذشته در زبان خود نظیر داشت نیای کار با سب خود گذشته در باب  
عدالت و معامله خلق اقتدا به کرد و برگرفته امدی از مفران اعتماد کرده بمقدور خود تقیض استکشاف احوال طرفین می نمود  
و منقش خود استماع سوال و جواب هر یک نموده بکنه سخن برسیه و حق بطرف هر که می بود طرفش را پاسداری نموده احتیاط  
حق میکرد و هر چند طرف مخالفت اقرب فصولان و اولیا واجب امداد بوده باشد و نیز در عهد جعفر خان جمیع زمینداران و مالکداران  
صوبه بنگال و مقید و انواع شدائد قبلابوده اند و ذکر تقدیب و تقدیر کرد در زمان او بر زمینداران و دیگر غلامان پشیمان دار و حیث  
کاقد و مراد است که دیگر آن حرف کرده آید مطابق رسوم و عادات دوست مضمون ابن بیت شهور سب سبیت نباید  
برسم بر آید که گویند تحت بران کین نهاد و شجاع الدوله بعد کین بر سواد امارت زمینداران و غیره مقیدان را طلب  
داشتند آنها که بچس و حجت و درین باب بوده اند سردار و زمینداران و مالکداران را که مقید بوده اند احضار فرموده خود از هر یک  
از آنها پرسید که اگر شما با ما بطور خود گذشته این زمینداران و دهم در اکثری و فرزند داری حال شما چگونه خواهد  
بود آنها که از بدته مبتلا سب انواع عذاب و بلا بوده اند زبان بدعاسه بقای عمر دولت و پاس و شت سب  
شجاع الدوله بر کشودند و هم یک زبان گشته عرض نمودند که اگر از سب و فرمان برداری هزار چند از بوقت زیاده تر  
بصل آورده تابع فرمان و رضا جوی بنگالان این استخوان خواهم بود و این تمسک امو که نمود و موافق عظیم نموده قسمهای  
غلامان کشد و در میان آوردند و بنا سب نشان زمر لو باطت ملک سب گشته شجاع الدوله هر یک را



البتدر لیاقتش فطالع فافز و قسرت لیاقتش بیداد و ان مافوہ شان فرمود باین عدل تو خبر داسے و رافت مہر اسے بنگالہ کہ  
لقب جنتہ البلاد دارو در عہد او اسم باسمے بود و خلق خدا در ایام دولت و سایہ رافتش کمال امن و امان در دو ماکوئی  
عمود دولت ابد تو امان اور طب اللسان بودہ اندر افزائش را بدستور بنام دیوان صوبہ مقرر داشتہ محمد تقی خان  
پسر دوم خود را چنانچہ سبق ذکر یافت بصوبہ داری اور رسید گذشت و چنانکہ ڈاکہ بمکرشد قلی خان بہادر رستم جنگ  
دادا خود مقرر فرمود فی عہد اسے رنگبور بنام سید احمد خان برادر زادہ دستے مہابت جنگ بسرمایے احمد و خود داری  
اگر مکر معروف برج محل بنام زمین الدین احمد خان برادر زادہ خرد مہابت جنگ کہ دادا مہابت جنگ ہم بود مقرر شد و جنتہ کراچی  
بنوازش محمد خان برادر زادہ دادا دکان مہابت جنگ تفویض یافت و در جمیع عظام امور و معاملہ اسے و ملکی محمد علی  
و روین خان و حاجے احمد و اسے رایان عالم چند و جنت سیٹھ فتح چند مرجع حل و عقد و مستشار شجاع الدولہ بودہ  
کار بایا بنجام میر سائیدند آنکہ غرالدولہ تغیر گردیدہ صوبہ دارے عظیم آباد ضمیمہ صوبہ بنگالہ گشت و امیر الامرا مصہام الدولہ  
سندش بنام شجاع الدولہ فرستادہ

انضمام بایاقین صوبہ عظیم آباد بصوبہ بنگالہ و رجوع شدن نظامتش  
بمہابت جنگ و شروع عروج دولت آن عمدہ امر اسے با فرہنگ

شجاع الدولہ در تجویز نائب عظیم آباد باد دولت خواہان استشارہ نمودہ مذکور چند کس در میان گذشت و شجاع الدولہ کاہد  
از رفتار لائق این کار ندانستہ خواست کہ یکی از ہر دو پسر خود را بنیابت آسجا مقرر نماید با در سرفراز خان نیت جعفر خان  
زویہ شجاع الدولہ جدائی پسر و انداشت و محمد تقی خان پسر دوم را کہ بیکانہ و دشمن سے شمر دینے تجویز نکرد عاقبت الامر  
رای شجاع الدولہ برین قرار یافت کہ آن ملک زر در طلب و عدد و صوبہ مذکور بصوبہ دادہ و آلہ آباد و ہر لڑا و رنگ آباد اتصال  
دارد جواب و سوال بصوبہ داران ہر صوبہ و بند دولت آن براز محمد علی و در دینان دیگرے سے نہ توانہ نمود و دو تلواہان بی غرض  
تصدیق قول شجاع الدولہ نمودہ بر اصابت رایش حسین نمودند و شجاع الدولہ نیابت صوبہ عظیم آباد باضافہ منصب کہیں  
اصل و اضافہ پنجر اسے باشد و خطاب بہادرے و مہابت جنگ کے با سکہ ہمارا دار و علم و تقارہ بر اسے محمد علی  
و در دینان بہادر مہابت جنگ تجویز نمودہ بر اسے مناصب و مراتب مذکورہ معرفت وکیل خود بیادشاہ  
عرضداشت نمود کہ بتدریج مرحمت شود و بامیر الامرا نیز نگاشت و شجاع الدولہ بعد تقریر این کار بنام محمد علی  
و در دینان بنا بر اثبات احسان خود خان مرقوم را بر درجہ سر اعلیٰ شدہ تعلت صوبہ داری عظیم آباد از طرف خود دادہ بعد از ان  
شجاع الدولہ مہابت جنگ را از پیش خود تعلت و قبیل و شمشیر و جوہر و سند نیابت دادہ و افواج ملازم سرکار خود و القہر  
حاجت ہمراہ دادہ بانظام مہام صوبہ عظیم آباد رخصت فرمود چند روز قبل ازین عروج کہ مہابت جنگ را میسر آمد  
از بطن دفتر کترش کہ زوہ بن الدین احمد خان بود پسرے متولد گردیدہ بمیرزا محمد موسوم گشت مہابت جنگ چون  
پسر نہاشت بہین دختر زادہ خود بفرزندی برگرفتہ پرورش می نمود آمدن این دولت خدا داد بہ بین محترم داد  
شمرہ محبتش دو بالا گردیدہ ہر دو دادا خود را مع بعض افریاسے دیگر استیذان تینا سے از شجاع الدولہ کردہ  
ہمراہ گرفت و از مرشد آباد نہضت نمودہ داخل عظیم آباد گردید و بعد انفضاسے کیسال باز بملازمت شجاع الدولہ



وزیر الملک هم یک بالاسند یافته تنبیه مرید خصمت یافت و بچار باغ رفته نقل مکان نمود امیر الامرا مصمص الدوله خاندوران خان بهادر  
منصور جنگ با جنگ گوشمال مرید های بهر گال بجای و دلال و غلظت و اقبال مع فوج لازم سرکار خود و متوسلان هم بسیار  
در سارهای تعیین لازم پادشاه که میات مجموع قریب برسی چهل هزار سوار میر سید مع قوت توپخانه و دیوار کلات و ادوات کارزار در  
نواح اگر آباد لشکر کاست و بطنه از راجه های عمده هندوستان نیز سیر راه داشت باین همه شکوه و گرده انبوه که حسن بصر از ملاحظه  
آن مستوره آید بجهت چهل کر و سه شاهجهان آباد تا صد تن نیز آویز مرید بود و ادوات اکثر سربازان امیر الامرا باین خوف و لرزه  
لامیوت نیمه الیهی در گذارد و هر کس با انتظار تاج پیش می آید و اعتماد الدوله با سواران نقل و سینه دستان که لازم رکاب و لیت  
انتخاب و دوده اندو علاوه آن دیگر غنایه نورانی که نوکران و دیرینه پادشاه و همراستایش مقرر و تحصیل تمام چکله سهند میا که آنها تنخواه  
بود سوای آنها دیگر متوسلان اذیال و دولت او و عمده های اقرب بود که لشکر اکثر از مرد و سالان فراوان بیرون از حد میا گردیده بود  
بهمراه و در دوشان و شش و شصت بغرم تنبیه مرید داخل خیمه ها گردید بطرف راه اجمیر انتظار و رو و غنیمت دستان نواح می کشید  
مهر خان بکشی نیز از فوج آباد که مسکن و آباد کرده او بنام فرخ میراست بر آمده حسب الامر پادشاه و در راه مرید بود اما ازین مهر  
امرای مقتدر مشهور که راجات نبود که خود بر سر مرید با تاخت و کار او را ساخته نامی برآورد و آن بپادشاه نشان را بسزای عمل  
رسانیده گوشمالی که باید بدید مصمص الدوله بجای خود شسته تیر میرای اندیشید و فلان که آن به جیسکه می نگاشت و چیزه  
چند که بخاطرش میگذاشت بامیر الامرای نوشت و راجه ابجه سنکه را بخود در وطن خود عرق نشسته انیون همیشه روزانه در خواب شبها  
در چیتاب که باید کرد و هرگاه که امیر الامرای طلبید بعد از خود داری و حفاظت ملک مستمسک گشته تا طاعنی چند می نگاشت اعتماد الدوله  
علیه نذر العیاس گاهی غافل از خود و گاهی در بر سرش بمسک خفته استشاره بارفتای خود و امرای بهر قوم می نمود اما عقده  
نمی کشود و پیوسته چشم امید با عانت آصف جاه نظام الملک داشت و نظام الملک چون از دست مصمص الدوله پادشاه تنها  
آزوده خاطر گشته بدین رفته بود التفات باصلاح مقاصد این طرف با تسمه مودیکه میخواست تا که سران امکان سلطنت و اعیان  
حکمت بهر صورتیکه تواند شد عمل آید و پادشاه بنا بر سوسن که با آصفجاه داشت و هم از منافعت امیر الامرا بجمع با صفت ماه درین  
خصوص نمی نمود بلکه از قاطبه امرای نورانیه بدین گمان بوده که راجات خود نمیخواست روز و شب رند زبب همه را میگذاشت  
و بنای هیچ امری درست گذاشته نمی شد امرای بمقتدر و منصب داران معذور که در حضور پادشاه بوده اند معذور را مرید میخواستند  
و اکثری را لیاقت کاری هم نبود بعضی مثل عمده الملک دیگران بسبب ناخوشی امیر الامرا مصمص الدوله بهادر در مجال التماس  
امری خلافت مرخصه و نداشتند و اگر عمده الملک بهادر با مبارز الملک سر مله خان بهادر که جرأت و لیاقت کار داشتند  
چیزه میگفتند پادشاه بخوت مصمص الدوله که در حضور دائر و سائر مدار المهاب سلطنت بود سخن که را خلافت مرخصه  
او نمی شنید هر چه بخاطر پادشاه می آمد بمصمص الدوله و اعتماد الدوله می نگاشت و اینها عرقش غدا آینه بجات و دوران  
کار می نگاشتند و راه استشاره و اشاره با پادشاه و مصمص الدوله بار سال رسل و رسائل مفتوح و بر یک از امرای  
پادشاه باشد مضا آرد و مند مصالحه بمرید بجهت و امیر الامرا استیصال مرید از تاب توان خود بیرون انگاشته بنای  
اختیار یک از دوش و صلح و جنگ بر تامل عمیق و نظر دقیق گذاشته انفصال معاملة را ملتو می و تا تمام داشته معادوت  
بالخلافت شاه جهان آباد اصلح امور میدادست درین ضمن از اتفاقات غیبی و انبیاات انبوی خبر تنبیه که بران الملک  
جماع مرید راجا بنه باید عمل آورد در سید و اندک خاطر امرای مقتدر آرمید

معاف اودن بران الملک با جماعه و غنیمت لایم و بهر میت نمودن آنها با کمال خوف و  
بیم و بر بهکاری صمصام الدوله امیرالامرا بمقتضای اعوجاج طبع غمیه مستقیم

بر بران الملک سعادت خان بهادر برادر جنگ با آنکه فقط مصوبه دارا و دروغه خواص پادشاهی بود و نسبت به امرای ملت مذکور در  
فوج و متعدد و نازکترین مراجع داشت انانیت شجاع عبور در اندام حاشی جویای نام و جنگ عطا العزم با فریبک از  
شماره ماهیات در موده امر او نیزگی مرسته با نهایت دلشاک گردیده با وجود آنکه بعد و مصوبه اش طاعت شالی لنگه و سر و کاری  
با جویان نداشت بعضی غیرت غرم رزم مرسته را با خود خرم نموده مستعد بیکارش گردید فوج خود را که همیشه آراسته میشد  
از سر نو بیا راست و اسباب حرب و آذوقه انچه حاجت بود و مناسب است مهیا نمود و مع و داد و عطا و ابو المنصور خان بهادر  
صفدر جنگ از داور الملک خویش نصفت نموده عبور لنگه فرمود و بازم بود که از آب جنایم گدشته ملک راجه بهد آور که تو سل  
به بران الملک داشت نماه سبب آنکه مرسته قلع راجه مذکور را محاصره داشت و احوال بران الملک ننگاشته است و نمود  
بر بران الملک و در جواب نوشت که زنده از یون نشوی و دای در سه می که اینک رسیدیم چون مرسته و بنو بدو با اتفاق  
هم دیگر بر محاصره گذر بای جفا اندام داشت عبورش ناسانی و محبت میراث و راجه مذکور در غلبه از دست مرسته کشید  
در او مله که سر و امده باجی را و بود از آب همین پایاب جسته عبور نمود و در غفلت مقب بران الملک آمده از چکل آو آو  
موتی باج اگر آباد بر آو آو یافت سوخته و غارت کرده بنماک برابر بافت و دست قتل اول بعضیه سعه آباد و با لیسر و راز  
نمودن فراتیش سه نموده بران الملک روز و شنبه نسبت و دوم ذی القعدة و قتل و دقت چون بلای ناگهان بر سر او مله افتاد  
اکثره را قتل و سه سر و امده نامدار را اسیر نموده تا اعتماد پور که چار کرده مسافت بود از تعاقب آنها عنان باز گرفت و در راه  
از کشته با پشته با برافراشت و را و مله از غم سنگ بر داشت با فراریان بر رفتن غنیمت شمرده و خود راه گردن پیش گرفت فراریان چون  
دست و پا کم کرده تمیز هیچ چیز نداشتند راه بر چنارک پایاب از ان گدشته بود نسبت بهیوسی و فراموشی کم کرده از گذر دیگر خود را  
در یازند از آنجا چون پایاب نبود بسیاری بگرداب فنا افتاده ملک و نابود گردید و مله را و مع قلیله از بر ایسان نیم با نه بدر برده  
به پایگاه باجی را و که سید سالار صاحب خروج و کمن بود و در قصبه گوته آبادی سادات متصل که المار رخت او بار داشت به حالت  
تباه رسید بران الملک در تعاقب او ده کرده و بیشتر در روز متصل بطول و چول پور باری که میرده که و سه مستقر الخافه  
اگر آو ایان طوت در بای چنین واقع است با سماع آنکه باجی را و در آنجا محسوس دارد و میبخت باجی اراده که بر جات مانع شود  
بمقابل و مقابل او بر داور آب از جو رفت آبروی هندوستان با از آن چون اثری از ان لا عین پیدا نمود و مادی از ان  
جماعه نمود و مراجعت بلنگر خود کرده و در روز بر آو و در روز سوم در محسوس خود مادی نمود که سواران لشکر هر یک چار روز  
آزودنه از گلول و مشروب با خود گرفته مسلح و کین همراه شود و خود نیز مسلک او را و بیای بر آب نمانی بخت با قدر سه تان فروش  
مناسب با فراط همراه برداشت و باز زد که هر که از طرازان و شیمگاه خوابد ناند هم پیش بریده بشمیر گردانیده خواهد شد و اگر  
کران بر اقبال و شتران و ضررهای توپ که سبکسار بوده اند همراه گرفت و آذوقه گلول و مشروب بر شتران و سواران بار کرده  
همرکاب خود داشت و معین نمود که اگر غنیمت آن طرف پیش بلیم باشد خود را مع فوج بدریازده برسگافار ساعده دست برد و در دانه  
سبازرت ویرانه نماید صا آنها سه مذکور رسد انجام نموده مستعد حرکت گردید +

بتعین افتادن تنبیه غنیمت از دست برهان الملک بهادر بمصالحت مصصام الدوله و تاضق او نواح  
شاهجهان آباد و ظهور اضطراب امرای حضور و قرار یافتن مصالحه با نهایت مذلت و خواری

چون خبر برآید برهان الملک مغلوب غنیمت به مصصام الدوله رسید انفعال بسیار ازین بحر گشته خواست که بهر ایام  
ادب برای خود نامی پیدا کند اگر نتواند او را رسم پیش خود بد نام و رسوا سازد بنا برین شتر سواران خود متواتر بمکتوبات مشغول  
ایمان غلام و شتر و تنقض آنکه هم غنیمت بر رسم آآمدن من توقف نماید و شما با اتفاق بتنبیه و سبب تنبیه غنیمت خواهم بر دست  
ز نهار کار و تجمل و شتاب نخواهید فرمود فرستاد برهان الملک بهادر را بنا بر و در قائم امیر الامر عین وقت سواحه و  
تیماری لشکر تذبذب روی داده از اراده خود باز انداخته از سه چار روز امیر الامر هم در رسید حساب لام یاد شاه که بنا بر قریب  
مرشد اندیشه داشت و امرای صاحب فوج را بمجموعه و دافعه او را مقرر نموده بود مقرر الدین خان هم مع فوج خود بسی کردی شاهجهان آباد  
در راه صوبه اجیمیر لشکر داشت و محمد خان بهادر و غنیمت جنگ شکست نیز با جمیع خود بطرف خرمین فرستاد غنیمت بر سر برد و بد ملاقات برهان الملک  
بمصصام الدوله و بمل آمدن خفا فتنه از طرفین غنیمت را که فرصت شش هفت روز بنا بر تعویقات مذکور میر آمد و اضطراب قیام  
برهان الملک از خاطرش بدر رفت شاهجهان آباد را فانی از فوج لغت و رنموده همان طرف تاخت و در روز سه شنبه پیشتر در آن  
سنة مذکوره باجی را و سپه سالار مرشد و رنطق آباد رسیده مردم شهر شاهجهان آباد را از پیوند و مسلم که برای پرستش کا لکا و تماشا می  
آن اجتماع برآمده از دو حامد و کثرت عظیم نموده بودند بنظر جمع غارت نموده مال و اخرا انداخت و شب نزدیک زار خوابه طلب بدین  
مانده صبح روز چهارشنبه بوم العرفه حیانا زار و کاهنای آبادی آنجا را سوخته و غارت نموده قریب بدو هزار نفر کور قصبه مال  
تاراج نمود و گرخیگان مجروح کا لکا بشهر رسیده خبر و در مرشد و قتل و غارت که نموده بود بر زبان حال قتال ظاهر صاف  
و مردم شهر را با سماع انجیر و مشاهده حال جریان مضطرب دل از دست و پوش از سر رفته بول شام و نهایت خوف و بیم متوسل  
گردید پادشاه عجبائب سیاه امرا و ارکان حاضر را که قلیل جماعت بود امر بریدن تشاقق برای تنبیه و مدافعه مرشد فرمود امیر خان دراج  
بخت مل و میر حسن خان کوکلتاش و منور خان برادر روشن الدوله و عبدالعزیز خان و شیو سگانه سر دانه رساله غنیمتی و دیگر  
منصب داران حسب حکم برآمده نزدیک بسری قاضی و مال کتوره جای مناسبی متصل بشهر دیده صفت آورده سه روز بعد  
غنیمت ایستادند از جمله میر حسن خان و شیو سگانه که جرأت با عدم تجربه و قلت شعور داشتند قدم پیش گذاشتند بر چند عده الملک  
که بهر تیار تجربه کار بود و ممانعت نمود که در جنگ مرشد خصوص جنین اوقات بشهر و بیجا مناسب نیست کجا بوده بعد افع باید پرداخت  
پر و دغور بر سه شعور نشنیده اندک مسافتی پیش رفتند اولی که کم نمایان گشته و بطرف خود کشیده چون و در تر بر و دانه تیار  
اعاطه آن جماعت نموده بقریب سیف و سنان در میان گرفتند شخصی از بهر بیان میر حسن خان مجروح از میدان برگشته با میر خان  
وزیران طعن و تشنیع گشاده و از دانه که استاده چه تماشا می نماید رسید ام شته می شود امیر خان که خوش طبع بدانه که بود بشهر  
گفتگوی خود و ران وقت هم از کت نداده و در جواب گفت که ما را دوا زده امام کافی اند امام سید هم اگر گشته شود ما نمی  
نماد چون مردم در جنگ سبب همدارند از کت گشته متحول گشته میر حسن خان خود با بعضی باقی ماندگان مجروح از میدان  
برگشته جان نسلامت برد و هم را بیان بقیه پیشتر عیان بی اسب و بران بجا نهای خود رسیده و امیر خان و غنیمت  
امرا تا شام بجای خود استاده شب بخیمه با دانه و در غیر سبخر شاه جهان آباد و تاضق مرشد کا لکا و غیره را امرای متعین که



باغی کا انرا کچھ قلم موروثہ او میرے آید معاش نو سے گزرا نید با بیج کس کاری مذاشت سدر سے کہ رازق العباد با و داد بود  
 با اگر با شک کن و بجا تو دفعہ قاسم منتسبان و دومان تقسیم نموده اوقات میگذاشت را نید اعتماد الدولہ وغیرہ تو را نیان  
 کہ حرادت سادات را سدا یقہ سعادت خود و السنتہ بود و اعلیٰ امیر الا مراء حسین علی خان بہادر و جرم  
 راسخہ بنود نہ برائے قتل و استیصال سیف الدین علیخان بہانہ سے جہت مند مدین جہت اعتماد الدولہ شہادت خان بہادر  
 شیعہ را فوجیدارے چکے سہارے پور و اوہ لبطیہ ضلیع و انقطاع سیف الدین علی خان وغیرہ منتسبان امیر الا مراء  
 مغفور مذکور مقرر نمود آن سبب شہادت فوجیدارے مذکور رسیدہ دست تقدی و ستم بر او لا و سید ولد آدم دراز کردہ  
 خواست کہ سیف الدین علی خان وغیرہ سادات را بقوت لاموت عاجز و محتاج گرداند از دست تقدی و آن محروم  
 از ایمان بیچارہ با بجان آمدہ چون بیج گونہ از جنگال اور ہائے مذہبند لا علاج گشتہ بمقتضای المعذو و معفو بد فوجیدار  
 پیش آمدند و آن بد بخت بیدال و قتال برداختہ رخت حیات بدادر الملک مات کتید اعتماد الدولہ و عظیم اللہ خان کہ گشتہ  
 شدن جان شاد خان و متصرف شدن بلگونت و اڑا و ناموس اوراننگ و عار نشودہ تدارک و انتقام از ان  
 کافر خون آشام مزدور نمیدانستند گشتہ شدن شہادت خان از دست سادات کہ کجی نا جاری و لا علاجی عمل آمدہ بود اعتماد الدولہ  
 نہایت مدوم و بردوش وزارت و امارت خود کران شہودہ قتل سادات علیہ دجوات را انہم مہمات دانست و نائب ابن  
 ابی سفیان عظیم اللہ خان را سالار فوج نمودہ با بقیہ فوج شام کہ عبارت از جماعہ تورانیہ و علی محمد خان و ہیلہ باشند فرید الدین علیخان  
 و عظیم اللہ خان فاروستے شیخ زاد ہائے گندوے کہ فوجدار مراد آباد از طرف تہرالدین خان بودند بقتل و غارت  
 سیف الدین علی خان وغیرہ سادات بارہمہ مامور نمود آن بد بختان بے دین با دل پران کین بسر وقت آل طہ و سین  
 رسیدہ صنف حرب آراستند سیف الدین علی خان با معدودی از پیران و ہمراہیان کہ در بختان و نیت نازک توفیق  
 رفاقت یافتند ناچار آبرو سے خود را پاسدارے نمودہ بمقابلہ شہادت و با وجود قلت اعوان و انصار و قدران توپ  
 و توپخانہ کہ آلات کارزار است دما از روزگارنا بکاران خدار بر آوردہ عظیم اللہ خان را با فوجش از پیش رو برداشتہ چند  
 میدان گریز اسید و اعدای دین و دولت منہزم گردیدہ قریب بود کہ بمقر سقر شہادت بنکدگان فوج دیگر از افاغستان ملا عنہ  
 کہ عبارت از دو سہیل باشند در پہلو سے سادات چون مرض ذات الحجب پدید آمدہ بشک بندوق دبان سیف الدین علیخان  
 و ہمراہیان را اثر بہت شہادت چشاند بعد ازین شہادت بے شرے را کار فرما شدہ با باد سے قصبہ بانسہ کہ  
 مسکن قدیم سیف الدین علیخان و آبا و اجداد و الا شاتش بود و رآمدہ دست غارت از آستین کین و شہادت بر آوردہ  
 برخاک سادات ریختند و آبرو سے ایمان خود را بہ نوب اموال و ضرب عیال و اطفال و تعزیت سیدہ ہامی مستورہ با خاک  
 کلفت و کدورت آمیختند شور و لشور و غوغا سے محشر و قصبہ جالہ شہید گردیدہ از دست برد کین آن ملا عین نامہ و جنین  
 از خانہ سے اولاد بغیر فلک بختین بیکر سید از متہمان مسموع افتادہ کہ در ان ایام علی التواتر سرخے شفق صبح و شام  
 بر تہ از دیو و اشداد داشت کہ گویا دامن فلک جفا کار آلودہ خون مظلومان و دریدہ لیل و نهار بر باغم کران اہرار  
 خون شہادت ازین ستمیکہ بر سادات مفت و شدت حرمت شفق کہ بر آسمان نمایان گشت تجربہ کاران روزگار و ملامت  
 شناسان و جوہر و اعصار مہر و نجیم و ناظران اوراق قلم و کفایت کہ در عرض این ستم کہ بر ذریت سید انبیاء بے باک و بزر  
 ترہ درون عظیم اللہ خان ملعون رفتہ یقین است کہ قتل عام و سفاک دمی و افر با بر انتقام عمل خواهد آمد

راه یافتن بسته بسیار در بند و بست کابل اختلال پذیرفتن در انتظام محبوبه مذکور و بر خاستن انقباض  
طرق و مسالک آنصوبه افتتاح راه حادشه نادر شاه بسفاهت امر و پادشاه و در دشواری بران

چون اقتدار مصمم الدوله در حضور افرو و اعوان حاج عیسی و طبیعت او مرتفع بود و در هر کار برانچه اندیشید و صلاح کار بر  
غلط کار خود ستمد باعث نفاذ آن کار گردید منافسان عماله بطور سرسید از آن جمله انچه با مرسته باطل آورد و نیز در  
و قانع نگار شد اندکی از بسیار کشتی نموده خرد بود و ازین قبیل است تقریباتیکه در مصافت صوبه کابل عدم احتیاطیکه در  
و استیقام نمود و باطن آن ملک سبب التفاسه که در حفاظت طرق و مسالک آن صوبه نمود و این جهت مقصد عظیم که در  
نادر شاه بهندوستان باشد و ویداد چه اگر از حالات آن صوبه و انسداد طرق عبور و مرور و احتفاظ آن غافل می شد  
و هر چه در هر کار آنجا می بایست بعمل می آورد احتمال داشت که نادر شاه از این طرف غافل می نمود و اگر احیاناً می نمود عبور  
او از آن راهبایان آسان می گردید و ادعای خود را در صحن صوبه و در کابل مرد صالح غافل اکثر مکر کارش با شکار بود و هرگاه از  
شکار در اجنت میکرد و بجاوت و قناعت اشتغال می نمود و نخواه نقدی صوبه کابل که از حضور میرفت مصمم الدوله امیرالامرا  
در سال مبلغ مذکور بده و دست موقوف فرمود و خبر راه و دره بالین صوبه و در غافل می گشت نه امرالامرا و ایامی بنا بود  
ازین سبب تحفظان در راه نمادند و بنا بر پیشتر استی سلطنت اندیشه باز پرس از دل تو کران و عمل شکار بر خاست  
کسی را از کسی خوشه و بر اسه و غرضه و اما سبب نمادند بود ازین جهت هر که بر خاست میخواست میکرد و از راه هر کسی  
که میخواست می آمد و میرفت نیباد شاه و امر اخیر می رسید و نادر شاه و امیرالامرا از جاسته بر سید که چرخش نمیرسد  
از عجائب و اوقات آنکه سلاطین سلسله علیه صفویه یا سلاطین هند مطلقاً رجوعی در هیچ باب گاهی خود و با بر پادشاه  
و بهایون پسداد که مورد اتفاقات خاقان مصطفوی نسب بهمال ابوالقشاشاه محمل جفوی و پسداداگوهرش شاه اجنت مکان  
شاه طهاسب یوده اند بر عالمیان ظاهر و آشکار است با وجود فقدان جمیع اغراض سلاطین صفویه بنا بر پاس شیوه مردی  
و مروت راه ارسال سفر و مراسلات متضمن تمییز و تفریق مسلوک و کشته احیای مراسم بکلیت و اتحادی نمودند و ازین  
طریق بنا بر جریان از اوصاف آدمیت و وفایین سلوک محمول نمی گشت چنانچه با وجود شیوع یافتن حوادث فتنه و اما ملک ایران  
و مسلک شدن شاه طهاسب ثانی بر تخت سلطنت موروثی بعد تنبیه افغانه و اتصال و خارج مقصدان محمد شاه را برگزین رسم  
پرسش و تمییزی بنا بر گذشت بلکه با بر ویش افغان راه آشنائی و دودا و مسلوک و کشته و با حسین پسد و ویش مذکور نیز در  
که ضابطه قند بار شده بود با آنکه بملکان لشکر کشیده و قتل و غارت و غارتی آمد با تقدیر سیر کوره باز گشت فوسه طریقی  
مراسله مفتوح شد و شاه طهاسب با وجود دوری از اغراض بعد از رفع اضمحلال و اتصال افغانه سیکه از امرار با رسالت  
هندوستان فرستاده و قانع آن ایام را اعلام نمود و در راه شکاری شده بود که چون محاذیل افغانه باقی این آستان و دن آید  
دبار و الحال بنسری خود رسیده بقیه السیف در محبت و در راه ازیم لشکر طفر اثر ایشان را گردید و گاهی سراسی هندوستان  
نیست باید که آن دیران را راه و جای نماده نگذارند که آن خود و در آیند با ملکه محمد شاه پس از چند سینه نامه متضمن سخنان  
بمیز و رخ نوشته ای را منترون ساخت و بعد از جلوس شاهزاده عباس مرزا بجای پدر و الا که باز یک از امرای سفارت هند  
متضمن شده بهمن سخنان در نامه و نیز مندرج بود پس از مدتی در این فرقه خدمت انداخت داد و همان که کلمات کفلس الا حریته



نہ وقت یکا شتہ ہر دو جہ چندی کرنا در شاہ و بخت سلطنت ایران گشتہ کی در صغیر قزلباش در نادر بران الملک کہ انکس امر  
 جو فرستادہ و بختہ و داور بر دوازہ شتہ ہر دو فرستادہ مذکور را بعد از و بعد این حکمت از ان نارت کردہ و ہزار تہا کس  
 و از ان ایشان پسندیدہ بخت تمام خود را سامانہ ادای مشارف نمود انہو قدر رحمت یافت ہوشا و ملوای ہندو ہسول  
 شہی ای ایران پہ در سپہ یاد شاہ شدن حسین افغان و بعد از انہو قدر بار و غنای و بر بختان صد و آن مشوش گشتہ  
 آصف ماہ را کہ در میان اینا گرگ باران دبعہ و ستر و گرم روز کا رشیدہ بخیرہ کاہل عمل نہاد و امر عبد سببا را روز اصحاب کیا کمر  
 اور گشتہ بپ شاکیہ بود و از کمن طلبہ ہشتہ وقت انفرات بود و پشہاں نداد و پشہاں خود ہیشہ ہشتہ اگر سائخہ پیش آید قشویستہ  
 و ماہیہ اصحاب دہ اورا و در چون نادر شاہ بختہ ہر سیدہ آن خود را فرود گرفت محمدان ترکمان کہ از امر اسے معلوم بود  
 بلہ ہستارت فرستادہ سخنان کہ شتہ را اعادہ و نگاہ از سپاہ سابق نمود چون ہشا ہجوان آباد رسیدہ نامہ بر صاحبہ و سے را  
 توفیق فرمودہ از جواب ساکت شدہ و ہندو اکو و انہا در وقت یکدیگر دوسو ہذاشت گاہہ در اصل نوشتن ہواب ترد فاخر  
 و گاہہ و را یکا اگر نشتہ شود نادر شاہ را بچہ انصاف باید نوشتہ تمیز کرد ان ہوزہ و حقیقتہ ایکہ توفیق محمدان انچہ را  
 از دایرہ شکر ہرہ توفیق آن دہشتہ کہ شایہ حسین افغان بہ محمدان فند بار نادر شاہ تلفز یافتہ و بر انا جز و منہم و ادارہ  
 سازد و جواب نوشتن حاجت نماہ چون محاورہ قدر بار بطول کشیدہ حاجت محمدان نیز توفیق افتادہ نادر شاہ فراسے  
 بوی نوشتہ معصوب چند نفر سواران سریع السیر فرستادہ از دی سوال حقیقت مال رسمی در حصول جواب و امر تبیل خود  
 نمود چون جواب صادر نشدہ وقت نمی یافت اثر سے بران مترتب نگشتہ بالجلہ چون محاورہ قدر بار قریب یک سال رسیدہ  
 و شہر نادر آباد و رجب ان انعام یافت نادر شاہ بفرمودہ انکس قزلباش بران حاصل ہجوم آورده ہر بروج مسودہ نمودہ و انہا  
 بے دست و پا شدہ ان جنس استوار منقوح کردید و آن قوم منقول گشتہ حسین افغان مذکور بقیدہ باز نادران فرستادہ شتہ  
 و در عرض چند سال از ان زمان باز کہ راغندہ و رشیر نہ منہم شدہ سموارہ از ہر طرف نشتہ از ان قوم ہرا گندہ ہندوستانی آواز  
 در ہر پاسکے و اکثر دسرکرات ملازم شدہ و فل سپاہ گشتہ شتہ محمدان معون ہر وہی کہ در جنگ عظیم اعدان باہند  
 سیت الدین علی خان و طاقت و طاقت عظیم اعدان نمودہ و امور و اتفاقات اعتماد الدولہ کردیدہ بعضی محلات با کرات  
 و ناصر بطور ملکیت فائز و متصرف ہوجہات و زیر گشتہ اگر چہ سپہ رواندہ افغانے و در لب از قوم باث بودا چون مرد  
 صاحب جرأت و نفس صاحب ارادہ باشور بود ہمین افغانان و وہیلہ ہامی کہ تہہ قند ہار و اطرافش را با خود رفیق ساختہ  
 بنام و وہیلہ شہارہ از اجتماع انہا اقتدار یافت و ملک بسیاری را مثل آلو کہ و کینہل ہل مراد آباد و ہلگون و ہر سیکہ و غیرہ  
 متصرف گشتہ الحق ملکیت مافقت کہ مجہد شاہ سے نمودند ہر یون از وصلہ وسیع و منبہ وی ہودہ و ہامی کاہل و منبہ و سے  
 از ان سالی موبہ دار و وہی خبری امر او بادشاہ و عدم الفتا باحوال آن و موقوف نمودن خخوا نقدی و معارف مغربہ  
 از ان نظام افتادہ کسے را از عبور و مرور کسے خبر نہ بود موبہ دار خود در پیشاوراد و اسے قلمہ داری در قلمہ کاہل سے بود کہ  
 جمال منبہ راہ و کہ ام کس مطلع و آگاہ ہر احوال مرد دین و منفسدین بود کہ نادر کش سے نمود ہر گاہ شل نادر شاہی در وہیلہ  
 نشتہ باشد کسی باستخدام احوال دہ سنگشتاف منہا کمر و ستر کرا و نہ ہر دازر و ہل را و اسل خلائع بنا بد نماہرست کہ ہر چہ  
 دیگر خبر و بان احوال این قسم ہجران چہ فراید بود نادر شاہ بخیر ب قلمہ قند ہل فرزان دادہ و مردم بازار د سکندہ انرا آباد کردہ و اسے  
 فرمودہ و لیب و غزینہ کاہل در حرکت آمد کہ کو نال قلمہ کاہل را بچانام او کاہا ملکات ہمراہہ کاری نیست اما این حد

چون آمدن افغانست و معده هر گز چنگیز خان را نیشانیان پیوسته اند و نیش استیصال این قوم است هر اسب خویش را در نهاده و در کمر  
همانند اسب کوه خیز و خود بکنار شهر کابل نزول نمود و کوه کابل و کابلان مستعد جنگ جل شدند و نصیحت و پیغام ایشان را مسود نکرد  
نوسه از قزلباش نیش ایشان و تحریب قعدا موگر گشتند و منصوران مجروح و محروم و نیا و تحریب بر سه فریاد ایشان بر آوردند و منصوران  
آنان یافتند و قعدا را ناله نمود بر عیبه پر و افتند و در آن حدود هر جا افغانه فرامی آمد بودند لشکر بر ایشان رفتند قتل می نمودند و از  
از تو قیقت محمد خان انجلی بنایت آورده شده چند کس از بهترین کابل را زبانه بینا می داد و دو شاه جهان آباد و روز ساخت کابل را  
و امر بر ساختن و خود در کابل توقف داشت فرستاد با بلاهور قعدا و شاه جهان آباد رفتند و کس سینه از ایشان نشنید و اگر  
شنید نصیحت از محمد بن قبول القول سموع شده که گاه از زبان کابلان مذکور با دیگر مسافر یا مشور که از آن طرف می رسید  
و کس اخبار و پیغام نادر شاه شنیده تا میرا امیر میرا سید خاندان افغانه مذکور به دسترس سیف که با هم خانای مردم  
موقع است باین سبب مثلان و قزلباش را از دوری می بیند و در قفا و مصاحبه او در و کابلان را سازش و فریب  
اعتماد و دل و آغوش و غیره نورانیان فتنه فرستاد بای نادر شاه و بی غرضان سینه را فرستاده و کابلان خود را ناله کردند  
اعتماد و دل و آغوش و غیره نورانیان فتنه فرستاد بای نادر شاه و بی غرضان سینه را فرستاده و کابلان خود را ناله کردند  
چنین عقل و نصیحت و دیر بایشان این باشد استیقام کارکان دولت و دست انجام مهمان سلطنت آنجا را نماند با دیگر کوه در چتر و  
بود (و محتر و دایا و لای ابراهیم) نادر شاه باز از کابل کی از لشکران راده سوار میرا و داده بسارت فرستاده چون بکابل آمد  
رسید و در خانه فرو دادند جمیع از تبه کاران آنجا برگردانند هجوم آورده اول سلاح ایشان را در بر آورده آخره کس را نیشانیان  
را کشته کی فرار بکابل نموده صورت واقعه باز نمود و مدت اقامت نادر شاه در کابل تخمیناً هفت ماه رسید و افغانه  
آهسته و در افر و قتل نموده از استماع خبر کشته شدن آن ده نفر بترسید و بعبوب بلال آباد نهضت کرد و آن شهر را قتل  
عام فرموده غلغله انبوه ناچیز شدند و از غارتب اینکه برای رئیس قاتلان و نفر مذکور غلغله از سر کار محمد شاه معین شده بود  
که ارسال گردد و قتل عام بلال آباد عاقبت آن شد از آن روز که خبر ورود نادر شاه بکابل در هند شیع یافت بود خاندان امیرالامرا  
و نظام الملک بمحاربه و معین شده در شاه جهان آباد اقامت داشتند و آذانه توجه خود عمارت قریب بسوی کابل فرستاد  
بیاختند و این نیز بنوع ایشان از نادر شاه کلبه بود تا آنکه نادر شاه از جلال آباد بصوب پیشاور در حرکت آمد

ذکر چنگیز خان و نادر شاه و مغلوب شدن بیک ناگاه و رسیدن نادر شاه بلاهور و  
مغلوب شدن زکریا خان و پیش آمدن نادر شاه و معلایه او را با محمد شاه و رویداد

ناصر خان حاکم عبوب کابل با قویکی داشت بر سر راه رفته و افغانه بسیار آن مدور و نیز فرامی آورده که برای صعب داد بای  
ننگ مثل دره خیر و غیره را با اعتقاد خویش حکم و مسدود ساخته مستعد محاربه با نادر شاه گشته بود نادر شاه بوسی پیغام کرد که  
من در فلان روز خواهم بر رسید بهتر آنکه از سر راه بر خبری سخن در گرفت و نادر شاه روز موجود بر رسید و غلغله انبوه از افغانه و  
فوج ناصر خان بود ای ملاک رفتند و خان مذکور زنده و مجروح بدست قزلباشی گرفتار شده خود عمارت قزلباشی گرفتار  
پیش نادر شاه آورد بعد از چند روز از نادر شاه یافت و نادر شاه به بلده پیشاور نزول نموده از آنکس که شیع عبور نمود  
در مملکت پنجاب غاصه شهر لاهور فرز قیامت برخواست و آن مملکت بهم برآمده هر کس دست بدارت نیابد در و چندین هزار

تطاع الشرقی شوارخ و مالات را فرو گرفت با هم تنه را دیز را راج بود نادر شاه چون کینار کاهن رسید زکریا خان را که لا اهور و نجیب  
خود مغرور گردیده با تنه فوجی که داشت و استعدادیک بود بر لب آب راوی که متصل شهر میگردد داخلات خود مضبوط ساخته  
صحت آرا گردید کیفیت صلح و جنگ بمان برده از غائب است القه نادر شاه با فوجی از لشکر اسب راب رانده گشته و  
چند سوار قزلباش بر سیاه لاهور تاخته شجاعان و بهادران ایشان که در سواری ما بر تیره اند که بختیخند و باقی هم برآمده متلاشی  
و تیر شند آخر حاکم با قسویان لقله در آمد نادر شاه با سپاه متصل به شهر نزول کرد زکریا خان غرضه ناز و اعتذار فرستاده التماس  
امان نمود و بخدمت نادر شاه آمده عزت و ولعت یافت نادر شاه شجاع را در قلعه لاهور گذاشته بصوب شاهجهان بادر حرکت آمد

نهضت نمودن محمد شاه از شاهجهان بادر رسیدن کربلائی اجری جنگ و عدال که در ان میدان بانادر شاه رویداد  
محمد شاه با جمیع اهل لشکر چندگاه بود که از شهر رانده تباکی تمام می آمد و قریب واد چهار منزل راسل نموده در موضع کربلائی چهار روز  
شاه جهان آباد بر لب نهر آورده علی مردان خان محسوس نمود و توپخانه کرد لشکر سپیده توپها با اسلحه گرز بجزد بند نموده محصور بود  
نادر شاه و دوسه نوبت نیز از لاهور تا رسیدن بلشکر بندوستان پیغام روانه ساختن محمد خان ایلیچ خود بمحمد شاه نمود ایلیچ  
مذکور را همراه داشته رخصت نمی نمودند و در الوقت معلوم نمی شد غرض از نگاه داشتن او چیست مصصام الدوله راجه  
بجای سنگه سوائی و غیره راجه با سراجو تیر را که نهایت اعتماد بر شجاعت و رفاقت آنها داشت هر چند درین جنگ با عانت  
خود طلبید عزت را پیش آورده برود علی امروزی و در اولیت و صل گذر را نبیده احدی از جاسی خود بختید و بادشاه لاهور  
را چشم امید وصول برهان الملك بلشکر فرستاده انتظار بود و نادر شاه مع فوج خود هر چند نهایت قریب رسید بود اما  
در لشکر بادشاه هندوستان اصری را از خواص و عوام خبر وصول موکب او که یکبار رسیده معلوم نمود تا آنکه روزی علا فانی خبر  
که سه چهار کوسه لشکر برای آوردن کاه و دیگر کارها بر روزی برون می رفتند پنج شش ساعت از روز برآمده چند کس از آنها  
مخرج و منتشر الحواس بمشاهده قزولان فوج قزلباش و خوف ضرب دست آنها لشکر رسیده و غلغله آمد آمد نادر شاه شهنشاه  
یافت و ملکه عظیم و نهایت خوف و بیم در لشکر پدیدار گشته آتش انتظار برهان الملك نیز تر گشت

رسیدن برهان الملك لشکر محمد شاه و اشتعال ناره حرب جنگ بدون اراده و آمهنگ  
در همین اثناء خبر قرب وصول برهان الملك بپادشاه و امیرالامرا رسیده روز شنبه پانزدهم ذی القعدة الحجهی فائز و بان  
باستقبال برهان الملك بهیم کردی لشکر شجاعت و برهان الملك اسبها گرفته بملازمات پادشاه آورد و بعد از مدت مورد الطمان  
و مرحمت گردیده و مامور شد که متصل لشکر امیرالامرا فرود آید برهان الملك بجای مامور رسیده انتظار خیمه و نگاه خود و میکشید ناگهان  
خبر رسانیدند که بعضی از افواج نادر شاه بر نگاه او تاخته قتل و غارتش می نمایند برهان الملك استماع این خبر مضطر گشته  
مصصام الدوله پیغام فرستاد که چنین روی داده من برای حمایت فوج و اسباب خود میروم و از جانبیکه ستاده بود حرکت نموده  
چیز را نه مصصام الدوله پیغام برهان الملك بپادشاه و پادشاه آصفیه گفته فرستاد آصفیه در جواب مجرد صدا داشت که  
شاه از روز بانی اند و لشکر برهان الملك از اندکی راه نیاموده صلح درستیخند و دیز امر و زینت برهان الملك حکم شود که  
عملت را کار فرماشته بجای خود داشته و فردا بهیئت محمودی توپ و توپخانه را پیش رو گذاشته بر سر دشمن باید تاخت

آباقیان پادشاهی کاری از پیش برده آمد محمد شاه بهین جواب بمصفا المود که گفته فرستاد مصفا المود اجل متفاض و سهل انکار است  
 استغفار نموده به پادشاه گفته فرستاد که بران الملک و در ترسفته چه عجب که با دشمن اوجیده باشد چنین ندوی با نشان انکشتن اودن  
 و اعانت نه نمودن بعد از ردی و مدت و خلاف قانون و دلخواه و مصلحت است دیگران هر چه خواهند باشند بکشند من خود  
 بکمک بران الملک میروم این گفت و بر نفل سواری که موجود بود سوار شده با همراهمان خود مع توپخانه جلوی سهل رفتند  
 از لشکر برآمده متوجه پیشتر گردید درین عرصه رسید از روزنامه بود که نزدیک بران الملک سیده در بلوی هم بمقابله بنم کرده  
 ایستادند و نادر شاه لشکر بدست نموده بپشت رادر مفرغ ختام خود گذاشت و با فوجی بر سر ایشان راند و دشمن سوار  
 خود را سه حصه نموده یکی را همراه خود گذاشت و دو حصه را بچنگ دامیر کبیر مذکور امور فرمود بهادران قزلباش بر سر امیر الامرا  
 تاخته شروع تا قتل و زدن و اذاعتن نمودند در دو ساعت جمیع لشکر مصفا المود و بران الملک هم بکام و همراهمان امیر الامرا  
 اکثر کسان که نام آورده اند مع مظفر خان برادرش بکار آمده سفر آخرت کردند از آن جمله بود پسر کلان مصفا المود و علی حامد خان  
 و شاهزادگان و ابدکار خان و مرزا عاقل بیگ کیل پوش مع مود و رفقای خود و دیگر کثرت میر شرف در تن چند پسرای خوشحال چند  
 پیشکار میر غشی و غیر هم و امیر الامرا هم مع و بیوش بهر اسب مع دوی از رفتن کفیه السیف بوده اند از میدان برگشته سرشام  
 بشکر رسید و از خوبه نظم و تسکین امر و سلاطین چند دارند قبل از رسیدن امیر الامرا بشکر خمیه و اسباب خزانه او لشکر باقیات  
 کرده اثری از ردی مصفا المود و بران الملک نماند که بعد رسیدنش سرایه میر خود که لاش نیم جانش را فرود آورند آخر از چاک  
 همچو بر بدست آورده بر پا نمودند و امیر الامرا را در آنجا گذاشتند اعتماد الدوله و اصف جابه و خواجی سربان محل پادشاه براس  
 پرستش و عیادت آمده تا منت و دعای بقای عمرو و دلش می نمودند مصفا المود که اندک بهوش آمده بود چشمه را کرده  
 با نهایت ضعف جواب داد که او را خود کار خود را تمام کردیم شما دانید و کار شما انقدر میگویم که پادشاه را ملاقات نادر شاه و نادر شاه را  
 بشا جهان آبا و نوحا امید برد و بخوایند و انید و انید از همین جا این بار اگر دانید اصفیاه و اعتماد الدوله بجه گفت و شنید برخواست  
 بهمانهای خود رفتند مصفا المود و در شش روز ششصد نفر و هم مذکور بهار البقا انتقال نمود و بران الملک که در میدان ایستاده و  
 بهر سیرایش شایسته گفته گفته و بقیه السیف با حشر اب با هم جمع و متوجه بود و لشکر قزلباش از چار سو هجوم آورده یکبار از آنجا که جوانان  
 نوحا است از آنراک پیشاپیر هم وطن بران الملک بود جرأت نموده بیه با کانه و بر روی فیلش آمد بران الملک که تیری انداخت  
 جوان مذکور با بگ بروی زده گفت محمد امین و دلانده شد که با که میبکند و بکدام فوج اعتماد داری و نیزه را بر زمین زده اسب خود را  
 بر نیزه بست و از خانه زین بسته بر بمان چون فیل گرفته بهر جاری سواری بران الملک آمد بران الملک که انضا علیه ایران  
 و ائت بود موافق آداب آبی اطاعت نمود و اسیر غنچه نقد برگردیده همراه لشکر قزلباش بجنوب نادر شاه رسید نادر شاه عفو و تقصیرات  
 او فرموده مورد الطاف و عنایات ساخت و چون شام شده بود شاه از میدان برگشته بشکرگاه خود رفت بران الملک گفته  
 شدن مصفا المود ایستاده متوقع مرتبه امیر الامرا کی همیشه آرزوی آن داشت گردید و سخنان مصلحت آمیز مناسب بقت با نادر شاه  
 گفته گرفتن مبلغ دو کور و روپیه خوشنود و رضای بمصالحه و معاودت نمود و بنابرین گفت که اصفیاه آمده مبلغ دو کور و روپیه را بخوا  
 و بعد نادر شاه معاودت نماید رفقه متضمن این بشارت با پادشاه و اصف جابه نگذاشته بلایع داشت چون این سفر رسید پادشاه  
 و اصفیاه که سرگرمیان عجز و اضطراب انگنده بهمانستند که چکنند شاهان گشته محمد شاه نمودی اصفیاه را مرضش و غمخوار فرمود اصفی  
 بعد حصول ملازمت بواسطت بران الملک عده ایصال از محمود نموده خوشنود برگشت و بدست محمد شاه رسید

کاروانی و دولتی همی خود غایب نمود پادشاه از انظار امر غیر ترقب مسرور و مطمئن آصف جاه مورد امر گم کرد چون عهد و پیمان مصالحه می نمود  
استیقام داده آمده بود بمقتضای حرص وافر خود بان منصب امیرالامراست و امیدوار خلعت گشت پادشاه که خوف فراوان بر سر تن  
بان خود و سلطنت داشت استیضای آنجیاء لازم دانسته بهمانوقت که آخر روز شنبه نوزدهم ماه بود بمهرتیه امیرالامراست  
و عطای خلعتش سرافرازی بخشد در روز شنبه بیستم اول روز محمد شاه حسب الطلب نادر شاه و صوابه آصف جاه بشکر نادر شاه  
برای ملاقات رفت و زمانیکه قریب لشکر ایران رسید نادر شاه پس فرمود نصرالدین میرزا را باستقبال فرستاد و شاهزاده چون نزدیک  
رسید محمد شاه تحت روان سواری بر زمین گذاشته با نصرالدین ملاقات و محافله بزرگانه نمود و شاهزاده سلوک فرزندانه سلوک  
داشت و همراه خود با نادر شاه بر نادر شاه تا سر فرشی استقبال نموده و محافله فرمود و بر سر خود کجیا نشاند و سلوک  
الحوکه با کمال احترام مرعی داشته و در نهایت خوشنودی رخص نمود بر بان الملک که خبر خلعت شدن آنجیاء یافتن منصب  
امیرالامراست بخشد پسندید و بر خلعتش قمر و طیش غلیظه میقرار کرد و به نادر شاه و عروض داشت که در لشکر محمد شاه غیر آصف جاه احدی مدد  
امری نمی تواند شد و مبلغ دو کرد در دیر چه بایه اعتبار داشته باشد که از دولت هندوستان باین قدر قناعت توان نمود و کرد  
در دیر تنها غلام تهر می نماید که از خانه خود به در و در بهایه میثمار از خانه پادشاه و امر و ما جان و تجارت عاقله سوار می تواند شد  
بشروطیکه پادشاه جهان آباد که سه چهل کرده زیاده مسافت ندارد و محضه عمل آید نادر شاه با ستماع این خبر مستبک گشته رقمی متعین طلب  
آصف جاه نوشت آنجیاء با طینان عهد و پیمان سابق و فنا دامن زار شاه بآقا تامل حاضر شد چون بمسک نادر شاه رسید حکم حکم  
شرف نفاذ یافت که آصف جاه در لشکر ظفر اثر بایه محمد شاه را باز بر آصف جاه ملاقات با طلب نماید آصف جاه معروض داشت  
که عهد و پیمان چنین بود فرمود که بگوید که در ایام نفی آن می فرمائیم ما را با سلطنت و جان و آبروی محمد شاه کاری نیست تا مگر و راست  
که ملاقات دیگر با او عمل آید آنجیاء عرض محمد شاه متعین حکم شاه بنوشته فرستاد و پادشاه ناگفته مع عهده الملک مؤمن الد  
محمد اسحق خان و بعضی از خواص و خواجهرایان و عمال شاگرد پیشه بر تخت روان سوار شده عازم لشکر نادر شاه گردید و بنصبه ایران  
و بر سر از ملازمان که اراده همراهی نمودند بجز و عفت آنها را باز داشت و خود جریه بملاقات نادر شاه شتافت بعد رسیدن  
بشکر محمد شاه را نادر شاه در خیمه علیحد که برای او برپا گشته بود خای داده گشته فرستاد که اسباب تحمل سلطنت و مستورات هر چه  
خود را مع و ابستان مقرب و ملازمان خدمت و دیگر عمل و فطنه حضور یا خیمه و بارگاه طلبیده بختی بخاطر جمع در لشکر با ستراحت  
و آرام همراه باشند و عموم لشکر محمد شاه را فرمان داد که هر کسی که خواهد در لشکر ماند و هر کسی که خواهد بشهر شاهجهان آباد برود و اوقاتی زمان عمل  
انچه محمد شاه را مطلوب بود حاضر آمد و رقم نادر شاه بنام اعتماد الدوله متعین طلب او معصوب استیضای شرف حد  
یافته اعتماد الدوله و قمرالدین خان هم بحضور رسید بر بان الملک مع طهارت و جلالت که بر سر دار فرقه جلالت و مقرب الدوله  
نادر شاه بود با شرف محمد شاه و رقم نادر شاه متعین دادن مفتاح البواب قلعه و خزان و جمیع دارنجات بنام سلطنت الله خان  
مصدق که در دار الخلافه شاهجهان آباد به نیابت بود پیشتر روانه گردید و متعاقب بنیما نادر شاه مع محمد شاه در حرکت آمده عازم  
شاهجهان آباد گردید و در لشکر محمد شاه بمجر آردن اویش نادر شاه و بعد رفتن اعتماد الدوله و اردوی شاهجهان مردم مضطرب و منتظر گشته  
اکثری در دراز دست سواران فرزان که در جنگ ناز بودند گرفتار آمده عمارت و دلاک شدند و اگر بخت قریب باش خفتا و  
رعایای هند زنده نگذاشته و اگر از خوش در گذشتند عریان ساخت سر دادند القعه نادر شاه مع محمد شاه بشهر در آمده  
در عصر اول ذی الحجه تاریخ بیستم روز شنبه محمد شاه و روز جمعه نهم نادر شاه سده احدی و خمین نامه سید الالف در قلعه

شاه جهان آباد نزل نمود و نادر شاه و علوه و امرا و لشکریان با وضع معمول سابق در مسکن خود قرار گرفتند و در مشهد کعبه اللهی در جمعه نوروز و پنجشنبه  
نام نادر شاه و در مسجد جامع و غیره مساجد خوانه شدند چون هنگام عصر روز بیازیم شهر زد و کوشیدند بنیان آذانه و ساکنند که نادر شاه  
در گشت بیفتی میگفتند که ذات یافته بر خیزد راجح اینک بگذرد و تمسید همواره ترسے فلما تمیذ اورا ملک ساخت علی اتی مال  
در یک ساعت موت او شهرت گرفت و در صبح و سلم جامع کثیر در تکلیف شسته بود و ابواب آن شب در روز مفتوح و بقیعای  
معمات مشغول و بر خیزد از بسا پیش در عول قلو و خانای شهر ساکن و بیفتی بر کنار رود خانه که قتل بشهر است فرد آمده بود و بجهت  
بجهت این شهرت کاذب در هر کج و کلنا رفح فوج امتحان کم فرستید اسلحه و بران از دام نموده و مشورش انگلند و قتل و تاراج فزایش  
همت گذار شته و این همت مر تهای شهر را فرو گرفت و تر با شنبه که هم زبان بندهای بگیرد و خبر از جاسے نه داشتند متفرق میگفت  
دود و در هر کج و بازار در گذر بود و خبر بیان عاقل با ایشان رسید و بآنگه شب در رسید شورش انگریز انکال  
اصلا آرام نگرفتند و آن هنگامه در فزایش بود چون کر حقیقت حال بعرض نادر شاه رسید سپاه را عرض نمود که هر کس در با  
و شام خود آرام گرفته باشد با شام خبر داریند و اگر بندهای بر سر ایشان هجوم آورند مرا خود نمایند و در آن شب یکس از امرا  
هنگ که واقف این کار بودند اصلا متفرق نسکین ناکره این فتنه و غوغا نگشت بلکه چند نفری که سبب الایسته مازاد شاه  
گرفته بر اسے اطمینان و محافلت خود بخانه برده بودند و در نازل ایشان مستول شدند و بآنگه در جنگ کرنال قریب بیست  
کین از تر با بشش اندک بر خشم تیر و جرح و زیاده بر سر کس کشته نشده بود و درین هنگامه قریب بمقتصد کس از آن طبقة  
بقتل رسید با جمیع چون روز شد و آسمان آشوب در امشدا و بود نادر شاه از قلعه سوار شده قتل عام فرمان داد و فوجی از سوار  
و پیاده بان کار ماور گشته ایشان گفت که تا جایکه ادرے از تر با بشش کشته شده باشد ادرے رانده گذارند و لشکر تر با بشش بنیاد  
قتل و غارت کرده بمنزل و مسکن آن شهر درآمدند و قتل فرا کرده اموال سینه و عیال با سیرے بردند و بسیاری از آن  
خراب و سوخته شدند چون نصف روز بگذشت و قندار کشتگان از صباب در گذشت نادر شاه مذاسے امان بقية الصبح  
بر داد و لشکریان دست کوتاه کردند و پس از چند روز شوارح ساکن که بر ازار احیاء مقتولین بود و هوا عفونت یافته عجزی از  
داشت حکم تعلیق آن شد که قوال شهر در هر گذر آتھار جامع آورده باضی ناشاک که از عمارات فرو ریخته بر دے آنگه تیر مسل  
و کا فر شو و بر ابوسف بران الملک بعد چندے بعرض سرطان که در پای او بر سیده بود بر حمت حق رفت و مشیر جنگ که  
بنا بر اسوار تر با بشش برای آوردن دگر در در پی و معو پیش صفد جنگ بصوبه آورده رفته بود مبلغ مذکور آورده رسانید و  
از غل خزانه نادر شاهے گردیده و نادر شاه و خانرا و شاهے را متصرف در آورده از مردم نیز ذرا حاصل نمود و د فرخے از  
و خدا و شاه جهان پادشاه بجاکه نکاح پس که یک خود نصیر الله ریز ناکه همراه داشت در آورده چون بحسب دواعی شتاب  
در معاونت داشت تمامے ملک سند و صوبه کابل را بایضے مال پنجاب که به تنخواه صوبه کابل است از مملکت هندوستان و قری  
نادر شاه وضع نموده ملحق بهما ملک ایران ساخت و محمد شاه و قیافت نادر شاه در کمال تحکف قرار داده بیعت بدیم رسانیدند  
مذاکات حضور امرا ی عظام معین شدند عمدة الملک بنجر را ندیدند قوه ماور که گردیده و قشیکه میخواست بیال قوه بد بر اندیشید  
که اگر اول بر محمد شاه که آقا و پادشاه من است ندیم آنکاف حق نمک نوسے از خوف و بیم خواهم بود و اگر به هم از پیش و سلطوت  
نادر شاه که پادشاه سفاکست این نیستیم و بیال پرا ز قوه نموده اول بدست آقاے خود داده گفت که مذکورے را لیاقت  
مدون بیال بدست شاهنشاه نیست ولی نعمت از دست خود و بشا هنشاه و مهندس دو پادشاه و حفار راحن ادای این خدمت

پسند آمده و در تحسین آشنا و بیگانه گردید و این مرد با شعور و سلطنت اش در همه امور نهایت درست بود و بعد از آن نامور شاه محمد شاه و امرا سے  
بندر اطلبیده مجلسه بیا راست و پادشاه را جزیه داده و از ازل خلعت بخشید و نصایح نموده بسلطنت گذاشت و تاریخ منقسم صفراشته  
تحسین و مائت الف از شاهجهان آباد طبل مراحت کوفته بازگشت +

## ذکر سوانحی که در بهشتان بعد از رحلت نامور شاه بایران رویداد

بعد از رحلت نامور شاه بایران محمد شاه با آغوش و اعتماد و دل و عنده الملک موتمن الدوله سلطنت خان ببادر که تازه بعصر آمده  
دیوان خالصه و لیب نیکو داشتند که در سفر گران و جنگ نامور شاه نموده کمال تقرب یافته بود سرگرم سرانجام مهم خود گردیده مشغول کار  
شد و روز جمعه بمعرسه مذکوره امیر خان بخطاب عمده الملک و خدمت بخشی کرے سوم سفر از سر یافت و دیوانه خالصه  
و خطاب موتمن الدوله محمد اسماعیل خان بهادر و خدمت صدرت بعظیم الدوله خان مغوش شد و در زکیشنه بیست و نهم شهر  
مذکور خلعت خدمت میر تیز کرے بر کف خان و قراول یکیک بمعیت الدوله خان نو دوح الدوله امیر الامرا عنایت شد و روز دوشنبه  
هشتم ربیع الاول سنه مذکوره و در کنگه نعل خان با خلعت شش پارچه بر بادے طلیحان برادر عمده الملک و بخشے کرے  
امیران لیب صلابت خان لیسر سادات خان مرحمت شده و در کنگه گزداران عظیم الدوله و در کنگه قورغانه بنریت خان بخشی گری  
اعطای شایان بعمده الملک و اک سواجح حکیم معصوم علیخان عنایت شد و روز پنجشنبه منقسم شهبان سنه مذکوره بمسجد  
مراتب اسماعیل خان و صلابت خان و در زکیشنه بیستم شهر مذکور عطا یاسه مسطور بسعد الدین خان میرانش عنایت شد  
محمد شاه و از ابتدا سوار فلن بمراسه تورانی بود و در سانچو نامور شاهے افزود و ب تقویت نامور شاه استقامتی هم رسانیده فاصد قتل  
تضعیف آصف باه و اعتماد الدوله گردید و عمده الملک اسماعیل خان و غیره استشاره نمود و عمده الملک که مرد صاحب جرأت و طینت  
بود پادشاه را دلیر نموده بر عزال اعتماد الدوله از وزارت دلیر گردانید و در خلوت معروضه داشت که اگر سایه دست  
مرحمت خداوند بر سر این دولت خواه خواهد بود و این اراده جزم و تقصیم خواهد یافت انتشار الله قاضی انعام مهم سلطنت  
ناظر خواه و لے نعمت سرانجام سے تواند شد پادشاه چون بدانش و شعور عمده الملک اعتماد و افراد داشت از او عمل  
قراردین خان از وزارت معصم نموده انتظار انصراف آصف باه بمعیت و کن یکشید بعد انقضاے کیال و چند  
ماه آصف باه براسه قدید و شجید مذکور است و کن که بنابر سنوج فتنه و در و نامور شاه و مسلک خود مرے پیوند  
پیشش نامر جنگ که در و کن نائب اول بود و اختلال و بره بر مرکز دولتش رویداد از محمد شاه رخصت گرفته و لیسر کلان خود  
غازی الدین خان بهادر فرزند جنگ را که داماد اعتماد الدوله بود خلعت نیابت امیر الامرا ای از حضور و مانسیده عازم و کن  
شد و کوب نموده داخل خیمه اگر دی محمد شاه مخفی قلندران و وزارت بعمده الملک عنایت کرده و از مرگ بعد و زاناد و کن  
آصف باه خلعت وزارت بعمده الملک عنایت نما بعمده الملک چنان اندک تیز رویا و طبعیت داشت بی بردگی آغاز نموده و حق  
اعتماد الدوله کلمات رنگ که لائق شان او و زبان ایشان نبود پیش مخلصانش دوسه نوبت گفت چون عنایه مذکور با اعتماد الدوله رسید  
آصف باه را که بیرون شهر و بر ضرب خیام خود مقام داشت نوشت و استشاره نمود که احوال نیست چه سے باید کرد و آصف باه  
در جواب گفته فرستاد که مخالفت با پادشاه و مسازحت با خداوند موجب فلاح و مقرون بصلاح نیست از پادشاه  
رخصت خواسته اراده بمراسه ما باید نمود اعتماد الدوله حسب الامر آصف باه پادشاه عرض داشت نکاحات

مضمون ایک از غلام فقیر سے بزم خود بعل نیا مہ و مزاج حضرت کبشتہ عرض گویان انھو اسے بہر سانیدہ چون ارادہ لگو اسے  
 نبودہ و الحال ہم نسبت مذہب سے بہرہ آصف جاہ بہ کن میرود و سے نعمت کار سلطنت از دست بہر سیدہ وہ انھو کہ سطر شہ  
 گزیدہ و عرش مجبور فرستادہ خود داخل پیش خیمہ گردیدہ و ملحق باصف جاہ گشت پادشاہ کہ مزاج مستعمل و بہر آستہ مذہب است  
 ششوش و منیر گشتہ استشارہ باعمدہ الملک مومن الدولہ نمود عمدة الملک عثمان گذشتہ مراعات کرد پادشاہ خاصش اندہ ملک  
 راخصت نمود و در نہمانے از مومن الدولہ پرسید پھر خود قسم داد کہ انجہ براسے پادشاہ سلطنت علاج دانہ با جمعیت و میل  
 بعض رساند مومن الدولہ چون دست گرفتہ و متوسل عمدہ الملک صاحب جوہیان باو بود کہ در شورہ بای پادشاہ خلاف  
 مرضی عمدہ الملک سخن گوید در جواب منیر گشتہ متوقف شد پادشاہ باز قسمہاے خطا و شد او را وہ استفسار کرد مومن الدولہ  
 بعض رسانید کہ اگر مخالفت قول عمدہ الملک بعض رسانم نقض عمدہ و شقاق سے شود و اگر موافقت قول ایشان ناممکن حوالے  
 مدعی از حیانت خواہ بود ہر آنکہ درین باب غلام را معاف دارند و ہستارہ فقرا بنید محمد شاہ در میان افروز و مومن الدولہ با جاہ گردیدہ  
 التماس کرد کہ پھر چند عمدہ الملک امیرین الامر مرد صاحب جرأت صاحب تدبیر است امایش مردم و عمدہ ہاسے ہند بکجا و فضا  
 و اطوار مشہور و این کہ زمین ہند گان و بعضی دیگر ان کہ خدو مل ایشان شرف عقبہ ہونے و ملازمت حضرت دریا قہ باوج غوث  
 رسیدہ اند ہنوز در نظر راجہ ہاسے ہند رستان دیگر اعیان دارکان بہان مرتبہ یروزہ دارند و آغوشہا و اعتماد والدہ و را  
 جمیع اقو ہاسے ہند بنظر امید سے بینند و اطاعت آنا را سراپہ حصول تآرب و سعادت خود میدانند با اعتمادا مثال امر  
 بر سیران با اینا بزم قاصر و انھو اقرون بصلاح نسبت پیشتر ہر چہ مرضی و سے نعمت باشد اسن و او سے خواہر بود محمد شاہ  
 با سماع این کلمات متنبہ و از ارادہ خود متصرف گشتہ شروع با ستر شاہ و استالٹ اعتماد الدولہ و آصف جاہ نمود روز دیگر عمدہ الملک  
 مزاج پادشاہ را بطور معودہ نیا فہ منیر مستفسر گشت پادشاہ و جواب گفت کہ از روی امرای تورانی کہ با فضل و اثر و سائیدہ  
 مناسب نمی نماید و استرضای ایشان بصلاح دولت اقرب شمارا ہم مقتضای دولتی انھو ہے باید کہ از انجہ موجب نفاق و  
 افتراق باشد اقتران نماید عمدہ الملک مزاج پادشاہ دریا قہ پیش آصف جاہ مشتاف و اعتماد الدولہ و آصف جاہ را رضی  
 ساختہ گفت ہر چہ مرکز خاطر خاطر باشد ایما شود کہ ہند بہان را سنے است آصف جاہ مدح و ثنا سے عمدہ الملک  
 آغاز کردہ گفت چون الحال در میان شاہ و اعتماد الدولہ ملاے حادث گشتہ بہتر آنکہ چند روز با آبا کہ صوبہ شہماست تشریف  
 بریدہ عمدہ الملک از آصف جاہ و اعتماد الدولہ رخصت گرفتہ از پادشاہ ہم سترخان مستیزان نمود و عازم صوبہ الہ آباد گردید  
 و بیرون شہر مسکرا است چندرت لبر انجام سفر و انفصال جواب و سوال کارای خود توقف نمود و کلکلی خند براسے و بار  
 معین نمودہ و روانہ منزل مقصد گشت و مومن الدولہ در دل پادشاہ و اعتماد الدولہ و آصف جاہ جای بسیار بہر سانیدہ نہایت افتخار  
 یافت و ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ بعد رطت بران الملک بصوبہ داری اوہ سر فرازی یافتہ در دار الملک خود کہ  
 جنوبہ مذکور بود افتد بسیار بہر سانیدہ مہمانی و دلنش استحکام پذیرفت و ذکر باخان بہر ستور صوبہ دار لاہور و ملتان لیا بہت  
 نامر شاہ مستطہر نامزد و سپہر کترش کرانگ دلیر و بیباک بود و زنیہ و ناویب نور محمد خان لٹی کہ نادر شاہ نمود و طاقت در برابر سے  
 کردہ بطلب شاہ نواز خان یافتہ نشنود میگزد را بنید و بکام و آرام بانظام مہام متعلق خود در ملک پنجاب شہنشاہ سے نمود  
 ذکر رطت شجاع الدولہ صوبہ دارنگاہ و منازعت مہابت جنگ نائب صوبہ عظیم آباد



با علاء الدوله سرفراز خان پسر شجاع الدوله مذکور و حاصل نمودن مهابت جنگ حکم جنگیدن  
با سرفراز خان مع سند صوبه بنگال بنام خود بتوسل مومن الدوله اسحاق خان بهاد

شجاع الدوله که صوبه دار بنگال بود بهنگام ورود و نادر شاه بشا سیمان آباد با جل موعود در گذشت رحمت ایزدی بیوست زبان از  
بیان حماد ذات مقدوده آیتش ناصر دین علی از اوصافش بدقت ترننه توان نگاشت اندی از ملازمان نبوده که دیده و دانسته  
آبادی مراعاتی لائق بحال او کرده باشد بهنگام مردن دو ماه مه موجب هر یک از نقاسه ملازم شل سوار و پیاده و عدد زیاد  
و خدمه و جمیع علمه و فاعله پیشی داده و از همه با استغنا خواسته رحلت نمود و در ایام دولت او هر که اندک سهم شتاب بود  
از مواجبتوان احسان او بهره بر میداشت دیرزمانی بران پور که مولد و موطنش بود هر یک موجب و سالیان بعد رحلت  
خود می یافت رعایت طرف حق بر تبه داشت که در عدل و انصاف و از انزاج و اعتساف فرزند دادنه عا جز  
مستند نزد او کیسان بود و عصفور در جنگل باز آشیان می نمود ایام دولت آن والان ازاد از عهد نصرت توغیر و آن  
یاد میداد از قوطا و شکاری انتظامی که در امور مملکت اری داشت هر که در ملک بنگال میشد اگر حسابا بنا اندک سهم لیاقتش بود بجز و درود  
در سرحد و قلمش آن برود مغفور اطلاع آمدن او میشد و هرگاه در شهر مرشد آباد بر سید سرور از انتظامی کشیده تا به بند که اردو سوار  
این مملکت از کرکان و ولتش دار و پانه اگر داشت و کسی تعریف و تفریب و میکرد و مضار فرموده امیدوار متصدیک بود که لیاقتش مغفور و اگر کسی  
وسایل او نبود روز چهارم در مجلس خود خبر درود او را نگویری نمود و میگفت شاید از حاضران کسی را با او سابقه معرفتی نبود و الا البته معروف او میشد  
باینصورت هم اگر کسی متذکره شد ذکر او بعد معرفت نمود فمو المطلوبت که خود کسی را فرستاده استعلام حال او میفرمود و بیغام میداد  
که هرگاه درود و این دیار اتفاق افتاده با هم میتوان دید و بر اوضاع معاش و مقدار مصارفش در غیبت او از منهایان راست گفتار اطلاع  
حاصل می نمود که از ملازمان او بحال بود که سخن دروغی با او نداشت و این رسم پوچس که درین بلاد مینشد دائر و سائر  
است که علمه امر و سلاطین هر جا بر و دنیا چیز می از نزد آقا می خود بر برد افاسه از دیگر نغدا که بدو بچسبند ملازمان او را  
حقه انفار و چوبدار که اغلب این قسم ایذا و اضرار شیوه رذیله اینهاست و گاه سلجقه از بنمایه از اذل پیشه هم بدالت  
طبع سیاه رو و پیرو می آنها نموده از تکاب چنین امور می نمایند منفور نبود اگر کسی از حد بدر رفته باشد طبعی می نزد  
بجز اطلاع بر طرف و منعم هم مورد عتاب می شد از بنجبت این راه مسدود کسی را از نوکران او مقدر نبوده خود بیک  
رعایت اوست ملازمان خود میفرمود که آنها هم از مال و دگران مستغنی دین نیاز می بودند انقشه بر لای باست عزیز و دارد  
مطلع گردیده بعد ملاقات استفسار و استمراج می نمود اگر میداشت که قاصد رفاقت و نوکر است کمال و بچسبند و  
اعزاز لازم خود گردانیده و بجه معتد بر اسه مصارف ضروریه او عیاله می فرستاد و اعلام می کرد که در این دیار  
این مقدار قلیل کفایت می کند و او تقاضای فادراست که قومی هم کراست فرماید و جمله ملازمان روشناس را از مواجبت  
احسان انصاحب جود خویشی بران انواع نمایر سید بر خیزد همیشه و بجه را روزی و در میان و بعضی را در اسب و  
دو بار و دام الحویه او این فیض هم از کسی منقطع نبود و اسمای ملازمان روشناس از عماله شاگرد همیشه و معاجبان و غیره  
همه را در میان می که او را قش از عاج تراشیده بودند نوشته میش خود میداشت و وقت رقت درخت خواب اودان  
مروم را دیده چند اسم از ان اسما بر گردیده زیر بر ناسه مبلغه لائق حال او که در خطر می شد بقلم خود می نگاشت

دہر کیے راہ را گزاردی از زندان اران خالصہ بنام کار ساز سولے و غیرہ قمیص فرمودہ اور ایا و کیش را اعظام میکرد کہ انقدر رعایت  
 باین عزیز موجب خوشنودی است زید را سعادت خود شمرده مع شے زائد بل سے آور و بعد خود از متفق فرمودہ است سلام  
 فرمودہ اگر ظاہر سے کہ قدرت را در نظرش سے افزود و الارعایت بل آمدہ از نظر اعتبار بار بار کستی سے افتاد و بعد مراعات با  
 اشخاص مرقومہ اسامی آتا محو فرمودہ نام دیگران کی نگاشت و اولام الحیوہ چنین بود النعم اغفر لہ و الحمد بالصالحین علا و الدلہ و الزلفان  
 بجای پدر بر سندانالت صوبجات متعلقہ او کہ او دیسہ و بنگالہ و عظیم آباد بود شکن گشت مہابت جنگ کہ از نظر پدرش  
 بہ نیابت صوبہ عظیم آباد امور بود القلاب سلطنت دیدہ بہر مد صوبہ عظیم آباد آقامت داشت رقم نامہ در شاہ کہ بنام  
 شجاع الدولہ اصد آریافتہ بود و بعد بلتش بہر فرزند خان رسید مہابت جنگ را کہ از سر فرزند خان الطہان بود لیکر کار خود افتاد  
 و سر فرزند خان ہر چند صلاح و صداقت داشت و بصیام ماہ مبارک رمضان و رجب و شعبان و ایام البیض ہر ماہ و اکثر اعمال  
 فرائض معینہ ایام و سال سے پرداخت اما از عقل و شعور کہ سروران را از ان گزیر سے نیست سبہ بہرہ افتادہ با مور  
 ہر جہہ چنانچہ باید سے پرداخت و کنہ و فائق و تر کٹر سرد سے نیز رسید بنا بر جہات مذکور ہر چند با متوسلمان ہر شخص  
 برای رایان عالم چند جنگ سیم و حاجے احمد کہ عمدہ مقربان و مرتضیٰ عمل و عقد امور نظامت بودہ اند قمر سے نہ داشت  
 اما معاصیان و رفتار سے دیر بندہ او مثل میر مرتضیٰ حاجی لطف علیخان و مردان علیخان و دیگران کہ با حاجے احمد کینہ با سے سابقہ  
 داشتند امانت و تذلیل او منظور داشتہ بتوہینات زبان سے دقیقہ نامر سے نیکندہ اشتہد و ہموارہ خصومت و مخالفت  
 حاجے احمد علا و الدلہ و ہر جہہ با حاجی مختلفہ ظاہر فرمودہ از حاجے مذکور مزاج اور امنوت سے ساختند تا آنکہ علا و الدلہ و ہر دیوانی را  
 کہ از عمد شجاع الدولہ سپرد حاجے بود گرفتہ بنویس میر مرتضیٰ سپرد و خواست کہ فرجہا سے را بجل از عطا الدلہ خان تغییر فرمودہ  
 بہا و خود حسن محمد خان بہر حاجے احمد ازین مرد و از کید اعدا سے خود متوہم گشتہ مہابت جنگ کیے را نیز ار سے نگاشت  
 و سر فرزند خان را در قوالبہ و التوہم سے و کفایت دلالت بہر طرف سے سپاہ نمود و او اندکے از راہ سفارت با عدم  
 و تھا و پذیر نمود دین و حد کہ زین الدین احمد خان از عظیم آباد و سعید احمد خان از رگپور فرجہا سے خود بحضور علا و الدلہ  
 رسیدند منوچر خان سر فرزند خان را مشورہ قید و حبس حاجے باہر و پسہر ش کہ نام شان مذکور شد داد علا و الدلہ قبول  
 کردہ با حاجے احمد ظاہر ساخت و بدانت خود این اظہار را موجب نصفیہ و الطہان خاطر حاجی شمر د باین حالات دختر  
 عطا الدلہ خان را کہ دختر زادہ حاجے احمد و با سراج الدولہ نوہ مہابت جنگ کہ در از احمد نام داشت مقرب بود خواست کہ فسخ نسبت  
 سابقہ فرمودہ باہر خود منسوب نماید و نیز ہما سہ صوبہ عظیم آباد بنویست و سیاہی را کہ از سالہا و عمد پیش متعینہ مہابت جنگ بودہ از  
 جملہ متوسلاتش بودند احضار نمود چرن قتل درآمد نمود و از راہ استر و اعطایا کہ شجاع الدولہ باہر نامہ رحمت کردہ بود نمود حاجی احمد  
 امور مذکورہ را مفصل مع شے زائد بر نگاشت و سعید احمد خان نیز تا مد قول پر فرمودہ حالات مذکورہ را ہم خود مہابت جنگ  
 بطور شہادت مرقوم ساخت و علا و الدلہ باین سلوک کا متوقع الطہان و دنا از حاجی احمد و ہر ازین پسہر نش بود مشہر سے سے  
 تصور باطل نرمی خیال محال + مہابت جنگ بعد ہستماع این مقالات و تحقیق این حالات قائل احوال خود در صورت اغماض نہایت  
 ابر و دیدہ با متوہم اند و بعد اسحق خان بہادر کہ دیر بندہ آتشا سے او کمال اقرب و اعتماد و حضور بہر سانیہ بود توہم تسل تبست  
 و مخفی از افکار ہستند ما سے صوبجات ثلثہ مذکورہ بہر قبیل یک کہ در روہیہ پیشکش و رسانیدن اموال ضعیفہ سر فرزند خان و جنوہ  
 نمودہ شفقہ پادشاہ متوہم فرماں جنگیدن با سر فرزند خان و استنزاع صوبجات اند و درخواست و خود در تیار سے

فوج باشتما تنبیه زمینداران بھوج پورہ کہ در موسم عظیم آباد تہرہ مشہور و بکثرت اقوام خود مغرور بودہ انداشتغال در زیر سرفرازان  
 طاہر داری کردہ دفع الوقت و انتظار فرصت سے خود تا آنکہ در ماہ از مراجعت نادر شاہ بایران و کیساں و کیماہ تمام از اشتغال شاہجہاں  
 مرحوم گذشت و شوق پادشاہ خاطر خواہ مہابت جنگ در رسید مہابت جنگ تاریخ کوج نمودن جنگ سرفرازخان از بنجم  
 معتمد خود معین کنانیدہ طرق تردد و مسافرت بطرف مرشد آباد و بانہایت اختتام جوئے مسدود ساخت کہ یکسایک ازین طرف رفتن  
 بر شد آباد نمائی توانست و دستخیز از معتمدین خود را مع خط بنام جنگ سیٹھ فتح چند متضمن کوج نمودن تبار جنگیہ تقریباً یافتہ بود بر شد آباد  
 کردار الملک صوبہ بنگالہ است فرستادہ ہمانیکہ فلان تاریخ ازین خط را بجنگت سیٹھ باید رسانید و خود درادراثر ذی الحجہ سہ  
 اثنی خمین و مانند بعدالافت بشہرہ رفتن بطرف بھوج پور از شہر عظیم آباد برآمدہ متعلق بآبادی دے بر تالاب وارث خان کہ بطرف  
 مغرب از شہر واقع است معسک ساخت و فوج را بجوئے یکجا نمودہ ہمہ را فرجام آورد و زین الدین احمد خان و دادا کمر خود را در شہر  
 عظیم آباد نائب گذاشتہ سید بہایت علیخان بہادر اسد جنگ والدہ فقیر را بر گزہ سرس و کشیدہ وغیرہ کہ حکومت آجندہ داشتند  
 مخص نمود و متاقب نوشت کہ شمارا و زین الدین احمد خان را بجا سپردہ خازم مرشد آباد شہیم برصورتیکہ پیش آید باتفاق انچہ  
 مناسب باشد خواہید نمود روزی کہ میخواست فردا بطرف مرشد آباد نہضت نماید سران سپاہ را از بندہ و مسلمان احتضار  
 فرمودہ مجمعے ساخت بعد فراجم آمدن سہمہ صفحت مجید بدست مسلمان صالح و آب گنگا مع مس و برجان سپاہ کہ مقسم بہ عمدہ جہاٹ  
 ہنود است بدست برہمنے طلبا شدہ از مسلمانان بکلام اسکے داز ہنود با ششیای مذکورہ خواہان قسم شد معہودہ آنکہ مرابا  
 دشمنان خود بخار برہمنیشیل است از شمار دم کہ رفتای ویرینہ و متحد و باز دے مفید بنا بر اطمینان خاطر خود عمدہ پیمان یخو اہم  
 اگر رفاقت و اعانت من منظور باشد بخدیدہ عمدہ پیمان موکہ بشہا و ایمان نہا کہ کہ اگر من خود را بر آتش زخم یا در آب و  
 دشمن اگر رسم باشد اگر افراسیاب شمار رفاقت مرا از دست ندادہ باہر کہ دوست و باہر کہ دشمن باشم دشمن باشید و جان خود را  
 رفاقت من در بازید سپاہ کہ اکثر از آئنا مخلص دولت خواہ بنا بر پرورش حقوق سابقہ و توقعات لاحقہ بودند عمدہ کہ را بطیفاً طرفہ  
 کردہ موکہ بشہای غلاما و شد انمودند و کلام مجید را بر سر و چشم خود برداشتند و بندہ ان نیز عمدہ پیمان نمودہ قسم تقبیل باہی برہمن  
 آب گنگا و مس غیرہ نمودہ ہمہ یکدل و یک زبان خدا بے تسلیم رفت و جانبازی و در دست بلند نمودند و نگاہان و فوٹا زمان نیز چہیت آنا  
 شریک عمدہ پیمان مذکور گردیدہ کہ بر رفاقت مہابت جنگ برہمنہ چون ازین طرف اطمینان میر کہ حقہ را زبر کشود و ارادہ خود باعدا  
 و امانیکہ سرفرازخان بالاد برادرش حاجی احمد نمودہ و بعد از ان انچہ کہ کنون خاطر داشت ظاهر نمود چون عہود و اقسام در میان آمدہ بود بہر  
 غیر از قصد حق قول مہابت جنگ تعہد یافتہ ایچارہ نبود وقت شام ابن مجلس اختتام یافت و صبح آن روز کہ تاریخ بخار بود مہابت جنگ با  
 فوج تیار و سامان منور کہ ہمہ انمودہ بود نہ گفت بطرف مرشد آباد نمود و منزل بمنزل بلا توقف قطع مراحل نمودہ ہمہ گرہ بدرہ شاہ آباد کہ جو  
 آن در صورت مراجعت و شواسی دار و نزدیک سدر کشکرا و صحرای دامن کہہ توقف نمودہ مصطفی خان افغان را کہ یکی از دلاوران  
 سواران جان فشان بود مع حدود سوار و پروانہ و دستک ہمہی سرفرازخان متغیر طلب یکی از جہاٹہ داران کہ از جہاٹ پیشتش آمدہ بود پیشتش  
 خزان داد کہ این پروانہ و دستک با متغیر خزان درہ مذکور کہ در حدود پادہ برقی اندک پیش بخا ہنود بود نمودہ و اشل درہ مذکور شود و علامت  
 دخول آنکہ را بجا رسیدہ فقارہ شتری خود را بنواز و متعاقب و فوج با سانی بدون فراحت مجبور تو ان نمود مصطفی خان موافق فرمان بعمل  
 نمود و چون نزدیک برہمنہ رسیدہ متغیر خزان موافق تضابطہ از در حکم توقیف نمودہ متغیر احوال گردیدہ مصطفی خان دستک پروانہ  
 متصحب یکے از ہمہ ایمان فرستاد و متقد سے درہ بعد ملاحظہ دستک پروانہ درہ را کشود و اذن داخل شدن داد

مصلحت خان در آنجا رسیدہ علامتیکہ حدود و تقدیر رسانید و تقاریر را بزر و شور خواست انواع برادری مہابت جنگ بجز دستار  
 صدای تقاریر از دامن صحرانیت مجموعی در نہایت کرد و فرمایان کردیم حفظان منظر بگشتہ مستحق کسی گردید مصلحت خان باگشتہ کہ زندہ  
 اگر حرکت کردیم بہ بلینہ رسیدہ خواہید شد جہاں پادہ جو ایش مصلحت گردیدہ بجای خود نشیند در دم مصلحت خان در آگشتہ دستار  
 فرج پیہ ہم رسیدہ داخل امر گردید چون همان روز در میان عامل خط ملکیت سیٹھ مہابت جنگ سہوہ بود کہ خط رساند از وزیر حبس برآوردہ  
 خط را رسانید جنگ سیٹھ بعد ملاحظہ تاریخ نہایت مہابت جنگ شمرہ دید کہ امر در مہابت جنگ لہ درہ بلیا کہ چہ گذشتہ در پنج شش روز شش  
 رسید بانظر اب تمام سوار شدہ بیش سرفراز خان آمد و خط مہابت جنگ نمود احوال در دوش قریب براج محل ظاهر نمود وزیر خط  
 مہابت جنگ بسرفراز خان نگاشتہ بود کہ از رائد غلامہ معنوش ایک چون مذلت و خفت برادر ہم بعد از خط رسیدہ کار برآوردہ  
 شیدہ فدوی ببار پاس ناموس لاعلاج تا بجا رسیدہ غیر از بندگے و عقیدت مقصدی ندارد امیدوار است کہ حاجی  
 راج توابع و ملائحتی رخصت فرماید بجز اطلاع حیرت عظیم ہر کہ و مر را لاحق گشتہ سرفراز خان با حصار روساے لشکر  
 و جمیع جو اخیان فرمان داد و حاجے احمد برادر مہابت جنگ را نیز طلبید چون اجتماع دست ہم داد ہمہ را بار دادہ  
 حاجے احمد را بوجہ و تہدہ تر رسانید حاجے احمد سخنان ملائم مناسب وقت معروض داشتہ قصد نمود کہ  
 اگر رخصت یافتہ تا مہابت جنگ برسد بجز رسیدن او را برگرداند بطبعہ التماس حاجے احمد را تہذیب شمرہ رضی  
 بر رخصت نئے شدند و بر بنے بسفاہت تقدیر حقش نمودہ راست دانستند و رخصت حاجے احمد دہندہ  
 ماند محمد خوش خان ازرقاے قدیم شجاع الدولہ و سرفراز خان کہ لشکر مردے و مردت در نہایت مرتبہ داشت  
 بسرفراز خان گفت کہ از قید حاجے احمد کارے نئے کشاید مہابت جنگ از لادہ خود بقید حاجے احمد باز نئے ماند درین صورت  
 رخصت حاجے احمد مضائقہ ندارد اگر موافق و عہدہ عمل آورد و بہتر و اگر عمل نکردہ از ناچہ میر و در گاہ با مہابت جنگ جنگ را آندہ  
 ایم حاجے احمد کہ شفعہ واحدے بیش نیست از رفاقت او یا برادرش پر دلے کے غاریم و در جمیعت مہابت جنگ از جو دو  
 عدم حاجے نہ چیزے سے افزاید و نہ چیزے سے کام التماس خوش خان موثر افتاد حاجے احمد رخصت یافتہ پیش  
 برادر خود شتافت و در ان وقت بواسطہ معروض داشت کہ محمد علی وردی خان بیان و دل ملیح و مذاقت  
 زینہار کہ خداوند در مقابل نوکر صاحب اقتدارے کہ از منظر خلاف عقیدت نباشد ارادہ بر آمدن از دولت خاندان  
 نمود تا او بسادات مجتہدے رسیدہ و عرض مطالب خود نمودہ و ملیح و مذاقت باشد اگر اعیان التماس این فدوے  
 با خواہے مخالفان بقصد مراضہ بر آید خوش آنت کہ بنابر حفظ ناموس و جان ازہ امرے بظہور رسد کہ موجب  
 روسیاهی و بنیاد عتیق باشد چون بعضی ارسال حاجے احمد اطمینان نمود اختلاف آما و ہم آمدن و درین امدان واقع شدہ بزرگوار  
 مرجع افتاد و بیسے مردان سلف خان کہ کمال فغان با حاجے احمد مہابت جنگ داشت میست مودوم محرم الحرام ۱۲۸۵ ہجری  
 در وہاں شنبہ از لادہ خود علاء الدولہ برآمدہ در سہ ہار کوچ بہ منزل کمرہ رسید و در ان منزل بہت خوابیدہ و  
 شجاع سلف خان فوجدار ہوئے کہ بر اسے استنراج مہابت جنگ بیشتر مغمہ بودند مع حکیم محمد علی کہ از  
 طرف بسفارت آمدہ بود معاودت نمودہ لازمست علاء الدولہ نمودنہ بعد لازمست بمرض رسانیدنہ کہ مہابت جنگ  
 قلع و فرمان بردار است و معروض میدارد کہ علے ہمان ہر کسے را تر جمیعت فرمودہ و بر بجزہ فریجہ میر رساند پاس دین  
 خود نمودہ حفظ مرتبہ او را لازم میدانند این کترین پروردگار دین و دمانہ خاک بر ما شتہ این استان است

در چنانچہ حقوق پرورش خداوند بر برقیہ خود ثابت دارد و همان قسم باعتبار بندگی خود که در عالم عبودیت هیچ گونه قصور سے  
 اسے الا ان ازین قانون سہ نزودہ بر سائر مذکورگان نفوق خود را متحقق میداند و در مشورت و التماس و از مہ اول آنکہ جمیع  
 کہ باعث خباہت و تار از طرف خاکسار شدہ اند و بر کردہ اینہا مردان علی خان و میر مرتضی و حاجی لطف علی خان و محمد غوث خان  
 و مور با خراج شوند و کمترین بقبول التماس متنازل گشتہ بشرف ملازمت مشرف گردود و دم آنکہ اگر این امر مستعذر باشد  
 خود بہ دولت از انہا عہدے جویند و انہا را بدفع این بندہ امور نمایند اگر انہا غالب مذندہ عالی کہ دارند بمجمل پیوست و  
 اگر مغلوب شدند بندہ بعد غالب آمدن سر قدم ساختہ بندمت خواہ متنازلت و این مقالہ را موکہ بایمان ساختہ کلام مجید را معصوب  
 حکیم محمد علی فرستاد لیکن چون سرداران مذکور نہایت اعتبار و اقتدار در حضور علاء الدولہ داشتند و بہان قدر با حاجی احمد  
 و اخوان و اولادش دشمنیہا بود سخن معصالی و رنگرفت و صورت مجاہد اسم چنانچہ شجاعان و انشور سے نمایند بظہور تر رسید  
 و حاجی احمد نزدیک براج محل سیدہ سواری ملاقات ہر دو برادر را ہمید گیر شیر آمد و بر فیل مہابت جنگ با اتفاق سوار  
 شدہ بنابر ایفای عہد فیل مہابت جنگ را چند قدم برگردانیدہ باز بر اسب کہ منظور بود روانہ گردید و از ان طرف  
 سرفراز خان مع فوج دستہ خود بر آمدہ تا بموضع کرک کہ بای مشہور بر لب آب بہا گریقی است رسید غوث خان انبیرن  
 بہا گیر سے مقابل لشکر مہابت جنگ کہ بر لب آب مذکور در سوتے است معسکر ساختہ فرود آمد و سرفراز خان در میان لشکر خود  
 غوث خان در یگانہ داشت اما پایاب و عرضش بقدر یک خبر بر تاب بود و مفاصلہ فیما بین لشکر مہابت جنگ سرفراز خان چنان  
 پنج شش کرودہ خواہ بود تا رسیدن بمکانات مذکور جواب و سوال معصالی و ترغیب بملاقات از طرف سرفراز خان نمود  
 بونوعے آمد مہابت جنگ بہان در جواب یک سخن سے گفت کہ من بپاس حقوق پدر شما داعیہ بد خواہم ہذا مردم شکی  
 آنکہ در اندازان کہ باعث فغان و شقاق میان من و شما شدہ اند یا انہا را بمن سپارید یا خود بر جائے بلند خیمہ کردہ مرا و انہا  
 با یکدیگر بجنگانید اگر من غفر یا فتم آمدہ ملازمت خواہم نمود و اگر انہا ظفر یافتند خاطر صاحب خواہد آسود چون ہر دو شق  
 بر سرفراز خان و شور بود ملاقات صورت نہ بست و از طرف سرفراز خان با وجود پینا مہالے آشتی دستہ مہالے  
 دفاق نوشتہ مہالے جگت سٹیج کہ با اصطلاح آنرا ٹیپ سے گویند متفقین تطبیح بمیانجی کئے بقدر حال ہر یکے بسرداران  
 لشکر مہابت جنگ بشہر طر گزرتہ دادن او در بہین منزل وقت شام رسید مصطفی خان و بعضی مخلصان دیگر نوشتہ مہالے مذکور  
 را بمہابت جنگ نمودہ التماس کردند کہ اگر جنگیدن است فردا باید جنگیدہ والا پس فردا صورت دگرگون خواہد گردید چنانکہ  
 سخنان مخلصان سنجیدہ و پسندیدہ بہان وقت تقسیم سرب و باروت پھر ایمان نمودہ مبارکہ فردا منضم کہو و فوج را  
 سہ حصہ نمودہ مندال را کہ سردار عمدہ بود مع نشان خود بمقابل محمد غوث خان تعین نمودہ فرمود کہ بہین طرف دریا  
 راست بطرف اوشتابہ دو و فوج ہر اسے خود را از دریا پایاب گذرانیدہ یکے را فرمود کہ رفتہ و عقب لشکر سرفراز خان  
 بالسد خود با فوج دیگر گذارہ دریا گرفتہ رہود سے لشکر سرفراز خان روانہ گردید و علامت میان خود و فوج اول چنین مقرر  
 نمود کہ ہر گاہ آواز توپ گوش شمار سہ تا مال بر لشکر سرفراز خان ناخنہ داخل معسکر شود بعد اعلیٰ خان بہادر و مصطفی خان و  
 شمشیر خان و غیرہ افتخاران ہمراہ نوازش محمد خان کہ دادا دکان مہابت جنگ و دران روز مقدمتہ انجمنش بود مثلث شب  
 بلقے ماندہ حسب الکمر روانہ پیشتر گردیدند و متقاب او بانکہ فاصلہ مہابت ہم روانہ گردید و مندال نیز موافق فرمود  
 قدم بقدم مہابت جنگ مقابل محمد غوث خان رفت تلافی فقیستین اول طلوع صبح صادق روانہ نمود و مہابت جنگ

چون نزدیک لشکر سرفراز خان رسید نوسه را از لشکر خود مرداد و دستخیزان صدای توپ فوج برادران بر لشکر سرفراز خان  
 ریخت و نند لال با محمد غوث خان آنجست سرفراز خان با انتظار از مصلا ای خود برخواست بر قیل سوار شده بمقابل مهابت جنگ  
 روان گردید فوج برادران مهابت جنگ بجنبه از مردم عقب لشکر سرفراز خان مثل محمد امیر خان و پسرش را با یکدیگر نمانده لشکر  
 ریخت و در عین محسوس خود را و در ویداد و سرفراز خان چند قدم رفته نزدیک بقاره خانه و سرارده سے خود بغیر گوی لشکر  
 آخرت پیوید و اگر کسی از میرا پیش مثل میرا کالی و میرا گریه و میرا احمد میرا لاج الدین و لیس محمد امیر خان و حاجی  
 ملتفت شدند و باقر طایفان لغز خان و در میدان باخته بهالم آخرت شناختند و رای را بیان عالم چند و محمد امیر خان خان  
 بشهر معاودت نمودند و محمد غوث خان آنطرف دریا با نند لال مصاف داده لغز طایفان و نند لال کشته گردید غلیبان سرفراز خان  
 خان را در مقتول دیده قیل را بر گردانید و راه مرشد آباد گرفت محمد غوث خان کاز و در پیش آقا سے خود را گریزان و در قتل  
 عدم دیر سے آقا نموده سوار سے را فرستاد و تا سرفراز خان را برگرداند و پیغام فرستاد که من جنگ را زنده حریف را کشته ام  
 با من ملحق بایشد که بقیه السیف را نیز بسزا رسانیده آید و مهابت جنگ مستی را را کافر کشته بیا که کشته شدن سرفراز خان  
 یقین دانست بنابر افضلیه زنده بودن غوث خان و متبحر بودن فوج او چون در جبر آگس شکست داشت مردم قول خود  
 را استغرق شدن نداد و مردم فوج برادران که در لشکر ریخته بودند با طلیان غفر یافتن خود کشته شدن سرفراز خان لشکر  
 را معذور از زور و جبر و اسباب و اقربانیه مشغول غارت و از سر واران خود متفرق شدند محمد غوث خان غم  
 کشته شدن سرفراز خان از زبان سوار سیرا سے خود که براسه آوردنش رفته بود شنیده غرق در یاس و حیرت و اند  
 آید و سه خود بنابر عداوت مهابت جنگ که از سابق در نهایت مره متحقق بود با امید گردید کشته شدن خود با باز هم عاود  
 گردید و پسران خود و طلب محمد برادران بکندن دروغ و خفتان از بدن شان نمود و گفت که الحال آبر و مخیر و مردن است دست  
 از جان شسته خود را بر قول مهابت جنگ باید زد چون محمد غوث خان دلپس را نس نے الحقیقه مشیران زبان و دستهای  
 زمان بوده اند با جبین که در آن وقت حاضر بود و در مهابت جنگ آورده با استقلال تمام روان گردید و سیرا سپان او را  
 چون مردن سرفراز خان یقین شد اکثر عیان از میدان برآفتند و چند ان جبین با غوث خان نماند با معذور و کینه داشت  
 نمودند و در مقتول بقول مهابت جنگ رسانید از زخم گوسه بند و قروح گردید با زخم اعرار براراده خود بسته  
 اسب طلبید که سوار شده بر مهابت جنگ بتازد و وقت فرو آمدن از قیل و در زخم گوسه بند و قروح متواتر خورده مرده  
 از میدان افتاد و پسرانش بعد پسر اسپان را سوار داده پیاده با مقابل فوج مهابت جنگ با سپر و شمشیر و دین  
 و مقتول رسید و زخمهای گوسه بند و قروح در خاک و خون غلیظه و محمد قطب که نهایت شجاعت با کمال قوت بر سر  
 داشت بطریق سیر و شمشیر و در دستش بود بهمان همیات با طلیان و وقار در میدان نشست و در قروح و زخم  
 حال از بدن او منارقت نمود و بهون همیات مدفون شد و میرا لیس علی هم با شان نزد کس از برادران و میرا سپان  
 خود بعد کشته شدن سرفراز خان بعضی باس آبر و حق نمک با مهابت جنگ جنگیده و هر گوسه عالم با فکر دید انحن در  
 هند و سنان مانند نوکران سرفراز خان کم که جرأت نموده میرا شرف الدین هم مع دیگران جاسه نموده و مقابل  
 مهابت جنگ دست و پا که جنبانیده از میدان برگشت چنانچه و تبر از دست میرا شرف الدین مهابت جنگ سیده  
 سیکه بر کمانیکه در دست مهابت جنگ بود خورده و سیکه بدوشش راست او سیده اندک حیرا سخته کرد

طی ای حال هر ایسان سر فرزانگان اکثره بقدر طاقت و توان حق نمک خوار گری در وقت بتقدیر رسانیده کسانیکه زنده ماندند بملاطجه ناکامیاب برگشتند و مهابت جنگ ظفر یافته حاجی احمد برادر خود را برای استمالت سکنه شهر مرشد آباد و نظم و نسق آنجا ضبط و قرق کارخانجات نظامت دفا به سر فرزانگان بیشتر فرستاد حاجی احمد بدست برق و باد رسیده منادی مهابت جنگ را شهر گردانید و آشوبی که عارض شهر بود فرو نشانید +

داخل شدن مهابت جنگ بر شهر آباد و فتح و نصرت و مکن یافتن بر سرند دولت و حکومت

بعد از در روز مهابت جنگ بقای و قتل با نهایت شان و تجلی در واسطه شهر مفرقه لاد اطل شهر مرشد آباد گردید و قبل از آنکه حصار بر سرند امارت بر در سرای نفیسه بیگم بنت شجاع الدوله مرحوم رفته در کمال فوتی و فواض التماس عفو قصورات خود نمود و هر وقت داشت که پنجه در لوح تقدیر بر رسم بود بر اینه خود و بر دریافت و این سیاه رویه امبا بنام این غافل بر صغیر عالم ثبت افتاد لیکن این زمان مادام الحیات لبست یادی نداشتی ملازم بر کار غیر از اطاعت و فرمان بردارسی بظهور بخواب رسید امید آنست که زلات این پیر غلام از لوح خاطر محو دفعه گردید و جریه بنگه کسای ویرینه بوقیع قبول اختصاض یا بعد از آن رو بدارالاماره آورده و چهل ستون شجاع الدوله مرحوم نزول اعلان نمود و بر سرند ایالت جلوس فرموده شاد یانک دولت فواضت علماء پادشاه و نظامت و اعیان و علمای شهر شرف ملازمت رسیده نزد در مبارکباد گذرانید و اول خلق را از مهابت جنگ بسبب این حرکت قبیح که با خداوند زاده خود نمود نهایت منفرد غداوت بود آخر بر سبب محاسن اطلاق و اوصاف و اعزاز و احترام نجبا و اشراف و مشمول و دشمن غایت داشتاق با میگانه و دشناد و لجبوسه اقویا و وضعها و قدر و کثرت غلصان و ترحم بر عجز و زبردستان و در گذشتن از جزایم عباد و پاس حقوق قرابت و اتحاد آن چنان قبول خاطر یافت که اوقتش در آن زمان و اکثر اوقات و احیان مقصور نیست نفس الامر آنکه اگر چه کشتن سر فرزانگان که آقا زاده اش بود اقیح افعال و دشمنی اعمالست و اما سر فرزانگان مرحوم لیاقت مرورس و ملکه دارسی نداشت چه عجب گر ایام دولتش امتداد می یافت نهایت اختلال بحال ملک و مردم او یافته تمام سوختات خرابی بسیاری بدیفرت و قفنه های بزرگ بر سر خواست و در عهد مهابت جنگ که مرشد اراده تسخیر ملک بنگار داد و لیس و عظیم آباد داشت و فواض از اطراف بر این ملک ریخته بنشین و آدیز بار دسی نمود مثل مهابت جنگ بود که بحسن تدبیر و آب شمشیر چنان حوادث بزرگ و فتن عظیمه را فرو نشانید چنانچه انتشار اعدا قسای محله ازان رفزده ککاش فاع نگار خواب شد سر فرزانخان و دیگران را باجال بنود که از عهده تدبیرش بر آیند و در حقن اخلاق و فروتنیها با کمال جاه و جلال گوسه سبقت از جمیع امرار بوده بمرثیه بود که در سالت زمان هم ستم کس مثل او نشان توان داد و هر سر برادر زاده یایش نیز بصفتها مذکوره موصوفت و در جمیع خصال ستوده مسلکش بااد و بنسای پیچیده اند و هر یک از آنها با قدر عظیم رسیده همه هفت هزاری در مرجع انام و ناظم مام گردیده کار و داسی بندهای خدا بودند و در اوق آینه بمقتضای مقام ذکر اینها و دیگر اولاد و احنا و مهابت جنگ و ابلنگان دامن و دشمن انتشار الله و عده العزیز معورت ارقام خواب یافت +

تسلط یافتن مهابت جنگ صوبجات بنگار و عظیم آباد و او دسیه و ارسال ز راهای مشکیش

بجضور مع اموال ضبطه خانه سرفراز خان و منقوض کشتن خدمات بر قفا و اضافہ ہائے  
مناصب خطاب دیگر عنایات پادشاہی برای او و برادرزادیا و دیگر مستعیان و دوان او

چون مہابت جنگ بر جماعت شرقیہ تسلط یافت و خزائن و اموال ضبطه خانه سرفراز خان شجاع الدولہ کہ کردار ہائے سیر  
مشہور گردیدہ بر تن وقت مہابت پرداخت از حضور خطاب حسام الدولہ و منصب ہفت ہزار سے و مراتب  
و اسے مقتدر و مہابے گردید زین الدین احمد خان داماد کتر خود را کہ در عظیم آباد نائب گداشته بمشہاد آباد رفتہ بود  
صوبہ مذکورہ را اصالۃ با و داد و خطاب احترام الدولہ بہادر بہیت جنگ و منصب ہفت ہزاری مع مہابی و مراتب پانچویں  
جہاں دار و نوبت و علم برای او طلبید و داماد کلان خود نواز ش محمد خان را چکچہاں جہاںگیر کو فوجداری سلطنت و اسلام آباد  
جنگاوی و بنام دیوانی صوبہ بنگالہ دادہ و منصب ہفت ہزاری و مراتب مذکورہ با خطاب احتشام الدولہ بہادر شہامت جنگ  
طلبیدہ داد و بر اسے برادرزادہ موسے وسط کہ سعید احمد خان نام و در عہد شجاع الدولہ کتر سرفراز خان فوجدار  
رنگ پور و دولت لائق داشت و مراتب و منصب مذکورہ مع خطاب مہام الدولہ بہادر و صولت جنگ طلبیدہ  
نوبہ صوبہ داسے اوڈیسہ بعد از نزاع از مرشد قلی خان و او مرشد قلی خان و داماد شجاع الدولہ نیزہ سرفراز خان  
مروغی نعم و شاعر خوش فکر بود مرشار تخلص و در ستم جنگ بہادر خطاب داشت و میرزا محمد کہ نوہ مہابت جنگ و سپہ  
کلان بہیت جنگ بود مہابت جنگ بغیر نمے خود گرفتہ بجای پسرش پرورش سے نمود و خطاب سراج الدولہ  
شاہ قلی خان بہادر مع خدمت نوادر جہاںگیر گردید کہ بر اسے او طلبیدہ بنام او مقرر داشت و برای برادرش کہ شہامت جنگ  
کہ داماد کلان مہابت جنگ او را بنیابیدہ او دادہ از بہیت جنگ برادر کتر خود بغیر نمے گرفتہ برادر خطاب  
اکرام الدولہ پادشاہ قلی خان بہادر و خدمت احتشام آنجا طلبید و این ہر دو برادر نیزہ منصب ہفت ہزار سے  
مع مراتب و دیگر کہ لازمہ این منصب است و ہشتہ در صفر سنہ امیر کبیر بودہ اند و عطا اللہ خان داماد کتر حاجہ احمد  
کہ از عہد شجاع الدولہ کتر سرفراز خان بعد از تقریر یافتن نیابت نظامت عظیم آباد بنام مہابت جنگ و معزول شدن از  
فوجدارسے اگر کراچ محل فوجدار آنجا بود باضافہ فوجدار بھنگلی پور و رسالہ کتر ہزار سوار دہپادہ و منصب ہفت ہزاری  
مع جمیع مراتب و خطاب اعزاز الدولہ بہادر ثابت جنگ امتیاز یافت و حسین قلی خان نائب شہامت جنگ و خطاب  
بہادری و منصب چار ہزار سے و علم و فہارہ ممتاز شد و الیہ خان برادر علاستہ مہابت جنگ فقیر اللہ بیگ خان  
و نور اللہ بیگ خان و میر جعفر خان و مصطفیٰ خان و دیگر سلاخو خان و اقربا در قفا ہر یک ب خطاب بہادر سے و مناصب  
مناسبہ رسالہ و خدمات لائقہ حضور سہ ہزاری یافتند و مین راسے کہ پیشکار راسے رایان عالم چند دیوان  
شجاع الدولہ بود ب خطاب راسے رایانے و دیوانے مہابت جنگ ممتاز شد و راجہ جانی رام کہ دیوان متدیم  
خانہ مہابت جنگ بود بدیوانے تن و وفات دیگر تقریر یافت عبدالعلی خان خاوسے راقم را کہ ہمراہ مہابت جنگ بہین  
ہمارہ برادر شہامت جنگ بودہ ترددات نمایان بظہور رسانید و قرابت برادر زادگی با و داشت باین صورت  
کہ پدر عبدالعلی خان سید زین العابدین بہادر سے فقیر لبر نمے مہابت جنگ بود نمے گری تمام سپاہ با عطا  
خطاب بہادری و منصب سہ ہزار سے مقرر شد خان مرحوم کہ در جہاد و مرتبہ امید برابر سے با دیگر برادر زادہ اش داشت



تا خوش گشت و در خصمت عظیم آباد گرفته معادلت نمود و اقوام الدوله بهادر سمیت جنگ مقتضی را قیمت شمرده خدمات بکلیت بهر  
سمای علاقه برگزیده بهادر بسوگند که از پیشتر داشت عنایت نموده بر نافت خود گرفت و مهابت جنگ بجای عبدالعلی خان بهادر  
نصرت علی خان را که شوهر خان قنبر بود بخشه فوج خود نمود و بخشه دوم فقیر اندر یک خان بهادر را که دیرین جنگ پرورده او بود  
مقرر نمود و مبلغ کرور در پیشکش که با پادشاه موعود بود نقد جنس سرانجام نموده ابلاغ داشت و بواسطه موت من الدوله و اسیب  
بهادر داخل خزانه عامه گردید و اهل خطبه سر فرزانان بر سر پادشاه بقدریک مناسب دانست علوه نمود و گم داشت موی به خان  
بهادر که یک ازامر اسه متوسلین حضور بود بر اسه گرفتن اموال خطبه و خزانه هر ساله بنگاله که در حیات سر فرزان خان  
ارسال نشده بود و بطیلم آباد رسید مهابت جنگ و در داد و در بنگاله مناسب ندیده بر نکاشت که در سکرانگی رسید و توفیق  
فرمانیکه تا این نیاز مند مع اموال در آن مکان رسیده تسلیم ملازمان نماید و در راه رجب بخت اگر بکر راج محل رفته چند روز اقامت  
موی به خان کشید و بعد ملاقات چند کمر رویه نقد و جنس و بخت و کمر رویه از قبیل جواهر و اخیال و انفراس و ظروف و اوانی طلا  
و نقره و غیره انشمه فاخره حواله مشارالیه نموده رخصت فرمود و موافق ضابطه خزانه اموال سپرده رعایتی لایق بحال او  
نموده مرخص ساخت و خود تهیه لشکر و حشور نموده باراده انتراع صوبه اودیسه از دست مرشد قلیخان داعیه نهفت بخت  
کنک مصمم فرمود.

طغیان مهابت جنگ بر مرشد قلیخان بجنگ گران بخشیدن به و طغیان برادر زاده خود و مالم و اهل و عیال و عیال  
نمیکن بر بند ایالت بنگاله و انفران از تلق و تلق مهابت جنگ افواج قاهره باسلان لایق آراسته خواست که با  
مرشد قلیخان استمران و شکستانی مالی انشمه او نماید درین اثنا مرشد قلعه خان مبارک به مهابت جنگ فوق طاقت خود و دیلی  
استدعای مصالحه آقا محمد تقی سوره را نزد مهابت جنگ فرستاد مهابت جنگ بنا بر سوابق حقوق و حسن اخلاق و کلبه  
داشت قبول کرده مشارالیه را شاد کام رخصت انفرات ارزانی داشت لیکن میرزا باقر خان اصفهانی که از طرف  
او نسبت بسلسله علیه صفویه میرسید و داماد مرشد قلیخان بود بطبع ایالت بنگاله با آنکه استعداد این امر خیر نداشت  
رضا بمصلحه غاده تحریک مادر زن خود با خشنود انتقام علای الدوله نمود و خلاصت را به مرشد قلیخان ظاهر ساخت و این  
بعد اجتماع این خبر مرشد قلی خان نوشت که اینجانب بنحو ایذا و اضران بخت بان و داماد و داماد در خاطر غدار و لیکن توقف  
درین قرب و جوار موجب الطینان طریق نخواهد بود و اموال آنکه آن و الا جناب با متعلقان و متسبان و احوال و انتقال خواه  
از راه مرشد آباد بخت هندوستان خواه از بهمان طرف بجانب دکن تشریف ببرند مرشد قلی خان که مرد مال اندیش و طغیان  
بود درافعه و مقابله به مهابت جنگ از خیر قدرت خویش بیرون دیده خواست که اینفاسه معاد و ترک غدا و نسا و نمایه  
میرزا باقر نمود که بچوس ریاست بنگاله از سرش بیرون نمی شد و در غیب جنگ بمردی مبالغه نمود که با فو قش متصور باشد  
و نیز زن مرشد قلعه خان نهایت طعن و تشنیع بشوهر خود و باب اخذ انتقام برادر نموده قاصد آن شد که اگر بر این اراده اندام  
نمایند شوهر را از ریاست باز داشته زمام انشمار ملک و خزان و افواج بدست داماد سپارد و به مهابت جنگ که چون  
نماید مرشد قلعه خان چار و ناچار جواب خط مهابت جنگ متضمن نقص عهد و مصالحه و مشغول منازعه و مقامات  
رسال داشت مهابت جنگ بر این مسخره آنکه یافته طلبه احمد و شهابت جنگ به نیابت در مرشد آباد گذاشت

بجستند و دوازده هزار سوار بساعت تمام را در اواخر سال مذکور بفرم رزم مرشد قلیخان بطرف کلک منفعت نمود  
 مرشد قلیخان اول بار نقای خود مجلسه آهسته شمشیر خود و در آن جمع گذاشت و از آن راه مهابت جنگ و تکیه داد و آنگاه داده  
 استمرانج رفقای خود نمود که اگر احاطت و منافقت را با جازم باشند قاصد مقابل گرد و دوازده سلاست پیش گرفته خود را با سانی  
 رساند عابد خان و غیره بعد و میان اطمینان خاطرش نموده متعدد مقابل گویان و در حین مرشد قلیخان سروران  
 لشکر بر خاسته شمشیر را در کمرش بستند چون ازین مرسلین خاطر گشت مع باقر قلیخان هستند و میار به نموده باراده مانع  
 مهابت جنگ از کلک برآمد و از بالیسر بندر گذشته کنار رودخانه شام موضع ببلوار رسید و در محل دشوار گردید که از طرف افش  
 را جنگل و دریاچه محیط بود و عبورش بمالغان و انماست صعبت داشت منزل گزیده بر اطراف لشکر خود قریب سه صد ضرب توپ  
 ترو و بزرگ چیده استقامت در زبیه مهابت جنگ پس آنست منازل از میدان پور و بالیسر گذشته این طرف رودخانه  
 مذکور بفاصله کر و سه چیدان و دولت نمود و اعلام فطرت بر افراشته انتظار آن میکشید که بچه تدبیر خفسم را  
 از آن مکان دشوار گذار بیرون کشد چون محل لشکر در سرزمین مخالفت و زبیه از آن دایره در ساندین غله و غیره قاصر  
 بوده اند بکلی غلاست که از فواح نرائن گدازه و غیره عمال سوار مهابت جنگ ارسال میدهند در راه مرز امت نموده  
 بعرض تلفت میرسانند ازین جهت عسرت اجناس غله از دیافته نشویش قریب غالی ابل اردو گردید و میرزا باقر خان  
 بجهت استماع نشویش لشکران مهابت جنگ اراده بر آمدن از مکان محروس خود بفرم رزم نمود بر بندر شد قلی خان مانع ازین  
 حرکت بود و پس قبول اصفان نموده آخر فرسای فقه بفرم مقابل برآمد مهابت جنگ با استماع این خبر از لشکر خود میبایست دفع  
 اعادی گشته با فوج فخر مروج و حرکت آمد چون قنار بقتین دست داد بجانب توپخانه اعدا که آهنا غافل از آن طرف و از  
 حرکتش گردید و بمقابل شتافت بود و افواج مهابت جنگ در اول پوشش در نفرت خود در آورد و از طرفین جنگ بان  
 و بندون در میان آمده جمیع کثیر از هر دو سو مقبول و مجروح گشتند و مرشد قلی خان با وجود آنکه همراهانش اکثری متفرق  
 شدند کمال پایداری فرمود و درین خصوص عابد خان نامی افغان که ساخته و پرداخته مرشد قلی خان و محمد علی او بود با اقتضای  
 طبیعت اقتضای با مصطفی خان که رفیق مهابت جنگ در ساله دار عمده بود اتفاق نموده با قای خود و مدد و فغان و در زبیه چین  
 وقت مقابل عیان از میدان بر تافته بطرفی که مصطفی خان نشان داده بود در رفت و بگوشت آسودار فغان و دیگران  
 زمره سادات و غیره مردان با نام و رنگ و جویای پنهان و جنگ پای جلالت پیش نهاد و دست چرات کشاده داد  
 مردی و مردانگی دادند و چنان جنگی رستم و دست بردی مردانه بعمل آوردند که اکثری از لشکران مهابت جنگ را  
 باسے ثبات و قرار استوار نموده تنگ قرار چار و ناچار اختیار آورد و حشی عظیم بدیدار گشته قریب بود که چشم زخمی بجای  
 خشم مهابت جنگ برسد درین حوصه میرزا باقر خان خواست که فتح بنام او باشد از مکان خویش که بنین خویش بود و بنسب  
 و طرف بسیار مهابت جنگ که میرجعفر خان و غیره بودند رسیده آغاز محاربه نمود و در زلزله در ثبات قدم اکثری افغان بر شام  
 این احوال میرمحمد جعفر خان و در میدان با محمد و دوسه از رفقا از اسب سوار سیه پیاده گشته با جانت مصاحب خان  
 احوالت خان پسران عمر خان که رساله دار عمده و رفیق قدیم مهابت جنگ بودند جفاش پای دلیرانه نموده آبر و سه خود  
 در میدان مردانه از فرود آخر الامر از جماعت سادات که رفقا مرشد قلی خان بوده اند میر علی اکبر و میر محمد علی  
 دو دیگر جمیع کثیر بعد از دوات نمایان نرفتند بام سرشار مرگ از دست سافه اهل نوشیدند و

باقر علی خان داد مرشد قلی خان زخمهای مکرر بر سر و گردن برداشته برگردید شکست برقیه السیف لشکر مرشد قلی خان افتاده  
 راه نهمیت پیش گرفت مرشد قلی خان مع داد خود باقر علی خان و غیره منتبان نیز چون تحت خویش برگشته بسلاست بدر رفت  
 و پناه بیا دسے بالمیر مرد چون دوسه هزار کس هم در آن وقت همراه بودند مرشد قلی خان الطینان از آنها در از خرم و دیده بهانه  
 آنکه در شهر محصور گشته و مورچال بالبه خواهم خلیک مردم را بر سر شوارع آبادی نشانیده از خود دور ساخت و خود بر لب دریا  
 رسیده از قبل سواری فرود آمده نشست یکی از دوستان مرشد قلی خان که مصاحب ندیم و از آشنایان قدیم او و متوطن سورت  
 بود شعل تجارت سے در زید جاز سے داشت و همیشه پر انزال در بنادر براسے تجارت سے فرستاد و تقاضا را جواز مذکور برآز  
 مال و آذوقه تیار و مستعد روانه شدن بود و مالک جهاز حاجے محسن نام نیز همراه مرشد قلی خان درین سامه شرکت  
 و چنانچه مذکور شد درین رفیق بود قش که عبارت از کشتی کوپکه است که همراه جهازات سے باشد تا را کبالتش تردد آمد و رفت  
 بر کنار بان نمایند حاضر بود و عمل جهاز از دحام بر لب دریا دیده کس را براسے استخبار مرشد قلی خان و آقا سے خود حاجے محسن  
 فرستاده حاجے محسن مرشد قلی خان اطلاع داد که رسیدن این کشتی لطیفه نبوی است مرشد قلیخان بلاتال بهانه سرور و فرح مع  
 باقر علی خان خویش خود و حاجے محسن و بعضی از خدمه ضروری بر کشتی لشته خود و را بجا از مذکور رسانید و بر جهاز نشست لشکر بوداشت  
 و بعضی پنج شش روز بجهلی بند رسید اما از طرف متعلقان و نقد و فیس که مبلغه خلیک در لنگ باناموس خود و در خانه گذاشته آمده بود  
 نهایت تشویش داشت بنابراین باقر علی خان را برای استخبار و مدار که ممکن باشد بیرون سیکا کول و گنجام که انفصال بسیار  
 لنگلک دارد فرستاد و بحسب تقدیر و نفرت و حمایت حافظ قدیر راجه رسته پور خورده مالک بنجاء بگفتند که از معابد مشهور  
 هنوز دسجو و اکثر فرق مختلفه بت پرستان هند است بنابر کمال و داد که با مرشد قلی خان و حقوق عواطفش بگریزن داشت باسماج  
 خبر شکست و نهمیت خان مرقوم و بدر رفتن او بطور مذکور بحال محمد مراد را بسر وقت ناموش مع جمعیت و استعداد  
 فرستاده بیگم و دخترش را که زوج باقر علی خان مرقوم بود مع جمیع توابع و لواحق که در خانه مجتمع بوده اند باخرین و اسباب  
 برداشته و از خود و لنگلک گذرانیده و را بجا پور که از توابع سیکا کول و گنجام بود رسانیده بکام و آرام بگذاشت انوالهیر خان  
 حاکم آن و یار نیز بنابر معرفت سابق که با مرشد قلیخان و باقر علی خان داشت پاس هما نذر بیامر سے داشته سلوکهای  
 شایسته بعمل آورد درین ضمن باقر علی خان رسیده و ناموس و اموال را محفوظ و مصون از مصدمات حوادث دیده شکر لک  
 بتقدیم رسانید و در استخبار احوال صوبه لنگلک اشتغال در زید در آن نواح اندکے آرمید و درین و مادر زن خود را مع اموال  
 مرشد قلی خان بجز متش فرستاد و پدر زن و دادا و پدر و پناه و دما لک کنن که دارالملک آصفیاء بود غنیمت شمر دند  
 مهابت جنگ لنگلک رسیده چند روز که تخمیناً یعنی خواب بود توقف نمود چون از عهد شجاع الدوله باز میگذران آنجا  
 نهایت محرمیت داشت با سرکی سلوک که بایست بعمل آورد و استمالت نه سرکی بقدر لیاقتش نموده برادر زاده و سبط  
 خود بهام الدوله سعید احمد خان بهادر صولت جنگ را خلعت صوبه داری آجیا پوشانیده بر سادہ حکومت صوبه مذکور بکن  
 گردانید و سیکه از جماعه داران ملازم خود را که گوجران نام داشت با سرداران رساله صولت جنگ متعین آجیا گردانید  
 و صولت جنگ را حکم داد که هر قدر فوج حاجت داند و در کار باشد بگمارد و مهابت بعد انفرار از انتظام بهام صوبه و اوس  
 سالما و خانما بر مرشد آباد که مرکز دولت صوبه دار بنگاله از عهد جعفر خان مقرر گشته بود معاونت نموده رونق افزایی  
 دولت مرا سے خود گشت و بکام دوستان با انتظام معاملات ملکه و آراستن سپاه و ترفیة حال رعایا و برابری داشت

شہامت جنگ دراج الدولہ دیگر شہنشاہان و دوان مہابت جنگ و خطائے آن مملکت و اعیان و ارکان دولت در عرش و بادشاهی  
مہابت جنگ مانفرو با زمانہ گان سر فرزان خان را شہامت جنگ بہادر رکفت حمایت خود گرفت نفیسہ بیگم خواہر حقیقہ سر فرزان خان  
مہر و مہارت و احترام و در خانہ خود آورد و زام اختیار حرم سر اسے خود با و سپردہ نسبت مادر سے و فرزند سے با و قرار داد  
اگرچہ سترے و در میان سے بود اما نفیسہ بیگم را شہامت جنگ لفظاً والدہ واد شہامت جنگ را لفظاً پسر بیوانہ و جمیع امور  
خانہ خود را شہامت جنگ و زکشی و دختر مہابت جنگ بود اختیار نفیسہ بیگم سپردہ مختار نموده بودند کہ ہر چہ خواست باشند  
و مناسب دانستہ بمل آئندہ از اسباب و اموال و خدمت نفیسہ بیگم و محال خاص تعلق کہ پہلے معتد بہ ازان حاصل سے شد  
و غیر آن انچہ زر خیرہ بیخبر خان بود مطلقاً قرض نکرده با اختیار بیگم مذکور گذشتہ بود و ادب و احترام و سلام و تکلم چنانچہ  
باید مہابت جنگ و شہامت جنگ و جمیع مناسبات بمل سے آمدندہ از دہ خولہ بای سر فرزان خان بہمان روز کہ سر فرزان خان  
کشتہ شد یکے پسر سے زائید و نفیسہ بیگم او را بفرزند ہی خود برگرفت شہامت جنگ او را برابر فرزند خود دانستہ نہایت  
احترامش ہی نمود و چون سر فرزان خان زنی از کنا و اقران و رجالہ کناج خود مذاشت اکثر ہی جواری بودہ اند و بعضی ہی ہر امتیو چند  
ایشان کہ فارغ البال از زندگی نماندہ مقرر کرد و ہمہ را با سایش و آرام نگاہ میداشت و بیچ یکے از متوسلان سر فرزان خان  
اگر از کار گزیدہ بود و اگر ملازمت شہامت جنگ اختیار کردہ بود بموجب قصد لیے نبودہ ہمہ با اساعے بود و نمیخواست کہ  
بیچ دج غبار ملاسے پیرامون خاطر شان گردد از معتد ان شنیدہ شد کہ مبلغ سے ہزار روپیہ دس ہفتہ و مضفا دیوہ  
زنان بود کہ تعلق بہ خند و بوسے مذاشت و ہر اہ کسیدہ اسے و نامہ ہر یکے از حضور خود معصوب خواہر سیرایان و زنہ اسے  
معتد لازم میرساندہ و نائب شہامت جنگ حسین قلیخان بہادر و از طرف خان مرقوم رای گوگل چند کہ دیوان حسین قلیخان  
بود نہایت ضلع جہاگیر گرد اسلام آباد و فیہ کہ تعلق بشہامت جنگ داشت امور گذشتہ بنظم و نسق ممالک مذکور معزز  
و معزز بود و قوم ہامی رگپور بناسم علی خان کہ برادر زادہ زن مہابت جنگ بود مقرر گذشتہ نام برودہ را بکھومت آہن  
ثروت و مکت افزود و معین الدولہ سیف خان بہادر سیف جنگ برادر عمدہ الملک کہ از محمد جعفر خان بیخود اسے  
پورنیہ و غیرہ از حضور امور بود چند روز بقابلہ سترہ ایام سلاطین سابق مہابت جنگ باغے تصور نمودہ آوازہ برآمدن  
خود بارادہ مدافہ او شہرت میداد و متوقع بود کہ از حضور پادشاہ نیز امر او افواج بنا و دیب مہابت جنگ خواہند  
رسید چون اثری از متفنونات سیف خان پیرایہ ظہور نیافت مذامت کشیدہ و اشتہار ارادہ خود را مخالفت مصالحت و انتیاط  
دانستہ برای استغنا خود و ہمین اختیار نمود و مہابت جنگ را پاپاس خاطر عمدہ الملک مصالح دیگر چندان التفاتی بکرات او نبود

## ذکر احوال ہیبت جنگ و صوبہ عظیم آباد و لواحق آن

احترام الدولہ زین الدین احمد خان بہادر ہیبت جنگ پسر حاجی احمد کہ داماد کتر مہابت جنگ بود بعد فتح بنگالہ  
صوبہ و اسے عظیم آباد را مہابت جنگ با گرداشتہ طلعت با خطا بہامی مذکور و منصب ہیبت ہزاری و مہامی و مراتب  
و نویبت و بالکی ہمار دار کہ برای او از حضور طلب داشتہ بود فرستاد و ہیبت جنگ سید مہابت علی خان بہادر والد را قتل  
کہ بر برگشتہ اسے فوجہ اسے خود بودہ اند طلبیدہ نہایت خوب الحظ و اشتقاقی مسدول حال ایشان داشت

و تکلیف بخشی گری لشکر خود بایشان نمود و فرمود که حق تعالی این ملک دولت را برادر شما که عبارت از ذات خودش باشد عطا فرمود  
 باتفاق همه دیگر با تنظیم فوج و انصراف معاملات این ملک باید پرداخت و نوست کار را باید ساخت که محسود اقران و مورد  
 تحسین و الطاف بزرگان باشیم و دیگر کمالات مناسبه که مظهر مودت قلبه باشد بر زبان آورده و سلوک که موجب افزایش  
 اتحاد و وفات و داد باشد همیشه معمول داشت و با هم نهایت الفت و آمیزش رویداد و رای جناس و اس را که دیوان شایع  
 مهابت جنگ بود از عدم پدیدار زن خود مهابت جنگ طلب و افشته دیوان سرکار خود نمود مهابت جنگ اگر چه در عداوت سن بود لیکن  
 با کثر مایه موصوف و بزرگات و هوشیاری متظور و ادق ناقش نهایت منضبط و معصور با دواب ریاست مودب و متذیب اخلاق مزین  
 مهابت جنگ و تفکیک بنحویر شده آباد رفته بود بسبب حسن سلوک و احسانها و او اگر زن میداران صوبه عظیم آباد پیش راجه سندر سنگ  
 بر زمین را برگشته با سه گله و زمینداران برگشته ترسب سمسای که قوم بهی و نو مسلم ددرین دیار بقوم سکین استنهار داشته اند  
 در آن وقت هر چهار برادر زاده دارخان و سردار خان و کامکار خان و نخست خان که در آن اوان راجه با سه بحال مرقوم بوده اند  
 رفاقت نمودند و از فرقه سپاه نیز بعضی جماعه داران که متوطن صوبه عظیم آباد بوده اند همراه رفته بعد تسخیر و نظیر اسفند حامی  
 معاودت بوطن خود نمودند هر یک از آنها مورد عنایت گردیده اخیال و خلایق ناخرو و چو اسیر گران بهادر عطا یا یافته  
 بوطن مالوت خود مراجعت نمودند و در در سالک ملازمان بهیبت جنگ فسلک گردیده بمقتضای سیکو خدمتها  
 که با عمو می او نموده بودند مورد الطاف و معتقد بود و ملحق حسن سلوک در سلسله مهابت جنگ با انهمه اوقات دار  
 که اینها را عیسر گشت بمرتبه بود که در احدی از مرده امرای ملک از متوسلین اغنیا مشاهده گشته و پاس حقوق هر یک را نیز  
 بمرتبه رعایت می نمودند که ما خود در زبان خویش اگر هیچ کس ندیده و از کس نشنیده ایم بهیبت جنگ را با والد و غیره که  
 اینها هم همه دیگر بوده اند و در رشته رضاع هم از نیمخت که جدی مادر و فقر و صغر سن بهیبت جنگ را بمقتضای  
 شفقت گاه گاهی شیر میخورانید متحقق بود و اینقدر پاس اخوت مرغی میداشت که برادران حقیقی هم پنج جا بان مرتبه  
 رعایت نموده باشند علی ای حال بهیبت جنگ بکمال جاه و جلال با تفاق و الد و دعم و خال این شکسته بال و دیگر ملازمان  
 با تنظیم مهمام این بلاد و رفاه رعایا و کل عباد در نهایت عدل و دالو بر سر بردار اگر بنگارش جزو بات خصائل و بزرگمایا و  
 فضائل مهابت جنگ و هر سه برادر زاده بایشان و دیگر حالات و معاملات ایشان پرداخته آمد و نا ترس باید بنا بر حق  
 فرصت و اندیشه حمل مردم بر اغراض اغراض نموده بنگارش عظام امور که ضرور است اکتفا نموده می آید.

اسیر شدن صولت جنگ در دست باقر علیخان خویش مرشد قلیخان بحسب تفت بر  
 و رفتن مهابت جنگ بر سر باقر علیخان و در باندن صولت جنگ از آن گرفتاری بقدرت حکیم قدیر  
 چون مهابت جنگ بهادر بمرشد آباد رسید صولت جنگ برادر زاده او که صوبه دار او دلیه شده بود اندک طبع را کار فرما  
 شده خواست که حقیقی در مواجب سپاه مقرر فرماید آنها نیکو غریب الدیار در نقای دیرینه و از مرشد آباد همراه رفته بودند  
 قبول نمی نمودند و مردم شهر کلک و غیره که متوطنان صوبه او دلیه شده اند نوکر در و طغان خود غنیمت شمرده  
 بتفصیل مواجب که صولت جنگ میخواست را سفینه میدادند از غنیمت از فرقه سپاه اکثری از مردم بهمان دیار ملازم هر کارش  
 گشته در نقای دیرینه که همراه رفته بودند بر طرف گردیدند و بعض دیگر از سه داران عمده مرشد قلی خان در شهر کلک

پس با آنکه در دولت جنگ با ساسانیان می‌داشتند و تخم هست به قریلی خان در سینه فروخته کاشتنده و شاد می‌نمودند و در وقت  
 که از استنایان دور می‌رفتند و جنگ از جنگام طالب می‌کشد که در شایان آباد با هم می‌نمودند و طاعت و استنایان در وقت  
 که از المراف و کمن رسیدند و صاحب و متدگر و دیوان سرشت خورسند و داشت دولت جنگ را که مست می‌خواستند و  
 سیرگران با دولت و کمالی بود و امور ناآرامی مثل اینده و از امر مردم آن شهر با تمام و اقبال بودن الهامی مرشد قلیخان  
 در خانه آمد و بهر ساندین نسوان از خانه می‌آمدند و مردم با استماع ترسیدند و در صورت و صحبت و ملاحت منظر بهر صورت که میسر می‌آمد  
 ولایت نمودند نهایت مبالغه و دین امور داشت بلکه در خانه او این قسم کارها و زود کوب و بیچاره اهل ای آذربایجان و تاشلیست  
 مردم شهر بایان آمدند و فغان و مظلومان کیوان می‌رسیدند و از آنکه سپاه که در ساسانیان می‌رفتند و مرشد قلی خان بدمه آمدند و تحقق  
 یافت و بهر علت از آنکه ناشیده و اهل خزان دولت جنگ میگردیدند این مردم و جوده مذکور فباع مردم را متغیر از حکومت  
 و بریاست دولت جنگ می‌رسیده بدل و بران نام و ترسیدند که داشتند و بهر دفعه ادگام می‌شدند چون از  
 قد با ساسانیان دولت جنگ و حمایت جنگ می‌نمودند که در اینجا می‌نمودند که قلیخان از معاصیان و تنگیان و در فرقه  
 سولران فقط که در خان جماعه و در مع رفقای خود که دو سه صد کس زیاد بودند و او بوده اند و مردم آنجا که ملازم شده  
 بودند اکثری از آنها بلکه همه نوکران چند ساله مرشد قلی خان و با قریلی خان و از جمله منشیان آنجا بودند و در قریب  
 یک سال دولت جنگ مع خیال و اطفال بهر صورت شاد و کام و ناز و خیال و ان دوران صوبه بسر برد و اطمینان کلی  
 از هر مردم و ساسانیان نگاه فلک شخیده باز بنده فتنه آغاز نهاد و تفصیل این اجمال آنکه با قریلیخان و الهام مرشد قلی خان  
 در روزن خود از غیب و تحریص با نزاع صوبه او و دیه از دست دولت جنگ و تحریک انتقام سر فرزند خان از حمایت جنگ  
 می‌نمود و مرشد قلی خان و از مع رفقای روزگار و عدم مقتدر او و دیه پاسه قناعت و امن غارت پیچیده می‌داشت و از قلیخان  
 چون دید که شمشیر با مرشد قلیخان و در میگردید و از خود عازم این کار گردیده و قسلی با پیچیده از کهنیان جست و با ساسانیان  
 شاید از همه و برآید و در پیش چنین اندیشه که در پیچیده از خود عازم این کار گردیده و قسلی با پیچیده از کهنیان جست و با ساسانیان  
 که مذکور شد و در آنجا آمد و نشست و راه آشنائی با مقام و زمینداران و معاصیان آنجا انگنده و برقی و در راه روزگار میگذرانید  
 و بر احوال حکومت جنگ و رفقای او اطلاع نام بهر ساسانیان معلوم نمود که از رفقای معتمدت می‌گفت که با او  
 آمده اکثری همان مردم اند که نوکر و کمک خوار مرشد قلیخان و او بوده اند و آنها راه و مسلات مفتوح نموده آمد و مرشد  
 مردم و از سال مکاتب مسلوک می‌داشت و استراحت هر یک در در یافت خود و عداوت دولت جنگ می‌نمودند و آنکه  
 میل خاطر آنها بهر طرف خود و از اخراجات دولت جنگ تحقیق معلوم نموده مردم را به طبع و موافقت با ساسانیان می‌باخند  
 متفق ساخت و نوشت که بعضی کسان مثل گوجر خان و غیره که با ساسانیان می‌نمودند و با ساسانیان جنگ یا بطور دیگر صورت  
 که میسر می‌آید و دفعه باری نمودند و ناگه یک پیش نهاد خاطر است صورت نوانگرفت مردم آنجا این راه را پسندیده و روزی  
 با ساسانیان جمع گردید و غلظت از دحام بطور جوانی عام بر وی کار آورد و دند و آهسته آهسته هنگامه می‌شد و یافته  
 پسند گردید دولت جنگ گوجر خان را بر اسب نسکین با کمره فساد و اطفالی التهاب آشوب فرستاد و پیغامهای  
 ساسانیان را چون طایع مردم شهر اخراجات می‌انصرفت جنگ بنا بر اسباب مذکور و در غیب با قریلی خان و غمگین  
 محمد مراد که پاکب خوار علا و الدول و آید و شاید در آنجا اندک با اقتدار و رفیق راجه شکار و دانه بود و بهر ساسانیان

تقدیر ہم اسے انقلاب بود سود سے نمود روز دیگر در عین بازار کہ گوجرخان ہر اسے مجراے صولت جنگلے خبر میدہ سوارہ  
سیرفت بہ غایر سوار و ریختہ اور از بازار دہر دند و بجز دین حرکت غلغلہ وصول باقر علی خان در قریب جوار استخبار دادند و  
صورت بلوای عام رویداد بعد المہتاب این ناکرہ ماجرا را مصوب میرخان باقر علیخان پیغام فرستادہ استند عاسے  
آمدنش نمودند و کہ آن روزی این روز ہائے کشیدہ عجلانہ خود را بشہر کلک کہ دارالملک صوبہ اوڈیشہ است رسانید  
و لیکنہ اگر بزان دو گروہ مردم شہر کہ غلغلہ فاش بودند از وصول خود خبر دادہ پیغام فرستاد کہ بہ صورت مستحقان دارالامارہ  
را کہ حراست صولت جنگلے نمایند بہیم و امید شریک و رفیق خود گردانیدہ صولت جنگلے را اسیر باید نمود مردم شہر کہ  
نور ان صولت جنگلے و غلغلان باقر علیخان بودند ملازمان قدیم صولت جنگلے را کہ گفتار گمان محدود و بودہ اند و بجز استنش قیام می نمود  
بجز نزدیک سیدن باقر علیخان و بلوچیدہ تہدید از طرف او ہر اسان ساختہ پیغام دادند کہ اگر اطاعت نمایند و در برابر روی ہا بکشت  
سلامت متوانند و لا دست از زبان شستہ میای سیاست باشد بیچارہ با چنان بر جان خود ترسیدند کہ ہر چند صولت جنگلے آنا را نرد  
سودی نکرد و دست از رفاقت او کشیدہ و مفاہیج ابواب را تسلیم مفسدان مذکور نمودہ و دہم با ہنایا پیوستند باقر علیخان کہ  
نہایت متقبل بود و بہر وقت صولت جنگلے رسیدہ اسیر و دستگیر نمود و خود بجای او متنگن گشتہ خزین و اسباب صولت جنگلے  
را متصرف گردید و حیا و اطفاش را در قلعہ بارہ بانہائی محبوس ساختہ صولت جنگلے را از نزدیک خود متغیر نگذاشت صولت جنگلے  
چند روز قبل از اسیری خود انحراف مزاج ملازمان و نزدیک رسیدن باقر علیخان و کشتہ شدن گوجرخان بہ مہابت جنگلے اطلاع  
دادہ بود و مہابت جنگلے از شہر برآمدہ داخل خمیہ گردید و بازم بود کہ بہ سرعت ہر چہ تمام تر خود را با اعانت و حمایت صولت جنگلے  
برساند تا گمان قہر اسیر شدنش ہستمار یافت و از ہر کار و ہا بہ مہابت جنگلے ہمین خبر رسیدہ حاکم حرکت گردید و بہر  
احتمال سیرفت کہ چنین حرکت عظیم بدون تحریک آصف جاہ نمے تواند شد و تدارکش نا مل نام سے خواست بہانہ  
علی ہذا بنا بر استشارہ گذاشتہ فرورع بمشاورہ شد و در صولت جنگلے نہایت محبت با لہر بجز تہذیب عشق داشت  
مہابت جنگلے استرخاص و برابر با مادر خود سے نمود حاجے احمد و مادر صولت جنگلے مبالغہ در صلہ نمودن و ادا  
صوبہ اوڈیشہ باقر علی خان و استخلاص صولت جنگلے از دست او در عرضش سے نمودند و این مدارا صلح امور و ہست  
اصوب تداویش سے شمرند و مہابت جنگلے تبعیت این را سے کردہ استرخاص باقر علی خان ذلت و دستنی  
در ارکان دولت خود سے خمیدہ معطفے خان کہ سر دایمہ در زمرہ سپاہ و دولت خواہ مہابت جنگلے بود رای آتای  
خود اختیار نمودہ سہابت و ابرام تمام در مقابلہ داشت آخر الامر بعد چند روز شوق جنگلے بر مصالحہ افتبار آدہ تہذیب  
اسباب و افواج موکہ و متعمم گردید +

نہضت نمودن مہابت جنگلے بطرف کلک بعد تیاری فوج و آراستن سامان  
بارادہ استخلاص برادر زادہ خود و صولت جنگلے از دست باقر علی خان

چون مظلون بود کہ باقر علی خان را استخلاص سے بقوت و شوکت آصفیہ متحقق است و استخلاص صولت جنگلے  
از دست او متعمم بنابرین در گنبد آشتن فوج و ہست انجام نمودن اسباب حرب اہتمام تمام محل آمد و مہابت جنگلے  
ہر یک از سرداران لشکر را حکم نمود کہ یاران و برادران شہر ہر قدر دہیا باشند ملازم سوار کار نمایند بعضی ہر

اگر جبر و زور راه باشد طلبیده رفیق خود سازید چنانچه مصطفی خان حکم گنبد شستن رساله بنیاد رسوا را در شتر خان  
سه هزار سوار و در خان دو هزار سوار و میر خان سه هزار سوار و عطاء الله خان دو هزار سوار و حیدر علی خان هزار سوار  
و نقیبه الله یک خان هزار سوار و میر جعفر خان هزار سوار و میر شرف الدین پانصد سوار و شیخ محمد معصوم پانصد سوار و  
امانت خان و قیسره نادر لیلیان یک هزار و پانصد سوار و میر کاظم خان و صد سوار و بهادر علی خان و دروغه توپخانه و خنجر پانصد  
سوار و حکم داد و فتح را و بخش و چسیدن بهیلید و خیره هزار لیلیان را با پنجاه هزار پیاده و یک پیکه بهیلید همراه گرفته از حاجی احمد برادر  
خود و از در صولت جنگ وقت رخسخت التماس نمود که انتشار الله تاسع اگر سیم صولت جنگ را همراهی آرام  
و گردن روس خود را بنمایش نماید نیم شهابت جنگ را با پنجاه سوار و قریب ده هزار پیاده به نیابت خود و در شتر خان گذاشته  
بساعت سید با بیست هزار سوار بر آرد و تا فی قلع معانذل مع توپ و توپخانه نباشد نمود و با مردم بهیاری و عده و  
که هر کس اول بصولت جنگ رسیده او را از دست دشمنان خواهد بر آرد و یک روپی نقد آن شخص و اگر صاحب رساله  
خواهد بود علاوه آن دو ماه بهر بهر ایشان اتمام خواهد شد با قریب لیلیان را از استماع خبر آمد مهابت جنگ کثرت فوج و  
استعداد جنگ بشور بخوت فرو نشسته بر تنه لایق بود که چه کند چون چاره نبود با مستعدا سه که داشت آن طرف  
دریای همانا بر کناره دریا مورچالی بسته و توپخانه چیده مع بهر لیلیان خود مستعد مهابت جنگ و نگاه راسته چار کرده عقب  
شکر فرود آورده و صولت جنگ را در یک رخت که بر غلات آن چاندنی سفید چسبیده و از در لیلیان سفید بالایش را چون  
دام بهم بافته بودند گذاشته و وصل تورا سته را از در شتر همراه نشانیده بود که هرگاه مردم مهابت جنگ نزدیک  
رسند هر یک از شهابت کار و کار اتمام نمایند و پانصد سوار پیاده و کشته رابع نیزه و با در دو مان رخت نقین نموده فرمود  
بود که هرگاه لشکر مهابت جنگ از در نمایان نشود شهابت هر یک سپه را ناخنه و خود را بر پنجه نزدیک ساخته یک یک نشیده  
بر پنجه خواهند زد و بعد از آن در هر چه حرف خود به بینید خواهند نمود مهابت جنگ چون متصل رسیده و احوال بسن مورچالی و  
گنبد شستن صولت جنگ در نگاه مشنید یعنی از افواج را معین ساخت که بجز در شروع جنگ هرگاه اضطراب و آتنگ  
گرید در لشکر مخالفت مشاهده کنید از راه و بگر فر مقابل دشمن سبقت نموده اراده رسیدن بر نگاه و بر آوردن صولت جنگ  
از قسید دشمن خواهند نمود و نصف شب گذشته با فوج بر سه مورچالی مخالف روانه گشته اول صبح صید  
که بر لب دریای همانا رسیده لشکر با قریب خان بجز مشاهده کثرت فوج مهابت جنگ و شروع مهابت بهین که  
چند توپ و بان ازین طرف مراده شد و بگریز نهاده و متزلزل گردید و افواج مهابت جنگ و لرزیده خود را بر  
زده و از درگاه شتر بر لشکر با قریب خان تاخت بجز در رسیدن و لیلیان قوی جنگ بهر لیلیان با قریب خان آتنگ گردید  
نموده راه فرار پیوند مصطفی خان و میر جعفر خان که بر سه استیلا صولت جنگ نقین شده بودند از راه نگاه نمود  
چشم فرس که دند و از لشکر با قریب خان در نیم ساعت اثر سته بر جانماند محمد امین خان برادر مهابت جنگ که برادر  
زن قسقه میر محمد جعفر خان بود مع اصالت خان و لیلیان لیلیان بهر خان با معود سه از بهر لیلیان که زیاده  
از ده نفر نبوده اند بیشتر از بهر بهر نگاه رسیده و برای صولت جنگ گردیدند فوج آن از عهده گاو خانه ملازم زاده  
صولت جنگ که قدمت تو کرمی داشت و تحیک دران صولت جنگ بود سه شتابت حافر آمده بهواران مذکور  
از در نشان داد که نواب را در فلات رخت معید سه برند سواران بطرف بنان رخت حرکت نمود و در شتر با سه



متعین آثار قرب لشکر مابین جنگ در اینجاست جمیع بطین و احد بر پنج صارت نمود و را در کریم پیش گرفتند از دست  
 سنان آماجک نفر از آن دو مغل که پیش دولت جنگ با موگشته در رنج سپهر او نشسته بودند مقتول گشت و هم  
 مغل مقتول را سپهر ساخته بالای خود کشید قضا را دولت جنگ با یکن بر دو افتاده از انجمله سباعت محققه غامضه سنان ماند  
 مغل دوم را نیز اندک چراتی رسید و درین عرصه سواران مذکور نزدیک رتبه رسید و دم با نشسته بالا سنان تحسیر کرد  
 از ریسمان بود و بریده و پرده بار بار داشتند دولت جنگ اصالت خان و محمد امین خان و غیره دست ناخسته لب بدعا و خدای  
 آنها کشود و تحمین و آفرین شمر و نمود محمد امین خان از اسب خود فرود آمده دولت جنگ را دلالت و تاکید لب سوار شدن نمود  
 مغل خروج چایک نموده از رتبه جست و بر اسب نشسته اسب را عیان داد و نفران را لشکر خود ملحق گردید تماشایان  
 متعجب گشته چسبی او تحمین نمودند و در خان از اسب خود فرود آمده دولت جنگ را ترغیب لب سوار نمود و از رتبه بر آورده  
 سوارش کرد چون انواع مابین جنگ پیغم متواتر آمد بعد آنکه میر محمد جعفر خان مع سید و دس از سپهر ایشان  
 بر فیض خود سوار در رسید محمد امین خان و در خان پیش آمده بمقدم بجهت توام دولت جنگ بشارت رسانید و میر محمد جعفر خان  
 بجز دیدن و شناختن فیض خود نشانیده دولت جنگ را بران سوار کرد و خود عقب او در خواست بود و در شست از عجب  
 قدرت کامله پروردگار و بوقلمون روزگار دولت جنگ که کساعت قبل از آن مرده قتل و یابوس از جان بود و رعایت  
 آخری صاحب اقتدار و بر فیض سوار سلطان اعصاب خلایق گشته گردید و مردم از جوار سو بخت و جو سید و رسید  
 هر کس و دید از دور چنین ارادت بر خاک ادب بی سوز و بد گویا کمال مرا گشتن کی بختیم رسانیده و بر پیش آرد  
 می نمود شجاع الملک تو سوار الملک من تشاور و تفرغ الملک من تشاور و تفرغ تشاور و تفرغ تشاور و تفرغ تشاور  
 بیدک اخیر انک علی علی کل شش قدر متنبیان خبر مهابت جنگ رسانیده دولت جنگ هم متعاقب در رسید  
 و بملازمست عمو سوار و در دستگیر و دید مهابت جنگ آغوش اشتیاق کشوده و در برش کشید و هم آنجا سر پرده  
 مسرت و شادمانی بر پشت حکم بنواختن شادمانی نسبت صدور یافت و دولت جنگ را بملکوت فرستاد حکم مجام و اصلاح  
 سرور پیش نمود بعد از فراغ خلعت فاخره و بر پرورشانیده و بجا هر گران بها که عبارت از سرخ و جیوه و صمغ مع بر سنگ و  
 عقد های مروارید و غیره باشد و در آن نموده بر سینه لاریت و زین و خرام نشانید و سر کرد و بای لشکر افغان دلاور و مبارک گاه  
 بگذراند حسب الحکم لعل آمده زرد افروغ و بقیع انعام و صدقات و نذر و بملازمان و مساکین و ارباب استحقاق رسید  
 و نثار بار سب با شکر گذاری پروردگار بطوریکه ممکن و سیر بود و بمقدم رسانیدند و همان وقت فوجی برای آوردن  
 عیال و اطفال دولت جنگ از قلعه باره بجله مع سوار بر متعین گردید و جماعه که از طرف باقر علی خان حراست شان و  
 قلعه دار سب می نمودند کسانیکه نیکو خدمت و احسان یا آنها نموده بودند یا سید عیالیت و رعایت بر ما ماندند و مودیان  
 ایشانان برف پادشاه و یارادر رفته منقود اخیر شدند مردم متعین اهل و عیال دولت جنگ را بمسکین و فروع بیکر رسانیده  
 در خیام علی حده که برای دولت جنگ و حرم سب او بر پاشیده بود و فرود آوردند و لشکران فراق برستند و ششانی  
 بملاقات سپهر مسرت اند و مقصد بعد توقفت چند روز مهابت جنگ اسباب و سامانیکه دولت جنگ را برای ایست و نزار و نشت  
 بود و شل اقبال و اقراس و تو شک خانه و جواهر و اسلحه و یراق و دیگر با محتاج که شخصی بان شان و فرار و علاج سب باید از زمانه  
 خود مرخص نموده کمال جاه و خشم و رانه مرشد آباد نمود و بایست فوجی و بیست و بنزل مقصود رسید و بملازمه و اهل

سعادوت و مسرت افزون و والدہ خود را که در منازقتش نهایت غم و الم داشت و خود را از نزع مرگ کان سے انکاشت از پنج جوان  
 و بیعت الاحزان برآورد و بلای مسرت پیرایه خود شمع شادمانی و شنبستان زندگانی پیش آورد و چون صولت جنگ سب از  
 روانه مرشد آباد گردید اکثر افواج و اسباب همراہی مہابت جنگ بر فاق صولت جنگ روانه مرشد آباد گشت و  
 مہابت جنگ با جمیع سرداران و پنج شش ہزار سوار جریدہ اند و صوبہ مذکورہ را انتخابی دادہ ازان پس ارادہ سعادوت  
 بر کرد دولت خود نمود و مجلس طے خان و اما و دماچی احمد را بہ نیابت صولت جنگ در اینجا گذاشت بعد چند روز از انشای  
 راہ حسب الاتماس مصطفی خان شیخ محمد معصوم پانی پتی را کہ سردار دیرینہ معروف و بشہامت و شجاعت موصوف بود بہ نیابت  
 صوبہ مذکور مامور نمودہ چند منزل بنا بر انفصال بعضیہ جواب دسوال ہمراہ داشت بعد از تفحص و تقریر جمیع معاملات شیخ مرقوم  
 را قلعیت نیابت صوبہ او دلیہ دادہ با جمیعت سوار و پیادہ کہ ہمراہ او ضرور بود مرضی فرمود و شیخ معصوم در نصرت یافتہ  
 بطرف کلک نہشت کرد و مہابت جنگ سیر کران و شکار آنگلان با پنج شش ہزار سوار مع سراج الدولہ و بیگم خود راہ  
 مرشد آباد گرفتہ قطع منازل سے نمود

ذکر ارادہ سمیت جنگ باخراج و استیصال جماعہ بھوجپوریہ وابتدایے درودجماعہ  
 مریشہ درممالک او دلیہ و بنگالہ وغیرہ رسیدن بجا سکرینڈت باچپیل ہزار سوار  
 و کھنی فرستادہ رکھو سبج بھو سلار آجہ ناگیور کلان و رسیدن فوج مذکور چون بلای  
 ناگمان بر سر مہابت جنگ و سوانحیکہ در حروب مریشہ روی نمود و تدارکمانی کہ مہابت جنگ فرمود

در مہین ایام کہ صولت جنگ اسپہ بخت تقدیر گردیدہ مہابت جنگ برای استخلاص او بطرف کلک حرکت نمود احترام الدولہ  
 بہادری سمیت جنگ صوبہ دار عظیم آباد پٹنہ را ارادہ تسخیر و تصفیہ ملک بھوجپور قطع و قلع راجہ پورل سنگ و بابا وادون سنگ  
 نوم و مہین زمینداران سرکار شاہ آباد کہ از مدتہا مقتدر و مستر بودہ اند پیش نہاد خاطر خاطر گشتہ نصیم این خرم نمود را سے  
 جتناسن داس کہ دیوان صوبہ رہنایت قدامت و اعتماد داشت بر والد را رقم سید ہایت علیخان بہادر بنابر قرب و منلت  
 کہ در خدمت بہیت جنگ علاوہ قرابت بہر سانسیدہ مرجع تمام معاملہ و اکثر زمینداران صوبہ و رئیس و کشمی کل فوج بود حصہ  
 بردہ در دل کینہ ایشان می و در زید خاطر نشان بہیت جنگ چنین نمود کہ ہایت علیخان بہر وجہ در حفرہ حاسے نہایت  
 اعتبار و اقتدار و سخنی ایشان پذیرائی دارد زمینداران ابن حالت را شناختہ چشم امید بطرفنا و نشان دارنہر گاہ استیصال  
 جرائد بھوجپوریہ در مزاج مبارک نصیم یافتہ جماعہ مذکورہ بہ مقتوری و یاس البتہ مرجع بہدایت علی خان خواہند نمود و  
 ایشان با پس نام آوری خود در حق جرائم و تسلیم زمینداری آہنا بآہنا خواہند نمود و جناب حاکمے بنا چارے  
 پس خاطر ایشان نمودہ حسب الاتماس لہل خواہند آورد و در وقت ضائع گشتہ زمینداران بدستور بر جاسے خود مسلم  
 مستقر خواہند اند درین صورت صلاح آنکہ بطاقت الخیل ہایت علیخان را از حضور دور تر باید داشت بہیت جنگ  
 الحس اورا مناسب ارادہ خود دانستہ و اورا حرم را حکومت و فوجہ را سے پرگانہ سنوت و غیرہ قتلہ گمہ وادہ مختار معاملات  
 آہنا ساخت و گفت کہ را بہ سند سکر چون زمیندار عمدہ و ملک و اتصالات کچہستان دارد بدون برون شہا دران ضلعہ

الطیسان خاطر من از منظر نمی تواند شد باید که شما با تمام ضلع مذکور مشغول باشید تا من بادل مطمن بسم انجام مهمام سرکار  
شاه آباد و سرکار ریتهاس خاطر خواه خوبه دایم و برادر خود مهدی شارفان را به نیابت بخشی گری خود مقرر کرده همراه من کسب  
والد مرحوم انتقال امر آفا نموده بکار مامور روانه گشت و مهدی شارفان مرحوم را همراه بیست جنگ داد و بیست جنگ مبرور  
با فوج و سامانیکه میخواست بسم کار شاه آباد رفته استیصال جماعت مجبور و بدو در شهر داور  
چه کتر کسی از مسکنه ضلع مذکور و مترددین و مسافری از دست تعدی و انواع اغدا و اضرار آنها محفوظ میماند شرح احوال  
ظلم و آزارشان که بغیر با عجزه میرسد طول بسیاری میخواهم خلاصه زمینداران مذکور البعد محامره مدید و چندین جنگ از قتل  
آنها بقهر و غلبه اخراج نموده ملک را مصفا و مستحضر ساخت و استعمال را رعایا پرداخته سستی در آبادی برگزیده با سنجایی نمود  
درین عرصه روشن خان تراسب از فرقه افغانه که از سردار قدیم اقوام خود و در صوبه عظیم آباد واکر آباد و از مدتها صاحب نام  
و نشان بود و از مدت حکومت سرکار شاه آباد داشت و باز زمینداران انجاسیم با قدرت و بهم با اتحاد و دودا میگذاشتند  
اخراج زمینداران آنها و استیصال آنها را چنانچه کمون خاطر بیست جنگ بود لظرف قدامت ریاست آنها دران دیار و  
اتفاق آنها با راجه با و مقتدران قریب و جوار معتز و استه با بیست جنگ مکرر در مجالس متعدد بطریق دولتخواهی بهمان سبب  
مختلفه استغفار زمینداران آنها و ترغیب معاملت با آنها و طلبیدن و مشمول عواطف فرمودن می نمود و راه مرا سلات آنها  
باروشن خان مفتوح بود چون این امور تاملاتم طبع بیست جنگ بود روز بروز از جارس در خاطرش از طرف  
روشن خان می افزود و آخر با اتفاق مرقوم درین خصوص در مبالغه افزوده بطریق کلمات که تاملاتم طبع بیست جنگ نمود  
گفتن شروع نمود چنانچه روزی به سارت نموده گفت که صاحب هنوز طفلند و اوضاع روزگار و انقلاب لیل و نهار نذیده  
نیتات را باید شنید و الاثمه شبانه بخوابند و بیست جنگ را این سخن بسم گران آمده قاصد کشتن او گردید و میر  
قدرت اللہ خلفت شاه شکر الله قادر می را که از جمله جماعت داران و مرد صاحب جرات بود و حسن بیگ خان را که قلعه دار  
مؤکیر در اوقات سابق و درین زمان هم داشت بر این کار گماشت روزی روشن خان بستم و معهود در خبر بدو انعام  
برای جواد سلام بیست جنگ وقت عصر آمده نشست هر دو کس که کور آمده کارش را تمام ساختند روشن خان بسبب  
فریجه از جای خود جنبید نمی توانست همان قسم نشسته براه آخرت رفت و درین اسفار و حروب مهدی شارفان عم  
عالمی هم را تم که در صفات حمیده و شمیم پسندیده بگذاشت روزگار و جوان سنجیده بهر شایر بود جز آنها نمی نمایان و خدا منهای  
لاکله بطور رسانیده مورد اشتغال بسیار و منظور نظر بیست جنگ گردید بیست جنگ بعد از ترضا و استیذان از والد القبر  
خلعت خدمت بخشی گرسه اصالت بهمدی شارفان مع فیل واسپ و شمشیر و دیگر عطایا مرحمت فرموده برفاقت خود برگزیده  
دنا بود نهایت مهربانی و پاس خاطرش مرغی میداشت و بر جمیع رفقای خود تفویض میداد اگر در مرح آن هم گراسه قدر  
جوشه رود سخن بطول انجام و بسا باشد که محمول بر تکلف و تصنع گردد و در حقوق شناسی و فروتنی و تواضع و صلح و احوال و  
احسان و انعام با اقربا و اقوام بدون منت و آداب و اخلاق و دانا و مروت و شجاعت و خفت و حسن بیان و نالیفت  
قلوب مردمان و پاس آشنائی و دوداد و با وجود کمال شجاعت و غیرت در نهایت تحمل و بردباری بود اللهم اغفر له و ارحمه  
والد مرحوم حسب الامر بکار مامور پرداخته برای براسه افزایش نام و نشان خود با اتفاق راجه سندر سنگه و راجه جیشک برای  
زمینداران بالان و دیگر زمینداران کسب کثیده و جیرگان توان و غیره با راده تسخیر نام کرده و نادیب زمیندار آنها که عده

زیند اران کوستان بود و کتر که از حکام و اقرای در آنجا تسلط یافته نهفت نموده قلع و خرابی را که بر سر دره کوه و راه رام گرد واقع است  
حاضر نمود بعد از آن که قلع مذکور مفتوح گردید در اصل چند پیشتر از آن مکان نهفت واقع شد و از بند و بست آنجا افزایسته  
میر آمد خبر و در آن منتظر آنگاه دادند که رگکوبه بموضع سلاطنت پروران خود را که بهاسکر بنیاد نام دارد و با چهل هزار سوار مرثیه  
تشیخ مملکت بنگال تعین نموده مرخص گردانید و غریب فوج مذکور از همین راه کوستان گذشتند بطرف بنگال خواهر پرت والد مرحوم  
خبر مذکور را به که و کاست بهیبت جنگ معروض داشت بهیبت جنگ عرض داد و در آنجا بنده در خط خود پیچیده پیش مهابت جنگ  
فرستاد مهابت جنگ این سخن را مسمود و آنست چندان التفات باین خبر نمود و در جواب نوشت که شما بجا طرح کار خود  
نمائید هرگاه مرثیه این طرف نیاید تنبیه و تدارکش چنانچه باید بعمل خواهد آمد چون جواب مهابت جنگ از نوشته بهیبت جنگ  
به الد فخر معلوم گردید و در آن وقت چنان فوجی همراه داشت که انسداد طرق عبور مرثیه تواند نمود به صلح و رفقا و خطیبان  
آچار از کوستان بفرستاده بجای مناسب انعامت گردید و مرثیه بعد چند روز رسیده جلور زیر بهیبت پیچید و مور بهیبت شتافتند  
در فوج میدانی بر نرگور و بر نرگور و مرثیه مهابت جنگ چنانچه سبق ذکر یافت باطلیل فوجی که زیاده بر فوج شش هزار سوار  
نبود فوج کتان و صید انگشتان بجا طرح میرشد آهسته آهسته در منزله نزدیک بمیدانی پور سکی از اعمال متعدد وقت تمام  
نمایند مهابت جنگ در تنبیه نماز خود بر دو مرثیه در فوج مذکور بهیبت که به لشکر رسانیده معروض داشت که بهاسکر  
بنیاد با چهل هزار سوار نزدیک رسیده فرادشام باین فرامیج طلید لشکر او نمود و از خواهر شد چون و دلخواه را اطلاع خود  
بود و معروض داشت مهابت جنگ آنکه فوج بسیار که همراه او بود مطلق اندیشه را بخواهرانه داده فوراً در جواب گفت که این  
کاران را در که ام با یاید نزد تفصیک این خبر مهابت جنگ رسانیده پیش فقیر قسم یاد کرده احوال استقبال مهابت جنگ نقل  
نمود که من اصلاً از تشویش بر نشو و اش نیانته نهایت تعب از فرا و لیس و استقلال او دارم و

### ذکر سیدان مرثیه بر سر مهابت جنگ و سوانحیکه درین سیر و آویر و سواد

مفضل این محل آنکه رگکوبه بموضع سلاطین عم راجه ساو که از سرداران عمده مرثیه که اسد از صوبه برآرد بود و در الملک او ناگه  
کمان است بنا بر نفع لکران سلطنت با تبر غیب آصفیه و بقصد تشیخ مملکت بنگال در صورت غلبه تمام والا اخذ جوارم حصه حاصل  
که بجز خمر مشهور در تمام مملکت هند راج گذشت و بنگال ازین قسم آفات محفوظ بود بهاسکر بنیاد مادر المہام سرکار خود را به سیالیا  
بسیست و پنجره سوار که شهرت چهل هزار سوار داشت فرستاد و چنانچه سبق ذکر یافت تدبیر فراغت و ممانعت او از درهای  
کوستان بعمل نیامد بهاسکر مذکور از بیجان کلک راه نیانته بطرف دره پیچید که بهیبت منتظر غلبه مرث آباد است متوجه  
گشت و این خبر در منزل جگر مسعود مهابت جنگ گردید و چون مبارک منزل رسید خبر عبور مرثیه از دره پیچید بهر دو  
او قریب نرسیده بر دو آن متحقق گردید ازین جهت که حکم بر طرف سپاه نموده بود و اکثری از ملازمان هم گمان آنکه در راه  
شورش نیست همراه حوالت جنگ میرشد آباد رفتن بود و زیاده از سه چهار هزار سوار و چار پنج هزار پیاده برقی انداز همراه  
نداشت قصبه بردوان که در کثرت غلات و دود و غمور و بر سائر برگات بنگال انقوت دارد ممکن خود قرار داده و بقرین  
که قصبه مذکور مفضل با قدر لشکر گذاشته بفتح مخالفت پر و از دایان اراده از مبارک منزل کوچ کرده روز دوم محل بردوان متوجه  
بر دو لشکر گشت و مرثیه هم معان این حال رسیده اکثری از آبا و س مذکور را آتش داد و بعضی محفوظ ماند در مکان مذکور

از طرفین جنگا میسکه رویا و ده بنابر خود معاودت سے شاد درین نعمت از اشتها رنجباعت و اسپیدی مهابت  
و مشاهد جبارت و دلاوری افواج و سردار بجا سکر خود است که اگر چیزی بدون مخابرات بدست آید منتقم  
و بهمان قدر قلیل قناعت نموده معاودت نماید بنابرین بنیام فرستاد که چون از راه دور مشاق سفر کشیده  
نا آید رسیده ایم اگر مبلغ دو لک روپیہ برسم ضیافت غایت شود برے گرم ملتئم او در حضور نواب بمقتضای  
خیر قش و مشورہ مصطفیٰ خان که همیشه خواہان جنگ و جدل بنابر ترقی حال خود و کل فرقہ سپاہ بود نیز برائے کیا فائز  
جواب صاف با استعداد و تہیہ مصاف یافتہ چون چند روز برین و تیرہ گذشت و آنچه مرکز خاطر مہابت جنگ بود بطور  
نمی یافت مہابت جنگ قاصد گشت که زو اندک اسباب مثل آراہ و درخت و جمیع بار بردار و اسباب و بار و نیر در لشکر گاہ گذشت  
جریدہ بر سر مرشد ہا نامزد و دود از ہنار نشان بر آرد و این خیال اول صبح سواری فرمودہ قدغن نمود کہ از مردم بنگاہ  
دارد و با احوال و اقبال احد سے ملحق یعنی لشود اما مردم ارد و از خوف مرشد متعنگ گشتہ سبب اختیار خود را داخل  
فوج کردند چون اندکے از راه طے شد و معسکر و راندا افواج مرشد از چار سو ہجوم آورده شروع چو ریش و حملات نمود  
عوضہ دار و گیر گرم گردیدہ از طرفین کشش و کوشش بطور آمدن گرفت چنانچہ مصاحب خان پسر کلان عمر خان کہ جوان  
بانام دشتان و آب و دے نامزدان خود بود پائے مردے در میدان مرد آزار فاشترہ تردد اسنے لائق بطور رسانید  
و در عین میدان کشتہ گردید و ہمین تیرہ قلع مسافت بہمت نیگاہ مرشد میشد تا آنکہ وقت عصر رسید و از شمشیر خان  
و مصطفیٰ و سردار خان و رحم خان کہ بہت مہابت جنگ بجز آت شان توے بود جلادت و جانفشانی کے باید بظہور  
نرسید مہابت جنگ متغیر و خبردار گشت کہ سرداران مذکور با من سرگران دارا دہ آئنا نوع دیگر است و چون لشکر گاہ مہابت  
دور افتادہ و فرود گاہ مرشد دور تر بود دید کہ نہارای رسیدن بمعسکر خود است و نہ حال تاخیر برارد و سے مرشد بناچار  
در جان بکار رسیدہ بود و بحسب اتفاق آن زمین خاک ناپاکے داشت و بسبب بارش گل و لگشتہ بود رمل اقامت انداخت  
و غیر یار پنج پالک و خمیر مختصر سفری برای مہابت جنگ نامندہ بود خمیر مذکور را بر سر ملیدی بخش مہبت کر و سے بردوان زند  
و اسباب و امنہ تماسے لشکر دران روز بغارت رفت و عقب اندامی فوج نیز مجروح و مقتول و بیضے سالم و صحیح آوارہ  
با طراف شدہ و فوجیکہ ہمراہ مہابت جنگ ماندہ بود بہیئت مجموعے محصور فوج مرشد گردید و تا شام مدافعت حملات عساکر دشمن  
نمودہ شب بجا نیگاہ بود نہ منزل گزیدند و دران شب نمونہ شور یوم النشور در اصحاب مہابت جنگ موبد او آشوب  
قیامت دران انقلاب پیدا بود و مصطفیٰ خان و شمشیر خان و سردار خان و اکثری از انا غنہ بچندین جہات آزرده و خاطر  
و دل افسردہ بودند بنابرین در سستیز آویز کنارہ جوے نمودہ آثار جانفشانی و اتفاق ازینجا بطور نرسید از حمله و جہاز گاہ  
کیے آنکہ دوسر بار در جہول کہ روی نمود مہابت جنگ نگذاشت افواج میکرد و بعد انفصال جنگ مردم نو نگذاشتہ را  
بر طرف سے نمود و این امر مخالف مرشد سپاہ بود در ہمین جنگ کہ براسے استخلاص صولت جنگ میرفت مصطفیٰ خان اتماس  
نمود کہ اگر افواج بمواید و دلا ملازم فرمودہ بعد برغ اقتیاج بر طرف سے نمائید درین صورت نقصان بسیاری بماردم  
ماندہ و ہزاران در فضا آزرده سے شوند این بار امید داریم کہ مخالف عہد و پیمان بعمل نیاید مہابت جنگ جابر  
و لجوے سپاہ تسلیم مصطفیٰ خان و دیگران نمودہ و عہدہ کرد کہ این بار چنین نخواہد شد و بعد خلاص صولت جنگ  
و ظفر یافتن بر باقر علی خان باز پستور نو ملازمان را بر طرف نمودہ و موجب دل شکستہ فرقہ سپاہ عموما بمخصوص مصطفیٰ خان

دیگر افغانان گردید و حاجی که این محل را حسن اخلاق و محل اکثر مصالح و وفای و اتفاق است فاضل سروران و فرماندهان را  
 نهایت التماس باید اقوال اینها مخصوص و حدود و عید غالی از حد حق گاهی نباشد و در دل اتباع یکایک خلایق وقع و وفارش بیشتر و مردم  
 را بیم و امید زیاده تر باشد و هم آنکه در همین ایام مصیبت جنگ ناظم عظیم آباد که کین برادران و داماد مهابت جنگ در پرتو دولت  
 برود و جنگ در سیمیه برپا شود و روشن خان افغان را که فواید را بر کار شاه آلود و برپا برپا برپا با ملک مردم بهیمن تقصیر سے نافع کشت و چنانچه  
 در بیان احوال مصیبت جنگ در قوم گشت و امر مذکور مهابت باعث آزر و دل خا طری جمیع افغانه بل کل ملازمان گردید  
 از شقی این عمل از غایت ظهور حاجت به بیان هزار و دویست و آنکه راجه مورخ جنگ عبور لشکر مهابت جنگ بطرف کنگ  
 بنا بر استخلاص صولت جنگ از جنگ باقر علیخان ذابا و ابابا فیر کیا کرده با مهابت جنگ اتفاق و شفاق و ورزیده بود و با  
 باقر علی خان راه و داد و اتحاد مسلوک داشت مهابت جنگ تنبیه و گوشتمال اورا جازم بود و راجه مذکور توسل مصطفی خان  
 جسته راه سلامت خود منحصر درین صورت دانست مهابت جنگ تمکات مصطفی خان را اصفهان کرده کج دار و مرزبانی را نید  
 چون میدانست که مصطفی خان طرف او در دل دارد و مخفی ازو بهر محمد جعفر خان گفته بود که هرگاه راجه سرور در دولت سراسر رسد  
 شما با اتفاق بهر اربابان خود حاضر گشته فعلی از ان که افشای راز شود کار او را تمام نمائید تا آنکه راجه مذکور بار و ناپا راسته غاسی  
 آمدن به حضور نمود و بعد از ان که اذن یافت با جمعی خود باسلام در دولت شتافت بهر محمد جعفر خان خبر آمد آمد او شنیده  
 بار فغانی خود مسلح گشته حاضر آمد و بچهره رسیدن راجه مردم بهر محمد جعفر خان اورا در میان گرفته کارش تمام ساختند و بهر اربابانش را  
 بر که هر جای یافت شکار خود دانسته غارت نمود و افواج مهابت جنگ در بعضی از مالک و آورده نوب و اسیر با فرافرا نمودند  
 این کار هم موجب ملال خاطر مصطفی خان گردید و علاوه آن مرد و کرد و در تاخت بود که بهنگامه مرشد روی نمود و مصطفی خان بنگر  
 سائر افواج و افغان وقت ناب و یافته شفاق و اتفاق خود را اندک ظاهر و بهر بردگی شروع نمود و مهابت جنگ از مشاهده  
 احوال سپاه مخصوص اتفاق و سرگراسته مصطفی خان که اعظم رفقائیس مجاهد افغانه بود و اکثر افواج او ازین قوم و کار  
 خود متبرانه و چاره نبوسه نمیدید و مرشد دران میدان مهابت جنگ راجه مردم بهر لیس محاصره نموده اطراف محسور  
 بهر یک از مرداران لشکر خود حواله نمود تا هر کسے غالب و ناظر طرف مقابل خود بوده از عبور و مرور در لشکر بایان مهابت جنگ  
 خبر دارد مانع وصول مدد و اجناس و کولات باشد مهابت جنگ باین طریق و دفع الوقت راه جواب و سوال مصالح  
 با مرشد کشوده میر خیر الدین نام را که بنحی راجه بردوان و از متوطنین ملک کین بود و سفارت مقرر نموده بهر بجا سکر شدت  
 پیغام صلح فرستاد بنحی مذکور که تماسی متاع اردو بهارت برده احوال مهابت جنگ را بصورت مذکور مشاهده نموده  
 جواب داد که الحال طاقت محاربه در دفع شام نمود و تماسی لشکر شما محصورین است مصالح و چینه دارد لیکن چون شما  
 در عدا و امرای هندوستان محسوب میشوید اگر نجات ازین محله مرکوز خاطر باشد یک که در مریدیه نقد تمامی اقبالی لشکر  
 تسلیم من نمائید تا دست از اخر ارشام برداشته برای رفتن مرشد آباد فراموش نه نمائیم راجه با جمعی رام که دیوان فن و صاحب  
 اختیار گشته سپاه و مستعد و ملتوا بود بشا هه آنکه روز گذشته بنور عظیمی لشکر رسیده قریب بس هزار سوار من حیث المجموع  
 در رکاب انداز آنها هم اکثری بنا بر اضطرار احوال و ضیق مجال قصد پیوستن به غنیم دارند جواب بها سکر شنیده از راه  
 حسن عقیدت معروض داشت که غلبه جنم با فرافرا رسیده قلیل مردم سکر در رکاب حاضر اند و دریافت این احوال داعیه  
 موافقت با مخالفت دارند درین صورت صلاح دولت آنکه گفته بها سکر پذیرا که باید اقبالی در جنگا نه ندر و بر زمینیا

در فیل خانہ موجود و باز ہم سے توانند رسید و در خزانه عامر کہ پادشاه ہے چیل لک روپیہ موجود است شصت لک روپیہ را بندہ بہر صورت سرانجام دادہ میرسانم مہابت جنگ بمقتضای غیرت و شجاعت ازین دلالت سرباز زود نہایت استتکاف ازین امر نمود و فرمود کہ تا زندہ ام باین نحو مذلت و اہانت را نہ بخورم خدا را شکر اللہ تعالیٰ باین استقیاسے مغرور و محارب و مقابلہ نمودہ اعدا را مغلوب خواہم نمود و زریکہ باین غفٹ بدشمن دادہ آید چہ خوبے دارد انتشار اللہ تعالیٰ بعد فتح و ظفر بدستان معاضد و در تقاسے معاون کہ درین میدان مرد آزما داد و شجاعت و جانفشانی دہندہ لک روپیہ انعام خواہم نمود بہر صورت آن روز را بشام رسانیدہ چون پردہ سیاہ شب عالم را فرو گرفت اکثرے از اہلے اردو و فتحے از بے سرو پا باین لشکر بتبارق بر فاسطہ راہ لشکر مرہٹہ گرفتند و غیر از جماعہ داران مشہور و اعدا و دشمنان و دما دما عاظم و فدا دیکر کسے نماند چون مرخصیہ اللہ مذکور آمد و رفت مکرر بعمل آمد دیگران ہم بفکر کار خود افتادہ ہر کسے را سید ہر سانید میرحبیب ہم با بیضے از دوساے مرہٹہ بلبلت نفاقیکہ با مہابت جنگ داشت ساختہ قاصد بود کہ فرصت یانستہ با نیہا بیوند و مرہٹہ با وقت شام نشان و ہرم دوار و رو برے لشکر محصور مہابت جنگ ہر پا کردہ نذا در دادند کہ ہر کہ زیر این نشان آید از فضل و غارت محفوظ خواہد بود با ستماع این نذا و مشاہدہ علم امان بے غیر مان فاسطے از حیا بجلد و زور بازو لشکر بر آمدہ خود را باین نشان میرسانید تا آنکہ مرہٹہ در انا طمع نمودہ غارت کردند و بہ لطف غیبی آن راہ سد و گشت مہابت جنگ در جاہ نگاہ بہات مذکورہ خود را عاجز دیدہ ناچار تن ہر کہ خود داد و دہستے تنہا بے خدنگار و شعلہ سراج الدولہ را سہرا و گرفتہ بچہ مصطفیٰ خان رفت و گفت مرا با شمشیر کشتن است مصطفیٰ خان مشاہدہ این حال نمودہ حیران گشت و در فاسطہ در سیکے از دو برج خمیہ خود مہابت جنگ را بردہ نشانید و استفسار نمود کہ چہ حکمے شود و مہابت جنگ گفت کہ بشنود مصطفیٰ خان حیوانسان را از زبان عزیز ترجیزے سنے باشند و مرا حالتے پیش آمدہ است کہ درین وقت پیشین من اسہل و الذامور مردن است و از جان در گذشتن شمارا اگر از من ملاے و کینہ در خاطر نا بر بعضے امور باشد اندیشہاے بسیار و تدابیر و دراز کار بناید نمود و انیکہ من مع سراج الدولہ کہ عزیز تر از جان من است نہایت شہما حاضر م کار من تمام کردہ خود را از تشویشات فارغ سازید و اگر حقوق مرا در خاطر باے دادہ از بعضے قصورات کہ بچمل آمدہ باشند در گذرید و ارادہ رفاقت و اعانت من نمودہ تجدید نمود و مواثیق کیلے مناسب من بجا طے جمیع متوجہ تدارک مرہٹہ اگر دیدہ ہر جہ از دست بر آید و بالقوہ من باشد بعمل آرم مصطفیٰ خان در جواب گفت کہ این سخن را من تنہا جواب نیتوانم گفت ہر گاہ سہداران دیگر از فرقہ من جمیع آئینہ با نفاق آہنا انچہ گفتہ آید اعتماد را شاید مہابت جنگ گفت چہ مضائقہ مصطفیٰ خان کسے را فرستادہ شمشیر خان و سردار خان و غیریہ جماعہ داران افغان را احضار نمود چون جمیع آئینہ مہابت جنگ گفت کہ جناب عالی را نسخے کہ با ذوقے گفتہ اند اعادہ باید فرمود مہابت جنگ کلمیہ البقرہ را باز اور جمیع مذکور کرد مردم شنبہ فاموش ماند مصطفیٰ خان جمیع انا فخرہ را مخاطب ساختہ گفت کہ برادران جہا جواب نمیدہید انچہ در خاطر دارید ظاہر نماید شمشیر خان و سردار خان و دیگران گفتند کہ سہدار قوم و رئیس فرقہ شہما ہر جہ شہما گویم جواب ہم بچانست مصطفیٰ خان گفت یاران ما حال مارا در خاطر انچہ بود بود و الحال خود مردان من وابستہ قدم و لی نعمت است و تا مرا بر تن مرست و وقف شاربازان و آبروے مہابت جنگ عیال و اطفال اوست بلکہ درین عرصہ

تا مصطفیٰ خان زنده باشد سر خود را و البته نعل اسب ادنای غلام مهابت جنگ میدانده و مشهور است که با اتفاق چهل تمشیر  
 سلطان مسخر می شود امردم خود از سه هزار کس متجاوزیم این همه چینی و بد دل بخود راه وادان کمال امر دیت لیون آئی  
 با اعدا جنگ کرده انتشار الله فاسی غالب بی آیم تمام صاحبان هر چه بهتر اندیکند و دیگران با استماع کلام مصطفیٰ خان همه استان  
 او گردیده رای رفاقت مهابت جنگ همه را اختیار کردند و مصطفیٰ خان همه را با ایما با خود فرمود چون حسب الاستعاره عمل آمد مهابت جنگ  
 خوشحال بخیمه خود برگشته بمناظر جمع آسود و مصطفیٰ خان را که سابق دیوان خالصه عظیم آباد و مقرب و ندیم مهابت جنگ و  
 مرد عده پرورشیار بود و پیشش بیست علیان به ادا دے غلام الله و سر فرزان خان اقتصاد داشت و با مصطفیٰ خان راه مصافحت  
 می پیود و خانه او فرستاد تا غایبان از گفتگوی او آنچه مستجاب نماید آمده ظاهر سازد غلام علیان بخانه مصطفیٰ خان آمده مدخل  
 چند باختلا و گذرانید درین عرصه آدم تمشیر خان آمده پیغام داد که بموجب بندوبست سابق نشان اگر از مرشد خواسته بودیم  
 امروز می آید درین باب مرشد شما احوال چیست مصطفیٰ خان گفت که شب را عاده فرمود که بر کر زاوه افغان مست  
 بر زمین قرار خواب بود غلام علیان بعد استماع این کلمات بر ناست و سلم و کاست بخودت مهابت جنگ سیده ظاهر ساخت  
 مهابت جنگ را اصفای این مقال در استقلال اخروده نمید مسافله تقسیم یافت الحق و در چنین اوقات هرگاه از رفیق مقتدر  
 مستعد چنین سخنان مسجع و یقین شود موجب کمال انشراح خاطر و از واد جبارت میگردد و چون بنای جنگ تقریر یافت مصلحت  
 آن شد که بر شد آباد باید رسید و پربال خود را بسته بمداخله اعدا باید که خشی چون باز شام شد مرشدی نوپه را که در عارت  
 اول بدست او افتاده بود و در رختی نصب نموده گله با لشکر مهابت جنگ میریخت و با آنها هم سر سید و ازین عمر عیب شور شد  
 تمام شب در لشکر بود و آنکه ناگه چند دیوان راجه بردان قریب بصبح گریخت راه خانه آقای خود گرفت درین اثنا از  
 جهات ارباب مرشد یورش آورد و مهابت جنگ بر فیل خود سوار شده متوجه دفع اعدای گشت چون مرشد بقتله بر لشکر  
 ریخت فرصت ترتیب فوج میرنگشته مرشدت اجتمع بر هم خورد و مردم مرشد داخل فوج مهابت جنگ شدند درین گیر و دار  
 میر حبیب عمده آتوققت در سواری نمود و فوج مرشد با ورسیده بعد از آن که دوسه زخم تمشیر برداشته بود دستگیر مرشد  
 گردیده بجای نیکو بپوست دران روز حیدر علی خان و در وقت نوبخانه دستی مهابت جنگ کمال دلادری و جان فانی  
 بتقدیم رسانیده جماعه بسیاری را از مرشد کاک هلاک انداخت و مصطفیٰ خان و میر جعفر خان و تمشیر خان و سر دارخان  
 و مردم خان و عمر خان و غیر هم بمحاربات مردانه از دام و جیمیت مرشد را در هم شکستند و دوسه ساسه مرشد قریب دست  
 شهابان لغرت شان دیده و اکثر مردم خود را بخرج و مشغول ملاحظه نموده یورش که از چار سو می آوردند موقوف  
 کرده و خود را جمع نموده بطرف ساقه لشکر متوجه شدند و فوج بر هم خورده مهابت جنگ منتظم گشته بیات مجموع  
 جنگ کسان بطرف کوه روان شدند دران روز بقیه سپاه و متاع لشکر باراج مرشد از نوای بلکه از ضروریات مثل  
 ناکولات و لمبوسات و مرکوب بیخ نماد و سه هزار کس اسب و پیچ و سمد و دس لبواری فیلان و پنج شش هزار  
 بهیله برق انداز پایده جنگ کسان سلف مسافت می نمود و فوج مرشد از هر چهار طرف دلیرانه کوششها نموده بر لشکر  
 مهابت جنگ که طویل جیمیت بود حمله می نمود و یورشهای پی در پی می آورد و رفقای مهابت جنگ بشجاعت  
 آقا و سرداران خود منتظم نموده به فیه آنها می پرداختند و فیه الواقع که دادر دس و مردانگی داده با استقلال تمام  
 راه می پیوند چون شام میشد تالایه را انتخاب کرده بر زمین مرتفع که دور تالایه می باشد و در راه کلک که در است



بنمود ان بامید ثواب بے حد و حساب ساختہ اندر خود سے آمدنر سایہ غیر انصاف و بستی غیر از ارفاق و غیر از  
میرنے شد و انواج مرشد گرد لشکر مہابت جنگ بمناسبت قریب کہ کل جزائرا بآجا نزد خط گشت منزل مسکندر  
و بار بردار روز اول لغارت رفته احدے مار سائے و جنس مالکے میرنود و مرشد دہات گرد و فوج رادر منزل  
دہ کردہ از چار سو سوخنہ و ناخہ اثر آبادے و اجاس غلہ باتے میگذاشت ازین جہت حرجی عظیم بر لشکر یان مہابت جنگ  
و جمیع روساے عسکر و اہل بازار گزشتہ امید زندگے و فیروزے کسی را نماند و بسبب فاقہ ہاے بے در پے تاب توان  
ہم در رگ و بے پیکیں چندان باقی نبود و از جنس مالکول برای ارباب توسع و در شبانروزی دستے از اوقات بقتدر یک  
سدر من توانہ شدی میرے آمد و سایر الناس باکل سان درخت سوز و مانند آن شکم خود را بر میکردند چنانچہ از تقریر و بر سر زبان  
مرحوم ہر غلام علیخان مقفور ظاہر شد کہ در سہ روز مدت رسیدن بکٹوہ یکروز قریب سہاؤ کچھڑے میرا کہ کہ مہبت کس  
در ان شریک بودند و روز دیگر مہبت عدد لشکر بارہ کہ نوے از ملو یا تست سہ کس را قوت لایموت گشت و روز سوم مسترب  
پیریم آثار کباب گوشت گاؤ و چند کس در خوردن آن مشارکت نمودند در ہمین سفر کہ از بردوان بر شد آبادے آمدن و از  
مرشد بسبب نماندن توپ و در ہیکل ہمراہ لشکر مہابت جنگ بمناسبت قریب کہ کل جزائرا بآجا نزد سداط نمودہ فردے آمد  
روزے مصطفی خان لشکر مرشد بر تھنل بفرود گاہ خود دیدہ از سر غلط و غیرت با ہمراہیان گفت کہ جمعیت اسلام و جلالت  
افتخانی را چہ ملازہ است کہ شما مردم مقہور و اجارہ و جلافت و کمینان کہ دیدہ بچوے و مذلت ہلاک مشوید و گاہے ہیئت  
مجموعے دل بہرک نہادہ این کافران را از پیش و بر نمیدارید ہمراہیان او کہ اکثر افغان و شجاعان قوم بودہ اند ازین سخن  
گشتہ و در جواب گفتند کہ شما رئیس و سردارید ہر چہ بعل آریہ ما ہم رفیق و شریکیم مصطفی خان ہمراہیان را درین عزم جازم  
یافتہ سپرد شمشیر در دست خود گرفت و ہمراہیاش نیز ہمین ہیأت اول آہستہ آہستہ بطور تماشا سیاہن پیش رفتند و مرشد کہ  
بر فوج مہابت جنگ گمان این جرأت نہ داشت خافل بطبخ طعام مشغول و فغانع الیال عماری از لباس و اسلحہ آرام بود  
چون مصطفی خان مع ہمراہیان اندک نزدیک رسید یکیر تہ شمشیر با کشیدہ بر سر آہنا ریخت و خون آن لشکران معہ در  
را ہنجاک موکہ آمیخت اکثرے از مرشد مقتول و ذبیحہ السیف مضطرب الاحوال ماکولات و غیرہ احوال بجا گد اشتہر گزشتہ  
ہمراہیان مصطفی خان این غلبہ بنمایان را منتقم شمرده از ماکولات انچہ ممکن بود برداشتہ بشکر خود معاودت نمودند و دیگر  
لشکر یان نیز فرصت یافتہ انچہ توانستند آوردند و بعد از دوسہ روز بعض کسان را قوتے میر آمد و مرشد ضرب دست  
مصطفی خان دیدہ و دیگر نزدیک تر فرو ندے آمد مہابت جنگ بجائے کہ مذکور شد ہمیشہ کوچ سے نمود تا خود را بکٹوہ رساند  
در یکے منازل اول صبح کہ مہابت جنگ بالشکر خود سوار شد قبل از آنکہ لشکر ہم پیوندد بختہ مرشدے بر سر فوج مہابت جنگ  
ریخت و ہر کہ ہر جا بود او را در میان گرفت ہر یکے در نہایت اضطراب و علاج و ناچار بمبد افخہ دشمنان مقابل خود  
اشتغال و رزیدہ نے توانست کہ خبر دیگرے بگیرد و بامدد مہابت جنگ پر داند و از انجا کہ حافظہ حقیقہ ناصر و  
معین آن لشکر بود فعل نشان کہ پیش روے مہابت جنگ بودند اتفاقاً و خرد طوم آہنا زنجیرے بود کہ بآن بازے  
سے نمودند در ان وقت آن پرد و نسل بزبان تہران تقدیر بہان و زنجیرے با کہ در خسرو طوم شان بود و شروع بزدن سواران  
مرشدے کہ دور مہابت جنگ را احاطہ داشتند نمودہ بہر جا کہ زور ناخشاں برابر کردند از پدید آمدن این رستخیز مرشدے ہاے دور  
مہابت جنگ مضطرب الاحوال رو بگریز نہادہ دستے در عرصہ و فرستے میر گشت و ملازمان مہابت جنگ بمویش



اقامت نمودن بهاسکریت سپه سالار مرشد در کوه و تسلط یافتن  
بر موه که کبند عظیم بنگاله و آبادی معمور از مال و تجارت بود

بعد از آن مهابت جنگ بر شد آباد نزل نمود بهاسکریت با راده معاونت بمادای خود بطرف بر مجرم رفته بود  
میر حبیب که سالها و خانمان نزد او رسیده و او را بر فتن و کین سرزنش بسیار کرده و دم بنگاله را بکفالت خود گرفته بمیر حبیب  
اصرار از بانیگر رسیده بود برگردانیده بکوه آورد و بهاسکریت را در اقامت کوه دلیر ساخته مشغول رسانیدن غلات و غیره  
بایحتاج گشت و راه و رسم آفرینش با مردم موه که در زمین از آن اطراف نمود واقعه طلبان موه که و غیره از آن قریب  
با هم اتفاق نموده اندک اندک قوسل و در سال رسل با مرشد آغاز نموده و با مرشد ساخته تا که میرابو الحسن  
میرابو القاسم و غیره سکنه موه که که با محمد یار خان برادر علائق مهابت جنگ که حاکم بندر مذکور بود نهایت اتحاد و  
وداد داشتند با او در مقام مدافع و غدر در آمده با تار و میر حبیب شش از شهاب باوه باز در کس بر دروازه قلع موه که  
آه و دروازه را بسته یافته پیغام فرستادند که بنوعی فردرے الالهاس داریم محمد یار خان و غاخرده همانوقت  
طلبید چون تنها و بجز بود مقید گردید و خان و خان اول تمهید نموده یک را بمقله رؤسای مرشد که سبب را و نام داشته  
از بهاسکریت و سلاطین میر حبیب طلبید نزدیک موه که نشانیده بود و بعد مقید کردن محمد یار خان سبب را و نام که طلب  
داشته و بر و ساوه ایالت موه که ممکن گردانیده با او در ساخته بعضی دیگر از تجارت طلبید که با خواسته میر حبیب  
نیز با او پیوسته و صورت تسلط رویداد و زری هم بطور اخراج و فراج و عشور اموال تجارت بعرض وصول درآمد  
و بهاسکریت بودن ملک بنگاله جانم گشته رحل اقامت خود در کوه انداخت و میر حبیب در الهام گردیده کاسه  
در موه که در آن در کوه بر سر برد و مهابت جنگ بملاحظه آنکه فوج کتر مانده و با وجود قلت قیامی سفر کیا که کشیده  
و انواع تصدیقات و خشکیها دیده و ایم بر شکل نیز نزدیک رسیده اخراج مرشد از ملک بنگاله در آن سال متذکر  
دید بنابرین در حفاظت و مراست مرشد آباد کوشیده در آن گنج و مارک پور فوج شهر معسکر ساخت و فوج مرشد یک  
دو بار تالاسه و داد و پور رسیده و مات اطراف را سوخته باز بکوه برگشت و بیک ماه که آب دریای بهاسکریت  
طغیان نموده پا آب نماند چون کوه آن طرف دجله میگرفت است پاسه ترود مرشد ازین طرف کوه دوست نظام دل آنها  
بر پرگات و قلع و محوره اطراف مداز گردید و تمام چکه برودان و مدید سینه پور را با لیس بدست آورد و سیر قلع در  
فوج مرشد سینه پور بر نحو خود را ازین مملکت بجات داده و در گوشه خرید و بیخ معصوم نائب صوبه کلک بنا بر رسیدن  
فوج غنیم که اصناف مضاعف جمعیتش بود خود را با سینه کشیده اخلاص بر بوم و اکثر پرگات راج شاسه و قصبه اگر بگویند  
بشرف مرشد در آمده غیر مرشد آباد و ملک آن طرف لنگا و در قریب مهابت جنگ نماند سکه مرشد آباد در سالهای دراز  
چنین ساختن ندیده بلکه گوش شان نشیده بود و بدو مذکور حصار هم نداشت در بوم بر شکل با کمال اضطراب و اختلال احوال  
بسواری سلسل آن درون لنگا بنا گردیده و راه پور بولیا و غیره با اعمال و طفل رفته سکه گرفته حتمت جنگ هم آن طرف لنگا و در  
کوه کاری گیر و ده هست بنای نام و طرح آبادی انداخته با اعمال و اطفال در آن مکان رفته توقف نمود و اسباب و اشیای مایه جنگ  
نیز در آن ارسال یافت و شهابت جنگ بهد چند روز و جو اسب و ممد و مودت مرشد آباد نمود و مهابت جنگ اوقات بملک قلع و بهاسکریت

معروف داشته ده ملک روید و موجود انعام فرمود و آن جای انطاف و بیل و انبار خشم مذویت خود را در دل مردم کاشت

طلبیدن مهابت جنگ برادر زاده و دانا و خود بهیبت جنگ احترام الدوله بهادر و عبید النعلی خان بهادر را از عظیم آباد و رسیدن انبیا بمیرشد آباد و استعانت نمودن سحاب الملک بهادر در مهابت جنگ از پادشاه

مهابت جنگ بعد و رو میرشد آباد و خط با احترام الدوله بهادر بهیبت جنگ که برادر زاده و دانا و لیرش و صوبه دار عظیم آباد بود و خط دیگر بهید اسطغان بهادر خالو سے راقم که نیز فرابت برادر زاده که به مهابت جنگ داشت متضمن استعانت و طلب انبیا مع فوجیکه ممکن و مقدر و بر باشد فرستاده و تاکید نوشت که احوال برین منوال است و سلمت همه شهر بدفع این اعدا سے دور گشته خط این فقره بقلم خود بهید اسطغان نگاشت اگر توفیق امانت رفیق باشد درین دقت رفاقت عم ضعیف خود نمایم بهیبت جنگ با ستماع اخبار مذکور و در مخطوط مهابت جنگ متضمن مطلب متخیر و مضطر گشته از تقسیم غرم استیصال جماعه مجبور برید که بعد از ارجاعات و محنت بسیار میرگشته دقت برداشتن اختراع ازان مکان بود ایوس گردیده در فکر اولی تخواه سپاه و استعدا و حروب و اسفار افتاده اراده معاد و ت بهیر عظیم آباد که مرکز و قلش بود نمود و خود از بهو مجبور کوچ نموده بطلب آباد رسید بعد چند روز پادشاه مرشد آباد داخل باغ بهیر خان گردیده و با والد فقیر بهایت خان بهادر و دیگر رفقا سے دولت خواجه خود مشوره غلطی از دست تخواه سپاه و دلتی از انتظام صوبه عظیم آباد میکرد و مورد تکیه موجب اطمینان خاطر او شود و در سه نغمه نمود و روزی با والد فقیر در غفلت فرمود که مرا رفتن بملک مهابت جنگ که بزرگ دین و دولت من است ضرر و از دست سپاه و تخواه آن بسیار سے باید و هم از طون بند و بخت صوبه و در مقابل ماندن این ملک اندیشا بخاطر راه یافته در تدارک آن چیرا هم و جاره اشل نمیدانم اگر با خن تدبیر شما این عفت و کثا بد در رفتن نزد مهابت جنگ با ستماع و مناسب بطریق احسان از شما بر ما خواهد بود و اگر بوسه من در انشال و اقران و حضور مهابت جنگ که بزرگ و دلتی من است خواهد افزود و والد فقیر در جواب معروض داشت که بنده دولت خواه منتجب این و دوران و معاد دیرینه این آستان است جناب عالی بهر چه اشق و اوصعب امور دانستد ارشاد فرمایند تا مرا انفرام آن بجان کوشد و بیشین تصور فرمایید که در چنین وقت از دست این ناتوان آنچه تواند شد و تقدیر آن بمقدور خود و در سینه تصور نخواهد شد بهیبت جنگ فرمود که اکنون بیخ امر سے بر من معیتر ازین دوران نیست اولی آنکه سپاه از تخواه خود مطمئن خاطر گشته رفاقت مرا اجازت شود و دوم غلطی در بند و بخت صوبه به نیاید و سبده بخاطر جمع با امانت مهابت جنگ پر از دانا و رفاقت بزرگ خود کوششی که باید از من بهیلت آید و الدفقیر انما سس نمود که بزرگ تکیه تمام تخواه سپاه و خاکسار منته نخواهد بود که گستره بر ما میر غیبت سلبی انیتند با قبیل اولیایه نعم سے تواند شد که وسیع را از مالک اراان صوبه و وسیع ما بقرض او وام اند ما جان سر انجام نموده و تخواه غلامان و بد و تخته تخواه زاده خود غایب نماید و در بولکاسی معتمد سپاه عالم سازد و انتشار اندک قلعه تا جان در بین شدن دشمنان را بحال نیست که بطله در صوبه یا اراده ناسد سے درین باب تواند نمود بهیبت جنگ خوشنود گشته ضرر

که همین قدری خرابی سپاه را بنویسد که در این زمانه برایش بر یافتن من مانید و در حفاظت و حراست صوبه بیست و سه قتل باشند  
دیگر که غیر از شمانیت که در این کار و در چنین وقت نازک چشم امید کسی از توان داشت و در پنجاب مایل را از لشکر گذر  
سخن بسیار مناسب وقت و مقام بر زبان آورد و الداعیات خزان نموده امور مذکور را مستعد گردید و بجا خود آید و بعد از آن  
برادر خود را که بنحیف فوج و سالار لشکر و طلب داشت و گنگوئی و برابر که با بیست جنگ در میان گذر شده بود  
اعاده نمود و با اتفاق برادر رسد و در آن لشکر را طلب داشت و باین مناسب هر یک را را برایش بر یافتن بیست جنگ نمود  
زیرا از آنکه از آن و با جان سرانجام داده است خواه ما هم در خود که دست آورده با نوشته داد و از هر یک مستعد را  
همراه خود گرفت تا نزد میوه و موافق و عده با در ساینده رسیدن بگرد چون بیست جنگ را ازین هر دو طبقه میسر گشت و الدار  
خلعت نیابت صوبه عظیم آباد داده خود بنا بر پنج هزار از باغ جعفر خان مع هدیه شاد خان و محیی سید و در آن لشکر را بنابر  
سوار و شش بیست هزار پیاده بر پشت آید و بیست نمود و متعاقبش عبدالمطلب خان بهادر زرباز از خانه خود بصورت  
دست گشتن بآن میرسد و سرانجام داده بقدر طاقت خود مردم مستعد از فرقی پناه همراه برده داشته عازم بر یافتن  
افاست نهایت جنگ و فاصه میسر شد آید که در قبل از حرکت عبدالمطلب خان از عظیم آباد خطا دیگر از نهایت جنگ  
مستقیم مضامین سابقه رسید و در گذشته آن کتب بخاطر نوشت که بمصر عه از زبان چشم یارسته داشتیم  
و همین مصرع قناعت نموده مصرع دوم نوشته بود و بعد قطع منازل برود بزرگ مذکور میسر شد آید و رسید به ملاقات  
نهایت جنگ مستعد و بر یافتن مستعد گردید و نهایت جنگ عبدالمطلب خان بهادر و در همین متعلقه مصرع  
ثانی همان مصرع مرقوم بر خواند و آن اینست مصرع خود غلط بود آنچه باید داشته و بشمار الملک بهادر و گنگوئی  
فوج اجتمام نموده رساله های سرداران لشکر را بقدر ابراهیم افزود و چنانچه مصطفی خان که رساله اش بنمبر از سوار بود  
بیست هزار سوار مقرر و بذات خود بمنصب بنمبر از سوار و نوبت و پاس که چهار دار و خطاب بر جنگ بهادر و سوار گشت  
و همین قسم قیصر اندیکه خان و در لاشه یک خان و خیدر علی خان و برادر حسین قلی خان و میر محمد جعفر خان و خطاب بهادر  
و از انش رساله سردار فرزند یاقین و غفران و در در خان و بهادر علی خان و دیگر جماعه و از آن سائر و تو چنانچه  
یا از انش جماعه همراهی و مردم رساله و موجب عزت و افتخار معزود میبایست شدند و تو بهادر اسباب  
آن مع تو چنانچه دست چنانچه در کار بود و سرانجام یافت و فیلان جنگ هم چند زنجیره محکم و معت گشتن  
تا در سوار سوار پیش رو باشند و علی بنی القیاس آنچه در چنین ایام هاست باید همکار دیده انتظار داشت این  
ایام بر ساتی گشتند و مرید خان را که از حضور برانسی بر دن خزانه بنگال آمده بود و نهایت جنگ از و سرگرائی داشت  
و حضرت رفیق بظلم آباد و شش تن و در آنجا انفصال بنگال میسر شد داده خود بهادر شاه عه داشت که با افضل بسبب  
هنگامه مرید ندوسه را در سال خزانه حاکم مستعد است لهذا مرید خان بهادر را ازین لمبه که محل حق و عود است  
است بظلم آباد فرستاده تا بهرام قطر تادیب و تنبیه مرید افضل آنکه و اقبال پادشاه به بنشیند و در آن  
امیدوار است که درین وقت کسی از آنرا کسی حضور یا دیگر کسی از بنندگان درگاه آسمان جاهد بکشت اعانت  
این دو متوجه معین بشود اگر خدا بخواند و دوسه درین کار زار شاد کار شود و دیگر سلطنت را بشود که بخواند  
و اگر نصارت حضور که منصرف و وصول و در سال خزانه بیو بنگال است موقوف و مرفوع القلم خواند که در خبر گری ندری

نمود و تقاضای دین باب از این سلطنت و خداوندی و در راست چون عرض داشت جهایت جنگ از نثر یا و ششایه گذشت  
 محمد شاه شهنشاه متبرخ شش گشته با ابرای حضور که غلبه پایش بوده اند شاوره آغاز نمود و بعد از آنکه ملک که بر مویبر آگاه  
 و از حضور دیور بود اما پادشاه او را از نمره مخلصان غافل و مصاحبان و اماند میداشت نیز شقیه نگاشته است تار نمود  
 عمده الملک و جمیع مخلصان تعذیق التماس جهایت جنگ نموده ترغیب و تحریص بر ملک و اعانت نمودند پادشاه شقیه  
 و این مقسّم نهایت تاکید در ملک جهایت جنگ با او المنصور خان بهادر صغیر جنگ داد و بر مان الملک که مویبر دارا بوده بود  
 و قرب چهار باغ عظیم آباد و شنگار داشت و خزانه سپاه و دیگر اسباب حروب نزد او بود و میا بود و بیعت هر چه تمام تر نوشته  
 المانع داشت و بعد از آنکه الملک بهادر که در آنکه بود نگاشت که بهر صورت که تواند او المنصور خان را بعد از جهایت جنگ  
 بر آید و فرصت ندهد که غیر از این تو انچه خود و نیز حکم میا لایه بایست را و که ملایر الیام و سپه سالار جمیع عساکر و کین بود  
 شرف درود یافت مقصود آنکه چون از حضور دلا سلیخ کئی در وجه چو نیمه یا میرسد الحال که رگوحی بهیوسه صدر  
 قضا و مینوی بفرم و عیاد کرد و میه بهاسکرپٹ را با اشترار بسیار بصورت جنگ از مرشد آباد و فساد و دانیبده یا بد که  
 خود را عیادت میا مویبر رسانیده آن بهر انرا لیسری که داور رساند و چنان که شمال یا آنها بد که از جهایت جنگ  
 تمام و پیشیان گشته بار دیگر بر امون چنین گستاخیا کردند

ذکر برآیدن جهایت جنگ از مرشد آباد بفرم رزم بهاسکرپٹ و جنگیدن با او بعد عبور  
 از دیور یا و اگر نیز انیدن او را تا اقصای بلاد کنگ تا چلکار و آمدن رگوحی و بایست را و

جهایت جنگ اسباب حروب و افواج را حکام دل آراسته و مدد از ناصر حقیقه خواسته اتفاق هیبت جنگ و حوالت جنگ  
 عبدالملک خان و جمیع میرامیان با فوج چهار دسامان بی شمار بعد از قضا شدت ایام برسات که هنوز گل و لاله  
 طغیان آهسته و دوسره نشده بود بار باره تنبیه و ادب بهاسکرپٹ فرم رزم و ریش جزم نمود و شهادت جنگ  
 بار سال است و مع دیگران افواج متعین در شهر نایب گذاشت و خود با جنگ که شمال و کینان یا دولت و اقبال اشتر  
 برآمد و مقابل بهاسکرپٹ بر لب دریا بهاسکرپٹ نماز کوه رسیده و بر روی محل اناست بهاسکرپٹ اناست و در  
 انشت روز جنگ که در قوت در میان بود و لشکر بهاسکرپٹ را از دو طرف دریا احاطه داشت طرف مقابل جهایت جنگ  
 و ریاض بهاسکرپٹ و در پهلوی چپ لشکر مرشد دریاچه اسج نام و با تمام دست میر حبیب بلفی بهر رسیده مقابل لشکر  
 جهایت جنگ لنگ داشت و توپها که بران بود بر فوج جهایت جنگ گشایش متواتر سه بارید و جهایت جنگ  
 راه عبور میست تا آنکه صلاح درین دید که در شب کار از بهاسکرپٹ گزشته و بر دریای اسج رسیده از کشتیا بل بسته  
 به خبر عبور نماید چون از دریای اسج طرف سر بالا رود و طرف بهاسکرپٹ خالی از مرشد و با اختیار جهایت جنگ بود  
 کشتیا به بزرگ جبره مستحکم بر روی بهاسکرپٹ مرتب کرده بخاطر جمع افواج و جهایت جنگ عبور نمود و متواتر  
 رود و لایه انان کشتیا به متواتر که در اسج است بودند آهسته آهسته بیک کین و دو دو ملاصق  
 لنگاره بهاسکرپٹ نماید و در ریاض اسج کشته فراخ نمودند از نرسنگی تقدیر مارسان مرشد را و بدینا چون  
 تحت بشان جبار نمود و اگر کسی بهیاد رسه شد و می پسید اهل کشتی چو اسج مناسب داده غافلش میکردند تا آنکه

آخر شب نیم کرده و در تر از لشکر مرسته بر دریا ایچی بل تار شد و مرسته و احتمال عبور دریا می بهاگرتی و بل بشتن بر دریا چای  
 این و آمدن فوج مهابت جنگ از آن بل در خاطر ظهور نمی کرد از اینجهات غافل گشته و در پیش رفتیش و لحاظ بل بشتن نکرد و  
 بعد تباری بل مهابت جنگ بهادر افغانه جلالت کیش و دیگر مان تار از آن حقیقت اندیش را بعور با مامور فرمود حیدر علیخان  
 و مصطفی خان و شمشیر خان و عمر خان و میر دارخان و میر محمد جعفر خان و دیگر سر داران پیاده پا بر لب دریا با احتیاط و احتیاج  
 همراهمان رسیده و ممتدان رفقای خود را چیده نمودند که چون مرسته آن طرف دریا اثر و خام دار و باید درین عقلت و ظلمت  
 شب عبور نمایند مقصد آنکه پیش رفتگان مانع مزاحمت اعدا گردند و باقی فوج آسانی از دریا گذشته و بلوچ سابق لاجن شود  
 یک تار از آن و نام جوانان پیش که امشته شروع و در عبور نمودند اتفاقا بسبب از عدم مردم و کثرت غارتان شغل در بشتن  
 بعضی کشتن را دیده اند یک کشتی یار و از میان بل غرق گردید و مردم که بستی خبر از پی پی بخت نیز یکدیگر جستجو می کردند  
 بسبب تاریکی و صد مردم عقب که بر یک از آنها تا صد عبور بود و از رخنه بل آگهی نداشت متواتر همه غریب یا افتاده  
 غریق گردان ابل می شدند از ممتدان شنیده و شده که کثیر قریب یکدیگر از دریا قصد کس بلکه افز و ممتدان رویه بلایک گشتن  
 بعد از آن مردم خود را رفته اند که چنین رخنه در بل افتاده همه کثیر ممتدان تلف و آمده از آن اضطراب عبور بکسین یافته مردم می جای خود  
 آرمیده منتظر تجدید استقام و مرست بل گردیدند و بلک دست و دندان بافتنشان بهاندم کشتنشان و دیگر آواره و رفته  
 را صد و دو بل را ستم نمودند عبور از آن و دلاور عبور دریا از سر گرفته اول صبح صادق بود که غنما قریب به و سر برآورد  
 کس آن طرف دریا رسیده فرامی گردیدند و دیدند که اگر روز روشن شود مرسته بر طفت جمعیت آگاه گرد و کاری  
 از پیشین نخواهد رفت و دلاوران همی طلب تکیه بر دل توبه و نصرت از سر نو شده شمشیر با کشیده و جمعیت  
 مجموع و دیده خود را بران لشکر به حد و محصور زدند و محصور در بختن آوازه بلند شد که مهابت جنگ رسیده  
 و افواج مرسته مضطرب گردید و قبل از آن که بر کف و کم این مردم اطلاع شود و راه گرد و پیش گرفت و بهادران  
 طرف مهابت جنگ و شیمان را بر پیش شمشیر برق گرفته بلو قان بلا در بختند مهابت جنگ کشتنشان را رکاب تابان  
 کشیده و در دریا چای این و انگند و لشکر علی التوا اثر شروع و عبور نموده و در عرصه طویل مردم بیع است و فیل و زوب  
 و دیگر سامان همه آن طرف دریا رسیده و صفوف آراستند و مهابت جنگ با جمیع بر کردای لشکر نشان شایان بر شیمان  
 با بقان لشکر خود رسیده اند که اتفاقا مرسته هر روز رفت در بل و طفت تیغ میر و تیغ شجاعان گردید و بقیه السیف  
 با آنها رسیده انجام و احتشام در کمال اضطراب و اضطرار بود که از اسباب و اسب و اسب قدرت شان بدان رسید  
 بر داشته و بایست همه را در جاییکه بود گذارند و در نهایت سراسیمه راه فرار سپرد و کس ملاحظه پیش و پس نمی نمود چون فوج  
 مرسته و در تر رفت و اضطراب خاطر بلطینان گردانید و دید که چندان کشته نموده و احمه عطف عثمان بلکه بعضی از افواج او خود نمود  
 و فاصله نصف یا ثلث میل رسیده لشکر خضر را آراستند و مهابت جنگ را با افواج گران و تو بهان و بلو قان و دیگر سامان  
 بهنایک گوشمال خود یافته پا پذیرا می توانست در راه گرد و پیش گرفته و در تر رفت مهابت جنگ با مرسته و غرق که بر  
 لشکر ایشان گذشته و در غریبان را اندوه آن کرده لاجن بود این غلبه نمایان و فتح عظیم ایشان را از نصرت است که شمرده  
 منتقم دانست و بر فرودگاه مرسته خمیه می خود زده و از روز مقام نمود و لاشه های فرورنگان دریا را و از آنان آنها  
 بر آواره لباس و سلاح از بدن شان کنده و بدینجهت و کفین دفن نمودند و کس و اجساد و جمیع مردان را می مذکور که بود و در ظاهر





معاودت نماید و اگر صفدر جنگ خوابان عذری باشد تراکش لعل آرد و بنابرین عبدالنبی خان را بطوریکه کور و صبور و پاری گنگ  
 نامور نمود و مواعظ پندیده آویزه گوش بهوشش فرموده خود مع برادر زاد ناواقی فوج در قضا معاودت فرمود و قطع موال  
 نه نمود نزدیک بردوان رسیده بود که بر معاودت صفدر جنگ بدر الملک و شنید در آن زمان که بعضی اخبار نامه بخوار  
 صفدر جنگ شنیده چاره تراکش میدید روزی با مصطفی خان پرسید که از اوضاع صفدر جنگ بیگانی می نماید من در  
 مدافعت مرصه مشغولم اگر با تو هم حاجت جنگ باشد چه باید کرد مصطفی خان التماس نمود که محل تشویش چندان نیست یکی را خاغانی  
 برانند و مقابل دیگری غلام را بگروان انشاء الله تعالی چنانچه باید تراکش لعل خواهد آمد و بعد از آن آوان بسج مهابت جنگ رسید  
 که حسب الامر پادشاه بالاجی را و از جای خود کوچیده عمارت قریب بمک میرسد نزدیک بر شد آباد رسیده بود که بالاجی را و وارد  
 گردید و چون اخبار فوج و نصرت مهابت جنگ بر اعادی ملک و ملت محمد شاه رسید از راه قدر شناسی و مهربانی فرمان  
 متعین نشین و آفرین فرستاده بطول خطاب جوام الدوله و لغایت شمشیر و خنجر مرصع و عقد مرارید و مرصع مرصع  
 و خلعت لمبوس خاص قاصت لیاقت اورا بیا راست و سپهرین اوقات حسب الاستعدادی مهابت جنگ خطاب انشاء الله  
 بشهامت جنگ و مهمام الدوله قبولت جنگ و احترام الدوله بهیبت جنگ و اعزالدوله و عطا الله خان شایست جنگ و مطلب  
 سیریزار و خطاب خاسنه پادشاهی مصطفی خان از حضور رسید آخر شوال یا اول ذی قعد آمدن صفدر جنگ در  
 عظیم آباد و معاودت بمکرزد دولت خودش در سال یک هزار و یکصد و پنجاه و پنجم اتفاق افتاد مهابت جنگ در آخر ذی الحجه  
 سال مذکور از قاضی بهاسکر میثت بدخراج او از حد و گنگ باستماع آمدن صفدر جنگ و حرکات غیر سیاسی اش  
 برگشته قریب بر شد آباد و در نمود و اوایل بفر یا و آخر محرم رگویی بهو سلا آقا و غیب بهاسکر میثت لشکر پیروی در قریب هزار  
 بر شد آباد وارد گردید و بلافاصله چند روز بالاجی را و هم حسب الامر پادشاه بمک مهابت جنگ در رسید و بنابر ملاقات با  
 صفدر جنگ تبوسل مریدان و عثمازی و در انداز می ماندان و همان بهیبت جنگ مهابت جنگ از الدوله فقیر آزرده  
 خاطر گشته اخلاص و وفای سابق باقر و از خراف انجا میدقتضیل امور مذکور از صفحات آمیزه ظاهر می تواند شد

ذکر درود صفدر جنگ عظیم آباد و معاودت او بصورت خود بعد چند روز حسب الحکم حضور و اندیشه و دیوانی را

چون ایام برسات متعین گردید آب و گل راه با خشکی پذیرفت صفدر جنگ در او از راه شوال یا اوائل ذی القعدة  
 بمحرمه با فوج بسیار داخل و هندوستانی از انجمن جماعت سنی که بازمانده گان لشکر نادر شاهی بوده اند در تشویش بهشت هزار  
 خواهند بود و قریب به هزار سوار قدیم هندوستانی هم بهاسکر ویران لائن و توپ و توپخانه و سلاح و سایر اشیاء و افر و بگه محمود  
 در انجا هم موجود از دارالملک صوبه خود که فیض آباد نام دارد حرکت نموده بعدة الملک بهادر معروف و داشت که این نیازمند  
 حسب الحکم حضور و اشعار و ایمانه که راسه بمک مهابت جنگ و محاربه مرصه می رود و این امر باستانه طغیان  
 صوبه من دارالفن و وزیرانش قابو طلب فساد پیشه اند ناموس را نیز همراه می رود و در صوبه تو انکم گذشت  
 که راسته مستحکم در نظر منارند لهذا امیدوارم که اگر از حضور بر نور قلعه و ریاس و قلع چناره باین خاکسار عنایت بشود و نهایت  
 نهر بانه و سایر اطمینان از طرف ناموس خواهد بود و عده الملک قبول نموده اشعار نمود که درین باب عرض داشت  
 پادشاه نماید تا دویم مطابق آن بحضور برنگار و صفدر جنگ حسب الاشعار لعل آورد پادشاه اسناد قلع و دار سیه ریاس

[illegible]

فرات سے من سوداگر است و زمین گماشتہ او صاحب ہم امیر وادشان ہم امیر اندر نیما این اکر کمال بردار و اتحاد بحال تہ و در جنگ است مال وادشان مال سرکار است ہر چہ خواہند گیرند مانند بدون ادون وادشان چیز سے را بخودی خودی کلاہیم وادہم معون خان انقاسے باین سخن نہ کردہ طبع در دوسہ نہ خیر فیصل دسہ چار ضرب ٹوپ اگر چہ لائق نشان ادب و تودہ داخل سرکار خود ساخت این قسم حرکات مہابت جنگ را خوش بنامہ و مسئلہ شمس مہابت آمدن بطرت مرشد آباد و مراحت بصورت خود بہ ایک مناسب بصفہ جنگ نگاشت و بیادشاہ ہم معرضہ داشت کہ مرا حاجتے بگلک بخور مردم نیست باقبال بادشاہے ہر پیر دست این دو خواہ توان شد بلبل خواہد آرد و اسید و درست کہ ایشان را حکم مہادت بجائے خود رسید کہ میان من وادشان محبت و دشنام گرفت بادشاہ حسب التماس مہابت جنگ شفقہ خاص متفقین ہم خورد بصفہ جنگ و شفقہ کو کھیل او سپرد و ہم ایک مدعو کہ زد و کوب بر کرد و خط مہابت جنگ و غیر مرضہ داشت او بیادشاہ و امصار حکم حضور بردن مرستے مہابت جنگ قبیل اندر و در شفقہ بادشاہ از نشستہ و کلابہ صفہ جنگ رسید و بدرین عرصہ ہر کار ہائے صفہ جنگ تہنیدین بالاجی را از صفہ و پیش بہ ارادہ ملک مہابت جنگ بہ طرت عظیم آباد و بنگالہ رسانیدند چون نبار نزاع و تہنید کہ باجی را و پدر بالاجی را و پادشاہ بال ملک متفق بود و چند سے از سر دالان مرشد درین جنگ جان و جود و سواران ضیہ گذشت اسیر بران الملک گردیدہ تا آن زمان پیش صفہ جنگ بقید بود و در صفہ جنگ از بالاجی را از اندیشہا داشت عبور نمودن لگاہ و معاہدت بہ مرکز دولت خود طبع غمزد و ملا وقت از عظیم آباد بل مراحت گرفتہ در سیر نیز رگ کھیل کشتہا بلکہ عبور نمود و در التفریر را از سیر برخص نمود

ذکر آزر دگے ہیبت جنگ و مہابت جنگ از سید ہدایت علی خان والد راقم و آمدن بالابجے را و در نواح عظیم آباد و ہمسر سیدن آشوب و انقلاب در صوبہ مذکورہ و محفوظ ماندن شہر عظیم آباد بتیانیدہ ایزد سے و خرابیت سرمد سے و رسیدن بالابجے را و پرمشہد آباد و ملاقات با مہابت جنگ و سوانج دیگر کہ بعد از ملاقات ادروی داد

غمانان در زمانہ از ان ملاقات والد فقیر را کہ نائب صوبہ عظیم آباد و امیر جنگ بواسطت مرید خان نوید کہ مذکور شد بطور دیگر و ارادہ ہائے فاسد کہ ہرگز در خیال والد بر حرم خود با ہیبت جنگ و مہابت جنگ طہر نمودند مہابت جنگ چون با مرید خان آزر دہ و دیگرانہا نسبت با داشت و از صفہ جنگ نیز حرکات رگیکہ لالہ شہر بزرگ و تمسکات بخان دوبارہ والد فقیر مردان بعضی دانتہ آزر دگے و افرہم رسانید ہیبت جنگ نیز ہیبت بزرگ خود و استماع امور مذکورہ از والد نہایت آزر دہ خاطر گشت البتہ مصلحت وقت چند سے مخفی داشتہ بعد از ان کہ عمو سے خود مہابت جنگ را در تہنید سرمدہ مستقل دارامات دیگران سستنی یافت آزر دگے بآن خود را ظاہر کردہ را سے چنانچہ اس دیوان را بنیابت صوبہ عظیم آباد و مرستاد و در عظیم آباد رسیدہ بعد چند روز سہل عارضہ ہم رسانیدہ ہم در شہر عظیم آباد اندک مدتے حاکم داشت کہ تا آن بالابجے را از نواح کہ کردہ انوہے بود در رسیدہ اغلب کہ چیل بجاہ ہزار سوار خود را بود جنگ عمو را از راہ ہر کہ طاعتش نمود و پیشکش میکرد را نیز ساکن ادا کرد کہ ب توادث و فتن و قتل و غارت ا نواح و کمن و محو ظہان ہر کہ اندک تہر دے سے نمود یا بمال دیا و من سے گردید چنانچہ احمد خان نمبرہ داؤد خان قریشے کہ در بر گئے



هنگام اول که راه را گردانیده بالا بالا طرف کمان رفته و یکبار در چهار گدشته باز سر راه گرفت و دیگر و بنا نهاد و رسیده در سر راه  
تعبیه مذکوره بسبب و در دوش نهایت شرم و غور ظاهر گشته آفت عظیم بسبب آنجا رسیده از رویه محمد غوث خان و محرمی کرنی آید  
شیر مری نو در بنا بر چید سستی از پیشانی طاقت عبور و مرور در پایداریافت ناچار محوطه خانه ها سے خود را در بسته با مندر و سه  
از اقربا و متبایان که درین عمرت دست از زفاف تفتش بر نداشتند بودند از فرط عجزت بنا بر حفظ عصمت مستند زلفه بخان لشکر  
یکران گردید و چون از آن خانه شگفته دور ایستاده آتش جنگ و صدای تشنگ بر خاست غارت گران را حیرت زدی داد  
و بسته در میانه آتش کوشیدند و بعضی دیگر خبر سردار لشکر رسانیدند بالاجی را و تقصیر نموده در بانگت که زن محمد غوث خان  
بر حرم نکال بیاید ایامی توانست که بدو در دوازده چارچاس از سر خود حق بر وزن داده با چند کس مغلوب در رابسته مستعد جنگ  
نشدند و در حال جنگ و نفرات در آنجا نداده بالا بسج را و از این جبارت زیاد از طاقت یستند آمد  
در رابسته او چیز بی از لباس و نقشه و کفن فرستاد و چند سوار و چند خود را همراه ایشان داده نامور گردانید که اگر لشکر مستعد  
حاضر بوده نگذارند که کسی آن ضعیفه قصد یستند و خود پیشتر گفتند نموده راه کوهستان گرفت چون تمام فرج  
از اینها بگذشت سواران مذکور از آن ضعیفه رخصت حاصل نموده بشکر خود پیوستند و بالا بسج را و بعد از این  
منازل از حدود میر بجوم سر بر آورده باز در فواح مرشد آبا گردید و از طرف ناگور کلان رگوبی به سوی حلال مغربی بهر  
جذبت و در غایت خست و طلب بهما شکر برادر قرب جوار مرشد آبا رسید و عساکر بی حد و ضرر در بنگاله مجتمع گردید

## دو کلمات بالایی را و با مهات جنگ و اخراج رگوبی از حدود بنگاله و مساوت بالاجی را و میر کز و و لیتش

چون بالا بسج را و متصل مهات جنگ رسیده در اطراف منکره لشکر ساختت مهات جنگ هم که در آن اوقات بر لب دریا  
در آن موقع نیم سادات جاه و جلال داشت بقصد ملاقاتش رفت بالا بسج را و مراسم استقبال العمل آورده بخیمه خویش آورد  
چلوس بر در بام بر کایت مشد گویا آفران مرغ و دحل بود که کفایت خود را از سر به پیشتر بهیستار نتیجه داد و بعد مقدم رسیدن مراسم  
نواضح و کلمات مساوت بید و شمر است خود خود روز دیگر بالا بسج را و رسیدن آن میر که بهر فرستاد مراسم استقبال  
بجا آورده بر مشد خویش خاست داد و عثمان بسیار در انتظام مملکت مخصوص دفاع رگوبی که گشته بعد از نافع عطوفان و اوقاف  
صابطه عمل خود انجاماست جوار و جوار و سادات داده بالا را و از طرف خود بعد از آن پیغام مرافعه و اخراج رگوبی بهر سید  
و او بالا بسج را و در خواست خود به چندین سال عظیم آبا نموده که از خوف البصال آن دو نمود مصطفی خان و مهات جنگ  
درین جواب رسوال متحرک گشته آمد و رفت نمودند آنکه حساب بملفها سے چند ساله چو نه متع گشته مهات جنگ رسانیدش  
راست و برادر رسیده هاست حوت لشکر براسه تبیه رگوبی نمود و خود نقاره خوانسته داعیه سوار سے دو کج فرمود  
بالا بسج را و شکسته را فرستاده بالغ گردید و مهات جنگ به ضرورت مصلحت در حرکت بناف و ناچار در راه  
سوار بالا بسج را و رسانید و التماس تنبیه و اخراج رگوبی نمود و رگوبی که این کوه و بر در آن محل اقامت  
بر آنکشته بود و بر این اتفاق آسگه یافته و مقادیرت خویش در مقابل حریف غالب بحال دیده بهت هماری  
خویش نکال روانه گردید و در روز دیگر و اوقاف و عده اوقاف ظفر امواج در لغاب رگوبی را طم آمده از و خانه بجای گریستن



چون بہت جنگ ہمنان اسن و اطمینان انہر مشہ آباد سادوت نمودہ در حد و دوسو بیخیم آباد رسیدنابر بند و بہت صوبہ خود  
 در فوج برگہ سنوت و نگار سے اقامت گزیدہ ہمانا بہتس آنکہ چون بالادہ سرگراں و پرگنہ ہاسے نڈکوز تہایت کسمستان  
 پلانوں و ناگپور در علاقہ ایشان و پرگنہ ہاسے سرس و کبند و چرگا نوان و شہر گمانے کو بھی گندہ نیز دیکھہ والد و زمینداران  
 آنجا مارا والدہ توسل بود و مقتدران آنجا اکثر سے خاصہ راجہ مندر سنگہ نہایت اخلاص با والد داشت بخواست کہ آنہارا  
 بنوید خو اطف خود ہستالی و با والدہ خوف ساختہ از خود گرداند چون راجہ کمرت چند پیرا سے ریان عالم چند دیوان شجاع اللہ  
 مقفور را دیوان مدارالہام خود ساختہ ہمراہ آوردہ بود سے خواست کہ الگزاران و مقتدران صوبہ باد فوسل حبستہ از دیگران  
 بگسلند و بند و بہت صوبہ بواسطہ ارمابند یا ہنر سے دیگر داشتہ باشند ہی اسے حال والدہ عرفیہ متعین استیذان آمدن  
 خود جنگا شستہ فرستادہ در جواب نوشت کہ عترت بن من بنہمیر سر ہم باجلا قاتا خواہ مشہ قصد نہ کنند والدہ رخناسے او  
 در رفتن چنانہ بجاسے خود شستہ ناگمان شہر آوردہ مرہشہ در نواح پرگنہ ہاسے نڈکوز برا فواہ والدہ سردم افتادہ خود  
 یافت و بہت جنگ توقف دران مکان بسبب قمت فوج و اسباب کہ در اسفار کنگ و جنگال حالتے و طاقتے باقی مانڈہ  
 بود صلاح نہالستہ بعد استماع این خبر کہ چیدہ مقام مشب را دہا بریدہ اول صبح نفا سے شہر خیمہ آباد رسیدہ والدہ ہیرا  
 خود بر آمدہ متصل بہ نالاب بیٹھی پور بہت جنگ را دریافت بہت جنگ کہ براسپ سوار بود در پلس تہا سے نالاب  
 نڈکوز استادہ راجہ کمرت چند را پیشتر ہاسے استقبال ملاقات والدہ فرستادہ چون نزدیک رسیدہ والدہ راجہ نڈکوز  
 از اسب فرود آمدہ و با ہمہ گریہ ساختہ نمودہ بافاق براسے طارست بہت جنگ رفتند بہت جنگ از حجاب نڈکوز بر آمدہ  
 سب را پیش راندہ و اندرون ملا نمودہ جلو اسب گرفتہ متاد والدہ پیشتر نشانہ نڈکوز را میں و بہت جنگ سوارہ مناسب فرم  
 گشتہ یا والدہ علاقہ نمود و دوسم کلمہ استنسا احوال نمودہ حکم بسوا شدن دادہ خود پیشتر راندہ والدہ آسنے چند در انجا  
 استادہ با برہ اور خود ہمد سے نماز خان کہ بنشہ بہت جنگ بود دیگر سرداران سپاہ ساختہ ملاقات نمودہ سوار شدہ و  
 ہمراہ سوار سے بہت جنگ داخل شہر گشتہ چنانہ اش رسانید چند روز را او آوردن در بار و مکرر دعا دعا کلمات شکیبائی  
 سابقہ و خدر خواہے و اظہار ہر کار سے علی ہاسے طبع از طرفین مستوح بود و بہت جنگ بود فی والدہ با شراع لیلی خدات  
 خواستہ دندہ ہاسے نمود و میگفت کہ چون خباب عالی سے منے نہایت جنگ از شما برگمان دآزردہ اند و را از اطاعت  
 و استرضائے ارشاد گریہ سے نیست چند روز بنوعیکین سے گویم باید ہر مردن رنہ منطہ ہاسے از شان نمودہ  
 باز بدستور جمع مقدمات انہما رجوع خواہم داشت والدہ نظر بہ ابرو سے خود قبول ہی نمودہ بنا بر غیرت و حدت مرا بے  
 کہ داشت بجہا ش مرتبہ خود را سنے خدے شتا آنکہ ناچار روزی ہراسے ملاقات والدہ تقرر آمدہ و جسمہ سردار ج و جوئی  
 و عذر خواہے راہ پایاں رسانیدہ والدہ سردار ملاعت باز زدہ بندست خود فرمائدادہ بناسے کار بر تکرر رفتہ  
 و ارادہ شایہمان آباد گزاشتہ از بہت جنگ مرخص شد بعد چند روز بیتہ سفر نمودہ بساعت مختار کہ بانزد جسم  
 رجب شالہ جبر سے بود مع رفقا نیگہ داشت طبل جبل در عین شہر خلافت ضابطہ لوگرمی و اتالی گونستہ سوار شدہ در  
 باغ راسے بالکشن وکیل ناظم نگارہ نقل مکان نمود ہمد سے نماز خان عم را قہم کہ برادر خرد والدہ بود آنکہ بہت جنگ در  
 نہایت مرتبہ اورا دوست میداشت و از مرہ نخلصان دو نوا خود اسے اکھا شت و جوہر شجاعت و صداقت اورا بگزار  
 امتحان نمودہ کمال اعتماد اورا داشت بنا بر افتراق برادر بزرگ شکستہ خاطر گشتہ استغناء لوگرمی و خدمت بخشی گرتے نزد





پسروہا تمام در اکثر آبادی و تو غیر حاصل محال است مذکورہ داشت بعد از ان کہ سکوشت قصبہ مذکورہ بطول انجامید نزدیقا خود آستہ بیک بنغلیت مہابت جنگ را با اطفال و اکثر خدمہ محل نزد خود طبلید و نیز لوا الذہ فیتر نگاشت کہ آرد و سے ملاقات شمار زیادہ از ان ست کہ نوشتہ آمد اگر حربے بنامد من فرزند ان قشر لیت آرد و عبا سے چند در بہمن مقام گذارندہ و این بنا بر شقت و محض دلو میجا بود و آقا مستعدان را با خبر ما ہر چند از اقدار ب باشند این قسم سلوک کہ اکثر سے باشد فقیر و علی فقی خسان برادر خود را تم بھرا ہے والدہ درین ایام در شاہچان آباد بود و مصطفیٰ خان بنا بر نیکو خدمتیا و کمال جہالت کہ داشت ہا دن اقتدار رسیدہ در زمرہ ملازمان مہابت جنگ کے را ہمیشہ و شریک خود نمیدید

ذکر عروج مصطفیٰ خان بہادر بر جنگ بمرتبہ عالی و قوتل شدن بھاسکر پنڈت با یتھال مصطفیٰ خان بقدریات الکی

مصطفیٰ خان کہ در حرب مذکورہ سابقہ حسن اراوت و جہر جافشا سے و جلالت خود نسبت بر نفقاسے دیگر کر و متواتر بہر ظهور رسانید منظور نظر مہابت جنگ گردیدہ بالنامہ بیان فکے و اسباب و خیال در اقران ممتاز و سر فرار گشت از ان جسد و از دہ اکہ رو پیہ کیا را نام یافت و ہفت ہزار سوار و رسالہ ادبیخ ہزار سوار رسالہ عیش عبد الیہ خان صوبہ دار کلک بود و بعد مردن عبد الیہ خان پسرش عبدالرزاق خان منصب پدر کہ شہزاد سے یا چار ہزار سے داشت ہر سالہ و صوبہ دار سے مذکور سہ ہزار سے یافتہ حاکم بالاسنقلان صوبہ مذکورہ گردید و مصطفیٰ خان خود منصب پنجہزار سے و بالکے جھالہ دار و علم و ذہنیت در سالہفت ہزار سوار و قریب پچہل و پنجاہ نفل و غیرہ اسباب امارت انچہ باید مہا داشتہ در کمال استقلال و اذیت دار سرچہ جمع محلات لکی و ملی و مقداسے فرزند ہما ہو کہ بود کہ اقدار ب قریہ مہابت جنگ و در حصول مر دم خود توسل سے بستہ و بر تہر رسید کہ خود جمع ملازمان و منتخبان گردید تا آنکہ حاجی احمد بہادر کلان مہابت جنگ با وجود سہ ہفت ہزار سوار از اقتدار اختیار مصطفیٰ خان عاجز و حیران گشتہ بنا بر ان وجہ خاطر جسد الی برادر غربت از مرشد آباد کہ مسکن ویریتہ ادا از عمد شجاع الدولہ بود اختیار نمود و پیش پسر کہتر خود احرام الدولہ زین الدین احمد خان بہادر بہیت جنگ بر عظیم آباد رفت و نیز بسبب اگر در مگے حاجی احمد خدمت ہو سکے گردید کہ بہر صولت جنگ بہادر عنایت گشت زیر لکہ حایبے آن را بر اسے خود می خواست و صولت جنگ من بعد ہنگامہ کلک خدمتے کہ اندک فائدہ داشتہ باشد انداشت مہابت جنگ پاس خاطر صولت جنگ عزیز تر دانستہ چون حاجے احمد را از حال سائر مرشد آباد بقدر راجحان پسر بود و ان خدمت ہو سکے نفولی دانست و حاجی احمد بہا ت مذکورہ آردہ خاطر گشتہ بہ عظیم آباد بر خواستہ رفت و درین عرضہ بعد الفتناسے ہوسم بر شکل در سال پنجاہ و ہفتم از نامہ و از دہم بھاسکر پنڈت علی قراول لاکہ از سہرہ دایان مشہور نقیش مالک و دکن بود بر قافقت خود برگزید و او را سہرہ دانشش ہفت ہزار سوار گردانندہ شہر و سال مذکور در نہایت اقتدار حسب الامر گھو بہو سبلہ بہیت ہزار سوار داخل بلاد و دلیسہ و بنگالہ گردید قصد آنکہ اگر مصالحہ میسر آید بہ منتقم شمارد و الا بھار بہر پر از دہا مہابت جنگ کہ از ششانی اسفا و تواترہ اندک کسانے و ملائے ہم رسانندہ بود ہناسے مدافعہ بھاسکر پنڈت تدبیر گذارستہ آرام و آسایش سپاہ منظور داشت و با مصطفیٰ خان در باب مدافعہ از مشورہ آغا زندادہ خواست کہ تدبیر سے بھاسکر نہایت جمع سہ ایمان فوج الکی با قبو سے خود در آورده ہمہ را یکجا بر اسے ملک عدم گرداند چون ان کار بنا بر اقتدار بھاسکر و وحشت او مہابت جنگ و ہر میانفش و عدم اطمینان از فوج اسلامیان متعبر لکہ متعذر رہے خود مہابت جنگ

مصطفی خان را بنابر حصول مرام خود امید واران و غلام و محتایات ساخته متوجه صوبه دامت عظیم آباد گردانید و دو حد کرد  
 که اگر بجا سکر رابع سرداران همراهی بودم خود کشیده و مجبور مهابت جنگ رساند صوبه مذکور را با منقض باشد مصطفی خان  
 که در مصاحب فرزند دلاور و دوشیزه از زبان آور بود بد طبع افتاده و بسیار آموخته و در راه و با بسیار کوشش و پیغام های آید و نشانی  
 نموده و در آن جنگ غافل و امید دار امر که در خیال او بیک گشت گردانید چون با بسیار کوشش او در گرفت داشت عاصی آمدن مصطفی خان  
 نمود مهابت جنگ مصطفی خان رابع را بهر جانگی رام که متوجه عیسه او و ملایم خان اش بود بر راز خود آگهی داده و نزد بهما سکر  
 فرستاد و گفت که بهر صورت او رابع سرداران لشکر باید آورد و تا همه را یکجا بیاورم عدم سر داده آید و بشا را بهما سکر  
 بهما سکر که در حواله کوه رسیده بودند شافیه ملاقات نمودند و مهابت جنگ بسیار و در امتضای فانی الضمیر خود امر شد آباد  
 نصفت نموده در محال مگر امکان در ایست بجا گیری مکر ساخت و مصطفی خان در راجه جانگی رام بقدر مصالحه برداخته و چندین  
 فساد و فسون کرد که بایمان غلاظ و مشد او گشته بود بهما سکر را راضی به دراک ملاقات مهابت جنگ ساخته و ادعای تزدول  
 را که از امتضای نشانی بود بر بناب مهابت جنگ روانه نمود و معهود آنکه هرگاه او مطمئن برگرد و بهما سکر با فانی و رومی عسکر بلازمست  
 مهابت جنگ شتاب مصطفی خان در راجه جانگی رام چون دیدند که نقش مرادشان درست نشست علی بهائی را همراه گرفته عادت  
 نمودند و مصطفی خان در اثنا سه راه با علی بهائی بنا به مهابت ایستاد و فانی را به مکه و گنگو سه زبانی کشود و او را بهما مهابت جنگ  
 رسانیده و مورد الطاف بسیار گردانید مهابت جنگ که در حسن خلق و تقرب و پذیرایی به نظیر بود گفتگو سه رنگین و عثمان شیرین  
 دل علی تزدول را از فریسته و شیفته خود ساخت و بتالیف قلب او چنان پرداخت که ناخوش تصور نتوان نمود و مصطفی خان را همراه  
 او فرستاده به لاسالی بهما سکر و دفع منتهای که در دلش استوار داشت همت گماشت و درین عرض مدت که عرصه دوال وجود و بیگانه  
 رنگ بر روسته آب بود مهابت جنگ علی التواتر بار سال تحف و هدایا از قبیل فاکه و لایت و سنگال و آتش و براتی و دیگر چیزهای  
 و از سرب با عث الا که دشت و از این نفرت خاطر بهما سکر گردیده و دشواری را بجای ساخته بود که اگر مقصد عظیم بهما سکر در نظر  
 نمیداشت چه عجیب که سبب اختیار بودن تحریک اغیار خود بخود ملاقات مهابت جنگ پیشافت و از نظرن آید در رفت  
 نمک اریافته را به راجه جانگی رام هم که در همان تن مهابت جنگ بود براسه استمال بهما سکر بنیاد اکثر در حرکت بود آخر الامر بنای  
 مصالحه ملاقات بنیادین مهابت جنگ بهما سکر گذارشته آمد و میدان منکر او عدل ملاقات قرار یافت مهابت جنگ در امانی کج  
 بهما سکر داشت و بهما سکر بنیادین در کوه سکونت و ریزه بود و او را سفر با و اکل شمع و خرق الاول و در سه که براسه ملاقات هم دیگر  
 معین گشته بود یک خیمه بزرگ در میدان سنگلاستاده شده و سوار بر ده باسه بسیار بر پا گشته صحن طولانی و وسیع برای آن  
 خیمه میرسد مهابت جنگ با جمیع فوج خود چون در میدان مذکور رسید خود مع صولت جنگ و عطا الله خان ثابت جنگ  
 و میر محمد کالم خان و دیگر که باسه متحد لا غل خیمه گردیده بر سر عزت نشست و چون احدی غیر از جاسکی رام و مصطفی خان  
 و حکم یک بر این را از اطلاع نداشت اعیان شهر هم اکثر براسه تماشاچه چنین مجلس حاضر آمده مصاحبت مهابت جنگ  
 گردیدند و مصطفی خان در راجه جانگی رام که در اسطر خواب و سوال و صاحب عهد و پیمان بهما سکر بودند براسه آوردن بهما سکر  
 پیشتر رفتند باسه سرداران لشکر هم اعیان خیمه مهابت جنگ سوار و تیار در میدان استاند و یک باسه متهم  
 با افغانان یعنی متهم بستیونها سه خیمه بر سر مهابت جنگ که لسته قطر فرمان استاده بودند در آن وقت مهابت جنگ  
 اطلاع این را از بعضی ملاقات جنگ و عطا الله خان براسه تنبیه و برآوردن آنها از غفلت صلاح دید و هر یک یک فرمود که خیمه

دوسے راکہ برای مکالمہ باجاسکر بیٹرت برپا شدہ بصورت جنگ بہادر بنیادیکہ بیگ منولت جنگ را بہمانہ نمودن دل خیمہ تنہا بردہ کنون  
خاتمہ مہابت جنگ را ناظر ہر نوہ صولت جنگ بعد مادت تحسین خیمہ نمود و معلوم شد کہ او ہم این واسے را پندہ مہابت جنگ منظر بہاسکر نقش  
و ہمد ہمیشہ می رسید ہر کار ہائے انتقام رسیدہ بخش میریائند بہا سکر چون بسور دوازہ رسید دستہ ہائے افواج او پیش رو سے  
خیمہ مقابلہ نوجہا سے مہابت جنگ بفاصلہ تیریک جزائر جا بجا استادند دستہ ہائے فوج مہابت جنگ ہم ہمیں فاصلہ از خیمہ  
طرف عقب استادہ بودند و بیل سوار سے مہابت جنگ در میان سرا بردہ اطراف پشت سرش استادہ بود و سہ داران  
اشکر بہا سکر پیادہ باگشتہ و دیگر کشتہ ان بلاش با سلاح و براق بہانہ عمدہ داران ہمارا سے گزیدہ چہل پناہ کس از رفاقت  
اور از ناظر بیست و دو سردار و دیگر یکہ باکہ از انہا از زبان ہندیان ایننگ گویند یا بیکے کہ گشت بر در سرا پردہ مہابت جنگ  
فرما ہم از آمدن چون بہا سکر از دایان فرود آمد بیکہ دست مصطفی خان و بہر دست دیگر دست جاسکے رام گرفتہ داخل سلاپردہ ہا  
شد و علی فراول پیش رو سے او و دیگران در عقب میں و بسیار دامن گیر دایندہ و قبضہ فیضیادہ دست کردہ ہر یکے بغیر و دیگر  
سے خرا مید مصطفی خان و را جہ جانگی رام کہ از تہ کار خیر داشتند ہندو سے مناسب گفتہ دست خود از دست او بردہ  
بیرون رفتند چون رسیدے از میدان صحن سرا پردہ ہا در نور و مہابت جنگ پر سید کہ بہا سکر پندتہ کلام است شناسندگان  
مثل میرزا حکیم بیگ و دیگران کہ از انہا از مہابت جنگ برا سے ہمیں نزد خود داشتہ بودند و نشانش دند مہابت جنگ سہا سکر  
نمود چون آمدنش بینش شد ہستادگان حضور فرمود کہ این نوڈ سے را یکشید از حاضران برین راز کے آگاہ ہو دم مردم تہر گشتہ  
متوقف شدند مگر میر کاظم خان التماس نمود کہ چہ حکم سے شود چون مکررتا یک گشت میر کاظم خان و بر خود از بیگ و دیگرند دایان  
شعر شرا کشیدہ و دیدند مصطفی خان بیخ شش فقر مثل اودل شاہ و حکیم شاہ و غیر ہمارا کہ متہد ان با جرات بودند در حضور  
گذاشتہ امور ساخته بود کہ ہمارا سے کہ از مہابت جنگ حدود را بدیشا بلا عمل خواہیں نمود و رفاکے مصطفی خان مشاہدہ  
این حال نمودہ ہما بنجا شعر شرا کشیدہ باجاسکر و ہمارا ہائش در آمدن گفتند و میر غمکہ کاظم خان سبقت بر دیگران گرفتہ  
فرستے بر سر بہا سکر تواخت و کارا تمام ساخت ہما ہیان او نیز شعر شرا کشیدہ و ہر دم مہابت جنگ را بخند غریب  
الفاظ سے و دیدادہ تماشا میان شعر را کہ بے خبر مصاحبت داشتند بر سنے از جوہر جماعت عاری ہا فرما از ان مہاکو با فتح  
و سب سے اختیار سے داد فرماشان بشاہ ہا این احوال سرا پردہ ہا سے صحن را بر زمین انگذند مصطفی خان رقیب بنیاد  
دیدہ با فوج خود کہ مستعدا شادہ بود بر سر مرہٹہ ہا مات و مہابت جنگ را گفتہ فرستاد کہ جنابا سے سوار شدہ قبا بفتح غیم  
نمائند مہابت جنگ در بین از دحام کہ در ان وقت کے مانی شاخت پسر شیردوست گرفتہ استادہ بود و چند کس  
کہ در جماعت داشتہ و اہتمام داشتند رالالت سوار سے فٹاش می نمودند و او بنا بر غیبت گفتش بر در از انتظار بہر سید نشداشت کے  
عرض کرد کہ چہ وقت انتظار گفتش است بحاب داد کہ ہمیں زمان بعد آنے شما خواہید گفت کہ مہابت جنگ کہ از سر عا  
اضطراب گفتش باگذاشتہ بر رفت تا آنکہ گفتش بہر سیدہ بر نفل خود سوار گشت و کار سرداران مرہٹہ آخبر کہ دید مہابت جنگ  
خبر مصطفی خان بر سیدہ بر عرض رسانیدند کہ در قبا بمرہٹہ تاختہ عرض کردہ رفتہ است کہ جنابا سے ہا سے ہم متقاب  
ندوسے در رسیدن وقت مہابت جنگ باطنیان تمام سر بہا سکر برا سے غیق فٹاش سے طلبیدہ ہر چند سے گفتند کہ کشتہ شد  
قبول نہ کردہ بماند و طلب سرش داشت و حکم تواختن شاہانہ فرمودہ دست از تہا برینداشت تا آنکہ سرش آوردند ہستادگان  
نمودہ چون تحقیق شد کہ سوار دست متقاب بقیہ منصوران پرداخت و تا بکثرت کرد و سہ غلام مرہٹہ در اینجا بود عثمان بانگر گفت

اما سرے اگر نکلان پیدا بنو و پیش پنا آنگر هرگاه مصطفیٰ خان بهاسکر و غیره سرداران مرید مال بلند و پیمان قسم کلام آنگه مطمئن ساخته نخواست برادرانم بلا انداز و دیگران بجمع قبول نموده فریب مصطفیٰ خان خوردند و ملاقات مهابت جنگ آمد و او عدم سپردند که بیک ازان سرداران که رگھو کاسه کو انرام داشت هر چند مصطفیٰ خان و بجاسکر و ملے فرادل مبالغه سازد گذر اینک نزد قبول نکرده ملاقات مهابت جنگ دران اجتماع رسته نشسته و با کرده خود بیرون مانده و عسده نمود که روز و برگرد ملاقات و حدوت بجاسکر بنده و غیره سرداران بن جم خدمت مهابت جنگ خواهم رسید و بجزو این انقلاب با مهابت خود در فرشته جنگ بهاسکر ربا خود برداشته برادر چه در راه از صدمات رعایا و زمینداران و یکه تا نازان لشکر مهابت جنگ اکثری به جنگ بلا مبتلا شده اند بهم بپوشیداری حرم کاشی کو از مذکور خلق کینه رسته از فرقه مذکور خود را از ان گرداب اضطراب بساغل نجات رسانند و انواج منتظره بهاسکر بهر حال شکست بالی و بازو افغان و خیزان از خود و بلاد جنگل و کک خود بیرون کشیده و مهابت جنگ با جمیع نقاسا لاً و ناما به مرکز دولت خود معادوت نموده بکام و آرام نشست و در جلد و سه این خدمت از انفرایش رسومات کاغه سپاه راضی و خوشنود نموده و ده لک روپیه بطریق التماس عنایت فرمود و عرض داشت منشن فتح مذکور بپادشاه نوشت التماس اعضانه منصب و خطاب بر سر جنگ و نوبت براسه مصطفیٰ خان و بجهت هر یک از نقاسه خود که معصود تردوات جائت شالی اعداد شده بودند مانند میر بیک جعفر خان که بر است از شمشیر و در سیده بود و فقیر الله بیک خان حیدر علی خان و غیره نمود محمد شاه فرمائی منشن کرم و عنایت با خلعت خاص و جو احمد و خطاب شجاع الملک و اسپ و شیر بجهت مهابت جنگ فرستاد و خطاب بر سر جنگ و نوبت و منصب بجزا رسه براسه مصطفیٰ خان و اعضانه مناسب و خطاب بهادر رسه براسه و بکران پذیرائی یافتند و در سیده و بجهت خوشنودی براسه بگلان گردید

ذکر برائی صحبت بنام مهابت جنگ مصطفیٰ خان و بر آمدن مصطفیٰ خان از مرشد آباد و جنگیدن مصطفیٰ خان بهادر بر جنگ در عظیم آباد با احترام الدوله زین الدین احمد خان بهادر و بجهت جنگ و نظیر یافتن احترام الدوله بر مصطفیٰ خان و سوار بیکه درین ضمن روسه داد

این اقتدار مصطفیٰ خان از مرتبه ذکر رسه گذشت به سر بلک برتر رسیده بود و بجهت ادووس افغان در ملک جنگل و سرکار مهابت جنگ از حد بدر رفته و در حد و داشت که احدی را با جمال نفس کشیدن با افغان هر چند یک نفر از ان جامع باشد به سبب استیلا رسه فرقه مذکور بود و در حقیقت این قوم بنابر کثرت عدد و خلعت عقل و نشو و نما در جبال و صحار رسه با بساع و نهایت دلیر و طالع نباشد بنائے ذک المقاتل پس حقوق او دیاسه نعم بلک اب و دم نداشته و در و بشمار اندک مایه استعداد و بیج مواد فساد و مستعد بواج و عنا و رسه شود و بکست طبع حقوق مصاحمت و بریند و احسانا سابع فراموش نموده تا بقفل آقا و خاوند بلک قصد و خوشا و ندر راسه اند و هم بنابر مبانیت تمام از ادراک و قیصر با حسن اخلاق که ازان جمله عفو و احسان ست آشنانوده در انقادات خصوص تملی نقاسه اگر شده باشد نهایت مصلب آئی باشد و دعوای خون در نما هر چند قریب گذر و نسی خواهر و گره با رسه کینه از سینه نشان نمائی کشاید مصطفیٰ خان اگر چه خلق از شنود رسه خود را بنا بر جرات و شوق کس که داشت بشا هک دولتها رسه جنگل که برادر العین همیشه رسه دید آتش حرص و طمع در کانون سینماش بر رسه فروخت تا آنکه استعداد خود را در حاکم افغانان در مقابل و مقابل با مهابت جنگ

برابر ہلکے سپرد آتش و برینا و شعلہ کشیدہ و ہماہیت جنگ شروع باستیفا سے سوا اندیکہ بنابر اغراض و زمین آمدہ بود و نمود  
از جملہ وعدہ ہائیکے صوبہ دار سے عظیم آباد بود کہ احسنہ ام الدولہ بہادر دادا دکتتر مہابت جنگ داشت مہابت جنگ را دفا  
بودہ و بایکے شکام غرض سہل سے نو نور زمان غنڈان غرض نہایت گران و دشوار آمد و خواست کہ بحسن بیان و محسن طراز سے زبان  
چنان امر دشوار سے را با سنانے طے کند چند ماہ بانجا کے گفتگو و مجبور بود و بانواع ہر ہائے خیالات مرتخہ خاطر  
مصطفیٰ خان سے دود و ماغرا بنجا کہشہ لب بسراب و جواب سے وصال با سنانہ و خواب و تسلی فی شود خان مرتحم ہایند  
امر و فردا و تدبیر و دلاور سپردہ و آفرینا آہستہ آہستہ پردہ از روی کار ہر خاص و عام و اخلاص ہما کہ ستن گرفت و رفتہ رفتہ  
در ادائے محرم سہل آمد و رفت در بار موقوف گردید سبب افتخار مصطفیٰ خان از آمدن در بار و تہنیر یوسف علی خان حرم  
آنکہ مہابت جنگ بہ ظاہر و در مجبور نے و اسالہ و سیکو کشیدہ و در باطن بنا بر تسک و تحکم و قاعدہ دفع مفاسدش بودہ از تہنیر  
آن غفلت مہی و زبرد روی مصطفیٰ خان اودل شاہ و حکیم شاہ را کہ سران زلفا سے ادب و داند لجات ستم پیش از خود  
بد بار از شاہ خود تہنیر آمدن داشت مشارالہا بمحض مہابت جنگ رسیدہ و مجرا کردہ نشسته اتفاقاً یوسف علی خان  
مرحوم ہم در آن روز حاضر و برابر سے در بار ناظر بودی گوید کہ غیر مدو سے اندلا زمان در آن وقت حاضر بود کہ آن پردہ  
رسیدند بہ مجبور نشستن از ناخواہ سرائے اذمل بر آمدہ شدت عارضہ ہیضہ جواب بیکم زد و مہابت جنگ ظاہر نمود و قرار  
التماس او خبر قرب و وصول مصطفیٰ خان امر و غرض شد مہابت جنگ بنا بر دریافت احوال بیکم مجلس از تہ اول شاہ و حکیم شاہ  
تا آمدن خود موقوف امر و دود برین حال آن پردہ در یکے از حجرہ ہائے دولتمدار احساس حرکت کئے کردہ متوہم شد کہ شاید مجھے  
از باب صلاح را در آن جسمہ ہر دفع مصطفیٰ خان نشانہ خود بہمانہ عارضہ بیکم اندرون رفتہ اندا احتمال این خیال  
از انجا برخاستہ راہ خانہ گرفتند و مصطفیٰ خان را کہ قرب بدر دولت سر رسیدہ بود اعلام نمودند خان مذکور کہ از مدینے  
بنابر خبرہ سری با راہ مردے پیور و از مہابت جنگ مطمئن نبود و غرضہ قوی در خاطرش نشسته از جا نیکہ رسیدہ بود گریخت  
مہابت جنگ خبر مذکور کشیدہ طے الفور شہامت جنگ بہادر را فرستاد کہ ہر نحو پشلیہ و تصفیہ خاطرش کو کشیدہ باز آورد  
شہامت جنگ در راہ باور رسیدہ ہر چند خواست کہ بانواع تقریرات و اقسام ایمان خاطر پریشان ادا متبع گردانید و ازالہ  
و حشش نمود و بکھنور مہابت جنگ آورد و سودے نہ کرد مصطفیٰ خان بجایہ خود رسیدہ و سالہ خود را کہ نہ ہزار سوار و  
پیادہ علاوہ آن بود با نویش متفق ساخته لواسے مخالفت بر افراشت و بی نام استیفا سے ذکر سے دانش ماسے بخواد خود  
نمود مہابت جنگ توسط شہامت جنگ قول و غش پیش سپاہ و غیرہ و توقع تمام داشت ہر چند خواست کہ  
و حشش را بدو است تبدیل و ہر بیج صورت در گرفت اما آنکہ مصطفیٰ خان بیجا ماسے خشونت متعین استدعای الباقی  
سوا عید فرستاد و مہابت جنگ و شہامت جنگ و وصولت جنگ مع جمیع اہل سنگان و متنبیان متعدد مضطرب و حیران  
گشتہ مہی دانستند کہ چکنند چون ہر اہت و جلا دہتا سے اوسالہ میدہ بود و غرض عظیم روسے داد و از طرفین باستنداد حرب  
انجامید در شہر مرشد آباد ملازمان و لخواہ مہابت جنگ فرا حسم آمدہ از دارالامارہ تا قریب ہجھا و سنانے  
بہر جنگ مردم سپاہ از رسالہ ہر یکے مثل وصولت جنگ و مہابت جنگ و شہامت و میر محمد جعفر خان و خیدر علی خان و دیگر  
و نور الدیگ خان و عمر خان و ہر انش و دیگر یکے متفرقات و ہزار یان بر قیام اند از مشعل نفع را و دیکھی  
و ہمدن و دیگر بلیہ با و خاص بہادران گرد حوسلے مہابت جنگ از دحام دا شتہ و وز و شب مسلح و طیار

لی گزایدند و شیرخان و سردارخان آمد و رفت در بارداشته عاظمی مهابت جنگ و باطن با مصطفی خان بوده هر دو کس را خوشنودمی داشتند مهابت جنگ هم بنابر عدم اتحاد بر جیساع افغان ماضیات با شیرخان و سه دارخان نموده بتالیف توبیخ آنرا می برداخت آنرا مصطفی خان بنابر سادایس عظیم و منشاای خصوصیتا فوق طاقت خود دیده اصلاح اوقات اولین اصلاح امور می دانست و هم بنابر مشایخ خدمت گزار می و جلالت و جانتنا میسای و وفات او را و من عظمی براسی دولت خود می شمرد زیرا براسی گنگداشتن داشت و نه خواستش فرو گذاشتن و جنگ کردن با او و نیز بنابر رفقای مخلص و بنامان اولوس که همراستش بود و در امر صبی می چاشت تا آنکه در می خواست که مثل سابق تنها با سراج الدوله پیش او رود و او را از خود کند بلکه با سکی طبعیده میگردید برادرزادهایش که شهادت جنگ و صولت جنگ حاضر بودند و دیگر اقربا و دو تنوان مثل میر محمد جعفر خان و حسین قلی خان بهادر و قیر الله بیگ خان و دیگران با ششده بنافه مانع و مزاج جسم شده و معروض داشتند که امکان محمل چنین کار با نموده و کار از آن گذرشته که بدو میباید انظار اخلاص و تداد که چنین فساد باخوان نمود و حال مصطفی خان دعوی در ملک است و بقایای خود در زوال و عمر و دولت خراب مالی میداند اول ما هم را می کشند بعد از آن بجای او بر و نه مهابت جنگ هم بنظر احسان نعمتای ایشان راست دیده فوج عربیت نمود و برین عرصه می که از همرا بیان او که جسم خان نام داشت و همیشه علم برادری او بر می افراشت بمسب تقدیر بتالیف و ترغیب مهابت جنگ ترک رفات مصطفی خان نموده به مهابت جنگ پیوست و شیرخان و سردارخان هم عسکر و در خروج مصطفی خان از بنگاله میدانشند بنابرین از اعانت بهر جنگ پیوسته کرده با و همداستان می شدند مصطفی خان جنگ مرشد آباد بدین جهات مناسب دانست باقران تقدیر براسی مصطفی خان را اگر داند به آماده برآمدن شش ساخت می براسی حال مصطفی خان رفتن بنظم آباد و در تفرع آن صوبه از دست استوارم الدوله بهادر بهیبت جنگ نسبت بجای او و قاتله مهابت جنگ آسان تر شمرده تا صد برآمدن از مرشد آباد گردید و مهابت جنگ این را دید و از او نور عظیم شمرده از اینک دات سبیی دانست مصطفی خان وکیل خود را با فوج حساب شاهره خود همرا بیان خاطر خواهد بدون دادن تسبیح و موجودات فرستاده در خواست مبلغ مذکور نمود مهابت جنگ بدون نقل و تاقل ادا می مبلغ بخت کرده و یک روپی از قبیل الصدوقه تروا المسملا و تصور نموده فرستاد و مصطفی خان مردم خود بهر ریش بهلبانان و غیره فرستاده از بار بردار آنچه در کار بود بجهت و تمدید طبعیده و اسباب خود و همرا میسان به بنظر جمع بار کرده و در می که براسی کوچ مقرر بود با کز و فروا فرستاده شده چما و نه خود را آتش داد و دلیل رجیل کو فتنه به تا صله اندک مسافتی داخل غیمه با گردید و در دیگر باز کوچ نمود چون از مرشد آباد به مسافت رسید رسید و مردم شمره را ازینین گردید که می رود جائی تازه در قالب مرشد آباد و عموم سکنه بلده مذکوره در آمد و هر سکی بر دوش بلا سجدات شکر و بزرگداشت بجای آورد و مهابت جنگ بهر دلجوئی بهر خان پرداخته رعایت نمایان بجال او خود و شیرخان و سردارخان را نیز مشمول عواطف ساخته منظم براسی ایشان که بنظر آنک قومیت در دلها داشتند زود خود خوشنود نمود با آنکه دل شیرخان برادر مراد شیرخان خواهرزاده کتر شیرخان و الف خان و اما در سردارخان رفات مصطفی خان گزیده شیوه کفرانست و عصبیان در زرد بود و ترک مذکورات آنرا فرموده اگر تقریبی در مغل مهابت جنگ می آمد تا و بل این حرکت از آنها بنابر جصل جواسی و نادانسی می نمود و مصطفی خان بران محل و دیده بیغی از توپها و انیال که در آنجا بود و سبازو سرانجام آنرا از قبیل خان و توپخانه جدید برگرفت و ما سبقتی و تروا شکاز اختیار نمود مختفی نماد که چون مصطفی خان

اقتل ہوا بیت جنگ درالفا سے وعدہ عطا سے صوبہ عظیم آباد استقامت مند برادر عزم زاد خود را کہ عبد الرسول خان صوبہ دار کلک بود نزد خود طبعیتا اپنے پیش آید و مناسب نایب اتفاق او کردہ آید عبد الرسول خان داود خان نام افغانی را نائب خود گذاشت و بار سالہ خود از کلک کوچیدہ بہ مصطفیٰ خان مفتی گشت پدرش عبد الباقی خان شیخہ نرہ پاد از نقاسی محمد اعظم شاہ خلفہ اوزنگ زیب و از عمدہ زاد با بود با کفر صفات حمیدہ آراستہ و بجز ہیما سے بسیار پر است بود میر عبد العزیز از اسادات سمانہ صفات صوبہ دار بود کہ سید عزیز صاحب تیز از سالہ داران سرکار مہابت جنگ و جنگلہ افواج متینہ کلک سہراہ ابد بدیش فقیر نقل سے کرد کہ عبد الباقی خان چون بوطن باسن بود وزیرانکہ مصطفیٰ خان داعیہ مخالفت مہابت جنگ مضمر ساخت بانہدہ روز سے دغاوت گفت کہ سید صاحب شما را بخر خود اہد بود و این طفل یعنی مصطفیٰ خان را دایعہ لکھو اسے دوسر حمیدہ است من در عجب متعجب گر تمام گرا مصطفیٰ خان ہوا نفقت و زرم تنگ نمک تر اسے کہ در خاندان ماندن نہ من جگہ نرود و در این نام پشت بر اسے خود نو انکم بود و گرا مہابت جنگ بسازم از طعن اقامہ و اصحاب رہائی خواہم یافت و خواہند گفت کہ جمعیت دولت در رقابت مہابت جنگ دیدہ دست از رقابت کیسکہ بوسیلہ اویان مرتبہ رسیدہ باز داشت خوشتر آنکہ از دستا سے قبل از بروز و ظهور این منہدہ مرا از جہان بردار و تا ازین تنگ کہ بہر دو صورت عارض شد نیست نجات با ہم دہر روز چہ شبینہ ہزار قدم شریف سے کہ در کلک است رفتہ دعای ہمین امر نمود و بایع بخشیدہ را نامہ نمے فرمود تا آنکہ وہا سے او تہاجب شدہ سہ ہزار روز قبل از شروع مخالفت مصطفیٰ خان عارض نہہر سائید و در چہ شبینہ بر حمت خدا رفتہ در ہمان تہمت شریف مدفون گردید و زیارت او کرد و در چہ شبینہ معین بود و فوت نشد انقصہ چون مصطفیٰ خان ترک رقابت مہابت جنگ اختیار نمود عبد الرسول خان کہ تیر روز سے ترکش او و زور بازو و بد اتفاق برابر برگزیدہ ترک لوگری کردہ ہمراہ مصطفیٰ خان رہہ پیر کردید و مہابت جنگ کلک را از نائب خود خالی دیدہ بضرورت راجد و دلچہ رام پسر جانکے رام ما کہ قبل ازین پیشکار صوبہ دار کرد از عبد العزیز خان بود و بعد مردن عبد الباقی خان کہ پسرش عبد الرسول خان نیابت صوبہ دار سے کلک شد باز را بخر قوم بجا بویض بجال و بخر را بود بوجہب سہ ہزار سے و نوبت بالکی جہا لہر دار و بر سالہ دوسہ ہزار سوار سوزان سے دادہ بصوبہ دار سے کلک مقہر ساخت و سند نوشتہ فرستاد مہابت جنگ زین الدین احمد خان دانا و کمر خود را بآب و دست میا داشت و بکن شمع شبستان بچراغ و دو مان او بود بارادہ مصطفیٰ خان بر جان او رسیدہ خطی در مخالفت مقابلہ با مصطفیٰ خان لکھا گشت و مصوب سر سخی بہیت جنگ از راہ طرف شمالی دریا غیر را ہے کہ مصطفیٰ خان میرفت ابلاغ داشت و در نہایت تاکید نوشت کہ از راہ لب دریا سے طرف شمالی لنگا خود را بہا رسانید اگر حاجت شود با اتفاق ہمہ گر مبدانہ مصطفیٰ خان خواہم برداخت و صورت جنگیدن بہ تنہائے بر اسے مصطفیٰ خان لقمہ ہمیش بخوار میداد

آمدن بہیت جنگ از سر کار بہت عظیم آباد و اقامت نمودن در میدان باغ جعفر خان و جنگیدن با مصطفیٰ خان و خلفہ یافتن برو بہ نصرت ایزد منان و

اجارہ لقا یکہ فیما بین مصطفیٰ خان بر جنگ و مہابت جنگ برخاستہ بود سے التواتر بہیت جنگ سیر سید چون خمر حرکت از سر شد آباد را دہ رفتہ و عناد نوشتہ مہابت جنگ متضمن عدم تعرض با و در سائیدن خود را از مہابت جنگ سید بہیت جنگ چارہ کار خود را براستشارہ گذاشتہ با و التواہان در نقاسی خود درین امر بے تمق نمود ہر کہے سنا بقدر استعداد و مناسب مزاج خود گفتن آغا زہنا در خوا سے اکثر سے تبعیت امر مہابت جنگ بود چہ متقابلہ

باصطفیٰ شان مناسب نمی نمود و توقع تخفیر و ان شکر خانات مادت بود چرا که دوازده بلکه چارده پانزده هزار سوار خراجدار لازم و غیر لازم  
 که در سالها و یکبار با سه متواتر چید و امتیانات نموده حج آورده بود همرا داشت و صطفیٰ خان خود در نهایت شجاعت و  
 کمال دلیرانه و شجاعت و تجربه کار و کشتن و آداب کارزار بود چون بنا به جنگ او بر تیر و شمشیر و دواجت و تیر چنانچه داشت  
 گرا افغانان اقوام و قبیله ها را می خواند و خود داشته و در مبارک جنگ مناسب وقت و مضم سالار سپ یا پاد به پانزده باستمال  
 آن می پر داختند با وجود آن قریب پنجاه توپ مع اسباب لائق در رکاب او بود و در باره او از مرد و پنجاه فیصل مع سرکار او  
 همرا می یافت در لشکر موجود هر یک از همرا می یافت اسباب خوب داشت که اقل قبیض کثیر از باغچه چار صد رو پی بود و سوار سلاح  
 و یراق و تاشا می زین اکثره از نفره و زره و خود چار آفتاب و خود را داشتند خلاصه فوج شایسته به جمیع  
 با محتاج آراسته و پیراسته که در آن زمان کمتر کسی چنان داشت با شصت و هشت جنگ بهر جهت زیاده از سه هزار  
 سوار و بیست و شش هزار پاد و قبیله داشت بیست و هشت هزار سوار و بیست و هشت هزار کاب و بیست و هشت هزار کاب و بیست و هشت هزار کاب  
 شجاعت و غیرت و افتخار مخصوص همدیگر و تار خان عم را قلم کرد و شجاعت و حیثیت آینه بود و غریب جنگ و مشایخ صطفیٰ خان  
 نموده التماس کرد که جمیع امور خاصه موت و حیات و البته تقدیر و نظیر بافتن بر اعدا منصرف بر نصرت ایزد و قلمی است بر قلمت  
 و کثرت فوج نیست که قاتل قاتل کس نیست قاتل قاتل کس نیست قاتل قاتل کس نیست قاتل قاتل کس نیست قاتل قاتل کس نیست قاتل قاتل کس نیست  
 و احاطت به مهابت جنگ هر چند بزرگ و توان عالی است اما در جمیع شان و اقارب و اصحاب کمال شجاعت و موجب تنگ  
 و شرسار می بیشتر هر چه را می بینا می ناسه امتحان نماید مطیع و متقا و بی چون حیثیت جنگ نهایت نبور و در کمال  
 شعور بود و شجاعت اختیار کرده از زمره منفعت نمود و کوچی می متواتر کرده اما در نزدل در منزلت شهنشاه فرمود و  
 بید ان بارغ جعفر خان مسکراشت عبدالعلی خان بهادر و اعوه شهنشاه مشعل مقید متعهد خان بهادر برادر اعمده الملک امیر خان و  
 دیگر اعیان و منصبداران بملاقات او مشتاقانه حاضر شدند و بهیبت جنگ از در تواضع و فروتنیها در آمده اخلاصه که لایق بشان  
 او بود و پیشتر معمول نمادشت لعل آورده و بگوئی را از حد گذرانید و در سدا انجام اسباب جنگ و فرا هم نمودن سپاه اهتمام آغاز  
 نهاد تا از علی خان بنام می کشد بود و بنابرین همدیگر و تار خان و عبدالعلی را در تالیست قنوب جماعه داران و انضباط جواب  
 سوال سمران سپاه امور و مختار فرموده احمد خان تریشی بنیره داود خان شهور و شمشیر جهان یا و شمشیر حمید الدین و شمشیر احمد  
 و کرم خان و غلام حیلانی خان و خادم حسن خان و راجه بکرت سنگه و راجه رام خان و دیگر رفقا و مخلصان را مامور نمود که روز  
 و شب در بهر ساندن مردم خوش اسبه و خوش یراق مشغول بوده بعد از آن هر که بهر صورت بدست آید نگهدارند و پیش  
 بماند آنکه چون اطلاع بر لوطن مردم نیست احتمال دارد که در زمره عوام هم غاص می بر آید و جماعه زمینداران و صوبه را هم  
 آنها یک در زمره مخلصان محسوب می شدند طلب داشت از اهلک راجه سندر سنگه مع گوشت انبوه از ملازمان و بهر اعیان  
 خود و اهل خان می بین زمیندار بزرگ و کثرت و هماغه مع برادران و مورد پیشه خود و سر دار خان و کامانگ رخان و درخت خان  
 اجمیعت میسر که آنهم برابر بهر اعیان راجه سندر سنگه بود و بشن سنگه زمیندار سرس کلبه و بهلوان سنگه و بهو سندر سنگه برادر  
 زمینداران بزرگه سهرام و چین بود و بهر سنگه زمیندار اربل و غیسه حافر آمده شریک حال و مستعد جانفشانیها گردیدند و  
 در عرصه قلیل روز و شب فکرم گماشت مجار می بوده با سلاح هند مثل سپاه فو لازم می دید و اسبها بدافع علامت  
 نوکری ست میر سید مانکه سپاه باغبان اعد و قریب پچاره پانزده هزار سوار و پاد ده صده آن لازم میسازد گردید



بایا ستم خندان و دلاور و دلخواہ در آن دید کہ در میدان بہون شکر از عمدہ جنگ مصطفی خان و ساسانیان کمر سوار کرد و با ہر  
فوج کہ زرادہ دلاور و جوان بخارا نہ برے توان آمدند یا یلدا در آن و کاندہ داران از افتاد و کائنات مرگاک مجرہ سجد و غلبہ بخشید  
ابتداء سے شکر از برج باغ بعفسہ خان نمود و انہما پیش بسد یکہ براسے آب جلد بنابر مخالفت آباد سے خارج شہر بناہ  
غلیظہ آباد سے اندر ساریند و خندہ عیق بر درون سکر دست بخودہ انگلیکے کجتر خندق حاصل شدہ بودہ سد سے  
برون کھلا بہتہ قندہ ہا گر دید بر برج آن تو پہاگنا شدہ از بر سے تا برج دیگر یککے انجماء داران غیوض شدہ و سوار سے  
فوج بہ چند کس متحرک شدہ چند جامعہ در باطاعت ادماور شدہ ندادل عبد اللہ خان بہادر خالو سے فقیر دوم احمد خان  
قریشی سوم اچہ کرت چند دیوان پسر سے رایان علم چند چہارم نازہ رام نرائن پنجم خادم حسن خان ششم ناصر علی خان  
و مردم مذکور زیر سکر باجمیت خود ہار حل آگاہست انگندہ روز و شب مشغول حراست نشینند و خیمہ ہا و بنگاہ اس از دوسے  
مرکاب پس پشت افواج متعینہ سکر بہ طور معسکر برپا دیو بودا اعلام ہر یککے با خیمہ ہا سے او و ہر انش در بنگاہ و نشانہا  
سوار سے بر سکر جائے کہ ہر کسے خود مع رفت ابو و برپا داشت و انتظام و در مصطفی خان سے کشیدند و برابر  
غزو فقیر قلعے علی خان سہ ماہ قبل ازین غرہ ذی القعدۃ احرام شہادہ ہجری سے در ماتہ دوازدهم از شاہجہان آباد حساب الہ  
والد رحمۃ اللہ سے الترام شادی کھدائی در ہا یککے مین شدہ بودہ غلیظہ آباد رسیدہ در ماہ محرم سال پنجاہ و ششم  
از ماتہ دوازدهم با دختر خال سہ اسرافضال خود عبد اللہ خان بہادر فقیر کھدایا شد و چہار دہم ماہ صفر در لشکر  
باہیت جنگ آمدہ بر شافت خالو سے خود شریک ابن معرکہ گردید و قلعے علی خان بر تاقیت مہد سے بخارا خان عمو سے  
مرحوم ملازم سرکار باہیت جنگ گشت و سہ ماہ سے اچند سوار کہ شاید زیادہ از صد نفر خواہند بود متحرک شد و خاکسار سے عود  
نکر کے پاس آہو سے خود و جنتیکہ با خال و غم و غیرہ دوستان داشت و حقوق سابقہ باہیت جنگ در سن تیزوہ سلکے  
رفاقت گردید و باہیت جنگ بر دروازے حصار شہر و بعضے بر دج آن مردم و تو پہاگنا شدہ نامر و مفر فوج از سد و  
بودہ از لشکر متصرف کے در اندرون شہر و دوم اگر مصطفی خان بالبعض افواج ادقا صدر ابے شہر و اختلال احوال  
ناموس و خانہا سے رفاقت باہیت جنگ متحرک نہ توانستہ دہان حصار ساختہ باہیت جنگ آن روز بکار آمد و  
مال و جان و ناموس سکنہ شہر محفوظ ماندہ موجب شکر گزار سے مردم آنجا گردید و نیز براسے استکشاف مانی الفیم مصطفی خان  
ہر چند فاشی و بیان بود و بنا بر اتمام حجت باہیت جنگ دوسہ کس اعتماد را بسفارت برگزیدہ از انجملہ بودیکے حاجے عالم  
کشیمیر سے کہ آخر مطالب بجای سے محمد خان شد و دوسے مولو سے تاج الدین کہ اسلش از صوبہ اودھ و از طرف عمدہ ملک  
تجدیس مدرسہ یف خان کہ برب دریا متصل بقلعہ پادشاہ سے بر طرف مغرب واقع مکان بافیض و نصفا و نہت و نصفا و نہت  
دیدہ و دلہا بود و تکرار بودہ و قلعہ سے یافت دیک کس و دیگر خوب در خاطر غمازہ اغلب کہ آقا غلیظہ سے مرحوم چشم و  
جسہ از سلسلہ ملک محمد خان دیوان صوبہ کابل باشد و اصحاب نمندہ مذکورہ را نزد مصطفی خان فرستادہ و پیغام داد  
کہ حرکت شما از مرشد آباد اگر بہت ابرار و افضلا مطلق از رفاقت جنابا سے لینے مہابت جنگ و دیروں فرستہ  
ازین دیا رخوہ خواہ مصمم باشد چون حقوق سابقہ بہت بآئین همانان و دوستان بخانہ ما و ز دو زول باید نمود و  
انچہ از اسباب سفر و بار بردار حاجت باشد انکھار باید کرد تا دوسہ روز با ہمہ گر بہ کام و آرام گذاریندہ با محبت حاج  
را حاضر سازیم و دوا عکیدہ کرنا عجم و اگر ملا سے از جنابا عالی بنا بر سہمتہ رویدادہ الکی و ہمیکہ بندہ واسطہ منع کرد و رفت

کشته انعام دهد و فزون بافتن گزاید اگر کسی در این صوبه حاصل کرده باشد بنمایند تا راه خود گرفت  
 بدین بجا دل و دماغ صوبه را تسلیم شما تمام فرستادگان روانه گردید و در نواح شرقت قصبه بنویسند به مصطفی خان رسیدند و بعد  
 ابلغ پیغام بجهت معاونت نموده جواب آورد و در نقص آنکه در اراده رفتن است و نه باها بیت جنگ چوشتن بلکه انزوات  
 این صوبه از دست شما منقول است و استعانت که نموده اید جوازش آنکه مندرسه که در اختراع صوبه بنگال از سر از خان در دست  
 علم شما بود همان بندین در دست ادم باید و دیگر مصراع نادر بیان خواسته که اگر چسبید و بعد این جواب از نویسنده مذکور  
 پرسید که نویسنده چو اگر گرسنه بت پرستان و طرقت و دیگر جامعه رفته مستعد بیکار باشند و ما قصد در استیصال هر دو باشد  
 اول کدام یک از فریقین را زیر تیغ کشیم نویسنده تاج الدین مقصدش را فرمود اما تجاویز کرده جواب لا که کارخان را اگر  
 ترسیده باشند و راست که زیر تیغ کشند اهل قصبه هر چند رفته باشند نمی توان کشت آید و دلالت بخیر و ممانعت از انسانی  
 همانا که از دست است مصطفی خان گفت با اعتقاد و در شایع مانور در قصبه بدر آنکه فربه اندول رفته را باید که در نایب بعد  
 انسان از حال و دیگران باید پرسید نویسنده خوشی گزیده برخص گر بد فرستاد چون در بنار رسیدند و ما جسمه را رس و عن  
 ظاهرا سرافقت است جنگ که مستند ما فربه دست در گشت و نیز شجرت داشت که مصطفی خان خانه با سه مردم غم و نقاس  
 سبب جنگ را از خطر غرور بر نقاسه خود بخشید و هر خانه بنام سیکه از فرمان خود مقرر ساخت بود که بعد از آن خانه  
 اهل و بابایش باو تعلق باشد از دقتا له خواست نفیر در نهایت آشوبش از فرمان حضرت حافظ شیراز که بلا شبیه  
 سالان الفی است و برین واقع قتل نموده بود این بیت برآید حاکم فقط تو باشد که خود انداز کار و دل خوشداری که  
 رسم اگر کند در سه خدا کند و اندک که مطابق این قیاس باشد که گفت القصد مصطفی خان چون برنگشته رسید عبدالرزاق خان  
 برادر خود را مع فوج همراهیش براسه اختراع قلعه بنما که اندک بتان در مصانث شمره داشت نقین نمود حسن بیگ خان  
 قلعه و از آتشکیان که بمحاشش تمام داشتند و مانده استاد چون این قدر کار را در نظر آید چو سنی نموده پاره ها با بقیه از نقاس  
 بران قلعه بر سرش نمود و مردمش بالاسه قدار برآید و قلعه را گرفتند و آبسبب تقدیر عبدالرسول خان که زیر دیوار دروازه  
 قلعه استاده مردم را از نقیص برآردن بالاسه قلعه نموده که از دست سلطان دروازه سنگی از بالاسه فسیل بران مزد جمین  
 از قلعه قضا را سنگ مذکور بر سر غرور عبدالرسول خان رسید و در شکست دنا مهرده هم با دخت استی اردو بنا بر دست فتح قلعه  
 موافق چنان بود که اندک شکست عبدالرسول خان توان نمود مصطفی خان اگر چه با استقلال خود و پیاسس سلمی و نقاس  
 از جا در نیامد و باطن متاثر گشت و کمرش شکست چو عبدالرسول خان باز دوسه در آرزو اسه او بود سه روز در آنجا  
 مقام نموده بر اسم تعزیت و معنواشن نویت پرداخت و بیضی از توپها و باروت و کله انچه حاجت و مناسب بود انسان قلعه  
 گرفته بیشتر منقض نموده چون خبر قریب وصول او به بیت جنگ رسید و پیاسه در پیاسه اطراف سنگر اتمام تمام نموده و در  
 و شب نیمی آسود و بعد از شام خان را امور فرموده بود که شبان در دران چند نویت گرد و سنگ گشت بد که به و قتیق  
 و ساسه سنگ بر آید در محرم مذکور بدین قصه و انچه مناسب می دانست می نمود تا آنکه در زینت بنده که هفتدهم با بقیه  
 صلح بود مردم همه در جاسه خود مستعد و بهیشتن همین که در ساعت از روز برآمد مصطفی خان متصل و سنگر سیده و بهیشتن  
 انبارانیه که با او بود توقف نموده فوج خود را و حصه ساخت چنانکه هر که دگه بند خان و بهیشتن و سیکه و بهیشتن  
 خود و از باغها سکه مذکور برآید و بلند خان را بیشتر فرستاد با بالارفته از طرف پشت لشکر در آمده و بهیشتن

مردم هیبت جنگ نند و خود نیز از آخر سنگ که را به سندر سنگ و کیرت چند و غیره مستحقین آن طرف بوده اند اراده در آمدن نمود  
 بلند خان حسب الامر به طرف شماس رفته و از باغ جعفر خان جابر سے کہ پنجار اور انجا مقبده بودہ اندکہ مستحقان ناصر علی خان  
 و پسرش سید علی و داماد مر قنوی خان میرزا رسنا سے نام کہ آن طرف مقرر بودہ اند در آویخت ناصر علی خان بمسرح و ج  
 افتادہ از کار رفت و سید علی و میرزا رسنا نے برحت اسے پیوستند و نادر خان یو اسے زخمی گشتہ کہ نیت بلند خان و سید  
 نادر دے ہیبت جنگ در آمد و در پہلے اسے ہر اہریش مہور سے لشکر دیدہ مشغول غارت شدند و مصطفی خان بر سر پا  
 سندر سنگ کہ آخر سنگ بود کہ نیت بیک حملہ جمع کثیر از ہر اہریشان سندر سنگ مثل غازی خان بابو زکے دما د سندر سنگ و غیرہ  
 رہنبار خفا سے بسیار برخاک میدان انگند سندر سنگ با چند کس سعد و در از دحام فوج مصطفی خان کہ کثیر از شش ہفت ہزار  
 سوار بود متلاشے گشت و مصطفی خان بحال او خبر داشت پیشتر از اندیکہ در آمدن او در سنگ و اندک تیر ماران و دلفغانان  
 یو اسے بر کمر و راجہ کیرت چند پہلو جراحے از تیر خوردہ راہ گزینش گرفتند از شاہ کو این احوال جمع لشکر بان آن منسلح  
 بے استقلال گشتہ فرارے شدند و پیش رو سے ہیبت جنگ تمام عرصہ خالے گردید و مصطفی خان با جمع کثیر تیر ماران شد  
 ہیبت جنگ بر بل سوارے خود بر آمدہ بانکہ ملکہ مردم کہ کثیر از دود و صدمہ و بچاہ پیادہ خاص بر در او بودند با دل سے  
 و خاطر ملین مقابل مصطفی خان گردید از جملہ سواران نادر خان و کامگار خان و سہارا خان و دست خان بہمن با صد سوار  
 ہر اسے خود در تیر بہشاد سوار متفرقہ از اہل میرزا و اہل رجبے مخاطب بپادشاهی خان دیکہ ما سے رو شماس خانم سہکار  
 در رکاب نصرت انسا بلش بودہ اند و مددے نثار خان با فتنے علی خان و میر اکرام و بیخ شش کس دیگر در مورچہ سال  
 شیخ حمید الدین جمابجے کھنہ سے طرف پہلو سے چپ ہیبت جنگ مشغول گفتگو و دلوے او بود کہ این انقلاب رہنورد  
 مددے نثار خان بہ شیخ مذکور کہ جماعہ اہل مقصد کس و شیخ اہل اللہ کھنہ سے کہ او ہم در جمعیت برابر بہ شیخ حمید الدین بود  
 تا یکدہ با اسے سوارے نمود و مددے ذکر دہدے نثار خان یہ ہمان جمیبت بیخ شش کس در پہلو سے چپ ہیبت جنگ  
 استاد مصطفی خان در رسیدہ بہر دو دست مردم را تخریص بفر دگر فتن ہیبت جنگ با ما داخارہ خود و زبانے ہم بہ آواز بلند  
 گفت کہ ہیبت جنگ بہمن است از زندہ گیرید یکم شاہ مقابل مددے نثار خان آمدہ از اسب فرود آمد و مددے چار کس  
 از ہر اہریشان مددے نثار خان مقابل او پیادہ شدہ با در آویختند ہیبت جنگ بالکمال استقلال بہ طرف مصطفی خان  
 اندہ تیر زمان پیش رفت دیکے را فرستادہ و بعد للے خان پیغام نمود کہ با کل فوج ہر اسے خود سوار شود و بعد للے خان  
 دیگران را کہ این طرف نہ پناہ سکر از دحام مردم بودہ اند و ملکہ از در و د مصطفی خان د بلند خان و این ہمہ زد و خورد سے کہ  
 دوسے ادا گئی خود از این بہت عبد اللے خان را جرئت دست دادہ جواب فرستاد کہ در سکر صلابت بہت کہ کسے سوار شود  
 ہر کس بجاسے خود مستند است حریف از با سے کہ بیاد فوج ہمان طرف مدافعہ با و خواہ نمود آدم دیگر آمدہ حکم رسانید  
 کہ ہر گز دمن تمام شوم بچہ کار خواہید آمد عبد اللے خان تخر شدہ بہر بل خود و دمنہ و مددے و دیگر نیز بہر انقت ایشان بہ  
 اسب سوار شدہ چون ملاحظہ کریم مصطفی خان شکست خوردہ بہر دین سکر در رفتہ بود و از طرف ہیبت جنگ کہ بر سر  
 سکر استاد بود بان در ہلکہ اسد میدادند و فوج مصطفی خان با سہراران فیل نشین گریزان بہرقت عبد اللے خان را مشاہدہ  
 این احوال باعث الفغان شد کہ جنین جنگے خاوند جنگیدہ از ماخذ سے بہر تیر رسید خواست کہ با مدد دوسے کہ ہلکہ  
 سوار بودند بر سر فوج مصطفی خان کہ نفاصلہ ضرب بان در ہلکہ رفتہ با استقلال استاد و علمہاے لشکر بکار دہشاد

لی نواخت و مردم او کو مشرق شدہ بودند از هر طرف بر سر او جمع آمدہ از دو عام و اجتماع می نمودند تبار دو دوستان داناہفت  
 می نمودند و بعد لعل خان از شدت غیظ و غضب نشینیدہ پیشتر می راند تا آنکہ بہیت جنگ کس فرستادہ مالفت  
 شد بدینود گفت کہ این جنبہ خدا داد در فتن شاہ بر سر او بہ تنہا کے بر باد رفتہ قضیہ مشکوک خواہم شد بجای خود بودہ  
 شکر آئے بجای آید و بہر سبب کہ از نصرت آئی پامان کار یک ساعہ انجامد بعد لعل خان برگشتہ بجای خود ایستاد و مصطفی خان  
 با نصف النہار استادہ ماندہ چون مروض بہم فراہم آمدند اکثر غلصعان را بروج دید و جبہ کشتہ شدن پلطف مستد ان  
 دیگر ششیدم تان وقت یورش نمودن صلاح خدالت و بمسکر خود کہ بر سر دیاسے بن خود بہ فاصلہ یک کر دو مکر  
 کمتر بود مساوت کردہ نزول نمود و قوس را مقابل شکر در باغ انسد کہ بطرف جنوب شکر واقع شدہ بود قائم کردہ  
 فرمان بگلہ اندازے داد و صورت جنگ مذکور و شکست خوردن مصطفی خان بر این منوال است کہ چون مصطفی خان بر سر  
 بہیت جنگ رسید بہیت جنگ با اوس از نظر گشتہ و دست از جان شستہ با استقلال استقبال او نمود و بدست خود سوار  
 سے نزد آتش گیان خاصہ رود و دیگر تازان ہرا و اوراچہ اسے یمن بہ برق اندازے داشتہ مال تیر و شمشیر سوار ہر  
 مصطفی خان گرفتہ و مصطفی خان قلمت توج بہیت جنگ را تنہا دیدہ بہ ہر اہیسان خود میگفت کہ بہیت جنگ بہن است  
 زندہ اسش گیرید درین عرصہ حکیم شاہ کہ از جوانان بانام دلشان و از جملہ متدین مصطفی خان بود و بر سے ہدی شاعر خان و  
 ایدل شاہ برادر او و پلطف ستوران دیگر و بر سے بہیت جنگ از شمشیر و تہنگ کشتہ افتادہ و مصطفی خان قریب رسیدہ  
 بود کہ جنبان او از زخم تہنگ بر زمین غلیظہ و مقارن این حال مصطفی خان اضطراب نبل خود دیدہ و بخوف آنگہ با دہلہ بگریزد  
 و فتح و ظفر مفت از دیش رود با اعتماد شجاعت در نفاقت ہر اہیسان خود خود را از نبل اسگندہ با اتفاق او دیگران ہم چنین کار  
 کردہ ہم جرم آوردہ بہیت جنگ را و شکر نمایند کہ جب تقدیر مردم ہر اہیسان چنین اورا مثل افتادن جنبان دانستہ  
 و مضطرب گشتہ کہ بختہ مصطفی خان نیرنگی روزگار تماشا کردہ چارہ ناپاک را برون سنکر ہر اہیسان گنجگان ہیادہ پایہ درخت  
 بیرون سنکر مردم اورا شناختہ اسے برای سوار سے حاضر آوردند و او سوار کردہ چون عین انقلاب و دوخت افشرد  
 بود و وقت مصلحت ندیدہ و دور تر رفتہ حکم ہذا فتن شادایہ نمود و مقابل استادہ چنانچہ مذکور شد پل آ در د ازین طرف  
 بہیت جنگ مع جعبہ سواران و افواج ہائے ماندہ تمام روز و تمام شب سوار و مستد کارزار استادہ ماندہ بعد اطمینان  
 معلوم شد کہ راجہ سندر سنگہ بعد در خود کو ششیدہ چون ہر اہیسانش اکثر سے شربت ناگوار مرگ نوشیدہ و مصطفی خان اورا  
 بعد دم مطلق غنیمت وہ پیش راندہ را جب کیرت چندم دیگر افواج کو بخت و بلند خان با فتح شش ہزار کس و را آوردہ بانا  
 بخت جنبہ با و آوردہ را غارت نمودہ و اعلام از با و دانادہ کسے دان عرصہ نماز سندر سنگہ فتح مصطفی خان و کشتہ شدن  
 بہیت جنگ یقین دانستہ بدور رفت و ہر اہیسان شکر و محمہ حال و نصر المذہبند اران بہ گنہ سرس و کشیدہ و زنا و دیگر  
 ریزہ زمینداران ہم بر در رفتند و افواجیکہ ضرب دست مصطفی خان دیدہ بود اکثر سے بختانہ ہائے خالی بیرون  
 حصار عظیم آباد سے کثیر بر لب دریا با وادہ سے در باغ جعفر خان رفتہ پایہ گرفتہ و نصف سنکر از مردان کار سے  
 کہ سختخان شکر خودہ اند خاسے ماندہ و از آوردہ بازار و غنیمہ با نشانے نمازہ ناجانیکہ فقر کار کند میدان خالی دیدہ میشد  
 بتا چار سے شکر طرف شہر کہ سمت مغرب بود خالی گذارستہ طرف مشرق مقابل شکر مصطفی خان پاسدار سے را  
 ضرر و ضرر دند و بہیت جنگ روزانہ در خیر محتر سے کہ بر اسے او با مذک فاصلہ از محمد عبداللہ خان استادہ کردہ بودند

بہرے بروقت شب درخیز عبداللہ خان آمد استراحت کے نمود عبداللہ خان و ہمدے شاد خان و این اقل الام نام و  
 سیدان رنقا سے اوہ ہمارا ہیان عبداللہ خان و دیگر مردم ہمدے شاد خان و نقل علی خان با سداشیں سے نمودند شب  
 افغانہ نزدیک شکر سیدہ و بانی چند سردار و فاضل شتون بودند بیا در سے اقبال حسن سے و اہتمام ہمدے شاد خان  
 و عبداللہ خان کر زو مردم و ہمدے شاد خان ہر جافرت و د تاجک بودند کہ کے ازجا بنجند و از ہر جانب کہ کینہ کو شکان در آئید بچا سے  
 ایشان رسا اند افغانیے روی انداد فتنہ برخاستہ فرو نشست تمام روز گولہ ہاسے توپ ازان سوی آمد و اسب و  
 مردیک اند کے در تراز شکر بطرف پشت ماسے بودند مجروح و ضائع سے نمودند و در دامن شکر مردم غلط بود و اند  
 پیو ذکا ل برین سوال گشت شب ہنچ ک شب چار شبہ آخر ہا صفر بود ہر کار باختر آوردند کہ مصطفیٰ خان فسر و اکوچی کند  
 ہیبت جنگ ارباب مشورہ راجع نمود و استشارہ نمود و اسے و انباہان بر این فسر و اکیات کہ اید دن جنگ دیگر امری منظور  
 نہ و در صبح استعدا حرب باید نمود ہوا سے این امر با بود تا ناچہ مقدار است بطو تاید و صلح جنسین افغانہ کہ لشکر یان  
 مطلوب جنگ سابق راجع سرداران شان و شکر باید گزاشت و لشکر کہ در ستر بود ہوا ہر اہ گرفتہ باید جنگ  
 این قسم پعمل آمد عبداللہ خان بہادر راجع احمد خان قریشی و شیخ جہانناز و خادم حسن خان و سید عرب خان  
 مقدّمہ یکیش نمودند و جسوت ناگردانہ دار خان را اجہ بین ہا ہر چہار برادر مع کل ہما ہیان و رسالہ خاص و معدنی شاد خان  
 و شیخ حمید الدین و دیگران ہر اہ سے احکام الدولہ ہیبت جنگ بہادر مقرر شدند و راجہ کیرت چند و را ہد سام نرائن و  
 خود القار خان و دیگران کہ در جنگ اولی ضرب دست مصطفیٰ خان را دیدہ و منخرم گردیدہ بودند و در ستر ستر شکر  
 اول صبح ہیبت جنگ ناز خواندہ توکل بر نصرت ہار سے دیار سے او قاسے نمود و سوار شد و نا صید عجز بر آستان خداوند  
 مستعان سودہ فتح و ظفر بر دشمن خیرہ سرساکت نمود ہوا عبداللہ خان قریب بیک ہزار و پانصد کس ہیبت فراہم آمد  
 و با ہیبت جنگ نزدیک ہزار سوار و ہزار پیادہ برق انداز و قدر سے بان و دوسہ ضرب و در کلہ جلوی مورود  
 و ہما گر دید و سواران ہما ہے مصطفیٰ خان از باغ ہاسے اند کہ طرف جنوب شکر بود شایان و توپ ہاسے و مغرب  
 رویہ رودان شد ہمدے شاد خان آمد با عبداللہ خان گفت کہ پیشتر رفتہ سب آب جلد را باید گرفت والا اگر  
 در دست مصطفیٰ خان آمد درین میدان ایستان متغیر خواہد شد زیرا کہ آہنا در پناہ سدا و میدان خواہیم ماند  
 ہمدے شاد خان قبول نمودہ از پیش رو سے ہیبت جنگ اہل بدست چپ پیشتر راند و ہیبت جنگ بر سر شایع ہوا  
 عقب تراز عبداللہ خان اہل بطرف دست راست ماند و در میانہ فاصلہ بقدر گولہ رس توپ و فستاد  
 عبداللہ خان مع ہما ہیان کہ بندہ ہم ازان جملہ بود ہنوز با ستر سدا نہ گور سیدہ بودیم کہ مصطفیٰ خان اہل  
 میدان عقب سدا نہ گور گشتہ آبخار اقا بلش و متصرف گردید و توپ ہاسے اورا ہما جنب چپ با چیدہ شروع ہمدے شاد  
 نمودند و در ہر سے مادر پناہ آن سدا مرقضی خان پسر مصطفیٰ خان با ہیبت فراڈان پیادہ با کشتہ استوار ایستاد  
 مصطفیٰ خان بمنہا سے سدا سیدہ بر سر راستہ باغ جعفر خان مقابل رو سے ہیبت جنگ بریل خود قرار گرفت  
 و این مصطفیٰ خان و پسرش مرتضیٰ خان افغانہ جالفتان بالنگاہ سے برق آنا و بر سر آن سدا متقیل بہم چون سدا کنند  
 صف بستہ اشد و شروع بہ برق انداز سے نمودند میان ما و دشمن فاصلہ بقدر یک تیر انداز بود در اندک زمانے از  
 ہما ہیان اکثر سے مجروح و بعضے مقتول و اہ ہما سے اکثر سواران بغلیںد از آنجہ یکے از رنقا سے عبداللہ خان

لود که اسپش از گوسه غلیظه او پیاده گردید و استخانت به تفرار در قصر بر نیل که سوار بود نشاند و در همراه خود برگرفت  
وقت بر خاستن نیل گله تنگ بر کرآن عزیز رسیده احوال بود که در سرگذشت او در کربند و چشاند و بند شد و نیز باندی چپ  
فیقر بر امت گله تنگ رسیده گشت و پوست ماسوخت و استخوان محفوظ ماند و نیل خان را و در دم گله تنگ بر سین  
رسیده اند کار رفت اما زنده ماند و بعد از علی خان و رحمت خان خواص خود را از عقب حوض نیل برداشته بر جاسه نیل خان نشاند  
و نیل خان را در خواص بود و عقب خود افکند و باز اگر مردان نهایت گرے پذیرفت یک از رفقای عبداللہ خان میرزا  
فتح اللہ نام که او را رستم زمان و سام صهر توان گفت تنگی با سے معد و در ملازمان عبداللہ خان را که در آن وقت بر جا  
مانده بودند با وجود آنکه خود در پافری به بافته طاق استخوان نداشت اما بقوت قلبی همراه تنگیان خود گرفت و تنگیان را  
تیار کنانده و پیش رو آورده مشک می کنا نید چون وقت نازک بود و عرصه بر مردم تنگ اکثرے بدر زشت خندان جینی با  
چار سوار که بعد از علی خان و احمد خان قریشی و شیخ جهان یار و خادم حسن خان بودند مانده و زیاده از سه صد سوار بلکه گشت  
از آن همراه خود اند و زمان وقت جنگ علی خان بیست جنگ پیغام فرستاد که عرصه بر مانگ گردیده به کمک سبقت نمی توانیم نمود  
مناسب آنکه صاحب ہم در جاسه خود بکند و با پشت گرے شما پیشتر تا بیم والا پنچ بر آید و در خواص گذشت اما اختتام جنگ بزر  
بر ہم خواہم خورد و بیست جنگ پیوسته پیشتر اند صاحبے پدرش مانع گردید و این خبر شنیده بالوس شدیم و جمیع با سواد  
ایزدے نمودیم درین ضمن نیل نشان مصطفیٰ خان از عقب سد و صنوف افغانه بر آمد و جدا متفق شد که افغانه جلوی آمد  
همان وقت قضا را از راجع اللہ با تنگیان رسیده شک کنانید و در خم گوی بر نشان برادر نیل سوار رسیده و کارش تمام  
گشت و بعد از یک دوگر علما را از نیل جسته مع نشان بر زمین افتاد تا نمود از زبان فیقر بر آمد که زده ایم انشاء اللہ قتلے  
و در چهار سوار دیگر گشته قیما را پیش رانند و از سر گذشت با نوح مر قتلے خان که در بر بود و در آن وقت و مقارن  
زمین احوال بیست جنگ با سے عبداللہ خان و پیغام او شان را صواب دید و مخالفت ماسے پدر خود نمود و بانگ فاصد  
از میدان دوت پیغام را از جایکه استاد بود بیست مجوسے نیل سوارے خود را پیش راند و بان و درم کله با سے جلوی پیش  
پیش او میرفت و علامه آن در زمین رفتن تیار کرده سر رسد او در و خاصه در آن دیگر تنگیان نیز شک کنان مقابل مصطفیٰ خان  
نے رفتند حله را افغانه و در نفسے خان و دریدن بیست جنگ بر مصطفیٰ خان و در وقت داحد و رے داد بار بخاے  
مر قتلے خان و همراهان با سر که درم گرم بود و برق شمشیر دلاوران سربازان از آن ہمے ر بود و قریب پهل پیجاہ کس  
از افغانه روبروے با مجروح و مقتول گشته و در میدان افتاد بودند که ناگهان بنصرت از دے لیم فتح و ظفر  
بر چرخیم علم بیست جنگ و زید و فی الحقیقه ہو اگر مغربے بود مشغولے گشتے گوسے بند و قی بر چشم راست مصطفیٰ خان  
از دست برق اما از آن پیش روے بیست جنگ رسیده و از بن گوش و است او بر دن رفت و خود بر نیل چون مرده  
افتاد و بشما ہم این احوال و قضاے او را مرگش متفق گشته ہمہ بار دلی از دست رفت و بے اختیار عا فرار بر کس را مختار  
افتاد و غنا بنا بر گشت مر قتلے خان فرار نیل پدر بالفکرش مشاہد و نود و صبر و طاقت در باخت و هزیمت در غنیمت شاخت  
چون مصطفیٰ خان امیر المؤمنین علیہ السلام و محبان آمنتاب را بنظر کج میدیدیم راست او چنین آتے رسیده و دید آنچه  
بیست جنگ و بعد از علی خان و دیگر سواران منصور شکر لے بتقدیم رسانید و شادمان گردیدند و احترام الدولہ حکم بنواختن  
شادان و فرموده آہستہ تعاقب فرمایان نمود و چون ناموس نیز همراه افغانه بود و در فرار ہم اضطراب را که در تماثل و مانے

راہ سے بریدند و اگر ارباب مال و ہبل سوار سے بنا برے راہی بسہولت میرفت دوسرہ ہزار کس با استقلال سے استخارہ و نیرجون  
 ارابہ و ہلما دور تر میرفت خود ہم راہ سے شدہ مہابت جنگ و حاجے احمد پورش بشکر یان دسر داران خود تاکید کرد و نہو آتر  
 اتہام سے نمودند کہ مردم در قلعہ زیادہ روسے نمکنند خلاصہ در عرضہ دوپہر یک کردہ راہ در قلعہ طے شد بعد از ان بجای  
 خود استادہ شادایہ سے نواختند تا سپاہ لشکر و اثر جنگاہ فرار سے مفتوح شد و خبر رسید کہ مصطفیٰ خان بر تالاب بیٹی پور  
 رسیدہ اقامت گزید و در راہ حیات او معلوم شدہ از قبل بر پا کئے سواریش فردا در دند و در منزل افتادہ ہوش موکل  
 اورا روسے دادہ از ماجرا استفسار و از دواژہ فرستہ و اقبال تا مساف نمود و مہابت جنگ معاودت نمودہ داخل  
 خیمہ خود کردیدہ نزد و سید کہا در گرفت و بعد بر پایہ ہر کس از در قلعہ تھیں قافون لعل آبادہ ہر یکے را خوشنود فرمود فقیر را آنکہ  
 حدیث السن بودہ ہم در آغوش ہر باسنے کشیدہ شامیش را بنہایت رسانید و شب دیہا بخانگاہ را بنید صبح خبر کوچ مصطفیٰ خان  
 شینہ و با شماع این خبر خود ہم کوچ نمود و بخیمہ گاہ او کو تالاب بیٹی پور بود و مسکرا ساخت و مصطفیٰ خان از تالاب مذکور کوچیدہ  
 بنوبت پور رفت بہمن قسم تمام بعل پور قلعہ تھے بعمل آمدہ بود کہ مہابت جنگ بعظیم آباد رسیدہ بر امن رگھو تھے ہو سولہ  
 کہ حسب الطلب مصطفیٰ خان از جا سے خود چینیہ دہ بود آگے یافت و مہابت جنگ نوشہ کہ احوال انیت و در صورت  
 اتفاق مرہٹہ با مصطفیٰ خان از عمدہ اش بر آمدن نہ مقدر شاست و نہ یار سے من بہتر آنکہ چون اسحال او مغلوب شاست  
 بحال او تنہا پور و ازید و کارا و بسازید و من معاودت بہر شد آباد نمودہ بعد میر سے مرہٹہ را متوقف سازم تا بھدیگر  
 نہ پیوند مہابت جنگ با شماع این خبر سالار سے لشکر بعد لعلی خان سپردہ و مددی شاعر خان و دیگران را متعین  
 نمودہ ہما بخانگاہ شاست تا اپنے مناسب داند لعل آبادہ و خود ہنگام شب بر پا کئے بعد لعلی خان سوار دکھار ان لپیاز ہنہرا  
 گرفتہ شبانہ راہ سے طے نمودہ صبح نزد مہابت جنگ رسید و راضی با آمدن چند منزل نمودہ سراج الدولہ العبدہ خان  
 ہنہرا گرفتہ بشکر خود معاودت نمود مہابت جنگ ہم بعد یکدور و رسیدہ در قلعہ مصطفیٰ خان تا بقصیہ زینبا خانہ  
 غازی سے پور بر لب لنگاکا عمل مقدر جنگ و مسکن افتادہ است رفت و قصیہ مذکورہ را سوختہ و تاختہ معاودت را حاکم  
 گشت مصطفیٰ خان خود را بقصیہ چناؤ کہ قلعہ اش از مشاہیر قلاع ہند است کشیدہ در قلعہ تیار سے لشکر و راستن  
 سلاح و یراق و فراہم آوردن اعوان و انصار کو پیشیدن گرفت و مہابت جنگ و مہابت جنگ با اتفاق ہدیگر معاودت  
 نمودہ بعظیم آباد رسیدہ نہ از انجا مہابت جنگ بارادہ توقیف مرہٹہ خانم مرشد آباد کردیدہ و مہابت جنگ در شہر عظیم آباد  
 نزول نمودہ بہ تیار سے اسباب حرب و تالیف مملوک اصدقا و رفقا و ترغیبہ حال عامہ سپاہ و سرانجام دیگر آلات  
 و ادوات کا رزار پرداخت

ذکر رفتن مہابت جنگ بمبہ شدہ آباد و توقیف نمودن مرہٹہ را در بردوان و انقراض یافتن  
 عمر و دولت مصطفیٰ خان و جنگ ثالثہ اختصاص یافتن مہابت جنگ لفتح و ظفر بتا سید امیر و زمان  
 مہابت جنگ در بارغ جعفر خان بنا بر بعضے امور ضروریہ دوسرہ روز مقام نمودہ نعم علی خان نام شخصی را کہ در لسان زبان  
 بودہ بر سالن نزد رگھو تھے ہو سولہ ہرجان استقبال فرستاد و خود متقاب او بمبہ شدہ آباد رسید و رحم خان مجسمہ دار  
 عمدہ خود را بر خافت مہابت جنگ گذاشت و رگھو تھے بہ بردوان رسیدہ بود کہ نعم علی خان با او در انجا ملاقی گشتہ

در کنگه بدین مصطفی خان بر سر نهاده و خواست که بیست و پنج نفر از سواران خود را بفرستد و بدین سواران

پیام رسانید که در مابین جنگ و مشورت و نظر و تصور بنوده معالجه بشرط رسانیدن مبلغ سرکرد و در هر چه قبول می نمود و مابین جنگ از راه دانائی که جواب و سوال هیچ دار و در سر بنوده تردد و سفر و گفتگو و گفتگو را طول داد و از اتمام تقریرات خود و گویا و جستن نداده و در نیم ماه بهین آئین گذارید تا بشارت فتح و ظفر هدایت جنگ شنیده از زمان دیگر آنکه پرداخت سر رشته سپیدها معالجه را با قطع دو تفصیل ابن جهل و تهنیت مقابل از صفات و سطور آینه به پیرایه وضع و ظهور سبب

رسیدن مصطفی خان در پرگنه های سرکار شاه آبا و جنگیدن با احترام الدوله بهادر بهیت جنگ مرتبه خالته در میدان قصه کشته و ظفر یافتن بهیت جنگ بران پلنگ تو که جنگ و اسیر شدن راجه دوله بهرام در کنگ بدست و گویا سوار و جنگیدن میر عبدالغفریز در قلعه باره بجائی

احترام الدوله بهادر بهیت جنگ و اخراج او از محاصره اولی که پایان تابستان و شروع برشکال بود با ستاعت خبر به مصطفی خان بر شرف عظیم آباد برآمده و سوار حرب را راسته خادم گوشمال آن بدآل گردید مصطفی خان اتوام خود را که عبارت از جماعه افغان باشند در قصبه چاروه فرام نموده و نزدیک داشت بصورت رسانیدن چنان دید که سرشکال غریب آمد و گویا رسید خود را در حدود و صوبه عظیم آباد و نزدیک بود و در وقت سنگه او بین ملک جنگید پس چونکه مخالفت او به بهیت جنگ از قدیم بود و رسانیدن این اراده که اگر بهیت جنگ برآمده جنگید و فتح و ظفر نصیب او گردید و عاقل حصول انجامید و اگر کشته شد قضیه کوتا به یامت چه زیاده بران مقدور نگذاشتن چون غلشت و اگر بهیت جنگ در ننگه نمود و آنها لطیفان کرده در باب سون سده و در در گردید باز نیست و آرا آنجا که موافق است در ساخته بلیغ از تفصیل سرکار شاه آبا و بعضی وصول باید در در و سپاه را بطور جماعه داری میسر براسه لابدیات داده برسات را با پایان باید رسانید و در گفتار غریب نموده چنانچه در نواح مرشد آباد است اینجا باید طلبید با خود را آگهی رسانیده با در اتفاق باید و نزدیک درین صورت بر مهابت جنگ غالب می توان شد و سپاه را هم از بهلول سرمد باز بخوبی می توان آراست بعد از آن هر چه مقدور باشد بهیت جنگ راتب ندکه در بصیرت تلبه شاره نموده فرصت نداد و این سیرده چاره هزار سوار مع شیخ دین محمد متینا که شیخ مجاهد سر بلند خاکی که سیف خان حاکم پوریت اورا متینر نموده به ملک بهیت جنگ فرستاده و رسم خان و هدیه که مهابت جنگ به ملک بهیت جنگ گذاشته رفته بود از عظیم آباد کوچیده به سرکرد و از دیار سون به باب گذشت و در دوم در میدان کشته که قریب بجنگید پس در و صحرا ای آنکه رسیده بر لب آریا چو که دران میدان بود اقامت نمود چون لشکر مصطفی خان قریب بود تمام روز پاسدار می نمود بعضی افواج را مستعد جنگ استاد گذاشت و شب و در وعاد مناجات با فاضله اسماجات گذرانید و اول صبح با انفرار از نماز تمام لشکر سوار بهیت جنگ مستعد کارزار گشت و صاحب احمد پدرش میانگه می نمود که به سوار حردن اول لشکر گشته با جنگید که احمدی که قارخان و دیگر و لشکر ان شمساع و از این راه را به پلندیده و جنگ میدان بر سر تیغ داده بهیت جنگ تمامید که اول بار مانسوب بودیم و ادغال و محال برعکس است که خالیم و او مغلوب دیگر و درین قسم جنگ اکنون او را ضرر است و آرزو می او چه در آنکه دست که برسات زور او و میدان کل و لا گشته مجال و محال با عدل نمی ماند و با بنظر جمع اوقات می گذرانند و زیاده از نصف صوبه بصل او و در آمد و کمتر و عمل شام می ما بعد برسات میانه حردب عظیمه و با اتفاق سرمد باید بود بهیت جنگ این مدارج را بنمید و بعد از آنکه خان بهر



کہ ہر ادا و مقدرہ پیش بود فرمان داد کہ آہستہ آہستہ بہا ز تعین مکان سنگ پوش رفتہ شروع جنگ بکنند تا بہین قسم عمل آمد  
 اگر وہی از معسر پیش رفتہ بودند کہ سیاحت لشکر مخالف نمایان شد و مصطفیٰ خان فوج را دو حصہ کرد یکی بکمر کردی  
 بلند خان و دیگرے را با اختیار خود گذارستہ از میان صحرائے کراستہ پدیدار گشت از این طرف یکبار توپ کلان سردارند  
 و گواہی بفل سوارے بلند خان خوردہ دران فوج تزلزلے بہر سید پیر دین حال مصطفیٰ خان لغوئی ہمراہی خود یکبارے  
 نیلہا بکشت راند و سواران ہمراہش اسپہا را عیان دادند و مصطفیٰ خان باجم غفر چون ابربطر با برق شمشیر و شالہاے  
 پیکان قطرہ زمان بر سر دود خان کہ ہمراہ توپخانہ بیستے بیشتر از ہمراہ بود رسیدہ در آن سخت و داد و دکان معہفتہ کس  
 از برادران خود پایدارے نمودہ در میدان مردان جانفشانی کرد و نام نیکیہ بیا دگار گذاشت بشادہ احوال داود خان  
 دل از دست مردان رفتہ ہمراہ را فرار اختیار آمد مصطفیٰ خان بطرف چپ خود خادم حسن خان را دیدہ بر سر او ریخت و زد  
 و فور و مقول ردی دادہ خادم حسن خان با بچاہ شمع کس در میدان افتاد چون عبدالمصلیٰ خان احوال فوج بہر کہ داور  
 دیدہ با مدد دے کہ ماندہ بودند پیشتر اندگا و ان سلسل توپہاے کلان در میان افتادہ راہ برآمد منظر بی احمدیہ لہان گلگی  
 گاوان را کہ محال بود بریدہ گذارستہ درین وقت مددے نثار خان با بیخ شش کس و نقی علی خان تنہا از زمین و کسار رسیدہ  
 شریک احوال اکو با عبدالمصلیٰ خان بودیم کہ دیدند و بیخ جہا نیار و راہ سعد رنگہ کہ بطرف دست راست متوجہ و از زمین  
 عقب آمدہ بودند با دوازده سوار رسیدند و دم خان با پانزدہ شانزدہ کس نیزہ با درکف از سار با پیدا شدہ بچہ دران  
 اجتماع و مقابلہ عبدالمصلیٰ خان با مصطفیٰ خان و نزدیک رسیدن شان بہدیر گئے دامن از کجا گد تنگ افتاد در میدان مصطفیٰ خان  
 متصل بقلب او رسیدہ از پشتش بیرون رفت چون از ہما میان ہم اکثرے مقول و بیخے بچہ روح شدہ بودند و با تہا نگان  
 با ستظار سلاستے و جرأت و جسارتہاے نمودند و مرگش را کہ دیدند نا امید گردیدہ ہر کس راہ خود پیش گرفتہ کہ عزت  
 سے ہمسرا آن شان و فرایزدے مردی را در میدان ریخت بہ مضطرب الاحوال بدرفت و ہیبت جنگ کہ اگر گیتی افواج  
 ہر ادا و مظفر مالوے گشتہ متفرع احوال عبدالمصلیٰ خان و با کشت الفار و احوال با نصرت داغانت از دست خان مستقر بود  
 جسارت نمودہ فل سوارے خود را پیش راند و در پان یمن دار و گیریمہ سر را سید و عبدالمصلیٰ خان را مظفر و میدان دیدہ  
 با شمشیر خان دار و غنہ دیوان خانہ خود را فرمان داد کہ بفل سوارے مصطفیٰ خان برآمدہ سرش را بہر حسب الامر عمل آمد سرش را  
 بریزدہ کہ وہ لاشش را بطنیم آباد فرستادند کہ در شہر گردانست بعد از ان جنگ سپاہی از شہر خیابانچہ فرمان بود بتقدیم رسانیدہ  
 بچاکش کردند اسکا یہ فیہ اسباب بایر عمد باقر شے شو مترے کہ از اجلہ سادات شو مترو انیسائے عمد را افسر در کمال درخ  
 و تقوے بود در مقام ہیبت جنگ مصطفیٰ خان حسب التماس مخلصان رجوع بمنہان غیب نمودہ در عالم رویا دیدہ بود کہ  
 جناب ولایت تاب امیر المؤمنین علیہ السلام با آن افغان پر کین بٹیشتر مقامے فریاد و بلند ازیرے آنحضرت نفرہ الدلہ  
 کشیدہ در کمرش دو نیم ندہ است با ستارہ این خبر کہ سرش را بریدہ و جدش در پاسے بفل بستہ و کشیدہ خاک کہ در بخت  
 نمودہ فرمود کہ جنین دیدہ ام باید از کمر دویم شود تا آنکہ بعد از خاک کہ در شش حکم ہیبت جنگ بدوہ ساعت در رسید کہ جدش را  
 از کمر دویم کہ وہ یک حصہ بہ طرف مشرق شہر عظیم آباد و یک حصہ بہ طرف مغرب بیا دیند و ہمچنین شد بعد از مدتی  
 اخفایے گندیدہ اش را فرود آورد و جایگاہ آویختہ بود بچاکش سپہ دند

ذکر لقبیہ سیف از رفیقہ صفحہ خان و مال احوال و شہر خان و الف خان و عیسیٰ خان قرضی خان

## و معاملہ رگھو باراجہ و دو لہجہ رام و پایان جواب و سوال مہابت جنگ با او

مر قی خان پسر مصطفی خان در زمانیکہ بابان عرصہ جنگ بود با اکثر یاتیمہا گان بمقتضای مہبت مشہور ترن زمرہ و خندہ  
 ہنگامی بہ اندر مردہ و گریہ دوستان بہ عمل نمودہ در رفت و پناہ میگرفت و رگھو بر دو عیسی خان خالوسہ مرتضی خان برادران  
 مصطفی خان کہ در کودالی نمان گشتہ بود اسیر آمدہ چند روز مقید بود بعد از ان بطاعی جامہ و لباس و اندک زادادہ اختصاص  
 و خلاص یافت و و شیر خان خواہر زادہ شیر خان برادر خود مراد شیر و سہ زخم کار سے بندوق کہ از انجملہ یکے زیر نفس  
 بود برداشتہ در خاک میدان میوش افتادہ بود مہبت جنگ بر احوال او کہ در عمدہ طفلے بہ درودہ الطاف بود ترحم فرمودہ  
 بر پاکی سوار سے خود برداشتہ بخیر خود چاہے داد و چرا حان ماہر را طلبیداشتہ با صلاح حال او پرداخت چون رفتنمای  
 کاری داشت و اجلس رسیدہ بود سوسے ندو بلند از دور و در گذشت و الف خان و اما دوسرہ در خان ہماہم سے  
 مرتضی خان نمودہ چاہے بسلامت برد و مہبت جنگ خاک عرصہ میدان را بیکہ سائے نیاز و سہادت شکر خان بیے نیاز  
 توبیہ سہا سے خود ساختہ بر ضرب چہام مصطفی خان نزول نصرت شمول نمودہ ندو تہنیت و سہار کبا گرفت و شام  
 بخیرہ خالوسے فقیر مدالے خان بہار آمدہ ہذا کبا دبا نشان گفت و مدارج تحمین و آفرین بشا بر جہارت و جالفتانے  
 کہ درین کار از مشا را لیلہ رسیدہ از حد برد و چون بعد از نوح در میدان اقبال نقار خانہ و اسباب توبت بہ دست  
 خان معظم مذکور در آمدہ بر حکم خواہن توبت فرمودہ مہابت جنگ در عرصے ہماہم کبا دالتامس عطاسے علم و نقارہ و حضور  
 بادشاہ براسے اومو و مہابت جنگ در جلد سے این امر عظیم کہ از مہبت جنگ با حسن وجہ پیرایہ انجام یافت و بعد الطمان  
 بہادر ہم کہ شریک کار و در شمار برادر زادہ با و دخلع فاخرہ و اخیال جو امر و شیر ہر اسے ہرز و بافاق فرستاد و در بارغ  
 جعفر خان ہر دو کس رفتہ دباب و آدابے کہ درین دیار راج است در ہر کردہ کویش غلبات تقدیم رسانیدہ بجائے اسے  
 خود بچمل مہادرت نمودند و بعد چند سے از حضور محمد شاہ علم و نقارہ براسے بعد اعلیٰ خان بہادر مرمت شدہ رسید

## ذکر آمدن رگھو بجے جو سولہ و رنگ و مقید گردیدن راجہ دو لہجہ رام با تقضای گردش فلک و جنگیدن میر عبد الغفر در قلعه بارہ بہائی بارگھو بیاس آبر و حق رنگ

در جنگ نامے کہ مہابت جنگ ہم بعد از ان رسیدہ و لقا تب مصطفی خان شریک بود از فرشتہا سے شہادت جنگ  
 و رور گھو جو سولہ و رنگ معلوم گردیدہ بود اچرا سے آن برین منوال است کہ چون عبدالرسول خان بنابر ناچاستے  
 محبت قیام بن مہابت جنگ و مصطفی خان از رنگ مزول و نیابت صوبہ مذکور بجائے خان مرقوم بہ راجہ دو لہجہ رام پسر  
 راجہ جاگی رام کہ پیشکار آجنا بود مقصد گردید دو لہجہ رام موافق عقیدہ خود بچہبت سنیا بیان و براہمہ بیاساکی و از ہماہم در ان  
 متعینہ کہ اکثر سے سلطانان بودہ اند مستکرہ بود و غالب اذات محبت با ہندو ضعیف العقول و سنیا بیان جمول انگیز لہجہ  
 و از سنیا بیان اکثر سے جو اسیس رگھو بودہ اند مستکرہ او متناع و سبکی و غفلت راجہ دو لہجہ رام بارگھو ظاہر ساختہ  
 او را بر راجہ مذکور و میر سے ساختند چون خط طلب مصطفی خان بر گروہ ہو سولہ رسید نامبرودہ کہ از کشتہ شدن بھا سکر  
 در روز شب بقتل سے فتنہ و غم و چون مار سہ دم لودہ در پنج و تاب تر سہ انتقام بود رسیدن خط مصطفی خان لطیف غلبی

شمرہ باجمیت چارہ پانزدہ ہزار سو ار و اٹھ ہنگا گشتہ از جبال بلاد گنگ دار آں ملک گردیدہ و راجہ دولہ جہ رام فریب  
 سینا سان خور دہ ہر تہہ غافل بود کہ تا و در گھوڑ کرب در پائے گنگ اطلاع از قرب آمد داشت میر عبد العزیز سلطان  
 سمانہ بہ تقریبے ذکر آن سید عزیز قبل ازین گذشت برود و دوا مطلع گردیدہ ہادہ سمیت کس کہ در آن وقت حاضر بودند سوار  
 شدہ بدر بار آمد و ہر ایمان را گفت کہ زود تیار شدہ متعاقبش در رستہ چون بدر دولہ جہ رام رسیدہ بر سید مردمان در  
 جواب گفتند کہ ہمارا ج در خواب و چہرے از ہر ہٹ در بنجامیت راستے بر این گذشت کہ آشوبے عظیم در شہر رخاست  
 و بیگہ گریز شیوع یافت در آن وقت دولہ جہ رام از خواب بختست جستہ و بر پا کے خود شہر را دہ رسیدن البقلہ بارہ ہنگا  
 کہ چند آن مفاصلہ داشت نمود و آشفتنہ سیر و ستار گشت میر عبد العزیز در پے او با بعد و دے از نقاسے و دیدن ہر امر سے  
 یک آن توقیف نمودہ بہ طرف پشت سہر خود دیدہ ہایکے از نقاسے گشتے چون باز رو بہ راہ نمود دید کہ راجہ مذکور بنابر  
 مشاہدہ چند نفر ہر کہ غار نگران بودہ اند ہایکے را در کوچہ گذارستہ و خود پیادہ پگشتہ راہ خواہ ہایکے چند کہ در بیلوست  
 گرفتہ و گشتہ سیر و داسپ خود را دایند و بیلوش را گرفتہ مالت نمود و گفت کہ منور بقلیہ سے توانی رسیدن جہ خود را  
 زلیل و ہلک میگردد آنے ہوش آیدہ ہا سچے کہ سیر عبد العزیز پیش کشیدہ ہوا کہ دید و سیر خود را در میان رنقاسے خود گرفتہ  
 ہا بقلیہ بارہ بجائی رسانید و دیگر مردم ہر اسے از رسالہ اول رسالہ از ان تعینہ اندک اندک حج آمدہ و دولہ جہ رام برینچے  
 مسودہ تلمہ مقصور گردید و گھوڑ سیدہ تلمہ را فرزد گرفت و دولہ جہ رام خبر بہرہ ہماست جنگ کہ بتعاقب مصطفیٰ خان رشتہ  
 بود شنیدہ مضطرب و شوش گردید و ہمان سینا سان کہ آمد و رفت داشتہ جا سو سے سے نمودند و اسطے پناہرا  
 گشتہ و دولہ جہ رام را دلالت بلا قات رگھو نمودند و نیز زندگے را بر آبر و گویہہ را سنے خود و با سہر داران  
 ہر اسے استشارہ نمود بقلیہ بنو شامد و بقلیہ باقنقاسے طبیعت را سے دولہ جہ رام را مرجع شہر دند میر عبد العزیز  
 و برنے و بگپاس آبرو سے خود و شرم ہماست جنگ سہرا ز دہہ جنگ را ترجیح دادند آخسہ الامر بعد پانزدہ روز از تلمہ  
 گیرے راجہ دولہ جہ رام را سنے ملاقات رگھو را ہی گشت و جمیع سرداران ہر اسے و اختیار گردند ستے برادران  
 میر عبد العزیز نیز یادہ کس بیرون رفت و میر عبد العزیز با نقاسے خود کہ ہمہ ہمار صدکس بود و مرجع چند کس از شہر میان  
 کہ استخاف خود نمودہ پناہ بقلیہ بردہ بودند و تلمہ ماند و رگھو بعد ملاقات بناسے خدمتہ دیگر گذارستہ سرداران را بزرگواران  
 خود سپرد کہ تواضع نمایند و اسے دولہ جہ رام خیمہ بر پا کردہ در اینجا جایسے داد و بہانہ آنکہ ہوا گرم است اکنون بیارایم  
 و حیانت بخورد آخر در ریاست خود خواہید رفت چون یہیے بجایے رسید و کمر کشادہ آمد ہما بجا مقیم گردید  
 و از آمدن خود ندانست کشید میر عبد العزیز ہماست جنگ گشتہ و در راست تلمہ کوشیدن گرفت رگھو بعد استفسار و آگاہی آنکہ  
 میر عبد العزیز سے جنگہ برادر میر مذکور را ج پناہبران دولہ جہ رام با مردم خود نزدیک تلمہ فرستادہ مواجد و وعید  
 و تہدید آغاز نہاد و سیر مذکور جواب داد کہ نہ برادر داریم و نہ آسا کو کہ کس کہ ہماست جنگ است بودہ ایم بعضے ہمارے  
 کردہ ہما پوسند و با پاس گنگ تاجان داریم مباد فتنہ و محافلت تلمہ بکوشیم خلاصہ ہما یک ماہ و چند روز رسید عزم کردہ  
 در حفاظت آبرو سے خود و مر اسم تلمہ دار سے کشیدہ گذارست کہ کسے در آن تلمہ گرفت توانند نمود ما آنکہ ہماست جنگ  
 حسب التماس شہماست جنگ و بنا بر اطلاع برود و رگھو بکات از بقا قب مصطفیٰ خان و رنقاسے سمیت جنگ گشتہ  
 بہرشت آباد رسید ہر چند خبرا سیر سے دولہ جہ رام و جنگیدن میر عبد العزیز شہماست جنگہ از بنا بر خضر شکہ در توقیف رگھو داشت



قد سے رنج فرماید و مختلفان ازین تگنا سے بجات یا بیم با دام الحیات طلقہ اطاعت در گوشش و خاشاکہ جو بیت بر  
دوش و رشتہ در مراسم بافتا سنے تا سرخو اہم بود و رگہو باہمت تگنا چند ہزار افغان با نام و نشان را مطیع و متعاقد خود سازد  
او از خبر شکال سال پنجاہ و ہشتم از ماتہ و دواز دہم از غل اقامت خود از راہ جنگل بر بجوم و کھر کچر متوجہ سو پد عظیم آباد گشت و بعد  
تا راج فتح پورہ دو ہفت ہزار سے و نیزہ براسے استخلاص مر قلعے خان و غیرہ از دریا سے سو پدین پایا بگذشتہ افغانہ  
را خلاص ساخت و باقیبت میت ہزار سو را مع افغانہ و مرہ و دعوہ اول و عدد و ہزار سے اجتماع داشت کہ متقابا  
مہابت جنگ، باد و زود ہزار سو را بجز از راہ متعارفہ بقصد قتال و استیصال مرہ عظیم آباد و در سید و احترام الدولہ  
بہادر مہبت جنگ استقبال عم خود مہابت جنگ نمودہ اورک شرف قدموس نمود و مہابت جنگ در با ستہ پور طرف  
غرب عظیم آباد مسکر ساختہ و ز سے چند در ان میدان بلقا سے دوستان صحبت و خاصان مسرت اند و منت

### نوکر آذر دگر عبد العلیخان بہادر باہمت جنگ و دفع غبار نقار با صلاح مہابت جنگ

چند ماہ سے قبل ازین بیان مہبت جنگ و عبد اللہ خان خالو سے سو و اوراق غبار لاسے بر خاستہ صحبت نا جان و مادہ  
انزاق کرد و مہبت جنگ رتوہ عبد اللہ خان فرشتہ و مان و رتہ فقرہ نوشت کہ حاصل مشغولش ازین بود کہ در جنگ  
معطلے خان آخر سے راج کیرت چند رتہ تیر برداشت و بر جانفشانیما ہمت گماشت صاحب چہ کردہ اند کہ انہما ثبات  
حقوق خود سے فرماہند عبد اللہ خان ترک آمد و رفت در بار نمودہ بجا نہ خود منور سے بود چون مہابت جنگ و در خود خادم  
گشت کہ ترک رفات مہبت جنگ فرمودہ ہمنان مہابت جنگ بر خیزد آباد و در خدمت مہابت جنگ لقبہ از ناقلش  
بگذر و در سے در خیمہ مہابت جنگ کہ بود طعام مجلس خلوت و حاجے احمد مہابت جنگ و مہبت جنگ و عبد اللہ خان  
یکجا نشست بندہ را ہم حضور مجلس مذکور میر لہ عبد اللہ خان را سخن کشادہ شروع لہ عرض احوال و انکما رقصہ خود نمود و با  
مہابت جنگ گفت من دایم آن دارم کہ لقبہ عمر در خدمت بگذاریم چہ الحال بحال اقامت باہمت جنگ بہادر دارم  
مہابت جنگ بنا بر تسلیہ و نصیحت فرمود کہ درین جزو مان پسہ با پدر و ہمدار برابر خصوصت سے نماید چنانچہ شاہد است  
سبب این تقریر آنکہ دوسرہ در قبل ازین ماجرا دولت جنگ را با پدر خود حاجے احمد بہادر سو زدن خصوصتے غیر مناسب  
رو سے دادہ و وسیلہ تقصیر پدر و پدر گشتہ بود ہر گاہ کہ ازین قسم احمد ایمان آباد و اولاد و اخوان حشمتے رو سے بہر دیران  
شمار مہبت جنگ کہ بنی عم یکدیگر یاد اگر لاسے ظاہر شود چہ استناد دارد عبد اللہ خان گفت کہ قبلہ گا گا اخوان اولاد ہم  
اگر خصوصتے و رزندہ مضائقہ نیست کہ با ہم دعا و سے ارث و شراکت دارند منکہ نوکر محضم این مطالبہ با من راستہ نہ دارد  
اگر لائق کار خود باشند گند ازند و لا بد من ریش و نمخان ریکہ نامناسب مرض فرمائید این قسم رتوہ با چہ منے دارد کیرت چند  
چہ گیدی است کہ اور با من سے بخت مہبت جنگ ازین سخن بر آشفت و رنگ رویش متغیر گشت و گفت کہ کن جان  
خود را براسے آہر سے کیرت چند خواہم داد کیرت چند کسے است کہ کشما سے چہ را و را بزرگان ہمہ کس برداشتہ  
گنایہ آنکہ پدرش دیوان شجاع الدولہ مرحوم ناظم بنگالہ و مرج جمع اہل خدمات بود کہ حاجے احمد و مہابت جنگ  
ہم انسان جملہ بودہ اند عبد اللہ خان گفت کہ پدر کنش بردار سے پدر کیرت چند کہودہ ما من احترام ادا و جملہ فروریات  
شمار مہابت جنگ لکسین عبد اللہ خان فرمود و گفت کہ بابا شما چرا آذر دہ سے خود یکدکائیہ نواب مہبت جنگ



کہ مہابت جنگ آمدہ اندک لشکر نکست و بیگم حاجہ بنجوار سے کار فرما شدہ مستفسر گردید و جواب فرمود کہ این مرتجعین جنگ ملازمان خود و گون مے بیہم بیگم مذکور مستفسر سے خان بہار سے وقفے قلعے خان خلف حاجے عبد اللہ خطاط مشہور را کہ و بعد عالمگیر دیوان بہ اپنور بود بالفاق برسات پیش رگوبر از طرف خود فرستاد تا صورت مصالحت اگر تو اند شدہ بر مشہور آواز نہا بہر دہا بواسطت میر حبیب تا بہ رگوبر رسیدہ ابلاغ رسالت نمودند و رگوبر کہ غلبہ لشکر مہابت جنگست در خاطر خود مرتفع داشت مصالحت را مقنع شمر داما میر حبیب کہ با مہابت جنگ نہایت عدو بود و راضی نہ گشت نہ رگوبر باز داشت و دلالت بر فتن مرشد آباد نمود سببش یہاں آنکہ شہادت جنگ و را بنجائتا و عرصہ خالص است بکار سے از پیش رو و در رگوبر بنجوار میر حبیب و رانہ مرشد آباد گردید مہابت جنگ نیز تقاضا پیش کردید چون در سیترو آذین و زرادلی کہ ناگمان روسے دادہ انقلاب پدید آمدہ بود و جناس غلہ نہایت رفتہ نہایت قلت داشت آمدن تا بنجوار اندک شقت و عسرت ماکولات میر آمد چون دریاسے سوہن آب عمیق نہ داشت و جناس غلہ در لشکر از پنج طرف نہ رسید وجود غلہ کیاب و آخر الامر نایاب شد و مہابت جنگ کنار و ریاسے سوہن گرفتہ قطع مسافت می نمود و مہبت جوہت ناگزیر غلام اشرف کہ ہر دو جامعہ در لازم سرکار ہیبت جنگست صاحبان جرأت بودہ اند و شہر عظیم آباد بنا بر کار سے دوسرے و زوق و فخر نمودہ چون راہ از انبک دما زمر شہ مسدود گردید و بیاباس غیرت و ارادہ و رفاقت دلی لغت خود بالفاق ہمہ گیر جمالت را کار فرما شدہ با جمیبت قلیل ہمراہ داشتند از شہر برآمدہ را چھ ہمدار گرفتہ مرہٹہ ہا در راہ محاصرہ کردہ خواستند کہ غارت کنند ہمدلت راضی نگشتہ ابتدا باستعمال سیف و سنان نمودند مرہٹہ ہا کہ بسیار بود و فرما نہ داران مذکور سامع رفتار در میان گرفتہ مور ظعن و ضرب سیوت و ہر دو را نہایت مجروح نمودہ برخاک افکندند و بینے ناگزیر مذکور از فتنہ شہر سے کہ در ان گیر و دار رسیدہ بود از پنج مقطوع گردید و اسباب ہر دو کس بہ غارت رفتہ عریان بجال بجاہ بسیار ہیبت جنگ ملحق شدند و مہابت جنگ عظیم آباد رسیدہ چون رگوبر در فتنہ مرشد آباد و بعلت داشت بلا توقف بہت بلقا پیش گماشت و در منزل بہا گلیو بر بہر محقر چنپا مہابت جنگ زیر سایہ انبار اہلہ اسناد و سرداران لشکر براسے تعین مقامے مناسب معسکر آہستہ آہستہ پیش رفتند و فاصلہ بعید سے در میان افواج و مہابت جنگ افتاد رگوبر انتہا ز فرصت نمود و با جمیبت پنج شش ہزار کس نمایان و در نزد فتن مہابت جنگ شہابان گشت مہابت جنگ در ان وقت بکمال استقلال کار فرما گشتہ حواس خود را جمع نمود و ہامد و دے کے مع سوار و پیادہ زیادہ از پانصد شش صد کس نمودند مقابل رگوبر شدہ و مردم قلیل مذکور را مرتب نمودہ تا دیر مدافعت نہا نمود و دست محمد خان یکہ را کہ تو گنہ داشتہ بود و ظاہر اش با و اذاعہ بانکہ با نہایت داشت و زرادلی ملازمت دعا سے بلندے کردہ بود و یاد فرمود چون حاضر آمد گشت کہ محل انہار آن دعوے اینجاست اگر سے تو امید شاہد عدلے بر انجات آن دعوے دین ہدیان بہارید او ہم انجہ گفتہ بود بہ ظہور سائید و اسب خود را پیش راندہ و جمع کثیر سے کہ مقدمہ بجیش رگوبر و از یکہ تا زمان فارسیا لشکرش بود و نہا سخت و ہادو کس جمیبت شان را در ہم شکست از انکہ یکے را کشت و یکے را زندہ گرفتہ آورد و دین اثنا سہ و اران دیگر کہ اندکے دور تر بود و نہر رسیدہ رگوبر را مع فوج اول و قریب لنگ و دیر و سنان و پیشتر در زود و غور و مضروب ساختند چون طاقت در باخت ناچار و دیر فرار نہاد و دیگر افواج اول بقدر دہشت رس بار و دہسہ را غارت کردہ را فرار پیچود و شارب عام متار از ان مکان چون عرصہ چندان نہاد و کہ و لشکر مخالف با ہمہ گیر تو اند رفت رگوبر از خوف مہابت جنگ و ہم بنجائتا و ارادہ سبقت وصول بر شد آباد راہ جنگل و کوہستان پیش گرفت مہابت جنگ

بر اسے محافظت شمر مرشد آباد اطلاعاً بشماست جنگ شکستہ بزدک فرستاد خود ہراہ منازل متفرعہ مردوخہ ہستجالی شنا فست  
بعد کمر و زانو و در گھوڑ مرشد آباد رسید گھوڑان عرصہ کہ مہابت جنگ نہریدہ بود و بات اطراف مرشد آباد مثل جہانی دہ  
و باغ ہنسہ حیف خان ملا نقش وادہ تاج خود بچہ و در و مہابت جنگ قالب بنی کہ وہ بے استعمال آلات حرب با قلماسے  
خارج خود رفت سمت جنوبیہ و غریبہ شہر روانہ گردید مہابت جنگ بعد سہ چار مقام از جہانی دہ کوچ فرمودہ و بہاد خارج  
شہر گمشدہ در مالی گنج نزل نمود و بیکار دیگر برسہ مالاب رانی آن طرف کٹوہ محار بہ توسے بار گھوٹو و مشار الیہ در آن جنگ  
کمال پایدار سے راکار فرستاد و بعد ملک بے از ہر ایمان صورت فتح و ظفر و آئینہ خیالی خود ندیدہ و طاقت مقاومت  
مفقوہ یافتہ روسے از میدان برفت مہابت جنگ عثمان از تقابض باز نہ گرفتہ و پانی او بی تاخت رگھو سرداران  
و چون بار ہر بہ دست عساکر مہابت جنگ دیدہ و درین محاربہ ہم بسیار سے از تفاسے او پیش رسیدہ بودند علاوہ آن  
و بخار و حلقہ نشین شورش در ملک خود شہینہ مضطرب گردیدہ میر حبیب را با دوسہ ہزار سوار مرہٹ و سیش ہفت ہزار افغان  
ہمراہی مرقتے خان و بلند خان و غیرہ گذار شدہ در کمال یاس و نا کاسے رو بہ بار خود نہاد و بعد از ان کہ نیمسہ فرار او و بدر  
رفتن از حد و جنگالہ بتواتر رسید و خروج مہابت جنگ را ہم از اسفار متوالیہ دآمد و رفت حدود عظیم آباد و محار با جنگ  
درین عرصہ کر و ر و سے دلال و کلاسے در خاطر بارہا یافتہ بود و شاد سے دختر زادہ اسے خود نیز منظور داشت بنابر جہات  
نہ کردہ و ترقیہ حال سپاہ و اصلاح حال بعضے از مفسدان و تبار سے اسباب کتخانی سراج الدولہ و اکرام الدولہ و شاد سے  
فرمودہ و بنظم امور مذکورہ و ترقیہ حال رعیت و سپاہ توجہ فرمودہ و دوست محمد خان یکہ و وزیر و منظور نظر طاقت گردیدہ  
شرع بود و چون و میر محمد کاظم خان ہم کہ پیشتر در مزمرہ اقربا و دودہ صدر دبیہ و واجب ذات داشت بسبب تقدیم رسانیدن خدایا  
پسندیدہ تر سے خود صاحب رسالہ و سر دار اندکے از افواج گردید چون از سابق بہادری با بہ ظہور رسانیدہ مورد عنایات  
و الطاف بے نہایت بود و دوست محمد خان بچا نست شجاعت و داد و اتحا و لیبیاں بر سر محمد کاظم خان ہم رسانیدہ در حرب  
بالتفاق ہم سے بودند و راہ جہاد و جہاد ہمار سے یکد گیمے پیوند و یو نامیو ما و اقتدار شان افزودہ از جہد و رسالے  
لشکر مہابت جنگ گردیدہ حق آنست کہ سر دہا دہ بے بہادری بودند و کار با یو عینکے باید ازین ہر دو کبریات و مرات بطور رسیدہ  
مورد تمکین و آفرین دوست و دشمن گردیدند

نور شادی کتخانی سراج الدولہ و اکرام الدولہ و بر طرفی شمشیر خان و سردار خان و اخراج آنها از مرشد آباد

قبل ازین مذکور شد کہ در جنگ رگھو کہ بر سر مالاب رانی در صوبہ عظیم آباد اتفاق افتاد و آثار اتفاق از شمشیر خان و سردار خان  
اندکے بطور رسیدہ موجب از جہاد طبیعت مہابت جنگ و موہم کمال از سرداران مذکور گردیدہ بود بعد از ان نظر لایم و اتحاد  
بران جماعہ بعضے حرکات سابقہ انہما نیز محمول بر سازش و اتفاق با سر شہر گردیدہ از انجملہ اینکه ہنگام ورود رگھو در فوج مرشد آباد  
و اقامت او در اطراف میر بہوم چون بر سات پایان پذیرفت و آب دہن بہا گیر سے روسے بچی آ در دہ با پایاب گشت  
در دوا جناس غلہ کہ از ان طرف گنگا بر کشتیہا سے آمد و بوقت گشتہ وصول اجناس مذکورہ پیر شدہ آباد و خضر از جگوان  
گول کہ سیش ہفت کردہ از شہر حاصلہ دار زمین گردیدہ ازین مکر کہ در راہ ہمار سے منتشر بود آباد سے ہنگوان گولہ و  
آہن غلات از انجا انحصار بر قینا سے سرداران متحد مقتدر داشت بنابرین مہابت جنگ کہ در سامنے گنج



مسکو داشت شمشیر خان و سردار خان را بنا بر حفظ طریق بملکان گول و ذریع ایدلس مرشد که بمتر دین سے رسید نصرت فرمود و در آن وقت کبریا غارت و تاراج گادان غله و غیره بمیل آمد و مهاجرت جنگ انک توپے نمود و دولت جنگ را حفظ طریق بملکان گول و قنبر فرمود و بدو متیقن شد که در آن وقت هم این سامیہ اذافا خند مذکور بجای خاطر رگھو بود و ازین متولد عدد و حرا کاسے چند که دولت بر عدم صداقت سے نمود بظهور آمدن گرفت بعد که مهاجرت جنگ متوهم گشت که افغانان مذکور داعی خلع و قدرت نسبت با و دارند و مجرم و احتیاط کو شید و در باب بیعت و آگاہی بملازمان اعتماد اشاره نمود و احتمال میرفت که ترو و سر ساسے اینها با یاد و اشاره رگھو و بنا بر سازش با دوست و مخفیان میگفتند که رگھو بشرط اتفاق با و عطاء الله خان را بطاعت عظیم آباد و سردار خان و شمشیر خان را مالک روپہ نقد و نوکر سے و دزد و هزار سوار و دعدہ نموده بود و بشرط کشتن زمین الدین احمد خان بهیبت جنگ و تصرف آوردن عظیم آباد و دلاک روپہ نقد و نوچه دلاک در بینک طلا و آن نوکر سے موعود بود و خطی طرح رگھو بدین مضامین رسیدہ اینها را امر انھوں را دبا گرفت و بعضی سے گویند که خود را صاحب اقتدار طالع صند و ازین کار دانستہ رگھو را ہم با خود متفق ساخته ادا دہ فاسد را حاکم شد و نمایی ای حال با آنها استغفاسے نوکر سے نمودند و مهاجرت جنگ ازینا سے اعمال و افعال اینها آثار شرارت مشاهده کرده و شروع برسات سال بنجاء و تنم بعد کینزار و یکصد بر طرف ساخت و در زمین عرصہ کو سوم بر شکل بود بهیبت جنگ و بعد لعلے خان و صاحبے احمد و جمیع مشایبان را که در عظیم آباد بودند و احتضار قیام مودہ ثابے شاد سے کتھا فی سراج الدوله و اکرام الدوله گذاشت صاحبے احمد بنابر بعضی جات عذر خواستہ نیامد و بهیبت جنگ و بعد لعلے خان مع عیال و اطفال و جمیع و محققا خرا آمدند و نے الحقیقۃ این شاد سے برینے کابیر و مکتفہ که شاید بمیل آمد ابتدا بشاد سے برادر صغیر لعلے اکرام الدوله نو و پیش آنکہ دختر سے که با سراج الدوله ازینا عطاء الله خان منسوب بود بحسب تقاضا رفت مہستی از دینا دوسہ سالے قبل ازین بنابر نسبت دختر منسوب اکرام الدوله زنده بود و مهاجرت جنگ بر اسے دل بست و دلدار سے راجع بمگر زن عطاء الله خان که برادر زاده اش بود شاد سے اکرام الدوله مقدم داشت و نزدیک ہزار خلعت در شاد سے اکرام الدوله و دو ہزار خلعت در شادی سراج الدوله و جمیع قبائل و عشائر و رفقا و صاحبان و در باب طرب عنایت فرمود و خلعت فاخرہ مذکورہ از صدر و پیر تا ہزار و بیہ و بعضی ازین زیادہ ہم قیمت داشت و بعضی کسان را الاکت بحال اوجا حسم ہم بنفشہ و تالیک داد بلکہ زیادہ از ان طعام ضیافت در سر کار مهاجرت جنگ و شہادت جنگ دائم و ماسک بود احد سے از فاسے دادا نے و دختر باقیے نمائند کہ کبریا بہرہ ازین ضیافت با و نہ رسید و ہر حصہ کہ با صلاط مشہور و قورہ گویند متعجبنا نیست و بنجر و پیہ فوج داشت و ہزاران ازین نوع زودہ با قسمت رسید و ہزاران و کشتیاز سے پیہ فوج دادہ آید کہ زمین ہمسراسمان و مرشد با در شکاف افراد سے ارم ذات التاد و گردید و زمین ہمن شاد سے با صولت جنگ ہم شاد سے یکے ازینا خود کہ با نثر الدین حسین خان پسر سیف خان منسوب شدہ بود با انعام رسانید و پسر سیف خان چون پدرش نہایت دولت و نسبت باعتبار قدامت امارت و عمدگے خاندان داشت کمال کمال و فراوانی اسباب زینت و آرائش و از مرشد آباد گشت و صولت جنگ ہم بجای نام و نشان کہ برادر زاده مهاجرت جنگ و امیر بہشت ہزار سے بود و عوسے دختر خود بشدت کر و فرما ہر دو شاد سے مذکور بحسب ظاہر برابر نمود و تقاضا را و دختر مذکور در سوم از شب کتھا اسے کہ در ہند و ستان معروفہ ہر جہتھے است لفتہ مردم و مل بر چیز ساسے بسیار نموده و ازین عنینا مذکور سے شاد از اجملہ اغلب احوال ہر حصہ است و بعضیے گمان سکون شدن او بلند ادتیکے از لسان ان صولت جنگ



ذکر و در میر علی اصغر کبر سے بمرشد آباد و شرف القار و غبار میمان مہابت جنگ و عطاء اللہ خان و  
 عروج و انحطاط درجات میر محمد جعفر خان قریب ہم و بنام سفید شمشیر خان سردار خان

میر علی اصغر از سادات سیکرے صفات مہابت و در زمرہ لازم الملک امیر خان بہادر خلف عمدۃ الملک  
 صوبہ دار کابل فلک بود و پدرش میر غلام محمد نام داشت مرد بیاریار و نہایت ہوشیار مہبت شہادت و  
 دلیر سے موصوف و در ابتدا اسے جوئے نے خدمت کیے از در ویشان رسیدہ بے اشتغال و اعمال نفرا از  
 در ویش مذکور و زیدہ از طالب دنیا و جویا سے نام و نشان گردیدہ و دام پیر سے و میر سے گترہ اکثر جاہلان از  
 رابد ام خود آ و در و نام سے ہم رسانیدہ و اتباع خود منصب کبر سے گشت و موصوم العارفین لقب نانے خود ساخت  
 و عثمان سیفہ پیش مستقدان و ابدان گفتہ اظہار عروج ہر مراتب منور سے بانجام شش سے نمود کہ پنج یک از ان اصل  
 نداشتہ اما ظم اولیا را میر نور محمد بہت تحلیل و تحویم بے جیز با از ان عزیز نیز یافتند چنانچہ سے گویند ترم مرغ را  
 حرام سے دانست بے ہوشاران کہ در خصوص این امر بر سیدہ بودندے گفت کہ نہ حرام کردہ ام و نہ درین باب  
 چیز سے گفتہ ام اما من نے خودم و اتباع از فرق عادات عجمیہ را بر اسے او ناقل بودہ اند از انجملہ آنکہ روز سے  
 در چاہ افتادہ چون جہندگان یافتند اوراد بر میان چاہ بر ہوا استادہ دیدند و این خبر شہر گشتہ بہان جا با فدا کس  
 بفرق مریش مشرف گشتند و در ابتدا جاہل بودیکے از طلبہ علوم را با خود متفق ساختہ در خلوت کتب بیاد سے  
 صرف و نحو از دے خواند و چند لغت عربیے با کردہ در مجالس جنگام گفتگو نہ کرنے کرداگر کے از تحصیل علم پر سید  
 سے گفت بے در کتب حالی با مرشد را دہاسے خود تحصیل نمودہ ام کنایہ از انکہ علم لدنی در عالم منے با حسین علیہ السلام  
 اخذ کردہ ازین مقولہ گفتگو با داشت و نیز در مجالس اگر بیگانگان حاضر با شہنشاہ سخن چند بطور اجمال نبوسے سے گفت  
 کہ مستعان گمان کنند کہ بر قلوب اشارتے ہم رسانیدہ از شائے و سرانہ آگے و در خلاصہ مرد چار سے جاہ طلب  
 و با بعد و دے از مردمان ہر اسے در خانہ عمدۃ الملک نوکر بود چون عمدۃ الملک کشتہ شد و زیر خان نامے  
 افغان دلا را کہ از متقدان او کہ جامعہ دار سے بود رفیق عطاء اللہ خان قریب میر علی اصغر مذکور پیش عطاء اللہ خان  
 نمودہ خان مرقوم را شتاق او نمود عطاء اللہ خان بعد استیذان از مہابت جنگ مبلغ مستد بہ بطریق مساعدہ فرستادہ  
 اور با جمیعے لائق طلبیدہ میر نہ کور اسباب نقل خود مشل پلے جہالہ و اولات نوبت و دیگر لوازم امارت از ان زر  
 آراستہ و شش صد مقصد سوار از خویش تبار خود و بیگانگان فراہم آوردہ در سال ششم از ایامہ و وار دوم ہجرت  
 بہ عظیم آباد رسید و در خارج شہر دوسہ روز مقام نمودہ خان مرشد آباد گردید و در زمان توقف اداجاتی احمد و جلد الطمان  
 با شہار و در ویلے و کمالا نش شاکن گشتہ ہر یکے بر اسے وید نش رفت او ہم بر اسے باز وید نہانہ حاجے احمد بخیر علیا  
 بہادر در آمد فقیر بہان و و در خانہ خال خود یکبار دیدہ و بعض اوضاع او مطلع گردید بہیبت جنگ کہ ناظم عظیم آباد  
 و داماد مہابت جنگ بود این استخبار او کہ بلے دیدش نہاد خوش نہ کردہ در باطن آرزوہ گشت و احوال اور  
 بہر مہابت جنگ نوشت و حاجے احمد نیز در تہر لطف و توصیفش نگاشت بید صاحب چنین و چنان در ایچ  
 باب کمتر از صفی خان نیست

ذکر عروج میر محمد جعفر خان بمرتبت نیابت صوبہ دہلی کنک نکات نزول از ان مرتبہ باندک زانی بافتضای گردش فلک

مہابت جنگ بعد اخراج شہر خان و سردار خان و فیض افون مرہٹہ از حدود بنگالہ چلے نکلے نظر داشت و آنہا بطرف کنک  
کتر پیادہ برده سے گزرا نکلند و از محمد عزلی عبد الرسول جان و بقید شدن راجہ دو بہہ رام در کنک صاحب کوسہ مستند  
ہو خواست کہ میر محمد جعفر خان را با نوبہ مناسب بکنک بفرستد و دین خصوص مشورہ و چنین قرار یافت کہ خلعت  
صوبہ دار سے کنک بصورت جنگ تمام الدولہ سعید احمد خان بہادر عنایت شد و نیابت نظامت آنجا میر محمد جعفر خان  
دادہ آید بنا برین خان مرقوم را بنیابت خلعت نیابت کنک و فوج دار سے میدے پور و پٹیالہ باجالی علاقہ بخشی کرے  
کہ از چند سال باوجود عطایا سے سرچ و چغہ مرعہ واسطہ و فیصل و شیرانیاز بخند و صولت جنگ بہادر نیز از قبل  
نمود خلعت با جوار حرمید و عطافرمود میر محمد جعفر خان نیابت بخشی کرے خود را میر اسمعیل بنے عم خود دادہ و جعفر گندہ  
و بجان سنگر تاسے را از نزد خود بلوچہ دار سے پہلے گماشت و خود با جمیعت ہفت ہزار سوار دودہ و دوازہ ہزار پیادہ  
حسب الامر مہابت جنگ با نظام صوبہ کنک و تنبیہ و اخراج مرہٹہ را ہے گردید و بعد قطع مسئلہ در جوار  
میدے پور رسید و با جمیعت از مردم مرہٹہ و افغانان کہ در ان مکان بودند پہلے نمودہ شکست آہنا داد و مرہٹہ  
نہ کور و فریاد و خان مذکور با جمیعت مزبور وارد میدے پور گشتہ این طرف رود خانہ کھنا سے  
جہاؤنی لشکر را حکم داد و با نڈیشہ آمدن افواج دیگر حرکت بر فتنہ کنک نمود تا آنکہ خبر آمدن جانوبہ سے پسر گھو در فوج  
کنک شہرت گرفت و میر محمد خان با ستماع این خبر مضطرب الاحوال بہر دن اذن و اطلاع مہابت جنگ از میدے پور  
کوچ نمودہ ارادہ بردوان نمود و فوج ہرا دل جانوبہ سے یے جرات تاسے میر محمد جعفر خان دیدہ چند تعمیر فیصل و غیرہ لغات  
بر دو خان مرقوم با آنکہ شانزدہ ہفتہ ہزار کس از سوار و پیادہ ہجرا و داشت بدون تحقیق افواج مرہٹہ سے تحریک  
سیف و شمشیر را بردوان گرفت و مہابت جنگ چون براحوال میر محمد جعفر خان آگئی تمام داشت عطاء اللہ خان  
مہابت جنگ را مع فوج بکنک او پیشتر از خود فرستاد و مرہٹہ اصغر کو سے بعد بر آمدن عطاء اللہ خان از مرشد آباد  
رسیدہ خانزادہ مہابت جنگ در نصیبت او کہ حسب الظاہش آمدہ بود نہ کردہ از بدون شہر راہ لشکر خان مرقوم گرفت و لشکر  
عطاء اللہ خان رسیدہ فتح شد عطاء اللہ خان با ظہار روز بر خان اسیر دام نزدیک و او پیشتر گشتہ بعد بعد رسیدن میر  
نہ کور و مشاہیرہ اہلہ در پیہا سے او شہید تر گردیدہ و اتفاق ہمہ گیر بردوان رسیدند و از ان طرف میر محمد جعفر خان ہم  
برگشتہ وارد قصبہ نگر کردہ گردید و جانوبہ سے میر جہیب و افغانہ و مرہٹہ در انجا رسیدہ و عرصہ را از مہابت جنگ  
خالی دیدہ و محار بہ صبیحہ نمود در ان جنگ از عطاء اللہ خان تردد نمایان نظر و رسید خصوص میر علی اصغر کبری کہ نہایت  
صاحب جرات و در ان روز ہرا دل عطاء اللہ خان بود و فوج ادلوس خود ہمراہ داشت جسارت تاسے بے ہنایت  
سور و خمین آشا و بیگانہ گردید عطاء اللہ خان با نحوایے میر علی اصغر کبری عرصہ را خالی دیدہ و خود را ہم چیز سے نصیبہ  
سودا سے خانے بد مرغ خود بخت و قاصد آن شد کہ میر جعفر خان را با خود متغنی ساختہ ہر گاہ مہابت جنگ رسید  
با او خود سے نمودہ از میان بر دار و چنانکہ بوساطت میر علی خان کہ مرد بکسر سنگے کش و نہایت مصاحب میر محمد جعفر خان  
بود این پناہا داد خان مرقوم ہم بنا بر سفاہت سیلے با این کار نمود و مقرر شد کہ بعد حصول مقصود صوبہ عظیم آباد

پیر محمد جعفر خان با عطا اللہ خان میر عبد العزیز وغیرہ دوستان میر محمد جعفر خان برین اجسہ آگئی یافتہ مالکست  
 را از حد بدر بردند و خان مرقوم را از ان اراده ناسد نام داشتند و نامبرده ازان ر کاشت باز رده بجای خود نشست  
 اما مابیت جنگ استقام آن نوہ از ہر دو بدگلان و بجان آزد و گردید و ہمدین انجا مابیت جنگ بردوان را  
 مغرب خنام خود گردانید و متصل بفرودگا و عطا اللہ خان و میر محمد جعفر خان رسید میر محمد جعفر خان آمدہ ملازمت نمود  
 مابیت جنگ سختی چند بطور موفقت و در جنبہ قیامت حرکت مسا دوت ازین دستہ بود کہ از خان مرقوم بطور رسید و  
 بر زبان آورده رخصت انصاف بنماز اش و میر محمد جعفر خان را بقفقاس یعنی مرکبات مذکورہ گران آمدہ اراکہ  
 و بار قفا در زید مابیت جنگ بنا برد و کشت و آب و روغن عطا اللہ خان بتقریب بار کبار دفع بنمازہ در وقت درویش  
 میر محمد جعفر خان آمدہ ملازمت نمود و در ملک مابیت جنگ را ہم عطا اللہ خان تقدیر نمودہ حکایتکہ شایان ذکر سے  
 و آفاق بنامند بطور رسانید و مابیت جنگ آزد و گشتہ کنون خاطر خود را خاطر نمودن مصالح ندانست و بنمازہ خود مسا دوت  
 فرمود عطا اللہ خان الناس نگداشتن میر محمد جعفر خان را سوار نمود و مابیت جنگ پیغام داد کہ در رسالہ خود ہمزبور  
 مردم کہ خواہید نگدازد و من بر رسالہ انشا ازان قدر کہ داہید سے تو انم افزود میر محمد جعفر خان ازین سخن انطسار  
 آزد و گشتہ نوہ ارادہ برخاستن از لشکر خود عطا اللہ خان معرفت داشت کہ در صورت رفتن سید صاحب من ہم  
 نے تو انم نامہ مابیت جنگ جواب صاف داد کہ اجتناب با شماست عطا اللہ خان را کہ میر محمد جعفر خان رفتن منو من شغل  
 صید بدگلانہ از عالم بالا بنام او دادہ بود و آن سفیدہ ابلہ و عدوہ ارادہ از جنابت سے شمرد بلا تا مل از بردوان مع میر محمد  
 برخاستہ راہ مرشد آباد گرفت مابیت جنگ خواست کہ بتالیف قلب میر محمد جعفر خان برداشتہ شمال سازد بنا برین  
 بتقریب لایحہ کے از افراسے او کہ در ان اچان مردہ بود بنمازہ اش رفت خان مرقوم بشاہد شش ہفت ہزار  
 سوار ستار با لیسے از اسباب امارت ہمراہ خود چند افسلے بخویشنی راہ دادہ و در مراتب استقبال و مشاکت و  
 عرض مطالب حفظ مراتب را ملحوظ نہ داشت و کہ گشتہ چند کہ لانی بحال او نبود و بطور رسانید مابیت جنگ آثار  
 سفاکت و تنگ نظری از ناحیہ احوال او دریافتہ بنمازہ خود مسا دوت فرمود و ہبانیہ محاسبہ پہلی لیجان سنگہ را کہ  
 باب خان مرقوم و بااد در مقام قدر بود طلب داشت میر محمد جعفر خان در فرستادن او عدول حکم نمودہ جواب داد کہ ہر  
 او با سمن و اہستہ است مابیت جنگ ازین جواب دور از صواب بر آشتن سید محمد یساول را با چند نفسہ  
 فرستاد کہ بجان باہراہ خود رفتاد تہرا چار و شمار لیکہ غلطی و خشونتہ ہرمزاج داشت حنفیہ میر محمد جعفر خان رفتہ و چنان  
 کلانہ درشت گشتہ دست بجان سنگہ را گرفتہ ہمراہ خود آورد مابیت جنگ بنا بر مصلحت خود ہزارے پہلے لیجان سنگہ  
 و جنبہ گشتہ بنور اللہ باگ خان برادر فقیر اللہ باگ خان بنمیر سے میر محمد جعفر خان دادہ رسالہ میر محمد جعفر خان را بر طرفت  
 نمود و فرمان داد کہ ہر کہ نوکر سے خواہد در شہر حنفیہ رسالہ سراج الدولہ آمدہ نوکر سے کند بخیر دین عدول و نصب ازین  
 بر طرفت رسالہ تفرقہ در مردم ہمراہ سے میر محمد جعفر خان رو سے دادہ چندان کے باا و نمائد و دود و دخوتیکہ و دواغش  
 و چیدہ بود و در نشست ناچار بالعمالی و اضطرار او ہم راہ بگلانہ گرفتہ بشماست جنگ پوستہ دوران عہدہ  
 فقیر ہم از عظیم آباد ہر شدہ آباد آمدہ و در بار شماست جنگ آمد و رفت داشت کہ این سواخ و دی خود و مابیت جنگ  
 با تملع خبر وصول جانوبے در قرب جوار لشکر با فوان بجور امواج بمقابلہ افواج مرہطہ و با غنہ شافت و بعد از سطلے

ایک ساتھی مبارک باجاولیہ دیر جیب رو سے داد دلا دران ہمراہ جہا بہت جنگ بر سے سہام و فرہب سام خون آشام  
 و شاک بری انداز ان آتشبار دود از نہاد و دمار فوج و کمن بر آورد و جبار سے از مرہٹہ لہر ہا تک ہلاک انداختند جان بہت  
 بشمارہ این حال شکستہ بال گردیدہ بقصد ناخت و تاراج مرشد آباد ویدہا بہت جنگ با ستاح این خبر و تعلقا بخش کمال  
 استیصال نموده فرصت نہاد کہ آن گردہ ابنوہ فرسے بسکتہ شہر تو اندر رسانید باجاولیہ کہ فرہب دست اسلامیان و تلف  
 داشت در جواسے مرشد آباد حرکت مذہب سے نموده جانب و خاسر راہ میدسنے پو گرفت و ہما بہت جنگ ہم درقا بخش  
 ویدہا پنج جان و قوت نورزید اما جاولیہ سے سبک دے از باد و غبار مستدار گرفتہ جائے مقابلہ نمود و ہما بہت جنگ نظر بر حق بشکال  
 بر مرشد آباد و محاد دت فرمود و از افشا سے راہ متواتر احکام اخراج میر سے اصغر کہ سے بشمار جنگ مرشد و شہادت جنگ  
 پاس خاطر عطار اللہ خان سام سے کہ ہما بہت جنگ چون نزدیک رسید ہما بہت جنگ ہما در رتقہ در کمال و یک نوبت  
 غلی فرمود کہ رحم خان برای ہمین کار میر و اگر آن عزیز پراہدہ باشد بہرہ الارحم خان مجبور و غف و در ابرا مردہ داخل چاؤ سے  
 خود خواہ شد عطار اللہ خان با این غصہ کہ ہما بہت جنگ رتقہ را کشتہ فرستادہ بود و مضطرب گشتہ میر علی اصغر کبری و طلبہ داشت  
 در حمایت ہا سے لائق نموده مرغض فرمود و آن عزیز سے فیض بر کاغذ سے وعدہ فرسیدہ نوشتہ بہ عطار اللہ خان داد کہ کعبہ  
 العفصا سے بقدر مدت شمار شد ایالت بنگالہ ممکن خواہید شد بعد از رقت بسیار و تا سم سے شمار عطار اللہ خان  
 میر نہ کہ راستی الباب شالفت نموده رخصت فرمودہ میر سراسر عز و یر با دل خستہ و خاطر شکستہ رفت سحر بر بستہ راہ وطن  
 گرفت و قطع منازل نموده چون بعظیم آباد رسید ہیبت جنگ کہ از دآزردہ خاطر بود و مالغت از دخول شہر نموده فرمود کہ  
 چنانچہ از بیرون شہر مرشد آباد رفتہ بود احوال ہم از ہمان راہ وطن خود برد چون در برسات از شدت سیلاب جلد راہ با  
 مسدود و دیوہ و در غصہ از رستہ باز مرشد است میر چارہ غریق گرداب حیرت گردیدہ نیند است بد کہند آفسد الامر سے  
 و التماس مہد سے شمار خان و بعد اسلئے خان پر دانگے مردہ از رستہ باز از شہر یافتہ میر دن شہر رفتہ منزل نمود و ہمین قسم  
 بر در اسے سوہن ہمدان شکستہ سبب الایاس ہیبت جنگ طرف مقابل آمدہ بارادہ تاراج شگرتش و اقامت نمودہ میر علی شہر  
 کبر سے مضطرب گردیدہ باز ہم سے شمار خان و محمد علی خان و حاجی احمد گامشت و دین ہر سے کس نہایت مبالغہ و رخصت  
 ہیبت جنگ نموده پردانگے در گذشتن از اضرا و گرفتہ ہمدان سنگہ سلاطین بر خاستن از مقابل او و او دن کشتیا  
 بنام خود دریا سے سوہن نویسا بنیدند و مہدی شمار خان و عبد اللئے خان مرکز خاطر ہیبت جنگ دریافتہ مردان خود را بر اسے  
 قتل و محاکمات میر نہ کہ فرستادہ از از دود و دود بر عظیم آباد با نیت گذرا بندہ بعد مرد و دوسراہ ازین معاملہ کہ برسات  
 اعظام یافت و ہیبت جنگ بشمارہ دولت ہمدان خود و رتقا سے ہما بہت جنگ کہ در شادی سران الدولہ و اکرام الدولہ  
 پسران خویش دریافتہ بود عازم آن گشت کہ اقتدار فوج بہر سانیدہ شل مصطفی خان در ملکیت بنگالہ و خانہ عم و پدر زن  
 خود محبط و مسلط باید شد و دیگران را محکوم و مطیع خود بطوائف اکیمل باید داشت بنا برین در ادل زب سے ان کہ ہما بہت جنگ  
 بہ قصد تنویر و استیصال مرہٹہ پاک و دیر سنے پورا قاست داشتند از مرشد آباد بہ آمدہ ہا سے پنج مسکراختہ بود  
 و برین مکان میر ابو العباس کے کہ سابق برین خاندانی بر مان الملک داشت و دیولا لغزت تمام پیش ہیبت جنگ بر سر برد  
 برسات و سفارت ہیبت جنگ رسید و بلا زمت ہما بہت جنگ فار گشتہ تبلیغ رسالت نمود خلافتہ پیغام آنکہ شمشیر خان و  
 سردار خان کہ بعد بطرف سے باعتبار وطن قدیم در در بنگالہ اقامت گرفتہ اند و جمع کیر سے از افغانہ ہمراہ دار اندا خسران این عرق

خالی از تقدیر نیست و بدون این مایه علاقه فکر سے درین دیار و جیب مفاسد درین صورت غمت آنکرا گراشاد شود و دران مذکور  
 را با جمیع سمر هنر اسوار فکر نگارم لیکن چون جانکرا آتخواد این سپاه درین صوبہ گنجایش ندارد و مقدر کرکترین نیست و پیشانی  
 این جمع از سرکار رحمت شود و مایه جنگ اگر چه ابتداء استنکات ازین امر فرمود آخر الامر پیاس خاطر سبب جنگ و به وجود  
 سقوطی بنزدیک در صورت عدم قبول مفاسد شش را حانی مایه جنگ ساخته بود قبول نموده سیر شتارایه مستغنی المرام و اودت  
 نموده از پیرائے مدعا بهیبت جنگ آگهی داد و بعد رسیدن سیر مذکور احترام الدوله با و سبب جنگ با شتالو افغانان مذکور  
 کوشیده استند عاصی طاعت از نماند و پیغام مذکور سے فرستاد آقا غلیبا سے مرحوم دقتی غلے خان مرحوم و محمد عسکر خان مرحوم دست  
 جواب و سوال گردید و آنها به صورت مطمئن نمودند چون آناهم قاصد امر سے عظیم بود قبول نموده خوابان عهد و پیمان با ایشان  
 علاظ و شدا اگر دیدند حسب المدها سے شان به عمل آمده فکر سے شتخ شدا و اخذ فی النجی از در بنگا شتیر غلے خان و مراد شیر خان  
 به شیرزاده و دوسر در افغان بخشی بعلیه واد گردید و در ایام عاشورا شروع سال شصت و یکم از مایه دوازدهم آن طسبت  
 گنگا رسیده فرود آمدند و آمد شد مردم از طرف بهیبت جنگ نزد آنها گرم بود و آنها خوف خود را از طاعت آمد و رفت در باز  
 اندیشه خدع که از مایه جنگ و بهیبت جنگ در باره عبدالکریم افغان و دروشن خان به غور رسیده بود و ظاهر سے نزد  
 و بهیبت جنگ از لاله دسواس و دسواس آنها با انواع مختلفه و اخلاص مختلفه سے فرمود تا آنکه روز سے بنابر اظهار  
 اطمینان خاطر خود از آنها درام کردن شان بدون اطلاع بر نقاد و همدان بر کشتی خاصه که باصطلاح پرندہ سے گویند بنظر  
 کو چاک خود میرزا احمد سے دیدن غلے خان برادر دسواس فقیر که بدانا پیش گرفته بود و محمد عسکر خان سوار شده بے خبر از تبه  
 کس تنها عبور نموده بخیمه شتیر خان که بر لب دریا داشت رفته نزول نمود و شتیر خان تالب آب استقبال نموده و سه سلام  
 داد و آب و نذر تقدیم رسانیده و در خیمه خود برده بر سمنه نشاند و خود با دیاب استاد چون بهیبت جنگ به پهلان حکم به شستن  
 فرمود و شتیر خان و دیگران آمده سلام داد و دعام نمودند و نذر گذار بنده مراد شیر خان شتیر خان در دست مستعد  
 بیک پانشت افغانه در زبان پشتو که دازند از شتیر خان اذن کشتن او و خواسته ااو و گنگو با آنها و مخالفت و دران  
 زبان و هم زبان هند سے مناسب و مقرون به صلاح ندانست به بهانه خاریدن ریش سر خود را بطور مخالفت بشدت  
 جنبانید سید غلے خان این ماجرا چشم خود دیده پیش فقیر بعد سناخم مذکور که بنده از شتیر خان آباد برگشته بود نقل سے نمود لیکن  
 بهیبت جنگ بر این استبدان و منع مطلع گردید و قضا چشم او را پوشید شتیر خان فیصل و اسپا موافق ضابطه در  
 نذر کشید و از نذر گذار نیدن بهیبت جنگ خدو اھے نموده گرفت و دوله ار سے اطمینان خاطر او نموده برگشت و پراگانی  
 عبور داد علیه مبر که شتیرا حاضر آوردند و عبور افغانه در باغ جعفر خان شروع گشت ادب سر در خان ح بهر اریان خود  
 عبور نمود و بهیبت جنگ همان قسم تنها بر پاکه سوار شده بیرون کفره بنم الدین رفته نشست سر در خان با تهر اریان خود  
 آمده مجرا و طاعت نمود مشهور است که او درین دفا شکر و اطلاع نداشت چنانچه خود پیش شاه محمد امین و شاه رستم علی  
 که دران وقت از مشاھیر درویشان و ظاہر و باطن ایشان یکسان بود و و کیفیت از نشا و منوی دشتند بقسم ظاہر سے نمود  
 که من از علی که این هر دو سفلیه یعنی شتیر خان و مراد شیر خان نمودند آگے ندادم والا در رفاقت شلن سمر بار سے مردم  
 اکنون نا حادم چه کے این سخن مرا بداند که اگر ترک رفاقت نامک نسبت بهین دنا مر دے بمن خواست نمود و بنابرین  
 پیاس آبر دے مقوم دے در شرم افغانا شکر که انا از مقدر سے سموع گشته که گشت که این خبر از اسرار هر دو سوار است

چون مقدر بود و بنور رسیده که هر یک از این بر دو در باطن این اراده داشتند که این باغ فراغ از نعل بهیت جنگ کار و دیگر سے تمام کنند و باغ را خود مالک ملک دولت باشند و السلام علیک ایها الناس و در عشره ادا و خواه محرم مشدوع شال شصت و یکم از نایه و دوزخ و حیرت نماز است آموادمان بخانه بهیت جنگ معین گشت درین ایام عم را تمام نموده ستار خان که نایب است مقتدایه بهیت جنگ و سرایه استنهار او در چنین احوال بود و خدمت پرگه سرس کلبه و متبیه و گوشال بشین سنگه زمین را آغوا نمود گشته اکثر سرداران و مملوکار آمدن شل خادم حسن خان و احمد خان و شال انماح راجه سندر سنگه زمین را مکاری شین او بود و در حضور حاضر بودند و اکثری که حاضر بودند و ممنوع شدند که کسی از فرقه سپاه روز ملازمت شمشیر خان و سردار خان ساغر نشود و چه دران خانه بخانه جماعه داران و رسال داران گردیده حکم حاضر نشدن دران روز رسانیده آهنگدایین بنایر کیسل ایلخان آنها بودند و ستمی و تحقیر طبع در بعضی عظام امور و قضا که یکس آن جاری شده بود و چشم بهیت جنگ را که ساخت و الا آن مسند بر درویشا رسی و آل اندیشه هر چند مقلد مهابت جنگ بود اما گو یا گویا سبقت و رسالات دنیا از هم بود و قدسے چند پیشتر رفته بود و بغیر ما در در شل این ساختن باراده ملاقات والد هازم بریلے و نمره محلات که خدمات انجام از طرف غازی الدین خان نیز در جنگ خلفه امینا داشت کشته و دوسه منزل پیشتر رفته بود و کسب اتفاق از غراب امور آنکه روزی که بهیت جنگ کشته شد همان روز وقت عصر قریبے آنکه قاتل رانه بنده شمشیر که کسی که گویش شمشیر خان بهیت جنگ را کشته و روز دوم از استماع در منزل ششی مضاعف پرگه غازی راجه و حان چند از پرگه بهون پور که ملازمان حاکم آنجا بودند و بر کشته شدن بهیت جنگ و غارت شدن نو جدار مرکار شاه آباد از دست زمینداران آنجا تبار بر سه محل ظهور و شیوع یافت

## ذکر کشته شدن بهیت جنگ و انتقال او ازین جهان تاریک و تنگ

اما کیفیت کشته شدن بهیت جنگ مرحوم آنکه یک روز قبل از ملازمت شمشیر خان سردار خان مع رفقا سے خود آمده ملازمت بهیت جنگ نمود و موافق دستور پیشه وایسے بان قسری گرفته نیمه نایسے خود رفت روز دیگر بطور و زادلی بهیت جنگ و چهل و شون لو ساختن خود اول روز بر آمده بر سر نشست و محمد عسکر خان که ندیم و واسطه جواب و سوال با نایا غنه مذکور بود و میر مرتضی و میر بدایه و مرید هر کاره و رضاسنه خود بدار سلاح خانه که حملش تعذاب بود و سید ارام مشرف نو پخانه دستے که پیشکار سے خادم حسین خان داشت با چند نفر خدمتگذار حاضر و چو بداران و چیلر دایستور در بار بیایسے خود بنایر نورنگ استاده و میر عبدالمصطفی سے نسب که از اعیان زاد وایسے عظیم آباد و صاحب اندک زمین و الاک مورد و شاهی بود و شاه زندگی از پیر زاد وایسے شهر حریب بارغ جعفر خان ساکن و مجاور آستان قدیم شریف خانه خود بود و ازین قبیل دوسه شصت پیشه اکابر و صنعتی را می خوا حاضر آمده صاحب بودند و محمد عسکر خان مع مکتاب راسے کھڑے زاده که رفیق پر در و اول و پشت سر بهیت جنگ متصل سبده نشسته و هم سراج در راسے نداشت و او سے از اندک ویرن شمشیر سے در دست بلکه اکثری شل بر سر رفته و میر بدایه و محمد عسکر خان و مرید هر کاره کاردار هم در کمر بند داشتند که رضایی مذکور سیف بهیت جنگ موافق ضابطه در دست گرفته استاده بود و راجه لاهم زن دلیوان بعضی تصدیق علیه دیوانسے و سه بار نفر رفته در ششی خانه نینجا بقدر شباهت و گز و ناز چهل ستون بطرف شرق نشسته بودند و عنایت لب خان که پیشتر خانسان و والد بغیر و دران زبان لازم بهیت جنگ بود و میر سا سانه خانه اش داشت نیز حاضر بود اول بیلیم



تجلیغ ہزار کس قدر سے کم پیش با بند و تھما تیر بن و قتل ہاے روشن آمدہ از دور سلام بہ آداب بجای آورده بیشتر آمدہ با جسد  
از در و شنا سان ہر اسے خود ملازمت نموده نما گذاریند و لنگیان ہر اش بہ طرقت دست راست عمارت چہل ستون کہ ماہ طرفت تھما را  
بود ہیست بموسے وقت نمود بعد از ان ہر اد شیر خان نام را با الفد کس افغان مسلح و کل سخت در رسید و از دور با آداب بندگ و خدمت  
سلام نموده ہیأت مجموعے پیش آمد و در عمارت چہل ستون از دام رو سے دادہر کیے نما ملازمت میگنزد لریند و مرا دشیر خان و بودہر آستان  
نام و نشان ہر افغان مروضہ داشت و ہیبت جنگ ہتھسار می نمود کہ دشیر خان کے می آمد و ہر کار ہا با الفاس می نمودند کہ سو رستہ  
در راہ است عقرب ادراک مغرب حضور بنیاد نما کہ دشیر خان نزد یک بہ چو تر کہ کو قواسے کہ بر دروازہ تھما پختہ بادشاہی و از دروازہ  
چہل ستون بہ نامہ کہ د تیر انداز است ہر پاسکے خود سوار در رسید و افغانان بچہ کہ کتر از سہ چار ہنرا نہ بودہ اند ہر پاسکے ادا پرا  
دین بہ کرا در دروزہ با سلاح و نفاق دشیر خان را در دور خود گرفتہ تھانے و تال سے آمدند از دور و از چہل ستون تا دروازہ  
مشترقے حصا شھر رستہ بازار بزرگان اسٹرا بود چون خبر و دشیر خان تا بچا سے نو کر رسید مرا دشیر خان افغانان  
ہر اسے را گفت کہ مخلصہ مرض شویہ و بان گیریدہ دشیر خان مع ہر اہیان خود آمدہ ملازمت کند افغانان برخاستہ ہر سہ  
ہیبت جنگ از دام نموده پایاں سے گرفتہ ملازمت لبہ الر شد خان رسید چون با ہر گیر و موعود بود کہ سبقت ادا پرا نمود  
لوزہ ہر انداشش افتادہ دشش سے لرزیدہ ہیبت جنگ کہ پاں بدست او داد و بنا بر لوزہ کہ داشت پاں از دشش  
افتادہ ہیبت جنگ منہم شدہ گفت کہ پاں قسمت شما افتادہ گیر گیرید و موعودہ طرقت پا ندان گشت نظرش پا یں بود کہ رشید  
نار رشید کمر سے از کمر کشیدہ بر سیدہ ہیبت جنگ زدا چون دشش لرزان بود کار سے نہ کرد و عمدہ عسکر خان متعال  
این حال فرما کرد کہ ان وہاں این چہ جنگ جڑی است درین گسے ہیبت جنگ نظر بالا کرد و این حالت دیدہ دست بلفضہ  
شیر سے کہ در بود داشت و از ساخت مرا دشیر خان تینہ کہ در دست داشت کشیدہ چنان بہ تحت زد کہ از فضا ہیبت جنگ  
گدشتہ با تھی گاد حائل برید و ہیبت جنگ مردہ بر یکہ مسند افتاد و آن شتے یا دیگر سے سرش را بریدہ و پاسکے را  
را بریدہ بر سیدہ اش گذاشت و بزعم خود این را علی سے چندا شتند کہ خون خواہش را پر و دوش و حواسن  
انین عمل پیش آمدہ ہر پیر سے درست نخواہند نمود میر رفتے و دیدہ بہ لگان زندگے او خود را ہر دوار بر پیکش انداخت  
و بریزہ ریزہ شد و عمدہ عسکر خان دشیر ہیبت جنگ را کشیدہ دستی بقہ بطاقت جہانیدہ مقتول افتاد و تھاب را سے کہ ہر اش  
بود زخم شیر سے بہ طرف شقیقہ راست یا چپ برداشتہ سر لا ش عسکر خان را بر زانو سے خود گرفتہ ہما بخا شست ہر راہ  
لا ش بر عاست بادشاہ نواز خان نام منصبدار سے کہ ہم کہ از مشا ہر مردم عظیم آباد و در عمدہ نظامت فخر الدولہ  
ہرادر و دشش الدولہ آمد و دقتار سے داشت درین ایام تقریبے با ہیبت جنگ ہم رسا بندہ امیدوار ارتقا  
بر معارج دنیا بود و درین کشش و کوشش مقتول گشتہ رہ لوزہ عمدہ عقیقہ گردید و موصفا نے دار و عمدہ سلاح خانہ بہ سینے  
کہ بطور عمدہ در دست گرفتہ استادہ بود و سیتار ام مشرت تو پختہ دستی دشیر دیگر سے را ہدست آوردہ داد و دلاوری  
پاس نکھور گے دادہ بقدر تاب و توان خود با ہزاران انا غنہ جنگیدہ سرخ رو بہا لم آخرت شتہ فتنہ مر لید ہر دیر ہر لاریجے  
مقتولع البند ازان معرکہ ہر رفتند را بہ رام نارائن دو دیگر مقصد بان بلفضہ مجروح و بلفضہ غیر مجروح ہا مارج شدہ و تا آمد  
سیر عبد اللہ نیز صحیح و سالم ہر ازان شال بالاسے دوش و کمر بند کمر سے راہ اختلاص جہت شاہ بندگے نیز ہر راہ آخرت  
قدم ہما دازبانے ما لگان ہر کس بطور سے کہ دانست و توانست ہر رفت چون این غفلتہ بلند و مردم را سکتہ جہت

بمرض گشت مجاہد و در بان دولت سرے امارت راہ گرد گرفتہ بخانہ اسے خود رفتند رسید علی خان کہ در کتب میاے  
 رفق حضور بیت جنگ حسب الطلب او بود و استادان و امانقان راہ ہر امیش داشتند با شماع این خمد و شت فدا  
 سید علی خان را درون حرم سرا سے بہیت جنگ انگندہ خود با متفرق شدند و آئندہ بیکم و ختر مجاہد جنگ ما در سراج الدولہ  
 زن بہیت جنگ را در اوہا مار بستہ آئندہ حیرت بودا سید علی خان را از باہر اسے خانہ خود کہ اتصال بابا ہای خانہ شہامت جنگ  
 داشت بر کرد گفت ہر بخیر دانی و قوائے خود را بخانہ خاں اسے خود عبداللے خان برسان ہمہ اللے خان امان وقت  
 بخانہ شیخ عبدالرسولی بگراے کہ از جاہ داران مشہور و خواہر زادہ شیخ الیساہلگرا سے سر بلند خاںے بودا مز مجاہد جنگ مرض  
 شدہ و بطن خود سے رفت ہر اسے خود علی اور شت نشست بود سید علی خان برادر فقیر دران وقت چون غفل بود مضطرب الاحوال  
 استادہ بنی کوالت کہ لڑے رہے ہر بد جائے از افعال الکی بہر سیدہ اور شافت و ترسم کردہ دستار زر تار سے را  
 از سرش دور انگندہ دکنہ چار سے ہر دوشش اناختہ ہر او خود از راہ لب دریا تا بخانہ عبداللے خان رسانید و منت و احسان ہر  
 پیر و مار و وجع انخوان و اناہا بلش گذاشت شمشیر خان سلتے چند دران مکان یا بستہ حیات خان را کہ بہانہ ملاقات حاجی احمد  
 فرستادہ بود علم گرفتہ آوردش نمود حاسبے ہر استماع این خمدہ مضطرب و خمد کردہ و خیال لہو بخت اما بہ طبع زرد و نوان  
 راہ ہر بر شدن نیافت والا اگر ہر اسے سوار شدہ ہر دن سے رفت ممکن بود کہ خود را از دما جہ سندرنگہ یا بہ طرفے  
 تو اند کشید طبع و نقدیر و انگیرا گشتہ نگذاشت ہا آنکہ طالبان ہر دیش رسیدہ بخود خانہ نہادہ داد و دیوار سے یا رختہ  
 ہر رفتہ و خانہ حاجی با اسکا سنے نہان گشتہ آخر بہت آمد و تا ہفتہ روزہ یک و بیش مقبض و بالوزاع سیاست مبتلا بود  
 و در با سے مرفون ادا از سخت قدم شریک لے در خانہ خود بنانادہ بود ہر آردہ ہر دمر و دیگر لہر و جوا احمد ہر دور و تفریت  
 مو فورا قرار کایندہ ہر سے آورد و دوسے گرفتند ہا آنکہ سے گویند فریب شفت ہفتاد و یک روپیہ داشتنے و جواہر  
 علاوہ آن از خانہ اشس تفصیل اناختہ دما و از سوال زین الدین احمد خان مرحوم انچہ استہار دار و تزیب سکک و پولیقا  
 برآمد و از بعضے کسان بسیار کتر کہ عدد دشس زیادہ از چند ہزار نمود سور گشتہ و اندام علم بالملکات بعد از ان کہ رحلت  
 حاجے اتفاق افتاد ہر لب دریا متصل بدو میل بود چند قدم پیشتر از باغ جعفر خان بنوسے کہ مقدر بود و فون گشت بعد از فصل  
 زین الدین احمد خان مرحوم و اسیر شدن حاجے احمد شمشیر خان ہر ہر دو خانہا چوکے نشاندہ خود و سببا باغ  
 جعفر خان رفتہ تا مات و زریہ و در شہر مرا شیر خان را گذاشت و بہ قصد محاربہ مجاہد جنگ افتادہ دست  
 بدل و احسان ہر فوج خاصہ ہر جائے افغان کشادہ در تمام باطرات و اکانات فرستادہ او کوس خود را از ہر سو  
 طلبیدہ بحسب تقدیر دران سال افغان مثل حشرات الاغل از زمین سے روئید چنانچہ احمد با اسے از تھہ صا  
 و ہرات بہ طرف شاہجہان آباد لشکر کشید علی محمد رہیلہ بعد چند سے در ہمان ہنگامہ آمد آمد ابراسے سمدہ را  
 لہذا شستہ از راہ بہارن بود ہر خود را بہ بریے رسانید و آشوبے عظیم در تمام ہند ہم رسیدہ انقصہ ہر روز سے  
 بخ شغل بار صدا سے لغارہ ہر گوش مردم عظیم آباد رسیدہ بعد استفا حلاطم میشد کہ فلان افغان بہ این قدر جمیت  
 از فلان جا بہر فانت شمشیر خان و سردار خان آمدہ و علمہ دارکان شمشیر خان و بختے بیلیہ دست لظاول ہر سکتہ شمس  
 و از کردہ کہ اسے از دست ہر دما سراج و جابت و بے عزتے آئندہ محفوظ ماند و بعد اللے خان تمام روز در خانہ شیخ  
 بعد الرسول مذکور گذرایندہ شب بخانہ خود رفت و دران وقت کہ تیسارے خانہ ایشان ہر اسے بار ہر دما سراج و جابت

کوشی خاصه سوار سے کہ عبارت از بجزه یا شد موجود و میا بود مردار ملایحان عرض کرد که درین وقت شمر مشعل عرصه نیامست  
است و امر افغانه انتظام یافت اگر بر کشتی مع خصوصان و احالی فائض المنافع الانکسار سوار شوند بنه اندیشه بر سر توایم بود  
باشب پیشتر از سی کرده می رویم دیگر کیسه بمانی رسد بحق صلاح خوبی بود و مقررات نگذاشت که لعل آید بلبسته کسان  
ایضالات دور از کار اندیشه های غیر صواب نموده در مملکت عظیمه انگلند بعد چند روز مراد شیر خان چون مشیرالارکان گفت  
یکے را فرستاده عبدالحلے خان را پیغام آمدن براسے ملاقات فرستاد عبدالحلے خان به طوریکه سوارش معمول بود که بر دوش برپاگی  
نمود با چند سوار و پیاده رفت هرگاه بر دروازه رسید بطیضه از خواص مراد شیر خان برفق و مدارا التماس بریدن اندون  
رفقا و رفقن بدون راق نموده عبدالحلے خان به گمان آنکه اگر براسے با من منظور داشت با وجود قدرت این قسم چرا  
می طلبید بروقی گفته ادعمل نموده بدون راق با دوسه خدمتگذار اندرون رفت و آن بد بعد اسباب تبر و سکه را  
به تصرف اتباع خود داده عبدالحلے خان را برپاگی خود مع مستندان پیش شمشیر خان فرستاد شمشیر خان به مجرد استماع  
این خبر برهنه پا دیده در محن غیمه خود در یافت و عذر خواسته زیاده از حد نموده بغزت و احترام برپاگی خود نشانده  
بنامه اش با فرستاده و دوسه کس را بر دروازه براسے محافظت نشاند بعد چند سکه که مردم عبدالحلے خان بخنان پریشان  
گفتن آغاز نمادند و خمر را ده مهابت جنگ به دین طرفه اشتها ریافت توهم بیجا با طلبیده در حیمه مقید داشت و سکه  
مراد شیر خان و لیسر مصطفی خان فرمان بکشتنش داد و چنانچه ملازمان ارخان مرقوم را حسب الامر بدکشته سوار کرده آن طرف  
دریا برده بامر مامور مستعد شدند و عبدالحلے خان مع رفیق خود حیدر ملا از خان مملکت فعلی و دور کت نماز خواسته بان  
مشغول بودند که درین اثنا حکم مالت رسید و هر دو کس را برگردانیدند شاه صادق باعث این استخلاص و عناصر  
انفال عبدالحلے خان گردیده بنامه اش آورد و محمود آنکه اگر هنگامه مهابت جنگ روسے نمایم عبدالحلے خان از  
جای خود بجنبید و معصود فرستاده و اسرے درین خصوص نگردد و همدسے شمار خان که باز میندار سرس کبیله حسب الامر  
بهیبت جنگ کا دشمنان نموده اخراج کرده بود وقت رسیدن خبر بهیبت جنگ زمیندار و اتباعش بر او هجوم آوردند و در خان  
مرحوم باز یکجهرا داشت مع مدد و اسے از رفقا با استقلال برآمده خود را برهتاس رسانید و عطفی خان قطعه دارانجا  
به حسن خلق و همان نواز اسے پیش آمده بر قاعو جانے ذاد و خانه فقیر که عبارت از خانه والد است از خدمات نارنج  
و غارت افغانه حق تقاسم باین قریب محفوظ داشت که اول یکے از جماعه داران بهیلبه لازم والد که دران وقت  
همراه بخشه بهیلبه بود محافظت در باسے حرم سرا و دیوان خانه نموده و بعد از ان روز دوم بختا در خان که نهایت مقرب الدار  
شمشیر خان و احسان والد بر او این قسم ثابت بود که او ترسے از والد داشت و والد وقت رفقن از عظیمم آباد  
کا غرضتسکات دود و دوازه هزار روپیهر را چاک نموده زرنگور با و بخشید و همین قسم شیخ محمد صلاح کهنه و سکه کا سے خان  
بلیمین که اهری سے زربار احسانش بوده اند در محافظت کوشیدند قبل ازین ساجه بخنا در خان از شمشیر خان جدا گرفته  
بود که سیه سید بهر ایت بیلان بن باید بخشید و وقت تسلط از ان خانه ترسے نباید کرد و الامین برزدا نشا و دوتجوانان  
بهیبت جنگ را اسے خواهم داد چون شمشیر خان با او خد ادا نمید بجهت اختصاص سنجے داشت قبول نموده با بخنا در  
عهد و میثاق موکد بقسم غوث الاعظم نموده بود ازین جهت بخنا در خان مع شیخ محمد صلاح و کاسے خان و دوز و شب  
در دیوان خسته نموده آمد و رفت بر باراسے نموده و اگر سکه حرکت فتنه گشته آورده بر سسے می نور تقاسم

خود را که دوسه هزار کس بوده اند جمع کرده مستعد مقابلت می شدند باین صورت حق نسا لے آن مکان را از جنین حادثه عظیم  
در امان خود محفوظ و معقول نگذاشت و بعد بهیبت جنگ را سید محمد آصفها سنے که پدر زن میر جید رٹے کو قال شهر  
ودا با دیر نزد ارب مرحوم بود با آنها سس میر جید رٹے بر داشته آورد و جو دسے از سر صاحب انسا را که بر سر  
دروانه ضدات پایا سے محفوظ مانده افتاد بود و نیز بهم رسانیده گفتے که اگر بجای سے آدوده بود و دود آدوده در  
زین سنے که الحال معروف به بنبره بهیبت جنگ در محلیه یکم پوره از محالات عظیم آبا دست و زر خرید بهیبت جنگ مرحوم بود  
و من نمود شیرخان دنا مراد سر فرنا چون خبر حرکت نهاد جنگ از سر شد آبا دشیند بے حیائی را کار فرما شده  
زن و دختر احترام الله را با پسرو چاک ادیر زاهد سے نام بر رتبه بے شرف خلافت سوار کرده از رسته با ناسخیم آبا  
مسدیان و در نظر مردم نمایان بر لشکرگاه خود بردند و در ولین و ملین موافق و مخالف گشتند و در چند روز  
اتحاد استعمار و در و بال خلعت به دوش خود بر شیه برداشتند که غیر از دیندگان اعمال و دیگرے را بحال غریب  
و شیطران نسبت و قریب بر چهل هزار سوار داند که کتر ازین پیاده با که آن کم اکثر سے افاغنه بودند بهم رسانیده و بر شیه  
را که با خود از دتمبر اسلات و در سال سفر اتمعن نموده بودند نیز کیدل گردانیده و تمام توپ خانه عظیم آبا در ابا سر فاش  
میما خانم حرب مهابت جنگ گردید

ذکر رسیدن خبر وحشت اثر کشته شدن احترام الله و بهادر بهیبت جنگ مهابت جنگ و  
استعداد و نودش بجنگ افاغنه و آمدن بعظیم آبا و نطفه یافتن بر شمشیر خان و میر حبیب  
و غیره معاندان بتائید از نردمان

زمانیکه مهابت جنگ بداعیر حرب و تنبیه میر حبیب و جانب سے مرشد از سر شد آبا بر آده و اداسه زستان در مانے گنج  
نخده داشت خبر این حادثه عظیم و ساسک کبر سے رسید اگر چه باعتبار تسلط جنین مخالفان قوسے جنگ که صاحب دلوکس  
و پاره سنے متفق بودند و جنین فرزند که چشم و چراغ خاندان بنا بر رشادت و دلور ریاست با خود همسر و متان بینداشت  
به قتل رسید و برادر و دختر و دختر زاده با بقیه ذول اسیر سے گرفتار شدند و صوبه بعظیم آبا از تصرف بدر رفته است  
مخالفان افتاد که از فرجش انان بودند نهایت اضطراب و تشویشات عارض مزاج مهابت جنگ با فدا گردید پسکن  
و مظاہر احوال اصلاً و قطعاً سر رشته بهر دفرار و عزت و وقار را از دست نداده و در کمال استقلال به احضار تمامی  
رؤسای لوح از صغار و بکار فرمان و ادب حضور و جلوس آنها سر حقه نماز بر کشود و فرمود که صاحبان سنگ آدو  
سخت آمدن زنده رسیدن کشته شد و برادر و فرزندان من بذل اسیر سے گرفتار آمدند بعد سندوق جنین حوادث  
نور سگے ناگوار و غیر از کشتن و کشته شدن چاره کار ندارم اراداسے شما چیست و یا رویا درین درین امر از رفقا  
و نقصان کسبت همه اتمعن و نقد استند که مطیع و مقاد و تابع حکم و ارشاد بعد استماع جواب لادمان فرمود  
که چون حقوق نفالت شما از سالها برین است هر که را دعیه را قنعت و اعانت من داشته باشند من هم جان و مال  
خود را از مصافقت نه خواهم داشت و هر که را رقت دها شد من رض احوال او نیستیم چه هرگاه موت را بر جنین حیات  
ترجیح داده باشم براسے خردان میسنه و در کفایت فاطمه حاضران همه یکدیگر بان بعضی رسانیدند که بر چندگان حقوق سابقه

ملکوار کے جناب عالی ثابت و بافواغ و طاعت و عتبات مشمول بودہ ایم اکنون غیر از جانفشانی ارادہ دیگر نیست فرمود  
 کہ اگر بر قول خود صادق ایہ بیان سبایمان نموکد و مشبکہ سازید کہ موجب مزید امتداد و ازدیاد و ثوق من گردد چون قبول  
 نمودم قرآن را حاضر ساخته از مجمع و کوسا و بارہ و فاق و یساق قسم گرفت بعد ازان گفت کہ من مدیون شما هستم و وجہ  
 مشاہدہ شما بر ذمہ من باقی و لازم الاداست در رسانیدن وجہ مذکورہ مقصود خواہم بود و ہرگز در چنین حال کہ شما  
 متعلقہ جان خود در راہ من نہاید من نیز صرفہ در اداسے الی خواہم کرد لیکن مسئول آنکہ بہر مرد و مدارا و طلب خود از من  
 بگیرد فرق سپاہ بچشم قبول نمودہ در امر رفاعت یکسو و متحد شدند آنکہ ہماہب جنگ در فکر سرانجام لہذا فائدہ مہینے  
 از شماست جنگ و دہجہ از دوجہ اسیلے عبیدہ خویش و از جگت سیطہ و دیگر ہما جان و ساہوکاران و اعیان نیز ترض  
 اگر نہ خواہ سپاہ را بسے ملیح و دافرمودہ ہنوز ہم از سرسوم آ نہادہجے باقی ماندہ دین و لافوج مرہٹ بہ حوالے شہر رسیدہ  
 شروع بہنگامہ سازے نمود چون جنگ مرہٹہ ساجت وارد و یکجا و یک محل نے باید و دستبرد آویند آہنا مقرون بفرار  
 و گریزے باشد در حقن عظیم آباد خاطر شش رات دوسے روسے داد و آواز امانے گنج تنقب مرہٹہ چشم فرمود و اسما بنجام  
 سفر عظیم آباد و تہیہ اسباب و حمل مذکور استقامت و زبردہ صولت جنگ را بہ بھکان گولہ فرستاد کہ سدر راہ مرہٹہ از انجا  
 با شہر بودہ مسالک وصول رسد غلات مسلوک دارد تا گرانے روسے ہمدہر دفرمود کہ مرا عسار بہ با زان غنہ و منفعت با عظیم آباد  
 فروردی است اغرض انان اسکان نہاد و مرہٹہ دین نواح انتشار دارد و تدارکش بالفعل ازین صورت ہی تواند گرفت  
 ہر کس ہر ماشے کہ آمد و تواند ہر دوجہ استماع دین مقال اصحاب قدرت و استطاعت بہر مواضع آن طرف گنگا لہنی  
 شہرے دریاسے مذکورہ ہاکن مختلفہ خود را کشیدند و جمعے را طاعت و استعداد بنود در خانہ ہاسے خود بہر مرشد آباد  
 نشستہ تو کلا طے اللہ قائلے آرمیدہ و ہماہب جنگ بتہیہ حرب ویرہ و از سرانجام اسبابے کہ باید فارغ گردیدہ بکین جان  
 و اعطا و احسان تالیف قلوب سپاہ نمودہ در اول ماہ ربیع الاول سال یک ہزار و یک صد و شصت و یکم ہجری سے پانزدہ  
 شانزدہ ہزار سوار و تربہشت ہزار برق انداز رایت عز و جلال بمبت عظیم آباد ہر افراشت و ادانے گنج صنعت  
 نمودہ و ہر چاسنے دہ کہ کہہ کہہ مرشد آباد براہ عظیم آباد و اقصیت نزدل نمسود و شماست جنگ بہادر و عطا و اللہ غا  
 بہادر ثابت جنگ را با بیخ شش ہزار سپاہ گذارشتہ میر محمد جعفر خان را نیز متین مرشد آباد دفرمود و بنا بر اینکہ  
 سالہاسے ہمارا خدمت بخشی گوے ہمیر مذکور مغرض بودہ و وسیلہ التماس داشتہ ماسے شماست جنگ در ہمین حصہ  
 با چند سے قبل ازین ساختہ ہماسے استرضاء و بکونے و امر تہہ نانہ از عزل نور اللہ بیگ خان خدمت بخشگی بنام  
 میر محمد جعفر خان مقرر شد و بدین سبب کہ مرہٹہ در حوالے مرشد آباد بود و منظر آن سے شد کہ در کوچ چار سے لشکر  
 منصور محیط بودہ بالغ وصول اجناس غلہ و باعث حرج مردم و عسرت معاش لشکران خواہد شد فرمان داد کہ بقالان  
 عمدہ ارادہ و دیگر معنی کہ استطاعت داشتہ باشند بقدر مقدور غلہ و غیرہ ما بحتیاج بر سفارن ہر دارند خلاصہ بعد بنظام  
 ہمام فروردے از چپاسنے دہ اعلام اقبال ہر افراشت و بدفع اعداسے ہمت گماشت و مرہٹہ بعد بنفش شایع  
 معروف را گذارشتہ دوست از مرشد آباد ہر داشتہ از را چنگل برای نصرت و اعانت امانتہ روداد عظیم آباد شد

ذکر فرستادن معین الد ولیہ سیف خان شیخ دین محمد جماعہ دار لازم سہ کار



از آن طرف شمشیر خان و سردار خان نیز با هم آید و خود که پنجاه هزار سوار بود بر تپه نمایی و با غلط کار از باغ جعفر خان بطرف  
 عقبه باز روانه شد و مهابت جنگ بعد از چند مقام که بنا بر آرام سپاه لاکن بود از نو گیسو تپه تائیدات ربانی اعلام خبر و قسم  
 برانراشت در همین اثنا میر حبیب با جان سبے پسر رگه بود سلسله مع فیج مرهبط در جوار عظیم آباد رسیده از آمدن خود با غنای کفی واد  
 و اقا غنای که اهل بخربک میر حبیب و مرهبط باین امر اقدام نموده بودند بقصد ملاقات با روستا میرهبط رفتند و میر حبیب که گفتند  
 پروردارے دانش افروزے در مزاج داشت و با انواع شته در تخریب نینمای دولت مهابت جنگ دنگ بنگا اسلامی بود  
 اما ایش یادری نمی نمود شمشیر خان و سردار خان را بطعاسے خللغ ناخود ایتناز بخشیده به آداب و ذکر سے فوخت و بزخم  
 خود صوبه دارے بهار آیتنا توفیق نموده رخصت الافراف از رانی داشت اما غنای تبار اثبات دعواسے مهابت مشاهیر دین  
 خصوصیت نموده روزی میر حبیب و میرزا محمد صالح و موین سنگه و غیر هم چند کس را متفریب میناست طلب نموده و بعد از اس  
 مراسم مهابت نمیکرد براسے آساکش و خواب آسنا بر اگر که بودند نشان داده و به منازل مسینه خود را رفته متع ازان خان  
 را فرستاده که به طریق چوکه حوالی خیمه میر حبیب باشند و هرگاه مشارالیه قصد رفتن بشکر خود نماید مانع گشته بگویند که ما  
 گفته شما بر این امر اقدام نموده کار را ذکر سے تمام کرده ایم و زمین الدین احمد خان را از میان برداشته پنجاه هزار سوار و پیاده  
 نوکر گذارشته مستعد نرم و پیکار مهابت جنگیم درین صورت مبلغ سی چهل کک روپی که نا حال اتحاد سپاه شده است بمیران نموده  
 باید رفت این را بر ملا افتاده میرزا محمد صالح را از خارج مسوع گشت تا میرهبط به خود اندیشیده چند سوار و مرهبط را بفرست  
 نمود که شما برون لشکر رفته از اینجا مضطرب الاحوال گشته عنان داخل لشکر شمشیر خان شوید و خبر دهید که مهابت جنگ رسید آنها  
 به طور محمود بلبل آورده آوازه رسیدن مهابت جنگ در لشکر شمرت دادند میر حبیب و غیره بسرایگی بقصد رفتن به لشکر خود نموده  
 درین اثنا شمشیر خان و سردار خان رسیده اظهار مدعا نمودند میر حبیب جواب داد که بالفعل توقف و این گفتگو موجب  
 مفاسد و مخالفت مصلحت است و سرانجام این قدر مبالغه بآهستگه و بعد رسیدن بشکرگاه خود می توانم نمود حالا از همه آید و  
 جنگ و مداخله دشمن است که حریف بر سر رسیده انقض آنکه به گفتگو بسیار میر حبیب دو کک روپی را که در دست  
 موجود بود قبول نموده مهابت را ضامن داده و متعهد شد که بالفعل برساند باین حد میرزا صالح خود را از آن در طه هولناک  
 مع میر حبیب بجات داده به مسکر خود رفت و روز دیگر تقارب فریقین و تقابل فلیقین روسے داده فاصله بین الحسین  
 بیش از سه چار کرده نماز

ذکر جنگ نمودن مهابت جنگ با شمشیر خان و سردار خان و میر حبیب و جمیع مرهبط  
 که هیئت مجوسے کمتر از هشتاد هزار سوار و پیاده نبوده اند و ظفر یافتن بران فوج  
 انبوه به محض تائیدات از دیوار

نواب شجاع الملک حسام الدین و محمد علی در روسے خان بهادر مهابت جنگ که در مابین حروب و جنگیدن با اعدا در زمان خود غیر  
 آصف جاهه نظیر داشت لب در پائے گنگا را دور داشتن مناسب ندیده که اندک اش نه می گذاشت چون از عقبه باز  
 برآمد و یا چو کپچکه که سابق گنگا بود و حالا دریا این طرف را گذارشته آن طرف جاری گردیده در میان جسد برآ که  
 در اینجا معرکه بدیده است افتاده و میا چه معرکه کم آب این طرف آمده بود مردم شمشیر خان مبران را محکم گرفته توپها





نمود کہ روز روشن چنان شام اوبار کثرت دور اند و بطلان تیرہ بختان سیاہ بود چون مسہ کہ کا زمار و عرصہ جنگ بر خالفان و جنگ با وجود دوست میدان جنگ گردید بسبب جهان یار و فقیر اللہ بیک خان حکم فرمود کہ باز نمود و برادر احمد آنداما نامی کے بران غریب گشت درین اثنا مرہ و میر حبیب بانو خاغانہ کہ ہمراہ داشت بطرف چپ مخصوص بر ساقہ لشکر بہتیت مجموعے یورش نمود و چون آمد و در سراج الدولہ کہ فیل سوار سے اول متوجہ فیل سوار سے خاصہ لواب غنیم بود و مرد و زن داشت کہ غنیم یورش بر سر آورد و دینار متصل رسیدہ و تارکش ہم منظور باید داشت لواب معظم جناب بکمال غنظ غنظت فرمود کہ غنیم و در لیف من پیش رو است از مرہ و پرہ اس کے ہمارم انشا اللہ تعالیٰ بے بدعت و ظفر بر آغا غنہ مرہ و رانیر لعلون اللہ و نایمکہ آریان بر سیدہ ادم و انکاسے بہر ط مرہ و جوہم و غوغاسے اند کردہ باز نایکد بقیر اللہ بیک خان و شیخ جهان یار براسے یورش فرمود درین وقت سواری از رحم خان و دوست محمد خان و میر محمد کاظم خان و حیدر علی خان کہ ہر ادل بودہ اند رسیدہ و مرد و زن داشت کہ احوال صلاح در یورش نمودن است و با بندگان بر اعادے می تا بزم خدا و بزم اعانت فرما بند فرمود کہ آفرین بہمادان با ستم ظلمات و نصرت آتی بنما بزد و مرا ہم بر سر خود رسیدہ و اند چون سوار مذکور برگشتہ رفت ہماہمت جنگ بقصد لکان در دست جہات گرفتہ و نیز از تارکش کشیدہ دست بنما بزد رگاہ چارہ سازید عابر داشت بعد رسالت نصرت و ظفر بردن تیرہ اختر ہمایان و کباب فرمود کہ بہمادان حالاً دران اسپ ناخن و جان با ختن است ہر کہ را ہوس تحمیل نام دشان و دیدان مردان باشد مرد و وار بکوشد و خود یکبار لکان را کشیدہ و دواش را در دست دیدہ و سوار تیرہ جلد گذاشت و حکم بنواختن شاد و با ظفر فرمود چون صدا سے لغار و شاد یانے بلند شد با ظفر ملین فیل سوار سے بردن راند و فوج ہر ادل بہ مشاہدہ جسارت خاوند از جا سے خود جنبید ہماہمت جنگ نیز ہمنان آندار رسید درین گرمے دوست محمد خان و میر محمد کاظم خان کہ بیک فیل سوار بودہ اند و اعیت سبقت بر دیگران نمودہ و چای سے نام دشان خود گردیدند و با زار گیر و وار گرم گردیدہ ہر یکے از حاضران با خن الفان مقابل خود در آ و بخت و خون خشم را چون آہر سے میدان بر خاک ریخت میر کاظم خان و دوست محمد خان فیل خود را پیش بردہ و باہل مراد شیر خان برابر کردند میر کاظم خان خواست کہ تکتہ پویش را گرفتہ بر فیل او بچمد مراد شیر خان اگر چہ زخم گولی داشت لیکن تینہ خود یا کار داغفا سے بردست میر کاظم خان چنان زد کہ بعض انگشتان دست را سنش منقطع گشتہ تکتہ از قبضہ اش برد رفت دوست محمد خان برجست و بر ہود فیل او رسیدہ و بر سینہ اش نشست میر کاظم خان انگشتان منقطع نیز بر فیل مراد شیر خان رفتہ اعانت دوست محمد خان نمود و با اتفاق سہر از یکبار و جد نمودند انشا شیر خان دران گیر و دار معلوم شد چگونہ آہل نمود بر زمین رسید و حبیب بیک یکد لازم سرکار ہماہمت جنگ کہ بمعاجبت وندی دلیہ خان پسر عمر خان ہمسرے برد سرش را بردہ آورد و دوسر بر غرہ آن ہر دو بیغز دوست لغتیر نیز بر پای سے فیل لواب ہماہمت جنگ رسانید و آن جناب بلند چہن رخ کہ البواب انواع شادمانے برد سے او کشود و نایمہ شکر گذار سے در بار گاہ حضرت بار سے برخاک نیاز سودہ و عبادات شکر سے کہ در حین طاعت بشرے بگنجد تقدیم رسانید و حکم بنواختن شادمانہ مجدد فرمود و فوج سرہ کہ کہ جانب یسار امید دار کا کیا خوشیش بود و مشاہدہ امر سے کہ در خیال کے نے گذشت مصطرب الاحوال در کمال انفعال معزت بشماہمت و سپہدار سے خروج نیز اقبال آن بے ہاگوہر افسردست و کامکار سے و دوا سے فرار گذاشت و ہماہمت جنگ فرین رخ و انبال و کمال جاہ و جلال بنوبہ اردوی خالفان گشتہ برنگاہ آنہا تکتہ بارگاہ خود برافراشت

ذکر ملاقات آیت بگم و دختر ہماہمت جنگ مع اولاد با پیر والا

آمنہ بک صبیحہ از و جیدین الدین احمد خاں با دختر و پسر کرچک خود میرزا احمد کے ایک قید افغانان در بنایت دولت دیوان بود  
بادراک ملاکات پر والا گھر دوبارہ حاصل نمود و طرفین را فرط خوشی و غمی از حید و جان و قلب و لبان با داسے شکر ایزد  
شان دلاست فرمود با شتار این فرزند روح افزا خواص و عوام شہر عظیم آباد از در طاعت غما سے جان فرسارستگار سے  
پافتہ و بازو سے اوراک متبہ بوسے شافتہ و ذخیرہ اندوز سیرطاکر و کرم و محرم رعایا و برابا و دوسے آن صاحب اقبال  
و زیب افزا سے و سادہ جہاد و جلال رسید پشادہ جمال او کہ آئینہ صورت و حصول منافع و مطلق بود کامیاب سے خود و دیند نمود  
یک دو مقام آن والا ازاد علی دودمان اعلام نصرت نشان برافراشت و بالکمال فرخ و شان دوست نواز و دشمن گذار  
سے مراحل نمودہ و از شہر عظیم آباد گردید و ظلال عواطف و اشتیاق بر مغان سکستہ آن دیار کہ در مقامے این روزانہ و نیم  
ماہ چشم آن روز و فرزند را نشاندا شتند انماخت و مجد و دادا سے شکر و اسب النعم پر داخت و انما سے عمو و دند و سے کہ  
درین خصوص کردہ بود نمودہ بار باب استحقاق از سادات و زمینین و فقرا و مساکین زر بار سانسید و بیستامت جنگ برادر نیز  
برگاشت کہ احمد نشنخ و غفر بوقیون خانی و اگر گمر زوق و میر گشتہ نہ در و حد قاسمے کہ در بنجا براسے مردم مرشد آباد  
معین شدہ بار باب استحقاق برسانند و بوجہ منفا و احوال کہ از جو انا غنہ احوال ہم شان یکسان بود پیش نداد و غنہ  
عنایتے آثار خود و خود بہو براسے الطاف ممدارک شکستہ خاطر براسے سکستہ آن بلکہ فرمود

## طلبہ اشتن جہا بت جنگ عیال اطفال شیشیرخان مشمول عواطف شدن آنها بر عکس ظن و گمان

یعنی از معتمدین و ارباب سے ضبط اموال و ملاک کا فرشتان حق نشان بر بنگا کہ بوطن و مکن شیشیرخان و سردار خان بود فرستاد  
زین را بیتا کہ اہل و عیال آن مفسدان در پناہ و جوار اولو دند معروض داشت کہ آن جہا سے ازین کترین امان خواہند  
اگر مطلق الننان شوند سہ لک روپیہ نذرانہ سے رسام نفس ادمقرون با جابت گشتہ بعضے از و لغزبان بہ آور دین شان  
ماور شدہ و خود ہم براسے مزید و دیدہ تا زیند اجیلہ نہ گندہ شتابت جودر لگانہ نمودہ بہ بہانہ شکار و دوسرہ منزل حرکت فرمود  
و دولت جنگ بہادرمام الدولہ را در شہر نائب گذاشت چون زور و دختران شیشیرخان زمیندار بیتا نسیم علیہ جہا بت جنگ  
نمود حکم حکم صادر شد کہ دوسرا بہا محفوظ و ستور از نظر نا احرمان میرند و جو سے انفراد امر از بحال شان روا اندازند و بعد  
رسیدن آنها بشہر از راہ در و ازہ مغربے داخل رستہ بازار شدہ بدر و دوشتر رسانند و در حرم سرایکان مناسب  
فرود آید چون حسب الکلم بعل آمد سراج الدولہ را کہ بنیز لہ جان او بود آمدن بحسبم سرایدون بتبر و خیرت با و ن آنا منور  
نمود و از انواع لوازم بطحوات و پنچہ خود و رغبت سے فرمود و بہ عنوان و اطفال خود و اگر ما سید اول حصہ براسے آنا میرشاد  
و در کا و رہ گفتگو و پنچام ہر گاہ اتفاق سے شدہ از لفظ سے بے تعلق نہ نمود با نگاہ آن جہا سے ہر اس حق نشان کہ حقوق  
پر در شماسے تمام عمر بکمال رافت و مہارت برگردن شان بود کمال دولت و غنہ و جہا سے و فضیلت نسبت بنامو نہایت جنگ  
مردم کہ فرزند و فرزند اہم جہا بت جنگ بود و داداشتہ خود را بہت سہام ناست خواص و عوام و مور و لمن وطن کل  
فرق نام ساختہ نہایت جنگ کہ فضل و در بین دول دانش اساس حقیقت آئین داشت با شتلم آن اصلا النما سے  
نکر وہ براسے نام آہنا سے و بدست آمدن ناموس انا غنہ نمود جہا پنچسے فرمود کہ مرا با ناموس کسے ہر چہند  
اعداسے عمد و با شد کا رسے نبودہ و نخواہد و دامنہ را فقط براسے ہمین آوردم کہ شیشیرخان پاس حقوق مرا نگذاشتہ

نسبت با فرزند ابن من کمال ہے جس نے رواداشت بیعت تفسیر سے در باو شیر خانی نہ کرد و من نیز با دوسرے پھل  
 نہ در دودم صند اگر کینا با ہیبت جنگ بودا نہ کز دے بود کرد با موس و عورات چکا بود کہ باعث انہرہ خفت آشکارا دیہ بود  
 چند روز شاہ عمد اتفاق ہم شغف را از اولاد قاسم سلیمانے تجویز دیگران غنہ مستہ سہر ساند و شاہ سے کہنے اسے خدمت  
 شیر خان خوبہ کر دہ داد و جمع آٹھ مارا شمول انواع اعلیٰ و عنایت فرمود دہانے چند براسے معاش آٹھ سہین کر دہ  
 انعام نمود حسب المرام آٹھ نصعت انصراف بوشن کہ قبیعہ در بنگا ست اندانے داشت نئے خانہ کہ قاسم سلیمانی ان خانے  
 بود بد رویش مشہور و در عہد جاگیر یک پادشاہ بنابر کثرت اتباع متبعہ گشتہ در قلعہ بنامہ جو کس مانہ چون در گذشت ہون  
 غربت آباد سے قبیعہ نہ کردہ مدفون گردید و مریدان و افتادگان مقتدرش در قلعہ قبر دعا رات اعترافش کو شنیدہ دین آوان  
 نہایت رونق و شان داشت اکنون بسبب تسلط جامعہ انکشیہ تمام ملاکات خرقہ بند و آن قبیعہ منع مقبرہ و او بر رونق  
 پذیرفتہ افتادہ ہم از طاقت افتادہ و مدخل و مصداقش نقدان بانہے رو بودیراسے دار و تاجہ اندین چہ شود

### فرستادن مہابت جنگ عیال میر حبیب را نزد دود و سواخ دیگر

ہمدین ایام ہشامت جنگ بہنگاشت تا عیال میر حبیب را کہ از ابتدا سے پوینن او بہر مہر بشد آباد مدفون و عمر و کس  
 بودہ اند سوار سے اسے خوب و خرج را و زیادہ از قدر مطلوب دادہ مردم مستہ را ہرا کردہ نزد میر حبیب بفرستند و ہمدین  
 اشخرا رحال عمر شاہ بادشاہ و سریرہ آماشدن پسرش احمد شاہ رسید چون مہابت جنگ را با شکار رغبت بسیار بود چہل پنجاد  
 روز آن طرف گنگا کوٹ رفت نمود و سراج الدود کہ در شہر مانہ بود نیابت صولت جنگ براد ناگوار آمدہ حرکاتے چند کہ لاف  
 بحال او نمود بہ عمل آورد دین اولیٰ اظہار تسلط و اقتدار و ناچار یہا سے ادبیت آفتہ بد سیر و شکار در او خور جب سادات  
 فرمودہ داخل قلعہ عظیم آباد مشہور دین آوان اسے عجب کہ سر بایہ ہمت و از مبار را باب خرد و مردم ہوشیار از خارج و داخل  
 توانہ بود و سے نمود تکیساشش آنکہ چون قلعہ الانام میر علی محمد عالی مقام قد اللہ تعالیٰ علہ السلام را اتفاقاً عبور سے  
 در پورینہ و سے دادہ قرار نے با سیف خان و پسرش نواز الدین حسین خان میسر آمدہ بود و نواز الدین حسین خان پسر کلان فیضان  
 کہ معروف بنواب بہادر بود خطہ بندت میر صاحب قلعہ مرقوم و عرسے مخوف آن خط بہ مہابت جنگ نوشتہ فرستاد و سیر  
 عالی قدر را جنمون عرسے مطلقاً اطلاع سے نہادہ التماس کردہ بود کہ عرسے را در غلوت از نظر مہابت جنگ بگذرانہ  
 ایشان خالی الذہن وقت عصر نزد مہابت جنگ رفتہ خط خود اول نمودہ عرسے را از تقریرش گذرانند مہابت جنگ  
 عرسے را خواندہ میر صاحب گفت کہ خوب است لوسے کہ خواہند فرمود بہ عمل خواہد آمد چون میر صاحب را اطلاع سے ہون  
 حیرت گشتہ گفتند کہ مرا خبر سے نیست کہ در عرسے چہ نوشتہ مہابت جنگ عرسے را بہت میر صاحب داد میر صاحب  
 بعد مطالعہ دریافتند کہ بہجنت دران عرسے نوشتہ خود اظہار بندگی و اخلاص نمودہ عرض کردہ است کہ اگر اندک از حق  
 شود و حکم عالی شرف صدد را باید پذیر خود را مقید کردہ بمجنون فرستہ ہمدین زبان سراج الدولہ نادان با آقا غلاما  
 کہ مرد سادہ خاصے بود کاوشے آغاز ہذا پیش آنکہ مردار خان بنابر سابقہ معرفتے کہ از زبان لو کہر سے سیف خان  
 با آقا سے نہ کہ کہ کہ بنخشہ سرکارش بود داشت سلوک مناسب سے کردہ در دستخاں بعضی مردم عظیم آباد پاس خاطرش  
 سے نمود بعضی بدگمانے دعوے ہشت لک روپیہ امانت مردار خان نمود و قتل پذیر خود نرین الدین احمد خان را

درین خصوص با کسی نکرده گمان گشته خودمان اضرار آن بیچاره و برود جسم و قوه و بر محدود علی صاحب خلصی یافته بغیض رفاقت  
صلوات جنگ ازین تشویشات را بانی یافت

ذکر آرزوگی صولت جنگ باثموی خود مهابت جنگ بنا بر خلف و عده و نجا میدن با صلح و  
 خوشنودی و بهر سیدن کدورت بی پایان و میان مهابت جنگ و عید العلیان و بعضی سوار خ بهمان مان  
 و اب صولت جنگ بهادر جمع صوبه دار به عظیم آباد که در شروع محاربه افغانان با او عده بود و شهرت داشت اعزّه بسیار  
 را مثل همدیسه نثار خان عم را فخر که بعد فتح مهابت جنگ از بهمناس آمده بود و برادر فخر یعنی علی خان و خادم حسن خان و در میان  
 و غیر هم که اکثر تقاسم بهیت جنگ بوده اند فریق خود گرد آورده اند و با غرضات افزوده و لیکن در وجه مهابت جنگ درین فکر  
 افتاد که بعد از عظیم آباد عده صوبجات است و گذر از فوج و وصول آن به هنگام که بدین مرتبه تا هم آنجا دشوار و شهادت جنگ  
 مردیست لا ایا که از فوج و ادراک و قاتلین ریاست فوج و بعد مهابت جنگ دشمن قوس و دختران و دختر زادها به  
 او سراج الدوله و هر دو برادرش صولت جنگ و خود را بدو درین صورت همه باید نوکر بنایب عظیم آباد به یکدیگر از مملکت  
 خود پادشاهین بر این مقدمه قیام کردن صولت جنگ در صوبه مذکور و حسن انچه خود تصور نموده بود با سخا به فتنه  
 خاطر نشان مهابت جنگ نمود و سراج الدوله و دختر زاد خود تعلیم کرد که علاقه و فاشی پیش هم کس بر زبان آورد که اگر  
 صوبه بهادر صولت جنگ معوض شدن خود را ملک خواهم کرد و چه این صوبه پدرین است بحسب دراشت باید بر اے  
 من باشد نه بر اے دیگران مهابت جنگ از استماع چنین کلمات چون خاطر سراج الدوله نهایت عزیز داشت و گفته از  
 خود را هم بنا بر مصالح متفحصی که در نظرش بود که بعد از سراج الدوله و کجا به او باشد مناسب پیدا شده از ارا و خود  
 باز آمد صولت جنگ دریافت این شے که گویا فتنه فاش به احوال او شده اظهار کدورت و حال خود و لازم دارا غلامان  
 شاه جهان آباد گردیده و از آمد و شد در بار تقاعد و وزیر مهابت جنگ با ارسال رسل و ارقام متاکم و بخواهی با  
 آقا زاده بعد چندین گفتگو و نشاندن جنگ در عریضه اظهار تقصیر ارا و خود نموده مرقوم ساخت که من درین خصوص قسم  
 یاد کرده ام که اگر چنین بنام شد بشاه جهان آباد و خواهم رفت مهابت جنگ در جواب بدست خود رفته نوشتن بن فقره  
 در آن سند راج ساخت کفار و یمن سهل است و ترک رفاقت عم خود و جمل و متعاقب رفته خود بخانه اش رفت گفتگو با  
 نموده در ضمن آن گفت که بابا من شرط میبندی که مرا با شماست باعث بر این میباید که من یک مرتبه  
 بزبان مذرعه میگویم و خاطر مخاطب میجویم اگر شنیدند فوجا مطلوب و اگر نشنیدند باز با او سخن میگویم که بر زبان شمشیر  
 شمشیر اگر غرض باعث این ارا ده که دیده و ظاهر فاش میباید با سابق آن لیل آید و در وقتن اگر متصور بنام شد حکیم یک یا دیگران  
 که حاضرند بواسطه آنها اظهار نمایند و مراد خود را بیاورد برین زبانه صولت جنگ خواست گفتگو و یافته بواسطه  
 مدناست حاضر متنا خود را قاطع هر ساخت و مهابت جنگ بعضی و جو مدخل بر اے مصداقش که افزوده بود مقصد  
 فرموده تنگین آشفته خاطر به اے او نموده عبداللطیف خان بهادر خاں را هم در خاں سراج افضل را هم را بسایمت و حماقت زده و ازش  
 که مفسد مهابت جنگ نمود مصیبت ناچاق گشته کار بجای نه رسید که احوال ملک او بود چه بلیغی سخنان پریشان زن او

مشرب نیابت شوهر دنا موس مهابت جنگ بود و ماهمابت جنگ پاس صلح ارجام و دیر نیه اشفاقیکه بمال اودا است  
نقل او گدشته فرمان بدردن از ملک محروس خود و دود بعد لطف خان تاج ارحام و کجاست زن خود را علاج و دنا  
بشاهجهان آباد رفت و ذکرش آید بهیت زن بدور سراسر مرد کو چه بدین عالم است و قبح او

ذکر تفویض شدن صوبه عظیم آباد بسراج الدوله و نیابتش بر راجه جاسک رام و مساودت  
مهابت جنگ بر شد آباد و اخراج نمودن عطاء الله خان از حد و دما لاک محروسه خود

چون ایام برشکال قریب رسید و بود مهابت جنگ بنا بر انتظام آن صوبه بودن خود دنا سراج الدوله نود و سراج الدوله  
را بر راجه جاسک رام بقصد دادن نیابت عظیم آباد از مرشد آباد طلب فرمود بدین رسیدن او خلعت صوبه داره عظیم آباد  
بسراج الدوله خلعت نیابتش بر راجه جاسک رام مع نوبت و پاسکے جمارا در عنایت فرموده و بنا بر پاس خالصت جنگ  
جاسک رام را همراه صدر الحق خان بندست و فرستاد و آداب تفویض خدمت مذکور و بجای آورد و صولت جنگ اگر چنان  
مطل ازین مکرر دستا بر سرانیده بود دنا در ظاهر بنا بر انتقال امر عظمی قدر خود لطف فرموده بان با مضابطه ملاک است  
عنایت نمود بدین انفضاس ایام برشکال جاسک رام را بکار مامور گذارشته و صولت جنگ و سراج الدوله را بهر ایدم  
گرفته در داخر ماه ذی القعدة لوراسه خدمت برافراشت دنا صد مرشد آباد گردید چون از سابق چپختگی با عطاء الله خان  
مشفق بود درین سفر بنا بر گیر آمدن خطوط ابع حاصل چنانچه مذکور شد عداوت او متیقن گردید هر چند مستحق تعزیرات  
بود اما بنا بر محقق نویسنده و پاس خاطر راجه او از انتقامات گذشته بنام شهادت جنگ حکم حکم بر مجازات که عطاء الله خان  
را بدین اخذ و جزو آزار و ضرر چنان بجلد که از جنگاخراج نماید که تا و دوسا که فرود که آخر خان مرقوم از مرشد آباد  
بر آمد با شد شهادت جنگ بعد وصول فرمان المبلغ حکم با و نموده و در بر آمدنش قید شد بدین کار و عطاء الله خان را  
غیر از اطاعت نمیده دل اندازد و و امید ریاست جنگ که با بست قهار و مو اید کا و بر میر طے اصفی که ریاست مرتبه  
داشت برکنده رضا بقضای الهی داد و دوح جهال و افعال تمامه اموال که بر دایت مشهور شصت لک روپیه نقد  
داشت و هفتاد و هشتاد و نیم فیصل و دیگر اجناس نفیسه و جواهر و دوا و هر دو و جمیع اثاث البیت از مرشد آباد بدین و بدین گز  
در حواله مالد و حویله میرضیاء الله که در مو اید بپور واقع بود تا تهیه سرانجام سفر توقف نمود و مهابت جنگ در راج محل  
که مسه با کبر نگز شده رسوم جشن عید الفیصل لعل آورده بسوار کشتی عازم مرشد آباد گردید و او بهشت ماه مذکور در  
بهنگوان گودنر و دل خود بلاما ثات شهادت جنگ و ملازمت حسین فطی خان و دیگر اعز و شمر و متوسلان ازیال دولت  
که برسم استقبال شتافته بودند سرست انداخت و از انجا بسوار فیصل که چیش از راه خسته و از گدیده در کمال  
بیاض و بطل و قرین فخر و دقبال داخل دولشراے خود گردید و در اداسه شکار بن فخر که عطیہ عظمی از بارگاه کرم  
تقا در توانا بود مرتبه ثانیه نذر و صدقات بمومنین و سادات و دیگر ارباب استحقاق رسانیده نذر و استسکانست  
و رجناب عزت و حضرت احدیت نبوت که دانست و توانست لعل آورد و درین سفر لطف اراعه که و عظیم آباد بود  
مثل اسوة العلماء و قدوة الفقهاء و المناقب و الفاضل کاشف الحقائق و السراج المملی سید الانا فضل میر محمد طے  
ادام الله فله و خان جلیل القدر مالی شان انسان الیمین و عین الانسان زائر حسین خان خلعت مرحوم مولوسه محمد نصیر

رحمات الله علیه و خان زادگان کرام و الاحسان لعلی قلی خان مرحوم بنی حاست عبداللہ خطاط مشہور کہ دیوان صوبہ بہمان پور و مرشد  
محمد و زنگ تزیین عالمگیر و خان والا و دودمان مرومک دیدہ مردے و مروت شیخ نیایق فضائل و کمیت علی ایضاً پیرخان  
برادر فرمودہ موسے مرحوم مذکور بحیرہ زراۃ زائر حسین خان مقفود و حاجے محمد خان کشمیر سے ہمراہ مہابت جنگ بہ مرشد آباد  
۱۰۱۱ھ آمدند و صولت جنگ چند روز بعد از کج مہابت جنگ از عظیم آباد ہر آمدہ ماہ مرشد آباد سے برید

و کرمیا و دہت فقیر از شاہ جهان آباد و میر آمدن رفاقت صولت جنگ در فتن ہجراہ او میر شد آباد  
و بعض سوانح دیگر کہ بعدین عرصہ روی داد

فقیر نیز درین عرصہ کہ مہابت جنگ از عظیم آباد بر آمد و صولت جنگ عالم بود از شاہ جهان آباد بہ آرزو سے اورنگ ملاقات  
والدہ و بجنہ و داخوان و خال و دحم و احباب و اصدا قاسم ہمد کہ در حادہ کشمیر خزان و کشتہ شدن بیت جنگ آمد  
بقا و فاسے و یکس از انہا فائدہ بود و در شارت حیات شان شنیدہ صولت نزد عظیم آباد رسید و راہ باہین گھمنو  
و فیض آباد آمد اللہ خان بہادر خال سراہا از فضل خود ملاقات گشتہ سبب ہر ہستہ مہابت جنگ و اختیار نمودن سفر  
پر سیدم فرمود کہ بنابر نامے و مہابت نہ و چنانچہ صولت و مہابت مرتبہ مہابت جنگ رو سے دادہ و کار از حج  
گذاشتہ و کلات جان و باعث بود بنابر تاخیر در اجل موعود زندہ ماند و بہ بلا سے آوار گشتہ و غربت و دہلا سے وطن و دیگر  
ملتان و محن و بلا گذریدہ و عازم شاہ جهان آباد ہمیت زینہار از قرین بد زینہار و قنار بنافذ اب النار و زمین سبب  
و خراج عبداللہ خان والدہ و راہ مہابت جنگ جواب و سوائے روی داد کہ مردان را از عہدہ استخرا بر آمدن متذکر باشند  
بہمان چہ رسد و در گذشتن و چنین سوانح بعد استماع چنانچہ اہل سے درشت باوجود قدرت کہ مہابت جنگ بعل آرد و نفس علی  
یہ سوانح و مقدر و نفس بشر نیست و زمین حست نسبی کہ مہابت جنگ با سبب علی خان برادر فقیر مقرر نمودہ و مقرر است و دفتر خود را آباد  
و صولت نماید بر ہم خورد و مہابت جنگ آن و دختر را بہ گیر سے دادہ بعدا ہر ت خود امتیاز کشیدہ کن و گذر از جسہ ائم و اغراض  
از قصص و پاسبان حقوق ذوی الارحام و اقارب بہر تہ کہ مہابت جنگ و ہر سہ برادر را وہ با سبب مقتدرہ و داشتہ اند از کستہ  
کے مشاہد و مسوع گشتہ اللہ اعظم و اعظم بعد رسیدن فقیر در عظیم آباد و خروج یافت کہ ہمدے خوار خان و شغلے علی خان  
و دیگر اقربا و اکثر اجا و اصدا قاسم غلام رضا خان پسر مرقد کے خان و آقا علیا سے مشہور بہادر ملک محمد خان و  
خادم حسن خان و عرب سلع خان و میر اسد سلع و میر فضل علی و دارا فاضل علیکہ آباد و ملا غلام بیہ و میر و سید و مفتی خید اللہ  
و مولیٰ ال محمد و میر عبد اللہ سے مرحوم بر رفاقت صولت جنگ قاصد مرشد آباد از فقیر را سفارت امتیاز و سکونت و مرشد آباد  
کہ از اکثر اصدا قاسم خالی سے آمد و شواہدہ دیوان سہ رشتہ رفاقت صولت جنگ ہمراہ عم و برادر خود رہہر گر دید روز عید الفطری  
بود کہ صولت جنگ در نواح موگیر از کشتی سواری خود لب دریا در مقامیکہ خالے از انظار بود و خود آمدہ فرما سے نمود ہوا بخا  
از گوشت افیم کہ با سہ تیار شدہ و نوال سے فرمود فقیر را بخا گردشت کہ روز عید است و خلوت و زمین جا و را باید دید از  
کشتی سوائے سید علی خان برادر خود فرود آمدہ و رویش و رفیق و سلام و ادا سے ہم مبارکباد نمودہ و تدر گراست بہر  
بسیار خوش گشتہ حکم بملوک فرمود در طعام شہر یک گردانیدہ وقت بر خاستن جہانگاہ نمود کہ ہمیشہ در سفر و حضر لازم باید بود  
و سبب بقدر معاش براسے بندہ دہم براسے سید علی خان مقرر نمودہ و دستخط فرمود با فقیر صولت آن مرحوم خوب

دور گشته در احوال اولقدر را اقتضای وقت و مقام انشاء اللہ تعالیٰ اقام خواهد یافت چون مدت سفر با انجام رسید و صولت جنگ  
بنابر ملائکه که از دنیا فتن صوبه عظیم آباد و در خاطر با برادر کلان خود شهاب جنگ نیز خدمت صفائی داشت بودن مرشد آباد مسکو و مشرق  
رسل و اقامت خود در جگهان گویا انگیزه امر بچا و کنه نمود و آخر بیکلیف عم و برادر بزرگ خود که از دلجوئی در آمده ترغیب سکونت  
مرشد آباد می نمودند بدواً انداخته بر خاسته در حالی که آن طرف بجای گشته میادی بدست بگشت و سیح واقع بود و ندول نمود و قنار  
میسر حبيب را که بخود رسیده ساخته بود منزل فقیر و مکنده نزار خان و نفی طغان گردانید

فکر تمنا کردن سیف خان معین الدوله ملاقات مهابت جنگ در گنده گوه گوگرد و پندیر اسکے یا فتن  
و رحلت سیف خان و معین شدن فوجدار می پور نیه از انتقال او به صولت جنگ و آمدن فخر الدین  
حسین خان پسر سیف خان بر مشرب آباد و ملاقات او با مهابت جنگ و انتقال دیوان خالصه بر می  
رایان چین بر می و ماسور شدن بجه و ندرت پیشکار بران کار

دیوان آردان که بدست شمشیر خان مهابت جنگ از عظیم آباد مساودت نمود سیف خان که راه مرسولات دارالسال سفر او بدو یا با  
مهابت جنگ مسلوک داشته لغیر سلطان افواج کمک در اوقات مناسبه بکامت و اتحاد را متوقع بود و بدو چنانچه حاصل می آمد  
وقت رفتن عظیم آباد با مهابت جنگ هنگام مساودت از مرشد آباد که در شادی پسران خود رفته بود دیگر گشته عظیم آباد می آمد  
در گنده گوه که از تزلزل ملک محروسه او بپایان آمده ملاقات و هدیه ها نمود می خواست که مهابت جنگ هم بهمان روش با او برخورد  
مهابت جنگ نظر بدو نشان خود که از جعفر خان و شجاع الدوله مرحوم مرتبه سردری و امارت و سپه داری و شجاعت او که گشته  
دعوی همسری بلکه بر عری با سلاطین عالیشان داشت ازین استماع و هوس بیجا ناخوش گشته در خلوت می گفت که  
سیف خان هر چند هفت هزاره و پسر عمده الملک امیر خان صوبه دار کابل است اما فوجدار می پور نیه دار و دهشیه مالی  
یکبار موافق ضابطه بر می ملاقات شجاع الدوله و جعفر خان و علاء الدوله سلاطین از خان می آمد بر می ملاقات من جرا  
نمی آید که این آرزو می زیاده از مرتبه خود می نمای سیف خان که از زمانه الفیض شجاع الملک مهابت جنگ آنگی نداشت  
و بر عم بزرگ بود اما خود میدانست که شجاع الملک مهابت جنگ هم عهده آمد با اسباب نیافت  
و مهابت جنگ در پیشکش در گنده گوه گوگرد آمده اقامت و زبیر و خیام و سرا پرده های عالیشان بر پا خود به منصرف و در  
مهابت جنگ نشست مهابت جنگ هنگام عبور خود از تیلیا کله می سفر را می مستمع جواب داد که اگر ملاقات منظور دارم  
چرا موافق ضابطه و زمانه ناظران پیشین بر مرشد آباد نمی آیند سیف خان با استماع جواب ندامت کشیده بهر کرد دولت  
خود که پور نیه بود بر گشت و بعد از آنکه در عرض گشته صاحب فرارش گردید و سل بدست بیمار فضا اسهال مبتلا بود در شروع  
سال شصت و دوم از نایب و وزیر و هم بجزرت برست خدافت و خلف اکبرش فخر الدین حسین خان ناخلف که اصلایاقت  
سردری و اقرار با او ناظران پرور می آمد داشت بجای پدر نشست و بر جمع شروکات پدر که مبلغ خطیر و جواهرات گران بها  
بسی نظیر و دیگر اجناس و نقشه نقیسه کثیره بود تا بلین و منصرف گردیده دیگر برادران خود را محروم داشت بلکه غنیده شایه  
که آنچه در دست دیگران بود در ان هم می نمود و باز گرفت و سیح در دست آنها گذاشت و چیر می که اگر آنها مخفی  
نمودند محفوظ اند چون این خبر به مهابت جنگ رسید و صولت جنگ کار می که لایق شان و احوال او باشد

در جنگ از عداوت سند فوری بر اسب پور نیو مع جیج ضامن و مضامین بدستور معین الدوله سیف خان بهادر سیف جنگ بر اسب  
 تمام الدوله رسید احمد خان بهادر مصلحت جنگ من خلعت و عطایا سے لاکھ از حضور طلبید و دست خلافت اور بطاعت قلمت و جین  
 و سرخ و مع جیج پکلی و مال سرور بدو بل سطر امل بیاراست و نویدار سے ہوگی از غزل اوسراج الدوله بخشید و سیرزا  
 پیادان پرادر ملائے خود اگر فاطمہ بھد بار خان بود و بنیامش مقرر داشت و مصلحت جنگ خادم حسن خان از لطیفی و بطاعت قبل  
 از رفتن خود رولہ نمود و آغز راه رنج الاول سال مذکور خود ہم عازم پور نیو گردید و بندہ حقیر و دیگر افراد کو رفیق او بود و آمد با دوسر  
 ہزار سوار و سیرجا بہ ہزار پیادہ برق انداز ملازم سرکاش ہر لائش گزیدند و خدایین حسین خان چون چارہ میر از قوسل با و یال  
 دولت مہابت جنگ مذکور عریفہ مثل پراطلاعت و التیاد نوشہ ابلاغ داشت و مہابت جنگ بطبع کار فرماستہ در جواب  
 مکی نمود کہ ازین ہر صورت مطمئن خاطر رود و انجا از طرف آئندہ بلاقا تا سوار سوار مذکور خدا سے خواستہ باشد در انجام خطائب  
 شہا تصور سے خود ہر چند چون ابلو و برادران سلو لیکہ بناید امل آوردہ میا سے امتقانات اکہی بنا بر بعضہ جہات دیگر گردیدہ بود  
 اطلاع امر مہابت جنگ تودہ قائمہ مرشد آباد گشت و الا نحو سے کہ سپاہ و اسباب مقرر آدہ داشت اگر محور و ریاجو کوسی  
 نمودہ بدر و دقت در زنداران ترہش و غیرہ نمود کہ با و بجز است بر خیزند و اگر جہا سے طے سے نمود بانندک التمام و  
 افعال او را غیر خواہ و بلد و را ہر خود سے توانست نمود اما بنا بر طاہت و اختلاف حقوق برادران بلکہ شامت بد خواہ سے بدر  
 کہ نمودہ بود فریب خوردہ با اسباب و سالن سبے پایان و سپاہ و انواع شایان عازم مرشد آباد گردید و در راہ با مصلحت جنگ  
 بر خورد و مصلحت جنگ پسر کان خود شوکت جنگ را با بعضہ سران سپاہ شل حمید سے شکار خان عم را غم دوسہ کس دیگر کہ  
 انان تہا این سبے مقدار ہم بود و اسے ملاقات او تو فریت پدرش ترشا شوکت جنگ ہمراہ افراد حسب الامر رفتہ و ملاقات  
 نمودہ با گشت روز دیگر خدایین حسین خان ملا امت مصلحت جنگ آمدہ مورد و الطاف و مراحم شدہ و رسوم مصلحت جنگ ارادہ  
 کوچ سوار شدہ در انفا سے مرد راہ باز گردید نمودہ پیشرفت و خدایین حسین خان بعد از انان کوچ نمودہ راہ مرشد آباد گرفت  
 اکنون احوال مصلحت جنگ بعدہ و طاش مذکور خود آمدند و متہ احوال مہابت جنگ و و و خدایین حسین خان بر شد آباد  
 کا شستہ سے آید خدایین حسین خان بنوہرین کوٹ آن طرف ہمانہ انواع خود گذشتہ بہ ملاقات مہابت جنگ شامت  
 بہنگام در و داد و رب مہابت جنگ جسے ما استقبال فرستادہ حسین ملاقات ہم سلوک مناسب با و سلوک داشت و بہ  
 نشستن او بفرش سوز سے اگر فرمود و عطر دبان و گلاب تو مضامین معمولہ ہند اچمل آوردہ خاطر ش مطمئن و بجا نیگا  
 محل افانش معین بود و رخصت فرمود و او در آنجا رفتہ آسود

### ذکر دگرگشتن رایان چین رایان چین غایت سرای

در دیرین احوال را سے رایان چین رایان دگرگشت و بھرون دت بعد انتقال نیب خود بلالین دیوانے حسب الامر  
 بہر انجام کار سے امور خالصہ پرداخت محفے نماہد کہ این چین را سے جب متعدد سے و طرف ہند و کیے خود در ملاقات  
 مالی دلی دیانے و در دو تھو سے و کفایت سرکار آقا سے خود دانستہ داشت کہ با تو قش تصور عنوان نمود و بہت بار  
 صدائے کہ داشت کارش بچا کے دیدہ بود کہ متعدد مان رنفا سے مہابت جنگ بلکہ فرزندانش مثل شہامت جنگ  
 و مصلحت جنگ ہاں خاطر خود احقر ہا سے کردہ روز سے قریب سے و مجلس مہابت جنگ کہ خلوت و اجتماع برادر برادر



بودیمیت جنگ مذکور حسین را سبب بشیبه دیوان خود نمود مهابت جنگ گفت که بابا کار حسین را سبب از آن گذاریده است که ذکر کردیم  
مقام توان نمودا و ذکرین نیست آقا کس من است

خدمت نمودن مهابت جنگ بطرف کنگر بنا بر تئیه میر حبیب و بعضی مرهطه و افغانه و فترت  
نمودن قلعه باره بهائے از دست گماشتگان مرهطه و گرجتن فخر الدین حسین خان از مرشد آباد  
و قصد پور نیه نمودن و برگشتن از راه بخوف صولت جنگ و توقف نمودن در مالد و باز آمدن  
به مرشد آباد و مقید شدن و یافتن بیرون و تخطاب را سبب رایانی و خدمت دیوانه  
خالصه باصالت و واقعات دیگر

بنا بر سبب میر گنجی به سبب بد نظریافتن مهابت جنگ بر شمشیر خان از لواح عظیم آباد خانب و خاص میر حبیب و افغانه و فترت  
خود برگشته قاصد لواح مرشد آباد بود و در اثنا سبب راه خفوت و در خود شنید میر حبیب را با چند هزار سوار مرهطه و افغان  
به طرف کنگر دیدن و پور مرشد آباد خود با آمد و دسے از رفتار راه وطن گرفت و در گوهل و وصول جانو برادر خود و از  
که مانا به نام داشت با جمعی از مرهطه نزد میر حبیب فرستاد و مهابت جنگ چنانچه مذکور شد لید و وصول بمکرکز دولت  
شکر و ارباب و ارباب العطا یا بتقدیم رستائیده بکام و آرام نشست و بدین عواطف و الطاف او خلق خدا در مالک خود و در  
با من و امان و ارباب اللسان احسان و غیر از فتنه میر حبیب و مرهطه فترت در دیار بنگال نبود مهابت جنگ استیصال  
آن بد سگالان بر دوستیست خود لازم دانسته او را که راه رنج افتاده سلاطین بجزت اعلام نصرت احتشام بقصد اخراج  
از باب مجاج بر افراشت و از مرشد آباد بیرون رفته چند روز بنا بر اجتماع عساکر در کوه توقف نمود و حیدر علی خان بهادر  
دار و ندر توپخانه دسے را با هیئت مشقت هزار سوار و پیاده برق انداز چند ماه قبل از خدمت خود به دیوان فرستاده  
پیدا و فتنه نموده بود که اگر ایام میر حبیب بضا بط و واقفنا به طبیعت خود اراده فتنه انگیز و خرابی ملک بردوان  
و لواح مرشد آباد و غیره نماید خان مرقوم سدر راه آن جماعه مناله گردیده گذارد که قصد راسے تو اند شد لید فترت  
آمدن سپاه مهابت جنگ با لواح بحر امواج عازم بردوان گردید و چون بقرب قصیه مذکوره رسید حیدر علی خان  
مع همراهیان با استقبال ششانه شرف اندوز لازمست گردید لید توقف چند روز که عازم میدان پور گردید و این اراده  
قصیم یافت عمده توپخانه مذکور که عبارت از پیاده های فتنه و سواران رساله حیدر علی خان باشند براسے بقیه نخواهد  
اقتضای شدید نموده مانع شوکت شدیم مهابت جنگ از دسے خود غلام علی خان راج میرزا حکیم بیگ که مستعد علیه  
اد بود براسے استماله آن جماعه فرستاد و هر چند آن هر دو کس درین باب بیشتر گفتند جماعه مذکوره کسر شنیده از سبب بران  
مترتب نشد روز دیگر مهابت جنگ خود بخود حیدر علی خان رفته هر چند خواست که ریشات زلال اقتضال خود فوراً بر مشعل  
آن ظلمت سر ششان فرو نشاند و بعضی از دجوه مر سوسه آنها عماله رساند و با سبب رابر شهابت جنگ نخواهد نماید تا به مرد  
آن هم بود و لواح مجامع فتنه و بدست بر همان ساجت خود اصرار داشتند میر افضل علی جماعه دار از سواران رساله  
حیدر علی خان شریک آن جماعت بلکه فشار این فساد و محرک آن مفسدان بود مهابت جنگ بشاهد این حال بهر حمایت



کنگکاست و قول مہابت جنگ و صحرایے انہو و انصرای ہر دو گروہ از لشکرش و بہر سہیلان آہنا بصدای کنگا و کوس اشتہا ہوا  
 و اردو کہ درین یساق و قلعہ شدہ یاد یساق دیگر امانسوح ابن ماجہاسب شہید است آنقصہ چون فوج مہابت جنگ شش ہر  
 بلا فاصلہ راہ بے بریدہ تھلکہ و ہزار سوار صین و درود دہا سے حصار قریب بسہ صد سوار در کاب حاضر و از فطر کسل و کلل مجال جہاں  
 و طاقت قتال و راہ سے جو دنی الحقیقہ از چہین بسہ دار و ناسہ ہوشیار عجب عمل سفیانہ سرزد و اگر درین ہنگام امانسہ قلعہ  
 بقصد ہمار بر بر سے آمدند کاش اتمام و نام و نشانہش با انجام سے رسانیدند محض بتائید تا در متالی و نیست طالع و اقبال  
 خوف و ہراس برضائر و بولہاں محصورین کہ جسے کثیر بودہ آمد استیلا یافتہ چارہ کار در اطاعت و انقیاد و استند و دران  
 روز شدت حرارت آفتاب بافتد ان صراییہ کہ بنا بر طول مسافت شہد احد سے فریدہ بود و یاد از صحرای قیامت می داد  
 آخر ہمان روز سید نور و دھرم داس ہلازمت رسیدہ و درخصت انصراف یافتہ امور شدند کہ فردا صبح خود را من سرانہ از خان  
 بحضور رسانیدہ قلعہ را تسلیم لازم نماید اما چون بر آہنا اعتماد نبود بانصرہ از خواص خود فرمود کہ فردا صبح ہر گاہ حاضر شد  
 اینہا را بچہ تیغ میدرخ بگذرانند و سراج الدولہ را وقت خواب باین کار مامور فرمود تا از راز را بلا کند بنائے ہا صبح رخصت  
 کہ شام عمر آن بچارگان بود مہابت جنگ و دیگر مختصر سے کہ دران وقت رسیدہ بود شہد و سراج الدولہ بیرون قنات در  
 سایہ اشش با اصحابیکہ بان کار مامور بودند اقامت داشت کہ سید نور و دھرم داس آمدہ مجرا بودہ پیش مہابت جنگ رفتند  
 سلام نمودہ و در مجلس ادا موریجلس و مشغول استماع سخنان دلا دیزا و شدند متعجب دین ہر دو سرانہ از خان با چہ نفر نزدیک  
 چو بداران و حجاب رسیدہ از اسب فرود آمد سراج الدولہ بچہ و در و داوالتشش فرمان داد کہ کسانے کہ مستعدان کار  
 حاضر بودند را و در آدہ بخشند و ہزاران حال با وجود دشمن ہر گ دل از دست ندادہ و حواس را درست داشتہ شمشیر از کمر کشیدہ  
 و بقدر امکان متعاضد نمودہ قاصد بود کہ ایہا مہابت جنگ برسد اجل امان نہاد و ہر ضرب دست بلفظ ابرقربان بلام تعب  
 ششافت سید نور و دھرم داس با استماع این خبر بے حواس و مضطرب گشتہ بے کسانے کہ در بول آہنا حاضرہ بودند  
 بچہ تقدیر گردیدند و حسب الامر سپہر و کشور خان کہ ششہ میباک و زندان بان نا پا کے بودند مردم قلعہ کہ اجماع و رفقا سے  
 اینہا بودند بشتیدن دین خبر بے نشان خاطر غیر مطمئن گشتہ و ہا سے قلعہ را بستند و آمادہ پیکار گشتند مہابت جنگ بودند خود  
 و ہا سے حصار از قانون خود بیرون دیدہ میر محمد جعفر خان و فقیر اللہ بیگ خان دراجہ و دلہمہ رام و دیگران را کہ از لغائب  
 میر حبیب الطینان حاصل نمودہ بحضور رسیدہ بودند و باب محاصرہ قلعہ و توضیح محصوران امور نمودہ خود دیدہ و است  
 داخل دارالامارتہ کنگ گردید و تا پانزدہ روز ہنگامہ قلعہ ستانے گرم بود آخر الامر محصوران مدافعتہ با چہین انواع  
 نصرت امواج و خلو قلعہ از اسباب قلعہ دار سے خارج از حلاقت خود دیدہ و بسط میر محمد جعفر خان و راجہ و دلہمہ رام اثر  
 عفو جرات و امان پناہ تقوینش قلعہ بہ ملازمان غیر وزے نشان دادند بمشار الیہا ملتس مستانان بضر رسانیدہ بعد از پراں  
 سرزدہ امان پناہ رسانیدند حارسان ابواب قلعہ چون در دولت بر روی مہابت جنگ کشادہ خود بہیست مجموعے  
 پیش میر محمد جعفر خان و دلہمہ رام شتا رفتند و مہابت جنگ براسے ملا خطہ حصار داخل قلعہ مذکورہ شدہ

ذکر جمعی از احوال شہر کنگ و قلعہ بارہ بھاسٹ

قلعہ زمینی کہ دران غصہ قلعہ مذکور و شہر کنگ واقع شدہ میان دور و خانہ سسے بمہاندہ کوٹھ جو ریستہ اطرافش کہ

اتصال و اسرار و دو خانہ ایک مذکورہ دروازہ سنگی ہے استوار کہ اصطلاح مشہور پشت سے نامزد سنگ ساخته اند و ہر دو دریا  
در خیمہ راہم برسات پائے آب و در بر شکل پائے و مانند اقرب بد و کرد و عرض دریائے کبہ جو سے بعد نصف کتب  
خواہد بود و قلعہ بکنار حمانہ واقع و دو حصہ اقرب بسکہ کردہ نمیکند خواہد بود کہ از سنگ و شست و گچ و آب کمال استحکام و  
رصانت بنایا شد و خندے پنجمه سیرت بر اطراف قلعہ است و آب دے شکر کتب بر ساحل کتبہ جریست و فاصلہ میان ان شهر  
و قلعہ مسطورہ قریب بد و کرد و عمارات و ابنہ حکام و بیوت اقربہ آنجا کہ در دریائے کتبہ جو سے بر پشت پنجمه مذکور اتفاق  
افتادہ و در کمال ارتفاع و بلند سے پشت پائے عمارت جائے وہ گز و جائے قریب نصف ارتفاع مذکور و در زیر اکثر ابنہ  
آب دریائے کتبہ جو سے جاری است و آن طرف آب دریائے مذکور با اختلاف مواضع از دو کردہ و تا چار رخ کردہ مسافت  
شمارے وسیع خوش فضا است و متصل آن جنگل اشجار عظیمہ در کمال خضرت و صفا و انہائے آن جنگل را بتدائے دہن حبال  
فلک آسود سکنہ آن شجرہ این ہر کیفیت ہر زمان در نظرت و چون قطعہ مذکورہ از ہر دو طرف دریا محیط افتادہ  
اگر مبالغہ در اوقات طغیان آب با اتفاق زمین اران آنجا قصد محاصرہ کند وصول جنس ماکول و غیرہ بامحتاج از جملہ منہات  
است و در برسات اگر کسی قصد جنگا کردہ چون در ہر منالی و دریا چاہے محقق واقع و مانع عبور و مرور نہ قطع طہرین  
و رسیدن بمنزل مقصود از جملہ سفارت مہابت جنگ کہ این قسم امور ہمیشہ ملحوظ و منظور سے داشت زیادہ توقیر و اران  
بلدہ دور از صواب دانستہ وچہ ہمسر گشت منتقم شمر دوشخ عبدالسیحان نامے ماکہ در سالہ راجہ دو لکھ رام از جملہ مفلوکین مہول  
الاحوال بود بہ نیابت کتب مقرر ساخت ہمیشہ آنکہ مہابت جنگ بنا بر جہانے کہ مذکور شد در سادرت عجلت داشت  
و بسبب خوف مرشد کہ در قریب و جوار کتب و منتقم فرست در کین بود و رسیدن انواع کتب از مرشد آباد بنابر لہذا و برسات  
امکان نہ داشت احد سے قبول نیابت آنجا نہ نمود دوشخ مشاء الیہ کہ ترے باین مرتبہ ہرگز در خاطرش نمیکشد عند تکلیف  
از لہما سے غیر منتقم شمرہ بوقتقا سے این مصصرع سلطنت گرچہ باز است خوشست چنانکہ این امر خطی گشت و جست  
تعلیل کہ بر خیمہ مہابت جنگ جلوه گر بود مردم دیگر نیز بآواہین مشاء ہ دیدند چہ ہر گاہ دوشخ عبدالسیحان را بہ نیابت گذار شدہ  
عنان عربست بہت مرشد آباد و منتقم گر دانید با آنکہ آفتاب در جزا و شہ و عا ہا ساطعہ بلکہ آخر ہا چھو بود و باران تواتر  
بنو سے سے بارید کہ بچ روز سے از ترخ و قحط طر خانے نمود و گاہے اشتاد سے نمود و دریا چہ اسے کو چاک کہ صین فتن  
نمایست کہ آب بود و سنگ نمود خود خود سے طغیان داشت کہ عبور و مرور از اننا الصوبت دست میداد ہر چند آب بعض ازان دریا چہ  
تا بسینہ و کمر بود اما بنا بر زور آب کہ خشن ازان منتقم سے نمود و دیگر ناہا اکثر انسان و حیوان تلف شد نہ چسنا پنجم در ترجمہ  
یوسف ملی خان بن غلام ملے خان مذکور است کہ بر نالہ زمان کہ قریب میدے نے پور واقع ست باد صفت آنکہ عرض آن آب  
نیار کہ بود از کمال شدت جریان و عدم میسر سفائن عبور و خیمہ گھر نے بود و گھر نے عبارت ازان ست کہ سبوتا و  
مشکما سے خائے پر بار ابا سے و چوب و اشجار روز متصل پہلو سے ہم از بہرمان بستہ بران عبور سے نمایند اسباب  
متاع و مردم بران و اسپان و حیوانات دیگر را شتائے گذرانید و تا بہرین از جنس اسب و گاو و صدا تلف شدہ باشند  
از ان جملہ ساریر سے کہ خان مرقوم بود و دناظر و محاسب بود و ہنیدہ اسب غلین بخرنا گشتند بر این قیاس باید کہ و محابر  
و دیگر را بر و دنا گشتا سے کہ متصل بہ میدے نے پور واقعست و آتش بسیار طغیان داشت زیادہ از سہ چار سینہ  
میسر نہ و عبور قما سے لشکر بران انحصار داشت خلاصہ در کمال اشکال عبور ازان دریا چہ ہا ہمسر گشت و تفصیل

تظہیل بلا طاعت، امنائیت مصوبت، پشتت بنا بر گل ولا سے راہ و زیارتی آہما عائد، عالی لشکران گردید اگر اندک  
 دنگے و کنگ رو سے میدان رسیدن بر شد آباد و مقتدرات بود و اندکان کہ مہابت جنگ با لشکر از کنگ کوچ نمود  
 میر حبیب کہ در گوشہ محرابے با فوج مرشد خزندہ بود و عازم استخلاص قلعہ دشمنہ کو گردید و قاصد بدست آوردن شیخ مجید الدین  
 گشت چون شش ہفت روز و کوچ مہابت جنگ گذشت میر حبیب نزدیک بہ کنگ رسید شیخ عبداللہ خان با آنکہ مقابلہ  
 با چنان فوج گران انتاب، دون خود میدان سے دالت بمقتضای غیرت و جرات با کلت اعوان بہ مقابلہ میر حبیب  
 و مرہٹ شہانت و بعد از قتل بہ مقدمہ و رخو مساعی جہادہ در محاربہ نمودہ بقدر طاقت راضی بہ تقصیر شد، چون جراحت  
 متواتر با رسید و دستش بر خشم شمشیر کا گرفت بسر آید، اسیر مخالفان و جمہوس دشمنان گردید و خود و خدویش ابن سائر  
 کہ قبل از وقوع بہ آرا سے تسایہ ظہور داشت در حواسے بالسر بند لرزش مہابت جنگ رسید چون وقت اقتضای  
 تدارک فراشت نمود، بر ادوات دیگر اند و مہابت جنگ بعد از نئے مراحل او از خرابو سے الاخرے بکٹو رسید  
 بر جہر سفان کہ قبل از ورود لشکر مرتب شدہ بود عبور نمود و ادائیج سستہ مذکورہ در عمارات موتے جمیل کہ آغا قویش  
 بود زودل فرمود و شہامت جنگ و حسین علی خان و دیگران بہ ملازمت رسیدہ مورد عنایات و عواطف شہنشاہ و خیر دولت  
 پیشکارا سے رایان بہین را سے خطاب رای راہانے و عنایت خاصت دیوانے خالصہ شریفیہ سر لاری یافت

### بقیہ ذکر خیر الدین حسین خان پسر سیت خان بعض سوانح متعلقہ آن احیان

خیر الدین حسین خان پسر سیت خان کہ از حیز اقتدار ساقط گشتہ در نظر ہاسے آشنا و بیگانہ شہادت دہے قدرے او متعین  
 یافتہ بود و نقاسے او اکثرے بہ خواستہ حصول جنگ پیوستہ بود و در خود بیخ مال و اموال باسد و دوسے از نداسے کہ بہرات  
 و پیادہ ہاسے میوانے و غیرہ علامہ شاگرد پیشہ در قبیلہ مادرہ شکستہ بالی و باز و موسوم باستان را گذرانیدہ اختیار بی کشید  
 تا چہ پیش آید مہابت جنگ سفہاست او از این حرکت کہیشنے دریافت قاصد انتر ازخ دولت سیت خان کہ مبلغ خیر گران  
 و جواہر و اسباب فردان بود از دست آن سفیہ جہان گردید و بر و بعضی از مہمان خود را فرستادہ او را پیش خود طلبید بعد  
 آمدن مراکاسے ہاسے ماندش تجویز نمودہ اسباب باجہات ہراسے او ہیا داشت و حارسان را بہ نگہبانے او  
 لگا شستہ جمیع اموال نقد و جنس کہ در دست او بود ضبط نمود و سیدہ رثلی خان مع جمیع علمہ توپخانہ کہ از ہر دو ان بر فاسد  
 بر شدہ آباد آیدہ بود بہرض نزول با مبتلا گشتہ کفوف البہر گشتہ و سراج الدولہ واسطہ خلق نقدی است ہزار ہا توپخانہ  
 گردیدہ دار و سینگ توپخانہ دستے یافت و میر ضیاء اللہ ما کہ بہ تہارین عطاء اللہ خان بود بہ نیابت او ولایت دار و سینگ  
 توپخانہ مذکور عنایت شدہ و ہمدین اوقات ہمارے کنار خان باست ہاسے او در سراج الدولہ با حصول جنگ بہر زود  
 مع لقمے خان برا در فقیر و غلام رضا خان پسر مر قسوسے خان و دیگر سرداران بر شدہ آباد رسیدہ سراج الدولہ کہ  
 مخالفت ہاسے خود حصول جنگ داشت و ہمدے خار خان رفیق دیرینہ و متقدم علمید را بود و در و دشمن رفتہ  
 شمر دہ ہمد را رفیق خود گردانید و ہمدے خار خان را زایدہ از ہمدہ رنقا سے سابقہ و حال شمول عنایت و انضال  
 خود نمودہ یو مانو ما در مرتب اقامت را دست افزود

رفیق مہابت جنگ ہمیدنی پور بارادہ از خراج میر حبیب و مرہٹہ از ان مکان بلکہ از



و غلامہ در عدد ملازمان سہ کارالان افزودن تراست کہ منسل گفتہ آیرمبالغہ خطیب متصدیان و غلامہ بخشے گرسے بالفاق حازرہ ان  
 بختانت متصرف میشود ہرہا کہیکہ دیررشتہ و فترتہ فترتہ لو کہ است رتہ آن موجود تھا بدو چنانچہ کمترین اول نمین مردم علی  
 خود بلعوض میرساندہ و آنچه بود و مروضہ داشتہ التماس نمود کہ درین صورت اگر یک مرتبہ لاحظہ موجودات سپاہ باین کمینہ  
 بدو اتحاہ حکم شود کفایت سرکار بلکہ ک خواہد رسید مہابت جنگ بر طبق التماس اولیٰ بخشے گرسے سائر حکم فرمود کہ جمع خلہ  
 لیبدا المادے خان رجوع آوردہ عرض موجودات سپاہ بہندہ درین سانحہ عجب الغلاب و اضطرار بے در خواطر رؤسائے  
 سپاہ روسے داد و خواہ مذکور از و طبع و شریف و آشنا دیگاہ نہایر عرض تقرب داشتہ از خود اغراض نمودہ مروت را در  
 گوشہ نشانیہ و بر اسے تحصیل نیکناسے خود ہمہ را بدنام و عاجز ساخت بہر تہ کہ در سالہ یکے از عمدہ ہائے لشکر کہ اتحاہ  
 یک ہزار و ہفتصد سوار سے گرفت حین لاحظہ موجودات ہشتاد نفر با ثبات رسید باین حال قیاس کا تہ سپاہ باید نمود کہ  
 در ہزاران صد با بانیے مانعہ اگر چہ کفایت کلوک سرکار بلیل آمد و باین حسن خدمت خواہ مذکور مشمول عواطف بے پایاں شدہ  
 یو مانیو ابر مرصوب او افزودہ امظنون تمام لشکر و باعث نہایت دل شکنے سپاہ گردید طرفین را چنین نہایت تر سپاہ را  
 غلامہ باین حد مناسب بود و نہ خواہ مذکورہ اینہما اہتمام و مہابت جنگ را ہم افتد و مبالغہ خاصہ در چنین مقام کہ محاربات  
 در پیش و حقوق جانی و نفسانیہا سے رسالہ داران و عموم سپاہ برگردن داشت صحت و لاکن نبود ہیئت سر اسر  
 غبار راست این پس دشت و ازین چشم پوشیدہ با نگاشتہ ہ در این اتنا خبر رسید کہ فوج مرصوبہ از راہ صحرا متوجہ ہشتاد  
 شد مہابت جنگ را چون استیعالی آہنا در نہایت مرتبہ منظور بود و بر افواج متعینہ مرشد آباد چنان اغما سے نہ داشت  
 از میدانے پور جنبیدہ بہر بردوان رسیدہ را بجا معلوم گردید کہ با سماع قوبہ عتاکہ تصورہ مرصوبہ را بجا محال توقف در جوار مرشد آباد  
 نہانہ و بطرف جنگستان غربے مرشد آباد قرار اختیار افناد و فخر الدین حسین خان خلف سیف خان کہ در مرشد آباد حسب الحکم  
 نظر بند بود مستحقان خود را غافل کردہ و با مرصوبہ و میر حبیب در ساختہ با بطریق مستحقان را با خود متفق گردانیدہ بیش کہ مرصوبہ  
 بحق گشت و ہر آہ آہنا بدرفت پایاں احوالش آنکہ چون تمام عمر بنماز و نعمت پرورش یافتہ بوسے شقت اسفا در ہشتاد  
 تر سیدہ بود و درین یاس مرکوبے غیر از اسب نہ داشت از قافلت اینسا عاجز گشتہ روانہ اما مبالغہ شاہ جہان آباد گردید  
 و پس از وصول بہ شاہ جہان آباد بہر وجہ اسرے کہ در ایام اقامت مالہ و محبوب متحان و وساطت ہما جہان پور نیسہ و مالکہ  
 بیش از گرفتار سے خود بدرا مبالغہ فرستادہ بود از مبالغہ انچہ بدست او آمد قناعت نمودہ اوقات خود را بہ راحت سے گذرانیدہ  
 بعد از یک زمانے بہ مرض سرسام مبتلا گشتہ بہر دو جہان ناپایداری و موقارن باین حال یکے از زنداران جنگل ہما مہابت جنگ  
 التماس نمود کہ اگر نہ منوے فوج ظفر مروج باین دو اتحاہ منوض شود و لشکر فرزدے پیکر را بمجالہ بہر یک نگاہہ بر سر بنگاہ خضم تر  
 درون سے تو انہم رسانہ رسول و مقبول افنادہ حکم خاصے لغت یافت کہ زندان مذکور بر نیل متعینہ سہ کار سوار بود و تا فوج  
 در با مروج باشد حسب الامر بمسل آنہ یا غناہ قول او قطع طسیرین بطور ایما سے مت. بعد از ان کہ دوسہ منزل طے نمودی کہ  
 تمام شب در جنگل قطع مسافت بلیل آمدہ بود و ہنگام دیدن صبح بعرض مہابت جنگ رسید کہ زندان مذکور بہر وجہ قبل بنظم کار و حکم خود  
 در پردہ است با شاہزادین خبر احضارش نمودہ استفسار کرد کہ تا سبب اہلاک و اعدام خود چہ بود جواب داد کہ چون راہ را غلط  
 کردہ ام و نہ توانستہ کہ بہ تہ و دشمن رسانم تر سید کہ چہ برسیدہ من خواہد آمد بنا برین مہادرت باین عمل نمودم و پس از غلط  
 بہ ستر خود مستنافت اہما نہ جنگ کہ بہر علت از حرج زند منزل کشیدہ و ہر کارماند ان را آگاہ نمود نہ صلاح در مبادت

تعمدہ مزاحمت بہ ہر دو ان نمود و در باغ ایک چند طیران را چہرہ بر دو ان کہ بہترین مواضع آنجا بود تا تحقیق خبر ہر سہ کہ در کجا آوارہ است  
نزد اول اجمالی فرمود و بقیہ آن آقا بہ سیر محمد جعفر خان کہ در مرشد آباد تہتر سب قینا نے شہادت جنگ اٹااست داشتہ خطاب  
را ہی گشتہ در باغ مذکور قبیل قدم ہماہیت جنگ استعاضا یافتہ لواب والا جناب کہ ارشاد ہوا و خیانات سر شدہ بنفشہ گیسو  
و بعضی وجہ دیگر ماسے از سیر محمد جعفر خان دانستہ کھاتے چند ششمن نفع و ملامت فرمودہ ارشاد نمود کہ خیانت بخشے کرے بغیر  
برادر و سیر اسماعیل از طرف خود بخوچہ محمد الہا دے خان و ہر خان مذکور استیضات ازین امر نمودہ را سنے نمی شدہ آخر اہل  
طوفا ذکر ہماہیت خود بخوچہ محمد قوم مقوض نمود و بعد تو قوت چند روز بعد برض رسید کہ مرشد آباد از محمد اسر  
ہمید نے پورہ بر آو در ہماہیت جنگ کہ با خود م عازم دفع آن گردہ بود اعلام منفست بہست مید نے پورہ برافروشتہ سراج الدین  
رخصت مرشد آباد گرفتہ داخل شدہ مذکور گردید

و کہ سبب افتراق سراج الدولہ از ہماہیت جنگ و رفتن او بعظیم آباد و مجاہدہ او با جانی کے نام  
نائب صوبہ مذکور و کشتہ شدن مہدی نثار خان مخفور عم راقسم سطور

محقق نامہ کہ عم قیصر مہدی نثار خان مخفور جاج محمد و صافات و در شجاعت دعوہ اعلا و اقتدار کجا نہ روزگار و نادارہ زنان  
نمودہ کشتہ شدن بہست جنگ مرحوم ہماہیت جنگ را تہر دو ان خود نمونہ عازم آن گردید کہ اگر فلک بکام آو و گردہ بانڈی  
مارج و خیانتے کند والا چون پایان دنیا مردن ست راہ آخرت سپردہ آید و درین رفاقت سراج الدولہ و ہماہیت  
ہماہیت جنگ و بعضی جواب دہوا الہا کہ ہماہیت جنگ ہوا خود اوزر وے کنایہ مے گفت ہیا کہ ہانودہ کلمات گران بر زبان  
نمودہ ہماہیت جنگ بشاہدہ جرات دیبا کے اواندیشہ بنظر ماساہ دادہ خواست کہ از رفاقت سراج الدولہ و رفتن خود مہدی  
نثار خان این سنے را با بلیغ و بیجہ دریافتہ خاطر نشان سراج الدولہ نمود کہ جد شتابنا برتریت و فرط محبت جدی شتاب را خود ہست  
ہماہیت آن دار دکر ہمیشہ مانع فرمان او و از مرتبہ انجام خود کہ مقتدر و محاربا المان کر تہرہ بودہ بسرید و شاد در تہتر سب و جہت ستر انا  
ہستید بلکہ باعتبار و رفاقت ہماہیت جنگ چراغ دودمان و زبرہ خاندان خود و بعد بقبلہ قاسے احوال طفل بہ بنفشہ کہ این قسم  
اطاعت با ضرر ہا شدہ اگر خود را ہر شدہ آباد رسانیدہ راہ عظیم آباد و گیرید جانی لہم ما کہ ہندی مفلوک و لازم و نائب شہاست  
از انجا بر و ششمن چندان کارے نیست بعد ازان ہماہیت جنگ تہتر از رفاقت جو کے شہا چارہ نادر و سراج الدولہ و مصلحت مذکور  
بمعقول اصفا نمودہ و در اول خود داشت و مہدی نثار خان در اواخر تہتر سب الا و اہل جمادی الاول ۱۲۸۱ ہجری  
استغنا سے لو کرے کہ ہر شدہ آباد و از مرشد آباد دفع رفاقت سراج الدولہ و عظیم آباد رفت و لٹے علی خان برادر و مراد کہ ہماہ  
عم خود ترک رفاقت مولت جنگ نمود ملازم سراج الدولہ با دہرہ سوار شدہ و بدقیل ازین سوانح محب لہر ناخوش گشتہ  
و ترک لو کرے نمودہ عازم شاہ جان آباد و بود ہند کہ ہماہ مولت جنگ در پورہ نیندا قاست داشتہ برادرہ برادر آگہی یافتہ  
و مفاہقتش را خود مستہ پیش خود طلبداشت و بیسے بسیار با نیازم مولت جنگ کتاخید و ہماہیت جنگ چنانچہ مرحوم خد بہرے پور  
رہنہ میر جیب راج فوج مرشدہ مقتدر الا فریافت و در چہا و نے قدیم نزول فرمود چون قطع ریشہ فساد آن گردہ در خاطرش نصیب  
یافتہ بود و ایدر علی خان ہماہیت علی خان کہ بنام اوفو چہا رسے لہرے پور تہتر داشتہ بسبب قدم قدرت و قوت مقابلہ  
و مقابلہ ہماہیت از بودن مید نے پور با کمال تمام تہتر تہتر ہماہیت جنگ براسے تہتر چاہا و مہکان دولت خانہ خان



فرمان داده نسوان محل را از مرشد آباد طلبیداشت و خواست و عوام لشکر را که از طول مدت بیماق منزه نگشته بنابر قرب موسم برشکال  
امید خود بر مرشد آباد استعیند بجا و نه مانور نمود عاصم سپاه و غیره خلایق یالوس از خون مرشد آباد گردیده اغره داران زل لشکر  
حسب الامر مشغول بآراستن سرسایه خنده بقدر استطاعت و نقد در خانه های گاهه برای نودار راسته سپاهیان سر غراقت کشیدند  
سراج الدوله و قاصد او عید مکتوبه خود گردید و از مهابت جنگ رخصت چند روزه بسیرا کن مرشد آباد و تفرج باغات بلد و کوه  
درخواست چون مجاز گشت بر مرشد آباد رسید و چند روز بسیر و تماشا شای اطراف و تفرج امکان و باغبانهای آنجا گذرانید  
چون مصاحبه چند برین خط گذشت سراج الدوله از اداره خود بپدری خاخرخان آگاهی داد و در قفسه شهنش حرکت خود از مرشد آباد  
بطور الممار باقیمانده تاریخ نوشته محبوب هر کار را فرستاد و خود بتاریخ امین بهمانه سیر بلاغ لطف الشاکه جاریه خواسته اودالد  
و دخترش بود بسوار سرتکه کما دانش را بنابر مزاد است اسفارش و تاره لطف رفتن سبیل کرده و یک روز بود و راه  
عظیم آباد گرفت شهابت جنگ محسن قی خان و حسن رفعا خان و اکثر همریان و روشناسان قریب اساس بر سر تاج  
این خیمه هوش پر و از مضطرب الاحوال بر پا که خود سوار باحد و دس از زمان بے اختیار در پی او وید و تارکی  
دیوان رسید و چون نیافت بعضی متدان را بیشتر فرستاده و را التماس مبادت مبادت مرشد آباد را نید سراج الدوله  
التفات به عثمان آنها نفرموده و بخت و زجر از پیش خود را ند و خود بطور سکه راه سبیل سارعت نیار مید شهابت جنگ این  
باجرا مهابت جنگ نگاشت کن هر چند و عیدم گرد و در سیم و فرستاده باس انجان بکتابا و رسیدند بعد ملاقات  
و التماس مبادت جواب داد که اگر مبادت در مراجعت نماید بن خود را ملاک می سازم آنها ناپا بر گشته آمدند مهابت جنگ این  
که این خبر شنید عیان مبر و اختیار از دست داده بنابر محبت بر تیر نقش که با سراج الدوله داشت بود و خود در میدان  
محال دید و میر محمد جعفر خان و راجه دوله بهرام را با استمال عواطف متعال و تبخیر و ارشاد مدانه و باب عتاد اگر حاجت شود  
سعد ساخته با قلمی فوج در میدان فوج مذکور بشا را لیکه مغفوض داشته باحد و دی از خواص آن  
و وزیر دس بر مرشد آباد نهاد و آنکه مشرودع موسم برشکال و راه برگشتی و لاله داله و وطنیالی بود از صبح تا شام قطع مسافت می نمود  
و پشت منزل راه را در چهار روز طی نموده و در وادارالامه مرشد آباد گشت و یک روزه در آنجا توقف نموده و وزیر دیگر روانه عظیم آباد گردید  
و خطی به سراج الدوله و لشکر انواع و بجهت و شفقت و سخای آرزو مند می و محبت شعر بر یک اراده که پیش نهاد خاطر داشت بوجه یکدال  
طبع او باشد نوشته ارسال داشت سراج الدوله و قریب به با لکپور رسید و بود که خط مذکور با و رسید و جواب نوشت که بجا بلایه انیم  
انظار یافت و نهایت و شفقت و محبت در محد و بر درش و شمنان فند از ان جمله حسین تینخان را با علی مراتب اقتدار رسانیده و  
در نظر او و انشای بکده ذیل گردانیده اند که حسین مبادت من از بردوان یکیم بکدم استقبال پیش نیاید و شهابت  
را ولایت عهد داده صلوات جنگ را خود را پور نیه فرموده اند و بحال بن غیر از لطف زبانه عنایتی که موجب از یاد و تون  
و شوکت و نور و روت و کنت و امثال و اقرا ن تواند بود و بمل نیایده حال از نهار تشریف خواهند آ و در وادارالامه در وادان  
من با سرمن زیر پای فیل شایخواهد بود و همین جواب زبانی هر کاره هم گفته فرستاد مهابت جنگ از مطالعه آن و تبخیر و ارشاد و  
گردید و نهایت انظار و سرت نمود و چون هر کاره کلمات مذکور به زبان را ند بر کاره و شفقت و کفایت سرمن زیر پای فیل و  
غلطه آرزو می است نام سراد بحال مذکور و بریدی من چگونه بر زبان تو گذشت و باز خط دیگری لایف و طایفه متعین آنها خط  
او نوشته ابلاغ داشت نفس مغفوض اینکه آن عزیز از جان من و گمان بر عکس مدعا س من نموده گاه بهایه نمایند تنای من

آنست که حکومت و فرمانروایی را بر سر آن که در چشم باشد و این را باقی بخلا خود در میان رفیقان نموده با سبک فانی که سبک  
شهادت از جنگ و پوست و فاضل که کشیده عشق فاضل از دوست و فرادست قیامت این بان که نام و این کشیده دشمن است  
و آن کشیده دوست و با عیال و خان و خان را از لنگارش اعمال محبت جنگ انصراف داده و ما بر سر سراج الدوله در مقام ست نماینده  
سر رشته سخن از نظام نبیند

ذکر رسیدن سراج الدوله در غرض از تعظیم او چنانکه در کتابخانه امپراتور

سراج الدوله چون در قیامت پور رسید و منتظر فرمودند بی شماران جل ازین رسید و چون منتظر آنکه سبک سلطنت خود را بایستاد و احوال شمار بار  
پاده خود را رسانیده امضا بطوریکه بگذرد بر آن دنیا و آوده گشته خود را پیش من رسانیده بعدی تارخان قبل از دور و دور نموده کورد  
استیسا ب و ناموس را بکشتی سوار و بار کرده قاصد بود که بخت نای پور شد دست اگر سراج الدوله بیاید آنچه از دستش بر آید پس  
آمد و اگر او نیاید خود در نقاسه متعلقان روانه شاه جهان آباد شود و چنانچه نبود که سراج الدوله بران نشسته که با او گشته بدین  
بر انداخته و بخواهد نمود و چون رفعت فرموده با و رسید و والد فقیر را که بپایست مادر خود دانسته و احوال مراتب ادب و محبت مرعی  
ای داشت بخانه خود طلبیده و اظهار کندون خاطر خود در و در سراج الدوله نمود و والده در محافت مبالغه فرموده گفت که برادر من  
از مدتها محبت جنگ بر منی توانی آمد و بالصل این ناظم هر چند هندوی نویسنده است اما لثامید که محبت جنگ و با نو میکشید  
داده و مدبر بر شاست سراج الدوله در محبت جنگ است و داد ماضی سراج الدوله بر سر آمد این آمد ناما مشرت ندان  
باز با هم چون شیر و شکر خود بپند آیینت شناسد و رفت بکشتی می و دیگر کشتی باز کرده و محاسنت دن و دختر خود را سوار کرده کورده  
سانید و خود را سب نیز رفتار سوار شده چهره روید بعدی تارخان را خیرت و ابل و انگیز گشته هر چند والده فضا متعین جواب داد  
که اگر سراج الدوله نیاید من رفیق را با نام بدم و اکنون نمی توانم که خود را کناره کشیده پیش مردم بنامرسم و همین اشتباه نام  
اگر حیات و اقبال یاوری گرد و بر این هندوی جنگلی غالب آمدیم دیگر با محبت جنگ نمی نمیزود و دولت آوای می گرد و اگر  
زندگی با خبر رسیده شب کور و خانه نمی توان خفت القصد ناموس را در والد فاضلی پور نمود و بعضی جهرات و ظرافت ملا و نفوذ  
حق و دختر خود را بده سپرده آخر شب در غرض و صبح مادم خدمت سراج الدوله گردید و در قصه رخا غایت پور معروف به باز و بلا نجات  
او رسیده بهراده داران که طوف در بنگا و آن طرف لنگا اقامت داشتند و پور و آنه با سراج الدوله و ملا و خود متعین طلب آفتاب  
با نواع مواجید تر ستاده و نفع بسیار رسیده از هر طرف آمده و نفرت سراج الدوله ساخت و عزت نفس مردم متعین رسیدن بجلد رس  
در خدمت ورود نمود و بکلی آنکه رسیده از با سراج الدوله خود جمیده و ما بر سر کشیده شدن بعدی تارخان و انضمام سراج الدوله و کشیده از انضای  
راه برگشته و در غرض از تعظیم او چنانکه در کتابخانه امپراتور  
شاه نه شده و خود مع سراج الدوله و باغ جعفر خان رسیده نزول نمود مردم شتر تلیم آباد و بعضی از اطراف و اکناف ملازمت  
سراج الدوله بجا می رام پیغام فرستاد که آمده و شرف ملازمت حاصل نماید و از اندام مستاع این تاجر طریق بجز تحیر و تفکر گردید و بقید است  
که چه کند اگر ملازمت سراج الدوله رود و مبادا محبت جنگ مورد و مناشس ساد و که مقدمه ملکه اری این جنم اطا عینا و اسر منا  
بر منته تا بد اگر عید قایل و مالت پور دازد و دران منور که چشم زنی سراج الدوله رسد هم دست از محبت خود و با پیر شربت چو کشتی  
که محبت جنگ را با سراج الدوله پور در صورت آسینیه که با و رسد و انتفاست همین سیاست داشت و چار مصطفی قلی خان را که

برادر محمد ابرج خان پیردن سراج الدولہ بویزش فرستاد تا اراده باطن اود را بد که چیست مصطفیٰ قلی خان ملا دست رسید  
 اود هر طرف گفتگو آغاز نهاد و مدی شاد خان سراج الدولہ را شنید بود که مقربان جانی رام را که روسه سخن در حضور داشته باشند  
 اگر بیایند رفتن نباید داد تا برضا رسای آگهی یافتند اود را مانع آمدن بخیرست نشوند چون سراج الدولہ را از تنگ حوصلگی و کمزوری  
 محال گمان اسرار بخود اراده خود را با مصطفیٰ قلی خان ظاهر کرده و در آوردن جانی رام استعانت جست اود و رسلان بسیار کرد  
 آوردن جانی رام را با اطمینان متعدد شده رفعت خواست مدی شاد خان بحسب تقدیر در آن زمان براسه کاسبه بیرون رفت  
 بود مصطفیٰ قلی خان مرضی شده در رفت و جانی رام را بر مانع انقباض سراج الدولہ آگهی داد و در رفتن مانع شد جانی رام  
 کرنے انجلا شیه آمدن پیش سراج الدولہ داشت موقوف نموده ابواب حصار شهر را بر روسه اولست و تیبیه قلعه دار نشیست  
 سراج الدولہ که اصلا طاقت تحمل نگارنده داشت بنشینم و لیکن برافشفت و باعث داد که کسے اورا سنے تواند گشت اراده ان  
 قلعه و گور شمال جانی رام نمود مدی شاد خان امر بتوقف و انتظار آمدن افواج مطلوب جسته مود آن ابله تا مال اندیش از ان  
 که در آن وقت داشت تعبیر نیک و بد مشوره نفرموده بمدی شاد خان گفت که من گفته بشما دست اسطانت خود برداشته  
 مستعد جانبانیم و شاد از جنگ سنے و زدی مدی شاد خان که تاب چنین گفتگو با کاسبه نداشت برافشفت گفت سنے  
 اول نشنیده بود در اندازان و برهنگاران را و دولتخواه کار گذار شمرده بر رانده سے خود آگاه ساخته شکار رام شده  
 را متوجش گردانید اکنون باشفت مبتدا کس که ازین جمل معدود سے مرد کار و جان شاد خواهند بود اراده جنگ  
 و قلعه ستانی که در این محفل نیست در یکد و روز جمعیت شایسته فراهم سے آید آن زمان اراده که پیش نهاد ملاطفت است  
 سے تواند آمد آن سینه ناکرده کار باز اعادة کلمات اول نمود مدی شاد خان مرگ خود قسم نموده تمام شب با حیا و دما  
 در بارگاه کبریا بسر برد و صبح بار فقا سے تطلیقه کا مود داشت اعلام شجاعت برا فراشت و بهمت بر تیر خوار خوار خوار  
 این ساعده در آخر جرب یا اول ماه شعبان سال شفت و سوم از ماچ و دوازدهم جرت روسه نمود و ادین منبت که بر دوازده  
 مشرف سے و دیوار فیصل طرف مذکور از دعام مستحقان و مزاحمان بود بجهان زیارت عزرا پدر سراج الدولہ را بقرع و جیت جنگ  
 بر دوازده انجبا سراج الدولہ را بر اسب خنگ رنگ خود سوار ساخته پیرش بد روزه معرفت بکفر کی سیگم پوره فرمود  
 چون در انجا هم مستحقان متعدد و آن طرف باهتام مردم متوجه جوت تا گردان فریاد سے را بر دیا برادر بود و بخار به و پیوست  
 و مدد سے برقی اندام سے از قلعه بلند گردید مدی شاد خان سراج الدولہ را با بعد و دی امارسان او و پنهان و دیواری  
 گذاشته خود مع رفقا پیاده پا بسے دیوار حصار رسید و اراده خروج بردیو اود بر ج نموده بمرایان خریف و تانک بفر  
 بر سنے بدیو اوج پیاده بهر صورت خود را بالا کشیدند و اندک اندک حجب روح گردید چنانچه مدی شاد خان را هم در  
 بازو تیر سے رانده و گردید و بیست و شش امانت خان و غیره از راه بدر رو که از کثرت مرد آب کشا ده رنگ شده بود زرد آمد  
 اندرون قلعه رسیدند در را کشوده سراج الدولہ و بقیه مردم را اندرون کشیدند و هر مد مذکور از اعدا خالی و را بملفا  
 و کشا ده گشت مدی شاد خان جامه یک ستمی پوشیده خوشبهر سے حایل کرده بار فقا سے معتمد پیش پیش و پشت سر خود  
 سراج الدولہ را بر اسب خویش مع مستحقان او گرفته بنال و دقاقت کارزار سے آمدن آنکه بد رحله سے و الدوم  
 که محاذی حاجی گنج و در میان هر دو مکان شایع عام در دوازدهم یکم پوره واقع است رسید و جانی رام مع اسباب  
 حرب مثل توپ و توپخانه و دستی و بان و غیره بنیل خود سوار و حسن علی خان را بهر او سے خود بهمین نموده در جوک سر دوازده





عنايت ساخته رخصت انصاف ارادتي داشت و بنا بر آنکه در صوبه بهار امر سه موجب توقف نبود بلكه غايش از طرف نوح مرشد  
 در كنك و باي شرفش بود و مير محمد جعفر خان و رابر و بزرگ رام را كه در سده پور گذشت بر آن امان داشت مترو بود و مردم معاد  
 بزم افشا و دعاي ردم را غفلت استقلال مرحمت نموده با اتفاق سران الدوله در سده توبه بر سر كشيد و در اواخر بهمن اوقات شب  
 صحراني عارض مزاجش گشته پايه اعتدال گذشت در آن آواز و نغمه غير از نغمه الدين بهام در شناسايي كلام آنجا نبود و مشار اليه بر موجب  
 فرمان در كتاب آن جناب حاضر بوده و نه بركيزه هم خود مناسبه شمرده پس مي آورد و حمايت جنگ بسوا رسته نشي در سده شمس  
 تبديل داشت و از اين بهشت كه كليم لائق العظيم حكيم بادي خان با نسيه عقلی خواهر زاد و فاطمه الاطبا عاودي علوم بهي و سكه جايگزي  
 و زمان علوي خان شناسا سه تمام مزاج حمايت جنگ داشت از شناسه را كه ايكه از اهل زمان را بلبلش روانه شده آبا و بزرگ  
 و خان مشار اليه در راجه محل ملازمت رسیده و متوجه علاج گرويه و حمايت جنگ در اشتداد مرض داخل و الا ماره مرشد آبا و  
 گشت و دوا و دوا جمع نموده و مير محمد جعفر بر راسه ملاقات پير سه بادي علي خان گذاشته و بخا و در از فرمان او نسيه نموده و البته آن فدا و  
 لغت مير سيماء آيت و نه بر مرض و اصلاح مزاج و الا بهر بينا نموده و در اندك زمانه صحت و مايت شمس بن مزاج مبارکش گردید  
 بعد حصول شفا آن قدر شناسا اصحاب فضل و كمال خان مشار اليه را بطا سه غفلت خافه و سر به چين و سر به ويش كو ديگر بهر  
 و پنج هزار روپيه نقد معز و سه سده فرموده و تقليم و تكريم و سلوكا سه ظاهريه ديگر نيز با نسيه الاغايه اتهام عام سه نموده  
 بحد كيه سواره داخل و در فضا نسيه شده و تا جايكه تاكي سوار سي شناسا جنگ و در صلوات جنگ نزيك بزيه سه  
 سخن چيزي نرسيه كمال علي خان مرقوم هم تا بنا بهر صفت و شناسا جنگ و سران الدوله نيز فوايه لائق عمل آورد و بعد غش صحت نمود  
 و سه فاش تحقيق و سادات و ارباب حمايت و رسانيد چون بنوا بايام بر سات بائي و اخلايه نيك و نه بر سر بود و صفت ميساري  
 فوت داشت و تا كرامت بنا بر دو بزرگ رام و مير محمد جعفر خان شش بر توبه حصول صحت و شرف بانكه بعد بر شغال رايات لغت آيات متوجه  
 سبقي بوزن خواهد شد شرف صدر در يافت و چون از عظيم آباد حمايت جنگ بصولت جنگ نوشته بود كه هنگام معاودت در كنه و كو در امان  
 بهر يه كيه برب و در يايه گنگا واقع است بنا بر ملاقات نوشته بصل خود به آمد و صلوات جنگ تباري بصله اكن و حيد اسباب حمايت  
 بهما نما نموده و فخر را چنده كوه پيشتر فرستاد و افشا را بطا سه و دده مي كشيده حمايت جنگ بسبب عارضه بيماري ذكر از شناسه راه  
 خطه منتهن ملازمت بنا بر عارضه مرض نوشته بصولت جنگ فرستاد و خود و دو سوار و ربابا شغال گذاشته بهر شد آباد رفت و صلوات جنگ  
 بهر دستمخا قبر مرض حمايت جنگ محمد صديق طبيب ملازم خود را عيال فرستاد و بعد شغبين قبر صحت بفرست و مباركباد از  
 پوزينه كر كر و در شش بود و صفت نموده شرف اندوز با پوش هم خود گردید و در بن نسيه سبكه بن نسيه نسيه الدوله مرحوم خواهر  
 علا الدوله و سرشنه از امان كه كمال يگانگ با شناسا جنگ و زوجه او مرثيه سبكه معروف بلي بلي كشيده بنيت حمايت جنگ شد  
 و زن و شوهر نهايت مرتبه ادب و انقباء و بيل آورده و ايام افتخار نما خود را با او سپرده بودند بكم نكو را ز جلا شرف زندان  
 علا الدوله و سبكه را از شيب كشته شدن آن مرحوم بهر من و جو و در آمده و با طبيب لشكر الله خان و معرفت به آقا با بود و بفر زندي  
 خود از وقت و لا و شش بر داشته محبت با او بهر خسته التفيق داشت اراده و صلت او بايكي از بايات صلوات جنگ نموده بود  
 بلي بلي كشيده بصولت جنگ پيام اين امر و صلوات جنگ اولا از قبول اين كار سر باز زده آخر الامر بيا لشرا شناسا جنگ  
 و زوجه او را نسيه گشت و از آنجا كه شادي و صلت نكو به دن اجتماع قبائلي و مشار حمايت جنگ و سرفرازانان مرحوم شرف  
 نسي گرفته و در دن اينهمه و كوه انات در پوزينه متفقد بود و بنا سه شادي و مرشد آبا و فرار با نسيه معين خود بعد معاودت شرف

سراجم با شتہ کرتھر بابد حصول جنگ بر مشد آباد کہ تھو این حکایت در وقائع آیندہ انشا اللہ تعالیٰ تحریر خواہد یافت بعد چند روز  
حصول جنگ مشمول عداوت عم گرامی قدر خود گردیدہ و ماہرم در الملک خود گردید

ذکر است ماس میر حبیب و مرہٹہ مصالحہ با مہابت جنگ بشرط تفویض بموجب کنگ و قلیل و سببے اذرو  
پذیرفتن مہابت جنگ این مصالحہ را بنا بر ضعف پیرے و رفادہ خلالتی و آسودن امثانی ہذا  
افواجیکہ بسہ کردگے میر محمد جعفر خان و راہرہ و دیورام در میدانی پور بتقریب کہ مذکور شدہ اقامت داشت اگرچہ جب گیت در  
تدارک محاربات مرہٹہ و اخراج آہنا از کنگ و دیورام کافی بود لیکن بنا بر قصور جرات و دشواری سپہ سالار و ہستہا پیارے  
لذاب گردون افتد از متعذر سے نمود چہ ہر چند مراسلات حصول محنت با طراف و اکثاف و رو دیافت اما دوست و دشمن  
و رو و خلوط حاصل بر مدبر وند ویر نمود سپاہ ملازم ہم جسامت جنگ مخالفان نمونہ و دشمنان ازین ہم خیالات دیگر بجا  
خود آورده و دیگر ترے شدند بنا برین مہابت جنگ را با وجود بقیہ ضعف و نقاہت عرض در سال ۱۱۴۴ با فوج ستارہ شمارہ ہزار و یک  
مزدور خادہ از مرشد آباد بطرف میدانی پور بکشم دیدہ او از ان طرف میر محمد جعفر خان و راہرہ و دیورام برسم استقبال برآورد  
ماہین بردوان و میدانی پور تشریف قدوم و سلفست خود و مشرف شدند و مرہٹہ و میر حبیب باستماع اخبار بیاری مہابت جنگ  
سما بنا بر جنیدن افواج میدانی پور پاسے جرات پیش نہادہ از محل و متفرق و بطرف میدانی پور در حرکت آمد مہابت جنگ  
نیز با فوج سابقہ و لاحقہ بقصد دفاع مرہٹہ و میر حبیب رو سے بمیدانی پور آورد و در حوالے قصبہ مذکور تقابل عسکرین و نقاہت  
فائزین دست و ادباعت محمود میر حبیب و مرہٹہ مغلوب و مہابت جنگ مغلوب و منصوب گردید و افواج و کمن از مصدات محاربات  
بہا و دران دشمن انگن طاقت مقاومت در خلیشتن نفاض بطرف سہرا کوہستان غزنی بگاڑہ آوارہ گشت و مہابت جنگ در  
تغایب افواج منظر مرہٹہ و توجہ بہان سو سے آورد اما مرہٹہ تاب مقاومت در خود ندیدہ و بچہ و زن و دیک رسیدن مساکین  
گرہان و پریشان سے شد و مہابت جنگ در پیے آہنا تاختہ فرصت مشرار و استراحتی داد اما آنکہ مذکور ولان مذکور عمدہ راہر  
خود جنگ دیدہ از مسالک صحراہ کنگ گذشتہ و مہابت جنگ قرین فتح و ظفر رایت معاودت بہمت مرشد آباد و فراشتہ تدارک  
اخراج آہنا از کنگ موقوف بر سال آیندہ داشت و در ساحت کتوہ نزول اجلال فرمود میر حبیب و سرور داران مرہٹہ ہذا  
غلبہ مہابت جنگ و کشیدن ایند و قب سالہا کہ جان شان بلب رسیدہ و تمثال ہیودہ در آئینہ احوال خویش گلے سے ندیدہ ہذا  
دربین فکر افتادہ کہ ہر صورتیکہ ممکن باشد از مرصالحہ در آئندہ چون دست از کنگ بالمرہ برداشتن و از جنگ لہ جزلان معنی راہی  
گشتن نہایت اشتقاق و گھوجی ہو سکہ بود پذیرائی بعضی تمسکات را مشروط داشتہ اطاعت و انقیاد مہابت جنگ را جویا  
شدہ و بحسب تمییزت این مدعا برنے از معتدان خود را میر حبیب نزد میر محمد جعفر خان فرستادہ ان مشارالہ تمسکات آہنا را  
بطور لائی در وقت مناسب بہر من مہابت جنگ را بناید لواب عالی جناب را نظر بشجاعت و غیرے کہ داشت اگرچہ  
پذیرفتن مسئلوات آہنا دشوار سے نمود اما چندین وجوہ کہ عمدہ آہنا ضعف پیری و آسائش عجزہ و ضعف اس مالک محمود  
بود مائل پذیرائی کن شد چہ دران وقت سن شریفیت او البتہ بہشتاد و پنج سال رسیدہ بود و در محاربات و مشاہدات  
مرہٹہ کہ وہ سال متوازی مصالحہ سے متعددہ داد و در زمین کن و دیگر اعدا سے قوی جنگ مثل شمشیر خان و سرداران جنگ  
سرکشی نمودہ با اعدای دیگر بیست ہر چند فتح و نصرت شانس مال و دلیا سے و لشکر گشت اما اگر خواہد و رایا سے تاک





بعد گشته شدن شهنشیر که در گرفت ذیل راسه و جنگ احد گیش اتفاق افتاد بوسله نام و قرابت و برادرزادگی مهابت جنگ با دوسه ساسه شهنشیر و روشن ملی خان زمین ارمده شهنشیر و اوده ساخته و بولطایسه لاتی اکثری بمنون احسان خود منسره بود مع احوال و اسباب و اولاد و صفای که همراه داشت سالها دنا تا بر فاق و ولایت آنها را بنظیم آبا و رسانید و ادا بجامه دکار بر سر شد آباد آمد در ظل ماطقت عم بزرگوار خود اقامت گزید

ذکر انتقال راسه رایان بپیرون دت و رجوع دیوانی خالصه بر راجه کیرت چند و در گذشتن او  
 اتم بعد ماسه چند و تقوین خدمت مذکور به بامیدرام

در همین ضمن راسه رایان بپیرون دت دیوان خالصه شریف جنگا که بمرض استقامت در گذشت و امیدرام پیشکار او و یارین دیوانه بموجب حکم با انعام معاملات مالی و ملکی سینه پرداخت تا آنکه راجه کیرت چند بر راسه رایان عالم چند که دیوان خالصه شریف در عهد نظامت فجاج الدوله مرحوم بود و کیرت چند مذکور اندک ربطی خود و معرفت داشته فارس را نسبت بمنو دو گیر بود می نوشت و چند روز دیوانی احترام الدوله بها در هیبت جنگ و عظیم آباد نموده چنانچه ذکرش در اجزای سابقه گذشت بعد ازان مهابت چند دیوانی عطاء الله خان داشت و همراه او رفقه در بنارس اقامت گزیده بود در رینو عساکر الفتن بمننایین مناسب مهابت جنگ نوشته حسب التلب او بمنو رش رسید و بولطایسه خلعت دیوانی جنگا که سر مهابت برافراشت و پیشکاریش به سنو بر میرد رام مقرر ماند چون راجه کیرت چند که پسر زاده دیوان مقتدر جنگا که دایم معاملات سابقه ملی ماسه ملکی آگهی داشت بختی در بایه لازم الادا که بدین مملکت پیو و زمیندار بر و دوان بود و دیگران بران آگاه نبودند باین اظهار حسن خدمت زده بایه مذکور و بمرض وصول در آورده پندک زیاد و بر کر و رو پیو داخل خفاط مهابت جنگ نمود بدین همت مهابت جنگ را از خود نهایت راضی و خوشنود گردانیده قریب به دو سال با مرعیل القدر دیوانی پرداخت و بعد از مذکور ببار من مرض نوا سیر از منعمه دارد و گریان جهان رسته به عالم آخرت شتافت و در جاسه خود نشین ساخت چون امیدرام از دت متبا پیشکاری نمود و نیک نام بود بولطایسه خلعت دیوانی جنگا که و خطاب راسه رایان سر فراد شد

ذکر گشته شدن میر حبیب با زردگی و نادانی جانوچی پسر رگهوجی به سوسله

چون مصالحه با مرهغه تقریفات و میر حبیب ذکر مهابت جنگ گشت و هم از طرف رگهوجی معتقد و دولت خواه بود و انواع افغانه و بهاسله و بر طرغی آنا با اختیار میر مذکور آمد و فوج مرهغه ملازم سرکار رگهوجی و سیکه از ابناسه اقربا بایه او سردار آن جامه بوده در کلک می ماند و در تحت شهنشیران میر حبیب بوده سر از او امر و نوا سیر ادنی جمیع میر حبیب از راسه مامل کلک و دوازده کلک و رو پیو نقد حصه بر اسی خود در خنده فوج افغانه ملین نموده حصه دیگر بر اسی سرکار رگهوجی مقرر شد صرف اوقات می نمود بعد از انتقال بایه یک سال و چند ماه سال ۱۲۶۶ هجری بماتوچی پسر رگهوجی به سوسله بسرداری فوج مرهغه و نیابت پذیر خود در صوبه مذکور آمد متعبد بایان و بر همان مرهغه که از حکومت و فرمانبرداری میر حبیب آزرده خاطر بودند جانوچی را که جوان خود مسر و اندک بپیرون از فرمان پذیر بود و بر میر حبیب شهنشیراننده و خواجهان محاسبه نمیداد و چون این مصلحت تمهید یافت جانوچی میر حبیب را طلب داشته سبک و مدار است که سبک گشت می داشت نشانید و تمام روز را بلفظ

اولی که را نید چون لشکر میر حبیب انیس کے و سرتار لشکر مرہٹہ فرو سے آہ و سانسے میر در میان سے بود و ہم اہل ان میر حبیب  
از طول جلوس مولی گردیدہ اکثر سے پہے کار خود رفتند و قبیلہ در انجا نماز ماندند چون شام شد میر حبیب بار فقا سے عدد  
ماند با فوسے پیمانہ پو جا بطرف رفت و در ان جنگ مرہٹہ ہاجوم آورد و میر حبیب را پیغام دادند کہ بہ و ن صاحب زرہ ہونو  
دادن دست آویز مبالغ متصرف رفتن نواہید یافت میر کو کہ با عثمان حسن رفاقت و عنایت و گود بجال خود استقلال  
وافر داشت سرگفتہ با نوبے فرو نیا و روہ بنوسے را بی خود از ان مکان بچو است چہ میدانست کہ بعد ہر آہن ادا یافت  
ہر اود دست نمی تواند یافت اما ہر چند فقرہ رات تنہا نمود از چنگ فضا اسے نیافت چون دہر شب گذشت و وہ کہ الحال  
قال و مقال سودی نہ اور در دامن کمر بست و چہل و پنج کس کہ با او بود و آخرا ہر شریف و نجابت و استقلال نمودہ آواز  
میاور گشت این ہم در خیال داشت کہ بہ و ن اگر رکھو با او کسے تا بین مد خواہ کہ وہ و سوار ان مرہٹہ گرد و جنگ با اعلا نمود  
ستہ مزاحمت و طاقت شدند و کار از کار لہر بہ میا و دل انجا میر حبیب چون عدد و سہ ہر اہ داشت و سپاہ و بود و را و  
ہر شدن نیافت و با اکثر فقا سے خود کہ بخیر دانا خود بدند مقتول شد و چند کس بروج گشتہ زندہ ماندند ہر چند رگوبہ استماع  
این خبر را پس رشایت آزرده خاطر گشت اما میر حبیب بیچارہ بعد محنت بسیار چون وقت خورون اشبار میفکشتہ بود یکا فاش  
مظالم سے گئے ہان کہ در یافت و تاراج انواح او و مرہٹہ درآمد و بدوندہ گرفتار آمد و مردم و بایوس بنوسے و رگدشت  
کہ باز برگشت بعد از ان معصاح الدین محمد خان کہ واسطہ جواب و سوال مصاحبہ بود یہ نیابت لنگ از طرف مرہٹہ و حمایت جنگ  
سرافرازی یافتہ بکام و آراہم سے گذرانیہ اما تسلط کہ بہ و میر حبیب را میرزہ ہداخت کچ و اور میرزہ ہر سے بر و خود را  
نمودہ ذکر ان مرہٹہ میفرماد

ذکر در گذشتن جانی رام در غنیم آباد و یافتن جبرام نارائن محبوبہ داری خدا داد و در دن اکرام الدردہ بشقیر خانی عباد

ہمدین اثنا و آخر سال شصت و نیم از ماہ دواز دہم ہجرت یا شروع سال شصت و ہشتم جانی رام نائب موہی علی آباد بابل خود را  
وہر اہرام نارائن پس رنگ لال کہ از محمد ظلی پرورد و وفادار ان حمایت جنگ و از اجداد سے موہی داری ہیبت جنگ پرستایر  
والدہ مرحوم اول ہندہ خاص فوسے اختصاص یافتہ آخر بہ پیشکاری دیوانی مقرر گشتہ در عهد جانی رام بر یوانی موہی علی آباد  
امور بود و نظر بمقوق و برینہ قدمنا و شوق سے کہ در سیاق و معاللات داشت بہ نیابت موہی داری علی آباد و معال سے فلعت  
و سہویج مرغ و شمشیر و فیصل سرافرازی یافت و راہہ و دیو رام پسر گلان راہہ جانی رام کہ بہ نیابت پر دیوان تن و از عین  
ارکان حضور رہایت جنگ بود و معال سے فلعت مانتے مع ہر سہ راہہ اور و دیگر موردا لطاف و بعضا سے خدمت نہ کردہ ادا  
سرافرازد گردید و واسطہ جواب و سوال راہہ رام نارائن و عرض مطالب و آرب او و التماس معالط موہی علی آباد و  
حضور مقرر گشت و حمایت جنگ بکام و آراہم و اوقات خود را کہ از ہمیشہ مشغول داشت مشغول تر فرمودہ ہر وقتے براسے کاو سے  
خراد و ہر سرد و مشغول زندگی سے گذرانیہ چون با شکار شوق مفرط داشت و مردم سرباطرت راج محل بر آمد و خیل  
سے تماشائے شکار و بعد از ان جنگ با نورا ان خصوص فیلان و مرہٹا سے و کئی سے گذرانیہ و عدلت جنگ ہم ہر حال  
بر اسہ ملاقات ہم ہر گوار خود و احیانیکہ بطرف راج محل براسے شکاری رفت از پوریزہ حرکت نمودہ ہلا دست نہایت جنگ  
رسیدہ از ہا بنجا معاوت سے نمود و گاہے تا ہر شدہ آباد آمدہ بر اور خود شہادت جنگ و سہ راج الدردہ اکرام الدردہ و احترام الدردہ

را کہ ہر سربراہ اور زار اسے اولیٰ پسران ہیبت جنگ بودند و دیگر اقربا و عورات را کہ بیشتر و بیشتر زاد با سے اولیٰ و دوم و اولیٰ و دوم بہرگز دولت خود برے گشت تا آنکہ براسے شادی شکر اللہ خان خلعت سرانہ از خان پرورد و نفیسہ بیگم شہنام جنگ دینی کی گیتی ناکیدہ نمود و دولت جنگ را طلب داشتند و منع و قتر سے کہ نام زد شکر اللہ خان بودند و دیگر خیال و افکار خود سرانجام شادی می نمود و بہر شدہ آباد آمد

## ذکر رحلت اکرام الدولہ و خلیفہ ہیبت جنگ متبنائے شہامت جنگ

درین اثنا اکرام الدولہ برادر و سٹے سراج الدولہ خلیفہ ہیبت جنگ کہ شہامت جنگ بنا بر بے اولادی از بد و نول و نرشن بفرزند سے گرفتہ در حجر تہیت خود پروردہ بود و ہیبت با او بہر تہ تشیق داشت بیماری چوپاک را با معجب شدت کہ کے نہیں صورت آبلہ گاہست ندیدہ بود بہر سمانیدہ در اندک زمانے در گذشت و آشوب قیامت از خانہ شہامت جنگ بر پا گشت شور و نشور در تمام خانہ ان مہابت جنگ و اتباع و اقربا سے آئنا برخاست و شادی مذکور در ان سال ملتوی ماند و بعد چند روز دولت جنگ مرض گشتہ بہ پوریزہ رفت و شہامت جنگ را غم او در گرفتہ بر بستر بیماری جا سے گرفت ہر چند مہابت جنگ و در بد شہامت جنگ و مادر نش و دیگر احبا و اتباع با انواع مختلفہ دلجو سے شہامت جنگ نمودہ دلالت بعیش و نشاط و ہیبت و انبساط نمودند و سود سے ندادہ ہمیشہ بتلا سے غم و الم بود چنانچہ بعد چند ماہ از رحلت او عید فطر آمد و مہابت جنگ بنما شہامت جنگ رفتہ بہا لغو و الحاح تمام لباس تنہا درو سے پوشانید شہامت جنگ شہرمان غم عالی فرما را انتقال نمودہ تا دامن حضورش لباس مذکور در بر داشت چون مہابت جنگ برگشت دستار از سر افکندہ و لباس از پر کندہ بے تناسف دستار را بر سر و رو سے خود میزد و ہا سے ہا سے میگریست و می گفت من بے وفائی کردم و عہد را بیا و روم و ہمین صورت احوالش در گذر بود تا آنکہ از دلقا سے از مدخلہ اکرام الدولہ کہ در زمان مردنش حاملہ بود پری بوجود آورد مہابت جنگ براسے استر شا سے شہامت جنگ بچہ ولادت داد و حضور بادشاہ منصب شش ہزاری یافت ہزار سے و خطاب مراد الدولہ مع نوبت و ما سے و مرا تہ و پاکی جہا را در بلکہ ناکی براسے آن پسر طلب داشتہ علمای مذکور خود بچہ شہامت جنگ آورد و شہامت جنگ را اندک الفتی با و ہم رسیدہ یا دگار رش می شمر د و با او متول بود اوقات خود را بہر صورت بسر می برد و کار خانہ امارت براسے آن طفل بہر سہ چشم و قدم و انبیال و اخرا س مناسب سن و سالش جمع آمدہ براسے مردم قاشا سے بود و جیہ از مستورین براسے حفاظت و مشغولے او معین گشت اکثر سے بوسیدہ نرات آن طفل کو س جیہ سرائے تقرب سے دانستند باین دال شہامت جنگ ملال انتقال اکرام الدولہ در کا ہش تن و ان قاصر نبود و چون بعد نظر با سے بر سرانہ از خان مابے احد برادر مہابت جنگ باناموس سرانہ از خان بے سیر و واداشت و چند سے از مدخلہ سے او با جیہ متصرف گشتہ خیانتی درین خصوص و رزید و مہابت جنگ با وجود قدرت بر مانعت سمل انکار سے نمودہ اغما من را کار فرما گردید و دیگر ستما سے گران و بیکر ان برادر لاد و نسوان سرافرازان مرحوم در انتراع اموال و اسباب رفت غیرت اکی متقنی انتقام گردیدہ در او اسطایام و ولتشن یعنی فعال زشت کہ ذکر آن مناسب نیست در بعض خانہ ان او شیوع یافت و او ضلع سراج الدولہ و دیگر مغار و لادش الیاف سروسے دورانندہ اطوار ناخایستہ و کار ہا لیکہ نمی بایست پیش گرفت و از فار و در و بال کہ سرائے استعمال منال اقبال

اسباب انتقام قادر متعال تواند بود هر یک شروع نمود و بنا بر فرط محبت و نیز بر اسه تشدید مانی رعب و تسلطه اسراج الدوله  
 محاببت جنگ حرکات و مقالات پیوده اورا سسل شمره و کرده اسل نا کرده اسل انکاشه ازین جهت سراج الدوله بیابک  
 گشته اکثر نیرنگان را رنجانید و عو به واسطه شهادت خود گردانید و نیز خدنگه ران دارکان منظمش بمرسانیده و بخشش گونی  
 و انواع ظلم و جفا بآهه عابا گردید و بارکتاب تجرع و غرور دولت و جوانی و حمایت مبد خود شاد و ستم رسانید کردل و از او کایک  
 می کرد اما شتر و بیشیان نمی گشت و در میان امام و اخوان و بنی امام تمام نفاق از دوام آورد و حسن و قبح پاپان کانا مایه  
 را مشامه و بنی شد و در باطن عاقبت موافق رجا و نسوان مقتدر بمنمون ضلالت مشغول مقال لشروعون دون که اتار کلمه اسلاطه  
 است مرقع گشته نخوت و غرور از بعد خود لایق اسخ و دور رفته بود

### ذکر گشته شدن حسین قلی خان و حیدر علی خان الظلم و سفاقت سراج الدوله نادان

سراج الدوله بمقتضای سبیل و نادانی اقتدار و دولت شهابت جنگ و زود پادشاه که عمو و خاله طبیقته او بود و سرکه شمره  
 بیج و تاب پیوده دسه نور و حسین قلی خان را که رفیق و دوست و شهابت جنگ و پیشیاری و دانا سبیل بود و  
 نور دسه شمره دسه طبیقت خال او و زود پادشاهت جنگ با سراج الدوله باقتضای سفاقت نسوان کینه نهانی داشت  
 آن ابله حسین قلی خان بپاره و انشاز منازعت و عنا و چند اشتبه اختلاف حقوق چندین ساله خدمت او و برادرش حیدر علی  
 خود و قاصد قتل شان گشته اول سپهر آقا باقر دیندار علی بن محلات جانگیر مگر که محمد صادق نام و صد اقامت محمد خان خطاب  
 داشت و بنا بر نامو افتخار که از ملا حسین قلی خان دور او دیده اده بر خده آباد آده نوس بمابست جنگ بهم رسانیده بود که سراج الدوله  
 او را اشورا یدیده بران داشت که در جهانگیر مگر رفته حسین الدین خان برادر داد حسین قلی خان را که به نیابت عم خود در انجا  
 بود و دران روز با غفل و دماغ بهم رسانیده ملت الیونو لیا عارض داشت بگشاده آن ابله عیول حسب الامر سراج الدوله  
 بهم آورد و وقتیکه بزرگه را بجا ما و گشته چند روز بنو بهم آنگه چنین کار سپهر رضی کسه از خداوندان ملکوت بخود اید بود  
 مردم جهانگیر مگر سکوت و سکون و زنده اند آخر چون معلوم شد که سندن سبیل شکسته در دست او نیست مردم شر و نقاسه  
 حسین قلی خان بجوم آورده آقا باقر را بگشاده و صد اقامت محمد خان گریمهت یایر رفاه و آرایش بر باد رفت بعد چند مدت  
 سراج الدوله و دوجیه محاببت جنگ مبد و مادی خود را اشفاق ساخته از محاببت جنگ استیذان قتل آن سپهر و و برادر که  
 محاببت از حسین قلی خان و حیدر علی خان باشد نمود و محاببت جنگ بهم بنا بر ششم بنده قنار رضا بان داد و گفت که سراج الدوله  
 شهابت جنگ ایضا کرسنه توانه شد چون بده او از طرف محاببت جنگ اطمینان بهم رسانید این حاجت را به خیر خود کرد  
 شهابت جنگ بود و بر و آنگه دن شهابت جنگ با سراج الدوله کینه بآهه محکم داشت اما بر اسه سسل اسره که لایق  
 ذکر و اتفاقات نیست دران روز با حسین قلی خان آزرده خاطر بود ازین سر در چنین امر عظیم با مادر خود بهر اسنان گردید  
 شهابت جنگ را که از همیشه لاا بآهه دوران روز با از و بنا و انجا از بار داشت باین امر فیه که شمران دنیا و عقبی  
 در ضمن آن مندرج و قسم شد آن مجید با حسین قلی خان در میان بود که هر وقت و هر آن مشربیک جان و آبر و دسه شهاب  
 خواهر بهم بود راسته ساخت و محاببت جنگ بر اسه رفع بد ناسه ظاهر امر شد آباد بر آمد و بطرف راج محل بشارت رفت و  
 از ان طرف مصلحت جنگ بر اسه ملاقات او از پوریه که چیده و ملازمت عم خود رسید نفیر نیز هم رکاب مصلحت جنگ

درین سفر بود و نهایت مورد عنایت و مابت جنگ گردیده و جاسے بدش بمرسانید اما چندان غرض نبود و ابلیش نیز امان نداد و ابلیش  
مردن مصلحت جنگ اگر ندیده می ماند و فقیر بختش نیز سید احتمال داشت که توجیہ لائق بهمال بند و سر تہہ خود سے متواظف بود  
که او تاسے شاد کفایت این عبد ضعیف خود نمود و محتاج رجوع بسد و اش نفرمود و التفسہ سراج الدولہ و رعیت بد خود  
اول سال شصت ہجرت از آمد و داد ہم ہجرت روزے بزم عزم خود شہادت جنگ رفتہ و ازین کشمکش گرفتہ وقت شام  
باین ارادہ خون آشام از غذا و اش برآمد و بسو سے خاک خود روان گردید چون حویط حسین قلی خان در شہادت رسید  
و آن بجا رسید و بیکتاہ از چند روز مہر مرگ خود در غار منزوی بود و بر سر دروازہ اش اسناد فرمان داد کہ ہر فرد  
برادر را گرفتہ بیا وند حسین قلی خان بجا آمد حاجی مدعی و از دہ دیوہ انشا شہادت جنگ کہ نابت انتقال بجا آمد  
داشت پناہ بردہ التجا کرد کہ بشہادت جنگ عرض احوالش نماید حاجی مدعی رفتہ التماس نمود و جاسے بصوبہ بنجہ  
برگشت و جویندگان از غار حاجی مدعی حسین قلی خان را آوردہ و ہر سر من سیاستش داشتند و آن مظلوم مرحوم طاف  
بتغ بید ریغ و ہدف سهام ملام و دشنام آن سفاک میبک گردیدہ و ہر شہادت نوشید و ہین قسم حیدر علی خان بجا  
را کہ کمفوت البصر بود و نیز آوردہ برادر رشیدش لطیف سافند اما حیدر علی خان چون شجاعت را نہر داشت و از وقت  
مثل برادر خود الحاح و عجز سے نکرده کلمات درشت بر روی او گفت و نشر نمود کہ اسے نام مردان را چہین می کشند  
خون این برد و برادر کہ بنا حق رینہ شد کہ یا خون سیاوش بود کہ و داد و دمان مابت جنگ برآورد و بلکہ نام رشید  
و مالک مہر و مابت جنگ را باناک سیاہ و برابر کرد و صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلمہ قال کما تہین تہن ان  
بعد این ماجرا مابت جنگ بمرشد آباد و مصلحت جنگ ہر پور نیہ برگشت اما مصلحت جنگ را ہم اعتماد از عزم و ہر از داد خود  
بفکر کار خود افتاد و اسباب انتقامات الکی از ہمان زمان رویے باو گدی نداد چون وظیفہ و قلع بکار آست کہ انجہ و تہ  
و اندشت نماید لہذا بندہ بنگارش بعضے حالات درین مقام ہسارت نمود و ہین قسم درین صفحات لہر جا ہر چہ وقوعی باشد  
ہر و ن آنکہ بطرف الف و بطرف دیگر کشند را محظوظ داشتہ سخن سازی و خوش آمدہ بر داز سے نماید و ہر چہ شہادت امید از  
ناظر ان انصاف سرشت آست کہ بہت مذکورہ غبار ملاسے از جانب فقیر در خاطر راہ اندادہ و مورد عفو و الطاف دادند  
و بکنہ گیر سے و عیب جوئی نہ دادند

### ذکر افتہ او امراض لاحقہ شہادت جنگ و انتقال او ازین غمانہ تاریک و تنگ

شہادت جنگ را کہ از اجبہ اسے رحلت اکرام الدولہ پتر مدے خاطر دافتر دگی مزاج لازم گشتہ کہ بحال خود و خوشنود  
سے بود بعد مقتول شدن حسین قلی خان چون مدستے بیر گذشت ما رشہ استقامت ظاہر گشت و حکیم علی نے مصفا نے من از  
ہر روز و فلور مارفتہ مذکور سے گفت کہ مواد این مرض میا گشتہ اگر احوال با صلاح مزاج و تداویر دن مرض کوشیدہ آپدنا  
است اما شہادت جنگ بتا بر جاتیکہ مذکور شد بہمال خود چندان بنی پرداخت بعد ظاہر شدن مرض زن او و دیگر فقیر طلبان  
مبالغہ درہ او نمودہ از خود راستہ تقصیر نمودند تا آنکہ مرض افتہ ادیانفت و مابت جنگ شہادت جنگ رابع زن وقت  
او متے نسو آنیکہ با او تعلق داشت مثل بھاگ بائی و غیسرہ ہنژا خود بردہ در عالم کوشیدن گرفت چون ہر داری سهام تفتا  
یا اسے احدی نیست احوال شہادت جنگ تباہ گردیدہ آثار مرگ بر او ظاہر شدن گرفت و زن شہادت جنگ از خون

سیراج الدوله که مباداها بنام مقیدش سازد با آنکه غایب پرش بود و شوم خود را در احوال بر معذره سواری خود برداشته به پاس  
خود آورد اول روز یکشنبه شام آن انتقال خواب نمود و پرسید که امر وزیر پر روز است گفتند و شبیه اظهار بشاشت نمود و گفت  
عجب روزیست که با مشفق خود ملاقات خواهم نمود و ظاهر او صیبت کرد که در پیسلوسه اکرام الدوله فزون نماید با مردم بمشاهده  
الفت که با و داشت خود بخود در اجازت نمودند آنحضرت سیزدهم رجب الاول شب سیزدهم سید هزار و یکصد و شصت و نه هجری  
بعد یک سال اگر کشته شدن حسین علی خان به علم عقیبی شایسته و نقی آن مرحوم کلمه خدایش با سر زدن تاریخ عزلت یافت و مع  
آن شب نیز نگین نمود و با قنداسه سید الافاضل میر محمد علی ایداد الله قاسی صاحب جنگ و جمیع اعیان شرف داشتند با  
املی دادنی بر جنازه او حاضر گشته تا زکارد و در کمال افتخار جنازه اش را با باغ موتی جمیل که ساخته او بود در ده گن  
مسجد آنجا که خود مشغول تعمیر نموده در جوار قبر اکرام الدوله دفن کردند هنگام بردن جنازه اش از حمام و غوغای عام و نوحه  
و شیون مردان و زنان بهر تبه بود که کسی ندیده و شنیده باشد مبلغ سی و هفت هزار و پیر در راه عیال و زوجه و بچه و زنان  
و غیر هم از دوی الارحام و زن آشنایان و غیرشان بود که با سر رشته و فائز تعلق نداشت و بجز در ویت بلال کیسه اسب زر بقد  
و در یکم هر یک از بار و پیر سینه بسته در خواججه پسته آوردند و شمامت جنگ از حضور خود مصحوب خوابه سرایان و زنان مقتدر لازم  
مسفر ستا و نایب ست هر یک رسانیده و برگرد و السلام اغفر له واره

### ذکر بعض خصال حمید و اوصاف پسندیده آن مرحوم

مرحم بر عجز و مساکین و ایام و ذوی الارحام زیاده از جمیع خاندان خود داشت و اوقات را اکثر بفراف بال و انشراح  
مناظری گذرانید با کسی بدینودستی خواست که کسی با کسی بناید از عورات و اطفال شهر مشغول با و آنکه در اسب  
نداشت و اگر داشت از تحمیل و جوه معاش عاجز بود یا بنا بر نموده هر چه بهر میسایند به بصارت و دیگر رسانیده و ذوی الحقوق  
را بحر دم می داشت همه آشنای عیال او بودند اندک خبر گیر کسی که مال رفاه و نشه و تیسر می نمود و از خود را منی خوشنود  
میداشت تلقی و دفع نبود و در احوالات رستم را دوست بهم نمی داشت با رفقا و نوکران خود آشنایان سلوک می کرد  
به صحبت و دوستان می داشت رفیقانش همه روبرو و حقه می کشیده و نموده با اینها می خورد و در اختلاط با می داشت  
و هر چند با مردم احسان می نمود و عظیم نمی شمرد بلکه کمتر شمرد و آثار افعال و ملامت را هیچی می پرست نمود و نقل چنانچه  
باری سقته علی خان مرحوم خلعت حاجی سرور حاجی عبداللہ خطاط مشهور که در عهد اورنگ زیب عالمگیر دیوان برآورد  
بود بر اسب سید که بنا بر محاسبه معالمد و رجا نگیر مگر مقید بود و مسرور و من داشت که فلاسفه جمید است و باین سبب  
مقید مبلغ پنج شش هزار و پیر از سر کار بر او طلبی است و اینقدر مبلغ در هر ماهی از سر کار بلکه چند برابر آن پذیرفت  
و نقد قات مرفعی می شود امیدوارم که مبلغ مذکور با و معات و آن عزیز در دنیا طلبیده شود به اعتبار شرف بسیار ظاهر نمود و فرمود  
به هان و نعت رقم معاشی و پرداد طلب او در مرشد آباد نوشته آوردند و بختان کرم مشا را لیه سپرد و شکر و لائق باین اثر سیر  
نمود و گفت حق تعالی شما را سلامت دارد و که را باین سعادت آگهی فرمودید اگر غایب و درین کار اها سبب و زنده مراد و اطلال غایب  
فرمود که در کیش با حسن وجه غایم و آن سبب بچاره از این بلا و مکاره نجات یافت **نقل** و یکبر بد چند  
سال و الیه بنده و چات مقید و مع و پیر خود سید بله خان و غالب بله خان و اما و خود میر اسد بله و میر شد آباد

اقامت داشت و آن مغفور متعدد احوال او بود و هر چهار کس را و بجه مناسب مخارج آنها میرسانید و عسلا و آن از دشمن  
و طلبه سات خاصه جہانگیر مگر دند یا والدہ مراعات می فرمود غالب علی خان را که از ہر انخوان کترست اگر ام الدوہ را بجا برساند  
اکثر دریا فدا و سیر و تا شاہراہ خود سے برد اتفاق آری از کجانی ہاے ملازم سرکار اگر ام الدوہ رشتہ لطافت غالب علی خان  
بہم رسانید و نگاہ بجنتے بسوسے او گاہ گاہ سے بنو غالب علی خان ہم چون جوان نورسیدہ و بدو نیک و ہر نہ بد و ہر  
ذکر مرہوہ را و انتظار رغبت بمقتضای طبع بشر سے می نگریست انہا سے جس بنا بر رشک و حسد یکہ جمال غالب علی خان  
میرزند برین سر آگہی یافتہ اگر ام الدوہ را آگاہ نمودند و او بیدار غشتہ از سیر باغ آزد و فاطر برگشت و این احوال بر  
شامت جنگ ظاہر شد والدہ را طلبیدہ بظفت و مرہوہ بانی فرمود کہ چند روز غالب علی خان را آزاد کن و در بار باز بیا و داشت  
چرا کہ ہر دو طفل با ہند قد اسے و اندام ہر یکہ یہ بطور رسانند اگر ام الدوہ کہ در تنگی و آشفتگی مزاج گوسے بصلت از برادر خود  
سراج الدوہ بردہ بود بنا بر استخراج پدر یعنی شامت جنگ متہد سے براسے رنجانیدن غالب علی خان و در خاطر خود ساز  
دادہ شکایت او آغا ز نما و پیش شامت جنگ متواخر گفتن گرفت کہ دیر روز غالب علی خان از دست من مفتحت است  
والا ہا بنجامی کتم چون شامت جنگ این کلمات داکر در متواخر شنید فہمید کہ غرض او استخراج من است با وجود آن کہ  
و خاطر دار بسیار آشفتہ و گفت کہ بے جز و کلام اللہ کہ اگر نوا و ارامی بخشی من بدست خود ترا نفع میگردم او با ستاع این  
سخن کہ خلاف گمان او بود و جوع و فرخ بسیار نمودہ گفت آیا شما مرا براسے اومی گفتہ گفت البتہ در میان تو دادہ و تقاضاوت است  
فرزد یک ہشیرہ تو سے و فرزد ہشیرہ دیگر او چون این سخنان شنید صفر اسے او تسکین یافت و براسے ہین این گفتگو ہر  
بود حق آنست کہ در چنین مقام کہ مر جہانگیر از عشق ہم گذشتہ باشد این قدر پاسداری و دیگر سے لعل آید دلیل کمال خوبی  
آن مرحوم است نقل و دیگر و ازین ہم زیادہ تر اینست کہ بھاگ بانی عزیز ترین زناش و مرہوہ او عالی مرتبہ زوجہ اش بود و  
جمیع زنان خانوادہ اش بنا بر خوش آمد پاسداری و احترام و خاطر داریش می نمودند والدہ دام فلما کہ مزاج نجیب و نہایت غیرت  
دار و با او مطلقا نمی آمیخت روز سے بھاگ بانی بطوریکہ شامت جنگ کہ برادر بزرگ بود والدہ را میخواند و در گفتگو می گفت کہ بشود  
بانی او ہم بہین قسم خواندہ والدہ ہم برآمدہ گفت کہ تو خود را چہ نمید کہ این قسم مرا میخوانی باین طور باز رنگان خردان خود را میخواند  
با خداوند ان تو کران خود را و من ترا ہیچ یک ازین ہر دو قسم نمیدانم کثیرہ والدہ کہ استادہ بود بسوسے او اشارہ نمودہ گفت  
کہ من ترا و این را یکسان میشاوم فرقی نہیں است کہ این زیور طلا و نقرہ دارد و تو انواع زیورہا ہر بھاگ بانی بہال خود را  
دیگر سخنے گفت اما آزد و فاطر گشتہ حکایت ہایش شامت جنگ برد آن مرحوم اورا جواب داد کہ مزاج او شان بہین قسم است  
تو چرا با او شان در اختلاط می کنائی و والدہ بخدا خود آمدہ ارادہ معاودت بپیشم آبا نمود و آمد و رفت فا و شامت جنگ  
ہر تما موقوف بود شامت جنگ بعد یک ماہ برین معاملہ مردم خود را براسے طلب والدہ فرستاد و والدہ را بنی بر فتن  
نمی شد تا آنکہ گفتہ فرستاد گئی آئی من دینی کیسیتی آمدہ تلاو اہم آورد والدہ ناچار رفت شامت جنگ بسبب از جا پاسبان  
تسلہا سے فرمود و والدہ از فطر غیرت رقت کردہ اظہار رقتن خود بپیشم آبا دے نمود تا آنکہ سخن بطول کشید و شامت جنگ  
مذہ خواہی کردہ می گفت کہ کسے بتو چیز سے گفتہ خود ہر چہ بجا طرحت آمدہ گفتے و خود آزد و گشتی تغییر با چیست والدہ را ہیچ  
نمی پذیرفت و برادر او خود مصر بود ستی بی کیسیتی دن شامت جنگ و نفیسہ بگم خواہر علا والدہ گفتند کہ صاحب شما  
را چہ شدہ است برادر و بزرگ شما چنین سے گوید و راست سے گوید و شما احوال ج را کا فرستہ شدہ علمی شنوید

معدود اولہ برہان ساجت بود آخر الامر شہادت جنگ با وجہ سبب جسے ویزگی عمر و دولت و اقتدار حکومت از جای خود  
بر خاستہ پیش آمد و فرمود کہ ثواب من تقصیر دارم الحال بر پاسے تھے انتم تقصیر مرا صاف کن آن زمان والدہ متغزل گشتہ زبان  
بد ماگوئی بر کشادہ ماندن مرشد آ بود و عادات و تاحالی این الملاق و غنایات او بایاد کردہ در زاری گریہ و ہراسے او از شہ  
ارجمہ الرامین عفو و غفران مسالت می نماید و تہمین قسم بعد اقامہ زاس مرحوم کہ از اعتقاد و تقارب او خود مجھے و از عہد  
شجاع الدولہ روز و اور و بنگالہ و معزز و مکرم بود و با شہادت جنگ از ہان زمان آشنائی داشت با اولاد آن مرحوم و زوہر  
او کہ و شرف ترقی تھے خان مرحوم است سلوک کے سلوک می داشت کہ کتر کے ور کم زمانے با کسے کردہ باشند بجز استماع  
غیر اعتنائی آن مرحوم کہ بنگام آمدنش از بنگالہ مگر نزدیک ہر شد آ بود در بین را کہ بر خشی اتفاق افتاد و خود را کہ در بنگالہ مگر از  
قبل او عالم بودہ اند نوشتہ بہترین و تسلیم افلاک آن مرحوم کہ با نجا سکونت داشت خردا و بعد چند روز ہر را طلب داشتہ صحیح  
مخصوص ہر دو غیرہ ترقی تھی قلی خان مرحوم را کہ نام یکے میرزا باقر بود و نام دیگر سے میرزا عبداللہ سلیم اللہ در ہر تربیت خود پاسے  
و او خود را ہر اسے اتالیق و معاون بر سے تعلیم گذاشت و ہمیشہ خبر گیران احوال و معروف و دلجو نیما بود و ہر چہ در ہر پاسے  
سلوک می کرد کہ کتری شکر و دولت صہر و پیر و ماہر بود و ہر دو برابر از کو رمیدہ او حسین قدر در ماہر ہر دو برابر از لکھ و علم  
تعلیم و تربیت جدا ملازم سرکارش بود و دو دانشہ طبوسات خاصہ بود و فرستادہ مذخر خواہی می نمود کہ این ہیہ و محقر و لائق  
کثیر از شہادت گویا در ہر بارہ او گشتہ اندیشیت آنچنان زی کہ گراہا و خبر برادری بہ حسن معنی گذارد کہ تا از یاد و روی بہ چون  
تقصیر اور خدمت ہر دو برابر مذکور نہایت اخلاص و اتحاد و اذمالات ایشان چنانچہ باید آگست لہذا برین ماہر با کہ شہادت  
افتد و مطلع شدہ و ماہر اسے اول فرخانہ خود است و شہادت جنگ این قسم متوسلان ہزار ہا داشت کہ بندہ از معاملات  
شان مثلاً آگاہ نیست اما باہمال این قدر معلوم است کہ شکر گذار او جمیع مالی مرشد آ با د خصوص عزاہ و سبے دست و پایان  
محتاج بودہ اند باہر قیاس کرد کہ چہ نیکی نیما یا چہ قدر مرد میچہ خوبے نمودہ کہ وقت مردنش تمام مرشد آ با د تمام سرا بودہ اکثر  
خلق مردن اور اصیبت خود میدادند

ذکر مجلس احوال صولت جنگ و حسن معاشرت او با خلق خدا و انتظام اوقاقتش تا پایان عمر بیک خرام کم بقا  
صولت جنگ مرحوم نام او محمد سعید و خطاب اسے اولغیر الملک مام الدولہ سید احمد خان برادر صولت جنگ در برادران خود و سبب  
بحسب صورت ممتاز و در سیرت ہمہ بلطفہ جات بہ از دیگر برادران و بنا بر بلطفہ وجہ برادر و در بلطفہ امور اندک کتر بود بحسب قدر و دولت  
و شہادت جنگ کتر با ہیبت جنگ با اعتبار نظام غلبہ آ بود کہ آما با اعتبار دولت زیاد و در شجاعت زیادہ از شہادت جنگ و اندک کتر  
از ہیبت جنگ و در حسن خلق و علم و فضل از ہر دو بہتر و با اعتبار صلاح و سد لا ہیبت جنگ از ہر دو بجا و زیادہ بود و صولت جنگ در ابتدا سے  
جوانی میل بہ ولع و کوارت لہذا شہ اسے رقص و محالطت بانسوان است بخود داشت لہذا از سن چہا بر اسے صوبہ کلک متبع گشتہ و بعد از  
افنیاد و اسے ہوشیار و برین کاری نمائید اختیار نمودہ گاہ گاہ بہ شہ اسے آن رجعت سے سہرہ مود سلسلے از شہ نامہ  
بیدار می شد و از شغل و تعلیم سہراغت نمودہ اولی صبح تازہ را خواند و در ہر اسے کہ دہفتہ دو مرتبہ بارعام می داد تا ہر یکے  
از ماہیہندان عرض حاجت خود نماید و بعد یوم الغیل بود و چار روز دیگر در خلوت نشستہ اولی مغربان را می طلبید و با آنہا  
توہ سے خود را بعد از ان حکم بود کہ مجرایان آمدہ سلام نمایند و بلطفہ از آنہا سائے نشستہ بر خیزند و بر دند و بلطفہ فقط اسلام



قناعت نمودہ برگردند و بعد دو ساعت بر خاستہ و نظاہر اندرون سے رفت اما غیر از جو اسے قادر و خواہر سربایان  
 در انجا کسی نمی برد و متقدم بیان ہر سرشتہ کا نڈا سے خود را محبوب خواہر سربایان می فرستادند و در انجا کہ خلوت ممکن بود گنگا ندر  
 دیدہ و غمیدہ بدست خود رسانیدہ سے فرستاد و عملہ دارکان در بار و بعض خواص مثل امین اقل الناس و دوسرے کس و دیگر  
 پر دو حاضر می ماندند نشان مسودات و کتاب فرستادہ بعد اصلاح صاف نوشتہ بواسطہ خواہر سربایان نظر کردہ را نید و متقدم  
 و مضموع نمودہ از ہر دار کہ حاضر سے بود ہر رسانیدہ ہر جا مامور بودندی فرستادند و در دشنامے ڈاک ہر کار و خط و طار  
 گرفتہ روانہ سے نمودند چون یک ربع و کسرے از روزی گذشت بر طعام می نشست و از موائد احسان او خواہنہا سے  
 طعام خاصہ اکثری را ہر روز بر نئے را بعد یک روز بعضی را ہفتہ دو بار و کمر کے را در اسبوغی کیا ہر بدون پرستش چون زمین  
 بود میرسد و چون بکا دل خواندہ سے طعام بہ وقت معینی کہ مذکور شد حاضر می ساخت عملہ دار بار کہ تا آخران حاضر میبودند و ہر  
 بواسطہ خواہر سربایان نمودہ بمانہ خود میرفتند و نواب بعد انفرار از اکل طعام آرام قیل و لیل فرمودہ اول وقت نظر ہر می نشست  
 و بعد شنگ و طہارت نماز نظر خواندہ و ملاوت جزوے از کلام الہی سے نمودند بعد از ان نماز عصر خواندہ ہر روزی آمد دوران  
 مجلس اول ملا مثل ملا غلام بیکلی و مشتہ نیا را لند و میر و حید و مولو سے لال محمد و شیخ ہدایت اللہ و سید عبداللہ یاری  
 شدہ تا دو ساعت بخوئے مذکورہ جلسے می شد و کتابے مخصوص مثل درس میخواند و ملا غلام بیکلی مثل صفائش سے نمود  
 و دیگران نیز در ان باب گفتگو سے کردند مگر فرمودہ بود کہ الحال تحصیل کمال متغذراست و ہما نقدراستند او کہ ہر ہفتہ  
 چیز سے بران خواہد افزود اما لذت فہم مطالب علیہ مرا بہتر لہ القاسے جانی تا زہ کہ بدہ چنان بان متا شدہ ام کہ اگر  
 روز سے ہر سر آید میدہم کہ دولت غلظتی از من فوت شدہ و خاطر شوش سی ماند چون بر نفیر نہایت نوازش داشت تا کہ  
 کردہ بود کہ در ان وقت ہم حاضر شوم و از استماع سخنان من بسیار خوش بود و در سفر و حضر نیز ورت با دیگران سخن می گفت و از  
 ہمہ وقت مکالمہ با فقیر و دروے سخن و گوش ساعت بسوے من داشت بخو یکہ دیر نہ رفتا سے کن سال او میرت داشتند  
 کہ این جوان چہر بکا ریدہ است کہ با غیر و القاسے ندر و بعد فرار از شغل مذکور غرہ ہاسے رفتا مثل سیف علی خان ہر  
 سیف خان و لدعدہ الملک امیر خان صوبہ دار کابل و راج الدین حسین خان بہر سیف خان کہ بمصاہرت صولت جنگ  
 اختصاص داشت و نفقے ملی خان برادر بندہ و میر علی یار خان ہمشیرہ زادہ سیف خان و آقا عظیماد و دیوان صاحب مدار  
 معاملات سکے راجہ عجائب راسے و بعد مردن او پسرش را بہر سہج راسے و راسے پر ان چند مستوفی و بیشکاران و فائز بخشی و قوت  
 دستی و راسے جو آرام نشی و جہنقلی خان دار و قہر خانہ و میر زادہ و خانسانان حاضر شدہ ساعتے بمرض ہر زیات پرداخت  
 مرض می شدند و صولت جنگ بر خاستہ داخل حرم سرا می شدہ عجائبان کہ منظور نظر او بودہ اند بہر خا باغ کہ کمین خانہ اش  
 بود و نفی سے مشرود و بسوار سے گیتی ہاسے مقلع کہ کمال مکتف آراستہ بودند از جا سے بجا سے فضل و حرکت لعل سے آمد چون  
 شام نمی شد نماز عشاءین خواندہ اگر خواہستہ داشت معینی ہاسے ہر مش خواندہ گے و رض سے نمودند و الا بمصاحبت  
 تنہا و مکالمہ بہجت افزائش از شب می گذرانید بعد از ان استراحت سے نمودند و کمین اکین اوقات او سلا اللہ و ان نظام  
 داشتہ و رگدربو دتہ کہترین و رمدت رفاقت کہ ہفت سال کامل بود گا ہے کلیمہ تا خرت سے از زبانش شنیدہ کہ در  
 حق کسے از اداسے ہم گفتہ باشد و ندہد ام کہ بر کسے غضب کردہ حرکتے نامناسب با او لعل آوردہ باشد و بلیغہ  
 نہایت درست با آنکہ مدافعت نسبت بشماست جنگ ہسم باعتبار مدت و ہم بحسب عدت بسیار کم بود اما در فرائی و جوار

در غرض و ادائیگی و نفوذ و اسباب و انقیاد و جمیع لوازم امارت برابر شماست جنگی نمودن تا بعد از غلبه و چندی که در پی  
 نقد و شایه و قربانک اشرفی در غرض و نفوذ و آلات و ملاقات و چهارم و نقد و نفوذ هم کمتر از این قیمت نخواهد بود و انقیاد و انقیاد  
 هم بسیار و لوازم دیگر نیز بود و دانسته میاد و داشت روزی و در خاطرش گذشت که بین خطبه عنایت کند مجلس خلوت بود  
 بلکه پس برده و ضایع نشسته و اسباب جشن نیست نهی که در بند معمول است بیاگشته میرعجب علی نام مردی که کشته انشای وقت  
 افلاس و رفیق زمان طالب سلیقه او بود و حاضر و غیر چند نفوذ و تنگنا و دیگر سلیقه در اینجا نبود و خواهر سر سلیقه علی مشرک شده و  
 طلب داشت چون حاضر شد مامور بکلیس نمود و در اختلاط و کشته و هر که در سخن گفتن آغاز شد و بعد از استراحت و صحبت حاضر علی جان  
 که تمام سرکار دارد و در اینجا تراش بود و عرض نمود که میر سلطان غلبه بر ما سلیقه آداب عنایت خطبه که با او محبت شده  
 هر روز دولت سر حاضر است اگر حکم شود و سلامگاه از دو و تسلیات تقدیم رسانیده برگرد و فرمود چه معافه مسب الا شعاع  
 بهمن آمد بعد از آن فقیر را همین عبارت گفت خان صاحب شافین فاطمه را دیده اید بنده عرض کرد که مرا از اینجا گذشت و فاطمه  
 سرکار را دیده ام بسیار خوب و نهایت بود و فرمود ما لایم می توان دید و یک اذن جمله باید پسندید تا ما را بر شما بگذرانیم  
 فقیر بر خاست آداب تسلیات بهما آورد و عرض کرد که این کلمات بشفقتی ارشاد شد که کترین آنرا بر این بنایت تمام فطانت و خرد  
 اما سوار سلیقه فیل را در دست و بنیاسی سلیقه باید و کترین اگر چه به دولت ماسی در کمال رفاه و آرام لب سلیقه بر دیکر  
 هنوز لیاقت سوار سلیقه فیل ندارد و انشاء الله تعالی در سالی محرمت ماسی هرگاه وقت سواریش خواهد آمد آن زمان  
 عنایت خواهد شد و طرز التماس بنده را پسندید و در لب خنده به فاطمه شد بنده چند سلیقه که خبر در دو صندریک و در بلاد  
 جنگا لب سلیقه آمدن او بر تارس مشرت گرفت و عنایت جنگ لب سلیقه جنگ داشت که چنین مشرت دارد و هم از این طرف  
 بدی می آیم شما هم اذن طرف با سباب حرب مضطرب غامض به بنده فرمود که چند سوار و پیا و دعوب باید هم رسانید که هم  
 همین جا به دست خواهند آمد چه این ملک گوشه است عبور و مرور مردم ملک و دیگر در اینجا کمتر می شود مشرک بود چه معافه از بنده  
 چیده باید نگذاشت حسب الحکم او بلبل آمد و درین اثنا خبر معاونت و صندریک رسید و گرسنه نفیض مردم سر در گردید و او را در  
 و انقضای طلب که چنین روز با بدی می خواهد و در تلاش و ذکر می گسان بهم رسانیده خود و معاونت داشتند و اب از رده گشته بهر  
 جواب معاف داد و اگر میست و دو افغان که خوش است بوده اند بخوابش خود آنرا را نگذاشت بنده آنها را جمع آمدن مردم  
 طلب و انقضای چنین سروقت داشت که الحمد لله شورش و خوشی است اگر حکم شود و چند کس را که فراهم آمده اند جواب داده اند  
 بر عرض و دستخیز نمود که آن عالیشان را این کار با چه کار فرود آفر و در بیا نمود و از نظر بگذرانند مردم جمیع آمده را دیده سوار  
 پیا و بهر نگذاشت و آن میست و دو نفر افغان را بنظر فرام و او که در رساله بنده لازم شود چون قریب بمشافت و بهشتاد سوار  
 و دو صد یاصد و پنجا و پیا و در رساله بنده لازم و سر رشته آنرا درست شد و فرمود خان صاحب احوال خود و فیل گرفتن و سوار  
 آن شایه تا مناسب نخواهد بود بنده آداب عنایت بهما آورد و چون روز جمعه آمد فیل را از انقیاد خود پسندید به و بنده را از انقیاد  
 طلبیده عنایت نمود و نقل و دیگر و نیز فقیر بکار رسانید و میخ و دو هزار روپیه بنام والد مرحوم بشاه جهان آباد فرستاد و برین امر  
 به خوف بافته گفت خان صاحب شنیده ام که بنده و سلیقه این قدر صنایع بشاه جهان آباد فرستاده اید چون انقضای مناسب بود  
 و نفی هم نماند و آخر فرمودم گفت چه می شد که ما را هم مصلحتی نبود به ناما هم شریک شماسی شدیم فقیر عرض نمود که شرکست چه چنان  
 دار و آنچه بلبل آمده از دولت مالی است و از مقدور بنده بر ملازمان ظاهر است خنده و به این که خنده است سرکارش هم بود و نام

که در حساب سرکار بزرگوار در سیه بغیر ظلمیده و دهنده بر این معنی آگه یافت شکر عنایات بجا آورد و نقل و دیگر خدمت برگزیده می نمود  
 که یک کب و هشتاد و چند هزار روپیه معامله آن منتهی شد بود خواست که به بند رعایت توفیق نماید سبب آنکه بنده از آنکه  
 فریاد دیوان مدارالامان خود را که دیوان سیف خان مرحوم هم بود در اوج عجب راسه نام داشت بخاندانده فرستاد و مع  
 اسناد و شیخ امان الله نام که در عامل پیش از مشایر محال آن ضلعه بود آمده و دوست خلعت نیز همراه آورده گفت که چنان  
 عاقله معاملت این برگرد را مبلغ مذکور منقح فرموده براسه شما تجویز نموده اند و دو صورت براسه آن قرارداد داده هر کدام  
 پسند شما باشد بلیس آری یک آنکه خلعت این کار پوشیده و مبلغ مذکور را از خود نموده هر که را داند بفرستد تا او بنده و بست برگرد  
 مذکور نموده زر معامله سرکار داض خوانده کرده باشد و هر چه بران میفرماید براسه شما مبارک باد آنکه خلعت امثال شما  
 پیوشید و خلعت دوم به بنایت خود و شیخ امان الله را پیوشانید و نائب خود گردانید و فرسے را بر آورده که بپاد و دستخط خود  
 مزین و در آن فرد مبلغ هفت هزار روپیه منافع براسه بغیر مندرج بود و شیخ امان الله مذکور خود نموده و فرمود مذکور و مذکور  
 بود به بنده نموده که این مبلغ را سال بسال مع احوالات مذکور عیدین و سالگره و دوسره و غیره که معمول است از شیخ مذکور بگرفته  
 باشد و هر امریکه بفرمایید در سرانجام فرایشات شما و جمیع اوامر و لوازمی چون نوکران مبلغ و مقدار ادا نماید بنده مرضی مندرج  
 براسه خود هم تخفیف تصدیق و در شکار می از جمیع ابدیشا در پادشاه نو عهده فرموده بود و هر چند خواهش رفتا سبب بنده بنده و بلیس آری  
 این قسم هر بانی و قدر دانسته از پدران هم و در حق پسران کمتر ملحوظ و موع شده تا به فادانان و نوکران چه رسد نقل و دیگر مردم  
 روزی آن مرحوم از سواری کشتی خاص فرود می آمد اتفاقاً با یکی دانه یکی آن طرف دریا مانده هیچ سواری حاضر نبود و صورت  
 که گاهست متاخره در رفتن بر تخته چوبی که ملامان براسه آمد و رفت مردم می گذرانده نبود و متعجب و بغیر سبب توقف و تعجب در بان  
 پیش گذاشته دست خود را از حرکت جنگ از حدس بنده و پیش آمدن با بابت خوشنود گفته دست خود را بر دست من  
 داده و دستمانت بغیر پا بر تخته گذاشته فرود آمدن گرفت چون اندک ماند توقف نمود و بیست و یک روز منتهی مود که ناگهان  
 درین وقت عجب دستگیر بنده نموده بنده غرض کرد آنچسب ارشاد من شود موافق دن کمتر بن بست چه بنده بنین لگان  
 دارد که جناب عاقله دستگیر بنده احقر نموده اند و پادشاه که باید خواننده رسا بنده خندید و گفت در این خود چه شک است  
 انشاء الله تعالی چنین خواهد شد اما مرا از شاق توقع دستگیر بنده درین عالم است و نه در عالم حق از اینها باید که نیک فرزند  
 بپس برنده که اطلاق آن بزرگ صاحب اشتقاق در چه مرتبه بود اگر بحسب سن و سال ملاحظه شود بنده بیست و هفت سال دارم  
 بزرگ شصت ساله بود و اگر قرابت ملحوظ گردد هم او بزرگ و بنده خروش بود و اگر مراتب خا بر می نماند که ده آید و هفت هزار  
 و امیر کبیر و بنده ادنی ملازم او با این همه بزرگ بگما که در اوج جمع بود باین قسم فروتنی با و تواضع سلوک من نمود و بیست و هفت سال  
 خزانان نکوست که اگر تواضع کند خودی دوست و انصاف آن مرد بزرگ هفت سال و چند ناه یکام و آرام در فرود  
 ضلعه پور بنده کمال نصفت و معذرت و عزت گذرانید و ملازمان و رعایا ملکه غوم بر ایثار از خود راسته داشت  
 و حاجت با سفار و حروب نیفتاده مگر براسه ملاقات علم خود منابت جنگ که تا به این محل براسه فکاهی آید منشت من نموده  
 و گاهی براسه دین خلیش و برادرزاده و نسوان افر با تا بهر خدا با دمی رفت در مدت اقامت پوزیشیکار برای رافعه و خوالدین حسین بنان  
 پسری خان که بشا هت ادر شده اباد بر آمده عالم این طرف بود چنانچه ذکرش گذشت بر آمده بعد معاودت او بسوسه ماده و هر  
 دولت خود برگشت و یکبار براسه تنبیه شیخ محمد علیل که زمیندار برگشته کنگره بود و عجبت عجب با انصاف انقلاب طالع تبرک

بیت انصاف سرورش بر داشته مرد در میان برسات بود که این ساختن روستا نمود و هر چند نعمت اولی که آمد سواد  
 نه بخشید اگر چه مومن و موفقی با کثر امور سخت بود اما درین نزد محاببت و مبالغه را از حد بهر دو خود ابدت آلام و محن و مصو  
 مصائب و محن گردانید چنانچه بهت و هم براسه اتمام حجت و دفع بلا از سران ابله خود را سید ما نمود و معتقدان را خوشامد  
 و جمعی و استناد او کرد و مصلحت جنگ را نیز بر او سران گردانیده و حد و یشاق درین باب گرفت که با او نوی بدی نکند اما فایده  
 بران منترش بگشت و مصلحت جنگ درین برسات بنا چاری اراده تهنیه او ننوده بر آمد و هر اهلان محمد طیل مذکور از فتنه  
 بازمانده و خود آورده دشت ناکا و آخر بنا چار سینه عیال و اطفال را سیر خجانه بر گردید و بعد چند روز در مین بر دبیغ فطیر  
 منجمه مالگه از سر کار که درین بلیغ به صرف رسانیده بر فرقه او از سر کار بلیغ بود و بعد در شش از پیشش مواخذگان  
 می نمودند آن طفل غلام حسین نام داشت بنده و در محدث شوکت جنگ پس مصلحت جنگ که بهایه به رخ و ممکن باشد  
 چند ماه فراز و اسلحه پوریه بود با قیامت مطلوبه مذکور در اینجا بر پاس امان و نظر به شیعه و بیکیه او معاف کن بنده غلام حسین  
 مذکور را بر سر بلع پرورش قائم ساخت به آنکه چشم امید به طبع بلیغ از او بوده باشد و الحمد لله شکر نکست و دیگر تفریق  
 برادر فقیر در جاتی مزایای بسیار ترسیده داشت و مطلقا کمال اندیش نبود روزی بعد از بر ناسن از حضور مصلحت جنگ در  
 نیرس دیوانه پیش را به عجب اب راسه آمد نقشست اهل سنگو هندوی قوم کایته که آثار شر و فساد از ناصیه اعمال او پیدا  
 و ادله کس از متوطنان آنجا بودید یو اسلحه شوکت جنگ سرافراز می داشت و در آن روز بر گشته تا چو رخنه  
 نوزده شوکت جنگ از سر کار پدرش بود و نیز دار و فلکی تو پنهان دست پیغمبر مصلحت جنگ که به سر بلع الدوله داده بود مصلحت جنگ  
 به سر خود شوکت جنگ عطا فرموده ریاست جماعه نزاریان برقی انداز با و تلقی داشت اتفاقا هندوی مذکور هم براسه  
 جواب و سوال امور متعلقه خود پیش را به عجب اب راسه در کبری آمد چون نهایت تنگ ظرف و بدیوانی صاحبزاده مستغرق و غور  
 بود خواست که از فاصله که میان برادر بنده و راجه مذکور بود بگذرند و نفعی علی خان مالکیت نمودند و شید و جوابی بیابا بگشت  
 نفعی علی خان آشفته گشته بلازم خود که استاد بود فرمود تا سیله بر سرش زد و دست را از سر اهل سنگو بینقا و او بهمان صورت پیش  
 شوکت جنگ رفت و شکایت نمود و شوکت جنگ نهایت بیدار گشته با حضار نزاریان و جماعه داران تو پنهان دست مان دانی  
 و تقسیم اراده فایده جنگی نمودمانه نفعی علی خان محاسن عمل اقامت شوکت جنگ و در میان شارعه وسیع بود یعنی از دوا  
 مثل میرزا رستم علی و برادرش میرزا حیدر و میرزا قهرمان و غیره هر چند کس بکار مافوق العاده که بسته بر نفاعت نفعی علی خان  
 حاضر آمدند چون خبر این از دحام و غوغا میام بصورت جنگ رسید علی نزاریه را که سر جماعه داران تو پنهان دست و منبر علیه  
 مصلحت جنگ و منبر قدما می رفتند او بوده و مصدر سوار و یک هزار و چند صد کس پیا بهر او داشت بر دروازه بید  
 و بر نفاعت و امانت نفعی علی خان مامور نمود او التماس کرد که چون داعیه حاضر داده بر پر فاش جسمه می نماید اگر فی الحقیقه  
 ملاک هستی شود فرمان چیست فرمود براسه همین تعیین ننوده ام که هر چه از طرف شوکت جنگ اجتهاد شود و قهر و در اندر که همان  
 قسم عمل کرد و جمیع ملازمان تو پنهان را حکم فرستاد که اگر کسی متصدی فایده جنگ باشد نفعی علی خان و مصدر رشادی خواهد شد نیز  
 رسیده بر طرف خواهد گردید شوکت جنگ با شماع این خبر که گشته پیش پر رفت و قلم داستانه نمود و جوابی بهایه صلیف  
 شید و نام و پیشان برگشت و میته با شوکت جنگ و نفعی علی خان ترک متعارفات بود و بعد ماهی چند که کشادی  
 روستا نمود و مجلس انقضا دبا فته ایاسه چند براسه مسومات شادمانه معهود و معین گشت روزی در همان ایام

صورت جنگ از مجلس پر فاست میز است کہ داخل حرم سرا شود از آفتابے راه برگشت و دست پسر گفتم نزد قلی سلطان  
آوردہ گفت کہ در میان برادران ابن قدر باطلال نے باید با ہمدگر معافہ کنیہ والے و امیرش را از سرگیری حق قائلے آن  
بزرگ مرحوم را یا مرد و در جوہار رحمت خود باے وہ در مددۃ العمر خود چنین اخلاق و الطاف اتبع امیر سے مقتدر ہو کر انصاف  
مستند بر سر تختہ تابدین چہ سردرب اغترلہ مراد محمد چون عبدالعلی خان خالوسے فقیر تاسازگار قلی طالع در شاہ جہان باد  
با وجود اجتماع اسباب امارت و عنایت و رفاقت امیر الامراء و انفقار جنگ بہادر غفلت سادات خان مرحوم بر فراموشی  
منتظر بود نہ رسید چند روزے بر نفاقت محمد سلطان پسر میرزا حسن برادر زادہ صمد جنگ کہ در زمان وزارت قلی  
گشتہ شدن نولہ اسے وظیفہ یافتن و زہر بر آغافہ نائب صوبہ اودہ از طرف عم خود صمد جنگ بود گذرانید آخر با وزیر محرم  
بر ہم خوردہ در بنارس آمد نشست و بندہ بر اسے اذنیات کرد بود نواب صولت جنگ با وجود اطلاع بر آرد در  
مہابت جنگ از خان مرحوم حسب التماس بندہ بہالند نام در استغفاسے تعقیبات عبداللطیف خان بعم خود نوشتہ  
مہابت جنگ جواب دیگر مطالب نگاشت و در خصوص امر عبداللطیف خان بہادر را غافل فرمودہ جوابش را قلم انداز  
ساخت صولت جنگ پاس خاطر فقیر لکھنؤ داشتہ خطے از طرف خود متضمن تسلیہ بسیار بعدہ عبداللطیف خان خالوسے فقیر  
و مبلغ پاشند و پیر و رامہ مقرر کردہ دہ ہزار روپیہ پیشگی فرستاد و بہین قسم بعد دو سہ ماہ تازندہ بود و بہ معین نہ کرد  
را پیشگی ہی فرستاد درین جزو زمان این قسم مردم کہا و صاحب ابن نعمت کو مصرع من خود نہ بدہ ام ڈاگر دیدہ کہو بد  
اکنون در مدارک احساناے بے پایان خبر از دہاسے منفعت و کمززش بر اسے آن قدر شناس بیا و فیض سان عوام  
برایا و تذکرہ محامد او صافش ازین بندہ دعاگو و دیگر پروردگان دولت او عزیز دیگرے تو اند خدا اللہم انا انعم من الانعم او  
انت اعلم بہ منا اللہم ان کان محسن فزدہ حسنہ احسانہ وان کان مسیئ فبنا وزعتہ

ذکر رحلت نمودن نصیر الملک مہام الدولہ سعید احمد خان بہادر صولت جنگ مرحوم از وزارت شہر مہر

چون تقدیرات ربانے مقتضی استہدام مہابے دولت خاندان مہابت جنگ و مستند سے تنبیہ ارباب غفلت  
اصحاب عظمت ممالک بنگ بلکہ عموم سکنہ ہند گردید از در مہابت جنگ کہنا کہ لائق جلوس اراکب ریاست و  
سرورے و شایستہ قود و مسائد فرماندے در محبت پروری بودہ اند و بہت قنایں از انتقال آن صاحب اہل  
بساط حیات شان در نور دیدہ فتنے فائدہ بعد مہابت جنگ ہر سہ برادر زادہ اسے اذکر عبارت از شہادت جنگ و  
صولت جنگ و ہمیت جنگ باشند موافق این ازمان لیاقت تقدیم خطیر دارے و فرمانروائی بہر اہمیت شہر از سران الدولہ  
و اخوان اودینی اغماش داشتہ زمام کار بقصد اقتدار یکے از اشخاص شہساز مذکورہ اگر ہی افتادہ شایہ احوال مردم مرحوم  
بنگالہ دیہار عجلتہ پابین ذلت و خواہے نمی کشید اما قننا ہاسے آسانی و تقدیرات ربانے چون چنین رفتہ بود و  
عمر آہستہ از رحلت مہابت جنگ بچسبہ گشت احرام الدولہ زمین الدین احمد خان بہادر ہمیت جنگ کہ درین  
ہر سہ برادر بچہ شجاعت و حسن تدبیر فائق بود و دیگران سبقت جہت پیش تر از ہمہ ہادر گذشت و بہرمت از وی  
بیست و مہابت جنگ بعد سنج این سادہ گفت کہ اگر دولت را در خاندان ما پائندگے سے بود ہمیت جنگ زندہ  
سے ماند بعد از ان ناصر الملک اعظام الدولہ نواز شہ محمد خان بہادر شہادت جنگ راہ آخرت گرفت مہر ازین سولہ

بعد انتقال شد است جنگ با دایت جنگ ملاقات و ملاقات اتفاق افتاد بر سر دشمنی نهایت ناست داشت دی فرمود که فوت او مثل مرگ فرزند  
 نیست چه رشتنی مرده است پرورش کننده تمام نعمان بود بعد از آن پیغام بصورت جنگ دارد گفت که الحال طاعتی و هوسه نماند  
 اگر حیات و فکر دوسر ساله آینه که هیچ شمشیر با سه و ران باقی بود برین مثل نه بر اسه شکار فقط کار و سه ملاقات  
 شما خواهیم آمد و ادراک ویدار شما که مالاً امتحان است خواهیم نمود و اگر عفو نکرده و خودخواهند داشت و این قطعه را خواند و غیر  
 پیغام فرمود قطعه گردانیم زنده بود و زیم چه چاره که فرقی پاک شده بود و بر دیم عذر را بپذیرد اسه بسا کرد و ذکر خاک  
 شده بود شمامت جنگ بفصل و دو ماه و دو روز و در صورت جنگ نیز مسافر ملک بقا کرد و در تفرقه و غلبه اش آنکه دو یک بران  
 شمامت جنگ و اندمقی در صورت جنگ بهم رسیده حد سته و دوسه داشت اما حد سه را گمان نبود که سبب قوتش خود را گوید  
 چنانچه بنده در همان احوال به تقریب ملاقات و الله و کساری او نشان جبار ستم شمامت جنگ از ستمت جنگ رخصت گرفته بر شارب  
 آمد با مابیت جنگ ملاقات نمود و او بصورت جنگ پیغام فرمود چون جده مبادت کرده بود بر نیزه رسید و ابلاغ پیغام ساسه  
 مابیت جنگ بمحضر صورت جنگ تقدیم رسانید شنید که هنوز طش آن داد باقی و در دستار بستن الهی عارض شده و بعد چیده  
 خود روز سه فرمود که زو چپا نیدن برین داد خایه خوب باشد بنده عرض کرد که اما مواد اگر بقصد و حجامت بقصد بعد  
 فرماید غالباً اصل خواهد بود بعد و در روز دیگر بدیم کرد زو چپا نیدن در خاطر او مرج گشته در آن باب ساجسته و او رسته  
 بار دیگر حیات نمود و مانعت کرد و متع نشد و فرمود که زمان سیکو نیده هر گاه ذکر زو آمده باشد ضرر است که چپا نند عرض نمودم  
 که گفتن زن آن چه رتبه دارد که جناب عالی بان اعتنا نمایند گفت و انقیست اما قیاست بهم ندارد بدیم مبالغه و در خاموش شدیم  
 چون از مقررات گزیسه سنی باشد زو چپا نید و ماده بسا را بنزدیک گردید و در خدمت نمود و در اعات هر زو چو شیده  
 بریم کرد و جمع بجز نمود آهسته آهسته تمام گردن آس گرد و درواشته او پذیرفت گمان کردند که ماده برگردن ریزند و دفع یافتند  
 مستعد انفجار است بنده وسطه جراح را بطبیده فرمود تا هر یک نشتر منفری نماید و او را هم نقاشی ساخته و تبایل و تحقیق پذیر داشتند و  
 مشوره اطباء از شتر مار پانچ نمود گمان بیخ مواد که بود و لطف گشته مطلقاً سیه بر تیاره موافق قانون جراحان برگ نیم مشغول ساخته  
 بر آن بست شب آثار غش ظاهر گشت بر گسای نیم کبسته بود و در کشته و گلاب و مقویات مقلب و دماغ استعمال نمود و مزاج  
 بحال آمد اما تشویش خاطر با فرایط بهم رساند اخباء و جمیع نوکران عمده در و شناس تا مژگانه بر سته در عمارت دیوان عام دیده  
 و در میان آن خیمه بار پاکر ده همد وقت حاضر سینه ماندند بنده متصل به پرده اسه عمارت رخت خواب گشوده بر سر بر روی الدین  
 حسین خان خلعت سیاه خان مرحوم که بمصاهر صورت جنگ اختتام داشت و نفق طایفان برادر بنده و حسیه  
 محمد بیچ و چند کس دیگر نزد یک برانجا قریب بنده اقامت داشتند بزرگه از افاض ایران آقا عبداللہ نام که  
 سنی الحقیقه نهایت استعداد در جمیع علوم مخصوص در فنون ریاضی به نولاسی داشت در شروع بیمار سیه مذکور مع سید  
 محمد رتبه فراساسی که از سلمی و انقیاد بود و در دیوریه گردید و ملاقات صورت جنگ رسیده مورد انزعاج مکارم شده و چنانچه  
 اگر حیات آن مرحوم وفاسی کرد چون قدر دان چنین کسان بود و سوسکه که لایق حال این بزرگان بود و بعلی می آید این بزرگان  
 بزرگ نیز اکثر اوقات آمده نزدیک فقیر ستمی چند می نشستند و بد ساسه خیر و خرات دعوات مافورده اعانت می نمودند  
 اما چون سهام فقیر اسپر سیه نیست اثر سیه مترتب نشد تا آنکه شروع شب بیست و پنجم جاد سیه الاول سیه وقت شام آخر  
 نقصان حواس ظاهر گشته یک دو کلمه بلور نه بان از زبانش برآید شمع معجم جان یارا اگر چه از مامه داران عمده سپاه بود اما

چون دستے در طبابت و این پیشہ را حسب الارث داشت چنانچہ پدرش بلیب حاذق و مجتہد خیر القیام از مولفات اوست  
 دوران وقت با طبا و جراہان در تہ پر معاہدہ صولت جنگ شریک بود با ستیع کلہ ہندیان بسوسے نصیر و فقیر بسوسے او و چون ہر  
 آمد ہمدار اندیشہ عظیم لاحق و امید شفا زائل گشتہ معلوم شد کہ فساد آن مادہ باطن و باغ سرایت نمودن گشتہ از شب چون گذشت  
 صولت جنگ ہم احوال خود و دیگر گون و پیرہ قیدیان را حکم باز آدسے و صدقات شروع نمود و مستورات حرم را فرخ و انظار با  
 لاحق گشتہ تزلزل و تشویش عظیم رو سے داد و قریب بادل صبح بالمرہ سقوط حواس مارض گشتہ چون دو ساعت از روز گذشت  
 بتاریخ نیست و پنج ماہ سے الا دسے سہ یک ہزار و یک صد و شصت و نہ ہجری سے و اسے حق را الیک اہایت گشتہ رہگامی عالم  
 گردید مصریح جان ماند و خوشے پسندیدہ بردہ دوران دم کہ از شدت غم و الم ہمہ را تشویشی لاحق بود و نسوان محل ملاراکہ از  
 و رفیق آن مرحوم بودند با مید آنکہ دما سے کند ماہیز سے بخوانند تا محتش حاصل شود و طلبیہ بود و نہ صولت جنگ خود ہیوش و مختصر افتادہ  
 دوسر نفس از حیاش کہ با سے بود سے گذرانید و از ان جا ہر کہ سے آمد دیدہ و تاسنے نمودہ بر سے گشت میر عبدالمالک  
 روشن فکرس کہ صاحب دیوان بود و نظم و نثر ماہر سے تمام و علم عربیت و عربی و من را ہم مستحضر داشت چون بہین آمد  
 ببحر و مشاہدہ احوالش از خود رفتہ ہیوش افتادہ خواہہ سراپایان و بعض زنان ملازم دست و بازو سے او گذشتہ ہر دان  
 پردہ آوردہ افگندہ مردم ہر دن با طلب داشتہ و در ان افگندہ بخادش رسانیدند چند ہر در ہمان غش گذرانیدہ  
 شلثہ یا شلثہ از شب چون گذشت آن سید صاحب کمال ہم در گذشت اللہم اغفر وارحمہ سید ند کو مولدش با لک ہر  
 جنگ لہ بود و نشود نا در شاہجہان آباد یا نہ تحصیل علوم متداولہ ہا ہما نمود و رغبتم و نثر ہم رسانیدہ دوران کار سہ  
 امثال و اقراں گشت والد مرحوم اورا بر اسے تعلیم و تربیت و ہرادر خود بندہ سید سطلے خان و غالب سطلے خان  
 سلمہ اللہ تعالیٰ از شاہجہان آباد بظہیم آباد فرستاد چون ہیبت جنگ سید سطلے خان را بعدا ہر ت خود خواستہ بنام  
 برد سید مذکور را ہم بر اسے تربیت او ملازم خود ساخت و بعد گشتہ شدن ہیبت جنگ صولت جنگ مرحوم او را ہر  
 خود ہمراہ علامہ عظیم آباد کہ نام شان در صفحات سابقہ تقریباً مذکور شد برگزیدہ و با پانش باہن صورت آن خواہہ  
 ہیوشہ یا خلوت معاد و از آمیزش و اختلاط قاصط طمان منزجر و محتر زدود با مردم کتر سے جو شید تنہا بمالہ کتب و فکر  
 و کمیل خود اشتغال سے ورید و عظیم آباد و پور نیہ تازندہ بود و سے سخن با فقیر داشت و سے گفت مثل من و غماثل  
 آن کس است کہ بشخصے سے گفت کہ اگر تو بنا شے شرم من معنے داشتہ خواہد بود صولت جنگ مرحوم را سید صاحب  
 سید محمد ترستہ کہ مذکور ایشان گذشت و تازہ از زیارت عقبہ علیہ کربلا سے مطہر گشتہ از راہ کلکتہ با اتفاق ذریعہ  
 آقا عبد اللہ پور نیہ رسیدہ بود و متوجہ گشتہ غسل داد و کفنی کہ اذن آستانہ مقدسہ ہمراہ آوردہ بود و پو شایند  
 و ہر دو بزرگ با جماعہ مومنین حاضر کہ جسے کثیر و جم غفیر بودہ اند تا ز جنازہ خواندہ چنانچہ منابطہ است تبیل را با  
 سوار سے جنازہ اش را برداشتہ و رجفر سے باغ مدفونش ساختند چون سال فوت ہر دو بردار و سطلے شایند  
 و صولت جنگ بلکہ مہابت جنگ ہم سال واحد تنفاوت ماہما سے چندا است ہمان کلہ غدا لیش بیامرد کہ تاریخ طر  
 شہامت جنگ است تاریخ صولت جنگ و مہابت جنگ ہم سے توانہ شد بعدا بن سہ شہادت جنگ کہ لکیر کلان  
 صولت جنگ و صاحب نام و نشان از عہد پربو و دوران مجمع حاضر آمدہ با شنگہ دریا دستار از سر افگندہ و اخلاص  
 و فرغ بے اصل نمود بندہ کہ در ان دربار و حضور پدرش اعتبار سے داشت دستار بر سرش گذشتہ بہرست و مدد نشین

معبیت زدگان کش ساخت شیخ جهان یار و غیره سرداران را کرده موافق خاندان گفت تا با و قهر می گویند و اظهار توسل با و  
 و اخبار با نشینی پرورش نایب بعد فراغت از امور مذکوره از زبان شوکت جنگ هر یک را تسلی کنیند و در میان دیوانه ها نیز بر سر  
 او استاده نموده و با کمال شرف و افتخار در پیشگاه او حاضرند و شوکت جنگ شروع بر نحوئی و استوارم و استرحای فقیر نموده و درخواست مسود و  
 بر لیس مایهت جنگ کرد و بطور مناسبه که بایست نویسانده و در سال یافت مایهت جنگ را بنشیند و روز قبل از رحلت مولت جنگ  
 مرض الموت او که عبارت از استسقا باشد شروع شده بود و مولت جنگ خبر شروع بیماریش شنیده و از موت خود سبب خبر نموده  
 می کرد و می گفت اکنون که وقت کا راست من بپارم و وکیل خود را غفلت داده و هر سه تالیف خلط و سعال و اعیان و ارکان بدن  
 سرشته آباد و زخمت فرموده و تا کید طبع به کار سازیده و نموده بود و بران الله انسان چه قدر فاضل و سنی الحقیقه این غفلت از  
 اسباب انقضاء دنیا است اگر غفلت باین مرتبه می بود و دنیا هم نمی بود بلکه دنیا عین می گشت آنقدر چون مایهت جنگ خبر  
 رحلت مولت جنگ شنیده نهایت متاسف گشت و گفت الحال سبب پر و بال گشته بقا مدحضور رخ او انداخته است ام خطی  
 متغیر نشود و در اولاد مولت جنگ نصیحت اتفاق بابر ادران و اتفاق بر جمیع بازماندگان بشوکت جنگ  
 نوشته بر اسه هر یک غلام ماسته و بنام شوکت نیک سند بهاسی پور نیز بشرافقت و لوازش بر ملکان مولت جنگ  
 و حسن سلوک بار نقاد و مایهت نوشته معصوب پسر زاذین العابدین بکامل خود فرستاد شوکت جنگ پیمان خوشت مایهت  
 امور اموره را بقدیم قبل تنگ نمود و آنچه میر زاذین العابدین از زبان مایهت جنگ ابلیخ کرد و هر رادست بر سر و  
 چشم گذاشته تشدید گردید و میر زاذی مذکور را شرف و خوشنودی گردانید و بنارنج منار بر مسند الوالت جلوس نموده اظهار  
 سخاوت خود شروع کرد بنده که از عقل و ادب و اطلاع تمام داشت بعد کا میا بی او استغفاسی نوکرسه نمود و هر چند  
 سینه دایه عرض داد که واسطه کمال نام و دایه انکا از طرف مولت جنگ خطاب و بپایه نهایت و وسعتی و او داشت  
 بنده را طلبیده مبالغه در ترک ارادها استغفا نمود و گفت شوکت جنگ مرا براسی پسر و فرزند مولت جنگ است  
 اما از علیه شور و عار و دست سست غفلت و نادانسته و سرشار با دلهالت و جواست و بر گروشان حقوق مولت جنگ و این  
 ضعیف و متقی بخاطر من می آید که شما نائب امر الهام معاملات مالی و ملکی و متعدد جواب و سوالهای حضور باد و شاه و جنگ  
 و اطراف و اکناف عالم باشند و کار گزاران باشند و دست از وقت مولت جنگ بکشند و ج است بکار مذکور با اتفاق  
 شما بر و از و خانه و نام مولت جنگ بر با و نزد و جده و در جواب گشت که آنچه می گویند و اسبب و حساب است اما امید امید  
 که شوکت جنگ هرگز رانسته باین صورت نبوده بصیبت ابلات و اراول و از این نام و نشان پرورش منافع و تا بپوشود  
 خواهد که کشید و در نام نوکرسه و آقا سبب رانسته و چنین کارها صورت نمی دهند گرفت چون آن نیک بخت هم عاقل  
 بود و فید و مالات او را دیده و مملکت بنده را پذیرفت و جده بر اسه جناب آقا عبداللہ فاضل که ذکر خیر او نشان گشت  
 بطنی بی هزار روپیه و هزار روپیه بر اسه سید طبع القدر میر سید محمد گزیده بر دو بزرگ رسانیده هر دو در زخمت و ایندی  
 بعد چند روز خود زخمت گرفت آنکس که مذکوره با وجود انقطاع امید و اغراض بیخ هزار روپیه نقد بر اسه فقیر بطور زار و  
 فرستاد و بکمال عاقل منته بود و آنکه ادا و اسه فقر و فقر و فقر بود اما در الهامی خانه امیر کسرت هزار روپیه  
 بخوبی می نمود و از عزا و از غلظت او گسسته به گسسته فوت فرو گذاشته شد و از جمله هزاران فقر لازم که اگر از غلظت  
 امیر زاده و سرداران سپاه و بیکه اسه و شناس و اعمال متصدی پیشه و هر قسم مردم بوده اند که کسر کس خا به بود که منسوب



احسان او بنودہ باشد و در اوقات صبر حمایت امانت باو پیش باد و سپیدہ آقا و علم و اتباع ہمہ را از خود در افشہ داشتند ہم  
 نیکو در عالم گذشت و بعدہ فائدہ کجی او پور نیہ فاست بگنڈہ گولہ آہ تا مادم عظیم آبا و دشو درین ضمن خبر ملت محابت جنگ  
 و تسلط سراج الدولہ بر وسادہ ارث و نشر نامہ و اسلئے ہر سہ صوبہ بنگالہ و بہار و اوڈیسہ شنیدہ و در گذر ہر گولہ توقف نمود  
 تا بعد دریافت احوال سراج الدولہ و سلوک او با خلق خدا انچہ وقت اقتضا کند بلبل آید و درین عرصہ خبر اخراج برادران  
 خود و رسیدہ علی خان و غالب علی و عم بہرمان دباب علی خان کہ درین با فقیر ہمسال بود و این ہر سہ کس عظیم آبا و اقامت داشتند از خود  
 مذکور شنیدہ و استماع این ماجرا عالمی حرکت فقیر گردید چون موسم برنگال رسیدہ مجال اقامت دران و معتذر بود و ناچار معاودت بہر  
 و سکونت در حوالی سابقہ بروند اما الحال بنا بر اختتام اخبار احوال انتقال محابت جنگ و رجوع امارت و ریاست مالک  
 بنگالہ و بہار و اوڈیسہ سراج الدولہ کہ شروع غربالی تمام ہندوستان و اسباب تسلط جہاد انگلیشیہ بر بلاد و سمٹ آبا و ہند است و فرم  
 ملک و قائل بنگارے شود و در ضمن آن پایاں احوال شوکت جنگ نیز در مقام منابش پیرایہ و منوع و ظہور خواہد یافت

ذکر انتقال محابت جنگ از جہان گذران و بعضیہ از اخلاق و اختتام اوقات آن مغرور و دمان  
 و ملکن سراج الدولہ ہند اہلالت و شروع ظہور حوادث و فتن از نادانی آن اہلہ سراسر سفاہت و  
 سرایت نمودن فساد و در جمیع بلاد و ویران شدن ملکات معمور از بے شعورے امر اسے مغرور

محابت جنگ را چنانچہ ایمائے رفت تمام شہر مادے الادے سنہ یک ہزار دیک صد و شصت و نہ ہجری ماضیہ استقامت  
 سن ہشتاد و سالگی شروع شد چند روز بعد میر و بہر ہیز گذر انیدہ بعد اذان فرمود کہ این پیارے درین عمر ہر کراہا  
 شود ذرا کس نے گرد و خاک حاصل نہی شود و دست از پرہیز برداشتہ و در خدا و آب خود در اسے نہی نمود و  
 بے بے کیے زود ہر شہادت جنگ و دختر بزرگ محابت جنگ مع احوال و انتقال رفتہ در موسے بھیل سکونت  
 و زید و ملا زمان شوہر خود را لکھو و انیاں بچہ ہر ہر فاقہ خود و مدافہ سراج الدولہ مستعد ساختہ نمود و موافق گرفت  
 بخت بر کشتی دالالت بچین ہند را و اسے کند خلاصہ چون محابت جنگ بر اعرم قوب الا لقتنا شد از نہا لیسے را  
 سے گویند کہ از محابت جنگ در خواستند تا دست شان بسراج الدولہ کسپار و چون احوال او را نیکوے شناخت  
 نیسے کردہ گفت اودہ خود را اگر سہ روز از خود راستنہ نگدار و آن زمان شمار دیگرے توقع خواہید داشت تا آنکہ نہ  
 رجب یوم السبت سنہ مذکور د و ساعت از روز ماندہ بر محبت الکی رفت و خواص اصحاب تجنیر و کفین اور فرم  
 نصف شب دہم ماہ مذکور حسب الوصیتہ پانین پاسے مرقد او در خود در خوش باغ مدفون گردید و در ب ان لغزہ  
 فائدہ من عبادک و ان لغزہ فائدہ ارحم الراحمین محابت جنگ را ادا شد اسے جوانی با فواض و مسکرات و جامع  
 ساز ہا و سرود ہا مصاحبت و مقاربت نسوان رخت نبود اوقات شریفش ما داسے نماز ہاے مکتوبہ و اشتغال تلاوت  
 کلام اسکے و اوراد و مقررہ می گذشت و تمام عمر گردنا و غرب خمر گشتہ نہایت تجنب و احتراز ازین خباثت داشت  
 ہمیشہ دو ساعت از شب باقی ماندہ ہرے خواست و بعد از نکل و طهارت و انفرار از لوازل اول صبح نماز و آداب  
 خواندہ با معدودے از مصاحبان تہذیبی می فرمود و چون صبح طالع در روز روشن می شد تا دو ساعت بخوبے

بارعام سہ وادھچ سرور ان سپاہ و اہلے دوالی موم ملازمان و ارباب حاجت حاضر بود ہر کس بمرض احوال و امیاج  
مقاصد خود کو شید و بر سر اموالہ احسانش برمی داشت بعد ازان بر خاصہ در خلوت نشست و کسانیکہ موعود بودہ  
اند با مثل شہادت جنگ و وصولت جنگ و سراج الدولہ و بعض مصاحبان و در ان مکان حاضر بودہ بہمت اختلاط و شہرہ  
و نقل مکایات سے داشت و چون ذالقراش شہادت درست و طعاما سے خوب مرغوب لیج او بود از حقار و مرقبان  
یا ششہ نازہ وار دہر کہ دستہ در طبع طعام داشت و بر ویش چیز سے ہی بخت از مصالح ان اچہ بایست شل انواع غلوم و مسک و غیر  
مایمی بود گاہے اختراع در طعاما نمودہ باور چہ بیان را و بر ویش تقسیم سے نمود و آن طعام تباری شد و ملکہ و ارکان در بار و اہل  
حاضر بودہ اچہ حاجت با ظہار و التماس داشت و بر و آدہ بمرض می رسانیدہ مدت وقت طعام خوردنش می شد آن دان  
بکا و ل مع خواندہ سے طعام حاضر آمدہ و سترخوان بہن و طعاما چیدہ سے شد و طعاما سے فرمایش اشخاص موعود در ہر  
شان و دیگران سے چیدہ و از طعام خاصہ اش نیز ہر یکے را ہر سے رسید و ہر سترخان و کزن قوج مطلوبات  
و و تاقی خودی نہ کو گشتہ ذالقدہر یکے بحک امتحان سے رسید و چون الفراع از طعام خوردن سے شد مامان حاضر  
دست کشتہ مرخص سے شد نہ و مہابت جنگ را این میزبان سے ہمیشہ ستر و مقرر بود و اغلب مجلس مردانہ بود و گاہے  
مہمانے نسوان انار ب کوالاد و و برادرانش و ذو سے الارحام و دیگر ہند سے نمودہ با آنالعام میل سے فرمود و دیگر  
فراغت از طعام دست کشتہ سرا ستراحت بر بالاش آسایش گذاشتہ تہ خواب سے نمود و مردم جو کہ پلنگ حاضر  
سے شد نہ و قعدہ خوان حاضر آمدہ بکار خود در جاسے معین سے نشست ساستہ بعد از ذوال بیدار گشتہ بستر حاجی  
رفت و از اخبار آمدہ و منو سے نمود و ناز ظہر خواندہ یک جز و تلاوت کلام اگسے کہ کردہ نماز عصر سے خواہ بعد ازان  
آب پنج پروردہ یا آب شورہ اچہ میا و موجود بود سے نوشید و بر بہن یک آب در روز و شب نمانعت سے نمود  
بعد ازان الفاضل و اہر ار مثل سید الافاضل میر محمد طے فاضل ادام اللہ عودہ و تقی علی خان و حکیم بادی خان و میرزا  
محمد حسین صفو سے و فاضلہ دیگر ملتان سے کہ اسم او فقیر را معلوم نیست تشریف آوروہ آہ و بخش مجلس اد سے شہر نہ  
دور یک در دیوان خانہ مقابل و نماز سے منہ مہابت جنگ سند سے بر اسے سید مالی قدر فرخ سے شد و دیگر بزر  
بطرف پشت سند سے گذاشتند چون میر صاحب از طرف دروازہ در پا کہ اقرب را ہسا بود داخل شدہ ہر چہ تہ  
معین کہ نا دیوان عمارت فاضلہ بعد سے داشت بر سے آمدند مہابت جنگ از جاسے خود بر خاصہ ہر سند منتظر  
استاد سے ماند و چون گفتش از پا کندہ داخل ایوان عمارت سے شد نہ با آنکہ منور بعد وافر سے نمود مہابت  
چند قدم از سند ستر اتر رفتہ بارب سلام سے کرد میر صاحب ہم ہر ستر بار اوسلوک و در و سام سے سند مودند  
و آمدہ ہر سند معین خود سے نشستند و مہابت جنگ بجاسے خود ہر سند می نشست آن وقت یکے کو چک از پہلوی  
سند خود بید صاحب تواضع سے نور و نقد پاسے میر صاحب و تقی علی خان و حکیم با و سے خان و سید زنا  
ہمین صفو سے می آمدہ و قعدہ سے آوردند مہابت جنگ نور و نقد سے کشید اما در قعدہ شریک بود بعد از قعدہ یکے پیش  
رو سے فاضل ملتان سے ہی گذاشتند و کتاب کاسے کہ از مصنفات شیخ محمد بن یعقوب بکینے و در حدیث صغرا سے  
حضرت صاحب الامر نقیبت شہ و موافق معتقدات جماعہ امامیہ از نظر آنحضرت گذشتہ و لقب کاسے بکن کتاب  
بخشیدہ آن سرور است آوردہ بر آن یکے سے گذاشتند و فاضل نہ کو ہر روز و حدیث از کتاب نہ کو سے خواند

چون دستہ در طبابت دایم پیشہ را حسب الارث داشت چنانچہ پدرش طیب مافوق و محمود غیر التجارب از مولفات کثرت  
 دوران وقت بالبا و جبرامان در تہ پر محالہ و صولت جنگ شریک بود با ستاع کلید نریان بسوسہ فقیر و فقیر بسوسہ او و دیو چون بہر  
 آمد ہمہ را اندیشہ عظیم لاحق و امید شناسی گشتہ معلوم شد کہ فساد آن مادہ یا ملین داغ سرایت نمودنیش از شب چون گذشت  
 صولت جنگ ہم احوال خود و دیگرگون و بدہ قیدیان را حکم آزا دے و صدقات شروع نمود و مستورات حرم را نزع و اضطراب  
 لاحق گشتہ عزل و تشویش عظیم روستے داد و قریب بادل صبح ہا لمہ سقوطا حواس مارض گشتہ چون دو ساعت از روز گذشت  
 بتاریخ بیست و پنجم جمادے الاول سہ یک ہزار و یک صد و شصت و نہ ہجرے دے حق را الیک اہابت گشتہ و بگرای عالم ہفا  
 گردید مصرعہ جان ماند و خوشے پسندیدہ برد و دران دم کہ از شدت غم و الم ہمہ را تشویش لاحق بود و نوان محل ہمارا کہ ملازم  
 و رفیق کن مرحوم بودند با امید آنکہ دے کندہ میزے بخوانند تا محتش مامل شود طبعیہ بود و صولت جنگ خود ہمیشہ و مختصر افتادہ  
 و در نفس ادحیاش کہ باقی بود دے گذرانید و از ان ہمارا کہ سے آمد و بدہ دے سنے نمودہ برے گشت میر عبدالمالک  
 روشن جنکس کہ صاحب دیوان بود و در نظم و نثر ما رستہ تمام و علم عربیت و عروض را ہم مستحضر داشت چون بدین آمد  
 بجز و مشاہدہ احساس از خود رفتہ بیہوش افتاد و خواجہ سرا بان و بعض زنان ملازم دست و بازو دے او گرفتہ بیرون  
 بردہ آوردہ انگشتہ مردم بیرون بالالاب داشتہ و دران انگشتہ ہما دے اش رسانیدہ چند پرورہاں غش گذرانیدہ  
 ششہ یا ششہ از شب چون گذشت آن سید صاحب کمال ہم ور گذشت اللہم اغفر او امر سید نہ کورمولہش ہما بگریم  
 جنگا بود و تشو و نما در شاہجہان آباد یافتہ تحسین علوم متداولہ ہما بخانہ و غنیمت نظم و نثر ہم رسانیدہ دوران کار سرآمد  
 امثال و اقراں گشت والد مرحوم او را براسے تعلیم و تربیت و ویرادر خرد بندہ سید سٹے خان و غالب سٹے خان  
 سلمہ اللہ تعالیٰ از شاہجہان آباد بطیم آباد فرستاد چون ہیبت جنگ سید سٹے خان را بمعاہرت خود خواستہ بنادق و  
 برسد مذکور را ہم براسے تربیت او ملازم خود ساخت و بعد گشتہ شدن ہیبت جنگ صولت جنگ مرحوم او را ہما  
 خود ہمراہ علامے عظیم آباد کہ نام شان در صفات سابقہ تقریباً مذکور شدہ برگزیدہ و پائش باہن صورت آنجا سید  
 ہمیشہ با غلوت متداولہ آمیزش و اختلاط قاصر طبعان منزجر و محتر بود و با مردم کمتر سے جو شید تنہا بملا لکت و فکر شہ  
 و تکمیل خود اختلاف سے وریدہ در عظیم آباد و پورہ تازندہ بود و سے سخن بانقیر داشت و سے گفت مثل من و شامل  
 آن کس است کہ بشخصے گفت کہ اگر تو تباشے شرمن منے دے شہ خواہد بود و صولت جنگ مرحوم را سید مام الدردیہ  
 سید محمد ربیعہ کہ مذکور ایشان گذشت و تازندہ از دیار تہ تہ علیہ کہ بلا سے سٹے برگشتہ از راہ کلکتہ با قنق زبہ اللہ  
 آقا عبد اللہ پورہ رسیدہ بود و متوجہ گشتہ غسل داد و کفے کہ ازان آستانہ مقدسہ ہمراہ آوردہ بود پو شائید  
 و ہر دو بزرگ با جماعہ مومنین حاضر کہ جمعے کثیر و ہم غیر بودہ اند تا جنازہ خواندہ چنانچہ مبالغہ است بمجلد با سٹے  
 سوار سے جنازہ اش را برداشتہ و رجوع سے باغ مدفونش ساختند چون سال فوت ہر دو بردارین شہادت  
 و صولت جنگ بلکہ مہابت جنگ ہم سال واحد بنفاد ماہما سے چند است ہماں کلید خدایش بیامرد کہ تاریخ طبع  
 شہادت جنگ است تاریخ صولت جنگ و مہابت جنگ ہم سے تازندہ بعد این سائے شوکت جنگ کہ سپر کلان  
 صولت جنگ و مہابت نام و نشان از عہد پدر بود و دران مجمع حاضر آمدہ بساختہ دریا دستار از سزا انگندہ و اعلا شہ  
 و فرغ سے اصل نمودند کہ دران دربار و حضور پدرش اعتبار سے داشت دستا بر سرش گذاشتہ بہرست و بعد نشین

مصیبت زدگان شساخت و پنج جهان یار و غیره سرداران را آورده موافق خالیک گفت تا با و تفریه گویند و اظہار توسل با و  
 و اشعار جالبینش پرورش نمایند بعد فراغت از امور مذکورہ از زبان شوکت جنگ ہر یکہ را تسلی کنیند و در ہمان دیوانہ ہا ہر یکہ ہر  
 او استادہ نمودہ خواجگاہش را سفند صبح دوم بیدہ حاضر آمد و شوکت جنگ شروع بدجلول و استہرام و استہضای فقیر نمودہ و درخواست مسودہ شعر  
 بر اسے مابیت جنگ کرد بلور مناسبتی کہ با سست زبیا ساندہ ارسال یافت مابیت جنگ را سفندہ روز قبل از رحلت مولت جنگ  
 مرض الموت او کہ عبارت از استسقا باشد شروع شدہ بود و مولت جنگ غبر شرمع بہار لیش شفیہ و از موت خود سبے غیر بود نہایت  
 می کرد و می گفت اکنون کہ وقت کا راست من بہارم و کیس خود را غفلت دادہ بر سبے تالیف قلوب سپاہ و اعیان و ارکان دولت  
 بہر شد آباد رخصت فرمود و تا کید بلخ بہ کار ساز زیبا نمودہ بود و سہمان اللہ انسان چہ قدر ناقص و سبے الحقیقۃ این غفلت از  
 اسباب انتظام دنیاست اگر غفلت باین مرتبہ نمی بود دنیا ہم سبے بود بلکہ دنیا سبے می گشت القصد چہن مابیت جنگ غیر  
 رحلت مولت جنگ شفیہ نہایت متعاسف گشت و گفت الحال سبے بہر و بال گشتہ تا صدمہ حضور رخدادہ مناسبتی است و غفلت  
 متعین نصیر بہ و قلیب بہ اولاد مولت جنگ نصیحت اتفاق بابہ اوران و اشفاق بر جمیع باز ماندگان بشوکت جنگ  
 نوشتہ بر اسے ہر یکہ خلع بستہ و بنام شوکت نیک سند بہ اسے پوریشہ شرماعت و نوازش بر مطلقان مولت جنگ  
 و حسن سلوک بار نقاد و مایا نوشتہ مسعود میرزا دین العابدین بکا دل خود فرستاد و شوکت جنگ بہر اسے خوف مابیت جنگ  
 امور مامودہ را بقدیم قبول تلخ نمود و اپنے میرزا دین العابدین از زبان مابیت جنگ ابلاغ کرد ہر را دست بر سر و  
 چشم گذاشتہ متعجب گردید و میرزا سبے مذکورہ اسے خوشنودہ گردانید و بتاریخ مفاہیر بر مسند ایالت جلوس نمودہ اظہار  
 سفاہت خود شروع کرد و بندہ کہ از عقل و اوضاع او اطلاع تمام داشت بعد کا میا سبے او استغفاسے نوکر سبے نمود ہر چند  
 یعنی دایہ رخصت او کہ اسے کوئل نام و دایہ انکا از طرف مولت جنگ خطاب و بلانیدہ تمہایت و مستحی و داد و داشت  
 بندہ را طلبیدہ مبالغہ در ترک ارادہ استغفان نمود و گفت شوکت جنگ مرا بہا سبے پسہر و فرزند مولت جنگ است  
 از ان حلیہ شعور ماسے دست سبے غفلت و داد اسے و سرشار بادہ ہجالت و جویست و ہر گردن شہا حقوق مولت جنگ و این  
 ضعیفہ متحقق بخاطر من سبے آید کہ شما نائب مدالہام معاملات مالی دملکی و متعدد جواب و سوال سبے حضور بادشاہ و جنگار  
 و اطراف و اکناف عالم ہاشید و کار گزاران با شما دوست از وقت مولت جنگ بختی فرج است بکار مذکورہ اتفاق  
 شاپر و از دو فائدہ نام مولت جنگ بر باد نہ و وجہ و وجہ جواب گشت کہ اپنے سبے گوئید و اجبہ و حسابیست اما امید انید  
 کہ شوکت جنگ ہرگز اسے باین صورت نبودہ بصیحت و اہلاق و اراول در اپنے نام و نشان پرورش شائع و تابو و مشہور  
 خواہد کہوشید و در نام نوکر سبے واقف سبے رہائے او چنین کار ہا صورت سبے نہ اند گرفت چون آن نیک بخت ہم عاقلہ  
 بہر و مفید و معاملات اوراد بہر و مناسبت بندہ را نہ بر فرت و بندہ ہر سبے جناب آقا عبداللہ فاضل کر نوکر فیر و عثمان گشت  
 سبے پنج ہزار روپیہ و ہزار روپیہ بر اسے سید علین القصد میر سید محمد گرتہ بہر و بزرگ رسانیدہ ہر دو از رخصت دانیہ  
 بعد چند سبے خود رخصت گرفت انکاسے مذکورہ با وجود انقطاع امید و اغراض شیخ ہزار روپیہ نقد بر اسے فقیر بلورہ اوراد  
 فرستاد و عجب و تکرار عاقلہ محسنہ بود با آنکہ از اسے فقر و فقر و مالک بود اما مدار الملہ سبے خانہ امیر کہ نہایت بزرگاری  
 بخوبی سبے نمودہ و از خزانہ مافکار او گاہ سبے ہر گاہ سبے فوت فرو گذاشت سبے شد و از جملہ ہزاران نفر ملازم کہ اکثر از  
 امیر زادہ و سرداران سپاہ ہر سبے روشتاس و اعمال متعبدی پیشہ ہر قسم مردم بودہ اند کہ سبے خواہد بود کہ مومن

و تجربے کر دو عمل حقائق و دقائق آن میر صاحب سے مشہور نہ بعد ازان اگر امر سے محابت جنگ را بخور  
 سے بود سوال سے کر دو میر صاحب بچواب آن پر خاسته در افتاد باز سے داشتند تا دو ساعت امین فہلے منتظر  
 بود چون فراغت از مذاکرات رو سے میراد میر صاحب بر سے خواستند و محابت جنگ بدستور چند قدم مشالیت  
 نمود و سلام سے کرد و استاد بود نامیر صاحب گفتش و ر با کردہ را سے می خندند آن زمان بجای خود سے نشست  
 و آہستہ آہستہ اصحاب مذکور در نفس شد و روانہ سے گرفتند بعد ازان علامہ دیوانی و حکمت سینہ آمد و عرض اخبار ہر وار  
 و استفسار امور معاملات کر اول روز ملتو سے ماندہ بود نمود و دو ساعت درین گفتگو انجام سے رسید و ہمدین  
 بعد گاہت شہامت جنگ و گاہت سراج الدولہ و مصلحت جنگ اگر سے بود حاضر سے شد بعد بر فاختن اینما و اینما  
 مزاج و خوش طبعی مثل میرد انیس الدین و زین العابدین بکا دل و میر کاظم دار و فرسند اشتانہ و شیخ و چہرہ انعام  
 و میر جواد خوش بیگ و محمود زمانہ و اشال ذکک حاضر آمدہ یک دو ساعت باستماع مطالبات اینما و ہمدین و دیگر  
 سے گذر اینما تا شام سے شد و شعلہ بیان و شاعران حاضر آمدہ ہجر سے آٹا اینما بطاعتا و فرہند و ستان سے شد  
 بعد ازان نادر عثمانین خواندہ و دیوان خانہ بدوست زمانہ سے شد و زین سراج الدولہ و دیگر عورات  
 اقامت کر ہر سے ملاقات سے رفتند حاضر آمدہ مجھے می شد چون محابت جنگ شب چیز سے بنی خورد و افوا کہ تازہ  
 و خشک و علاو سے و لوز ہا کہ پیشہ میا بود آدر وہ حکمت سے نمودند و چون آتھے از شب سے گذشت نسوان در نفس  
 و با دہر دانستہ شد و محابت جنگ بر پلنگ سینے چار پایہ رفتہ سے خوابید و بدستور قند خوان و سپاہیان چو کے  
 پلنگ آمدہ بہا سے معین خود می نشستند و در خواب بعد ہر دو ساعت متبذگشتہ سے پرسید کہ شب چہ قدر باقی  
 و کہ ام کس حاضر است ہمین قسم سہ چار بار بیدار شدہ کہ خوشب کہ اغلب دو ساعت بخو سے می بود بر سے خواست  
 و آتھے و عمارت فراغت نمود و شروع بنوافل و ادعا و می فرمود و اول صبح نماز واجب ادا کردہ باز بدستور یکہ مذکور  
 شد و ہر وقتے از اوقات مغفول کار سے بود و در صلا و عام و احسان با اقارب و اقوام و امدقا و احبا کار  
 بجای سے رسانیدہ کہ بافتش تصور نتوان نمود ہر کہ در شایمان آبا و ہنگام افلاس با ادا سے سلو کے در ساسیت  
 نمودہ بود و در زمان افتہ اگر ادا بود و الا از اولاد ہر کہ را طلبیدہ یافت را مانتا یکہ در گانش نبود لہل آدر و  
 و با اطفال اقربا و نسوان آٹا سلو کے داشت کہ درین جزو زمان بلکہ در از منہ دیگر ہم سے مخصوصان متبذگان خود  
 نمکر دہ باشد و در تمام فکر و اودام الحیا بش غوم رعایا و فلاحی بار سے بود اند کہ شاید در کنار پیر و آغوش اہل  
 این آرم نہ بدہ باشد و ہر نکر سے ختے از خدنگار ان معتدش احد سے نبود کہ مالک لکوک نبودہ باشد غیر از آنکہ با  
 رقص و سرود و مجت و قہرمت نسوان چنان رفتہ نہ داشت دیگر با جمیع کار با آشنا و صاحب کمالان ہر فن راغب و  
 قدر دان جمیع کمالات و در سلطنت محبت داری و اخلاطے مثل و نظیر امیر صاحب تدبیر و بہادر دیر بودہ از صفات حمیدہ  
 شاید معدود سے در موجود وجود و لا اکثر صفتے از حماد و صفات خواہد بود کہ در ذات جمیع الحسناتش جمع نہ باشد و در  
 زمانیکہ آصف جاد مرد نامیر جنگ پسرا و بجا پیش نشست دہر بکھول چہر سے رفتہ از دست افتانان ہر اہی خود گذشتہ  
 و نظیر جنگ خواہر زادہ نامیر جنگ اول با نانت ممان افغانہ بر مسند ابالت متکلی گشت و آخر با نانت فرانیسان با نانت  
 مذکور کہ قتلہ فاش بود و جنگ چکد و بحسب تقدیر منتظر جنگ و رکوسا سے افغانہ ہر دو گذشتہ شد و مسید محمد خان ملاحت جنگ

بر دست امارت و کس مسلم گشت چنانچه دلاور اوراق و فرسوس و در ضمن سوانح دکن پیرایه و ضعیف خود ابر یافت و تسلط موثر بود  
 بالا گرفت و خلافت متضمن سفارش فرستاد که بطریق بسیار مهابت جنگ رسید مهابت جنگ چون مناسبت مزاج صلاح الدین  
 بانام جنگ و ادا و پر خاشاد با جبار انگلیزیه سعادست و مرتبه داناسه و شجاعت او و حسن سلوکش بار فقاو  
 خلق خدا از مهابت جنگ متعجب نبود بنده که در آن روز با بحسب اتفاق چند ماهه بسراج الدوله بود و گوشش خود و از  
 مردم معتد هم شنید که مهابت جنگ سبب دلائل بران سبب که بعد از ماسواصل مالک هند در تصرف  
 کلا بپوشان خواهد بود و چنین شد که او بنظر دور بین خود دیده بود روزی در زمان دولتش مصطفی خان مهابت جنگ  
 را ترغیب بمقاتله جبار انگلیزیه و زدن کلکتة هند مهابت جنگ اغلشی کرد و جواب نداد و دیگر شجاعت جنگ و شجاعت  
 را در عرض این مقدمه شریک خود ساخت مهابت جنگ بدستور جواب نداد و در خلوت با شجاعت جنگ و شجاعت  
 گفت که بابا مصطفی خان خود سپاهی و لک و کوی پیشه است سبب خواهد که پیشه رجوع من با او بوده باشد شجاعت را چه شده  
 است که در چنین امور با او همداستان سبب خواهد که انگلیش بر اسه من چه بد کرد اند که من بد خواهم که آنرا کم سبب  
 الا آن آتش که در صحرانگرفت است خاموش نمی شود آتش که در دریا گیر گشت که در افروختن اندر نیرنگوش باین قسم  
 غنای از نخواهید داد که بنده غیر از خداوند دارد

ذکر افاضل کرام و مشایخ عظام که در عهد مابیت جنگ در قلم ادا بوده اند یا بحسب قیمت و در دینی  
 از آن گروه والا شکوه درین دیار گردیده و مردم بملاقات آن بزرگواران رسیده اند

اول مولو سید نصیر مرحوم است متوطن شیخ پوره ادا و لادخس الدین مشرب یاد رس که مراد آن بزرگ در اوده  
 معروف است بدین بزرگوارش ادا بنام بعلو به سار نقل نموده در شیخ پوره سکنه فرمود و مولو سید مرحوم در شروع  
 جوانی و زمان نظامت امیر الامرا شایسته خان مرحوم که خود ملان شاه محمد شیرازی و اردو جنگ که گردیده باز شوق  
 وطن مارت قاصد معاونت بود و بنا بر شوقی که در تحصیل علوم داشت ترک یار و دیار نموده بر فاقه اخوند مرقوم  
 مرحوم مازم ولایت ایران گشت و در راه با آنکه چار و اسه سواریش مرد قطع منازل پیاده سبب نمود و در  
 خود مانده سبب که و همین قسم جولایت رسید و علوم متداوله کمال رسانید و فقه و احادیث را از ملای  
 ایران سبب کرد و در فتنه ریاسته خصوص بیات و هند سه و حساب سر آمد اقران گردیده در ایران بعزت  
 و اعظام روزگار گذرانید میر نظام محمد بهار سبب که همچو روزگار و نادر زمان واسطه جواب و سوال عمده الملک  
 امیر خان ناظم صوبه کابل با توابع و سید و امر اسه ایران بود چون ناخدا امر اسه رفت مولو سبب که در مازملات او  
 آمد و بعد پیش عمده اسه ایران سبب نمود و بعد از مدتی بمند آمد و طبل با گیر سبب ادا شاه در صوبه بهار که در فتنه بود  
 نمود و در بنشینم آباد اقامت نمود و اسه الا ان بیوت بنا کرده او موجود و سبب اش محمد حسن خان غلظت بزرگ حسین خان  
 در آن اکنه سبب الارث متصرف و میثم است دوم و او سبب خان محسود و بزرگ حسین خان غلظت ارشد مولو  
 نصیر مرحوم است و در اکثر فضا کل نفسا سبب به از بد تحصیل علوم متداوله از پی رخنه نموده با آنکه به جمیع مقامات را  
 بنام او به نام و او را سبب خود ساخت بود و بعد رحلت پدر با انصاف کارشرا اگشته مقامات را سبب ماضی انش

بہر کیے از قتل خود تیر ما تقسیم کردہ داد و بعد از انعام امور معاش بشوق طوالت اتمام اور اک سادات حجۃ الاسلام و  
 متنبہ بوسے آستان ملائک پاسبان مرقہ مطر سید الانبیاء علیہ علیہ السلام عازم گردید پس از ادراک شرف و  
 سعادت زیارت مذکورہ بوطین مالوف معاودت نمود و اوقات کسب سعادت منصرف داشتہ رہنا جو سے خالق و  
 مرجع و کامروا سے خالق بود ہمیشہ در معاملات کہ مردم بخدمتش رجوع می داشتند اصلاح ذات البین منظور و ملحوظ نمودہ  
 بمسالحہ رفع منازعات سے فرمود و در معاش قلیلہ کہ میر بود بحسن سلیقہ صرف نمودہ حاجت ردیے اکثر محتاجین و مسکین  
 بود و جسے کثیر از عجزہ را اعیال خود گردانیدہ در ماکولات با جمیع منتسبان و ذلیفہ خواہران مسادات سے جسست نہ آنکہ خود  
 خوشتر خود و دیگران کثر ازان زبان از ذکر دیان حماد و معاش بعجز و تقویر معترف است و الشاک اوران سلسلہ  
 بر اسے اخات و اسلاف سرمایہ افتخار و شرف چون از زیارت سبابت مالیات برگشت خطاب خود را کرد و اولیخان  
 داشت مبدل بزرگتر حسین خان ساخت و باین لقب راستہ پودہ نقاشی جی جست و مردانہ دار و در مراحل  
 مابین ستین و بیستین بر جہت اکے پیوست و انفسش انقطاع پذیرفت در کمال استقلال راستہ برضائے ایزد سے  
 و متکلم بکلمہ طیبہ اند بود اللہ اعزہ دار حمہ سوم میر محمد علی کہ از مشاہیر مشایخ عظیم آباد و از جلیلہ شاگردان میرزا حسن  
 موسو سے خان فطرت تخلص بود و شہرت ملش اگر چه بسیار و شاعریش ہم اشتہار دارد و تحقیق تخلص او اما بنده  
 راستہ ماہی علیہ بر علم و فضل او آگے نیست چہارم مولو سے محمد مارف سے گویند از عرفائے زمان و عنایت  
 گویند کان در مان بود حالات خوش ازان بزرگ استماع افتادہ در اول زمان و دولت مہابت جنگ و در گذشت و در کوکاک  
 تملکہ عظیم آباد کہ سلکش بود مدفون گشت ادرمید انفس شاہ کوک نام شہنشاہ صاحب مال طالب خدا بود مکرر دیدہ شدہ  
 ترک و تجربہ داشت و اندک علم بنما عبادہ پیغم میر رسم ملے مرد مستغنی گوشتہ گوین و از علوم طلبا ہر سے ہم ہر  
 داشت اکثر اشخاص مرقع عادات از وفش سے نمایندہ خود مکرر دیدہ لیکن مرد صاحب معنی مرئوس و بد قائل و متکلم  
 آشنا بود و در عظیم آباد ہنگام صوبہ دار سے رام نارائن بر جہت اکے پیوست و در جائیکہ الحال عقبہ میر انیش سوداگر شیر سے  
 معروف است مدفون گردید سبیش آنکہ سوداگر مذکور در خدمت سید میر ذرا اوت داشت بعد از وفاتش در ان مکان  
 کہ در خرید و فروش و آوردہ مدفون کہ چون خود ہم مرد حسب الویتہ ہما بخاندن مدفون گردید ششم شاہ مجید امین در و سبیش  
 تجر و کیش و عار سے حقیقت اندیش بود از پیکر نزارش را در عشق اکے آشکار و ظاہر و باطنش لایب از انوار محبت  
 پدید و در گارا و اضلاع و احوالش ظاہر و رننا جو سے محبوب ازل و شاہدلم بزل از افعال و اقوالش باہر افتد و بانی  
 محبتش فقیر ہم دیدہ کہ بچہ در در و در محوطہ مکینہ اش ہوا سے دنیا از دل بیرون می رفت محبت خدا و انقطاع از دین بشار  
 سرا در دل جائے گرفت شہا بعبادت در باضت بیدار و روز با با وجود ہم مردم مراقب احوال و مشاہدہ پروردگار  
 بود بعد ساعته کہ پیش نشہ اش یا محبوب بنوے از دل مرور سے کشید کہ دہا سے دیگران چون کین دیر بر سے طہید  
 غلاما آن صاحب نفس غاے از ہا سے و کیفیتہ بود و مرشدش شاہ محابد و عظیم آباد بکریات و خواہر قیادیت ہمشہر  
 و از ثقات علوم مقامات آن بزرگ استماع افتادہ سالک بود اما اندک بندہ بر مرادش غایب گاہ گاہ سے اخلاص و درس  
 ظاہری ہم سے فرمود و ہستم شاہ اود ہم و ہفتم حیات بیگ و در ظاہر و اضلاع مجانبین داشتند و انقطاع از اکثر منبر و ریات بر منبر  
 اینہا غلبہ داشت اما مردم بزرگے و خواہر قیادیت از ایشان نقل سے نمودند و علیہم عند اللہ تعالیٰ

شمس، خضر و دیشی بلنه پاپر بود رسیده چو رسد انچه برگه شمار او تا قات بسمری بر و بندوب وضع اما اکثر عقلا و بهوشاران  
 بخدش سید و علومات و مومنان و دانش را نقل کرده اند و به کرامت و خرقی مادت ازان بزرگ روایت نموده و چون  
 مجال تفکیک در باره او نیست و بهم سید و دانش را در محمد سید که گفته اوقیت یا گمانا و اجداد که اش بود در حقیقت و در  
 را آورده و صی حقیقت به ام آورده در کمال عزت و احترام بسمری بر و دنیا را بر ابر پر کاسته شمس و با و الدرموم شمس  
 اخلاص نهایت محکم داشت و بهمت بر تحصیل مشروبات اخروسی می گماشت و در علم جفر و دیگر علوم ظاهر نیز دست داشت و فضا  
 و کمال دانش ازان وافر تراست که فاضل قاصر سلطان درین مجاله که سبیل از او صاف حمید داش خوانه پر داخت کت  
 از موفقات او در به شده بر علو این و مومعا ریش آگاه و سس سازد از نظر هر که بگذرد او را بر قدر و پایه آن و الا شمس  
 آگاهست بهر سس تواند رسد بعد رفتن والد مرحوم شاه جهان آباد و بعد از اجداد که با پید کرده بهت سید داشت و  
 با اتفاق او شان بهت بر جای داشت می گماشت سال تلاش را فقیر یاف داشت و الا سس داشت و الا سس داشت و الا سس داشت  
 فی الملی علیین یا آدم بعد بزرگوار این بمقدار سید سلیم الله خداست از سادات نبی حسن علومات آن برگزیده آگهی اگر نکشاید  
 و فخری ملحد و بیاید سال یک هزار و یک صد و پنجاه و پنج هجری و او در عظیم آباد گردیده در ماه شعبان سال پنجاه و کشتم از نایب دادگاه  
 بر ممت است و اصل گردید و یا حیات و مجاهدات آن سید عالی مقدار و حرقی فادات و کرامات که ازان نقا و کمالا بطور  
 رسیده و بنده بران مطلع گردیده و در قنوسه ملحد که منقول نموده به بشارة الامامه موسوم ساخته ام به سس ازان مندرج  
 است من شاه و انیسر جمع الیه و از دهم بناب شاه حیدری عموسه حقیقی بدو پسر رسیده از اولاد طایفه بن الحسین علی السلام  
 و در بلا سس الحائرسه در شمس نهایت مجاهر و سس باک و در کمال استغنا بود و با مکران اشکبار و با مجره نهایت فروتنی  
 و تواضع سس نموده و کبر کس خاں پدر محمد ابرج خاں از اکبر آباد بهاجت تمام همراه آورده و قصبه بهاگل پور را خوش نموده و  
 اقامت افکنده محمد خوش خاں که جعفر ب رفاق خاں خود شکر الله خاں و در قصبه نکره و طعن گزیده بود و اتفاقا بیار شد و  
 بیاریش اشتاد یافته از حیاتش امید سس نامدوران وقت شاه حیدر سس که از مهابت شمس نشانی لغور اما از شمس نشانی  
 در مسر و بر و بر و قش رسیده و بشر قبول نه بقتبج مناس شفا می او شد و او قبول نموده شفا یافت و ارا دلی کامل باشد حیدر سس  
 بهم رسانیده مع اولاد و صلح و متقاضی بود و تا در جنگ سرخ از اغان کشته شده شاه حیدری از بها گلپور بر شکار با دامه مهابت جنگ را بر شمس  
 نهایت کرامت نموده و مهابت جنگ سرخ بر انداخته غیر از تسلیم و استکانت سس بر زبان نیاورد و شاه حیدری لا شمای خوش خاں مرحوم  
 و پسران و رفقا سس ارا از سیدانی که دران مدفن بودند بر آورده بهاگل پور رسانیده و بعد چند سال خود هم انتقال نموده بر ممت آگهی  
 رسیده و در بها گلپور مدفن گردیده شاه جعفری پسرش از پدر بود و از امثال و اقزان و بر مسر و ذک و قناعت و در شمس و ک سس و دیار سس  
 بهجت ربه و آنکه مهابت جنگ و اولادش نهایت احترام اوی نموده و مفاخرت و مجبی را بخود داده و در ویشا بسمری بر و در ویشا  
 باید با استقلال کله فرار شده و انتیارا بر ابر پر کاسته می شمس حسین خاں خود را بها گلپور روزه مردم بها گلپور و فقر سس آغا را باند و  
 تر شمس به سس شاه جعفری خدا شمس اما برگزیده خود و گرت و در مهابت جنگ درین خصوص چیزه شمس آغا که مهابت جنگ  
 خود خبر و ار شمس حسین خاں را ملامت ناموده و به سس هیچ نفردا بخیر آن زمان و به خود هم گرفت و در زمان بهنگا مصلطفی خاں  
 و عبودش از بهاگل پور مردم سس سس گفتند و متعصبان بهاگل پور با فاضل مصلطفی خاں اعلان شمس ارا ا اخبار نموده و  
 و غیر رسیده که مصلطفی خاں و امیر بهر فاش با او دارد و در ماسه خود با استقلال مستند شمس شمس شمس بهر سس سس و آن با شمس



واقع گردید در شاہی سراج الدولہ اس کے رام فوجہ اس میں گنجپور کے اطراف و شمار اللہ خان بود برامی کشن گادی دست سید  
سے برید و اوہر چند استغاثہ پیش ایمان نمود کہ نہ شنید و فریاد او بہائے زسید آفرشاہ جعفری شربک احوال او شد  
و بلو اسے ماسے رونہ او قریب بود کہ فتنہ بزرگی حادث شود سدا اللہ خان را حواس بر جاسے فائدہ مردم هجوم آوردہ و فتنہ  
کہ ہما داش بریزند چون دران وقت شیر خان و سردار خان بر طرف نشستہ بودند و این سانچہ رونداد ہیبت جنگ و رنج  
آمدہ باشاہ جعفری گفت کہ مابہت جنگ از میان برمی خیزد شاہ جعفری گفت کہ این سید را راضی کنید و بگرہا کاہے نیست  
یہیبت جنگ سید را بداد و وہ و ذر نقد و تہنہ قاتلان بید راستے ساخت آستان فتنہ فرو نشست با این محبت ایران و شہادت  
و جمیع صفات حمیدہ کمتر کہے دید و شنید و شدہ یکبارہ در زمین خنکار کہ شروع جو اسنے او بود شیر سے برآمد محمد قطب پسہ کلان  
خوش خان مانع بود کہ شاہ جعفری سے ہم شیر نہ رود آن سید از جوان اسبپ تاختہ و بر سر شیر رسیدہ و پیادہ پاگردید شیر را  
چندین تازیانہ زد و شیر مشرودہ از پیش رو سے فزادہ اسدا اللہ می گریخت و سید و پیادہ اور فتہ تازیانہ ہائیز و محمد قطب  
می گفت کہ شیر را چنین ہی زندہ صلح و سدا و دمان نواہد و مساوات در مہاشا چنانکہ با بیگانہ و دشمنایان بر سرے بود  
دیگہ تمام باہر کس سے خورد و حاجت روا کے مہنین با فقدان اخراض دینی بہر تہ بود کہ با فتنہ تصور نتوان نمود و در  
مدح حکومت میر محمد قاسم خان در مونگیر بر صحت اسکے واصل گردید و نقشش را از مونگیر بہ ہما گلوہ نقل نمود و در زمینی کہ در ایام  
حیات خود پسند کردہ بودند مدفون گردید اللہم الخلقہ بآباءہ الصالحین

### مشائخ سلسلہ مشہورہ در اطراف صوبہ بہار

بسیار کسان و اکثری با نام و نشان و معاصی اسباب شہرت و شان بودہ اند اما کہینے اذا کا گوش فقیر حقیر رسیدہ کہ قابل تجربہ  
باشہ از ان جملہ شاہ غلام علی در موضع دیوہر و منشاہ پرگنہ اردول و شاہ بدیع الدین و غیرہ اولاد شاہ خورشید الدین بکینی میری  
در بہار و شاہ کلین در سرہام و شاہ محمد بیچ در لیلیا معنات سرکار مونگیر و شاہ نجم الدین مشہور بشاہ مولی در پرگنہ سورج گلاہ  
معنات سرکار مونگیر او در کمال عمر شش بسورج گلاہ بہر ہی برد و خلیل زینی کہ در قبضہ شورش بود ماسل آنجا را صرت شہادت  
مسافران وارد و مادمی نمودن آنکہ حیدر علی خان برادر حسین علی خان دار و ذلہ و بختہ مابہت جنگ رسومی بجز نقش بہر رسانید  
پرگنہ گمرا کہ محتر پرگنہ از اولیاع مونگیر بود و مابہت جنگ التماس نمودہ مدد معاشے بر اسے او مضر کناہند و سندش از دست  
سرکار توہر سانید و داد احوال اولاد او کہ عبارت از اقربای زلفش باشند بجام و آرام بہر می برند

### و علمائے ظاہر

کہ متعدد سے درس و تدریس بودہ افادہ و استفادہ را جاری داشتند بسیار بودہ اند حتی نہ وہ کس مدرس در فخر ظہر کیا  
و قریب بہ سہ صد چار ہند طلبہ علوم بودہ اند و در پرگنہ باوقصات مشہورہ طے نہ القیاس اما از مستندان بہار قسائی  
غلام طغر علی طلبہ فخر طے خان گشتہ بتقریب مابہت جنگ اختتام یافت و دار و ذلہ بدالت مرخدا آباد گردید و خوش تقریر با کثر  
فنون علمی ماہر و در نظم و نثر سلیقہ لائق داشت

و بزرگان کی کہ بفرمان قہرمان تقدیر بنا بر آشتی او ضاع ایران و اردمند و ستان گشتہ بہ تقریبی چند

و ر و د بعضی از آشناد و عظیم آباد و بنگال روی داد

اول و اعظم آن . در گواران عمره العلماء اعظام و زبدة العلماء الکرام کاشت الحقائق الفنی و الجلی عام العلماء المتسلسلین مولانا  
 نبینا احمد المدح و جلیل القلم بحزن اعلی اشد مقامه از بنا بر شیخ شیخ الدین ابراهیم المعروف بزامه انجلانی و نسب شریفش  
 به پانزده واسطه شیخ عارف کامل مذکور می رسد و از نهایت اشتهار که میست فضائل او اظهار عالم را فرود گرفته و معصنات او در دنیا  
 و دهر عالم عموماً در هند و خصوصاً در سائر استناب و مناظر او ادعای او را مستحق و سبب نیاز است اما بنا بر فکر و تبحر  
 بیکمیل از عمارت و اوصاف و افلاک آن بزرگیزه و انفس و افلاک پر داشت و یکمیلی مانده که فیر و کسانیکه به وجود بهست ازین حقیر  
 بوده اند اعتراف دارند که درین جزو زمان چون اسکے دیدہ نشدہ بلکه مفرد من عرب و عجم نیز جامعیت آن جناب و جمیع  
 علوم خاص و باطن احدی را در اطراف و اکناف عالم نشان نداده اند آیتیه بود از آیات اسکے جامع حقائق و معارف  
 با حاشیه قوت که در داخله باین مرتبه و اسلاف هم شاید کسے را کمتر با هم جمع شده باشد بعلی را و بیچ اسرے از امور و شیخ  
 نے از من مصلی و عملی و علوم عقلی و نقلی ذات جامع الکملات از نسبت نتوان داد از دعوا مضی علوم که ام مسلط بود که تا آن  
 و از دقایق رموز کرام بکتبه بود که نشانده الحق که انجیر بود و تا در وہ زمان و علامه بود و بهر دان محمد شاه بواسطه عمده الملک و دیگر  
 سربازان دولت خود او که بر پیغام داده مسالت نمود که چند مفسرے امور و در ارت گشته رونق افزای سلطنت او شود  
 اما چون سرفروا درون بدینا تنگ و مار آن نقاد اختیار بود و اسفند شد و هم سے داشت که اساس و دلش پر سید  
 عظیم از هم سر دمی ریزد و لهذا التفاتے بآن نکرد و الا انتقام عالم در فاهه عالی بنے آدم از دست چنین کسان اگر بر آید  
 خود را امانت نمنے دارند و بر دست خرد و واجب و لازم می دانند و یا ده بر این الطاب و رباب ذکر فضائل آن و الا هم  
 برین مقام و رکان نیست تا شری که نا فقیان اذان الامالی است براد سے شهادت مناقبش کاشف و دبیران را معلوم  
 صلح کامل و اسفند چند بار آن عالی مقام از عظیم آباد رسیده و عادم به در رفتن از خاک سیاه هند بود نقد بر سادات به نمود و ذکر  
 بوجه و درود و ادایه خود و طو سے میجو ابد و چنان فائده در ان نیست مما بت جنگ و شمامت جنگ و صولت جنگ عرفان  
 غفنی آن روز و مندر میا نوشته مناسے مقدم سعادت تو انش بکرات نمود و هر بار بعد از سه تنگ بسته راضی بآدن و دیوان  
 بنا اینها گشت و برگشته در بنارس با سبای چند سکونت در زبده تا آنکه طاقت حرکت در خود ندید بهر اسے خود بر سے راست  
 و در سته یک هزار و یک صد و هشتاد و چهارمیت بود و در گار شافند در بهان بقدر شریفه که فائده آخرت خود در اینجا  
 بود و فون گردید بر لوح مرابطه خود و کله چند و در سه شمرے نگاشته بر سبیل یادگار مصلی شود بر سر لوح اسم مبارک شد  
 است بعد از ان یا عمن قد ایک المے بعد از ان العبد المذنب راجع به الغفور محمد المدح و جلیل بن ابی طالب الجلیل  
 بود بر باین لوح مذکور این مطلع خودش نوشته میست روشن شد از وصال تو شبای تاریک و صبح قیامت است بر این مزار ما  
 و در هر دو پهلوی لوح مزار این دو بیت مرقوم است نظم زیان دان محبت بوده ام و دیگر نمیدانم چه میدانم که گوش از دست پیغامی  
 شنید یا نه جزین از پاسے و دیباچے بکفر گفتیم و در شورش و بر بالین آسایش رسد اینجا اللهم اغفر له و در دوم جناب شیخ محمد بن  
 که از بنا بر تشدید تنوینی قیاس نموده الدین ملی است و کتب هایلون او از نهایت اشتهار کاشف و سوا انکار حاجت با مقام و انکار نه ارد  
 و در علم عربیت و نقد و حدیث و تفسیر و کفر بود و در عقلیات چندان توجیه و التفات نداشت اما بهیچ هم خود در تشیخ و تفسیر  
 پیشه بود و از مسلک عقلا و عرفا و معتزله و غیره تر نبسته بآنها داشت و نه گفتی از آنها بلکه سے فرمود و مقتدایان ماهر و وطرف



بحسب این که در مدح بن زید بن علی علیه السلام میرسد مولود اصلی آباء ایشان بزرگوار است میر عبد الله مرحوم باورنگ آب و دار  
 شده مکن اختیار کرد و مصلحتی هم بزرگوار خود میر محمد شجاع را در جلال کمال در آورد و عقیده مذکور و والده مایه آن عالی جناب  
 و تاراج ولادت با سعادتش روز پنجشنبه دوم شهر رمضان المبارک سنه یک هزار و یک صد و هفتاد و هشت در سنه هفتاد و هشت  
 سالگی همراه بعضی از بزرگان قبیله بقصد زیارت و تفتیش علم در سال یک هزار و یک صد و سی و یک یاسه و دو متوجه ایران  
 و عراق شد و در مازندران و قفقاز و اشترک با مردم آنجا شریک بود و مدت بیست سال همان طرف تشریف داشته اکثر بلاد  
 فارس و عراق را مفصل سیر فرموده و زیارات عبادت مایه کریم را آورده با اکثر ملایه ربابی شاهی امین خان و آبادی  
 و حاجی عبد الله هند و میر محمد شمس رهنوی و ملا محمد صادق اردستانی صحبتها داشته و در آنکه علمی شریک بوده  
 با ملایه ظاهر مثل میر محمد حسین نمبر بی ملا محمد باقر حلی و برادران ایشان و ملا محمد علی قاضی و میر محمد ظاهر طائون آبادی  
 و میر معصوم خان و آبادی و غیر اینهم صحبتها داشته اند اما آنچه بطریق درس تفتیش فرموده باظهار آن سید بزرگوار معلوم  
 شده زیاده بر پنجاه هشت بیست الفیه بخوبی دیده لیکن در مبادی تفتیش موهبت الکی چنان شامل حال شده بود که چنگام  
 در دو اصفهان که سن شریف ایشان در آن وقت نینجا بیست و دو سال بود اکثر مردم براسه درس کتب متداوله و بی  
 حاضر می شدند و مواضع مشکله جمع کتب معقول مثل شفاء اشارات کتب منقول و غیره را مطالعه نموده و نحو سه تقریری کرد  
 که اکابر ملایه آن دیار از حسن تقریر و وجود ذهن و سرعت مطالعه و قوت حافظه آنجناب میران شده بودند و وجود حضرت  
 ایشان را منتظم می شمردند و هر چه بخواهید بزرگواران سالها بگذرد با فایده زیادت در خاطر است اما با وجود اجتماع این  
 اوصاف از آئین مدرسه و پیش تراز و اختلاط بابل دول زیاده بر مدتی در همیشه و همه جا گریزان و منتظر بوده در اصفهان  
 در سلسله شکستنا بل اختیار کرده و آن مستوره بعد دو سال بجزایر رحمت الکی پیوست و دیگر بار از مشاهد کما اوضاع زنان و طایفه  
 شوق تخریدیل تا بل نکرد اما جرات احادیث اصول و فروع مثل اصول کافی و سنن لایحه و الفقیه از میر محمد تقی مشهدی فی  
 میر محمد حسین و میر زین العابدین میره با ملایه باقر مجلسی رحم الله گفته و اسرار قرآن و امامیه گفته و فصوص خواص  
 عرفانست از حاجی نصیر در شیراز و میر محمد تقی مشهدی در اصفهان استماع کرده و کتب حکمه و کلامیه در خدمت ملا محمد صادق  
 اردستانی گذرانده الحاصل از ایران قصد سرخ کرد و جهاد تشابه شده لیکن در پنجاه و در آنجا بوده با احمد آباد  
 و چنده نیز در آنجا توقف کرده بسورت آمد و در آنجا باورنگ آباد میر حیدر ناصر جنگ ناظم و کسب تکلیف مامان کرد  
 لیکن بنا بر فساد و اوضاع او قبول نکرد و ادا آنجا بمیرد آباد آمد و در آنجا چنده توقف نموده از راه سیلا کول به بنگال  
 و بنه در سهولت بنا بر استماعه خواج میر محمد مایه تشریف داشته متوجه بیت شاه جهان آباد شد و از آنجا به این سوار  
 پور و به عبور فرموده و تکلیف حاکم آنجا بیست خان برادر عمده الملک امیر خان روضه چند در آنجا گذرانیده آخر صحبت او را که  
 طالب از جنون و سفاهت بنود و مکر و غش و عظیم آباد و تشریف آورد و در آنجا چند روز بعد از علی خان بهادر داخل سراسر افعال را تمام نموده  
 منتظر شمرده و قصد خدمت گذار ایشان گشت بسبب فقدان مناسبت ادا آنجا نیز خواست مامان گفتگو گردید بدین فیله در آن فوج بسر برده  
 بنایر که او طرق بسبب بر آمدن محمد شاه با و شاه بر علی محمد و بهیله فتح عزیمت آل طون نموده و حسب الاستدعای هیبت جنگ که با  
 را از مدبر بر دین عظیم آباد آمد بسبب جنگ ممتدان خود را با استقبال او فرستاده و برود و رفیق آموش نهایت پشاست خود و فرستاده  
 ندمتش بود و در وقت در آنجا حوسه حاضر مایه می گوید تا آنکه حادثه شمشیر خانی و در اذه هیبت جنگ معقول گشت و در آن

انقلاب فاش سیدیم بتاریخ رفت و سید بجز وصول لشکر مهابت جنگ در قرب دوجار مونکیر شنبه بمقتضای الامر اولایا قیامتین کمر  
 از عظیم آباد برآمد خود را بمهابت جنگ رسانید مهابت جنگ و رودهای پوشش را از سادات طالع و یاری بخت خود شرمه از ان بان  
 نمانده بود خدمت گذار سے اور اسادات می انکاشت و چنانچه گلاشت دقیقه اطاعت و انقیاد و ادب و احترام او فرمایند  
 در بهمان ایام سال یک هزار و یک صد و شصت و پنج باز ما از حجة الاسلام و زیارت آستانه سید الانام و عقبات علیہ الیمه اهل بیت  
 علیهم السلام گردیده از راه دریاباد را ک سادات مذکورہ شتافت و بعد از چهار سال شرفیاب طوالت مکلفه و عقبات  
 کمره زادها الله شرفنا و تقیاً گشته بمرشد آباد سعادت فرمود بعد رحلت مهابت جنگ سرای الدوله بمقتضای سفارت  
 و شامت طالع خود با چنین بزرگ واجب التعلیم میبشیر آمده از جانبیک منزل داشت بجز وعفت بلا ملت بدر کرد و آن  
 بزرگ متحرک گردید که در چنین حالت کجا رود و چه کند که مالک ملکیت چند ماهه راه آن سبک سربناه است درین عرصه حسن شافان  
 و محترمانه مامی احمد که چراغ دودمان و فخر خاندان مهابت جنگ است با آنکه خود هم از سرای الدوله بنا برزشته مزاج او  
 و رفاقت شامت جنگ مرحوم خود را داشت بجز و اصناف این خبر بلا مل بمحمت سید طویل القدر برهنه پاشا شتافت و آن بزرگ  
 را بنما خود دلالت نموده همراه آورد و دل دریابانیکه اکنون اقامت آن جناب است برده مکان مذکور رنزد و پانده  
 سید عزیز بنور نمودنی الحقیقه در آن وقت خود را در دهن سببی در انگلند بود جناب اقدس اسکے در پاداش این عمل  
 حفظ و صیانتش فرمود و الاصل خطر سے عظیم بود آن وقت خوف و اندیشه اش گذشت اما نیک نامی این کار بر صغیر و در گذار  
 از حسن رفاخان بیا دگار و در صحیفه اعمالش ذخیره روز جزا ثبت و پاسے دار بهاند و سرای الدوله هم گذشت و برعکس  
 نتیجه یافت بلیت از مکافات عمل غافل مشو بگذردم بر وید جو زو بی ظاهرا محالے آلیه در بیان حضرت نفس  
 بعبارت عربی مقفایه بر طریقه تحقیق و عرفا تحریر فرموده دیگر حوائش شرح مفاتیح الماحسن کاشف رحمہ الله در فقه بعبارت  
 عربی که کاشف معضلات است و کتاب اخوان الدفا و غلام الوفا که در حکمت است چندین نسخه فراهم آورده با کمال  
 متبحر و تحقیق مقابل نموده با بجا اکثر عبارات نامناسب و نامفهوم را بعبارت مناسب و قریب انتم تغییر داده و حجت اللفظ  
 والمعنی تسلیس و تسبیح فرمود بلکه چند رساله کثیر النفع دیگر بر آن افزوده و سنان گفت که تفسیف است بحدید و دیگر شرح کافیه  
 بعبارت فارسی براسے مبتدیان شروع بترتیب نموده تا تمام است و شرح نمجه الماحسن کاشف رحمہ الله نیز در فقه بعبارت  
 فارسی نوشته اما تا تمام مانده و سرحت مطالعه می گویند بحدیست که آنچه کسے در یک سال مطالعه کند ایشان در یک روز مختار  
 می فرمایند الحمد لله لے آلان که اوائل ماه شعبان سنیک هزار و یک صد و نو و چار بجز بیست سید مظلم مذکور در آن مکان که خانه  
 عالیشان حسن رفاخان پانده از آن مقتدر اسے ارباب را از نموده شرح البالی بطلال و مقابل کتب و هدایه و افادہ مردم در  
 شهر مرشد آباد سے پرداز حسن رفاخان و اولاد ایشان و محمد حسین خان بن حکیم هادی خان و دیگر غلمان و اردو سادات  
 و مقیم و مسافر از فیوض النافس مبارک که اش فائده با بر می دارند حق تقاضے سایه بلند پای سید طویل القدر مذکور را بر سر  
 عباد خود محمل و پانده دار او بنگامیکه فقیر بجز سبے مازم تکلک گردیده ز مانسے بسیر در بلده مرشد آباد متوقف بود اغلب  
 احیان و محبت سید میر و رند کور سید مستفید بود از هر عالم سخنان سے شنیده روزی بهتر سبے مذکور رفتن خود بیست  
 دلی و استماع کشف عجیب از بزرگسے که نام او اکنون بیا دمانده فقیر سه سال قبل اگر شتافته نادر شاه جیکه محمد شاه  
 بجز یک عمده المملک و صفدر جنگ بعزم تادیب علی محمد و سبیلہ بآ نوله وین گذرند رسیده بود و سید در بهمان لشکر بزبان

یعنی از قتل مغلیه ایران که از روشناسان نادر شاه بود و از واسطع این مقدمه بود و نقل میکردند و میگفتند که اگر من  
این خبر میدیدم که نادر شاه می شنیدم هرگز قسم نمی دادم که این مقولست نمودم الحال یقین میدادم که آن بزرگ از کسل اولیا و  
ارباب گفت و مناجاد چون این نقل از جمله شوایب میرزا خیارا خیا و کاسته فاضل و مخالفی نگار برتیر آن بے کم و کاست مباد  
نمود چون نادر شاه گرفتار شد از قریب قدم حار به تنبیه نور محمد خان لعلی رئیس دیرینه ولایت مکره که در کمال اقتدار و بزرگو  
م حکومت که بشناود کرده از هر طرف او آب و آب و آبی منقود و الاقراست مستطیر گشته رجوع بنادر شاه کرده بود و نادر شاه ملک  
دور با بلخ و ماکان دیگر که از مملکت نادر شاه استخراج نموده و بنمیر ملک خود گردانیده بود و معاودت بند نمود و ذکر باغان و لیسرا و  
خا و نواذغان با استقبال نشاند بعد اطلاق بر مانی الغیر شاه سرمنه داشتند که کله ندر که هر ششاد کرده از هر طرف و در خود  
آب نادر و لکه در خروج آن از بے آسب و اقامت نمی توانستند و جواب داد که اگر لعلی ندر که بر آسمان رفت با پیش کشیده  
سے آرام و اگر در زمین خنجره موسس سرش گرفته می کشم شاه نواذغان پسرش را باندک فوج بندس تبر او خود گرفته لشکر  
را فرمان داد که طعام و شراب سه روز بهر او بگردانم و شام کو چید و نصف التار بقلعه مذکور و با قلیله از فوج رسیده و بستان  
و فوج سرور پس هم نادر سے آمد و در ششاد نواذغان فرمود که ای پسر میرزا که آسب بهر سال و التاس نمود که آب  
بیزاندر و ن قلعه و چون در اول میر معروفن خنده این قدر گفته تحصیل آب بسوسه قلعه باسد و وی از سران خود که  
او رسیده بودند را به شکر میرزا شش از فوج شایسته ندای الامان از قلعه امر کوت بلند گردید اما سے قلعه بیضا بگذشت  
بهار الامان بر سر گردانیده و نذر خواه بر آمدند شاه نواذغان رسیده بنور محمد خان گفت که بر سنگاری و پادشاهی مرد و  
نومیر بر افتاد و اخلاص فرمان مست او قبول نموده با اتفاق شاه نواذغان عازم خدمت شاه سے شد و شاه نواذغان  
و الامین ولایت بطوریکه نگار ان را با بیع و کف و در حضور بر نادر و نور محمد خان خود را بر خاک مکنست انگند و زمین پس  
نموده و نذر تقصیرات خواست نادر شاه مغفور نموده اما داد و یک شب در انجا بود و روز دیگر بسمان روشن که رفت بود و بنگاه  
خود مع لعلی معاودت نمود و بعد از نواذغان از انتظام معاملات روز سه روز نواذغان را در غفلت طلبیده و دستانای گفت از تو سخته  
می پرسم اگر راست گفتی رسته و گرنه بیست خواهی رسید و گفت مجال ندارم که میرزا را سستی و در حضور گذارش نماید  
فرمود با این قلعه و سامان بسبب استیلا و فرمانبردار سے با ترفعت چه بود او بطوریکه در حضور سلاطین قاهر بخوش آمد  
گویند شش شروخ نمود و بر آشفته فرمود گفت که راست خواهی گفت مملکت در التاس کن و گرنه بر نواذغانک شاید خواسته رسید  
مردمن داشت که نفس الامراضست که بزرگ معتقد الیه این بنده است و من تابع ارشاد و ایدم او بن گفته بود که اگر نادر  
ایمان یسینه حضرت شایب و امیه تو کند اعتماد بر قلعه و اسباب خود نموده و غیر از فرمانبرداری خیالی دیگر نخواهی کرد که هرگز  
از عهد و بر نیاسی و دلاک با بر عصیان و نغزالان شوی بنده گفته بود با چنین پنا و جانیکه دست و اسباب قلعه داری و نواذغان  
از تلای کفایت امر ادنی تواند شد آنکه فهم ایران و نادر شاه هم انسان است و دواب و دراک نیز محتاج آب و مطلق اند و  
مکان اختصار با محتاج بشری و حمید اسے از منتفات مایست او شان فرموده اند ما ست گشتی اما بالفضل نادر شاه و اقبال  
دارد که اگر مصداق عالم و جبال و برادر آید همه بسر در آیند بنده و دلا و نمایرین انتباه یا مای نذر و عصیان و در خود  
نباخته اخلاص و فرمانبرداری پیش آمد نادر شاه بعد استلام این ملکیت فرمود که آن بزرگ را با من ملاقات و صحبت  
بسر آید گفت نمی توانم گفت فرمود و نواذغان ابلاغ سلام نمود و هر گز نه ایمان و ادب و احترام که خوا به و مناسب نماید

بعد قسم ہو کر گردانیدہ ہمراہ خود پارہ انگلیسج و ہرجست بآیدن نکلند غرضہ وار کہ نادر شاہ میخواستہ بداند کہ مرگ و انتقال  
او ازین دارالال بچہ صورت مقرر گشتہ برگ لطیفی و باری در قاتر بر فراش خوابد بود بدار معارک حروب و کرب گشتہ خوا  
شد ہر صورتیکہ بر اسے او مقدر شدہ است اشکات آن می نماید و ہر پد او بگوید بے کم و کاست پیش من آمدہ بایہ گفت  
نور محمد خان سلسلے سبب الام بخدمت آن بزرگ شنانہ حسب الامر بجا آورد و برگشتہ پیغام گذار و کہ چنین فرمودہ اندازند  
در میدان جنگ از مخالفان گشتہ نمی شود و بر فراش بیماری نیز نرسد و از دست نگران اوست از دست  
ما زمان تحفظ و رحمن غیبہ اسے خود گشتہ خواہد شد و استلخ این خبر سید فاضل مرحوم مرقوم سہ سال قبل از گشتہ شدن در فرام  
از ناقلش فرمودہ بود و چنانچہ اول بآں اشعار می کردہ آمد

دوم سرخیل اتقیایے مؤمنین و زبیدہ اصحاب یقین حاجی بریج الدین اطال اللہ علی رؤس  
المسلمین ظللہ و سقانا من رحیق التحقيق زلالہ

دی از متوطنین ہرگز سرکار سارن و از جملہ اتقیایے زمان و عزلت گزیدگان بانام و نشان است تحصیل علوم مند اول نمود  
دو مراحل زندگانی را در خدا طلبہ و مجاہدات بالفن امارہ پیودہ اکثر در محبت خواجہ محمد جعفر مرحوم کہ در ولایت صاحب  
حال و مقال بود بسر بردہ سر رشته میریے در خدمت خواجہ مرقوم درست نمودہ و محبت اہل البیت سمر گردید و بانفاق  
حاجی احمد علی داماد مولوی نصیر مرحوم بچہ و زیارت عقیات عالیہ شنانہ وقت سعادت زیارت عقیات علیہ رضت  
علی مشرفا السلام نیز مشرف گشتہ انحال دروہ مصطفی آباد کہ ملوکہ زوہرہ اوست با عیال و اطفال بسر می برد و نقوای جسم است  
از علم فقہ و حدیث و تفسیر نہایت آشنایان و عقلا بکام نیست افاضل عصر او را در زمرہ فضل شمر دہ اند و شیخ محمد سلسلے  
مرحوم نہایت احترامش نمودہ سہ خبر مود کہ تمام عظیم آباد است و یک حاجی بریج الدین روز سہ بر اسے رخصتش  
کہ از بنارس بوطن خود می آمد و محض بر اسے ملاقات شیخ میروندہ کور رفتہ بود و شیخ تا سر دروازہ مشایعت نمود و وقت نصرت  
نہایت رقت و دعا ہا فرمود روز و شب اوقات شریفش بعبادت و طاعت اللہ بسر می رود و گاہے نماز شب کہ عبادت  
از تہجد باشد فوت نشدہ اوقات در کمال انتظام و انضباط می گذراند و در احیان مصاحبت ندیدہ ام کہ فطخ خلاف شریع  
سرزد و یا شتہ از سن فوت شدہ باشند شریفش بہشتا و رسیدہ بسیار تاسف مے نماید کہ عمر بیچ یکے از انماہ ماہیلم السلام  
باین حد رسیدہ عمر من بنید انم جہ انقدر در از می یافتہ ایزد تعالیے اورا وینین بزرگان را سلامت نگدارد کہ بہشت  
نزدل برکات الہی و یادگار اسلاف کرام اند

ذکر جلوس سراج الدولہ برستد ایالت بنگالہ و بہار و اوڈیسہ و سوا سنجہ کہ در ایام دولتش روی نمود

سراج الدولہ بعد فراغ از مراسم تعزیت برستد ایالت جلوس نمودہ قلیبہ از فوج را فرمان داد کہ رفتہ غالباً او سبے بے گسیبی  
زویہ شہادت جنگ و دخلان مہابت جنگ را از موسے جمیل کہ در انجا رفتہ سکونت گرفتہ بود دیدہ آرند و در گوشہ نشاندہ  
واموال او را فقیر و غلیظ ضبط نمودہ داخل خزائن دولت فائدہ او سازند و نفقاسے بی بی گیسوی بچہ درون مہابت جنگ  
با آنکہ زر ہاسے غلیظ بودہ رفاقت و جگہ کن با سراج الدولہ اذان زن احمق گرفتہ بود و در راہ مہابت جہت ہر یکے

ملکانه و مادی و مشاییر از اکابر بر خاسته در سراسر دیده بزرگو در دست داشتند و آنرا اقامت نمودند و طایفه که آمده بود و پیشاپیش  
 بامر او سراج الدوله و معتز شدند و میرفتند که سراج الدوله و امثالها به بیگمیشی بود و دست محمد خان و رحم خان و غسیب  
 سرداران قوی را طبع نموده پیش سراج الدوله و در خواست نقیصات خود که نیاز بود و ساطت آفتاب در رفت و اموال خان قلی بیگ  
 گسیب و آنچه بود و سیاه شد و خیمه خزائن حاضر سراج الدوله گردید و آن زن باقصی قهرت بشومی عداوتیکه با خواهر زاد خود با وجود  
 بی اولاد سعی و ورزید و بکافات و رشاد و لون خون ناحق حسین قلی خان و دیگر اعمال قبیله گردن خارا ده از اسباب عزت و زین  
 دولت ماری گشته و در گوشه نشست و بی بی را بهادر سراج الدوله بوجه چند ترسانیده با و فرستاد و او که زن اکرام الدوله را در  
 بود و عده بی بنام خواند و او را به بیگم از اکثر مدیات او و موقوفه لایحه میر محمد جعفر خان را از بخشی گری مژدول نموده و میردن نام شصت  
 که بنی حسین الدین خان برادر داد حسین قلی خان در بهمانگیر نگری و طایفه خدمت متغایر بود و پیشکار دیوانه خود و مومن  
 را خطاب مارا بجای و منسب شیخ هزار می و نوبت و پاکی محار و در بنفشه دارالامام و مخرج نام ساخت و درشت گوی و فحاشی  
 و استرا و شتر ارکان دولت و ایمان ملک خود از ابتدا بشیوه او و موجب نفرت طبایع مردم از او بود و هر چه آمدن هر کس  
 مذکور خود و مومن لال با رفتن از کسایت جنگ و در داسه دیرینه و متغیر و قویش هیچ سرداران از خود دیکته باشند و ایافت  
 و غیر از مقله چند که دولت سراج الدوله اقتدار یافته بود و هر را و فیه سراج الدوله پیش نهاد و طاعت و بد و او حیل و نوادر  
 فکر بر ادا متعین بنیاد دولت او شدند و درین ضمن سراج الدوله اراده از تزلزل ملک پورینه از دست شوکت جنگ پس مصلحت  
 در باطن خود و متغیر ساخته بغیرت رایج محل نفعت نمود با متاع فیه تیه ادتا بران محل اضطراب عظیم بشوکت جنگ و ادلیایم و تیش  
 و دله داده نهایت تشویش مارض اسطه و اجهل گردید شوکت جنگ چون هنوز چندان مشیه الارکان نشده بود و رجوع به  
 با اتفاقا نموده است ماسه و مایر لایه دفع بلا و گشتن سراج الدوله از اراده که داشت می کرد تا گمان به سراج الدوله خبر رسید که مردم برای  
 گرفتن کشن لبیده پس را به رایج لبیده دیوان شامت جنگ بهما گیر نگری و فته بد کشن لبیده گریخته خود را بملکه رسانید و مسرور  
 صاحب کلان آنجا حاضر شد و نمی گذارد سراج الدوله از استماع این خبر درک عزیمت مازم با شوکت جنگ نموده و مازم  
 بهر شده آید و شروع محاطات و مطالبات بیشتر و یک نموده تا آنکه از کلاه مرسله کار سراج الدوله را بجا مید و سراج الدوله لشکر بملکه کشید

ذکر لشکر کشیدن سراج الدوله بر کلکته و مغلوب شدن مسرور یک صاحب کلان آنجا و فتن  
 شدن محمود و مذکور و در رفتن مسرور یک با معبود می از انگلیشیه و گذشتن سراج الدوله  
 بایک چند دیوان را به بر دو ان را به حفاظت و حکومت کلکته

سراج الدوله که در و نوبت در و دانش پیچیده از طریق موم و امتیاط و فراخ دور افتاده بود و اعیای پیچیدن با انگلیشیه جزم  
 نموده به آتش پیش کشیدن گرفت و قفا و سرداران دیرینه کسایت جنگ را در حضور او محال نفس کشیدن نبود و اکثر  
 بهار به بیگم و بر و خود و بهر آمدن اراد و متغایران زوال دولت و اقتدار او بوده اند و در تیر این امر نوعیکه  
 و موزن به طبع بود و زبان نمی آورد و نموده و نیز از اینها پیچیده نمی پرسید و کسانیکه خیر و خلش او بوده اند اکثری نفیض  
 و بسکیر از قانون مشاورت و اسابت را به بر اصل دور و بد دولت ما بلیکه مسرور آمده و مسرور بوده و سخته خلاف رضای او



مغل مصالح امور خود دیدہ بر زبان نمی آوردند و سراج الدوله خود را بمی بود عظیم الشور و از بادہ اجل و جلالی دولت مست و مغرور  
حسن و قبح کار با پیرامون غافلش نگشته و لمای مردان کار با تش غصب بی موجبش برشته و الا انفعال این معالما باونی جواب  
و سوال ماقامہ میسر بود و حاجت باشتعال نارہ جدال و قتال در داشت لیکن چون تقدیر را کسے بجز اسے مانند ان حمایت جنگ  
و انقلاب عظیمی رفته بود از ام تمام ملکت جنگا و دیوار و او را یسے کہ سلطنتی است و وسیع پرست و طفل دان اصحق طلم سیکے  
سراج الدوله دوم شوکت جنگ افتاده و دوز و دوان با پیر آمد القصد سراج الدوله بہ تنیہ لشکر و اسباب سفران داده اوایل  
ماہ مبارک رمضان بارادہ فتح کلکتہ از مرکز دولت خود بہ تصور گنج کہ ساخته او بود و محقق نمود و قطع منازل کردہ در فتناسے محمودہ  
نہ کردہ منزل گزید چون جامہ انگلیشیہ را جنگ سراج الدوله متعین و اسباب حرب او بسیار بود و کوشی قدیم تعین حید و یعنی منازل جنگ  
و خواست منیبہ را محکم نموده بر افتادہ فرماستند سراج الدوله کہ سامان وافر موجود سپاہ بلا انضمام داشت و تنجیر امکانہ نہ کردہ کوخیزہ  
بسل بدست و اندک جنگ و محنتی غالب آمد و مسرتور یک عرصہ را بر خود تنگ دیدہ پازہ کار در در بر رفتن دیدہ بے آنکہ با کسے  
از اقوام خود خبر ناید و را با محدودے از سرداران بر جہاز کشیدہ باقی ماندگان بنا بر فرار سردار و منظم گشتہ لا علی و ناچار  
برخی بمقتضاسے غیرت موت را بر حیات گزیدہ تا با برت و گلہ بند و ق بود جنگیدہ آخرا لام فریخت تا گو ارگ بد لاوری  
و گوارائی نوشیدند و بطنہ مجبور گشتہ اسیر بنیاد شد و اموال و زر ہاسے خلیفہ کو احصای آن غیر مقدور است و محاسب و  
ہم در حساب آن اعتراض بعمرے نماید از کسے کہینی و دیگر سوداگران ہندی و انگلیشی و از منی و خیر ہم بشارت بچہاے  
لشکر رفت و سراج الدوله قائمہ خیر از و ز و وبال ماند مال نشد این ماجرا ہمست و دوم ماہ مبارک رمضان سنہ یکہزار  
و یک صد و شصت و نہ ہرے بعد افتناسے دو ماہ و دوازده روز از رحلت حمایت جنگ روی نمود ظاہر اسد و اہم ماہ  
کوشے تا سا با زار و چند کس دیگر از قباہ کلکتہ دستگیر گشتہ نزد سراج الدوله دندہ مقید بودند و شاید در ہین جنگ  
بی بی چند از سوان انگلیشیہ در دست میرزا امیر بیگ کہ رفیق میر محمد جعفر خان بود افتادند و میرزای مذکور انچہ از ماہ ایلان و بچہاے  
بود دلیل آوردہ با احتیاط نزد خود امانت مخفی نگذاشت چون شب شد میر جعفر خان را مطلع ساختہ و مہولہ سواری او یا کشتی  
چالاک دیگر خواستہ بی بی ہاسے نہ کردہ را ہر ان کشتی با خود برداشت و کشتی را ہنگام شب آہستہ آہستہ مخفیہ دستخشان  
سراج الدوله را اند چون دور تر از حد و لشکر رفت تند تر اندہ بر جہاد مسرتور یک کہ وہ دوازده کردہ و در از لشکر لنگر کردہ  
بودر سانید بی بی ہاسے مذکور حسن امانت و خوبی و دیانت امیر بیگ با اصحاب خود ظاہر نمودند صاحبان مذکور خواستند کہ  
با وجود عدم مقدر با اور ماہی نمایند امیر بیگ اذ قبول آن علایا ابا نمود و ظاہر کرد کہ این کار را من بطبع این مال نہ کردم  
شما ہم سردار قومی و نجیب فرقا یدین ہم مرد آدمی و نجیب قوم خودم بہت تناسے نہایت امر کہہ بایست کہ دم تا شمار را از ایا دگاری  
باشد و شباشب کہ گشتہ امیر جعفر خان پیوست الحق کار سے کہ در انجابت توق جنین و کار نجیبان زمین است و این بنام مسلمانان  
بے ایمان شیوہ خیانت و در مال و ناموس مردم گذاشتہ متعذر ایمان آنمائا ش غر افتادہ و بزعم خود افتناسے سیدہ انبیاء  
خلفا و امیاسے او کہند و اندازہ تسلیمات نفس امارہ و دلاالت سلطان شہطان و دشوات طبع و فیا پرست است چہ از اہل اہل  
عالم و دنیا طلبان کہ قبلہ اعمال و آئناسے اینما حفظ دنیا است لا غیر فرستے است بین و فسادے است ہر آن ہیئت کار با کاز  
قیاس از خود گیر بد کہ ہر یک شد در روشن شیر و شیر بدستے اگر بغیر ہاوست پیغمبر حاضر با شد ہر پر بغیر باید مسلمانان را واجب  
است کہ اطاعت ام نمایند و در غیبت امام و پیغمبر را مدافع و واجب است یعنی اگر کسے قصد جان یا مال و آبرو سے ماکند



در دادم و اور دات را آغوش کشادم و آمد و رفت در بارش رفت نمودم چند روز چنانچه مطالبہ الملون مزاجان نادانست  
معروف و مضاجوئے من گشتہ بناسے مجمع کارهای خود بر استشارہ و اشارہ من گذاشت و بندہ عباسے چند مانند وزیر  
عمر و شلیخ در پہلوئے شاہ ماری از لفق و جوش قریب و قرین و در حکم و دستخیز سرگرم تعلیم و تلقین بودم اگر کما دیری رسیدم  
اختیار من کفیدہ دست و زبان را در نصیحت احکام معطل می داشت و من بدین جست بلیج بلای جلا بودم خط و سواد در دست  
نداشت باید وقت و دستخط تعلیم فایم که فاد را با با و فارا با لغت در هر رفتی بحرف دیگر و مسل نماید با فسلے گذارد تا آنکہ خود بخود  
روزے بے اختیار در زمین دستخط بفرم آید و قلم دور افکندہ از مسند بر ناستہ بجای دیگر نشست چون سبب در میان  
نبود بندہ مطلق نیچہ برد کہ سبب این آفتنگی چیست بعد ساستہ بر خاست چندہ مع حاضران دیگر منضم شد و بخانه روح الدین  
حسین خان بادر سپہدار جنگ بیعت خان مرحوم کہ شوہر بخیرہ او و بانندہ نہایت آشنا بود آمدہ از حرکت مذکورہ او کہ بتبع  
محفی بود استیجاب می نمودم ناگاہ خدمتگاری از مزاجان او آمدہ رفتہ اش او در حضور من آنکہ صاحب رفیق خندہ اتالیق  
من اینقدر تعلیم و تلقین چراسے فرماید جواب دادم کہ بنوعیکہ ما مور بودم حسب الامر بتقدیم می رسانیدم اکنون کہ چنین میفرماید  
ہرگز التماس نخواہ شد روزے چند خاموش بودم بعد چند روز باز ساجت در تعلیم و التا نمود و در خواستہ نمودم کہ مزاج انضیا  
آتش می باشد و مرا معلوم نیست کہ در کدام امر در شریف چیست امیدوارم کہ اماعات و در نہ لجا بت نمودہ میالغہ را از  
مدیدر بر در ناچار در امر کہ سہے بر سید سنے سے گفتہ تا آنکہ عرفان میر محمد جعفر خان متقن تحریک او بہ سنے و حناد با سراج الدولہ  
رسید و نام اکثر سرداران کہ مرایا و فائدہ در ان مندیج و مرقوم بود کہ ہمہ دست توسل بدامن دولت شامسینہ  
بشرطیکہ با عہد و بیان چنین و چنان در میان آید و صاحب کرمیت محکم بستہ قاصداً از نزاع این ملکات از سہراج الدولہ  
شوند و رود این عرفان و بر وزانے العنبر سرداران متناقض سربے مغز شوکت جنگ را شورانید و ہمدردین و مدد طلبی تا  
سبک سر کہ از جملہ بر اور زنداسے بر بان الملک سعادت خان بود از طرف پیداشدہ ہلا زمت شوکت جنگ رسید و عجیب شوکت  
در سر و تنگ نظر سنے بعد و مرد از سابق با میر محمد جعفر خان ربط و رفاقت و مناسبت مزاج بہر تہا اتم و اکمل داشت و مصیب بیک  
کیہ کہ قدیم ذکر نہایت جنگ و مزاج لوہیا نہ سہے پیشہ داشت و در ہر جنگ اول کلکے مورد عتاب سراج الدولہ گردیدہ از  
عین راہ گرینہ بہ پورینہ رسید و در سلک ملازمان و مقربان شوکت جنگ منسلک گردید این ہر دو کس بطبع افتد و جسم  
سر سخنان خوش آمد را با سامان رسانیدہ و دقیقہ از دقاوئع ستایش شوکت جنگ فروغی گذاشتند او خود دالبہ بود و فریفتہ سخن  
طامان مذکور گردیدہ ہر چہ در بارہ او بر زبان اینہا سے گذشت ہمہ را در حق خود راست پنداشتہ تحت فلک قمر احدی را  
با خود ہر ابر سنے شہر دچنانچہ عزیزت آن ہر دو چون قدر خود را شناخت می گفت بعد فتح جنگ کہ چون آب و ہوا سے آبخا با طبع من  
ساو گار نیست اول تعقیبہ بہر داشتن پس صفہر جنگ بعد ازان با ستیصال فائز سے الدین خان و بادشاہ دست نشان  
او نمودہ بلا ہور و کابل خواہم شتافت و قند حار و خراسان را نشین خود خواہم ساخت و معرفت نیاہ الدولہ پسر سد الدین خان  
و جلا الدولہ جلال الدین محمد خان کہ مقربان عماد الملک بودہ اند و مملکت جنگ پد رشوکت جنگ با آنہا راہ خود در دست  
ساختہ واسطہ جواب و سوال و ہر آمدگار ہاسے حضور گردانیدہ بود و شتہ و دستخطہ ہر سے عماد الملک متعین اذن جنگ با سراج الدولہ  
و انتراع ملک بنگالہ و ہمار و او دلیہ از دست او بشرط ایصال بیکشش کرد و رو بہ قند و ضبط اموالش حاصل نمود چون رفتہ  
مزدحمہ رسید بخوشش او و بالا گردید و کاوشہا سے تنہا جب با سرداران قدیم پد کہ پروردگار بختش از سالما و معدہ علیہ

بوده اند بنا بر کینه با کسی پوچ که از عهد صاحب زادگی بسبب بعضی نافرمانی ها که حسب الامر آقای خودی نمودند داشت شروع  
نکری را فیل و آذین و فاطره ساخت و میر علی خان و حبیب بیگ بعضی متوسلان قدیم عهد صاحب زادگی که هر غلام یک شاد  
بوده اند و در دولت آخر حضرت خود و ارتقا و ادراج آنها در عزل شان میدانستند و غریب در آن کار بکند خود محک امور نه کرده و میزدند  
و همیشه در فکر گرفتن غلام و نه مات و جوهر و اخیال بوده اند و در بعض احوال با آنها ضایع کرده اول فکر با نه ایسه عمر و دولت  
آقایان بعد از آن تحصیل فیل و جوهر هر روز به واسطه اسودسته داشت روزی اراده مقید نمودن سله هزاره که سر سر داران  
نویزانه دست و صاحب جرات و پرورده نعمت پدرش بودند و بنده و سرور و بنده نفی علی خان را بی وقت در غلوت  
طلبید و در باره گرفتن علی هزاره ای استشاره نمود بنده سکوت و در زیره چیز می گفت مبالغه نمود و قسم داد که او پنجه مصلح مردم  
باشد بگویند بنده گفت ایقدر باید دانست که سبب نفرت مردم از سراج الدوله با وجود حقوق چندین ساله مابیت جنگ و جهار  
بنافه ازین نیست که مردم از دست سراج الدوله بر جان و آبرو و سعه خود مطمئن نمیشد و شمار ازین پدیده امر امید اند هرگاه  
به سلسله شام با نوکران پدر بگوش آنگاه رسد بهر از شایه از وسلاستی سراج الدوله را خواستگار می نمود و از وقت تقدیر  
بنده نمود و فیصله بغیر عنایت فرمود و رخصت کرد و بعد چند روز مصاحبان معینه نادانش با نوبرین مراغت آورده مردمان  
همراهی علی را قلع نمود و پراننده ساقند و شوکت جنگ پیاده و سواران بر اداری ملی را بهر ای بیعت الدین محمد خان پسر  
و روزی خود سوار شده بهر خانه اداخت بعضی برادران و بهر احوال که با او مانده بودند بهر رفته سله را خنک گشتن  
محمد سعید خان و نفع علی خان برادر بنده بر در خانه اش رفته دوست او گرفته آورده و نه میز است که بر زیر تازیانه اش کشید  
محمد سعید خان و دیگران در شفاعت مبالغه نمودند نه شنید آخر محمد سعید خان بر آشفته گفت نه او نه با چنین کسان این  
شرم نه کند بخت آذر دگر ماند سپاده و اجتماع آنگاه بر حمایت سله و بر صورت از ضرب تازیانه محفوظ مانده مقید شد  
و اسباب و اموالی و اسب و فیل او ضبط نمود و بعد چند روز او را مع زن و فرزندانش ماری از جمیع اسباب گردانید  
سی و پیر خرج راه داد و بر کشتی نشاند از دریای کوسی گذرانیده بطرف بیرنگه سر داد و زبان پیاده گوی کشانده  
بهر را از خود آذر ده ساعه ساخت بزرگان خود را بر نشسته یا می کرد و ناسزا می گفت روزی با کارگزار خان بخشی در میان  
در بار که ملازمان بسیار نشسته بودند می گوید چون کارگزار خان بعد از بیگاریا و دوا بهر خود را البته ندر من خواهر نمود  
کارگزار خان بیچاره که جوان بهر شیار و مرد بکاره بود است میران شده گفت بل و بیعت مردم را غنیمت بشمار  
چند آن بهرست خواهد آمد که این قدر مبلغ گرانی نخواهد کرد گفت بجز این کار مابیت جنگ احمق بود که مردم را مال غارت ممان  
سے نمود من پر کلاه بهر کس نخواهم داد و روزی دیگر میر علی خان که فوج در اسے نواب گنج و سر نیزه و غیره بر اسے تیز  
بگ پرور و دیگر جا با و شده بود عرضی نمود و بر عرش نشست که نواب عالم پناه سلامت این عقب را بنده بهر حاضر علی خان  
دار و نه دیو استخوان حکم داد و ما چو بهر ان بپوش خطاب مجرای مردم می کنیده باشند و تحفه تراکشش را طلبید گفت که بعد از ملک  
عرشه کند غنمون آنکه چون جناب ماسے را مردم نواب عالمیان تاب در خلوت و اخبار می نویسد مملکت دعوسے فرزند سے  
آن جناب دارم خود در خطاب عالم پناه معز نمودم امید دارم که مرا بهین لقب و خطاب یاد فرموده باشند و نه مبارکباد  
این خطاب که خود بر اسے خود معز ساخت یا زده یا شرف بر اسے عمار الملک فرستاد و بنیاد الدوله و دلال الدوله که در  
بودند نوشت که هر که بجز این خطاب بمن خواهد نوشت غلش را باره خود و جوایش نخواهم نوشت عقل باین خولی و با آنکه دانا

بنیاد اما و ضلع و گفتگو سے زہنا داشت لیکن تا اقبال بود در بارعام بخش با جمال و اشمال بہر کس رامیداد و سواران بہا و شجاعت  
استماع نموده سکوت می ورزیدند تا آنکہ میرسلطان اصحق خورشید داشت نمود کہ من ارادہ تمیز رنگ بودام و رنگ نامید و ارم  
مردم را تا نگید نمود کہ جنگ از بر و نہ برسات در ملین طلیان و تمام زمین زیر آب بود در ان وقت کہ اقبال کہ حرکت نمودند  
چون در رنگ و بر آمدن مردم شد دیوانہ وار خود بر آمد و سبیلہ طالع پیش و پس دوسہ منزل و دید آخر خود ہم میران گردید  
و بصر درت معاودت نموده بمانہ خود رسید

## ذکر ظاہر شدن بیدلے سپاہ از سفاهت شوکت جنگ و بر گشتن او بہ پورنیہ نام و دل تنگ

در بہین سفر چون مردم از دست شور و زبان او بجان آمدہ بود و نہ بہر کس در فائدہ خود با اتفاق دوستان شکایتش سے نمود  
حبیب بیگ موزی در میان دوستان شریک بودہ و خامی و سخن بیانی را اختیار کردہ و سخنان مردم را پیش او نقل نمود  
کہ مردم سپاہ با ہم اتفاق و رزیدہ نسبت بشما داعیہ نمک بخرامی دارند و این سخن اصلی نہ داشت بلکہ کار گذار خان و شمشیر  
عبدالرشید فہ شیخ جہان یار و دیگر سرداران با ہم یکدل گشتہ این بنا را گنداشتہ بودند کہ کمیلت مجموعی او را جز و متد بہ از برون  
گونی باز کردند و ترسانند شوکت جنگ بر این ماجرا مطلع گشتہ فاعل شد و ہمہ را احتیاط نمودہ و مدد خواہی نمود مردم این  
خامی را بہ حبیب بیگ لمان نمودہ ما بلکہ کردید کہ تشکیک بہ روضہ ارادۃ نمک حراسے بہ نسبت دادہ و دوبروی شما ظاہر کردہ  
تا مش را بیان فرماید تا اگر راست گوشت رو بہ روضہ ثابت کند کہ کدام کس گفتہ و اگر در ونگلو است ما اورا بہتر امیدواریم  
حبیب بیگ مضطرب شدہ خود ظاہر نمود کہ من چنین نگفتہ ام بلکہ فرمودہ است کہ ما امیدہ ام کہ ترک این گفتگو نماید و لا مردم  
مستعد آمدہ و گیساستند و اول از بہر ستم ازین سخن چون در روضہ بود شوکت جنگ ہم از او زدہ شد و دوستان و آشنایان  
ہم در ہمان مجلس مورد لعن و لعنش گردانیدند حبیب بیگ خود را معصون طرفین دیدہ و چارہ رستگاری ہی منحصر در ترک دنیا کار  
یافت و ہما بخاہی اہل و لباس از بر کندہ گفت تا جنگ رفیق و بعد از ان فیقر و فی الحقیقہ اگر چنین نمی کرد مردم او را بہتر از گشتہ  
ارادہ استحقاق و آزار او ہمان جاداشتند شوکت جنگ مردم را از خود و سخن دیدہ از جمیع سپاہ اسکیات گزیدہ و در بیان  
تو چنان دستہ کہ بر بعضی از اصحاب اعتماد داشت یلغار نمودہ و داخل خانہ خود و در قلعہ گردید و بہر دروازہ اسے قلعہ مستحقان  
آگاہی داشت کہ کسی را بہیراق نگذارند چون سپاہ را ہم ہر دو اعتماد خود ہمہ کس شک آمد و رفت نمودہ و در فائدہ خود گشتند  
آخر تا چار شدہ از ان آہن بہیراق داد و درین اثنا خبر رسید کہ سلاہ ہزاری حسب الطلب سراج الدولہ از طرف بہر نگر  
روانہ مرشد آباد شد نہایت تعجب نمود و گفت اگر اسلے این حرکت با وجود حقوق چندین سالہ پدر من پس آید دیگر از اندک  
چشم دانا نباید داشت تا نقش را تا شاہ باید کہ حقوق پدر خود را بہر بلای بود یا وہمی کہ نہ سلوک لیکہ خود بااد کردہ یا دشنہ  
آرد کہ با او کدام بہیناست کہ نگردہ نمیدانم بکدام سلوک امید و خال او داشت باصلح نمودن یا ضبط اموال و اسباب  
فرصت و یا آہر دس او بہر داد و دان یا اورا ماری از عزت و زر بلکہ بچکانہ فرستادن غلامیہ ذکر منہاست اورا فرمایند  
الحاقیت با او قلم است کہ در تحریر آن ریگان صرف شود و سراج الدولہ انتشار رخا س رنگ خشن و عداوت ہمای و از در کاہ  
میر منلی خان و دیگر تاجان را می اد استیاضہ نمودہ خواست کہ ارادہ او در یاد لکے شرم و عداوت نہاید  
و بتاوان سراج الدولہ را می راس بہناری پس خبر را بہر جانی را ہم را بقوجہ راسی گوشتہ دارہ و سیر



خود گرفته نزد یک برنج محل معترف ساخت و متصل با در ابرام نارین مع فی خود عبور نمود

ذکر رسیدن افواج سراج الدوله در میناری و افواج شوکت جنگ در نواب گنج و مورچان بستن  
خمله شوکت جنگ و جنگیدن فینین و ظفر یافتن افواج سراج الدوله کشته شدن شوکت جنگ  
در میدان جنگ و حرکات عجیده که در آن مضاف از شوکت جنگ بنظر رسید

شوکت جنگ که از پیشتر غم جنگ با سراج الدوله جزم نموده پیغامیکه سابقا مذکور شد فرستاده بود بعد فرستادن خط مذکور  
بمردم خود فرمان داد که بجای محفوظ انقض کرده مسکرها را همان جاذبه دهند علامت پدرش که البته خالی از شور نبوده اند ما بین پینار  
و نواب گنج جایکه از هر جانب جیل با سه غلیم محوط داشت و راه در آمدن در آن مکان تضرع از کوه اسب باریک بلکه بار آتش  
پله از چوب و نه و گاه ممکن الصوز شده بود و همین نموده با آنکه دور میدان جیل عمیق غرض بود که بعضی جادوسه کرد و بعضی  
اندک کمتر عرض داشت باز هم اکثر جا که احتیاط متعنی آن بود خندسته بر لب جیل کنده شدی سرفخ بر آورده بودند و اگر کسی  
در اینجا بلیقه با جمیدت بسیار کم هم می جنگید مدتهاست بایست که لشکر خضم پوشش تواند آورد و در پشت لب خود  
بوزار رسد و اسباب انچه در کار میشد بسوخت و آسانسیر انجام یافت می رسید سپاه سائر که عبارت از سواران و پنجا و سواران  
ولا در باشد باندیشه زبان بے قائل او داد و دینا بر عدم اطمینان زیاده دور از هدیگ بودن بر سر دانسته چند و نزدیک اولانکه  
خود بر آید سپاه را بر مورچان معین مذکور عرض نمود و فرمان داد که ملحقه از خیمه گاه و اورب در پاسبان سوزان که البته فاعله  
یک و نیم کرده بلکه افزود و بدو جمیع سپاه و فرود آید چنانچه بنده و سلف علی خان برادر بنده و کارگاه از خان بخشی و شیخ جهان یازو  
شیخ عبدالرشید نو شایع مذکور و میر سلطان خلیل خان و محمد صبیح خان پسر ابوزراب خان یوراسنه که در جنگ نزدیک مورچان  
برهان الملک کشته شده و دیگر سرداران بیعت خانی و غیره مع رساله با سه خود که گویا یک فوج همان بود حسب الاسرار بنجا  
رسیده و فرود آمدیم و سیام سدر کایتبه جنگا که پیشکار تو بچاند دست بود و تو بچاند دار و غنچه از شوکت جنگ از عهد پدرش  
نداشت همراه آقا سه خود مانده یک روز قبیل از جنگ رسیده بر سر راسته که راه بر آمدن از مورچان همان معین شده بود  
فرود آمد و لشکر بے سردار سائر و تو بچاند بقاصد و نیم کرده از هدیگ گزید هر روز خبر قرب و وصول افواج سراج الدوله  
سه رسید روزی قبیل از جنگ خبر آمد که فوج هر اول سراج الدوله رسیده می آید مردم این طرف هم تا چار تیار شده باشند  
مدافعت استانده بداند از آن منع شده که هنوز اندک بعدی در میان است و تا فرود آید از او ایند رسید شام پیش خیمه شوکت جنگ رسیده  
بر پا گردید معتمد القین بنود که تا سکه می آید شب بر صورت گذشت و صبح تا راج بیست و یکم محرم الحرام سنه یک هزار و یک صد  
و هفتاد و مید و ساخت روز برآمد و بود که شوکت جنگ خود هویدا اگر دید ملازمان نزدیک برنجم او آمده سلام با کرد و اندازا بفر  
بنده هم بود آنوقت هم عقده اندمین و خاطر پر کشش که از نوکران سبب هیچ داشت نکشود و مسلک اعطاف و دلجوئی نه  
بیموده سرداران را که بر سه سلام حاضر آمده بودند حکم داد که بجاییکه خیمه و مورچان داشتند بر دند بچا بران تا چار بطرف  
دست راست بقاصد یک و نیم کرده که بود در رفته مستعد شدند تا چهر پیش آید و خود مع سواران یک متفرقه و معتمدان خود  
مثل میر مردان سلا پسر میر رستم علی خواهر زاد و خواهر معتمد برادر معصام الدوله خان دوران که دار و قاض خاص برادران

و صاحب نشان زر تار سے پور و تیشہ لال کہ دیوان قدیم آباد بود و سید الدین محمد خان نوہ آقا علیا کہ پاسے لالی ہزاری مقول  
گشت بیلہ پاسے برق انداز ہزار سے ہزاری مقنوب مذکور بسر کردے او معین شدہ بودند و برادر حقیقہ خوشش میرزا  
و معنائی نام کہ پاسے علی خان ہزار ہرات جنگ خطاب و سرچار صد سوار ہزار داشت و در میان مورچال مثل مسید  
و شتر گردین گرفت و نیز خود کو با انتظام مورچال سے داؤد مسخران نام چارہ دار سے کہ افغان کمن سال آوروہ مسیر  
سلطان غلیل خان سردار مقول و دنیا دیدہ آژمود کہ بر دینیزت جیمیت خود کہ قریب ہمد و صد سوار خراہند بود و اتفاقاً اعلان  
وقت ہزار بود و درین عرصہ ہم انواع زشتے و کج خلقیے باہر اسپان سے نمودنٹے اژد زچون بگذشت در میدان آبادی  
منہار سے لشکر سران اللہ ولہ ہزار سے راجہ موہن لال دیوان او در رسید و اعلام آن لشکر بر پاگردید و اژدور مشاہد  
سے شد و فاصیہ بن السکون انہر سو قریب ہو کر دہو و سیام سند در شرف توپخانہ دستے اڑسیا دستی تا کر دہا سے بانہار ہلاکت  
و جانفشا سے خود اژدورچال بیرون رفتہ در میدان قریب پریم کر دہو و اژدورچال مع لالی برق اندازان مغرب روی مقابل  
لشکر سراج الدولہ ایستادہ و مفاسل یک و نیم کر دہا گزاشت تو میکہ در میان جھیلہ دسلے نامد ہزار جہیل و مورچال برآمدہ  
ایستادہ بود و دویمین لشکر سران اللہ ولہ اژدورچال و سواران لشکر شوکت جنگ بنو و شلالا مقابل و مفاسل دہو کر دہ  
و در میان جہیل عظیم داشت راجہ موہن لال با اتفاق میر محمد جعفر خان و دوست محمد خان و میر محمد کاظم خان و دلیر خان و املاک  
ہزاران ترخان و شیخ دین محمد و دیگر سرداران خیر ہارالب در پاسے لنگاہر پاکر دہو خود مع سار سپاہ و توپخانہ لشکر را  
مغرب ساخته بنا بر احتیاط مستعد ایستاد و شروع توپ ادا سے نمودگو لما بنا بر جہد مسافت اکثر در جہیل سے افتاد و بعد  
اژدور ساعت کہ توپ پاسے کلان رسیدند و آئنا را سر سے دادند یعنی اژدو لما متصل بمورچال و احیائیکے دولی و داندون  
مورچال ہم سے رسید چون گولہ اندرون رسیدن گرفت شوکت جنگ پاسے و مراتب را اژدو خود و دوسرا ساخت و فرمود  
تا پوزا باند و توکران کہ تا چار ہزار سے گشتند بر آئنا خلقے سے نمود کہ تک حرامان جوم آوروہ سے خواہند مر افشا توپ  
کر داند مردم متفرق و دوردور سے گردیدیم باز ہم راستے نمود و کہاں سے آسود و خان ہمارہ دارند کورالتاس نمود کہ توپ  
سلامت ابن صفت جنگست و من ہزارہ امتع جاہ جنگا دیدہ و جنگیدہ ام چنین جنگا را ابن قسم نے جنگند فوج را کجا و مرتب  
نمودہ مقدمہ و جناہین آراستہ توپ و توپخانہ دستے را پیش رو گزاشتہ باید بقا بلہ ختم شافت و پانہار یا باید نمود تا  
فتح و ظفر جلوہ گر آید بر آشت ہمارہ دارند کورسرتش نمود و آصفیہ را فاش دادہ گفت من خود دسہ صفت جنگ جنگیدہ ام ہم  
عظیم کسے و کار نیست بچارہ خاموش شد و درین اثنا سوار سے را فرمود و تار فتنہ بیچ جان یار و کار گزاردان و جمیع سرداران  
گوید کہ نشانہ سے دشمن می نماید و شہا باجرات و یورش نمی کنید بر آئنا بتا زید سوار رفت و باز جواب آورو کہ با این فوج قلیل  
بر چنین فوج کثیر و مزاحمت گلی و لاسے جہیل یورش نمی توان نمود و مغرور و بطلان نیست ہر گاہ آئنا یورش آرنہ و این گلی و لاسے  
بر ابطہ نایند و صدات توپخانہ کشیدہ و نزدیک رسد آتومت انہرا از دست بر آید بلں باید آورو کہ ہمین غیبت است  
اژدوہ و آشتہ گشت و سخنان لالائی بر زبان راند و گفتمندتا دکر تا مر سے چسے کنید بلا باید نمود و سیام سند رہند و سے  
توپخانہ من برآمدہ بیرون مورچال رفتہ و شہا ہمراہن ساز سے سے کنید اما در آمد و رفت یک بار و دہر روز گشت  
پیغام و دیگر کہ رفت تا جواہر امیش آید عرصہ سے باہرست چون ثلث روز بقے ماند چوس رفع غار و کشیدن پیالہ پاسے  
سرشار در سرش بچید و سبل صحبت نسوان مخسینہ عثمان خاطر شش بطرف خلوت کشید اڑمیل فرود آمد و در خیمہ حرم سرا



رفت بنده بادگر ما مزان در نجه دیو اغیار نشسته شکر اسکی بجای آوردم و گفتم که اگر این قدر روز که با تبه ماند به نیت  
 بگذرد شب همه با یکجا گشته و این احق را بطور یکسر آید نماید و فردا فوج را یکجا و مرتب بایند و دو به هیئت جموعی بایکدی  
 تا آنچه مقدر است میرا بدین را گفته اراده رفتن در لشکر سپاه که طرف دست راست قریب یک رسیم که برادر من  
 نفی سله خان و جمیع دوستان هانجا بودند نمودم چون از انبوه مسکیر درین رفتم دیدم که شیخ جهان یار و کارگر ارخان و شیخ  
 و محمد سید خان و شیخ سعد الله و میر سلطان خلیل خان و جمیع سرداران با ستیاع پیغام تانے شوکت جنگ تاب غف نیامور  
 یورش نموده اند و نصف جیس پیش روی را بر ابرایه تمام پیرو و محتریب بشکر سراج الدوله رسد و جنگ اتمام سے  
 پیرو در من دور و تنها افتاد و ام الحال با تمانی توأم رسید و لشکر شوکت جنگ را در عجب تفرقه دیدم و دهنم که سرداران  
 عمدت سپاه مع سواران همراه از میان جیس بمال تابه گذشته و ضرب توپ و بان و بند و ق طرف سراج الدوله خورد  
 اگر راد یا بند افغان و غیران تا بنجم خود خواهند رسید یا در راه تمام خواهند گردید و سیام سند رساید درون باریق اندازان  
 از طرف مشرق خدا سے دانم بچه صورت بر سر آنا خواهد رفت یا نخواهد رفت و اگر رفت چگونه خواهد رسید و معلوم  
 بچه خواهد انجامید دانستم که هر دو لشکر این سبک سر تمام شد اگر بصورتی این ابله هم بشکر خود پیوند و عجب الت هر دو  
 لشکر یک جا شده صورت قریبی روی نماید شاید کار سے از پیش روی و در گشتم که شوکت جنگ را بر آورده سوار  
 گردانم و زود تر بر اتم تا بهر یک جا شوند بر در خیمه اش که رسیدیم دیدم که خبر پیش رفتن هر دو لشکر یعنی سواران سائر  
 و پیاده و سیام سند باین دست لایزال رسیده و خودش مست شراب افشته سرو ستار از خواب بیدار و بر فیل سوار شده  
 مردم رکابش که هر یک بعد داخل شدنش در خیمه بجایه خود آسوده بودند مضطرب الاحوال تیار شده میر سید سارسته  
 درین اجماع و احضار و میر شد و تا آن زمان افواج متفرقه پیش روی فوج سراج الدوله نزدیک تر گردید بار سے تاکید  
 نمودم تا از جاس خود شنید اما بچو اس ده قدیم راه میرود باز دست بردوش خیلان گذشته فیل را توقیف سے فرمایند  
 و بنده سله الاتصال تاکید سے نماید تا بهر صورت این بے خبر پشت گریه سپاه خود بر سر دم چند سے گردم سو دے  
 بخشنید ناگاه از دور دیدم که فوج جیس راه سله نموده چون نزدیک فوج سراج الدوله رسید آب و گل عظیم نزد یک بکنا و بیل  
 که طرف لشکر سراج الدوله بود یافته محال عبور و بر آمدن از انجا یافت و از آن طرف مردم سراج الدوله بمخاطب جمیع اینها  
 را نشان بدوق و جز از خود نموده بپسے را بخرج ساخته و اکثر مردم اذان در طه خود را کناره کشیده بشکر رسیده و در  
 اینجا هم از خود پالده ار سے مکرده در گذشتند تا آنکه میر محمد جعفر خان و دوست محمد خان و میر کاظم خان و عمر خان و پسران  
 خود دیر خان و اصالت خان و غیره باو شیخ دین محمد که هر اول را به سوزین لال بودند پیش تاخت و کار هر دو لشکر شوکت جنگ  
 اگر قلیس مردم متفرق مانده بودند تمام ساخته پایشه گذر استند شیخ عبدالرشید نوه شیخ جهان یار و محمد سید خان خلف ابوتراب خان  
 تو را سله داد و دلاور سے داده شربت ناگو ارمگ نوشیدند میر سلطان خلیل خان نیز بهمان جام را در کشید  
 نفی سله خان و حبیب بیگ که در آن میدان فرود آمده استاد بودند اندک جراسه خورده بدست دوست محمد خان  
 و میر جعفر خان آفتاده چون بمشخابو وند دنده ماندند کارگر ارخان دلاور بهمانو ده زخمی گران برداشت چون گے  
 نماند ناچار شیخ جهان یار صحیح و سالم و کارگر ارخان مجروح و میبوش از میدان برگشتند و سیام سند هم زخمی برداشت  
 اگر نیت و سرداران فوج سراج الدوله بیانات جموعی پیشتر آمدند بجز در سیدان آنها را بر روی شوکت جنگ میر مردان سله

مع فاس برادران و مومن لال مع فاس رساله و میرزا و مفسر برادر شوکت جنگ با همراهمان بے حرکت آلات  
 کاردار را و فرار گرفتند و سیم الدین محمد خان که قائم مقام علی خد بود و جرات خا و در بر گشت و ابرق اندازان کسی رفاقتش  
 کرد شوکت جنگ لال و اس با پانزده شانزده کس استاد بود که گلوله بند و بی سرش خود و جان بجان آفرین سپرد و سر  
 بیست و دوستان از غرض آنکه بر سرش بود و بر زمین افتاد و کس از او داشت بنده را و خانه خود چندی کس دیگر هم که با نیش اند  
 بود و بر گشته هر یک را سبزه گرفت میر مرتضی برادر کرم الله خان امیر خاندان که رفیق میر محمد جعفر خان بود و عقب قیاس لاش  
 شوکت جنگ تا خانه خود را نزدیک رسانید و میرزا رستم علی پسر آقا صادق به شیر و زاده امام قلی خان مرحومین را که در خانه  
 نشسته بود و بے خبر از طرف پشت نیزه خود که بر سینه می ماند بر خانه او چنان زد که برابر بشوکت گردنش برآمد و گشت  
 ابراق را بمن و اگر از میرزا سبزه نکر و کرد و اسفند رستم زمان و از نیکان جهان مومن پاک اعتقاد صاحب صلاح  
 و سدا و جمیع غایب خدا داد بود و در خود سبزه بر گشته مستعد گشت و پیش کشیده خصم را پیش طلبید و گفت که دنیا و غفلت نیزه  
 بمن زده لال بمادر سبزه و اسفند ابراق را نه بر اسفند آن بسته ایم که در چنین اوقات مفت با مثال تو بدیم  
 بیشتر یادیر اگر بگیر میر مرتضی برات تا خانه بجای خود استاد و فیصل پرستور که قیاس سبزه را ندید بیشتر رفت چون شام  
 تخریب شده بود و که این جنگ طے شد کسے لقا قب کسے نکو دور عیت ملک پور تیر هم جرات غارت نداشت مردم  
 هر یک را سبزه رفت به خانه خود رسیدند بنده و برادر بنده منغوب طرفین بودیم شوکت جنگ سبزه گفت که بعد  
 از پنج ازین هر دو و دیگر ملازمان خود که با ایشان پیوسته اند خواهم فید و سراج الدوله سبزه گفت که شوکت جنگ چیز ناجیز  
 است همین هر دو برادر فاشا فساد و بیج مبدال و عدا دشمنه اند بعد نظر سردور البزرا خواهم رسانید یکبار و لشکر رفته  
 از سراج الدوله و مومن غنایات و ترغیب ترک رفاقت شوکت جنگ و قوسل و وصول بلشکر خود و ش با هر دو رسید اما  
 از خون غمازان خوششتم و زبانی پیام دادیم که درین وقت اگر ترک رفاقت کنیم صاحب را بر ما چه اعتماد خواهد بود  
 علامه نقی علی خان و حبیب بیگ را خود بعد دو سه روز چو پالمر لے سوار سبزه و حسیج راهی واده با خراج اذکر که سبزه  
 خرمین داد و راجه مومن لال را بر اسے ضبط اموال شوکت جنگ و بند و بست پور تیر فرستاد و میر محمد کاظم خان را بیشتر  
 را به نکر نمود و میر محمد کاظم خان چون داماد خانه فقیر بود و التماس نمود که غلام حسین خان اگر زنده ماند به باشد مع مادر و عیال  
 او المظالم خود و عیال برادرش نقی علی خان و را بنما خواهد بود و باره آنرا کسے بهما را راجه مومن لال خرف صدر و یاد تا محبوب  
 شرمساری و الفعالم من از روی آنرا نشود با فضل الله مومن لال را فرمان داده گفت که مادر غلام حسین خان همین نیست  
 که با میر محمد کاظم خان بهاد و قرابت داشته باشد عیال من تیر هست و من اورا بسیار دوست سبزه دارم باید ترسے از آنرا  
 کرده و در ملک راه واده بخوبی رخصت کنے تا هر ما خواسته باشد خارج البال برده بنده بعد و در بنخانه خود از میدان  
 جنگ احوال والده را بنظر یافته پسکین خاطر ایشان برداشت چون خواست او شان از انتشار بر آمده بحیثیت گرامی لاله  
 نمود که بالفصل در گوشه پانزدهم تا بعد ازین پر شد و مدد و سبزه را که تا موس و پاس شان ضرر راست همرا خود گرفت  
 مع والده در گوشه پنهان خدم و در قعب میر محمد کاظم خان خوشترم یزد قالی آن مرحوم را با یامر ز چند سواران همرا سبزه  
 خود را مع جواب رفته فرستاده سبزه بسیار نوشت و صبح اگر روز سوم از جنگ بود همرا را به مومن لال و ارد پور تیر گردید  
 در خانه فقیر خود آمد و بر هر چه دست قدرتش می رسید در سبزه و حمایت فقیر کوششید و سبزه جمله بقیه بر رسانید و مومن

مقابل بعض سربایے جو اہر بخندہ شوکت جنگ را از ما واپس گرفته دیگر اصلاً قرضی نکرد و گرنہ کسی مثل میر علی خان  
و آغا میر و میر عبدالحی و غیر ہم کہ سراج الدولہ بقید انا خزان دادہ بود متہ شد و فقیر ثنائت البیت و ناموسین مع خدمہ بر کشتیا  
نمود و اسباب قابل خشکی علحدہ روانہ نمودہ و راہ خلیج آباد گرفت و خلیج آباد کہ رسید بہیچ بنی از مسلمانان آشناست ما ذون بدخول شہر  
خلیج آباد شدہ در یکیکہ شاہ ارزان خوردل نمودیم و ہما آشنا سے سائے نگذاشت کہ بدرودیم بلکہ امیدوار بود کہ شاید مجدداً و بار  
ما کجے غیر خوب برسہ و موجب شادمانی او گردد و از دقائے صیانت نمود و حکم خاطر خود آن عزیز زید تا آنکہ رام نار این کہ  
بہ زیارت چنانکہ خود رفتہ بود بخلیم آباد رسیدہ از شیر خواہے تاکید بہ بدر رفتن فقیر نمود و دشتک و بدر رفتن طرف پهلوان سنگلو  
بر بردار و از بنیاد بندہ و دین مقامات یکیکہ شاہ ارزان ہمارے منصبی کشید و کسے از شنایان خیانت و احوال پر سے  
دوید سے ہم بکزد مگر کسی اولی یکم غلام علی طیب حق نقائے او را بیا نزد و در جو از رحمت خود جای دہن مثل ایام نعم دارا  
حاضر بود و مصالحات و غنچہ ار سے با خود دوم برابر و مصری یکم مساجد کہ از احفاد میرزا داراب و دختر میر سید محمد مفاہ  
مرحوم و زوجہ میر حیدر علی مغفور راست حق نقائے او را اسلامت بعافیت دارد و ما قبتش را مقرون بخیر سعادت گردانہ را  
والدہ ہر احوال فقیر شفت فرمودہ و روز شب حاضر بود و با محب علی پور رسانیدہ و بسا ہست کہ نمودیم برگشتہ و الا بخیر است کہ ما کزل  
تا سہ کہ مدرسہ الدولہ بود رسانیدہ برگردد و احوال ہم شفت آن ضعیفہ عقیقہ صالحہ رفا سے جو سے خدا باحوال این عبد اقل  
مع اہل و عیال برابر با داراست سوم شیخ نصر الدین مرحوم غلت عنایت یاب خان میر سامان والد مرحوم و بہبت جنگ مغفور  
کہ تا زہ جوان و سنارش جناب شیخ مبر و مغفور شیخ محمد علی حزمین او ہم در ان ایام میر سامان ثنائت خلیج آباد بود بہا  
زیارت و تماشای نزار شاہ ارزان کردہ بدین فقر آمدہ در تدبیر بر آمدن فقیر از حدود دشت ذاسے خلعت سراج الدولہ  
بمقدور خود راستہ تبصرہ نشد و الحمد للہ از میان افغانان مقنا سے الکی از انجا فقیر کوچیدہ صحیح و سالم مع اسباب و ناموس  
بہ بنارس رسید و سعادت ادراک خدمت و قبیل قدم جناب شیخ محمد علی حزمین اعلی اللہ مقامہ و بلا زمت خالو سے خود  
سید عبدالحی خان بہادر شجاع جنگ کردارن روز ہای کار و در نہایت افلاس بہ بنارس مقیم بود و مشرف گردید و ملاقات نفی خان  
کہ از دست سببی مثل سراج الدولہ نجات یافتہ بود و ہر دو برابر دیگر کہ پیش از ہمہ انرا را خلیج آباد یکم اخراج نمودہ بود و نہشت  
انہ وخت و الحمد للہ سطلے ذلک و سطلے جمیع لغائے کما یلیق بکرمہ و کبریا و مومن لال سہل مدنے در پور نیہ توقف نمودہ اولاد  
و نسوان صولت جنگ مرحوم را کہ اخوان اخوات شوکت جنگ بودند و سپہدار جنگ غلت سیف خان مرحوم را کہ داماد  
صولت جنگ شدہ و زن او قبل از مردن پدر خود صولت جنگ ہنگامیکہ بر سر محمد علی زیندار لکزد لشکر کشیدہ بودہ  
با خواہ از احترام نزد سراج الدولہ فرستادہ و خود بلد ضبط اموال صولت جنگ مرحوم و تحقیق و استدراک انچہ با صراف  
بیموقع شوکت جنگ برابر رفتہ بود و انفراف از بندہ است ملک پسر خود در ان مکان نائب گذارشتہ خود بخندت سراج الدولہ  
برگشتہ و سراج الدولہ بنی اعام خود را مورد و را حم فرمودہ برای ہر یکی مشاہدہ موافق مصالح مقرر نمود و ہر کز دولت خود  
کہ عبارت از عمارت منصور گنج و مرشد آباد باشد نظیر و منصور معاودت نمود

ذکر رسیدن جماد الحلیثیه بر اسے تدارک و استرداد کلمتہ کہ از دست آن جماعہ بدر رفتہ بود  
و گرنہ نشت مانک چند دیوان و تسلط اصحاب انگلیشیہ بر ملکوتہ و رفتن سراج الدولہ بر سر انما

و که بختن بخوف شخونس که انگلیشیه بر لشکر او زدند و زخمی شدند و دست محمد خان وصال نمودن با سرداران انگلیشیه از راه خوف و بیم در نهایت عجز و ذل بودند

چون سراج الدوله بمکر دولت خود و سالها و تا غایت گشت و دولت با بر دولت او افزوده در بسیار ادب و اسباب پیش از هر خانه بخانه او منتقل گردید میاست آسب بین الکمال و مستعد بر پائے زوال گردید و این مضایقه سفر و دنیا است که هر چیز هر گاه بحد کمالیکه لائق اوست برسد بعد از آن پائے زوال که لازم اوست گردیده آن چنان نابود و مفقود گردد که هر چند مردم سنج شخص او نماید اثری از آن پیدا نباشد نفیس این اجمال و بیان پیدا شدن اسباب زوال برای دولت سراج الدوله آنکه چون مشرور یک مناسب کلان کلکته که با شجاعت و فساد با سراج الدوله شده بود و مطلوب گشت خود را مع مدد و سهوا و اعتماد که باقی نماند بودند بر چهار کفیه و سراج که کوفتی عمده کپنی انگلیشن در مصوبه از کلات دکن است رسانید و شاید بعضی دیگر هم از سرداران جامه مذکور که با طراف ملکات جنگا بر سه کار و بار خود و متفرق بودند نیز منسوب و قمارت کلکته و قاسا با دارا شنیده بطوریکه توانستند خود را از ملک مذکور بدر برده بهای بخار رسانیدند و در آن وقت که نیش کلین سالار فوج انگلیشی لازم باو شده انگلن و متعین کوفتی دکن بود و در آن روز با با فرانسیس جنگیده و ملک دکن را از دست آنجا بر آورده و قلیل خوبه را راسته قریب یک دو پیش تنگ و سه چار کپنی سوله او و لاسیته همراه داشت و امانت ناظم دکن سید محمد خان صلابت جنگ پس بر آهفت جا به در مقور ساختن جماعت فرانسیه نموده مورد الطاف او و محتاط به ثبات جنگ بود و در باب کوفته و دکن و صاحب جنگا که مستعیده و خرابه کشیده از دست سراج الدوله رفته بودند با اتفاق بهر گیر فرقه مشوره انداخته راسه با بران قرار گرفت که کرن کلین بهاد ثبات جنگ مع صاحبان کلکته و غیره بطرف جنگا رود و بهر صورتیکه در اینجا مصالح و ذرات فکر گذشتن بناسه کوفته بطور سابق نایه اگر با شسته و صرف بطنه میرایه مضائقه نمکند و اگر بقلیه ممکن باشد آن قسم پیش آید که کرن کلین مع اصحاب کوفته جنگا از دند راج لمبور سه جنازات با افواج و اسباب حرب آنچه در آن وقت میر داشت منت منت نمود و متصل به کلکته در دریاسه که مشهور آب سیاه و فعل افعال بها گیر گشته به ریاسه شوراست رسیده و جازا را لشکر کرد و چون سرداران این فرقه نهایت دانا و شجاع و مستعز و کار آگاه سبب باشند بنجام مصالح بمهرج الدوله داده و در تفصیلات مشرور یک خواست و چند لک روپی به شرط دادن حکم اعدا کوفته در کلکته موافق دفع سابق و بر تاختن غبار رفتار از دنیا بین نقلی سے بنود سراج الدوله که سینه ترین مردم و مصاحبان از خود هم سفیه تر داشت و بر آداب حرب این جهاد و کمال دلیریه و شجاعت و دانا سبب اینها مردم سبب غیر منور و اینبار را آگهی نبود و آگاهان را مجال نبود که نفیسه توانند کشید و گفته آمار اسکس نمی شنید و احوال هم کسے نشود اعیان ملک خود از دست او بجان آرد و خواهان اشیاعال او بودند مصالح مصالح کسے غید او احیاناً اگر کسے ازین مقوله چیزی میگفت ابلهان بخود مغرور و مصاحبان به شد و متعش چنان مغرور که از گفته خود دست کشیده و توبه میکرد که باز از آن حکایت نمکند تا آنکه ثبات جنگ بر احوال مصلی ملکات جنگ کما بین آگاه و از توقف و انتظار خود و تشنگ گردیده عزم رزم را بر زمین نمود و جهاد و پنهان را محاذی محل اقامت نمک چند و دریا آورد و فکر نموده و شروع با تشن باری گول توپها فرمود و چون تزلزل در لشکر نمک چند احساس نمود و فوج را راسته مع توپها سبب لائق جنگ میدان در جاسه مناسب بر کن رفته دریا فرود آورده با افواج نمک چند مقابل و مقابلیه و نداد آن ابله جان

تاب رزم مردان میدان نیاورد و عار قرار گیرا سائے و دانائے بر خود اختیار نموده بگریخت و ثابت جنگی و دیگر اصحاب  
دارباب کو محلی کلکتہ باماکن قدیمہ خود نزول نموده دوسرے فتح و ظفر براغزاشت سرچ الدولہ با شملع این خبر انک پیہ غفلت از گوش  
ہوش خود کشیدہ مازم حرب و نادیب جماعہ مذکورہ گردید

ذکر بر آمدن سرچ الدولہ از مرشد آباد بارادہ جنگ با جماعہ انگلیشیہ و مغلوب شدن بچون  
شیخون کہ بر لشکر او زدند از بخت بگشتگی و واژوئی و مصالحت نمودن با کمال عجز و زبونی

دو ماہ دبست و دور و زنجیر فتح پور تیرہ سرچ الدولہ در جاسے خود بکام دارا شست کہ تا کمان نمود اعمال او بستم شستہ اسباب  
ذوال دولت اومیا شد و غیر کہ بچین مانک چند از کلکتہ شنیدہ روز دوشنبہ دوازدهم ماہ ربیع الثانی سنہ یک ہزار  
و یک صد و ہشتاد و از مرشد آباد بہ اخیرہ مار بڈ انگلیش برآمد و لشکر خود با اسباب جنگ میا نمودہ و ہر گاہے کلکتہ گردید چون  
از دیک بہ بلہ بڈ مذکورہ رسید مکانے بر عم خود مناسب دیدہ مخیم و معسکر ساخت و ہمیشہ سے و تردد و تسخیر آن مکان نمودہ و ہنما  
تمام داشت ہم جنگ سے شدہ ہم جماعہ انگلیشیہ ابواب جواب و سوال بنا بر فرض احوال مفتوح داشتہ آمد و رفت بچنے  
مردم گاہ گاہ سے شد چون انگلیشیان را زدن شیخون منظور گشت شخصے را از فرخ خود کہ بر پور شور و خجاعت و مدت حدس  
و مافظہ و جودت ذہن و ذکا سئلے بود بوسیلہ ابلاغ بچنے پینا مابیش سہ اچ الدولہ فرستادند تا اطراف و جوار  
خیمہ او و معسکرش را براء العین مشاہدہ نمودہ و بجز این خیال و حافظہ سپردہ باو این شخص موصوف کہ باوصاف  
مذکورہ متصف بود حسب الامر در حضور او آمدہ و بفا سر رسالت پینا مابیتقدیم رسانید و باظنا از کم و کین معسکر و راہ  
آمد و شد آن و اطراف خیام خاص او سئلے ماہیے علیہ آگے ہم رسانیدہ برگشت معلوم نیست کہ ہاں شب یا شب دیگر اما  
زباہہ از دوشنبہ گذشتہ بود کہ ارادہ شیخون جزم نمودند و ظاہر آخر شب بکشتی معدودک میا بود و فتح خود را بران  
سوار کردہ بطرف منشاے لشکر سرچ الدولہ رفتہ انتظار کشیدند چون سائے از شب بانے ماند اکثر از کشتی فرو  
آمدہ از طرف پشت لشکر تنگ انگلکان داخل شدند و فاصلہ در شلک نہادہ قدم بقدم را دے پیو دند و گول تفنگ چون  
چنگرک بلا برسہ لشکر بان سرچ الدولہ سے باریدند و رلب دریا نیز اذان جامہ کہ بر کشتی سوار و متصل بکنار دہنگام خود  
سے گذشتند ہمین آتش بار سے بود و اکثر اسبان و مردم لشکر کہ محاذ سے و مقابل این شلک افتادند بمرج و مقتول  
شدند چنانچہ از سرداران حمودہ دست محمد خان کہ ہم ہمار در دولت خواہ وہم از روساے سپاہ بود و مرج و گشتہ از  
کار رفت و از مشاہیر دیگرے در ذکر غیر نیست و شنیدہ شد کہ ارادہ شجاعان انگلیشیہ آن بود کہ درین شیخون سرچ الدولہ  
را اگر میرا بد گرفتہ بر نہ بلب منج و منباب کہ مہندے کما سہ گویند چون دران وقت شدت سے باریدہ سوار بر تہ تبارکی  
گرفتہ بود کہ دو شخص متصل بہد بگرا سنے دیدند ازین سمت خیمہ و مکانیکہ جاسے اقامت او بود در لحاظ ماند و عجب و غصہ  
برق انداختان از طرف دیگر شدہ سرچ الدولہ اگر قمار سے محفوظ ماند و شلک کمان بو قار و اطمینان و راہ بیج  
جا نپاییدہ از طرف سر لشکر بہ آمدند و ہا مکن و بیوت آباد سے خود کہ محل اقامت و اجتماع عسکران بود سالما و نا نا سید  
آرمیدند سرچ الدولہ و کم جراتان لشکرش را پیشا بہد این رسیدن کہ نمود بچہ دران معسکر آفتاب و نمایان گشتہ بود  
دل از دبست رفتہ اضطراب و ہراسے عظیم در خاطر جاسے گرفتہ از خوف این جرات اقامت و مکانے کہ معسکر

و منصف آبا دے گلالت بود مشکل و یہ و محمد امیر خان را کہ پد رزن او بود با جمیع اعیان لشکر و ارکان دولت احضار  
 نمود و استشارہ فرمود کہ الحال چہ کنم و نمیدانم بجز تم از مردم انتظار اورا دیدہ تا چارہ نمیدانم و بساقت بعد فرار و دو  
 و پناہ سے مصالح گذارشتہ آہ چون جماعہ انگلیشیہ بر عجز و زبوسنے او آگے یافتند و خواستہ اموالیکہ در جنگ اول فتح سران الدولہ  
 غالب آمدہ اند کلکتہ بقامت برودہ بود نمودہ و مبالغہ فی خبر برگردنش گذارشتہ آخرا لام بعد قال و مقال و تردد و سفر او بیجا مبران  
 جواب و سوال مصالح انفصال یافت و سران الدولہ اندک مبلغ را شنید کہ دید کہ در تان و ان تاریخ سابق نقد بہ ہم و دروغی  
 بیش دیگر چنین قرار یافت کہ کشش پرگہ بتصل بہ کلکتہ کرنام آمارا فقیر منکر نیست و در جان او مبلغ مذکور بہ ست انگلیشیہ سپار  
 و تا وصول مبلغ معین محال است مذکورہ در دست آندا بودہ بعد ادا سے مبلغ معنود محال است مگر بودہ را بہ ست عمال سران الدولہ  
 سپارند چون این صورت منع شد سرور اچو کہ ظاہر البعد منقول ہے سران الدولہ از قید خلاصہ یافتہ و اسلحہ جواب و سوال  
 بود و در طریق معزز و کم گشتہ مور و تخمین و آفرین کرد و بعد بعد تحریر تحکات از جانبین و گرفتن و تالیق از ہم و اگر سران الدولہ  
 لعل مراحت کو فتنہ بر شدہ آبا در سید و در عمارت منصور گنج نزول نمودہ و بنا بر مشاہدہ امور یک در مال خود رقص و رقص نمود  
 متغیر و بکار خود متغیر بودہ نمیدانست چہ کند از بعضی معاسی و او منزع نائب و نادان گشتہ دانست کہ خدای ہست و دست  
 محمد خان بر اسے استعلاج و گذارشتن اہل و عیال خود و رخصت رفتی بہ سہرام گرفتہ در ان قبضہ رفت . اکثر قدامے رفق خاص  
 میر محمد جعفر خان و راجہ دولہو رام را با خود و دیگر گون دیدہ میدانست کہ چون سر رشتہ داران و رئیس فوج اندالطاسے  
 ناگہ فساد ایشان بہ ہمہ مقدم و از قبیل ملایق و اقلہ قبیل از وقوع تدارک اینما ضرر و اما چون چنان جراتے نہ داشت و  
 دشتے مثل انگلیش در پیلانشتہ بود و غرور و نخوت عادے و نادانے فخرے میگذاشت کہ بلیقہ درست و اخلاق  
 سیدہ اشخاص مذکورہ را گردیدہ خود گرداند و نمین و بدوے می گذارشت کہ مخالفان خود را مقهور و مغلوب گردانیدہ  
 از فکر ہستی بیرون نماید و احوال و انصاف تا زہر سائیدہ او از تواناقتہ دشواری انتقام عظام امور داشتہ و مطلع میگذاشت  
 کہ غرض خود کیستہ گذارشتہ و خود را لائق کار ہاسے عمدہ نہ دانستہ الناس نمایند کہ اعیان شہر دارکان و دولت نہایت جنگی را را  
 خود را شنیدہ داشتہ خود را ہلاک نہانیدہ معاملہ نامدم سہل است بہر صورت اگر شہر عزت و اقتدار باشد ما را ہم بہتر  
 ایامت از عنایت شما خواهد رسید از ہزات مذکورہ گاہے کہ مغلوب و قہر و پیشے گردیدہ تو بہا مقابل حویش میر جعفر خان  
 سے پیدا و راجہ دولہو رام با طاقت و فرمان پذیرے موہن لال مامور سے گردید و بکشت سہرہ را گاہے بہتر  
 و استہزائے رنجانیدہ و گاہے فواسے و عید عہد بکوشش می رسانیدہ درین اتنا با فرایسان و انگلیشیان کہ مناجت  
 یافتہ بخش صد سال است زمانے بہ حال و استعداد اسباب حرب سے گذاراند و زمانے جنگ و جدال و حرب  
 و محال سے پرواز نہ مدت مصالح و انقضا یافتہ تا زہر منازعت التباب یافت و در دکن با ہم جنگیدہ و جماعہ انگلیش بہ فرقت  
 فرانسس غالب گشت و جہاز جنگی انگلیشیہ بسہر کردگی از مرال و لیر جنگ بہادرتہ تمیز فرانس ڈاکٹر متصل بہ ہوسگلے  
 و چہرہ آبا دے و لندیہ است آمدہ و بر ہنائے موثر تر کہ با قوم خود و نامود و حقوق نمک و رفاقت و ہم قومی فراموش  
 کردہ را سہے را کہ فرانسسیان چند جہاز و دریا غرق کردہ و مخفی بقدر یک جہاز برای آمدن جہازات خود نگذاشتہ  
 نمودہ و انگلیشیان نمودہ جہاز جنگی ایشان را آو و و قلعہ فرانس ڈاکٹر گشت و فرانسسیان مغلوب شدہ کوئی کزدا  
 قابضانہ داشتند نیز از دست خان بہر رفت موثر لاس کعبہ و رئیس جہاز فرانسس بود و سران الدولہ توسل

جست مع بانیان کانجامه خلیش و توپ و بندوق و پیادہ ہاے برقی انداز تربیت کرد و خود ملازم سرکار و شہ جہاں انگلیشیہ  
یا بایاد و اخبار سرداران منافق سراج الدولہ یا بخوابش خود معصوب و کس خود بر سر سراج الدولہ پیغام دادند کہ منالہ فیما بین او و  
بعل آرد و لازمه منالہ بلکہ مشروط است کہ دشمن ما دشمن نواب و دوست او دوست نواب و ہمین قسم دشمن نواب  
دشمن ما و دوست نواب و با خدا الحال میان ما و دشمن انسان جنگ شد و ما ایستادند و او ایم و نواب آنها را  
در کف حمایت خود جاندا و تہیہ پرورش آموادند این امر باعث نقص عمدہ بہتے منالہ است و منافقانیکہ خواہان  
زوال و دولت او بودہ اند ما لہ ذکر و مد کہ بر اسے این گریختہ ہاے چند آرزو کے و ہرچی با انگلیشیان مناسب نیست اینہا را  
جواب باید داد سراج الدولہ درین باب با موخیر لاس گفتگو نمود لاس مذکور و جواب گفت کہ اگر شما حمایت ما در معاملات  
کپنی فراموش بکنید مخالفت عمدہ منالہ خواہد بود و انیکہ شما ہزاران نوکر دارید اگر چند کے از غرقہ ما ہم ملازم داشتہ باشید  
نقص عمدہ نمی شود سراج الدولہ جواب مذکور را و کلامتے انگلیش گفت آئنا بایاد و اخبار بہ خواہان سراج الدولہ اسرار بر سر  
سابق نمود و مبالغہ داشتند و از باب غرض یزد و قالب و دولت خواست غرض سے نمودند کہ بر است چند فراموش منالہ  
بر ہے با انگلیش خارج از قانون خود و موجب بے مفاسد است تا آنکہ سراج الدولہ ما را گشتہ موخیر لاس را بر رفتن عظیم آباد  
ترغیب و در بر آمدن او از حضور خود و مبالغہ با نمود و موخیر لاس وقت فرصت نمود کہ اکثر نوکران با شما در مقام گذر  
و کینہ خواہے و با انگلیش اتفاق نمودہ ارادہ دارند و مرا بر اسے بد خواہے شما بر سے آرند بعد بر آمدن من شمارا  
با انگلیش چکانیدہ کار خود و سر انجام و شمارا اتمام خواہند کرد و تا من ہزار ہم در گلیدن با شما قاصر خواہم شد و نوکران شما ہزار  
دست نمی توانند یافت پیشتر اختیار با شماست سراج الدولہ از خود فیکہ مستولے داشت متوالست کہ او را انگلہ اردو گفت  
بالفعل رفتن شما صلاح است اگر حاجت شود باز ملکہ شمارا سے طلبم لاس گفت کہ نواب صاحب یاد داشتہ باشند کہ بر ما  
من و شما با ملاقات نخواہد شد و ہمہ گر رسیدن از متعناست و روانہ عظیم آباد کردید بعد بر رفتن او از مرشد آباد  
منازعت ہاے سراج الدولہ با میر محمد جعفر خان و راجہ دولہ رام اشتداد یافت و این ہر دو کس بگت پیغم و دیگران را کہ از  
دست سراج الدولہ عاجز بجان و روز و شب ترسان و لرزان بودند با خود متفق ساخته و در فکر بر انداختن بنیاد و دولتش  
شدند بے بے کیستے کہ کینہ دیرینہ از سراج الدولہ و تاجز کے داغ ضبط اموال و اسباب خانہ خود داشت مخفیہ و امانت  
میر محمد جعفر خان کوشیدن گرفت و با ہر کسے کہ گمان در خبت خاطر ہوسے خود و احتمال انحراف از سراج الدولہ داشت و فتنہ  
شکایت بزبانے مردم مقتدی پیش آئنا کشادہ و حقوق پرور و شوہر خود و بیا و نشان دادہ نظم و استقامتے کرد و ہر یکے را  
دلالیت بر فاق میر محمد جعفر خان و راجہ دولہ رام سے نمود و خود نیز بر ساندین اشرف فیکہ در وقت ضبط اموال معصوب  
زنما سے معتد و خواہد سراہان خانہ خود مخفیہ نگذاشتہ بود و امانت و تدبیر میر محمد جعفر خان سے کرد و میر محمد جعفر خان رفتاری  
دیرینہ خود را زہرہ رسانید و معرفت آئنا از فرقہ سپاہ ہر کس را کہ بیکار و با فلاس گرفتار بود و گویہ خود سے گردانید  
و از و خانے در خانہ او بکمال اخفا بود

ذکر بر انگلیختن ارکان نفاق پیشہ اصحاب انگلیشیہ را بحمار بر سر سراج الدولہ و گذشتن بنا  
عمدہ و پیمان با جماعہ مذکورہ و لشکر کشیدن سرداران انگلیش بر سراج الدولہ و بر آمدن

راجہ دولہ رام باسحق کام مورچال و درپلا سے و درساقتن بآنها و آمدن سرخ الدوله  
تا بہ پلا سے بارادہ جنگ و ہزیمت یافتن از افواج انگلیشه فرنگ و مقرر شدن نظامت  
بنگالہ میر محمد جعفر خان و انتقال دولت از خانوادہ مہابت جنگ بدیکران  
چون کار بجا یک سالہ ذکر یافت رسید ہر یکے را سے اختیار نموده جاریہ مافضہ سرخ الدوله و متحدہ در ہر یکے متفق جماعہ انگلیشه و  
و ہر یکے توانست و دانست و ترغیب و ترغیب از ہر یکے سرخ الدوله کو شہید بگت سیلہ ظاہر اہم سالت گماشتا سے خود  
امین چند تر و ژہ را کہ ماہین عمدہ کلکتہ بود برین صرافت آورد کہ انگلیشیان را برابر ارادہ مجاہدہ و مفاطلہ سرخ الدوله و مہتمم  
گرداند و راجہ دولہ رام نیز کسے را برین کامتین نمود کہ بندہ نام اہستہ و میر محمد جعفر خان ہمان میرزا امیر بیگ را کہ  
امد کے اذ احوال او و نیکو سے کہ در ساندین بعض بے بے با انگلیشیان نموده بود مذکور شد فرستادہ احوال پر سلوک کسے  
سرخ الدوله با خود و دیگران و اجتماع آرا سے جمیع مردم برد فیہ او با جماعہ انگلیشه ظاہر نمود بلکہ محض کسے میر محمد جعفر خان  
و سر سردار ایک اذ دست سرخ الدوله بجان آمدہ بود و تیار شدہ بود و نیز ہضابت میرزا سے مذکور شد فرستادہ و خواہان حریت  
سرداران جماعہ انگلیشه گردید و پیغام داد کہ اگر شما صاحبان اندک حرکتے از با سے خود و حمل جنگے با سرخ الدوله نمایند  
تو ارک او بر صورتیکہ دانیہ ما خواہیم نمود و بانکہ تو ہر شاخانی مالی از دست انیداد و از این ظالم نجات خواہ یافت  
و وعدہ او اسے مبالغہ فیہ سر کرد و رو بہ و دیگر توانست کہ بندہ را بران اطلاعی نیست مگر کہ بعد و بیان و در میان آمد  
ہماچان مذکور نمودہ و ظلمہ ایک اذ دست سرخ الدوله بر بے بے کسینی و دیگران گذشتہ بود و چند از ان آراستہ یک  
ظاہر ساختہ جماعہ انگلیش کو در شجاعت و پر وے نفیر نہ ارند و کسے کہ با شہ شجاعت و مرد سے جو یا سے نام و نشان  
و بشرط قیاس سبب ملک شان بنا شد با شملہ این اخبار و اطلاع بر حالات باہم مشورہ نمودہ و تمکات میر محمد جعفر خان  
و راجہ دولہ رام پذیرفتہ میا سے مجاہدہ با سرخ الدوله شد نہ اما چون ضابطہ این مجاہدہ و کل غفلت کسے کہ فی حق  
معقول با کسے بر ہم زندہ البتہ جواب و سوال با سرخ الدوله نمودہ جسے معقول و بر بہرہ و ن مصالحہ ہم رسانیدہ باشند  
کہ بندہ بران اطلا سے نہ ارد انلب کہ در جنگ و تقاضی در اد اسے صلح تا وان کہ ہوض مال بقارت رفتہ کلکتہ مقرر شد  
بود دست او نیز جنگ و بر ہم زندہ صلح شدہ باشد پوشیدہ شد کہ سرخ الدوله یک کہ در و پر بہرہ و ن قبول نمودہ  
اد اسے آن بر او دشوار گشتہ بود و ہر صورت بعد قرار یافتن ارادہ مافضہ سرخ الدوله کرن کلکتہ مردن و نہایت جنگ  
ہر افواج و اسبابیکہ میاداشت مستعد جنگ گردید و سرخ الدوله با شملہ این خبر مغضوب گشتہ چارہ نفیر از اسر مناسے متفقان  
نہید و اذ در رفتی و در ارادہ اسودی عدیہ میست با سے رجوت جگر خون کرم و یک ساعت اذ دل بد رجون کرم چارہ  
دولہ رام راجہ اکثر افواج پیشتر تا بہ پلاسی فرستاد تا تباری سگر و مورچال و استعد او اسباب مزب نمایہ او در انہا نشستہ کار  
سرکار بظاہر سے نمود و در باطن از کار ساز سے خود و فاضل نبود و مہا سے عمود و مواثیق با جماعہ انگلیشه ہم از طرف خود و  
ہم از قبل میر محمد جعفر خان استحکام سے داد سرداران لشکر سرخ الدوله را نیز با خود و متفق سے ساخت و ہر یکے را بہر  
مناسب عاشش مستمال و شریک مالی خود سے گردانید و میر محمد جعفر خان نیز آمدہ و رفت در بار بار نقاسے خود و شریع  
نمودہ و در ہین کار بود تا آنکہ شہرت وار د کہ کہ کس با اینا گردیدہ کہ کسے از دل با سرخ الدوله ماند چون خبر



جب نیند نہ کرے کایک از ملکات چہ غفلت از گوش سراج الدولہ کشید چار و ناچار بادل و نیم ہوا ہراس و بیم از منور گنج کوچ  
 نمودہ با فوج عتہ خود کہ عبارت از سیردن بخشی و رابہ موہن لال دیوان و ہوا سیاحت باشند و مدد سے از حلقان دیگر  
 تا ہر پلاسے رسید و اذان طرف کرن کین ثابت جنگ با جماعہ خود و قلیل فوج سے از ملکات کہ شاید ہمہ وجہ مدد لشکرش ہوا  
 ہزار نفر سے کشیدہ در باغ پلاسے رسیدہ منت آرا گزیدہ و حبیبینہ خیم شوال ستریک ہزار و یک مدد و ہفتاد آتش  
 گیرہ و در بلند شد چون فرزند گلاہ پوشان در قانوں و آداب جنگ توپ انداز سے و تفنگ سیم و شتریک نہ اندرند خصوصاً کلین  
 کہ در مشرقی مختلفہ خود ہم متنازع و درین کار سے رابا خود انازار سے دانند ہر جہہ بارش ملک توپ متواتر و متواسلے  
 نمودند کہ عقل تماشا یان خیرہ و پریشان و قوت سامعہ و با سہرہ در ادراک سرعت آن عاقل و ہیران بود میر محمد جعفر خان  
 و دیگران کہ باعث این فساد و خرابان شکست سراج الدولہ بودہ اند از دور بطریقیکہ متعین بودند اساتدہ تماشای می نمودند و  
 میردن و غیرہ کہ گرم بافتشانی و غالب فتح و نصرت بودہ دست و پاسے میزدند از شدت درد و گولہ توپ بحال یو رشتہ  
 نمی یافتند اما آہستہ آہستہ پاسے جلادت پیش گذار شدہ راستہ بتقصیر بنود نہ تانکہ در دلت روز گذشت و میردن و موہن لال  
 قریب بباغ پلاسے رسیدند بلکہ می گویند ثابت جنگ نسبت بہ امین چند ہنگام خندہ مور و عتاب ساخت و فرمود کہ و دشمن  
 بود کہ جنگ در نہایت قلت رونداد و مقصد یکہ منظور راست انجام خواہد یافت و فوج ہمہ تفرغ از سراج الدولہ است انجیم  
 دیدہ سے خود برعکس گشتہ است ادالتاس نمود کہ ہمیں جماعہ خلص سراج الدولہ اند کہ سے جنگند ہر گاہ اینہا مغلوب شوند  
 گفتہ ام اثر آن مظاهر خواہد شد چون زشتے انحال و قبیح کردار سراج الدولہ مثل کشتہ کسوت انتقام پوشیدہ بود میردن را اگر از  
 دلاوری و شجاعت بہرہ داشت و تخرم افلاص سراج الدولہ بل خود می کاشت گولہ توپ با نشان رسید و ظاہر اذان و  
 پرید و کارش نہایت انجامید اوراد رہبان حالت کہ بر جناح سزا خستہ بود بجنور سراج الدولہ آردند کلمہ شتریکین ارادت خود گشتہ  
 جان نیرین بجان آفرین تسلیم نمود و سراج الدولہ را بمشاہد امین احوال پرورد ہوش و حواسش پیش آمد و شروع با غرہاب  
 و اضطرار نمودہ میر محمد جعفر خان را طلبیداشت او در آمدن سہل انکاری نمود و در رنگ میکہ و سراج الدولہ مکر مردم را فرستاد با بارہا  
 و ساجت تمام آوردند چون میر محمد جعفر خان مع متوسلان و تنسبان خود و شل خادم حسن خان و پسرش میر محمد صادق خان فرزند  
 میران نزدیک آمد سراج الدولہ بجز حال حاج را از حد بدر برد چنانچہ شنیدہ شد کہ دستار از سر خود برداشتہ بجنور میر محمد جعفر  
 گذاشت و گفت اکنون من از گردہاے خود پشیمان و حق قرابت در مانتہاے جد خود و مانتہاے جنگ را شفیق آوردہ  
 شمارا بہاے آن مرحوم سے دائم امیدوارم کہ از قصور ہاے بندہ در گذشتہ انچہ لازمہ نجابت و سیادت و مقتدر  
 حقوق دیرینہ و قرابت باشند بخل آرد و جان و آبرو سے مرا نگدارید میر محمد جعفر خان در ان وقت قابو را دیدہ و بجز نہایت  
 لمحو داشت و دروغا با و با خستہ التاس نمود کہ الحال روز قریب الاتمام و وقت یورش و جنگ ناماندہ پیش رفتگان را حکم  
 شود تا بہاے خود ہر گردند و این وقت جنگ را موقوف نمایند فردا انشاء اللہ تعالی با اتفاق سائر فوج تدارک این جنگ  
 خواہم نمود و سراج الدولہ گفت خود شجوت میرند کور آزار ہم متعہد گردید کہ مدتی من ست شجون فتوانند نمود و سراج الدولہ  
 دیوان خود را بد موہن لالی را کہ چتر رفته مع میردن گرم تیز و آویز و توپ انداز سے مشغول بود پیداہاے ہراساے  
 اذان اطراف و جانب پیشتر رختہ و قابو سے خود دیدہ و تفنگ انداز سے ہم می کردند حکم فرستاد کہ بکشتہ مسکرم و موہن لال  
 آید او جواب فرستاد کہ وقت بر گشتن نیست ہر چہ شد نیست ہمیں با خیرہ اند و اگر من بگردم تفرقہ در لشکر را و یا خستہ طرف جنگ

کشاد و خواجہ یافت سرخ الدوله روسے میر محمد جعفر خان دیدہ مشورہ طلبید خان مرقوم بمن اول را آماده نمود و گفت کہ از ان  
 همان قسم کہ گفتیم کاربسی می تواند شد دیگر اختیار با ما صاحب است سرخ الدوله با میلایه اس بیوش و حواس گشته  
 اطاعت میر محمد جعفر خان را بر ضرورت اصوب و اصل شمرد و موہن لال را با میلاند و ایہام از با یکدیگر رسیدہ بود و ایہام  
 طلبید بیست چو تیر شد و مرد در در و گذار بہ ہر آن کند کش نیابہ بخار بہ ہم دیگر بدین شستن موہن لال اذان مکان لشکر بمان را  
 بہ ایشان قاطع پیش آمدہ ہمہ ایمان اہل لفق و بیدلان دور از وقایع را در فرا کشاد و گزشتن آغاز شد و چون این باد  
 کشادہ گشت ہر یکے بمشاہدہ دیگرے سر در پے ہم خادہ شروع بگریختن نمود و در اندک زمانے ما را فرار شروع یافتہ ہر یک  
 را اختیار اذنا سرخ الدولہ کہ بر احوال لشکر آگاہی یافت و خوف غلبی از حریف مقابل و غلبہ اذان از دشمنان قبل لاف  
 داشت و کفر کے را دوست خودے انکاشت شدت اضطراب از جمیع تدبیرات دست برداشتہ سامعی اذرو و مذکور  
 کہ یوم النہیس بود باتے ماندہ خود ہم رہگاہے سالک فرا گشت و ششم ماہ شوال سال مذکور دوسہ ساعت اذرو و زمزمہ  
 بر آمدہ بمصو ر گنج رسید ہر چند تاکید نمود کہ ملا اذان در مصو ر گنج بحر است او قیام نماید تا بر اسے خود را ہی کہ مناسب دانند  
 بعد اندک تامل اختیار نماید کہے قبول نکرد ہر یکے بعد رے شمشک گردیدہ حق محمد ابرج خان کہ پد زرش بود سرخ الدولہ  
 پیش ادم دستا خود اذرو سر برداشتہ بہ پیش گذاشت کہ درین وقت برای خدا دست اذمن برداشتہ ہمین جا با خیر و دو  
 راجع نمایند تا اگر گزین حق ہم صلاح افتد بطور مناسب بسر آید خان مذکور نقشید و مذر با طواسنہ بخا و خود رفت سرخ الدولہ و با یک  
 استرخاصے مردم ہر کہ از وجہ مشاہرہ بلکہ بطور مساعدہ ہر چہ درخواست فرمان داد کہ نژاد را کشادہ بہر کس بدہند و تا  
 شب در خانہ باز و دستگیرندگان در از بود و در ان شب مبلغ خیرے ہر کہ ہر جلد توانست برداشت و در خانہ خود بردہ  
 جمع نمود اما کہے بکارش نیامد و متکہ بدل اموال و در گزشتن اذاند و فتن در زد و بال می بایست نکرد و دست و زبان  
 اذاند اسے مردم باز نہ داشت آخر ہر اہلین خود مکافات ہر را دیدہ و جمیع معاصب و محن ہر جان و بدن خود برداشت  
 چنانچہ گفتہ اند بیست ماز و در مندے کمین بر کمان کہ کہ یک منظرے مانند جہان بہ میر تقی محمد پامی مردم دجای بد کہ  
 عاجز شوے گرد آئے نہ پاسے بہ دل دوستان جمیع بہتر گنج بہ خدیوہی بہ نہ مردم برج بہ خنداد و پامی کا رے  
 کسی بد کہ اند کرد و پایش افتی بسے بہ مدور ابو چک نباید شمرد کہ کہ کوہ گران دیدم از سنگ خرد بہ نہ بینی کہ چون با ہم آید  
 سور بہ ز شیران جنگی بر آمد شور بہ نہ موسے نہ بریشے کمتر است بہ چو پرخند در بزمی حکم تراست بہ القدر سرخ الدولہ خود را  
 لی یار و یاور دیدہ تمام روز در مصو ر گنج گذرانید و شب خنبہ ہم شوال سال مذکور بقدری کہ توانست جو اہر و اشرفی بالٹ انسا  
 ویرنے اذندے و دیگر کہ انرا را دوست سے داشت بسواری بہتو میان برداشت و انیال را بہ ازا مال و انتقال ہر  
 گرفتہ رفت از قشب از خانہ خود بہ رفت و اذراہ نادانے و حکمرانے قنارہ خشکے گذارند بہ بنگران گزشتاقت  
 در انجا ہر گشتی با کہ آمادہ داشت سوار شدہ راہ عظیم آباد گرفت اگر اندک دل خود قوسے داشتہ بچنے جماعہ داران ریزہ  
 را کہ گمان رفاقت با ما بود و پیغام فرستادہ راہ خشکی سے رفت اکثر مردم بطین بسیار و قدامت حقوق بر فاقہ او بری آمدند  
 و با چند ہزار کس بدرمی رفت و کسے مزاحم او در راہ پامی توانست خند بلکہ در ہر منزله مردم با دیوہستہ کثرت و جمعیت  
 سے افزوید لیکن کہ اعمال و یار کہ چارہ تقدیر و تدارک قناتوانہ نمود و عرض سرخ الدولہ بہر کہ و فتنہ راہ عظیم آباد  
 سے پیرو قبل ازین ابر اہنگام استماع حرکت جماعہ انگلیشہ بارادہ جنگ او و ضعف خود بہ پلاسے خطی بموشر لاس

رئیس فرانسس در کمال اضطرار نگاشته در نهایت تاکید و محبت ابلاغ داشته بود خطام قوم باورسید اما موافق مطالبه الهی  
بهند وستان تا زیکه براسه مصارف او بر راجه برام تراکن نخواهد کرد بود وصول شود در رنگ بسیاری شد بعد از آن لاس  
نکود روانه گردید قبل از رسیدن او در اینجا کار سرراج الدوله تمام و او را مردم میر محمد جعفر خان از محاذات راج محل گرفته در  
معرض انتقام آورده بودند موشر لاس متصل بر راج محل رسیده انتقام کار سرراج الدوله شنیده گشتیمای خود را بطرف عظیم آباد  
برگردانید و میر کوٹ که الحالی جنزل شده از ولایت آمده در آن وقت بر تپه سیه همراه کرنل کلفت بود تعاقب لاس و در  
صورت ملاقات او عدم انقیادش ما موشر بنگلیدن با او در جابر خور در گردیده تا کرم ناسه و مکر در سیه او رفت موشر لاس  
یک منزل پیشتر از میرفت میر کوٹ تعاقب او نموده از حد هر سه صوبه متعلقه سرراج الدوله بدر کرده گشت

و کرد داخل شدن میر محمد جعفر خان در منصوبه رنج و جلوس نمودن بر مسند ایالت هر سه صوبه  
سبب قصد و رنج و گرفتار شدن سرراج الدوله و در دست نوکران و خرامیدن  
او بعد تزکیه انتقام ازین جهان بعالم جاودان

چون میر محمد جعفر خان زمان را بتمام خود دید بعد گرفتن سرراج الدوله در پلاست توقف ننموده با کرنل کلفت و دیگر سرداران  
انگلیش ملاقات کرد و استحقاق عمود و موافقت نموده جامه مذکور را با خود در قیق گردانید و بر احوال سرراج الدوله و انحراف  
سرداران فوج ازان برگشته طالع اطلاع بهم رسانید از اخیان شرور ارکان دولت و سران سپاه چون خاطر جمع داشت بعد  
یک روز که عمارت از صبح روز شنبه بیستم ماه شوال سال مرقوم السدر باشد داخل دولت خانه سرراج الدوله در منصوبه رنج  
گردیده منادیه بنام خود در شهر سرشد آباد گردانید منافقان دیگر که با او و فاق و زبیده بودند و سلامت طلبان آرام خواه  
که از هر دو سو خود را برکنار رسته شهر ندید بسیارک با گذراندن نده و جنیت نزد او نشاندند و کسانیکه بدل راستی این  
ام بوده طوط سرراج الدوله در دل داشته شتر ذم تعلیل بوده اند آنها هم چار و ناچار از اید او انرا از سریده خود را با گشت نا  
ساختن محصلت نهیده حاضر آمدند و میر محمد جعفر خان بر مسند ایالت یکم زده کوس ملک و دولت بلند آوازه ساخت و با اتفاق  
و ولپورام برقی و فتن مهابت و ضبط و ربط احوال و اسباب و انقسام آن برای جامه انگلیشه و راجه و ولپورام چنانچه موعود  
بود پرداخت چون با خطاب و القاب مهابت جنگ و وضع و اعلام او نهایت خوش و در دل آرزو سه آن داشت بر  
خود مقرر ساخته شجاع الملک حسام الدوله میر محمد جعفر خان بهادر مهابت جنگ و در مخدو کند و خطاب مهابت جنگ مرحوم  
برای پسر خود میرن مقرر ساخت و خطاب بیعت جنگ مرحوم برای برادر خود میر محمد کاظم خان معین نمودم در مالک محروسه  
هر سه صوبه اکثر جارقانم استمالت و استقلال بنا بر مصالح حال نوشته ارسال داشت و میر محمد قاسم خان و اما خود را مع مردم  
مستعد برای گرفتن سرراج الدوله فرستاد و میر داود بهادر خود را که در راج محل می بود نیز تا کید و جلده نوشت که در گرفتن  
سرراج الدوله چه بلوغ نماید سرراج الدوله را که دام اجل پیچیده بود از طرف دریا مقابل راج محل رسید و تکیه دانا شاه نام  
فقیه ساعی از گشتی فرو آورده پختن کپورے برای خود و دختر خود و دیگران که دوسر روز جزیه بخورده بودند نمود  
ظاهر با فقره مذکور در زمان دولت و اقتدار چیزه که موجب استخفاف و آزار او باشند این آورده بود فقیر نه کو رکین  
دربیز در سینه خود مخفی داشته دام تو ویر گستر و بر شل و دل جوئی پیش آمده اتهام در بلع طعام و اناس استراحت

و آرام نمود و مشعل را بر ایمل فرستاد و عثمان اورا که قیص و تلافی نمی آسودند تا کسی داد میرداؤ و میر قاسم خان با انبوی بی که  
 همراه شان بود در رسید و سرال الدوله را مع عیال و اموالیکه با خود داشت برست آورد و شادمان گردید و بدین طریقت  
 پسند است اگر کشنوی بد که گرفتار کار سے سخن ندر و سه بد چون سرال الدوله مکافات را بمحم و مہیا و بدینچرخ و الحاح پیش  
 آمد و کسانے را که قابل خطاب خود نمیدانست حق عتاب آنهای گردید و از هر کس الناس جان بخش و تقین و بر خسته و شکستین  
 در زاد یست نمود و میر محمد قاسم خان عند قیقه زیور لطف اله و را که زیاده بر لکوک سے ارزیه در ان زمان بود و عمید قیوم  
 و امید گرفته متصرف گردید و ازین قبل آنچه دیگر میر گشت و بهشتش آمد گرفت و دیگر ان نیز و در خور رتبه و لیاقت خود  
 هر چه هر که را بر صورت دست داد و در اخذ و چیر آن کو مناسبه نمود و جوین لال که بدو یست سرال الدوله سر افتخار  
 و اقتدار یکو ان کشیده سرمای غنا و عداوت ساگر دید و بدو قبل ازاں سر سے آقا سے خود و مر شد با دیگر فشار آمد  
 محمد جعفر خان بر اسے استرخا سے را بر دلجو رام اور اجواله را بر قوم نمود و ظاهر اموال اندوخته او برست را بر  
 و دلجو رام افتاده جاننش نیز و جوین کشاکش لغت گردید و سرال الدوله روز یکشنبه پانزدہم شوال سنہ یک ہزار و یکصد  
 و ہفتاد و چہرے در دست نوکر ان خود اسیر دولت و جوان بر شد با و رسید چون خلق اورا بد ان حال مشاہدہ نمود و دولت  
 و اقبال و جاہ و جلالت و تازہ پروردگیایش که در زمان مغزن و عهد مہابت جنگ دیدہ بود و نہ پیدا آورده فہرہ سری  
 و زشتے افعالی اورا بالمرہ از خاطر خود شے گردانیدہ بر احوال او ترسم سے نمود و نہ گویند بلیغے از جاہ و داران ملایم  
 کہ سکن آتش سہ راہ بود اورا بد ان حال دیدہ و متاثر گردیدہ قاصدا استخلاص او شدند اما مقتدران کہ بلیغے از دولت  
 پر و بلیغے از دشمن متسلط امید و فاسے و مدہ فیم و ز در داشتند درین باب ماسمخہ نمودہ افغانی گردند و آنچه مر کو خاطر  
 زمرہ تا توانان بود و دیکو ز مرید میر محمد جعفر خان اقامت خود در منصور گنج بد عسے جانیشین مقرر نمودہ میرن را کہ اکبر اولاد  
 و از بطن شاد خانم ہمیشہ علاقے مہابت جنگ و پرورده او بعد مردن پدر بود و در حیلے قیوم خود و جعفر گنج مر شد با و  
 نگداشت و میرن مذکور در جمیع امور قسے چند از پروردیشتر و در غایت و شمع و لباس وایز او از خواہ و دیگر ذاکم اطلاق  
 پیشتر بود و نیز در قتل مردم و بالی شہر نہایت مجمل و چابکے و چالاسکے در امور نامعقول از جملہ فرم و دور اندیشیے شر و قتال و ترخم  
 سود میبر میدانست و با این حالات خود را عقل الناس دانستہ بار کا ب اغمال قیوم گذارشتہ بمہابت جنگ می جست و بچون  
 استماع در و سرال الدوله اورا نزد خود طلب داشتہ در جاسے مقید نموده و از رفقا سے خود را ان قتل او گشت نجیب زادگان  
 کہ نشتر سے داشتند ازین کار زشت اشتکاف نمودہ احد سے بر ان امر ضعیف اقبال نکرد و آخرالامر محمد می بیگ ناسے کہ  
 از بد و دشواریک پرورده بر سر بیچ الدوله و مہابت جنگ بود و بعد سرال الدوله یا نور او دختر سے یکس را پرورده  
 حلایر ضات اند با آن شے کتہ اگر دہ بودند این شقاوت را اختیار نموده بعد و سر ساعت از دور و سرال الدوله و کون  
 اور رفت چون سرال الدوله اورا بد پرید کہ ہما تا بر اسے کشتن من آمدہ احرار نمودن بچارہ از جان خود مایوس  
 گردیدہ و مجہداً از افعال بد و بارگاہ کرم اکتے تاب گشت و گفت یار اسے نمی شود کہ در گوشہ افتادہ زندگانی کنم بعد ان  
 گفت نہ البتہ در انتقام قتل ناحق حسین غلے خان کشتہ باید شد و بلا و مذکور شے بید رنج کشیدہ و ضربتی چند بر یکر نازنین او زد  
 پر و سے زمین افتاد و گفت بس است کہ کار من تمام و انتقام بانجام رسید و جان شیرین بجان آفرین سپرد و ازین دار اظلا معلوم و  
 مقتول تیغ جفا و گذشت و لاش اورا بر ہو و جلی انداختہ بلور شہر و دشمن گردانیدہ میگویند فلپان ہما نگاہ سرال الدوله از خون حسین فلانی

ریخته بود رسید بدون امر و اراده براسه کار سے بغیر و رت فیصل را استاد و کرد و قطره چند از خون سراج الدوله هم بر همان  
 زمین پکیده فاشتر و یا اوله الالباعا نظم چنین بود گردیدن روزگار چه سبکی و بدعهد و ناپائیدار چه منبر جهان دل که بیکجا نیست  
 چو سبک بر هر روز در خانه ایست نه اندک نانی بود عیش با دلبر سے نه که هر باهوش بود شوهر سے نه بر مرد و پشیا و دنیا  
 است نه که هر بهر سے جاسے دیگر کس است نه که کوفے کن امر و زبون و در تراست نه که سال دیگر و دیگر سے ده خداست  
 اگر گنج قارون بهر سے نه که خاندگر آنچه بخشه خور سے نه چون لاش او در بازار و بر سر اسے مادرش رسید از استی  
 شور و غوغا بر ما جرا مطلع گردید بر منبر سر و پا برد و سینہ بپا پنجه زنان بیرون و دود خادم حسن خان بر بام خانه خود که سر باز  
 و مقابل دروازه مادرش بود تا شایسته تشریف لاش محرم زداده خود سے نمود مشاهد این احوال نمود و لسان خود را  
 فرستاد تا بغرب کلک و چو بستی آن زن پیا که بر کشته سر کشته راع دیگر لاشوان هر ایش اندرون خانه کردند و قتی که  
 سراج الدوله را آورده بود منبر محمد جعفر خان در خواب بود اگر چه از افراتیمیرات بیدار ایش هم کمتر از خواب نبود مخصوص  
 در آن وقت که کشته جنگ بناید جلوس برمند امارت جنگ و دلاشته از هیچ عالم خبر سے نه داشت پسر بلند اخترش قبل ازین  
 که به پدر اطلاع شود کار سراج الدوله تمام ساخت چون بیدار شد بهرین پیغام فرستاد که از ناظم معزول مقید قاضی غوغا است  
 بود و خدیو جواب فرستاد که من ندان بے خبرم که در چنین امور لایل و تقاضا خواهم نمود و هر کس نزد او ماضی شد و  
 مفاخرت خود سے گفت که پدر را الحال پیغام فرستاد و من بمان وقت کار او را تمام ساختم یا ران من خود و همشیره داده  
 مهابت جنگ ام داهنه و چنین کار با چگونگی و توانم داشت شخص که بعد تسلط و قتیة ارکان دولت خود بار ابرام نرائن نوشت و خا  
 معنمن ترغیب با طاعت و نسی و اسامات شریع شد و او نیز ماضات بامیر محمد جعفر خان اصوب تدبیرات شمر و دیکه برای خلاصی میرزا  
 غلام علی بیگ پسر حکیم بیگ بر ابرام نارائن نوشته نزد خود طلب داشت میرزا را مذکور که حسب الامر سراج الدوله مقید بود و بچاره را  
 از او دل کشیده آورده بودند خلاص یافته نزد میر محمد جعفر خان رسید میرزا را مذکور سابق بنماست طبعی نهایت دوستی بامیر محمد جعفر خان  
 داشت درینو لایر تقرب و افراتخصا من یافته کسے از قربان با او برابر بنمود چون خبر این القاب و بیداری بخت میر محمد جعفر  
 از خواب و انکسے او برمند ایالت به بنارس رسید مادر دم را که افرایه سراج الدوله بودیم و خانه و محاللات ملوک و اتمقا در  
 عظیم آباد و معرفت بامیر محمد جعفر خان از معسر چنانچه بایه بود امید و عظیم آباد متفق شد چه خان مرقوم با والد فقیر نهایت  
 رابط اخلاص و کمال اتحاد داشت هر گاه بنده و ادرم شد آباد متقر سے از جای میشد اول میر محمد جعفر خان برای ملاقات بنده  
 بهر دخر و دسے آید بعد بنده براسے باز دید میرفت و میرن بنا بر حد اشد سن که نسبت بفقیر داشت سلوک خرد سے  
 بعض سے آورد و از ادب حقه روبرو سے فقیر نمی کشید علاوه آن با نفقه علیخان برادر خرد فقیر میر محمد جعفر خان را دوستی  
 و بے شکفے یا را در میر تبر بود که بالاتر از ان تصور نتوان نمود بنا برین اورا گمان شد که گو بایان دولت بخاند اش آمده اگر هیچ  
 نباشد نهایت صوبه عظیم آباد البته با و خواهد شد ازین جهت عرضے معنمن مبارکباد نوشته ابلاغ نمود و خود بنا بر اعتقاد باسته  
 و افر که بر اشتنائی و اتحاد میر محمد جعفر خان داشت اراده معاودت با ما کن مالوفه ملوک تقسیم داد و بخشی بایا رنوده والد و  
 جمیع اهل و عیال و اخوان را بر داشت و را عظیم آباد گردید بنده نظر بریکه الحال میر محمد جعفر خان را کله گوشه آسمان میسایل  
 و ما از مرشد خود در نهایت پستی و تنزیم و میر محمد جعفر خان چنان کسے نیست که یوسے آدمیت از گلیار و خا کل اداستشام  
 نمود و امید حقوق شناسی لغات سابق از و بایه داشت اندک تا سے نمود در بنارس توفقه کرد و سقے سقے خان

را نیز مانع قیام شد ایشان شنیده مع انخوان و متنبیان بنظم آباد آمدند چون خبر ورود ایشان بنظم وقت رسید جواب غرض قلم آمد  
 نمود و راجه رام نارائن را نهایت ملازمت بر بے خبری او نوشت و ام نمود که در دوران رابع نفع علی خان با نوبه بنام  
 برگرداند آن وقت فقی علی خان را گفتند بآباد آمدن ایشان را و سبب خدمت میر محمد کاظم خان برادر میر  
 جعفر خان از چند سال ملازم راجه رام نارائن و کفایت سرکار او داشت اگر چه مرد ساده بود اما از حق نباید گذشت خصالی حمید  
 بزرگ را بسیار داشت سید علی خان برادر سوسه فقیر بنده متشرف شد این ماجرا را خبر ساخت و گفت که راجه رام نارائن چه چه  
 خود فرستاده و در معادوت با ملوک بنام رس حسب الامر برادرشاک کاظم اندام الله دارد و از استماع این خبر بر آشفت و بولام ناما  
 پیغام فرستاد که من با ایشان شرکیم اگر بر آوردن ایشان از شهر منکر باشد فکر بر آوردن من باید نمود رام نارائن مذکور  
 خواست و انکار نمود که مرا باین صاحبان کار دے بود از امر برادرشاک ساربت باین کار ننوده ام گفت او شان بپوشه  
 اندازد اگر کش را من سے غایم شاکا رسے نه داشته باشد از خاموشی نشست و این مرد بزرگ را هر چه در دلش آمد ب زبان قلم زداده  
 برادر خود میر محمد جعفر خان نوشته فرستاد چون خط رسید بنیض برادر ناما دم و شبته گفتند از او کفاسه کاخ و باز آمدن متقاضیستند  
 رسیده بر این ماجرا آگاه و نفع علی خان اذ آمدن من بشمار گردید که مبادا خبر ورود ایشان محرک آشفتگی قاضی میر جعفر خان  
 رام نارائن حمید اگر دینده قتلش ایشان دید و استقامت نمود که من از دور و دود خود رام نارائن را آگاه دے که دایم اگر  
 راجه من گشته از دن داد بر نام و الا بر سے گرم و در قهر برانند که نوشته فرستادم جواب در کمال خوبی نوشت و برای ملاقات  
 خود مرا طلبید و اذن اقامت داد و فقیر در خانه بآباد ران و مادر بسر برده گاه گاه سب است و رفت در بار رام نارائن سے نمود و اگر  
 قلعه شورش حاضر سے خان قلام صولت جنگ مرحوم که داره مذودیون خانه اش هم بود با اتفاق اهل سنگه کایتره دیدن شکر  
 که در پوزینه خروج نمود هر مومن لال یا نائب ادر اگر فتنه مقید ساخت و خود بیکو مبت آغا سر سے برافراشته بود و قهر آمد  
 میر محمد جعفر خان و بر آمدنش ادر شده آباد با استماع شورش مذکور شروع یافت و معلوم شد که میر محمد جعفر خان باراد الله افکاسه  
 ناسر که آتجا و انتظام و شیر عظیم آباد با نوج انجوه برآمد و چنانچه در اوراق آئینه تفصیل این سوانح پرمونجی بنامه

ذکر برآمدن میر محمد جعفر خان باراد گوشال حاضر سے خان و انتظام و شیر عظیم آباد  
 و تالیف راجه رام نارائن و دیگران

چون در مرشد آباد انقلاب عظیم و فتنه عظیم روی داد هر یک در خیالے افتاده از ادب پیش گرفت راجه رام نارائن  
 رام پهلوان سنگه و راهبر سندر سنگه و دیگران و لالت بلقر گشته و انتقام دے نعمت و دادند داد داد نمودند و توفیق و دوا  
 نیافت و هر چند اندیشه با از طرف میر محمد جعفر خان در مال احوال خود داشت ماضیات پیش گرفته آمیزش را معصوب امور  
 چند اشت روز سے میر محمد کاظم خان برادر میر محمد جعفر خان مع هم اعیان خود که جم غفیر سے بر دسے خبر و غیر وقت اولی صبح  
 در باغ ساخته رام نارائن که او هم در اینجا بود رفت داخل شد و رام نارائن بهتش گشته از عمارت باغ مذکور در  
 عمارت باغ دوم که نمید بهین باغ بود رفت نشست و مخلصانش در اینجا اجلاس نمود و گفتند این قسم آمدن نمودند و نام نام  
 هم مذکور آنکه این وقت ملاقات سے در اند شد و با سے مردم گفته فرستاد و اد میر محمد کاظم خان و برادرش بدگان گشته شکایت  
 ایشان نقل مجلس خود نمود تا آنکه میر شرف الدین که جلد دار قدیم اولادان شجاع الدوله و سر فرزان خان و بعد زمان

آنها رفیق حمایت جنگ و سراج الدولہ و تبارک مجلس دولتی و امیر محمد جعفر خان بود و گیتہ اہل نامے از گامشہ ہا و رفتا سے  
جگت سید بسفارت و تالیف و اساتات رام ناراین از لشکر میر محمد جعفر خان مع مراسمات اور سید نہ و سرگرم کار و خوگر و  
و حاضر علی خان کہ درم غریبہ و مصلحت جنگ مرحوم و دار و نہ دیوان خانہ او و مورد الطافش بود و بعد کشتہ شدن شوکت جنگ  
و شلای پسر مہسن لال از طرف سراج الدولہ در پورنیہ پسر میرد و نیز اچل سنگیہ کایتہ دیوان شوکت جنگ در عہد پسر مہسن لال  
متحدہ پرگتہ تاج پور و سوری پور و گوند و ارد و گندہ کولہ و غیرہ جا ہائے زر و سہ تاجی بہر سانیدہ بود سپاہ و رما یای پورنیہ  
از عہد مصلحت جنگ کہ ہشت نہ سال گذشتہ باہر دو کس مذکور نہایت معرفت و بسبب تقرب آنها با ولیا سے نعم و رجوع ہم  
داشتند بنا برین ہر دو را چہرے می شمردند مردم پورنیہ مش رما یای جنگا نہایت نامرد و دلچ بہر کس می باشند و سپاہ مہسن  
آنجا ہم کہ مذکور حاضر علی خان و اچل سنگیہ از کمال شناہت نشانتن مرتبہ خود در این انقلاب با ہم ساختہ سپاہ اخبار را بخود  
منتقل کرد و اندیند و نائب مہسن لال دیوان سراج الدولہ را کہ حاکم پورنیہ بود مقید نمودہ حاضر علی خان بہر و سادہ کلمہ  
نیکہ زد و اچل سنگیہ دیوان تدارک المام او و مرجع مردم آن دیار گردیدہ فی الحقیقتہ حاضر علی خان را بتام تورد ساختہ صاحب  
اختیار جمیع معاملات و کار و بار نمود و سہ مذکور بود میر محمد جعفر خان را چون بر رام ناراین نائب نظامت عظیم آباد اطمینان و  
اختیار نمود و رفتن بصوبہ مذکور و انفرار و ولجعی از معاملات آنجا ضروری شمرد و درین عرصہ آشوب پورنیہ ہم بکوش اور سید  
ناچار بر اسے انتظام این دو کار و در ماہ صفر سنہ یکہزار و یک مہند و یک ہجرت در ماہ پنجم از امارت مستعار خود و منفعت  
نمودہ داخل مسکرا گردید و فرزند را چہند خود میرن را در مرشد آباد بہ نہایت گذشت اول منزل کہ میدان بہمن بود از برادر حقیقی  
سراج الدولہ کہ میرزا مہدی نام و بعضے از خطاب ہای پدر خود داشت و در تحت فرمان برادر زندگی می نمود با آنکہ در قید و بند  
بود اندیشہ بہر سانیدہ انتشار فرمان داد و دستور خود چنانست کہ آن بیچارہ را در رختہ ہای کہ برای نگہداشتن شال و تھانہا سے  
سفیدے سادہ گذاشتہ رہیسا نہایش را چنان تنگ کشیدند کہ در آن ننگبند روح آن مظلوم بآلم قدس پہ و از نمودہ و از بعضے  
مسموم افتاد کہ زہر قوسے التا فرے خود را اندینان مظلوم مرحوم مسموم بآن عالم رفت بعضے از متعین سے گویند کہ  
سبب کشتن آن بیچارہ در کشتن راجہ دولہو رام امیر جعفر خان بود کہ در اندک زمانے صحت فیما بین ہر دو کس ناپا  
و اتفاق با فراق مبدل گردید بیش بہا نا آنکہ راجہ دولہو رام چون مقصد سے عہدہ مات جنگ و پسر مہندی مثل  
راجہ جاشنک رام و در عہد آقا سے خود صاحب پاسکے بھالہ را در ولایت بود و میر محمد جعفر خان در ظل حمایت او  
از جزا سے خیانت سے بختیگر سے محفوظ ماندہ منت احسان بر سپاہ سے گذاشت و خود ہم نقدا سے داشت راجہ  
مذکور بخون خان و آبرو سے خود کہ از سراج الدولہ داشت اول با میر محمد جعفر خان شریک دہستان گردید و از  
در دل خود از ریاست میر جعفر خان و اطاعت خود نام و منفعت گشتہ ارادہ بر آوردن میرزا مہدی سے مرحوم در غلط  
گذاشتہ و بعضے کسان را درین باب خفیہ باین کار گماشت کہ برادر سراج الدولہ را نحو سے تابا در ساند و میر محمد جعفر خان  
رجوع سپاہ و خواستہ در با دولہو رام دریافتہ و بر ارادہ او آگاہ گشتہ و مضر و قاصد قتل آن نوجوان بے گناہ گشت  
علی سے حال آن بیچارہ را ناحق کشتہ و غیرہ اند و زور و وبال بقتل نفوس محمد بن محمد خود مطمئن خاطر و فارغ البال گردید  
میرن مذکور خود را بجای شہامت جنگ شہر دو عملہ او را عملہ خانہ خود کرد و چنانچہ حاجی مدے مرحوم را دار و غر  
دیوانخانہ در راجہ سراج بلجہ جنگا لے ہما نگیر سے را دیوان خود مقرر نمود و خادم حسن خان کہ نام فرایت خود با میر محمد جعفر خان

اشتمار سے دوا سے الحقیقت فراموش نہ داشت چه ب رت قرائش آست کہ سپہ خادم علی خان پدر خادم حسن خان شوہر  
خوہر میر جعفر خان بود و خادم حسن خان از ان منصفہ ہم نہ رسیدہ از زنی دیگر کہ شاید کشمیر بود و متوکل شدہ بدین جست  
بخواہر زادگی او مفاخرت سے جست و در ہر مجلس میر محمد جعفر خان را با خطا مامور کرد در ہندی خالو را سے گویند بقبرست نمود  
اما بعض مناسبتا سے مزاج داشت و دین ہم چند ان تفاوت بود بدین سبب از بہ وجہ اسنے در تاشا بیٹے و فوا حش  
طلبہ و لود لب کہ مرغوب ہر دو کس تا پایان زندگانی بود ہمیشہ شریک و سیم و در یک مرتبہ و مقام ہم ہم بودہ اوقات  
را باجم و طلب سے گذرانیدہ لیکن نیست میر محمد جعفر خان شایستہ عیار و در حساب و کتاب و اخذ و جرہ ہر ہوشیار تر و  
سکسے و نیز مغز و در زاجش غالب و با و ضلع خان جنگی و حرکات و کلمات لولیانہ مستاد و راغب بود چون بنو کری  
سولت جنگ مرحوم بہ تہاد پورنیہ ہسر بردہ از داد و رسم آن دیار و داخل و خارجش آگے تمام داشت از روی  
ملکومت آنجا سے نمود و در جلد سے رفاعت کہ ہنگام فوج سرای الدولہ یا میر جعفر خان کردہ و نے الحقیقتہ و رہنما  
و ہسر بردہ چہ سرای الدولہ از خادم حسن خان ہم بگمان دوا بان ایداد اخراجش بود توقع داشت کہ چون حق تھا  
بر شاہین ہم ملک و دولت بخشیدہ اگر گوشہ پورنیہ باین بندہ کہ با زیال دولت شما معشیت و متب بودہ پیشہ  
از بندہ چہ دریا بیگانہ نخواہد بود چون ہنگامہ حاضر ملے خان رو سے دادہ میر جعفر خان بارادہ اظفا سے نارہ  
آن فساد سیرہ ن ہر خادم حسن خان کہ زمر سے معتد بہ با خود داشت اسباب امارت بقدر حاجت آراستہ ہست  
میر جعفر خان گوید اصلاح مفاسد پورنیہ را بشرط اعلا سے خدمت آنجا دامت اندک فوسے شمد کردید میر جعفر خان  
کہ رشتہ لیش و آرام خصوص درین از منہ کہ وقت شام دو سے پیش آمد نہایت داشت و معاملہ عظیم آبا و را  
و پورنیہ عظیم تر سے پنداشت راستہ گشتہ خدمت پورنیہ با و دار و میر محمد کاظم خان رسالہ دار قدیم حاجت  
را کہ با فقیر ہم تر استے داشت چنانچہ ذکرش در جنگ شوکت جنگ با سرای الدولہ بقری سے گذشت و با فضل  
محمد جعفر خان بنا بر تالیف تادب بر سالار اش السنو و دہ بنگال سے بعض افواج ہسم با و متہ مودہ بود و ملک  
خادم حسن خان معین نمود

ذکر رفتن خادم حسن خان بہ پورنیہ وظفر یافتن بر حاضر علی خان و مجلسی از سوانح آنجا

میر محمد جعفر خان خود در راج محل توقف نمودہ خادم حسن خان را چنانچہ گفت آمد بہ پورنیہ مرخص نمود خادم حسن خان  
فوج و اسباب خود آراستہ عبور گنگا کردہ نوشہات بہر خود بنام ہریکے از و ساسے سپاہ و رہا یاسے پورنیہ کہ کابل  
را بنام و نشان سے شناخت متعین و مدد و عید و تالیف و تمدید بر نگاشت حاضر ملے خان سفاہت نشان و اہل ملک  
مغرور خود داد و دامت و در ہشتا بہ از و عام شش ہفت ہزار پیادہ و ہرق اند از بخت آنجا و دوسہ ہزار سوار مجاور  
آن دیار کہ بمنزل را یا و از تاثیر آب و ہوا سے آنجا ہر سے و جنگ و عار گشتہ لائق کارزار بنودند خود را معہ رکابی  
تقدیر نمودہ بارادہ مدافعہ خادم حسن خان بعد استماع ارادہ اش ان پورنیہ بر آمدہ بمالیکہ مناسب دانست طرح سنگ  
و مورچال انداخت و زن پان تاسے منجے دماغ او را بطریق احکام نجوم بردالت فوج وظفرش شو را نیدہ اطراف و  
اضلاع مورچال بتجویز خود مقرر ساخت و حاضر ملے خان مع دیوان با فوج و سامان در ان سنگرا قامت و رزیدہ متعہ



پیکار نہشت و رفتا سے خود را زربا سے بسیار گرفتار اند فرمایم آمدہ مائل سر لعل الدولہ بدست آمدہ بود و رایگان بنشینے  
نمود و خوشنود گردانید چون خادم حسن خان نزدیک رسید و غیب و خوف و در دل فتنیں جا کردہ خادم حسن خان خود را  
فوج از میر جعفر خان نمود و عرضے نوشتہ عجلۃ المخلخ داشت کہ موافق و مددہ خوب سے با عانت من زد و تیر برسد و تیرا سے  
در قلوب سپاہ پورینہ ہم رسیدہ در میان آتش اندک اندک راہ فرار افتتاح یافت و شبہا ہر کسے ترسناک تر بود و را  
خانہ سے گرفت تا آنکہ در جمیعت حاضر قصور سے راہ یافتہ خاطرش ہم پریشانی پذیرفت میر محمد جعفر خان چنانچہ سین شد  
بود میر محمد کاظم خان را بلکہ خادم حسن خان۔ و اند ساختہ خادم حسن خان کہ مرد عیار سے بود و بر اضطراب سپاہ و سالار  
پورینہ آگے یافتہ مقابلہ را مناسب دانست تا بے اعانت دیگرے کار سے ہم کند و ناسے ہم بر آورد بنا برین  
قبیل از ان کہ میر محمد کاظم خان برسد سپاہ ہمداد خود را آراستہ مصوف حرب مرتب نمود و بلبل جنگ کو فتنہ سوار  
شد از ان طرف حاضر علی خان و اجل سنگتہ نیز تہیہ جنگ نمودہ و مصوف را آراستہ بر سنگر خود مستعد ایستاد چون  
خادم حسن خان مع فوج خود نمایان شد سپاہ حاضر را خوف و ہراس وافر مستولے گردیدہ و احکام بیم و امید از  
خادم حسن خان نیز رسیدہ بود و بگردیدن تلید لشکرش بے تحریک بیعت و سنان گریزان گشتہ راہ فرار پیچیدہ  
و بجا خود رسیدہ آسودہ حاضر علی خان عاجز و حیران گشتہ بچاہے و چالاکے بدرفت و رفت گرفتہ بجا ہر  
راہ کو ہستان گرفتہ بیرون از حد و محروسہ این ہر سہ صوبہ جاسے سر بر آوردہ در انجا بسد برد و در عمد مالہام  
میر قاسم خان با آ آمدہ دستے در قید او ماند بعد از ان از وینے سموع نشد و خادم حسن خان مظفر و منصور و  
پورینہ گردیدہ در خانہ ہاسے بنا کردہ وصولت جنگ نزول نمود و فرمان داد تا نقص کردہ اجل سنگتہ را حاضر کنند  
آن احمق با امید آنکہ متعددے پیشہ ام و بد ناسے بر سر حاضر علی خان افتادہ چنان تفرضے با من بخوابد بود و غائب  
گشتہ گرفتار آمدہ خادم حسن خان کا فتنہ جمع و فوج از و گرفتہ ہر کرا با و پیوستہ وینے از حاضر او بدست آوردہ  
بود استر او نمود و اکثر خرابان را بے آبرو کردہ مع شے زائد از آنچه گرفتہ بود بدہم عرض و وصول در آورد و در  
را بطعن و کتایہ ہر قدر سلیقہ اش و فائز و زور و فری با بدنامی اند و فتنہ درین فتن میر محمد کاظم خان  
حسب الطلب رسید و با خادم حسن خان ملاقات نمودہ و بد روزے چند مرض شدہ نزد میر محمد جعفر خان رفت و  
خادم حسن خان مشد الارکان گشتہ با تنہام مالک متعلقہ خود پہ داشت بعد چند ماہ رتن پان منجم کردہات بخشیدہ  
بیعت خان و وصولت جنگ در پونہ داشت بگمان آنکہ امر ارا با ہنمان کہ کارشان بہن خوشنود نمودن اغنیای ہنمان  
در مرغ بے اہل است کینہ نے با شہ خادم حسن خان با من کینہ چہرہ داشتہ خواہد بود رفتہ با و باید ساخت و دہات  
را شہرت باید شد چون رسید خادم حسن خان با بہتر اشراف نمودہ گشت رتن پان جیو ساعت را خود خوب بنہیدہ از  
خانہ بر آمدہ باشد گفت نواب نامہ ارکار ما بہن است کہ تحقیق و تفتیح ساعت براسے دیگران بے کینہ براسے خود  
چگونہ قصور سے کردہ با شہ گفت حاضر را ہم خود ساعت سیدی گفتہ در میدان آوردہ بود و متغزل شہید بخیر و انقیاد و در  
را گفت کہ این گید سے را بردہ بینی اورا برہنہ تا قدر ساعت جناسین بر او برد دیگران عیان گرد و در حسب الحکم اہل  
آمد و میر محمد جعفر خان با جمیع لشکر و خضر تہیہ رفتن عظیم آباد نمود و

ذکر نہضت نمودن میر جعفر خان اندراج محل بطرف عظیم آباد و ساختن راجہ رام ناراین

با کمال کیفیت و محفوظ ماندن از شر و در گشتن میر محمد جعفر خان مشغوف و مسرور

چون بنده میر محمد جعفر خان برادر ابرام ناراین بر ما معلوم شد رشککاری خود پانصدی دولت نقد در اتفاق با ما انگلیس دید چنانچه  
بر قول و فعل میر محمد جعفر خان و اتباعش انداخت ناچار با کینه اهل ساختن او را وکیل خود گردانید و گفت بجو  
ماط خود من خط بمر و دستخدا کرن کلیف تحصیل نموده باید آورد تا من ملین ناکر گشته حاضر شوم و مسود و درست کرد و در  
کینه اهل نزد میر جعفر خان رسیده ظاهر نمود که به تو رسد صاحبان انگلیس رام ناراین حاضر نمی شود اگر خط از مر و دستخدا  
ایشان برسد مقدم بر دوسه سلی می شود و الا خدا سه داد چه صورت گیر جواب یافت که چه مثالی کینه اهل با نشسته  
ساخته و مسوده خاطر خود نویسانیده و در و در و چون میر محمد جعفر خان چند ان خط و مسود داشت و در لشکر جنگ که  
استی لازم داشت خصوصاً بعد طعام هیچ کار سه نمی برداخت خراج فشانان وقت دیده مسوده را آورد و در بندری دانه  
نخواست متوجه آنرا نشد گفت معنیش بگو می دانست مناسب مزاجش ظاهر نمود و هر دو آنگی داد و کیش کرن کلیف برده مطابق سخن نویسانیده  
پیا رسید کینه اهل کار خود کرده بر دومی خود کرن کلیف رفت و موافق مسوده خط نویسانیده گرفت و کرن مسوده را نزد خود  
نگذاشت مضمون آنکه شما باطام جمع بیا نید حفاظت جان و آبرو و مال و صوب و عدم درخواست محاسبه از شما و مر باست و  
کینه اهل آنها سزاوارد و از بطر عظیم کاباد بر کشاد و رسیده برادر ابرام ناراین خرده در دوا و خود را دیده و ملین گردیده  
اراد و رفتن با استقبال و ملاقات میر محمد جعفر خان بزم نمود و ساعته دیده نقل مکان کرد بنده را که تالیف قلب نموده  
نوابان ملاقات بود و مشمول اشتقاق و عنایات می نمود و در افتاد که ملاقات و مدار است با او کرده آید بنا برین  
در مکاسه کرن نقل نموده و روز سه مقام داشت رفتم و محقر رفته نوشته دست او دادم حاصل مضمونش آنکه میگوید با هم کار  
بکار می آید اگر مناسب و اندیشه میز بهر او باشد بر فقا سه همان در لیکه دستخدا نمودن کرن بالنقل در نوشته می مردم اما حسن  
اغلاص شاد و نظر جلوه کرد و فرصت را منتظم انشاء الله تعالی بید معاودت با کامیابی خدمتی که از دست بر آید سعادت  
خو اهرم شرم و غصه گشته بنما خود آدم و او راست بنده دست کرن کلیف ثابت جنگ شتافت و سال غیر کینه اهل که محرم بودند  
ترغیب و دلالت بر متن نزد میر جعفر خان و اظهار قیامت ملاقات با جلاله انگلیس با نواع مختلفه نمودند رام ناراین که هر دو عیار  
بود اتفاقات بگفته آنها نکرد و رفته با کرن کلیف ثابت جنگ ملاقات نمود و او یکی از سرداران را همراه او در کار رفته بلامت میر  
جعفر خان رساند این سخن بر میر زکریا گران آمده در دل ملاسه از رام ناراین بهم رسانید بعد ملازمت فرمان داد که در فلان  
طرف خرگاهش رام ناراین بنده خود کند چون او الحال ملین بود حسب الامر بیا آورد و بد اتفاق و دوسه منزل طر نموده بارخ  
جعفر خان که متصل با بادی عظیم آباد طرف شرقی بر لب آب گنگا و انست مسکگر دیدنی علی خان و سید علی خان و غالب علی خان  
اخوان فقیر و سالت میر محمد کالم خان برادر میر جعفر خان بلامتنش رسیدند و بنده بمعرف میر محمد کالم خان بخشی کسسه ابلا نام  
تر است و با آن عزیز آشنائی و حقوق و دستپاسه او و احسان سابق بدست جنگ سراج الدوله باشوکت جنگ برگردان  
بود یک ملاقات بناچار سه با میر محمد جعفر خان نمود و میر فقیر را با او مصلح او قبل ازین نکاح است و بعد از ان هم مناسبه و با  
محاسنت او بنا بر عدم محاسنت رفته بود و در مدت دوسه ماه اقامت او در عظیم آباد شاید یکبار یا دو بار دیگر در بارش  
و هر بار با استماع تقریرات موجب از بهرت خاطر و انتشار حواس بهم رسانید و خواهش مشاهد آن محل نمیش کرد و به سبب اغلب  
اد قیامت بنما میر محمد کالم خان بخشه گذارنده دل خود را خوشنود میداشت و هر چند عسرت و تنگی دستی بسیار در ان آو ان

لاحق بود فقیر این شرف جناب شیخ حزمین را اسکنہ اللہ تعالیٰ فی سلعہ طیبین متذکر بود و توبہ از کہ در تمار با بخاطر خود راہ نمیداد  
 بیست مطرب سماع برکش و ساقی شراب دہ ہایام را ہمال و فلک را جواب دہ ہایم جعفر خان را با میرزا شمس الدین کشتی  
 دیرینہ و نہایت بے تکلفی با بود بلکہ اندک مبلغی بطریق فرض ہیر جعفر خان و عند سرسراج الدولہ کہ ایام اضطرار ایشان بود نیز رسانید  
 در این اوقات مالک دفاٹن و خزائن سرسراج الدولہ ہر سہرہ را قاضی کشت ہیر شمس الدین متوقع انواع مراعات بنا جہت  
 سابقہ بود اما برعکس انچہ منقولش بود مشاہدہ نمود و کثر در خلوت با رہی یافت بخوت آکچون کہ مرد خوش طبع میباک و کشتہ  
 است مبادا فرست یافتہ کلماتے چند کہ موجب کسر شائش باشد بر زبان آورد و زسہ میرزا فی الذکر صحبت جلوت وقت فرست  
 در یافت ہیر جعفر خان خواست کہ ہزارے گفتہ از اول زبانش را بچند کند گفت میرزا صاحب من احساناے شافرا موش  
 نکردہ از احوال شافرا غافل نیستم لکن چہ کنم کہ زہاے موعود و یسا حبان انگلیش رسانیدن و دیگر امور منورہ را سر انجام دادن  
 واجب شدہ ہر گاہ ادعاے فرستی و دوستی بخشید از خدمت شافرا موعود ہم بود میرزا کہ دل سوخته و خشکی ہاسے انداختہ چند  
 داشت گفت ثواب صاحب احوال خود را زیادہ برین نفرمائید کہ مرا قتی آید و چہ کنم کہ سرسراج الدولہ خانہ مرا فارغ کردہ  
 والا درین وقت ہم خدمت را سعادت سے شرمدم ہیر محمد جعفر خان را کہ جواہر زو اہر و اخربست افتادہ و تمام عمر خود را زو  
 آن بر باد دادہ بود دیکار سے پوشیدہ چنانچہ در ہر دو دست از ہر جو ہر ہر یک سحران و این سحران ہاشش بہت در یک دست  
 جمع مے شد و مالہ ہاسے مروراید سلعہ الفیاس سہ چارہ عدد و گردن مے انداخت آن روز ہم بسین بیات بود میرزا  
 شمس الدین گفت سگے چند کہ در دست و گردن خود بدولت است چہیزے نیست کہ بکار کسی آید آمانتدہست کہ اگر باین  
 دست طبا پنچہ بروے این مجلس مے زدند راستے و مسرتے بدل من می رسید چون میرزا فی الذکر ہم ہمراہ ہیر جعفر خان  
 بعظیم آباد آمدہ بود کہے بجان مرقوم خبر سے دروغ از راہ عد او سگے کہ با میرزا شمس الدین داشت رسانید کہ ادما می میرزا فی  
 مذکور با مردم کرنل ثابت جنگ منازرہ و خارج جنگی نمودہ اند اتفاقاً بعد از میرزا ہم حاضر شد مجمع عام بود و چہ عجب کہ من ہم آن  
 روز زو بود با ششم ہجرت و در میرزا شمس الدین ہیر جعفر خان اورا مخاطب بلکہ معاتب ساختہ گفت صاحب مردم شتاباد ماسے  
 کرنل صاحب می جگتہ نمیدانید کہ کرنل کیست و مرتبہ اش چیست میرزا شمس الدین بر پا ایستاد و بانگ بلند گفت قبلہ گاہ مرا  
 چہ یار را کہ با کرنل صاحب طرف تو انم شد من ہر صبح ہر فاستہ تر کرنل صاحب را سہ کورنش میکنم با کرنل صاحب چگونہ تر  
 خواہم جست و این کنایہ بود بطرف او کہ با وجود عدم یاقوت نظامت بلطین کرنل مرقوم بآن مقام و مرتبہ رسیدہ  
 القصد بعد چند روز ہیر محمد جعفر خان را کہ انفرانخ از پیش و کامرانی و تماشا سے رقص و سرود زنا ماسے آن دیار میرا آرا داد  
 و ادان صوبہ عظیم آباد بہرادر خود میر کاظم خان نمود و محاسبہ دخل صوبہ مذکور از ارام تا بر این درخواست او کہ  
 برای سنین روز با توسل بہ کرنل ثابت جنگ و اصحاب انگلیشیہ حبسہ بود با کرنل کلیت ظاہر نمود کرنل ہیر جعفر خان بیخام  
 مانعت ازین امر فرستاد ہیر جعفر خان بوضع گفت گوشے کہ داشت ہما شفتہ جواب داد کہ صاحب چہ سنے دار و صوبہ را کہ  
 برام تا راین بہ ہم و برادر خود را و مردم گردانم برای چہ و برای کہ کرنل باز گفتہ فرستاد کہ من برای سنین روز با دول با شاد  
 مرشد آباد کہ خواہان رفاقت من شدید و تکلیف رفتن بمبرادہ خود نمودیدراضی نبودہ مانع شتابودم کہ ما مردم را ہر گاہ ہیر و در کار ہا  
 مالی و ملی خود خیل گردانید کہ اکثر کار ہاسے شامنا بق ضوابط و آرای مانخواہ بود و ہر گاہ پای من در میان باشد چارہ از من  
 و مانعت اطوار و افتالیکہ مرا قتی خواہم مقررہ و عمو مدینہ مانبا نیندازیم تا ہریم با ہرین مدافعت ما در بحال مات موجب بخشش و

افراق و باعث تبدیل و فاقی بفاق خواهد شد بچایر شماینا مکنون که ما را آورده ملا و خط استمالت متشنج و پیمان مهر و شکر  
 این نویسنده بچگونگی خلافت عهد و نقض پیمان بلبل سے توانا میر جعفر خان انکار مضمون خط و استبدادی مسودہ نموده ثابت جنگ  
 مسودہ را فرستاد چون مسودہ خوانده شد میر جعفر خان انفعال کشیده و گریز حاصل و در آنوقت آنا هم رد و بدل چنانچه  
 باینده نموده با اتفاق ملزم ساختند که مسودہ را در جعفری گذرانیده و بمضمونش مطلع گردانیده و ایم الحال بنا بر هجوم مشاغل و غلبه  
 نسیان از خاطر ما طرحت و فراموش گشته است خلاصه میر جعفر خان را چاره غیر از استرغنا کے کرل و رام ناراین نماند و  
 از انظار ارا در خود نادم گشته شروع برضا جوئے رام ناراین نمود و برادر بیچاره خود را بنویس و ایام و طاعت دیگر فرستاد و اندی  
 همراه خود در مراد امید داران گرفت و کاشکار خان سین که درین آشتی با خان مرحوم و از ابد اسے تسلط نیز عراضین بنیاد نگاشته  
 خوشنود و داشت امید نور سے در رفع مناقشہ که ما را جاسوسہ رنگه داشت سبب المطلب میر جعفر خان در حضورش  
 آمده بود عده امروز و فردا شارمان بود و راجہ سندر سنگه از دانا کے و خوبے خود توسل برام ناراین که داشت دست ازان  
 بنیاد گشته میر جعفر خان را مثل سائر الناس میدید و گاه گاهی آمد و رفت در بارش سے نمود چون مقدمه رام ناراین  
 صورت گرفت و مہلے معاملہ و متانت پذیرفت کاشکار خان که از دستے با انتظار ایفا کے و عده امید دار خود بر وفق  
 ایما سے رام ناراین پاس خاطر راجہ سندر سنگه متیق دید و میر محمد جعفر خان از انتظام امور نوئے که کور شد فرافست  
 یافت اجماع فقرائے قلندر که با مصلح میل سے مانند نموده طاسے لائق خورایند و سر فقیر یک یک روپہ و ادب ازان  
 سرگرم نشاط ہوئے که دید و جانداران کین ساخت و در باب بود و لب و اصحاب عیش و طرب را بنواخت و درین عرصه  
 رام ناراین که بر احوال فقیران که توسیجے داشت براسے و انکاشتن جائیرات قدیم پر گنجهلا و دماسے مونگیر و دت بنی گن  
 و مولانا کلمہ میر جعفر خان التماس نمود و میر جعفر خان ناچار پاس خاطرش ضرر و مشرود اذن و درام ناراین این احوال را بنویس  
 گفت و میر جعفر خان چون دید که این کار شیت یافت و نفعے طے خان برادر فقیر که با خان مرحوم و بنیاد آشنایند و میر محمد  
 رفت بخدمتش سے نمود و پیشتر خود چنانچه ایما سے بدان رفت تو قنات عظیمه داشت با فضل هم تجوید معاجت ایسده و در  
 کار با بود و خواست که بار احسان سے بر سر نفعے طے خان گذارد و او را از سر خود و انکد بنفعے طے خان فرمود که صاحب دربار  
 جائی خود اگر کامر سے منظور باشد سواش بیارید تا من و سخنا که وہ دهم نفعے طے خان مانفے انصیر و رانته ناچار سوال و انکاشتن  
 جائیرات مذکور نو بشته بر و میر جعفر خان بنام راجہ رام ناراین دستخط کرد و او و هر دو کس را خوشنود نموده و اعیبه  
 معاودت نمود چند روز و چهل مستون که بنا که وہ بهیبت جنگ مرحوم بود و رسوم ہوئے را با تمام تمام تقدیم رسانید و دست  
 روزانه و شمش چون بائے ماند در ریستان و ریاسے گنگا که در میان انکد آبے جاری سے داشت عبور نموده سر برود و با  
 بر پاک و دشور ہوئے یوم انشور مشابہ ساخته آخر روز از ایام مودہ اش که با عقدا و بنود روز خاک بیز سے بر سر درو سے  
 بعد گراست این عمل هم خاطر خواه خود و پدر و خواہان با تمام رسانید و در انکد آمیز سے و خاک بیز سے داده معاودت  
 بشیر عظیم آباد نمود و از انجا مازم شد آباد گشته اول بربارت مقابر مبارک حضور مرقه مشاء شرت بن یکے ستر سے که شیخ و قضا  
 مردم مبار و قرب و جوار آنجا مست رفت آرزو سے کباب گوشت گا و بار و عن تلخ شرف که کوکد ناٹے نوشان آنجا  
 بسیار داشت و میگفت که در آنجا خاطر خواه خود و خواہد شد شینده ام که بود و در در قصبه مبارک بنده و شناس آنجا که در تیار سے  
 کباب مذکور شوز سے داشتند فرمایش نمود هر کسے درست که وہ سے آورد و بیفے از انا مود تخمین و آفرین بسیار و برخی کثرت و

مور و ملامت شدند و بعدہ علی لاری

## ذکر محمل از سوابق احوال راؤ شتاب رای و خرج او بواجب این غایت برای

راؤ شتاب رای اول بیوتات نویسنده آقا سلیمان غلام کریم خاندران امیرالامراؤ خانسان مصمصام الدولہ لہر امیرالامراؤ  
 مذکور بود و قبیل مواجیہ ملازم سرکار کریم مرقوم آخر بنا بر رشد و تمیز یک در حلیت آن عزیز بود و بر تہ اعلیٰ ترے منودہ مارالیک  
 سرکار مصمصام الدولہ بنیاد آفانے خود گردیدہ رائق و خالق صہات گشت چون احوال شاہجان آباد آشتہ داد ضلع آغا  
 راہر ہم یافت سکونت دران شہر لائق حال خود ندیدہ و بواسطہ خطیر آباد و قلعہ واری رہتاس و خدمت محاللات یا گمر  
 مصمصام الدولہ مذکور بنام خود گرفتہ بار وضع شایستہ و اسباب درست لائق حال خود و اندک مایہ زریکہ اندوختہ بود و بعد و ورود  
 عمدہ جعفر خان بنظیر آباد رسیدہ اول ملاقات با راجہ رام ناراین نمود و بواسطہ راجہ مذکور ملازمت میر محمد جعفر خان  
 حاصل کرد چون ہوشیار بود دریافت نمود کہ رام ناراین دہلی دیگر دیں صوبہ و مداخلت او بر کار ہای مامورہ بنابر دوستی خواہد نمود  
 کہ بیشتر جاگیرات مصمصام الدولہ کہ سپرداد بود بمحمد جعفر خان سرلیست از ہماہور غافل بنا برین وقت معاودت میر محمد جعفر خان  
 بر شہر آباد و رفاقت کہل کلیت بہار و شتاب جنگ اختیار نمودہ ہمراہ آتا بہ شہر مذکور رفت و با کرنل مرقوم بگزایندن تحت دہدایا  
 توسل و اخلاص بہر ساندہ بواسطہ او کار ہای خود را خاطر خواہ بر آورد و اسناد و احکام و مداخلت و معاودت کار خود بنام لاریان  
 بہر کرنل مذکور و بواسطہ او میر محمد جعفر خان حاصل نمود و بنظیر آباد برگشت و در کار ہای مذکور چنانچہ باید دخل گشتہ بحسن شعور خود  
 وسیلۃ کار دانے رام ناراین را ہم در چند روز از خود راضی ساخت و در دل او ہم نوعی کہ باید جا کردہ روزگار بکام و آرام  
 و عزت و انتقام بسرے برد

## برجوع بہ بقیہ قصہ عنود میر محمد جعفر خان و لواحقین آن :

لقے علی خان برادر فقیر عباس افانہما تا بہار مشاغب میر محمد جعفر خان نمودہ برگشت و بندہ راہر چند میر کاظم خان سبقت  
 ساجتا کہ روسے گفت کہ شمارا کارے با ناظم عدو اول و لاوش خواہد بود مگر گاہے بعد ماے یکبار رفتن بدر بار اتفاق خواہد  
 و پانصد روپیہ مدوچ ماہ ماہ من خواہم رسانید فقیر را بنا بر انزجار یکہ از او ضلع و اتباع میر محمد جعفر خان و از فقدان لیاقت  
 و قدر و انہایش بود ازادہ رفتن ہرگز نشد و راجہ رام ناراین ہم امید وارے داشت بہر صورت چون مقدمہ نمودند و ہیکل  
 بود بخیر میر کاظم خان بخشے و روح الدین حسین خان رفتہ و از رومستان استرخاص نمودہ روز یکہ کوچ بشکر بطرف  
 باڑہ رستہ مرشد آباد و منتشت میر محمد جعفر خان بہست قصبہ بہار شد فقیر معاودت نمودہ بنانہ خود برگشت سرداران انگلیشیہ  
 کہ ہمراہ میر محمد جعفر خان آمدہ بودند از انجملہ لوہڑ و مسٹر و اچہ و مسٹر ایٹ و این ہر دورا با میر عبداللہ بن میر غلام علی صفوے  
 کہ لبش سپاد شاہ فلک بارگاہ شاہ اسمیل صفوے الموسوے جد سلاطین صفویہ ایران و درۃ التاج صاحب خردان  
 جہان سے رسد نہایت دوستی از عمدہ اقامت شان در عظیم آباد کہ بکار کینے خود مامور بود و نہ بود و جد ہر گوارشیں کو وارد  
 ہند گردیدہ برادر زادہ شاہ طہماسپ ماضی خلعت صاحب شرف شاہ اسمیل است در ہنگام فرست ایران کہ در عہد  
 سلطان محمد بن شاہ طہماسپ بنا بر عدم نصبارتش روسے داد و آخر فرزند اقبال مندش شاہ عباس اول مثال حیات اعدا

از پنج دین بزرگ و دہ تباہی سلطنت را مشید تر از سلاطین ساخت تا بر دو ایک در سیر سافہ مسطور است بہند و سستان  
 طاروگر دیہ و اکبر بادشاہ با او زد و خاک با خستہ شد ہار را بدو دہ ہاسے دروغ گزرا بدی سلاطین مستند و غمرہ بطور خاصہ و خدمت  
 گردیدہ ایفا سے و مدہ خود نمود شاہزادہ کہ در انجا سکہ و خطبہ بنام خود کہ وہ بود از ہم و غیرت یازی خوردن خود متوقی گشتہ  
 رحلت نمود و بار و دوش و اما و عبد الرحیم خان خانان شدہ بہ شنگ نوکر سے نیور یہ بفرودت سر فر آورد و شہنشاہ خان نور  
 و دیگر صوفی سے نرا دان از طرف پدر کہ دینہ چند خانہ بودہ اند و اکنون ہم ہستند اولاد دین و اما و عبد الرحیم خان خانان شدہ مشر و اچہ  
 کہ مدان وقت از جملہ غلام سے جاہ انگلیشیہ و مرج حکام بنگالہ و عظیم آباد بود سنار ش سیر عبد اللہ نہ کہہ بارام ناراین نائب  
 نظامت عظیم آباد نمود ہندو سے نوکر سیر چشم قبول نمود و در اسلانی و در سار و سب سار ہاسے او مقرر ساخت و وکیل  
 بر سبے خود و در اکثر امور مجروحہ با انگلیشیہ سے پناہت سیر مذکور ہم سید عزیز با خلاق و یکتو تفاق و اکثر صفات حمیدہ متصف بود و اول  
 و تفریبات مختلفہ بقتضاسے مقام دین و محاکمات انشاء اللہ قاضی اندراج خواہ یافت و مسٹر ایسٹ مہاراجہ امای کوئی عظیم آباد  
 مذکور نس خود مامور گشتہ صاحب کلان کوٹھے عظیم آباد گشت نہ بر مہاراجہ مذکور کہ با بندہ و ریشہ آشنا بود با مسٹر ایسٹ  
 آشنا و دارا بس و دینی و اعتمادی شہور یافتہ ہم سید

ذکر معا و دست نمودن سیر جعفر خان بمرشد آباد و از دیہا و اقدار سیر لہر ش سوانیکہ درین عرصہ و مرشد آباد و عظیم آباد  
 سیر محمد جعفر خان بوزارت قبور شلیخ بہار و تفرج دران دیہا و اقدار مرشد آباد گردیدہ منازل سے پیو دشینہ شد کہ دیہا و ابا  
 بارادہ شکار از لشکر و فوج بطرف سے بیرون رفتہ راہ با جماعہ از خالص و مردم مزدور سے شکار کتان و حیدر افغان سراج سے بر  
 درین عرصہ کہ گویا بزم اخلاوت بود نہ کہ ہاسے خوانندہ و نو از نگان ساز بر ہجرت ہاسے فیل بہارہ او بخاندن و نو از حق  
 ساز با اشتغال سے نمودہ و خود در ان وقت دوستان را مبالغہ ساختہ سے فرمود چرایا مان در جنگل شگل بہین سنے  
 مار و میش آکر در صحرا شاردانے و میش و کامرانے خلاصہ باین دل خوشے و مسرت راہ مسافرت پیوہ و انتظام مالک  
 بزم خود و نوفا نادوت بمرشد آباد و در دولت خانہ صابت جنگ سرحوم نزول نمود و استفران تام در میش و آرام بہر ساینہ  
 از بیکار خبر سے نہاشت و سیر نخوت و غرور سے موفور بہر ساینہ با وضع احبات شاہ جان آباد خوشنود و سہ  
 چہار ہزار کس از ان جاہ را ملازم خود گردانیدہ چون در مین جہانے بود و بدیر را با وجود پیر سے بزرگہ باز سے و لوازم  
 آن محل حریس سے دیدہ خود ہم در انیکار شہمک گشت و با انتظام امور ملک و دولت و تفریہ احوال سپاہ و رعیت کسے  
 سنے پرداختہ تا آنکہ کار سپاہ از فقر و فاقہ بحد سے کشید کہ بیکارگان آخر سپہا را در میدان سہ دادہ بودند و آغا گیاہ  
 روئندہ زمین خود سے چریدند و غیر از چند ہزار کس کہ ملازم مہرین و با مزاج و او ضاعش مشابہت داشتند باز مان و بھلچان  
 سیر محمد جعفر خان کسے را او ضاع ماموش منتظر خانہ و اختیار این ہم ملک و سبج کہ سلطنت عظیم بود مدہ ار در بار ہست  
 چنے لال و سنے لال و اکنون سنگ ہر کارہ و در آمدہ جا گلیر نگہ ڈاکو با خستہ راج لہجہ دیوان سیردن کہ در عہد شہادت  
 جنگ سرحوم بیکار حسین قلع خان بود افتاد و بھنے از ممالک جنوبیہ مثل برودان و غیرہ و تھوارہ جماعہ انگلیشیہ  
 بنا بر اداسے نرمو مود بود و ہو گئے با سیر بیک خان سرحوم در جلد و سے رسالت و سفارتے کہ با انگلیش نمودہ تہشید  
 ہسنے و دتس کر و عنایت شدہ خصوصیت عظیم آباد را مالک و مختار را جہ رام ناراین بود و پورینہ را خادم حسن خان

مصرف گشته زری و سپاهی حج می نمود آنچه باقی بود از مسارت پیوده ناظم نمی افزود و تا یکبار سپاه و آشپا که مسافرت ضروری لازم بود آورده و دیر خان و اصالت خان پسران عمر خان که واقعی از نیکان و شجاعان زمان و برای محبت و اخلاص میسر محمد جعفر خان مورد ستایب سراج الد و در گردیده در معرض بلاکت بوده اند چون سراج الد در کشته گردید و سرنگاری یافتند و همیشه میر محمد جعفر خان با عاقبت آنهاست نظیر و بنسرت شان نام و نشان برآورد و در بین بلاقتا بود و کسی بداد آنها هم نرسید اگر چه در ظاهر مناسبت دوستی و بی تکلفی و شکر احسانهاست سرداران مذکور در کنگر نماند گفتگو سے اولیاد را بسبب حسرت معاش زیاد و تر از دیگران مخلص تلاش بودند و فرقه سپاه بهر تباہ گشته بکمال آمده بود

ذکر اجتماع نمودن اکثر مردم بر اراده قتل میر محمد جعفر خان و بر ملا شدن راز ایشان و بدر کردنش خواجہ عبدالمادی خان را در کشتن و رانسانه راه و کشتن میرن میر محمد کاظم خان را بد غایب چند ماه

چون یک سال و سه ماه از ایام حکومتش گذشت و سپاه را کار بجان و کار و باستخوان رسید خواجہ عبدالمادی خان و اکثر جماعت داران و بعضی از سرداران با هم متفق گردیده و عهد و پیمان در میان آورده و قاصدان شدند که میر محمد جعفر خان را از میان بردارند و قفسه و در میان نوشته بهر بازند میگویند میر محمد کاظم خان نجیبی هم درین امر با خواجہ عبدالمادی خان شریک و موافق و بهر ابرار محض بود اما از منتسبان او سمع شده که یکی از رفقا سے او مولوے مصطفی نام که عجیب شخصه تمام و ذکاوت ایمان و اسلام دار الهام رساله و نجیبی کسی میر کاظم خان بود و خان مرحوم مرحوم بنا بر اعتماد سے که بر او داشت خانه خود با د سپرده مهر خود را بهم حواله کرد و در برادران مولوے مخصوص میر جان محمد را مناسبت اختصاص با میر محمد جعفر خان بود با یما سے او داراده پیش آمد خود مهر میر کاظم خان را بران محضر زده از نام دیگران و مضمون محضر آگهی بهر رسانید و رایام عاشور را داده اہل اجماع بود که هر گاہ میر جعفر خان به امام باڈہ عمارت سراج الد و در کعبات از ترمیز خانه سید الشہداء حسین بن علی است علیہما السلام بجاوت محمود شہا باید و قتی فرصت یافته بر او دست انداز سے نمایند و کارش تمام سازند چون ماه محرم دیدہ شد و میر محمد جعفر خان آمد و رفت آستانہ مذکور در شہا شروع نمود و شبے خواجہ عبدالمادی خان با جماعه متفق قاصد اینکار در ایوانها سے پہلو سے در دوازہ آن مکان نشست و بمصدق مصرع شعور مصرع نمان کے اند آن رازی کرد سازند محفل با میر محمد جعفر خان بر این ماجرا پی برد و بر پا کے خود سوار شد و از ان مکان بدر رفت و خواجہ عبدالمادی خان بکاریکہ در خاطر داشت جرأت نیافت میر کاظم خان متقاب میر محمد جعفر خان بر آورده نوا سے بر خواجہ عبدالمادی خان کشید این احوال ہم مردم مستعجب میر محمد جعفر خان رسانیدند و از استعمال این حکایات متوحش گشته آمدن در ان مکان موقوف نمود و با خواجہ عبدالمادی خان و دیگران بکمال گردید و اراده های مردم کرد و دل بود و بز با نماند و نقل بر مجلس گشت میر محمد جعفر خان و لغص افتاد مولوے مصطفی مذکور و اقرب محضر و نام کسیانکہ ہر شان بران بود و مشرعا با میر محمد جعفر خان ظاهر نمود و دیگران ہم کہ آگے داشتند براسے مخلصه خود و با مید بخات از دست میر محمد جعفر خان و سپرش در انظار با مولوے ہمدانستان شدند و خواجہ عبدالمادی خان را بحال غدر و اخفا نماندہ بنگامه طول کشید چون خواجہ عبدالمادی خان جماعت داشت در خانه خود مستعد ما قہ نشست و میر کاظم خان کلام آلسے راح اطفال خود و در بار آورده حضور میر جعفر خان و میرن بقرآن مجید قسم خوردہ برأت ذمہ خود نمود و در سال خود با

برائے دفعہ دیگر گئے بطرف کناپنہ از خدمت بخشگی کے استغفار و آتشا با عیال و اطفال فرخ البال بسر و ناما سو سے  
نگرہ میرن و پدرش کینہ اور در سینہ خود ذخیرہ نمودند و خواجہ عبدالہار سے خان را بر طرف و پیغام برآمدن از حدود  
ممالک محروسہ خود و انداد قبول نموده و اسباب خود را بر کشتیہا بار کرد و ہمراہ گرفت و خود با سواروں سے روانہ گردید و حکم  
وقت و سپہ بلند اخترش بحکام راج محل و سبھان تلپا گڑھ سے مخفی حکم فرستادند کہ خواجہ عبدالہار سے سے رود و چند  
کس محدود ہمراہ وارد مکن از رنک زندہ بیرون برد و افواج محالات مذکور مردم متبذیر حضور رک جماعہ افغانہ رو بیستہ بود و نظار  
نور اطل ماہ صفر سن یکہ از و یکصد و ہفتاد و نجر سے حسب الحکم در عقب او برآمدند و بنا بر ہر اسے کشتے آہستہ راہ طے  
سے گردانیدند و در میدان شاہ آباد واسطہ ماہ مذکور خود را ر سائیدہ و دیدند کہ خواجہ عبدالہار سے خان مع کشتیہا  
در مہین میدان کنار آب گنگا سے رود را درادہ کار یکہ ما مور بآن بودند نمودند و نیز ملا خطہ مردم مذکور نمودہ دریافت  
کہ کشتیہا و طالب چیتند و انداد خود را با سہ چارہ رقیقہ کو داشت بلطاح بیاراست و بر اسپہا سے خود سوار شدہ  
کشتیہا سے احوال را حقہ ہا گشت و در مہین در با غرق گردانید و خود مقابل اعدا گردید و لیکن کار زار نمودہ کار نامہ  
بر صفحہ روزگار یادگار گذاشت نقل سے کنند کہ ہر سو سے تاخت گردہا کردہ مردم از پیش رو سے او سے گرفتند و از  
دور بہ تیر و گولے بند و بجز دش سے نمودند با استقلال تمام خود مع ہر چارہ رفیق تا دم آخر کوشیدہ شربت ناگوار  
مرگ را بگوارا سے نوشید و در پہلو سے مسجد یکہ متصل با آبا سے شاہ آباد زیر درخت بزرگہ بالفعل آرام گاہ و محل فرود آمدن  
مسافر است مذکور گردیدہ

### مجل احوال رام ناراین و عظیم آباد بنا بر انتظام اخبار

ماہ رام ناراین بعد ماودت میر محمد جعفر خان بطرف مرشد آباد برائے تنبیہ لشن سنگہ زمیندار سرس کشتیہا کہ بمشاہ  
الغالب سراج الدولہ از مالدار سے دست کشیدہ دو کاسے برائے خود چیدہ بود و با فوج لائق و اسباب مناسب مع بالو  
پہلوان سنگہ و برادرش بابو سوھر سنگہ کہ زمینداران مقتدر چین بود و سہرام انا فاضل و انعام مہابت جنگ شدہ بودند  
ارادہ بر آمدن نمود و قلیل و سب سے ہرے فقیر مقرر نمود پیغام داد کہ این قدر خود من از خانہ خود خد متکذرا سے سے کنم  
و در جاگیر ات شما کہ اطفال پذیرفتہ نیز عمل و دخل کناپنہ سے دہم چون فقیر ابتداء ترک رفاقت میر محمد جعفر خان مشہور نمود  
ہمراہ میر کاظم خان رفتہ بود چارہ غیر از استر قنا سے آوندیدہ ہرچہ مقرر نمود در ساختن چہ توقع داشتے از محاصل جاگیر  
بعد خط خود نیز بود ہر صورت چون راجہ مذکور بہ آد فقیر ہم مع بار دران ہر اسے گردید و لشن سنگہ زمیندار سے سے  
چند بقیہ ہا سے خود استظفار نمودہ انقیاد نہ نمود و آخر مطلوب الہراس گردیدہ امان ورد ساسے لشکر رام ناراین  
را برائے حفظ جان و آب و سے خود عثمان طلید بعد پذیرا سے ملتمسات ملاقات رام ناراین آمدہ معاملہ خود را انفضال  
نمود و ناراین سنگہ سپہرادر زادہ خود بہیک سنگہ را برائے بقایا سے سرکار یہ اعمال گزاشت این بہیک سنگہ و اعوام  
و پدرش پروردہ و پیرصہ آوردہ والد مرحوم بودہ اندام اورز مایکہ سراج الدولہ مارا اخراج از عظیم آباد نمود و بنگلا  
مملوکہ کہ جاگیر ات ہم ہمان محالات بود و متصرف گشت و بعض قلعہ و اران را کہ با خود موافق سے و اہلست بد کردہ  
دیگر ان را دران مکان گزاشت و قلعہ و قلعہ سے ملکہ را کہ راجپوت منسڈ یار و از اقربا سے آن بہ کردار



و بنی عمز مینار چو گانوان بود پستور بکمال دبر قرار داشت راجه رام ناراین موافق عهدیکه کرده بود خاطر داری فقیر و در مقام اشتغال  
سیر جعفر خان در باره نفع علی خان برادر فقیر سرے داشته مبالغه و استهتام تمام در قالی نمودن قلیجات بحالات جاگیرات مابا حکیم سنگه نمود  
و پسرش نراین سنگه را که در سن ده و دوازده سالگی بود بطور صمنان ویر غمال همراه گرفت و نفی علی خان را حسب الاستدعای ایشان  
براسے انتظام بحالات جاگیر رخصت و صد و سے از ملازمان خود را چند روز بنابر امانت متین نمود و بنده و رانبار بر مصاحبت کوشش  
سے آمد و همراه گرفت نفی علی خان چند روز در آن مکان محنت نموده بجنه جاها را با سرساخت امتاقله دار علی نگر با یا و اشیا و حکیم سنگه  
قلعه را که خانه از متانتے نبود گذاشته مستعد و افه گردید بنده این ماجراها را مینا این ظاهر کرد و در باجه سندر سنگه ز مینار سوت و در باب  
اعانت نفع علی خان و گوشمال قلعه دار و تمیزه حکیم سنگه نکاشت بنده هم درین باب خطه برای سندر سنگه مذکور نوشت چون رانبار مذکور  
مرد مقول و ممنون احسان و الدرحوم بود و بمقتضای حقوق شتا سے فراموش نمنے کرد و از جمیع زمینداران صوبه غنیم آباد  
جاه و اقتدارش زیاد و تر و جنابت مهابت جنگ صاحب نوبت و پاسکے جبار دار و نفع الحقیقه لائق آن بود و بحسب درود  
خطوط مذکور بقلعه دار علی نگر مہدات بسیار و بجهیک سنگه نیز کلمات تنبیه اشعار نگاشت و اشقیای مرقوم ملوم و مذموم  
گشته دست از آن مکان و از عناد و دلدادہ برداشتن و قلعه دار با نفع علی خان رجوع نموده حامله آن بحالات منظم گردید و  
بنده ح والدہ و دیگر اخوان و شرر غلیم آباد بر قات رام ناراین صرف اوقات سے نمود و از برادران سید علی خان  
بهر صورت ہمیشہ با من شریک و از دیگر برادران بکال من مهربان تر بود و صرف اوقات و معاش با اتفاق سے نمود  
نفی علی خان بگمان آنکه رعایت و اگداشتن جاگیرات پاس خاطرش میسر آمد آنک بے انصافی را در آن اوقات کار فرما بود و اما  
الحمد للہ الحال شفقے که اخوان را با ہم باید دار و لیکن بنا بر تباین سلیقه و ترفعے که نفس او فطری است و اکثر امور برای خود  
استبدادی نماید و در میناب ناگزیر و لا اطلاق است اما الحال که پائیان زندگانے و رفق و وفای احق و الیق و محامد این شیوہ ثابت  
و تحقیق است و رفیق و شقاق افزوده معاندت را از حد بد بردہ اللہ تعالیٰ بکمان را توفیق و داد و وفای بخشید و بر سر اقامت  
خیرات و مبرات مستحکم نگه دارد و

### رجوع بذکر احوال مرشد آباد و بنا بر نظام اخبار و احوال افعال حکام آن بلاد

سیر محمد جعفر خان ت پسر خود میرن که چشم و چراغ خاندان و سپه سالار پدر بزرگوار در زمان خود بود و بعد از فراغ از قتل عبدالداغ خان  
آنک اطمینان و تسلط بر بلاد بستان بهر ساینده کل گوشه نخوت آسمان سے ساید و میرن در اراده کشتن میر کاظم خان که از  
رساله و خدمت بخشیکه سے کنار گرفته و تقسیمها سے غلاء و شداد از خیالات فاسده برأت جست گوشه عافیت گزیده بود و تنها  
با مدد و سے از خدمتکاران آمد و رفت در بار سے رفیع سوزن پیش سیرن سے نمود باطناً منایت سماجیت و مبالغه  
داشت چون موسم سر با بود میرن باز سے کاغذ باد پرانے و چنگ جنگانے با میر کاظم خان بنا بر غافل ساختن او اختیار  
نموده تکلیف آمدن او هر شام بشرط هوا براسے شغل مذکور فرمود آن بیچاره را ناچار باز سے مذکور اختیار افتاد و سیر رشتہ  
باز سے مذکور در دام اجل گرفتار آمده قطع رشتہ حیات او گشت پسین این احوال آنک سید مذکور چون نامور بود ہمیشہ برای  
باز سے مذکور اول پیشین سیرن سے آمد و بعد از آن مقابل خانه میرن در دریک همسایه سے استاده بان شغل سے  
پرداخت روز شنبه بیست و یکم مادریع الثانی سے سید بهتاد و دوم از مائے دوازدهم هجرت وقت عصر سے یراق

آنگشتہ حال آن جماعہ بگدائے رسیدہ بود چند بار قافانہ سے شدید و محاصرہ دارالارادۃ ہم عمل آمدنا فائدہ بران مترتب  
گشت یکبارہ اخبار ہریان و لیرخان و اصلت خان پسر عثمان ہم درین محاصرہ دارالارادۃ شریک بودند میرجعفرخان و  
فرزند و لشکرش احسان آٹنا بلور و فراموش نمودہ قاصدا خارج انہام بود اما از شہادت و سطوت شان کہ شیران و غلام ہریان  
بیجا بودند رسیدہ بود ادا و ماماشہ سے کہ راہینہ تا آنکہ خبر منفعت شاہزادہ عالی گریز محمد قلیخان بارادہ تخیل این بلاد ازالہ آبا و بوجہ  
انجامیدہ تحقق گردید ازین مرمضہ گزشتہ بدلا سے سپاہ و اخلاص ارادہ ہا سے تباہ خود کو کشیدہ تھلکے از وجہ مشاہرہ  
بہاہر ساینڈ و شورش جماعہ مذکورہ را اندکے فروٹا یند

ذکر آمدن شاہزادہ عالی گریز محمد قلی خان تبخیر عظیم آباد و بنگالہ و برگشتن بی نیل مقصود  
بجھض سفاہت و نادانی و بجاک و برقرار ماندن حکام این دیار بتائیدات آسمانے

رام ناراین نائب نظامت عظیم آباد چون جلیش آنجمنہ بجلد و تیز ویر بود بایسر محمدجعفرخان و اولادش صفائے نداشت  
اما بتا بہ توسلے کہ با انگلیش بھر ساینڈہ بود ظاہر امر کہ موجب الزام نقض عہد و وفا تو اندہ بود دلیل سے تو است آورد و در پٹن  
خوش بود طلب فرست سے نوراجہ سندر سنگ و پھلوان سنگ نیز بمقتضائے حقون پرورش مہابت جنگ  
باخان مذکور را سے بنودہ خواہان استیصال خانہ انس بود و نہ و نہ الحقیقہ آنکہ اول مردم انج کلے و بدتر یاسے سراج الدولہ  
و استخفاف او کہ ہانت باغہ ہیر ساینڈہ بازاد ادا سے شد و گمان سے بر و نہ کہ چون میر محمدجعفرخان مرد مہر دنیا دیدہ  
و عہد ہار خدمت مہابت جنگ گذرانیدہ تا کجا شتمہ از اخلاق و اعمال او درین کس نخواہد بود بلکہ شمش بر و سادہ حکومت  
و ملاحظہ احوال او خصوص مشاہرہ اوضاع ہیر سدن کہ انجوبہ روزگار بود حسرت و تاسف بر و زگار عہد سراج الدولہ  
سے کہ دند رحمتہ اللہ علیہ بنش الادل کہ شل کنہ البت تجدید یافتہ و خیفہ زبان و اما و نادان بود میر محمدجعفرخان  
کہ بہت ابراہیم گانہ شیشہ اموال مہابت جنگ ہنگام بخشید کہ سے اور فرقہ سپاہ شہرت داشت خود سے گردیدہ  
بجفل و اساک قارون تبدیل و بشیر یافت سے گویند کہ شخصے پر رسیدہ بود کہ نواب صاحب جو ویکہ از جناب ساسے  
شہور و مردم و معرفت بود احوال او را چہ شد جواب داد کہ در عہد مہابت جنگ مال بیگانہ و آب از در یا بخشید نہ بود و کمال  
کہ مال خود است دل سے خواہد کہ پیشیزے بغیر سے دادہ آید خلاصہ احوال این ممالک کہ بگویش محمد قلی خان ناظم  
الآباد ہر اور زادہ ہند و جنگ متواتر رسید ہر چند سر نیے سخر خاسے از شور داشت اما خاسے از جسد آتے بود  
و احصل الہ آباد کہ وجہ سے بود بران قناعت نکردہ ہوس تبخیر بنگالہ و سلیم آباد و وٹریسہ در و باغش جا گرفت  
با شجاع الدولہ این را زرا در میان مناد او کہ از دستہ بدخواہ و قاصدا در گئے محمد قلی خان ازالہ آبا و بوجہ باین امر زادہ  
ترغیب نمودہ شد کہ خود درین غزیت ظاہر ساخت و گشت شہادتیں ازین دران بلاد داخل گشتہ مہج بنابر سار  
شود یہ متا قب من ہم تہیہ این کار را درست دیدہ و بشالاحق سے شوم و بنا برین گذار شستہ آمد کہ شاہزادہ عاسے گہرا کہ مقب  
شاہ عالم وہ ولیمدے پدر خود شہرت دارد و از خوف عہد الملک آوارہ سے گرد و بالفعل پیش نجیب الدولہ و بنگالہ  
نفسان در میران پور گٹوڑہ است طلبیدہ است و او را بریاست ہر دامنہ عازم دیار مشرقیہ یا بد شد  
محمد قلی خان عرائض نیاز متضمن است عاسے منفعت و شہر ارادہ مضمر کہ ربش ہسزا دہ گماشتہ پیش خود

پیش خود طلب داشت شاهزاده که این روزها را از انداخته است حج رفتارے که داشت فاضل آباد گشت و ظاہر اعراض راجہ  
 سندر سنگ لودالمرحوم و خدمت شاهزادہ نیز شفقین است فاضل او درین بلا در فتنہ راجہ مذکور را ہم خیال آراستن فوج ماسابست  
 خلیفہ در سرکار فتنہ بود و خواست که اگر چنین کسی بارادہ تغییر این مملکت بر خیزد در فاقیت و اعانت او نموده انتقام سراج الدولہ از  
 میر حفر خان بگیرد زیرا کہ عجب خصوصیتی با مہابت جنگ و نہایت حسن ارادت با او داشت و پہلوان سنگ را ہم و این کار با خود  
 متفق کرده بودے انجوت کہ عجب شجاعت و غیرت و شجور و اس حقوق و دیگر صفات حمیدہ داشت اگر اجل امان میداد  
 کار را بہ مات میکرد و گویا مقدر بود بطورے رسیدہ امرش وفا نکرد و بہانہ گردیدین در ملک خود دیدین راجہ رام نامارین از قلعه  
 بخارے برآمد و مسکر ساخت و بتعبیہ سپاہے پرداخت ناگاہ روز بہشت پختے کہ از ایام معروفہ ہنود است آمد و شیخ غلام  
 خوث جہاندار نام از قلم قدیم سکر کارش کہ پسر شیخ فاضل قداے لکنوے شود از بلین پختے بود و سندر سنگ لودال بسیار  
 دوست میداشت و از دہ بار بار کار ہاسے نمود و بہانہ در جوب بطورے رسیدہ بود آمد و درخواست ہزار روپیہ کرد و اکثر ہمین  
 شہے شد کہ انچہ سے خواست باز فرزند نہان وقت میگرفت روزے چند قبل ازین بنا بہرین سماعت اسندر سنگ  
 در مجلس خود بر زبان آورد کہ غلام خوث شجاعت و خوبی از طرف پدر بسیار دارد و اما این سماعت از طرف مادر در طبع او نہایت  
 بد واقع شدہ و غلام خوث این سخن از مردم شنیدہ چون مادر خود پچیدہ گفتہ بود کہ مرگ این برہمن بر دست من است اتفاقاً  
 درین روز بہشت چون اجل ہر دور رسیدہ بود و بہانہ را از حد بدر برد و سندر سنگ گفت غلام خوث این سماعت را خوب نیست  
 مرا صلت بدہ خواہم داد و گفت نام روزی گرفتہ تر از بر خاستن خواہم داد و سندر سنگ خواست کہ برخاستہ از دست او را کئے یاد  
 غلام خوث دامن سندر سنگ را کشیدہ و گفت نشین و در ماوہ برد و سندر سنگ گفت کہ داغ را پریشان کردے عجب دیوانہ  
 این سخن گفتن بود کہ او یک ضربت کار سندر سنگ تمام نمود و بے سنگ گسترے کہ معاشیش بود و ویدہ خود را با ورسایند  
 و راہم گشت و رخے بہ بنیاد سنگ کہ بہار ازادہ و متنباسے سندر سنگ بود زودہ بدر رفت و بر اسب کسے سوار شدہ راہ دوراچہ  
 این چن گرفت بصور سنگ نام برہمنے از قفاے سندر سنگ بغاصلہ چار کردہ با ورسیدہ و غلندہ کوہ پر گریزان میر ورسے  
 شہر مار ورسے نیست برگشت و از اسب فرو آمدہ با بصور مذکور مقابلہ نمود و شمشیر غلام خوث بیکست و ویدہ با برہمن مذکور کشتے  
 در آویخت و از بار بر زمین زد و مردم کہ اجتماع نمودہ از عقب سے آمدند بصورت انار با بگ زد کہ تماشاچے سے کینہ قاتل مبارج  
 را بکشیدہ آہا بر سرش ریختہ از چوب و کنگ و کار و شمشیر کارش تمام کردند و سندر سنگ آن ہوس را در دل با خود بہ واقعہ ہمہ ایمان  
 شاہزادہ کہ صاحب نام و نشان بودہ اند ہمین چند کند کہ نام آتنا افضل سے شود اول والد فقیر کہ فاضل بہ بخشے الملک نصیر لودلہ  
 سید ہدایت علی خان بہار در اسب جنگ بود و دم دار الدولہ و خطا بہای و گرا و این وقت در ذوق فقیر خود سوئم فضل اللہ خان ممتاز الدولہ  
 میرزا افتخار و خان کشمیر سے فرخ میر سے چہارم لوبت خان پچم میرالدولہ رفتے خان مبار و تار جنگ ششم بہادر علیخان محل  
 خواہہ سرانظر آن این اوراق گمان نمکندہ کہ ماتم نام والد خود را در صدر جمیع آسایے بنا بر پاس پردے و پسر سے جاسے دادہ  
 نے الحقیقہ آنست کہ در شہنام عجز و غلظت را و بر آدن شاہزادہ از شاہ جہان آبار سے را از نام آردان بحال آن نبود کہ رفاقت  
 و اعانت شاہزادہ از خوف عدا و الملک وزیر توان نمودہ پار شاہ مالگیر شہے و در غیبت عدا الملک کہ بطرت احمد بنگش و دیگر فاضلہ  
 بارادہ خصوصت با شجاع الدولہ و دیگر مشہورہ ہا کہ میداشت برآمدہ بود و در احوال سلاطین و غلمے شاہ جہان آباد و لاہور  
 و اکبر آباد و اودھ و سواخ صوبہ ہاسے و کمن انتشار اللہ قفاے چنانچہ موجود است در دفتر سوئم مفعلاً و قمر و کاک و قتل و کجکار

خواهد شد و اندر راه سلطنت نیت نماند و رجوع خود کرد و در عاقبت گریه بود بر دروازه او طلب داشت و دست شاهزاده دست او سپرد  
و سوار شد و آمد و پیمان گرفت و والد مغفور براسه شاهزاده جدمو نور نمود و کمر بست و در امانت او محکم بست و کمر بست و اورا  
مستحکم گردانید چنانچه خطبه از ان در وقایع احوال عالی گرانچه متعلق بخدمت و اسرار او درین دیار است درین دفتر و آنچه قسین  
شاه جهان آبا و اجداد و جوارح آن دارد و انشا الله و بعد از ان فرزند در دفتر سوم ارقام خواند یا نیت مختص آنکه شاه عالم دهر  
و بر جا و الدمر حرم را مخفی و در توقو و دانسته از صلاح و نواب و دیار بقدر طاقت و دلیقت خود میردن نمی شد و با وجود بی جوی  
که شاهزاده داشت در اغراض و اکرام آن و الامتعام و پاس خاطرش حاضر و غائب و زمین حیات و بعد مامت کوشید مراعات اولاد  
و اخوان هم بقدر سه و ارادت آنها و در خور محبت و عادت خود راسته بتغییر نبود و انحال هم اگر نام مستحبان و الدمر حرم نشنود  
چه عجب که مقصر نمازمیرالدول که پیشتر لازم استقام الدوله پیر اعتماد الدوله قمر الدین خان دارد و غمخوارش خانه اش بود و بواسطه  
و الدمر حرم بخسوف پادشاه رسیده مورد حواطف گردید و همیشه مادام الحیات آن بهر در میرالدول حقوق نیکو نیامد و الدمر حرم  
داشته در نهایت آداب و فردوسی سلوک می نمود و بدو رحلت آن مرحوم هم باین فقیر دیگر برادران توانست که زیاده  
الذمر بیهن و سال و جاه و احوال ما و او بود و سلوک میداشت اللهم اغفر لهما و ارحمهما القصة شاهزاده از قصه مذکور که اقامت  
داشت بدو قوت و اطلاع بهاراده محمد قلی خان از سادات شکسته بابل باره کثیره را همراه خود گرفت و والد میرور  
را مع میرالدول مغفور در انجا گذاشت تا بقیه اسباب و لوازم ضرور میا کرد و از مردم کار می کرد عبارت از سپاهیان  
هر قدر بهر شد بود و عروج بمناجی اقبال امید دار و مستمال ساخته متاقب همراه خود آوردند و شاه عالم مع همراهیان از  
میران بود که چیده و بخند و شجاع الدوله رسید شجاع الدوله مراسم استقبال تقدیم و رسانید و شاهزاده را دریافت و از  
نزد اسباب آنچه مناسب و انست پیشکش نموده و بیکه و تزویر باراده اعانتی که با محمد قلی خان موعود بود و واسطه نداشت  
در ساخته مرخص نمود چون به آبا و در رسید محمد قلی خان با استقبال شاه عالم شافه و مساوت تقبیل توأم سریر سلطنت دریافت  
بجایکه منزل قرار داده بود و در و در و چند روز با هم بشاوره گذارید و از او که پیش نهاد خاطرش گشته بود و ظاهر ساخت و از  
شاهزاده همگی خصوصاً مدار الدوله که طرز سازش با هر کس و سلیمه اخذ و جواز کس و ناکس خوب یاد گرفته بود و توسل و توفیق  
بهر رسانیده سر آمد دیگر رفقا سے پادشاه زاده درین خصوص گردید و میان بے گریه پیش گرفته سر رشته و سلطنت  
جواب و سوال فیما بین شاه عالم و محمد قلی خان بهر ساینه چون شجاع الدوله را دانفائی با محمد قلی خان مضمر و فرست را منتظر بود  
در نیوقت آمد و با محمد قلی خان گفت که متاقب مریم میران چنانچه شما خوب میدانید غیر از قلمه چنار و جانے که ناموس را  
در ان مکان گذاشته اند و دشمنان خود که سما و الماک و احمد بنش و جمیع افغانه اند اطمینان بهر ساینم و بخاطر جمع و تفریح ممالک شرقیه  
پروازیم و در قلمرست و چنانچه عمارتے لائق که محل اقامت بگلیات باشند ندارد و آب و بهر ایش هم بنا بر اتصال جبال چنان پیش  
نیست اگر بمیرزا نجف خان رو برد و پادشاه و در قلمه بدست و هر خود بطور دست آورید و نوشته بمن سپارید که بعد کار ساز  
مستحقان خود را با منتهمان شما چون ناموس و آبرو واحد است بجا گذاشته خود بخاطر جمع با عانت شما پروازیم مناسب  
و مقرون لصلاح خواهد بود و محمد قلی خان از سخاوت خود و مشیت از لے پی بخداح و انبرده رقه بهر و دستخط خود بنام  
میرزا نجف خان قلمه دار و جمیع علمان نوشته بدست شجاع الدوله سپرد و در و در هم بمیرزا نجف خان و غیره بمنزله تاکید پرداخت  
و در کچول بانواب صاحب بیکو بهر آنکه نیت برادر و بنی عم بهر گیم ایشان در حاضر و غائب مالک و دارش من اند هر چه



بوساطت مردم رابطہ اخلاص و عقیدت خود را استحکام میداد و بنده در آن وقت مع برادران و والدہ و جمیع ناموس و عظیم آباد  
 با کمال تشویش کمر می بست و بر دو نکته مصلحت خان در محالاتی جایگزین خود فکری که آن بود سبب و سواس و هراس بنده آنکه چون شهرت  
 رفاقت والد مرحوم میر جعفر خان و میرن رسید بنا بر خوش فطیحتی که جلیست میرن بود قاصداً ایذا و اضرار مردم گردید و براجہ نام نارین  
 نگاشت که محرک پادشاهزادہ و میج این فساد رسید بدایت علی خان گردید و پسرا نش که در نیچا بوده اند پدر خود را باندن کار  
 ترغیب نموده اند از احوال و حراست اینها غافل نخواهند بود و ما مطلقاً اطلاع بر ابرار ادب پادشاهزادہ و محمد علی خان خود  
 و مسائل گذشته که با والد میر در املاات ہم نمیشدند آمد چیدادشان بر قرابت مہابت جنگ که والدہ ماجدہ دام ظلم را بود اعتماد  
 تمام فرموده در شاهجهان آباد ناهل بطور ابرام نگذاشتن لشون و خریدن و خزان کلانوت و قوالان و کجاک باز نے  
 از اقربا سے لال میان کشیدہ سے اختیار نموده مطلقاً سر و کار سے ہم انداختند و در مدت شانزده سال که اکثر حکومتها نموده  
 ہزاران سوار و پیادہ لازم داشتند و در ہر ماہیہ کوک بمبارت سے رسید خبر مردم و والدہ بچہ و دنیار سے مگرفتہ بودند  
 و ما را ہم راز و نیاز و احسن سلوک و صلہ ارحامیکہ و مہابت جنگ و ہر سہ برادرزادہ ہائش بود محتاج خبر گیر کے آن بہر در  
 ساختہ یکام و آرام در کمال عزت و احتشام داشتند بود گاہیہ بد سالما و ما ہا اگر ضرورتی داسے سے شد خط از طرفین ہمیکہ  
 سے رسید و اہم نارین خطا و آقا زادہ خود متضمن حکمے کہ در بارہ مار سیدہ بود خواندہ بندہ در جواب گفت کہ خدا شہادت  
 کہ ما را درین امور اہلداد مصلحت و خواہش نبود و اکنون بہست و والد را چہ مقدور است کہ با اعتماد آن جنین ارادہ عظیم نمایند  
 بانے این امر مخفی مصلحتی فاخت کہ صاحب فوج و خزائن و ناظم الہ آباد و برادرزادہ وزیر و بنے علم شجاع الہ و لاہر مندرجہ جنگ  
 است و قطع نظر از امور مذکورہ ہر عالم ظاہر و عالم السرائر آگاہ است کہ ما را از مدت با باد لدراہ در رسم مرآت اسلالت مسودہ  
 و سرشتہ اشارہ و اشارہ مفقود است و ما درین خصوص گناہیہ نداریم چہ ہذا اگر ادلیا سے نعم شہاد صرفہ در تہ و ہندہ  
 ایذا و اضرار ما دارند و صاحب بیود خود در اطاعت این امر بندہ اند ما خود مقدور متادمست با شہما ہیج وجہ نداشتہ حاضریم ہر چہ  
 منظور باشد عمل آید رام نارین در لید ہر دار و فرہ ہر کار کہ اعظم ارکان عظیم آباد و رام نارین متقا و او بود با اتفاق کنندہ  
 کہ صاحب خاطر خود معج داشتہ با رام باشند بندہ باز گفت کہ این وقت چنین سے فرمایند اگر میرن در رسد و قاصداً ایذا  
 ما گرد و در آن وقت حمایت ما از شہانیت و اندک گفت صاحب ازین مکر مطمئن خاطر باشند اگر حمایت تو انہم نمود و خواہیم کہ دواگر  
 نتوانیم شہادہ اہلالت بر آوردہ خواہیم داد بندہ شکر حق شناس سے و مدت شان بجا آوردہ ہمراہ رام نارین بود کہ خبر  
 در و در شاہزادہ محمد ظلیخان کہ مغالب با اعتماد والدہ شدہ بود رسید و والد مرحوم مع میرالدہ و حسب الامر شاہزادہ متصل  
 بہنارس بلکہ شاہزادہ ملحق گردید و برین خبر ہم رام نارین آگاہ یافت و خبر سے تا زمان مذکور از منقبت افواج جنگا لہ  
 سموع او نشد و شہادت ہم با مدد و سے انرا صاحب انگلیشتہ کہ در کوٹے عظیم آباد بودند بسوار سے بچہ و دیگر گشتہا سے  
 خانہ و ملا جان لازم قریب میت سے کردہ بطرف مشرق رفتہ کوٹے راتقوین بعض ملازمان خود از زمرہ برق اندازان  
 سمیت کہ بہ تلمذہ شہرت یافتہ اند نمود و سپارش حفاظت بہ رام نارین فرمود چون این حالات مشاہد را چہ رام نارین گشت  
 قاصد مصالح و ملاقات با محمد علی خان و شاہزادہ گردید و مصالح و فلاح خود بر عکس را سے را چہ مرید ہر مخفیہ درین دیدن مرید  
 را سے مبصلا لحد و اطاعت شاہزادہ نمود و طرف افواج مشرتے را بنا بر اتفاق فوج انگلیشتہ را چے سے شہر و سے تحقیقہ چنین  
 بود اما رام نارین بدیدہ نام شہا سے و مردم آگاہ سے بر کیفیت و وسائے لشکر تر رسید و بعد ملاقات ندامت کشید چنانچہ

نکوش آید مخفی فائدہ کر لید ہر باوجود بے سواد سے عجب برہن فطن و درمناخت راسے و حسن تدبیر ہے فقیر و در حساب و سر انجام  
 معاملات ماسے و کلی آشنائ و نہایت دلیر بودا و اجابت پر مزارت او غالب و در حقیقت عالمے را غالب و در وقت زرد مال و  
 زرد و بال حرص وافر سے داشت آفتاب چون ارادہ انصمیم یافت فقیر را در خلوت طلبید و تکلیف رفتن بشکر شاہزادہ و  
 افتتاح راہ سوال و جواب و مہربان ساختن شاہزادہ بحال خود جو ساخت والدہ مرحوم نمود و شاید دیگر سے رانزد محمد سقے خان نرنگ  
 باشندانہ و آگے نادر و تاکید نمود کہ راجہ مرید ہر واحد سے برین سراطلاع بنا بر قدم بندگی کاسے خود را با حال و حقوق یکو سقے  
 ہوا خاص کہ تجرید با بندہ نمودہ بود مذکور ساختہ انتہاس سے مودود را بخارج مرام خود نمود و برین کار بود کہ مصطفیٰ سقے خان برادر  
 محمد امیرج خان پیدا شد چون از ابتدا نادر و نادر و دانش کسے تعرض و توقیف نہاید و درین جزو زمان بجز نادر وال دولت  
 سراج الدولہ ہم از فطن بسیار کہ بنا بلانہ مکار سے داشت ہمان قسم سلوک سے نمود بنا برین کسے مراعتش لکود خان مذکور  
 آمدہ راجہ را با فقیر شمول سرگوشیادیہ و خید کہ در چہ کارانہ و راجہ ہم اخلاذ و موجب رنجش و کشف و از خود دانستہ اورا ہم نگر  
 ساخت بلکہ اورا غالب ساختہ گفت کہ زیادہ برین جمع مدارج را شما بخوان صاحب بنما بندہ و بندہ مامرخص ساختہ گفت  
 فرین راہ کہ خیر مرید ہر از ہمہ پیشتر است نخواہد رفت از راہ باستے پورہ بر رویہ و مصطفیٰ سقے خان ہمراہ بندہ تا خیرہ فقیر  
 آمدہ کار و اینکاسے خود و در مشک و دانے و آشفتہ کہ دن فوج جنگاں و فریقین مردم بر فاقست شاہزادہ متوقع انظار و حضور  
 شاہزادہ پیش بندہ ظاہر نمود و صاحب درین باب بکار برد و راجہ رام ناراین لیلی و سبے برا سقے خراج فقیر محبوب یکی از مہتران  
 خود فرستاد بندہ و قبولید سقے خان و غالب سقے خان برادران خود نوشتہ بودہ و اینہا اطلاع داد ہر دو برادر نیز قاصد  
 قبیل قدم پر گشتہ خود را نزد بندہ رسانیدند و بندہ آواز راستہ باستے پورہ برآمدہ ماسے شد و در راہ سقے خان انتقال  
 ہر کار ہا نہ تردد و در و ان و غیرہ و در شاہزادہ و محمد سقے خان سے گفتہ چون بندہ با رول رسیدہ دیکہ مدارالد و از طرف  
 شاہزادہ و میرزا محمد سقے موسے از طرف محمد سقے خان بر فیما سوار ہا ہد سوار ہا سے سفارت و رسالت نزد رام ناراین  
 میر و خیرہ شد کہ باوجود عزیت والدہ باین دیار و در حقیقت خلق اینجا با خنباب و دیگران پرادر کار اندازا نہا کسے پر سپہ  
 کہ این مردم کیان و از کماں فرزند ہر ایسان من نام فقیر و برادران با انظار نبوت و ابوت ظاہر نمودند مدارالد و سلام گفتہ  
 فرستاد و استفسار خبر غیریت نمود جواب گفتہ شد چون پیشتر رفتہ در شمشیر نگر رسیدیم شہینیم کہ خفے سقے خان ہم حسب طلب  
 بخدمت والدہ رسیدہ طول شدم کہ این عزیز چرا خود را نزد ناظم جنگاں بدنام ساخت سلسلے از روز باستے ماندہ قاصد شکر  
 شاہزادہ کہ در میان طرف مشرق داؤد و گود و شہینیم و سلسلے از شب گذشتہ بقدموسس والدہ مرحوم شرف دشوخت  
 کہ دیدیم ہر گز نہ نما مذکور از طرفین استکشاف و استفسار اکثر امور کردہ معلوم شد کہ والدہ مفور بنابر ترسے کہ در نفس دارد  
 بطور مدارالد و دیرالد و غیرہ و محمد سقے خان بتذلل و استعانت پیش نہ آمدہ از مدارالہام مذکور حقیقت دارد و شاہزادہ  
 سقے شکر و عمل خود و قبضہ اقتدار و اختیار محمد سقے خان است و چگونہ بنا شد کہ تمام این بنا ساختہ و پر واختہ اوست و  
 شاہزادہ در جمیع امور قاصد وجود مامش و اعانت و نصرت محتاج او بندہ ما این احوال و دوران صلاح و قانون کیا با  
 ملو گذشتہ با والدہ انتہاس نمود کہ چون احوال چنین است قبلہ گاہ را در کشفیت آوردن غیر از آشفتگی و اضلاع مامردم  
 و بر سبے وجود مامش و در وقت معاملات جاگیر کہ بچہ بن سسے و محنت ہمد رستے بدست آمدہ فائدہ چہ بود و صبر گاہ  
 آفتاب مستحکم و زرام اختیار بدست سنگان نا کہ و کار با شد معلوم سمت کہ مقدمہ خواہد شد و کار سے از پیش

نوروز رفت جواب آشتیہ بنابر سوار اوسے کہ از بندہ در التماس بعمل آمد فرمود اور حقیقت متنبہ دست نشاندہ اما فرجیت از دست  
رفتہ وقت آن جو کہ الحال بتدار کش با پر و داخت و محمد قلی خان را تاج تسخ دار شاد و راسے اور متقا و مشوا کو خود توان  
ساخت طرفہ ترا کہ چون شاہزادہ بنایت بسکس و حرکات ادا کتر خاسے از غواسے بنود ہر حرکتے کہ از ادا مخالفت مزاج  
محمد قلی خان سرے زو حرکت مرقوم را خان مذکور با شاد کسایکہ توسل با و بنود نہ شل والد مرحوم و اجماع او گمانے کہ را  
بید یک روز والد منصور منیر الدلہ و فقیر بدین محمد قلی خان رفت اور کناہیہ بخان شکوہ و در میان آورد ازین طرف ہم نور  
خواسے کہ نیز مصرح بنود رفع غبار سے میر آمد اما سرے کہ در جواب و سوال رام ناراین مین بودند و بان وقت تفرق آشتی  
متذکر و مناسب ہم بنود از ان جلد میرزا اسحق کشمیر سے غائب با سرے قلی خان کہ واسطے جواب و سوال و تردد و ش بیشتر بود  
دخل بسیار و مزاج محمد قلی خان و غور وافر بشور خود داشت برسے دران کار از سفاهت اود اعتماد سے کہ محمد قلی خان  
از قلت تجربہ و نا دانے خود با قوال اوسے کہ و افتادہ محنت و جان و مال محمد قلی خان ہمہ بر باد رفت جمیت ہمیشہ  
نواز تو ب باید کہ تا تار قتل و دین بغیر از یہ تفصیل این اجمال آنکہ راجہ رام ناراین بدید یہ افواج غلیہ و آوازہ نام شہزادہ  
ترسیدہ و از بانے کہ بدان مسکرا داشت برگشتہ خود را و حصار شہر عظیم آباد کشید و با استحکام بر دوج و بارہ آن پر و داخت  
دہر طرف از سر واران کسے را کہ مناسب داشت بمجا قلی خان طرف تھین نمود بنود این تہہ و دستدادہ ادا دل و دوزخ را  
محمد سے موسوسے و میرزا اسحق با قافان رسیدہ و بدروازہ شہر در میرانے دور از آباد سے مسئلہ گزیدہ نہ تہیزان  
آدن خود در حضور شش نمودہ بعد از ان با مدود سے از پیادگان و سہ چار سوار مصباحیت شہر داخل حصار گردیدہ  
ملاقات نمودند رسوم متعارف بعمل آمدہ گفتگو سے مطلب بشد و گزیدہ و فرستادگان فوائد رجوع و توسل با شاہزادہ  
و محمد قلی خان بانہار عظیم و شان آتنا خاطر نشان نمودہ و رام ناراین را کہ از سابق مملوب الہی اس بود بنویزہ عدم  
تعرض با جان و مال و جمال داشتن اویسوبہ و ارشیں راستے بر فن حضور گردن اود و خواست عبد و میثاق طلب  
مسئلے بہر سران لشکر محمد قلی خان متضین جہان اسوز مذکور نمود فرستادگان برگشتہ عبود و معاشیق حسب الاستماع سے  
اود رفتہ کاغذ سے ہم بہر سر واران لشکر دستخط محمد قلی خان بروفق خواہش اولو لیا میندہ برو و نہ چون اودا لہجی  
حاصل شد و ہنوز غیر سے از حرکت افواج مشرے یاد ز رسیدہ داعیہ ملازمت محمد قلی خان و استسلام آستان  
سلطنت بوساطت شان نمودہ لبنا علیکہ مختار نمجانش بود ہمراہ ہارالد و دود یگر سر واران لشکر محمد قلی خان کہ براسے  
آوردن اوحسب الطلبش رفتہ بودند و فواج پہلو ارسے بجائے محمد قلی خان آمد و شاہزادہ حسب الاشعار خان مرقوم  
خیمہ و در گاہ فقیر دیش و اسباب سے کہ میر بود اراستہ و ابرادار کان خود نو از د و خود خواستہ بہ تحمل و احتشام بر تخت مجلس  
فرمودہ و منتظر آمدنش نشست بندہ قبل از ورود اویک اردو با والد محروض داشت کہ راجہ رام ناراین بنایت مبارک سے  
است و بنابر اشتہا یہ مجر د استماع نام شاہزادہ و عظمت خاندان بقدر جنگ اندازہ آمدن نمود و بعد بلا غلہ احوال  
این جا بردن خود نہ است کشیدہ اگر یہ خانہ خود برگشتن یا نہت باز نخواہد آمد و الحال آمدنش از تأییدات اگلے شمرودہ  
ہر گاہ برسدان قابو سے خود بدرفیق بناید واد چون دست شان بجائے سے رسیدہ بر آشتیہ گفتند کہ از خاندان نمودہ  
اے آلان باکے و خاسے بعمل نیاندہ گفتم بندہ ہم ولالت بد خاسے کہم عبودیکہ نمودہ اندازان مجا و مذکورہ رام ناراین  
را ہمسرادہ خود گرفتہ داخل حصار با پر شد کہ بدین صورت اودا چار رفیق و شریک شما است و افواج مشرے



بعد اطلاع برائے امرا غنیمتہ قدم سیر خواہ گزاشت گفتند اختیار با محمد علی خان است گفتیم ما بایہ گفت گشتہ چون اول سن  
نے پھر صدر راجہ غرض است کہ با وجہ سے گویم بندہ ہم بہ نکت آمد و عرض نمود کہ درین صورت عرض و ناموس بر باد و فوس  
بیا و خواہ ماند اگر خیل درین حالات نبود شرک ہم نمی بایست شد فنگی با فرمودند خاموش شدم تر و دیگر کہ بر آسے  
لازم متشن مقر بود بندہ ہم ہزار والدہ بارگاہ سلطانی حاضر و معیت حالات را ناظر بود تا آنکہ خبر دور و رام ناراین بنامہ بنمایان  
و صحبت و استن ایشان ہاراجہ تذکرہ در غلوت و دارادہ آن خان مرقوم در حضور و آوردن راجہ و خدمت شاہزادہ ہمزادہ خود  
رسید بندہ بیتیاب گشتہ بنبرالدولہ و دیگران ہم صلاح مذکور گفت ہر یکے گذر بخود سے خود ظاہر ہو تا آنکہ محمد علی خان و دیگر  
راہروان دولت خانہ بلکہ در راہ گذاراشتہ خود پیشتر آمد و کورنش نمودہ بطرف دست چپ بظاہر و نہارت سیرم خان و  
ہزارالدولہ و دیگر خان پسرزکریا خان و دیگر ہزارہا ہنود والدہ فرختم بظاہر بخشگیر سیر میرالدولہ و بندہ  
و دیگر ہزاران و امرا سے رفتا سے شاہزادہ بطرف دست راست استادہ بود و محمد علی خان بجز و قیام مستودع بدگر  
راجہ مذکور دستمالیں او نمودہ گفت ہندو سے ہو کشیار مسلسل گوئے است فارسی را در دست سے گوید و دانستے  
از نحو اسے کلام او ہو یا دست من و دل سے خود و نہایت الرآباد ہم باد و نامہ تختمان بندہ نے نامہ بچہ صورت شاہد بخش  
شاہزادہ رسیدہ یا حالے الذہن گفت کہ انقدہ اعتماد از و بیک ملاقات شمارا چہ قسم بہر سیدہ مدارالدولہ شروع  
گواہی خوبے و وفادار حسن اخلاص و در سوخ عقیدت او نمودہ نیز از اسحق از میان جستہ معج خوبا سے مذکورہ رات  
القیاد و فرمان ہزار سے او متہد گشت و ذمہ خود و نمودار شاہزادہ بمقتضای طبع دوسہ ہزار در و چہ نقد و جنس و بنا بہ متعلق  
کلمات بے فروغ کہ از عیار سے و مکار سے بزر بانش گذشتہ و از راجہ مذکور شہیدہ بود بندہ مبالغہ ہا سے نمودند اما  
محمد علی خان و شاہزادہ و دیگر دولت خواہان خانہ شان راجہ بلا زودہ بود کہ بکشیر سے مذکور نے گفت کہ اگر بعد وقت  
در حصار و اطاعت کند چنانچہ بہن کار کرد کہ دو فرمان ہزار سے او را قہد سے نمائے چگونہ از عمدہ آن بر سے آئے از  
آقا سے او یا انہما سباب و اتفاق شاہزادہ خود عقدہ نکشو و این کشیر سے منلوک اطاعت اور اندام چگونہ متہد گشتہ بود  
بمیتہ جائیکہ عقاب پر بریزد از لیشہ لا فرسے چہ خیز و ذہن قصہ بداند کہ زانے رام ناراین و حضور رسیدہ آداسا  
و ادوات سے کہ در تمام عمر خود بندہ بود مبتلا سے کورنش و سلام گویدہ باللب خشک و ہمگیکن نزدیک تخت رسیدہ یا دستادہ  
کہ مدارالدولہ یا شاہزادہ بدست خود او شرفیاسے تذکرہ گرفت و محمد علی خان مشہور با نامہ حسن ارادت و عقیدت و نمود  
اتہاس با خطا سے خلعت نمودہ شاہزادہ حکم وادرام ناراین را بزدہ خلعت بدو شایندہ و سپہچہ حقیقہ مرصع سیر رنگین  
عشار کہ مخصوص شاہزادگان بود در محنت کرد و دیگر لیدہ ہزارین شراکت مبارزہ ہمزادہ ہاراجہ یا ماد احمد خان قریشی و مشتعل تلخمان  
از ہزار ہیان اد بلازمت رسیدہ بنیابت خلعت چار پارچہ و سپہ پارچہ سرفراز سے یافتہ اما رام ناراین کہ گاہی انقد قہر کشیدہ  
خود خود سے نمودہ در سرگرمی بجای آوردن آداب کرات و مرات کہ ہر اسے ہر اسے سے ہاید فقا و نہایت خستہ  
و میران گشت بد ازان کہ دے استاد و حواس او بجا آمد نظر پائین انداختہ بلاحظہ انخوال فلانک شاہزادہ و غراہست  
او ضاح امر اور دوسا سے لشکر و پریشا نے از دوسے سلطانے کہ ہنگام و روز و دینہ بود و از آمدن خود نہ امت کتیدہ  
بندہ از سیماسے او دریافت کہ از آمدن خود پیشمان و دزد و زو سے بندہ رنق از چنگال ایشان است بد ساسے  
محمد علی خان سیر نام ناراین نہ عرض گشتہ بنامہ خوردت و در انجا نمیدانم کہ چہ سو اسے قاسم خیمہ جنین صیدہ نام افتادہ



در باغ جعفر خان و میدان ان طرقت هم گشت و آمد و رفت سوار و پیاده و ان تابا بلاغ احکام و طلب کا فدا نعل و نعلنج صوبه بیکار و  
 غلبه و شترت هم از سیاهان بل سبب آمد و در آنجا در اختیار غیر نصفت لشکر بیکار و سوار و پیاده و درین اثنا خبر کوچ نمودن  
 بیرون دله اکبر جعفر خان که سپه سالار و مختار سرکار بود و چون افواج انگلیشه در کن کلین ثابت جنگ برام ناراین رسید و شد آمد  
 اتفاقا مناسبت محصلان محمد سله خان هم از وادیه بر رفت حوصله مرید هر دوام ناراین علی نموده مردم محمد سله خان را بجز و غفلت از شهر  
 و خانه خود و نموده اراده رام ناراین آن بود که چند سب و دیگر هم بمشاشات بگذرانند تا فوج انگلیشه و بیرون در رسد و کار را بین  
 سپه سالاران ناراین بے در و سوار انجام یابد و یاده گوئی رئیس و متعینان فرصت خدا و حوصله مرید هر تاب یابد و در فوج انگلیشه  
 آقا و پدنا سے خود و در جنگ چند روز دیدند و الای شبیه این الجنان را بختان دلاور و مفتون داشته فاضل میگذاشتند تا افواج انگلیشه  
 رسید و گوشمالی گشتی شان میداد

ذکر آشکار شدن خدعی که رام ناراین با محمد قلیخان می نمود و محاصره نمودن افواج مغربه  
 حصار عظیم آباد را به بد سلیقه و بر نشستن سلطان و وزیر خائب و خاسر از سوی تبیر

همیت هر چه دانا کند کنه نادان یک بود از فراسی بسیار و مطابق احوال محمد سله خان او بار اثرا راست اول هر چند بهوشاران  
 سلاح شایسته و داند سوار و داند و گشت آمان نشیند و عقل ناقص خود اعتماد و استبداد تمام نموده کار بجائے رسانید که فیروز  
 پشت دست گزیدن چاره نماند به تفصیل این اجمال بر سبیل بیانزد اختصار آنکه چون راجه رام ناراین سیاهان و دلاوران محمد قلیخان  
 را بدر که جواب فرستاد و صاحب این همه محکم که سبب نمیداد چه غمیده و ایدین نوکر شامشیم که محاسبه و هم نوکر ناظم بیکار رام شهمان  
 ابو و دیگر طاقت و ضیافت نمودیم حال را براسه خود هر چه بهتر ماند بکنید خان مذکور و دلاور شور از جا داده هر روز در آسائے  
 نه بنهار و بجز پر واز میا سے بسیار نمود که صبح این مرد که بخود غلامان و گوشه گان گفته سبب آمد و دلاور شاهزاده گفته فرستاد که فردا  
 بیک است فوج سرکار هم همراه فرود سبب بنابر تینه این میل سکارتین نشود شاهزاده و الدفقیر و جمیع رفقاسه خود را اطلاع  
 احوال و حکم با مانت و رفاقت محمد سله خان نموده فرمان داد که فردا اول صبح همه کس همراه او سوار شده و تاج راسه و سرباش  
 باشند بخیل خان غفلت ذکر که با خان کو خواهرزاده و دادا قوالدین خان وزیر بود بمجر دستماع حکم و خبر اخبار جلالت جلالت و  
 سخاوت خود ظاهر نموده از اول شام سبب بیان ابراق لبسته و از خیام خود و باده متعلق بیان حیدر نواز خان مرحوم که دلاور را بنابر  
 فرود آمد و بود و علم خود و مور حال قائم نمود و غمیده که صبح سبب موقع کشیدن و جانیکه نیمه گاه مردم و از قائم منایت پیدا است تمام شب  
 بر سر بدن قائم و غیر از اخبار حماقت چه داشتند باشد اتفاقه چون صبح صادق و مید حسب الحکم روستا و لشکر میا گشته نوکران  
 شاه سبب بدبار شاهزاده و همراهان محمد قلی خان بر در دولت سراسر از عافیه آمدند بنده هم بر فاقیت دلاور بار شاهزاده رفت  
 و هر کس رخصت بیکار گشته از غم خویش در میدان شاشت میر حسین خان خواهرزاده و دلاور جنگ از رفقاسه محمد قلی خان  
 که بزم خود سپه سالار رسد کار آقا سے خویش و از جمله سواران بود با جمیعت خود رفته در باغ راجه رام ناراین محاذ سے  
 کمر طرکے راسته اقامت کرد و در مور حال خود مقرر ساخت و همین قسم هر یک مقابل حصار عظیم آباد در جائے مناسب محل فاقیت  
 انراخت و الد مرحوم سبب رفقاسه قدیم و دلاور خود مقابل بجز طرقت نخاس در میدان استاد و از همراهان شاهزاده  
 اکثر سے که توسل و خلاص در غرضش از شستن بر فاقیت آن جناب علم جلالت برافراشتند و درین عرصه بابل و بابل

مرحوم کہ علم کفر فقیر و حسن و سال و نہایت شفیق بر احوال ابن عبد اقل بود از بہا بگپور با وجود مخالفت پسران طے قلعے خان کرد و قضا  
 نشان بپرسے برو باز و سے ملاقات برادر بزرگ خود بکجور و اغنا سے خبر و دروش با شاہزادہ س عیال و اطفال و اسباب  
 اندوختہ چند سال ہما وقت کہ والد سوار و عازم میدان بود رسید اورا کہ سعادت قدوس نمود و گفت کہ سلفان ہمسرا ہما  
 آوردہ در بطن گولہ کہ مقبرہ والد مرحوم است فرو آورد و دام اطفال کہ مرکز جنگ گرم گشتہ اندیشہ است کہ آشیر بے بیرون حصار  
 رود و دہیر سے عنایت کنند تا مردم لشکر بفرق سرکار شناختہ ترسے نہ نمایند حسب التماس اولیہل آدالہ بندہ را طہیان بندہ  
 کفتم بہتر نگاہ را بین بآوردہ نگہدارند غدر غیمہ طلحدہ و وجہ دیگر نمودہ ختم را نشیند و طلم دار رابع بفرق والد ہما ہرود و از غنا  
 کہ عیال و اطفال رابع اسباب گداشتہ بود نشانید و بنا بر رفاقت برادر و این جد اقل برگشتہ شریک مامردم کرد و دیدند  
 بعد اندک زمانے گلہ توپ از طرف حصار بطرف ما کہ مردم بسیار سے ازدحام داشتند سردارند رام نارین شریع  
 بجنگ نمود و از ہر طرف قلعہ کہ مجازش افواج مخالف بود گداند از سے شروع گشتہ طے الانصال گلہ توپ سے باریہ و از  
 بالاسے سرماسے گذشت و بطرف باغ رام نارین کہ متصل بدیوار حصار قلعہ عظیم آباد بہمت کھڑکے رانے و سیر محمد حسین خان  
 در انجا نشستہ راہ پورش سے جہت التہاب نیران جنگ و توپ انداز سے بانگ زیادہ تر از طرف ما بود تا آنکہ محمد طے خان  
 اسم بر فیل خود سوار با جماعہ بسیار نزدیک ما رسیدہ با ستاد و مرید ہر کہ بر برج نحاس جاسے داشت و ہاتھام آن طرف با  
 متعلق بود کہ شرت ازدحام و اسباب جاہ و احتشام دیدہ گمان برد کہ مقابل برج محمد قلی خان یا شخص دیگر از اعظم ارکان خواہ بود  
 بتوپ انداز بمحض نمودہ تاکید کرد کہ باید گلہ در مجمع بلکہ سردار فیل نشین را زینے او ہم مبتدہ و ر خود سے درین کار داشت و گلہ با  
 متواتر رسیدہ اکثر سے ازان گلہ با طرات و جوانب فیل محمد طے خان و بالاسے سرداران فراہم آمدہ انجا میگذاشت  
 چنانچہ یکبار گلہ توپ کو مار بالا سے سرفیر بانگ ارتقا گشتہ نزدیک بن بر زمین خود بندہ ازین جرأت سبے موقع  
 ناخوش گشتہ بود کہ بر پاسکے برابر فیل محمد قلی خان بانگ فاعلہ استادہ بود التماس نمود کہ قبہ من ازینکہ بدت گلہ ہا سے توپ  
 در انجا استادہ ایم کہ ام فائدہ متصور است فرمود کہ میدانے چارہ بدست من نیست کفتم ہمارا لشکرا باید گفت کہ اگر منظور پرت  
 بقائدہ باشد قلعہ رو برو و خود بدولت سوار اند رنگ چیت بر قلعہ پر یزدانچہ مقصد است حواہد شد عبث ہم توپ  
 استادہ در معرض ہلاکت بودن چہ ضرر از رنگ گلہ ہمارے بر سب جنگ تمام و کل لشکریے اتھام سے شود و اگر بقائدہ  
 حقل کہ درین لشکرا سے ازان پیدا نیست جنگیدن منظور باشد چہین قلعہ ہا محاصرہ نے باید صوبہ دارے با سہ چار ہزار  
 سوار و دہ دوازہ ہزار پیادہ برق انداز مع چندین ضرب جزائر و توپ ہا سے کلان با اسباب حرب مستعد ہمارے است  
 و جمع بمجاہے شہر بنا بر حفظ ناموس و آب رنے خود علاوہ در رفاقت ادر کہ لبتہ با عانت حاضر اند بد و تحمل و قلعہ احتمال  
 جنگ عظیم است و ازین طرف کہ افواج محاصرہ دار دشمنک بر و ج و دیوار این حصار کہ ہمیشہ متین مرتفع کئے دار و از قبل  
 متذرات است اول صلاحیکہ مناسب بود مسموع نیفاذ حالاکہ کار بجنگ کشیدہ بدیر جنگ ہم چنین است کہ سہ داران  
 لشکرا اختیار نمودہ از ہر طرف ارادہ احاطہ حصار دارند بلکہ سے باید این مردم را زہمہ جانب محمد طے خان طلبہ اشتہ بہت  
 مجموعے از را متعارف بیرون شہر کہ رستہ بازار و کثرت عمارت بنا بر سلامت کو چہ است در شہر در آیند و با برام مع جمع  
 فوج ہما رہے در حفظ اتھی متصل قلعہ پاوشا ہے در حویطے مرید خان بر لب دریا رسیدہ سواران و سہ داران لشکرا پیادہ  
 سازند و یکجا مستعد یورش باشند و توپ ہا سے بزرگ را مقابل دیوار نختہ قلعہ کہ کارگل و خشت و مساختہ دوسہ سال بگذرانند

خواہم بود و مطلق بیعت و استحکام خداداد نمایند بوسیدہ و از باہشتمائش ریختہ دیوار رقیع شسته گند ایست برابر بچینید و حکم برون  
 آنگہ با فرمایند اغلب کہ در چہرہ شکاک و عرصہ یکروز بگذراند از ان تمام دیوار سمار و بازین ہموار گشتہ راہ دسی برای پوش بہم خواہد  
 آزد مان برق اندازان را پیش رو گذارستہ با دلاوران بہادر پوش فرخندہ تا انشاء اللہ قاعے صورت فتح و رونید والد  
 قاصد این اہمار شدہ بود کہ ناگمان خود بخود محمد قلی خان از جا یکبارہ استادہ بود بطرف مغرب پیشتر راند و مات والد نیز برفت او  
 پیشتر رفتیم ہارسے محازات برج نخاس بر طرف گردید و محمد قلی خان در ان مکان استاد دسکے را فرستادہ والد را ہم پیش خود  
 طلبیداشت چون رسیدند قلی را نشاندہ ہمراہ خود ہر ہمارے سوار ساخت بعد آنکہ والد مرحوم بندہ را نزد خود طلبید پیشتر رفت  
 بخود قلی خان سلام کرد دم داد فرمود کہ فواب صاحب شمارا سے خواہند بفرات پیش رام ناراین بفرستند گفتیم حاضر ملا  
 ادرین وقت کہ او محصور و مشغول ماندہ و از قلعہ غیر از سفیر تیر و تفنگ و دیگرے نمی آید بندہ چگونہ اندرون توانم رفت محمد قلی خان  
 شخصے را در برد طلبیدہ فرمود کہ ایشان از بہادران شیخ حمید الدین جماعہ دار و در فن منند شب بتقریب دعوت در خانہ شیخ مذکور  
 اندرون حصار بودہ اند این وقت از انجاسے آید رام ناراین حضور شیخ حمید الدین میگفت کہ من ملازمت نمودہ ستر رفاقت  
 ہمیش تا ہمہ بیکار بہ نام شدم با وجود این کہ بر استیصال من بسبب قلعہ را فرو گزشتہ است بنا برین حمید الدین پیام فرستاد  
 کہ اگر حضور ہر آنم او شدہ بندہ متحد سے شود کہ با نوا در حضور بیار و شمارا سے باید رفت و باید گفت کہ الحال ہم اگر او از در اخلاس  
 و عقیدت و تادیب ہر محمد خود استوار و با دو کارے خواستہ خواستگار اعلیٰ و انقیادیم گفتیم اگر این سخن صحت دارد چرا کوئی  
 نفرستاد و بلاغ این التماس نمود شخصے کہ حامل پیام دروہر دستادہ بود گفت پیام او سست کہ شیخ حمید الدین دادہ ما در  
 فرستادہ تا در حضور عرض کنیم محمد قلی خان گفت خوب از ماچہ میرود و حدق و کذب این خبر میدور و دشما و حضور را اظہار  
 خواہد شد چون دیدیم کہ از مفاہیت امتیاز معقول و غیر معقول نمیکند گفتیم چہ مضائقہ اگر منظور ہمین است بندہ میروم اما فواب حقا  
 در جاسے مناسب نزول فرمایند و مردم از قرب حصار بہ خواستہ و حضور آید تا راہ آمد و شد باز شود و بندہ آنجا رفتہ  
 رخصتہ ادرار یا بد و از چند دانہ در ہم آنچہ مناسب ماندہ بگوید بعد از ان در حضور آمدہ آنچہ ادراک کردہ باشد اہمار سناید  
 محمد قلی خان گفت تا او جنگ موقوف کند ازین طرف چگونہ سے توانم شد گفتیم درین امر او باو سے نیست چون افواج  
 حضور قاصد پوشش بر حصار شدہ اند تا ہر ضرورت بہد افتد بہ خواست از ان طرف اگر اندک اہملے شود در طرفہ العین  
 مردم بہرہر دج و بارہ ہمو نمودہ کارش را تمام سے نمایند چگونہ از طرف اذوقت و در برق اندازسے و خصم اقلے  
 خواہد شد و بدین موقوف شدن تفنگ انداز سے بندہ چگونہ سے توانم یافت برق اندازان و گاہ بندوق امتیاز سفیر دشمن  
 نمیکند شخص مذکور گفت ہمراہ من بیایند کہ من سے برم گفتیم چہ مضائقہ من ہمراہ ایشان میردم صاحب عیلم کہ ایشان بر بندہ  
 ہر است و در خص گشتہ با اتفاق روانہ شدیم ہم مرحوم دباب سٹے خان کہ ذکرش گذشت بنا بر اخلاس و اشفاقیکہ داشت  
 رفیق من شدہ شیخ مذکور کہ سے ہرون من در حصار بخود محمد قلی خان شدہ بود و عبور راہ محافظت خود از گاہ بندوق  
 نمودہ میرفت و بندہ در سہ ادرار سے بریدہ تا آنکہ بیار رام ناراین کہ منزل و مور چالی میر حسین خان و محب چند ہزار کس بود  
 رسیدہ توقف نمود و بہر ہرون ہر آمدن از دیوار باغ کہ نہایت متعل بھار و در میانہ قاعے و سار سے نداشت تا در پناہ  
 آن توان رفت متغیر بود بندہ بعد از اندک استراحت شروع تبایک کہ در شیخ ماہر تیر گزشتہ فدر خواہے آواز نہاد کہ راستہ  
 بگویم بعد از ان برویم گفتیم چہ مضائقہ من خود با شما ہم ہر جا بر دیدم و میردم و ہر جا با شنیدہ ہستم آخر ناچار شدہ الحال و دست

بادشاہ خود مشہور و معروف و ارادہ و حمید الدین رساند و ادراستہ نماید ایشان بروند و بندہ را ہم ہر نزد شکار این طرف آن طرف  
 کرد و در اسے ندید و برگشت و فذر خواست شش ابلہ قلعہ او با فاسم بچہ دیدہ نمود شکار ناچار گشت جواب صاف داد کہ صاحب جان  
 حسدین ترازو ہما مشیاست ہر گزہ صاحب نے تواند رفت من چگونہ میردم من ہم آویم و ہمین گشت و پوست و استخوان کہ  
 اغیار دارند و غریب از انداز استماع این جواب خاصہ حضور من با آن دعواییکہ سے نمود نہایت متغزل گشت و لمحہ سر بریزد انداختہ گفت پس  
 باید برگشت ہمان سخن گفتم کہ من ہمارہ شما ہم ہر جا میردم بجاالت برخواست چون رو بردے محمد قلعہ خان رسیدیم و او پر سے  
 گفتم از ایشان باید پرسید محمد قلعہ خان دریافتہ خاموشی گزیدہ آن عزیزہ عذر سے با شتر سار سے خواستہ بگوشتہ در رفت و بندہ  
 تا عصر سے تمام جماعہ اہلبان را دیدہ آخر روز بجاسے خود برگشت بعد از من بساعتی والدو اکثر سطلان بے فوج بہنازل خود حادہ  
 نمودند مگر افواج محمد قلعہ خان و جماعہ داران لازم شاہزادہ شب حراست قلعہ و توپ و اسباب ہر لے خود نمودہ ہما بجا  
 بسر روند و لچہ ہاسے بے ایان ہر دو لشکر دگر گسندہ ہاسے ناخدا ترس در آباد سے خلیج حصار کہ سکنہ آنجا بود و شاہزادہ  
 نہایت مشغول و مطمئن بودند و بخت و اوزان ہماردم بر آوردند و خان ان ماسے بہاد رفت خاننا سوختہ اندوختہا سے مردم بہارت  
 بروند چنانچہ اہل و عیال و دہاب قلعہ خان مرحوم ہم پہلا سے غارت متلاگردیدہ مالک یک جہ و یک گز کہ پاس مساندہ  
 الماشیے ملک خصلت در ہماں ہنگامہ غارت بسر وقت شان رسیدہ و حافظ عرض و ناموس آمانا گردیدہ ہراخت خود  
 متصل بشکر رسانیدہ و در گوشہ نشاندہ رفت علم مرحوم مرحوم تمام شب در تلاش آمانا بچ و قبہ گذاریندہ آفر سے از آتا  
 نیافت و هیچ نہایت نزدیک بخیہ گاہ والدہ اندوختہ بھنے انجا کہ گویا محقر صحرائے بود غارت زدگان گم شدہ و یافست  
 و بر سلاستے ناموس و بدست آمدن لطفال و مخونہ ماندن آتا از ذل اسیر سے شکونم حقیقہ بجاد آورد و بر سخن نشوہا سے  
 خود کمال ندامت کشید اما سود سے بود قلعہ اسے حال چون ماملہ بر این منوال مشاہد گشت فقیر را اگرچہ از پیشتر امید سے ازین  
 رؤساد لشکر بود پیشتر با یوس و در بارہ محافظت ناموس شوش شد چہ عشر ہماں رفت کہ راجہ رام ناما این مردم محمد قلعہ خان  
 را راتہ داعیہ حرب معہم نمود خباب والدہ دام ظلمہ و بھنے از متعلقان بندہ و دیگر برادران با یک یک خادم و لبا سیکہ در بر  
 بود درخت خواب و دیگر اشیائے ضروریہ براسے ملاقات والد مرحوم آمدہ بودند و مستحقان دروازہ مشرق حصار عظیم آباد  
 وقت بر آمدن سوار ہما سے مذکور مزاحم شد ہرام ناما این اطلا سے دادند و فرمان داد کہ احد سے تعرض نہ کند و رفتن دہنی الحقیقہ  
 احسان نمایانے کرد و الا خدا سے دانکہ میرمن بود و در وہچہ ناخذ اتر سیہا سے نمود و الحمد للہ علایک و علی جمیع فیئہ  
 آفریمہ شاہزادہ و محمد قلعہ خان از طرف باغ جعفر خان کندہ در رسید ان جنوبی قلعہ عظیم آباد دور تر از حد و بوسل گلا  
 توپ کہ زمین خشکیدہ چل بود مسکرتہ بندہ و دوسر روز دیگر مشاہدہ انخوجاج آراسے رؤساد اسات تدابیر غیر صابہ  
 جماعہ مذکورہ نمودہ دل تنگ گردید و بالامر محوم کلمات کہ درت آمیز گفتہ التماس کرد کہ پاشکستہا سے چند خانمان  
 بر باد دادہ در خیانتا و اندھاقت پیادہ راہ رفتن نہ اندہ و این قلعہ با این تدابیر در ماہما ہم مفتوح نخواہد شد فقیر  
 لشکر مشرقی با افواج انگلیسی میرسد و محمد قلعہ خان و شاہزادہ راہ خود سے گیرند در بارہ این بیچارہ ہا اگر ہمین وقت  
 فکر سے فرمودہ بجاسے بفرستید بہتر است والا بعد چند روز بیج سے توانست شد آرزوہ خاطر گشتہ فرمودند کہ از من خود  
 چیز سے نے آید ہر چہ بہتر داند کہ بندہ چند بہل سوار سے دیک دو ادا بہ بار بردار براسے حمل سراسہ والا بار سے  
 و اسباب سے خود ہمراہ نمود از عالم گنج کہ خود ہر سے بہلبا نان آنجا سے باشد و آشنای بود طلبہ اشتہ و چند نفر کاران بہر رسانیدہ

از بابو چلو ان جنگ و فرقت و دت والدہ و جمیع ناموس کہ متعلقان ہمدی شہزادان و دو باب علی خان برادران بودند بہرہ خود از راہ گوگرد  
عبور و ریای سوہن نمودہ بلکہ باوی فرنگی و سہیل چند روز در قصبہ مسلم و حولی شاہ قیام الدین نوہ شاہ کیل بسیر و دوہو کیجا شہزادہ  
و محمد قلی خان گرفتار و دباگردیدہ برگشتند و در مسلم بندہ باز شرف حضور و المرحوم دریافت

تیمہ احوال محمد قلی خان و شاہزادہ عالی گز کہ در غیبت بندہ رویداد و برگشتن ہر دو از غنیم آباد

بعد از ان کہ غیر از لشکر آمد محمد علی خان و ہر اہل انش و سرداران و قضاے شاہزادہ اہتمام و تہنیر لادہ زیادہ از غیر مقدور  
نمودہ خود چاہا را متصل بدان حصار رسانیدند و اکثر سنے ہر دوح و بسیار سے مقتول شدند اما انہم غنیمت چون سنے موقع  
دیر داشت عاقبت خود خود سے نہاد محمد علی خان بہر پنج طرف حصار سے گنج از حصار نمودہ بہ میدان علم داد کہ غنیمت  
سراج و گور را کا داک گشتہ روز ہفتم چار میلہ از در پنج ہج کار سے کردند تا گمان برج از بار خود فرو نشست یکی از شاہزادہ غنیمت  
جہان سے بہر برو و دو سکن باز میں ہزار گشتہ شمار شدند اما سنے بر اسے بران ہج میرا و مردم محمد قلی خان ہجوم  
آورد و پور سن نمودہ و محفوظان ہم پاسے جارتے نمودہ سگ آسیاد ہوجہ با سے بار دت آتش دادہ بہ مردم میر غنیمت  
داز پنج ہلو گشتہ گشت چون شکر بر ساعیان سے تارید و اکثر سے از آفات تلفت و تلفت دیوار بر آمدہ رستے سوختہ بار دت  
و غنیمت مجروح گشتے بندہ و قبا یمن اقامہ بالارتقن غنیمت دور پائین ہج نیز غنیمت کثیر از بندہ و مقتول افتادہ  
سے گویند قریب بدو سکن بلکہ زیادہ بہین صورت تلف شدند و کار سے از پیش رفت تا شام شد و مردم برگشتہ ہور چال  
خود اسودہ صبح آن بنا بر غنیمت جواب و سوال محمد علی خان را با شاہ زادہ ملا سے عظیم بہر سیدہ فوج خود را از پائین حصار  
راگردانید و عازم مراجعت گشت شاہزادہ نماز اٹھ رفتہ مقرر خواہے و دلدار سے بسیار نمودہ مردم بہر و جنگا ہمش را کہ  
بسیار رفتہ بود تہر برگزاند و مجدداً اورا مستعد مقررید و در تہنیر حصار عظیم آباد را عجب ساخت چون در جواب و سوال بیگاہ گشتہ  
وقت یوزش خانہ بود مردم را بر سیدین تا بہر چال و حراست جاہ سے عینہ خود مامور ساختہ یوزش را بر فردا گزارشت  
و صبح باز ہمان ماجرا دتے زاد و رام تا راین راج عار شان نکلہ اضطراب و تزلزل سے عظیم و ربات و استلال بہر سیدہ  
قریب بود کہ بگزیدند و نکلہ را خانے گزارند و میں اٹنا خود زہر قرب و در لشکر شرتے کچھ تکلے خان رسید و قبل ازین ہر اہل  
نکلہ آباد را کہ شجاع الدولہ و خانہ داشت نکلہ دار محمد علی خان انصراف نمودہ قابض و متصرف گشتہ یوزنیز رسیدہ استماع و خبر  
گزار سے محمد علی خان را ہوش و حواس بہر جا نگذاشت و دست پا چرگ ویدہ مراجعت بطرف شجاع الدولہ را بایسہ قرابت کہ  
سنے علم ہمہ گیر بودہ اند مناسب دیدہ خلاصہ چون نعت یا ورنہ و اہل قدر شش ربیہ انچہ سنے بایست ہمان سے کرد  
عزم ساد و ت را جوہر نمودہ و تاکید یوزش اہتمام نمودہ و قریب ہشام و عدہ فردا ہر دم دادہ بنجام خود برگشتہ و بار دادہ  
خود در قرب وصول بیرن و افواج انگلیسے قاضی از را اعلان بخشید شاہزادہ و دو سہ بار پناہا سے پا یدار سے فرستادہ  
جواب خاطر خواہ نشیدہ تا چار گشتہ خود ہم را دادہ برگشتن و دہانے رسیدن ہر دم گوا یدہ اخو شب از تہریل وضع لشکر  
ہر کس غیر بودہ صبح امدادہ سے منظر ظاہر شد ہر چند ہلو ان سنگد و رستے و تقا سے صاحب جرات محمد علی خان را فہم  
کہ الحال ارادہ آستے و اتفاق با شجاع الدولہ ناممکن است بہر صورت ہمیں جایا بد جگہ یا تہر سے دیگر باید اندیشید  
فانہ نہ بخشیدہ و صبح قبل ریحیل کوتہ عازم ملک خود گردیدہ

ذکر دو دو شیر لاس فرانسین در کشور گشتن او همراه شاهزاده با کمال تاسف و تحسر

نزدیک به پهلوار سے شیر لاس فرانسین بخورد و فهمید که این چه خیال باطل و چه بے نیکی است صاحب مدتی غمنا نمود  
دور و دُور گرفت فرمود حسن در دیدار که از چتر لور و دان و دان خود را رسانید ام به بنیدید از ان هر چه مناسب باشد خواهد نمود  
مطلقاً گوش نکرد لاس ذکر هم ناچار تا شائے قدرت کرد که اگر عزم بازگشت نمود اما طاعت با شاهزاده مناسب دانسته  
پس فرستاد شاهزاده وقت نمود تا شیر لاس آید ملازمت کرد و از کمون خاطرش استفسار نمود شاهزاده آنچه واقعه بود  
ظاهر کرد که با عانت محمد قلی خان مصارت ضروری آنچه بایست میبایست شد و اکنون بر آن مقدار از رز و اسباب که متقاضست  
با افواج مشرتا توأم نمود میر نسبت به ضرورت طرف چتر لور میر دم تالید ازین چه شود لاس هم چون بهمانجا اقامت داشت  
رفیق سفرش گردید اما پیشتر از شاهزاده میرفت چنانچه قیصر هم دقتیکه او در دسسام گردید به پیش رفت و احوال پرسید که هر  
بند که محققاے بے قرین چند روزین عهد بارے خراب ساختن عالمی بوجود شد و اند بسیار که در اضطراب و محبت محمد قلی خان  
را هم از عجز و جفا متاثر و مینگفت که من از نگار شاه جهان آباد همه جاگردیدم غیر از غریب آزار سے و غارت سافر دیگر از  
کسی چیز سے متاثر نشد هر چند خود اسم کیکی ازین مقتدران مشهور مخروم از شورش شجاع الدوله و عماد الملک و امثال شان  
باقضای غیرت و انتظام سلطنت اراده بند و بست بنگار و جنگ جماعه انگلیشینه ناید کسی باین کار اتفاقی فرمود حسن نتیج  
این امر مطلقاً ادراک نکرد و اقتضای چون او گذشت محمد قلی خان و پادشاهزاده رسید و الدرم حرم هم تشریف آورد و اما از پهلوار سے  
رفاقت سرداران بکسر تنایت نام و تخیل و در زبان خانه که مانع از داشتیم فرود آمد و شکایت سفاهت بر دوسر و از روی قضا  
آغاز نموده باینده استشاره فرمود که الحال چسے باید که عرض کردم که نشاء جهان آباد از عداوت و عناد عماد الملک نئے قوانین  
و شاهزاده و ازین مقدمه که متقد احوال آن جناب مع عیال و اطفال و دیگر تنسبان که ازین حرکت آواره گشته اند توشه معلوم و  
شجاع الدوله را متاسبه با مزاج آن قبل نیست که توقع رفاقت او توان نمود و صحبت مامردم با از باب مشرق بنا بر آمدن آنجناب  
همراه آیند و رفیق گردیدن ما همه برادران با شاهزاده بر هم گردید و بزم بید چاره مخفف در یک صورت است اگر چه عمل آن  
بطبیعت عالمی گران خواهد بود اما بضرورت باید نمود و آن اینست که پهلوان سنگه زمیندار عمده این صوبه و بارام نامارین  
در ملے دهر رنطه عجیب و زرد وافر سے هم چنانچه گمان نتوان نمود و در دوقدر فوجی هم همراه او هست درین وقت با اطفال  
باید در زید البته کار را در صورتی خواهد گرفت در صورت وفان با او براسے جابجاے ناکار سے کند کار خود نخواهد کرد باین صورت  
ممکن است که حالات جاگیر و غیره درست آید و گوشه براسے بسیر درن اوقات میسر باشد تا مل نموده فرمودندے انواع اگر چه  
بر من بسیار گران و ناگوار است اما چاره هم با فضل مخفف در نیگار بنا برین والد از دسسام کوچیده بر دریاچه درگاوتے با اتفاق  
پهلوان سنگه خیر زود براسے ملاقات آید با کمال تواضع و فروتنی استکشاف مانی الغیر نمود و بعد اطلاع سعادت شمر در دین  
اشنا و اعید آن داشت که اگر شاهزاده تقسیم مقابله و مقابلت با میران نماید و شیر لاس را بر گرداند و درافر سے با اجتماع سپاه و  
اسباب لیسان مرمت نموده اعانت شاهزاده چنانچه باید عمل آورد تا هر چه مقدور است بطور رسد و از ناسے در عالم باید از  
بماند چنانچه بند که رفته ابلاغ بیامد نمود و شیر لاس و شاهزاده نظریه پیشه او گردید و است اعتماد نکرد و ملتناش پذیراے  
نیافت و بضرورت صلاح جین افغان که خوب شاهزاده اگر نئے مانده خطی که نقل کلیت متضمن و جی منقول براسے برگشتن



تو نوشتہ بغیر ستہ تا دما از نفعی کہ درین بر گشتن رویدادہ کے صیانت کند شاہزادہ نوبت خان ! اتح سر و منشیان خود فرستاد  
ناموسہ نمودہ بمشوریکہ مناسب و اندر بنگار نہ چون کسی خاطر خواہ نوشتہ نغیر ما والد ارشاد کرد کہ اگر چیز سے بخاطر تو آید بنویس  
اچہ طبیعت بآن دولت نمودن بآن قلم راہ آمد مقبول طابع افتاد و موافق ضابطہ منشیان نقاش بر داشتہ و بدستخط پادشاہزادہ سائیدہ  
مکمل کلیت فرستادہ اکنون بنا بر انشام اخبار در دفع حیرت تا عمر ان اوراق محلے از احوال محمد قلیخان و شاہزادہ و موشر لاس و بجا آوردن  
ناموس خود از مخفیہ ثبوت دہراس نگاشتہ بعد از ان احوال در دودین و افواج انگلیشی ح رام ناراین دہر گتہ مسلم حسین پور نقاش  
ماملہ والد و پہلوان سنگہ بزبان قلم راہ خواہد شد

ذکر بدر رفتن شاہزادہ و موشر لاس بطرف چتر پور بلوندیل گنڈ و شفقت کے اوضاع محمد قلیخان  
و غارت شدن لشکر او از دست راجہ بینی ہمار و راجہ بلوند سنگہ

چون شجاع الدولہ پسر صدر جنگ خبر بر گشتن محمد سنگہ خان و شاہزادہ بے نیل مقصود شہینہ کمال نامرد سے کار فرما گشتہ وقت  
از مدت و ایمان شستہ راجہ بینی ہمار و راجہ بلوند زیدہ ار بنا رس را فرمان داد کہ با قاتل مقابل محمد قلیخان  
رفتہ نگذارند کہ بالآباد تو اندرفت و ہر صورت کہ بر او دست یابند بجا آورند راجہ سے مذکور حسب الحکم ہامد کہ قرین گردیدہ  
مقابل بنارس رلب دریاسے لگا دو کہ وہ پیشتر از رام نگر کہ آباد کردہ بلوند زیدہ بنارس و خانہ او دہر گتہ مسلم حسین پور  
و تو ہمارا مقابل لشکر محمد قلی خان چیدہ ستہ مراعت و دامت لشتند شاہزادہ و موشر لاس بلپیام دادند کہ مارا با شما کاری  
نیست ہر جا خواہید بروید انا محمد قلی خان رائے گزاریم کہ از جاسے خود پیشتر تو اند جنبید شاہزادہ بر آمدن خود از ان مخفیہ  
معتقم راستہ موشر لاس را با خود متفق ساختہ از راہ مرزا پور خورد راہ ملک بلوندیل را بار اوہ اقامت در چتر پور گرفت و  
محمد قلی خان از مر اسے سیر راجہ بقدر مسافت گزشتہ لشکر داشت ہرگز از لشکر او بلکہ از طرفت عظیم آباد پا پیشتر نیکداشت  
لشکر از زیدہ از ان ملک بلوند سنگہ بلوکی خان پسر زکریا خان از لشکر شاہزادہ جدائے حیت و در مرزا پور با زن بلوند  
چند روز توقف کردید و بشاہ جان آباد رفت و محمد قلی خان ح لشکر اسیر رام نگر در چا پلو سے و جواب و سوال نیکو رابند  
اکثر سے از ہر ایرانی کہ اصحاب جرأت بلوند صلاح تنگیدن با ہر دورا راجہ مقابل دادند و سنے الواقع صلاح ہمین بلو چا پلو  
مقدر بلو چا پلو میر سے آمد انا از حیرت حواس باختہ جرأت نیافت بندہ بعد از اتفاق والد با پہلوان سنگہ و دلچھے ازین امور  
ناموس را کہ ہمراہ بلو چا پلو راہ بردن بہ بنارس داشت ح سید سٹے خان ہمراہ گرفتہ بسرا سے کرم نامہ رسید شہینہ کہ غالب  
سٹے خان برادر موسے فقیر دوسہ روز قبل ازین بازن و مادر زن خود بخیریت بہ بنارس رسید و الحال بہ سار کشتہ نیست  
چہ حکم راجہ بلوند ہمہ شہیدہ را کشتیدہ زیر رام نگر کہ خانہ درست جمع نمودہ اند و ہرگز ازین طرفت ہر سور و درم بلوند اور غارت  
سے کشتہ ناچار باز برگشت و شٹے از پہلوان سنگہ بنام بلوند در باب حفاظت و اعانت خود و ناموس فرستادن  
برقہ و دستک راہ و فردا آوردن در جائے مناسب نویسندہ فرستاد و والد ہم ہمین مضمون خطے راجہ مذکور شہینہ  
فقیر خید کس از خانہ بان پہلوان سنگہ را ہمراہ گرفتہ ح ناموس سٹے خان از راہ چین پور کہ واسن کوہ و محلاست  
برو اتہ گردید و قے سٹے خان ہمراہ والد نامہ در راہ نوشتہ راجہ بلوند متضمن دم قرض و بجا آوردن خدمت و از انہ ضیافت  
و ضیافت بہ نام جملہ اوج و نفع را ہمراہ بندہ رسید بندہ چون نزدیک مرزا پور رسید یاد وجود ہمساہ بلوند

نوشته و نوکان او با هم برق اندازان حاضر آمد و مرام شهنشده کے رافرتا وہ راجہ بلوچ را اطلاع داد چو بار او آمدہ نرا سلمان  
 و امامت نمودہ بندہ را در نزد پورسایہ و در مکان مناسب فرود آور و شب در آن مکان میوقت کردیم صبح با فضل اسکے  
 ملکا و کشتے آورده و مامور ماموس اتاب گنگا گزاریند و بنارس رسانیدند الحمد للہ چند ماہ در بنارس شرف یاب صحبت با برکت  
 جناب قدسے آب حضرت شیخ محمد علی حنین اسکے اللہ نے اسطے علین و از خدمت خال سراسر افضل سید عبد اسطے خان مبارک  
 شجاع جنگ سادات اندوز بودیم و درین اثنا بیرم خان خلعت بیرم خان مرحوم نو کو ثواب روح الہی خان بخشہ الملک اور نگ زیب  
 ہم بہر حیل از لشکر محمد علی خان خود را تا بہ بنارس کہ اہل و عیال ہما نجا داشت رسانید بندہ چند روز شیندیم کہ محمد علی خان رفتن  
 خود با ممدو سے مشہور شجاع الدولہ از راجہ ماسے مرام مذکور درخواست و آئنا شجاع الدولہ ز ششہ چون ما ذون شدہ ز خدمت  
 دادند آن اہلہ مظلوم با ممدو ارحام و بودن بنے الامام ہمدگر با دوازد سوار دمدو سے ز خواص خدمتکار خود گنگا نمودہ نزد  
 شجاع الدولہ روانہ گردید حکم رسیدہ بود کہ بیدہ چند روز از روانہ شدن او لشکر او را غارت و قاتلش را ضبط نمایند ہمین کہ سر پا روز  
 از کوچ او گذشت ہر دو ہندو سے مذکور سوار شدہ و قاعدہ نارت لشکر دھیا سے ضبط اموالش شدہ و غنم قیامت در آن  
 لشکر برخاستہ شور یوم انشور ہویدا و غلے کثیر با نوار بلایا متباد گردید اگر لشکر یا ن بے آبر و مال و اسباب نشان بتا راج  
 رفت مگر بے نام و نشانے چند کہ با ملازمان ہر دور راجہ آشنائے یا نسبت خویشے و ہمسوے داشتند شہباز مخفے بان لشکر  
 پیوستہ محفوظ ماندند و بر خنے را سید سے از سادات بارہ ہمدگر جماعہ دار متبر لشکر راجہ شینے بہادر و صاحب ایمان و آبر و بود  
 تکفل جان و مال و حرمت آئنا گذشت و جماعہ ممدو وقت شب بطرف غنیمت گاہش رسیدہ با پیوستہ بودند اندر شران شرانہ خلافت نمود  
 و از جبل نام آوران فقط زین العابدین خان کہ اثر آبیہ نیابت وزارت شاہ عالم نامی بر آوردہ و جنگ عظیم آباد کہ بر تلو پوش آورده بود  
 سفر آخرت نمود و ذکرش انشاء اللہ قواسے خواہد آمد بغیض و قہار و سے و احسان کہ با مردم نمودہ بود و از استقلال و شجاعتی کہ داشت از ان  
 سرکہ ممدو و کرم و صبح و سالم بر آمد تفصیل این احوال زمینین این مقال آنکہ خان حرم از سر و ازاد ہای ایران و شجاع جوادی بود قبل  
 از وفات محمد علی خان در حصہ او در بافت صفہ جنگ و شجاع الدولہ روزگار سے بجزرت و احتشام گذاریندہ و در اکثر حالات صوبہ مذکور  
 حکومت داشت و ہمیشہ دست عطایش لوال احسان بکام دو بان امید داران میر سائندہ و حساب کہ شش در مزارع آمال خواہنہ کلان  
 سواتر سے با ید رفق و غیر قہار کہ خدمت اور سیدان مواند افضل او مردم و مال و سس نگردیدہ و سائندہ مذکورہ خانم قوم بختی  
 غیرت و شجاعت چون احوال لشکر جان منوال مشاہدہ نمود با ممدو سے از ملازمان کہ ہمراہ داشت در محوطہ از خانائے  
 خراب و با قین کہ متعل بلشکر بود خود را رسانیدہ بر دیوار خانہ مذکور مع ہمسہ ایمان بر آمد و تفنگ و تیر و سپر و شمشیر انچہ در آنوقت  
 میسر بود درست ساختہ مستعد قال گردید گفت کہ ہر کہ در اینجا بر سرین بیاید و با من ترمفے نماید با او جلیبہ با ہر کشتہ  
 خواہم شدہ انچہ بیشکر یا ن بلوند سنگر رسید و بعد تفحص معلوم گردید کہ صاحب این ارادہ کیست چون جماعہ داران ملازم  
 بلوند اکثر سے نمک پرورہ او و بیضے از رفقائے شینے بہادر ہم از ان جملہ بودہ اند ہمہ آئنا با ہم متفق گردیدہ با دلیا سے  
 نعم خود اطلاع و التماس نمودند کہ زین العابدین خان بہادر پیاس آہر دے خود چنین قرار دادہ و در فغان ویرانہ ہانہ کہ  
 مستدار است و ناہم بمیون احسان و نمک پرورہ آن فالاد و مال ایم حکم شود کہ در خدمت اور رفتہ بجزرت و احترام  
 اور با ید و کرم و اگر این التماس پذیرا سے نیاید با ہم شریک جان و آبرو دے او ہم ہر دور راجہ تا چار گردیدہ و غیر نفس  
 را پسندیدہ ستیزہ با او مناسب ندیدند و التماس ملازمان خود پذیرفتہ رفا دادند تا رفتہ بہر مودت کہ مرثے از با شد بلبل آوردہ

جماعت مذکورہ کو کم غیر سے بود بخوش شناسند سرداران و اکثر ہمسایان شان از دور پیادہ پاگشتہ باد ب تمام سلام و کوش نمودند و بقدم اخلاص پیش آمدہ مافی الشیمیر خود را عرضہ و اندرین النابین خان حسن ارادت و وفای آئینہ تحسین نمودہ لشکرائی بقدم رسیدند و در وقت آنکہ حاضر خود سوار گشتہ با کمال عزت و اقتشام در لشکر پیوندا و اعلیٰ گردید و بعد از اعلیٰ نائزہ و عجب و غارت در بنارس آمدہ منزل گزی یا بدار باب ہوش لائی کلمات این حکایت کو نیزہ کوش خود نمودہ قدر کم و احسان بداند و شیوہ خود گردانند کہ صفت مذکور حیات پایدار و دینا د سپر سہام حوادث و بلا و در بنا و عقبہ است و محمد علی خان نیزہ شجاع الدولہ رسیدہ مقید گردید احوال انجہ استماع یافتہ انتشار اللہ العزیز در ضمن احوال شجاع الدولہ مست ارقام خواہ یافت

دکتر سید میرنظم علی بادشاه عالمی بیوان سنگ

سیر محمد جعفر خان و میرن پسر کلان اذ کہ سپہ سالار پربل و با استعداد خیر لقاات نمودن راجہ رام ناراین با محمد علی خان و ملازمت کرن شاہزادہ بوساطت خان منظم مرقوم اول منایث اندیشہ مندر گزیدہ رجوع بر و سار جماعت انگلیسی نمودند و کرن کلین را سہایت و ایدام طلبیداشتند بعد در و دادہ مشورہ بر آمدن با افولج قرار یافت تا بعد ازان ہر چہ صلاح باشد جماعت انگلیش را چون اطلاع تمام بر احوال و روساے ہند بنود نام شاہزادہ گئے و قح و قتر سے در نظر ہا داشت ارادہ ستیزہ آوینہ با او و محمد علی خان مصمم بنود و اردو اضلاع و اطوار اینا متانتے شاہ سے گشت البتہ معاملات پائین شایستہ انفصال سے یافت اما حرکات سفیمانہ سلطان و وزیران ہا را بے قدر ساخت و اندیشہ از طرف آئینہ پاستے نگذاشت چون خبر بر سہے مصالحہ رام ناراین با شاہزادہ و محصور شدن اور لکھنؤ عظیم آیا و دفر و گرفتن محمد علی خان و شاہزادہ حصار انجا را انتشار یافتہ میرن و کرن کلین متحقق گردید ہر دو با اتفاق ہم با فوج گران از مرشد آبا و منشد نمودند و در اثناسے راہ بنابر آنکہ با خادم حسن خان میرن و اصحاب ہند و از خان مرقوم گمان صداقت نہ داشت اندیشہ اور خاطرش بنیلید کہ مبارادرین چنگا کہ چہ فتنہ براگیزد و در میں را بکل متقی کہ محاذ سے پورینہ واقعت مقام نمودہ قاصد آن بود کہ اورا بقا بوسے خود آرد این ارادہ میرن شہرت یافتہ خادم حسن خان کہ مرد عیار و از طرف میرن اندیشہ سے بسیار داشت مع فوج و اسباب خود با شہتار لکھ میرن از پورینہ بر آمد و بر لب دریائے گنگا در گزیدہ گولہ توقف داشت و با کرن کلین بار سال سفر اہمت بر افقت سے گشت آخرین مشہ کرن میرن را از دور آوختن با او مانع آمدہ بناسے تجدید عہد و پیمان گذاشت و خادم حسن خان اندیشہ خود را از میرن ظاہر کردہ در آن بے سبک او قدر او خواست داشتہ و نامو کہ اگر صاحب بر بجز خود و مسلک گنگا تشریف آرنہ بندہ ہم بجز خود ہما نجا آمدہ ملاقات کنم و عود و موافقت را با لشا فجدہ و اموکہ گردانیدہ بجاسے خود برگردم و با اعتماد اقوال ساسے بخاطر جمع گذاریندہ در دو سہیتہ را بخ دم و ثابیت قدم با شہم ہر چند این امر مخالفت مرخصے میرن بود لیکن کرن صلاح وقت و کار خود باین صورت دید و حسب الاتماس او بکل اور دو ملاقات با خادم حسن خان چنانچہ مامول و مشول بود نمودہ برگشت و از طرفین عہد و پیمان استیکام یافتہ اندیشہ از فرستد میرن را با خود گرفته قائم عظیم آباد گردید محمد علی خان خبر قرب وصول یافتہ چنانچہ مرقوم شد صلاح خود در توقف مذید و مرجع التقر سے برگردید چون عظیم آباد متصل رسید رام ناراین مع ارکان دولت و اعیان مملکت باستقبال شناسانہ معلوم نیست کہ کبرام جیلہ عذر ملاقات گردن خود با محمد علی خان خواست و چنانچہ بود زیادہ تر ازان سورہ و اختناق گشت رام ناراین فقیر را براسے کار خود بمنبت در لشکر شاہزادہ فرستادہ خود ہم بدین نفس رفتہ و ارادہ تو سل

باو داشت بعد از ان کہ حرف اور اسمل شمر وہ اسے مرید ہر راج و دانست شکایت بندہ پیش ہر کہ و نہ بنا برابر اسی قوم خود اصل  
شمر وہ ہر روز چندین نوبت باہر کہ مناسب میدانست مذکور ہر کردہ میگفت صاحب عجب دنیا ست و عجب زمانہ من با ملازمین  
صاحب چہ بگو کہ بودم کہ ایشان ہم ترک رفاقت را نموده پیہر خود لختی شدہ و این ہمہ رویہ باز می نمودہ خود را نیک نام میدانست  
و عجب از صاحبان انگلیشیہ کہ با وجود مشاہدہ رفت و ملاقات کردن او با ختم ہر چند سخن سازے کہ مخلص خود شمر وہ باشند اصل  
انست کہ درین زمانہ صاحب زر در دنیا ہر چہ کند کسی عیب او نہ کند و زر ہمہ عیوب را سے پوشاند بلکہ عیب را ہنر مینماید  
ما در نظر زر پرستان و اصحاب عقل و خدا و محال ہم مرتبہ آدم را سے شناسند کہ پایہ و مقدار و حیست بہر صورت میرن کرن  
چند روزے در شہر توقف نمودہ با ستہ ما سے رام ناراین بر سر پہلوان سنگہ روانہ گردید پہلوان سنگہ دامن کو ہستان را  
با من خود قرار دادہ و دوسر روزے بتوشلیش جنگ گذرانید آخر گفتگو سے مصالحہ و معاملہ در میان آمد و میرن را رام ناراین  
بخشید آباد برگ را بنید تا در شہر رفتہ مشغول میش و طرب باشند و التماس نمود کہ کترین با تفاق کرنل صاحب معاملہ پہلوان سنگہ را  
انتظام دادہ و غریب در خدمت میرن کرنل کہین آرزو داشت بشہر برگشت و رام ناراین کرنل کلیت در نواح سہلرام  
ماندہ معاملہ پہلوان سنگہ را انفصال داد و پہلوان سنگہ معاملہ والدمرحوم را مقدم بر معاملہ خود داشتہ اول کار ایشان دست  
ساخت و چنان مقرر شد کہ والدمرحوم بر محالات خود بکام و آرام باشند و با ایشان کسی را قرضے نباشد الحمد للہ کہ انچہ  
متصور بود بر منہ ظهور رسید و خط شاہزادہ نیز یک کرنل رسیدہ موثر افتاد و مضمون خط مذکور و سیاق تحریرش پسندیدہ و بیان  
روشن غیر گشت رام ناراین منایت مخطوطہ و از شانست کلام خوشنود و شاد کام شدہ صاحبان انگلیشیہ ہم بعد مترجم شدنش  
تحسین بسیار سے نمودہ و چنانچہ بعد رستہ کہ فقیر را با صاحب انگلیشیہ ملاقات شدہ مدح و ثناء سے منشی کہ خط بہ کرنل نوشتہ بود میخواند  
آن وقت بندہ ظاہر کہ در نقشہ مدح منم ستایشا ہر کند و والے الآن گور زعماد و الدولہ سطر ششنگ بہادر جلالت جنگ  
عمرات فقیر را سے ستاید و جوان خط شاہزادہ بخوبی نوشتہ یا و نیست کہ چند ہزار اشرفی برائے نذرش فرستادہ  
والدمرحوم مع نفقے خان بجمالات جاگیر خود رفتہ با آرام نشست و پہلوان سنگہ نیز بر زمیندار سے خود آمدہ کا ش  
راستحکام پذیرفت و رام ناراین مع کرنل کلیت برگشتہ بعظیم آباد رسید و بلا زمت و استرخا سے میرن سرگرم گردید

ذکر برگشتن میرن بمرشد آباد مع کرنل کلیت بمسرت و شادمانی و دعا کردن بادیہ خان  
و احوالت خان از راہ جہن و نادانے

چون میرن را ازین مرقطہ گشت ارادہ مراجعت بمرشد آباد بعظیم وادما انصالت خان و دیر خان و دیگر پسران عمر خان  
را بسبب مملوت و شجاعت آہنا با صفت و رافت و داناوارے کے خواست کہ درین ربار باشند ہنگامہ ورود شاہزادہ  
موجودینہ دارا خوش آمد آہنا گشت لہذا ہر آدم خود آرد و در بدر گوارش نصیحت کردہ بود کہ بعد و سنجے اینہا را از سہر خود  
انخواستہ نمود اما بنوعیکہ آہنا سپہ بزرگہ والا ترا خواند گشت و حاشا کہ آہنا را ارادہ بدے باو با پدرش باشند بلکہ ہمیشہ از  
آہنا سے عروج مہابت جنگ آہنا ناصر و مین میر جعفر خان بودہ اند و ہمین سبب سراج الدولہ با عمر خان و دیہ خان و  
برادرانش بگمان گشتہ بر طرف نمودہ و دام الحیات او این پچار ہا در عظیم آباد قریب بیک سال حیران بودہ طالب و خواہ  
نمودنے یافتہ و قیکہ بندہ بتقریبیہ کہ گذشتہ در لشکر شاہزادہ رفت و دید کہ الحال رفاقت این لشکر برگردن افتاد

نقطه بر لیر خان که نهایت آشناد باصلح هند باشد گرد سستار بدل بودیم نوشتیم در آن خلوت رفیعی بر فاقست شاهراده  
 و التماس حفاظت ناموس نموده بودیم در جواب نوشت که از طرف ناموس خاطر جمع دارند که با سرمن واجب است و آنچه  
 براسه رفاقت شاهراده نگاشته اند معلوم داشته باشند که اگر یک کس با میر جعفر خان خواهد آمد من خواهم بود و در  
 گفتگو در رفاقت کسی که ستم ثابت باشد ستم نقد میرن بداند که خود نصیحت پدر کار فرما گشته تا آمدن رام ناراین محبت  
 با دلیر خان گرم وادرا فاضل میداشت و وعده آمدن رام ناراین در باب بدینند نتواند او سس نمود چون رام ناراین آمد  
 خود قاصد حضرت مرشد آباد گشت برام ناراین گفت که مردم سخت دیر بر دروازه مغربیه حصار گنبد نه و بگویند که دروازه  
 بند و کمره کشته باشد و بر دروازه طرف کوچه هم پاره انگریزه باشد تا دلیر خان اندرون آمدن نیاید و خود بر گشته  
 سوار شده راه مرشد آباد گرفت و دو سه منزل بر گشته طے نموده بدانرا راه شکسته میرفت دلیر خان عاجز و حیران ماند و بنده نیست  
 تا چه کند و رام ناراین بکار خود مشغول بود و در بیه تعلیم خود در باب نتواند از دلیر خان خواست و التماس نمود که با این صورت  
 بدو ن شادین شهر مناسب نیست او هم ویر که الحال فامنداد من بود برادران و رفقای خود بر خاسته بطرف طکار می رفت  
 فتح سنگ و بنیاد سنگ و دیگر ادوات و قارب را به سستار سنگ مقدم او را مقیم شمره بمقدور خود و سبب براسه مصارف  
 یومیه او در تقالیش مقرر کرده سس رسانیدند بعد چندی فتح سنگ براسه استحکام کار با سس خود نزد میرن بر شاد آباد  
 رفت میرن در مرشد آباد و رام ناراین در غلیم آباد بکام و آرام زندگانی نمودند و میر محمد جعفر خان براسه اعانت میر  
 نیز تبارج علی یا فرسخی چند بیشتر از مرشد آباد بنگار برآمد و بود استماع خبر فتح و ظفر شادمان گردید و با صداقت محمد خان  
 خلعت آقا باقر میرزا و کاکلیه از احوال او در ضمن ذکر شامت جنگ و حسین قلی خان که حاکم جاگیر گریز باکو بودند مذکور شد  
 تاج بگمان گشته پیاده را بهرم توپ پرانید و ذخیره براسه آخرت خود بهر ساینده دلیر خان و کاکلیه خان سین زمیندار است  
 سس نیز تبارج ملوک بکام و در غلیم آباد با سس رام ناراین میر محمد جعفر خان با او کرده مقید شس ساخته بود نهایت  
 ناخوش بود با اتفاق بهر عیال و فرزندان و فرستاده است و طلبه آمدن نمودند شاهراده که جائی و عجبائی نداشت  
 با رفقای خود از چشمه پور کوچیده عازم غلیم آباد گردید و بنده چند روز قبل ازین از بنارس کوچیده در خدمت والد سیر  
 و بلا بر میخس جبات و راجا توقف نگردید بهر کار سس آمد چند روز نزد دلیر خان مقام نمود چون از راه او آگس یافت  
 بدو ن خود را بجا مناسب ندید چه رفاقت شاهراده براسه خود اصلح شس دانستم رخصت خواستم بمانه و در میرا سس  
 نمود قدر تا اینکه دانستم ظاهر نمودم ناچار مخلص کرده بقدریکه در آن وقت دسترس بود را در اسب توانی من کرد و بنده  
 بطرف مبارک سید علی خان برادر فقیر چند ماه قبل ازین در انبار سس و اقامت داشت روانه شدم در مبارک سید بهر حاجت  
 بودم که قریه آمد شاهراده مشیوع یافت و کاکلیه خان ح قبح خود کوچیده متعل به مبارک سید عازم پیشتر گردید و بنده  
 بنابر آنکه بکام و در و شاهراده ناچار با ملاقات باید کرد و باز همان آتش در کاسه و اقامت در غلیم آباد متذخر خود بود و او  
 آمدن غلیم آباد نمودم لیکن رام ناراین بنده را تاج بنام کرده و روادار آمدن بنده و بنده در غلیم آباد متذخر سس نمود اتفاقاً  
 در آن روز با حکیم قلام علی بنابر علاج وادارش نهایت خصوصیت با رام ناراین بهر ساینده معتقد الیه او شده بود و  
 حکیم مذکور نهایت شفقت بحال بنده داشت بنده و خدمت حکیم مغفور مذکور و دو کلمه تفصیل استیذان آمدن خود غلیم آباد از  
 راجه مذکور نوشته اذن طلبید و بعد از اذن شدن ح سید علی خان داخل شهر مذکور گردید اما در بعضی مقر بان

سلاش را ناخوش آمدند و با سترامیٹ صاحب کوان عظیم آباد و دوا کر ظفرین حکیم متین کو طے آنجا از طرف کونسل کجاکتا از سلاش  
آشنا کے دوستے خصوصاً ڈاکٹر زیادہ تر داشت ملاقات نموده ماجرے خود ظاہر ساخت آمانا و سنجے بندہ نموده گفتند  
کہ بخاطر جمع باشند بیکر ڈاکٹر بیکر خود نشان داد کہ در آنجا فرد آمد بندہ اطمینان بہر ساندہ در عظیم آباد ساکن گردید و رین اش  
خبر آمد آید شاہزادہ رام ناراین رسیدہ فکر اجتماع عساکر نمود و پہلوان سنگہ و دیگر زمینداران را ظلیہہ با خود متفق ساخت  
در رحم خان رہید کہ جماعتہ وار قدیم از ازل زمان مہات جنگ بود حسب الامر میر جنر خان از مرشد آباد ببلک رام ناراین رسیدہ  
خافرو رین او بود رام ناراین ساستے برآمدن خود و تجویز نجان برہمن مین نمودہ بطرف بہار چار پنچ گردے شہر مسگر  
آراست و قریب دوازده ہزار سوار و پیادہ ہاے بسیار و توپاے کلان و دندوق و جزائر بان اسباب حرب  
اچنہ باید ہمراہ داشت علاوہ آن فوج انگلیشیہ لبر کر دگے کپتان کا کرن و چند سردار دیگر و چندے از سار جان و سولدادان  
ولایتیہ و پیادہاے ہندے مؤدب آباد جنگ فرنگ کہ بہ تانگہ شہرت دارند بہمہ جبت قریب بیکہزار و چند صد کس  
مع بندہ قماے چماتے و دو توپ فرنگے دپٹے ہاے باروت و گولہ نیز با عانت او میا گشتہ با افواج مذکورہ شامل  
و داخل لشکر اوریدہ

ذکر آمدن شاہزادہ درحد و عظیم آباد و جلوس نمودن او بر تخت سلطنت و جنگیدن  
با رام ناراین و ظفریان فق شاہزادہ بقدرت کاملہ خالق بلاد و عباد

چون شاہزادہ از دریاچہ کم نامہ کہ سرحد صوبہ عظیم آباد است بطور نمودہ فرسخے چند پیش آمد خبر گشتہ شدن پد خود عالمگیر  
شانے یان خوشنید کہ مردم عماد الملک حسب الامر آقاے خود ہیما نہ ظاہر نمودند کہ در ویشے صاحب کرامات و مقامات  
وار و کولہ فرود شاہ گردیدہ قابل زیارت است او خود احمق و اجلس رسیدہ بود بد لالت ہدے علی خان کشمرے  
برادر علی قلی خان حواری شدہ و کولہ نہ کور رفت و مہدے علی خان ہمراہش رفتہ تا بچرا کہ کاتلاش را نشا بندہ بود برہ  
پردہ اش را برداشت و سیٹے کہ پادشاہ و درست داشت بدست خود گرفت چون پادشاہ داخل حجرہ مذکور گردید از بیرون  
در از بچرا کرد و کاتلاش کہ چند فقر تو را سبے ایمان لستہ بود نہ بزم کاروان بیچارہ را از پا در آورده لاشش را از دریکہ شرف  
میر یاد در آن وقت ریگستان خشک بود و پائین انگشت نمد ز با بر پسر اعز الدین داماد و برادر زادہ عالمگیر شانے کہ ہمراہ  
رقبہ بود و شمشیرے کشیدہ یکدکس را مجروح ساخت مردم ہدے علی خان ہجوم آوردہ اورا بگرفتند و در پالی مخوف  
سوار نمودہ در سلیم گولہ کہ کسک سلاطین مقید است رسانیدند و کھے السنہ پسر کام بخش را لقب شاہجہانے دادہ و سلطنت  
بر آوردہ بر تخت نشاندند و لاش عالمگیر را چہ ہا برداشتہ و مرقرہ ہمایون دیون کر دند شاہزادہ با ستمل این خبر مضطر گشتہ  
بود امر حرم کہ در حسین آباد و دار الملک محال جاگیرات خود کہ بناگذاشتہ و آباد کردہ آن مرحوم است مع اہل و عیال قامت  
داشت ششہ بدستخط خاص متفقین ماجرے مذکور و استشارہ در بارہ خود کہ چہ باید کردہ و نوشتہ محبوب سرے فرستادہ  
والد شہ را خواندہ و عجلتہ و کولہ نگاشت معنون آنکہ بچرا دور دواں عریفیہ بقبا بطہ سترہ بر تخت موروثے جلوس فرماید  
و قلدان وزارت مع خلعت براسے شجاع الدولہ فرستادہ و نیایش بیکے از غلیہ کہ در حضور حاضر دلائق ایجا کار باشد  
عنایت شود و خدمت امیر الامراے کہ عبارت از میر بخشہ کہ گیت بہ نجیب الدولہ عنایت فرمودہ براسے او خلعت باید فرستادہ

بیشتر الدوله باده را پیش ابدالی بغارت فرستاده رقم او متعین اطاعت و امانت خود بنام شجاع الدوله و نجیب الدوله و دیگر دوله  
افغانه و ارکان سلطنت و خطای هند بیاو طلبید و در استال و بوجوی اویا و مقتدران کوشیده براسه نفوذی کارشاد شده  
بیچاره سیه نیا که داشت چه کمترین را خرمی غیر از تشدید مایانی دولت ابدوت نیست بگرگاه چون الله تعالی ارکان  
سلطنت استقامت و شانت گرفت براسه پرورش من در و فتنه گری فخر ابد و شاهزاده در کوشه بود که رضی و الدارید چاقوت  
بشاید افغانان بامریه درسته بکمر او یکصد و هشتاد و سه بر تخت سلطنت جلوس نموده بشاه عالم باده را بدشاه لقب کرد و در شیرالدوله لیا نچ  
گرفت و شانت پیش ادراسه روانه فرمود و براسه شجاع الدوله و نجیب الدوله نیز حسب السلطه و ظلال و قلندران و دیگر حوایا فرستاده  
منتظر نصرت ایزدی بود که کامکار خان منین با شجرتش هزار سوار رسید و بشرف تقیقل قواقم سر بر سلطنت مستعد گردید و در خان  
وامالت خان نیز با جمیت خود که قریب بنه اکران در سوار و پیاده بود بجای زمت پادشاه رسیده مورد عنایت گردید و کامکار خان  
شهادت اخراجات سرکار شایسته گشته از زمینداران و باج گذاران و غیره هر چه بجا سخته دست سنی آمد و فراموش نموده برسانید  
چون دلیر خان دل بریسه از میران داشت آرد و میگرد که بعد و رود و میران جنگ در میان آید تا سر لسه و غالی کزین با اکران  
در میدان مردان بکنارش شد اما کامکار خان از راه جو شیاره رفته انتظار آمدن میران و اجتماع عساکر ارم ناراین با او صلح نموده  
تجیل داشت که اول بار ارم ناراین بایه جنگی بعد از آن اگر میران بیاید تو اکرش خوایم نمید و همین راسه را پادشاه هم اختیار کرد و  
آهسته آهسته با جلع مردم از هر که برسد کوشیده و متصل مقابل لشکر ارم ناراین رسید.

ذکر جنگیادشاه بامرام ناراین و غلغریافتن بیانیید قادر و الممن

رام ناراین برکنار دیاسه و دیو امسکر داشت که شاه عالم پادشاه کیم کامکار خان و امالت خان و دلیر خان و افواج قدی  
خود در رسید و بتاریخ کار بمقابل انجامیده از طرفین صفوف آراسته بدافع دیگر بر خاستند رحم خان و احمد خان قریشی  
و مراد خان سپه بهرام خان بلوچ با فحاق هر یک در هر مقدمه انگیزش رام ناراین شدند و بملوان سنگا و هیچ بهو چورید و دیگر افواج  
بامرام ناراین جمع گردید و کپتان کاکرن با سرداران و فوج انگلیشی بهیست بلست و وضع شایسته و کمال انتظام چنانچه ضابطه  
سلف آرا گشته متعین فوج رام ناراین استوار و از طرف پادشاه تیر فوج دو دسته گردید که یکسر گردگه کامکار خان و دیگر  
باستطمار دلیر خان و امالت خان از جلوسه خود جنبید و پادشاه با بعضی از قدما س رفقاسه خود در عقب افواج جا گرفت  
اولی دلیر خان و امالت خان چون هر بیابان و چیل و مان بر کر افواج رام ناراین ریخته فوج مخالف را از پیش رو برداشتند و از آن  
بر امالت خان اول از بهر داخل فوج دشمن گشته بدست جمیع افواج جراحات بود و ندگولی بندوق هم از صفوف انگلیشی مثل تکرک  
سے بارید و هم بندوق بهو چورید و غیره زمینداران باینه س رسیده و دیگر آلات طعن و ضرب را سینه ساسے آن هر دو در برابر  
مع رفقاسے جانشان نشانده بود و درین محسن از شدت صدمات گوسه بندوق روی فیل نشان افغان برگشته مردم بجز  
گفتند فرمود دلیر خان خود برگشته فیل بکه آسمان برگشته باشد و از اسپ فرود آمد رفقاسے قد پیش که قریب به صد سوار بود و  
همه همراه او و برادرش امالت خان از اسپ پیاده گشته سپه و شمشیر در دست گرفته بر دشمنان حمله برد و فوج رام ناراین  
را تیر فوجی بهم رسیده و در برابر نهاد و بر دلیر خان و امالت خان و همراهمان ایشان گولی بندوق تله و سوله اوان انگلیشی  
چون قطرات باران سے بارید باده و اران مذکور با سه صد کس دویده صفوف افواج مخالف را بر ایشان ساعقد درین ضمن

کولی بندوق بقیقچاچپ دلیرخان رسیده از شتیقده راست بیرون رفت و بیکرین اصالت خان رسیده کلاوا را بر رویه و  
 جزا احتما سے دیگر نیز برداشت و قریب سے کس از رفقا همراه پیدا دران ذکر بدین شریعت ناگوار بادل شاد روی شگفته نوشید  
 شاد بابل و آغوش کشید و قریب چل کس دیگر مجروح افتاده یعنی شفا یافتند و اکثر سے همراه سرداران خود شتافتند و با یکدیگر در نزد دلیرخان  
 عمر صبر از فوج مخالف خاسے و شلک بندوق انگلیشتے ساکت گشت یعنی از در قنایه پادشاه که همراه دارالدوله بود و نزد دلیرخان  
 و غلام شاه را بجا از دست دارالدوله رسانید و بعد مرید بر اسیر مردم کامگار خان گردید و احمد خان ترشیز و مراد خان بلوچ را اقرار گرفتند  
 کامگار خان و دیگر احوال شلک انگلیشتے موقوف و میدان خالی گردید و بر سر بایرام ناراین که با معدود سے ایستاد و بود و رخت پشاد و  
 این صورت بایرام ناراین مستطرب گشت و کپتان کارکن را پیغام فرستاد که نصف مردم خود با عانت من باید فرستاد و اول کپتان  
 مذکور بایرام ناراین گفت یو که بنفس خود در فوج انگلیشتے باشد و بغیر و مردم شور قبول نمود یا غرض دیگر خواهد بود و کپتان چون  
 مامور بکمر است او بود و دران وقت که در فوج او هم حاسے باقی خود مردم را در و حصہ ساخت درین تجربه زیادہ تر لغت و مردم مردم  
 او افتاده انتظام بر سر خود و مقارن این حال کامگار خان رسیده غبار بجای بر انگشت و ایما ندگان راه فرار کشاد و سر پرستہ تمام ند  
 و با همراه شکست بر لشکر بایرام ناراین افتاد و کامگار خان بذات خود بر وقت بایرام ناراین رسیده و بغیر نیز و تیر مجروح و غلبه یافت  
 میر عبد اللہ مردم کسبافش مسترد و چہ ملازم سرکارش شد و او در آنوقت رفاقت و اعانتش نمود و به چند زخم تیر و نیزه مجروح  
 گردید و بایرام ناراین در مجروح قیل خود خوابید و پناه یغمتہ ناسے ہو و مجروح بر کامگار خان آنستے نیزه بدشش را کوفت بعد ازین حال  
 بایرام ناراین بجال اقامت یافتند از میدان مجروح و دیو اسس گر بخت و کپتان کارکن و مستر بار و دیگر از سرداران انگلیشتے  
 و سبب ایسان بسبب بیان تفرق قبولت را بجان تلف شدند و سبب ازان جماعه که باقی ماند و بر سر گردی و اکثر دلیختر  
 اشتیائی بند و شاید بعض سرداران دیگر که بمکہ بندہ نام شان ننید اند و بر صورت متغیر گشت یک ضرب توپ که از ایسان در میدان  
 ماند و بوی میخ آہنے در روز نشا زدن و آن را ناقص و معیوب ساخته یک ضرب توپ و بیٹی باروت را بمکہ گرفت و باطل و تطلعام  
 ازان مقام برگشتہ راہ شہر عظیم آباد گرفت و در اشتیائی راہ وقت برگشتن قتل در گردون ارباب توپ و دیاد و اکثر استقال ستادہ  
 و افراد درست ساخته باز راجی شد و جمعیت حواس و استقلال انیم و وصف آرائی و خرم و احتیاط و شجاعت با فرا شنبہ  
 نیست چنانچہ در ادب حرب یگانہ روزگار ند اگر در ملکہ ادب سے و احوال پر سے خلق و گفت و گفت و محصل حال رعایا و عموم برابر بعضی  
 از معشار امور حرب توجہ و التفات نمایند و ما جراسے بند ٹکے خدار رسیده بغیر خوار سے و دلدار سے آنہا پر داند و شاید درین  
 جزو زمان بیچ فرقہ لیاقت ریاست بہ از ایسان ندا شتہ باشد اما عدم التفات ایسان باریج کار بایست سبب نہمان کہ خلق  
 تمام قلم و ایسان ازین جست در کمال عجز و اضطراب است اللهم اجعل لعبادک المصطفین فرجا و مجز جاپادشاه و کما کامگار خان  
 در میدان ظفر یافتہ شاد یافت و فیروز و فیروز نو اخواست و بتعاقب منتظران خبر داخت بعد اطمینان معلوم شد کہ دلیرخان شریعت ناگوار  
 مرکب را بکمال گوارائی و دلیر سے نوشیدہ جان شیرین بجان آفرین دادہ و اسالت خان زخم کاری خورد و بر جناح سفر آخرت  
 در میدان افتادہ و در قنایه آزمودہ آن ہر دو شیران پیشہ و غایب راجی سرداران خود ہمان راہ مردانہ پیمودہ اند و یک چشم مرید  
 از زخم نیزہ کو گشتہ بقید افتادہ و رحم خان نیزه و عا و کرنا بگرفتار سے و مردادہ و در قابو آمدہ است دلیرخان و اسالت خان را ہم  
 بعد اشتال اروج او در جو از فرار یک بر سر راہ در میان فتوح و دیکٹہ پور واقع است آوردہ و رفون ساختند و متقیین دیگر را یکجا  
 بجاک سپردند اگر متعاقب فوج از پادشاه میر سعید و قلعہ کیے از حارسان بنور و دو بایرام ناراین با عدم برابر سے خود بی محرج



نعمت پرست پادشاه سے افتادہ و اقلب کہ شہر بتاراج سیرت چون خطا ناموس نجبا و غواہ پامالی دہانت و مقاسد دیگر مقدر بود  
 ازینہ تغیر شہر از غلام کار خان و دیگر ارکان پادشاهی کو گردید بہر صورت بندہ با آشنائی و ریشہ کار اکثر شہر سے بود کہ خبر گشت  
 رام ناراین رسید اولی متیقن گشت چون ستارہ ترین خبر و متعاقب کہ گنجائے ناموس نرسید نہ مقتدرین خبر آمدن میر عبد اللہ  
 و رام ناراین و مجروح بودن اینہا آور و نہ بندہ بر اسے عیادت احوال میر مرصوف کہ شایستہ افتادہ مرصاف کو لالہ و بختاور رفت  
 و شہریان را بہر بل غلبی گرفتہ اضطرار مغربی باغیا و ارباب دول لایق گشت مصطفی قلی خان برادر میرزا علی اسحق خان متعلقان خط  
 مع احوال بر کشتی نشانیدہ بر میر میرزا نور زرتصل بمیر کوئی انگلیشیہ آورد و خود در خانہ میر عبد اللہ کہ جو در کوئی انگلیشیہ در رئیس  
 آن مکان در آن زمان مشر امیٹ بود آورد بندہ بسبب تجرید و افلاس سے و سواسس بود از ناظر اضطرار اب آن عزیز  
 غیر گشتہ اندک نصیحت نمود شہادت غمزدہ بود و در انجا کو ارکان و متعلقان را بر کشتی بمانگذاشتہ خود بمجاسے و دیگر رفت  
 و مشر امیٹ بر اسے دیدن رام ناراین رفتہ قتلہ او نمود پھر اسے خود بر سرے خواست او در خانہ اشرف نشانید و در تمامین  
 چون مشورہ بر سرید مشر امیٹ گشت کہ گفتگوی بے فروغ و زبشتہ اسے در مرغ ضابطہ بایست شہا بہر چہ مناسب داند تا آمدن  
 افواج مشرفے دفع الوقت و حفاظت جان خود نماید رام ناراین عذر جزا تملکے خود نوشتہ و عہدہ ادراک ملازمت بعد محبت  
 نمود چون دوسرے روز سے گذشت و کسی بسو سے تلخہ نہ اند کہ شہا سے لشکر رام ناراین ہم جہج آمدہ بہر است تعلق تہ نام نہود غیر تر  
 و مصل سیرن مع کرلی و افواج انگلیشیہ پادشاہ و کامگار خان رسیدہ با استقبال فوج کوکور بطرف مشرق نہضت شہ

## نورجنگیدین سیرن باکامگارخان و گرجتین در حاکم اول برگشتن بعد از ان مخبر یافتن بقدرت کاملہ خالق زمین و آسمان

نعمت نامہ کہ چون سیرن گلابے قبل ازین نہ جنگیدہ و نہ ہر خشم دلاوران خون آشام چشیدہ بود و غمزدہ و سو غور سے بر شہا محبت خود  
 داشت و خود را شہا ترین مردم سے پنداشت لہذا با قوسے کہ خود بہر ساندہ و نہایت اعتماد بران مردم داشت و این  
 اش انگاہ بے امانت فوج انگلیشیہ فوج نامہ و ضابطہ انگلیشیہ نیز ایک وقت جنگ نہوجے دیگر را شال و شریک فوج خود نے سازند  
 تا نظام مصوف افواج شان از ہم نباشد کہ از سر واران اگر کسی خواہد و چاہہ آہنا باشد امانت با چند خواص شمرہ مضائقہ  
 نمی کنند بنا سے ظاہر و فوج از ہم جدا لیکن نہایت متعل بہم سے آمد بتارہ جنگ در میدان جیشہ و مقابلہ و دیدار سیرن  
 با فوج خود مملوہ صفوف آہستہ سوار گشت کو کرلی مع دیگر سرداران و افواج خود و ضابطہ کہ در اندہ تبعیہ افواج و کوچرانہ  
 ہر داختہ و سپاہیان خود را مستعد ساختہ و سے بخالف آورد و نہ در شکر پادشاہ خود کہ سے کہ سے دلیران تواند داشت  
 ہمانہ بود و لہذا کامگار خان فوج خود را دو حصہ نمودہ ماور واد خان و لد خان ترین الہادی و غلام شاہ را ہر اول  
 ساخت و خود مع باقی افواج پشت سر انہا جا گرفت و پادشاہ نیز با مردم خود بر سے نیم و سوار گشتہ عقب تر از ہر تاشائی بود  
 چون عسکین را تقابل و سے واد قادر واد خان مع غلام شاہ فوج انگلیشیہ را بطرف سے گذشتہ از پہلو چون بلاست ناگمان بر سر  
 سیرن رسیدہ آتش قتال را اشتعال واد مجروح و زخمی نمودن اینہا اکثر لشکران سیرن را دل اندست رفتہ تر لڑے در آہنہ  
 ہم رسیدہ سیرن بتا ہر این حال بے استقلال گتہ و بودا و سے فرار گذشت و عرصہ بعد سے پاسا گتہ زخمی و زخمیان را ہر ناچار  
 در سے پا وودین اختیار آمد و شہر گشتہ و را انہا بود و است کردہ ولالت لہو و سے نمود و زخمیان را خود را آقا را عذر سے

صحیح ہر اسے خود دہستہ در رفتند فوج انگلیشی توپ انداز سے شرمش نمود و نامہ حرب را التذاب واد میسران را بتنبیہ نیامان  
 اند کے دل بجائے ادا و معاودت تقسیم یافت بجائے از بہادران یا ادا اتفاق کردہ عطف خان نمودند قادر و باطن باطن  
 میرن مشتاق تیر باران آغاز نما اول تیر کے برسیدہ محمد امین خان خالو سے حقیقی میرن کربل فیل دیگر در پہلو سے خواہر زادہ خود  
 بود برسیدہ کارش تمام ساخت بعد از ان تیر سے بر کلا میرن رسیدہ تا بن دندان ش مسلح کرد و در جان گرتے تیر دیگر  
 گویہش را مخرج ساخت چون اجلش بنور باقی بود کار سے فرسید و ہر ایمان قادر واد خان بہر ایمان میرن در آویختہ ہو کر  
 تیر و شمشیر ہر گرا مخرج نمودند و زو زو خورد و سے لائق رو بردا و جگہ کثیر سے از طرفین ہنگام ہلاک افتادہ میرن را جو اس  
 تیر از ترکش کشیدن مانند کمان در دست او صورت الامان و سر چون شعلہ آوار سے اغیار جنبان بود تا سبدا تیر سے دیگر  
 سینہ و جگر خورد و قریب بود کہ بار دیگر نہم گرو درین ضمن فوج انگلیشی از پہلو سے قادر واد خان سے بر آوردہ شاک شہرہ بار  
 نمود و کوسے بند و قیام قادر واد خان رسیدہ جان بچی تسلیم کرد و کامکار خان کبر پست قادر واد خان بدو رسیدہ بود و ملا حضار  
 قتل فوج خود آتش بار سے افواج انگلیشی نمودہ پایدار سے در انجام مصلح نہاں تیر گشت غلام شاہ و دختر از اند خان  
 بخشہ شاگرد پیشہ پادشاہ مخرج در میان فوج میرن محصور گشت بعد دست آمدن یہ تیغ جفا سے میرن مقتول شد و میرن  
 را باین صورت فوج و ظفر میرن آمد و کامکار خان پادشاہ را ہراہ گرفتہ بطرف بہار رفت میرن شاد یا شرف توختہ و در خیمہ خود  
 خود آمد و تمکید و التیام ہر اجتناسے خود و اصحاب و تجہیز و تہذیب محمد امین خان و دیگر مقتولین پر داختہ چند روز در چلن بریان  
 اقامت داشت مردم شہر غیر از فقیہ ہرہ ہا ملازمتش رسیدہ قریب جستند و میر عبد اللہ رام امین بسبب ہر احمق کہ بدستند قتل نمودند  
 رفتن پادشاہ مع کامکار خان بطرف مرشد آباد و از راہ کوہستان و سر ہر آوروں  
 از سیر بھوم و بردوان و بر آمدن سیر جعفر خان از مرشد آباد و بدافعہ اینہا مضطرب و

### حیران و ودیدن میرن و سیرے اینہا افغان و خیزان

کامکار خان در بہار دومہ روز مقام نمودہ مصلحت در ان دید کہ الحال مرشد آباد بدشتانت و سیر جعفر خان را از جا بیرون داشت  
 بنا بر این اسباب سفر اپنے میر توانست شد مہیا ساختہ و ارباب و غیرہ را کہ در راہ کوہستان عائق تک و ناخاست و در اذیت  
 بلکہ ہائے گذشت خود با فوج جریدہ مع پادشاہ بطور ایثار از راہ جبال ساد مرشد آباد گردید میرن برین ماجرا آگاہی یافتہ خط  
 شہر برین خبر بہر خود نکاشتہ بر ٹاک فرستاد و از رام نار این استمداد فوج نمودہ اکثر سرداران ہر اسبہ اورا میر کر دگی  
 برادرش و میرج نار این ہراہ خود گرفت و از راسبہ کہ کامکار خان و پادشاہ رفتہ بود دید چند روز روانہ مرشد آباد گردید  
 سیر محمد جعفر خان چون بور و دخلط سپہرزم پادشاہ و کامکار خان آگاہی یافت مضطرب الاوال گشتہ تا وجاہی ہمہ داشت فراہم  
 آورد و تیر از نو ساسے انگلیشی استمداد نمودہ فوج کران ہراہ برداشتہ بساعتی معین از مرشد آباد بر آمد و التزم کردہ بود  
 کہ ہمیشہ فیل سواریش در میان برق اندازان انگلیشی کہ تملکہ معروفند بودہ باشند و دیگر افواج ہندی کہ طارم ادا بود پیش چپے  
 راست دور دور میرفت و در حلقہ پیادہ سے انگلیشی خود مع زہنا و دومہ صاحب راہ سے سیر و گرد و خیمہ ہم در دست خان  
 سے مانند آنکہ میرن در رسیدہ و خاطر سیر جعفر خان مطمئن گردید بطرف پادشاہ شہید بحث و باو خان مرشدہ و را بہ نشن پور لاحق  
 گشتہ لازمست پادشاہ نمود و میر تاسم خان و اما میر جعفر خان حسب اطلبہ در زین خود از رگپور کہ فوجدار انجا بود رسیدہ



برسات سیاستیان مع عرائض و شہر دولت خواب و بندگے سے آمد وہیں تسمیر و خصل کشیرے ہم پادشاہ در امانتے  
بزر و مشورے سے نو داما خادم حسن خان در رسیدن دیکر اگر بیکہ سے میر سید فتح قلعه عظیم آباد و قوت و شوکت و انترے  
پادشاہ دست سے داد

ذکر محاصرہ ہمنون پادشاہ و کامگار خان قلعه عظیم آباد و شکستن زمین العابدین خان  
حصار او میر نکشتن فتح بسبب نامروی دیگر رفتاے پادشاہ و آمدن کپتان کس از نروان  
باعانت رام ناراین و دیگر عظیم آبادیان

پادشاہ و کامگار خان بہار رسیدہ مبارکے چند مصلح در آسایش سپاہ دیدہ وقت نمود و در عظیم آباد چون سپاہ و کتر بود و شوشہ مغرور  
دارکان و جامہ و ایمان دوسے و دارام ناراین بر تیب سپاہ و پیہ اسباب قلعه دارے کو شید و شکستہ بجلی آباد آواز نہاد و سنے و لعل  
جہیتی و از دواست دست داد و ہمیشہ عرائض عذر کم فوجے بنام بود و برادرش مع افواج ہمدامین بر شہ آباد سے فرستاد و  
کو شے انگلیشہ ہم سپاہیان کم و معدود سے در اطراف منتشر و بدست راست ہمہ را از سر بر علیہ تہ تاسہ کمپنی باخو جمع نمود و زمین  
ضمن پادشاہ مع کامگار خان رسیدہ قلعه وافر و گرفت و در اندوہ زمین طرف شہر و گردید فوج شکستہ کہ در قلعه بود انقسام یافتہ باجا  
ستعین شہ تاحرست حصار نایر واد شتاب رائے بنابر افتاد لیکہ از شکست مابین کہ بر قات رام ناراین در میدان یافتہ بود با کنگر عالی  
مع ناظم خان امر شریک او بودہ اندام نام بردہ از فراطرغیر نسبت دیگران مکدر تر بود و در ہمدار کش کو شیدہ زیادہ تر از ہمہ کس  
محنت سے نمود و شب بیدار بر سر دیوار حصار بسر سے بروہم و پائش زیادہ از فوج نظامت بد لہرے و اتفاقات و اجسارت اسے نمود  
و بر شش پادشاہ و کامگار خان بطرف شہر قلعه و در حال کامگار خان محاذ سے دیوار بختہ قلعه پادشاہے بود و بعد چ شش روز از  
محاصرہ ششیم کہ کو شہیر لاس باجستہ از ہر اہیان خود بطرف جنوب سے قلعه در عین غفلت زمینہ آگذاشتہ بر دیوار حصار بر آید و اکثر  
و بجستہ از کپتان مع علیہ از لشکان کہ ہاں طرف بردہ از اجسارت افوق الطافہ نمودند کیے از کپتانان انگلیشہ کہ در مدینیت البیہ بود حقہ  
یان دستی و رادست گرفتہ آتش واد چون آتش در گرفت بر سیئہ فرانسیسی زد کہ از زمینہ گردیدہ بر زمین غلطیدہ نمیدانم زیدہ  
ماند با سافر اہم عدم گردید و راد و شتاب رائے انگلیکیان فاصحہ بردار خود را از پہلو سے آن جملہ بیرون فرستادہ و پتنگان اندازے  
مد نمود و از بالا سے حصار لشکان چنان شہر بار سے نمودند کہ معدود مردم فرانسیسی بر بالاسے حصار میرنگر دیدہ و در دیگر  
شہی سر شیر لاس بطرف غرب سے قلعه آمدہ و ساحتے از شہر باقی بود کہ قوب اندازے و قنبارہ انگلے را از حد بر در و تر از سلعے عظیم  
در احوال سکنتہ شہر گردیدہ و از طرف شہر سے زمین العابدین خان مرحوم کہ ذکر آن بزرگ صاحب جود و جلالت در زمین احوال  
لشکر تہ قلی خان گذشت از طرف دیوار بختہ قلعه کہ قدرے اذان توپا سے یک فرانسیسیان شکستہ بود زمینہ آگذاشتہ و ملکہ خود را  
پیش روی خود گرفتہ بالاسے حصار بر آمد و چند کس معدود تو فوج رفاقت یافتہ با آن ہار در لیر تا سر دیوار رسیدہ و بند و تہا در دست  
گرفتہ مستحقان را کہ دو پاسے دیوار قرار گرفتہ بودند بغیر گوئے قنبارہ گردیدہ چون دیوار مرتفع بود خواست کہ زمینہ آرا کشیدہ  
ہم طرف گزارد و فرود آید این کار عرصہ سے خواہد در گشتہ درین ضمن بدل خان بلوچی جو پور سے بدستحقان رسیدہ  
ہنگامہ گرد و دار بندہ ساخت و اکثر فلیکین مع معدود سے از لشکان نیز رسیدہ و قنبارہ اندازے متواتر نمود و قنبارہ لگی ہا سے  
بند و قنبارہ سے زمین العابدین خان ہار رسیدہ و استخوان ساقش ریزہ و ریزہ گردید و رقیانیش او را بدین حال برافستہ با کین

و آنچه او دیگران حرمت این جلالت یافتند بنده اذیت خود را بشهر و غرض قرب و قنبار و مشیر اس سیدار گشته بدیوان خان میر عبد الله  
مفسوسه کرد که کوشش گذشته است که از هر دو طرف قلعه روی داده بود و آنگاه او تمام حمله را منظر ای عظیم الحق بود اول صبح  
از صحن و دیوارخانه میر مذکور آن طرفت گنگا بر آب و دریا که فاصله بعدی بود و ملها و علامت لشکر انگلیشی بنظر آمد باز دیدیم از میر کوشش  
که متصل بود بکوه فرنگ و دیگر گشته تیار و آن طرفت مله خیر علی بدیم معلوم شد که کپتان نکس با آنکه فوج به قلعه عظیم آباد از میر و دان  
در میر سینه و بعد رسید و مشیر است صاحب کشته براس آوردنش کشته فرستاده بعد از آن بنده با اتفاق میر عبد الله  
از دروازه نام نارین که در باغ اسمعیل نقل خان مرحوم میر سید فاضل قلعه در وسط حصار مقیم بود و فریم که بهایش غلگ و به حواس  
محض است و کما که قلعه شرف هم خانه از تشویش نیست چه مردم را یقین بود که اشب خود با این صورت گذشته و فوج با دست  
را به بهر سائیده است شب آینده باز همین اشش در کاسه خواهد بود و در دل خان و هم را بیان مجروح شده اند دیگر هر که  
بجاست آن مکان که رفته هم در آن شده و مقر می شود اگر چه رفته را بگل گرفته بود و در انداز استیلا به بر اسس میلاسه و حواس  
گشته قبول نمی ناید اغلب که با این حال میج آینده قلعه مفتوح و رام نارین مع تبعه و محقه مغلوب و مخدول میشود چند جهت و اکثر  
نهایت اغلاص بود و بشارت وصول فوج انگلیشی را و دم تعجب گشته گفت خان صاحب کجاست فوج انگلیشی احوال را نقل کردیم  
شادمان گشت دام نارین هم شنیده زندگی دوباره یافت و هر کاره براسه تحقیق خبر فرستاد چون هر کاره هم همین خبر آوردند  
از سر گرفت بنده مع میر عبد الله و اکثر کوشه آمده با مشیر است و کپتان نکس که آشتاب و ملاقات نمود معلوم شد که  
با رکبانی تلنگ و یک کپنی سولده و لایته انگلیشی است اما چون نوزده منزل راه را در سینه زده روزی کرده اند نهایت خستگی و  
لنگی لایق دارند و کپتان هم با اینا اکثر یار و راه میرفت تا سولده را و تلنگ را اندر سه در قلع طوق باین محلیت نباشد و سبب  
معبور دریا نمودن و از آن راه آمدن اینکه ما را فوج با و شاه استقبال نموده و مزاحمت نمایند و سیدان عظیم آباد میر سید را  
میر سید درت و وصول استرا و یار و آن وقت قلعه مفتوح و رام نارین مع اصحاب کوشه مغلوب شود و قدامت و اندک چه بدو  
مشیر است همان وقت طعام و مشرباب بسروران و سولده را و و غیر هم و آنچه سوسه آن در کار بود رسانیده و ولایت با مشرت  
نمود تمام روز آنها تمام کردند چون وقت شام شد کپتان نکس فوج را بضمایر استرا و اعلام با کاشاده با و بلی و قناره بهیشت درست  
از طرفت دروازه مغرب را آمد و پشتوکت تمام از راه باز از عظیم آباد داخل قلعه بخت باد شاه گردید و در راه معضرب شهران  
از سید دیگر فوج پادشاه را بحال پورشش بر قلعه میر گشت و همان شب کپتان نکس مع دو کپتان دیگر و یک نفر سوار و مخفی  
بیرون رفته راه را دیده و فهمیده آمد که از دعای کرام طرف و کما نگار خان کجاست روز دیگر وقت نصف النهار کما نگار خان در خانه  
که اقامت می کرد بهرمان در شبیه خواب و مردم مورچال بقبا بطه کاشش طلبان هند غافل هر کس بکلیای و کاره ستغول بود و اندک  
مردم بر آمده شکر بر آنها نمود و بل مورچال مضطرب الاحوال گرفته راه فرار پیوند کما نگار خان معصوم گشته راه بدر شد و نماند  
بجز خرابی میر نه سر و پاخود را از آن منصفه بیرون کشید و کپتان نکس چند نشان سپاهیان آن طرفت که بر مورچال نصب بودند  
و بعضی اسباب که از بنجایست آمد گرفته آورد و بعد از این حال کما نگار خان اقامت در اینجا مناسب ندیده از شهر بیرون رفت و بعضی  
مسکراخت اما در زمان اجار آبادی تا شب خون خور و بعد چند روز اقامت در قواح شهر مناسب عداوت طرفت گیا با چند فرست  
و مشروح میر نه بهیشت پگنه با و تحسین در نوزده پادشاه را دوست خود محبوب می داشت چون پادشاه از هیچ طرف  
اطمینان نداشت تا چار استر مناسی او سه فرخ و دو و لدر را که طلب نمود آن مرحوم با ندریشه آوردگی حکام عظیم آباد

عذر خواسته از باسے خود نے جنید پادشاہ ازین مرند کے آزدہ فاعل گشت و کامگار خان مہران آفرزده التماس نمود کہ شیر بہشت  
مرشدرا کھشود اور ان فوج و محال جاگیر ایشان شورش کند البتہ حاضر خواہند شد پادشاہ بر بلیق التماس اوشو بہشت را باین کار مامور  
فرمود چون کار باین حد رسید والدہ نایار گردیدہ شیو بہشت را از ارادہ اش بازداشت و خود مازم خدمت پادشاہ گشتہ بر تہیہ اسباب  
سفر پرداخت رام ترین بر این ماجرا لگائی یافتہ خواست کہ ناچاقی صحبت میان من انگلیشہ روسے تاکید این احوال را بنا خوش و خوش  
بمقتور سر اسیت ظاہر یافت و گفت کہ ملاحم حسین خان در صحبت شما صاحبان بودہ پد خود از حال و ساقا اینجا جز سے دہر و الحال  
پدر ایشان با وجود رعایت و گذشتن جاگیر است ارادہ رفاقت پادشاہ و آفرز متغن آتش عناد و فساد دار و دیوار ہمہ تنان تاکہ  
باید نمود تا بہرچون مخالفت نمودہ ازین ارادہ و باز دار و سر اسیت بہ بندہ براسے نوشتن خط مستمن بہ مخالفت مذکور بخوبی  
تمام اشار فرمودندہ جواب داد کہ عائذ العظیم از مدد یکہ من با صاحبان مرا سلات بلکہ ابلاغ پیغام زبانی ہم نکردہ ام و انچہ برام نارین  
سے گوید اکثر غلط و اندر کے ازان راست است والدہ الی الاکان ہر جلد کہ توانست ترک رفاقت پادشاہ کردہ در خانہ خود دم سال  
نشستہ باغہ اعمال کہ پادشاہ نظر بار ناخوش فرمودہ قاصد ایڈ اسے اوشان گردیدہ است صاحب بفرماید کہ چارہ اش چیست  
ہم گاہ رام نارین با اقتدار نفاست از عمدہ بر نیاید والدہ کہ در میدان مع ابل و عیال نشستہ است چگونہ سرتابے از کم پادشاہ تواند  
نمود رام نارین بخوت آکر سادالہد رو و پدرم را با صاحبان ملاقات باہر آید و صاحبان لیاقتش در یافتہ بخیر موصوبہ دار سے  
انچہ براسے او کند راستنہ بآمن او در شہر نیست والدہ یاد وجود بودن در میدان طاقت عدم انقیاد حکم پادشاہ ہمارا الد البتہ  
لہر ورت بخشور پادشاہ خواہد رفت اگر منظور این است کہ والدہ پادشاہ نیامیزد حکم آمدن در شہر باید داد و بدون این صورت  
مخالفت از صاحبیت پادشاہ بوجہ و تکلیف الاطلاق است سر اسیت کہ مرد با عقل و متین بود و من مراد یافتہ نقدین فقیر نمود  
و گفت شمار است میگوید اسناقتہ ندارد و خطہ نوشتہ بدہید بندہ ہا بنما خطہ حسب الاشعار او نوشتہ داد و ذکر براسے تمام حجت  
و ہرات ذمہ خود صامت گفت کہ رام نارین را ازین گفتگو با غرض بدنامی من والدہ بندہ است و این قسم مخالفت ہا مانع پیوستن  
والدہ با پادشاہ نئے تو اندر شد اگر منظور ہمین است اوشان را اینجا باید طلبید و الا در انچہ حفظ جان و آبرو و ناموس خود خواہند  
ویدخواہند نمود و سنہ الحقیقتہ ہمین بود کہ مراد والدہ و برادر پادشاہ و احدیت از حقان اصحاب انگلیشہ راہ مراسلات یا پیغام  
زبانی مفتوح نبود بلکہ اگر کسی ازان طرٹ سے اندیش خود بار نید آدم چہ دلا باز سے و بے وفائے و انچہ ازین متولہ باشد  
الحمد للہ کہ بندہ را کاسہ منظور نبودہ والی الاکان ہم نیست و ایزد تعالیٰ اما مال با فضال خود ہکام و آرام داشتہ و اکثر خادمان  
و خزان را دیدیم کہ با دعوائے دانی و عیار سے بتلا ہی انواع بلیات شد ند مصرع من چان احمد پارید کہ بودم ہستم  
وال مرحوم چنان کہ سبق ذکر یافت از حسین ابا و پسر وسطے خود لٹے علی خان در شکر پادشاہ رسیدہ و مورد لطافت  
و عنایت گردید و دستار سہر بستہ و پار قتب ملبوس خاص خلعت یافتہ دار نامہام سر کار شاہی و نائب رستخدار گردید و مرجع  
اہل لشکر دار کان حاضر گشت و کامگار خان براسے حور اسے والد و مویشیر لاس ہم براسے ملاقاتش آمد و پادشاہ مع کامگار خان  
و مویشیر لاس و افواج دیگر در ملک عاجہ سہر سنگہ و ہرٹ سنگہ و غیرہ گرد و پیرامون قلعہ لکار سے ہمیشہ بسر سے برو در انتظار  
و ضوالی حکام ابدالی و بارہ خود بنام امرا و ارکان ہند میگذا رانید درین اثنا خادم حسن خان کہ از ہمیشہ با میرن سرگران و ناما علی و بی  
قاصد اعانت پادشاہ و بدر رفتن از ملک محروسہ میرن و میر جعفر خان گردید و ملک پورینہ را چنانچہ باید غارت نمود و وزیر  
از جمیع رعایا و عوم برابہر صورت گرفتہ با فوج جیدہ کہ از مدے جمیع سے نمود و اسباب و سامان لائق از باسے خود جنید

انچ شش ہزار سوار ہشت ہشت ہزار پانچ سو چل و چوبیس و چند قریب قریب خرو کلان نامم عظیم آباد از راہ طرف شمالی دریا گردیدہ در قروح  
 نامی پیر کہ مقابل عظیم آباد و شاہ شہر مذکور آن طرف دیاسے ٹکڑی آب واقع است و رسید اگر این آمدش قبل از وصول کپتان  
 نکس بنظم آباد روزمانے کہ بادشاہ عظیم آباد را محصور داشت و اندرون شہر فوج انگلیشی و ہندوستانے و زبایت قلعہ بود اتفاقاً ہی تیار  
 عظیم آباد متوجہ و محبہ نامے براسے خادم حسن خان و کمال تقویت و شوکت، بادشاہ را میرے شد لیکن چون ہر امر سے واسطہ و قطع  
 و پیوستہ لغات و تہا و زان پگو دیتو اندر شد

رسیدن خادم حسن خان قریب بجای پور و مضطرب شدن رام ناراین مع کل عیان  
 و ارکان و جنگیدن کپتان نکس با خان مزبور و ظفر یافتن بر چپان فوج گران

چون اخبار قریب و وصول خادم حسن خان متواتر رسیدہ و تحقیق گردیدہ نام ناراین کیو تھی آمدہ با سترایت استعارہ و احوال قلعہ فوج  
 ظاہر و نہ پانہ جو گردیدہ سترایت بہین صلح داد کہ بادشاہ باصل دوران معاصر گر کم سپہ رشکار و افرو و جز رہا از رعایت اندک  
 مرد سے از فوج با ضربا خود داشتہ با سترایت ہر کپتان نکس تعین نمایند کہ کپتان نکس جنگ خادم حسن خان را قصد سے نماید  
 رام ناراین را قلعہ و محبت کپتان نکس جنگیدن با این فوج گران میران گردید چون تصمیم این عزم دریافت براسے رخصت و تدارک  
 افواج لازم از مرشات و شیخ حمید الدین و صاحب داد خان و غیرہا تہا و زان خود را متین نمودہ و کید و جبر و زور و صاحب داد خان  
 علم خود را متوجہ و در میان دو کہ ٹکڑی رو برو سے شہر بود فرستادہ برافراشت و شیخ حمید الدین خود ہاں طرف ٹکڑی سکونت  
 داشت و قلعہ اشش نیز آن طرف بود ہاں طاعت فرمان آقا سے خود ہمراہیان آمدہ و ساہا لشکر خود نمودہ کپتان نکس  
 پاسہ ہاں کپتان ٹکڑی یک کپتی سولہ و دو لایحہ و دو جریب و چوبیس اسباب آن از گولہ و باروت و کچہ ضرر بود و جو نور ہراہ  
 گرفتہ قاصد میر گشت چون راوشتاب راسے دم از دوستی صاحبان و شجاعت خود و نیز و جمعیت دو عدد کس  
 از سوار و پیادہ و لاوہ ہاں کب ہر ہش بود اور راہم سترایت و کپتان نکس سلا سے رفاقت دادہ و استرجاع نمودہ و  
 کمال رخصت قبول نمودہ ہر اسے گزید و سبہ قتل و مال ہراہ کپتان مجبور نمود و شریک مسلک اگر دیدہ و افواج رام ناراین  
 مبتداً بطریق ناراین زمانہ و قلعہ مذکورہ و دزد باہی چار از یافتن تھو و ہی مستن اسباب فراغت یاد و ٹکڑی مالہ و ہوسے از آہنا  
 کپتان رسیدہ لکھ شیخ حمید الدین کہ براسے دفع بدنامے رسیدہ بود و دو سہر کرد اور تر فرود آمدہ و یک روز قبل از جنگ  
 وقت شب تہا آمدہ و اسشتاب راسے نمایند کہ صاحب شاد و راہر شدہ اید راہر رام ناراین از وجہ دشنام اراض و قتل شہا  
 خواہا است چہ دخل دیگر سے درین موبہ متھو و ہراہر اسے ہضم نمودن لکھ دوسرے طلب من گشتہ سے خواہد آمد ہاں جنگ  
 بادشاہ فرستادہ خادم حسن خان کہ دعو سے ہر سے با جعفر علی خان و شش ہشت ہزار سوار جہاں رود ہزار پیادہ و ہر ہاں  
 آتش بار پیادہ و چوبیس قریب ہراہ دار دین با قصد پیادہ کہ ہراہ کپتان است چگو غار عہدہ اشش خواہد آمدہ اگر این پیادہ  
 از سنگ و رو بہ شہر کہ لاسے نکر دہ ہر لک خواہد شد نہاں کہ شمار قاتل شائ ناید و نہر سے اندیشیدہ کہ لک از دین خود ہرگز  
 شریک جنگ نخواہد شد این غمناگفتہ مرضی شد و صاحب داد خان خود ہر روز شہر بود کہ خادم حسن خان از لشکر کپتان نکس  
 بخشش ہفت کرد و سہ رسیدہ و تہا گزید

و کہ جنگیدن کپتان نکس و راوشتاب رای با خادم حسن خان و ظفر یافتن بر چپان فوجی سنگین و گران

کپتان چون خبر قریب لشکر فادام حسن خان بخش هفت کرد و به شنید شام در نیمه راه شتاب رای آمد و شور و شجون زد و نوج  
 از خود گفت که نوح البسیار کم مردم از شاه به از دعام داشت نام او بد دل و خوف خواند شد اولی لشکر شجون برادر نیم کارش تمام با  
 انخفاش متفرق و متزلزل گردد و در برابر و خیزان او بنارت رفته طاقت و لیاقت که دارد و در راه شتاب راسه قبول نمود و گفت  
 من بهر صورت با شما رفیق و تابع راسه و صوابید شما هستم هر چه بگوید و کنید من در آن کار حاضر و فرمان بردارم کپتان گفت پس  
 این وقت چیزه خورده خودم بخور امید و رفتار هم حکم سترحت بهید که گفت شب رمانه بشویم شتاب راسه حسب انشاء عمل آورد  
 نصف شب مستعد و تیار گشت و کپتان هم یک کپتی در لشکر گذاشته مع باقی فوج شتاب راسه را همراه گرفته به تیار هر کار و کرد  
 راه دیده آمد و به دعام لشکر فادام حسن خان گردید اتفاقاً هر کاره بنابر تار یک شب راه کرد و به لشکر نرسید و کسرے کرد و مسامت  
 از شب باقی آمد کپتان از نقل بند و قیامی که همراه شتاب راسه با بعضی خاص مرادانش بود ساعتیکه با خود داشت بر آورد و دین  
 نظر کرده در یانت که شب نهایت کم مانده است شتاب راسه گفت که مالا وقت شجون مانده بایستی درین وقت ما در لشکر حاضر  
 داخل شودیم باید برگشت کپتان کس مع را و شتاب راسه گیر شته بود بافتان بمبکر رسید و به دیکر صبح رسید و هنوز فرانت از حلقه  
 و ششت و شوش و دست و در و کمرده بود و دیکر ظلیه لشکر فادام حسن خان بهید اگر دید کپتان خود مستعد و تیار گشته شتاب راسه  
 را آگهی داد شتاب راسه هم کمر بسته بازرقاے خود حاضر و شریک حال کپتان در کمال دل و در راسه استاد فادام حسن خان فوج را  
 فرستاد و بهر و نگاه کپتان را غارت و شتر دین را که از غلیم آباد قاصد لشکر کپتان بود و در مجروح و مقتول ساخت و بعضی را فرست  
 یافت و داد اگر داند به روز و وقت که ما ان بعضی کپتانان پاکه و کسباب شان بر چه ممکن بود و گرفته خود را بکنار آب گنگا رسانیده و کشتی  
 کبراسه چندین وقت و همین کار گذاشته بود و در غلیم آباد رسید و دیگر افواج فادام حسن خان چند دسته شده  
 هر قشونه از طرف یک کپتان مجرم آورد و برق اندازے و شتر کتاے شروع نمود و دو تپا از طرفین در عرضش بود و از طرف  
 کپتان علی التو از تگلده راسه بر لشکر فادام حسن خان بود کپتان و شتاب راسه استعجال تمام استاد و حکم جنگ نمی نمود و دیکر کسان را که  
 متصل میر رسیدند به غیبه آناسا ماران و برق اندازان شتاب راسه را کجا پی چند قدم پیشتر فرستاد و بنبر تیر و گول و انفاس  
 بعد مات گول و تپ انگلیشی منظم میگذاشتند و بهین قسم معرکه جنگ تا دو پیر گرم بود از خیمه و انفاس بخش فوج فادام حسن خان حسب حکم  
 آقاے خود و نوح را در دهنه نموده از دو طرف تیر و شش آمد و چون نوبت از توپ اندازے گذشت و مردم بسیار راسه از طرف  
 فادام حسن خان بعرض توپ بمبار و هلاک شدند اسبها را عنان داده و نزدیک صفوف کپتان رسیدند آن وقت  
 توپ سو قوت و شروع جنگ بند و قیام شد و بنبر بار بار و در فرغ راسه کو تپ انگلیشی استاد و تاشاے گرنیته راسه لشکر کپتان  
 شت و در سطرایت و در بین در دست گرفته میدید و مع شتاخت که با کپانی انگلیشی است از سر وادان کاسی مجروح شده باشد  
 که بر این می آید و بنده را هم بدو زمین می نمود و گرنیختان چون بمب غلبه الاحوال از دست مردم فادام حسن خان کجاست یافت آمد و بود  
 هر گریه خبر غایب فادام حسن خان و محصور بودن انگلیشیان و شتاب راسه و گرنیختن شیخ حمید الدین از مدمات افواج خان مرقوم  
 میرسانید و تمام مردم غلیم آباد چه را ماران و چه سردار کوئی و چه مردم غلیم همه مستعد و گوش بر آورد و بنده که خبر چه میرسد بنده مشورت  
 و میر عبد الله و درستان حاضر راسه میداد که این گرنیته با از خوف خود چندین میگرفتند و دو بار و است توپ بنظر راسه آید و صدایش  
 متواتر بگوش میرسد غلیم کپتان از کجا معلوم شد اگر کپتان مغلوب گشته جنگ که میکند درین عرصه بخانه میر عبد الله  
 آمد و بر لب دریای من و اکثر مردم استاد و بهین اندیشه اند که چه می شود تا کاه و صدای شکار بگوش مردم رسیدن گفتیم حال





مشغول باطله نمودن و در صاحب جیش شمر عظیم آباد و موکد عزیمت مذکور گشته نصیب یافتن سیرن بانوج لب یار و سامان افزون از شمار  
 کرنل کلیوینت جنگ و افواج انگلیشه در او از تاهستان نزدیک اسبک عظیم آباد رسید چون خادم حسن خان آن طرف نگاہ بود و داخل شهر  
 گردیده در شروع مشر و اول ذی قعدہ سبکباز را یکصد پشنداد و سیبیر عبور دیا نمود خادم حسن خان که مدینه جنگ کپتان کس  
 ویدر خود را محمد و برادران نوح قلیل نیافت جنگ سیرن از با نوج و افواج انگلیشه زیادہ از تاب و توان خود انگاشته تصاب  
 بلند و از با یکبارہ باطن نهایت مغلوب الہوس و در بالائی خود از دست سیرن یاس داشت و را در برداشتن سے جست چہ در با چہ  
 اندک کہ از کوهستان شالی آمدہ و غربے حاجی پور گنگا پیوستہ سدرہ اولو و دبدون کشتی ہائے وافر عبور جنبین جس کثیر الاسباب  
 و العساکر از ان دریا ستدر سے نمود سیرن چند کوچ متواتر نمود و لیکن خادم حسن خان عمل گشت خادم حسن خان با روئے خود و  
 شب کہ چائیدہ خود حمید و با نوج سیرن از دور مقابلہ نمود و سیرن نیز از خوف جنگ شاہزادہ کہ جراحت و تیرہ در ان دیکر بر داشتہ بود  
 ہوس مقابلہ با دشمن ہماشتہ در حفظ جان خود میکوشید و افواج انگلیشه را ہم از علیہ و چاہیکہ در مقابلہ حاضرت سے نمود  
 بعد مقابلہ و سردادن چند توپ و رسیدن گولہا سے معرکہ کہ از طرفین بمثل آمد از خادم حسن خان روئے خود از میدان  
 گردانیدہ و صحرانیکہ داعیہ رفتن در ان داشت برگرفت و در رفت سیرن ہم در مقابلہ اورا سے پیرو دیا آنکہ بمین مال چند کہ وہ از قلعہ  
 تیار کہ مسکن دیندار را بنیاد و پیشتر فرستہ منزل گزید و خادم حسن خان چند کہ وہ از ہم پیشتر فرستہ رہسپ و را پیروی و کہ الحال گیار و  
 القصد روز عمر سیرن آخر شدہ شام تا شش در رسید و بار بردار اکثر لشکر یان خادم حسن خان بسبب پیرواہ رفتن و مقابلہ  
 دشمنی تو سے چون سیرن متفرق گشتہ و فرود گاہش بر رسید میگیدہ خود خادم حسن خان ہم تمام شب بر فیض و اکثر سہراہا شش رہسپ  
 گذرانیدہ و ہا سے استراحت نیافتہ کمال سہرا سے آن شب را بروز آورد و در انحال اندیشہ داشتند کہ صبح مغرے معلوم  
 نیست دامن کویستانت و لب دریا فرود چہ پیش سے آید چون شروع موسم برسات شد و طوفان کائنات با مقام رکعات باہر  
 متعلق گشتہ بود با مان شہر سے بعد انقضا سے دوسہ ساعت از شب مذکور کہ شب پنجشنبہ فزودیم ماہ مذکور بود شروع ہوا  
 نمودہ جہان را بر سیرن و ہوا خواہا شش جہر و تار و روز روشن عروا قبائلش شب و بچہ را و با سبیل ساخت و پس از امر و شش  
 از شب دوسہ صاحب شش سید محمد خان مرحوم خات علی رشتا خان بن صفی خان بن اسلام خان و بہت خان بن علی خان بن  
 اعظم خان فائے کہ انیس و بلیس او بودہ اندر خص گشتہ تنبیہ ہائے خود رفتند و سیرن نامہ اعتیاد با و طوفان از خیمہ کلان برخواستہ  
 و در بال دلیہ خانے کہ خیمہ ایست بطور خاص و در افش متعل بن زمین بخیا سے وافر استحکام سے یا در برائے خواب رفت و زلزلے  
 از خواہش کہ در سفر دوسہ زمانہ از ان فرقہ با و ہرا و ہنوا اید او سے بود و دمع قصہ خوان و خدمت گارے برائے و کاکہ با صلاح  
 چہی سے نامند حاضر شد چون اجل ان زن با سے بود و بعد کچہ اورا مرض کرد و خدمت گار شروع چہی و قصہ خوان فائے  
 برائے خواب عدم آغاز نمود و خدا سے و اندیشہ شش گرم شد یا در انتظار پیک اجل رسیدہ بود کہ در عین شدت بارش رعد و عید قرار  
 فقر عزید و برق غشب دندید بر سر سیرن نازل گردید و ہماں قسم کہ بر چار یا یہ خواہیدہ بود بعض انتقامات اخرو سے رسیدا شش  
 ان گرفتہ بخت در زمین ہستی مذکور و قصہ خوان ہم افتادہ و دو از حال عرشان بر آورد و بہت دیندار از قرین ہر از بارہ  
 و قنار با عذاب انبارہ چون زمانے بر این ماجرا رفت و شدت باران تسکین پذیرفت چاکران با سخا احوال و تبدیل مذکور گاہ  
 و کار سے بخند رسیدہ سیرن را با ان دو بیچارہ در خواب عدم دیدہ و بعض مقربان شش اشخاص مذکور و غیر انرا کہ نہایت شہر  
 بخوارش خزنو سے آمدند بدون شور و غوغا گاہ ساقیہ انما گرفتہ بعد نقص معلوم شد کہ بچ شش سوران بار یک در کاس شش

بطرف قنار و بریدن بطور اغماز آنکه محل مزبش کبود میشو و پیدا است و در شمشیر که متصل بسوار بر چار پای اش بود و بایا سربا  
سورخ و نوز یک نیک قدری گداخته شده و چوپ خیزه طرف مشرش گویا پوشیده گشته چون این خبر بجناب فضا نکل بابک شنج  
محمدرضا حریف اسکندر الله تعالی فی اسطه علیین رسید از احوال سیرین خود و که ای علیه آگهی داشت فرمود که برق اندازے عالم  
بالا راسته بینی بطور جسته جسته در نیمه پاسے زند و لنگ در اقال

و کرمی شدن و ختران بیچاره و محابت جنگ بفرمان سیرین ستمگار و مشا به نمودن خلق  
انتقام آگهی را اظا هر و آشکار

سیرین چون از قتل خواجہ بادی خان و میر محمد کاظم خان انفرار یافت و پدرش صداقت محمد خان پسر آقا باقر زیندار عمره  
جباگیر نگر و شنج عبدالاب کنبور بگمان وقت بدم توپ برپا نید هر دو در دل خود از تشویشات ربائی یافته اند و کے  
اساسیش یافتند این رشید را پسر خاک مشرش پسندیده بحد گرفت و اکثر زن و مرد را کشتن آغاز نهادن و بعضی از جنگ  
حرم را هم بدست خود از شمشیر گذرانید و سیفند که بعد بگمانی تصدیق یمن متعهدار که از هر کس گمانی بدل نگذرد و از انرشین بایر  
انفرارید و تصدیق فاطمہ بایر رسانید و غیر ازین بوج دلایین است بنابرین قاعده ایجا دے خود از اسنہ بگیرد و کسب می بکرم ختران  
محابت جنگ که پرورده نیک و نعمت شان بود و بگمان گردید و بعد از تقایر معارج جا و مجال از ان زنہاے عاجز و شکستہ ال  
دفعہ ہم رسانید و مکرر بجا کرم بجاگیر نگر که حیات خان نام و در صلاح و سداد و عالی مقام بود و مراے قتل آنها نوشت آن  
مرد بزرگ که او هم کس پرورده و مریون احسان پرور و اولیاسے شان بود و بر این عمل زشت اقدام نموده در جواب نوشت  
که حکومت بجاگیر نگر بایر سے بدید و مرا و چنین تکالیف سامت و اید آخرا امر سیرین بنگاسیک و اعیار فتن بر سر نهاد و حریف  
نمود و یکرا از انشتیاسے رقتا انکار باور رساند و فرمان داد که بجاگیر نگر رفته برپا نید و آوردن مرشد آباد زنہاے مذکور را بر کشتی سوار  
نموده در راه بایر نیکه دور از آباد سے باشد آن یکسان را خرق لایق و بحسارت خان مرحوم که از عهد شہاست جنگ بغفور  
عالم بود نوشت که آن مرد و ضعیف را بحسابت فلاستے روانه مرشد آباد نمایند سیرین خود بطرف عظیم آباد بگناخت و حریف  
روانہ گردید و فرستاده شنج برپا سناے کار را سوار راه بجاگیر نگر بکسبیل مفرگ رفته بجاگیر نگر رسید و آن مرد و خور  
بیے یا در راه پناہ کہ عید ہ شد و بدیر کشتی سوار کردہ چون در بجاگیر نگر خاطر خواہش بود و او در گشت گفت تا غسل کنید  
و لباس پاکس پوشید بکہ از ارادہ خود خبر داد و کلائے کسبیش بکرم بود و دیگوند اضطرار بے لاحتش گشت لیکن خردش کار بکرم  
بود و بے تسلط خواہر کلان پروا نداشت گفت چرا سے رسید آخر دوتے مردن بود امروز باشد که چون لبیا رگ نگار بود و او هم بکرم  
و تسلط بکسے ہم رسید و مقام خود بدوش سیرین گذار شسته و میروم غسل نمود و لباس پاکسے بکسے بکسے پوشیدہ  
خاک پاک سید الشہداء علیہ السلام برپا نید خود بطور خنوط و بر سر و رویا رمالیدہ از اسناے محمدی کتاب گردیدہ دوم اشتر  
انفرین بر سیرین نمود و گفت خداوند امانگا ر تو ایم از سیرین تقصیر سے ندارم و او حقوق پرورش که از قائماند مایا نبر باداد  
اما بناحق بیکشد امید دارم کہ بکسے بر سر او بفرستے تا انتقام او فرزندمان از انیکشد و کلمہ طیبہ و اعتقادات حق که در شنتہ بر زبان  
آورده و خوق بحر رحمت ناقصا سے آگهی شدند و میگویند بجان شب بزی بر سیرین افتاد و بیفہ قناروت با سے میگویند این  
کہ از شب رشوال سال مذکور بر آنها نین بستم رفت و فخر دہسم دے قندہ سیرین راه خود گرفت و الله عز و جل انتقام

دارمندان بکجه مقر باننش استماع افتاده که میرن در بنده کاخندے نام و دوسه مدد کس نوشته درین سفر کس سفر آخرتش بود همراه داشت و میگفت که بعد فتح بر فاد حسن خان و پادشاه و معاودت بکرز دولت و جوادین مردم را که نام شان درین تلوار است کشته تا رخ البال بکام و آرام با دوستان خود بهم نشست و از بدخواهان اندیشه خود پاد و او تعالی شانه کرد رب العالمین است روان داشت مخفی نماند که حکیم علی الاطلاق و نالین انفس آفاق هرگاه بندگان خود را در شر و فساد و مہمک می بیند زام مہم ایشان را بدست تسلط ظلمه بسیار دگماتنیہ مفسدان نماید اما همیشه ظالم را بر عباد خود حاکم نمیکند و در حکومت ظلمه پاینده گندار دنیا و جہنم صادق علیہ السلام میفرماید الملک سبجی مع الکفر و لا یقینی مع الظلم بعد تنبیہ یفسدان اگر ظلمه ہم بعدل گرانید و از ظلم باز آیند ممکن است که از بد و قائلے برانجام ابقا کند و بخ دولت شان برنگردد و الا علاج قاسد باشد و نود و ظلمه ترے را بر اوے آگما ردا و مارا از روزگار شر برارد و ہوہ علی الشرا العزیز سیر و انہ علی کل شے قدیر

### جمع بذکر بقیہ احوال لشکر میرن و شروع دیگر سوانخ و فتن

نوزدہم ذی قعدہ روز پنجشنبہ اول صبح جزو افتدہ غلہ کتب بر میرن گذشت معتمدے رفتہ بکر نل سیف جنگ کہ رئیس کل فوج انگلیشه و سرایہ استخمار عسا کر ہندے و سسر دارش بود و نا ہر نمود او تیر بصلاح ہندیان راضی گشتہ افتاے این امور مناسب دانست و ظلم میرن در حضور کر نل دریدہ و احتشام و معاودت دیگر اعصابی اندرونی را بر و ن کشیدہ ہا بخدا فرخ کرد و دند و فغان ہر حاجت خواستہ لاشش را بر نیل سواریش انگندہ و پایش از ہر دج نیل بیرون گذارستہ روانہ شد و شہرت دادند کہ او ہمار است لیکن ہا وقت بر مردم مشکفت گشت کہ مرده را بر ہر موج انگندہ اند گو یا انتقام شہید لاشش سراج الدولہ از دست ملازمان او باغ و جہی نمود و یاقت ہر صورت کر نل مشعل بقلعہ بتیار رسیدہ حسب الاتماس عملہ کار گزار و و کلاے رام نار این وقت نمودہ بزیندار آجا پیغام انفصال معالہہ بجا کید و تهدید داد و از خوف فوج انگلیشه اعامت و انقیاد نمودہ قصدہ ا کوتاہ ساخت و عسکرین بریاست کر نل از سحرے بتیار آدہ جنازہ براسے لاش میرن تیار ساختہ و محالہ بر کاران بسیار بارش گذارستہ و رنگار ساندیدہ و از آنجا بر کشتی لاش او در کمال عفونت و خرابے براج محل رسیدہ جا ملکد اکنون مقبرہ داشت و فوج گشتہ (فاعتبر و یا اولی الابصار) و لشکر مع سرداران دیگر بظلم آباد رسیدہ سکونت در آنجا در دیدہ اجہ راج بلہہ بنگالے کہ پیشتر دیوان شہامت جنگ مرحوم و در این زمان بدیوانے میرن مقرب و بر رئیس لشکر میرن شد و رام نار این خود را بظلم آباد بود و درادش با فوج بکجه ہر میرن رفتہ بود اندہ ہرادر خود و فوج گشت

### ذکر رفتن شلایت بگلکته و بعد او رفتن کر نل سیف جنگ شروع نفاق در سرداران انگلیشه کہ باعث خزانہ ملی گردید

تا کر نل کلین ثابت جنگ و گلکته بود ریاست فوج و کوشے ہر دو با و تعلق داشت چون او قاصد ولایت خود گردید کار بنگالہ ریاست این جامعہ درین سہ مسووع عظیم آباد و بنگالہ و او ریسہ کہ از سابق بر لاتب افز و دقتل انہا اعظم و دائرہ ایشان وسیع گشتہ بود کر نل مذکور سسر سیف بالائق ریاست کل ندانستہ شمس الدولہ ہنرے و شہرت را کہ صاحب کلان مندر راج بود و سسر دارے کوہی بگلکته تخریر نمود و کونسلہ ہاسے و گیکہم این تخریر را سلم داشتہ مقرب شد کہ بالفعل بعد از رفتن ثابت جنگ سسر لہل را صاحب کلان بگلکته گردانید بعد از ان چون شمس الدولہ برسد صاحب کلان و مدانہا ہم محل و حقد این ممالک و خواہد بود و دنیا بکجه

ایام سابقه سترسیست باعتبار درجه بزرگسای و قاعده کلیه قدیمه مستحق این مقام و لائق این مرتبه بشماره اسید و ابودار استماع  
 این تقریر گذرگشته از عظیم اباد بر ملاقات درین خصوص گفتگو نمود و بعد رفتن ثابت جنگ بولایت خوشستن بولوی بر کره  
 گورنر که کار عظیم اباد را بمساجب فرود و غیره اصحاب آگاه گذار گشته تا از مملکت گردید بعد چند روز در کابل سیف جنگ هم از عظیم اباد  
 کو چیده رفت و شاید تقصیر از او بطور رسید که از زیست فوج معزول گشته امر دیکو میجر کنگ قرار یافت میر محمد جعفر خان  
 از فوج میرن حواسی که داشت و ریاضت و کار و بار ملک و فوج معطل چرگشته انتقال مکه در جمیع امور روسه و سیر قاسم خان  
 بن سید مرتضی خان بن امین از خان خالص خلعت کرد و لایست نامه ای را می و در عود و سابقه دیوان پادشاه بن عظیم اباد و به سهارت  
 سیر جعفر خان اختصاص داشت اما بنامین پدر زن و دادا مصعب همیشه با چاق و دغا ق میگذشت و میرن زیاده در طول فرمایش  
 با چاق میگذشتید از نجیب میر جعفر خان اگر چه از داماد خود میر قاسم خان را نمی نمود لیکن بی ضرورت اندک در مشتی کشوده  
 مورد الطاف ساخت و خدمت پورینه ملاک خدمت رنگ پور نام او مقرر کرده و رشوکت او فرود و دیار سیف سوانی  
 و حجاب او را بملک فرستاد چون میر قاسم خان در غایت میر جعفر خان بگذر از امثال و اقربان در بهر شایر و کرد کار سی  
 امتیاز سی داشت و گفتگو با اصحاب کزنش نقش محبت خود در دل آنها نگاشت و خاطر نشان کونسلیه باشد که نسبت به میرن  
 و پدر زن خود میر قاسم خان لیاقت سرداری و کار گذاری بیشتر و او میر قاسم خان براسی کار سی که آمد بود در دست  
 نمود و برگشت و میر جعفر خان هم اندک از خدمت خود و چون از او داد و اتبع و دیگر سی لائق کار نداشت بجهت ضرورت به مقام خان  
 مرجع اکثر امور گردیده و اسطر بواب و سوال اکثر اهل مقامات و فرط پناه هم گشت درین مناسبت میرن و عفت جعفر خان  
 بر یکدیگر و در خواست پناه روید و دو تقاضا سی که از آنها میگردید و چند بار به حاجت پیش آمده و دارالاماره را بروی و وصول از تقاضا  
 محاسن نموده مقامات منفذ در میان آوردند و میر محمد قاسم خان اصلاح ذات البین فرموده بجهت از تقاضا را خود و معذرت  
 دهم درین نغمه باز تقریرات چند باعث رفتن میر محمد قاسم خان بملکت گردید و میر جعفر خان پس و پیش درین باب در خاطر  
 داشت و اقتدر نگذاشت که مخالفت تواند نمود چار و چهار مرضی فرمود و میر محمد قاسم خان بملکت رفت و در این وقت سر  
 بوسه و شترت مخالف بنسب الملک شمس الله و لهو با در در مملکت رسید و صاحب کلان یعنی گورنر آگاه گردید و بود میر محمد  
 خان چون داعیه رفتن پورینه و در ضمن آن دو اهل مشوره هم بسیار داشت علی ابراهیم خان با دراز که ذکر محامد و سانش  
 از نزار کچ و از بسیار اندک به سبیل اجمال در احوال مهابت جنگ و فتح شمشیر خان گذشت و آن عزیز سرسرا عطف  
 و جیره در آن زمان رفتن میر محمد قاسم خان بود و بگذاشتن فوج بنام اراده سفر پورینه و مالینا قلب مردم قدیم که از  
 خطاست بوده اند و ارکان داعیان مرشد اباد و امور فرموده خود سفر مکنه نمود اما حال احوال پادشاه و کار مکار خان  
 و بعضی سوانح عظیم اباد بنابر نظام اخبار بران لکمه و لکمه

ذکر احوال عظیم اباد و جنگیدن بجزیرک با اتفاق راجه رام نار این و راجه راج طهره با پادشاه  
 و پیشوای لاس و شکست خورون پادشاه و بگری آمدن پیشوای لاس و سوانح و دیگر که در آن نواح  
 روید و او تسلط یافتن میر محمد قاسم خان بر ایالت هر سه صوبه در مرشد اباد و بتبانیه خالق عباد و بلاد  
 میرن خود در مشوره و موسم بر تلال بزرگ برق انتقام و اهل الجلال در آمد اما فوج او بنا بر آنکه پادشاه و کار مکار خان منشور

آباد است معین صوبه مذکور شده اقامت داشت راستش بر ابراج لجه دیوان سیرن متعلق بود و در آن تاریخ  
خود زیارت همان صوبه داشت فوج ملازمش همراه او بود و فوج انگلیشی نیز با آنها اقامت داشت همین آن فوج کسب بر سر  
درجا با سه خود آوریده تا اتفاقهای سوسن از جاس خود و جنید و پادشاه درین عرصه از او و دیگر تا قریب حواریها همیشه  
در سیر و تردد و در بعضی آنکه معاش لشکریان او مختصر بر مزارع مزارعان بود براسه چار یا وحید امانت آنرا نیز مزارع را سه  
سه بایست که اگر مدت مدیدی نماند چون در صوبه نقش سلطه بود درست نشسته با وجود سلطنت شش بجای  
خارجی که سه بود و در آنکه در باب و حیوانات و غله و غیره داکولات براسه هر اسیان منقش مطلق میسر میشد و دیگر  
نیکو در راه بنیاد سنگ برادرزاده راجه سندر سنگ و دیوان سنگ سبب سلطه کامگار خان و عادی جمع آوردن و بیشتر  
خود پیش پادشاه می آمدند و کامگار خان چون کینه دیرینه با سندر سنگ و او لا و او فریاسه او داشت ملک خود را از سندن  
پایان فوج محفوظ داشت و از غم بنیاد سنگ ملک او را که کوب حوادث میخواست انیم علت سیر و سفر لشکر را  
درین منبعل بود و در سه بنیاد سنگ از قلم نگار سه قلیه کور و که متعلقان را در آنجا گذارشته بود و میرفت این خبر به پادشاه  
و کامگار خان رسیده فوج مغلیه ملازم سرکار شاهی قریب هزار سوار براسه گرفته آوردن و شش متعین گردید  
فوج مذکور را یغیاور بنوده بر سر بنیاد سنگ رسیده او را گرفته آورد و او چند روز نظر بند بود و عراض و بیجا نمود  
مرحوم سیر ستاد که بواسالت صاحب اگر خلاصه من شود و پادشاه مرا مورد و مراحم فرموده نگار و من بیعت نمودم و از  
آوردن کار پادشاه بر آن کامگار خان خواهم نمود و بهم چشمی همدگر هر دو همدیگر در کار سر کار عمل خواهم آورد و فوج سنگ  
برادر من که در جنگ است افواج میرجعفر خان را بدولت خواهم پادشاه گردیده ساخته خود هم حاضر خواهد شد و اگر پادشاه  
خاطر کامگار خان کرده بواسطه او خواهد گذاشت چون این صبر است موجب عار است از اوقات و دو و نحو است  
پادشاه هیچ نخواهد شد و والدین مادر راجه پادشاه فغانیده بنیاد سنگ را خلاص کنانید و او آمده ملازمت و اندوخته بواسالت  
ایشان شرف یاب که در شش پادشاه گردید و همیاسه رفاقت و جان فشانی گشته فوج خود را طلبد و بمحل خود مایه اقام  
و زرد اسباب حرب و غله و غیره ما محتاج نوشت کامگار خان بعد یک روز از امارت با پادشاه بنوده معروض داشت  
که اگر بنیاد سنگ این قسم خلاص یافت غلام ترک رفاقت خواهد نمود پادشاه فاقد الشوری ازین سخن ترسیده بنیاد سنگ  
را چون روز دیگر بر رخت باز گرفته مقید نمود و اندر فقیر ازین حرکت آزرده خاطر گشته با پادشاه عنان درشت گفت پادشاه  
عذر اندیشه بر خاسته رفیق کامگار خان پیش آورد و والد گفت که کامگار خان را در رنجید پاره غیر از رفاقت شایسته و او غیر  
ازین در دولت جاسه ندارد و پادشاه را رعب برمی کامگار خان چنان مستولی بود که بدو سه کرد و والد آزرده گشته چنانچه  
در خانه نشست و کامگار خان بنیاد سنگ را خلاص گردانیده منون احسان خود خواست او والد گفته فرستاد که احوال  
پادشاه از احوال رفاقتی نداشتند آشته باشد من دوسه روز نامه کنایه گیم و بدین قسم کرد و آخر پادشاه و علی خان محلی را فرستاد  
والد عذر خواست و بنمود والد گفت که احوال بودن من در لشکر با وجود سلطه کامگار خان محال است و من اسیر و در خصم پادشاه  
و محو لب یا نمودن و ناچار رخصت کرده فرمان داد که اگر بضرورت بدو سه شود خوب عاقله بود و در نزد تو امید  
ملک را در شرف ازید در تقابل رسانیده باز و در قوت باز آمد و والد قبول نمود و پادشاه چند هزار روپیهر براسه خروج داد و اعانت  
والد بنابر بهر رسانیدن مردم غنی از کامگار خان فرستاد و والد در فوج محال جاگیرت خود رفته نگار سه که نامور و رشتنال نیز

## ذکر جلوس میر محمد قاسم خان در مرشد آباد بر سندان یالت بنگال و غیره صوبجات تقدیر خالق از زمین و سموات

چون میر محمد قاسم خان چنانچه قاسم و قانع نگار اشعاره بآن کرده در کلکتہ رسید و باتمس الدوله ہنسے دستر ملقات  
و تبلیغ رسالت نمود در بین گفتگو با غفلت میر محمد جعفر خان و برہمی معاملات مالی و ملکی و بے اعتدالی سے سر رشتہ افواج و مصارف  
لا بد یہ بیوتات و غیرہ با بلوغ وجود ظاہر ساخت و چند کس را از اراذل ناس مثل چنے لعل و منی لال و انگون سنگہ ہر کارہ  
و غیر ہم کہ از غفلت و عدم ایانتش بر سر کار و مدار المہام مختار بودہ اند نامبروہ فضل الخ شخان بر شمر خوشمس الدولہ کہ در بیان فقر  
و انگلیشیہ بقتل و دانش ممتاز و در نکتہ یابی و کار دانستی بے انباز بود میر محمد قاسم خان را و امور ملک داری لائق و در ہوش  
و سلیقہ ریاست در بیان اقارب و اتباع میر جعفر خان از ہمہ فائق دید و میر محمد جعفر خان و احوال ایشان را درست شناسا خستہ مترود  
بود کہ بر اسے انتظام این ممالک چہ کند از خود خاطر شش چنان تقصیم یافت کہ میر قاسم خان را بے نیابت کل مقرر و مختار ساختہ  
مدار المہام سازد و بر می میر محمد جعفر خان و جی مقرر نماید تا میر قاسم خان وجہ مذکور بلا تعلل باورسانیدہ برگ و منیب خود دہند  
با اصحاب خود انچہ مالی التعمیر و بود و ظاہر کرد و درین خصوص با انہا استشارہ نمود و اسے اکثر سے از روسلے کوئٹل کہ باشند الدولہ  
آفاق داشتہ فغالتش نمی در زید نہرین کار قرار یافتہ اما شراست کہ بناچار اسے صاحب خد کوئٹل و ثانی مرتب شمس الدولہ بود  
و دوسرے کس از کوئٹلیہ بابا و کیدل و خواہان ریاست او بودند مثل شراس و سیر کر بک و ستر باتن سر بازندہ این را کما  
نمی پسندیدند و قیامتہا درین کار برسانیدہ مذر شمس و کوئٹل مذکور می ساختند ہر چند عدم لیاقت میر محمد جعفر خان بچنان بود کہ اسے  
نہدہ اما چون باتمس الدولہ طرف شدہ و خواہان ریاست خود بود و جمیع امور انچہ رای شمس الدولہ بران قرار سے یافت  
بہر متعنا سے قول مشہور لا محبتے بے بنس معاریہ آن را سے را مرجوح و مطروح شمرود و گو و تقبیح آن سے نمود و در امر اسلات  
و ولایت خود ہر دو متصفین امر ای ہمدگر نمودہ وطن در احوال و اخلاک یکدگر مکرر دندہ ہر یکے دیگر سے را بسفاست و اسو علی طبع  
و علاج نسبت دادہ و شکایت و سعایت ہم سے نوشت و این عناد ایشان عالمی را با و فناداد و چنانچہ عنقریب نگاشتہ تسلیم  
معداقت رقم انشاء اللہ العزیز خواہ شد المقصود چون طرف شمس الدولہ غالب و رایش مناسبت بود عزیمت مذکور ہم  
یافتہ میر قاسم خان باین بشارت بشتر گشت و بنا بر این گذاشتہ شد کہ شمس الدولہ خود در مرشد آباد رفتہ این امر را تشبیت  
دہد میر قاسم خان خوشنود و ہر شام با و معاودت نمود شمس الدولہ مع عداد الدولہ ستر شنگ کہ در بخولا از انجا اسی سہ کنزار  
یکصد دہشتاد و چار ہجر سے الی ہونا بدکہ روز شنبہ بیست و سوم ماہ مبارک رمضان سنہ نو و چار ہجر می از ماہ و دوازم  
است گور در کلکتہ و مدار المہام اکثر ممالک ہنداست با بر شے از سرداران و لفظ افواج انگلیشیہ بدامیہ تقبلیت امر مرقوم متاقب  
میر قاسم خان از کلکتہ بر ششاداد و حضرت فرمود و میر قاسم خان بجلی اہل اسیم خان بہا د نوشت کہ افواج لا نگہداشت و  
اسیہا ران مردم شہر را بتالیف قلوب با خود و رفیق بنودہ و اسباب بخل سواری انچہ از قدیم و جدید مجاہد میر قاسم خان  
کتاب با سے فقرہ لبھا علیہا ممالک ہند تیار نمودہ با استقبال تالپاسے خود را رساند خان و الا نشان کہ در ہر شیار سے  
و سلیقہ کار گزار می نگاہ کرد و گزار است زیادہ از انچہ مقصود میر قاسم خان بود و میا کرد و حسب الامر با استقبال شتافت  
و میر محمد قاسم خان چنانچہ مرکوز خاطرش بود و بجا و جہشت و قبل و شوکت و افضل تا خود گذشتہ میر محمد جعفر خان ملقات نمود

روز دیگر وقت شام شمس الدوله رسیده بمراد باغ نزول فرمود صبح آن شب میر محمد جعفر خان غاز ملاقات او کرد و گفتند از روز بمباد  
عبور نمایند که برآمد باغ شمس الدوله بعد معمول داشتن بیستم متعارف در محضر او برکشید و آنچه صلاح بود اعلام نمود و میر  
محمد جعفر خان سر باز زده ایامی سفر را در نهایت مبالغه آغاز نمود شمس الدوله که کس فرستاده میر قاسم خان را طلبید و در آنجا مکرر سخن گرم  
و گفتگو ای در شبت و غم در میان آمد هر چند شمس الدوله خواست که میر محمد جعفر خان و ضعیف تقرر یافتند و قبول کند در گرفت و قبول  
از آن که میر محمد قاسم خان بیباغ مذکور رسید میر محمد جعفر خان از قبول تکلیف آن امر اقلع نموده مرضش شد و برکشید تا به خود او  
راه دار الالمه گرفت در وسط دریا کشتی سوار شد میر محمد قاسم خان بغیر شرف در آمد اشاره معادوت نمود و غرض آنکه در آنجا رفتن هیچ  
این فساد نگردد و خان مرحوم معادوت بحال خود مناسب ندانسته غفلت را تشدید و خود را به بحال زد که گویا بعد از معانفت نشنیده  
و ایامی که درین خصوص شده اند بهر صورت خود را تا بمراد باغ رسانیده با شمس الدوله ملاقات کرد و ماجرا را از  
اول تا آخر حکایت نمود میر قاسم خان گفت که این صورت خوب نشد و میر جعفر خان از من بدگمان گشته در پی جان من  
خواب افتاد شمس الدوله جواب داد که ما ناچاریم میر قاسم خان گفت که هرگاه شما ناچارید منم که به جاره محض ام که من چون وقت  
اطعام شان بود گفت الحال خود صاحب نشین بعد از اطعام از گفتگو خواهد شد میر قاسم خان در جاسای علیحد خود نشست و بلی را بهم زد  
که سحر کرده بود دشمنه آغاز کرد علی ابراهیم خان گفت که اول با ایشان آنچه گفتن است باید گفت اگر منور به نگیرد با اطلاع ایشان اینهمین  
حالا ما انسان خود را طلبیده و زنانه کنیاست نزد خود کشیده بطرف میر بهوم باید رفت و بطور باغبان تاجت و تاراج و دزد و خور  
شروع باید نمود چون اکثر فوج با شما موافق است و کاسکار خان بهم مع یار شاه با شما اتفاق خواهد و وزیر اقلب که این صورت  
بهم کار است از پیش برید چون اطمینان از میر جعفر خان نماند بود و این مدیر را از خالدا دانسته در نظر ذخیره داشت و بی تحقیق  
بسبب میر طلبی با فوج از میر جعفر خان بیزار و منزعج و با میر قاسم خان چون متحد نخواه او نمانده بود و در آن بر دارو چاکر بودند  
و بگت سیمه متاب رانند و برادرش ممانا بهر سو پ چند نیز در باطن معین و مددگار خفا حصه میر قاسم خان نهایت حیران و پشیمان  
خاطر و ازیر نگه با سه قدرت کامله از دو قادر مجرب بود تا چه پیش آید چون شمس الدوله از طعام فراغت یافت باز میر قاسم خان  
پیش او رفته انتظار و ناچار به خود و اینکه اگر چنانچه قرار یافت بود دلیل ناید لا علاج بمقاسم می انجامد ظاهر بود شمس الدوله  
بعد از شماع مقالات او از علیحد نشسته و با اعتقاد الدوله در شش شک بهار و دیگر را با بشاورت مادر سلطانات و مناظر نمود  
بعد گفتگو ای بسیار رایش بران قرار گرفت که فردا با اتفاق میر محمد قاسم خان بدار الالمه باید رفت و فو عیکه مقر شده این هم شمشیت  
باید داد میر محمد قاسم خان بسبب اندیشه که از میر محمد جعفر خان بهر رسانیده بود و فوج و ملازمان خود و دیگر کسان را که با او اتفاق داشتند  
گفته فرستاد که در خانه او و دور از محوطه اش مستعد و حاضر باشند علامه خود را فرمان داده بود که ملایم بمانند و هر آنچه را از دست  
او ببل آمده و در در خانه اش جمعیت و از دو عام بپند که بود و متفرق نشد تا آنکه صلاح مذکور ترتیب و تقریر یافته شمس الدوله میر قاسم خان  
مرضش نمود و محمود آنکه فردا اول صبح که بپست بهر بیان خود را منتهی شود و سرداران ان فوج انگلیشه را هم حکم داد که سخته از شب  
بمانند فوج و قوی با تیار نموده بر دروازه الالمه حاضر نمایند و امور و معین است و حاضر آیند میر قاسم خان چون اراده آمدن  
نجامه خود نمود اول در نقایش از در خانه تا به میر میر که فردوگاه او از کشتی بود و از دو عام و جمعیت نموده براسه جرسین شد  
استاد و بعد از آن بر کشتی سوار شده عبور دریا نموده و در مالک سیه و دو تخته خود بدولت خانه رسیده تا در شب دروا  
و منا مانت قاضی الحاکمات و زمانه به بستی و دلجوئی خیر علما گذرانیده ساخته چند استراحت نمود



# ذکر سراج میر محمد قاسم خان بجای جاه و جلال و رجوع نمودن کج بخت میر جعفر خان بانوال نوال

چون سراج دولت میر محمد قاسم خان و صدیق آغا زندها و خان مرحوم سبب الوده اسیان بخت خویش پیدا گشته رشتا هم اسیان راه  
نیازی و استعداد سوارای فرمان داد چون همیا گشته حاضر آمدند خود را بسکونت امارت آراسته و لغزت از نعمت و قسمت خواست بر بخش  
است و اقبال و سوار و دیگران را که در بار گردید و از آن طرف قبل از دور و میر قاسم خان تفسیل الدوله هر سه و نشت گورنر با عا د الدوله  
سراج جنگ بباد و سواران و دیگران قوی و فوج در میدان بلو خانه دار الوده رسید و بر طرف عبور و مرور درین دربار مردم خود و گن  
و حکم گردانید و میر قاسم خان هم جمعیت خود را اندکشته مقابل تقارن با سبب سواران و داد و شد و بنیابان و سفر و شرف و گرد  
هر چند تفسیل الدوله با قاسم خان میر جعفر خان را فغانید که اگر خوشیش شما تاب بود که کار کله و سپاه بروی عقل و دانا س  
سراج قاسم و دشنا فارغ البال بعیش و کار منی خاطر خواه خود زندگانی کنید برای شادی ندارد از غفلت شما کار ملک منس و سپاه  
و خطی خواران منعم گشته و دوسه پند روی مفلوک مالک کلک شند و عهد و با و بنیابان و بر طلب جان بلب و از دوسه نکره دکان  
جابل قیامت تا هم بر خواهش خود امر و زندها و من رد سبب انگلیش نشنید درین بین که درین تمت جواب و سوال نظرین بود و است  
کمیابان سبب انگلیش نزدیک تر شد و در قیام تیار و دبار الوده بود و قاسم میر جعفر خان که اندرون دار الوده حاکم  
او بجای حراستش مقام داشتند از فوج انگلیش که رعب و هراس اینها حق تعالی بر قلب مقلوب مردم منقلب این ملک  
استولی نموده بود و استه هر یک بیانه راه فغان خود گرفت و شس الدوله جنگ آمده گفت هرگاه این مجبول مقول و غنی  
استر قاسم او حیر ضرور در اینجا مقام ملک در راه و عا د سپاه باشد و عمل باید آورد و چند س از مردم و اسیان جامع او که حاضر فوج  
تقدیر این قیام نموده با و هندوستان شدند و میر قاسم خان را فرمان داد که بر سر بندایالت هر سه صوبه با مالک نشسته و زندها  
گشت اندرون دار الوده و دیکه از غفلت میر جعفر خان مانده بود و دانتا را هم بد کرد و بر دوزخ و با س کار فغانا  
و راه با س حرم سراج جنگ با برای حفاظت و حراست معین نمود و خود داخل دار الوده گردید و در با س طلحه نشست  
و میر محمد قاسم خان را علیحد و فی شامایه کار چوبی که در ایران و ایران عام ستاده بود بر سر نشاند میر محمد قاسم خان روز دوشنبه ویم  
برج اول سینه یکبار و یکصد و هفتاد و چهار صوبه پاسه عزیمت از حد نیابت بالا تر گذارشته اما شته هر سه صوبه را مالک گشت  
و صد س قناره شادایان و داسه ایالت و ریاست او فغان بجان بلند گردید و اسیان که اکثری در رکاب حاضر و بعضی در فغانا  
تسخر بود و بد جرم آورده و گنزا ندین ندید و با کب و تقریب جسته و شادی تفسیل الدوله تا سه بار روز و سراج جنگ عا د الدوله را مع افواج  
انگلیش برای حراست او گذاشته نمود و در مرداب باغ رفت و میر جعفر خان را که اندرون حرم سراج از زندها و اطفال خود بود و شس الدوله پشیمان  
فرستاد که اگر آمدن و در شادایان و مرکز خاطر باشد که راه شامایه عزیمت نمود و بر حوبی و مکانیک خواسته باشد به اقامت  
خود معین فرمایند و اگر رفتن به کلک و بودن در اینجا منظور اند که هر جا که خوش کنید معنائی خوشیم نمود و خاطر مغرول رفتن به کلک قبول  
بجو و کشته تیار می سفر کرد و درخواست بقدر خواهش و حاجت او همیا گردید و میر جعفر خان به خاطر جمع خزانة عمل و جواهر نفیس  
که از زندها و در فغانا مانده قدیم امر مثل شجاع الدوله و علاء الدوله و سراج خان و صدیق خان و مهابت جنگ و شهاب جنگ  
و صولت جنگ و سراج الدوله بود و اندون حرم سراج اسه چندین روز با در تحویل منی یکم که در فغان میر جعفر خان بنزد زن  
صاحب فغان ایش بود و سراج جنگ فغان و بار چو با سلبوس خاص که آن هم شل جواهر زندها و چندین امر اسه متقدما

مذکور دیگر مخالفت و نوا در که بطور مغرور از نظر مردم مستور داشت همراه خود مع زنا می مدخوله و اتیان و خدمه آنها و اطفال مغیر  
 که سبب و چند دختر بود و مردی را داشت که گشت گرفت چند کبک و لنگه بخر است او شصین شده تا به بلده مذکور که الحال شهری در کمال بود  
 و آبا دوسه و دار الملک جاعله انگلیشیه است رسانید و معزول مذکور زمین و در عین آبا دوسه متصل بچوک بلده مسطوره خرید طریح  
 عمارت بسطیه خود ریخت و مکانهای متعدد ساخت از زرقای او میرزا غلام علی بیگ سیر حکیم بیگ ماه و فاطمه ده شریک و درین مغرور  
 گردید و فی الحقیقه آنکه جاسم هم غیر از جوار او انداشت و میر محمد قاسم خان خود را مخاطب بنسب الملک امتیاز الدوله میر محمد قاسم خان بهادر  
 نصرت جنگ ساخته خطابهاسه مذکور از پادشاه بهای خود طلبید و سپرسه هم که در بهمن نزد یک تبار جلوس پرسند ایالت برادر و سپرسه  
 بود و قدوش را برای خود مبارک شمرده چون در علم خود آنکه شورش و بر احوالش عتادی داشت زانچه طالع او کمال تیغ از زمین نویسانیده  
 گمان عروج او بهارج علیا داشت لیکن عمرش و فاکر و دور و سه سالگی مرد و صاحب عظیم آبا دینام او مقرر کرده خطاب بنظر الملک شریک  
 میر شمس الدین علی خان بهادر ناصر جنگ از حضور طلبید و او را هفت هزار ری قرار داده اعیان و افراس کوکب بازین و عمارت های  
 مناسب قدر شان آراست و اطفال بسیار از شاگرد پیشه بهر رسانیده و هر فرقه ملازم او گردانید و تاجاسه براسه مردم بهر  
 و عمومی خود میر ابو تراب لاهم که مرد مغلو که در او اکل بود و خطاب معزالدوله تراب علی خان بهادر در صلابت جنگ مخاطب ساخته  
 بنسب شش هزار سه و عطا ی پلکه بهادر در او علم ظاهر و جاگیر و رساله امتیاز بنفشه و سپر عمومی خود را ابو علی خان بهادر خطاب  
 و رساله داده بر آبروی او سه لجه افزود اما چندان اعتبار و اتمندارش ننهاد در اصل حقیقت لیاقتی هم نداشت و سوار  
 اگر چه عاصی محض و استعداد سرور و کسب جبلت در او نبود اما پاس احسانا سه سابق و درستی هاسه دیرینه که از مردم  
 بر او و او را با مردم بود و در می داشت و بقدر مرتبه خود بگفتن کلمه الخیر و حضور قاسم علی خان که هنگام اتمند اسمعینی بهر رسانیده بود و قدوش  
 القمصه بعد از شصین و شصید سبانی خود و سوار شش که با کونسل کلکته و جاعله انگلیشیه اتفاق و انفعالی یافته از طرفین محرم و مردم گشت  
 و وضع بسر و ن با هم با اتفاق خوبی خاص تفصیل تخفیف یافت میر قاسم خان برلق و متن مهمات ملکی و محاسبه از متصدیان برادر  
 خیانت علم میر جعفر خان که بعضی مردم قدیم نظامت و در بنه جدید بصره آورده میران و میر جعفر خان بود و در بدایت وجود  
 سپاه و خزاین تقود و جوهر و دیگر اموال و دانش و توجه گماشت بعضی از متصدیان قدیم دانیوید الطاف و عنایت ستمال ننوده و شکایت  
 و معین خود را مستکشاف احوال دیگران گردانید و بعضی از متوسلمان خود را که بر آنها اعتماد و داشت و دانیوید کار ناظر گردانید  
 علی آبا بهیم خان بهادر که در دیانت و امانت یکنانه و ممتاز و دشو و او را در ک دقایق و فائز دیوانی و غیره بهی نظیر و لی انیا  
 است در تیغ که و یک سپاه و فتوحه آنها آنخصوص مامور ساخت و سواسه این کار حل کثیر عقده هاسه دشوار برای زمین او و مرجع  
 میشد و سیتالام اگر چه متوالبا استیفا و دیوانی را درست افزود و بود اما سخت گیر و طبیعت خوشی نداشت بهاسب و فائز دیوانی و دیوانت  
 و تیغ و تحقیق خیانات دیگر متصدیان دار باب قلم مقرر گشت و فشی قدیم میر قاسم خان که متصدی بود و میر فشی و خطاب مافط اسرار خان  
 مخاطب گردید و جیس و جیس یعنی اسونیز را و او علی داشت و خواجگر گری برادر خواجبه پدر و سلاسی مبار و علی تو چانه و آهستن  
 تو بهادر اسبابش و سودب نمودن پیاده هاسه برقی اندامش بچوب باداب و قواعد فرنگ که الحال با مطلاع آرنار آنکه می گویند سرفروزی  
 یافته گر گین خان بهادر خطاب و کمال تقرب و اختصاص یافت مثل او دیگر در فغان میر قاسم خان بود و عین او را تاثیر سه که در دل  
 میر قاسم خان بود و دایه الان و هیچ نوکر و آقا سه مشهور و مسموع یافتند ده گویا شل شیطان در رگ و سپه میر قاسم خان و دیده  
 او را سخر خود گردانیده بود و شمع مستعد علی که منوسه که یک از امارات الناس قسبات که منوسه هیچ محض بود و در زمره اسباب و در جرجالی

رسیده اوم پایگی از گرگین خان نداشت بعد مرئش سپه بزرگ زاد با پیش بخشی یعنی از افواج و هر یک چهار پنج هزار سوار بانوداشت  
چنانچه فرخت علی برادر زاد او بخش و چند سوار زر رساله او بود و برکت علی هم شلک الفیاس و محمد علی سپه او بخش و رئیس صاحب  
افغانیا پنج هزار سوار و یک نفر ابطر انگلیشی حواله دار و جامه دار و موبه دار و کیدان داشتند و با پیروزه سوار یک  
در پی سرانما شش کشته شده ماه میرفت چه اگر در جنگ کسی روی خود را برگرداند این صاحب بشیر برهنه بدون اذن و داخل سرشش  
بیشش بود و در دوسیزه شمس الدین که از ایام شهاب با سپه قاسم خان یار و در خوشنما و بهشتیار بود و در غلبه با دینا یاف علی  
مردم عظیم آباد و در ساسه لشکر میرن حسب الامر سپه قاسم خان اجتماع میکرد و میباجت و بعضی خدمات مثل لباس خاص و کفایت  
حتیور بادشاه و معالجه با گیرات مردم صنور و غیره برگه با اقتصاد مایه و فقیر را از مرشد با دشت کمال شفاقت قبل از کنگ بر سراده  
ایالت نوشته و مواجبه مقرر کرده آرزو داشت که بنده پیش انگلیشیان را باب کوئی عظیم آباد و دیگر از آن جامه هر که آشنا باشد  
سے نموده موبه و اوسے عظیم آباد با و بداند و خبر نداشت که یا در سے بخت او را بر بخت سلطنت بنگال سے نشاند

اندوختن میر محمد قاسم خان زربسار بطور مصداق از مردم مرشد آباد و بهم رسانیدن اسباب  
تجمل و استعداد و کفایت اندیشی بدیهات نمودن جمیع کار خجالت را انتظام داده از تشویشات آسودن

سیر محمد قاسم خان چون شیدالار کان گشت و خزان را از زر خالی دید و راه سے زر موعود که با سپاه خود کمان نظامت و افواج  
و اعیان انگلیش و عده بود و تغییر کرد و بنا برین اول بندوبست برگته با سے موبه بنگال و غیره که در یه تصرف آودر آمده بود نموده منقطع  
بود و ان و غیره را در نخواه انگلیش مقرر گردانید و بعضی از اجزای رانیز در عوض سیلف که درین انگلیش بود بدست جامه کوره و رهن خود  
سود و ات سپاه را هم علی ابر سپه خان بهار و دیگر مستندان دیده و نقاب و مینا و قاطر انگلیسے بر آورده و دلازان بعد تصدیق سمیع  
انچه با دست و متخ شمر حساب آمان نموده مشاهیر آن جامه برشته نقد از تحمیل را و بعضی نخواه شده و برشته سو قوت بر زمان آینه مله  
و سپاه که از دست میر جعفر خان بجان آمده هار و نداشتند بهر چه سپه و مقرر گشت راسه و شاکر شدند شاید از بگیت سپه  
هم چنانچه و عده بود و سیلف بطور قرض گرفته از تقاضا سے متوجه ر با لی ما مسل نموده و براسے آینه مدافع خود را دیده و محتاج  
و بعد ر ساسب که از عده اش بر آید مقرر ساخت و اکثر اشراجات بے فائده که از افغانیا بطور مایه و ملاعب لازم سے شار و  
و عبیت دانسته سو قوت نمود چنانکه و بنه فانه و ببل فانه و بر بری فانه و امثال وک را با لمره و در نموده از ما نور با می مذکور و حدود  
در هر کار فانه نگهداشت و باقی را در بریدانان موبه و ادقیته براسے آمان شمس کرد و از و کلا سنا ماعله دیوانے زر شش شمرده و رفتند  
و چند عمل ریشه لال بهادش احوال خود رسیده زردا فرسے از اسناد سرکار عالم گشت تحفه فاند که میر قاسم خان از بد و طغوز لیست  
بنابر و ادای میر جعفر خان واجب الرایه فاندان محاببت جنگ مرحوم و همیشه با چند سوار از هم سرکار شهابت جنگ با پس قاطر را در  
زنشش بود و برین جهت آند و رفت او در جمیع فانا و با علمه شاکر پیشه و ملازمان دولت فانه هر یک از انا قارب مهابت جنگ آشنا و بر  
احوال هر فرد سے از آن جامه کمایشی آگهی داشت چون بیا در سے طالع و امانت جامه انگلیش بر سنده دولت متکین گشت برین کرام  
از آن جامه که کمان زر اند و سے داشت بر قسم که دانست حیل جسمه او را بر مرض متاب و خطاب در آورده و هر فرد را بجا بعت و کفایت  
او بود و از دستش کشیده گرفت سے بعضی از نسوان منهنی فواشش که ملازم میرن و میر جعفر خان بوده اند و او دنا فاشا از  
و غیره معلوم شد که انقدر رجوا و فلان نفر غلام و چیز سے از مخافت یافته اند بهر را بکنه لکه سے شسته زاید است و او دند و از

پایافته کرد و کینه آن و خواجهر سر بیان خانه حاجت جنگ و شهادت جنگ که برای خود در گوشه جان ساخته و با کس افتاده نموده پس  
 به برآمد با آنها هم سینه زد و در آنچه ممکن بود و نماز آن گفته بود و در فرام آرد و دشمنان شهر مشهور سعدی رفته الله علیه است چنانچه از آن  
 از هر یک که جویم که اگر آید ترها در گنجینه گویا گوش دل اسفا نموده بود و در سبک سنگ که کینه مستعدی سر کار حاجت جنگ و پیشیار  
 راجه جانکی رام و راجه و لهر رام اما در اقتدار برابر با آنها بود و حین روزگار درین بزرگوار سبکی انداخته بود و آبروی خود در پیش  
 و حین خانه خود را بسیار که در کمال کاست میر قاسم خان نمود و سبک خطیر بود و میر قاسم خان قلیله راجه مذکور معاف نموده باقی هر یک که  
 از آن سبک سنگ راضی و شادمان گردیده و سرش بسیار سیکرد و در پهلوی سینه خود نشاند و از غلام حسین خان که دارد و حین  
 دیوان خانه حاجت جنگ و درین قدیم اد و مالک لکوک بود و نیز زرد و اسباب همه اعتراض نموده و بار و دنگی دیوان خانه بدستور  
 سقر داشت و نفس لک که باین صورت زرد و فرسوده انداخت و سپاه راجه مستال ساخته آنها را که لایق کار خود داشت ملازم کرد  
 و بعضی راجه اب و اوده نخواه آنها و بانی و از انتقام این فرزند هم املینان هم رسانیده و در کمر قلع و قمع زمینداران منفذ افتاد

ذکر برآمدن میر محمد قاسم خان بطرف بوم و جنگیدن کپتان بردوان بازینده اران آن مرز و بوم

چون در صوبه بنگال از زمینداران قرب و جوار دارالملک مرشد آباد نیز از زمیندار بر بوم دیگر و دعوی شجاعت و حمیت و دلالت  
 جنگ و نام و جنگ نه داشت و میر قاسم خان گویا در باطن بازینده اران از قدیم دشمن بود و در حقش انتقام اکثر ازین فرقه را با طلب  
 و ناقص و عمد و پیمان و کم فرصت و کوتاهی اندیش اندیشه شاه اندک انقلاب حقوق مراعات حکام و غیر حکام بر طاق انسان گذاریده  
 بر بدست که قوایند و نظیر رسانند و برین سبب است که سلاطین و سلاطین هرگز بر اینها استوار نگذاشته اند و در امور و جوی هرگز و در جوی هرگز  
 و بدین جهت در عهد پادشاهان مغفور مذکور که معذور و رعایا و مسافران و ملکان و شاهان و مزاج و از آنکه مزاج و آباد مالک و نظم  
 و قضا و شال و دل بود و اندوخال که زمینداران سلاطین و اعیان اند و تمام عالم تسادش و حکومت خراب و برهم افتاده است و اگر چنین  
 صورت باشد امتحانها و جزو ملک و اویران نخواهد شد و انحصار زمیندار بر بوم که بدیع الزمان خان نام و بدیوان جیواشتهار داشت که  
 جویا و ملک و سن و کولت بنا بر اقرار و غبت و عبودیت و آگاه نام نام بند و سبک ملک بدست حلی نشسته خان بوم خود که ارشاد و لادش بود  
 سپرده تاریخ الهیال که گندیده بعد از استال و در انقراض این نام دولت خاندان حاجت جنگ و دل تنگ گردید و لباس در دیش بر کرد  
 و پسر و دیگر خود اسد زمان خان را که از زمین رانی بود و بر راج نشانی و خود گوشه نشینی و صحبت گزینی با فقر و افتیاد نمود و میر قاسم خان در حال  
 بر بوم چیرگی افزوده و خواست اسد زمان خان اطاعت نکرد و در روز و سببش همانا آن بود که چون میر محمد قاسم خان در زمین  
 نشو و نما یافته و در سوا این ایام پدیدترین مردم بود و ماهه خلافت و خیر خوارت و در سبک گریستند و زمیندار که عروجه و بخت و اسیر  
 امتدانش و محاط بود و فرسوده داشت و بر صورت میر محمد قاسم خان برای تنبیه زمیندار مذکور از مرشد آباد و برادر و برادر گام که  
 از شهر خالصه دوه دوده کرده داشت و مسکر ساخته و خواجهر جوی خان را که از محمد میر جعفر خان خدمت بخشی گیره داشت و معجوب  
 انکشی و گریه خان ارسی که در و در توفیق ساخته و نواخته و بود و دیگر شمال زمیندار مذکور پیشتر فرستاده بود که آن خود خاکید کرد و بود که  
 سینه خود و جنگ این زمیندار قبل از وصول لکک انگشتی انفصال دهند لیکن چون در لشکر بند وستانی از سرداران سابق که نظر کرد  
 محاببت جنگ و پرورده و تربیت او بوده اند که نموده و باغیر مرصه آورده میر و میر جعفر خان با و ج و است  
 رسید و در شال را لیه و معتد علیه گشته بود و در کار که از پیش نیز فرست اسد زمان خان پدر خود دیوان بدیع الزمان خان

مختصا سے ملک نشانیہ و خود باچار پنج هزار سوار و قریب بہست ہزار پیادہ در کربوہ ہے سبب السالک با گرفتہ طرق داخل را  
مستوفی خان سپردہ بجای خود با آرام نشستہ بود کہ درین اثنا فیر سبب الاشعار سپر کہک سارا فوج انگلیشی تمام مقام کرخل  
کلیدیہ جنگ و دستری صاحب مدارک کلہ عظیم آباد دینیت شراست قبل از درو دستر گویر شاہراہ الجبل بعبقہ پنیہای زبانی گرفتہ  
بود و در اسے بردن میر محمد قاسم خان بطرف عظیم آباد بہر شد آباد رسیدہ و بیدہ کام رفت و با سیر قاسم خان ملاقات کردہ اسے  
رسالت نمودندہ در لشکر میر قاسم خان بود کہ خبر فتح کربوہوم رسیدہ صورتش آنکہ بعضی از کپتان ہاکہ متعین بردوان با چند کپنی  
تسلک بود و نماز راہ دیگر رسیدہ بر سر اسد زمان خان در غفلت بختہ فوج او را بہر نشان ماغند و بچند ضرب توپ و شلک تہدوق  
ماغندہ از فوج زمیندار مجروح و قتلی گشتہ بقیہ السیف رو بفرماندار نماز بعد استماع آواز توپ و شلک فوج قاسم علی خان  
ہم رسیدہ و سیاہی لشکر خود نمودند و قدمہ چند در پلہ گریختگان رفتہ بر سکن لشکر او سکہ ساختند و از مولیٰ بن خیر مہین و بدو  
افواج خود ادراک کردہ از جمیع آن مردم فاصتہ خواہہ محمدی نمایان کہ تیس آن لشکر بود از ردہ مرگشت اکنون مناسب است  
کہ احوال عظیم آباد و سبب آامن خود بہر شدہ آماز گاشتہ اختتام اخبار دادہ بد

ذکر بر آمدن بهر کر تک باراد ه جنگ پادشاه ووشیر لاس و دلتنگ شدن سردار مذکور از اجتماع  
مشوره های مختلفه رام ناراین و راج بلبله و فرستادن فقیر را به پیش میر محمد قاسم خان ماجرایک  
بعد و در فقیر به حضور میر قاسم خان در عظیم آباد رسی داد و نهضت نمودن میر قاسم خان  
از راه کوهستان با ستعجال و رسیدن به عظیم آباد

سابق مذکور شد که بعد از رفتن کرگل کلیف ثابت جنگ ستر بلبل زمان بیسیر صاحب کلان کلکته بود و بعد از شش ساله رسیده  
و مدار الهام معاملات کونسل کلکته و گورنر باستانه تمامال گردید اول ستر اسیت و بعد از کرگل کلیف سیت جنگلن سیمجر کرگل  
و ستر شش و بیض سرداران و دیگر از عظمی آباد بالکلکته شش ستر اسیت و خود صاحب حرد کلکته گشته در نماز عت آسمان  
کشاد و شکایت و تمیق او در کار با ولایت خود و ششتن آغاز نهاد و شش الدوله را نیز همین رویه بصورت با ستر اسیت  
اختیار افتاد و سیت جنگلن قنداسی و اندک کچ سبب از ریاست فوج مغزول گشته بولایت رفت و سیمجر کرگل بجای  
او رئیس فوج انگلیش گردید و بعد عزل سیمجر خان و سلما شدن سیم قاسم خان مع ستر ششتن عظیم آباد برگشته آمد چون فقیر  
با سرداران انگلیش نهایت اخلاص و دوستی بود و چند خبر بد و خرد سیم قاسم خان بنابر غرض خود قبل از خروج هر یست کل صوبه  
برای فقیر بر کرده بود و بالکلکته پان هانوقت ظاهر نمود و نیز معلوم شان بود که شش لکمه دام جاگیر فقیر در برگشته و نگینقل  
بقلمه از قدیم الایام مقرر است و سیم جعفر خان بعد از شش و رو پا و شاه بنابر آمدن والد بنده همراه او ضبط نموده صاحبان مذکور  
بنابر فرط اخلاص که بایسته داشتند جاگیر مذکور را از سیم قاسم خان بنام بنده گذاشت کنایه سند و اگدا ششش بهر دستخط  
او و نشان و قاضی کامل گردانیده آوردند و از دست رام ناراین بر آورده سپرد فقیر نمود و معامل بنده در اخبار فتنه دران کلان  
عمل نمود چون موسم برسات انقضا یافت سیم کرگل بر تیه الطایه هائیکه فساد پادشاه و دوشی لاس و کامگار خان از عظمی آباد برگشته  
و رسیدان باغ جعفر خان مسخر ساخت و رام نامایین دراج بابیه را بر فاقش خود او مورد بنده بیاس حقوق مراعات ایشان  
در برین سفر شریک گردید چون بنابر عنایت سالها اسباب سفر و اسلحه و سوار سیم معی داشت سیم کرگل مسخری خیمه

از سر کار خود مقرر نمود و اسپهاس متعدد و یراق و غیره و کمانچانج میاگرد و دادند فقیر در لشکر ایشان بخوبی بسربرد و اکثر اوقات بکلمه  
 علی الدوام شریک مشورت و امور مروری و غیره نمود و چون مدتی در میان مذکور بسر شد و هر دو بندوی مذکور یکدیگر را دیدند و دیگر  
 وقت شام آمد ملاحظه آن یکدیگر را دیدند و بر یکس از ایشان سیر کرد و هر دو صاحب لشکر و سرکرد باست معتبر بودند و بجز کرک و غیره  
 اصحاب انگلیشی از اختلاف آرای اینها و الفتاک گردید و باتفاق صاحبان کوئی خصوص سترجه فقیر را طلبید و گفت که شاد دوست  
 دو تنخواه و سیر قاسم خان هم رسید و این هر دو بند و الحال نوکر و نائب اورا از انرا زحمت و منافقت این دو کس مانده آمد و نمیدانیم گشت  
 اگر این بزرگواران مسلمانی است که میر قاسم خان و در اینجا آید و ملت است اینها را شنیده هر چه بهتر و از ان بکند و ما را جواب و سوال فقط با و باشد  
 اگر درین باب با و نوشته شود که نمیکند کار ببرد و هم غلبه تر از مسند و پادشاه و موشر لاس نیست شاد زنده این مدافع علی و اورا  
 ننماید و این شرف بیارید و قبول نموده ما ز مشایخ کرک خطوط میر محمد قاسم خان و خطی متضمن سفارش و حفاظت هند از  
 سادات ایندلسه ای بجز پاک نوشته بجز و خاندان از بجز براس پادشاه جهانگیر مگر که متعین بجز مذکور بود براس سوار سینه و  
 متعین نمود و فقیر سوار کشتی مذکور روانه مرشد آباد گردید و در راه ستر کوی را دید که مدار المام و صاحب کالان کوئی  
 غلبه آباد گردید و آنجا میر و چون عامل در رفتن بود دم گشت تراست نمود و از دور ابلغ سلاسه آباد از نو در پیشتر رفت  
 القلمه خود را بید و کام رسانید و با میر قاسم خان ملاقات و ابلغ رسالت سرداران فوج انگلیش نمود دم شنیده اغراض  
 کرد و میر رفتن غلبه آباد را جازم نمود اما با فقیر بعلت وفات و مهر باست پیش آمده و خیمه بر اس بود و بنده و حلقه  
 فرمود تا بر پا کردند و هر دو وقت طعام می فرستاد و برافت و عنایت به کلام می شد و چند عدد و تان از قبیل دستار  
 و خاصه های جهانگیر و غیره فرستاد و آنرا که نام ناراین بواسطه گماشته بگت سیخه و یسانید که نلام حسین خان فرستاد و  
 میجر کرک بخیر و زنده اند چون نهایت اخلاص انگلیش از زنده و پیر و برادر ایشان با پادشاه است فی الحقیقه از طرف هر دو کس  
 یعنی با و انگلیشی و پادشاه هر کارگی منظور و اندک گت سیخه این سخن بواسطه و کلاسه خود میر قاسم خان رسانید و خود تو هم  
 محب بود از فقیر بگمان گردید و التفله که داشت موقوف ساخت و چون بجز پاک در لشکر نبود بنده بر خود خر سید و  
 متغیر گشت که بکنم اگر رخصت طلب بگمان مگر گشته خداست و اندک چاره اراده ناید و در لشکر با موجود بے اسباب بدون  
 التفات و عنایت او چگونه بسر تو انم برد و ناچار دوسر روز بودم که عار منته سبکی روید و ادهان عار منته را وسیله ساخت  
 رخصت خواستم تم شش روز گشت سخن و سید عظیم آباد و بر دید انکار آن طرف نموده اظهار اراده مرشد آباد کرد و دم که است  
 رخصت داده براسه خرج چینی نداده بنده خود را بصحبت تا بر شد آباد رسانید و در خانه آشنائی منزل گزید بعد از نزول  
 من بر شد آباد تکلیل و جوی بواسطه خواجہ اشرف کشمیر که از برادران و بنی اعلام فخر التجار و حاجه و اجد بود و در آن زمان  
 صاحبیت با میر محمد قاسم خان گرم داشت براسه فقیر فرستاد بعد چند روز خبر رسید که میجر کرک در عظیم آباد بر سر پادشاه  
 رفت پادشاه را نکست داد کامکار خان مع پادشاه پس پگشته عقب تر نشست و موشر لاس و انبانی و ولایت انگلیشی  
 و فرانسسی که نمایین هند گسترده اند بعزت اسیر گردید و بعد چند روز پادشاه و میجر کرک با سال سفر اراده بمبارا گزید  
 لازمست نمود و هر دو خود آورده و در عظیم آباد نشاند میر قاسم خان باستماع این خبر مضطرب گشته از راه کو بهستان  
 با مضطرب و املقار روانه عظیم آباد شد بنده از اراده عظیم آباد نمودم شنیدم که تراب علی خان عموی خود را که نائب  
 گذار شده رفته است فرمان داده که خطوط احدی از هند و ستانیان مرشد آباد بضمیمه آباد و کلکتہ نزد و و کس

هم از شهر نبرد که هر یون رفتن نیاید و ما جزو حیران گردیدیم آخر با عانت صاحب کوشی قاسم با دارا از مرشد آبا و اجداد و تعلیم آبا و اجداد رسیدیم اکنون تفصیل این احوال بر زبان قلم داده ایم تا مصلحتان اخبار را حیرت و استغفار نمایند که معاملات مذکور و چگونه شده

ذکر رفتن بجزیر کبک بجنگ پادشاه و در آنجا شورش و راهزنی و صاعقه شدن پادشاه رسیدن سیاقم خان عظیم آبا و اجداد و رفتن مع سپاه

بجزیر کبک بنده لایط بر محمدتاسم خان فرستاده و بعد از آن رام ناراین و راج لجهه راج افواج صوبه و سیرن همراه خود گرفت و بر سر پادشاه که در نوع گیاهان پور بود رفت چون تعارب نشین روی داد پادشاه خطوط و اترا به الد بنده متضمن طلب نگاشته پیش خود طلب داشت تا و الد بنده نوید که فرام آورده بود و قی شود مقابل قبل از آمدن ایشان اتفاق افتاد و شورش را در محلات و عبادت باسی پیشکش آتشه با یک مرد و یک سوار پیش بود و در اقل قلیل سالانگی داشت افواج انگلیش بمبار نمود و فوجهای دیگر بر پادشاه و کالگار خان کشته نزول و در آنجا نماخت و کالگار خان بمال پایداره نیافته فرار اختیار نمود پادشاه هم متابعت او کرده و در میدان گردانید و همراهمان سوشیر لاس را بشا و این احوال و بنابر نقلت سامان و محنت سالها دل از دست رفته هر چه کالگار خان و پادشاه منظور افتاد و سوشیر لاس چون تنها ماند بر یکم از توپخانه خود مشعل اسپ سوار گشته حرسد قتل استاد و مار فرار اختیار نکرد و سحر کرد و کشتن کشتن برین حال و وقت یافته با بعد و دوسه از سربداران بر اسپ خود سوار بدون تنگ و برین احوال از پیش رفتند چون خطر بر سوشیر لاس افتاد از نا سبها فرو آمده کلاه هاسه خود بر سرم سلام از سربداران شدند و نیز همان قسم بمال آورده با هرگز نگشت و نمودند بجزیر کبک سوشیر لاس را در ثبات عزم و فرط شجاعت و غیرت ستوده گفت آنچه حق سے بود از شما بخواه و رسید و ما را شاد و فائز و سیر و اخبار ثبت گردید و احوال موافق مناسبت کرج از کمر کشاید و زود و آمده ترک ملازمت نمایند گفت من کرج از کمر خود کشیده و بهین صورت اگر خواهید چه معنائی با طاعت در می سازم و الا بذلت کرج کشادن آتش نگاشته جان خود درین میدان می بازیم تا ما را از انگلیش شجاعت هاسه سابقه و لاحق و ادر دیده و بصورتیکه اورا منظور بود و آتش شدند و با هرگز مصافحه نمیکند مست چنانچه معمول آن است بمال آورده و بساط خصوصیت در نور دیدند و پاکه خود و طلبیده سوشیر لاس را در آن نشانیده همراه آورده و در انداز فرط حیا و غیرت پرده هاسه پاکه را فرو پشت تا آشنایان را ندیدند باستماع این خبر بعضی از آشنایان مثل میر عبداللہ و مصطفی قلی خان براسه دیدن آمدند بجزیر کبک مکرر درخواست که چند روز دیگر و راتوان و بد که از انفعال را شش بلا قات احباب نیست احمد خان قریشی که دریا و ده گوشت بود و بتا شایسته بود و بنابر خوش آمد سواران انگلیش هر وقت مناسبت زمان و اقران خود استفسار مکان و بقیعین نموده گفت بجه لاس کجاست بجزیر کبک و دیگر سواران انگلیش بنایت بر آشفته تنگی و تنگه جواب دادند که پوچ گوی در میان ما مردم مناسبت نیست و شهبان و جوان مردان را بر شش یا ندودن عیب است بزرگ او مرد میدان رزم و آشنایان دوستان بزم است این قسم هر زده را می پسند طبع شام مردم و مناسبت بود و در آتش خواهد بود که مردان را هر چند حریت و دشمن باشند بر شش نام برند احمد خان نخل گردید و زبان بکام خود که کشیده خاموشی گزید بفرود دست ساخته شست و منقل بر ناست رفت و از انگلیشبان کس بمال اوبانکه سردار مغرور بود و با احترام با او بر میخورد و در وقت از آن حرکت ناشایسته و اشتغال لغز و لغز این صفت بلکه هیچ منوال ایشان در حرب و قتال و معالجه دشمن هم در نفع و غلبه هم در شکست و مغلوبی نهایت خوب و بسیار مورد است و موافق است با آداب عقلا و سلف انصاف بعد از این جنگ را خوشتاب را از راز

پادشاه فرستاده پیغام صلح و ملاقات دادند و بهترین ائین منظور بود پادشاه کم شعور تعلیم کامگار خان را نشسته نگهشته را و مذکور  
 را بلی نیل مقصود گردانید و عرض کرد که حضرت خود بخود این مصالحه را بازخواستار خواست اما در آن وقت باین خوبه پیر  
 سخاوت آمد چه اکنون آنها میفرمایند و هرگاه با یوسر گشته ازین اراده باز آئید و شما خواهش کنید ظاهر است که بچه صورت خواهد بود  
 لیکن سوسه نکند و شتاب را سه بر گشته آمد چون والد مرحوم رسید بهین اجرا آنگهی یافت پادشاه را ملاحت مناسب نمود اما  
 کار از دست رفته بود و کامگار خان باین قسم امر را بر جنگ داشت و میگفت که با مردم جمع کرده باید جنگید و میر حسین خان باین  
 امر اندک نماند که ذکر او در احوال محمد قلی خان گذشت نیز با کامگار خان هم داستان بود والد پادشاه را فغانید که کامگار خان فغانید  
 است جنگیدن دیگر بختن شیوه دوست اما این قسم گریز پایها و فرار سلطنت را نهایت تنگاست و عار مناسب بهین که الحاح  
 هم شتاب را سه را علی بنده بناسه مصالحه گذاشته آید درین ضمن حروب ابدای با افواج مرطبه که بدعا علیه سلطنت هند وستان آمد  
 شاه جهان نام پادشاه دست نشان حامد الملک را برداشته و قلع و معرکه بدو بست خود نمود و بخداست که بسباس راسه را بر تخت  
 سلطنت هندوستان بلیوس فرمایید با اتفاق شجاع الدوله و نجیب الدوله و بهیل و حافظ رحمت و احمد بخش بعد اقامت  
 سه ماه کامل انجام یافت و مرطبه گویا با سوره تمام گردیده متاسل شد و ابدای مظفر و منصور و بقندهار و هرات برگشت و ششاد  
 قلعای ذکر این سوارچ در ضمن احوال شاه جهان آباد و کن طرفت خواهد آمد ابدای شجاع الدوله و نجیب الدوله و جمیع افغانه را  
 سفارش شاه عالم نموده با طاعت او پادشاه کردنش تاکید نمود زیرا که همیشه شاه عالم در عتق او و شاه عالم میر الدوله  
 را بعد گشته شدن پدر خود بسفارت پیش ابدای فرستاده بهین استدعا نموده بود و میر الدوله همراش آمده در آنجا با امراسه  
 مذکور بخت و پز نمود و جوان بخت پسر شاه عالم را نجیب الدوله حسب الامر ابدای بنیامت پادشاه در قلع شاه جهان آباد نشانیده  
 شجاع الدوله را با اردن پادشاه از طرفت نکال تاکید نموده بود و نابراین عراق شجاع الدوله بطلب پادشاه رسید و پادشاه هم از گریز  
 ستواتر کامگار خان بنگ آمد و مصالحه با انگلیشه رفتن نزد شجاع الدوله تقسیم داد و التماس والد را قبول نمود و او را و شتاب را  
 راضی بدستخواص نوشته طلب داشت شتاب دای بعد استیذان از سیمکر کنگ و غیره رؤسای انگلیشه پیش پادشاه  
 رفت و جواب و سوال متجذبه کرده بناسه ملازمت سیمکر کنگ با پادشاه گذاشته آمد کامگار خان احوال بدین سوال دیده چون  
 مصالحه و ملاقات با انگلیشه مخالفه و خواهش او بود مع لشکر خود بر خاسته بلکه خود رفت و پادشاه اندک بسافت  
 کوچ کرده بطرف لشکر انگلیشه آمد و در آنجا مسکرهاخت روز دیگر که براسه ملازمت سیمکر کنگ و دیگر سرداران انگلیشه قریب  
 گشته پادشاه اراده رفتن بیشتر نمود و میر حسین خان نیز نگمان مقید شدن پادشاه یقین کرده از لشکر بدر رفت و مردم اردین  
 لشکرنا و می میکردند که پادشاه را نصیر الدوله سید هدایت سلطان هاراد جنگ با سیر فرنگیان سید هدایت کرا جان و آبرو  
 خود عزیز است ازین لشکر بر آید اکثر احقان بعدا سواترک رفاقت پادشاه نموده همراهمه اوگزیدند در آنسای راه  
 بنیاد سنگه لبر کرده او دیگران سنگه از قلعه نگار سه بر آمده همراهمان میر حسین خان را فارت نمودند و او بهر صورت بدر رفت  
 مردم دیگر احوال بدین سوال دیده باز لشکر برگشتند و فرج و سوار سه پادشاه تیار بود که قریب نصف النهار سیمکر کنگ و مقام  
 بیجا بهین که هفت کرده و سپه گیاره لشکر که پادشاه بود آمده ملاحت پادشاه نمود بعد از آن پادشاه حسب الاستدعا  
 او سوار گشته بطرف گیا که لشکر سیمکر کنگ بود و حضرت فرمود و سیمکر کنگ تا نیم که و کلا از سر برگرفته و در غل گذارنده و در کاه  
 پادشاه پیاده پا را و رفت بعد از آن بوجوب حکم شاه بر اسب خود سوار گشته تنها پیش پیش نیل بقاصله یک تیر انداز



را و میرفت و والد مرحوم پشت سپر او شاه با جمیع افواج قبلی خود و سوار بقاصد نهایت کم می آمد تا بر لب دریا چو میخ که فاسد  
 یک و نیم کرده از گیا در در رسید و لشکرگاه پادشاه و راجا قرار یافت بهیرو منبه فرود آمد و پادشاه و والد مرحوم مجید و با مردم  
 سوار می حسب الشد معای بجز کرک در باغ گیا رفعت نزل نمود و نذرنا سبب شکست کرد و والد مرحوم مع فوج لبه و سرداران لشکر  
 این هر دو دند آورده و لازمت پادشاه کشانید و ضیافتش نمود و نذرنا سبب شکست کرد و والد مرحوم مع فوج برادر باغ مذکور سوار  
 استاده آمد چون پادشاه از ناخوابه آمد و والد آمد و نرفته با سحر کرک و سرداران دیگر ملاقات نمود و از مراسم خواص بعمل  
 آورد و بعد بجا آمدن مراسم والد هم از باغ برآمد و پادشاه و لشکرگاه خود دعوت نمود و قریب بیست شب مع مردم همراه  
 بنیام خود رسید و سوار و دیگر پادشاه از ناخوابه کوچ کرده گیا رانخم سرداقت خود گردانید بعد چند روز از مکان مذکور با اتفاق  
 کوه پدید پادشاه مع افواج انگلیش و غیره بعلیم آمد رسید لشکر پادشاه بر تالاب میثی بود و مقر گردید و فوج انگلیش بجا آمدن خود  
 در باقی پور داخل و رام نارین مع فوج در نازل خود در ج لبه بدست و طرث باخ جعفر خان منترل بگزید میر قاسم خان امین  
 اخبار شنیده از راه کوهستان بر بیوم و کرک پور را بفار نموده خود را بعلیم آمد رسانید و بطرف شرق شهر عظیم آباد در باغ  
 جعفر خان با فوج خود فرود آمد رام نارین و راج لبه استقبال نموده و ملازمتش تقرب جستند رام نارین بدستور در قلعه  
 سه بود و در ج لبه مع فوج همراه خود که نکران سیرن بودند ضمیمه لشکر میر قاسم خان گردید و میر کرک و سرداران انگلیش  
 و اسلحه لازمت میر قاسم خان با پادشاه گردیده جواب و سوال امین امر پیش آوردند میر قاسم خان از خوف دنیا یا از کشت  
 استکبار راسته بر فتن و نذرنا پادشاه گشت و بناسه لازمت در کوچه اصحاب انگلیش گذاشته خدمت امیر قاسم خان  
 سلطان بنود اندیشها داشت که پیش خواهد آمد زیرا که میر کرک سالار فوج انگلیش بطرف قندار ستر اسپت و از شمس لرد و دشت  
 سفر بود و القصد آنها خانه خود را بفرش و آئینه آراسته و بریز طعام خوردن خود و خدمت تلفت کرده و تحت علی سر  
 شاه به ساختند و در ناخوابه قاسم خان بآمدن والد مرحوم و جمیع خواص پادشاه راسته نشد پادشاه حسب الاتماس میر کرک  
 جریده بگوئی در آمد و انگلیش به جمع حاضر گشته از دروازه کوچه خود بسیار دور رسم استقبال اجل آورده و پادشاه با تخت روان  
 آمد و پادشاه در کوچه نزل نمود و بسند معموده کور بر پشت و از ناخوابه استاده بود و نذرنا سبب شکست و نذرنا  
 بجا آورده و نشست و گران بپایه و دیگر رفته نشست و باز آمد که خدمت می بستند بعد رسیده میر قاسم خان آمد و بعلیم  
 مجبور و لازمت کرد و دیگر از یک اشرفه نذرنا گزاند و تحت و گمیه هم از لبوسات خاصه و جواهر و غیره پیشکش نمود و از حضور  
 خلعت شش پارچه و از مرادید و سرخ و میز مع پر گل عطار عایاقت پیش از ان در بهان مکان بجز و دیگر که اختصاص  
 بیستر کرد و صاحب مکان کوچه و خدمت است که اکثر جواب و سوال سعادات بنگاله و در دست خزان صوبجات و خیر و انفعالی  
 داد و بیست و بار یک روپیہ الگذا رسیه هر سه صوبه تقریر یافت بعد از ان مجبور آمد و رخصت شد و لشکر خود که در باغ  
 جعفر خان بر در رفت و پادشاه بجز سرداران انگلیش داخل قلعه عظیم آباد گردیده در عمارات قلعه بختی که منسوب پادشاهان بنگاله  
 شان مشهور است منترل گردید چون میر قاسم خان آمدن والد مرحوم و آمدن هم از فوج شاه و قلعه راسته نبود انگلیش  
 استرناش و انورده از پادشاه استاده نمودند که سید هدایت علی خان بها در داخل قلعه نگر و ناخوابه والد مرحوم را پادشاه  
 گفته فرستاد که در لشکر بود و بهیبت لشکر و اطمینان خاطر رفقا کوشد تا تفرقه در مردم نا بر اندیشها بهم نرسد و والد  
 حسب الامر در لشکر و غیره پادشاه خدمت حسب الحکم در اجتماع عساکر و گلهداشتن فوج می پرداخت و رام نارین بر نیابت



[illegible]

دین غرضه که پادشاه دین نوح گرم بگ و تاز پود استکار سیر الدیو له که پیش نا محمد شاه ابدالی میسفات رفتنه بود و احمد شاه ابدالی  
چو دین آوان حسب المطلب نجیب الدوله و احمد نگیش و جمیع افغانه و شجاع الدوله بار و اذ استیع سال نوم مرتبه درو و نا نه که انچه  
سلطنت هندوستان و تیر و اشتن شاهجان نام شاهزاده که ملکه اماد الملک پور شاه عالم عالمی پادشاه کشته اورا بر تخت نشاند  
بودند نو و اقامه دار افغانه بود و میند وستان آرد و در مدت نه ماه جنگ مرتبه را با سرزمین رسانیده بقیه بار که دار الملک او بود





او چون مرد باست قتل بود با سعد و دے از رفتا مستعد ایتنا ر جان بآورد در ناخن و شست و چندان مله قند را بر ملات میر قاسم  
 خان ہم بنیو دا چند روز در نهایت مصوبت گذرانید و میر قاسم خان اسناد قلعه دار سے رہتاس ددیوالی معویہ عظیم آباد و امالات  
 جاگیر میر قاسم الدولہ نام خود از ادا شدہ گرفتہ در قبضہ تصرف خود آورد و اجلت محاسبہ بہن کار با با و کجاوشن سے نمود لیکن چون دولت  
 حقوقی قدرت و رفائقتہ کہ در جنگ خادم حسین خان نمودہ برگردن سرداران انگلیشیہ نایب بود و پاس نام لڑتہ مجبور بنظر  
 داشتند بہر صورت از دست میر قاسم خان استحصال و نمودہ بناسے انفصال جواب و سوال اور دستور گورنر و کونسل بلکستہ  
 گذاشتند میر قاسم خان باستاد و دانش الدولہ گورنر نیز داشتہ گشت و شتاب را سے بصحابت سحر کرناک و غیرہ بلکستہ رفت  
 و چون فی الحقیقتہ تقصیر سے براوقات بنو و خوبہا سے بسیار داشت شمس الدولہ و اصحاب کونسل حکم بہ بیرون رفتن ادا نمود  
 ممالک محروسہ میر قاسم خان نمودند و او ہر اسرار سن و سرسکین کہ صاحب کلان و خرد کو بھی عظیم آباد شدہ سعد سرور سے سرکوب  
 سے آمد عظیم آباد آمد از عظیم آباد سرسکین یک پلین تلنگہ ہرہ گرفتہ و شتاب را سی رازہ را چہرہ و سرکار سارن ہر دو خود و برگرد  
 و از دیاسے سرحد کہ دیوہ و گمانہ را شہم سے گویند و مابین سعد و عظیم آباد و دھ واقع است گذرانیدہ و ملک شجاع الدولہ قند  
 صفہ جنگ رسانیدہ برگشت و میر محمد قاسم خان زرہ سے را فرات تحصیل سوکجات و ضبطے اموال مردم فرام آورد و نقد و نام و جمع نمود  
 و میر ہمدی خان را کہ بنابر قریبی برادر او بود و بنو جدا سے سرکار تہت با و ساخت و را انجا قسارام برادر دہا و از چہرہ ہم نایب  
 عامل بود از حرات و جہاںی کہ داشت بجنگ او بر فاست و میر ہمدی خان براؤلفہ یافتہ سارا ام در میدان کشتہ افتاد و پیشہ  
 میر قاسم خان در تیار سے تو چکانہ و بند و چقائے فرنگ و دیگر آلات حرب سلسلہ پر دہ گرین خان را در ان مقام اپنے کار سے بہادر  
 خانہ خود ساخت بلکہ خود را بہت و فروختہ بر غیر او اعتماد داشت و سر داران و دیگر ہم از زر و سپاہ سہ سے ہمراہ سارنہ ہر یک اپنے  
 و مرتبہ رسانیدہ آزان جہاں شرف واسلے از ہمہ محمد تقی خان تبریز سے کوز کلائے بود کہ اورا فرجیدار میر ہمدی نمودہ ہم آراستہ  
 فوج و نگہداشتن مردم کار آمدن دہا بود و آن مرحوم زیادہ از نقد و روایز انچہ امور بر دہل جہدہ نمودہ و مراد سے فرام  
 آورد و متوجہ تربیت رفتا سے خود بودہ و در مدت سیر میر قاسم خان خود را ہم بنیدل وجود و ہم شیش و چارست فوجے بنیاد است و آمد سے  
 از رفتا سے او این کار را بنجوبے او سرانجام توانست داد فی الحقیقتہ لیاقت! چہد سے اورا داشت نہ کر گین خان رست فروشن  
 اگر محمد تقی خان بجاسے گر گین خان سے بود جنگام جنگ ناموس مردم سے را نگہداشتہ چنانچہ باید ہم مجاہد را انجامت را  
 با وجود قلت مقدر و وفات سید محمد خان نائب معویہ مرشد آباد جنگا و خود دسر سے و عدم فرمان برداری شیخ بہت است و عالم  
 خان و جعفر خان و غیرہ جامعہ داران متعینہ در جنگ انگلیشیان کار نامہ بر منوچہ روز کا گیا و کار گذشت در اسلحہ استحکام مسائل قند  
 گر گین خان گویا مراد انتن غیاہ دولت بود اما میر قاسم خان تعصید با سے تعصید لیکن تقدیرات الہی اورا کور و کر گرانیدہ چنانچہ خود قلع  
 آتیر انگشتان خواہد یافت التعمہ میر قاسم خان را راستن اسباب تحمل و افزایش آلات و ادوات حرب و دیگر اسلحہ ار سے کوشیدہ  
 زمینداران مقتدر معویہ عظیم آباد اور حضور خود طلب داشت کامکار خان بنجوت رفاقت پادشاہ و ذلوع و عادی بر خود دسر بازو  
 خود را کجوبہ ابن رام گدازدہ و غیرہ کشتید و بنیاد سنگ و فوج سنگہ باستاد عدم مرافقت پادشاہ و حاضر باستہ خود در حضور باطلان  
 سلط حاضر آمدہ بقتدر رشید و پہلوان سنگہ و غیرہ زمینداران سرکار شاہ آباد کہ بہر جہوہ ریاضت بودہ اند با تمام موافقت با  
 با مارین و اندیشہ ادا بش اعمال رشت خود و مرد و زیدہ و القیا و نمودند میر قاسم خان کہ استیصال شمشیران قدیم خصوص زمینداران  
 مسترد و باطن معصم داشت بداعیہ قلع و قمع اسما جانم گشتہ اول برادر زادہ خود ابو سل خان و بعد از ان سارا خان پسر حسین خان

کردن شک و مانع پاک بود و حال ملک کامگار خان گردید و خود امان داد کاخ حضرت طاعت سراسر و چنگه پای سرکار شاه آباد و سراسر نمود و درین ضمن بنده از کنگره برشته بنظم آباد رسید و بر سلطنت او اکثر و کثیر غرضش که یافتن نایب است آشنا و میر قاسم خان را نیز از حلیه خصلت بود و ملازمتش حاصل کرد و ظاهر اتفاقا نمود و او را باطن بر حسب اندک و دنگه که بنده آن طرف کرد و لول و منتر و یو و ازین طرف که اگر دو بنده مقرر با خاص است چون باطنش با کثره که صاف بود و مدبر باشد بنده بهر چند پذیرفت اما امیدوارم که عیار خاطرش چنانچه باید برین فرستد بهرین اتفاقا و الله مرحوم بنفرد است آنکه میر قاسم خان مالک و مرحوم مرحوم قلیل با گیره درین دیار وارد و آشوب نازد و دیده بهان قلیله که هم ملک و ملازمت هم با گیره بود و قناعت نموده مرگ او ثبات با بر دختن منتهی و قاصد ملاقات عالم مذکور گردید و بر سلطنت میر قاسم خان رسید که درین میان بنده با ویتنام فرستاد و میر قاسم خان بسبب مسفرن و مرتبه سابق خود که نایب است کثرت داشت راضی ملاقات نبود و بشیر و طایفه که مرده است مقام خود بود و قبول نمود و الله بنظم آباد رسید و بر نخوت و خفاشماه او از آمدن خود پیشانی که کشید بنده و در خدمت والد شتافت که بنده که تقاضا میسر و ملازم وقت بود و سرور داشت و داشته باشد استقامت میر قاسم خان نمود و طوفا که با کجایم ضرورت قبول فرمود عندا ملاقات که اندک او به براسه میر قاسم خان اختیار فرمود و میر قاسم خان نظر و نفوذ نشان و دیرنگه او نمود و از خفاشماه خود منتقل گردید و از دست بر نماند بهر استقامت پیش بر آمد و سنان بنده و بر سر بند را بر او خود نشانید و مرا شب خروصه تقدیم بمانید و خروش خود ساخت و عزت و احترام بسیار کرد و شاد کام و شگفته المرام بر محال با گیره مرض فرمود و تا بدو رعایت خاطرش نموده راضی شد و داشت روزی بنده بختان میر عبد الله نشسته بود که چو عیار میر قاسم خان طلب فقیر آمده همراه برادر غلوت بود و بعد ملاقات و محاکات فرمود که ملازمت چنانچه می طلبیم بگویم چو او را بدو که ازین ملائیده شود آنچه در بند او باشد اگر در سر لایحه است گفت با گیره بگویم با یا بدو که بر شغل بقلعه است و تقدیم بگویم بگویم محاکات آجا حاکم که گین خان شده و بسبب نهایت اعدای محال مذکور با کلام بهرینه محال شمار از اعلا او دانش را و از شکایت مالی شاعلی التناقب خواهد بود من بهر از آن و اما و عروضش بشناسید هم بگویم آنچه براسه سرکار بهرینه باشد بعل آید بنده و حیدر شاه شهنشاه و امین نام شاد و آید ما به و دیگر هم اگر مقدر و خوشتر باشد می توانند او را به این ملازمین بلیه که در آن روز با قنایب عظیم آباد از عزل رام نامی این امور بود و دیر دانگه او داد و در لیت و فعل گذشت بعد چند روز میر قاسم خان بسو که بهر چور و سراسر در رفقت و تبدل و اما بهر مذکور بعل نیامده عسر و آفرین عارض مالی بنده گشت چون بنده به نایب شرف و شرف و دیده اسباب سفر بهر شرف اتم بود و طاقت بهر ایش در آن سفر نیافتم و چند آنکه ذکر اکثر غلوت و دوستان دیگر اهل مکر و دادن و حیدر خوانه بنده نمود و در باره و بهر گذرانیده چیزه نماد و فقیر بناچاره در عظیم آباد و امان و او بلیت بود چو ر قاسم سراسر شتافت

و رفتن میر قاسم خان بهرام چور و گنجین زین الدین امان آنجا بطرف زمین غاری بود و ظاهر نمودن خان مرحوم آثار سفاک خود و سر کشیدن باقی نخوت و غرور

چون میر قاسم خان بالشکریا است اثر بر سر زین الدین امان سرکار شاه آباد و بطلون سنگ رفت امانا بهر رفتن از ملک خود و خود عظیم داشت ماه دار شتاخت الدوله و در این میان بهر زین الدین امان سرگشته و از د پاسه گنگا عبور نمود و آن طرفا سکونت و زین الدین میر محمد قاسم خان حال خود بهر یک از امانستان زمینداران مذکور با توجج گران متعین نمود و خود در سراسر سکونت و زین الدین چون توهم و اظهار جزایا است و خصوصیات مردم در حرمش نهایت روح داشت احوال اشخاص نام او را اغلب و اکثر شیخ او میر سید را بهر سکالای بهر کار نامستد او بود و جو اسبیس بسیار در برادره او بود که او را با استعمار مالات امانی ملازم و غیر ملازم از اسکته شهرو زمینداران بودند

را متول ہر کار کہ کہ بد نفس مردم از او دل و فکر خادم حسن خان بودہ در پور نیز بشیو کہ خود عالمی را بر باد و درین ایام رفیق  
 اگر گین خان بودہ حق و ناحق با اکثر مردم باغراض و عداوت خود کا ندیدہ و معرفت گزین خان میر قاسم خان اخبار مختلف مزاجش رسانیدہ و غلامی  
 بیچارہ لب یا را با خاک برابر ساخت و کینہ ہائے دیرینہ در خاطر میر قاسم خان جا سے گیر بودہ ہرگز بیرون نمی شد چنانچہ با کلب علی خان  
 و حیدر علی خان پسران ملا علی خان فوجدار با انگلیز تقصیر آنکس میر ابو الحسن برادر حقیق علی خان پسر تراب علی خان غلامی میر قاسم خان  
 داماد راجہ گھنیر و در جنگی کہ با راجہ مذکور خودہ بودہ ذکر شدہ شدہ بود کہ کینہ داشت و کینہ دوم آنکہ اہل ہنگام عبور و مرور جن کوٹ  
 و تنیکہ در قنات سوشیر لاس رفتہ بود با جنرل مذکور ملاقات اتفاق افتادہ راہ دوستی کشادے یافتہ بود این بار ہم کہ جنرل کوٹ  
 بنہدیم آباد آمد اہل ملاقات نمودند میر قاسم خان این کینہ را ہم در دل راہ دادہ بعد وقت در بیوپار و دلیہ خندن بقول ہر کار ہا و قیالہ  
 و شیخ سعادت و دمدم با زبردت انگلیشیہ بر آج بلوہ حکم قید نمودن اہل فرستادہ و بیچارہ اس پر عقیدہ گشتہ تا آخر ایام حکومت  
 میر قاسم خان در بلا سے ایسر سے بودہ و از چہا کب آنکہ کسانے را کہ راجہ بلوہ باوردن اہل فرستادہ بودہ فرستادہ ہا در راہ مراسوار  
 دیدہ و اشتباہ و زدیدہ گمان آنکہ من یکے انسان ہر دور اورم سوار سے مرا از راہ حراست نمودہ نزد راجہ بلوہ آوردہ ہر چند سبب سید  
 چیرے گشتہ تا نزد راجہ مذکور رسانیدہ و بعد ملاقات چون فقیر را نام و نسب شناخت خیال کشیدہ و عذر خواستہ رخصت نمود  
 و فقیر شکر الہی بجا آوردہ کمانہ آمد اچہ کہ گیم کہ آن یک ساعت بر من از خود ہائے گوناگون چنان گذشت حق تعالی ہیچ از فریدہ خود را  
 اگر قرار دست غلہ قساوت شعائر فقیر را بد و گرفتار ان را از دام ستمہای شان رہائے بخشید اللہ امین مردم خرم گرفتہ و اضعاف سابق بودہ  
 ہر یک با دیگرے مراسلات و راہ آشتی باز میداشت راجہ سیتا رام مقصدی کہ مدار الہام اکثر امور خطیمہ بود خود را فراموش کرد  
 مزاجش را مثل حکام سابق در عفو و انعام تصور نمود و بلحاظ بلکہ مقصد این ہند زیادہ روی از خود و تقدی آقاخان داد و در کار ہائے  
 مردم با خد رشت و غیرہ حق را با باطل و باطل را با حق آمیختن شروع نمود و شیخ سعد اللہ نام مجاہد اہلے از فرقہ سپاہ کاغلب  
 اوقات قبل از زمان میر قاسم خان در ملازمت رام ناراین بکار پیگنہ ہائے سرکار شاہ آباد اشتغال داشت درین وقت نیز بجلت  
 اطلاع بہر کہ کینہ محالات مذکورہ حاکم و علاقہ دار بیخیزان اراکن بود و بدوش سواہر ایام مراسلات از زندان اراکین اخراجی داشت  
 و شاید کلمات چند مختلف مزاج و در نمائے میر قاسم خان سے نگاشت و سہ چار نفر از سر کردہ ہائے جو آسین کہ ہر یکے در خانہ  
 امیر سے از امر اسے پیشین بریاست فرقہ مذکورہ ممتاز و درو سے عرض و التماس در ان آستان داشت بالفعل در سرکار  
 میر قاسم خان ہم ہر یکے با چند صد کس از ان جماعہ ملازم و بکار اختیار و اخبار ہر طرف و ہر خانہ امور بودند تصور قساوی باوقات  
 سابقہ نمودہ از سہل انکار سے و در وی گونے بازی از بد نفس آنکہ ہر یکے از این پنج کس با ثبات تقصیر سے و در عتاب جیاب گردیدہ  
 سیاست رسیدن جرم ہر یکے از انہا اگر بعد ازین مفصل و معلوم گردد انشا اللہ تعالیٰ مرقوم خواهد گردید از مستندین مقبول الرایۃ  
 معلوم شدہ کہ از این پنج کس حد سے چنان جبریکہ قابل کشتن باشد عداوت کلبہ بعض توہم و سوء ظن بیچارہ مقتول شدہ شیخ سعد اللہ  
 کلبہ غرض گویان بدستی میر حفران و زمینداران ہو چو رہتم گشتہ گشتہ گردید و سیتا رام یکے از زمینداران ہو چو رخطہ نوشتہ در ان  
 خطا کہ کہ میر قاسم خان بر ما سے معین نوشتہ بود و مفلون شد کہ اورا اطلاع بر اسے استناد و معاونت نمودہ و چارہ مراسلات  
 داشت و جرم ہر کار ہائے مقتول نیز ازین مقولہ کہ نکلن و دم جنس بود باعث قتل آن بیچارگان گشت چون میر محمد قاسم خان  
 قبیع تہدید و تہذیب نہج فقر مقتدر از مشاہیر راجا پاک انگند رعب و سلطنتش نو سے درد لہا متکین گشت کہ احد سے را ہر چند از  
 اقویا باشد مجال دم کشیدن پیش او نہ دو ہر دور و نزدیکے کہ بود از بیم او در خانہ خود نمی توانست آسودہ ہر چند میر قاسم خان



در سال ۱۲۸۰ زان و پنهان مختار و انگلیشیان را بنا بر قول و قرار باو محال باز پرس در هیچ امری نمود و بعد از چون قتل مردم امریست  
 عظیم را باب کونسل خطه عثمانی استفسار علت قتل آنها گشته جوایش را طلبیداشته میر قاسم خان بیست خطوط را که به شرح حدیث  
 و غیره بدست آورده دست او بر قتل آنها ساخته بود پیش بیست و از انگلیشیان بخلص خود دل کوی خوشگوار و غیره فرستاده اتاس  
 تر میبردن آن نموده بود و فقیر را چون با او کفر طرطن ربط بسیار و او را با من محرمیست بود خطوط مذکور بن نموده بقرات من بپنمون  
 آن آگاه شد فقیر آنها را که دید معلوم نمود که خطوط را ساخته اند ملک و اصلاح در کمال امتیاط و کم نالی تعبیل آمده شاید وجه  
 کشتن آنها امر دیگری بود بعد از آن بر اسرے رفیع بدست خود خطوط را بهر آنها سپرد سائیده حلیه با سه دیگر تراشید بنده را که طرطم نمود  
 که درین حرف این قسم ساخته اند نیکم که خطوط مذکور بکونسل رفت و ایند و در قتل آنها کچه صورت خواست و دیگر تندی برای یافت  
 و پنهان آتاس میر قاسم خان را داعیه دیدن قلعه بهتاس در سر قندهار و بنای طریقی خان که از طرف خود قلعه دارش نموده و ساهل را  
 به پیشکار اسرے او مقرب فرموده بود از اراده خود انگی داد و ادله مرحوم را هم که در آن آوان ملاقات میر قاسم خان بهرام فرمود و بهرام  
 نمود و بنون قلعه برد رسید علی خان برادر فقیر از پیشتر ملازم میر قاسم خان بهرامش سر کوی بهرام رفیق فقیر بطرطن گشته بود  
 درین سفر برادر خود تر فقیر غالب علی خان هم بهرامش والد مرحوم ملازم شد و رفیق علی خان برادر دوسرے فقیر را که ازین دودن گتر  
 و از بنده در سال کثرت است بهر چند میر قاسم خان بهرامش خود دولت فرمود قبول نمود و بهرام به والد رفیق گشته قلیل که از کج  
 میرش میشد تعامت و زوید القصد بعد ملاحظه قلعه و انتظام آنها مساوت نموده باز بهرام رفت و ساهل را مع تقی بزاری  
 پادشاه که از قدیم حارس قلعه بود مقید ساخت و والد را محال با گیرش مرض فرمود

ذکر معاودت نمودن میر قاسم خان از موبچ و بهرام و مقید نمودن راج بلوچ را و متعین نمودن راجه  
 نوبت را سه موبچ داری عظیم آباد و اقامت نمودن در قلعه موبچ

چون میر قاسم خان را از انتظام سوار شاد و باو فرزند دست داد و از سر کشیم پیش سگد زمیندار بگند مذکور گنجیت بنیان  
 رفت میر محمد با خان بیستم اسم الله خان را در ساوٹ مقید بقعود اسرے پدید پور و بهرام مع شیخ محمد اکبر خان جاندار  
 گنوه براسه خبر دار اسرے و بهرامش اسرے از قندهار اسرے پهلوان سگد گذار داشت و دودن و فرزند راج سه پار بلوچ پنجانی  
 و خید ضرب قویپ در یکصد و میر بوشن طلیحان بنیشت را بار ساله و مردم بهرام اسرے او دودن چور و غیره نگه داشت و خود تا شاسه  
 ملک که عبارت از سرس کشیده و مارول و نگار اسرے و بهرامش و غیره است نموده ملازم نوگی گردید و اقبل ازان که نوگی برادر  
 گرد و راجه بلوچ را نزد خود طلب داشت بعد و دودن حضور او را مقید ساخته مردم معتد براسه منبسط اوالش بجا نگیر گنوه فرستاد  
 و راجه نوبت را سه را متسل عظیم آباد رسید و محلت نیابت موبچ مذکور بخشید بهرام انجام هم ام ۱۲۸۰ بخار خص فرمود و خود  
 حکمال غلطت و بهرام بلوچ مذکور شتافته شب پانزدهم ذی الحجه سخته کینار و یکصد و هفتاد و پنج بهرام شرف منزل بخشید و قلعه  
 با ایتام تمام آراستن شروع نموده و در نیم عمارات سابقه فرموده و بهرامش عمارات افزود و کمال بطش و سلطنت و  
 بهرام و سلطنت زندگی می نمود و از انجا که در ایام دولت و اقتدار زنا س جمیل جوان بسیار یافت و قوت شو بهیمه اش نهایت  
 نقصان پذیرفته بهرام عد و وال رسید و دودن تحصیل این قوت سالغ داشت و طایفه حاضر باره جوانی وافر می نمود و اما  
 سوده نمی دید اخلاص معلوم نیست بدولت کدام کس از مجربان با کل خرا طلعین پرداخته نالده عظیمی برداشت گوید بر تبه

این قوت ہم رسید کہ گویا اعداد شبارش دست داد و بیش از غلمان خود را ہم بہین عمل اشارت نمود و ظاہر اعلیٰ اعانت انہا را ہم قوت  
 مذکورہ ہاں تسمیہ کرد چنانچہ بعضہ از انہا بزبان خود حضور فقیر اقرار و تقریر این اثر سے نمودند القصدہ چون میر قاسم خان در مہجور  
 طرح انعامت و انکسار کرد دولت خود ساخت با نظام امور موجود سے پرداخت ازان جلد با مر سے چند نہایت توجہ داشت  
 چون از شیعہ کہ میر محمد خان سواخ ایام و مذکران مراسم و عادات انام صدق مقال و مراعات راستی در اقام احوال است بنا برین  
 بقصدنا سے مصرع مشہور مصرع عیب سے جملہ گنجی ہنر ش نیز بگوہ انچہ از احوال او شاہدہ رفت و مسوع افتادہ بزبان تسلیم  
 حقیقت رقم دادہ سے آید یعنی نامہ اگرچہ میر قاسم خان را بدگمانے بنا بر ملاحظہ احوال تک حرامی دے و فانی سپاہ جنگا کہ و  
 و روئی و نیز گئے عوم مشاہیر این دیار زیادہ از مدیودہ و در افروز و جہا اموال و قتل و قید مردم نہایت بے باکی داشت از جزو دنیا  
 معاملات لکی و انفصال قنایا و سازناست عوم الناس با ہند گرداد و تنخواہ بسپاہ و غیرہ ملازمان و قدر درانی علماء و احترام جہانگیر  
 و ساز و دیوار ساک و اسراف و معرفت محل و موقع بذل و انثار نادرہ روزگار بود و چنانچہ در ہفتہ دوروز براسے عدالت  
 بنیابہ سلاطین سلف مقرر داشتہ بر انفصال علماء عدالت اعتماد فرمودہ خود توجہ استماع فیصلہ قنایا و استکشاف و قائل  
 باجرائے شد و با حصار مدعی و مدعا علیہ فرما دادہ گوش خود گفتگو سے طرفین و حکمے کہ تلافی عدالت در بارہ آن کردہ بود و شیعہ  
 و احد سے رجحان بود کہ بطبع افروز شت حق را باطل شبثہ تو اند ساخت و زمینداران مقتدر کومت اندیش کہ در ایام حکومت  
 جا کی رام و رام ناراین دہات غربا سے بے مقدار و راقہ و غلبہ تصرف شدہ بود و از ذوی الحقوق ہر کس شک داشت و اگر داشت  
 بر حقیقت خود دوسرے مہر گواہان بہتد غیر قاضی و مدعی سے اور دہان وقت بعد ملاحظہ آن شیعہ و تحقیق احوال از شہود سند  
 مہر او حاصل نمودہ و سزا و امان شدید از حضور برودہ از دست سعدی استر و ادحق خود سے نمود و بر ملکات خود قیام بعض  
 تصرف میگردد و اکثر کثرت از مہترینات امام باڑہ سراج الدہ کہ علما آلات و فقرہ آلات لکوک بود و سکوک نمودہ بواسطت  
 جناب شیخ محمد علی حزم و میر محمد علی مانعل و شیخ محمد حسن و زائر حسین خان و غیرہم کہ از فقہا سے حضور و حجت بودہ اند یا باب استحقاق  
 از سادات و غیرہ و مجاورین مشاہد میر کہ مع شے زاید از قبل خود بطریق مذکور و تبرج رسانید و دیوان جناب شیخ حسن مرحوم مقدم  
 را کہ مبلغ کل بود از خانہ خود ادا فرمودہ و وجہ لائق بر اسے مصداق منور و ریش مقرر داشت و در کمال ادب و احترام  
 رسانیدہ سعادت خود سے پنداشت ہر گاہ شیخ بدین او سے آمد سند ملاحظہ براسے شستن او در پہلو سے خود گسترہ  
 در ذاب و ایابش استقبال و شایعت کمال توانیخ و فروتنی سے نمود و امتثال فرمان او را وسیلہ نیل سعادت و سبب  
 ارتقاء درجات انگاشتہ ہر چه سبقت بطلب فاطر سے پذیرفت و ہمین قسم استرنا سے خواطر بزرگان مرحوم و جہت خود را  
 تا مقدوران سے بقصد و رتو در ادا می تنخواہ سپاہ علیہ الذالقیاس از اعداد الناس گاہے شکایتے بگوش ز رسیدہ ادا ہر شک  
 نیست کہ احد سے ہم از خوف او باطمینان و آسایش بخوابید و دے سے آری فقیر را چون مدے در عظیم آباد و کمال است  
 گذشت مدے ڈاکٹر طریش باسن گفت کہ مان صاحب چرا شما بویو نگیرنے سے بویو غنم از بلش میر قاسم خان این نیست  
 اگر در خیابان شائکر نہ حمایت شمارا کہ سے تو اند نمود بہتر آنکہ ہا بخار وید شاید شمارا سے روی ناید و مردم چنانچہ  
 سراسن اشنا گفت مجال حمایت نما ریم و بنا بر نام رفاقت او اعانت شانا ظاہر و ناشے نیتو انم نمود زیرا کہ ادا ہا  
 تفویض معاملات ہر سہ سو بہ از جہا شرائط و عود کیہ انگلیشان با او نمودہ بود و نہ کیہ انہم بود کہ در بارہ  
 ہندوستانیان خاصہ ملازمان کسے حمایت و باز پرس ناید فقیر ہم دید کہ راست میگوید ہر مالیک بود

یہ بیکہ رفتیم روز نماز است بچہ تیش رسیدہ مورد التائب بیا کر دیدیم و قنہای یارانہ و اختلاط صاحبانہ میر آمدند و دیگر ناگاہ شہ  
محض بود بندہ ناجیہ شہ اندیشہ افزا و دینورست عمل طبعیہ لا الہ الا اللہ کہ در کتاب الدعا شیخ مرحوم محمد علی حنین اسکنہ اللہ علیہ فی اعلا  
علیہ مستور است شروع نمودہ تا سلیخ ذی الحجہ الحرام اتمام رسانید نہایت آنکہ او فاسلہ مراد شیر قاسم خان در امان خود گنبدار و از  
دولتش قطع گردانہ اشجیہ شاہد شدہ مجلس ماشا اول روز ہر بائی سب بار کرہ پیش خواند و مرا نزد یک خود نشاند و سخنان بسیار  
با من کردہ از غریب در اختلاط بازداشت روز دوم بگمان آنکہ مہربانے اوئے باید و اعتدال را نشاناید ارادہ ششست و دیگر  
باز طلعبید و نزد خود بدون فصل نشانیدہ گفت ہر روز چہن قسم نزد من سے نشستہ باشید و چرا تا حال احوال خود بہن تنقید  
گفتہم جناب عالی را معلوم است بشوئے گفتہ کہ عالم انیب بیستم گفتم عرض خواہم کرد گفت کہ گفتم ماشا اگر نگزد گفت در ماشا  
کہام کار دنیا بنداست کہ این کار بند باشد گفتم درین مجلس خود نشیند اندر شد و غیر این وقت درین روز ہا کہے ارباب نمی شود  
گفت اللہ عز و ابع عرشے اول وقت حاضر پای شد سب الامریل آوردم مبلغ پنجزار روپیہ نقد انعام داد و از ابتدا سے  
تو کر سے نہایت آخر عمر باقی خواہد رہانیدہ از انیدہ حکم کرد کہ ماہ میدادہ باشید و فرمود کہ بعد روز پنجرا حاضر شدہ بشید  
و غالب علی خان کہین برادر فقیر را براسے سلام در ہفتہ یکبار فرمان داد و سید علی خان را بعد پا تر دہ روز و بدار و حشر  
دیوان تانہ غانید کہ بہانہ شہنا سب سید علی خان را بار بار باید داد سبیش آنکہ بیگار شش انگلیش بیستہ ستر کور نوکر شدہ و صفحا  
از انہا اوراد کمال بے تکلفی و اختلاط دیدہ بود و از جہت جوئے بلکہ شہر و شباب اورا نا مال اندیش فہیدہ احتمال جاسوسے  
از طرف جہا مذکورہ نسبت با و میداد بندہ را بچتہ کار و در بیضے سوانق کار گزار و از دار خود سے دانست والا این احتمال محتر  
نہدہ الیہ و اولے دہر صورت با و دہر وقت کہ فقیر را میر شدہ بود میر بردن با و نا بر قارن با جملہ انگلیشیہ نہایت صعوبت  
داشت و در کمال ہم و ہراس سے گذشت تا این زمان نظر علی خان سپر غلام حسین خان دار و دہ دیوان خانہ مہابت جنگ  
بعد حکمت پادشاه ہم بچہ صحت بکار مذکور ما سوز دار و دہ دیوان خانہ میر قاسم خان بدستور بود و بعدہ شیخ عبداللہ نامے کہ بیشتر در بعد  
ہیبت جنگ نیاز اصلح سودا سید علی خان برادر خود فقیر کہ بعضا بہت ہیبت جنگ نامزد شدہ بود ملازم سرکار و تخمین برادر  
مذکور بود باز در مہرہ رقائے بگت سید سیسی و تجرگز گریں خان ملازم سرکار میر قاسم خان دار و دہ دیوان خانہ او شدہ و نظر علی خان  
سوز و گشتہ نیاز با و خواست زندان و شہر پھر خود فقیر دید و چند روز قبل ازین قراب علی خان عمومی میر محمد قاسم خان از نیاز  
مرشد با و سفر علی سید محمد خان کہ مرو ولایت از انظر اسے میر قاسم خان و از ہنہ امام امتیاز خان جد میر قاسم خان بود و جگہ  
او مقر و عسکر علی خان مغفور غلط سیف اللہ خان مرحوم صوبہ دار تہہ بچہ ست راج شہ سوزہ بگالہ ماور شدہ و قراب علی خان  
مغفور سیدہ و دیگر اقامت گزیہ ہدین رود با ہا در علی خان غلط میرزا دار و دہ بگت دار و دہ توپ خانہ بیستہ مہابت جنگ  
مغفور کہ افضل ملازم میر قاسم خان و دار و دہ نقلیہ از کار خانہ سے مہنی بود با اتفاق و دیگر رؤسے اخراج ملازم سرکار و  
پیش ہاتھ سے توپ اسے اساتہ گریں خانہ بخیلک قیا و تادیب و تہیہ زمیندار کا و تجزیر بقلعہ دار الملک او را شدہ

رودادان ساجد عبرت افراز عبدالنبی خان و رحیم اللہ خان و پنتاسن داس شیخ عبداللہ بیک ناگاہ  
و دوبا لاشدن بطش و سطوت میر محمد قاسم خان عالیجہ

چون میر محمد قاسم خان را دعوی ہستی بلکہ برتر سے با شجاع الدولہ غلط مقصد جنگ کہ بوزارت سلطان تہد و غلطی قیامی

انتم ساس داشته بود برای خود خطابه از خطاب مذکور اشراف و اعلیٰ تجویز نموده طلب داشت و پادشاه بطبع قلیل سابق قبول نمود و منصب  
 پشت هزاره با خطاب عالیجا به براسه او در شروع سال هزار و صد و هشتاد و شش جبره فرستاد و این خطاب را و اوج  
 در شایع یافته از آن باز غیر از جواب عالی جا به خطاب دیگر کسی اورا نام نمی برد درین بین بحسب اقتضای تشییع عبداللہ در خلوت  
 با عالیجا و ظاہر ساخت کہ محمد علی پسر محمد علی درکت علی و فرحت علی برادر زاده اسے او کہ رؤسای سپاہ و بزرگوار آرد و جناب علی  
 اندر گرگین خان صاحب عهد پیمان گشته ایمان غلام و شہاد با ہم در میان آورده اند و شایع گرگین خان بر افواج و سلمه دارکان ملک  
 ظاہر است دولت خواہ با پس نیک خواری معروض نمود الحاح اختیار بدست ولی نیست است سیر قاسم خان بعد اطلاع بر این احوال  
 پریشان خاطر گشته چون کمان چنین امور مرز و جیش گران و دشوار بود دشنام کہ وقت سلام گرگین خان بود و بعد درویش اہستہ اہستہ  
 استقامت را مقرر نمود و او خود از کار اسے کہ کردہ بود و چگونہ آگاہ نباشد زود پہرہ برودہ اقرار و اعتراف کرد و سبب آن و ملتوا  
 خود ظاہر ساخت کہ براسے کار مرکار و بافتش در راه شایع گرگین خان خود و مواثیق بعل آمد و دیگر خلافش با تافقت در فکر  
 بر انداختن بیا د دولت خدا دلست چون توسل شیخ عبداللہ با یکت سیحہ از سابق معلوم عالی جاہ بود تو ہم گشتہ دانست کہ بجزیک  
 بکست سیحہ این دشمنی را در قالب دوستی با من نموده در تہمیر برسی افواج است و کار گرگین خان نہ بجاسے رسیدہ بود کہ شکایت  
 و سیاست شیخ عبداللہ رخصتہ در میان سببے اخلاص و اقتدار او تو آمد نمودیم درین روز ہارجم اللہ خان نام بی بی خاں کہ جو ان  
 معروفی در لشکر بود و کمان سخت بسیار بر زور می کشید شایع بازے اند ہما سے اغنیایے معروف بنگالہ ربط داشت و دوم  
 از عشق لشکر اللہ خان پسر فرزانہ نیز میر و اسپہ گیت بقیمت سہ ہزار روپیہ خرید و خدمتکار لشکر اللہ خان را کہ ہمای اعیان لشکر  
 دارکان و دولت عالی جاہ خطوط آقا سے خود متضمن استدعا سے مخلصی کہ در جابگلی نگر حسب الامر عالیجاہ مقید بود و دخای داد  
 بچہ سبب سیر قاسم خان از تہا با او بدین شکلے داشت آورده بود و خدمتکار مذکور را در خانہ خود ہما سے داد سیر قاسم خان از دست  
 این خبر بر رحیم اللہ خان غصبت شدہ حکم فرمود کہ اورا بیا دند و رحیم اللہ خان در چہا و سے عبداللہ رسول خان برادر دوست محمد خان کیہ  
 منزل داشت پسر کلان عبداللہ رسول خان کہ عبداللہی خان نام و در کمال غیرت و شجاعت بود و پدر برادر خود را مشورہ حمایت  
 رحیم اللہ خان داد و انرا از خوف عالیجاہ بانمودہ و تہا این اداہ نمود و پدر و برادر بر پاسے او افتادہ حافقت نمودند کہ محمد ہارجم بگا  
 نیست تا موقع حضور و اغماض بقیمت سہ حقوق بندگیہا توان داشت مع زن و فرزند تمام خانداں تلف خواہد شدہ او با بار شدہ  
 دست از حمایت رحیم اللہ خان برداشت و مردم عالیجاہ اورا بردہ در جلو خانہ دیوان عام مقید نمودند اما عبداللہی خان  
 تہمیر خود را و خود را ہلاک ساخت و ہمدان ایام چغتاسن داس را کہ کیہ از نو سینگان ملک ابو جہر و ہستون آن با بود  
 بترکام خان نظر محبت و ہوشیار سے اورا سور و محارم فرمودہ مقصد سے تمام آن سرکارگر داندہ مدار المہام آنجا خاستہ بود  
 حطوط او کہ بنیداران فرار سے آنجا گشتہ بود در دست جو اسیس عالیجاہ افتادہ از نفرش گذشت و ہندو سے  
 مذکور غضوب او گردیدہ بجنور رسید اتفاقا روز یکشنبہ کہ از ایام مقررہ سلام فقیر بدینہ ہم حاضر گشتہ و عالیجاہ در کمال کرد و فر  
 در بار عدالت گرم کردہ نشست بندہ موافق مطالبہ بجد سلام نیم ساعت نشستہ بر قاست و سلام رخصت نمودہ برآمد چو بد را بعد  
 بر آمدن فقیر و دیدہ فقیر را با طلبیدہ برد حکم چہ شستن و حاضر بودن فرمود ناچار شستم چون مقدمات عدالت انفصال یافت علم  
 اداہ رخصت نمودیم راننا نید و سیا دلان کہ مخلص بود و نیز استادہ با نند اول رحیم اللہ خان را طلبید چون حاضر آمد بر عجب عجب  
 از و بر سید کہ من ترا کر گشتہ و منکر دم تو با بر سر جان کار ہارفتہ اگر با آن زن سر و کار سے ندار سے این اسپ

سپهر از پیر و دروگر سے صدمہ بخاہ رہی پیکہ ذریعہ سے عذر اسے غیر سمجھ کمال اعتراف نالی گفتن آخا نہاد او تکذیب و رد و تواش  
نمودہ و غضب افزوہ باز گفت خدمتگار شکرا اللہ خان کہ دشمن من و مقید است چرا و رخا نہ خود داشته او با ن شتم عذر ہای پوچ  
با محضو منظر اب التماس نمود قبول فقر نمود حکم کرد تا مبنی اورا بریدہ و بر خر سوار گردانیدہ کہ شہیر کردند از کرم نامہ بدینود بعد  
انسان پنہان را حکم کرد کہ بیاسے نیل بہستہ کہ شہید تا ہاک شود او عذر آورد کہ خطو طہ سچو لاند جواب داد کہ مہر و خطو طہ است و خطو  
ترا خطو طہ شاسان بیغرض با این خطو طہ نوشتہ تو تلطیف دادہ بقصد من نمودہ اند کہ خطو طہ بہر صورت عذر را و را ہم نشنید  
و بیاسے فیک کشید تا ہاک گردید بعد این دو امر برکت علی و محمد علی و فرحت علی را طلبید چون حاضر شدہ عمر برانہم گفتش  
دخلی بہیار فرمودہ گفت نہ شام از دیاسے خود بہستہ آمدہ آید و اکنون از دولت من فیل سوار د صاحب رسالہ و سرور ہزاران  
سوار شدہ آید و اگر گین خان را نہ من گر گین خان نمودہ ام گز سے فرو شہ پیش بود شام بخوار دہ با او محدود و موافق در میان او کردہ  
چون انہما را قبل از گر گین خان فہانیدہ و طعن خاطر گردانیدہ بود باستقلال جواب دادند کہ ولی نعمت انچہ میفرماید حق است  
و صدق لیکن ہم غیر از بندگی و غلامی امریاد خاطر نگذرانیدہ ایم اگر قصور سے از انہما بر یا بدہر چہ بدترین جزا باشد اضافی ہم  
این حق را کر پر سید انہما ہم ان جواب را ہر بار عادی نمودند بعد از ان شج عبداللہ را کہ حاضر بود و بر و طلبید و گفت شیخ باہنا  
اثبات انچہ انہما نمودہ اید ضرورت تاس انہما را البتہ سازم و در صورت کذب خود میاسے عقوبت باشہید چہ در صورت  
عدم اثبات گیا ارادہ استیصال فوج مرا بہت من خواستہ بودید شیخ مذکور چون معلوم داشت کہ فیما بین گر گین خان و عالی جان  
ویر و زمین مقدمہ طے شدہ بتقریر محمد بیان نعل آمدہ است اکنون مکاہرہ نمودن سودے ہمارد و الحال کنس از عمران زبان  
بشادت نخواہد کشود فقیر کار خود نمودہ چارہ پذیریت سر فرو بردہ زبان بکام ناموشہ کشید و ہرگز سر نہاد و عالی جاہ  
سہما زمین اولی نمکر نمودہ اما از شیخ مطلق صداسے برخاست و روز ہم از نصف النہار در گرگشت تا ان وقت الہالی  
در بار ہبہ حاضر و شوق چیان دیسا و لان جمیع حکم دیوان عدالت استادہ بندہ را کہ طلب داشتہ بود حاس بر بانامہ کہ درین  
مجلس سبب از طلبیدن من ہیستہ ایام ہم کیا نقتہم داشتہ و از حضور من چہ خواستہ است تا آنکہ خود برخاست و فقیر بہت  
نمودہ بر در غلوت سہرا سلام سادرت نمود فرمود ہمارہ من بیایید از مان دانستم کہ امر سے دیگر مشغور وارد چون آمدن رفتہ  
برائے تحقیق بدنامی کہ در فرودش تکبیر شکر کوبہ عالمہ گشتہ بود و قصور کوبہ در مان بود عمارت تعلیم آباد فرستاد و سوار سے  
عہدہ از خانہ خود داد فقیر بظہیم آباد رسیدہ و امر مذکور اتقیع نمودہ در غتہ برگشت و شیخ عبداللہ را مقید بچو رہ فرستاد آخر  
در زمان جنگ با انگلیشیان پیارہ ناحق حسب انکم عالمہا گشتہ گردید

ذکر آمدن شمس الدولہ سمرقندى و نشر ثبوت از کلکتہ بونگير و عظیم آباد و شروع شدن  
بناسے ہنگامہ و فساد میان انگلیشیان و نواب عالی جاہ میر قاسم خان

بہب فرمان تہران تقدیر سمرقندى و نشر ثبوت شمس الدولہ را کہ گورنر کلکتہ بود ارادہ دیدن عالی جاہ و بونگير و کوٹے  
عظیم آباد و چہرہ و غیرہ بہر سیدہ از کلکتہ عازم این طرف اگر دید و قاسا بازار و مرشد آباد و ہردوان و غیرہ و یا ارادیدہ  
روند و شہر ہنگامہ جا سے الاولی است کہ انرا و کیسہ و ہشتاد و شش ہجری بنوی دارد بونگير گردید عالی جاہ از قلعہ  
بونگير تا بلخ نمود کہ کہ سہ کردہ مسافت است استقبال نمودہ در کمال احترام و انعام بونگير آورد و عمارت گرگین خان بونگير

سیتا کو بڑا سخت بود منظره و شمشین ساخت و خیمه های براسه آتانش برافراشت و گرگین خان و غیره حاکمانا مانع و ابراهام  
 مملکت و سرانجام فریادهاست اما در مسعود گردانید و خود مرض گشته داخل خانه خود در قلعه گردید و روز دیگر شمس الدوله براسه  
 دیدنش در قلعه آمد و عالی با و تا پلین زمین براسه عمارات استقبال نموده بر سرند خود و کجا نشاند و مخالفت و نذو را خپه لایق مرتبه بود  
 و اتحادش بود پیشکش نمود و در سوم میر محمد قاسم خان بخانه او رفت و بیسیافت و مدد گرفت و او نیز مخالفت فرنگ که براسه  
 عالیجا و آورده بود و گذرانید و شب چنانچه موعود بود و بجا نبرد میر قاسم خان آمده بیسیافت خود و تماشای رقص دید و مرض گردید قاسم  
 چار و روز نواز مخالفت از نظر عالیجا و میگذاشت روزی عالیجا خروج و تو بخانه خود را که با هتام گرگین خان تیار و برقی اندازان  
 بداد و او اب فرنگ مودب شده بود و در بهترین آئین و تزئین آراسته و مزین ساخته گویا بطریق خاصی شمس الدوله نمودار  
 بعد از آنرا حظ و دسر کلمه نصیحت مشتاقانه میر قاسم خان القانمود که فوج را خوب آراسته اند چنانچه باید میر قاسم خان را براسه جنگ  
 مردم هندوستان خوب است زنده را که باین فوج اراده مخصوص است و مجادله با انگلیشیان نخواهد نمود که از حمده برخوردارند ۱۷  
 و آبرو و تمام هندوستان بالفعل با برو و اعتماد ارشاد و البته اگر شما مطلوب شوید تمام هندوستان سبک و بی مقدار و در  
 نظرایم و ولایت زبون و غرور خواهد گردید اما مردم زبرد زبان جنگیده بر آننا غالب باید بود و روش و قاعده که من فیابین  
 انگلیش و هندوان گذاشته ام بخا و دنازان نیاید نمود که خلق این دیار با اتفاق ما دشما آبرام و آبر و در کمال رفاه خواهند  
 گذرانید و در صورت برجه این نهاد و در میان آمدن منازعات حاشی در عرض هلاکت و فداکت خواهد افتاد و یک هفت  
 در مونگیر توقف نموده عازم پیشتر شد بدین صیغه گفت بشنود بهانه گیرند بهر آنچه با من شفق بگویدت بپذیرد درین عمر  
 میر قاسم خان گفت که در حمایت نام انگلیشیان مال تجار بسیار میر و دو بنا بر اندک فائده که با انگلیشیان میر را بقیه نشان  
 سیاه خیلر ازین می شود بخواهم که کلمه گرفتن محصول از انگلیشیان بپذیرد که محصول بکینه معاف خواهد بود  
 شمس الدوله گفت چون محصول تجارت این جماعه از قدیم معاف است درین ایام بگذر می توان گرفت سودا درین باب  
 عجلت نکنید و بنگار رفته تدبیر می این امر را شصت و دوه هرگاه حکم نپذیرم جار می خواهم نمود و شمس الدوله مرض گشته  
 بخیم ۱۷ و رفت و روزی چند در عظیم آباد و جیپور و بربره بنگار برگشت و میر محمد قاسم خان با سید و مدد او مطمئن گشته  
 اخذ محصول را چهارم گردید و بجای خود بعد از اندک زمانی بطور اطلاع نگاشت که انتشار الله تعالی چنین خواهد شد شما نیز  
 بیده و تار سیدین کلمه امتیاط نمایند که مال اینها بطرافت الحیل رفتن نیاید اعمال بهر را این حوسله و مشور معلوم که مضطرب و سلطان اسلام  
 تواند نمود و کار خودی تواند کرد که الزامی نماند نشود لهذا شروع بهمانعت و فراموشی کردند و پرده از دروسه کار بر داشت  
 لیکه بعضی جاها که انگلیشیان معاند با میر محمد قاسم خان بوده اند چنانچه میر حسن صاحب کلان کو سخته عظیم آباد که با میر قاسم  
 خان عداوت داشته و در تار سیر امتیاط بود و همین قسم درجا لیکه میر حسن صاحب کلان کو سخته عظیم آباد که با میر قاسم  
 سال میر قاسم خان را بدست او و مزاحمتی که غیر معمول و بیجوب نموده بودند گرفته مقید داشتند تا در کونسل کلکتہ حرم آنها بماند  
 نموده سزا و بید و بجای جا گویا اباست و منبخته رسانند و قبل از سنوچ این ساخته عالیجا و راسخ نیپال بر منبخت گرگین  
 خان ضرر افتاده از مونگیر بطرف نیپال نفست نمود و گرگین خان چند روز قبل از میر قاسم خان پیشتر شتافت  
 قبل ازین شمس الدوله عظیم آباد برگشته بنگار رفته بود عالیجا و هنگام خود از نیپا یا در عین پان سفر بر این حبادت انگلیشیان  
 آگهی یافت اکنون ذکر رفتن میر قاسم خان بطرف نیپال که اول بی اقبالیش بود نگاشته بعد از آن منازعت و اجماع انگلیش و هندوان

و قائل نگار خواہد شد

ذکر رفتن عالی جاہ بطرف تیار گشتن از انجا سبے نیل سدعا

چون حصول اطلاع از نیال بودون آن ملک از دولت الاما مال شهرت تمام داشت سرمن و دشمن که در مزاج گر گین خان با فرما  
بود در حرکت آمده با مستغفار نو چیکه آراسته بود عازم تیار نیال گردید و مردم واقف کار از کثرت و مسامیان و بعضی از  
پا بریان فرانسس که در لاسه و آن طرف ساکنست و آمدورفت داشتند بهر ساندہ اکثر سے را از انجا مد کہ اندک ہوش یار بودند  
با خود یار ساخت و شخص تجسس راہ و استتارہ در باب عبور و مرور و از در ہاسے کوستان آغا آواز ہناد بعضی از انہا کہ سخن ساندہ  
و ہنگامہ ہار سے در مزاج داشتند متحد رہنما گے گردیدہ و ترغیب چہیز مرا ملک انجا نمودند گر گین خان کہ اباحن و بد گاہے  
تجسس با دو تن با ہر حروب مکر دہ و باین امور مطلقاً آشنانہ و تفسیرات بلا نیال نہایت سہل و آسان شمر دہ عالی جاہ را  
شانی این سفر کردہ اندیشہ بر اہم خان بہادر و بعضی فاعسان دیگر ہر چند ممانعت نمود و بنا ہا سے دلالت با علاق انگلیشیان  
فرمودند عرض کرد کہ اگر این سفر خواہ نمواہ مشکوذاً نظر گردیدہ انگلیشیان را با خود دشمن یک ساختن اصلح امور است چاگر  
آسا سہل فتح با مذکورہ میسر گشت فوالمرد اگر متذکر گشت براسے جناب عالے انہا را محل شامت و ملاست نخواہد بود و  
در صورت تنہائے نہایت الفعال بجنور جاہ مذکورہ ماندا احوال ملازمان خود ہر دو واقع صلاح مناسبہ بود بہما جت  
و ممانعت گر گین خان پذیرائی نیافت القصدہ چون باز گے تیار ستور گشتہ بود عالی جاہ بند و بست محال مذکور را بہانہ  
ساختہ تیار پنج بیت چہیز ہادی الثانی سہ مکزور و یک سدو ہندا و شش ہند چاہہ مدد از ورو دشمن الدولہ بود مگر قلعہ قصبہ  
مذکورہ نہایت نمودہ نگاہ عبور فرمود و گر گین خان خیر و رو پیشتر از عالی جاہ متوجع آراستہ خود کوچ نمود و دہ دانند  
کہ وہ پیش پیش میرفت تا آنکہ عالی جاہ بہ تیار رسید و گر گین خان رو چہ پنج ہجیم جب سہ مذکور یکو اسلکے ہا بر منزل از نیال  
این طرف است رسیدہ ارادہ ہا مین برگماستہ نمود و مردم را چہ نیال بزار سمت پیش آمدند و جنگ شروع شد ہر لیان  
گر گین خان بجاہارت کار فرما شدہ از یک عقبہ شقت تمام کہ مردم بسیار مجروح و ہلاک شدند گذشتہ بر قلہ کوہ سکونت  
و در زندہ ہنگام شب نیالیاں از اطراف جنگلی هجوم آور دہ بطریق ششگون مردم گر گین خان را دہ ہر جانب زیر سنگ تیر و تیرنگ  
گرفتہ اکثر سے مانا بود و ہلاک ساختند بقیہ السیت را بغیر و دنا یا فرار اختیار افتادہ ہجر ابے تمام کہ ہراق بسیار سے  
چاچا با نامہ لشکر گر گین خان رسیدند و گر گین خان را بشاہدہ این احوال توقع وصول با مول شقیع گردیدہ از شہر سارنگ  
و خسراں و غیب از رو سے میر قاسم خان و مثال و اقراں تصور بود و زندگے ناگوار گشت نہ پاسے مقاومت داشت  
و در روی معاودت مغرب ہر جہت گردیدہ ہارہ کار خود نمیدانست تا چہ کہ دین خیمہ محمد قاسم خان رسیدہ باعث  
تفکر و تدوین گردیدہ اختیار این گذار شدہ آمد کہ گر گین خان را با زبا بد علیہہ مکر بر دواتہ پاسے تاکہ متعین امر ہو و گر گین  
خان نوشتہ این کہ حماقت قدیم و خیالت میریدہ عارض گشتہ بود اقبال فرماں نگردہ معاودت نمونہ و عالے ہاہ خواست  
تا کہ بر افرستادہ او با ہر گرداہر و جنین کہ گر گین خان سخن اورا شنیدہ اطاعت کند خیر از سطلے ابراہیم خان بہادر نظر داشت  
تا براہین گذشتہ تا انان مذکور شدہ گر گین خان بیاہر سطلے ابراہیم خان جریدہ عازم گردیدہ و رواہ دید کہ اکثر لشکر ہاں  
او مجبور و دنا یوس مضطرب الاحوال گر نیران ہے آئید گر بیکان را امر متوقع نمودہ پیشلہ کہ کہ سن براسے

آوردن گرگین خان میردم شاه با درنیا باشد که محل خطر نیست و رفتن باین حال موجب انفعال نشاء و سر در افتن پیش آقا و عموم خلایق است چون سخن خان مرحوم را و قرصه در نظر مردم هست و فراریان اطاعت امر او را مقرون اصلاح دانسته و آنجا سکونت و مدینه و علی بابا را هم خان پیشتر فرستاده بعد ملاقات گرگین خان را که آورده تیرہ حیرت و خسران بود در آنصورت معادوت نموده برگردانید و او بگوهر عالی جاہ رسید عالیجاہ مضمون کلمہ العود احمد در خاطر گذرانیدہ طبل معاودت کوفت و بطرف عظیم آباد و نعمت اتفاق افتاد و برین نعمت خبر رسید که جماعہ انگلیشیان بنابر اخذ محصول از اموال شان غیر معمولی که بعضی جابعلی آمدہ عمال بعضی محلات را که از طرف عالی جاہ مقر بود و نہر مقید نموده برده اند چنانچہ میرزا احمد علی نام شخصہ از عمال محلات جہاگیر نگر مقید گشتہ بگلگتہ رفتہ و بتقسیم سراسر آن بعضی عمال محلات عظیم آباد را بجلت مذکور مقید نموده بگلگتہ فرستادہ عالی جاہ از استعمال این خبر بہرہ نشسته و بر سرے ریاست خود در مقید نموده آوردن بعضی گماشتہاے انگلیشہ دید و بمحال محلات و فوجہ ابرار آن خود نوشت کہ ہر جا قابو یا بند بعضی از گماشتہاے انگلیشہ را مقید نمودہ عجلانہ بجنوب بفرستاد بعد ازین ارادہ و فرمان با وجود بودن سراسر آن مارا لہام کوٹھ عظیم آباد کہ با عالی جاہ نہایت عناد داشت راجہ نوبت را می زالالت نیابت صوبہ عظیم آباد ندیدہ میرزا علی بیاد در ماکم سرکار شاہ آباد را بہ نیابت صوبہ مذکور تجویز نموده طلب داشت چون عالیجاہ خود در حاجی پور رسید برنگاہ بطرف کوٹھ انگلیشیان از کشتیا بل بستہ عبور فرمود و با سراسر آن ملاقات نکردہ در باغ جعفر خان نزول نمودہ و روز در آنجا توقف نمود چون میر محمد علی خان بہادر در رسید بہ نیابت صوبہ عظیم آباد قلعہ دادہ و در قلعہ گذارشتہ راجہ نوبت را سے را ہمراہ خود گرفت و روز سوم از عظیم آباد کوچیدہ حازم مونگیر گردید بندہ بسبب عارضہ بیمار سے رخصت از عالی جاہ گرفتہ و در عظیم آباد توقف نمود و سید علی خان و غالب علی خان ہر دو برادر بندہ کہ ملازم سرکار شہ بود و نہ ہر اد رفتند و در چارم از کوچ عالی جاہ فالطی خان را دیدم کہ ناگاہ برگشتہ آمد گفتم سبب چه بود گفت عالی جاہ مرا و سید علی خان را فرمود کہ شما ملازم من ہستید لیکن ہزارہ من در سفر و حضور بودہ چرا انصاری سے کشید بہتر آنست کہ پیش و الدخود یا در عظیم آباد بکام و آرام باشم بدینا برین من خور برگشتہ آمدم اما سید علی خان این سخن را چندان ناظر نہ آوردہ ہمراہ رفتند بندہ دانست کہ الحال بنا سے مزاحمت انگلیشیان گذارشتہ آمد بنابرین چون با سید علی خان و بندہ بسبب آشنائی انگلیشیان اعتماد ندارد و لیکہ بدگمان است از پیش خود دور نمودہ بود و انہما در حضور خود مصلحت نمیدانند بجزورت پیش او بایدر رفت و باید دید تا مگر کوثر خاطرش ہیبت و در باغ ما مردم چہ سے خود اہد کند با وجود بیمار سے و عدم لیاقت سوا سے اسپ و غیرہ کشتی را کہ ایہ نمودہ مونگیر رفت بعد ملاقات از سید علی خان استکشاف احوال نمودم او شان غیر سختی کہ غالب علی خان گفتہ بودند کہ فرمودند اما فی الحقیقت مانے انصاری مانے جاہ را انصاریہ این امر او کہ فرمودہ بود دہل و از راہ رعایت و عنایت نصیدند لیکن بندہ اندیشہ بند گشت تا آن کہ بعد از پنج شش روز عالی جاہ میرزا شمس الدین را پیش پا دشاہ و شجاع الدولہ بر اسے اسدہ مانے اتفاق و اتحاد و درخواست حمد و بیان در خصوص آنکہ اگر او را با انگلیشیان کار بجاد لہ و مقابلہ انجامد و زیر و بادشاہ معین و رفیع عالیجاہ باشم نہ فرستادہ میرزا سے مذکور کہ بایندہ نہایت ربط اتحاد و برکتمان اسرار اعتماد داشت گفت کہ سید علی خان را بخواجہ نہماندہ تاکید کنید کہ ہمراہ من روانہ شود و از راہ نزد والد خود میر و بر رسیدم سبب پیست کہ این ہر دو برابر را میر قاسم خان از نزد خود دور سے فرستد گفت کہ چون بر شما اعتماد دارم انچه دانستہ ام میگویم لیکن شما ہرگز پیش کسی بر زبان نخواستہ اہید آورد کہ کشف این امر موجب خرابے بسیار بر اسے بندہ است فی الحقیقہ عالی جاہ از سید علی خان مطمئن نیست



و جوس انگلیشیان سیدالملک نادیرین روزها که اسباب منازعت با جاوید مذکور آموخته بودند سید علی خان در لشکر خود سواروار  
 نمی داد و نگذاشت ایشان را رخصت می نمود و اکنون خاطر او مخفی نمی ماند لذا غالب علی خان در هم شریک ایشان گردانیده و غنیمت پس برینجا  
 چه اعتماد دارد و بان گمان او بایر که من را ساس الجوا سبیس با هم برانیده را از لشکر خود بدر می کند گفت شمارا بر اے بجسے از کار با سے  
 خود بنابر فراطاشانی با انگلیشیان پیش خود نگذاشتن صلاح میدانم و هم شمارا به طور بر خالی و صمان افعال پدر و برادران شما نگذاشته  
 بنده در کمال خوف و یاس از زبان و آبروی خود بایس مهربانیده به نهانے و سبے کسے در ساخت و سید علی خان را آهسته این بلج  
 فغانیده و بر منبیا و کتا نشن مشهور داده و در حفظ از دعاے عرض گردانیده و خود تنهار و نوکیز بنیاد افتاده بود و لیکن میر قاسم خان برای  
 رفع بنگانی اکثر جوید از خود و فرستاده خبر سے طلبید و هر روز طعام از سرکار خود سے فرستاد و آئینده غسل صحت نمود و روز عید الفطر  
 بلا ارفش رسید مهربانے بسیار فرمود چون سیزده است که امروز و روز بنده بر در و از غلوت سلام رخصت نمود و بای تاده کله چید  
 محض مهربانے گفت و دود و نایان از خاصه با سے خود داده گفت چون صاحب من خوب کردم بایه کبر و برادران شمارا پیش پدر  
 بزرگوارشان رخصت نمودم تا آرام بر نشینند و بغرضت بگذرانند بنده را خود اصل احوال معلوم بود و برادر تقدیر و تسکین و آذوقه  
 عرض کردم که غرض از دینعت دیگر سے کیست که در ماه و افزای سرکار خود بدید و بار نکالیت نوکر سے از دوش شان بردارد و بعد  
 از این گفت که از اول هم اشتنائی با شما داشته ام و بایانها خود مرا بیلج خود دین کذب مریخ و اورانیو بنا پا سے قصد ین نمودم  
 هم بنده را در ادامل که میان ما و مساوات بلکه اندک تفوق ما را حاصل بود و طبع با و بزرگ و سید محمد جعفر خان و برادر زن او میران  
 نهار بیتان مزاج و بیلج و اتحاد سے نبود سید علی خان چون اکثر و بنگال در مزاج او خوشے غالب بود بایان قاسم مردم اختلاط داشت  
 الان جلد بایان هم اشتنا بود

ذکر تقدیر شدن بعضی گماشتگان انگلیش بفرمان عالیجاه و رسیدن خط شمس لدوله گوهر نر  
 متضمن عدم تعرض و موافقه محمول از اسوال انگلیش و امتناع نمودن عالیجاه از قبول امر مذکور  
 و معاف نمودن اخذ محمول از جمیع تجارت پیشگان در مالک محروسه خود و آمدن مسٹر اسمیت  
 با سحر و دس انگلیشیان بطور سفارت از طرف کونسل کلکتہ و بهم رسیدن منازعت  
 با انگلیشیان و عالیجاه و روسے دادن حوادث و فتن عظیمه

حال عالیجاه و حسب الامر و قایم یافته بعضی از گماشتگان انگلیشه را بدست آورده پیش آقا سے خود فرستادند و عالیجاه  
 از نزار بمرض گماشته سے خود تقدیر نگذاشت بسبب عملی که از میر قاسم خان قبل از رسیدن شمس الدوله کلکتہ و فرستادن  
 حکم اخذ محمول عملی که و استنا سے زن امر و مشا و تا بمجائے رسانیده که گماشته سے طرفین تقدیر گردیده و در مشتی و صداقت سید  
 و چاره کار یک شمس الدوله درین خصوص بجا طرا داشت مفتو گردید و قدرت اختیار فرستادین حکم که میر قاسم خان را منظور بود  
 از دست او بدرفت و کونسل سے کلکتہ که در اطراف منتشر بود جمع آمد و شمس الدوله را مورد ملامت و حمایت میر قاسم خان  
 نموده مملوب سے خود ساقبتند و تا چارگشته بهالی جاه و حکم معاف محمول از اسوال انگلیشیان و واگذاشتن گماشته سے  
 تقدیر ایشان فرستاد و چون این سخن غیر مرض میر قاسم خان و موافق رضائے کونسله با کتا با و عناد و اشتند  
 بود و نیز فتن آن بر خاطر بسیار گر آن آمد و گرفتن محمول هم از اسوال شان شد و داشته مکرمانی کل محصولات از جمیع تجار

رد او در جواب مکمل کوششش بدولت نوشت که چون تجار بریک از مستولان انگلیش ساخته مال خود را پیشتر است انما سے بر ندر  
 در صورت معافی محمول شان معافی محمول اکثر تجارت است مگر تکیلا از منصف و بیچارگان که توسل با انگلیشیان و علمه انیما نمی توانند  
 اندک وجه از محصول آنها داخل سرکار سے شود بنا برین معاف نمودن جمیع محصولات مناسب نمود چه هر گاه مهاجرتان  
 و تجارت در محصول سرکار را باین بهانه نند غرض بایستی بیچاره را رنجانیدن و تقلیل وجه از انما بهم رسانیدن چه خوب  
 داشت باشد و بر اسے استخلاص گماشتگان که قتل شده درین امر انگلیشیان با دے شده گماشتگان  
 مارا شید کرده برده اند هر گاه گماشتا سے ما از قید نگه داشته فلتا سے یافتہ در بنجا بر سید گماشتا سے ایشان ہم تلبیس  
 یافتہ خواہند رفت چون این جواب بکوشش کلید رسید کوشش سے با سے ساند عالے یا که در انجا جمع بوده اند گفتند که غرض عالی  
 ازین معافی محمول اذیت و خفت ماست تا ما را با تجارت دیگر مساوی سازد اگر ادا یا با مردم سر داشته و صداقت است  
 باید بدستور سابق محمول انگلیشیان معاف و از دیگران سے گرفته باشند و ما سید ایم که شمس الدوله را طرف دار سے مالی با د غالب  
 افتاد و خواہان خفت و اذیت با مردم گردیده است ما کی را از طرف کوشش سفارت پیش عالیا جمعی فرستیم تا پیش و رفتہ انچه کوشش  
 است ابلان نماید اگر او پذیرفت فوا المقصود و الا سیان او او داشته نخواهد بود شمس الدوله دران وقت بنا بر ادا دام کوشش سے  
 مخالفت مالی جاہ و قلت طرفداران خود بنا بر قاعده بستم و مغلوب بود و مخالفت را سے آنها کی نمی توانست داد لہذا ما با گشتہ  
 حکم آنها کوید و سر اسیت و سر سرجے با سر دے از انگلیشیکینی تلمک لیسر کر دے که پتان با سن سفارت روانه مگر گردید شمس الدوله  
 معصوب و ممتدان و کلا سے مالی جاہ خط با جان نوشته مفصل زبانی آنها پیغام فرستاد که عمداً بیا که روز اول میان او و شما از طرف  
 کمینی بعمل آمده و بر وثائق طرفین ثبت گشته از عمود موثیق مذکور هرگز تفاوضی نخواهد بود و باید شما هم بر همان قول و اقرار را سخ و ثبت  
 قدم باشد با فضل بسبب علید سے شمس الدوله از دست من بیرون رفتہ و کوشش سے با سے دیگر که با شما مخالفت دارند  
 در کلکتہ جمع آمده طرف آنها بر طرف من دوستان شما غالب گشته سطر اسیت بروفق استدعا سے آنها سفارت سیر و تکلیف  
 امر سے که منظور دار و هر چند موافق مناسبت شما باشد چون چندان قیامت هم ندارد با فضل بپاس خاطر سطر اسیت  
 و دیگر مخالفان خود قبول نموده ایشان را خوشنود و فرخص نماید تا قضیہ طول نکشد و خبر نسا با سے تعلیم گردد که خدا خواست که در کار  
 باین حد رسید نام چاره کار از دست من بیرون رفتہ و امر سے خاطر خواه شما شیت نخواهد یافت و در صورت استعلاج نصحت من  
 و پذیرفتن مرقومات کار با همه بکام شما خواهد انجامید و کوشش سے با سے مخالفت شما را در عرض پنج شش ماه حکم بر طرف رسیده از  
 کار با سے خود که در بنجا دارند معزول خواهند گردید چون این خط بعالے جاہ رسید گردین خان را که اعظم رقفا و معتد علیا بود و جمیع کار با  
 خصوص معاملات انگلیش موافق را با و اشعار او بگمان آنکه هم مذہب و برضو الباط و قواعد آنها کما و از احوال شان بسبب بودن  
 برادرش و دیگر دوستان در کلکتہ کمایشی غیر است بعمل سے اور در طلبیدہ بر معنون خط شمس الدوله مطلع گردانید و در بار قبول  
 و امتناع امر کی خط شمس الدوله متضمن آن بود استشاره نمود گردین خان که سفاهت محیوم و مرد که سبب معزور و از  
 کل عقلا و بنجا انور بود عدم قبول حکم شمس الدوله را ترجیح داده گفت ما با اجانب عالے و انگلیشیان با هم برابر اند اگر اطاعت  
 خواهند نمود روز بروز تسلیم و خوار و ذلیل و بقدر از خواهند شد و اگر بیجرات و اقتدار کار فرمایند روز بروز غالب و انگلیشیان  
 معزول و مغلوب خواهند گشت عالے جاہ که خود را تابع را سے او نموده بر حال مطیع و فرمان بردارش بود و این ارا و کما  
 بفرمودہ او در خاطر خود تصمیم داد

ذکر اندیشه نگارستن عالی باد از جنگ سیئه و مزار جیه سر و پ چند و طلب داشتن آنرا از مرشد ابازا بمگر در قید و بند  
 سال باه را بنا بر اطلاع بر باجای کونسلیه ایست خالت خود در کنگره و ستاده اسباب ساز عیبه با انگلیشیان شویک عظیم از وقت بوقت  
 و برادرش هر سینه بود ایشان در مرشد او مقرون بصلاح حال خود داشت سبیش آنکه چون بجای سینه در عالم سواد الدوله  
 بامیر حفر خان و دو لوبه رام و در باره میر حفر خان بامیر قاسم خان شاسته نرود بر زمین و تفسیر بود و اندر قولاک مزارعت با انگلیشیه  
 جسته بود عالی باه را که شاسته اسامی احوالی ناپود اعتمادی بران هر دو برادر نامده آنرا در قابوس خود داشتن اسلح امور داشت  
 و چون میداشت که فقط بنوشتن خطوط آنرا خدمت مگر بنویسند بلکه گمانا سبب برانظر من بنظر خود آورده و عجب که بهر صورت خود  
 بکلیه رسانند و حضرت خالفتان من بر و تفسیر نمایند تا بران بجا اخیال ایشان محمد تقی خان باور کوزه کلاسه تبریزه که حاکم بهر بوم و خوار  
 یک روسه و دولت خواه و دلت دوست خود بود و نوشت که خود را بخاله میراث باور رسانیده خانها سبب سینه را فرمود و تفسیر  
 بر آمدن در وقت نتواند و چون الکمار ارشد که یکی از جنابین گرگین خان بود در سبب سینه را حواله نمود و رسید  
 بهر او بگریه و الکمار مذکور را بسپار پلطن روان مرشد باو ساخت تا در انجا رسید بکلیه سینه را بهرادرش همارا میر و پ چند  
 همراه خود با عیاله در حضورش آمد اما نسبت بهر دو برادر مذکور در ظاهر سوسه آداب و احتیاطی بعل بنار و محمد تقی خان بر وفق فرمان  
 بنفشه بر شد باور رسید خانه بکلیه سینه را محصور نمود و پیغام فرستاد که شایع بنظر پشاسته را بنظر خود راه ندهید ارا  
 باهان و مال و آبرو و ناموس شما کار بسته گر حاله باه بنظر ایشان خود طلب داشت به تیره سفر نموده و بنظر جمع بود بگریه و دید  
 بهر دو برادر مذکور بضرورت باه در اطاعت و بدیده بندارک مغرور و اعتماد بعد و سه روز الکمار ارشد هم در رسید بکلیه سینه  
 برادر خود همارا ارشد مذکور را که مگر گریه دید بهر دو برادر مذکور عالی باه نموده مورد استمال و عنایت گردیده مامور بآنان  
 حویله و کوفته بود مگر شستند و مکر شد بدستور مرشد باو مطلق العنان بوده در دربار موقوف مطالبه کرد داشتند آمد و رفت  
 سه نموده باشند اما در باطن مردم کجاست نشان مامور بودند تا سبب خبر در تریج طرف رفتن نتوانند آن بیه باه با ناچار  
 بهر حجب امر بناسه حویلی در مگر بایک عالی باه اشارت نموده بود اما افتد و بر و زکار عداوت نمیکند بهر خواست در ساقی غنی نام  
 که بکلیه سینه متاع لای و مامور میر و پ چند بهر دو تفسیر بکلیه سینه فتح چند بودند و بهر دو سبب هم و دیگر پس آن فتح چند بکلیه سینه  
 در حیات پدر و زمان دولت شجاع الدوله ناظم بکار در گذشتند دولت فتح چند باین هر دو تفسیر بکلیه سینه و در عهد مهابت جنگ  
 با مقتدرای زندگانه داشتند که شش بیاض نیست و دودسته داشتند که در عهد امانا احدی از اهل جناب هند و دکن  
 نا امانا محال بر ایست و بهر سرے بود و هیچ ماموران گو یا میال آنرا بودند در بنگاله جنگ مرید و اول در و دشمن چون شهر  
 مرشد باو احصای نداشت میر و پ چند بکلیه سینه قبل از وصول مهابت جنگ بیه خبر بکلیه سینه فارسی نو گونید و در و سبب  
 افتادش از کلاسه نقد بدستش آمد با بکلیه سینه این قدر از ان را بهر پر کاسه نشود و دسے نوشتن هند و سکه در و سبب  
 بود مذکور سستی باشند یعنی بخود دیدن پاویز کا نذر ماسج که بر او خواه نوشته بدون عذر برساند لخص آنکه دولت آنرا بمرتب بود  
 که میانش محول بر مبالغه و اغراق می تواند شد و بهر از ان گماشته و کلا در فقا بد و است آنرا مالک مبالغه خطیر شدند و اسے  
 آلا ن که سالها بر قوت آنرا گذشته و کار ماسج بنابر تسلط انگلیشیان بر مملکت بنگاله بنظر آنرا میر و اولادشان ندانند  
 هر یک از تنبسان آن خاندان به کمال رفاه و آرام می گذرانید درین قفس جبر آمد که ستر است اشتها ریافت  
 ذکر آمدن ستر است بگریه بنابر سفارت کونسل پیش عالی باه نوشته شدن آن پیاده هنگام مساودت و مرشد باو بنگاله

حالی جاہ میر عبدالنور صغیری را کہ ذکر کش بقریات مختلفہ درین اوراق گذشت بنا بر آشت نائی او با سٹراسٹ از عظیم آبا و اجدادش  
و بعد رسیدنش در نوگلیر چون جنکوچ نمودن سٹراسٹ از مرشدان رسید فقیر و میر عبدالنور را با سٹراسٹ مامور  
نمود و فرمود کہ شاہرود را کہ با سٹراسٹ کو آشنای دیرینہ اید و از شاہان کثیف نذرانہ با سٹراسٹال او باید رفت و باید دریافت کرمانہ  
الغیر او چیست و بچہ ارادہ در بچاہے آید و بیست فقرہ کارہ مع یک نقدہ سے فارے نویس و دو جامعہ دار ہر کارہ کہ ہر یک  
دہ دہ فقرہ را و او بود با ہر کارہ کہ دو ہر دو جامعہ دار و مذکور را فرمود کہ در لباس خدمتکاران یکے سایہ وار ملازم این ہیئت دار و دیگرے  
ہین قسم با میر عبدالنور باشد خصوص و تنیکہ پیش انگلیشیان مذکور یا بشیم باکسہ از انہا در خانہ ما آید باید کہ جامعہ داران مذکور در آن  
وقت از اول مجلس تا آخر حاضر و ماسع و ناظر باشند و ہر چہ گفتگو میان ما و انگلیشیان زبان یا با اشارہ و یا بعلانیہ آید انہا ہر روز فرستہ  
مے فرستاد باشند و یکے از ہر کار ہاے متعین خلا مذکور را بچہ کے ڈاک رسانیدہ و تاکید رسانیدنش بجنور نمودہ خود یا از آمد پیش ہا  
حاضر باشند۔ این حال فقیر و میر عبدالنور نوگلیر کو چیدہ و در گنگا پرشار در سیدہ ملاقات سٹراسٹ بہرہ اندو و شہیدیم  
و در عین صافقت احوال تقیض ہر کارہ با بچہ یکہ مامور بودند گذارش نمودیم سٹراسٹ و ہر اہیانش احوال ما را دریافت  
در گفتگو خرم و احتیاطا کار فرما شدہ و تنیکہ مناسب بنی بودند کہ در سنے کردند و بعد از نزول در سترال اغلب اوقات ما در صحبت  
انگلیشیان مذکور مے گذشت ہر گفتگو یکہ در میان ما و انہا مے آمد ہر کارہ با مفصل و فقیر و میر عبدالنور بجلش می نوشتند  
یک روز فقیر بنا بر برف بدنام مے خود و میر عبدالنور با سٹراسٹ آواز بلند اچہ منظور عالے جاہ بود گفت و پرسید کہ سبب آمدن  
صاحب چیست ما ہم مجلس صاحب و خیر خواہ طرفین ام باید بر مانی الضمیر مطلع گشتہ اچہ حق و صواب و خیر و خوبے جانتین باشند  
گذارشش ناہم سٹراسٹ نیز با یک بلذ گفت کہ صاحب ہندیان روبرو مے ما موافق مضرتہ اسحق مے گویند و روبرو مے  
عالے جاہ خاطر خواہ اوشان بنا بر بن مرتضی طرفین مستور ماندہ اچہ منظور است پیرایہ نظور سنے یا بچہ برائے ہین انقدر سافت  
مے نمودہ ما خود برائے سفارت آمدہ ایم تا روبرو مے عالی جاہ اچہ گفتن است مگویم و اچہ او بگوید البتہ تویم بنا بر بن ما را حاجت  
در جہے درین باب باکسہ نیست و در اختلاطار دو قبح بسیار میان ما و انگلیشیان بمقتضائے صلاح وقت بعمل مے آمد  
تا عالی جاہ از طرف ما مردم بگمان بگشتہ بخورایند و امر از ما نباشد روز یکہ گفتگو مے مذکور میان من و سٹراسٹ گذشت  
ہندہ ہم نوشت و ہر کارہ ہا نیز معروض داشتند در رہا گلیہر رسیدہ بودیم کہ خط عالے جاہ بہ نیدہ و میر عبدالنور متعین طلب ہر دو  
رسید و در آن خط نوشت کہ ہر گاہ سٹراسٹ بشنا از ما مے الضمیر خود آگاہی نمیدہد بودن شاد را بخاہے نامدہ است باید  
قبل از آمدن سٹراسٹ مذکور شاد خود را بجنور برسانید بندہ و میر عبدالنور پیش سٹراسٹ رفتہ مضمون خط ظاہر نمودہ عرض  
شدیم و ر دو ملاقات عالے جاہ رسیدیم

معاودت فقیر میر عبدالنور و گفتگو مے کہ با گرگین خان فقیر را روی داد و در حضور عالے جاہ

در راہ ہر کارہ ہاے امتوا تر تا یکد طلب میر رسیدند بعد رسیدن بجنور پرسیدن آغاز ناد بندہ و میر عبدالنور اچہ دیدہ  
شنیدہ بودیم مذکور کردیم چون میر عبدالنور و مرحوم فقیر و لیدیر بداشت از گفتگو مے آن بے چارہ مترجم و مکرر گشت  
و بیستہ کلماتش را نہ پسندیدہ ملاست نمودہ مرض فرمود فقیر و میر عبدالنور بجا نہ مے خود رفتہ اسودیم وقت عصر بود کہ آدم  
علی ابراہیم خان ہار را طلب بندہ آمد و گفت کہ جناب عالے صاحب را بہرہ مجلس طلبیدہ اند تشریف باید آورد بندہ لباس دیار

پوشیده همراه رفت و دیگر در غارت با سکن تمام عالی جاہ و گرگین خان و بیرونی چشم نشسته اند بنده و کچھ و علی ابراہیم خان در کچھ دیگر  
نشست عالیجاہ مذکور یکہ از زبان بندہ شنیدہ بود با گرگین خان سے گفت آخر بندہ را فرمود پیشتر آئید و آنچه در یافتہ اید  
با گرگین خان بگوئید بندہ آنکے پیش آمد و بروے گرگین خان نشست خان مذکور بنابر آنکہ عالی جاہ گفتہ اسے مرالا کین  
استاندار اند باعالی جاہ گفت کہ نواب صاحب اگر کسی از خود مراد انگلیش را بشکا معلوم نخواہد کرد کہ مرکز خاطر او ایضا پیشتر  
چیت بعد از ان بسوسے سن متوجہ شدہ پرسید کہ گرفت فقیر آنچه با عالی جاہ گفتہ بود گفتش آغاز نداد و دوسہ کلمہ شنیدہ کہ میرزا صاحب  
شد و گفت کہ صاحب اینقدر چرا اسے گوئید من چہ چیز از شما سے پرسم جوابش را با یاد گفتہ نمیرسد گفت اول خود آنکہ ارادہ  
مسٹر اسیت چیت و در دنیا کہ اسے آید با نواب صاحب ارادہ و خدا دارد یا نہ و دیگر آنکہ ہر کار اسے قلعہ و فوج منظور دارد یا چیز  
و دیگر و دیگر آنکہ با ارادہ دوستی دارد یا دشمنی بندہ کمال حیرت در روے او دیدہ گفت کہ بندہ از اسؤلہا اسے  
صاحب تعجب اسے آید بہین زمان در حضور عرض کردہ اید کہ اگر کسی سینہ انگلیش را بشکا فخر متناہی برش آگاہی نخواہد یافت  
ہر گاہ چنین باشد بندہ بگوئیم کہ کنون خاطر مسٹر اسیت آگاہی یافتہ باشد و آنچه از پیشہ و ناظر طرف او می نایستد حیرت است اوتماہر خانہ  
شما سے آید باید از شما اندیشہ و خدا شدہ باشد آنکہ شما از این اندیشہا را در خاطر خود راہ دیدہ و آنچه در بارہ تعجب و ہر کار اسے  
استفسار اسے نماید ہر کہ درین قلعہ و در لشکر شما خدا ہر آنقدر شعور و لیاقت خود بکرم و کیف آن مطلع خواہد شد و مسٹر اسیت  
چیت آنچه از ارادہ دوستی و دشمنی استفسار اسے رود و اسے بعض سؤل و جواب نزد شما اندہ است اگر استفسار اسے  
او خواہد نمود دوستی یا شاخا ہر کہ و اگر مخالف مرعہ او بعمل خواہد آورد یقین است کہ بخصومت و دشمنی خواہد انجامید این  
سخن با خود قابل پرسیدن نیست مائے جاہ تصدیق اقوال فقیر نمود و گرگین خان کہ از ہمیشہ با من بد بود بدتر شدہ بندہ را عالیجاہ  
مرض نمود بندہ در کمال حیرت تماشا سے گذشت پروردگار کہ در عصر ما چندم مردم سپہ سالار و مرجع علی عقد عظام شورشندہ اند بر خاستہ  
انجام خود آمد صبح آن روز عالے جاہ برادر خود میرزا علی خان در اجہ نوبت را می را برای استقبال مسٹر اسیت فرستاد و  
سوم کہ غرض از وی قندہ سہ کینہ از و کینہ و ہفتاد و شش جبری بود مسٹر مذکور بگوئیم رسیدہ با لیکہ برای ورود او مدین خیمہ ہا  
بر اسے او بر پاگشتہ بود منزل نمود و عالے جاہ بر اسے ملاقات آورد و ہزار او تماشا سے بنامین ہمد بگوئیم لعل اندر روز دوم مسٹر اسیت  
و مسر عہ و کپتان جان سن و مسٹر کلشن کہ جہان نوفاستہ و کفایت خاطر و فار سے را درست اخذ کردہ بانبندہ در چین ملاقات  
استقبال دوستی بسیار بہر ساندہ بود و دوسہ انگلیش دیگر با اتفاق بر اسے ملاقات عالی جاہ آمدند عالے جاہ موافق منابیل  
چند قدم از مسند خود بطریق استقبال پیشتر رفتہ آورد و بر کر سے ہا کہ بر اسے نشستن شان گذشتہ بود دند نشاندہ خود ہم با آنها  
نشست و رسوم تواضع عطر و پان و خواہا اسے لباس بر اسے مسٹر اسیت مع اسانہ جہا ہر لعل آوردہ مرض ساخت ہنگام  
رجعت نیز تا سر فرش مشابہت نمود بعد از ان منیافت نمود و مسٹر اسیت مع جمیع انگلیشیان مذکور ہنگام شب موافق و خدا  
با انصاف شب تماشا سے رقص و آتش باز سے دیدہ و طعام خوردہ بجاسے خود برگشت ازان باز مذکور آمد و رفت انگلیشیان مذکور  
بعل آمدہ جواب و سوالا در میان آمد و گلہ ہا سے ہمد بگوئیم یاد مذکور شد لیکن ہر بار مصبت بنا چائے اعتنا سے یافت و وقت  
آمدن آنها بر سر دروازہ حجاب عالی جاہ حرکتہ کہ موجب رنجش و استخفاف آنها باشد بعل سے آوردند چنانچہ یکبار مسٹر اسیت  
و غیر و بر وے عالی جاہ آمدہ شکایت حرکات بے موجب و اہان و مستحقظان در دولتش نمود و میرزا قاسم خان عدم  
اطلاع خود دوران اعراض ہر نمودہ عذر ہا خواست اما انما سے دانستہ کہ این حرکات مجال یا کران بدون مرض عالی جاہ

نیت و آرزو در خاطر نشاندن لیکن چون عذر خواسته بسیار می نمود چاره غیر از تنهایی اقبال او نبود در دین سرکش و کج خلقان  
 مانس موافق منافع خود ادا و صلح بر حسب سوار بر اسب سیر و شکار از زمین به اسب خود بیرون رفتن خواستند که اندک دورتر از بیابان  
 به اسب ملازم عالمه جا و جمعیت سواران نیز از چارواگر پیدا گشته انگلیشیان مذکور را از دور رفتن مانع آمدند آنها از زمین حرکت متعیر  
 گشته بنابر غلبه خود بر دشمنی و غلظت پیش آمدند پیاده به اسب برق اندازد احوالی جا دستهای جنگ شد و غنایله به اسب تنگ را روشن  
 کرده در زحمت افزو دما انگلیشیان مذکور پیچ ناب بسیار خود را مجبور و ناچار برگشته چون بلا قات عالمه جا آمدند شکایت این امر  
 از حیدر برده قتل و قاتل بسیار در میان آورد و عمره قاسم خان انکار محض نموده عذر عدم اطلاع خود بچندین وجه درخواست لیکن  
 ازل آنجا غبار این حرکات اصلا بر نخاست بلکه روزی در نزد سرگشته سد باب صداقت و آشنائی گردید و هر دو زیر قاسم خان بار فغا  
 خود مثل علی ابراهیم خان و میرزا شمس الدین و غیره درین باب مشوره می نمود و اینها مایل و انگیزه خود مناسبت در جواب شرایط بهر سبب  
 اقباس می نمودند و در کجایه بهت دوستی انگلیشیان حال سخن گفتن در بر و در این خصوص نمادشت اما بعد از ابراهیم خان بهاد و میرزا شمس الدین  
 اگر سخنان لایق که متعیر نشسته دروغ غبار کدورت و تقارب بدو گفته قباحت مکار و محاربه می نمایند و آن بیچاره را بعینه بجایه جا و سیر نمایند  
 اما بیچاره هم نمیدانید که پندیده لیکن وقت حمله گرگین خان آمده نایک بهر محبت غلوت ابا علیجا میداشت جمیع مشوره به اسب گفته علی ابراهیم خان  
 و دیگر دو جوانان از لوح خاطرش شسته سخنان لا اطلاق خود را بر مغرور نمیداد و بنوعی حرمش در موضع ساخت که مک و اصلاح آن متعیر  
 بود چنانچه یکبار علی ابراهیم خان تنگ آمده عینیه بجایه جا و نوشت که هرگاه ملتقات بنده و دیگر دولت خواهان هر چند پسند خاطر مایل  
 هم آمده باشند یا ما و اشعار گرگین خان پذیرائی نمی تواند یافت درین صورت خود را و دیگر خلعتان دولت خواه را در قبال نگذاشت  
 و بتامل و تفکر بر بروی سود می نمود و آخر آنچه گرگین خان بهاد را اقباس می نماید بعل می آید پس النسب آنکه زمام این معامله  
 بکف اختیار گرگین خان گذاشته خود را و دیگر نیکان دولت را عبث و عبث رنجیده داشت و هر چه گرگین خان بعرض رساند  
 مطابق آن چنانچه بعل می آید بعل باید آورد و سر شریعت و خیره را بخرکات سبک که لایق شان خادمان اقتصاد نیستند  
 خاطر نباید ساخت اگر اینها مصالحه نمودن و با اتفاق و آشنائی بودن منظور است این قسم را که ما اصلا ربطه بنده عا ندارد و اگر سخن  
 آنها پذیرفته نیست و دارد بهر آنکه حقین غبار و کاز را اصلاح گرگین خان در خاطر عاظر ما گرفته بازم سفر اتا را بنجایان از قات  
 اسپیدی و جهان به اسب بیرون و لایق شان خداوند نیست اشفاق و اطمینان که از هر شش با اینها ساک و معمول بوده درین  
 وقت که بفارغ آمده اند قدری بران باید افزو و خوش خود مرض باید فرمود و باستعداد و حر و بی که منظور است باید  
 که ششید چه حکمت مذکور در بر سطوت و شوکت جناب عالمه می افزاید و نه از قدر و منزلت انانیت بر سر می که با بد بخیر از زمین  
 که بنیاد لکیده و دما دهنه حکم تر شود دیگر سود می ندارد چون این کلمات بگوش گرگین خان رسید و بخیر و از آمدن در بار دوسه  
 روزی بعد تقاعد و زبید درین ضمن کشتی از لکیده بر بار بعضی اجناس و در تحت اجناس با فصد ضرب بند و قچاقی که یکدیگر مطلق  
 عظیم آباد در رخت در رسید و گرگین خان فراموش نموده رانده بگذشتن آن بنود سر شریعت مکر را به عدم تلاشی آن کشتی  
 و سروان بدون فراموشی و تجسس موافق معمول معروض داشت و خودش پذیرائی نمی یافت علی ابراهیم خان گفت که کار و شش  
 درین خصوص قائم ندارد اگر ایشان منظور است رفتن نمود و تنها بگوئی چه قباحت دارد و اگر جنگ است بر و نه از بند و قچاق با فصد  
 دیگر هم اگر افزو باشند چه می شود هرگاه از دهنه را بکلی بگذرد و نه از بار با فصد هم توان جنگید عالمه جا گفت که ای من سخن  
 گرگین خان نمی شناسد که بگوید علی ابراهیم خان فرمود که اگر مرصه حضور باشند با گرگین خان گفتن چه در کار است عالمه جا بگفت

البتہ رفتہ با او بایہ گفت و بایہ پرسید تا او چه مصالح سیدہ علی ابراہیم خان قبول نمود و عالمے جاہ مستطرب گشتہ راجہ نوبت را سے و علی التمام  
 خان را پیش او فرستادہ استند عاسے آمدن او بدر بار و استشارہ در خصوص این کار نمود علی ابراہیم خان در راجہ مذکور پیش او  
 رفتہ بیغام عالی جاہ را رسانیدند کہ گریں خان بر آشفست و جواب داد کہ من دار و غنہ تو پ فائز و مر و سپاہ ام با ستورہ کار سے غلام  
 مشورہ از صاحبان دولت خواہ خود بر پرستند ہر گاہ حاجت بہ جنگ خواہ شد و مر و خوار ہند فرود در جنگ حاضر بودہ و راشہ تقصیر  
 نخواہم شد مشورہ را سے دائم راجہ نوبت را سے از عرب آزد دگے او خاموشے گزیدہ بسو سے علی ابراہیم خان و علی التمام خان  
 اگر گریں خان را مخاطب نمودہ فرمود کہ جواب عالی جاہ از دار و غنہ تو بچنانہ خود مصالح پرسیدہ و ظاہر است کہ بے مصالح شما کار سے  
 نیکنہ میں چرا بچہ در حق خود واقا سے خود بہتر سے و اندیشی گوئید کہ گریں خان در سے بسو سے علی ابراہیم خان نمودہ خواست کہ جواب  
 دو را از صواب بر تشبیر و تمیل داد اکند ہر دو دست خود و امحا ذی ہد گزاشتہ گفت کہ بالفعل نواب صاحب انگلیشیان  
 این قسم یعنی برابر ہد گزاندہ از انگلیشیان یک دست خود را بلند کردہ انگلیشیان دست دیگر را فرو گرفت و گفت اگر اطاعت مطریت  
 نکنند این قسم ہم از ما غالب می آیند و اگر اطاعت کنند بطور انگلیشیان دست دیگر مغلوب خواہند بود و دیگر مختار اند از ہر دو صورت  
 بچہ پسند خاطر باشد علی آزد فرستادہ از انجا خبر غاسے احوال نامن و عن با عالمے جاہ ظاہر بود و دنا علیہ مصالحہ بالمرہ موقوف گردیدہ  
 بناسے مزاحمت گزاشتہ آمد ستراسیت ناچار گشتہ رخصت خواست اول خود را راشہ بر رخصت آمد سے از انگلیشیان مذکور  
 نمود و آخر الامر گفت و شنود بسیار راشہ شد کہ ستراسیت و انگلیشیان دیگر بر دنا ستراسیہ را بنویض میرزا محمد علی و حبیب و عال  
 خود کہ در مملکت مقید بودند و دیگر گنگناشت موعود اکبر ہر گاہ از ناخالص شدہ خوانند آمد ستراسیہ را ہم مرض خواہم نمود و ستراسیہ  
 برگ خود دستہ گشتہ راشہ باندن در موئیکہ شد و ستراسیت و غیرہ مرض شدہ بوا سے بچہ و کشتی بناسے خود را و مملکت گردانند

ذکر برشتن ستراسیت و غیرہ انگلیشیان بطرف کلکتہ از راہ دریای و جنگیدن ستراسن در  
 عظیم آباد با سیر محمد کے خان و غالب آمدن اول بار و گرفتن قلعہ عظیم آباد و گریختن سیر  
 محمد کے خان و رسیدن فوج دیگر از موئیکہ آخر ہمان روز و برگشتہ آمدن سیر محمد کے خان  
 ہمراہ فوج مذکور و غالب آمدن بر ستراسن و غیرہ بہ تقدیر این قدر و کشتہ شدن  
 ستراسیت در مرشد آباد و التهاب یافتن نا کرہ عناد و فساد

چون ستراسیت دید کہ عالمے جاہ مطلقا التماس اورا نشنید و بیچ وجہ خاطر داری او بمبل نیاد و ناچار در کمال غیظہ و کدورت بطرف  
 کلکتہ برگشتہ و بستراسن نوشت کہ میان او عالمے جاہ محبت در گرفت و بخریجا و کہ و مقابلہ خواہ شد شما خبردار دستہ کارزار  
 بدوہ ہر جہ از دست بر آید و دان قاصر نخواہید شد ستراسن ہم کہ دل چر سے از عالمے جاہ داشت و با جملہ کونسلہ اسے  
 موافق خود در کلکتہ متعین سے پنداشت کہ بچہ رسیدن ستراسیت بکلکتہ مکر کونسل متعین جنگیدن با عالمے جاہ و اتزاع مالک  
 از دست آن برگشتہ بخت خواہد رسید چند روز انتظار گزشتن ستراسیت از مدد و حکومت عالمے جاہ و مجامع سپاہ اکثریہ  
 چون بحساب روز کہ ستراسیت از موئیکہ معلوم نمود کہ الحال ستراسیت از ناخالصہ افواج عالمے جاہ بیرون رفتہ بکلکتہ رسیدہ شد  
 نتیجہ جنگیدن با سیر محمد کے خان و توجہ قلعہ عظیم آباد حزم نمودہ رفتہ بچہ کتر سے کہ سالار فوج انگلیشیہ متعین عظیم آباد بود نوشت  
 کہ مشب باطل فوج در کوئٹہ آمدہ جمعیت بایہ نمود و صبح بر قلعہ رنجیتہ انواب حصار را با یک کشود و در کوئٹہ زینہ اسے متعدد و از سے





سراسر سواران و کورمانه رسیده در تعاقب شان رویه با سطل این جزا فوج دیگر را که بر برج و حصار استوار بود و در نیز مضطرب  
 عظیم روییده عاشر را اختیار افتاد و فتح و نصرت نصیب او ایستاد دولت عالی جاہ گردیده حصار از دست رفته باز پرست آمد  
 و انگلیشان گرختند و از شهر بیرون رفته کوشه خود را استوار ساختند و فوج منصوره عالی جاہ از مالایه فسیل طرف کتر کے بر منہ  
 از رعام نموده کوشه را بر نیز توپ اندازنے گرفت سراسر اسن بالقیہ اسید فوج انگلیشے تاب استقامت در کوشی یافتہ از شیب  
 از کجیہ چپا و منہ خود که در باقی پور بود رفت درین عرصہ انکار ار سنے باشش بلین دہشت توپ و سراسر انکام آن رسیده  
 با میر محمد کے خان و غیره ملحق گردید و تمام صبح از کجین سراسر اسن آگاہ گشتہ بہیبت مجریہ در تعاقب فوج انگلیشے عزیمت  
 نمود سراسر اسن بر این احوال مطلع گردیدہ در انکام طاقت پادار سے یافت و بسوا سے کشتہ تاس فوج خود بطرف چپراوانان  
 در دریائے سرخ کہ آن طرفش در صوبہ شجاع الدولہ است عازم گردید و رام ندے نویدار سراسر کار ساران بتکلمے بقدر سے  
 بود جرات را کار فرما گشتہ بر سر انماخت و از طرف کبیر سروس فوج ہمراسے خود و دیگر فوج متعینہ انجا کجک رام ندے  
 بانبار شانتافت چون اجل سراسر اسن و غیرہ انگلیشے ہر شش رسیده بود و با آنکہ دو سبلین فوج ہمراسے داشت چیزے از دست  
 انہا بر نیامد و اسیر غیبتہ بر گشتہ در دست رام ندے و غیرہ گرفتار آمدند و این جزیر مفصل بیلے جاہ رسیده سراسر انرا دیا  
 نخوت و غرور و وسیلہ اطاعت راسے گرگین خان از خرد در در گردید و وقت عصر اول جزیر مغلوبہ میر محمد کے خان و مفتوح  
 شدن حصار عظیم آباد و بدوست انگلیشیان رسیده و مان از قالب میر قاسم خان بدرفت و دو ہر شیب گد مشہ جزیرین  
 میر نامر و غیرہ و غالب آمدن میر محمد کے خان با عانت این فوج ہر انگلیشیان و انزع نمودن قلعہ از دست ایشان و گرختن  
 سراسر اسن صبح باقی فوج رسیده و مان از ترن رشتہ میر قاسم خان باز بہ بد نش بر گردید ہا وقت حکم ہو اخن نویت شادمانہ  
 نمود و صدائے تقار و شادمانی و انقار فغان و بگوشش امانے و داد سے رسیده صبح ملازمان ہر اسے گذرانیدن نذر مبارک  
 باد شانتافت و بار مجربا فتنہ بگذرانیدن نذر مبارک و دست حسب تنہ چون سیر عبداللہ را بہین اندیشہ جنگ انگلیشیہ رخصت  
 میر فتن عظیم آباد زادہ بود کہ با داپاس آشنائی با میر عبداللہ با انگلیشیان ساختہ از طرف خا خود کہ متصل کو کفری انکاست  
 راہ داخل شدن دہ میر ندے کو رد فقیہ و تقاضا ہر دو ہر ہر ہم کہینور کش رسیده نذر مبارک باد گذرانیدن بہ سیر عبداللہ گفت  
 کہ شامے گفتید کہ انگلیشیان مردم را زانہ سے خورند کہ در برو سے انہا نے توانند شدہ میر مرقوم را حواس برانانہ  
 و بندہ را گفت کہ آشنائے شامینے ڈاکٹر فارین با من مجب سلو سے کردہ فوج را مخفی در خانہ خود علیہ اشتہ این ظلمہ  
 بر پا نمود بندہ عرض نمود کہ من در چہ عرصہ ام کہ با آنا آشنا توانم شد آشنائے ڈاکٹر با جناب عالیست اما مردم  
 را باید کہ با آشنائے آنا دوست او دوست بشیم و با دشمنانش دشمن اگر ڈاکٹر دوست سرکار است ما ہم دوستدار  
 اویم و اگر دشمن است ما زیادہ تر دشمن اویم القصہ بعد اسفائے این خبر کہ را حکام نوشته بکام مالک محروسہ خود فرستاد  
 کہ میان ما و انگلیشیان الحال آشتی و داد نماندہ عداوتنا متحقق گردید ہر کجا ازین جامعہ ہر کرا یا سید از بیخ بگذرانند و شاید  
 در بارہ سراسر اسیت حکم مرجع ہر اسے کشتن او و ہر اسپانش نوشتہ باشند یا بہین حکم عام کہ در مرشد آباد رسید سراسر اسیت  
 بچارہ رابع ہر اسپانش شہسوار یک و خمیرہ جامہ داران ملازم میر قاسم خان محصور نمودہ ہر چند عمر و الحاح  
 سے خودند کہ از اندہ پیش میر قاسم خان بغیر سید سفلہ با سے بے رنگ و عار سخنان شان گوشش کردہ و بعد  
 بخشبہ تبارج ہر ہم دم فیکہ سہ کینرا دیکھد و ہتھا و دشش ہر سے ہمہ آنا را بے تیغ مید ریح گذرانیدہ سہ آنا را زرد

مالی باہ فرستادہ وہاں روز کوٹھے جامعہ انگلیشیہ کے لقا ہا بازار اشتہار دروہ تاراج رفت + +

ذکر تقسیم نمودن کونسل مملکت جنگ سیر قاسم خان و بر آوردن سیر جعفر خان بر ریاست مملکت  
و عظیم آباد و بیچ مواد اعظم فساد و مفید رسیدن سیر السن و غیرہ انگلیشیان بموٹیکر نزد عالی جاہ  
و جنگیدن محمد تقی خان بہادر در نواح کٹوہ باخوج انگلیشیہ و کشتہ شدن بکمال شجاعت در عین زرنگاہ

سیر محمد قاسم خان چون دید کہ الحال غیر از جنگ چارہ فائدہ مند تھے خان بہادر فرخیدار برہمچوم را حکم خبردار سے و تیار سے محاربہ  
انگلیشیہ نوشتہ جعفر خان و سالم خان و شیخ نبیت اللہ و غیرہ را بہ ملک او فرستاد و امور ساخت کہ ہر گاہ انگلیشیان ان مملکتہ بقصد  
سنا عہد آئند خان مذکور بمقابلہ شہادہ افواج متعینہ ہر شدہ آباد رسیدہ سامانے کہ حاجت بان بود از سید محمد خان نائب نظامت  
مرشد آباد درخواستہ بطرف پلا سے و کٹوہ بیرون رفت و محمد تقی خان بہادر نیز باخوج آراستہ خود از تبرہمچوم بخصمت نمودہ در کٹوہ  
اقامت در زیر چوچن خبر کشتہ شدن سطر اسٹیکٹ رسید شمس الدولہ بہادر کوٹھے متعین نمودید و عہد رسید محمد خان نائب  
عالی جاہ ہنگاشت قبل مقرر شد کہ شش سطر اسٹیکٹ بیچارہ کہ بسفارت رفتہ بود از حیرہ راہ بعل آمد و این ہیئت ہم دوران خط  
مندرجہ بود بملیت بآئین شاہان و رسم کیان + فرستادگان امین اندازیان + و نیز خلاصہ این مضمون اندراج داشت  
کہ اگر این حرکت رفتہ براسے خود بے حکم آقا بمل آوردہ اید سراسے ان در کنار شانمانادہ خواہ شدہ و اگر لغیران سیر قاسم خان نورہ اید بیچ  
ناکر و گارجان در میان ماو ایشان چہ خواستہ است و بعد ارسال این خط کوٹھلیہ اسے مملکتہ را آتش بجا ماندا در گرفتہ اجتماع نمودہ  
شمس الدولہ را ماسے عالی جاہ دانستہ شمس او نیز بود و مذاق اتفاقا شمس الدولہ را در ان روز کسل مزاجے عارض و لایان آمدن  
بکونسل نبود لہذا در کونسل حاضر شدہ سطر اسٹیکٹ عماد الدولہ بہادر جلالت جنگ را کہ شمس الدولہ کیدل و دیکر بان و خودیہ از  
جنگ کوٹھلیہ با بود در کونسل فرستاد تا عذر بیمار سے شمس الدولہ خواستہ در جواب سوال انچہ حاجت افتادہ طرف شمس الدولہ کوٹھلیہ  
بعد ازان کہ سطر اسٹیکٹ شامل اجتماع کونسل گردیدہ کوٹھلیہ اسے دیگر احوال شمس الدولہ را پرسیدہ تا مقرر شدہ راجل راستیکن نوشتہ  
و ملاقات نشان افرو و چون این اجتماع بارادہ شور و مجاہدہ با سیر قاسم خان بود و گفتگو سے این امر شروع نمودہ از شدت غیظ و طیش  
در گفتگو سے خود دار سے بپنجنہ نشان نامناسب نسبت بشمس الدولہ و سطر اسٹیکٹ بر زبان آوردند سطر اسٹیکٹ با آنکہ  
کوٹھلیہ بوجہ تاب سخنان سطر اسٹیکٹ نیاوردہ با ہمدگر خوشوقتہ در میان آئین شمس الدولہ باستیلا این خبر بلباس مالت بیارے کہ در  
برداشت بکونسل فائدہ شتافت بعد از ورود و وقود در ان مجلس پرسید کہ صاحبان چہ سے فرمایند و مرضے چیست اکثر کوٹھلیہ با کہ  
با سطر اسٹیکٹ و سطر اسٹیکٹ ہدم و چہ نفس دبا عالی جاہ و شمس الدولہ ناخوش بودہ اند و کشتہ شدن سطر اسٹیکٹ و مغلوب شدن  
سٹر اسٹیکٹ ہم بر جراحت نشان پاشیدہ بود از شدت غضب بے لیاقت حال و کمال زبان بہین مقال کشادہ کہ مرضے ماخیز از انتقام سطر  
اسٹیکٹ از مالی جاہ و جنگیدن با ان گنیہ خواہد بگر چہ سے تو اندو دس الدولہ در جواب ان بر کاغذ سے نوشت کہ سطر اسٹیکٹ و غیرہ جامانہ  
بہار از سرداران و سولداران انگلیشیہ دوست سیر قاسم خان گرفتار اند ہر گاہ ازین طرف افواج ما بجاہ مالی جاہ و دستمال اند  
و یقین است کہ بلا سراسے انگلیشیہ مالی جاہ اٹھا خواد کہ در مناسب و معلمت آنست کہ اول نیر سے و آتشے استعمال مستعدان خود از دست  
ان سفاک بے باک ناہم و بعد ازان ہما نرودہ و انتقام پردازیم چون کوٹھلیہ اسے دیگر را عن غالب بلکہ یقین بود کہ شمس الدولہ  
بیت و نہرت سیر قاسم خان سے نماید این سخن اورا ہم محول بر ترویر نمودہ بر اشتہاد در جواب بران کاغذ کیہ شمس الدولہ

لوشتہ در کونسل نامداشتہ بودہ کہ یکہ بخند خود نوشت کہ اگر مدبر بر بقیدان را سیر قاسم خان بکشد ما را غیر از انتقام امر سے دیگر ہا او  
 منقولہ نیست و ہرگز در آشتی با او نخواہیم زد شمس الدولہ کاغذ مذکور را کہ دست او نیز عمدہ برای فتح بدنامی او بودہ داشتہ و جب  
 خود گذاشت و گفت الحال بدون تامل بہ غایت پیش میر جعفر خان بایدرفت و اورا بکلیہ سیر قاسم خان منصوب ساختہ با نوح خود بایدرفت  
 و با تقاضای پیش میر جعفر خان آمدہ خان مذکور در تکلیف امارت بنگالہ و رفاقت عساکر خود نمودہ و ہر جگہ گفتگو و تعین بچستہ شرط  
 و استحکام قول و قرار بایان واقعات تہیہ سفر لشکر خود و میر جعفر خان درست دیدار و گفتہ بارادہ مہدیال و مثال باعالی جاہ برگشتہ  
 اقبال ہر چند دوسرے مسلمان و غیرہ انگلیشیان بہست رام ہند ہے نو مہار سہ کار سارن و سمر گز قرار آمدہ توپ و دندہ قلماسے چٹاقتے  
 اینہا سبب اسباب دسر اناسیکہ در کونسل و بابت پورہ اسٹراسن بودہ و بہ منطبقہ کار حالے ماہ در آمدہ انگلیشیان مقید ایر سہد سے  
 خان مسبب الحکم حالے ماہ بموگیر فرستادہ و ماہ سہ اسٹراسن و غیرہ سرداران را احوال شیخ فرحت علی خود و سولہ اداں بچارہ  
 را نیز مقید داشت و ہر را انگلیشیان بہست حال سیر قاسم خان آمدہ بودہ و بدنامی حکم فرستادہ کہ بچارہ ارا از تیجہ بگذراند بچستہ از انہا  
 ترحم خودہ و عقل کار فرمودہ و چند روزہ نگاہ کردند بعد از ان کہ غلبہ نوح انگلیسیہ مشاہدہ کردید مقیدان را سہر دادہ و بچستہ از  
 انہا کہ خبر و سر تہ خرد و بطرف مغرب دور از افواج انگلیسیہ بودہ اند مقیدان بچارہ را نیز تیجہ بیدریغ کشیدند سٹراسن و غیرہ  
 انگلیشیان را بخوالات شیخ فرحت علی و گر گین خان سپردہ کمال تاکید و حفاظت و نگہبانی انہا سے نو روز سے ٹو اکثر نظر  
 احوال عسرت و مقیدیات خود و بغیر گفتہ فرستادہ و فی نظر اینکہ ان عزیزا شہناو برین احسانا کردہ و بخنے در بارہ او گفتن ضرورت  
 بہر اعتبار اقتصادے وقت و ملت شہرچہ گان میرفت بلکہ تعین بودہ کہ خبر آمدن آدم او نزد بندہ بجائے ماہ بے شہر رسیدہ باشد  
 اگر سن انہا را برین امر کم از سن بدگمان تر خواہ شد لہذا بخل احوال ذکر کریمہ ماہ بکلیہ تمام جواب داد کہ اشد شامی شاست معنائہ  
 شمار کردہ برین وقت خبر گیرے او نایبہ اما برین سخن ملن و کنایہ بود بندہ التماس کرد کہ با جناب مالے زیادہ تر از سن آشتناست  
 و قاطرہ در پیش بسیار سے شہناو برین عرض کردم اگر عنایتہ بجال او منظور باشد بخل آید و اگر تقصیر و از سرکار باشد مرا کار کا بخت  
 ہرچہ بہرہ و اندام بخل از تقسیم کردہ و فرحت علی را پیش خواندہ گفت کہ اگر اطلاع حیدر خان بنیام فرستادہ ایشان خود چون بدست  
 من بودند المانع کردہ نہ برین قسم مدعا آدم ہا سے او میرفت باشند شاخبر از پیش خود ندارید آئیدہ احتیاطا کنید کہ اورا  
 در ماکول و طبعوس و ضروریات دیگر مقیدین نشود و احتیاطا کنید کہ آمد و رفت و پیغام و سلام احوال لشکران نامشہد کہ مہار  
 افتند ہا سے بزرگ حادثہ خود بندہ بجان خود ترسیدہ دیگر از برین مقولہ با بختہ گفت و انگلیشیان بچارہ بکمال حفاظت احتیاط  
 و درست مردم مذکور تا بر رسیدن عالی جاہ در عظیم آباد مقید بودہ اند

ذکر سترالی شیخ نبیست اللہ و عالم خان و جعفر خان و غیرہ از فرمان محمد تقی خان پیش قدمی خود کردہ  
 نمودن در جنگ جماعہ انگلیشیان و لفاق و زدن سید محمد خان نائب مرشد آباد با محمد تقی خان

محمد تقی خان بہادر کہ فی الحقیقہ سردار و لائق ریاست و سروری بود یا سید محمد خان نائب مرشد آباد کہ مرد پوچہ تیجہ محض بودہ و سٹراسن  
 فروغی آورد و بگویند سے تواند شد کہ جو ان مرد کو ہم املاحت خستین لٹیم نایب از برین محمد سید محمد خان آتش کیدہ او در کانوں سید  
 خود سے افروخت و ہر آتش رشک و حسدیکنا سے و بلند آواز سے او سے سوخت و درینو لاکہ خان ہار در مذکور جنگ انگلیشیان  
 ہا سورگشتہ در خواجہ کثرت و سیر بچستہ مہار و آلات و ادوات حرب از سید محمد خان کہ حاکم شہر و صاحب اختیار خزانہ اسباب

آنجا پر دغلب سے نمود آن احمق ہار و شکست یافتن و برہی کار و در ایصال اسباب و سر انجام مطلوب نقل سے ورزید و قیامت  
مال این کار کو موجب نیست و خسران او آقا سے او بودنی نصیب تا آنکہ افواج تبعیضہ از موکیہ پر شد آبا و رسیدہ عالم شیر گری  
مست کہ فتح مذکور را بنا بر تفاقی خود از طرف محمد تقی خان داشت و دلاست و ترغیب بدم انشال فرمان محمد تقی خان نموده باشند نفس  
آنکہ چون شیخ بہبیت آمد و عالم خان و خیرہ نزدیک لشکر محمد تقی خان رسیدند بر خید خان مرقوم با آواز گفتہ فرستاد کہ کیا باید شد  
با اتفاق با یاد جنگیدن ان اہل ان خود سرگوش بفرمان او کردہ آن طرف بہا گیر سے علیحدہ فرود آمدند و روز دیگر خبر آمدن دو تون  
انگلیشیہ اداہٹ کہ ظاہر کو کھنٹی جامعہ مذکورہ در آنجا بود و شنیدہ فوج مذکور را در وقت رفتن بر سر آواز خود و دو عمدتقی خان را گذر فرما کر  
مدا بہ بیعتہ از برق انما دان باید خود محمد تقی خان بنا بر سر انجام کار سرکار و دفع بد تاسے خود شیر کیجہ کہ خود ہمرا سیدہ و قباخان  
چیدہ ہر اسے جزا ہر اسے مذکور بدہ و پیہر سر اسے نگہداشتہ انبنا علیہ ولایت دہ باشد و یوز باشد و منک باشد ہر اسے انما مقرر  
کردہ بہ قدر لیاقت سرور اسے در ہر یکے ازینا با نزدہ و پیہر سے و پیہر و شہادت و پیہر و پیہر مقرر کردہ ہمیشہ از انہا  
مشق برق انما سے در ہر اسے خود سے کنایت و ہر اسے بار بردار سے انہا از سر کار خود یاد و گاو و شتر و خیرہ مقرر داشت تا انہا  
سوائے جزا شیر کیجہ و ساز آن دیگر ہر اسے بردوش و ہر اسے عذر سے نباشد یا شد فخر جزا تا انہا از انہا فرامرز جیلہ خود  
کہ سالاران فوج و حربیہ کن جامعہ بود و یکک خود دسران مذکور فرستاد و جامعہ داران تبعیضہ مرقومہ با اتفاق فرامرز سلطان  
رفتہ با جامعہ مذکورہ مقابلہ نمود و کسب ہتمام فرامرز بران دو پلٹن غالب آمدہ پلٹن ہر اسے مذکور را تا بہ ایکہ از انجا بر آمدہ بودند  
برگر و ناید و خود در پے انہا رسیدہ ہر اسے مذکور را از بیچنے اطراف محصور داشتہ تا آنکہ وقت شب پلٹن ہر اسے بردوان  
و دیگر افواج از ہر مادہر مکان بردو پلٹن ہر اسے مذکور بر رسیدہ چون صبح شد بہبیت محبوب سے و کرو فرسیدار در رسیدان بر آمد  
و جنگ شروع گردید آن وقت عالم خان و شیخ بہبیت آمد و خیرہ حواس باختہ و قدر نصیحت محمد تقی خان بہادشا خستہ بقدر خود  
دست و پا سے چلبا نیدند آخر الامرین مجروح و مقتول شدن اکثر خزانہ داران محمد تقی خان جامعہ داران مذکور تاب جنگ  
نیارودہ بناچار سے فرار سے مندر ما چون نزدیک لشکر محمد تقی خان رسیدند خان مذکور کشتیہ را با طرف خود کشیدہ گر نیچگان  
را در عبور در لشکر خود ددا و گفت کہ مصاحبت و مشاورت اینہا فوج ہر اسے شکستہ فاطر و در جنگ فاطر خواہد ساخت و فوج  
انگلیشیہ بر لشکر مذکور غالب آمدہ دوسہ کردہ از انجا بیشتر آمد

ذکر جنگیدن محمد تقی خان بہادر تبریزی کے گوز دکلائے کشتہ شدن در میدان مردانہ با بگوش آسمانی

محمد تقی خان بہادر روز دوم با سونم خیمہ ہاد محرم شہر صبح سنہ یکہزار و یکصد و ہشتاد و ہفت ہجری سے بغیرم استوار پای ثابت و قرار  
در کاب گذارستہ بہاد پاسے را ہوا کہ چون عمر خیزش سیک و قمار بود با جمعی کہ ہمراہ داشت بدون استمداد و استعمار  
از اغایہ رسوا شدہ و بمیدان کارزار آوردہ ہر ایمان خود را تسلیم و استالت لب یا فرمودہ و تحریف و شیخ بہبیت مخالفان نمود ہر یکے ما  
بوعدہ فتح امیدہ اسراخت و بدجلوئی چنان خواست کہ در راہ او سر باختن آسان شمر دیکے بردگی سے سہقت سے نمود و خان  
مرقوم سرداران ہمراہے خود را تا کید نمودہ و صفوف افواج خود را نظم و منسق داشتہ پیش میرفت چون با فوج انگلیشی  
مقابلہ گشت و جنگ در پیوست و از طرفین توپ انما سے شروع افتاد قدم تقدم از طرفین پیش رو سے ہم سے آمدند  
کسانے را کہ آجال شان در آن روز بیا ان رسیدہ بود ہر یکے در وقت معین خود دھٹ لگتو پ و چہ ہایش گردید شربت

ناگوار مرگ می چشید تا آنکه بدل دی محمد تقی خان از غلبه در لشکرش ظاهر گشته افواج انگلیشی اندک مغلوب گردیدند و درین عرصه ادا یک  
نظم گوی دیپاس محمد تقی خان رسیده اسب سوارش در میدان غلطید بر اسب دیگر سوار شده بان شمشیرات و بیعت بر خصم می نمود و فاع  
شکل بصیغوت انگلیشی گردید و صفوت آنها هسته پس ترس رفت از انضباط و ادبیکه در آنها مقرر است جنگ کتان می رفتند  
تا آنکه گوی دیگر با اسب سوار سه محمد تقی خان رسیده این اسب را هم غلط اندید بر اسب سوم سوار شد و تند تر پیش رفت درین عرصه  
یک گوی در بلبوسه سینه خان مرقوم رسیده از پشت او بدور رفت و آن دلاور بهادر در دهن خود را فریم آورد و در دوش انداخت  
و در غم از نظر رقاسه خود پنهان ساخت و باز پیشتر رفت انگلیشیان در عین پس بانی فوج را در میدان نال و بلور کی نشانیدند  
و محمد تقی خان بر سر ناله ز کور رسیده متوجیه پوش بود تا بر آنها حمله کرد چون بلب دریاچه مذکور رسیده او بیافته معیبه می جست ترسید  
تا بویافته بهیبت مجوسه یکبار شکاک کرد و در دین شکاک بسیار سه از هم ایمان محمد تقی خان را بگذاست ملک عدم گردید و یک  
کوسه بر پیشانی خان بیهال که نامیه اقبال عالی جا به در رسیده در پی رقاسه خود به عالم عقبی نشانت و شکست بر توفیق  
افتاده بادل و نیم در کمال خوف و بیم گشته و انگلیشیان مغرور تصور گردیدیم که آغوش عیش و طرب گشت شمع بهیبت الله و غیره  
افواج متعینه که اسلا ملک محمد تقی خان ز کوره از در تاشا شایه بود و در شاهده این احوال نمود و راه فرار میجو ذمنا افواج قاهره انگلیشی  
مجرمان را از میدان برداشته بر اسه مدا و دایر اکثر سپردند و خود دوسه روز سه توقف نموده و اصلح لشکر و تیه سباب حرب  
و سفر نموده عازم پیشتر گردیدند سید محمد خان با صلاح این خبر مغضبه گشته از کمال عین و بدو سه بی آنکه مردم را فراموش آورد و با کس  
اسباب و اثاثه و سامان سرکار مالجا به کرد را بخایو و برد از دستگ فرار بپاسه اضطراب و اضطراب رسیده و راه لشکر مالجا به گرفت  
سیر لا محمد میرج خان پسر زن سراج الدوله که در مرشد آباد و محروم از صحبت و حمایت عالی جا به بود با استقبال و مبارک باد میر جعفر  
خان ششافته و دارک حضورش نموده حسب الامر میر جعفر خان بنده می برگشت و در مرشد آباد منادی بنام میر جعفر خان گردانید  
و خود فارغ البال نشسته باستالت اکابر و با سه بلده مذکور به پرداخت و تاراج دوازدهم از محرم سنه یک هزار  
و یکصد و هفتاد و هفت روز یکشنبه میر جعفر خان مع افواج انگلیشی داخل مرشد آباد گردید اندک تزلزل و در شهر روزه  
داد و دلجه اسه لشکر سهل دست بر سه هم بمسل آورد و دهم میر جعفر خان شش روز در دولت خانه مهابت جنگ  
که دارالاماره مرشد آباد مقرر گشته نزول نمود و روز هفتم کشته شده میر جعفر هم سنه مذکور به بدو مع افواج انگلیشی  
از مرشد آباد بارادو جنگ بیرون رفت

ذکر رسیدن خبر کشته شدن محمد تقی خان بهادر بهالی باه و فرستادن افواج دیگر جنگ ظهور آثار او بار قیاسم خان

سیر قاسم خان خبر کشته شدن محمد تقی خان محروم در افواج کثوه و برهان شنیده پریشان خاطر گردید و شش بهیبت الله و غیره افواج  
تعیینه سابق را حکم توقیف بر سوسه نموده اسد الله خان سپهر حسین خان را که فوجدار تربیت ساسه بود و ذکرش در بیان  
شامله عالی جا به بر صوبه عظیم آباد گذشت با شش هفت هزار سوار و دیگر واکار و سوار با هفت هشت پلین و شانزده توپ  
مع اسباب آهن و سیر نامرادر و غنای با حماران را علی العود یکم فوج مذکور فرستاده فرمان نوشت که همه با اتفاق در میدان سوسه  
با افواج انگلیشی بکنند و شیر علی خان فوجدار پوریه را که یک اذاداسه متوسلان فخر الدین حسین خان سپهر سیریت خان محروم  
در وقت سیر قاسم خان بدراج علیا ترس نموده بجاسه مولت جنگ رسیدن خان فوجدار تمام پوریه بود و نیز

نایک که نوشت که عبور نگانود و شریک حسین اسد الله خان و غیره افواج شیعین باشد اسد الله خان و شیر علی خان و غیره افواج  
قلع منادل نمود و لشج غیبت الله و جامع داران دیگر در سیدان سوسه لمحق شدند

ذکر جنگیدن افواج عالی جاہ در میدان سوت با انگلیشیان و مغلوب گشتن با قضاے گردش آسمان

روز سه شنبه بمبیت و یکم محرم تقابلی نین روی داده مالکار ارستے و سمر در شارح صفوت اراستند و اسدالله خان دست راست ایشان بحیثیت پشت نه هزار سوار و ده هزار پیاده و بفرشکو تمام استا و در جنب هر دو فوج مذکور شیلی خان بحیثیت دوسه هزار کس جا گرفت از ان طرف افواج انگلیشی که ظاهراً از زیاده از ستره ارکسین بود و دویست امرگشته مقابل نشاند و جنگ در پیوست از طرفین لگه بار سے توپ بعل آمده افواج انگلیشی قدم بقدم پیش میرفت اسدالله خان که دعوی شجاعت بسیار داشت با فوج همراهی خود بمبیت بعین حرکت نموده نصف میل یا قدر سے افزوده را پیو دند درین یمن افواج انگلیشی فلک یافت میرید الدین خان یک از رساله داران لازم حالے جا که شعیب اسدالله خان بود با فوجان و احوان انان جمع ملحد و گریه و لعن خود کشود و با اسدالله خان گفت که من منتظر نعره شما در فتنای شام هرگاه اسپان راعنان جدید انشا الله تعالی سبقت بر شما بگیریم باید بعد عنان دادن تا در آمدن میان فوج مقابل سکونے بعمل نیاید تا انچه مقدار است بعد جرات و پایداری و نایب بعد قبول این امر سید مذکور گوش بر آواز استاد چون نعره الله اکبر از ان جماعه کثیر شنید و دید که فوج از جا ساقط و خونیید با نو سوار که در ان وقت همراه داشت بر دشمن تاخت و از دست چپ او میرزا ناصر و دروغه بانداران و غیره و پوش پلین بود پس پاگشته در آنیک بطرف پشت سرشان بود در آمدند و از انطرف قریب بود که غرق شوند آب تا بگل و سینه ها رسید یعنی از هر یان میرد مذکور مجروح و بعضی مقتول در میدان افتاده سیزده کس همراه او بودند گولے بند و در وقت اسب سواریش خورده استخوانش شکست و اسب همراهش نیز با تاجار رسید و لطیفه و از پیش قدمان همراهان اسدالله خان در تران میرید الدین استاد و میرید الدین سدی از خندق پر آب و گل آن که بلند کرد و بدو رو برد و یا فتنه و در گذشتن از آنجائی توانست می گفت که هر چند صد اکرم و اشارت نمود ما اسدالله خان مع سواران برق انداز رسید و بر سر تلگان ایستاد بر زمینان مقوم جرات یافت و سواران انگلیشی فرصت یافته از سر نو با آرایش صفوت در آوردن توپ از میان از دو کاه مردم مقابل لشکر مخالف برداشتند و بطرف دیگر میرزا ناصر و غیره که هجوم آورده آثار غلبه بر لشکر انگلیشی ظاهر نموده بودند بتا بر رسیدن مدد انچه سوکار سے از پیش نبرده زانے سیر با فوج انگلیشی دست و گریبان مقابل هم استاد و مانند افواج انگلیشی که رو بر سے آنها بود گفت ما سے خود سب الحکم سب از سیر سیده خود گداشته تو کما سسکلین مثل دما انما س مستان طرفین شنیده جریل کا ژر و که در ان وقت که پتان یا لغت بود دمی گفت که در جنگ سوستے اگر مردم حالے جا ما را عبث عبث چند روز در ان میدان مشغول جنگ و تاز و از کار ما با تمام رسید و چون نمانے

در شامه دگر گشت و پیش قدمان حرب چنانکه ازین تمدافا مسلم پیشین توان زدند مشتمل بر چند بار باره و آواز دعوت عقب ماندگان  
 موده است اما در آنجا که رفتند کسی امداد و اعانت آنها نفرمود و بمشاهد این احوال از نصرت مایوس در کمال افسوس بود مگر درین بین  
 کیسان فوج مقابل انکار ارشده و سر و مخا لقا خود را مغلوب دریافته و سکه کین تنگه را بکلیک این فوج مغلوب انگلیشه فرستاد و فوج  
 مغلوب هم مردم مقابل خود را جامه قلین دیده دریافت که کسی بر داید اجبارت ننمود و حواس خود را درست کرده (مضطرب  
 و پریشان بجهت دالطینان سبد ساخت میرزا الدین ابن احوال و بهیچ رقاب تشکین و وقادار و عرصه کارزار برگشت  
 و میرزا و مطر و بهالت هاجا آمده از شکاک مورخ انگلیشه که بد فوج خود آمده بود در میدان مردان جان عزیز باخت امارت  
 و سر و خود پیشتر رفته گران شده از شانس عام ناپاک فرار شک مذلت پیوده بودند متعاقب آن هر دو اسد انان هم  
 اضطراب آواره دست او بار گردید بانه نامگان میدان سر در پی او گذاشته دست از او بر داشتند و نسیم بیخ و غیره و  
 بر هر چه عالم انگلیشه در زید و حمله مذکور و تلف و منور شدند و مجروحان مطروح را از میدان برداشته باستراح و اصلاح و احوال  
 شان پرداختند و فوج منزه سیر تا سیم خان قطع مسافت کمال استعمال تا در باجه او و بود که عالمه با در اسهالین شدم و  
 انرا اگر استه و استحکام داده بودند و در آنجا او کسی نگذاشتند و فوج متعاقب مکان مذکور بی مردم فرار می میدان سوانی قاده  
 متعاقبان همه که در آنجا رسیده بودند بهمان مکان متعین حبه مستعد اذاعه گشتند و بهانه ماه این خبر رسیده و موجب  
 مزید تشویش و اندیشه ای پیش از پیش گردید

## بقول عیب متعین حفظ قار رقیب

کریل کاو و دیوار که احوال حربی و سالار فوج متعین فوج و کجایات دشمن و کجایات است معنور فقیر کفر میسر که در که از حمله و محاربه و حال  
 فوج عالی جادیکه بود که در ختم نشسته بر سر زمین خود داشت که در وسط کاسه سر شمشیر می رسیده تا هر دو شمشیر برابر بریده بود  
 و اکثر اسیر شده ای که از دستش بگریه و در مرد و گان می نداشت محبه روح مذکور به پوشش بود اما چون آمد و شد  
 نفس دست ناچار او را هم از میدان برداشته و در خیم را بجهت و بسته با جرجان دیگر گداخت روز سوم که بملاحظه  
 جرجان و مردم کار می ایستادند که مجروح مسطور جاق شده و قهقهه کویک بهر دو دست گرفته می کشد و حراحت  
 بلند می کرد و دیده حاجت بر هم ندارد اما هر دو چشم او از نور مینای مائل و مجروح گردید و فضل الله انبار و یکم تا بریده

ذکر رسیدن خبر شکست سوسه مله بهانه ماه و فرستادن او متعلقان و اموال خود را  
 به قلعه ریه تاس و بر آمدن او بمدا فقه انگلیشه در کمال بیم و یاس

عالی باجه و استلخ خبر گشته شدن محمد متعلقه خان ما در متعین گشته در کفر فرستادن اموال و متعلقان بطرف قلعه ریه تاس  
 گردید و ریه تاس بسیار که بضایع احراسه هند در خانه او جمع آمده بودند اکثری از آنها را که بارگران بر طبع حیران مقابل  
 اطلاق بزم او بوده اند بدر کرده فرمان داد که هر با خواهند بودند وزن خود و خوشتر میر جعفر خان را با جمیع لشوار پسندیده  
 خود و اموال انداخته بر کشته و انضال و ارباب و شران بار نموده و محبوب بر بلایان خالشان و در حاجت نوبت نای بعضی ملازمان  
 مستعد دیگر قلعه ریه تاس فرستاد و ازین محرازات انقلابی در مزاج ملازمان قابو طلب و نوکران سبب ادب بهر رسید

ابا بنابر تسلط ہر ایک از میر قاسم خان و درل شان بود چندان تغیر و تبدل در مقام و اوضاع خلق اور سے نہاد چون شہر گشت آئین  
فوج خود و در توحسوت شہر زیاد تر مستطیر گردیدہ داعیہ بر آمدن از قلعہ موگیر با عانت افواج متعینہ دریا چہ او دہرا و نو و مغنی نام  
کہ دریا چہ او دہرا از جبال جنوبیہ راج محل جہریان یافتہ بہ گنگا پیوستہ در نہایت عمق و اکثر کنارہا بے اوصحرا کے غار دار است  
و غیر از پل کہ بران دریا چہ عالی جاہ ساختہ است راہ دیگر ہندو در عالی جاہ دریا چہ مذکور را چند قدم عقب گذارشتہ بہ شہر ازان  
خندقیہ متین کندہ و سد کے بران در نہایت شانہ بہستہ بکوسہاں متصل گردانیدہ ماوراء خندق مذکور حبیلہ عظیم علیہ از دامن  
کوسہاں تا نزد یک دریا کے گنگاست و بران خندق ہم پلے نام بہستہ و در بند را بے بیچ و خم بطور قلعہ گذارشتہ عبور و مرور  
اختصاص بہان یک ماہہ دارد و غیر ازین را بے این طرف گنگا براے راج محل نیست مگر کسے از گنگا بکشتے عبور نمایند یا زین فرشت  
مراحتت افواج متعذر است بنا برین جاے مذکور را کہ اسعاب طرق فی الحقیقہ است عالی جاہ استحکام دادہ و در فراحت  
و ماخذ انگلیشیہ اسلم متفق میدارست و افواج متعینہ را مزید تاکید در حراست مکان مذکور نمودہ بہ پشت گرمے انہا اشارت بر آمدن  
خود و عاتق از قلعہ موگیر نگاشت و تا پنج سفر متفرق نمودہ و تہیہ حضرت درست دیدہ پیش خمیر را برین فرستاد و با حصار و جمعیت عساکر فرات

ذکر برآمدن میر قاسم خان با عانت افواج متعینہ او دہرا و کشتن بسیاری از مقیدان بپارہ  
در سیدن تا نالہ چنپا نگرہ ناکام و آوارہ

چون عالی جاہ اکارا ساز بہا انفرار غ یاقوت تاراج بہست و چہارم محرم الحرام سنہ کیزار و یکسد و ہفتاد و ہفت ہجری بنوی از قلعہ  
موگیر وقت شب کہ ساعت مختار نش بود بر آمدہ داخل خیام گردید و چون سفاکے در مزاج اور سوخ یافتہ و دلالت گر گین خان  
این شیوہ راے افزو و در تولا کہ احتمالے در ارکان دولت عالی جاہ بہم رسید از طرف مقیدان اندیشہ پدیدار کہ دہ خواہ  
قتل آن بچارگان گردید ہر چند تفصیل اسامے گرفتار ان معلوم نیست اما با جمال انقدر رسید کہ جماعہ کثیرے بودہ از  
جلہ غلامے انہا را جہرام ناراین ناظم عظیم آباد و را جہ راج بلہ دیوان شہادت جنگ کہ بعد از قتل آن مرحوم بدو اے  
میرن اختیاس یافت و پس ازان در کجہد عالی جاہ نیز در داخل مور و مراحم و نائب نظامت عظیم آباد و مع خلیفہ  
در اسے رایان اسید را مع پس و را جہ راج بلہ دیوان شہادت جنگ کہ بعد از قتل آن مرحوم بدو اے  
از جماعہ زمینداران و دیگر نام آوران کہ در زمرہ اہل ولایت اند بہرہ را روانہ محرابے عدم گردانید را م ناراین را شہید ام  
کہ سبوتے پر از ریگ و رگوبہستہ غرق گردانید و شاید دیگران را ہم ہمین ریش از دنیا گذرانیدہ و جہانہ انگلیشیان بپارہ  
را در کمال احتیاط متعین نگذاشت ہر چند گر گین خان در قتل انہا ہم استیصال سے نمود لیکن عالمالجاہ بزعم خود مسئلے در وجود انہا  
دانش و شش را دین خصوص بنی شند و سپاہ ہندو علیہ پوچے کہ دارند و ازان وقت اندک سہ تاپے و اطوار تہر و آواز نا  
تک نظر فرماے خود دظاہرے نمودند و عالی جاہ بہاراد و جاساۃ سگیز را نید تا آکھ آہستہ مع فوج بدجلہ چنپا نگر رسیدہ  
مقامات نمود و افواج سابقہ و لاحقہ بر مورچال او دہرا قائم گشتہ سد راہ عبور انگلیشیان گردید و برین منہ کہ جنگ  
انگلیشیہ با محمد تقی خان اتفاق افتاد و عالمالجاہ جو پاسے رفقاے جہاد پیشوہ و آرزو نمود کہ با بکار قان سکین ہم یافتن  
و بر آید علی ابراہیم خان بہاراد و اسطالین امر کرد و این خان مرقوم بدل جہد خود نمودہ و اورا احتیاج فرمود چون آمدہ جے  
لائق براسے او مقرر نمودہ و در سفر نالہ چنپا نگر ہمراہ گرفت ایامے چند کہ در ان مکان گذشت کا بکار خان را گر گین خان



تکلیف رفتن بنالہ اودھو کہ سورج پال بود و نمود و کامگار خان در جواب گفت کہ فوج حاضر آنجا زیادہ از احتیاج و اکثر سے  
 ادا نہاد رہا ہاے خود دور از سورج پال و بجایار شمشہ اند من اگر بروم از آنجا خواہم بود بہتر آنکہ رئیس مطلق بر اسی لشکر  
 متعین شود تا حاضران اطاعت اود نمودہ بکار سرکار مستعد وہاں قضاں باشندہ دین باب من بطول کشیدہ کامگار خان  
 رنجیدہ و گفت شما جنگ را چہ سے دانید و کجا جنگیدہ اید انچہ من بیگیم مناسب و صلاح مال است گر گین خان آرد و گذشتہ  
 شکایت نزد عالے جاہ برد و گفت کامگار خان باشعار علی ابراہیم خان بیگ خان اود ہوا بنی رود عالے جاہ ہر تعلیم گر گین خان  
 با علی ابراہیم خان دین خصوص کتابہ سنان چند گفت غلامہ اش آنکہ کامگار خان با اختیار قضیہ نامرعیہ بیگ کنی رود  
 ارادہ اش آنکہ اگر فوج دیگر شود قایم یافتہ لشکر را غارت کند گر گین خان سے گوید کہ شاید اختیار امر شاد را دلی ابراہیم خان  
 عرض نمود کہ چارہ اش آسان است بندہ را در حضور نظر بندہ فرمودہ کامگار خان را بہر چہ منظور باشد ماور فائدہ عالے جاہ  
 عذر خواہی نمود علی ابراہیم خان سوال وجہ اییکہ با گر گین خان و کامگار خان گذشتہ بود و بجنوبہ عالی جاہ مفصل  
 ظاہر نمودہ عالے جاہ ہم رفتن رئیس مطلق براسے لشکر اود ہوا پسندیدہ و گفت چنین کیست علی ابراہیم خان عرض نمود  
 کہ غیر گر گین خان و دیگر سے راہین مرتضیٰ خاں عالے نہادہ اند اما اغلب کہ انور و عالے جاہ گفت چہ معنی دار و علی ابراہیم خان  
 عرض نمود کہ درست تبویہ نزدیک امتحان شود عالی جاہ کہ تکلیف رفتن بگر گین خان نمود جواب داد کہ احوال اود ہوا  
 انچہ ارشاد سے شود و تقیست و مراہم خیر رسیدہ لیکن من پاسے خود را بہا بیجا عالی سبتہ ام در این دور و گیر جنابعالے  
 را تہا گذشتن نمی توانم بہر صورت گر گین خان نرفت و کامگار خان را علی ابراہیم خان براسے رفق بدنام سے خود را منے  
 بہ رفتن بہر ہم براسے تیج فساد نمود و تارفتہ دران نواح آشوبیے و شورشیے انگند و احوال انگلیشیے را بہ نشان خاطر کردہ  
 در تہذیب انداز و چون قدریاد و بنود قبل از ورود او قضیہ اود ہوا انجام یافت و از شدت ہر سات و طغیان آہا کہ  
 در دیالہ با فراطے باشد راہ نگ و تاز سد و گردیدہ فرصت چپا دلے نیافت و بہر شکست اود ہوا کامگار خان برگشتہ بجائے  
 خود رفت و بلشکر عالے جاہ بہر سستن توانست و بہرین آوال کہ میر قاسم خان بہر دیا چہ پنیانگر مقامات داشت  
 سیر داخمت خان کہ از اقربا سے میرزا حسن بہرادر مسقدر جنگ و از اولاد بیعت خان صدر الصدور ایمان و بالفعل سپہ سالار  
 سلطان ہند و امیر الامر است از دست اتفاق شجاع الدولہ گرفت و بمقدور جنگ بجان آمدہ تہا با معدودے از قضا  
 از مالک محروسہ اش بہ آمدہ بخدمت عالی جاہ رسید اود و روش را منتقم شمر دہ رفیق خود و بحسب خواہش اود  
 بہر دو ملک تحفظان سورج پال اود ہوا امور ساخت

ذکر بدر رفتن میر روح الدین حسین خان بہادر سپہ سالار جنگ از لشکر عالے جاہ  
 بے اذن و اطلاع بطرف پورنیہ و مسخر نمودن تملک مذکورہ بتائب آنکہ  
 بہرین حسین وہیں میر روح الدین حسین خان بہادر سپہ سالار جنگ خلف سیف خان بن اسیر خان بسویہ دلاک  
 کہ بہرہ سیر قاسم خان در نوکیہ سیرگیر راخید و وجہ لائق مشاہرہ نمی یافت گاہے قلیل وجہ سیر قاسم خان براسے اود سے  
 فرستاد و بہرست اوقات گذرانیدہ بفر رفتن اسبابے کہ میرداشت معاش سے نمود و تہا از فرصت نمودہ کشتی محترکہ  
 بہر سانیہ و ملا ماش را با قوام را ششہ خستہ و رزدا یا سے سوا حل لگتا بنام رفاقت عالے جاہ و عدم اسباب سفر

شکستہ نکلے گا اور میدان کار میر قاسم خان سپید ناگمان میں خبر از بیچ دوستان بطرف پورنیہ پہنچاں رفتہ درسیات پتہ قسب  
 بخانہ محمدیے بیگ پیر زادہ پد خود فرود آند اور بجان خود و سپہ دار جنگ از سیاست عالی جاہ تر سیدہ مانندی را  
 در قاضی خود ملکہ در پورنیہ مصلح تمدید و گفت زود باید برگشت سپہدار جنگ بر پناہ کشتی سوار گشتہ در دریا چہ کو ہے قدیم  
 کہ باریج کردہ دور از آبادی پورنیہ محل اجتماع دیایہ مذکور بانہر سو نکہ زیر آبادی مذکور سے گذر ہو در کینچہ از دریا چہ مذکور  
 مخفی با دوسرہ مخدنگار بہ تبدیل نام بیخ شش روز گذرانید و بعضی ہر کار ہا را مقرر ساخت کہ خبر جنگ نہراود ہو اقبل از انتشار  
 باورساند چون انگلیشیان بر ستھپان اود ہوا غالب آمدند و شکست بر نوکران عالمجاہ افتاد اول خبر میر روح الدیج سین  
 خان رسید و شیر علی خان خود ہار پورنیہ شعیب افواج استخفہ اود ہوا دسکان مذکور از فوج خالے ہو ہو و ہر دو ہزار و  
 اسعد و دس ہزار انگوتہ مثل ان وقت افتادہ ہو دند و زر خلیفہ سے قریب بدو لکھ روپیہ بکشتی ہا بار شدہ جاہر  
 ارسال خراج لشکر متصل بکشتی سپہدار جنگ توقف داشت و بیا دہ چند نگہبان آن بودہ اند سپہدار جنگ بکشت  
 اود ہوا الصحت دریافتہ مشرب باز بخانہ پیر زادہ مذکور در آمد چون پذیرش مدت سے سال حاکم آنجا و در عہد مصلحت  
 جنگ مرحوم نیز داماد او و بر صورت مخدوم زادہ مردم آن مکان و از خاندان عمدہ و ہزاران کس نوکر پذیرش  
 و ممنون احسان ابن عزیز بودہ اند اکثر دوستان مخلص خود را کہ اعتماد بر آہن داشت مخفی طلبیدہ بہر کیلے گفت  
 کہ ہر کس باشند آشنا و صاحب جرات و اہل یراق باشند اسب ہر را نزد من باید آورد کہ صبح انتشار اللہ تھاے بر بند  
 ایالت انچا جلو بس سے نام دوستان مخلص پار سو دیدہ و امد تھاے مستہ خود را فراموش نہوہ عا مقرر آوردند تا صبح جمعیت  
 صد کس کسرے کہ ہمیش ہر جمع آمد اول وقت نماز گوردیالی سنگہ را کہ تک پروردہ خاندان اود در ان وقت  
 متعددے کا گذار پورنیہ بود طلبیدہ اود رغبت عاشق شد بچہ و حضور اورا در قابو سے خود آوردہ سپہ و معتمدان  
 منور و خود ہر اسب اقبال سوار گشتہ بے خبر بردارالامارہ رنجیت و نائب مشیر علی خان را کہ او و منیب او ہر دو تک پروردہ  
 پذیرش بودند و طوفا کر ظالما زمان رکاب سپہدار جنگ گرفتہ در حضور آوردہ و او و نیر از اطاعت و گذرانیدن نذر دادا سے  
 آداب مبارکباد چارہ دہ سپہدار جنگ در دارالامارہ بر مسند فرمان روائی مجلس فرمودہ مکہ بنوا متن نقارہ شاد پانہ نمود  
 حسب الامر معین آمدہ احبا و نوکران قدیم فائدانش مع موالی و اہالی حاضر آمدہ نذر مبارک ہا گذرانیدند ہمان وقت  
 مردم مقدم فرستادہ کشتی ہا سے خزانہ را کہ بجاسے خود گذارشتہ آمدہ بود کشیدہ طلبیدہ ہر کار سے و معتمد سے را معین ساتھ  
 عرضے و خلوت مبارکباد میر حبیرو خان و انگلیشیان نورشتہ فرستاد چون میر حبیرو خان را منہو جنگ بجالی جاہ باقی بود این امر  
 را غنیمت شمر دہ سند خدمت پورنیہ بانقا م الطاف و سوا عطا عطا نام اود نورشتہ فرستاد و سپہدار جنگ بہرست  
 نجات پیدا بر مسند فرمان روائی پورنیہ انگانودہ حکمرانے و مہربانے برعالمے و ادائے آغا دہناؤ و حکومت آنجا براسے  
 اود مقرر گشتہ تا واسطہ عہد نیابت نظامت مظفر جنگ بحال برقرار ماند

دکتر جنگ اور ہوا و ظفر یافتن جامعہ انگلیشیان ہر افواج میر قاسم خان

افواج میر قاسم خان ہر دریا چہ اور ہر اوسور جال کن نظر بمقتضی فارغ البال بعد از افواج انگلیشیان شست و چوم تو بخانہ  
 و برقی اندازان از مذکور گشت اسد اللہ خان با فوج خود و سمرود مالکار ارشنہ واریلیون با توپا و بندو تھاے چھتاے

و محمد بن قلی خان قلی خان و یک با شش و عالم خان و جعفر خان و شیخ بهیت است و میرزا حسن علی بخش و بعضی افواج مع سال  
و اتباع خود در نما غفلت شدند که مرده بود و نقد اما عبور و رجعت از آنجا بعد از شمر و د او قتل را خصوصاً در شب غفلت می کردند  
و اکثری که نام سردار و داکم مایه زری بهرسانیده بودند شرب خمر و تماشای رقص و خواهریدن با فواحش مشغول بودند  
درین عرصه میرزا نجف خان که در گردید بعضی مردم از رفتن اسدالله خان و بعضی از بهر پیمان خود  
و ملازمان عالی با جهیده بهر ای خود گرفت و در سورج پال او دیوار نشاندند و کوهستانیان آنجا بلند بهرسانیده راهی پایاب آذربیل  
که سدیور شل غلبه بود پدید آمد و هنگام شب وقت سحر از آن راه بیرون رفتند و غفلت بر نظر انگلیشیان که با کینه و کینه میانه  
بود و ناخست و ترانسه در آن عسکر انداخت و میرزا جعفر خان منظر با الاحوال کیش می سوار شده و قاصد کشتن کشتهای خود  
گردید بعضی از افواج انگلیشی رسیده تدارکش پرداخت و میرزا نجف خان دست بروی نموده بجای خود برگشت ازین  
قسم تنگ و تنگ کرد و بجای آن انگلیشیان در شخص راه افتادند که از کجا این مردم بر می آیند ظاهر سوار داس انگلیشیان بدست  
قبل ازین هنگام از باطن خود گر خیزد و در ملک ملازمان عالی جا بود و موافق منظر باطله ستم هرگاه او بدست آن طاعنی افتاد  
کشته می شد ازین راه که میرزا نجف خان بیرون یافت و شش بنا بر معیاد ملازمان راه خود رفته نشانای جا بجا گذاشت  
و خود بر کنار جبل رسیده بزبان انگلیشی فریاد برآورد و که من فلان کسم اگر از جرم من گذشته اقتل امان دهید و این می نمود و شاربلاک  
سورج پال می رسانم بعضی از سرداران او از ایشان عمو و پیمان امان را سوگند میان غلامان و دشمنان و او آمده ملاقات کرد  
بعد از بعضی شش مقرر گشت که او آمده همراه بر دانا آن عرصه زمین با ساخته و اسباب یورش آنچه باید آماده نموده انتظار اندیش کشیده  
او نشسته از شب گذشته رسیده و بلین گماندیش که کرنل گارنر و در آن وقت لغت شد آن بلین بود باین کار ماور گردید و عیادت و ج  
بر آن و در پال با هر یک چندین مقرر گشت که هرگاه بلین مذکور را عروج میسر کند شش متعاضد روشن نماید بلین گراندهیل و سردان  
و نبر و ق را بر سر گرفته چون نصف شب گذشت بدلاست انگلیش معلوم از راه جبل که اغلب کم از یک میل نوار بود و در آن شب  
تار در عین آب که جاسه تابسیه و جاسه تا کوه و وسط نموده در داس سورج پال مذکور رسیده و حلقان آنجا اکثر نابار است و در داس  
از آن آب در خواب غفلت بوده اند و پالان انگلیشی زمینها گذاشته بالا بر آمدند و نفیر می نواذ می میدادند گشته خواست نفس کشد  
یا دس و نفیر می خود به بد بالا بر آمدگان به خیم تنگین بند و ق که بطور شان می باشد کارش تمام یافتند و جاسه معتد چون  
بالا بر آمد صفون آراسته مشعل موعود و برافروختند افواج و در داس انگلیش مجاذ می یل و در وازه که مستعد و منتظر بوده اند  
بجز و شاپه و شعله مشعل هجوم آورده با فروختن آتش حرب و قتال و قتلار اما از سه و گوله انگلی توپ اشتغال و از دمام نمودند  
و بلین مذکور فراهم آمد و مستحقان غفلت شمار خواب آلوده را زیر شاک آتش با گرفت و در اول شاک جاسه کفر می نمود و قی فان  
میگذاشته مجروح و بر می از آنها مقتول شدند و میرزا حسن علی غازی پور که بعضی بعض افواج بود و نیز مقتول گردید و هر که از  
خواب غفلت جهت غیر از فرار در باره خود چاره نمیدید چون احوال بقیه السیف تا با بخار رسیده و فرج انگلیشه که رو بروی در وازه بود نیز  
در آمد و سختی عظیم در فراریان انگلند و مردم منظر خود را در دیار چله مذکور انگلند بعضی با مل نجات رسیدند و میرزا غفران گراب  
مات گردیدند سرداران انگلیشی بیابانه سر میگی مردم سورج پال خوشحال گشته یک پاره خود را که عبارت از شش شش بیفت نفرند  
بر بل بخشید و دیار چله مذکور استاده که در داس سورج پال و غیره که پیشتر در رفته بودند محفوظ ماندند باقی ماندگان که خلق جیسا بود  
هر که می آمد یک ستره که عبارت از تنگه ماور بحر است است اسب و ویراق و اسباب خود را گذاشته و در نایب دکان

و خوارى سرى ان عزت جانے بدر سے بر دمی زانخت خان باسد و دے از نقاسے خود را که هستان گرفت و اسد الله خان  
 پیاده پا دو میل راه پیو ده ایچے براسے سوارے یافت پیش قدان عمره فرار با اسباب و اختیار قطع طریق نمودند پس اناگان  
 کسے که حیاتش باقی بود بدلت تمام ازان جا رہائے یافت با خوان و احباب خود بلشکر عالی جاہ پیوست شب و شب بست و ششم سفر  
 ستمین بار و یک مسدود افتاد و بخت بجزی نوی صلی الله علیه وسلم پورش مذکور بمیل آمد و جا را گتری روز مذکور بآمد شکست  
 خوج سیر قاسم خان با خاتم رسید و افواج انگلیشی غنیمت یافته قائم مقام گردید روز دوم یاسوم خبر این شکست که کمریه قاسم خان شکست  
 بمائے بجاد رسید و سیل پریشانے خاطر او گردید تمام روز بناچارے گذرانید و چون شب درآمد مصالح گرگین خان مراجعت بر  
 عازم ترخیص یافت و عالی جاہ ساعتی از شب یافتانده آنکه روی کسے بندر سوار شد بمونگیر معادوت نمود لشکر بایان ناچار در پے  
 آقاسے خود ره سپر گردید بمونگیر رسیدند عالی جاہ در منصب مذکور و دوسر روز توقف نموده اسبابے قلیل که در قلع بود بر داشت  
 و موجودات سپاه بنابر انظار اقتدار خود و اسکناس مزاج ملازمان و رباب اطاعت و عدم الفیاد و دید ازان محرم جمعی حاصل نمود  
 دران وقت علی ابراہیم خان بہادر التماس کرد کہ بیشتر در باب رہا کردن سرداران انگلیشی معروض شدہ پذیرائی نیافت الحال ہم اگر  
 و اگر از ندکال بنیکامی است و اگر منظور باشد مردان را نگذاشته بجنے از نشوان که ازان حمله گرفتارند سوارے کجہرہ با اسرار پیش  
 میجر آوس باید فرستاد بر آشفته گفت مگر گین خان باید گفت چون با و گفتند رنجید و گفت این وقت کشتی کجاست و انقاسے  
 باین امر کہ نہایت مناسب بود نمود و در عرب علی خان نام عربی را کہ از لولح بجناد و نہایت نامرد پرازد حاققت و لندا و از نقاسے  
 گرگین خان و متوسلان او بود و قلعہ دارے مونگیر با دو پلٹن معین نمود و بطرف عظیم آبا و نہ منت نمود و سترلسن و ستر جیو  
 سترلشن و غیرہ انگلیشیان را ہجرہ مقید داشت صعوبت عبور راہ مخصوص ناجا را رہو ایائے نیست کہ در کل و لا جپان گشت  
 و اکثر مردم باندیشہ عبور از پل رہو کہ از کشتی درست نمودہ بود و در و مور را کہ از طغیان آب گرداب ہلاکت اکثر حیوانات بود  
 ارادہ پیش روی نمودند بندہ و پیرست علی خان مرحوم خاتم غلام علی خان مغفور و میرزا باقر و میرزا عبداللہ افغان  
 آقاسیرازے مبرور با تقاضی سبقت نمودہ از پل رہو گذشتیم و یک روز در اینجا توقف نمودہ شب دوم کہ تاریخ آن بالغفل  
 در خاطر نماندہ ساتھ عظیمی و انقلاب جیبی روی او ساختہ مذکور کشتہ شدن گرگین خان بود کہ ناگمان روی نمود و آن اجل  
 گرفتہ بیکافات بد باطنی خود گرفتار آمدہ حبان بے بقا لاود پدرو ساخت

گرفتار آمدن گرگین خان بچنگال گرگ اچیل کشته شدن او بتقدیر نر اسے عزوجل کوشتن  
 سیر قاسم خان بگت سینہ ویرادرش را از راه عناد و مقتول شدن انگلیشی مقید در عظیم آباد

گرگین خان کہ کبیرہ عالمی در دل داشت و خود را بتقلید از جمائے انگلیشیان سے پذیراشت در نسق ملازمان تیج انگلیشیان خود  
 میخو است کہ در انظر اب و المینان یکسان بار نقاسے خود بر عب و سلطت مبرر و دینیر است جامعہ انگلیشی بچندین جہات  
 بر این تسلط و نسق بر ملازمان قدرت یافتہ اند و منو ابلا و منو ملہ آنرا اکنون در طبائع آن قوم بمنزلہ طبیعات گردیدہ مصرع  
 از مقلد تا محقق فرقت است و ہجاء ارشے کہ ایا عن جذبہ تجارت گذرانند و بنا بر دور و زہ دولت و قدرت بر غیث قوم خود کہ ستاد  
 باین آداب نماندہ چگونہ سے تواند کہ نسق انگلیشی متن تنها جارے ناید بلست بکلا سے نگ بکب و را گوش کرد و بیک غنیمت  
 ہم فراموش کرد انقصہ خالے جاہ دوسرہ کردہ از رہو رسیدہ منزل نمود و گرگین خان بعبادت معبودہ و پس ترا جمیع لشکر

فرود آمده در پالی شیه خود بود و ناگهان دوسر طرف سوار گشته و آراسته و آراسته آمده در تخته خود چینه در خواستند  
 او جواب متعلق داد آنها را القاب احوال را دیده در تقاضا شدت و گفتگو بحدت نمودند گرگین خان تصور ایام سابقان نو ده گفت که  
 هست که اینها را دیده و نگذاشته اند از فرصت غنیمت دید و تا خود بدام افتاد شمشیر با کشیده لبه چار و خم پد و پیچ گرگین خان را از پای  
 در آوردند و بجایه با سپاه خود سوار گشته راه سحر گرفتند خبر گشته شدن او شهرت گرفت مالکان را رستنی سواران مذکور را از دهن بدو قتل و کشتن  
 دیگر در تر دیده و دوسه توپ که بر آجر بود و بطرف آنها سوار و مداسه توپ که گوش مردم اردوی عالی جا به رسید و وصول کرد  
 انگلیسیان را تا گرگین خان قیاس خود و آواز توپها را محمول بر جنگ کردند و عالی جا به نیز همین خیال کرده بر فیل سوار شده راه  
 میدان گرفت و شور یوم انشور و لشکر گرگین خان بهر رسید و سرایت بمیکر عالی جا به نمود و مردم لشکر عالی جا به خصوص متصدیان  
 و بازاریان بهم برآمده بیکر حقیقت حال انگشت یاد راه دراز را اختیار نموده اراده عبور از پل رها نمودند و سر دیچه هم گذاشته  
 ملازمان و بازاریان بیکر اختیار شروع آمدن نمودند و جاده کثیره که پیشتر آمده با شمشیر خیم و منزل بودند احوال و احوالان دیده  
 مستطرب گردیدند درین منظم شام شدند بلوای عام فراریان رد باز دوام آورد و دهمه با مشاغل برافروخته می آمدند و رفقای اختصار  
 یوسف علی خان و میرزا باقر محمد را بر اس سئو گشته در نقص احوال راسته شده مردم را فرستاده او گرغیگان پرسیدند هر یک  
 همین جواب می داد که سخن گفتنی نیست استماع این خبر اضطراب را افزود چون آمدی خبر از ما بگفتی و بنا بر خوف  
 حالجا به نمی توانست که قیاس خود را افکار سرازمان یک سخن که قابل گفتن نیست می گفت و علی الاقبال در احوال و کثرت مردم  
 می افزود و بلی مذکور نه مرا تا آخرت شده عبور مردم در سخت گشته بود از تصادم کشتیهای بلی که بهنگام عبور را بر او انبیا بود گر  
 میخورد و مداسه نشانی آواز توپ که از دور آید گوش مردم میرسد و یقین می شد که جنگ توپ در میان است و طعن غالب هانکه  
 انگلیشیه رسید و چون دریاچه در میان است جنگ توپ شروع گردید تا آنکه رای یوسف علی خان هم برین قرار یافت که با سپاه  
 باز کرده مستعد باید ماند یا بطرفه باید راند فقیر و میر شتر را می ماند گردید چون قریب به نصف شب گذشت و آشوب اندک  
 فرو نشست فقیر بیکر ازستان را فرستاده باوندانیک که بر سر پل استاده اشکار کشیده و گاه از جوجه و معارف لشکر که عبور کند تا درک  
 هر صدمه را با دشانیت کرده از او باید پرسید که ماجا چیست فرستاده حسب الاشعار بعل آورد و پاکه مخوفت و دوسه سوار چون از پل فرود آمد  
 چند تن هم همراه او رفته از سوانه پرسید احوال را نقل نموده گفت برین پاکه لاش گرگین خان است برای و فن حسب الامر  
 حالجا به می بریم بعد استماع این خبر المیدان میسر آمده فانی ابال شمشیر سیج عالی جا به هم رسید و باجا منزل گردیده روز دیگر  
 عازم پیشتر گردید و در منزل قصبه باره بگت سیم و هم را راجه سر و پ چند را بتج بیدار گدازانده و متسلیم بظلم آباد رسید و مرغ  
 حیف خان را منزل ساخت و در آن جرمه در استحکام قلعه عظیم آباد کوشیده و همادین خان و افواج دیگر را بجا است گذاشت چون  
 روزی چند بران گذشت و غیر تصرف شدن جماعه انگلیشیه قلعه سوگیر را شنید از شدت خفیه و کینه هم در اقبال انگلیشیان مقید  
 فرمان داد و آن سنگین دل با وجود اشتراک مذمب که در سگ زمره یک از فرق خطفه میسویان شکاک بود بلا آکره قبول  
 در او آخر ماه برج الاول یا اوائل بریغ الثانی سنه یک هزار و یکصد و هفتاد و هفت هجره شبی در خانه حاجی احمد یار مهابت  
 جنگ که انگلیشیان باجا متعبد بوده اند و الحال فاده مذکور محل قبور جماعه مذکور در عظیم آباد گردیده جائی معروفه شده است در آمد  
 دیچا رگان بیکر و میران را بطرف بندوق بجاک ملاکت انگلیشیه شده که در چنین وقت عبور و اضطراب اکثری از ان  
 بیکر دل از دست نداده بپاسه استقلال مقابل قائمان استاده بشیبه باسه شراب و سنگ گشت آنچه دست داد

جنگید و هر چه خواست عدم کردید و نیز دوسه روز قبل ازین ظاهر بواسطت برشته از مخصوصان خواهان بند و قاسم چه بقتل  
 ترشدان آن برابر با بدو خود بود و نیز سر نشسته گفتند که اگر بدست آید از میان ستم نشان جنگیده بر سر آیم و اگر بر آمدن بر سر  
 نیاید بآوردن کشته می شویم و جاسم کثیره را می کشیم از آن هر کس غیر از او اکثر نظرش بر کعبه است معالجات مردم با اکثر سرگان و نارکان  
 دولت عالی جاهه اشراف و عالی باده از حلقه اصدقا بود و دیگر می زنده نماند بنده صبح آن شب که انگلیشیان مقتول گشته بودند  
 بدربار رفت اما از قتل آن جماعه و محفوظ ماندن اکثر اطلاحی نداشتند بعد سلام ساخته نشسته بر خاستم مالی جاهه گفت با بشید  
 اشتهای شامی آید بند و چون خبر بود متعجب شدم که آشنایکست و از کجای آید بعد از آن گفت که خوب بالفعل بروید خواهیم طلبید بند  
 که از خوف جان خود مجاورت علی ابراهیم خان بدار اختیار نمودند متصل بنیمه ایشان نیمه میداشت که بکعبه نظر طلب نشست بعد  
 اندک زمانی بچه پدر آمد گفت که تلخیز رفتم باندک فاصله و اکثر را آوردند لباس پندری در بر داشت بعد مالی جاهه موافق  
 نشان از این ممالک چند رو سپیدر آورد مالی جاهه گرفت و گفت میان مادرش این عمل نبود و معافانه نمود و گفت نزد آشنای خود  
 بشید در بیلوسه فقیر نشست مالی جاهه گفت که با یاران در دزدی و باد و ستان و قبا با زسی چه منته دارد شما افواج انگلیشیان  
 بیاران در خانه خود داشته وقت کار برای جنگ ما را آوردید و اکثر در کمان دلاورهای جواب داد که من از مردن نمی ترسم  
 اینهمه انگلیشیان را کشته آید مرا هم بکشید اما اتهام دغا بر خود روا ندارم من این کار نگرفته ام اگر ثابت شود احوال هم را شتم ام که  
 بکشتن من فرمان دید عقیدت مند مان بدار ابراهیم خان عمده الملک زنده و آن وقت حضور مالی جاهه نشسته بود و خانه اش  
 دیوار بدو را خانه و اکثر بود گفت ایشان همسایه من اند از ایشان پرسید و از هر که خواست تحقیق نماید چون این سخن ببله اهل  
 محض بود خانه مرقوم گواهی عدم تقصیر او درین خصوص داد بعد از آن هر بانی آغاز نهاد و گفت اگر خواستید بکشته بروید والا  
 پیش من باشید و اکثر از هر شیاره رفتن تکلیف را انکار کرد مالی جاهه میخواست که شاید بر رفتن او نزد شمس الدوله سلمی میر آید  
 فقیر را گفت که ایشان را در تنهایی بایده نماند بنده ترسید که سبب او در تنهایی منم با هر کسی غیر من نیست و اگر مردم امانا با حساب الاشار  
 در سایه سر پرده و اکثر با تنها برده آنچه مرسته بود و بگفتم سر از در و گفت با قتل سطر است اسکان مصالحه نیست علاوه دی شب جامه و  
 نیز مقتول شدند بنده آمد با مالی جاهه ظاهر ساخت مالی جاهه خلوت نموده و اکثر را نزد خود خواند و مراد علی ابراهیم خان بدار  
 شکر که مشوره گردانید و اکثر گفت که این امر امکان ندارد اول خود بخوبی در عین راهست مرا انگیزد که پیشتر مردم و اگر پیشتر هم  
 رفتم قتل سطر است در نهایت بدیهه است که قبیح اسم است که از شما سر زده با این عمل مصالحه از جمله متغیات است حاله جاهه از این نام  
 باس کلی هم رسانیده ساکت گشت و گفت هرگاه رفتن نمی توانید هر جا بهتر دانید بایر او خود را تا پنج روزه حاله جاهه نمود  
 گفت هر جا شایسته خوش آید بنده تا جایی خوش است خلاصه بلباسه بود و شمس در شهر گذارشته بعد علی ابراهیم خان امر شد که مکان  
 تجوین نموده در آنجا گذارد و چند کس معتد بگزارند تا آمد و شد مردم نزد او و آمد و شد مردم او نزد دیگران نداشتند و حاضر نمائند  
 از و اکثر باید گرفت علی ابراهیم خان ابلاغ امر حاله جاهه و اکثر بنموده و حاضرین طلبید و اکثر میرزا هست علی را حاضرین مقرر کردند  
 او نویسنده و اوقاف مرقوم سکا ستمین فرموده فرود آورده و چند نفر معتد متعین نمود که بر در محاور باشند و بعد داخل شدند  
 حاضرین میرزا هست علی در سر کار علی ابراهیم خان احوالی جاهه اذن گرفته مردم خود را از در سرکاری و اکثر بچه پسرانید و اکثر  
 سلطان العنان ماند مالی جاهه با سلع خبر متوجه شدند قلعه سوزی طرف بلخ جعفر خان گذارشته بطرف غریبه عظیم آباد متصل بقصه  
 بپلوار سر مسکن نمود و صورت فتح قلعه سوزی بدین وجه است که جامع انگلیشیه در آنجا رسیده و قلعه گیر کسی بر دافعتند عرب ملغان



ذکر جنگ بنی نون انگلیشی با قلعہ عظیم آباد و ظفر یافتن عالی جاہ و بدر رفتن اوازین ملک حمایت و دیو پادشاہ

افواج انگلیشی عظیم آباد رسیدہ و از دستہ بازار شتر قریب تہ نہادہ و در جوی کہ بہ پشتہ سیرنا علیہ معروف و الحال بہ معروف گنج  
شہور است توپاچیدہ دیوار قلعہ پادشاہی را کہ از گلی دشت و بسیار کتبہ بود و نہدم ساختند اول صبح بود کہ بغیر گولہ توپ و تبار  
تختہ خان را از مقابل خود را تہ از راہ دیوار شکستہ داخل شہر شدند سیر بوسلہ خان برادر عموزادہ عالی جاہ و سیر روشن علی  
خان بچنے برادر سیر بدن کہ با چند ہزار سوار یک یک محفوظان قلعہ متعین شدہ اول شام رفتہ بودند نزد یک بشہر رسیدہ و احمیہ  
عبور از ہندوستان گنج و گیم پورہ بیرون شہر داشتند کہ از ان راہ رفتہ بطرف نخاس سیرہ آورده افواج انگلیشی پور شش آزد  
نزدیک تیکہ شاہ بمحین رسیدہ و شکست قلعہ دور آمدن افواج انگلیشی بخسار شنیدہ و تہ و متعین شدہ و دفع عزیمت نمود  
در پشتین و جنگیان مترو بود کہ ناگهان لشکر اسے انگلیشی بمید غلبہ و گرفتار نیدن تختہ خان قلعہ از دروازہ مغربہ حدود و سہ  
بیرون آمدہ نایان شدند دین ہرج جمع کثیر رہے اکہ تلت و کثرت آہنا لمحوطہ و معلوم نماید مسلک فرار پیو و در کمال اضطراب و خوی گرفتار  
کہ بعضے از ہریان در آب جاہ خرق گردیدند و بعضے در گل و لا افتادہ شربت مرگ چشیدند و روشن علی خان بچنے نیز در گرداب  
اضطراب با بے گل بسیار داشت رسیدہ و از اسب سوار سے غلبہ و دستار از شمشیر افتادہ کفش از پا بدر رفت  
با این قضیت پرشتہ بلکہ پیوست و عالی جاہ زمانہ را بکام اعدادیدہ چارہ بجز بدر رفتن نید و از بکر م کو حیدہ کجب سطلہ پور  
نزد مل نمود درین منزل سیر عبداللہ بالغت و وطن و دروزن بے خبر از لشکر علیہ گذشتہ بہرمت تمام از دست گنوا لان راہ را ہالی  
یافتہ جالی بسلاست بدر و اکثر قابو طلبان را ہمین روش پندیدہ اندامہ خان تریشہ بعضا بطہرہ در ایان زمانہ اعتبار  
کہ عالی جاہ حقو تقصیر آتش نمودہ بر فاققت خود گرفتہ بود پیش او و مقر بالنش بلند پر از اہر در داب رفاقت نمودہ عثمان بیا  
گفت کہ بخبار در عالم رفاقت چنان و چنین می نمایند لیکن از سہ سال دل بر سے از عالی جاہ داشت بعد و در و در منزل شریف  
ماہور باستوحاش و از سال و فامرا جاسا غلبہ با بر سوارت اشکر گردیدہ ہیشتر بد او و مگر رفت و عالی جاہ از شمشیر مگر کو چیدہ  
محاذ سے شیع پورہ کہ محل سکونت افغانی از زمین دارانست دید اسے موہن را پایا بعبور نمودہ و تہلی بخو کہ آبا د سے تاجران  
معروف بقراتیت مقام فرمود وزن و اسباب و اموال خود کہ بر قلعہ ہتاس گذاشتہ پوزند خود طلیبہ سیر سلیمان خانسان  
کہ متعین علیہ و مالہام غلبہ و تحویل بود ظلامتہ اموال و نقود و جواہر راسخ زن عالی جاہ و دیگر سنواں مجبہ یہ مطلقہ آتش آورد و لشکر  
رسید و ہم درین مکان سیر زانجف خان کہ از تالہ او ہوا راہ کو ہستان گرفتہ بود از ملک سنین سربر آورده بجالی جاہ پیوست و در  
جاسے مذکور مجلس مشورہ انعقاد یافتہ اختلافے در آرا بہر سیر زانجف خان کہ مزاج و رویہ شجاع الدولہ را علی ہامی علیہ  
انست رائے بہر رفتن پیش او نبود و می گفت کہ ہرگز آن طرف نباید رفت خود در قلعہ ہتاس با جمعی از خواص و ستمخان متہ  
نشین و فوج را ہمین واگذاہد درین ازین حلقہ مردم سواران خوش اسب خوش یراق کہ در سوار سے ماہر و با داب بسیار گری  
واقع اند چیدہ و از پیادہ ہائے بقدر حاجت ہر کہ لائق باشد ہرہ خود گرفتہ با انگلیشیان می آویزم و فرست آرام و انتظام قیدیم  
تا بخت ہر گز ایا و ز باشد عالی جاہ از دے آب و ہوا سے رہتاس و بعضے اندیشا سے دیگر نمی پسندیدہ اسے مذکور در ان حدین نشان  
داشت لیکن تقدیر نگذاشت سیر زانجف خان گفت اگر این را سے را نمی پسندیدہ از راہ بنیدلی کھنڈ حازم و کمن باید شدہ و اتفاقا  
و کھنیاں کا سے از پیش سے توان بر دعالی جاہ از دور سے راہ و ماجبیت از ان بلاد مردم آغا و بانیث مزاج از جماعہ



و عاقبت پیشگی آهنا برین اراده هم اتفاقاً مگرد و رجوع بپادشاه و شجاع الدوله را صوب اراک و خطه طبرستان ارسال فرمود و این امر را  
 این را ستمی نمود و سیرسلیمان بنابر غرض خود قیود و کلمات را بدین اراده می کرد و میرزا کبیر خان از رفاقت عالی جاہ و مصداق  
 جزم غم رفتن پیش شجاع الدوله سر باز زد و قاصد ترک رفاقت بود و هنوز از امری متعجب و مقرر نشده بود که عرض احمد خان قریشی  
 متعجب و در و افراخ انگلیشی تا بحسب علی پرور رسید به چند این خبر دروغ و حلیه قریشی مذکور بدینا عالی جاہ و اقتبایش بے نهایت  
 روی داده اند اضطراب عظیمی لاحق مال او شد و درین ضمن عرض می کرد که خود را در جنگ امتحان اراده و در این  
 انگلیشیان فرستاده اند که در زمین رسید و در راه عبور لشکر شود و زمینداران محال است خود را اشاره نمود که پس ماندگان لشکر  
 و اسباب عالی جاہ را که عقب مانده متصرف شود آنها حسب الامکان ابل آوردند که گریختگان انجامیم بشکر رسیده اخبار خوشتر  
 نمودند عالی جاہ با اضطراب تمام پاسبان و وزیر آمده با آنکه اراده مقام داشت بناچار سوار کوه نمود و در محرم از دست رفت  
 بنده را طلب نمود که عالی از من آمده بایز شست الحال چه محل رفاقت عالی جاہ مانده و عالی جاہ بنا بر این شست مانده  
 با انگلیشیان از قیود نهایت سرگردان و بی التفات محض بود و قیود را پس اخلاص علی ابراهیم خان بهادر و سیرزا با قمر  
 و سیرزا عبدالعزیز ترک رفاقت تا وصول بمانند غیر لائق دانسته دست از هر چه بشکر مخدول برداشت و عالی جاہ وقت  
 شام بقصر پاسبان رسید صبح از انجامیم پیشتر رفت در منزل سانوت مبنای رلب دریاچه و در آنجا دوستانه مردم خواه  
 می یافتند وقت شب طالبان خواه را با شمشیران جواب و سوال تلخ و تند رو سده داده صدرا بلند خند عجیبیت آفاغریه  
 در لشکر بر رسید آشوب غنیمی بر خاست بر تپه که عالی جاہ مشطرب گشته از مسند خود تاسر در و از بهار بهانه آمد و می گفت که در  
 این غوغا نا سیر میانیست شاید تک بجرای تو کران شود شتر بر پا کرده است چون از دقتی را در سلاست لشکر عالی جاہ  
 سبقتها بود آشوب مذکور فرزند شست و صبح آن روز یک لک چاه هزار و پیر نقد پنج زنجیر نیل سیر زانجین خان که قاصد رفتن  
 بنزد شجاع الدوله بنو و مرحمت فرموده و منضم نمود و خود بر دریاچه کرم ناسه منزل کرد و درین عصر خطه طبرستان را شمس الدین  
 بیع عدنان شجاع الدوله بهر دستخط او بر قرآن مجید رسیده عالی جاہ از کرم ناسه کوچیده و لک راجه بلوچ که کلخور شجاع الدوله  
 بود بر لب دریائے گنگ در و نمود

## ذکر عبور نمودن عالی جاہ از دریائے گنگ و مقامات و مکان و فرستادن سیر سلیمان خان سامان را نزد شجاع الدوله و شست پیمان

جالی جاہ از خوف ضایع جامع انگلیشی آسوده متصل به بنارس بقا صلح شش هفت کرده از بلده مذکور در منزل گریه  
 و غم از دوستان و خدمت گرفته در بنارس رسید و بشرف استقبال قدم حضرت شیخ محمد علی حنین اسکندری اسلم  
 علیکین شرف گشته در خاک خال سراسر افتاد خود سیر عبدالعلی خان بهادر و زول نمود مرحوم مذکور در آن ایام با کمال عسر و در  
 بلده فائده و مقام داشت فقیر را ناخواب و در از پنج اسفاده آسوده بعد چند روز که لشکر عالی جاہ در فاسه بنارس رسید  
 آمد و رفت نزد دوستان می نمود و گاه گاه عالی جاہ را هم می دید روزی در جلده و سیر این رفاقت با من گفت که من صاحب  
 پدر و برادران شما از انجام انگلیشیان و خطه و خطه اند شما چرا القید می جویید من ستم کشیدم و بد و با آنها اتفاق  
 در زیاده فقیر بدید گشته جواب داد که بنده در رفاقت شما خیانت نکردم با انگلیشیان و اتفاق پرستیده و پنهان در راه

مرسلات و جاسوسے نگذاشته ام و بیش تر نیست والا این همه مردم کہ بے اطلاع شاد را در آورگشته بآن طرف پیوستہ چند ہا ہمراہ  
نمودہ آرام و سبیل ہرج در اطلاع پذیر خود رفتن سے تو اسے ہم نہایت و اخلاص نگذاشت کہ چنین حرکات و حرکت را اختیار کرے  
ذکر آمد در وقت نیز دو کم کردہ اکثر در خدمت شیخ میر و در مذکور و بعض اوقات بصحبت علی ابراہیم خان و دیگر دوستان گذشتہ

ذکر شہرت خیانت نمودن سیرسلطان با عالی جاہ و نزدیکان محسن کیسہ ای جو اسہ در راہ و بر چرخ از سواران دیگر

بر اکثر لغو و جو اسہ گرگان بہا کہ کیسہ ہائے کہ پاس سفید پر از امانا بود ہمراہ سوار ہوا ہے زمانہ ریختہ اور سیاہ نہایت مستورات  
سے بر زمین سیرسلطان خانہ امانا ہنگام ہر دن بہت اس میں یک عالمی جاہ و آوردن از آنجا بخار و محرم بود پادشاہ دادا بود کہ ہنگام آوردن  
اسباب از لغو رہتا بس خیرات عظیم نمودہ جو اسہ نفیسہ بیش قیمت کہ ملکوک سے اور زید و زید و عاے جاہ و اوران خان  
حضرت ملا خطہ و محاسبہ آن نمود و بعد از محال سوا نڈہ ہم با نوکران خصوصاً مثل سیرسلطان عبدالرشید و شیر ذکر و در امانات  
لباس اور ویشہ و بر کردہ ربوہ و سبیل ہائے جاہ اکثر و ستانی در دست و دکال و بیشتر گویان نیسے استاد و می گفتہ  
چگونہ و یکدام چشم خارا باین جالی تو ائم و دید تا آنکہ سبقات ہر ہا کہ سے کہ از طرف پنجاب الدولہ باینجا حرکت عاے جاہ آمدہ  
نیز و پنجاب الدولہ در خدمت نگذاشتہ در پانچا با راہی بپنی بہادر و علی بیگ خان و عزیز خان و دیگر و سیرسلطان کیسہ ای جو اسہ  
و دیگر علمدار کان آن دولت غیر سارا جنگ کیوں تا اعلیٰ سیر زائش الدین مرے ہائے جاہ و دولتیہ و جواب و سواران  
بود در خدمت و سیر سلہ لان اہل خیانت تو لستہ لائیں خود بودہ بعضی از خود اہل ہرے ہائے جاہ و دولتیہ و جواب و سواران  
نزد عالی جاہ و باو شہر اسمائے و سبیل ہائے ای مدیہ و بابت برگشت و قبل از خود او سیر زائش الدین نیز با رقم و وزیر  
و پادشاہ کہ متعین نہایت دلجوئی و غرض اعلیٰ با کمال مہربانے و الطاف بود و سیدہ سرمایہ المہمان خاطر مہربان عالی جاہ  
گشتہ اندازہ شد و خدمت بطرف لشکر وزیر گردانیدہ سیر زائش الدین خان از کرم ناسہ راہ بودند و کھنڈو گشتہ جنگ بولند  
رفتہ اندازہ انجا بمقدم اورا منتقم شمرہ در اعزاز و احترام او کوشید و وفایت خود بر گزیدہ عالی جاہ و بعد خود سیرسلطان  
و دلجوئی از انتقام احوال خود و نگذاشتن مردیکہ منظور و در کار بود و اداسے تنخواہ بر طرفان روانہ لشکر و وزیر پادشاہ  
گردیدہ و بنا بر عدم اسباب و بے التفاتی عالی جاہ وفات خود درین سفر بے فائدہ و قضیع اوقات دیدہ و وقت دینار  
اصول و استتہ چہ بنا بر نا خوشی مزاج میر جعفر خان از رفقاے ہائے جاہ و پودش بر کرم ناسہ و گمانا کہ مردہ ہائے  
وزیر دلور عالی جاہ داشتند و حادثہ درین روز وے دور از حرم و مال اندیشے نمودہ و محبت حضرت شیخ سیر و وزیر  
از معتدلات و نعمائے غیر متوقیہ کہ یوں متکبر و عجب و اشتقاق آن زعمہ و انفس و آفاق کہ درین زمانہ و غربت و بزدل  
احوال فقیر داشت از بان و بیان را پاراے تمہید نیز از یک آن نیست دلجوئی و استمالہ این بزرگ نامیدہ نام بگاہہ ہنگام کہ نام ذکر  
آن بعد تر از عجز و تقصیر اعتراض می نماید چون وزیر جزو زمان و دوری و مہمانت قلمب و لسان از جہانیم متعارف خلق عوام  
گردیدہ و در زعم و سروران و رؤسا خصوصاً نہایت رواج دارد و وزیر پادشاہ ہم با عالی جاہ ہوا سید کا زہرا حضرت و امداد  
سے نمودند و ہم با انگلیشیان و سیر جعفر خان جواب و سوال آشتی و معاملہ سے فرمودند چنانچہ را و شتاب را می را کہ ذکر اختراعات  
مختلفہ در اوراق ماضیہ گذشتہ و او بعد بر آمدن از عظیم آباد نو کہ شجاع الدولہ گردیدہ و بر فاقہ را و جہتی ہوا و زائش الدین  
تا درین دولت عالی جاہ و بسر بردہ درین وقت نیز از حاکم رفقاے مینی بہادر مذکور بود و مینی بہادر بنابر توجہ میر زائش الدین

اوکیل عالیه جاه بسالار جنگ و عدم نفلیت اورین کاره شوریکه در قسم آکال امور داشت برچیز حصول مطالب مروجو مالی جاه و خزینه  
مصلحه و مصالحه با میرجعفر خان و قرقه انگلیشیان بود براسه پیغام انفصال مساومات مع خلعت عنایات و مهر بایسته فرستاده بامر  
اغذیه و جواب و سوال حصول مقاصد خود از هر دو جانب گرم داشتند میرجعفر خان بواسطه راوشتاب راسی مبلغ کمینار و بیه  
فرستاده عبدالحی خان مالوسه بندر را بسبب آنکه عالی ماه باو بدو از غنیمت آبادیا بر رفاقت رام نارین چنانچه گذشت آن  
را بدر کرده بود و طلبید و مورد مهر راسته گردانید و هدران آوان والد بنده مع برادران فقیر و لشکر میرجعفر خان بصورت آمده ملاقات  
کرد و اما چون عالی ماه با والد را ملاقات نموده بود میرجعفر خان چندان از دل از ایشان راسته نبود

دکر رسیدن عالی جاه متصل بشکرتشایع الدوله و ملاقات اینها با هم دیگر و آمدن وزیر و پادشاه  
بر سر جماعه انگلیشیه بدلا لالت و اعانت عالیه جاه در کمال کز و فخر

چون پادشاه و وزیر الممالک شجاع الدوله بهادر بطرقت آک آبادیا بر بندوبست بندر مل کنند بود عالی جاه هم حسب الطلب اهلان  
طرف را بهیشت بعد رود تقرب مسکو و دیگر فاصله بین العسکریه کرده بود شجاع الدوله باستقبال عالی جاه در کمال شان شوکت  
فوج خود را گراسته با ده هزاره و هزاره و پنج نفر عالی ماه آمده عالیه جاه که از آمدن او انگلی داشت پلین باسه خود را گراسته  
از سر و روزه سرزده باسه خیم نامافاصله بمیدگر اغلب جنس یکسریل خود اید بود و دروید استاده کرد و خمیه باو در کمال رفعت  
و رفیت بر پا نمود و سران سپاه و رفقا سه عده را نیز با سورتی خلعت لباس نموده احضار فرمود چون وزیر رسید تا طرف  
آمدن دروازه استقبال نمود از طرفین سلام بنیاطه نمود و دستان بعل آورده باهم ملاحظه نمودند و با اتفاق آمده هر دو یک  
سند نشسته وزیر کلمات افلاص و اتحاد و دلی زیاد از حد تقریر کرده بلازست پادشاه همراه خود دعوت نمود عالی جاه بیست  
و یک خوان ملبوس خاص مختلف القماش و خوانها سه جواهر زو اهر و اخیال کوه شکوه پیشکش نموده و بلازست پادشاه  
رفت وزیر الممالک استغیاه عالی جاه را بر نیل خود گرفته هر دو یک مرکب روانه سلطانی شد و بعد حصول ملازست وزیر  
لشکر خود و عالی جاه بمسکو خویش برگشت از روز دوم عالی جاه بخانه وزیر براسه بازید روانه گردید و نیز غلبه ملازم را فرمود  
بود که لباس ملون سقر لاسه پوشیده و نید و قناد دست گرفته و سینه دسسته از سر و روزه نامافاصله که گنجایش داشت پادشاه  
حسب الحکم بعمل آورده حاضر بودند و دیگر اعیان لشکر و ارکان دولت نیز که خدمت بسته در جاسه و مقام لایق خود اجتماع و ملا  
نمودند و عالی ماه باکو بهیشت و ایهت رسیده چون داخل سراپده وزیر گردید شجاع الدوله استغیاه ماسر فرمش استقبال نمود  
دست عالی ماه گرفته همه را خود برد و بر سر بند بر او خنود نشانید و نهایت دلجو و اشتقاق را کار فرماشته شلی بسیار و اید و اعانت  
و استرداد مویجات بنکاله و غلبه آبا و از دست انگلیشیه اسید و از نمود بعد چند روز عالی جاه بصحابت علی ابراهیم خان بهادر  
یکدست زیور بسیار گران بها که بگوگمی از زیور و رسته فیلی که نهایت خلعت با پوشش در و وزی بود باو بیو یکم دن شجاع الدوله  
و هم بپوشید و ایا و تحف گران بها براسه مادر شجاع الدوله زن صفدر جنگ فرستاده آنها را خوش خود و مادر شجاع الدوله را مادر  
خود و خود و چون شجاع الدوله را انفصال مصالحه با تبدیل باو گرفتند با انگلزار سه بپوشید و گناست آک آباد از آنها مغفور بود و راجه  
بینی بهادر را پیشتر فرستاده و ترح حصول مامول سیکز را نید و تبدیل باو انقیاد و ذکره و سرطاعت فرمود و اید و احتیال در جنگ  
بسیار دران جور اسه رفت عالیه جاه باو وزیر پیغام نفعت بطرقت الممالک شخرفه نموده استعمال و دان زشت و درنگ

و فرصت دادن با انگلیشیان مصلحت نمی انکاشت وزیر المملک ہند الفصال یافتن سالہ مذکور در میان آورد و عالی جاہ گشت کہ اگر اخبار بہین کاراست مخلص با اینجہ فوج و اسباب مطلق نشسته چہ میکند مرا امور فرمائید تا کار سرکار بہ دولت و جلالت انصار دادہ برگرد و وزیر بقید نمودہ مرض ساخت عالی جاہ عبور چنان کردہ داخل ملک تبدیل کنندہ گردید چون توپاے تیار با کین فرنگی و افواج مرتب و مودب با ادب آہنا ہجرا داشت ازین بی بیا و بیشیر رفتہ قلعہ محقرے از انہا مفتوح ساخت و متحمل قلعہ سردہ اور سیہ چون میرزا بخت خان ممنون احسان او آن طرف بود و نیز یلینق فوج عالی جاہ بر خلاف رویہ افواج متعارفہ ہند منتقم دیدہ و اسباب قلعہ گیر سہ راہم یو فور در یافتہ انیک سر حساب و راستہ یاد اسے زروا جہ گردید و بواسطت میرزا بخت خان اہل انفصال یافتہ از رسول زہدین المینان میسر آمد عالی جاہ شاد کام و متفقہ المرام سعادت نمودہ با وزیر لائے و بلشکر افواج ہند و عزیمت تیسرہ ملک شریفہ تسلیم یافتہ تہیہ سفر مذکور پیش ہندا خاطر با گردید و اسطہ ماہ مبارک رمضان سنہ یکتر از و یک مہرہ ہفتاد و نہت ہجری کے بود کہ وزیر و پادشاہ مع عالی جاہ در بنارس درود نمودہ بلکہ مذکور را مساکر ساختند و مختیا نمودہ را در بنارس پنج ماہ گذشتہ بود کہ در و دین عساکر و ملاقات با دوستان میسر آمد چہ عالی جاہ در آخر برج الفالے یا اول اہل جادسی الاولیٰ شکست خوردہ بعد در بنارس رسید و اسطہ یا ابو اخر ماہ مبارک بود کہ با اتفاق وزیر و پادشاہ با زور بنارس با سید انتراج بنگال و عظیم آباد وارد گردید و یازدہ لک روپیہ در ماہہ وزیر المملک ہند مقرر کردہ معین ساخت کہ ہر گاہ بارادہ اعانت او و انتراج صدکیات شریفہ عبور نگذا نمودہ داخل حدود مویہ عظیم آبا و دشمنہ از ابتدا اسے روز و دران حد و در ماہہ مذکورہ ماہ باہ سے رسانیدہ باشند

ذکر حدوت فتنہ سنا زحمت در فوج انگلیشی و برخاستہ آمدن بعض افواج ازان لشکر در رام نگر و ملازم شدن آنہا در سرکار شیخ الدولہ بہادر

سوشیر ایک فرانسس بیج جاعہ از اقوام خود در رفاقت انگلیشیہ بودہ و میر جعفر خان در جنگ عالی جاہ و صد انعامی یافتہ نمودہ بود زمانے کہ بر کم ناسہ بعد انقطاع تعاقب عالی جاہ مقامات داشت الفاسے دندہ نمودہ در موعود رسانید کہ کثرت کورانی اورا کہ توش بودہ اندر زور مذکور سنا زحمت با انگلیشیہ روئے دادہ خبر با فتران گردید سوشیر یک با یک سجدہ چندان ہتھوم خود مع بند و تہا سہ چھاسے و شاید یک ضرب توپ ہم یا بدون توپ از کم ناسہ برخاستہ قبل از ورود شیخ الدولہ بنارس و بعد رفتن عالی جاہ بلشکر وزیر ملک راجہ بلوچہ سیکہ زیندار بنارس آمد و افواج انگلیشیہ چند میل راہ تعاقب آنہا نمودہ بنا بر احتیاط و منتظر اشتعال زائرہ فساد با وزیر و در حدود او اہتمام ہوا فذہ و مجاہد با یک مذکور نکردہ برگشتہ آخر الامر جماعہ مذکورہ مع سردار مرحوم ملازیم شیخ الدولہ گشتند رؤسائے لشکر سرسہور کہ عبارت از پادشاہ و وزیر و عالی جاہ باشند بخدشت شیخ مرحوم جانچہ شدہ و این ہر سہ سرورینہ در اک خدشش مکر نمودند از فو اسے کلام جناب مرحوم مرحوم مانعیت از حرب انگلیشیان نظر بدیم انتظام افواج و فقدان ہمارا ت داب حرب در سپاہ استفادہ شدہ فقیر را نیز مانع مرافقت بالشکر مذکورہ و سے فرمود کہ ازین جاعہ نہتیت امر سے تصوریست را سہ پیوہہ عنقریب سعادت خواہند نمود و بندہ را آرزو سے رسول با کین ماکوفہ و احد قاسے سہور نگذاشت کہ اعانت امر لازم الاتباع آن مرحوم نمودہ از فیض خدشش مستفید بماند بہر حال بل کشتی بر دریا سے نگاہ سہ عساکر کجرا بواج عبور نمود بعد اندک توقف در حرکت آمد و راجہ بلوچہ سیکہ گزیدہ



می شمر جواب میداد که جنگ را بر اسی و سلیمه من باید گذاشت چون جماعه انگلیشه و افواج شان بسیار کم و خرج سفر بیهات و مخارج  
عالی باید گذاشته نهایت خسته حال بوده اند مملکت افواج شجاع الدوله و شجاعت و جرات آنها و او شهر داشت جنگ اور و میدان مناسب  
حال خود نمیداد و تخمین بحسب عظیم آباد اصل و دانسته سیر محیر و جفر خان از کسیر در نهایت انتظار بر فاسته راه عظیم آباد گرفتند و  
شجاع الدوله در مع پایدار و عالی باید کمال جوش و خروش داخل حدود عظیم آباد کردید و منزل بنزل را در می برید و مخارج نگران  
فوج پنج شش کرده و اجار سوسه لشکر شش نفر آباد و نه لشکر عظیم خلیف خدا را بنویسید و از اضرار رسانیدند که بیچارگان چنانچه  
از در و در و زید و پادشاهان بود و بیکان آمده از مدول و ناگوسه انگلیشان شد و بدید از این قسم ظلم و عیال بیامده و فرس  
و آنرا که هیچ کس نرسید چون و زود لشکر در کمر این بزرگ در یاسه سوین گردید و بدید که از دست آرزو و ملاقات والدیه  
خود داشت احوال لشکریان و بیایک ایشان فراموش کرده و بر چو پا خود که در هند سوار میسر و میسر است سوار شده و با دوسه  
خود متکار و گا و بار بر دار و نه حسین آباد که دار الملک محال التماس کردید چون از دریا گذشت محمود خان رفیق خود را در این  
کس دیگر یا بار بر دار نکرد و گذاشته خود پیشتر رفت و در موضع شش پیر و کسنا و آنجا از خوف غارت لشکریان و در بر و پادشاه  
گرفته و راه خالی گذاشته بودند و رسیده اند و ما می دانستند و بدید و شنید اسپان شنیده و متعجب گردید که اینجا اسپان کجا آمد و مردم  
چگونه مانده اند آن وقت یاد آمد که اطلاع الطریقان لشکر خود بخواسم که برگردم پیشتر رستم دوسه کرده راه طے شده بود و کسب  
عظیم و در میان آن سنا نمائے دشمنان بنظر آمد حیران شدم و بعد اندک زمانه دیدم که سواران سوار شده و غریب  
بر دوسه سواران منغل و افغان و دانسته ملازم وزیر نمک و سپه آن می آیند فقیر در آن صحرا بر جان خود و رفیق که هر دو را  
دیگر همراه و شتم تر سیدم و گاو و بار بر دار و نیز از جمله غنائم آنها شمر و خود خواسم که هنوز دور اند شاید ما را ندیده باشند و از کنار  
دریا پایین رفته و در یک سوین کنارش گرفته تا حد ملک خود باید رست بکنان را نگویم که ما را نگویم که ما را ندیده اند و از آنجا  
نه پسندید گفت چنانچه از آنجا آمدیم یک آنهم ما را دیده اند و این حرکت را عمل بر نفوذ و مانده و غارت و لیر تر خواهند شد حال  
در میان اینها بکمال دلاوری باید رفت فقیر فحید که رست می گیر و مصالح او را پسندیده اطاعت نمود و بطین گاه باشد که  
کو که نادان و بغلط بهر وقت زندی می رسد چون متصل بهر گشتیم یک آن از آنکس نفس بود و سپ را از صفت بر آورده  
و فقیر و دشمن بسدوق را بجایش گذاشته بطرف من را زد و گفت کیستی و کجا می روی و بنده هم دلیرانه جواب داد که ترا  
چه کار است وزیر الملک را بر سر آوردن سید پادشاه علی خان ما را از اسد جنگ که مر و عده و صاحب جانگیر و زدن من  
قلعه بهتاس می باشد فرستاده آنجا می روم گفت این دیگر کیست گفت رفیق من است و بار بر دار من عقب می آید این  
گفته را از افتاد و جواب شنیده و دلیرانه سر او دید و گفت مرا است دوست و از راه خود گذشته برگشت و تعرض با من در رفیق  
و اسباب با من که نکرد بعد از آن نصف میل و دیگر چون رفیق و دوست و دیگر بهمن صورت پر خور و آنرا فقط و استغفار نمود  
جواب از خود متکاران شنیده راه خود گرفتند پس از آن دانسته دیگر در دوسه پر خورده چیزه که پرسید و جواب می شنید اما  
چار سوسه و آتش انداخت سوخته بلند و نایان بود بعد از آنکه چرخ میل را طے کرده میمنت عنوان رسیدم و در عالی از مردم  
و یک دوسه و پاسبان بر کنار و مذکور استاد دیدم از پرسیدم که پیشتر هم غارت گران رفته اند گفت تا اینجا رسید  
و و بات را سوخته و غارت کرده سوار شده و هر چه بدست شان آید برده اند و گفتم خبر بد بات دیگر باید رسانید فردا اینجا پیشتر  
خواهند رسید و سوار شده و اینجا از رسید و بحسب آباد رسیده و در روز فوجت کردم و والدیه و دیگران را دید و مع برادر خود

سید علی خان بهشتکرم و دولت خود لشکر تانان زمان از عجب علی پور گذشت به در راه از خوف وزدان بشتکرم بریده آمد که چه گفته آید  
و جامه انگلیشیه سیر محمد جعفر خان بشهر رسید باز فوج خود را حریجه گردانیده با اسلحه و خا صحت چند کرده از اردل پیشتر آمدند  
و در خود تاپ کل مصداق افواج شجاع الدوله نیانته روسه خود از مقابل برپا افتاد و از هج و زمانیان که در غارتگره اطراف جانب  
سے دیدند خود را رسے نمود به شهر عظیم آباد رسیدند و بعضی توپها را بر برج حصار گذارند و بطرف پکا پاڑے برسد آب  
جله که اکثر اطراف شهر را در برسات محیطے باشد منزل گردیده بطور مورچائی قائم کردند و توپے را هم بر بلندے سعوت و پکا پاڑے  
برده بستند و سیر محمد جعفر خان را مع هندیان همراهش برسد مذکور اطراف جنوبیے شهر را سے دادند و چند کپنی تلنگه خود را در  
مافوقش گذارند گویا سیر محمد جعفر خان پست سرانگلیشیان و متصل با ایشان بود شجاع الدوله رسید آباد بنا بر مراعات افراط  
براسے لشکر کتانه دریا سے سوین گرفته در راه راست عظیم آباد را گذارند و بطرف قصبه سیر میل نمود و در سیر بنده هم لشکر کپنی تلنگه  
احباب کامیاب گردید آخر بغیرورت از آنجا کوچ نمود و باز بطرف پهلوار سے جاکر کرد و سیر عظیم آباد منزل گردید اگر چه درین  
منزل چاهها بسیار بود اما باز هم تلنگه در آب رویا و چاهها سے دیگر مفر کردند ظاهر ایک روز در آنجا مانده صبح روز دوم با ناط  
جنگ و زیرین حالے چاه و کل سپاه سوار گردید

ذکر جنگیدن شجاع الدوله بالانگلیشیان و یافتن احوال جنگی ایشان احوال نمودن و جنگی چند روز بعد از این  
جنگستن بطرف کبسر و جهاونی نمودن در آنجا بودون بے خبر و بعد محمدی نمودن با عالی چاه بلے بال و پیر

شجاع الدوله با جمیع افواج خود که بحساب سوار و ملح بوده اند سوار گشته از شارح عام که تالاب تلخی پور و گمانے پور و مقبره پور  
عالی ماه بر سر آن راه واقع است پیش رفت و دینی بهادر مع راجه بلوندر سنگه بطرف دست راست و وزیر باندک فاصله  
هما سے گرفت و عنایت خان پسر مافوق رحمت و بهیلے کلک دار بجای بهیست و بر بل و غیره با دوسه هزار و دویله و گشتائین با تلخی  
هزار تلنگه و قول و دیر بوده اند و حالے ماه یانچ پلشن که کبسر کرد و گئے سمر و با توپها سے وضع انگلیشی و بعد توپا سے چقای آراست  
و تیار بود و البته پنج شش هزار سوار نیز همراه داشت بطرف دست راست یعنی بهادر و با فاصله بسیار بهیست که تخمینا یک  
و نیم کرده و مقابل پکا پاڑے دور چالی سیر محمد جعفر خان واقع بود از پلا گو له رس توپ دور تر رفته استاد فقیر که سرشته  
نوکر سے با کسے برداشت بر اسپه سوار بنا برد و سینه سے علی ابراهیم خان بهادر و سیر زامافرو سیر زامعبد الله همراه ایشان و فوج  
حالے ماه بود اما هر جا سے خواست رفته همانا سے نمود تا آنکه شجاع الدوله در بناه عمارات آباد سے خارج شهر سے آهسته آهسته  
متصل بمیدان علی باغ زار حسین خان مرحوم نایان و جنگ توپ و دبان شروع گشت و در مرغ فوج خود جهاورتا نمود و  
قدم بقدم پیشترے آمد و از طرف انگلیشیه متواتر گوله بار سے توپ بود و گوله یک توپ کلان بطرف سمر و که البته بقدر نفس کرد  
پیشتر از حالے چاه معوق خود آراست استاد بود و در فوجش سیر رسید و تلنگه اسے سیر پیش مجروح میشدند و گاسه گو له توپ  
از سرفوج او گذشت در میدان امین او و حالے چاه سے افتاد شمس و شجاع الدوله پیغام بر اسے عالی ماه آورد که من با  
و شنان شام مقابل گشته گرم تیز و آوینم شما در آنجا استاده چه مے کنید از ان طرف شام مثل من مقابل انگلیشیان که  
یورش نمایند و اگر منی تو اند سیر و راس توپا و تلنگه اسے پلشن متعین من نمایند تا پیش رو سے من او توپ انداز سے بر عدو  
ناید و از اطراف سواران بر آهنا یورش نمایند عالی ماه در جواب عثمان جعفر و گشته مرستار و از چاه سے خود کینید و سمر و

نزد وزیر بیک او فرستاد دو نیم ہزار روز گزشتہ وقت لہر بود کہ گسائین مع نانگہ باورش نمود و از معرفت انگلیشیان شکاک گردید  
 ارشہ ہمارا در بعل آمد و جمعی از نانگہا سے سینا سے بر خاک ہلاک افتاد و مغلوب شدند و شدہ از لشکر عالی جاہ علیہ و گردیدہ بلین فتح  
 او و بتیہا بدیتا شاہی ستاد و دبستان را اکادہ ساخت کہ بعد شکاک اگر باز آواز توپ انگلیشیہ بگوش آید غلبہ انگلیشیان است و  
 سلامت انہرام گسائین و اگر آواز نیاید انگلیشیان مغلوب مگر متلاشتہ گشتہ انداختا رہے کشیدیم کہ بعد یک دو شکاک باز آمد از  
 توپ استماع افتاد و افواج شجاع الدولہ با ہم جمع گشت بعد دو سہ گھر سے عنایت خان سپہر و افکار رحمت بار و بیلہ ہا سے ہمراہ  
 خود و دیگر افواج و وزیر ورش آورد و ہمان قسم آواز شکاک بگوش ما رسید اختصار آواز توپ میکشیدیم بعد لحاظ چند شنیدیم  
 و از برج طرف مہر سے گنج نیز توپ اندازے علی التواتر شروع افتاد و از فوج شجاع الدولہ جمعیت نمودہ سہ ساعت از یزید ہا سے  
 خوابا بود کہ یورش ثالثہ بعل آمد و پنجہ توانائے و تاب تحمل در مردم وزیر بود صرف نمودہ تر از لڑے در مصروف انگلیشیہ با یزید  
 و بعضی از دہل و طلبہ را کہ کہ در جنگ می نوازند در دست مردم وزیر افتاد و انگلیشیہ کمال پایدار سے را کار فرما گشتہ علاقہ  
 معقول نمودہ مسلک ما سے متواتر نزد و فوج وزیر تاب نیاوردہ بجای خود برگشت لیکن بلوچہ سنگ و بتیہا ہما در از ما سے خود  
 کجینیدہ تدرگ شہنشاہ دین محمد جامعہ دار مشہور پیر متنباسی شہنشاہ ہما در ملید فائے از لشکر انہما بکار آمد و در میدان جنگ از دنیا  
 در گذشت و فقیر بچہم خود دید کہ ہوا سے مشرق پید گشتہ و ہر دوے لشکر وزیر و وزیر گرفت ازل معربے بود و از پشت لشکر وزیر  
 سے وزیر ہما در زمان دیدیم کہ بعد شکاک سوم انگلیشیان توپ خود را از جا ٹیکہ بود و پیش بردہ خود ہم از مکانیکہ استاد و ہوا  
 قدر سے چند پیش آمدند دین عمرہ شہر سوار وزیر نزد عالی جاہ رسیدہ ملاستہ بر تابل ایشان و دگر دین یورش و دفتر ستادین عمرہ  
 نمود و گفت کہ الحال روز باختر رسیدہ وقت جنگ مانده است ہنگامہ بر گردند و فراموش کہ با یزید بعل خوابا آمد عالی جاہ عمرہ  
 را کلاہک پیشہ بود و اسعاد و اعلام نمود تا مع توپا سے خود و ہمراہیان برگردد و چون ساعتی از روز باقی ماند عالی جاہ راہ  
 خیمہ گاہ خود گرفت و شجاع الدولہ و قبیل ازین بمسکہ خود برگشت عالی جاہ نصف میل راہ رفتہ باشد کہ شام شد اول شام بود کہ کتابہا  
 کہ پتلا باد و سہ کمینی بر آمدہ چون معلوم بود کہ عالی جاہ این طرف استاد و انگلیشیان را عادات با او زیادہ تر بود و مقام قیام  
 عالی جاہ رسیدہ شکاک کہ دصصت تمدان مجبول کہ عقب مانده بودند بلا حذر این حبارت مضطرب گشتہ بے اختیار بطور فرار بان  
 از ان جاہ در رفتند فقیر خود از پیشہ دور از عالم جاہ خبر سے از ندانست و درین وقت کہ شب سیاہ و هجوم عوام و سپاہ بود معلوم نشد  
 کہ عالی جاہ کے چگونہ بچہ خود رسید و چندہ ستارہ کہ در مغرب اول شام طالع شدہ بود و طوفا داشتہ بطرت لشکر راہ سے بر پناہ  
 خود رسید و بچہ خبر سوار شدن وزیر شہر سے گرفت اما نشد بعد دو روز خبر و مل شنیدہ شد کہ وزیر را ہجر سیدہ و بعضی گشتہ  
 کہ زخم گوئے درین جنگ برداشتہ شہر را سنا سبب نداشت و معالجہ بنام دمل میگرد و چون شفا یافت از آنجا کہ چیدہ  
 بر لب دریائے ہن ہن طرف جنوبیہ حصار عظیم آباد منزلی نمود و ہر روز خبر تازہ شہر سے دریافت گاہے آنکہ از طرف  
 سوار چال سیر جہر خان یورش خوابا شد و ما سے اینکہ از طرف مشرق شہر خواہند ریخت و وزیر ما بعد و سے سوار شد و ہما  
 ویرینہ خود ہمیشہ بر اطراف شہر و سوار چال میگردید

محمود رشید وزیر لشکر انگلیشیہ و دین محمد ان بچہ و ناگاہان نجات یافتن از آنجا بتائید خداوند فرماہ الاحسان

روز سے چند سوار انگلیشیہ مع میر مہر سے خان کہ از لشکر عالم جاہ برخاستہ با انگلیشیان ملحق شدہ بود و بر آمدہ اطراف



حصار خود لشکر وزیر گشته و چند پرده لشکر نیز همراهشان بود با وزیر که نهایت جریده مع چند نفره در پشت می گشت و دوچار  
شدند و از طرفین نادانسته ارادوست بر دوسه در خاطر باراه یافت و با هم ملعن و مترب نیزه و تیر و تفنگ و تیشیر بطور قراوسه  
بعل آمد باین سبب چون اندک انصافه بدگر را میسر آمد سر محمدی خان و وزیر را شناخته بسر دار انگلیشه که شاید میسر کرد باک بود اطلاع  
داد و اندر جرج دیگر از شهر حرانیه غلبیده و وزیر را به پیمان با خود مشغول داشت چون سیه فوج جدید از دور نایان گردید کس  
از همراهمان وزیر و دیده بشکر خبر رسانید که وزیر محصور انگلیشیان گردید و وزیر خود را در ملکه دیده بد رفتن اصلاح بشود و عین  
عثمان بدانانی نموده آهسته آهسته خود را از ان معنائی بیرون کشید اما در لشکر بجز در سیدان غیر عیب انقلابه روسه نمود  
عالی جا به معرقه خود و هیچ رقعه وزیر با همراهمان آنقدر که بزود میسر آمدند باستعمال هر چه تا مسترا با عانت بیرون  
رفته اند و در راه دیدند و با تقاضا معاودت میسر گشت و آشوب فزونیشت القعه بهین روش یک دور و دو کم پیش  
نما به گذشت و موسم برسات قریب رسید را سه شجاع الدوله بران قرار یافت که الحال اقامت در نزد یک حصار مناسب  
میست در کسب که از معنایات موسی عظیم آباد بر لب دریایه لشکر در محاذات فاز میسر بود و حال متعلقه وزیر که تعهد میسر بود و لشکر  
از زمیندار بناس است سکوت باید و وزیر و چپا دهنه باید و دو بعد برسات بهر ارک شایسته باید کرد و از محاصره حصار عظیم آباد  
دست نیزه داشته طبل معاودت کوفت و از راه سینه بطرف کسب خدمت فرمود و الدیر به ملازمیت وزیر و پادشاه از حال  
مایه گرات خود آمده در لشکر خود و فقیر نیز از حاله ماه دل گیر گردید و رقعات پادشاه گردید و همراه والدیه موسم میسر بود و لشکر  
از معبر که لور دریایه سوین را پایاب عبور نموده لب دریایا تا پانزده روز مسکرامند و از آنجا کوچ نموده قصدیه از راه کردار لشکر  
بهو چو رانشت لشکرگاه و سافند والدیه از آنجا اراده معاودت بحال مایه خود و معبر گشت و فقیر او مناع لشکر و وزیر پیش  
بود و خود در ان مجمع مناسب ندید چون از سابق آشنا می بعضی انگلیشیان مخصوص با اکثر نظر کن که از شفاک عالیجا به جای  
یافته بدرفت در نهایت مرتبه بود و در جنگ شجاع الدوله پیغام و مراسلات ادب فقیر میسرید و بنده هم در جواب بقدر مناسب  
سه نگاشت و ذکر اکثر کز بقیر فزونیشت که پادشاه را با ما مردم توافق کرده و بهین سیه باید کرد که تا با برسد بخدایت والدیه و معبر و مندا شتم  
که اگر این صورت میسر آید باعث از ویاد اتحاد انگلیشیان و موجب ممنوعه ایشان خواهد بود و احوال وزیر معلوم است که تا عظم  
و توقع ظفر انگلیشیان با این سیه بخوبی به عدم انتقام استلک کلمات مشوره خیر اندیشان نیست درین صورت اگر راه  
یا انگلیشیان درست و استمر شانه ایشان کرده آید عالی از صلاح نخواهد بود و وزیر معلوم است که آنها را خوش اتفاق با پادشاه  
است و مکر مرا نوشته بر این داده خود آگهی داده اند پادشاه را هم اگر رقعات آنها منتظر باشد ازین امر آهی داد و شسته  
بر وفق رمناسه جامه ند کرده و نسیانید باید داد و والد با تقاضا شیر الدوله را برین از راه پادشاه رسانید و پادشاه کنایه خود را  
و عدم انقباض شجاع الدوله را بعه بودن خود در دست او بود و قبول نموده شقه به شقه خود مفصل نگاشته اعلام نمود که هر شقه با پنج  
وزیر سلطنت بهین حامل یعنی فقیر برسد پذیرفتنی است و هر چه طرز این باشد باید دانست که بضرورت نیاز با سدا به وزیر  
و غیر او نوشته شد و عرض پادشاه از تحریر این فقره آن بود که بهای را و شتاب را سه در میان نباشد چه او از سلطان وزیر و رمناسه  
بنی برادان سبب او بود و تا کید می بین نمود که مضمون این فقره افشا نیابد تا وزیر بران مطلع ننماید شد بعد حصول رقبه  
فقیر خواهد والد از لشکر که آمده فاسد عظیم آباد گردید و والدیه موسم کبکین آباد محال مایه گرات خود رفت کسب نقدیر در ان زمان  
و اکثر نظر کن که در اسلحه و اسباب و اسلحه انگلیشیان با بنده و نهایت آشنا و نه الحقیقه مردونی بود با سیم کرک سارا از فوج انگلیشه

کمال شتاق و افتراق در میان آمده و اتفاق و اتفاق که زیاده از حد داشت افزای ازان باقی نماند و بنده با حنا و نور مشته میسر  
 او و گمان احوال سابق این شته پادشاه حاصل نموده آورده بود چون نزدیک بشهر عظیم آباد رسید و اکثر آگهی داد او بسوردار  
 فتح الملاح داده هر کاره باسه خود و هر کاره سوار مذکور ربع رقم عدم مزاحمت بنام مستغنیان راه که کپتانان مع بعضی افواج بر سر  
 راه شهر تسلیم با بادیه اتناست داشتند فرستاده فقیر را طلب داشت بنده بخانه اش رسید بر احوال ناچایه صحبت ادب با بجز  
 کرنک مطلع گردید و تاکید کرد که بر مضمون این شته ساد و چورام و کیل شتاب را سه آگهی نیاید و الا قباحست عظیم برای پادشاه  
 و منیر الدوله و هم محل اندیشه براسه فقیر و دلخواه بود و اکثر گفت که من بمقدور خود و قاصر منظم بود و اما موافق امر و رای من الحال  
 شتند راست که بعض آید بهر صورت روز دوم بجز کرنک فقیر را طلب داشت و سیر جعفر خان را هم بخانه خود علیحد آخر روز فقیر  
 همراه اکثر رفقه سیر و سیر جعفر خان را دید و شته گذرانید سیر شته را بر سر گن شته کبشو و در تنهائے او و سیر جعفر خان با اتفاق بنده  
 و بر مضمون آن مطلع گردید و بنده را سراج داد که الحال پادشاه با اختیار خود نیست بلکه تابع مرشد و وزیر و فرمان بنده است  
 و ما بین حال انتقال فرمان منی توانیم نمود و علی الرغم اکثر تاجر اتحاد یکبارا جبر شتاب رای داشت ساد و چورام را طلب داشت  
 شته پادشاه نمود و او نقلش برداشته نزد راجه شتاب را سه فرستاده سیر بنده را رخصت نموده عرض داشت و راجه شته نوزده حوال  
 من نمود فقیر سه خود درین خصوص بوجه دانسته جواب را معصوب جو اسیس پادشاه فرستاده خود نزد والد رفت و در حسین آباد  
 سکونت در دید میرزا با قمر جوم و سیر زاعبد الله هم میرا رفتند والد و فقیر از لشکر عالمه جاده بر خاسته بحسین آباد آمده  
 بر سات مالک را بنیدند

ذکرید محمد بنودن شجاع الدوله باجی جاده مستقیم بنودن برای گناه و ضبط بنودن اموال مع دیگر ملوک و احوال

فقیر و حسین آباد بود که خبر رسید شدن عالی باه و شتند و مفصل ما براسه مذکور بعد چند سکه که با علی ابراهیم خان بهار اتفاق  
 ملاقات شد از او شان معلوم گردید موافق آن درین مخالفت ثبت افتاد اول که شجاع الدوله و عالمه جاده با اتفاق  
 در محاصره محوطه عظیم آباد بود و یازده کلب و پیرو ما بهرے با یست که عالی جاده بو زیر ماه باه بر ساند عالمه جاده بر آمدن  
 خود از چنگال و زیر باند لیت تلت نزد شدت تقاضا مناسه او در هر ماه مناسب دانسته تدبیر بر درین خصوص اندیشید  
 و بو زیر پیغام داد که بنده را بطرف مرشد آباد مرض باید فرمود تا دران نواح رفته و بنده بست تحصیل مالک نموده آشنه بے  
 در اختتام عمل انگلیشیر انگیزیم چون بالفعل خروج اینها کم است نهایت تشویش مارض مال آنگشته کار سر کار بسبب دولت سورت  
 خواب گرفت و مراجع اطلاع تمام و نام حکومت دران امکان است این کار از دیگر متوسلمان سر کار بهتر قرار نموند پیغام سیر  
 علی ابراهیم خان بهار بود و وزیر گفت که اگر عالمه جاده با نینا نیدم باید کرد علی ابراهیم خان عرض نمود که عالمه جاده را بغیر از  
 در دولت اسید گاه و طلماسه و پناه کجاست که آنجا خواهد رفت قلمامه بخجالات دور از کار اندیشه مند گردید گفت که اگر  
 شمار مناس گشته بطور مخالف پیش من یا شید چه معانقت علی ابراهیم خان التماس نمود که البته من حاضر اما زکیه موعود است  
 التماس منی توانم نمود و بلیه هر جا که عالمه جاده بنده بست نایند و عمال او بر وند سزا دلان حضور هم در آنجا بود و هر چه  
 معترض وصول در آید ارسال نایند تا داخل خزانه سرکار سه شده باشد وزیر گفت که این قسم منی توانم نمود علی ابراهیم  
 خان معروض داشت که هر چه مرغه مالیست همان بهتر اما الحال حسن و قبح پایان این کار عاید بطرف جواب عالمه

و شمر تصور سے کردین امور و سے وہ ہر ہنگام خصوصاً وہ ہونہ بجائے جاہ او خود آستان دولت و اطہای و دلا خود  
دولت خود را بر سر و تیکہ قرار دست بچند و رسائیہ عالیا لکر سے باید کرد کہ آبرو سے سلطنت با اندر و ب اندر رفتہ باز آید  
ہر چند قوت منحلہ چندان داشت باز ہم تاشہ گشت و گفت کہ مردم دیگر بایکا دشمنین ہی نایم علی ابراہیم خان گفت خوب است  
غرض با کار وافریش اقتدار جناب عالی است وزیر علی ابراہیم خان را مخلص ساخت و باندہ ایشان کار یکہ گفتہ بود و نہ  
خاطرش جہت بود بے کہ بان مستاد و بدوشنول گشت و علی ابراہیم خان رگشتہ جو ابرار بجائے جاہ رسائیہ

سائقین سیر سلیمان ناشان عالی جاہ با وزیر و بر اقتدار و نیا و دو است و اذ با مقتنا سے قدر رہا

سیر سلیمان قبل ازین او ان با میرزا اہلو و بنی بہادر و دیگر ارکان دولت وزیر ساختہ در کار ہا تامل ہی نمود یکبارہ نامہ ترک  
لباس و پوشیدن و حق ہی خواست خود را یکبار کشند عالی جاہ بچاندہ اش رفتہ و او لباس پوشانیدہ ہمراہ آورد لیکن بمقتنا ہی صریح  
مشور مصرع ہر دم از رد گے میر سبب را چہ علاج با اکثر رئیس با عالی جاہ و سازش با مخالفان اش از میرزا کو و نظیر رسید  
و عالی جاہ بختکارتی و اقل مجلس خود و گو کہ بیخاندہ گفتگو سے خویش ہی نہ و ہی گفت کہ فلان روز میر سبب کہ بر سر بنی بہادر  
دیدہ ام از خانہ من ہو کہ در کونین سیر سلیمان سپردہ بودم با فلان انگشتہ در دست فلان کس ازین قبیل خندان اکثر در حضور دوم  
مذکور سے نمود و میر سلیمان رسیدہ باعث و حشت او ہی شد تا آنکہ روز سے از لشکر عالی جاہ برخواستہ و جو ابریز را بیل و ملی یک  
خان تھی بلکہ شہاد الد و شہر نشل نمود و بعد چ شش روز ازین حرکت پیغام وزیر بلی جاہ در باب تقاضا سے در اہانہ رسید  
عالی جاہ و وزیر بے ہمتا سے خود ظاہر ساخت اما اکثر اوقات مکر و وزیر بنا چار سے ہی نمود علی ابراہیم خان مانع ہو و مردم  
میشل سیر ابو و غیرہ او کہ درین زمان از حریان عالے جاہ و قوسل جو بر لوسا سے لشکر وزیر ہو و اندک خان مذکور شنیدہ و خود  
در ان گفتگو شریک گردیدہ با غیار سے رسانیدہ و بوسا لکلمات مذکورہ بوزیر رسید و طبع بہانہ جو ہی وزیر را وسیلہ ہمدی  
با عالی جاہ ہی گردید آخر وزیر پیغام فرستاد کہ پادشاہ بجا سے معاملہ صوبہ بنگالہ و غیرہ از شاہ طلب دارد و محمد سلطان ہی گزار  
لکڑش زد و باید نمود عالی جاہ علی ابراہیم خان بہادر را طلب داشتہ برای جواب و سوال نزد وزیر فرستاد و در حضور رفتہ و بعد  
ہمد گے از طرف عالی جاہ التماس نمود کہ من با سید اعانت و ادا اندیست رسیدہ و عید خود را بنامیت حضور سید انم و ابراہیم  
ہو و در او سے آن تصور سے ترشہ الحال کہ مقدور سے ناندہ و تقاضا سے یا دشاہ بے موجب با جہہ است جناب عالی بنی بہادر  
را بفرمایند تا بقیہ اگر چہ بے بر آید و ا سے آن بگوید کہ کن باشند تا صبر خواہم بود و اگر بے موجب باشد اسید و اطاعت  
و حمایت از جناب عالم و وزیر آردہ گشتہ جواب داد کہ مرا چہ کار است شما داند و پادشاہ بنی بہادر گشت کہ خود فراموش بکار  
سید و ام اختیار با پادشاہ است ہر چند اند خواہم کرد علی ابراہیم خان مایوس گشتہ جواب وزیر کشیدہ و بولیا لی جاہ اعلام نمود  
عالے جاہ چون ہمیشہ در وقت انتظار رجوع بلی ابراہیم خان ہوا در نمودہ مصلحت سے طلبید و رین خصوصاً ہم پرسیدہ و جواب  
گفت کہ اگر زدہ سر کار باشد استر مناسے وزیر باید نمود و الا خود ہما از خیمہ بیرون رفتہ پیغام باید داد کہ من بوقت حمایت و معانت  
خود تا دور دولت رسانندہ اسید و ارا غایت بود و ام و اکنون مع اہل و عیال و اسباب و اسوال در ظل انک و ملک عالے  
ما منم انچہ مقتنا ہی اعانت و شفقت و نیک نامی و مرحمت باشند بلکہ

ترک لباس نمودن عالی جاہ و باز پوشیدن با شمار وزیر بلا حجب و اگر ا



پلیش با وکلہ تو چنانہ را جواب داد و تو ہما و بند و قہاسے چقا کہ از سر کار راست در خانہ ماے سپردناید و دولتیں نگہدارند  
و چون او با وزیر ساختہ بود کہ ہر نگ حرامی بہت جواب فرستاد کہ الحال تو پ و بند و قہاسے است کہ دست اوست و خود  
از ان مکان کہ خیدہ داشت بر خاستہ در لشکر و زرنزدل نمود و ملازم او گردید

عقید شدن عالی جاہ در دست وزیر باقتضای قسمت و تقریر

چون شب سہ ہفت ہفتیل فرانسس کہ پیشتر ملازم عالی جاہ و بعد از ان بر طرف گردیدہ و نوکر وزیر شدہ بود با علی ابراہیم خان  
سپہا رشتا و پاس فلاسہاے سابق سیداخت پنج شش کس از قوم خود ہجراہ آورد و با علی ابراہیم خان گفت فردا فوج وزیر برای  
دستگیر کردن عالی جاہ می آید انقلاب غلبی درین مسکروسی خواہد داد و امید انم در ان وقت بر خاستہ رود اگر بن غ شش کس  
در حاکمات خواہند بود احد سے شتر من شاخو اپد گشت علی ابراہیم خان لشکر پاس فلاس آن مخلص ستراسو و باجا آوردہ سدرت  
خواست کہ ہر اسے سن نامناسب و از رفاعت بید است کہ عالی جاہ در چنین بلا مبتلا و من در حایت احد قبا اٹم صبح دیگر پاسے  
از روز گذشتہ بود کہ افواج وزیر بچہا سوار شدہ تمامہ خیدہ گاہ عالیجاہ گشت چون نمایان شدہ باز مویشی پشیل از پلیش خود لکندہ  
گردیدہ با سعد دوسے نزد علی ابراہیم خان آمد و عنان دیروزہ را دادہ و فرمود خان مرقوم بطور سسلور انکار ننودہ ابا کرد  
و او گریان برگشتہ بصفت خود ملحق شدہ مردم مذکور خیام عالی جاہ را محصور ننودہ ہر طرف حرم سرا و کاخا لجات مستحقان حکم  
نشانیدہ سردار یکہ باین کار مامور شدہ بود و در خیمہ عالی جاہ در آمد و او را بر شیلہ کہ پاسے سواریش آوردہ بود نشانیدہ  
خود در عقب ہودج نشست و ہجراہ خود در انوہ مردم تحین لشکر وزیر برودہ در جا یکہ محود بود و محبوس دست

محور شدن عالی ابراہیم خان حسب الامر وزیر و نجات یافتن از ان حراست بحسن تقریر

آخر روز چند سوار لازم سر کار وزیر عنان ریز مقابل خانہ علی ابراہیم خان ہا دراز و در سپید آمدن خان مرقوم را متیقن  
گردید کہ برای اوی آیندہ عزیزی چند را کہ در خدمتش حاضر و او بر ستر نیاری خوابیدہ بود آگاہ ساخت کہ اینجا بیا سے من می آیند  
الحال ہر کہ خواہد بود روز و ہم نشینان ہر کہ بخت گوشہ عافیت بہتند مگر میر شلا رسے و غالب خان و خواجہ عبداللہ و واحد علیخان  
کہ از پاسے خود بچہا در رفیق حالش ما چون تا آنکہ سواران مذکور رسیدہ و نزد آمدند و بر اسباب ناظر بودہ بچراستش قیام  
نمودند و قبل ازین سہا بیکہ از دست گرفتہ پاسے علی ابراہیم خان بران خان نام جامعہ دارے افغان کہ انہک طالب علمی و فرستے  
داشت و خود را از اجلا قرا نیان خان موصوف شمر دہ و ریزہ گیا و حسن افلاص از جمیع سوسلان ممتاز سے نمود ظاہر کرد کہ  
انچہ درین وقت از اعداد بیہ بنہان داشتند منظور باشند بمن باید سپرد علی ابراہیم خان گفت دیگر چیز سے غیر از دو فیل و چند  
شتر ندارم این را با خود دوسے کہ ادید نگہدارید آن صدیق صداقت شکار کہ خود را تا فیان نشین از ہانی الفار می شمر و اخیال  
و شتران را گرفتہ بجاسے شنافت کہ دیگر کسے نشانش نیافت القصہ علی ابراہیم خان در عین بار سے چران و تماشا سے  
قدرت از بزم سیمان بود و دیگر رفقا سے جا سے ہر یکہ ایکہ از در پاسے لشکر وزیر ساختہ با و پوسست مگر حافظ اسرار خان  
غیث و بیستہ از مصلد بان بیکہ آمدہ در لشکر وزیر حوالات مردم بود کہ سے از دوستان حاضر علی ابراہیم خان را ولالت بہوشن  
عزیزہ بچہا ریزہ را دہ و کلہ از احوال خود نوشتہ فرستادہ وزیر در ان وقت اندرون محل بود و لیکن چون ابراہیم خان

را بسبب آنکه مگر مزاج و حسن اخلاق و نیز دقتی محبوب التلویب آخرید دستخطان حرم سرا سے وزیر کہ از جملہ انساوان بود و در وقت  
 رسانیدن نیز بود و چو هر دیگر مخالفت برین وزیر و والدہ آو کہ علی ابراہیم خان برود بود و شناساے باود داشتند احوالش را شنید و  
 دل آہنا بران عزیز و افراتیر سوخت و عسرے را وزیر رسانیدند خواجہ سرا از طرف وزیر آمدہ سواران را تاکید نمود کہ از  
 دور ناظر بودہ سواران بہ نسبت بطنہ ابراہیم خان بیسل نیارند و دستخط نمود کہ باشا قمرش نیست غمی چند از شما پرسیدن است  
 و بس بجا طرجمع باشد بیچ روز دیگر سواران رسالہ الشجاع قلی خان کہ معروف بیان عیسی و از جملہ نیکان بود آمدہ ظاہر ساختند کہ وزیر  
 شمارا طلبیدہ است علی ابراہیم خان پیر سنہ در بر و دستار حقیقی بلا سے کھاہر سر سچیدہ بر پا کئے خود سوار بر بار رفت  
 سواران سفلہ مزاج و پنجاسے پوچ طبع بودند در لشکر رسیدہ گاہے بطرف خیمہ کہ عالمے جاہ در آنجا مقید بودند و دو گاہی  
 بجاکے دیگر چون دوسہ بار این حرکت بعین آمدن خان مرقوم یکے از ملازمان خود را فرستاد و به شجاع قلی خان پیام فرستاد  
 کہ حسب التلویب رسیدہ ام نمیدانم ہر بیان را از گردانیدن من سود چیست ہر ناخن و حضور باشد مامور فرماید کہ رفتہ و آید  
 نشانی شجاع قلی خان کسے را بحال فرستاد و تاکید کرد کہ سواران را امدید نمودہ خان را با احترام نزد او آورد فرستادہ  
 از آنجا بسواران و دشنام دہان و دہدیکہ کنان در رسید و علی ابراہیم خان را بغیرت در دیوان خانہ وزیر جانیگہ مکتب میرزا  
 امانت پسر وزیر بود و در شجاع قلی خان و بیٹی بہادر و نوشیہ خلیل و یاقوت خان ناظر و دیگر مقربان حاضر کجا جمع بودند و نوشیہ  
 خلیل از دور خان مذکور را دیدہ بتخلیم بر ناست دیگران نیز بہ جمعیت او برخاستہ علی ابراہیم خان را بغیرت نشاندند و سخنان  
 استالوت و استفسار احوال مزاج و تاسف و حیرت برد و انخوردن نمودہ آدم نزد حکیم محمد خان فرستادند و در فکر تیار سے داد  
 و غذا افتادند خان مرقوم مددخواست کہ آفتاب بلند شدہ وقت خوردن دو انیسٹ فردا خورد و خواہ شدہ علی ابراہیم خان  
 را حضور وزیر بردند و از آنجا سہیل علی خان خواجہ سرا در و شہ فیل خانہ کو محافظہ اسرار خان فشی و بیسنہ دیگران از علمہ عالی جاہ  
 حضور وزیر استادہ بودند خان مشارالہ بہ اتفاق جاہ مذکورہ در حضور رسیدہ یک اشرفی بوزیر نذر گذارنید و بدون آنکہ  
 مامور بجلوس شود نشست از جاہ مرقومہ بیٹی بہادر و شجاع قلی خان و یاقوت خان نیز نشستند وزیر کہ لباس و لاتی پوشیدہ  
 تبریزین در دست کمال رعوت بر بند نشستہ بود و روی علی ابراہیم خان نمود گفت کہ صاحب من بامیر قاسم خان حبسہ  
 کردہ بودم کہ روز جنگ بچا پھاڑ سے سبر و گفت کہ ہر گاہ سوار سے من بعد فتح بر انگلیشیان را و بر دے او بگذرد و مرد بہر  
 شکاک کند علی ابراہیم خان التماس نمود کہ مرا ازین خبر آگاہ نیست واسے بر احوال عالی جاہ کہ براسے چنین کسے کہ او دار الملک  
 خود گذشتہ با عانت او و نشانیدنش بر بستہ باالت وزیر و سے دشمنی چون انگلیش آید و او در بار د آتش چنین با مانہ بیسنہ نماید  
 وزیر بر مشتقت گفت مگر من در رخ می گویم اگر خواہید سمر و را طلبیدہ در بر دے شما با علمے جاہ مقابل سازم علی ابراہیم خان  
 ازین جواب در از مواب آزدہ گشتہ گفت من بے اطلاعی خود التماس نمودہ ام تکیذ حبسہ عالی کنی کم و آنچہ از مقابل  
 نمودن سمر با عالمے جاہ ارشاد سے شود و درین وقت مرتبہ عالمے جاہ بجاے رسیدہ است کہ تمدد شکار سے با او شان مقابلہ تواند  
 سمر خود جاہ و مرتبہ دار وزیر خجائے کشیدہ شروع مہربانے و دیکوے علی ابراہیم خان و عیب جوئی سیر قاسم خان خود گفت  
 شمار خود نیہ رسیدہ او باشا ہم بدو و ناراضے مرا معلوم است کہ در محفل خود شکار تہا سے من سے نمود و کلمات رکیکہ نسبت  
 بمن می گفت شما اورا ممانعت می کردید و او متنبہ سے شد بمنی دانم بار غیظ مثل شما چرا بدو علی ابراہیم خان عرض نمود  
 کہ من بدانت خود و تقصیر سے در کار شان نکرده ام اگر آنکہ ہنگام ہر آمدن از حد و عظیم آباد اختلاط در کار او دیدہ ام و احتی

رفتن نزد مرشد و اعیان دکن مرتضی شمرند و بنده سبانه در ترویج سید سلطنت و ولایت نمود و لباس و دانسته برای سیراسم  
خان به ازمین آستان نمی دانستم و در بار استماع این جواب تر آمده دیگر نفس کشیدن نتوانست استماله ملی ابراهیم خان بهادر  
نمود و بخوبی ایشان راست و سبک از پاسه خود برخواست و عازم حرم سرگشت مقربانش تا سر و دوازده محل شایسته نمود  
سلام کردند و در بیوسه ملی ابراهیم خان اشاره نمود و چیزی که قبریان خود گفت شجاع قلی خان و دیگران برگشته خان مرقوم با همراه  
خود در مکتب مذکور آمد و در بعد مجلس گفتند که خواب وزیر شمار ابراهیم خان خود می خوابد و فرمود که همین وقت هر چه کرد از ایشان ببرد  
باشد حاضر کند چنانچه جو اسیرین حضور رفته اسپه داد اسباب ایشان بخرید و بر دامن ساقند و حکم خبر کردن و در جوار دیو ناک خود ننهد  
فرموده است که شامده ملیه خانه عالی ماه و این در از دارا بود و اید احوال امانات بعضی رفقا که ایشان نزد مهاجرتان بنارس  
سلوک شده لیکن احوال امانت نشاء و عالی ماه و در پنج جا ظاهر گشته و سران آن مطلق انکشاف نیافته چون بر شامده احتیاد بسیار داشت  
به گوشت که چهل هزار شتر نه خواش کرده اگر اعانه باشد و دیگر بر که سپرده باشد البته که شامده سلوک خواهد بود و در صورت اهل ارکان  
هرای و در نهایت و در الماک که در حق شامده خواهد بود ملی ابراهیم خان گفت که کسی تا حال از من در چنین امور سوال و  
انکشاف احوال ننموده بود و الحال که استفسار شده البته آنچه معلوم است سر و من خواهد شد و خود بسنگ هر کاره را که خون  
عالمی برگردان است و از جمله رفقا سر و بود و اظهار این چهل هزار شتر بی درجالات خان مرقوم هم آونود و دیو طلب داشت  
برقالبه استاد گردید پسندیدن چرا که ملی ابراهیم خان داد که از هم نشینان چنان مجلس برخواست و دو پیر و پادشاه و وزیر بشارت  
روانند که اسید به سپیده سران در بیاسه پیدا خواهد شد مردم متوجه ملی ابراهیم خان گردید و مستفسر شدند خان مذکور که این بیان  
شروع تقریر ننموده گفت که از ابدار خانه تا بجای هر خانه سپرد و بر اسه در دو کاک اشتر نه حواله او شده و در سر کار رسیده یا نوبه  
مردم هر متوجه بنویس گشته بیوی او نگرفتند او انکار کرده گفت که بے اصل است ملی ابراهیم خان گفت هرگاه سخن کسی که او را  
مستند علیه و از دارا و این ستم و اندر بے اصل باشد اظهار سکسکه آن غیر مستند بگوید قابل استماع دانسته گمان مدد ستم بر آن  
سے توان کرد یعنی بهادر با استماع این خبر خاسته بر در حرم سر رفت و وزیر را و ابیکه عظمی ابراهیم خان داده بود گفته فرستاد  
وزیر پیغام داد که با کسی که در جواب الزام هم دیده و دادی مردم نیز اثبات نماید معارفند که آئیند ثمره غیر از تقصیر فرار و وزیر فرست  
انهراف داده تسلیه بسیار گفته فرستاد عظمی ابراهیم خان شجاع قلی خان فرمود که دوازده کس نگهسته ال باز و همراه اند و در جوار  
دیو انخانه با اجنیت آرام خاطر صیر نیست اگر غنائی مبذول حال خلص است و چپا و سنے خود جانی باید داد و استیجار سنے خان  
بر خاسته بر در سرای وزیر رفته اذن همراه خود و بیرون آورد و با خود برده متصل بمقام خود جاد و و نهایت تواضع و دلجوئی را  
کار فرما شده نایک و نیم ماه که زند بود دقیقه از حسن سلوک و دلجوئی فرزند داشت و احوال عالی ماه از نسوان و ذوالیه لمان  
و دیگر علم کار و چه بسیار تحقیق گشته نصیحه و نیر در آمد مگر اندک جو امر گران بها که قبل ازین ساخته میر قاسم خان مصحوب  
شیخ محمد عاشق نام ملازمه معتمد در ملک نجیب الدوله فرستاده بود برای عاقله جابه بسته مانده و در پیشانیهای او بکارش  
بر قلبه اگر زناش با وجود چنان نقیص شدید بر سلطنت کمیزان و پیر زناهای ملازم معتمد مخفی داشته باشند احوال امکان  
درد و امانت و فصل معلوم نشده

رفتن سیریمان برای دست آوردن قلعه ربهاس برگشتن ازان قلعه با نهایت نداشت و یاس

چون بانی جاه بجاه ادبار میرگردید میرسلیمان انگشتر سلیمانی در دست کرده اند کج خمول برآمد و داعیه تقرب و بزخمت در بر  
بهرسانیده بواسطت مقریان ظاهر کرد که یعقوب بکیدان فارس قلعه دیناس از متوسلان من و ساکنان متصدی آنجا که قلعه دار  
است نیز از دست گرفتن این جانب و اموال و نسوان غنیه همه معلوم و گذار شده و بدیست اگر حکم شود تدبیری در تخریب آن  
نموده قلعه مذکوره را منحصراً بمالک محمود و سرگردانم و زیر خود چوای این قسم آموزد و بعد کور او در مهربانی ساخته رفتی چند  
صاحب السیاهای او میرحج خان که در آن آوان حاکم تهرام از طرف وزیر بود و بهام ساکنان یعقوب و نیز هم نوشته داد میرسلیمان با اعتماد  
و داد سابق ایام که دینا در آن بنا بر اعراض بمقتضای وقت می باشد بزبان آمد و بجز مردان فوج انگلیشه که لازم باد شاه آن جماعه  
و تاز و داروین دیار و بهصلاح کوسل گلگته زیاست فوج و مقابل وزیر مامور گشته و در عظیم آباد رسید و بواسطه فقر بواسطت  
و کمالاتش نوشته فرستاد که اگر بکسی شما قلعه دیناس مسخر اهدا کرد موجب مزید دوستیها خواهد بود فقیر باراجه ساکنان که حقوق  
سابقین ما برگردان اودا قریبش متحقق و قریب حوا را محالاب ملوک و جاگرا داشت این را نزد در نشانی نهاد و فواید که طرف اندیشا  
غالب و وزیر از عهده اینجا به بر نیامده عنقریب محلی و مغلوب میگردد و اگر خوبه خود می خواهید قلعه را بدشمن اتحای خود نداده  
تسلیم جماعه انگلیشیان نمائید که برای شما و اولاد شما سرایه و مسجود و همیشه ترمز و عنایت و لطافت خواهیم بود و از خود  
مرد فطن بود احوال مرا و میرسلیمان را سنجیده میر مذکور را ملینت و صلح توفیق نمود و مرا گفته فرستاد که من و از سرایه از انگلیشه  
را مع فوج زود بطلبیده و مطالب خود نوشته فرستاد که بر این کاغذ پذیرائی مطالب من با بعد و قول مستطیع گناشته و زنده  
فقیر بیا که و بجز من نوشته جزل گا و در مذکوران دین کیشان و در فواح نگاری بود و طلب داشت و مطالب ساهل را و مستطیع  
کنائید و طلبیده و ساهل را رسانیده و اسطه جواب و سوال گردیده قلعه کیشان مذکور را بدهد میرسلیمان جز در دو کیشان مذکور هیچ  
یک باقی نماند بر فروع ساهل آگاه گردیده بشکر وزیر برگشت و سعادت فقیر را بشایع الله و در رسیده شد

### رفتن بنده بولیم کیا و نزد کار استیغ خبر شکست یافتن وزیر و کیشان

بنده باندیشه آنکه مبادا وزیر در پی راه فرستاده با فقیر قریب نماید نهایت اندیشه داشت درین ضمن صحبت ساهل با کیشان  
برسم خود ساهل از قلعه فرود آمد و در الامتنا نوشته التماس کرد که باینده همراه من بولیم آباد رفتم مواعید را مرا یار رسانیده و الا  
قلعه صریح در باره من کرده خواهند بود و بنده قبل ازین ماجرای اینجا که نوشته مع خطوط نیز از قبیل الدین و خط وکیل  
والد مرحوم که متضمن تذکره دلی خاطر وزیر بنده و حضرت والد رسیده بود فرستاده است و غای آمدن خود بولیم آباد نموده و  
خط او متضمن طلب فقیر رسیده بود بنده با والد مرحوم قیاحت بودن خود و حسین آباد و حسن رفتن بولیم آباد التماس نموده  
انعام کرده که اگر اینجا وزیر درین خصوص باز پرس نماید ظاهر باید کرد که تلانی بپند بنده بپرسن است لیکن از فرمان من بپرسن  
نوازند قبا با جماعه انگلیشه آشنا اعمال او را من جواب غیثو انم داد لا تر و تاز و وزیر را فری اگر وزیر بفرماید برای آن جانب  
عذر واضح است بنده همراه انگلیشیان اینجا میترسد است خواهد دید و اگر انگلیشیان بر وزیر غالب آمدند برای آنجا بجاست خواهد بود  
ملکه ممنون دوستی با خواهند بود و در محض گشته مع ساهل روانه عظیم آباد گردید و اینجا احوال رفتن میرحج خان بگلگته و بفرستاد آباد  
دور که مشتق ازین جهان دور و دور و میرز و سیاه گرفته بدون تلنگ با سه متعینه سکار سادان کیشان که نوشته را بکشت  
بشکر از دهر است که یافتن او اندر دست تلنگ با و بفرستاد رسیدن تلنگ با سه مذکور و بفر رفتن بجز من و جنگ شجاع الله و کرد  
جواب سوال و انگلیشیان مغلوب گشتن از جماعه مذکور مفصل معلوم نمود تفصیل این احوال از غفایت آمیزه و توضیح می یابد



برقین میر جعفر خان قبل ازین جنگ بجلکته و مرشد آباد و در گذشتن او ازین جهان دیگر سوانحیکه در این نسخه رویداد

چون آنحضرت را در کوه طایفه باغ پادشاه از محارم عظیم آید باز راسته و دیگر که از محارمات بهر چه در محارمات غازی پور است طرح آنحضرت  
 انداخته اراده گرفت در آن فوج عوده و موسم برسات در رسید میر جعفر خان برای بیضه جواب سوال های خود قاصد بجلکته  
 گردید و برادر خود میر محمد کاظم خان را که مرد ساده و بیگ ذات و بی نظامت صورت عظیم آباد قبل ازین مقرر ساخته بود و بجلکته که  
 بزرگ خود و اصل مبداء است متنبه گردانید و میر جعفر خان را برادر را که برام نارین نامت صورت عظیم آباد که عالی جاه و اوراد و رنگا غرق  
 کرده بود و لیوان و قدر الماس صورت مذکور با آنکه لیاقت انیکار بکلیت کار نداشت گردانید و خود راه بجلکته که برای او مقدر سطر است  
 بود گرفت بهمان جهت بر گزیدن خراج و میر جعفر خان را برادر را و بود و چون قسم هر که در زمان حاکم جاه  
 ملازم آید یا ملازم الطافش بود نزد میر جعفر خان بهر چه در خدمت هر چند بی حد ذات آن شخص لیاقت انواع عوالم غایت  
 داشته باشد و کذا با یکس چون اکثر بزرگان و بزرگ زاد های بنگاله و عظیم آباد بنا بر تعلق واقف در حاکم جاه در زمره  
 بر تقاضای او انفسالک دستخیز میر جعفر خان را بیاضه نمود که بیچاره با مانع و اوطان خود معاودت نمایند چنانچه میرزا با قزو میرزا  
 میرزا آقاسی و آقا میرزا شاهی مرحوم و یوسف علی خان پسر غلام علی خان و ازین مقلد اکثر کسان در اطراف شهر عظیم آباد  
 و بنگاله حیران و در کمال برایشان خاطری بود و ندانستند که میر جعفر خان در گذشت و او را بنگان سپاره را عود بمنزل خود میر جعفر  
 و اکثر کسان که نزد میر قاسم خان مردود بوده اند و عظیم آباد و مرشد آباد و شمول مراحم میر جعفر خان گشته بهمدارج علیه مرقی شدند  
 و خان مذکور بجلکته رسید و شغول جواب و سوال خود با باب کوئل بجلکته که در بدو چون ششس الدوله نهیست و نستر گور نزار  
 سفاهت و نادانی میر جعفر خان علی اسبه علیه آنگه داشت لیکن است که مطلق العنان او را در مرشد آباد گذارد و اما با بکند  
 بر شهر و دیار عیش و عشرت کا و میه بیچارگان را ناقص بر نماند بیارین جواب سوالات او را در چکا پوی کوئل انداخته بیچ انگشوار  
 کسب نموده و در چند فرست که نندکار چنانچه بدلوله مامور و در کمال اقتدار بود بحال در قرار بوده همراه او از بجلکته بر آید چون  
 میفاسد و جو چندی دی مذکور ششس الدوله را که ششس معلوم بود و میدانست که میر جعفر خان با خواسته او مجوز اندام صندار  
 اکثر نام او را بر و طلب گردیده و الحال هم خواب بود و در غمی شده تا آنکه بزرگ سبابت میر جعفر خان رخص گشته و مرشد آباد آمد  
 نندکار راه او رخصت یافت بعد و در و در مرشد آباد خطو با انواع چل بشارت آرای مشیران خود کوئل بنگال گشته و بیضه  
 از کوئل علیه آید و بطور سبب از فرخنده شود و درین باب استمداد و ششس الدوله ملاصقه و ضمن خشنود نمیده و مرشد آباد رخص  
 زمره و اعزب و مفاسد او را نوشته کتابه بجلد ساخت و نندکار و مرشد آباد آمد و اقتدارش بجای رسید که مثل محمد رضا خان  
 که نامت نظامت جهانگیر و ولاد و ابوبکر و عطار الدخان نامت جنگ بود و همان رجوع او گردیده و اکثر و سبب اتفاقه قوسه مرشد  
 و میر جعفر خان فرمانبردار و مدتی مذکور گشته خان مرقوم را از حکومت جهانگیر که تفریر فرمود و حسب الامایه او مقید ساخت تا آنکه  
 نندکار بکلیت که با خب قاصد بازار بود نندکار و میر جعفر خان نرسیده خلاصش نمود و درین ضمن میر محمد جعفر خان بیمار گشته  
 و در منزل و کباب بن گرفت و چهار و هم او شحان سکه گنزار و یک صد و مفاد و هشت سحره روز سه شنبه پرورد جهان  
 سبب بقا که مرز سبب است نمود از محمد بن مسعود افتاده که دم آخر آب تبرک نهایی کر سبب کوه که سبب است و مرشد و مرشد  
 مرشد آباد است و چون مرشد کمار آورده بکن میر جعفر خان چکانیدند آب خوردن همان بود و همان سپردن همان بیت

بہ نسبت بلند است اگر کشوی + کرکار کار سے حسن قدر دے + اعادنا اللہ وجميع المؤمنين من غیر ان فیہ میر محمد جعفر خان از خون نازج  
 شجاع الذلہ و جاسات بہر شہرت داشت از نزد مند مصالح بود کہ بہر صورت میسر آید و شاید اسباب انگلیشی ہم بنا بر ہشتاد  
 شجاعت و اقتدار وزیر بدنامی مقابلہ با پادشاہ میخواستند کہ اگر مصالح آستینہ کہ محل امور تجارت شان نباشد بعل آید قبول  
 باید نمود و صوبہ عظیم آباد با اختیار وزیر پادشاہ گذار شدہ در انگلزاری صوبہ بنگالہ ہم میلنے مناسب کہ فقیر را منتفع معلوم شدہ  
 تہمد سے نمودند شجاع الدولہ از فرط غرور و فقدان شعور کہ درین زمانہ نہایت مدوج و از سرداران کتر کسی ازین مرض غالی  
 است قبول نکردہ اصرار بر انتزاع جمیع مالک داشت و عجیب نگاہ و جوہر کثرت لشکر و توپا سے غرور و بزرگ و غیر اسباب  
 بونور از شدت غفلت و سلبے فرسے و غرور بشعور خود با وجود نبودش وضع و تدابیر کیہ براسے این کار بایست نمینو است  
 کہ درست بعل آرد و التماس دولت خوانان و نادل و ہوشیاران کامل اصلاحی شنید بہین علت دیدار بخ و بد غریب عالی است  
 درین جزو و زنگار کہ ہر کار از زمانہ کے یار شدہ باوج اقتدار رسانید بایست و انقلاب یافتہ خود را از انبیا و حکما کہ در نزد فرشتہ  
 بالاتر ازین جماعت نشان ندادہ اند افضل واسطے شمرہ رویہ و طریقہ آن بزرگواران را مرجوح و شیم خفیہ خود مرجع میدانند از ان  
 جملہ است استشارہ در امور کہ سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ کہ عقل ناس و صاحب دمی بود از جناب حکیم خیر بھڑان مشا  
 ہم سے الامر مامور گردید و سلاطین ذوی الاقتدار و امرا کیہ ہمیشہ بناسے کار خود بر مشا ورت گذار شدہ با دوازہ واحد شاہ  
 حافل ہستشار دے کردند الحال ہر کہ بہستیار ی بخت ناگمان بدوستے رسید خود را در جمیع فضا ک و کمالات از کل کائنات  
 افضل شمرہ رجوع یکسے نمی کند بلکہ اطاعت را رنگ و خارہ است ہر چند واضح صدیق ارسلو ریت باشد اتفاسے ہا ہا ہا  
 اونے نماید بلکہ عقول را باز زد و مقدور می سخند و میگوید کہ عقل لکوک با آفات دلریم و دیگران عقول مات و شہادت  
 سبحان اللہ کار عقل یکجا کشیدہ و مرتبہ انسانی مخصوص در ہند بچہ و دسیہ (اللہم افزع علینا صبر اسئلے او دسے ہا تفصل  
 و الاحسان و یدل بمنک و جودک بالفرج الاخران) +

ذکر مغرور شدن میجر کرکک از سالار سے فوج انگلیشی بوز و دسیہ منہ و کہ نوکر با دشاہ  
 انگلیشان بود و اتفاقاً بطرف کلکتہ از بہار رسیدہ بسالار سے فوج بنگالہ مامور گشت و  
 جنگ وزیر با بنجام رسانید و ساختہ کہ کپتان بکھوسے بان مستلگ گردید  
 ہنوز میر محمد جعفر خان زندہ و در کلکتہ بود کہ میجر منور و بہار منوار سے کہ عبارت از جہاز جنگی است متفریے کہ فقیر بران گوی  
 نذر و دار و کلکتہ گردید چون اصحاب انگلیشی امتداد زمان جنگ وزیر بنا بر سوسے نہبر و کم جر اسے تیر کرکک احتمال میدادند  
 وزیر ضابطہ این جماعت است کہ ہر جا سرداری ملازم کمپنی باشد و سردار دیگر نوکر با دشاہ و را بخا و بار و مشو تا ہنگام نہت  
 سردار ملازم شاہ ہے حاکم و سردار ملازم کمپنی محکوم او باشد شمس الدولہ و دیگر کوسلہ ہی کلکتہ میجر منور و بہار سرداری افواج  
 علیہ آباد تجویز نمودہ مرضی کردند میجر کرکک باستماع این خبر کلکتہ رفت و میجر منور و عظیم آباد رسیدہ بریاست فوج پرداخت ثانی  
 قلیل گذشتہ بود کہ کپتان بکھوسے را با مسعودی از انگلیشان تنگدای پیش او هجوم آورده گرفتند و او را مع توپ ہر ایش  
 ارادہ بردن نزد راجہ بلوئہ نمودند و راجہ مذکور حسب الامر وزیر بر بلوئہ دای سر جو کہ مشہور بگاہگرا و دیو است بر سر  
 و دغا زسے پور متصل بجد و گور کہ پور بنا بر طبرگیر سے ملک وزیر و منہا صحت دخل و تصرف انگلیشان در ملک محروک

ادوات داشت و کشتان مذکور نیز متینا گردید و برای مجتنبان امور بر لب بمان دیا در حدود صوبه عظیم آباد مامور بود و کشتان مذکور نهایت  
 در باره فوج میرا سیه مبارک تنهایی خود و اخوان و عیال آنها نموده میسر و مزماران را از آنجا که بنیادین او و لشکر با رویداد اعلام نمود میسر  
 میسر و گنگه گان را متواتر با ستار و تسلی لشکران فرستاده خود با یک پیش سولدا و ولایت سبیل المیند و بر جناح سبیل  
 و دیده متصل کشتان رسیده و علی التواتر مستند بنان بر تسلی لشکران سوسن فرستاد و کشتان خود هم انچه بنیادین است در دست تنهایی آنها  
 و علی ای آورده چون اقبال ناصر انگلیشیان را دلبه در دنبال لشکران بود با وجود آنکه راه بسیار بریده و نزدیک بشکر گونده سنگ  
 بر سیده بود و میوه و آغیز در دستمال گرد و معرق و در زیدند و میسر سیده ایضا لیست مسعود توابع اسلامی از آنها دیده چون بند و قضا  
 را خواستند بنده لشکران را به حضور سولدا ان نموده بنده قمار را بشده و آنها را بر آوره و جمعیت آنها را در هر یک است که ده و بیست و بیست  
 میزان جماعت در هر یک داخل کرد و در لشکرهای دیگر بمان قدر مردم بر آورده و بنیان تازه و راست و لبر کرد و کشتان بمان مذکور  
 فرستاد و بیست و پنج کس از جمله سبیل که این فساد را انگیزه او بود بطور قرض بر آورده و در حضور جمیع فوج برای عیبت بدیم  
 توبه پرانید بر میانه از جمله این بیست و پنج کس اندک میسر خواسته و بر سرش خاصی برای آفتاب غیر و مسعودان خود و علی ای  
 ناکاکی از همان گل زمین بر سر روی خود و المید و الطیب خاطر در کمال استغفال آمده جان خود بدیم توبه داد و صدق الله تعالی  
 در کل حرب بمالده هم فروز و آقا جواب و سوال از طرف شجاع الدوله بنیادین عیال میشد اصحاب کو تسلی انگلیشیه که بتدار محل عقد  
 امور بوده اند حکم جنگ با او میسر من و نمیدادند چون رتاکم چند تن من عیبت غرور و سرون از تو انین عقل و شعور میگوید مذکور سوسن  
 در اواخر صفر با واسطه ریح الاول سبیل که یکصد و بیستاد و بیست و شش میسر بنوی منتهی الله علیه سلم حکم جنگیدن با او در بر میسر  
 فرستاده مامور بجا دل و مقام نموده و میسر من و صیانه چند در سر انجام اسباب ضروری مثل گاو ان بابر و دار و اخذ خنوس با کولات  
 و غیره و با محتاج و شمار مردی که میخواست آنها را درین جنگ همراه بر و بر داشته داعیه منصف جنگی زیر طردن کس نموده

ذکر عیون و خبر و معجزات فتح از دریا سوسن بر معبر کولور و رسیدن بمقابل  
 لشکر وزیر و جنگ این مرد و با همدگر و ظفر یا فتن بر وزیر محبت لغت بر

و در ریح الاول یا اوکل ریح الآخر بود که میسر من و جنگ وزیر مامور شد مردم لشکر خود که برین آنها همراه مشغول داشت  
 از سپاه و اهل اردو و سپاده انسان و حیوان همه را شمرده بقبط حساب و آورده و دیگر با محتاج آن قدر که  
 ناده و در لشکر که همراه برداشت و با صاحب کو تسلی عظیم آباد گفت که در همین آیام حدود ده یا طفر بر خصم میری آید و حاجت  
 بلکه مغرور نمی انداخته و مغرور میسوم با رو خسته و حاجت باین مذخورات بخورید و چون این داعیه منعم و سبب  
 را همی گشت میر علی الله بنام شخصی از سکنه صوبه عظیم آباد که از طرف وزیر عامل برگشته بسیار و غیره مضامین سرکار شایه آیام  
 بود از حرکت میسر وزیر خبر داد و افواج منتهی خود را از قزاقی و چاقولی فرستاد و توپ بزرگی را که چندی قبل ازین بر لب دریا بمقابل  
 افواج انگلیشیه که بر دریا سوسن مجازی کو توپ بزرگ است معبر بنام داشت فرستاده بود با پیش طلب چون برسات با فزاد و کل  
 لایب بار شده بود و بر بعضی با از آبشای راه پایبای ارا بر توپ مذکور کل خود رفته بر کمالش متغیر گردید و وزیر خود با نیز اسوار  
 درانی آمده توپ را بر آورده همراه میزد اما از کثرت غفلت و دیگر سر انجام اسباب جنگی ملاحظه گولهای توپ و باروت و  
 و متعارض عمل آنها و تقو لیس بر چیزه پیرا سیه با بیست و مشوره او ضاع جنگ اهل اهل عقل و ارباب حرب خبر داشت

مشغول بود و طلب از قبیل بافتن قمار چو در برانین کبوتر دو گرگ لاسی و ملاعب چنان غافل و غافل ماند که گویا در ملک خود بر  
سیر و لشکر آمده که سر دور جاسی اندر دریا چو تهور کشیده تالاب لنگا لنگا می ساخت و در راه در حجاب و پناه آن داشت تا آنکه  
بسیر منوع فوج بنگاه رسید و بمنجا حمله کرده بر لب چیل مسک ساخت و چیل مذکور بن العسکین واقع شد روز سوم فوج  
فوج عزم و تدریک انداخته و ترک سدریک برای جنگ کشیده بود کرده بدایع جنگ انگلشیان از سدر مذکور میرون رفت افواج  
مغلیه و غیره و نیز دشمنان فلی خان معروف بمیان عیسی با سیر استیسان خود که شش بیست هزار سوار و پیاده بود در پشت سر  
و موشر مدک قرار گرفت و راجه بی بی بهادر نائب جو با و ده واکه آباد بالمازان خود از موشر مدک قرار گرفت و دریا می کشید و دریا  
آبادی اقامت کرد و در موشر مدک اقامت توپ که تا بن ولایت جنگ بر آزار اهل سبک مستحق قبیله بود و مع هشت پلنگ  
با بنده و تاسه چقاتی بر سار سافیه و در اسد غایب باه مقابل فوج انگلیشه گشت شجاع فلی خان بر پشت اینها بود و در فوج  
خود طر دست راست عیسی و سینه بهادر بطرف دست چپ عیسی متصل لنگا و جنگ توپ شروع شده از هر دو  
طرف لنگا بازی عیسی التوا تزلزل آمدن گرفت و در م طرفین برابر بخروج و مقتول از ضرب گلوله توپ میشد و در برابر فوج  
راست اینها بر آمده با فوج مغلیه و غیر ایشان بر لشکر انگلیشه یوز شهادت نمود و سواران و در نزد بود و مغلیه و در ایشان  
همراهی میخیزند و بنگاه او حریقه قتل و غارت می کردند از توپ اندازی سحر و موشر مدک و حملات متواتره و نیز عیسی با فوج  
نات گردیده زبون حال گشت میخیزند و حال بدین منوال دیده چون بنا بر حلیات حمل گیل و لاسه بسیار داشت یورش برون  
نمی توانست اندر او بی زاری بطرف لنگا روانه ساخت تا رفته بر سینه بهادر یورش آورد و فوج مذکور سیر مدکی که کسب نامان شبانه  
سیر شیار آهسته آهسته باطل بطرف لنگا گشته بیا و می ویرانی که سینه بهادر و فوج او در پناش اساده بود متصل گردید و  
شیخ غلام قادر و غیره شیخ زادگان لکس که بر اول سینه بهادر و متحد او بودند پیاده یا سوار و در دست و در حجاب دیوار ابراهیم مذکور اقامت  
داشتند لنگا به انگلیشه نهان از نظر مادر راسته ده خراب در آمده چون بمنتهای آباد می رسید بر سر دیوار بر آمدند و  
گویند که لنگ و کلوح آنها را شنید گردانیدند شیخ غلام قادر با خوان و در مقابل و در و آنها بر سر خرد گشته جنگ بر داشت  
تا آنها جمع شوند و صفوف آرایند لنگان بضابطه تعلیم کیشان خود که همیشه منتظم راه می روند صفوف آراسته شروع  
برق انداز می نمودند شیخ زادگان هم بقدر طاقت و فرصت جمع آمده لنگان آغاز می نمودند لیکن مردم اینها را  
که غرقت و در کمال تفرقه بودند و تا سر می رسیدند و بر آمدن از عمده و زاب شکک برق اندازان انگلیشه معلوم دید  
دو شکک منتظم صفوف انگلیشه که با مطلق پنداره می گویند که شیخ غلام قادر مع برادران و سیران با تمام رسید بر خاک  
بالا افتاد و بی دلان بیناک از چنان جاسی چون لنگ بر آمده عمده را ناله که استند راجه بی بی بهادر از غالب خان که در هند  
زای شیخ و از نیکان و قدما و شاهان آباد و بصفت حمیده و نهایت سجد و آزار رسیده بود پرسید که لایق ای  
خان مرقوم گفت اگر آبرو با منجاست جان بافتن است و الا عمل بیرون بافتن سینه بهادر اهلان قبول آید و فغان بازی نمود  
و گفت بسم الله و اشاره فرود آمدن از اسب نمود غالب خان مع سپهر متیاسی خود که میر و حبیب الدین خان نام دارد از اسب  
خود فرود آمد درین عرصه لنگان اندک پیشتر آمدند سینه بهادر را مردن دشوار آمده غسان اسب از میدان گرانبهادر  
و حبیب الدین خان بدر از رگش سینه بهادر آگاه گردانید غالب خان احوال آقا و عیسی با و اسب خود سوار و در  
سپه راجه سالک راه فرار گردید

پیر و ن ز قن شجاع قلعه خان معروف بمیان عیسی از پشت سر مو شیر مدک و سمر و  
و بر بینه انتظام و شکست افغان بر فوج وزیر با وجود ظهور غلبه بحسب تقدیر

شجاع قلی خان با شجاع آواز شکست لشکریان و شجاع زادگان همراهی یعنی بهادر گران علیه و جبارت و اچیه بی بهادر نموده  
بر روی خود ترسیده که میباید اچیه بی بهادر کاری از پیش برود و او در حضور وزیر و دیگر بختان ترساری کند و بیافرط اضطراب  
استعمال نمودن استیلا و ادراک احوال میباید از پشت سر سمر و مو شیر مدک برآمده پیش راند چون پیش رو چهل یگرک و لاسه  
بود و گذشتن از آن دشواری داشت علاوه آن رومی دیو و اراکشل بار که احوال است که برود از آن جمله رفقای معتد که شش  
سخت هزار شوار بوده اند با حقه طایفه با خان رفوم همراهی نمود و بسبب پیش رفتن او و ساندازی سمر و مو شیر مدک که طایفه التوام  
بر سر فوج انگلیسی گوله اچیل تگرگ میر بخت موقوف گشت و شجاع قلعه خان مع همراهان بین انگلیس در آمده حاکم و بالغ  
توب اندازی این طرف که دید از طرف انگلیسیان شدت و فاسک به شروع گردیده بر سر افواج عیسیه و سمر و مدک قیام  
اشکام باشد شجاع قلعه خان با ساندازه از دفاع بهادر خراسه ارجیل سیران برآمده هفت گوله با سه شکست انگلیسی گشته  
چان خود در آن میدان برای گران دایه بر سر مردم همراهی که از پشت قتل و جراحت شالم مانده بودند و گرنه اسادگان میدان  
را با مضطرب بود و دنیای فراموشند و لشکریان مقابل یعنی بهادر از مو جال گذشته داخل لشکر وزیر گردیدند و شور و غم لشکر  
در آن محسوس شد و بر سر سیکه آنجا را لشکریان وزیر شکست آتش باز گرفته چنان مضطرب ساختند که احدی را مجال حمل و نقل نماند  
و دولت نماند بیه اختیار بر سر نهر خورنه که بود و او فرار میبود و شکست بر کل مردم افتاده کسی را پاسبی نماند  
نماند غلبه در ایان شجاع ایمان نمک خورام احوال بدین منوال دید و بطبع قنارت اموال لشکر خود از وزیر جدا گانه گردید و با سیکه  
خود در آمده دست قنارت و تاراج بر کشادند و وزیر متوقع ظفر و ظهور از شکست علیه ایران قدرت وادگرت ساعی غایتی از افغان  
نمود بهادران که کمتر کسی با دانه دوم از میدان برآمده در سیکه لشکریان رفت و جمیع اسباب خانه و وزیر و سرداران همراهی او  
و وزیرهای خرافان از اثر ترس و وزیر و جنس بزرگان و سوداگران مثل زربان و کخواب و انواع اقمشه و قوچه پاسبی بزرگ  
خود و قزوین و خیم و آنچه در آن لشکر بود قنارت افواج انگلیسی در آمد و لشکران و وزیر نیز دست تاراج با اموال بهر یک  
کشاده هر چه در دست هر که افتاد در لوبو حساب این دولت که درین لشکر قنارت رفت علام الغیوب میدانند پس بحسب  
هرم در حساب و قیاس کن فوج معروف است الحی عجیب لشکر سمر بود که بهلو بخور و شاهجهان آبادیست و توجیه برای  
بسیار در دیر با چو تورا که بظرف پشت نیک بود و اندک عمق با گل و لای بسیار داشت فرو رفته و در مانده گشته وزیر شکست  
لشکریان متعاقب در آمدند و توانا که ایام حیات آنها با سمر و عالجاء و شجاع لدر و لیکر و قیل الزن جنگ از قید ریاضت  
دوده اده فله را که در پائین او شکست بود و نهایت نمود قدرت کامله الهی در آن داور که پارسه و دیکر سیکه نمود که بر کوبه  
با و میگرشته از آن در طایفه بهشت ایام حیاتش با سمر بود و والا در چنین حادثه شوش گسل پد را از سپهر و از ارباب و دیگران  
آن بیچاره را که قید و از مافات مردم ممنوع بود که بر سر سید قربان قدرت نمائی حکم قید باید رفت که در دل بهشت چنین  
افتاد و برای او سواد خیزه میا ساخت مضرع عدو و سبب فخر گردانید و در همان شب که صبح آن شکست  
بر وزیر افتاد و سله ابراهیم خان بهادر اطلاع بر فاسم خان یافته و نصرت یست پیغام داد که نزد ابراهیم و خواهر

اسپ خوب که بر خواجه است باشند برسانند مخ هزار و پیر نقد بدولت عالی موجود است اما بخدمت نفر شده که میاد و استماع این  
 خبر وزیر بر گشته باز لاده پدی نماید اگر اگر می منظور شود و ایما فرماید نفر شده آید عالی باده گشته فرستاد که گزین برودت پاسبان وزیر میای  
 شما که در چنین وقت یکسوی غمخواری من نموده خبر خواهمی را منظور داشته ایم اما منظره الحقیقه این زمان صلاح نیست و عهده ضرر که بچه  
 نموده اند اگر فرستادند بهتر البته عذا حاجت طلبیده خواهشند اتفاقا شب ماه ذیل مذکور رسیده سواری برای او میسر آمد وقت  
 شکست میر قاسم خان هم با فراریان دیگر بدر رفت و علی ابراهیم خان بهادر اسباب احتمال همراهِ برادر خود علی قاسم خان  
 یک روز قبل از شکست از یکی شتیها که نزدیک بود برادر بود عبور کنند و در لشکر پادشاهی که آن طرف نبود بود فرستاده وجود  
 خبریده ماند وقت فرار بر دریاچه مذکور رسیده از هجوم فراریان مجال عبور نیافت بل غیر شکسته بود علی ابراهیم خان بهادر معجزا  
 گناشته بالاتر رفت و از اینجا خود را بدریازده عبور کرد چون بسر راه که جنگان که در اینجا هجوم نموده بعضی در انتظار بعضی دیگر و  
 برخی برای آسودن اندک توقف نموده بودند رسید و دیگر که بعضی از افواج انگلیشی رسیده نوپه را سپراز جهو کرده بطرف  
 مرد جمین هر دو طرف در پامرد اند و از طرف دیگر شکست زد و فرار نمودند اضطراب عظیمی در فراریان بهر سید ادرسه را  
 پوش و جواس برجا ماند و فتنه کثیر در آن دریاچه صغیر ملامک و متلاشی گردید و بر سر همه که افتاده همه مردند و همه هزار  
 هزاره جان بسلاست بدر بردند اما در کمال رسوائی و قضیعت هر که اسیر راسه پیش آمد و بناچار اختیار افتاده بر سر  
 بعضی نایاج و غارت گنواران در آمدند و بعضی بهشت فرزان راه با بریده جمیع فراریان رسیده زندگانی از سر گرفتند  
 وزیر عبور دریا نموده متعلقان را با خود گرفته راه آله آباد سپرد و میر قاسم خان لنگان لنگان شش هفت کرده از بنارس که گشته  
 توقف داشت و بهی بهادر حبس الامر وزیر بر سر همه را بردن پادشاه برب آب لنگا مجازی بنارس که معسکر پادشاه هم  
 اینجا بود مقام داشت علی ابراهیم خان متصل بلشکر سینه بهادر خسته حال رسیده برکنار دریا میخ ده و دوازده رخصا برای آسودن  
 اندک توقف گردید و ستفسر خیمه برادر خود بود که در اینجا رو و دند نگار غالب خان که درین وقت رفیق بیگ بهادر بود و در قلعها  
 واقع علی ابراهیم خان ایشان را دیده بغالب خان خبر رسانید خان مرقوم باستماع درود مقدم ایشان شادان گشته بار آورده  
 آمدن نزد خان مرقوم بر ناسته از بهی بهادر رخصت خواست راجه فرط از نو مندی اوراک علی ابراهیم خان در دل خالشان  
 دیده بر سید که علی ابراهیم خان چه طور کسی است که شمارا در شوق ملاقات او چنین بقدر اسه نیم غالب خان محل بهادر شش  
 بیان کرده گفت احاطه بر محاسن او موقوف بر ملاقاتها و صحبتهای ستونی است چینی بهادر که اگر در حضور وزیر علی ابراهیم خان را  
 دیده و حسن تقریرش را شنیده بود خواهان آن شده که او را بر یافت خود برگزیند غالب خان را گفت که پیش نامیوان آورد  
 خان موصوف بخدمت علی ابراهیم خان رسیده با جرمعروض داشت و بهمان بینایی که بود ملاقات سینه بهادر آورد و در آن  
 مقدم او را ختم شمرده اسنهای هم راسه نمود علی ابراهیم خان نیز رفاقت او را مناسب دیده و بهما جفتش و ضا و چون وزیر  
 راجه را برای همراهی بردن پادشاه گذاشته بود او تاکید نموده در کوچ کردن کشتیال می نمود و پادشاه که از وزیر و راجه  
 بود سر از رفاقت چینی بهادر باز زده بیابانها چند در چند ناصد ملاقات انگلیشیان و مقامات بود و حاکم مذکور به وزیر  
 مراسلات با پادشاه گشاده او را ترغیب بر یافت و اعانت خود می نمودند و از اینجا که از طرف کپنی امور متبعی میاد میسر نموده اند  
 و آنچه مصالح و مضامین با وزیر همکنون خاطر نشان بودینا که علی نذر اراده ملاقات با بهی بهادر که رفیق وزیر و محال با  
 میر قاسم خان بود و نیز گشته درین ضمن راجه مذکور قتل پادشاه در کوچ دیده و ناچار گردیده خود را لنگا مع لشکر نمود

دکلمات یا شاه با جماعه انگلیسیه مخبر احوال و بر سر قریب

چون منی بر باد غوغا نمود پادشاه معزز المله را فراغ الیال تمام کرد و انگلیشیان را پیش خود خواند و با همی بیتی قوت در پیرایه سپید  
مستاقب کوشه آمدند تا که مقررانده ملازمت پادشاه توسل جستند و بعد حصول کوشش با اتفاق عبور گشتند و نزد ازاجی بی بی بهادر  
را نیز بپوشی خود و حکومت فرمودند و او بنا بر دستور که داشته علی ابراهیم خان تاسم درین خصوص مشتازند ساخت و اعات را می  
او را دیده بعد از آن اگر او اغلب شریک بشود میداشت آخر الامر ملاقات با سرداران انگلیش بنا بر ترحم اقامت خود مناسب  
دیده با آنها هم خورد و ایشان را بجهت میادیت با وزیر پست را تقویض میر قاسم خان و همرو با او ظاهر نمودند بی بهادر چون با عیال  
خوش نبود و ملاقات ملک و دولت خود و اقامت درین صورت مشاهده نمود و قبول کرده مؤوض داشت که همرو صاحب فوج  
را از اوضاع آذربایجان شکست از نظام فیضیه گرفت و اوقات از منوبت نیست اما میر قاسم خان را سه توان گرفت اگر وزیر  
بشد بد البته قصه نیست در آن نوازش میانه ها نیست از سرداران انگلیشی گرفته در غنعت گشته بلکه گاه خود که حاصل نموده  
داشت معادوت نموده و مذکور محبت انگلیشیان با وزیران خود در سطح ابراهیم خان بر کنون نظر شش سه برده بیاض  
نمک و حقوق محبت نامه میرین بر تاسم خان را که شش حقیقت کرده از لشکر بی بهادر پیشتر بود آگاه ساخت بر تاسم خان  
بر این اثر اطلاع یافته سرعت برین و با وزیر رفت و دید که آبا و رسید و متعلقان خود را که غارت زده مردم وزیر و صاحب الامر  
و ترحمانه هم ترحمانه اندر صورت که میر اندر و کار سازست کرد و چنین تشویش و تشویر همراه خود گرفته ره سرگرد  
و وزیر که از او بدیاسته نظرو امانه مؤوض و بر و میر رسید و اسود باقی احوال و انتقالش و وضع اوضاع و احوال شایعان آبا و  
انتهای اوضاع و احوال و

تیره احوال و بر سر قریب و وزیر قریب و تیره قریب

تجایع الملو که در عالم غرور و ادراک چنین امور می نمود احوال بدین منوال و دیده باز و بر وفق از نظر خود و در ملک  
بیکانگان نه اید با ترحم بیضی از مقربان مقدمه بغیض آبا و لکن فرستاده تاکید خود که متعلقان اسباب خزان را بر سر  
در ملک حافظه حمت که با و اندک آشنائی بسبب غنایت خان میرش داشت بر نه و در آبادی بر سلی که همور ترین ملاد  
او و وزیر آیت الله و از سلی بیست و فخره با اعمار بود اقامت و در زند و خود هم بای ستاب با آما داشتانه و در وزن خود را  
گرفته علی بیک خان را در قلعه آبا و گذارشته بیکان اقامت رفت و ناموس و امانت البیت و با حمله جمع اسباب دولت در بیک  
گذاشت و در قلعه بنا بر شیرین بیست را که مستعد علیه بود با فرام لائق قلعه را میری گذارشته در راست قلعه مذکور مسند  
کرد و میر جید از دینی بنادر مشوره او را که متعین الحاکم انگلیستان بود با اعمار امانت اقامت و بر او نهاد و بر سر و بنا بر جفقت قدر خود  
نام و نشان خانان را بدست دیده او را بلیت صوبه کهنه و خفین گردانید و خفین انگلیسیه نهاد و در ظاهر با انگلیشیان در ساز و دین  
بنانه عمل او در صوبه نهاد و خود در ملک بیکش با و بود و اذیت و ترحم که از خاندان بیکش داشت و بسبب این کینه از دفتر آخر  
و متعین احوال شاه جهان آبا و سلاطین و اداری آنها داشت بر این ترحم و بیستانه با امانت و رحمت و احوالش و غیره سردار  
و امانت و احوال شاه جهان آبا و سلاطین و اداری آنها داشت بر این ترحم و بیستانه با امانت و رحمت و احوالش و غیره سردار

اعانت ساخته دلالت باستقامت از راگو لهار مرشد نمود که او دیرینه سزدار دکن و دکنه سیس سالار باجی راگو و مگاسار  
ضلع شاه جهان آباد و بنام صوبه دار شتار داشت دوران جنگ در نواح کالی و گوالیار بر سر سزدار اما از جنگ احمد شاه  
ابدالی که شکست عظیم بر جماعت مرشد افتاده اسباب و دولت اینها بنا سراج برشته بود چندان شوکت نداشت شجاع الدوله  
مستعدان خود را بخدمت او فرستاده استدعا می نمود که بر او ایستادگی نماید و در عده ای میبایست بر او غلبه نمود او بنا بر طبع  
که در آن روز با بنایت داشت قبول نموده آمد و با عساکر شجاع الدوله ملحق گشت و با غلبه را بر چند حسیب او عده رفقات  
خود خواست آنها بخدمت ستمک گشته آمدن خود بر عده با ستمی امروز در فرادگاه استند +

### آمدن راجه پنی بهادر نوبت دوم نزد انگلیسیان و نزود غایب شدن با ایشان

راجه پنی بهادر چنانچه مذکور شد بطرف گنور رفته براج شتاب رای حسب الصفاست نگاشت که شجاع الدوله در مصفا  
با انگلیسیان بشرو و طبع منظور شان بودند و در ندراده عازم حرب بار و دیگر است و میر قاسم خان از دست او بر رفته و سرور را  
نمی تواند گرفت که بدعا درین وقت این قسم کار با براس خود خوب نمیدانند امن پیمان کارش را بخریدند البته راجه  
ملاقات در رفاقت انگلیشیان ام چون شتاب را بر سر معتمد علیه اصحاب انگلیشیه و ممنون احسان و گنور می بهادر در زمان غایب  
عالمی جاده بود خدمت او را در عوض حقوق پرورش منتقم شمرده برای خود فخر عظیم دانست و سپهر بزرگوار را در کمال شکست  
داد و آیه بنارس در تقابش رفته و در ترنبار بر اسیر غیر معلوم گشته میوه فخر را با اسیر فوج گذاشت از او هم بدین  
تفسیر می رود و دیده از ریاست لشکر مغول و بجز کرنگ که در سابق رئیس لشکر و نوکر کمپنی بود و بدین داری فوج امور که به  
از خطاهای جرئت که آنرا برگ ویر جرنل میگویند یافته درین ایام رسیده بود جرنل مذکور نهایت انجام و شتاب را بر سر داشت  
رای مذکور داعیه بیستی بهادر با جرنل موجود ظاهر نموده و در دین بیستی بهادر از مصالح عظیم شمرده منتقم دانست و در خط متغیر  
او کمال اکر ام نگاشته بود بواسطه شتاب رای طلبد داشت بیستی بهادر آمده ملاقات با حبیث علی نمود و در ام ملل حفت  
محاللات از سر که بدست او آمد و از دانائی چند روز بر دو طرف را خوشنود و راضی از خود میداشت جرنل یافت  
که هرگاه شما متعلقان خود طلبیده اشته ناموس را در عظیم آباد یا بنارس بگذرید آن زمان خاطر جمع گشته نیابت و معالجه  
بر دو صوبه با اختیار شما و امیکند لیم او عذرهای مناسب خواسته رضا طلب ناموس خود نمیداد تا آنکه شجاع الدوله را و لهار  
را با خود متفق ساخته بداعیه جنگ انگلیسیان در نواح کوثره رسید و پنی بهادر با فقری اعتقاد داشت از پرسید که در او پنی  
کرد او گفت که در و انگلیسیان بمنزله پادشاهی بود آمد و رفت بیستی بهادر با شجاع این سخن غلبه شجاع الدوله که مان کرده و بدین  
رفاقت او تصدیق داد و در شتاب رای که واسطه جواب سوال او در خدمت انگلیسیان بود و خبر اجتماع را و لهار با شجاع الدوله  
شنیده بر راجه بیستی بهادر گفت که اگر بیستن شجاع الدوله منظور باشد مرا صاف باید فرموده نامن انگلیشیه را بر او شتاب  
داده و رخصت بدین نام و شما علانیه و فاشه مرض شده بر وید و اگر نماند منظور باشد بخاطر جمع و ملکن باید بود امر که موجب  
برای من و بدعهدی شما باشد فعل نیاید که برای من خطر عظیم و برای شما تنگ بماند و پنی بهادر بر سر و ملکن راجه  
اصطلاح شمرده را نوزاد شتاب رای هم پنهان داشت و امتنا از خدمت نموده را نیکو بنام بند و لبست بیستی بهادر از محاللات صوبه از لشکر  
انگلیشیه و در تر و چند کمپنی تنگ انگلیشی با او متعین بود بطرف گنور شتافته و متعلقان خود را بر جرنل بطرف عساکر شجاع الدوله



راہی تہہ کینیا قصد فرامت نمودند چون فوج بنی بہادر بسیار و لشکران اقل قلیل بودہ اندہما لغت متوالستہ خاموشی کریدہ  
و بنی بہادر با فوج خود در رفتہ بشجاع الدولہ پیوست علی بابا بہیم خان بہادر کہ غلبت عاضہ بسیاری در ہزار پیراب گمہ و ماندہ  
دستی بہادر اوراد را چنانکہ داشتہ رفتہ بود بنا بر سہ فخری انارادہ پای مضمر را چینی بہادر با وجود رقابتش بجای خود حیران  
ماند وزن را چہ آجہا لازمہ قوت با وجود نبودن شوہر و اتباع او کہ حسب الاشعار بنی بہادر در رفتہ کسے در انجا نبود بانان رفیقہ  
بعل آوردہ بہت در خود اندوہن مکان افاست در سائیدن با حناج کہ در انجا بہ دست نمی آمد کو تا ہی نکرد آخر الامر بصورت  
تمام اسباب حرکت بہر سائیدہ ازان مکان برآمد و دار را آگاہ گشت جہل کریم ازین خبر رفتن بنی بہادر متوجہ شدہ بیان نظر  
شباب را ہی کہ بدین مجلس بود چہ سہ گفت انشاب را ہی برآوردی خود ترسیدہ بجزو اصحابے این خبر حضور جہل  
رفتہ التماس نمود کہ ایضا ہی عمدہ بنی بہادر را من ضامن بودہ ام و از زمین حرکت نہ بکنی بظہور رسید اگر در کوشش با اصحاب درین  
خوبی ہن اندیشہ باز خواستی باشد مرا باید فرستاد کہ قصور از من است نہ از شما جہل و دیگر سہ داران انگلیشہ را سن  
مداقت و انخلاص را و انشاب را ہی پسند افتادہ و جو کسے با فرط نمودند و غا طرش را مطمئن گردانیدند تا آنگہ شجاع الدولہ  
مع را و ہمارا مرشدہ را را کہ ہر جا ش با فواج انگلیشہ ہیا گردیدہ

فرستادن اصحاب انگلیشہ فوج را تبخیر قلعہ چہارہ و محفوظ ماندن قلعہ مذکورہ از جدت یخبر

سر داران انگلیشہ قبل ازین سوارچ را چہ لونڈ زندہ بنا بر سہ را بواسطت ما و انشاب ای رسید نور الحسن خان  
الکریم سہ کہ اول رفیق و لازم شجاع الدولہ و دستہ بہادر و منرا اول بمالہ بنارس بود کہ سال ساختہ رفیق خود نمودہ بودند  
بدلاست او تبخیر قلعہ چہارہ کہ بر سر کوه و لب دریای گنگا بدہ کہ وہی بنارس طرف جنوب واقع و از تلالع متینہ معروضہ است  
در خاطر آوردہ فوجی را چہ یک سہر و چند کپتان و لغتہ و انس و سارجن بر سر قلعہ مذکورہ فرستادند و چند نفر توپ قلعہ  
شکن ہزارہ آوردند سہر مذکورہ فوج و اسباب قلعہ ستالی در انجا رفتہ از طرف پادشاہ احکام اطاعت رسانیدہ اول توپہ  
بسلطانہ فرسائید چون در گرفت بگل اشتغال نمودہ آتش توپ اندازی را اشتغال داد و کمر ہمت تبخیر قلعہ  
بستہ پاسے جلالت پیش نہاد محمد بشیر خان کہ مقرب الدولہ و زہر قلعہ و را آنجا بود نہایت جس و ہر دسے داشت  
امپرا آتش پای ثبات افشردہ ہمدافہ برداختند و محمد بشیر خان را بنوہیکہ خواست از قلعہ بر آوردہ بمقتور و زہر را  
گردانیدند و در دسے چند با قلعہ چک ماندہ آخر الامر انگلیشیان دیوار حصار بفریب گہمای توپ از طرف فراب ساختہ  
در شب تاریک با فوجی بہ سبب یورش آوردند و فوج انگلیشہ بالاسے کوه برآمد چون داعیہ در آمدن بمقتار نمودند مہجر  
ہمراہیان را دلہے نمودہ کمر برآمدن بر سنگمای اندادہ دیوار حصار و دستمندان قلعہ صداسے پاسے بالارنگان و  
گنگوی آتھا با سہر کشیدہ خبر را رسیدند فادہ و کارزار شدند و زہر شک بندوق و سنگ گرفتہ اکثر بالارنگان  
با جرح ساختند و ہم از اضطراب و نار کے شب پای بسیاری از سر سنگمای افتادہ دیوار کوه لغزیدہ غلطیدند و سنگ  
از صد سہر ہمدک غلطیدہ سہر در دو دست و بازو سہ غلطیدگان را و ہم شکست سہر کہ سالار فوج بود نیز ہمین صورت  
زہر سنگمای افتادہ و زخم تنگ خوردہ و ہوش افتادہ عار بان را دل اندست رفتہ پای ثبات برجا ماند و بنا کام  
برگشتند بعد دسے در کمال افتادہ و قیاط سہر را بر ہیمان ہنگام شب آوردند و ہوش بود بعد اندک زمانے

عالم خانه را پدر و فرمود و جرنل این خبر شنیده و بر پیش آمدن وزیر مطلع گردیده فوج متعین نمود و پیش خود خوانده با اتفاق ملازمه بجای  
 شجاع الدوله و مرشد پیشه را نزد درین عصره میرزا نجف خان هم که با شجاع الدوله بدو و از بدو بدو کند آمده رفاقت انگلیسیان  
 گزیده لازم شان گردید و در آن انگلیشه بعضی فوج را با سواران میجر استورنت بکنند فرستاده تا با شجاع الدوله با او بود و از اطراف  
 صوبه اوده و حدود آنها خبردار باشد و محمد اکبر زان را که توالی آنها جوئی را و شتاب رای مقرر شاختند و جرنل کرکنت  
 با کل فوج مع شتاب رای و میرزا نجف خان به الیاء و زلفه پیشه شجاع الدوله را عزم شد و میرزا نجف خان که از او که کیفیت قلمه مذکوره  
 آنکه داشت طرف حصار را در جای دیگر نشسته داشت نشان داد و جرنل توپخانه قلمه گفتن که از فارت لشکر و در جرنل اوده  
 همان طرف بسته دیوار آنها را شکست و علی یک خان و قزو که از قبل وزیر بکر است قلمه آنها میوز بوده اند و قلمه بر خود شکست و دیده  
 انان خواه شد و در شتاب رای خاصن آبرو و مال آنها غیرال وزیر و میجر بودند و در رفاقت و عدم رفاقت انگلیسیان گردید  
 آنها را از قلمه بر آورد و قلمه پیشه اصحاب انگلیشه در آید و یک خان و غیره ملازمان شجاع الدوله رخصت یافته نزد آقاخان و خواجه  
 در آن شتاب رای با اتفاق و اعانت را بکلیسنگه میبرد و بست هر دو صوبه خصوص خواجه اوده و هم امکان انظام داده و همال در  
 اکثر محلات بلکه همه جا فرستاده اکثره از افواج میرزا سیم خان مثل میرزا روشن علی خان و شیخ فرحت علی و در و درانش  
 و شمسوار یک نورانی فاعل میسر امیت را لازم ساخته متعین صوبه و عمال بر محال نمود و چون خبر نفیبت وزیر تحقیق  
 یافت جرنل مع شتاب رای و میرزا نجف خان عازم جنگ وزیر و مرشد گردید و عمال رایع افواج کو لازم جایجا  
 گذاشت آنچه که شتاب رای در بند و بست صوبه مذکوره با وجود عمل وزیر می شجاع الدوله که از همه بر آنان المکملات و تخان  
 جدا داری اوقریب به پنجاه ساله بود و برهم زده اکثره از انظام داد و کارهای سنگین کرد لیکن نکت بولست بعضی ملازمان و کابل  
 طبله و ناقه شناسه اکثر زمینداران آنها خصوص را بکلیس و درین امر نسیه نمید بود و

کشتار در جنگ تاسی شجاع الدوله با اتفاق راو کلبا مرشد با جماعه انگلیشه و مغلوب شدن

چون راو کلبا را حاجت دعوت شجاع الدوله نموده و در رسید وزیر با اتفاق پیشه آمد و جماعه افغانه که وعده رفاقت نموده  
 بودند امیدوار رسیدن داشته و شهره بر گردن و دعوا م انداخته گاه پیشه نگذاشته عدا الملک ظاهر با میند و بسته  
 رسیده تماشاخانه بودند و بعد ورسته داشت و نه از دست او کاری برآمد و نه الحقیقه از ناخن تدبیر به عدم شمشیر فوج که  
 عقده کشود و جنگ که در دست شکستیکه یافته بودند احدی از دل اید و نه از دست او کاری برآمد و نه الحقیقه از ناخن تدبیر به عدم شمشیر فوج که  
 روی داده جنگ سبکی دست داد و مرشد که تاب تحمل ضدمات توپخانه گاه به نداشت دست و پا که قلبا منیده عطف  
 عنان نمود و تا بر کرد دولت خود که فوج کو الیاء بود و عنان یکران با نمانشید شجاع الدوله نیز از نکت بحرامی توکران و در  
 دل بر نه و میان چهره بمقتصد و آئینه امید ندیده دل تنگ برگشت و در زمانیکه فوج انگلیشه از افواج صوبه الیاء و خجند و غار  
 استقبال افواج وزیر بود و بعضی افواج مرشد به ایاء ستمه خود و افواج انگلیشه را در میدان محصور داشته از جنگ باز آمد که  
 مشوش میداشت چنانچه کلبا را و شتاب رای با اندک مردم در میان آنها افتاده فریب بود که بپاک میشود و در آن وقت  
 جبار تمامی دلیرانه نموده گویند بر دست خود با شمشیر طعن و ضرب نیزه گردید و در میدان مروان آبر دهنی خود و شکست داشت  
 تا آنکه فوج انگلیشه بمزدور رسید و از ان دارو گیرش را نمایند حق آنست که را و شتاب رای اکثر صفات حمیده داشت

دورین جزو زمان از جمیع راه مسامحه بوده مراکز می از اعیان در مکارم انطالق تقوی داشت برمی ازان انشا را شد فانی خضر  
 در نو کراوال او بنا بر نیامیت سوید عظیم آباد و حکومت آنجا که داشت نگاشت خانه و قلع محار خوا به شد مطی ابراهیم خان بهاد  
 از اباد و حسب انشا بر نیامیت بهادر خواست که لشکر وزیر رفته باران سپینه بهادر پیوند و چند کره به از شهر مذکور برآمده بود  
 که خبر شکست وزیر کره ثانیه شنیده باز برگشت و منتهی در آن نواح مخفی بود تا مصالحه وزیر با انگلیشیان روم داد و فساد  
 فرو نشست و آن عزیزه از التزم خراسان مرصحن و دوازده کنج محول و افتخار برآمده بر شد آباد رسید و ذکرش در ضمن حکومت مظفر جنگ  
 که نامیکه نقاست مرشد آباد گشت انسا و الله قاسی خواهد آمد القصه وزیر بار دیگر شکست خورده به طرف فرج آباد رفت و  
 از ناغنه و غیره شکوه نقلی و ایهمال در اعانت نموده از هر یک هشتاد و چهاره جوئے نمود هر یک سینه میگفت اما چون از نزد دل  
 نبود و در ناظر وزیر باسے یافت آخر الامر محمد خان گلشن خلعت محمد خان غفصنر جنگ با وجود عداوتها و سرینه بمقتضای جوانمردی  
 که داشت ضاقت با شجاع الدوله گفت که ازین جماعه ناغنه و غیره که شما توقع نصرت و اعانت دارید کهسے بکار شما  
 نخواهد آمد و در انتظار بچند مشت زیرک درید بخرج سپاه و مدعیان امداد رفته بحال خود در خوا سپید ماند و همین مظفران نصرت  
 تمناشائی بوده و ادم منعمی خواهند ساخت بزعم من صلاح و رود حال است یا با محدودی که توقع رفاقت از آنها دارید  
 بر دشمن بتا زید اگر جرات بانی است نظری یابید و الا با سرد جان خود در میدان سے بازید و اگر این کار دشوار نماید بی وساطت  
 دیگری کیارتن تنها بر خوسته پیش انگلیشیان بروید و اینچ شنیده شده کار آنا بنا بر روی عقل و جوانمردی باست اغلب که با شما  
 نزود غاخنو ایند بخت و شما را در مملکت نخواهند انداخت بلکه لمن غالب است که بنا بر نام و نشان خاندان شما از در  
 اخلاص درآمده در اکرام و احترام شما را نشسته بتجسیر نخواهند بود درین بین بعد فتح قلعو آباد و شکست یافتن وزیر نوبت دوم  
 بوعده و عید بادشاه و سروران انگلیسین مستظنان قلع جبار و اسید از نظره و غلبه شجاع الدوله گردیده و سامان قلعو دار سے  
 ما سیم کتر و عید قلعو را خوا اعتر انگلیسین نموده بپشت از آنرا ملازم بادشاه و بر سر خیزد شجاع الدوله را سے شدند

ذکر پذیرفتن شجاع الدوله نصیحت احمد خان گلشن ملاقات نمودن با سروران انگلیسین و بنامیدن بمصالحه و مصافحه

شجاع الدوله بعد از اتمام نظرسن احمد خان گلشن را و بار باره خود اوصوب آوا حسن تقوی و است با محدودی از غذا بر باسے خود  
 سوار گشته زاده لشکر انگلیسین گرفت زیاده از ده دوازده سوار همراه داشت بعد طے مسافت بحر نل کر یک خبر رسید که  
 وزیر الممالک باین صورت سے آید اولی مخیر و مخیر مدق و کذب گذشته بعد تحقیق بیای ادب با جبه از سر واران و راؤ  
 شتاب رای پیش رفته استقبال و وزیر کرد و وزیر جنرل رهنقیل دیده از باسکه فرو آمده صافه نمود و جنرل مع کل برادران  
 و شتاب را سے نذر گذرانیده پیاده با با با لکی وزیر در رکانش مردان گشته تا بحینه خود که براسے او استاده کره بودند رسید  
 فردو آورند سر واران انگلیسین لوازم ضیافت و مهمان داری بعمل آورده از ادب و تواضع و قیته فرو گزشتند شجاع الدوله  
 طعام ضیافت همما با خورده خواهد و بعد بیداری از خواب هم عثمان شاد کای با لیکه نیمه گاه او بود و در سته که روه حاصل  
 داشت بر گشته با سمر ایلیان که از سه چار صد کس پیش نموده اند جنرل ساخت و از طرف مصالحه که دوسه چار روز  
 بو ستاطت شتاب رای انفصال یافت و جمعی نموده حسب الاذن روسای انگلیسین جمع ملازمان خود را طلبه داشت  
 آمد و رفت سفر و پیغام بران اکثر اوقات و در بپشت احیان آمدن او و جنرل در خانه سید یکرمول بود و را خوشتاب سے ای

درین کار سترغنی غرضش مغرور داشت اما مستثنای نیکو کسی که قبل ازین ساخته در مسلک ملازمان شجاع الدوله بر نفایت یعنی بهادر بنابر انزاج نمودن میرزا سیم خان از عظیم آباد مسلک بود و عزت شجاع الدوله را وجه بیعت خود ساخته و را انصرام مرام او سعی بحمله بتقدیم رسانید و محمد حسین دوست و دشمن گردید.

گفتار در قرار دلو و شرط مصالح میان شجاع الدوله انگلیشیه و خصم آن بر صوبه غولستان حکام و پیمان و موقوفه آن

بنای مصالح بر این قرار یافت که شجاع الدوله پنجاه کدو پیرو عرض افراتیا که انگلیشیه را در حروب اور و میدا انگلیشیان ساند نصف نت نصف دیگر بر صوبه تنخواه فرماید و پنج از موباد و تحصیل در آمده باشد بخیر یا بد و صوبه الم آباد مخصوص پادشاه و پادشاه در الم آبادان طرفه خود میرزا بخت خان بهادر که رفیق پادشاه و انگلیشیان شده بود ملازم پادشاه بوده یک کدو پیرو سالیانه از خزانه شاهی بمحل الم آبادی بنگاه لاسه یافته باشد و فوج از انگلیس با عانت پادشاه در الم آباد بماند و یک از اصحاب انگلیشیان در خدمت شجاع الدوله بطور میل می گرسه حاضر بوده کار سه بمحالات او نداشته باشد و بعد ازین عهد و پیمان دست بهر گیر را دوست و دشمن بهر گیر را دشمن و بر سر هر کس دشمنی زور آرد و دیگر اعانت او نماید و هر که از دیگری فوج با عانت طلبید و بجهت براسه نهادنش با صاحب فوج برساند و راجه بپوشد سنگه زمیندار بنارس که بنابر نفایت پادشاه و انگلیشیان از خدمت شجاع الدوله مقصر و بخیانت موسوم شده بود دستخلافه تفصیرات او صاحبان انگلیش نموده و اطاعت و زیر و حمایت خود گذارند و عود مذکور از طریق موقوفه شده و ثانی موقوفه به هر دو مستحقا فرقیان استحکام یافت و شجاع الدوله را حالت فتنه غیر آزاد اسه ذکر که عبادت مسمود بود نماید.

ذکر بیگانگی که مادر شجاع الدوله مع کل قریبا بطمع زربان نمود و گوئی فاو خلاص ازین جمله و زلفش در بود

وزیر بهادر و وزیر خود زربان بود و دیگر بزدی موعود بود و دیگر تحصیلش افتاده با هر یک از مرقای خود بقدر مقدر و او تکلیف ادای زری نمود و همین قسم مادر و زن خود و برادران زنی خود و جمیع اقربا بنظم متفقین فرستاد و صلیف مناسب نگاشته بر آمدن خود از بنده خراسان مشروط بوصول در مذکور ارقام نمود اما به ثبوت پیوسته که از کس بر چه توقع داشت و فی الحقیقه آنکس از نقد ایصال و ایشاران زربان می توانست طمع را کار فرماشته بر خن نصف و جمیع ثلث و کدو سه ربع آنرا اعتراض نموده فرستاد حتی مادر و برادران زن او و غلامان و ملازمان نمک پرورده دیرینه اش بهین سلوک را سلوک داشتند مگر زن او که بهر از نقد و جواهر و طلا آلات و نفقه آلات داشت و آنچه نموده او را میسر بود حتی حلقه بینه خود مع مراد و برادران براسه شوهر با وجود مخالفت مردم فوخن آمد و فرستاد و نامحان را جواب میداد که با بر میسر است تا سلاست شجاع الدوله مرا سه باید و اگر بویا شد هیچ یک ازین اسباب بکار من نمی آید اگر چه زن بود اما آنزین بر حمت مردانه و حق سمیت شدنی ازینجا است که گفته شد و زن خوب فزاون بر پارساند کند مرد در ویش را پادشاه شجاع الدوله هم بدین استمان هر چه پیستش سه آمد و معارف لابد به بانسه مانده زن خود میداد و الحق چنین سه بایست مضرع چه مرد سه بود که زن سه بود و القصه بهر سه انجام شدن بصلیه که امکان داشت براسه بانسه بصلیه مجمل جوهر گران بهای خود را بدست صاحبان انگلیش به تعیین قیمت که درین باب هم را و شتاب رای و دیوان بود و زین گذشته اهل و عیال را از ملک جاف نظر رحمت طلبه شد.

و تکه چانه مانیز بعضی تله آلا آباد از دست انگلیش انزعاج نموده از پادشاه و سرداران انگلیش بر خلع شد و در خدمت پادشاه  
یکه را به نیابت وزارت و دیگره را به نیابت میر ترنته که خدایات سرور و شایسته او بود و گزاشته بدارالملک صوبه بنو فیض آباد  
که یاد می آید از آن برهان الملک سعادت خان و تهم که مالش شجاع الدوله است روانه گردید و در آن کل زمین  
رفته بکار باستان خود پرداخت تمه احوال او و شاه عالم پادشاه و بقیه احوال میر فاسم خان عالیجاه و در دفتر  
حالات سلاطین شاه جهان آباد و حکام و ناظران آن طرف غیر بنگاله و عظیم آباد مرقوم مسلم و قانع و تهم خواجها پسر  
و وضع انتظام و ملک داره که با فزع اصحاب انگلیش و نواب و حکام دست نشان این جماعه راجع گشته و سوا و دیگر  
درین صوبه و دوده بنگال شش یافته انشا الله تعالی این دفتر ختام مییابد +

ذکر جلوس نمودن نجم الدوله برسد ایلالت بنگاله به تجوز از باب کسل کلکت و رفتن شمس الدوله نیری  
و نسبت بولایت خود و ورود لار و کلیف ثابت جنگ از ولایت انگلند و دارالملک لندن  
با انتظام این محاکمات رفع شورش و فساد و سوا و دیگره که بسبب میر فاسم خان درین ضمن رویداد

چون در زمان میر جعفر خان دست قضا در نوریده و شمس الدوله بنری و نسبت گرد کلکت و شنید که لار و کلیف و جنگ  
صاحب اختیار صوبه بنگاله و عظیم آباد گشته از ولایت انگلند می آید بودن خود در کلکت مناسب ندیده قبل از ورود لار و  
مذکور روانه ولایت انگلند شد و بقیه اصحاب کونسل بضایع مستوره که مانع از انتظام امور مرجه می نمودند و در  
میر جعفر خان در کونسل چنان فراریافت که نجم الدوله معروف بمیر پهلور میسر کلان میر جعفر خان از بطن منی بسبب  
بهجا میسر بدین شین و نواب و اصلاح اصحاب کونسل راق و قانع و نهات نظامت و ملک دار می باشند چنان این صورت  
قرار یافت میسر کلان صاحب کلان مرشد آباد و میسر کلان سن صاحب کلان برودان هم در مرشد آباد آمده بمحضور خود  
برسد ایلالت بنگاله و ارجاس فرمودند و وضع معتد به برود صاحبان مذکور بطور قاض رعایت نمود و نجم الدوله چند  
روز ناظم معتد روئند کار دیوان دارالهمام و در مرجع طوائف نام صوبه بنگاله بود و میر محمد کاظم خان برادر میر جعفر خان ناظم عظیم آباد  
بر سیاحت برادر زاده خود در راجه میر ج کلان برود فرود آمد و این دیوان دارالهمام صوبه مذکوره در او شتاب راسه  
دیوان پادشاهی آن صوبه بود و انعامات موافق با جمیع انگلیشیان خاصه با جرجل کرنگ سالار فوج انگلیشه شجاع الدوله مبار  
مصلحت وقت برگشته مابول که چند هزار روپیة زیاده از یک لک محاصل آنجا بود در فوج عظیم گد که در بنور بطور جاگیر و بنجید  
درست باین صورت گذر گشته بود که نمکدار مبار از روی گورنر بنری و نسبت شمس الدوله بهادر کسب لطلب کونسل بکلکت  
رفت اما از کار خود معزول نموده و کارا بقتدار سیکور شمس الدوله که صاحب دارالشرح و بسط نگاشته و کتابی علیه ساخت  
حواله برادر خود خارج و نسبت بهوشیار جنگ بهادر کرده گفته رفته بود که هرگاه لار و کلیف برسد و در کونسل فائز نشین گردید  
مذکور را در اجتماع ارباب کونسل بمحضور او بخواند و او را بشنواخته ازین جهت ارباب کونسل کلکت نشین گمار ساز کلکت  
بیرون رفتن می دادند و او مبار انتظار لار و کلیف که در زمان سخت کرنگه او و زوال دولت سراج الدوله کوشه در  
اقبال میر جعفر خان نشین و مقرب او بود بآمدن لار و کلیف امید افزایش انتقام از مرتبه که میسرش بود داشت تا آنکه  
لار و کلیف بهادر و ثابت جنگ و در رسید و بهوشیار جنگ کتاب عیوب نمکدار نوشته بهادر خود و در کونسل بمحضور را بشنید

لفظاً انقضوا نذر به لار و مذکور شد که از این نذر که بر چند منظور نظر عطف لار بود اما بنوعی معاینه تقابلی و تمسک لار  
نوشته رفته بود که از کار خود معزول و مأمور با قاضی کلکته و عدم خروج از حد و معینه شهر مذکور گردید

ذکر عروج محمد رضا خان باطله مارج دنیا داری محض تسامحت بخت و تقدیر باری عزرا سهر

بنا بر مژده نذر که از تسلط و اقتدار محمد رضا خان خلف حکیم بادی خان عقیده شیرازی که در عهد ثانوی میر جعفر خان  
نیابت چکله جایگزین داشت بیاد رس تقدیر مورد الطاف لار و کلیت گشت و بسیار پیش کار ساز نیابت حکیم الدیو له  
در نظامت و اختیار عمل و عقد معاملات کل صوبه بنگاله یافته محمد رضا خان بهادر مظفر جنگ مخاطب گردید و بهیچته آیه  
خطاب معین الدوله مبارز الملک ناخدا خان یافته نوبت قیامی و در ایستادگی سوارسی ناکلی نیز حاصل نمود و لار و کلیت  
چون باستماع خبر انتصاب مالک بنگ و عظیم آباد و کسب اتصال میر قاسم خان و انتظام این ممالک متعین شده بود و این کار  
در نظر اعلیٰ ولایت نهایت عظیم و دشواری نمود لکن ابرار عجلایا یافته کیمار از کشته بر تنه لار و کشته که منتهی خطاب  
امارت ولایت کلکته و لندن اکتس رسید و در جمیع کارهای اینجا بنوعی مختار و کمال اقتدار آمد و بدو که بحال مسیح  
گورنری باین اختیار و اقتدار نیاورد که گویا گورنر جنرل عماد الدوله بهادر مسر مشنگ بلادت جنگ که در رتبه بر لار و  
کلیت هم فائق آمد و در هندوستان و ولایت شریک و سهم نذر و دنی الحقیقه لایق این مرتبه و مقام است لار و کلیت بجات  
مذکور تابع اجماع ارای ارباب کونسل نبود لکن اجدی از انگلیسیان را با خود برابر ندانسته که راز مهندسه و انگلیس  
بناظر آن آورد و بنا بر اظهار اقتدار خود اول با جان سن و دلیان کا وید که نشانیدن جسم الدیو له بپایه پیش مناسب  
و محقول شد اما از رسد از گرفتاری بے حساب و بیجا است عاقله سرکار کینگی بادر ساخت بر دو سزدار مذکور است تنفای نوکری  
نوشته فرستاده جواب صاف دادند که اما اطاعت امر شما در نوکری بکمی ضرور و لازم بود الحال که ما دست از بن  
نوکری برداشتم دیگر حکم شما بر ما نیست اگر دعوی دیگر باشد در عدالت پادشاهی رجوع نماید که در اینجا انفصال باید  
انچه اشارت اتصال زیر سیر کار کینگی سے فرامید بر گاه زر بای نظری که شما از پدر جسم الدوله گرفته بپایه سراج الدوله  
نشانیده بودید داخل سرکار کینگی خواهد نمود و با هم این مبلغ بسیرا که از پیشش گرفته ایم عاقله سرکار کینگی خواهم نمود لار و  
کلیت جواب صاف شنیده و بعد استغفای نوکری که آنها اول نمودند بحال گفتگو با آنها ندیده خاموشی گردید بانی خود بولایت  
رفت و دلیان مدتی چند مستحق در هند بود تجارت گذرانید و بعد زمانه چند باز نوکر شده صاحب کلان در شاد آباد بود  
که بلش در رسید و در موضع پیچ متصل بشاه آباد و فیما بین راه عظیم آباد و مرشد آباد در دهر سمان کوه پتی مدفون گردید و پیش  
از دور مرگ می شود درین فرقه بخوبی و ترجمه بخلق شهرت دارد و باشد که مرد خوبی خواهد بود و بنعم و خوبی بایه و اکثر دلیان  
و در جرأت و پیشیار سے امور جنگ و ثبات آشنایان و درستی مزاج کرنل کاوژ و در دانا کے و پاس حقوق اخلاص  
و آشنائی و معاملت و جزو سے در معاملات ملی پیشیار جنگ بارج و سترت و در حسن اخلاق و اکثر اوصاف مسر  
و مسر طاسن نابار و در مسر طاسن لابر لابر و برادر کلان و بار لوصاحب هم مثل ایشان و طاسن صاحب در اکثر مقام  
درافت بے نظیر و مسر اندر حسن و مسر الیث در کمال دانا کے و تواضع و عطف و جمیع صفات جمیع در  
امثال و اقربان ممتازند و برادر مسر اندر حسن هم شنیده میشود که برابر برابر و بلکه در بعضی علوم خصوصاً

به از بردارست و شای این اشخاص درین فرقه کمر کسیده شد اوصاف بعض انگلیسیان دیگر هم شنیده شده اما چون بنده را با آنها چنان سروکار نبوده است احوال آنها بمیقین معلوم نیست که نگاشته آید +

ذکر پلاک کردن مشربل بر سر خود را از جهالت و نادانی و مطعون گشتن او در اعالی وادانی

مشربل بر سر که صاحب کلان عظیم آباد بنابر مرتبه نوکری خود بود بسبب تلبت شعور متع مشربلین و مشربلین گرفته از باغ کهنی که در بستان پور است و در آن روز با هر صاحب کلان میبایست اندک و کثیر بسیار سوار گشته و در قلعه آمد و میر کاظم خان را بنیامت عظیم آباد نشاندید و خلیل و بیج بهرست آورد و مصاحبت و اشعار بعض هندیان که مثل او دور از شعور بوده اند خطاب نمیکند بعضی حرکات نامناسب گشته بود ازین جهت اقتدار لار و کلیف شنیده بر آن روز سه خود تر رسید و بدست خود از جراحت کرج خود را پلاک ساخته در باغ بستان پور مدون و ملکون اتوام خود کرد دید و چهل کرج که از سابقین بالا و کلیف نهایت اخلاص و درست داشت درین وقت معسر عمل و عقد جمیع امور و معمل کلیات کرد و چون با داکتر جرنل مذکور اول در کمال اخلاص و آخر در نهایت بدخواهی بود چنانچه چند خاطر نشان لار و ساخته و داکتر جرنل را بر طرف کنایه داکتر از دوستان خود و دکانی نامی مرفوع گشته بواسطه خود رفت و مدتی برگشتن با دوستان بشرط چندی کرده بود اراده او با بقدریات اسکس مطابق نینقاده تا حال برگشتن خیزند که او شنیده می شود خدا را سهر جاک باشد موافق نیت او خوشش نگردد +

بر فتح لار و کلیف بالآباد بکری ملاقات شاه عالم پادشاه وزیر الممالک شجاع الدوله آصفیه و گرفتن فرامین اسناد و پوانی خالصه بشریفه هر سه صوبه بنگاله و اوترلیه و عظیم آباد بنام کمیسر انگلیش و تحریک و عود و داد و انحاء و بدرفتن تفصیل زیر می آید هر سه صوبه از دست سندیان و اختصاص یافتن انگلیشی بیکمیت صوبجات مذکور و شروع انقلاب اکثر اوضاع و دستور

لار و کلیف بعد از در و کلیف و اطلاع بر امور جزو و بر و انصراف بعض مردم که حاجت بان داشت نفست بالآباد بنابر تفصیل مقامات پیش نهاد داشت نمود و وزیر الممالک شجاع الدوله نیز از رفیق آباد که مرکز دولت او بود و صوبه اشعار لار و جبریل و بنابر التماس را و شتاب رای که گویا واسطه اصلاح بین البانیین بود قاصد لار و آباد گردید و میرزا کاظم نام شخصی را که مرد ولایت زاد بمصاهرت حسن رضا خان نوه حاج احمد پسر علی جواد خان مرحوم اختصاص و در ایام حکومت سیرت قاسم خان بهر سنگیری طایفه اییم خان بهادر علی پسر پسر گنه سهرام دین پور داشت لار و مذکور در زمان اقامت خود بدکن با او آشنا بود درین وقت مورد الطاف سبب اکناف خود گردانیده لک روپیه نقد بخشید و مصاحب خود گردانید و ظاهر واسطه جواب سوال در تفصیل عرص محمد رضا خان هم او گردیده چون محمد رضا خان شرکت را و شتاب رای و معاملات مطلقاً نمی خواست قاصد آن بود که واسطه جواب و سوال در حضور پادشاه و وزیر هم شتاب رای نبوده میرزا کاظم مذکور بجای او باشد بنابر تقریب این امر بالار و کلیف مخفی از جرنل نمود و میرزا سید مذکور امید دار این کار سهرام لار و کلیف رفت و لار و کلیف بهنگام در و عظیم آباد ملاقات با میر کاظم خان برادر میر جعفر خان و راجه دهریج ناراین و را و شتاب رای نموده قدر و منزلت





برودان را از مشارکت بهندیان پرداخته بدست دوسکس از دوسای هند انگلیشی سپرد و میر موح الدین حسین خان بهادر  
سپه دار جنگ خلف سیف خان بن عمه الملک امرخون صوبه دار کامل چون وقت نهضت لار و کلیف بطرف آله آباد که در  
عین برسات اتفاق افتاده بود بسواری شش سواری در نواح پستی و شاه آباد ملاقات لار و مذکور رسیده و او را از خود خوشتر  
کرد و امید حکومت ملک پذیرد و همایش برستور در بدنه فرود آمد و انگلری آن در کچه سیه نظامت بنگال چنانچه در عسدر  
پیشین بود مقرر گشت اما نهایت کم ظاهر از داده از پنج شش یک رویه نبود لیکن از غفلت شمار سیه و ناگروه کار سیه  
سپه دار جنگ و ملک بجای عسکر علی خان پیرزاده پیر شش که نائب و مختار و در مع کل معاملات جمیع معارف و کبار بود و بعد  
دو سه سال از دست اختیار سپه دار جنگ بیرون رفت و ذکرش انشاء الله تعالی خواهد آمد و جاگیر ات و التعداد الملک  
مردم چون از عهد بهابیت جنگ و با تبارع او و گذشت بود و که با اینها هیچ گونه تعرضه نداشت اصحاب انگلیشی  
هم فزوت را کار فراگشته بهمان روش و گذشته متعرض احدی ازین مردم نگردیدند و این از جمله احوال آنکه و احسان  
انگلیشیان است و الا احدی از غلای این دیار گیر و ز درین حال ملک بلکه در زیر آسمان زندگانی نمی توانست نمود  
و نیز تغییر و تدبیر که از تلون باد شاد و متغیر بان خیانت همیشه مغلوب و کینه متین بود و موقوف ماند و انگلیشیان بیا  
بر این مقرر و مستند که بر قلمر مکانی در دست هر که هست برای او بعد از او براسه اولادش مقرر باشد و الحاح کند که اهل لان  
برین سوال که مشتبه آیند هم از کرم آنکه مامول است که بیچاره سیه چند که آب و نان که قناعت نموده افتاده و بفرغ  
حیال و اطفال بآرام بسپرد و در روزگار غدار به بدتر ازین احوال مبتلا نه سازد بخود و احسان ۴

## ذکر انتقال نجم الدوله بنیته و جلوس سیف الدوله برادرش بر مسند نظامت

زمانیکه لار و کلیف بار او که آباد رسیده از لار مذکور که کوچه در صادق باغ نزول نمود و نجم الدوله و مطلق جنگ  
برای مشایعت و استراخام نامیغ مذکور آمدند و در ضمن گشته چون بجا نهای خود رسیدند و لار و مذکور و او به پیشتر گشته  
نجم الدوله را بعد ورود در خانه به ضیعه مجتبه حاضر گشته و بنا بر بیعت و دوام و فیقه سیه که نیز لر و یکصد و هشتاد و نه بوی  
بیک نگاه ازین عالم انتقال نمود و برادر خود سیف الدوله بر مسند البت جلوس فرمود و سیف الدوله حسن خلق و زاهد  
بر تاق بسیار داشت در چند روزی حکومت و عیادت شغل نیکام زبیت اگر چنانچه در نبود اما ناهر جا دست قدرتش  
میر سپه در ترحم و نیکوئی را سیه به تفسیر نمود ۴

## ذکر عروج نمودن را و شتاب ای بجز نبه نیابت نظامت عظیم آباد

پس تکلم معاودت لار و کلیف از آله آباد را و شتاب راسی بامور بهر اسبه گشت و او بنا بر بعضی جهات چند روز مهلت خواست  
و عده آمدن بعد از آنکه مدتی نمود چون والد و هم شایه و از نگار و سیکه اطوار سلطنت گشته قناعت گزیده و در  
تقلیل جاگیر که از بدنه تادین صوبه داشت سکونت و رزیده بود ملاقات و دماسات با حکام ضرر داشت هر که بر مسند  
البت این بلاد متکین سیه شد و ملاقات با او سیه نمود تا از شتر شتر از قرب چو از حفظ ماند و بنا برین فایده ملاقات لار و  
هم گردیده و عظیم آباد رسیده و چون در رفتن و گشتن عجل و قبل از ورود و دمر حرم از عظیم آباد پیشتر رفته بود و بنا برین

بہر حرم مذکور رسید علیہاں برادر فقیر را کہ آتشائے حکم بار ابوبکریم با در زن محمد رضا خان داشت ارادہ فرستادین بر شد آبا و ہر ای  
 را و شتاب رای نمودہ خطے برادر مرقوم متعین اشعار ارادہ خود و التماس اعانت در امور وجہ کسار نظامت و انگلیختہ فرستادن  
 پس خود برای حصول بعضی از اسناد بہر ناظم بکابل باز ستقام کار با نگاشتہ استنہارچ نمودہ او کہ مرد ہوشیار و قدر وقت شناس  
 نیکو کار بود ایچہ لازمہ ادیت حسن اخلاق بود و در جواب نوشتہ تقدیم خدمات را متعہد گردید بعد چند سہ کہ داعیہ رفتن بکلمتہ نمود  
 مری دہر ہر گاہ کہ مرد عیار و از مدار کن عمدہ نظامت عظیم آباد بود بہ مال کار یا پی بردہ ہر ای را و شتاب رای ہر گز بچسبید  
 علیہاں نیز سیراہ این ہر دور و اندہ مرشد آباد گردید چون شتاب رای بکلمتہ رسید لازمہ تکلیف با شاعر جرنیل کرکک و مشاہدہ  
 خلقت رای مذکور اورا انگلیختہ شرکت در انتظام مہام نظامت فرمود و بنا بر رفع ہر سہ و انہار ہفتا و سہ غرضے خود  
 دل عذر سے جدا آورد و مسووع ہفتا و شتاب رای یار شد و چہ مفصل کہ بنا بر ارادہ آتشک بود مبتلا گشت لار و مذکور  
 و اگر خود را ہبہا چارہ امین و موکل گردانید و اگر ہا چارہ اورا بنچہ نمود و عجیب آنکہ چنین مرضے را کہ در نہایت شدت  
 و حرکت متعذر بود بمالیدن دوا نیکہ سیما داشت تا ہر دو بند دست مدا و نمود و مرض مذکور بالمرہ و زائل گردیدہ انرے  
 از ان باقی نماند و شتاب رای دہ ہزار روپیہ بکرا کر انعام فرمود و بعد شفا یافتن بخطاب ہمارا علی ہادی را انعام نصیب  
 پنجہزاری و ہیت و پنجہزار روپیہ در ماہہ اخراجات نظامت و پنجہزار روپیہ در ماہہ ذات علاوہ جاگیر اسے کہ در حکم کار  
 داشت و شرکت با دہر ہر لاج نار این و ہر ہر لاج صاحب کلان کو شے عظیم آباد در انتظام معاملات نظامت و تقاضا  
 ہر سیرت الدو کہ ناظم ہر سہ صوبہ بنام خود مترسے گشتہ نامو بجا و تہ گردید کار با سہ والد مرحوم حسب الامر و شان نیز در مرشد آباد  
 بسے سیر علیہاں الخ ایچہ فقیر حسن سلوک را بکیم انصرام یافتہ بود کہ ہمارا چہ شتاب براسے ہر شد آباد رسیدہ

### ذکر حلت والد مرحوم از جہان بسے بقا بجوار رحمت خداوند اعلا

درین اوقات فقیر بپارش واکر لڑکن در رفاقت مسٹر بیج کہ یکے از رؤسای انگلیشیان و صاحب مدار کو شے ہارس  
 شدہ بود بملکہ مذکور رفتہ شرف یاب خدمت شیخ اجل اکمل شیخ محمد علی خیرن اسکندرنے اعلیٰ علین بود و والد مرحوم در  
 فقیر حسین آباد کہ ناگردہ آن مرحوم است مع جمیع متعلقان و ہشتیان بر حال جاگیر خود سکونت داشت ناگہان سہل عارضہ  
 لاحق مزاج قدس امتراج او گردیدہ سہے عارض گشت شنیدہ شد کہ مادہ دماغے ہر سیدہ منجر سہر سام شد اما در  
 حواس چندان غلط نبود و روز دوازدہم از مرض یوم بکشدہ تاریخ سوم جمادی الثانیہ سہ ہزار و یک صد و ہفتاد و نہ ہجری  
 بنوی سہ ہا ہر السلام اول روز بجوار رحمت ملک علام انتقال فرمودہ در قصیدہ مذکورہ مدفون گردید اللہم اغفر لہ و لوالدہ  
 و لاجتہ آباء الصالحین فرماں واقعہ ما کہ در ہارس فقیر رسید والدہ ماجدہ دام ظلہا و برادر ہرمان فخر الدو و لقی علیہا  
 و دیگر ہشتیان و متوسلان خطوہ متعین طلب بندہ بمبائلہ و ابراہم نگاشتہ فقیر ناچار ترک رفاقت مسٹر بیج  
 مذکور نمودہ عازم حسین آباد گردید و پیش میر و رافع بود و جدائے فقیر سے خواہبت سے فرمود کہ سہل دستے ماندہ است  
 تا من جہان فائے را بدرود کنم سے خواہم تا آن زمان شما از من جدا نباشید ابراہم والدہ و دیگر باز ماندگان والد مرحوم  
 و کم سعادتے طالع من گذشت کہ امتثال فرمان واجب الانواعان بزرگ مرقوم نمودہ در خدمت اوست فقیر ہاشم اگر  
 سے ماندہ سعادت عظیمہ نصیب من سے شد و قصور قسمت را انداز کہ منے توان نمود و بیت تہیرستان قسمت را

به سود از بر کمال و کفر از آفتاب جوانی تشنه آرد و سکنه را به بهر حال بنده کسین آباد و فرطت والد مردوم بر شد آباد رسید  
 مهاراجه شهاب رای و سید علی خان زمان لیسیر در رشت آباد توقف نموده استاد بجائے جاگیر و اکر داشت آن بنابر  
 این اقل الانام که بحسب سال اگر اولاد والد مرحوم است حاصل نموده عازم عظیم آباد شدند +

ذکر مرد و مادر شهاب رای عظیم آباد و دلگنگ دیدن و بهیرج ناراین از راه حماقت و عناد

چون مهاراجه شهاب رای و دار عظیم آباد گردید از راه و افغانی و افغانی که در فراج دشت بنای انصرام معاملات و انفصال مقالات  
 را در جائے گذشت که نه فاضل او باشد و نه فاضل بهیرج ناراین بلکه قلعه بادشاسی که از قدیم محل اجتماع اهل معاملات و  
 مجمع دیوانیان و ارباب حاجات بود برای دربار قرار یافت و مقر رشده صاحب کلان در وقت معین بهجا آمده بر کرسی  
 خود جلوس نماید و در روی کرسی او مستطولائی گستر نزدیک طرش بهیرج ناراین که مدعی نظامت است بنشیند و طرفه دیگر  
 مهاراجه شهاب رای و یک یک تکیه برای هر دو کس بگذرانند هر سنده و بر و اندک مرقوم گردد و بهیرج ناراین بطور معمول و قسط  
 بعضی در خانه آن کند و مهاراجه شهاب رای بر فقا س آن یاز بر هر سیف الدوله قلم خود کلمه دیده شد رستم زن  
 و بهیرج ناراین که غرور نظامت و برادر س رام ناراین داشت و چند روز س خود منفرد در کار با بوده هر خود س زود چنان  
 خاطر س غیر خود داشت خیانت در کار با برادر برادر خود غرض هوو سابقه نیز س نمود بناسه این طریق بر طبیعت او بنس  
 و شوار نمود اما چاره نداشت بنابرین صحبت همیشه ناپاچ بوده فغان و شقان س افزوده علامه نظامت نیز و معمر  
 انعام یافته نصف مردم را توسل بشتاب رای بهر سید و نصف دیگر به دستور باد بهیرج ناراین مانده بهر شتاب رای  
 که کاخه جلوان س ملاحظه نمود معلوم کرد که در بند و بست صوبه خیانت بسیار در هر معامله برادر با بالابالاقه را که بهیرج ناراین است  
 انقدر این امر مناسب ندیده مستاجران و دیگر که با گنجایش قدر اندک نمائید بهر سینه باد بهیرج ناراین گفت که با از اعمال سابق  
 همین معامله نویسانده گیر یا آنها را مغزول نموده اینها را سبای س آنها مقرر نمائید چون در هر دو صورت نارا س که با خیانت  
 بهیرج ناراین بطور رسیده موجب رسوائی و درشت خاطر است و رشده در وصول صوبه و اخراجات هم چون غاک  
 و خیانت بسیار بود شهاب رای بهیرج ناراین بهر محبوب متهمان او نصیحت س نمود که این در راه داخل خزانة بقدرت  
 باید نمود که برده از رده س کار شتاب بر بخیزد و مرید بهر یک شهاب رای گردیده چون از سابقین بر و قاتل و فغان س امر  
 آنگه داشت کشف استار از رده س اسرار بهیرج ناراین س کرد آن المی بهین قدر حقوق خود که راجه و ام ناراین  
 بر دست جرنل کرک و مسر امیش مور و عتاب حاسه جاه گردیده غرق دریای مرآت و بلا کشت گشت مسر در داز  
 سخن مشنوی بفراسخ دور افتاده مواظط و نفع شهاب رای چه بکلی از دولت خوانان خود س نه شبد و نه فب که انگلیش یا این  
 قدر پاس خاطر نخواهد بود که بنا بر قتل برادرش حاصل صوبه عظیم آباد راجا اگر اولاد بهند نامیر چه خواسته باشد بخیزد و بهر صورت  
 این احوال آهسته آهسته آخر انکشاف یافته بار و کلیف و جرنل کرک و دیگر روسا س انگلیشی سید ابدل بهر اسلالت بنید  
 غفلت از گوش و بهیرج ناراین کشیده و ولایت با طاعت رای و فرمان مهاراجه شهاب رای وادای زیر بایات زده افش نمودند  
 او بر بار معاذیر با جوی نگاشت تا آنکه لار و کلیف را داعیه سادوت بولایت افش اعظمی جهت در باطن قلعیم یافت  
 و قید و محدود و تماش با شجاع الدوله و فتح نمودن بعض امور خصوص مقدر راجه بلوئند س که از بلطش مهابت تشجیح الدوله

این بود و در افتاد و شجاع الدوله را نیز از کار با یاد بود و دیگرین موعده ملاقات همه کرد و موضع چهار قرار یافته لاری و کلیت از کلیت و شجاع الدوله از فیض آباد و غیر الدوله از آک آباد و مبارات پادشاه و راجه بلوند سنگه از بنارس روانه موعده معین مذکور شدند +

ذکر در دلاور کلیت و شجاع الدوله و راجه بلوند سنگه در موعده معین که موضع چهار قرار یافته بود

و معاشرت شدن راجه و میرج ناراین و اقامت در ایستادن همارا راجه بشتاب راسه چون لاری و کلیت ثابت جنگ بهادر و قریب ظلم آباد رسید همارا راجه بشتاب راسی با استقبال ادب و باه و خشم که میرداشت بر و ن رفت و میرج ناراین که همیشه خیال غرت و افتاد خود بهیوده می بخشت کمال کرد و فریب و ن آنگه فکر برات از نر هاس لازم الاداء خود نماید و مسلک استرخای لاری و اتباع او بجا می نرید اجیر استقبال در نهایت استقلال با لاری خان برکاب خود بر آید همین که از نر و سوار سراسر بهر و بنظر لاری و جاعه انگلیشیه و راجه چون قبل ازین ابلاغ احکام بهر ج ناراین نموده بودند که بدون او اسه نر هاسه با سس تماشای نیاید لاری و راجه شفته که راجه سستاد که رفیق و میرج ناراین را در آید که بحضور منتظر گرداند و گذارد که قصبه پیشتر گذارد و فرستاد و حسب الامر بجا آورده و میرج ناراین را بخت و اجبار برگردانید و در مجمع عام آستانه و بیگانه که براسه استقبال لاری و میرج ناراین رفت و بودند خفت عظیم لاحق حال آن سس عقل و انقیاد گردید و همارا راجه بشتاب راسه و ادراک شرف حضور نموده مورد الطاف بسیار شد و میرج ناراین کاسه سس با نگواری مرادات اردو داشت ساسه غور و نوشیده برگشت و بهر صورت زر سس سس انجام داده بار سلام یافت و با اتفاق عبور نموده هم کاب لاری و جنرل مع راجه بشتاب راسه بموعده شتافت و در راه محرم سس کینه ارویک صد و هشتاد و هجده اجتماع شجاع الدوله و غیر الدوله و لاری و جنرل و راجه بلوند اتفاق افتاد و بعد از قیل و قال عفو و نصیرات راجه بلوند و سست چهار لک روپیہ معالما لکتر اسه و در سس کار شجاع الدوله و عهد و پیمان امان و محفظه و منوع بودن او از هر گونه و ناد و غیره مقرر شد و نقض این عهد سس که فیما بین شجاع الدوله و انگلیشیه بود و انعام یافت و عهود و موافقت با وزیر و پادشاه و انگلیشیه و فیما بین وزیر و پادشاه هم بگوایس انگلیشیان و با بلوند سنگه و وزیر محمد داس مو که گشته مرقوم و مستقیم گردید و ضیافت و پیشکش نکالت همه کرد و عمل آمد و وزیر بد تماشا می خواند جنگ و تفنگ انداز سس سولادان و لاری که در کمال خوبه و جاسک نموده چند سز اردو پیہ انعام فرموده مرض و میرکز دولت خود راسه گردید و راجه بلوند سنگه هم بعد ادائی پیشکشی که لائق بحال او بود با شیان خود رام لک که بر لب لنگا محاذی بنارس است روانه گشت و غیر الدوله نیز کامیاب مقصد خود معاودت نمود و راجه بشتاب راسه احوال اختلال معاملات و خیانت و نامر ساسه عمل ساسی با لاری و کلیت نام ساخته معروض داشت که در عزل بن در راجه و میرج ناراین و اعمال متوسل او بدون خشونت متقدر و بسوالت میر سست و بنده بنابر سوا لائق حقوق تعزیت با برادر او و سایرین و راجه و راجه که بجه شدت رسد نمی تواند نمود مناسب آنگه بعد شریف بد و میرشد آباد و بنظر جنگ که نام صدر و مرض کلی معاملات است براسه چند روز در بنیانشریف آورده کار هاسه اینجا را حسب الامر ساسه انعام داده معاودت فرماید لاری و سست راجه بشتاب راسه پذیرفته و او را شمول عواطف بیایان گردانید و عازم مرشد آباد گشت و عدم لیاقت و خیانت ساسه و میرج ناراین را در عزل خود جای داده عزل او ازین کار و منصوب فرمودن همارا راجه بشتاب راسی با نفراد و اقتدار و رفا غر خود معین نمود لیکن با فضل مضبوطه و داشت +



مقام از اعتبار براسے باقی مانده شونده و آنها تمحیص آنها نموده برای کار خود چند روز استغاثی فرموده و کار خود گرفتند  
بعد از آن بنظر حشرات و سبب قدرے در انماے نگریدند بار چند روز گذشت و انکرا انکرا حیدر دست نشان لاری ذکر بود اند  
براسے استغاثه او بر چند کرات و مرات زیر بار احسان شمس الدوله بود و اند با اتفاق نزد کار سبب عداوت  
که با شمس الدوله داشت طواری برآمد و تفصیلات او درست نموده و بوسیله داوران و داوران در حال با جمال چون کمال  
شهرت داشت بگوش بند رسید و تفصیل و تحقیق آن معلوم نیست چه حقیقت اراده و سخنان این جماعه بنا بر عدم آمیزش  
با غیر و نهایت کتمان و احتیاط در میان خود نشان هم بر دیگرے ظاهر نمی شود بلکه از جمله متعذرات است انحصار لا ینکفیت  
و جزئی که یک مسخر دلس را گو فرزند و جزئی اسمی را سالار کل فرج نموده طبل رحیل گرفت و مظفر جنگ از حضور  
پادشاه که در آرد و با انگلیشیان مختلط و محصور بود براسے خود خطاب خان خانانے و مبارز الملک حسین الدوله  
مع ناکه و مهاراجه شتاب راسے خطاب ممتاز الملک بهادر منصور جنگے اسے و مراتب براسے خود طلبید و حکام آرد  
و عیش و کامرانی زندگانی سے نمودند.

ذکر عروج مظفر جنگ و راجه اعلیٰ با علی با علی اقبال و در گذشتن سیف الدوله ازین عاریت برای

در سنه یک هزار و یکصد و هشتاد و پنج شتاب رای برای ملاقات مسخر دلس که نیاز کے گورنر شده بود عازم ملک  
گردید و غیر هم مبارجن سلوک او قاصد راجه نشسته سمره رفت مسخر دلس با او بخواه ملاقات نموده بعزت و احترام  
بر گردانید و بنای کار با چنین مقرر گشت که شتاب رای و مظفر جنگ و جبارت خان بهادر کار برای ملکی هر چه موجب  
در توجیهی و اندام آرد او را در پیافه و دوبار راجه تقریر یافته با انگلیشه که شریک کار آرد باشد ملاقات کرده او را بفرمانده و مصلحت  
ظاهر سازند و در بهمان دور روز امور منتهی سالفه بحضور انگلیش مذکور اضافیاد و جمع و خرج حاصل هر جانب آنجا بست  
انگلیش مذکور رسانیده بعد سال تمام کاغذ و مستطیل مذکور بدفتر خانه کشیدند در ملکته سپارد و معاملات عدالت که عیارت از انفسال  
قضا یا ی خلق خدا بیا بیا است و در وقت این امر در جزایات امور راجه مناسب حق و اندر فیصل و به امان امور عقید در پیافه  
دور و غیر اینهم دیوان محفوز نائب آنجا و انگلیشه که شریک است او مقرر باشد مذکور گشته انفسال یا به درین زمین هم کار آرد  
سے یافت و هم انگلیشه برادر هم معاملات مطلع گشته آشنای هم میرسانیدند و چنانچه حیا بطه که مناسب است هر امر سے و  
قاعد که از زبان ارباب معاملات و غیر هم سے شنیدند در اجزای ساده که بطور کتابے اکثر همراه میدارند نگاشته جمع می  
ناتکه مسخر نبول هم در سنه یک هزار و یک صد و هشتاد و سه قاصد ولایت خود گشت و مسخر انگلیشه و بجای او مقرر  
شد و بجای مسخر سکس در مرشد آباد مسخر بجز معین گردید و انا و آخرین سال آثار تحط و غلا و غلت و با سے آمد  
خود یافته دهم ماه ذی قعد سیف الدوله دزد و یک بهم برادر او اشرف غلخان و فتح الدوله با دران مظفر جنگ  
و راجه و دوزن حاجی اسمیل خواهر زن مظفر جنگ که بر سر سکس آخرین اولاد برابو یکم بوده اند به بیماری آبله در گذشتند  
و این برود غلت از آن وقت شروع گشته در محرم شروع سال هشتاد و چهارم بجز استند او نموده ناسه او استند او  
یافت و ملحق کثیرے که حساب آن حلام الغوب و اند بنام هر دو و علت مذکور ملک و نابو و گردیدند و در راه ذی حجه  
یک هزار و یک صد و هشتاد و سه مبارک الدوله خلف موسے میرجعفر خان بعد فوت برادر خود سیف الدوله مرحوم نظامت

بنگاله نام زد گردید و بنحو مغفرت جنگ علی بر اوسیم خان بهادر بدایونی غاصد و با فضل عبارت از نظامت بنگاله است و نسبت  
 و مار ملک رویه در آن وقت بر است تا نظم بنگاله از قبل کپنی مقر بود و ماور گردید و کار دانست و فیض رسانید و بطور رسانید و  
 مغفرت جنگ که بعضی حالات مجید و خلعت با سه غریبه دارد و بعد جاوس مبارک الدوله بر سندنظامت خواست که کسر شکست  
 شنی بیکر بعل آرد و با آنکه ما و اوسیم قبل ازین دوستی با سه بے انتقاد عهد و پیمان در میان داشت با بیکر مبارک الدوله  
 و ساطط بر نیکوخته همان قسم بود و در او دشمنی پیدا نمود و بیکر از غیب منازعات با شنی بیکر نمود و هر دو را در کوشش بهر یک گردانید  
 شنی بیکر که زراست و از دو جا هر یک را و دشمنی بود و در این حرکت بے آزرده خاطر کشته و کشتگو را  
 مناسب ندید و از غرض نموده زبان بکام خاموشی کشید چندی در زراقت در بیکر اندک روی داد و دیر درین دایم با غرض  
 این ملک سرداران انگلیشی نهایت محنت در کمال انبساط بوده مصاحبت با اوست تمام می نمود و در انگلیشیان با هر که آشنا  
 بود از آن کس استکشافات هر امری نموده و رضوا بطور و قوا عدس که آگهی می یافت بر است انگلیشیان و دیگر ذریعہ می نمود  
 و هر یک را غرض از استثنائی مقل و چند سده زمین بود و کسان که در عهد انبساط بر سر عهد آمد مدار الهام ملک و ارست  
 کشته بودند و خوف آنکه مبادا دیگران ضابطه و فاعده زیاده تر از ما ایشان ظاهر کنند و ما متهم بقصور و خیانت گشته از  
 مرتبه خود منزلی گردیم هر طلب و یا بے کلمه و طاعتان با فر و با بنگال بے ایمان بعل آذرده قائم مقام ضابطه گردانیده بود  
 حضور جانش انگلیشیه ظاهر نموده و قیقه قوت و فر و گذشت شنی نمودند و در هر دو فقره در است فیصله روی داد  
 هر یک در آن مجلس حاضر بود آنکه فائن و مقصر بود و آن کس و حجت بطور چرمانه و دیگر س که حق بیجا پیش بود و حجت بطور شکرانه  
 اثبات نمود و هر یک بنوی که فانی از هر چهار سده نبود و بعد از زمان حکومت این جامه و دوران وقت مایلین قلوب  
 مردم بیشتر منحرف بود و تعجب نموده گفت کسی که حق بیجا نباشد و نبود و خیانت در زید و میاکی و بیجا می س نمود و از و چرمانه  
 گرفتن نوسه از انزاد در آن است گو با تعجب بالمال بعل آمد و از دیگر س که بحق و صادق بود و در این س الزام نمودن  
 چه سنی در درم لید هر و دیگر خوشامد گویان فضول اصطلاح فکرا نه ظاهر نموده و ض و دشمنی که این کار موافق ضابطه  
 و معمول این ملک است بناز سگ اعدا آن نمی کنیم ستم نیکو و تعجب موفور نموده و تحیر و خاموشی ماند و اظهار کراهت  
 از آن نمود اما آمدن از جمیع دنیا طلبان را خوشی می آید این جاست که سر آمدار باب دنیا و سکه است همت شان معروف  
 تحصیل آنست تا کجا آید زمین امور باین همه دلائل مستوره و مانند بود تا حال هم که پرده اندوسه کار بر خواسته امری که  
 موجب بدنامی ایشان باشد از سروران این جامه بنظر رسیده مگر از اوضاع معاملت سکه و دلاست انبساط  
 نارسانه مردم چند تا بر سروران انگلیشیه رنجی بعضی خلق اینجا میرسد اگر اندک توجیه باحوال اشخاص اینجا نمایند  
 و غنیمات هر یک بشنوند شاید ستم رسیده بنگال بهر خود رسیده از رنج و فتنای که می کشند نباتات یا سبب خلاصه  
 هیچ که از آنجا که سرگرم خیر طلبی خود و دنیایم و دشمنی کپنی بوده اند در اظهار قیامت امور که یک حسن احسان با عامه فلاح  
 و ترویج ضوابط دیرینه که هر ضابطه بر است که ام فاعده و غرض از آن بر بود و کوششید تا کار بیجا کشید که فنی بنگاله  
 کتاب با سه مرقوم اصحاب انگلیشیه صورت جمعیتی یافت و اندک اندک بعضی قوالب منوایط حقیقت آن انگلیشیان  
 را اطلاع دست داد چون عید الذین و نهایت چو شیا زنده در هندوستان حق تعالی ایشان را بر است  
 تنبیه جامه طایمان مصداق فرستاده بر اکثر و ساسه بے حقیقت نظر داد و در غرض و در قوم از خسته و در

آنها از دست اینهاستاسل گردانید که در هندوستانیان را در نظر ایشان و فردی که نمائند خود را در برابر و هر کار بهتر از  
 همه اینها است شروع بنا فشر و مناظره و احکام دست نشان خود و منکره و ابتاع ایشان نمودند و بنام متعین معاملات و  
 خیانت و تصرفات آنها بر نفی و مدارا دادند و اینهم از قدرت نمائی خود اندر مقتدر است زیرا که ابن حاتم بر سر کار آورده و  
 اعتبار داده و صاحبان انگلیشیه در چند روزه اقتدار استوار آن قدر بر خود مغرور و از انصاف و اشتقاق دور افتاده بودند  
 که غیر بر سران مسوئیت محاببت جنگ و شجاع الدوله منظور با وجود نهایت اقتدار و اختیار که در مکر آنرا داشتند  
 هرگز در نفوس شان بعشره از مستشاران تنگ نظر خان از نخوت و نفرت از اتباع پیر بر اینی شد هر کار اندک قرب و  
 اختصاص در خانه جماعه انگلیشیه بهر سید خوار و به مقتدره دیگران را پیش نهاد قاطع خود ننموده و شکست قدر و منزلت  
 نجبا و شرف کوشیدن گرفت هر یک در پی دیگره افتاده تا زوال غرقت امتثال خود و فرار آرمنداشت تا آنکه همه  
 ذلیل و بمقتدر و خوار شدند اما مقتربان و رؤسا بکافات نیات جیش خود از اتباع و عواید بیشتر و بیشتر غلبه نمایند  
 و آنچه دیدند از دل و دست خود دیدند و کاک نقد بر العزیز القدر تمییز این مثال و دفعیل این اجمال در سطور  
 آیند و پیر اینه تلور سے یاد

ذکر تعین شدن ضلع داران از فرقه انگلیشیه در فصل بنگاله و عظیم آباد و تقسیم شدن هر سه صوبه بخش ضلع و  
 قرار یافتن کونسلیه با در هر ضلع از اضلاع شش مذکوره و معزول شدن میر روح الدین حسین خان بهادر  
 سپهبد ارجمند از پورنیه بنادان خود و کادش نهانی محمد رضا خان بهادر مظفر جنگ

میر روح الدین حسین خان بهادر سپهبد ارجمند خلف سیف خان کی شجده خاک نامگان حکومت پورنیه یافت چون مرد لا باقی  
 و منمک در عیاشی و نهایت خود را ستون بالکمال بدل و هرفت است غرق در بایع عیش و عشرت گشت و از فرط استکبار  
 انواع منیرات روز و شب درستی و غفلت بسر بردن گرفت و یکی از پیرزادها را به پدر خود آقا حاکم علی نام را که نواده  
 مصطفی قلی مرشد سیف خان و شاه شکر اسد قادره بود عسکر علی خان خطاب داده نائب و مدارا تمام ملک و خانه خود  
 ساخت و آن عزیز جوانی در کمال تزویر و بد باطن فاسد العقیده و نهایت تنگ حوصله بر خود غلط بود و نه نعمت خود را  
 معرفت رضا جوانی خود دیدید هر چه بخو است میکرد و کسانه که رجوع با او نمیداشتند با آنها انواع کا و شهادی نمود و متوسلان  
 خود را در جاده و رفاه می افزود و در مدارات رقص و انعام رقاصان و قوالان و نقالان و بعضی از مقتربان که ندیم روح الدین  
 حسین خان بهادر سپهبد ارجمند هر دم و هر آن بودند تعلل نموده خان مرقوم را از خود خوشنود میداشت در عیاد و سیاه و عمله نظامت  
 مرشد آبا و بنابر ناخیر در رسول زرمالده ناخوش بوده از سپهبد ارجمند شکایتها داشتند گاه گاهی غمخوارش بر ای آگاهای دو کلمه با و  
 می نگاشتند و از حاضران بهم بعضی از نائب تر سیده بنه دل نعمت غفلت پیشه خود می خندید اما سوده نه کرده خود  
 در ناسه کینه جوی نائب می افتادند تا آنکه یکبار حسین قلی خواجه بهر سیف علی خان عمو سپهبد ارجمند  
 بمقتضی سبب عسکر علی خان مذکور را تغییر کنانیده خود نائب شد و در در چند نفی بکلمه اختلاس در معاملات  
 داده خانه اش را اندکی آراست اما سپهبد ارجمند که از پیچ عالم خبر داشت و نمیدانم چرا با او نشستی می درزید باز در مقام بگوئی



ادور آمد حسین بی بی بیار و از آن نامعقول را منعوب ساخت خان خانان مظفر جنگ که مثل دیگر مقتدران وجود نام  
 نام آوران در خانه انگلیشیه نمی خواست تغییر تاخیر در سال زرموعوده انگلزاری پورین به دور باب کونسل ظاهر کرده پسند جنگ  
 را تغییر کنانید در آن سوخت بر ای را متحد محلات مذکور کرده اند و پنج هزار پیر در باب که شصت هزار پیر سالیان می نمود  
 بر آن پسند جنگ را کونسل مقرر گشت چون ساله برین گذشت سوخت را سه تغییر و عقیده گشت در شی الله بن محمد خان  
 حکام آقا مقرر گردید و بنا بر ظلم محال و قنوت معارضه زردین بلاد و اقطاع زرمایه خلیف پولایت انگلستان ازین محاکم کرده  
 هر ساله با هر یک از محاب انگلیشیه کین بخشش کس بلکه افزود از عمده با برک خود بعد تحصیل و بجه لائق را سه  
 می شوند که لوک بد میر و دود فرادان می خشن محلات و از زانی زنگ آن که از قنوت انسان دیونیات بسبب فقدان خرقه  
 سیاه خصوص سواران هند که فقط در جنگ و عظیم آباد بوده اند مع فوج ملازم نظامت و زمینداران و اید واران  
 البته کمتر از هفتاد و شتاد هزار رسیده و در محال حکم عقدا در مجمع هر محال کاستن گرفت و در قنوت خلق حجاب هلاک  
 گردید بیشتر موجب ویرانی ملک گردیده و از این هزار عر زیاد از حد حساب خواب و نا از بدع افتاد و آن قدر که مردوع  
 می شود بر آن اتمم زید را سه پیدا نیست اگر خیر نبوده و از فیون و ایشیم و پارچه سفید که انگلیشیان می نمایند درین بلاد  
 جنگاله و عظیم آباد می بود و سایر پیر و غیره بطوریکه میاد و عقاید است که می آمد و کمتر خلق تازه به وجود آمده می دانست  
 که در پیر که می گویند و آخر میست

مستعد شدن حاج و ترس بهوشیا جنگ بر آوردن خیانت عمال هند را و امده ایمان ضلوع سه در قلم و جنگاله و عظیم آباد و

اول شروع سال اشتاد و نیم ازایه دوازدهم بهار و در او خشتاد و چهارم مهر و کس گورنر فاسد ولایت خود گشت و مسر که نیر  
 که تا می مرتبه و دو بود که در کلنگه گشت بعد از آن مشاهده که حاصل و شوق ادراک و مطالعه جزایات منوال ملکدار سه  
 و محلات را سه از باب کونسل بران قرار یافت که یکم از آن جماعه در فصل رود و احوال را در باب که حکام را بار مایا و در باب را  
 با حکام چه معامله است محال با درجه و زمینداران چه می کنند و آنها با حکام چه می دهند و کدم کدم رسوم و ابواب میگیر و درجه  
 که هم نام زرمایه می ستانند قرمه این کار نام بهوشیا جنگ بهار و ترس که باینده هم اشتاد و فی الحقیقه مرد تر بر سه و دنا و  
 با کثر صفات حمیده و موصوت و با وقایع محلات فی الجمله اشتاد و افتاد و آن عزیز و از افتخیر بر سه ام و کور و بعضی  
 و بنا بر پور تعین گردید و در آنجا رفته بقدر طاقت و لیاقت بر اکثر امور آگاهی یافت و مورد تحسین و آفرینش این اشال و  
 اقوان خود و از باب کونسل گردید چون در محالات جنگاله که اکثر خیانت و بی اعتدالی بود و ظاهر گشت از باب کونسل  
 در باره حکمان بد گمان گشته و محالات را و اشتاد بر سه را هم ازین قبیل و است بنا سه تقسیم ضلوع و تعین قلمه داران  
 و سجا سه یک کونسل که با مظفر جنگ و اشتاد بر سه و جرات خان بر حرم شریک بهمانند سجا کس را از انگلیشیه که از باب  
 کونسل نبوده مرتبه امیدوار سه کونسل داشته باشند کونسل هر ضلع مقرر شدند از آن جمله بهوشیا جنگ با مسر یا لک و  
 صاحب کلان عظیم آباد و بهار از اشتاد بر سه کونسل سه با سه ضلع عظیم آباد مقرر شدند و اضلاع سه بدین تفصیل  
 انقسام یافت ضلع کلنگه بد و ضلع برودان بد و ضلع راج شاسه مرشد آباد بد و ضلع جالگیر مکره و ضلع دیناچ پور بد  
 و ضلع عظیم آباد

ذکر در دهر پشیا رخنگ و ستر پاک و عظیم آباد و احوالیکه این هر دورا با هم راجه شتاب را سے رویداد

چون خبر آمد دهر پشیا رخنگ و بنای کوشل و در شلمه و عظیم آباد اشتها رفت کسان را که با هم راجه شتاب را سے دل و گلو  
بود امید و بر ما بهر سید اگر چه از حسن سلوک دهر پشیا رخنگ و این کسان در آن شلمه اقل قلیل بوده اند اما باز هم چون چنین  
بنای کسان و سلوک شخص و اجداد با علمایان هر چند عدل ناس یا شد یک وضع نتواند بود لهذا منجمله قاصد التماس  
نور فساد و گردیده مستعد شدند و در آنجا مذکور اگر چه دهن عملداری و ولایت خیانت چند آن اولدگی و در مقابل حسن خدمت  
او اندک تقصیر است که بعمل آمده باشد و وجود و نمود و نداشت باز هم بنا بر تحالفت تویت و میانیت لسان مسلک  
و یکا گشت و اوضاع و رسوم تشویش گویند داشت که با بیان کارش یکجائی شد تا آنکه دهر پشیا رخنگ در رسید و هم راجه  
شتاب را سے تا فتنه باستقبال رفته بعد ملاقات بر فیض خود سوار کرده یک جامه و دوت فرمود مردم فتنه جو ملاقات  
دهر پشیا رخنگ شتافته و کان شیخ فساد و فساد کشادند را چون شتاب را سے دهر پشیا رخنگ و راز اولدگی با  
بمقدور نفور و دلازمان خود را هم از شیم جیشته نهایت مانع بود و در شیوه و مقصدی گری نیت تجارت کامل و کافه هر قسم که خواهند  
میا داشت بجای خود مستقل بوده دهر باب هر قسم تکشافت و تفساری که دهر پشیا رخنگ نمود و هر گونه کاغذ که در خواست  
مستأنف و مال نمود و بجواب ما سے شتافی مسکت دهر پشیا رخنگ را مجال الزم ندانم تا آنکه دهر پشیا رخنگ شیفته محامد و  
نیکر ا سے دیانت و داناتی اگر دیده ابواب و در و در و اتحاد کشاد چون راه صادقت کشود یافت دهر پشیا رخنگ از در خلاص  
در آمده تقدیم هر قسم توضیح و گذر اندین هر ایا پر داخت و از خود بلا نهایت خوشتر و ساخت و ستر را سندر مغزول  
گشته ستر جکل بعباس کلانی عظیم آباد امور شد و بعد چند ا سهیم مغزول گشته بجای او ستر بارول آمد چون ستر بارول  
پله و وسیله قوس در ولایت و بهر و دافره از شعور و داناتی نیز داشت با دهر پشیا رخنگ دهری ساخت و دهر ا بهر  
شتاب را سے اعظمت و شان خود نموده و ترغیب بوفت و مرافقت خود و اجتناب و استتکات از اتفاق دهر پشیا رخنگ  
سے کرد دهر راجه غدر عدم تفسیرات دهر پشیا رخنگ در باره خود خواسته می گفت که بے جستی معقول بنده بگو نه از آن  
غیر بخت جویم و درین صورت صاحب رابر و داد من چه اعتماد خواهد بود اما ستر بارول چون خراج تنیدی داشت بنا بر  
عدم قبول فرمان معقول را انغمیده آزر و گئے نمود و بعد چند روز عماد الدوله ستر شتنگ بهما در جلالت جنگ که در  
عقل و دانش و در جنگ و حسن تحریر و تقریر بالفعل بنظر ندارد و خلق و لغزب او عاقله را ممنون و مهربون محفوظ داشتند  
شکر گزار غنائت و رافتش میداد و بجلالت حسب الام ولایت در رسید و بارول را نوید انسلاک در زمه کیت کلکه که عبارت  
از پنج کس اما الماهام حل و عقد و جمیع معاملات کل چند دستان اندر سیده حکم معاودت بجلالت اصدار یافت و ستر بارول بجلالت  
برگشت و دهر پشیا رخنگ صاحب کلان عظیم آباد با اتفاق چهار کوسلیه دیگر گردید از آن جمله بود ستر استوئشن و ستر دور و زو  
ستر ایون لا و دهر راجه شتاب را سے

ذکر در دهماد و الدوله ستر شتنگ بهما در جلالت جنگ گور ز کلکه در بلده مذکور به با کمال  
اقتدار و اعتماد و جهت و روداد و در آن جا و انقلاب عظیمی که بعد از آن اتفاق افتاد

چون لاد و کجیت جولایت رفت و زلات و تفسیرات شمس الدوله در کونسل ولایت مذکور گشت او خود مرده در کمان بدو خیار رسه  
و بر دایره بود چنانکه اقوام او اعتراض دارند که مثل او مالیا در ولایت هم کس را نتوان یافت جواب دایره سکت بساکنان و  
سایمان داده برات و نه خود از موضع کاغذ و مسامی نمودن و تنه کار میانه خوش نظر ساخت از آن جمله مکالمات و محاکمات که از  
بعضی مستخران مسموع گشته است که سایمان گناه گشته شدن انگلیشان عقیده میر قاسم خان با داسناد می نمودند و در جواب  
کاغذ که در کونسل مکتبه نظام اشتغال خراج کونسله با بنا بر گشته شدن مشرعیست و ابرام آنها در جنگ میر قاسم خان نوشته و در کونسل  
آنگنده بود که بالفعل انگلیشان بسیار در دست میر قاسم خان گرفتار اند مصلحت و مصالح است بعد از اتمام انگلیشان عقیده با او جنگید  
و کونسله است و دیگر از طریق و قنصل بران و خطا که در مذکور مصلحت در باره میر قاسم خان و مرضی با جنگ با او است کونسل عقیده انگلیشان  
شوند و شمس الدوله کاغذ مذکور را بخود و نوشته اذن جنگ با میر قاسم خان و دو کاغذ مذکور با قنصل بخود میداد است در حضور کونسل  
ولایت آنگنده گشت که قصور بران است با قصور باب کونسل که مالیا سمایت من می نماید کونسله است ولایت کاغذ مذکور  
دریده بر راسه از آن زمین و از سایمان از بنابر خاطر ظاهر نمودند و هم در مجلس حضور زلات او که سایمان در ولایت ظاهر کرده بودند  
این بود که تجارت نمک بدون حرج و دردن در امان عید فائده و فعیم داشت و او بر است کینگی نکرد به بندیان و انگلیشت  
شمس الدوله اعتراض بنو اند تجارت نمک نموده و جواب گشت که هیچ انواع فوائد تجارت و ملک بر است کینگی است  
و در اتمام مردم هر پنج فرقه که تجارت از نو کس می شکان و اهل حرفه و تجارت و رعایا بر سر خوار و محتاجین عاجز که فقر و مشاغل و دیگر  
ارباب استحقاق اند نهایت بکثرت از آنجه زیاده از لوگو که بخور کس است اوقات می گذرانند در عهد کینگی نو کس می موقوف گشت  
و در آن مردم آنجا اوقات تجارت می گذرانند و کینگی در آن وقت یکی از جمله دیگران ابران آنجا بود و حالا هر نوع تجارت بهمد و  
خاص کینگی و نو کس است آنجا که در زمره سواران بوده اند باره موقوف گردیده انقدر تجارت را بر است مطلق آنجا که شتات  
مضافت مردم ولایت و ملازمان کینگی اند که گشته است هم تعلق آنجا را سدری باشد و باره تمام سکنه آنجا از شتابان را رنوده از  
دست عمل شما آنها را کار بجان و کار و با ستخوان نرسد چه زمانه جواریه کیسان بیست در وقت حوادث و فتن چهر مردم و فتن قوم  
شما باشد و قنصل است آنجا این کار را هم پسندیده و سایمان بر نظر استحقاق دیدند که این سخن کمانی شتات و بران را بر  
نهایت امانت در درجه سرور رسد و ملکداری استرخاصه عموم سکنه آنجا را بخوار و بدنه ایندایه کل ساکنان آن مکان بیست  
اگر دیرانی بر داشت بوسه و در غافل شدی انوس انوس به بعد از آن که بدو گویان غالب آمد مصلحت ارباب  
مل و عقد ولایت قنصل است آن کرد که بحال هم بر است آنجا از دیگر سست لهند اسماحت و ابرام شمس الدوله را مسابر  
آشتلام معاملات این ملک روانه نمودند و حکماست چند متعاقب او نوشته فرستاد و کجیب انفساست قضا جاز سوار رسد او  
در اتمام راه چنان موقوفه است که هیچ کس در هیچ جا ترسد از دنیا نیست چون این خبر ولایت رسید و قنصل است آنجا با اعم  
شونده نموده مصلحت چنین دانستند که بالفعل در یله با شمس الدوله غیر از مواد مشرعی شتات بهادر احد بر سر این نیست بهر حال  
سجاسه او مقرر باید ساخت و مشرعی کور دران اوان صاحب کلان ارکات و کس بود بنابران یکباره هر چه تمام می نماید و  
مشرعی شتات بهادر ولایت جنگ نوشته فرستاد و مذکور و کجسته رسانیده صاحب مل و عقد اسور آنجا داد و حسب  
ار قانم پانگی که بنام شمس الدوله رفته بود که بهر داند و عمل آرد و دیگر کجسته فرستاد و مذکور که پانگی که بنام شمس الدوله رفته بود و  
مختصه با نده شتات بهادر شتات بهادر این هر دو حکم هر دو جاسیده و مشرعی شتات بهادر از مندرج

در ادانہ کلکتہ گردید و پاکت یعنی خطا کو نسل ولایت متنبین احکام در کلکتہ باتنظار ستر ہشتنگ محفوظ نگہداشتند چنانچہ عماد الدولہ  
ستر ہشتنگ کلکتہ رسید تا سہ ماہ قالی مرتبہ ستر کر تیر کہ گورنر کلکتہ بود ماند و روز و شب در مطالعہ و ملاحظہ کاغذ ہائے کل بمعاہرات  
و پاکت مرسلہ ولایت بسر و چون سہ ماہ کہ شاید موعود تعمیر ستر کر تیر بود و گذشت و اوزان کار نمودن شد عماد الدولہ بر گریست  
گورنر خشت بعد چند روز حکم آوردن محمد رضا خان بہادر مظفر جنگ بہار از الملک معین الدولہ خاٹا خان و ممتاز الملک ہمارا اجہ  
شٹاب را سے بہادر منصور جنگ دیرہ و سیدہ کلکتہ نوشتہ میسر کرام صاحب کلان مرشد آباد و را سے ہوشیار جنگ کہ صاحب  
کلان عظیم آباد بود و خود سے فرستاد کہ دیگر سے را بران اطلاع نشد اما از نشأت سموح شد کہ جان گرام کہ با مظفر جنگ بسیار  
دوست بود سے گفت کہ در مخالفت و میمانت مظفر جنگ ہر گاہ سے من پیش رفتن شٹاب را سے را کہ در موضع او باطلابا ہم  
دیگر تنازع بود و نہد حکم ولایت بجزل و قید او نمایدہ بود کہ حسن تقریر و تدبیر خود شریک این عدلت گردانیدہ حکم گورنر بہار و  
بر اسے عزل و قید او فرستادہ اورا ہم با مظفر جنگ برابر گردانیدم از دعا لے از بلکہ بیوجب چنین طرفہ ادبہا سے گنایان  
را در امان خود نگہدارد

ذکر رفتن مظفر جنگ دیرہ از مرشد آباد بطرف کلکتہ لاعلاج و مجبور و رفتن راجہ شٹاب را سے

بعد از ان سچندر وزیر ہمان جا بہمان دستور

ستر کرام صاحب کلان مرشد آباد در خانہ یکے از اقوام خود سبھی طعام میخورد کہ ناگهان نوشتہ گورنر بہار آمد و بہان مجلس رسید و  
او قبل از وقت از پنجاب رخصتہ خانہ خود رفت و از آنجا رقبہ کیتان سے نوشت این خبر از ہر کارہ بعد مظفر جنگ بہان وقت  
رسید بنا بر اقتدار سے کہ دشت گمان انقلاب روزگار در کار خود کردہ و در شطاب باغ فارغ البال خواب غفلت نمود مانتے از  
شب با سے بود کہ کیتان مع یک بلٹن تلنگک ہمراہ ستر اندرسن آمدہ متصل بہ شٹاب باغ استاد و اول صبح ستر اندرسن  
با معود سے از خدمتکاران بر در نواب آمدہ ملاقات او رفت و ابلاغ کرد کہ گورنر بہار و شٹان باتسلیم نمودہ گفت کہ سے را با شٹا  
نہر سے و دشمن سے در پیچ امر سے از امور منظوریست اما حکم چنین رسیدہ چون مظفر جنگ دل و دست سربازی و مجال تفر و نہشت  
کردن انقیاد فرود آورده بہرچہ مامور بود و رضا داد و کیتان ہیروہ تلنگان ملازم مظفر جنگ برداشتہ دیر ہر جا دیر مکان ہیروہ ہا سے  
خود کہ عبارت از تلنگک ہا سے مستحق است قائم ساخت و بمانا فرمود کہ با یج سے از ازل زمان مظفر جنگ و وار دان خانہ اتقن چگونہ  
خشونت و زخا ش بمل نیارند اگر دم او با کسی از اہل در و دشمن سے نمایند کیتان اطلاع نمایند تلخیص آنکہ ہیج نوع سوی ادبی  
نسبت با مظفر جنگ بمل نیاید اگر سے چیز سے را بجائے نہر و مظفر جنگ از ان احاطہ باغ تنها بطرف سے نزدیک بعد انتظام  
در بن مکان یک گفتند جہان بلٹن سے تا لے کیتان سے با شد با یک کیمنی بر خانہ مظفر جنگ کہ در شہر مرشد آباد و نہ ساخت  
اشہار دارد و حرم را سے او ہما بخا بود آمدہ بر دریا سے در آمد و در آند خانہ مذکور بہر عدد کہ بود ہیروہ ہا شٹامید اما با سے  
در چیز سے تعرض نمود لیکن انقلاب عجبی روید او و منی گیا کہ با مظفر جنگ غبار کرد و در خاطر داشت شادمان گشتہ سماعی  
شکت او بود اما پیاس خوبہا کہ در فطرت و نبات فرا جیکہ در خلقت دارد و فحوت کار فرما گشتہ را سے نجات مظفر جنگ  
از ان ہمالک سماعی جمیلہ تقدیم رسانید و کار سے چند نمود کہ مجال مردان کاروان نمود و ہمین قسم با نواب گورنر جنرل  
بہادر شریک ردودہ با جنرل کلا دن سے شت اگر چہ محل اندیشا بود ہر گز بخیر و زبونی را بخود راہ نہاد و بعد سفر و شے

مظفر جنگ خود متعدی امور متعلقه نظامت گردیده مختار و مدبر و ملهم امور متعلقه نظامت و معنی و التایق مبارک الدوله گشت اعتبار علی خان خواجہ سراسے ملازم خود را که از فلان و کن الدوله محمد اسحق خان مرحوم است نائب نظامت مبارک الدوله گردانید مالی از دست آن خواجہ سراسے نخست راسخی خلق تنگ خلق بجان و دما و خود چیران بودند یعنی یکم اگر از قبائل نجیب و قزاق غرضت اما پوشیار و مستقل خراج اپنے مقر سازد برساند و کینه اکثر کار باسد بقدر دارد اگر ناجی مقولی و پوشیار از حبس مقرر میکرد و خود در دکنی و میان که اخسته جواب و سوال مردم شنید و پوشیار نائب نجیب پوشیار کار می کرد ریاست مرشد آباد و اختیار معاملات نظامتی که بالفعل است کسی از دست او بیرون کردن نمی توانست اما پوشیار اعتبار علی خان که نهایت محبت خود بے خود و امان و صاف ریاست و در افتاده محض است کار فرما گشت تاظم مذکور را مع مادرش بر یکم بقا بود اختیار خود گذشت و یکم را با آنکه نمی یکم بر در و در پیش بود بمصلحت خواجہ سراسے مذکور مع مبارک الدوله نهایت دست نگر خود بے اختیار محض میداشت اما حق آنست که مبارک الدوله هم لیاقت همین مالی داشت تا آنکه آنها را خرج بعد از شدنی برود و ذکر شش مغرب انتشار اسد تعالی آید

ذکر فتح مظفر جنگ بجلکتہ دہرہ بکمال پاری و فتح ہمارا بچہ شتاب اسے بر اثر او و مغزول شدن ہر دو از قیامت امور خالصہ شریفہ و آوردن انگلیشان بدست خود سر شتہ ملکہ ار سے مظفر جنگ جو علی گشت دہرہ انگلیشی بنین خوف و ارباب و کلمہ دم از زندگوز ہشتاک ہمارا در باب ارسال او بجلکتہ رسید و جان گرام صاحب کلان مرشد آباد حسب الامر اورا بنارنج بست و سوم محرم سنہ گنہزار و یک صد و ہشتاد و شش از اجرت دہرہ بطوریکہ بود و در آن ملک تہذیب و خلق کثیر سے بنار زمانہ سازشی با پیدا گشت حالہ است و در اچہ ذایرہ تاپلا سے مشابعت نووہ شہیت و بر سے دین باب بر دیگران نقدہ حسب تہ بجلکتہ رفتند و بعد روز سے چند احوال در کمالی اختلال دیدہ گشتند گزیرہ از متوجہا ہمارا ہمانندہ ملک کہ در پاسے قلمی است بے پایاں و شہریت نابریان چون مظفر جنگ مورد فتناب کشی بود زیادہ تر بی انتہائی در بارہ او بمغزول گشتہ جواب و سوال را ملتوی گزاشتند و مشربان کرم کہ با مظفر جنگ ہشتاد و از را چہ شتاب را سے بیکانہ بود حمایت مظفر جنگ متعذر دیدہ بیاس دوستی ہائے اورا چہ مرقوم را با آنکہ شاید در بارہ او از ولایت علی زیدہ بود در بلا سے مذکور متلا اگر داند و می بسیار نووہ ہمین حکم در بارہ شتاب را سے بعلیقہ آباد تیر ہشتاد و چون را چہ مذکور کن خلق و سلیقہ کار دانی و کارگزاری ہنگامان را خوشنود و ریشی از خود دست پوشیار جنگ جاری و کثرت در بارہ او بقدر رعایت کرد کہ نظام این حکم نکرہ تاکید روانہ شدن بر دو معین نووہ این معاملہ ظاہر ارای اورا و اخراہ صفر سال مذکور وی داد و فاصلہ یک ماہ در معاملہ او و مظفر جنگ اتفاق افتاد را چہ شتاب را سے بتاریخ معین حسب الامر بجزہ سوار دورہ گرا سے ملک کہ دیدہ پوشیار جنگ گفت کہ یک کشی بر اسے حفاظت ہمارا ہمارا باشد و صوبہ دار کہ عبارت از سر دکن کشی است مخفی نامو شد کہ از سر ضلع عظیم آباد بیرون رفتہ بجزہ سوار اسی و اسایہ دار کاظم بودہ بجزہ گشتہ استخفاف در بار و سلام و احتیال فرمان با نرندہ گشتہ تا بجلکتہ رساند را خبر مذکور بطور مسطور بجلکتہ رسیدہ در منزلی کہ با سو گشت منزل نمود تفصیل جواب و سوال و تفصیل معاملات ہر دو فقیر را معلوم نشدہ اگر از پاسے شفع معلوم خود خمیدہ این مسطور و ادراقی انتشار اسد تعالی خواہد نمود بعد یک دو ماہ روز سے چندم پیش کہ احوال فقیر شکر آنست بار باب کوشل خشد آباد و یکم کوشل متعین خزل را چہ

شتاب راسه و منظر جنگ ابرکاری خالصه که عبارت از بند و بست ملک و تحصیل خراج بادشاهیست و ناموشدن از باب کونسل  
 هر دو با یکدیگر رسیده و هوشیار جنگ روز دیگر اول وقت حکم با حضور اعیان شهر و ارکان دربار در قلعه شاهی دود خود  
 حاکم کونسله اجتماع نمود و در وجه با کونسله دانشمند کونسل کلکته در ترجمه بفارسی نموده برآمد و در بارعام فشی سرای الهی که در  
 ترجمه مذکوره راجب الاشعار بیاناتک بشنود و گوشت حاضران رسانند مضمون آنکه مهادر شتاب راسه را از کارهای دیوان  
 خالصه غیر معزول و از باب کونسل عظیم آباد و بان کار نامور و منصوب گردانیده شد باید که محال بحالات خالصه بیجا جان مذکور  
 رجوع نمود حسب الامر آنها عمل آرند و مهادر اینه مذکور را در امور نظامت بحال و برقرار دارند از ان باز مصاحبان کونسل در کارنامه  
 خالصه حسب الاستقلال و افراد بلا مشارکت نائب هند وستانی می بردارند که پیشتر ازین هم بعد از موت میر جعفر خان مختار  
 انگلیشی بوده اند انانی بحکم اقتدار محالات منظر جنگ و شتاب راسه هم و ششم آید و بعد چند سال که عبارت از ابتدا است  
 در دو گورنر شنگ مهادر سینه که نزد یک مدد و شتاب و دشمنی هر چه است الی الان که ماه محرم شروع سته هزار و یکصد و نود و پنج  
 بهرت است و محاب کونسل را در محاملات مالی و ملکی از زمینیان کسی نائب مختار کار گزار است و غیره یک صاحب اعتبار مگر متعهد است  
 چند که عمده و اتباع منظر جنگ و شتاب راسه بودند که در شسته در منابع زبان از باب کونسل بر شدا آباد و عظیم آباد و در کلکته  
 پسر دولبه هم غیره راجه جانکی رزم محاب جنگی بنام دیوان خالصه و فی حقیقت تابع مشردکیل و دیگر شنگه که دیوان خالصه باشد مقرر  
 است تا بعد چه شود و بعد ازین شروع سال نمود و ششم هجرت خیالی رزم کلکته رفته محالات شلعه عظیم آباد بعضی بنام خود و برخی بنام  
 کلیان شنگه پسر مهادر شتاب راسه تعهد نموده آرد و دیگر در سیدن عظیم آباد اتفاق در میان هر دو هم رسیده مسا و هر رزم و  
 خیالی رزم تفاوت قلیل زمانی سیر و دلیل گردیده از درجه اعتبار افتاد و کلیان شنگه که در گرداب منظر و منظر اب میروم  
 و مصل با احوال هر دو هند و س مذکور و محاملات محالات ضلع مذکوره در نهایت اختلال است بدیت جهان در اجهان را در افرایش  
 بهانه بساؤش و افراسیاب

ذکر آمدن عمادالدوله شمسرخشا بهر شنگ بر شدا با دینکار و دیگر شستن از انجا بکلکته و خلاصه یافتن  
 منظر جنگ و مهادر اینه شتاب راسه از ان گرفتار س و فی الحکله اقتدار یافتن مهادر اینه  
 مذکور در امور ملک دار س و وفات یافتن او و بدین بر خور دن از سرور س و هر داری و وفات  
 نمودن منظر جنگ بدین مرتبه خود بهر و ناچار س

چون منظر جنگ و شتاب راسه در گرفتاری پهر انگلیشی بکلکته رسیده عمادالدوله شمسرخشا برای اطلاع و تنظیم محاملات  
 جنگا که اراده نمشت بر شدا نمود و بموجب حکم ولایت ده دوازده کونسله که بر است تنظیم ملکر اری هند و جنگا که سابق مقرر بودند  
 موقوف گشته برای کار مذکور پنج کس از کونسله مانع عمادالدوله گورنر گیت مقرر شدند از جمله چهار کس یک سیر بار دل بود که آخر  
 سال نمود و چهارم از ان ده دوازدهم بولایت رفت و ذکرش آید و نام بکس دیگر فقیر را معلوم نیست و کونسله مانع متور سابق ده  
 دوازده کس در کار تجارت کبخی مقرر ماندند اما مانع ارباب گیت و گیت عبارت از ان جماعه اند که از باب علی و مقصد جمیع امور عظیمه و  
 غیر عظیمه این ملک باشند مثل تغییر بلاد و حروب یا محاب افواج و قنایا و مصالحه یا بعضی از گردن کشان و هر چه ازین قبیل می آید  
 و نیز هر چه مادی آن باشد القعه گورنر در و افرامه ریح الاول سینه که نزد یک مدد و شتاب و دشمنی شتاب یا بعضی از باب

کیست و در خدمت آباد گردید و ما او بخیر روز در خدمت آباد و در خدمت معاملات و حق و نصب بعضی محلہ کے متوسل و دیالی دوست  
 مشغول ہوئے اندر قاصد معاودت بجلکتہ گردید و در مہاراجہ باب نظامت من ناظم نام کہ سابق بیست و چار لاک روپیہ بود شازدہ ملک  
 مقرر نموده منی بیگم کہبت آنکہ مبارک اللہ البی حدیث الحسن است مختار معارف مبلغ مذکور ساخت و این مبلغ برائے کار خاں شتاب  
 امارت و در مہاراجہ مردم و جب اراکیت کہبتہ ملازم و مورد رحم ناظران سلف بودہ اند و برخی از شتاز و قاریب میر جعفر خان و سوان  
 بدخود او و بعضی اراکیت حمایت جبکہ مرحوم و منتسبان آن دودمان و اسباب تمل و علمہ فردی کہ بر ای عمدہ ماسے اینجا یاد آید  
 سرکار کاپنی سپہ سالار و میں قسم دہی قبیل برای بعضی مردم عظیم آیا غیر موجب نائب ہنجا کہ اکنون پیر شتاب را ہی است میں گشتہ  
 لیکن چون شراکت اور مہاراجہ کیلکین سکہ پیر شتاب را سے نماز و در دست از نیست مردم ہنجا بلا عرض ماہ مجاہدی با بند و چون وجہ  
 معین مرشد آباد و شراکت ناظم و در چکا پوس اختیار مبارک اللہ و ثواب و علمہ اوست کہ عید ہر دوسر سال تغییر و تبدیل سے با بند  
 کہ سانیگہ چند در زمان کار میں ہی باشند با ہم نفاق گشتہ و در پی خرابی متوسلان ہر دیگر طبع وافر افتادہ ہر عید کہ داند تو باشند  
 خانہ خود محصور و فیض خواہان را کہ بعد در سے از اینجا مانده اند ہمیشہ عاجز و محروم از وجہ زمین سے در اندر جد سے کہ وجہ شاہرہ بعضی  
 شازدہ ماہہ و از برخی بیست و پنج ماہ و از این قبیل در سر کار بسیار باقی است و چند بار میں قسم باقیات را کہ یکملہ میر جہنم نموده اند  
 از تمامہ جیل کیے آنکہ بحال اگر نافرظی میں باقی ہے بدیدہ آئندہ ماہ باہر خواہید یافت و گاہ سے در وجہ تعقیب نمودند کہ این قدر را  
 ماہ مجاہد تو ہم داد و آنچه باقی مانده مفدور نیست معاف نمایند با این حال باز اطاعت و ایصال آن وجہ بہر صورت و فرما سے بچارہ  
 کہ درین حال در آسمان ہند وستان وسیلہ معاشی ندارد نہ خصوص نوکران کہ شہ آباد از شاہرہ خود محروم و مجبور اند و بحالی ہی گزشتہ اند  
 کہ تعصیب کے بعد دوسر داران معدلت شمار مثل ناظم و نائب اور دیگرکات و علمہ مقتدر ہمارا ہرگز نظر رحمے بحال در مانداگان  
 بچارہ نیست اگر این قدر مبلغ ہم کہ مقرر است بطور انصاف و تعصیب عقل حقیقت میں انقسام باید و بمعارف مناسب و باید  
 مردم بسیار ہی آدمی زندگی تو اند نمود و از دست و دولت اینہا تو اند آسودا و با بقصد سے دور فلک سے کج رفتار و حرمان حکام  
 از عقل معدلت شمار ہرگز ہی کا فائدہ ترسان بی تنگ و عار و فدا ہے این قسم امور خطرونی کند و در امر سے کہ نباید دینی کار دنیا  
 و عقبا سے اینہا نباید ہزار ہا لاکہ لوگ بہر من می رسانند و از فتوئی سے خود با زنی آئندہ خاںچہ افتادہ اند تعالیٰ تعظییب  
 بعضی از اعلیٰ اینہا کہ از ہزار کی و از بسیار اندکی است اشعار کردہ آید المقصود گور بعد از فراغ امانور سے کہ مرکز غلطہ  
 خواست بجلکتہ معاودت نمود و در سر شنبہ ہشتم ماہ جمادی الثانیہ یا شازدہم ماہ مذکور سے ہشتاد و ششم از ماہیہ و از ہج  
 را ہی گشتہ بجلکتہ رسید آن زمان یکم با حضور مظفر جنگ و شتاب را سے در کیست نمود و یک کونسل شتاب را ہی بر سے  
 جواب و سوال سے رفت و در کونسل دیگر مظفر جنگ

ذکر رمائی یافتن مہاراجہ شتاب را ہی از ابتلائی گرفتاریا ہی جان فراسے

چون شتاب را ہی کا فذ شغ و دین از انکو گہما پاک داشت و برای او سماندی ہم چنانکہ مثل امور او تو اند شدہ بود و بہت مظفر جنگ  
 جواب و سوال اور دوا و انصاف یا فخرہ خلصی او با برات ساختہ انحال از جمیع قلم و زلات کہ ستم و غفلت بود و در دست کمالہ و ضابطہ  
 یک سال و چند ماہ میر آمد و گور و جمیع ارباب کیست عذر خواہی بسیار و رمائی و دو کونلی میثار نموده و فیض و تعظیم اعتراف  
 آنکہ گمان عدم دینی کی نسبت ہمارا جہ شتاب را سے بنا بر بعض جات در دہا سے اصحاب کیست و ارباب مل و عقد

چنانکه انگلیسی به راه یافته بود و متعجب و متحیر که در کمال ترقی و مدت مدید میسر آمد آنرا سر از حیانت و عدم دیانت غیر از دست خودی و حسن  
 اخلاص از ان زنده ارباب و حافظانگر و مدبر و سلوک نایابی که نسبت با و جعل آمد نهایت جای دیگر از اجزای نیکو خدمت است و او بود  
 نوشته با و تنویض یافت و خلاصه خانجریه بر قامت لیاقتش پوشانید و فیل و جواهر علاوه آن عطا فرمودند و بهر سوار سابق شمر یک  
 کونسل ضعیف و غلبه آید و گردیده و جنس نمودند تا زمانه که در کور بهر شیار جنگ از کار عظیم آباد و بنا بطنه نوکری که بر تریب و از دست و قوت گشته  
 بگلگته آمد و در دست هر پست بجای او سوار را حصار از جنس ثناب در آنجا بر غایت و در دست و بیگانه گشت آب و دیوار که گلگته  
 با و از ان او بیگانه گشته آخر با صنعت معده که لازمه هوای آنجا نیست بهم رسانید و رفته رفته خبر با سدل گردیده بود که رست یافت  
 چون از گلگته به نیست نمود و در عظیم آباد اکثر میقتضای و در او اتحاد و پیوسته که در غیبت و از اوقات متوق که مایشش خود و در مقام  
 ابراز و اظهار خیا و پیش بود و از خود خونی تسلط و از اظهار ادا و ب و نقیاضا و باره و بعضی خوشایندگان حصار با با گل پور باستان بنیان نتوانست  
 از در خدمت نهایت تا توان و رعیت اینک گردیده بود و در دو خانه خود نهایت کلمه مندر از انگلیسیان و جهان قدر که مد ارج شان بود  
 اینجا تیرا دوست بلکه زیاده تر از ان و حتی بجانب او بود و چون کورس و در فنی با جمیع خود بهما مثل او و گردی بر اس این جا نمود  
 بلکه بر اس هر آگاهی یافتند او نوکر است نایاب و قدر دانی او از جمله و جبات عقلی بود و در مالی منظر جنگ هم از ان عاود و تنگ  
 مقدار رستگاری ثناب تا اس اتفاق افتاد و چون روح ثناب بر اسه تعلقی بهمین بر باقی از زندان بدن خلاصی جست  
 تمام احوال او در این مقام مناسب نبود و احوال منظر جنگ که هنوز در تیرید جبات است انشاء الله تعالی منانست  
 زبان قلم داده خواهد شد

ذکر انتقال از جنس ثناب بر اسه از دنیا بر فض اطلاق و توافقی بر عرض مخاطبات خالق نفس و اتفاق

چون را از جنس ثناب بر اسه عظیم آباد رسید از شدت کمالات و عجز بر هم معجز در جلد و ی نیکو خدمت دید از جبات خودی بحقیقت است که  
 بهر ساجد و فتنه بهر وجود او هم رسیده بود و در عرض همایلیک لاحق دست افرازی پدید آمد و در جبات بر با آنکه متاد خود و با کمالات  
 غیر مناسب رغبت بهم رسیده و در تیرید مرض با وجود دشواریات خزان نمونی پیدا کرده انبیا رنق و فتنان و دانی کرد و چنانچه  
 میوای فیض علی طیب سلمه الله تعالی که با فضل و عظیم آباد نظیر ندارد و متوجه معاجبه او شد و فیض ظاهر از حسن تیرید او شناس  
 نمود و دل خود بهر خوشامد گویان حق نداشت شناس که در حضور او فقیر را از مخلصان بهر شیار جنگ و ساند او ظاهر بر سر کردند  
 و میوای فیض علی مذکور در ان زمان بر قافیت فقیر مرف و اوقات می نمود و بنا بر اظهار دلشور بر سر و خیر خواری خود و نبات  
 نسبت فقیر بدینی و عداوت از جوع طیب مذکور مانع بودند بعد از آنکه با فضل از رجوع نمود و از خوردن دوا بهر مجول الاخر  
 که در رعیت او تیار شده با شکر و بیالتمه مانعت می نمودند و آن ابل گرفته با وجود اعتراف بقوا و دوا می او استکلاف  
 از مد او ایش نمود و چند به بلغم ترک و در کرده بر طبیعت گذشت بعد از ان رجوع تیر که که عبارت از طیب انگلیسی است  
 بهر آجت ارباب که نسل آنجا نمود اما این مبالغه و کجای صا جان انگلیسیه بنا بر شدت غیر خواری بودند از دوا و دوا و دوا و دوا  
 ذکر مصلح در ترقیه بود و تفسیه معده از خلاط و جب دفع دیده بملاج بسلاط نمود معده اش را که ضعیفی کمال عارض بود  
 ضعیف تر گشته قوت ما که دماغه بلغمه ساقط گردید

رفتن گوزر عماد الدوله بهر شکر بلاق شجاع الدوله در بنارس و تمام ممالک



عظیم آباد و معاودت نمودن به کلکته بی مکلف و درنگ  
 متعجب و در دراجه شتاب را سه عمادالدوله مشرک بشک ببادرگورنجم بنار ملاقات شجاع الدوله قاصد تبارس گردید و  
 یازدهم ربیع الثانی بر سر شد آباد آمده در آخره مذکور یا شروع حمادی الاولی ستم نزار و مسدود شد و بیعت از بیرون  
 شتاب را سه عظیم آباد رسید و قاصد بود که مهار را به مذکور همراه خود گریه و در ضاح سمر آخرت بود و عذر جاری خود که واسطه  
 داشت گفتن بر فاقست در زندا و گورنر و در عظیم آباد مانده به تبارس رفت و با شجاع الدوله که او هم به استخباری و بدقتش آمده بود  
 ملاقات نموده جواب و سوال یکدیگر داشت و اتصال داد و دو هفته ملاقات و صحبتی که بسیار بود و بعد از آنکه در تبارس که بدش  
 به عمل می رفتی قبل از روز دگر مرده بود با شجاع الدوله که در دید و بناسه رایج اورا است حکام داده و غرض تند و تیز معادوت و عظیم آباد  
 نبود و درین حوضه که او سطر با او خبر شهر حمادی انشای سینه مذکور بود و در راجه شتاب را سه ازین عالم در گذشت عقلمند او و پیشتر  
 اگر چه مطابق بود بلکه ذات اسلام غالب داشت اما تبارس ستر قماره آقارب و توهم و معلولها سه و دیگر موافق مشرب  
 هنوز جسدش را در تبارس سوخته و گورنر عظیم آباد رسیده و مسدود بام وقت در زبده تبارس بدنامی نمود که تا شتاب را سه  
 کینه مظلون مردم نگردد و راجه کلیمان سکه سپهر راجه شتاب را سه را اگر چه بلیاقت این منصب با اعتبار حدیث حسن و سالی که حضور  
 شتابش بود در دست بکار را سه بدش ماسور گردانید و جاگیرات و دریا به بدستور بجان در کشته ملازمه آن و همی بر است زن  
 شتاب را سه با دریا که کلیمان سکه افزود اما مست و نیز در و به دریا به نفاست که با اعتبار بود و بود و وقت کرده و همی که مناسب  
 داشت با اعتبار که سلیله ناکه است و دریا به مردم را اندک کم و پستی نموده و توارش بر کوفش و خزانه خالصه نمود و خود بکلیت به هر چه  
 تمام بر بخت کلکته منت منت فرمود

ذکر بعضی از حالات راجع به شتاب را سه و گذشتن کلیمانها درین باریت تبارس

راجه شتاب را سه از قوم کایته سکه سینه متوطن شتاب جهان آباد دست نمک بر ورده خاندان محمدام الدوله سپهر محمدام الدوله  
 خاندان ابراهیم الاثر و از ملازمان آقا سلیمان که سکه که غلام محمدام الدوله و سپهر سامان و متحد علیه خانه او بود اول بقلیل در جبهه  
 ملازم شد از سخن کارروانی و سکه مدتی در امرها مام خانه آقا سلیمان و صاحب اختیار سرکار محمدام الدوله که در دیو چون محمدام الدوله  
 برکت حق رفت و در شاه جهان آباد انقلاب بسیار پدید آشت بود و خود دران ملک صلاح فیریه در بوانی با دشمنی  
 سعید عظیم آباد و عدالت محالات با گریه صاحبزاده خود که تیر تیر طبع و ماله بود و گرفته درین فوارج آید و شتاب به مذکور شد با و  
 اقتدار رسیده بهایت و شتاب را سه و متصدی مملکت دان کارگر از بزرگ در و خجسته باب و در باب بود و اکثر خبرها داشت بدست فقیر  
 او بر جیس مونسای هندوستان که درین جزو زمانه متنازع و با وجود متصدی گری مالی از شتاب و دلبسته بود هر چند در  
 کمال عروج و درخ و زریه و شاه و اکثر قویا سه عصر گشت و اختوت مدد داشت و با شتاب و بزرگان با نهایت قواضع  
 و خرقه تناسه که از انبیر و مطایبه هر کس در شروع التماس و ریاضت و اگر بلیاقت بر آوردن داشت بهیولت و همسانی  
 سر انجام میداد و الا عذر بوجه سیرین زبانی نو است سائل را خوشنودی گردانید و اما آنکه هجوم کار با و با انواع مردم  
 گشت و داشت و از اول روز تا دو روز و از اول شب قریب پلشی از آن در جواب و سوال میگردانید و در تبارس نشسته تا دست  
 کسی بر چینه در عرض حاجت بمالید و کند خوشونت نمی کرد و سخن کوشش با کلکته نشین از زمین از زبان او مسود نشده با وجود خرد را سه

و قدر قیمت شناسی هر نفسی ذرات اندشت بهایه جنس بهایان با نمان بقدر ارزش میداد و بخشش بقت و تقصیر بر سر  
 نبود و سلیقه کعاش درست داشت جناس با محتاج از جایه دور دست که قسم املاش بکفایت می آمد طلبیده بمعارف سیر ساینده طاعت  
 مقدور نشان او را متوسط بر سر و بجز دور و دام آسان خوانده غنیان بود فوق لیاقتش در کمالات فاضل است که انوار علم و  
 ملاوے داشت میفرستاد و در شاد و بهایه و غیر آن که نیافت مردم می کرد دسترفاض و صحت و در ذوق غلبه داشت و خود در اینجا  
 حاضر بوده لذت های پاشنی ششیرین زبانی ملاوے طعام غنیان و دهانی بکام جان حاضران می چشاند خرم و جامه خرم داشت  
 که از ملازمان مقرر نشی هم آمد داشت و پیش زنی را می کشید که به عشق نگه داشته نهایت انس و وقت با او داشت یکس  
 ندیده و مطلع هم نگردد که چه وقت اندرون برفت و که بیرون آمد باز آن به قوم و کفو خود که مادر را بکلیان سنگ و دهوانی سنگ  
 است کاره داشت خانه ملاوے بر سر او ماندک فاضله از کمان افلاست خود ساخته بود و در سائے دوبار که بعضی از بام  
 معینه نبود بوده اند و ضرورت میرفت لیکن همان قسم که کمتر کسی را خبر می شد اکثر مردم که با او ناسخ نظر بهایه وقت شده و یا سبکی  
 از انگلیشیان عمده مثل صاحب کلان غلیم آباد و امثال ذلک ساخته و بکار تجارت کبکینی و دور دیگر امور گشته سالها مدت  
 می و زبیدند هرگاه اتفاق انقلابی برای آنها روی داده معاتب می گردیدند و فلان بے آوردی آنها بجهت نقین می رسید و زمان  
 وقت بجز در جوی که با و می نمودند سینه سپر ساخته کما بیت آنها می کوشید و از دم گرفتار بهایه نجات می بخشید و هر کس از  
 شایعان آباد می آمد اگر بفرقه با او آشنا بود و اگر بنام او را می شناخت در رعایت او و بر صورت که دست بخشش با آن  
 میرسید و مقرر می گردید چون وجهی قلیل برای مصارف نظامت مقرر با اختیار او بود و باقی زرها از کبکینی و بجال تصرف  
 در آن داشت بنابراین اگر می خواست برای او وجهی معین می نمود و با بهایه میرسانید اگر باین صورت متعدد بود و بر کار با و  
 مفصل مردم را از ستاده از اینجا اتفاقی میرسانید این قسم هم اگر نقد داشت تو اسعی لائق با آن شخص نموده و قدر بخوبی  
 میخواست و زار او را به علاوه تو اسع سابقی گذرانیده خوش خود شخص می فرود میخ شرف الدین محمد از اخوان سید اول شیخ  
 سید شهید محمدی اعلی الله درجه مرد فاضل صلح معمر بود از متوفین بخت شرف زار از دستر فاضل از اخوان شایع و افکار  
 که بنابر سبب عارض آن بزرگوار گردید با شتمار دولت بهند و قیاس خطا و انعامیکه امرای این دیار در زمان اقتدار سلطنت  
 شوکت خود با عمل دندنه عیبات و مالیات و زوار و متر دین اماکن مقدسه می نمودند در سن خستاد سالگی در او هنگام گردیده  
 قریب یک سال کم و بیش درم شد آباد و هوگی بر سر گردید آنکه ناظم ذائب هر دو مسلمان صاحب اقتدار در اتباع این هر دو هم  
 زار در بر و عنده کس کمال او چنانچه باید بر سر داشت ناچار آن بزرگوار عازم او و دکنه مرکز دولت شجاع الدوله و آل او که در آن  
 در سلطنت شاه عالم پادشاه هانجا بود گردیده و در عظیم آباد شد و تقریباً به غیر خست آن بزرگ رسید و توفیق تقرب  
 ملاقات او با امار و بختاب را می یافت با آنکه بنام هند و لود و بجز دستملح احوال آن بزرگوار شده بخدمت او رفت و  
 جمیع مضم و شرم را بیرون گذاشته تنها با یک دند و نگار و میر قوم الدین خان در حضورش رفته کمال تو اسع و فرودنی  
 سلام کرد و هر چند بزرگ مردم بکلیف خستین بر سرند که بر سر او گسترده بودند و با اس ادب و وساده مذکور گشته  
 بیالقه تمام هر گوشه آن مقام گرفت و ساعته ادراک فیض محبتش نموده و مدته نیافت گرفته بر خاست شایمیکه و مدد  
 آمدن شان بودند مکلفی که در ایجاد برای چهارم می گسترند و بر سر بزرگ و موقوف گسترده خود در بار گوشه مفید  
 سادگی شست و مردم را از دور و حضور خود تا در آن بزرگوار منتع داشت بعد نماز مغرب که همراه بنده شریف تبریف

آوردند مدارج تاسر فیما بین جزیره ممکن استقبال نموده در نهایت ادب و تذلل سلام کرده آورد و پرسند مقروض نشناختید  
و تخمیناً سه نفیسا دو طاعت بخوبی با کمال خوبی نمود که شمع مذکور خورشید گشته گفت که من بخیرم اخلاقی که حق تعالی فیما عطا نمود  
بمسلمانان آنجا را هم ازین اخلاق بهره داشت چون زبان شبان عربی بود و مدارج فیما بین خفید بنده ترجمان میگرد و مدارج شکر شفا آن  
بزرگ و عتوت بجمع لیاقت خود نمود و وقت نخست در خوان بار پیش و دشنام داد و کجواب و تهرمانا میبندش و غیره گذرانید  
تا بر یاس دل نقد برورد و در آن مناسبت ندیده بعد از آن که نخست خود شیخ بخانه از بر حسین خان مرحوم بانفاق نفیسه کرده است  
میخواست یکی از مستندان خود که مبلغ یک هزار و پانصد تنیانی از نظر مردم فرستاد و عامل حسب الامتیختی آورده بدست نفیسه داد و نفیسه بدست  
شیخ کبر و در غایت پرستور گزیدند یکبار شخص از آشنایان مدارج شتاب را س که بمجلسه مقربان را س را بیان ناگزیر دیوان خالصه  
و شاه چند و شان که باشد و او را س عظام همسر بود و تنقید مردم گیار که در گوش پند و ان بد و فوات و دلین از جمله دشمنان است و بدون این  
عمل نبات آمواد و غیر ممکن میداند و نفیسه آمواد وقت استراحت است و عظمیای پاشی از روی برای مدارج شتاب را س نمود و ناگزیر گفت که او را  
باشما هم آشنائی است و فانی از روی حیات این عمل از فراموشی موجب از روی پدید آمدن در باره شفا مقصود میخواست و در وقتش من  
اضحائی اخلاقی در بین کار و در چه اگر در القاب مرعات و تیر و او که اکنون دارد که من نفس من قبول نمی کند و اگر چه که در ایجاد شتاب بر نگارم  
او که احوال سرش یا سمان س ساید نفس را قبول نکرده و خواه تجدید و وصول خط عمل کار شفا خواهد کرد چون مدارج شتاب را س  
در اختیار احوال هر بلد و عیان و حکام هر شهر بمقتضای مدارج شتاب از این بخت و شتاب و دیگر که از در آن هر مده مرعانی لاف  
در تر و دیالی خود برین کار گشته بود که هر چندی و خبر س که قابل ارقام و اطلاع باشد بدون خبر و نقصان نگاشته حواد و کلاش نمایند  
خبر هر جا در کمال در شش با و میرسد این خبر هم عین بر او ظاهر شده بود و بعد از اوقات پرسید که مثل شکایت تشریف آورد و روی را بیان  
صاحب نام و بد و کلاش یا در فایده کل حیرت است او گفت چون مردم در خدمت بندگی است حاجتی نبود و شتاب را س گفت چنین نیست  
چون آدمی در دنیا را س بود فهمید که از اصل مطلب مدارج هم آگاه است گفت پس بر مدارج خود ظاهر است حاجت به شتاب ندارد  
بعضی مقررین مثل از خیالی را هم و میر قوام الدین خان حاضر بود و در این مدارج نفیسه را روی دارد و پرسیدن نامناسب دیدن چون  
برون رفت استفسار نمودند مدارج در جواب آنچه از روی اخبار معلوم داشت مذکور کرد و گفت مدارج شتاب را س بخوبی س کنم  
این سخن هم کسی نفیسه که نمی خوا و و با او که رجوع باین مدارج س تواند رفتی که آن شخصه نخست شد تو اضعی لاف بجال او  
نموده و س ناگزیر با وجود نقد آن جیس الخوار و فرض حرفه در کمال ادب و فروتنی نوشت مضمون آنکه درود غایت نامر بر س  
کترین موجب از دنیا و آبرو و اطمینان ظاهر حیرت جو است ایضا از شیم که میرز رکان آفت که با نگر عطفی دل مستندان بنیاد و  
دوران قمار گان را ببار در قهر یادی فرموده باشند و وقت و دهر با تخمینا بقیعت ده هزار و چهار و پانصد و یک پیشتر مثل عطر اگر در آفت  
بواس سید که خفیا من به نگار دارد و در جاس دیگر کتر قرآن یافت و یا به س پناک از مانع و ساعت س ساخته فرما  
و سید انما بی شیشه بلورین و سینه س کلاش شفاف و دیگر نوادر فرما و من محبوب همان صاحب او که بر س گیار آمده بود و  
ایلاخ و آفت ناگزیر از استماع گفتگو و سلسله که با او نمود و من برق انفعال گردید و در خواهرها انگاشت و در مجالس خود محامد  
شتاب را می مذکور کرده می گفت که این غرض از فرما به شتاب را می و تمیز با وجود بعد سافت مدارج نبات را س بی نهایت دود و در  
او خوش بیکر از یک صد و ششاد و سه لایه خط و غلا شرو س گشته تا او خط شتاب و چار که شتاب او داشت شتاب را می ساهی جمیل  
بر س غراب و صفا و غراب س غرض میا کین فرمود تفصیلاتش آن که در آن سال که درین بلاد بتلار و بندار و بنارس اندک از ران

توخت غلات بودی هزار و پیر بر است همین کار مقرر کرده فرمود که گشتیهای ملوک و ملاطان لازم اند و برای سببار بعد ده روز غله از  
 بنیادین خریدنی آورده باشند و چون در غلیم آباد رسیدند بزرگ خرید آنجا بفرستند و گشتیها به آمده باز بنیادین برگردند بعد ده روز  
 گشتیها که در آنجا باشند روانه شوند و همین قسم تا مدت قضا گشتیها در دو دوره بطور دور در غلات بتجانب هم میرسانند و ملاطان  
 بزرگ خرید بنیادین سبک و گاست بدو اجزای مساوی فروختند و در دم محتاج می خریدند و کسانی که طاقت خریدن نداشتند  
 آنها را در سه چار جاز با نهماس مرم که در دیوار احاطه داشت نقل متعین آن گنداشته برای هر جایا بده و در دو غله و غله علیحدہ مقرر  
 ساخته بود و طاهما به پنجه و غلات خشوع و جنس غله با خر و کفی و نیمه سوختنی و چند خر مری فی نفر برای خرید پنجه ذل آنست  
 خواهد مع فلک و دوفیون و بنک هر که هر چه مقدار باشند معین ساخته بود که بلا ناغه هر روز میرسد بنیادین این حال انگلیستان و هندستان  
 هم در یک یک محوطه مساکن را جاس داده و تمام آنها می نمودند و خلق کثیری باین طور از مالکیت محظوظ ماند و در هر شد آباد این مقوله  
 عمل از هیچ کس ننهاد و رسید بلکه می گویند که با وجود تمام منظر جنگ غله در بعضی اوقات نایاب محض می گشت و در دم غله  
 نقل میرسیلمان و غانسانان در امثال او که بر این کار مامور می شد ندانند و در هر سر انجام غله می توانستند و از جائی حیانا اگر غله  
 بدست می آمد و معجوب میاد با سرکاری فرستادند دیگر از مقتدران و مقرران منظر جنگ مخصوص را طرارت جنگ که ناز  
 معشوقانه با آن داشت گشتیها که مذکور از دست پیاده با سرکاری و بخر و غت کشیده و خانه های خودی بر دیا و خواهم آورد  
 از دست فرمای ر بوند و از کسے مدارک این حرکات و محافظت غلات و فرستادن با احتیاط و انصاف بعمل نمی آمد تا آنکه درین  
 خصوص منظر جنگ تمام گشته از جمله باز خواسته که با او در کسبت بعمل اند که نیم بود و اسد اعلم بنیادین عباد و هر سال میوه با  
 ولایتی بوساطت سوداگران میوه فروش طلبیده برای روسای انگلیستیه و عظمای انگلیسی فرستاد و بنیادین و عمده داران  
 غلیم آباد هم دوبار سه بار می داد چون دید که اکثر باین صورت مردم می مانند مبلغی غیر از مقرر می نمودند و در آن  
 مقرر داشت که میوه این وجه آورده در بازار اقلیتی که باشند بفرستند و هر که دلش خواهد بخر بعد از آنکه باقی ماند و کس  
 از خرید کند خود بخرید تا انقضا برای میوه فروشان و سبب و غری در بازار مانده و بعضی از قوم عربان را که کارند  
 نهال شمره و فروشتند با میوه در شاهجهان آباد و لاهور از جمله مشایخ فرق اند و از فرستاده طلبیده و با آنها را عاینه نمود  
 و در هر غلیم آباد و سکنی از فرمود که انچه لائق زمین آنجا دهند و نوانند کارند و نمانند و در آن فروشتند و تخم نهاده و در کار و انقضا

کما حقہ طلب نیست کہ در پی چنین امور گرم مردان جناب افتخادی که بایرست آتظار چنین امور برای چه بایک شید دوم آنکه درین  
کار با مکتوبی کنی بران حضرت نیست اگر بنا بر عدم اعتدال یا سوء ادبی نشان ظاهر نشود برای من بی چاره که بنام بند دوم راه حق و شیخ  
کشاد یا فتنه بر زبان بجهت خبر آن از حال باطن من طاعتی و شائستگی جاری خواهد بود که مساجدان آفرین دهند و بنحیثی که مستعدی نشان  
از جناب حضرت پیشاه مردان گردیده روزی برای من استقبالی و نال است بیائید میفرستد و بکنند و در پیش پست بجا آید آگاه که  
سعدی و فتنه گاه دارند نیست علی بنایم اگر در هیچ از آن ملک ماندم بیشتر و سپه سوارانی خانم آذربایجان بود و از آنان و همراہیان  
بر در وقت شام در درون مکان اقامت معین باشند براسلام موافق ضابطہ استناد بودند بنده اندرون خیمہ زنتہ همراه او بر آمد  
بر پنهان بجای و بجا نکرده معصی خالی دیده و فرستاد و قیمت شمرده چند تن نزد او جمع آمدند و میکمی خواست سوار شود و سوار  
کردند و گفتند که اینجا می نماند و در روز پنجشنبہ روزی من مست بخشی بنایم بایز برسد جواب داد کسی که بر است زیارت دین مکان و  
بعدیت این آستان آمدہ باشد از او باید جو است مرا بر جوی و دعوی شما و اینجا نیست با وجودیست درمی نیاید و سوار شد  
راہ خود گرفت و کرد دیدہ شد کہ نفر است بنود در راہ از سواران مانده اند و طوے نداده و همان دم فقیر سلمان بنام حضرت  
اسیر المؤمنین یا اولاد و طاهرش چنین خواست یک روز در میان وقت در او آمد و گفت از او از شریک فرستاد شد کہ در اسفار بجا  
ککلتہ کہ جویم بجا نماند در راہ است بعضی رفقاے مستعد علیہ او کردند و بخت و محنت بودہ اند و ولایت زیارت بعضی از آنان بکنند  
سے نمودند و مردی خواست و صدی و صدی داده آنها را در غل سے کرد کہ از طرف من ہم شمار اکسم زار است بعمل آید و در وقت  
در او بر جوی کہ بکمان تکلیف براسے خود او آراستہ بودند و آن ترفیب اعطام بر پنهان در آن مکان نمودند گفت خانم مرا ضابطہ  
و کیفیت را کوہ خود را بکنند و اگر مرد را باشد زدی گرفته در رنگ انگاشطای بآنها بخورند و ہم در ایام خط کہ مساک بآرد بود  
بپاس خاطر و ولایت مرید نیز در اسے بکشد اس و دہر و استغنی پیش کیے از بر پنهان کہ مرجع بنود و وقت نشان خود بود رفت  
از دور و در خطا را بر شتاب بر اسے نور غنیمت شمرده آمد و شد بر اسے از دیاد و افتقاد را بپسوسید خود شروع نمود و روزی گفت کہ مہاراج  
یوافق طالع شما نایب بخورن و نودہ ایم از جمله او را خود مقرر نمایند و جواب بگفت کہ من بودہ اسی از اسما شغولم و برای من کاشے  
است او پرسید کہ آن اسم چیست اول آن نام بود چون برین مسالفتہ را از ضد برتر گفت نام پاک اسد برین بر ضمیر او مستقر  
گشتہ آید بر شے خواست و گفت کہ مہاراج در جم اسم پاک سہی است جواب داد کہ فرستہ بن در میان ست برین فرق را پرسید  
گفت در لفظ اسم تو هم ولد و در ست و در لفظ اسد تو هم ثبوت و ابوت کے نیست ازین احوال کہ با جمال از قام یافت  
ظاہر سے بشود کہ اعتقاد او با معتقدات ہنود و تطایق نہایت بلکہ باطن الاسلام بود و اسد علم سرانہ اعیاد و ضما کریم اما  
یون مراعات بسیار با آشتیایان و دوستان نظیر داشت و قیامت در الگینی بنا بر غفلت از اسے خودی نمود و در اعلی درز کہ خاصہ  
بود و بمصارت او و فتنہ کرد و بعضی اوقات بر اسے بعضی انگلیشیان کہ متوسلان خطا سے آن جا تہ بودہ اند رعایتی و ایمان ندر سے  
منظور از شنبہ دہم بر اسے برخی از محاسن زیادہ بر مدخل خود و کار نامہاسب و در از در باب از او سرنے زد کی خود را طلاق کہ عبارت  
از نویسی بمصلاں متین بر الکر زمان و دجر مان ست انصاف را کار نامہ گشتہ جائیکہ استحقاق یک یک بنا ول یا و دسر اول و دشت  
و دہمی فرستاد و درز کہ از آن حاصل می شد بسیار کم و دہر شنبہ و قدر مدخل کردہ مبلغ خیر علیہ و بر اسے عطا یا سے خود  
سید شنت دوم آنکہ با ارباب جاگیر و مالک و امتیاز بمانہ نمودہ سے گفت کہ فلان انگلیش دیدن اسناد شما سے خواہد  
و بنام آن کے کہ با در رعایت منظور داشت اسناد و ثانی از و کوہ اسے ہر یکے طلب داشتہ و جوالہ کے از

متصدیان خود نموده بجزر قعدی ناحق و بی سبب زبے معتدبه انهر یکی بقدر محاصل آنها گرفته و جمع نموده چون مبلغی فخر باین دارالمملکت  
 فراهم می آمد بآن شخص واجب رعایتی داد و بهر صورت خوشنودی اشخاص مذکور نظر داشته خطایزدی را درین خصوص سهل  
 می نمود و براسه بین چنانچه از مصادیق در چهار در و شده و سدی شش میزانی هم در کاشان ایراد نموده که هر که رعایا بخلق و ربط خلق  
 اختیار نماید حق تعالی بمان مخلوق برابر و گمارد و اما در روزگارش برآورد حق را بر پشتاب رسد برای اعیان مشایخه بشد که او  
 براسه پاس خاطر کسانیکه از مسخط آنج چشم پوشیده بنده ماسه خدا را ناحق می رنجانید و وحی برای خوشنودی آنها نیز ساینده حق تعالی  
 از دست بین جامه بخزانی که باید باد نمایند و چون بهمانه اطلاق زبانی اند و جمع و هاس مردم را سوخته بود و خود هم بیایه اطلاق بیایه  
 گشت به رخت پستی بعالم آخرت کشید و در آنجا عالم اسرار می دانند که چنانچه اگر چه زبے فرموده و ترجمه حدیث بوقت حق تعالی غیبی  
 نموده مصبر عفو و کم بیشتر از جرم هاست

ذکر زبانی یافتن محمد رضا خان مظفر جنگ از گرفتار و بسته بودن زبانی و در کاشان  
 بامید واری و آخر رضا از ادن بدون مرتبه خود و بیچاره و ناچار

مظفر جنگ در آن دار و گیر نهایت مضطرب و بی کسی و بی یار گشته بود چه اکثر ملکان و خود هم از بی مبالائی و بی خبری  
 در چنین امور اندک شتم بود و بآن خانه ادک ادرت سنگ بود نهایت تنگ ظرف و دولت خود و مغرور و از مردم ادکی و ارباب  
 هوش و فطنت و امانت و دیانت نفور و در کار خود که محاسبه دانی و کاغذ خوانی است بی شعور و دیگران از دست او بجان و از  
 ندغوی و تلخ گوئی مظفر جنگ در بنان بوده اند درین وقت هر که را خود گرفت و برای خود و مجلسی جیت از دست سنگ و محله و خون  
 انظار بعض اسرار که بران آگهی داشت فخر غلطی گرفته و خانه از باین کلکته بفرغت آسود و مگر علی ابراهیم خان بهادر با وجود مردم اطلاق  
 بر کاغذ معاملات سنوات ماضیه و بعد علی تمام در امور علی و مالی و ملت انتفاع از دولت مظفر جنگ پاسبان تنگ و رفاهت و ابرو  
 نام لو که سر کمر حجت بر میان جان بسته و در سبیل مدت آگهی بر کاغذ و فائق معاملات و هر قسم کار را بهر سانه معتد جواب و بی  
 و و کالیت در جمیع امور اگر دید و سینه خود را بر سپهرام هر گونه باز پرس ارباب کیت خامیه گویند که در حسن نظر مظفر جنگ از دست  
 معتد شد که هر چه تواند در آن قاهر باشد و جواب هاسه مذکور را که در مقتدر عیار و نهایت عدوت با مظفر جنگ  
 در و فائق و فخریایه امور ادکی داشت نیز ظرف گردید و از کینه و در بهادر و اقتدار و زور و اوت و سینه از معتد حجت  
 سموح افتاد که درین کار سحر طرازی و خنجره بر دزدی بکار برده جوابهای مسکنت و پذیرد و داد و گفتگوی او بقبول طابع و احوال  
 افتاد و سابعین را بر تبار و بی نموده غیر از حسین چاره خود و مظفر جنگ بیامین و دست و زبان و قلم و بیان او از آن بلا که  
 بی زبانه است و چشم زبیر شریح الاول سینه کله از رویک صد و شتاد و هفت چهری رشکاری یافته دوم بریح افشانی سال مذکور  
 بهر پاسی تحفظ در زمان او که در شند آباد بوده اند بر خاستند اما مظفر جنگ بامید که شاید بهر توفیق شتاب هاسه باز شرک  
 کونسل ضمیمه مرشد آباد بلکه تمام صوبه و بی بکله از اولهام انتظام معاملات گردید و معاودت نماید و کلکته و فاقیت و زبیر و فوت خود  
 کلکته که عمده بعض اصحاب انگلیشه از بختان ابله غریب اوراد طبع خام افکیده بهر روز با خبر کلکته که بوسه حصول مقصود از آن  
 است تمام توان نمود و خوشنود و سینه استند نشان آنکه از ورطان صاحب چنین می گفتند و در ورطان صاحب چنین گفته و فغان  
 از ادولایت چنین خبر رسیده و فغانی از فغان کس این قسم شنیده و مظفر جنگ با ستیاع اخبار مذکور و امیدوار گشته و نمایان را

مخلص خود شمرده حسب الاشعار آنها از راسته نقد با کثر کسان داد تا محرک سلسله حصول مأمول را بپاشند و علاوه آن و عده های بسیار  
بمالغ خطیر بعد و میل بمقام و مرتبه مطاوع و ریمان بود بدین جهت زیر بار خراجات بسیار و قرضه اندر دایمی فشار گردید فقیر زمان ایام  
آرزوی تیسر کباب سفر سعادت از تربیت استاد محرم و ذرات سید انام و دخترت کرد کم این سرور علیهم السلام بکلیت آمده از مغز خشک  
متوقع امانتی بود که یک جر از خانه او نیز گرفت و نقصانی بر روی او در آن نبود توفیق نیافت توقع این بود که جاگیر ات بنده بعالی  
جاگیر ات خود سپارد و قرض مرا عاقل او از دماغین و دهن خود نموده از حاصل جاگیر من برساند و در غیبت من در دایمی حاصل از دیوان  
امانت نگه دارد و دماغین را با من تفرقه نماید تا من کباب خان را خارج کرده و در ادای و منوی از آن حاصل نموده بر روی شوم بعد  
معاودت یا عند الطلب در امانت من برساند و در آن ایام که پانزده بیت روزی فقیر و در کنگره ادراک محبت مغز خشکی نمود از  
زبان او گوشت خود شنیده که در هر حکایتی و دختر دختر مرچ و ششای علی ابراهیم خان بهادر مذکور کردی گفت اگر من تمام عمر در خدمتکاری  
این شخص که من است بگذرانم هنوز از عده اذغای غنچاری و حساسنها می پیمایان او بنیاده باشم و انتشار اسد تعالی چنین  
خوهم کرد و در رعایات و محاکات بلفظ قبله من می خوانند و بار حضور بنده و دیگران می گفت که رفعت شک بجرم من لکوک مرا  
خورده و در وقت انقلاب چشم از حقوق و مروت پوشیده و دست از زناقت برداشته مرا تنها گذاشته و کسی کار من بنامد نیست  
احدی بر من نیست مگر علی ابراهیم خان بهادر که من دم فریده اویم و آبروی من پوشیده اوست پدر و برادر بن چنین نمی کرد آنچه  
این مرد با من کرد و در تمام صحبت هر دم و در آن رعایا جو دشمنان علی ابراهیم خان بود

ذکر در و جرنل کلاورن و کرنل من و مشرف السیس رؤسای کیست و بر همین و شقاق فیما بین  
گورز و اصحاب تلمشه مذکوره و اتفاق مارول با گورز

مغز خشک در انتظار کشا کش عقد کار خود و جرنل کلاورن و کرنل من و مشرف السیس با اتفاق هم مدار ایام کارهای کیست  
و هم برای تحقیقات معاملات گورز بهادر و مشربار دل که چها وجه سان کرده اند از طرف پادشاه و کبخی در او سطر شعبان سنده  
یکمیز در یک صد و ششاد و شش در رسیدند و دوس از اهلان انجالی گورز نیز تلمشه در دست و دوی شربار دل بجملة اصحاب  
تلمشه کیست مقرر ماندند چون هر سه فرستاد و پادشاه و کبخی و براسه تحقیق تفصیلات گورز معین شده بودند و جرنل کلاورن  
از اهل دول ولایت و ملازم پادشاه انگلند بود و کرنل من امید ریاست کل فوج بعد وصول جرنل کلاورن و مرتبه گورزی  
دشست و مشرف السیس نمای مرتبه جرنل کلاورن و با اتفاق هم بوده اند فطنته عجیب و بدبخت غریب داشتند و در ملاقات مردم از کس  
نزد و هم که منابه بخصم چند هست می گرفتند حتی بجنه شمار هم بطور هر چه اگر کسی می فرستاد و روی نموند و معاندان گورز را تالیف  
کرده با خود موافق می ساختند چنانچه مذکور که از عده شمس الدوله و لار و کلیت و درین زمان عماد الدوله و مشرب خشک هم مطرود  
بود و جرنل کلاورن و کرنل من و مشرف السیس مغز و مقرب گشت و بواسطه او اکثر کسان طبع پیشه فساد اندیشه باید افتاد  
یا قن با اصحاب تلمشه مذکوره متوسل گشتند و تحقیقات رموز و مخفی گورز خشک عماد الدوله شروع افتاد و درین پنج کس  
ما چای صحبت و تباین آرا پیدا میال رسیده تشویش شدید می متوسلان طرفین بلکه دکل ملکیت و معاملات مدوی داد و خشی نمایان  
جرنل و مشربار دل خانه جنگلی با تفکیک موافق منابه آن جماعه عمل آمد دوس عبارت از گورز و مارول باشد یکدلی و یک در سه  
مانند و سه کس مذکور با همدگر موافق بوده همد استنان خند مد طرف جرنل را بنا بر کثرت اصحاب که سه کس بوده اند بر گورز

که دو کس بوده اند علیه اتفاق افتاده اکثر کارها موافق آراء طرف جنرل میل می آمد چنانچه کوران نام انگلیشی صاحب کلان مرشد آباد و سرسبز صاحب کلان غلام آباد و نوک نام صاحب کلان بنارس و سرزنش صاحب کلان اوده و لکنو به بخور جنرل کلادان مقرر گشت و مبارک الدین علی بادش بیوگی که از دست می بیگم بجان آمده بود با کوران و مفت اودا جنرل ساخته بهشت هم چرخ الود سندیک هزار و یک صد و پنجاه و نه مختار کارهاست نظامت شد در از قیمنه اقتدار و اعتبار بی بیگم و اعتبار علی خان برآمد و خواهر سرک مذکور قیصر گردید اما چون می گذرد در وقتند در پیشیا است و همیشه مبارک الدین ولد با اختیار امانده امیدوار و رشت زرباسه اند و خفته اوست وادی ترسانند که اگر ازین بج با خندیدن زربار با بغیر و دیگر یکا کلان داده شمار احمد و محض خوانیم داشت و فی الحقیقه مبارک الدین در احوال چنین است که نه کسی از سلطنت او می ترسد و نه از دولت او توقعی دارد و چندان توجهی هم در امور دنیا ندارد که مردم را از ان اندیشه باشد لکن او هر چه خواهد میکند او را بکار کسی کاری نیست و جی که برای او یا بدی می خواهد دیگر غرضی بکار نیست و ازین جهت ما هنوز تسلط مانی بیگم پرستور و نیابت نظامت اغلب اوقات در انقلاب است و بهرین سالی است و نیم جمادی الاولی میر محمد حسین فاضل که کمال حدت دین و وقت طبع دارد در بنابر شوق سیاست و تحصیل علوم همراه سرالست که انگلیشی در کمال خوبی و صداقت و جوهری بود بولایت انگلند رفت و اکثر تحقیقات علمای آنجا خانه در علم نبات و مفردات و مرکبات ادویه و خواص اکثر اشیا و معرفت اجرام علوی و بعضی صناعات و دیگر مثل شترج ابدان و نبات ذلک بقدر کثافت مدت دریافتی راهی سپر برای ادراک اکثر ان علوم و استکشاف و ترجمه کتب آن بهم رسانیده و رسال خود دو ششم سفر از مائه دوازدهم هجرت گشته به مرشد آباد رسید و با مقتدران آنجا ظاهر ساخت اما ازین امر اسی قدر وقت شناس کسی توفیق نیافت تا ساسل مبلغی درین کار که هر بایه اشتها را تمام نیک و حیات باندار دنیا بود و صرف نماید و این علوم و کتبش بنام امیر مذکور ابر الدین هر بر صفحه روزگار یا گویا گار ماند و تا توفیقی الا با سده گوز بهادر که در شور و پیشیا روی و دزدانی و کارگزاری نادره روزگار است به تسلیم و اغراض کار فرماشته گا ویدن در جزویات مناسب ندانست و قاصد آن گشت که اول برادرت زنده خود از قصورات مستنونه اصحاب و خیانتهاست متهم اعدا حاصل کرده نادانی جنرل و علیه غلظت و فظاظت بر طبیعت و با نظار رسانیده اصولش را مضحک گردانند و در اندازان کوه اندیش خصوص نندکار که مرد بد باطن سیس لافعال است بسزا رسانند بعد از ان تدارک بر می کاری کارها ساخته و بر انداختن امور بر داخته جنرل سهل و آسان میسری توانند شد بنا برین مدتها جواب بازخواستهاست جنرل که بدالالت نندکار و اتباع او بود در دهنه صدق خود کذب و خوال مخافان ظاهر ساخت

ذکر معارفه نندکار با گورز نه شنگ بهادر و منظر یا فتن او با قضا فی قضا و قدر

بعد از ان عیوب نندکار ناشی و تشکار گردانیده اکثر بلکه همه با نیات رسانید از ان جمله عیوب یکی این بود که چند دست مذکور و قضا و قدر می سازد و هر بای نام مردم موافق هر بایه آنها ساخته پیش خود دارد و تسکما و خطوط عند اکا به بنام هر که قسم خواسته باشد درست کرده می نماید و خلق را باین صورت ستا صل ساخته از جمله تسکی بود که بهر بلا قید اس سیتم که در عهد میر قاسم خان قضا بسیار بهر رسانیده و از سابق هم چنان مستعد بود درست ساخته و درش از سر کار کشینی گرفته تصرف نموده بود و تحقیق این امور و جزاهاش گران جوری مقرر گشت و گران جوری این معنی دارد که انگلیشیان معتقد دوازدهم کس بقدره مقرر میشو اما اگر مدعی علیه آنها را قبول نندخته باشد تا دوم مرتبه با حکا را و تبدیل یافته مرتبه سوم که دوازده نفر تقریر یابند دیگر با حکا را مدعی قبول مجرم سبدل میشو



داین و دوازده کس یا بدرای او تجویز نمودند و نامین سنا کسی با آنها مختلط نمی تواند شد که مبادا طبعی بخود از آنچه مقتضای عدالت و انصاف است فزاج آنها ماکند اند این گران چوری مکر و در گشت و شبیل یافت و نگردد آن در تمام بود تا آنکه اثبات یافت که گندکار گنگار و جیب افسل و سترای او است که او را بجای کشند مگر که بد باطن و مفرود بدخواه اکثر خلق خدا بود اگر چه با دوسه کس حساسی بهم که در طرف آنها را محکم داشته باشند و همین که چند روز کسی از خدمتش بنابر عارضه مرض با فتنه این غرض مقصود نماند در پی اندازد او افتاده تا کار او در غربانی با تمام رسانند و منی به تقصیر خود و بهر صورت سراسر است و مکر گشت چون او را جزئی شمال ساخته خاطر فتنه اش کرده بود که کسی با تو چه سراسر نمی تواند کرد اگر ترا با پاسه داریم بر نه که هرگز نخواهی رسید و بهر صورت که تقصیرات گورنر با اثبات تو نماند رسید و این مقصود نماید و وزیر آن اهل گرفته اول خود مقتضای مصالحی که در فزاج و عداوتی که با گورنر داشت و اثبات جرائم گورنر تقصیر نمود و هرگز اندیشه نال احوال خود داشت علاوه بر طبیعت و از شاد جزلی به رخ گشت نیز می بسیار بر اسه گورنر اظهار ساخت و در شدت و تلکک چنان قسم که بود در سوخ داشت و گورنر بهر وارد نموده تقصیرات عظیمه او را با اثبات رسانید و جواب و سوال این دو کس بلغت خطا انگیزی ترقیم یافته کتابی ضخیم گردید و مجد گشت تفویض بسیار شده و در آن جامعه اشتمار و انتشار دارد و القعه چون تقصیر و سراسر او تحقیق یافت بتاریخ مهم جمادی الثانی سنه یک هزار و یک ممد دشتاد و دوازده چسب گندکار را بهو عدی که مقرر بود بوده مختلقت کشید و در نقد و احوال او تعلیق شده حواله سپارش را به گورنر داد و سندی گونینجه و در کلیه رویه نقد و فریب همین قیمت اجناس نفیس و دیگر انداخته و او در حساب آمد و بهر پاسه ساخته شد که کار تمام اعزّه مردم بود از دست و پاخانه او بماند و منتهای فاسده اش شیوع و ظهور یافت

ذکر اسحق بن مظهر جنگ با جنل کلاوردن نامشودن و بنفوجیداری عدالت فوجدار می شد با ادو بیات نظامات که تعلق بسیار کالدوله

چون آنها علیه جنل کلاوردن و ظاهر پیشرو یافت فزاج مظهر جنگ را که غالی از ملک و تلو نیت خجست بامیش با جنل بهر رسید علی ابرویم خان بهادر که نال اندیشی در فزاج او غالب است محاسن می نمود می گفت که بنور بطوریکه می گذرد باید که زنده و گورنر با شما آسان جان و در بخشی بعمل آورده آسان فراموشی نگردد باید دید که با بیان این دو طرف عظیم کجاست می شود اگر گورنر می می ماند استقلال فزاج و شخص و با سدا بر پاسه شما در خلاص خود دیده رعایت لائق کمال شما خواهد نمود اگر جنل شما دشمن و شما با او بدی کرده اید که دشمنی خواهد نمود بلکه از هم ثبات فزاج شمار این سینه به قدر نام و نشان رعایتی که مناسب حال شما خواهد بود بعمل خواهد آورد و اما مظهر جنگ که ندک خود را س و بنا بر اقتدار س که با مقتضای تقصیرات چند روزی میسر شس آمد بود و جمعیت او باب خود عارضه و سیدان جهان اتفاق با این سخن کرده راه اختلاط با جنل نگذرد و روحان او بهر ساند و توسل بحزب است گورنر ازین مکر خسرده خاطر گشته و در بحزب و گذشت جزئی بر اسه او بیات بسیار کالدوله و فوجدار می که کمال عبارت از خبر گیری و تدارک قطاع الطریق و دزدان از ممالک محروسه و استقلال تقصیرات دزد و خونریزی و زنا است و چون نمود و سبب خلیف در ماهه علمه این کار مقرر ساخته نبواب و اولاد و اتباع او طاعت از کونسل دایمده باز دهم ماه رمضان سنه یک هزار و یک ممد دشتاد و دوازده مقرر شد و دوم شوال مظهر جنگ بر شد با دزدی نموده بکار پاسه و چون بهر درخت و بهر صورت مردم شهر شد آبادی بکله مطیع و متقاد و دینار فر گشتن تن با طاعت در دادند و او را رحمتی میسر آمده بر رسیده حکومت با یافت و علم بر کس حکمران بر افراشت و دهم ذی الحجه سنه مذکوره بمید کلان خود را با محمد زکی خان پسند

محمد حسین خان برادر زاده خود که غذا ساخت و سپر کلاں خود بر تن جنگ را با عبیدہ حاجی اسماعیل کہ ہر دو دختر زاده را بمیکیم مذہبیت اور  
ماہ مذکور تر و بیخ فرود دیت و سوم حمادی الثانیہ سیکہنہ اردک صد و نوہ ابرہیم یکم زن عطاء الدہ خان دختر حاجی احمد ملت  
نور و بی خانہ او کہ نشان دو دمان حمایت جنگ بود بر طرف گردید اگرچہ ہمہ بیوب و بخور مشہور بود اما خواہیہا ہم بسیار داشت ہستے  
قبل از بیماری توبہ از معاصی نموده در بیماری باز تجدید توبہ کرد و مردم زبان گوہہ گرفت و نام آخر باستقلال و با حواس و  
مشکر کلمہ طیبہ و معترف بوجد نیست اتھی فبوت خاتم الانبیاء و مقروضیہ آن سرور نام بر معاصی خود و مستغفر از کرم اتھی بودہ  
از دنیا گذشت ان بعد ہم نامہ عدادک و ان تغفر لکم عداک انت العزیز الحکیم و ہمہ را ان حال بستی و غنیم شوال زار شد ہستے  
وقوع یافت کہ در مدت چہل پنج سال کسی را چنان زلزلہ یا فرجود و مظفر جنگ علی ابرہیم خان بہادر کہ زیر باریست و حقوق آسانہا  
او بود و یوانے نظامت مقرر نمود و نائب با سے فوجد اسے خود در ہر جا فرستاد از ان جملہ در عظیم آباد نذر با سے بیگ  
بلخی مقرر شد اما کار بر حق و مدار نمودہ نیکنام ماند و اصحاب انگلیشہ بیع عامہ و بر ایا اذان فریز رضی و خوشنود بودہ  
شکایت او کہ نہی کرد در خلق خدا رادار اید و اضر انبود و مظفر جنگ را مقررمان مبارک الدولہ تشوہتہ نمودہ بعضے را  
خفت رسانید و از مبارک الدولہ مانعے ہم بعمل نیامد تا بحایت و اعانت چہ رسد چنانچہ بعد عزل اعتبار علی خان خواہ سرا  
خادم علی خان پسر نامہ حسن خان کہ در اکثر اخلاق شبیہ پیر خود است چند روز در اہمام خانہ مبارک الدولہ گذشتہ بود  
مورد بے انتہائی مظفر جنگ گشتہ از نو کرسے بر طرف گردید و مبارک الدولہ با آنکہ عہد و میثاق با او داشت نفسی ناشید و  
مظفر جنگ درین چند روزہ اندک اقتدار اظہار تسلط خود بسیار نمودہ زبان زد مردم شد درین اثنا خیانت پیشگان کہ در ہر  
نظامت را خوان میاسے شمرند علی ابرہیم خان بنا بر جنب از خیانت نہ خود چیز سے می گرفت و نہ رادار بود کہ دیگر سے  
بان کار جبارت نماید مزاج مظفر جنگ را با ہمہ اعترا فضا کہ با حسن خان عرقوم داشت از علی ابرہیم خان بہادر مخف کرد اندہ  
خواہان نا چاقی محبت میان او و مظفر جنگ گردید نہ وجہ با تقصا سے اصل طبیعت بباست علی با مظفر جنگ و علی ابرہیم خان  
است سخن در اندازان در مزاج مظفر جنگ زود در گرفتہ رسوخ یافت مہر ع چراغے را کہ دود سے بہت در سر زد و دیگر  
کینا یہ شکایت اسے خان کرم مرقوم شروع نمودہ در مجالس خود بطور طعن و سخنان ناہموار گفتن آمانہا ازین قبیل کہ صاحبان من  
شعر گفتن نمیدانم و لباس و دستار ہندوستان نہ ایاں در برنی کنم کہ دعوی عقل و شعور تو نم نمود و این سخنان گویا مسلک سخن  
علی ابرہیم خان نزع او بود کہ گنایہ بر زبانش سے گذشت چون حق گفتا سے علی ابرہیم خان را جامہ زیب آفریدہ و وضع او در  
لباس و دستار و رفتار و گفتار و بجلکہ در جمیع احوال پسندیدہ خاص و عام گردانیدہ طبیعت سوزن ہم دارد و گاہ گاہ گفتن شعری  
رغبت می نماید و مظفر جنگ از انثال این امور چنانچہ اعتراف بانے نمود و مردم ست زبانی او ضلع او و موزونی طبیعتش است  
از خارجہ خاطر مظفر جنگ گردیدہ از جملہ مطاعش سے شمرد و بہا شمرای عز و ادکار دیوانی حبست اتفاقا در ان ایام یکم دختر  
را بمیکیم کہ زن زشت کرد از خبیث الطواری بود بقضا بطہ عمدہ اسے ہند نہاسی چند کثیران و خوش و غیرہ جمع نمودہ ہمارا تعلیم  
رقص و خوانندگی سے دکانید و محبت ہزل اکثر اوقات میداشت با علی ابرہیم خان راہ کرد و ویر کشادہ دای بر اسے مذامی او  
نہاد و بہانہ شکر احسانی کہ با مظفر جنگ نمودہ بود خان مذکور را برادر خود خواند و چون چنان اندیشہ سر بردہ داشت و از کتر سے  
رو می گرفت با علی ابرہیم خان نیز بے پردہ ملاقاتہا کردن و ضیافتہا نمودن آمانہا در دران مجلس بعضے از خصوصان مظفر جنگ  
ہم کہ مد سے اخلاص با خان عرقوم بودہ از شریک بودہ بر خصوصیات آن مجلس مطلع می شد نہ تا آنکہ یکم مذکور بر طرف

یکی از اهل کثیران را قاضی خود رخت خاطر از علی ابراهیم خان ادراک نموده تغیب بسیار با اختلاط با او اظهار تا که این کثیران است  
 و من از آنجا تحلیل نموده ام می گردیم مستبان که آن زن سر سرگر و فن جم مشهور بوده جو یا سه بهانه برای خان در قوم بوده اند نیز  
 میانند با دران نموده می گفتند که مطلقاً اعتقاد ندارد و کثیر به پیش نیست مالکش بشما تحلیل می نماید اینقدر احتیاط و احتساب  
 را باعث چه می تواند بود و در شدت آباد از نه ترا حکم بلا دو قوم پشت والی الا آن هم کند لک چه کسی را دران مله باس ناموس  
 خود و مکران منظور و محظوظ بوده اند بلکه اغتیا و اقویا را درین خصوص بعین رسانیده بخبر و غر بار با نواع رغیبات دلالت بغور  
 می نمودند و مقتضای کلام الناس علی دین ملوکم این عمل رواج یافته معدودی از نجبا و غر بار اعصمتی مانده باشند و الا از  
 مشایخ بر مقتدران اکثری را که بنسبیه ممتاز این عمل و ملت بود بیت دست در دامن هر کس که زدم رسوا بود و کوه با آن عظمت  
 یک نفرش مجبور بود خلاصه علی ابراهیم خان با وجود خود خور و در جناب تمام ازین قسم امور بدلائل شیا طین الان می گشته  
 شاید و وسایل کثیر نکرد که حسب الاتماس مالک و بخدمت خویش خواند یا بر او متکد که دند علی اسی حال مظفر جنگ بهین اهر استا پذیر  
 گردانیده با علی ابراهیم خان را بر هم زد و ظاهر محض را از است که فلان لاک پسر ناموس بن گردید تباری این محض که خیر از یاد  
 رسوائی سودمند نیست شاید بخون بگلشیاں در دفع بدنامی آنکه با چنین رفیق حسن بقصد انقطاع و انفکاک چه بسا  
 داشته باشند بزم نادانان خواهد بود و الا بوجی معقول مفهوم نمی شود بهر صورت مظفر جنگ شکایت این عمل در مجال عام مکرر زبان  
 آورده شان زده صفر سینه بکینز و یک صد و نود و یک چتری علی ابراهیم خان را از شغل دیوانی نظامت مبارک الدوله معزول نموده  
 پسر کلان خود بر هم جنگ را بخجور مبارک الدوله برده خلعت خدمت مذکور پوشانیده و علی ابراهیم خان دزدانیه خانه خود با ستغنا و  
 استقلال بازو اگر دیده آمد و رفت در بار و خانه با صد قادیاب بالمره ترک نموده و خواش بیا جرن پیش با وجود قلت مدخل  
 و اخراج چنین حاکم مقتدر بکمال عزت و قشام نگذاشته خانه و مطان منافع و نام و مرج خاص و عوام است  
 و بهرین عرصه اقتدار مظفر جنگ سید محمد خان که از رفقای مقتدر مظفر جنگ و نهایت موافقت و دخل تمام در راج اودارد  
 مرد ولایت در اکیماں بنده کاری و میاری ست بی از زو جات رضی الدین محمد خان را بقصد از دواج خود در اودان تقریب  
 که در وقتی رضی الدین محمد خان حاضر مکه مسئله بنا بر فتنه کشی با و بعضی و مصابت خود نوشته داده و می خود گردانیده بود  
 آخر فتح آن غنیمت نموده مدتی نگذایند و بن خدی سال ولت نمود و بسیار و مال وافر و خانه و حمام عالی داشت سید محمد خان سبت آفر  
 همان ستمساک که در دستش مانده بود قاضی خلفات رضی الدین محمد خان گشته پسر و سوا نش را با افتیاد خود گذاشت و بعد چنان  
 و سائل نظیر آنچه که می از زنهایش را که غیر مادر پسرش و محبوب ترین نسوان او و مالک در را و اکثر اسباب بود و بجا لاک خان خود آورد  
 و مالش را هم تصرف گشت و در هر آنوقت از زمین و می بر تبهیم رسید که هنگام ولت صدر آق خان اسد الله خان طیب  
 می خواست که بعد از آق خان گفته سید محمد مترب را که او هم مجب با ما نیست و می او گردانند و صدر آق خان هم تغیب آمد بهر خان  
 که امتثال فرمائش نهایت منظور داشت رضی گشته بود در نش فریاد بر آورد و دستفانه و انکار شدید نمود که من زن پسر به و محتاج  
 بهیچکار نیستیم بر اسی من و می نمی باید و هرگز رضاند اما آنکه صدر آق خان از اطاعت امر اسد الله خان سر باز زده  
 ترک تعین و می نو چوب تر آنکه ازین اقلان می که صدر آق خان در باب قبول و تعین و می نمود اسد الله خان نهایت  
 آزاده گشت و بخدمت هم چوب سینه بکینز و یک صد و نود و یک مظفر جنگ زن بر آورد و محمد علی خان را که در بعض ایام دولتش  
 حاکم اسلام آباد و بعض احوان حاکم بود و بعضی زمان حاکم پور نیه بود و با نجاد گذشت بقصد از دواج خود در آوردن مذکور از



پدرش بر اوی تسلیم و استعانت و هم نامبر استغناست خاطر جنل بدیوانی مبارک الدوله را مقرر گشته بعد از آن پاس رضا جوئی جنل بدیوانی خالصه بنگاله با وجود عدم لیاقت مباحی گشته بود پس از انتقال جنل بلکه بعد مر و ن کرنل منس مغزول و خانه نشین بود حسب الاستدعاسته منجی یکم بدیوانی نظامت مبارک الدوله مقرر گشته اواسط جمادی الثانیه سنه یکم هزار و یک سده و بود و در رسید و منظر جنگ را از درون جنل اسفردگی بسیار رؤیستی و سبکی در کار او دیده آمد و گویند که گورینا بعضی اوصاف منظر جنگ اعتماد هم بر او داشت لهذا از خود جاری و عدالتی که بسی جنل مع نیابت دیوانی مبارک الدوله برای او مقرر گشته بود مغزول و صدر الحق خان را یکبارهای مذکور با موافقت و موافقتی حق خان به ارم می شناخت که در حمله انقدر کار بار بی تیر لکین چون از تیرهای ورود گورینا این بار و اعتماد را که گورینا شکست گردید مجاورت استخوان دولت او گردید در انظار بهما هیچ سوا مانگ و گزید و دو و نهمندان قدر شناس اباس حقوق خدمت و خلاص از جمله فرزندان می باشد تا در کمالش باین قنایت زیاده از لیاقت فرموده او را عز و مفتخر ساخت و بدای دیوانی مبارک الدوله گرداس و چند روز بیشتر فرستاده و رقم غزل بر نامه بیال منظر جنگ کشید و مبارک الدوله بنگاشت که تا در و صدر الحق خان حمله خود جاری و منظر جنگ را بجان داشته تحت فرمان خود نگه دارد منی یکم که این روز را از اندامی خواست سرگرم امور خود گردید و خوان آن شد که صدر الحق خان را نیز از نیابت مبارک الدوله استعانت دارد بلکه اگر میسر آید خود جاری و عدالتش را هم بپست آورد برای همین کار دیوان خانه خود را بنگاشته فرستاده با گورینا در خواستها آغاز نماد و در انتفاع صدر الحق خان از نیابت نظامت مبارک الدوله مانود و چند روز جواب و سوال رد و قبول از طرفین در میان بود آخر آنیم که گورینا بود با اندک پاس خاطر منی یکم و مبارک الدوله تقریر یافت و بتاریخ بیست و ششم جمادی الثانیه صدر الحق خان وارد شد تا با گردید چون مرد ساده بود و خرافت پیری هم بر او دست یافته در خشیت امور بلکه قیام و قعود خود و در و در بار و حضور مبارک الدوله حرکات سبک که دلالت فاشی بر خرافت نماید بمیل می آورد بدین جهت در نظر واقعیت و بی مقدار گردید آقا محمد علی نام منلی ولایت زارا گویند بعد از آن مبلغی بقوم ارسه عظیم آباد آقا عبدالرحیم بعد از التاجا مقرر ساخته بود خود را مذکور نهایت سبک مغزول ملک طرف و چند روز ملکوت خود انجا را نهایت عاجز و حیران است و خود را بنام گزید

ذکر شروع منازعات و شجرات جماعه انگلیشیه با سر داران کسن و همیاشدن اسباب انواع حوادث و فتن

بالاجی را و که بعد انتقال راجه سا جو بپاس اوستولی گشت مالاک مالاک هم بهی بود و ذکر او در ضمن احوال کسن آن قدر که بحال معلوم فقیر گردید انشاء الله تعالی خوا بهما چون برگ خود گرد گشت پسرش تا هم مقام او گشت رگنا شده و برادر بالاجی را و را برادر زاده اش که پسر بالاجی را و و بعد پدر فرزند را و مالاک مذکور بود در خرافت و رویداده مقید گردید و در بین قید با تحفظان خود ساخته بنده و در غایب از زاده خود گشت و بپاس او شست و در دوران لازم آن و دو مان اختلاف پیدا آمد بعضی طرف رگنا شده و اگر فتنه و اگر فتنه زنی پسر بالاجی را و را که عالم بود پسر در اسه برداشته علم منازعت برافراشته و بر رگنا شده غالب آمده باز مقیدش نمودند و بعد از آن بطور سه که مرضی رگنا شده بود و خود را بپسر در سه می خواست اتفاق و منشی دادند و فرستاد یافته پدر رفت و با انگلیش صاحب کوشی میثانی ساخته و حمایت او شست و استعانت نمود چون اکثر با سه صعب السالک بلکه کل مالاک هندوستان و تصرف انگلیشیه بهین قسم در آمده که دوسر در یک ملک



برای قوم خود و عدم موافقت با فرسوس گرفته و فانی خود و میان مکر با ایمان غلط تقرب باید نمود و سختی سر داران نویسانده گیر و دو  
اگر اطاعت نکنند رگشانه را و در با خود گرفته سر داران مخالفش بر مقهور سازد و میداند که رگشانه را و چون سر دار و سرور را و  
آن جامه است ایستادگی با او خوار و بند بود و بیست و دیگر با اتفاق او با سانی تدارک و تنبیه می توان نمود چون بنگهای حکیم هندوستان  
تا بر این در سلطنت شاه جهان آباد و بنابر فرمان فرمان تنبیه جامه بندگان داد و از خدا فانی بے تغییر با سانی زده بودند  
چونکه اسه و کس را هم چنین قسم آسان می نمود و میداد که بجهت اخراج هر چه حیدر زباید از بنر سلطنت مقهور می توان  
نمود و بعد از این هر دو کار بدون اندیشه از فرسوس و دیگر اهل ولایت کل ممالک نزدیک او خواست هند تمام هندوستان را  
بر و بیض سین و شور و سحر کرده فارغ ابدال بکام قارم توان گذرانید و درین راهی خالی از مسافت نبود چه عداوت با فرسوس  
خود قدیم است و امکان از پیش پیش بود و نفعت مردم از کجا شمارا میسر عداوت با آنها مجدد و متحقق گشته اگر آنها رشک بر شوکت  
انگلیزیه درین دیار برده چند هزار کس با حیدر زباید و چه ساخته در سواد حل هند فرمودند و بنگاه بر با بکشد تدارکش و شور و بیج  
یک از هزاره و غیره عطا است هند در آن وقت با انگلیزبان یا نخواستند بود و درین وقت خود رگشانه را و با نرود رفاقت آنها را  
می خواهر و ممکن بود که نقش این بر ما برای اینها درست می گشت و فتوحات و گریه میسر تمام هندوستان بے حرج و سحر  
می گشت و مختص آنکه گورنران همه مدارج بنظر و درین درست دیده عازم بر یافتن حشر و لشکر در سال اخراج بطرف دکن  
گردید و شهرت چنین دار و در کس مشرف فرسوس و مشرف و ولیک و منجمه اسباب گشت بوده اند این راهی را بنسبت به صلاح دین  
می دیدند که برین قدر ملک که در دست داریم قناعت نموده باز خود خویش بیرون نباید گذشت و شاید حکم کونسل ولایت  
هم چنین و سلطنت روی اقرب بود و گورنرها در درین خصوص نماند آنها را قبول نه داشته خود را مستعد این امر و درین کار  
مشرف گشت در آن او ان شروع سال یک هزار و یک صد و نود و دو و هجرتی بده هم برای امری از آن خود و از عظیم آباد و همراه  
کرنی کاژن که از لکهنو آمد و دعا فرموده گشته برای انفعالی بعضی جواب و سوال خود بکشد می رفت و با فقیر بسیار آشنا و بر حال بند  
غفور را می داشت قاصد بدله مذکور گشت مکرمل بیچاره از کار با یکدیگر براسه خود و در ملک کشومی خواست و وقوع داشت  
یک ناگاه محروم مانده متعین لشکر که از آن آباد و لکهنو بیگ و کس مقرر گشته راهی شد بود و گردید اول خود هم ناخوش و دعا فرمود  
هم شوش گشت چه وقوع و اما آنها از بسیار بود و چنانچه بعد رفتن او بدین عقد کار بنده بسبب بے اطمینان حکام و مقتدران  
انگلیزی که در نیولا بابر استغراق در امور مردم و غیره چنان توجی در کار ما می هند و ستانیان ندر اند ما حال کشوده و ذکر  
آن در دفاتر و قانع نامناسب است چه که فریاد دینا نا کا بخواند قاصد و چنین مقام و مواقع آنچه مقتدرت میسر می آید  
مصرع میسر و غلای خواهی آنچه در تقدیر بابت و بسبب ناخوشی کرنی کاژن و آنکه سالاری لشکر مذکور براسه کرنی کشیده  
در نیولا کرنی و فوق مرتبه این کرنی بود و مقرر گشته این در تمام ادوی باید بود و کرنی کاژن و اما بسیار بد و نسلی مطلقا لیاقت  
سر در می نداشت لیکن چون موافق ضابطه آنها از ملک کونسل بیچاره غیر از اطاعت یازگ لکهنو نمی باشد قبول نمود و به  
بایس و نسبت با با گفت که این اراده که تقسیم یافته از عظمی است اما از فراغ و بری که بنابر غلبه با سانی در پی و فتوحات  
متواتر این جامه را میسر شده بود و نهایت سهل شمرده می گفت که دولین و ما برای تمام هندوستانیان کافی است بنده و یاز  
بمانند را درین خصوص بے قاصد دیده خاموشی گردید و کرنی مذکور حسب الامم کونسل روانه آمد و اگر ویدنا را از آنجا از راه کاسپه  
و یونان بکشد و توابع برابر و او را ناک آباد و بدین رود و از بنیابان نیز لشکر که جمعا و نا و گشته بی رگشانه را و در رود

میین رسید که گما خود با اتفاق در اعانت رگناتمه را و و اطاعت سرداران و کمن کوئیده حسب الحکم کولس بعل آمد و مشر  
ایست که در جاعله انگلیشه و هندوستانان شل و در صدق مقال حسن اقبال کم کسی مشا گشت بشارت ناگوار کلان میین  
گشت تا تجدید نمود و بومعه برسانیدن باقیات زربخیز و مود بود و بهی و غیره اولاد گویو بسط را خوشنود نموده برگرد و ناگوار کلان  
دور الملک رگوبو بسط ملکاسد را منور بر اینی هم را چه سا هو است که با تواریت جنگ می جنگیده و آخر مباحثه انجامید و همان صفا  
را انگلیستان سلم دوشته با اولاد او شده کا ویدند را بنا بر شاهر علیه خود در دادن زرفندی که نهایت جنگ میین و مفر نموده بود  
کج و در دوشی گندار اند خیزه دوده غلبه را باقی میسر گشتند و اند دوشته را با بر سیل دوستی از طرف آنها و تقاضای بقای  
سبوت می خد غرض از فرستادن سیر است و تجدید عهد آنکه اولاد و اتباع رگوبو فرجست بالشکر که جنگ کمن میر و زکده  
فته در جنگا و عظیم آباد بر انگشتن چون رگوبو و اولادش کمنی عظام را چه سا هو و می مرتبه و مقام او بوده اند و بالاجی رو و بعد فوت  
را چه نکر و بنابر اقتدار سیر سالاری که دشت خود را بنس ملک و دولت را چه سا هو گشته و بنابر اجابت او نه نشاندن از اولاد  
بالاجی را و در دوران آنجا سیدل بوده اند بنابرین بود و چون و انخوان و اتباع او در شکی گشته تجدید عهد نموده و مانع عبور لشکر نکر  
گشته آتش فته در نواح جنگا و عظیم آباد و افرو فته را اسیر است چون درین برسات قطع مسالاک کوستان نموده و بهسا  
بیو و در ملیش هم رسیده بود در آنسای راه قدم بود و آفت گشت و برادر سیر اندر سن که چه راه سیر است رفته بود  
از نام سفارت و رسالت نموده از راه عظیم آباد و جنگا و کلکته گشت فته که نزد تها ناگوار و زجرل گشتنگ بهادر آشنا و براس  
صول ندای خود همراه کرنل گا و زنگلکته رفته بود و سه چار فوت ملاقات نمود و زجرل بهادر یک مرتبه پرسید که صاحب گایه  
بنکرین هم رفته اند بنده گفت که نه رفته ام ابر احوال آنجا اندکی با جمالی آگاهیم و از کرنل گا و زجرل معلوم شد که می خواهد فقیر را لازم  
خود که اندام مشروط و کار یکی آنکه بطور میفرشی امور در الانشاء فقیر رجوع بوده بی لاجنه و صلاح این اقل الزام صورت  
در قام نیاید دوم آنکه سفر سفارت کمن هم فقیر متعلق باشد بنده کار دوم را بخوف پیری و دوری از اهل و اطغان و خرو و  
از قبیل قدوم و آمده که ایشان را الفنی سخت با من است انکار نمود و بهر صورت چون رفاهی و آب و دانه کمن در سبب من  
نمود میسر نشد بنده را برای کاری که سفر کلکته کرده بودم حیرته روی داد و کرنل گا و زجرل فقیر را سیر است سیر در دانه گرد  
آن خیزه سیر مردی و مدت در یازده روز و زجرل نویسانیده و خطا خود کولس عظیم آباد و سببانش بسیار قوی سیر اندر سن  
که در آن زمان او کولسیله های آنجا و او نهایت آشنا بود و نوشته داده و مرض عظیم آباد و دود و کار من صورتی گرفت و درین  
سیر اندر سن را سیر در کولس شکر کلکته خوانند و سیر گولنگ بولایت دشت و کار صورت گرفته فقیر بر هم شده تا بعد از  
چه مقدر باشد بنده احوال کمن که انوار انگلیشی را چه روید انشاء الله تعالی بعد ازین خواهند آمد اکنون برخی از حالات  
کلکته و جنگا بنابر تقدیم آنها نگاشته می آید

ذکر حلت بنی سلیم دختر ابی سلیم و صدر اکتی خان و بعضی از باجرا سے مرشد آباد و ولو احق آن

بنی سلیم دختر ابی سلیم که ذکر آن تقریب گذشته است و کیم شعبان ستم گزین از یک بعد و نو دوسر چه در ایام سفر و  
مظفر جنگ در گذشته مرض افراط اجرای طشت دشت گسی با و دور گسی و در کمن سفر نموده و جمیع مجاری سینه  
بند گردید آخر وقت که بخارات رویه دل و دماغش را از گرفت بود مظفر جنگ دوا گسی تقوی قلب و دماغ داد و سود





و دیگر با و ناخوش باشد در زمان تسلط خود خدا سے دانند که این بیچاره را بعضی کشیده ماسه و برین در کدم بلبل اندازد و جنت عسره  
خرابی این دیار و ممالکش و هلاکت و فلاکت مردم اینجا یکی همین اختلاف است که احوالی در سر داران انگلیشیه که مالک و مالک  
این مالک اندباری و ساری گردیده و جهات دیگر است که انتشار دهند در خاتمه این کتاب و ذکر احوال و اوضاع و احوال  
انگلیشیه غریب است اقسام می یابد شاید که گویا در بعضی حکم هم که خود مان حکومت منظر جنگ نیست و در خلعت و در ممالک  
نظام است نمی خود نوشت که کار با اختیار خود می خود مید علی ابراهیم خان در این باب ساخت تا با اعتماد او کار با اختیار  
شما گشته آید بنابراین می حکم و مبارک الدوله است و حاجت را از حد بر برد و دنیا می گفتند که اگر اندیشه از ما و بر  
میگذاشته میسویم که هیچ اثری بی اذن و رضا سے شما بلکه دلتی در کار ما کنیم و اگر اندیشه صرف زری برای بر آمد یعنی  
کار با باشد که منظر جنگ خلل اندازد بقوت دولتی که در دنیا می شما از عهد او سے آن عاجز باشند و سه  
ماست و نوشته می دریم که هرگاه حاجت شود با بصرف برسانیم و شمارا و انگلند می علی ابراهیم خان قبول نموده

ذکر رسیدن حکم ولایت انگلند متضمن عطا سے کار فوجدار سے منظر جنگ و سه نمودن ستر  
و در کتل و ستر فراموش بر اے او درین کار و پذیرا سے یافتن در کونسل و قبول نمودن  
منظر جنگ بدون اقبال و درنگ

ستر جان بر شو که جوان هو شیار و دوسه ماسه بعد فوت شیخ الدوله در زمان اقتدار جنرل کلا درین حکایت او  
اختیار کار ماسه صوبه اوده و آداب و احوال ملک بر مان الملک و اولادش بود که منسلقه خود و دیگری مقصد الدوله  
پیر شیخ الدوله و مختار الدوله نائب اول ملک بنارس و غیره که در قلمبر سر راه بلوند سنگه است بر اے کمپنی گرفته اختصاص  
داد و گورنر او را بعد فوت جنرل فکوناز کار مسطور معزل ساخت بر نشوئی مذکور بعد مغز و سه چون زری سے هم تحصیل نموده و کار  
کمپنی هم بخوبی سر انجام داده بود و فاصد ولایت خود گشته روانه گردید تا کار ماسه خود را از انجا درست کرده یا در اگر چه قبل  
از راسه شدن او در جنرل و غیره احوال کار گزار سے و هو شیار سے و اربع سفارتش بر ولایت خود نوشته بودند  
و در فیضیت او بعد روانه شدنش حکم ولایت متضمن بجا آمدن او بکار ما مور سابق و تحسین و آفرین او رسیده بود  
خود هم که در بنارس رسید و من خدمت گزار ماسه خود ظاهر گردانید حکم مجد سے بر اے خود و علی برای بجا می فوجدار  
بنام منظر جنگ هم بعضی جنرل مذکور و بعضی از مخلصان و کلا سے او که در انجا بوده اند حاصل نموده همراه خود آورده و  
چون محاربات دکن و مغلوبه بعضی افواج انگلیشی در انجا بوقوع پیوسته بود و ستر ذکر بل که بیشتر مدار الملک  
ضلع پورنیه و در نیولا بعد فوت ستر امیت دیوان خالصه است و منظر جنگ با او هم قوسل وارد و ستر مصلح ذرت پسین  
با گورنر و ستر فراموش گردیده هر دور انمائید که این وقت مقتضی نیاز است با احمد علی غنیست بعد نظام و غلبه بر اندازند  
خاطر با بگذرد و بل باید آورده و ستر بار دل که با گورنر موافق و متحد بود تا در دلی انگور یا بنابر بعضی غرضهای دیگر عام و لایق  
بود و ضرورت در میان گورنر و ستر فراموش آمیزش و تشریط بعضی رضا جوئیهای ستر فراموش عمل آمدن آن حمله بود  
اعطای فوجدار سے و نیابت نظام است برای منظر جنگ که گورنر بیاس خاطر او قبول نمود و منظر جنگ بمذات مذکور  
بیت دوم ماه منفر سته یک هزار و یک صد و نود و چهار هجری ماسه گردید و آب از جوز فته اش باز آمد معتقد سے

از زبان سید محمد خان که درین زمان مغرب ترسے از و مغفرت جنگ ندارد و محبت است که هیچ امر سے انا مو مظهر جنگ بلا و خوشیدم  
و نهان نیست فعل سے کہ کہ براسے حصول این کار زنده و محمود با حضرت و اہب اعطایا نموده بر فضا سے کی از کلام اکہی برستحقا خود  
شکایت کہ اگر از باین کار سرافراز شود و زنده ہزار روزہ با براب استحقاق رسانند و عجب ترا نگہدانی الان کہ شروع سال نو و پیغم  
از نایہ دو روزہم است و یک سال منفعتی گشتہ کہ بطلب خود کامیاب گردیدہ ہنوز زنده و عہد مذکور با بغا ز سیدہ سید محمد خان مامور بود  
کہ اگر بعد حصول مقصود بنا بر اغراض را انتفاع سے از بغا سے عہد و نایہ شاہجہ وقت گلو سے م فرستہ خواہد گرفت و با پیش خواہد  
رسانند خان از قوم حسب الام یاد ہے مامور داسے نکر مدد رضا منتہا سے مبارک اللہ و تعمیر محاربات نشاط باغ و نو ساخت  
و مصارت ضروریہ دیگر زعم خود در میان آوردہ نسلی سید محمد خان نمود کہ شما از زمان خود آمدید من مانعہ ام یا مدیدہ تاکہ از دقتا سے  
و معنی و توفیق الیقا و تبار این زر کہ است سے فرماہیز بجان اسدنازم باین بسط لسا طوالم وجود ہے اسید کہ در یک نوع بشر ہے قدر تفاوت  
و تماثل در امر غیر و طبع آخر یہ کیے انہیں نوع این عزیز مقتدر ہے کہ برین کار ہے قدر شمع قدر و زور دیکہ علی ابراہیم خان است  
با وجود آنکہ در توسع ہزار یک مضر جنگ بنی توانند اما معنی دارد کہ ادرا سروران زمان و حکام عصر نیست و از نور و بین کاری ہر روز  
لا دست زد و پاسے استغفار سر و سید این کار زہد قبول نسفہ بود و ذاک من فضل اسد خانقہ خود و در و قبل ازین  
محمد ایرج خان خلعت کبر سیل خان پر زدن سراج اللہ کہ محل احوالش در ذکر قانع ایام محابت جنگ گذشت بتاریخ شہم  
محر شروع سال نو و چہام از نایہ دو روزہم ہجرت حقیر است و چہام دریم بریح الاول سہ مذکورہ احترام اللہ و سیر کاظم خان  
مرحوم برادر میر محمد جعفر خان موسے مبارک اللہ کہ در راج محل سکنتہ و شہت بجز از محبت از دے رخت سہادے در اہماہر سانسید  
چون احوال خود زبون دیدہ بخدا با دے مہادادہ قائم اہل براہ آخرش ذلت نمود و در دعا برادر و برادران خود مہون گردید  
مرد خوبے بود و در غلاق حمیدہ داشت اگر چہ خا سے از غنا ہستہ بود اما گویا صادق حدیث شریف اکثر ثوابی کہ نہ بلہ بودہ است  
اللہم اغفر لہ و ارحمہ

ذکر موقوف شدن کنسل از ضلع عظیم آباد و در آمدن ضلع مذکور بہ تعہد ہمارا جہ کلیمان سنگہ  
در اہم خیالے رام جس تفریر و سہتدیر راجہ خیالے رام و تائید خالق بلا و عباد  
در اہم سال نو و دوم از نایہ دو روزہم ہجرت سطر ایون لام صاحب کلان عظیم آباد بنا بر بعضے جہات از کار و مرتبہ خود مہزون  
گشتہ سہند راجہ دار پنجاب ولایت وقت و سطر مہسول کہ تالے مرتبہ سطر لا بود کار ماسے ضلع عظیم آباد با اتفاق کونسلہ ماسے دیگر کی خود  
ستر نیک از ملک کونسلہ ماسے فرج امانہایت ہوشیار و در حمایت و طہ قدر رہا مصلحت و محبت بود و دیوان اورام و چون جنگالی  
محب و حجاج و تنک نرے در طبع خود مرتبہ و شہت و ستر نیک در جمیع اورام سے اورامی پسندیدہ در عہد سطر لا بار از خیالی ام  
و بعض دیگر کہ سبب اتفاق و اقتدار سطر لا رجوع بہ ستر نیک و دیوان او کتر داشتہ کشیدہ خاطر سے بود ستر نیک چون توسل بہ سطر  
بار دل سر در کسیت داشت و گوزر جن بہادر باس خاطر سطر بار دل بسیار می نمود کونسلہ ماسے دیگر غالب و در معاملات  
ضلع عظیم آباد نہایت اقتدار و اختیار بہر ساندہ ہر چہ سے خواست می توانست راجہ خیالی رام بہر دہت بہر رفیق سطر ایون لا  
با و بہتر شش نمود و بود مدہ ایصال از کثیر در تعہد پر گشتہ از خود خوشنود نمودہ صاحب مدارعالات پر گشتہ عین پور و  
سہرام و سرس کشیدہ گردیدہ و بر گشتہ ماسے مذکور رفتہ بکار خود اشتغال و زریہ چون زر مہوافی و مدہ ترسید سطر نیک

را شفت و درم لوچن که کسیتہ درین بارہ مذکور دشت در او سہ سال مذکور با دو کا و شما آغاز نہاد و از عناد درم لوچن کار کیا فی رسید  
 کہ راہ مذکور بر جان دہر سے خود رسیدہ و غیر رفتن بکجگتہ و رجوع بگور زہبا خود را بر آمدن از غنیم آباد بنا بر کینہ خودی نفس مذکور  
 متعذر دید و بار سال خزانہ احوال خود رجوع گور زہبا در ظاہر ساخت و مدروض دشت کہ اگر طلب حضور شوم ازین بلا سے بے نیاز  
 رسنگاری یافتہ دولت خواہیما بنظر خواہم رسانید چون ہمارا راہ کلیان سنگہ سپر ہمارا راہ شتاب را سے کہ سبب غفلت و  
 نارسائی ما محروم از افتد اگر شستہ در کونسل وجود مطلق بود و از کونسلہ ما ناخوش درین خصوص اعانت راہ خیالی درم نمودہ و  
 متعین تائید و تصدیق اقوال او بگور زہبا در تیز نوشت گور زہبا درین با جزا و قوت یافتہ راہ خیالی درم را بجنور  
 خود طلب دشت راہ مذکور رسنگاری خود از ان گرفتاری نیست شمرده عامہ کلگتہ گشت اگر بہیت خوشی نہاد و با چون ہوشیار  
 است و فلک درین زمان چو کارکنان را می خواند ہر در را بخار رسیدہ مورد غنایت گور زہبا و دیدہ احوال ختمالات ضلع غنیم آباد  
 و جانیہا سے درم لوچن و شتائی ظنی کہ از دو متوسلان او علمہ فوجدار سی بر خلق این دیار رفتہ و میرفت ظاہر نمود گور زہبا در مطالعہ  
 معاملات و ختمالات این ضلعہ با آنکہ قیاس کافی کہ در کہ از اقوام خود باین حد اخراج و زہریدہ بگشتہ راہ خیالی درم کونسلہ ہمارا اسعزول  
 خواہد نمود و خلق نہاد از این بلا سے حکومت فرمان دہی در رضا جوئی علمہ و تبارع چندین حکام خواہند اسودد شتاب ہر کہ ہوشیار سے  
 راہ خیالی درم و طلاقت بیان او با آنکہ زری نہشت و در تحصیل این مردم بمحض ترسانیتہا است اورا گور زہبا درین رفتہ نہا سے  
 معاملات این ضلعہ ہر سے و صلاح او گذشت و بیکو بیانی راہ خیالی درم از دو عامہ علمہ ارا ان موقوف گردیدہ و جمیع معاملات ضلعہ  
 غنیم آباد با فیتار راہ رجہ موصوف معوض شدہ راہ مذکور بنظر حقوق سابقہ ہمارا راہ شتاب را سے و شتاق لا حق راہ کلیان سنگہ  
 مسند مدار الہامی ضلعہ مذکور بنام ہمارا راہ کلیان سنگہ و ترقی بعض گینہای ضلعہ مسطورہ ہم بنام او و برخی از گینہا برای خود حاصل نمودہ و زکرم  
 معاودت نمود و از ابتدای سال نو در پنج زانیہ و از دہم جری کونسلہ ما غنیم آباد معزول و ہر دور راہ مذکور با نظام این ضلعہ اسور و معوض شدہ  
 و خلق این دیار با بنا سبت معوضی و یک حکم اسیدر قاجای تصور شدہ ابا بافتنای دور فلکی چہرہ دور و راہ خیالی درم خراج ہمارا راہ کلیان سنگہ  
 با وجود نیمہ سخت و بافتنای کہ از راہ خیالی ہم بنظر رسیدہ با فوجای بعض ضلعہ نشان و خور جوئی از راہ مذکور نہایت گردیدہ و شکایت او  
 بگور زہبا در نوشتن و درینجا با صاحب کلان غنیم آباد و شتر گول نیز سبایت نمودن آغاز نہاد گور زہبا در کہ دانای روزگار و مرتبہ دان منار و کیا  
 ہر زدی از خلق این دیار شہرا دیدن و شتافتن اوست مرتبہ ہوشیاری و کارگزاری راہ خیالی درم در چند محبت علی ماہی ملیہ دریافتہ  
 بود ہمارا راہ کلیان سنگہ را ہم خوب می شناساند سبایت ہمارا راہ ہر بارہ او شنیدہ را ہی از خلعت نیابت ہمارا راہ کلیان سنگہ و  
 مدار الہامی جمیع کار ما خستہ از دین و قلمانی نشا قیاسہ امالی این دیار با اتفاقا ببدل سازد تا عانتہ ظلالی را رفاہ و درم ہر سیراید  
 نسا د با مصالح گرا بہ مخفی نہانہ کہ درین زمان راہ خیالی درم با وجود آنکہ نہایت در رخ گود قول اولائی اعتمادیت با ہم از ہر اعتدالت  
 و بعضی اخلاق شایستہ کہ باید و در دشت اوج درین جزو زمان ظاہر و نمایانیت چہ جب کہ اگر روزگار و ساعدت نہاید و دست قدرے  
 اورا سیراید شاید از ان قدر کہ بالفعل سے نماید بہتر بر آید و خلق این نواح در سائیدہ رقتش یا ساید چند و قبل از تقسیم این مسطورہ بزرگے  
 ولایت نہاد از شہر آباد و از غنیم آباد گشت دور و ز و نصف شب گشتہ بود کہ اندک و جی ہم رسانیدہ تفتہ رحلت نمود صبح علمہ فوجدار  
 ہجوم آوردہ قاصد فیضا امواش شدہ چہا بر سیر صغیر سے مادرا تلاش بودند ہر امر و در حکام اقا قاصد و معاند خود دیدہ تر رسیدند  
 و بلاش پد چہ سیدہ و در غز و مضطرب بود و غنا خاسا مان آن خیز متو شے از خوف باز خواہست نامحی شناسان غیبت در زہر  
 قیاس سے بران اطفال ہویدہ اور کار خود در راندہ و مبتلا بودند راہ خیالی درم و قوت یافتہ پیاہ پاد دیدہ و در منسل

ایستاد مرقوم رسیده سرای قسلی آن چهارگان گردید و دلاش آن ساز خفیه و مجازت اسب الارابه مرقوم بشما بطه اسلام قبیح ایمان  
بغیر و کفین نمودند و در زمینی از ملکات خود بدخون گردیدند زمین مذکور را وقت قبور ساکنین و محتاجین کومنین نمود و اطفال مذکور را  
که واری نه خشنه بنام خود آورده و میان خود فرود و اطفال خود شمشیر و جوه معاش آنها گردیده برای آنها مسلمان و بی مقرر ساخت  
الی الا ان اطفال در حجر تنیش جای دارند و با سایش می کنند و مانند ادرنی بهر روز الا را و در پوش آنها مادام که حیوة دارد و از زوفا  
بر توفیقات متناقص میفرزاید و دیگران هم بکثرت و مبررات موفقی گردانند سجده و احسانه

ذکر ما بر اے محارباتی که افواج انگلیشی را با افواج سر دران و کس دی داد بقدر استمرار ثبت افتاد

تفصیل این دروب و وقایع و کس فرشتن که با هر کس دروب نمود و دست و پا زد میگردانند و از موده اند خوب پیدا اند فقیر آن قدر که  
بشهرت موم و تقریبی از خواص که عبارت از پندیان صاحب اقتدارند بنشیند و مطلع گردیده درین محافت مرقوم می سازد و در  
نظیر آن بود که که بخار جبار تنها سه کزن کاگرد و خنید م شروع آن باین صورت است که چون کزن کاگرد را با درسیه بنشیند  
شکر که که متعین آن شده بود و در کت کالی خنید بهیچ شتافت و باین شکر مطلق گشت سران انگلیشی بهیچ مینداردان آن افواج  
و محتلفان اجناس بودند که ساخته و خنید و میان آنها نموده راه آن افواج را نشاوه و آنها را به نصرت خود آماده ساخته بودند و شکر چون  
چند نفر از کالی پیش را ندانند بی خبری کزن کالی که سر دران را با اقتدار شکر و کزن کاگرد و مایه اودا از موزن جوید و راه گشت بهیچ شکر مطلق  
دوشتی افتاد که چند افواج در هر طرف آب طافانده است و آبادی هم نبود و موم مین البستان بلکه آتش کثرت در برسات نهند و  
شدت حرارت هوای باشد بود دران دشت از شدت عطش و انتظار آب نقدان آب سر چار سر دران انگلیشی و در بر بعد و چند  
نفر بیا و مشهوره تنگ و ده دوازده بلکه از دوسوله اوان انگلیشی و لایسته هلاک شدند و نصیر سر دران از انهار ترنق و شدت  
طبع و حوای خلق و ازین فطنتی که اگر کزن کالی رود و داد نهایت بکیده خاطر از سر دران کزن کالیست بسیار بار بار کزن کالی  
نوشته و کزن کاگرد و نیز شکیات از مایه خاطر از موزن گشت و نیز دران خطا اندر ج ساخت که میان مین و او محبت و دینی گردید و یام ازین  
سفر معاف فرمایند یا بجای او دیگر س را معفر نمایند و سر دران و دیگر شکیات نسلی مدراج کزن کاگرد و مایه گماشته اکثر س  
با اتفاق نوشته که اگر سلامتی لشکر و غرض دشمن منظور و از کزن کاگرد و سر دران این لشکر مقرر نمایند کوز و ارباب کیمت  
نسلی را مقصود است گردانیده از سلامتی لشکر معزول و کزن کاگرد و ارباب کما مضروب نموده رقم ریاست کل لشکر بنام او نوشته  
خمسند و نمکین اتفاق قبل از در و درین رقم کار کزن کما خفا و قدر روح نسلی را از ملکوت و ریاست بدقش معزول فرموده از  
کار فرمائی بیکر شش عامل گردانیدند و ریاست لشکر مذکور مین حیث الاستحقاق و الاستقلال بکزن کاگرد و مایه گردید و کزن  
مرقوم که درین خلق وجود موم و سلیقه سپهری و لشکر کشی نظیر ندارد و بیالفت قلوب رفقا و مینداردان رو و نظم و نسق لشکر و  
دو عدد و مبد جو اسیس کوشیده قدم جلالت پیشتر نه است و افواج بودند که کزن کاگرد و ارباب کما مضروب شد و کیمت فاختش  
داد و در ملک بیکانه دراهم داده و هجوم اعدا باین شش هزار برق اندازد و دشت یاده غرب نوپ و قناره و اسباب حرب و  
کرب در کمال مردی و استقلال دوسه راه بریده خود را از مایه بود یک براسه جمیع ارباب لشکر یا لشکر تنگی مین بود و ساینده  
جزئی که کزن کما موزن در می دید نام آوری با اقبال خود که در کیمت بکیمت از محبت کزن کاگرد و مایه تربود و سبقت در  
حرب هم پیش نموده با تمام افواج مغلوب بلکه مفقود از کار گردید و شکست عظیم بر محاب انگلیشیه افتاد باقی مانده گان آن لشکر

مانند جزئی کرناک و غیره و بعد و بیان صلح با مالکان دین و مستی نوشته دارد و قبله و مسکن خود برگشتند و کرنل گادو در احوال برین متوال  
 ششید و چون لشکر از پنج اسفار در حروب بسیار کشیده بود جنگ هر چه که انو بد بسیار داشت از فیض تاب و توان خود بیرون دیده از راه  
 بهوشیاری و خرم سرداری به بندر سورت شتافت و خود را بمحار آتخا که با اختیار اصحاب انگلیشیه است کشیده اند که از رسید و حوال را  
 ملی ناهی علیه بار باب مل و عقد ملک که در دیولا فرمان فراسه جمیع کویتا سوسا مل بپنداند و هر دو ران و سر داران انقیم ممالک پسند  
 فرمان پذیرایشان اطلاع داد و گورنر جنرل مشتنگ بهما درو اصحاب کونسل پنبی انکار صلح جزئی کرناک فرموده کرنل گادو در راه مامو مجرب  
 هر چه نمودند در آن زمان که کرنل گادو در بندر سورت بود و عماد الملک فتنه پرداز که سلطنت پسند وستان بلکه تمام این مملکت بر باد  
 داده آن بے ایمان است و بقصد خرابی خانواده خود نظام الملک و استیصال بقیه اولاد او که در کمن الی الاقان نام دشان  
 حکومت دارند از آن طرف رفته بود وقت رسیدن آن ضلع که اندک باداب برمان و سپاه گری و غیرت مودب اند اشتعال بحال و متعال  
 آن به مال نکرده از پیش خود را نماند ناچار چون در تمام سواد دبلاد هندوستان جائی نیافت در عینکه عظیمه نموده در بندر سورت  
 و در اینجا مخفی بود بعضی جوهر برای فروختن برآورده ظاهر گشت و کرنل گادو در باره او هم از گورنر جنرل مشتنگ و غیره استفسار  
 نموده بود اول علم امتناع و رفاقت صدور یافت بعد از آن نظر بآنکه فتنه انگیز حلیه پرداز است و تعارضه با سر داران و کمن و نام و  
 نسبت بنمادان نظام الملک در و بنا بر بعضی مصالح که شاید عند الحاحت بجاری آمد و عقده از دست او کشاید علم رسیق  
 گردانید لشرف رفت و کرنل گادو در او هر خود گرفته و برای مصارفش مبین کرد و در گمانه راه فرج گادو را یکی از سر داران  
 عمده هر چه است بر خاقت فوج انگلیشی و دعوت نمود چون آمد بو عده دادن بکرات او را راضی با عانت و هم از ای امیر المملوک  
 کرنل گادو بهما در فرج جنگ نمود و کرنل مذکور با اتفاق گادو و مسطور عازم تنجیر احمد ابا بکرات گشته بتامخ مختار که فقیر معلوم  
 نیست در او از حسن بیکر از یک صد و نود و سی و چهار نفر آمد و از بندر سورت بکرات رسیده اول هر چه مستظفان آنجا را دلاست  
 با طاعت و نفوذ بعضی حصار بکرات بلا زمان انگلیشی فرموده و قبول نکرده بعد از فتنه برخواست و کرنل هر قوم عداوت نموده و بعد در  
 ایام حصار احمد ابا بکرات شکسته نهج و غلبه منجر ساخت اگر چه ضابطه فوج انگلیشی قتل و غارت در بیچ مکانی بعد نفر بابی نیست  
 اما در بکرات چون هر چه است گادو را نکرده و شریک و رفیق بوده اند از دست آنها با بنا بر سببی دیگر که فقیر نبران اطلاع نیست بقدر  
 تاراجی و اندک تملکی هم شاید بعمل آمد و کرنل گادو در ظاهر و رفیق و عده بکرات رفتن گادو را کشید و تمانه او نشانیده خود جنگ  
 هر چه ماسه و دیگر که با عانت مستظفان بکرات آمده بودند از بکرات راند

ذکر درخو استن ز نامی گوهر امانت انگلیشیان و پذیرفتن این جبا عه و غنیمت شمردن از تائیدات آسمان

بعد چند روز و کلاسه را نامی گوهر رجوع بگورنر جنرل مشتنگ بهما در نموده مستعجی اعانت و خواهان اندک فوجی فتنه پیش  
 آنکه راناس مذکور از مدتی منازعت با هر چه دیشته ستیزه آویز با و می باشد در وقت که انگلیشیان را قاصد محاببات هر چه  
 دید و تسل خود با ذیال دولت ایشان قیمت شمرده خواست که با مردان این جماعه استرداد بعضی قلاع و ممالک خود از دست  
 هر چه نماید و حق رفاقت و عده است خود ب انگلیشیان ثابت فرماید گورنر از راه دانائی رفاقت را بجمع نموده و که صاحب روز در  
 و ملک و فوج است و ولایت تمام با احوال هر چه در طرق حدود و ممالک آن جماعه دارد در رفاقت انگلیشیان می نماید و فی تحقیقه گویا  
 ملک او هم مفت منجر می گردد از طاعت غیبی شمرده بکیشان یا حمر با سبطین فوج و تغسل حسین خان اتالیق نظام الملک میرزا



گذاشت مالی الا آن ساجه موجود و احتیاجش برای او جیاست و حیدر نایک در بعض احوال و اوقات مثل نکات برآورده تعلیم و تفریح  
 او می نماید بعد تسلط حیدر نایک بر علیا ظاهر یکبار نظام علی خان خلعت آهفت جا به نظام الملک ملوک و کهن را با انگلیشیه و محمد علی خان  
 شازده حق دوست و دایه بخاریه انجامید حیدر نایک در آن جنگ بمک و امانت او آمد و در آن جنگ انگلیشیه غالب آمده نظام علی خان  
 را شکست داد و نظام علی خان بمقتضای جهالت می خواست خود را بکشتن دهد و از میدان برگردد حیدر نایک از دور رسیده  
 بمجر و غنفل نظام علی خان را برگردانید در آن وقت نظام علی خان وعده گرفت که من بشرطی برسیگر دم که تو به صورت تدارک  
 امر و فرمانی و قبول نموده بعد چند مدت اسباب را مهیا کرده با انگلیشیان آمیخت با بعد بد رفتن نظام علی خان بنیاطا حیدر  
 فغان گردانیده مقابل انگلیشیه گردید و عهد از روی مصالح وقت با خطا آبست نشست خورده بر آن ملک خود گرفت و انگلیشیه  
 در تعاقبش رفته و ذیل ملک او شدند و هر جا که رسیدند از قلاع او جنگیده و منتشر گردانیده نهانهای خود نشانیده بیشتر میقتدر ازین سبب  
 لشکر در قطع طریق میشد و عجب بود خود را بقلعه مستحکم رسانیده زوایا اسباب را در آن جا گذاشت و در راه چند روز با خود گرفته با ایالت خود را  
 بشکر انگلیشی بے خبر رسانیده شکست خیمه بنوع انگلیشی داد چون بقیه آن جماعه خود را جمع و معین نموده باز در اعلیه بخاریه پیش آمدند از نظر آنها  
 غائب و مفقود بجز شش تنه یک ناگاه که احتمال را در آن راه بود و خود را بقلعه مندرراج که از فوج خانی و اسباب و اسباب انجامید  
 بودند رسانید و مکان مذکور را فرو گرفت صاحب کلان و اسباب مل و عقد آنجا ناچار با بصادق شده بملاقات او رفتند و عهد و پیمان  
 در میان آمده بمصالحه انجامید بعد از آن ملک خود رفته در آفرینش اسباب ملک گیر می و آفرینش فوج اشتغال نمود چون ملی گذاشت  
 با هر چه با داد و مدار حق روی داد و از دست هر چه رسید آن شکست فاشی خورده بملاک خود برگشت و خود را باز درست کرد و در راه  
 اقتدار و رسیده و با نظام علی خان متفق گردیده و بجهت استیصال او و تفرع گلش نمود و چند هزار سوار نظام علی خان بسیر کرد که  
 کالی خان دهنو سادست پنج هزار سوار هر چه باین کار را مقرر شده بملاک او درآمد حیدر نایک جنگ مذکور را از روی مقدمه و زور و  
 دیده نایک سال با فوج هر چه نظام علی خان مقابل نکرد گاهی بمقتضای چند سبیل راه می گذرانید و گاهی بمقامات  
 میخواست چون بنمیداردان و توپ خانه فراوان در درجای مناسبی مورچال و سنگر استحکام ساخته و توپها را در دوش چیده  
 می گذرانید و فوج آن حالت را بمجال ناخن بران حصار بود و آخر مصالح در آشتی دیده و در فوجی هر چه نظام علی خان و کالی خان  
 رئیس لشکر داده این بلار از سر خود دو گردانیده و ده و دوازده سال با من و آرام بوده سفر او پلیمان کاروان زندگیم خان زند فرزند  
 ایران مع تحفه و هدایای بسیار فرستاده شخصت بطلبیدن چند هزار سوار و تخلیف گرفت و مبالغه خیره ستاده سواران جوان  
 با ملک مع سرداران از آنجا طلبیده و با فراسیسان جزیره مورت که مقابل گلش افتاده راهی و خلاصه میدارده بوسالت  
 آنها با عظمت و ولایت فراسیسیه هم مراسلات و راه ارسال تحفه و هدایا دارد و در اینجا نیز اسپان خوب بهر رسانیده سواران  
 بارگیر با اصطلاح بنده نگذاشت و چند هزار سوار تربیت کرد که بر اسپان خود سوار شده و صف آری شده یک دست چند  
 هزار یان سرد و چند دیگر سواران ولایتی و بنده را که ملازم اندید همیشه تا ربع روز در شوق و مهارت آداب و فنون حرب  
 مشغول داشته ماهر آداب کار را گردانید و شصت هفتاد هزار بند و بیست و پنج هزاره دست نموده و بفرماندهان مودب با آداب  
 حرب و جنگ و هفت صد ضرب توپ بر رویه و آیین انگلیش و فراسیسی درست کرده در کتاب گرفت و ملک سیه بار که در  
 رویه از یسار و ممالک هر چه مسخر کرده و فوج را با بکین ولایت از جمیع بایحتاج فارغ البال اما ذکریال نظم و نسق میدارد  
 می گویند بکسر کلاش که حالیا سپه سالار است مجال ندارد که سر موئی از فرزان او تجاوز تواند نمود تا بدین گران چه رسد



در نرس فرموده بود که شب هرگاه هفت ساعت بگذرد و سوار شد؛ فلذا بخواب و اتفاقاً در گشته شد و او در ساعت نهم سوار شد  
 همان وقت از زمین سوار س کشیده طلبید وزیر نازیانداش کشید سر دران غلیظه نازده وار در اول بیدار گفت که شما غریب الیاری  
 دشمنان را بر اس کار س طلبیده ام با هم تا میرش و با مردم اینجا با خلاص و اینجا و میر برید آنها مغرور باد و کوس و جماعت خود گشته  
 و هندیان را اینجا نیاورده گاه س با هم و گاه س با دیگران خانه خلیسا نمودند و س بار برف و طوفان نصیحت نمود چون کشید  
 باز خلاص فرمایش کردند مقرران را طلبیده و سوار آنها را زیر پاسه نیک کشید از آن باز سر سار گشته کمال کمر بر میان جان  
 بسته نایح فرمانند و فرآن را چای دکن نیز بگشتش آمده زری هم خلاص قیاس دار و و بالفعل این زرد شوکت و فوج و کثرت  
 و بطش و سلطنت برح مقتدر سواران و اندر و دران هندوستان پیغمبریت و علم عند الله تعالی القصر چون حیدر نایک سوار و دران  
 مریش که بعضی ممالک او را میخ کرده اهلشان میسر نمود درین وقت که هر چند را با انگلیشیه کمار ح و محاربه روس و در راه آشتی یافت  
 پیغام فرستاد که اگر با ما صلح کنایند و قرض ممالک میخ و نفرماند ما هم با او امانت حاکم فرمایند درین وقت چنین رفتی از  
 مستغنیات غمزه قبول آشتی و صلح و دی سیکه از دشمنان نمودند و آنکه نزد آمده خرباک حروب و کوب باشد و اگر این  
 صورت متعذر باشد بصوبه ارکاٹ رفته آنجا را میسر سازند و با سینهال و با انگلیشیه آنجا و فوج آنها باز و حیدر نایک هر چه  
 میسر شد متعذر دیدر شق نماند قبول نمود

## ذکر لشکر کشیدن حیدر نایک بر صوبه ارکاٹ و محاربات و با فوج انگلیشیه

حیدر نایک در او سطر سال یک هزار و یک صد و نود و چهار سیر س دم اخلاص و اینجا و با حیدر و با سامان بی پایان و فوج  
 بحر اسواج قاصد بصوبه ارکاٹ گشته چون از آباد س مندر اوج و قاصد چل بجاده کرده و نایک بار فوج س را سیر خود با بیچاره فرستاده  
 آبادی مندر اوج و ساکن محمد علی خان صوبه در آنجا را با اسبانی که در آنجا یافت س صرف گردید و گویند که با مردم سر چنان تر س  
 و قصد س نکرد و با باغات و عمارات انگلیشیه و خراب و کسان س را که در آنجا یافت س عقید ساخت تا آنکه جز س و کمر نیز جنگ  
 وزیر الممالک شجاع اوله و در کسر زده در آن زمان س بجز و کنون جز و متعین کشته و قطع مندر اوج بود و ز قاصد با س از زده حروب  
 توپ و ساز و سر انجام آن مثل گوله و باروت و ده پلین تنگه بار و ده جنگ بر آمد حیدر نایک و دران وقت سیر خود و کماشت  
 که از آنجا رخصت س فوج انگلیشی را در میدان کشد و خود را با او نزدیک سازد و سیر حسب الامر سیر بجا آورد و جز س مندر فوج  
 را از آسته یک پلین را س یکستان و چند نقشنت و نس و چند نفر سارجن و دو حروب توپ و سر انجام آن فرمان داد که دو س  
 کرده بیشتر از جمیع فوج موافق مناظره س رفته باشد و خود س کل فوج عقب س آمد چون ده و دوازده کرده از قطع و در  
 رخت حیدر نایک سیر خود را س فوج لاقی بر س منقلا فرستاده حکم کرد که اول بر پلینی که پیش س آید بریزد و بعد از آن سیر حکم  
 بوده متواتر عرض احوال س نموده باشد سیر حسب حکم بجا آورده و پلین مذکور در او جمعیت یکستان پلین جمعیت مقابل س س از فوج  
 دیدر اگر چه سیر و جنگ و توپ اندر س نمود و با سیر جز س اطلاع داد که جنگ شروع شد و جمعیت س بسیار کم و فوج س  
 نهایت ندارد و بعد و باید رسید چون قاصد بعد و س از وزیر آمده جنگ شروع شده بود و تا رسیدن سوار سیر نصف روز گذشت  
 و تا آنرا بر احوال س قرار بدین زمان س سیر شش تنگی از وزیر س بود که جز چار پلین را بلک پلین سابق روانه فرمود و از آنکه  
 دو پلین سوله اوان سفید و لایته نازده دار و دو پلین تنگه س س س بود تا آن پلین را بر سنده شام شد و سیر

پیشین کجا حج گردیده شب را گذرانید حیدر نایک بعد اطلاع بر وصول پلطن با هم بدو پلطن اول داما خود را مع فوج دیگر بسد  
 پس ز ستاد اول صبح جنگ در پوست فوج انگلیشی غلبه دشمن و قتل جنل منرو با تمام فوج در غایت خود دیده کما فی فوق جنل منرو  
 شمر و جنگ کنان عطف خود افواج حیدر نایک از هر طرف که قابوی یافت حملات می نمود و بفریب آنها و قنباره و گلوله  
 توپ آتش در زمان احوال افواج انگلیشی زده عرصه برانها تنگ ساخته بود که ناگهان گلوله های توپ و قنباره و آنها در مساند  
 باروت افواج انگلیشی خورده آتش در آنها در گرفت و جمیع باروت خانه سوخته غلظت کثیر را که متصل با آنها بود با خود بر دوسرای جنگ  
 در آن فوج مطلقا بسته ننهادند افواج حیدر نایک آنها را در میان گرفته اول عرض امان نمودند انگلیشیان که کمان دلاوری و غیر  
 و مصالحت طلب دارند قبول نکردند بعد از آن حکم قتل آنها رسید و چهاره با مجموعه علف تیغ بیدریغ گشتند سید چاکمینی که بر خنجر  
 بجزنل منرو رسانیدند اگر چه از شجاعت جنل نهایت شهادت دارد اما میگویند که در کمال خوف و وحشت با او دل در نیم در آن بیابان  
 بیایان برده اول صبح بر آب جلد گام سوار شده تا دخول قلمه مندرج در راه جایی مقام دارم نکرد و افواج منور عقب او بخوابی و  
 خلاکت داخل قلمه گردید کار فاهره حیدر نایک در پی فوج گرفته رسیده شهر را با افتنا خود آورد و قلمه مندرج در دست انگلیشی محفوظ ماند  
 گویند و چند روز دیگر قلمه محمد علی خان صوبه دار کاکا و قلمه پیلجری که انگلیشیان از جماعه فراسیسیه درین زمانگی استخراج نموده در دست  
 خود داشتند مشغول و سخر افواج حیدر نایک گشت و اسحاق پین را هم که مسکن انگلیشیه بود باین صورت تصرف گشت که در میان انگلیشیان  
 و لشکان آنجا که ملازم انگلیشیان بودند نمازخانه روس داده انگلیشیان که کمتر کسان بوده اند بیست و نه قتل و بعضی اسیر از آن خود گردیده  
 دست حیدر نایک افتادند و کمان منور بر سر او گشت و سخر و منور گشت

ذکر خلیفه جنل منرو با فوج حیدر نایک که کمانی و نالت شکست خوردن در این جنگها هم مثل جنگ اول و تقبیرات آسمانی

جنل منرو که از قبم از میدان گشت مطعون دوست و دشمن گردیده نهایت شرمساری کشید و این خبر را بکلکته نرسیده بود آتش اتفاق  
 فینا بین گور جنل بهادر و دشمن فراسیسی هم چنان التهاب و اشت با کار از نماز عذر در کماله گذشته جنگ فتنه کشید و در او آخر  
 رجب یاد اول شنبان بظابطه که دارند تنها در باغی بافتنگیر با هم در خلیفه منور و جنل منور جنگ بیاوری سخت محفوظ ماند و مسخر  
 مجروح گشت چون حیانش باقی بود اگر چه گولی انگلیشی بر استخوان پیلجری راست خور و لیکن برده را اندرید و استخوان هم شکست  
 بلکه در میان پوست و استخوان گذشته و در چند روز جاق شد درین عرصه جنل کوٹ که لازم باد شاه بمنزله جنل کلا در آن کس  
 کل فوج است از طرف کلسو مسخر و در کابل از طرف برودان گشته آمدند و اسطه هلال و تصفیه این گورز بهشتنگ بهادر و مسخر  
 فراسیسی گردیده در کونسل خانه آتش آوردند و فخر گشت فوج انگلیشی و غلبه حیدر نایک و گرفتن جنل منرو و خبر آمدن جنل کلا در  
 و محامه نمودن دشمن قلعه بسی را که از قلاع مشهوره قندهار است بکلکته رسید و انگلیشی هم از آن طرف با بکلکته بر جواز با کشته  
 که عبارت از قاصدی است رسیده خدای داد که خبر را چه گفت اما گورز و جمیع اصحاب انگلیشی بکلکته را تشویشی مغرط عارض گشت  
 و در فکر تحصیل زرد افزار استن لشکر و جنل کوٹ در کلمات رفتن بپندراج خندند و از جنگالیان مالدار قریب یک کر در رویه قرض  
 سودی گرفته قندهار نیز در آن روز با دار بکلکته و با گورز ملاقات کرده بود چون مطلق بیار و در تسلیمه خیر نبات فرموده و عده  
 حصول مقامه باند نمود و اما بنا بر احوال کار که داشت فرصت ملاقات با سرتواری و ایفای سوا عید میسر نشد جنل کوٹ  
 بنا بر قلت زرد فوج عذر داشت آنکه سرانجام زرد بقرض از جنگالیان چنانچه گذشته بعل آمد و جسمه

کوت باس چرا بپوش که از اطراف جمع آمده بود میسای سفر مندر آن گردید یا میداد که شش مفت پیش و قلعه مندر آن است هرگاه جنل  
برسد همه فوجهاست مندر آن پیش است هر چه جنل که نبات مجموعی ده دوازده و پلین خواهد بود بپایار در ای جنگ حیدر نایک  
کاش است چه بر فوج حسن تدبیر خود جماعه انگلیشیه ایسی اعتماد و تقدیرات ربانی بداد و امور عالم بدید خل محض میدهند و فتوحات  
متواتره که در چند گشت بعضی حسن تدبیر و خجاست سروران فوج چند کشته درین شکستها بجزیل که نایک و جنل منور و ملا متسا  
سے کنند و لازم تقصیر اسباب یاد و دیگر کار سے بر آنها می نمایند شکی نیست که دنیا عالم کسب است و قتل و تدبیرات غلیظ  
تمام در نظام عالم دارد اما آن قدر که سبب حقیقی جل آلا ده که مقول و حواس آفریده و خشنیده دوست معطل و مزل و کارگاه  
دنیا سے ناپا عمارت جمیع الوجوده و دقیقه اختیار و اقتدار و مردمان مخلوق و محمول بوده باشد بر صورت جنل کوت چون سالار  
کل افواج ملازم کشنی در بند و امور خوب و مندر است و در مندر راج و دکن سوار غلیظه و حوادث قویه رویداده در اواسط ماه  
مبارک رمضان سال نور و حرام الزامیه دوازدهم بسواری جاز و آن مندر راج گردید و بغیر عدم التفات گور زنجار با سے خود  
و بدین ایام و دیده و از قتل و سخت اندیشیده بر شد آباد گشت چه اندیشه فتنه انگیزی می میده که تمام مظلون و حیوان و طغیان بغیر در  
هر شد آباد و غریب الدیاب و دیده اند و شهر فکوک که عالمی که از حفظ ناموس مردم و غنچواری عاصه ملائقی تصور بر شد عمارت فاطمه و نایب  
بر و دوا زین صفات محروم و انگلیشیان خود امون خوش با شان هر یک که اکثر بر و ساس هندی که ناظم و حاکم آن بنده گردانیده اند سیرده  
خود چندان اتفاقاتی بحال این مردم دیار ندارند و فتنه هم شوال بر شد آباد رسیده تا ایست و بجم ذی الحجه سینه مذکور در شد آباد  
بود درین ضمن اخبار مختلفه می شنید آنچه شمع تر معلوم گردید درین اوراق ارسام یافت و آن نیست که جنل منور چون بصورت  
مذکور انترام یافته بقلعه مندر راج رسید و ده منام ملام اقوام و غیر اقوام گردید و فوج حیدر نایک نیز نزدیک بقلعه نزول  
نموده آباد سے خارج قلعه را بقلا کوسه خود و در صلاح چنان دید که و فتنه بی خبر فوج متصل قلعه بریزد شاید که کار سے  
باین صورت از پیش بر دس واری چند را با و پلین گران ذیل که عبارت از جوانان حیدر قومی دست بلند بالا و خجایان نیز از آن  
است روز سے اول صبح بلکه آخر صبح بر فوج خستاد چون حیدر نایک از اوضاع جنگ این فتنه آگاه و خود هم جنگا کش است  
و از احوال افواج خود خبر دارد و در ملازمان رکاب را عاقل و غافل سے گذارد و فوج او هم مستعد و تیار بود و جنگ در گرفت  
و در هر سو افواج مستعیده حسب امر با دوا و اعانت در رسید و هر دو پلین محصور گشته بدر رفتن توانست و در آن میدان با س ناوکس  
مردی و در جنگی داشته به اتمام آخرت شتافت و فوج حیدر نایک بفتح و ظفر خفصا یافت جنل منور و بعد چند روز نیز متعین شدند  
جنل کوت بمند مندر راج شنیده بر جان قاهر و سه خود رسید که بساد در اینجا رسیده با او چه کنند بنابرین فوج خود را آنچه در اینجا  
بود و فوج آورد و قبلی استخفا ابواب قلعه و در زان و ذخایر کشنی گذشته باقی بیدر اهرام خود گرفت و با توپ و قناره و پنجه در  
جروب غلیظه می باید جنگ بر آمد ازین طرف بر حیدر نایک با فوج شنایسته و سبانی که با ایست بقابلت رفت و جنگ غلیظه رویداد  
با زان کار گرانان تقدیر بر حیدر نایک مغر و منصوره جنل منور و مجذول و غم و روح بقیه ایست از میدان کار گذار گشته و در قلعه مندر راج  
گشت آنچه شنیده شد حیدر نایک جنگیدن با قلعه مناسب نمیدانند و سه گوید که فوج را براسه سپاه برادرگز زمین را بجان کشتن  
سے توان داد اگر حق قمار سے لاک را با دوا و انگلیشیان مغلوب شد مندانند درین قلعه خواهند بود اما از غراب امور نیست که  
می گویند قلعه مندر راج چون بر کنار دریای شور واقع است آب شیرین حلقه ندارد و ذخایر آب هر چند با فراط باشد بمبارت  
بست سی نیز اگر کسی که از فوج در مایا در اینجا البته خواهند بود و در ماه ده خانی تواند نمود و چه آن قلعه جاسے محقر سے نیست

حصار شهر است که تجا بسایز و خلق بیشتر در اینجا حاکمی دارد آبرهاست شیرین از خارج شهر که آبادی جدید است در اینجا می برزند هر چند در ایام فارغ بانی بطور منظم و کاریز هم ساخته باشند در صورت فرست که اکنون آن آبرها در قالیوسه و شش است و در اینجا می توان بر معلوم نمی شود که این همه خلق کثیر باین مال پاره بے آبی بچگونه صورت نموده اند انفسوس که مباحثان انگلیش احوال این آبرها را مثال ما مردم انگلانی کنند و ما را از اجاب و دیگر شغف معلوم نمی تواند شد و الا این سوار در کمان شقیق و تحقیق قلعه نیست به شش و پند

ذکر درود جزل کوٹ بند راج و شکیدان با افواج حیدر نایک جنگ جو و مغلوب گشتن او هم مثل جزل منور و رفیق مشرف رئیس بولایت خود در عین این محاربات و جنگ بنابر عدم موافقت با گورنر جزل

### عماد الدوله بهادر مشرف شنگ

چنانچه سبق ذکر یافت از ابتدا سے درود جزل کلا ورن و کرل سن و مشرف رئیس گورنر با اصحاب لشکر مذکور صحبت ناچاق گشته هر چند از طرفین گاه گاه به خواش اتفاق بدالات صلمان و بد است حسن وفاق و قیج نفاق مرکز ظاهر مالکیت اما بنابر تباین مزاج و تخلف آراء و دلباه و لذت و حریصت بیشتر بنامد درین ایام هم بعد خانه جنگی باز سعی جزل کوٹ و مشرف و در کمال صورت آمیزش داشتی با گورنر جزل بهادر و مشرف رئیس روی نمود اما بعد رفیق جزل بنامد راج مشرف رئیس که از دستر خواهان جنگکار بود و دیگر هم از آن گورنر جزل قبول نموده باز بشفاق و افتراق انجامید از آنجمله برای مشرف رئیس حکومت لکنو با نفوذ و اختیار نام نموده که بیشتر بودی خواست و درین خصوص حکم ولایت هم مکرر رسیده بود و در این ایام چند روزه در یونی ضلع کلکتہ که بنام لنگا گویند مقرر است و بر سه پسر نند کار دیوانی خالصه و ازین قبیل شاید بعضی کارهای دیگر هم خواهد بود گورنر جزل بهادر به یک ازینها قبول نکرد چون از پیشتر هم که در زمان داشت و مانع اراده مخالفت با هر طریقه هم بود ناگهان این سادات و اوقات نیز روزه داد و دینی عظیم با افواج انگلیشی هم رسیده و دوسه فوج معتدب سرداران نام آور بسایز و شش و در باری درین حربه بصر ف رسیده و ازین قبیل بر روی گویند که خالصه گردید چنانچه قرض گرفتن از جنگا لیان هم بران دلالت می کند و اراده تسخیر ممالک دیگر از ولایت هم ممنوع بود مشرف رئیس بزعم خود تقصیر بسیار قبیل مذکور است برای گورنر ثابت نموده و در مخالفت و دفا ترشیت فرموده و از اصحاب که از گورنر شکیده خاطر بوده اند در او خردی تعدیه سندی که هر اویک صد و نود و چهار روزه لندن که دارالاستانک سلاطین انگلیشیه است گردید و گورنر از چپینشتر هم باعتبار عقل اقتدار و نفوذ داشت اکنون که از اصحاب کیست غیر از مشرف و لیر که شریک کارهای داری با او نمائند صاحب اختیار صل و عقد و عزل و نصب در جمیع امور عماد الدوله جلالت جنگ گورنر بهادر مشرف شنگ است باید دید بایان این محاللات و مفاسد و آشوب که شروع است بچه صورت می انجامد و چگونه اختتام می یابد و احوال این خلق بیچاره که غیر از خدا یار و داور دست ندارد و کجای می انجامد غیر از خدا و اوست و ششم ذی الحجه سال مذکور که بوجده منصل برنج محل رسیده در اینجا تا بلعوض جهات مخصوص تقسیم هر کسم ایام عاشورا اتفاقا همان روز هم ماه محرم ششم و ع سال نو و بیجم از راتمه دوازدهم از متحدی کشید که نیم ذی الحجه جزل کوٹ با افواج بهر سه و مندر اجی و سار و سوار انجام موخو که هر سه او برده بود از قلم مندر راج برآمده با افواج حیدر نایک مضافت داد و بدستور جزل منور و کار سے از پیش برده مخدول و منکوب مقلعه مذکور معاودت نمود و افواج حیدر نایک و کمال غلبه خارج حصار مندر راج تمام صوبه ارکات بر منصرف است

تابعه ازین حبه شو د

ذکر اسباب تعویق روانه شدن کرنل پیارس که قلعہ دار کلکتہ و سر دار عمدہ افواج انگلیشی است  
بطرف مندرج باجمل احوال هر چند ما سے کلکتہ و اندکے از احوال افواج انگلیشی که بطرف قلعہ  
گوہر باعانت راناسے قلعہ مذکور رفته بے شائبہ ریب و شک

افواج انگلیشی که بسرکردگی کپتین پامریا عانت راناسے گوہر رفته بود چند روز سے در اینجا آسوده و در قلعہ اداری پینان مردم  
خود نشانیده و در کار امتزاع بیغیته قلاع و اسکند که فی حقیقت در سوابق ایام از با سے راناسے مذکور بود قتاد و بارانا اعتبار احوال  
هر جا سے و مکان نمود و ناخا هر ساخت که از جمله جا سے آبا سے بن کی قلعہ گوایا است که از قلاع مستحکم مشهوره هند و چند مدته  
قبل ازین سلاطین یار به قهر و غلبه در تصرف خود داشته اند از این ایام منسوب بپادشاهان و قلعہ پادشاهی شهرت داشت چون  
سلطنت ضعیف و مرده فیه فیه که در قلعہ داران از بی خبری امر او را که سلطنت و شدت اختیار و افتخار بنا بر یافتن دجوه  
مشا هر و بطبع هر چند راضی بدان قلعہ مذکور گشته و در حوض قلعہ مذکور که در حصار را با اختیار ملازمان هر چه  
که داشته اند از آن وقت در تصرف هر چه است و این محالده در عهد احمد شاه پیر میر شاه بابری روسه داد چون ابرو کو هر بنابر  
قرب جو که از گوایا و قلعہ گوہر فاصله سیر در کرده است و او به پیشه خواران متما بود و از جمیع نسب و خواران و جو افش  
کما فیغی اطلاع داشت شاید آن قلعہ را به بر کو به بدست مخفی از خیال در دیوار حصار همان طرف پستی بسیار است با طراف  
و گرد داشت مدارج مذکور در هر جا به در آن فوج انگلیشی ظاهر و چند کس را که از آن راه و وقت و بدست داشته و حاضر کرد سالار  
فوج انگلیشی زین با مناسب آن دیوار در مکان اختیار گشته و با شتران طرف دیگر از ما سے اخانت خود که در گرد داشت  
منفعت بود چون بقا فاصله پنج شش که در قلعہ لشکر کش رسید اهل شب لشکر ابرو که داشته فوج را بریده باز به ما سے آهسته تهره  
بر دو طرف شیب قریب به طرف مذکور حصار رسیده و غلظت مستحفظان با لا سے حصار برآمد و در آن را بریزه شک آتش بار  
گرفت آن وقت که هر از هر طرف که ایشان داخل قلعہ گردیده باشند در هر کس غلظت پیشه آید که تواند که از عهد و بر آید می گویند  
قلعہ در هر چه از هر طرف و غیرت با فوج باز خواست و اویا سے نیست خود را اهلک ساخت و در دو شیب چنن هم سموع شده که ریس  
از مارسان قدیم پادشاهی از هر چه با بنا بر عدم ایلا سے عدده ما و با فضا راه عداوت سے پیو و در ظاهر هر مارا که در اندرون قلعہ  
بود بدیانت و اعانت او این کار صورت گرفت علی ایست حال قلعہ در حقیقت تصرف و اختیار انگلیشیه در آمد بنده خاکسار در کلکتہ  
بود که خبر فتح گوایا رسید و صدای شک تو را در پیش دامانی این فتح با گوش خود شنید و سموع گردید که مباحی سسند میرا که از  
سپه سالاران عمدہ دکن و صاحب اختیار صوبه مالوا و دجین و قلعہ گوایا بود درین برسات که او از سران خود و هر جا  
ماتہ دوزخیم چری است بعد از نهن جنل کا و در بندر صورت و صوبه مذکور آمد و موسم برشکال در اینجا گذر آید و بعد از فضا سے  
برسات ایستة الان اطلاع نیست که سر دار مذکور بقیه بلکه جنل کا از د که بر سر قلعہ بے رفته و از آنجا مرده داشت رفته با تدارک  
گوایا را و از فوج آتش سیکار در قرب و جوار ابرو که کاسپه و کوزه و اما و کوزه ظاهر داشته درین طرف با با افواج  
انگلیشیه که تعیین گوہر است و با کرنل کما که از مرده کوستان قاصد لاک مالوه و دجین در چنن برسات گشته بود مستعد  
ستیزه و از دست بعد ازین بوضوح پیوست که بنا بر کثرت اخراجات که از دله افواج کشی در جوب و کروب است و نیز  
بنا بر صدمات قلعہ و فلاح انیم از روزم جنگ با مرده است چه مرده کثرتی جنگ و کوشش بسیار در مانعت و مصلی اجناس

ایستاد لشکر مخالف گشته نمی گذارد که دانه یا پر کا به تونان رسید و از چار سو لشکر خواه ملک خودش باشد خواه ملک دشمن  
دولت و انبار را به اجناس را سوخته ترست از را کولات و آدای و جمیع ایستاد نمی گذارد و مایل آمده و آثار نفاق هم از  
رانا س که بر شاه برده نموده دست از اعانت او برداشته قلعه گوهر و گویا را با اختیار او گذاشته و دایه معاصمه با هر ششم  
نمودند و ماهی سینیه بیا این امر را بینه غیبی و نعمت غیر تر قیام کرده نیز عثمان از جرب ایشان باز کشید و در در افواج انگلیشی  
گرفته در کاینور و طرف کوه آمده بر سر حدود و صوبه التبا و جیما و فی نمود و بار بر سر معاصمه با محمود و موثقی که طرفین را منظور است  
ترک جنگ نموده انتظار انفعال دارند اما هنوز معاصمه متعقد نیست باید دید که چه می انجامد اما سینیه بیا از رانا س که گوهر که او  
با اعانت انگلیشی قلعه گویا را از دست حریفه با استقلال ساخت و فایض و متصرف گشته قاصد انتر و اع اکثر مالاک مسخره  
آنها بود و چنان بخیزد و فکر استیصال رانا اما افتاده خرابی ملک و قلاع رانا را بکشد گرفت دلی پوستاند از دناخت و از اراج ملک را  
و از ترغاب قلاع مستند و سرگرم است و نا حالت تحریر این بطور جمیع ملک رانا و قلاع عمده او را از دست رانا انتر و نموده غیر از  
قلعه گوهر و گویا را در دست رانا نمانده و افواج سینیه بیا هر دو قلعه مذکور را محاصره دارد و غرض بر دناخت گشته تا بعد از این  
چه شود بعد از محاربات بسیار سال گشته که سیه یک هزار و یک صد و نود و نشت هجری بود رانا عاجز آمد با ماهی سینیه بیا رجوع  
نمود و قلعه گوهر و تمام ملک رانا به تصرف سینیه بیا درآمد و سینیه بیا چند ماه قبل از این محاصره گویا را بر تمام بحیر و عنایه مخزن نموده بود و در  
حیت سنگله که با گورز جنل بهار در غنای و دنا نموده آخر الامم مغلوب افواج انگلیشی گردید نیز در محاربات ماهی سینیه بیا و لشکر او دست  
و متوقع اعانتا س اوی گذارند باید دید بیا این احوال اوجم چه صورت می گیرد نیز احوال جنل کا در دها در غیر معلوم و انبار  
مختلفه در باره او مجموع شد و نه دنا این نگارش آن مبادرت رفت بعد از این اگر حیات ستار و خاکند و خبر مفیدی گوش غیر رسید  
انشاء الله تعالی با این مسودات انتمام خواهد یافت اما وقت رفتن جنل کوثر گورز را با او محمود چنین بود که فوج سنگلین دیگر  
از طرف کنگ و بگزارانته و کتاج و سیکا کولی لیسر کدی کرل سیاه پس که سر در اعمره دارا فاضل هند سین و قلعه دار کلکته است  
بنابر اعانت و در فاخت جنل مذکور بر او شکی خواهد رفت چه خاطر با انتر چه کنگ بنابر محمود و موثقی مجرده و معاصمه قدیمه و حضور  
و انبار و کلا س اوجم بود که اینها با ما متفق و هر خواهند ملغ و در جم غیور و در فوجا س ما از راه مذکور خواهند بود چون برسات انقضا  
یافت و افواج و روسا س ما انگلیشی را گورز بهار از هر سو چیده و طلبیده اراده ارسال آنها نصیم داد و یکی از اصحاب انگلیشی  
با مبلغ سه لک روپی نقد و تحف و دهها س و دیگر مثل بعضی زیور را س جوا بر نوا و بر و طبوسات فاخره و غیره مع وکیل جنابا جی که  
نیم و رگوهی بهوسه و سالا لشکر دار کنگ است حسب الامم گورز جنل بهار در دقیقه متضمن عود به راه گرفت برای استیذان  
ارسال فوج ازین راه و استمران جنما س فکر در قبول و امتناع بیشتر رفت و اطفاف و طبق ظاهر نموده هراس مسله  
گرفت و انفعال جواب و سوال مطالب برام بر که در نا گور کلان دار الملک خود است گذشت می گویند و دلیل بنا گور رسید  
عرض احوال خود و جواب چنین داد که قول و قرار این جماعه بنابر سلوکی که با حکام بنگاله و دولا و پنجاب الدوله نموده اند از غایت  
استعمار لائق اعتماد نموده و قطع نظر از آن اما مانع مرضی سروران عمده و کنیم و در خصوص مسلح و جنگ هر چه را س آنها بران اقرار  
یا برام اجم قبول خواهد بود و در راه دادن با فوج ایشان که از حدود با گذرد اختیار ندایم ما به مانع امر سروران کنن حسب الامم  
آنها س راه ایشان بلکه ما بر باز رفتن نیز آن بعد از وفای و ظلم و بنگاله و غنیمت ما ویم بهای خود سابقا کنن اراده نقاعد و در زنده ایم همین قدر  
که با اوس سازغات و مستحاربات نکردیم پس است شنیده شد که گورز جنل بهار در بعد انصاف این خبر پیغام فرستاد

که شما با ما معاشرت خود از سابق و در بدیج مانع است که رفاقت ما در هم بحال اختیار نماید و سه لک روپیه بدو خرج ماه ماهه سوار است و چه چو تبه که از سابق مقررت گرفته رفیق فوج ما که بدین میر و در باشد چنانچه و پدرش قبول نموده جواب داد که چه مضائقه بشرط آنکه زربقا با خود تبه که قریب بیست لک روپیه بر شما از روست حساب لازم الا دست ما بدید و آینده نشان ما بهیج نمائید تا ما وجه مذکور را ماه به ماه از او گرفته در رفاقت شما باشیم گویند جزئی بهادر این استند ما را تکلیف الا بطلاق دانسته و ازین گفتگو ما بوی نفاق پشیمان فرموده قبول نفرمود و رفتن کرنل بیارنس بدین جهت در توقیف افتاده و احوال انگلیشی چنانچه از سابق بر خود خود و دختره که راه در آمدن افواج هر چه در قلمر و قیود بشکاه و عظیم آبا و دیو است و افواج چنانچه بر سر حدود خود و در لک نشسته طوفین در کینین همدیگر و منتظر وقت اند باید دید که در کار جهان در این نقشه با سه آشکارا چه مصالح پنهان دانسته و ظهور آن در چه وقت اصحاب پنداشته بعد ازین موضوع اینجا مید که هر تبه ناگه این گفتگو ما را به حصول مقاصد گردانیده چون زربا سه بقایا است چو تبه خود تمام و کمال مع و دیگر هدایا و تحائف گرفت و و کلاسه و در این زربا و جاگیرها میسر آمد و ادوات و برین بهر دران برای هر یک و ناخیز اما لک و کن خود از سابق بود چنانچه بر غناسته نزد پدر خود رفت و کرنل بیارنس با فوج خالسته از راه گنجام و سیکا کول بطرف مندر اراج نهفت نموده بقلعه هجارسید و با نفاق جزئی کوٹ کر مرصفا فبا جید زنا یک داد اما کار سه از پیش زفته شیر از دست قلعه دیگر کار سه خواستند و جید زنا یک الی الان استقلال و اقتدار در صوبه ارکاٹ تسلط است اما قلعه مندر اراج بدیست و دنیا مد یکبار کرنل بیارنس سوار سه جاز فاصد سه بکلکه آمده زربا سه بسیار که این بار گویند جزئی بهادر از روستا سه قوم خود بطور معاد در خوشی آنها گرفت ماحصل نموده بمندر اراج بر دو نیز جزئی کوٹ بسیار گشته بکلکه معاودت نمود اما کرنل بیارنس و دیگر سرداران مع فوج در قلعه مندر اراج اند و دشواری است که اگر سه فله و جمیع ما محتاج از نا کولات و غیره دران قلعه سه نهایت بلکه با فوق اطلاعات است بشت استقلال که اصحاب انگلیشی و از مندر اراج حسن سلطه و تدبیر او قدر سه گویند جزئی بهادر باید ابر ما نموده تا حال که سه سال گذشته قلعه مندر اراج مفتوح نگشته تا بس ازین چه شود

### ذکر بعضی از احوال و خصایص مبارک اهل دین و منظر جنگ و منی یگم و بیو یگم

مبارک اهل دین خلف چهارم میر محمد جعفر خان و درین وقت سال عمرش بیست و دوم است جوان صاحب خلق و با هم با اختلاط یار آ و معاشرت مخلصانه می گذراند و وقت و پاس زمان در وان که از خاندها سه عمده اند بسیار می نماید زحم زیاد از حد زربا سه سه زمانه او فاقش با منظم و همیشه شغول به امور و لعب و مستغرق در عیش و طرب به دنیا کار دارد و دنه با دین کسی بر دو ستیش دل شاد است دنه از دشمنی او کسی نمکین اذنا سه غلامان و ملا زمان با پدرش روبرو هر چه بزرگان آید می گویند و راه ادب نو کرس و بندگی نمی بیند چنانچه کسی باید مراعات هزار را بعمل سه آید و بجا سه که باید اسکان ندارد و که جسم از سه اشب بر آید عوم چند برسات شستی از کاغذ یا کاغذ ساخته و درخت سه موزیر آن سه در او چاشنی می سه روشن کرده در دریا میسید هند و ولید ما گندم بخته و شیر لشکر سه دران داخل کرده بقایمید هند تا فاجعه بخواند و هزار خوار و خضر علیه اسلام میزد اند سراج الدوله المرحوم لغز در دولت و جل و دین و ملت کبار این نیاز منشر عوم بر کمال کرد و گشتی بسیار بزرگ سه که بعد از او سوار و علمه خدمتکار روشنی بران بودند آراسته و چین با سه روشنی هزار ساخته و در با سواد و شومع

و مشاغل بسیار بکشتن بار و زراعت و آتش بازی مختلف الاطوار در دیار سے بہا گیر تے سوختہ شہی تماشا سے آن عشرت نمود متاع انش  
 این عمل بر آمنت سینہ دانستہ بعد گرفتند تا آنکہ مبارک الدہ و ہم با وجود آنکہ در دولت و شوکت ہزار یک او بر ابر نیست  
 و عمل و فکرم لازم و اشخاص عمدہ مشاہیرہ خوار با جلا سے احتیاج و فقار از ہمین قسم معارف یوچ مبتلا و گرفتارند بسیار  
 عمل مشکو گشتہ ہر سال دہ یازدہ ہزار روپیہ صرف این کار سے نماید و درین کار ہم مثل کار سے دیگر از بے خبر سے نصف  
 زندہ عملہ خائن سے خورد و نصف و دیگر بصر سے بے موقع مذکور سے رسد با وجود دعویٰ اسلام و گرفتار سے خواص و عوام  
 از ملازمان و رفقا با انواع رنج و غمناک بپ مردم و مصلو مشاہیرہ پنج شش ہزار روپیہ صرف کیا آرد دن و رات کہ از لیلے  
 معیشتہ ہنود است ہر سالے خرج و بکسرش بہر تقسیم سے شود و آن نیست کہ تماثل مختلفہ الاوضاع و الالوان بہا علم  
 و انسان مثل تہا و غیرہ از کل و شکر و انواع ملویات و برنج سے مشو سے از دکانا سے بازار خریدہ براسے انتقال بہر گرسے  
 فرستند و ہونے خود براسے گل اغنیاء لایہ پسند از جملہ وجبات است کہ بعمل آید بقدر استطاعت زرواخر سے  
 بصرف رنگ و رقص و انعام و در خوش ہزار سے و تماشا سے و شتام نام بنام کہ ہر یک از عمدہ ہار مردم ہزل و زل میدہند  
 دادہ آید در نیولہ فقیر واردم شد آباد بود اعتنان اولاد مبارک الدہ و بعمل آمد در عطائے خلاص بکینزان و زنہا سے  
 اقارب و خواجہ سرایان لازم او و مادرش جو یکم و غیرہ سے و پنج ہزار روپیہ بصرف رسید و فریاد اجور و اجور طلب داران  
 سر ہنگامی کشید از ان جملہ فیصل و خلعت و پانکی و جینہ و سترچ مرغ مع بر کٹلی و مالہ مر و دید سعادت مند خان ناظر کل جو یکم  
 والدہ مبارک الدہ و رعایت شدہ کسی نفہید کہ ناظر مذکور را درین خصوص چہ مدخل بود و کہ ہم حسن خدمت منظور رسانید کہ  
 مستحق این ہمہ عنایت گردید و ازین قبیل مصارف لایحی بسیار است کہ نمی توان بشمار آورد و دیگر سے چند از خوانندگان  
 و رقاصان بود جب عظیمہ ملازم اند و غرت و احترام شان مرتبہ کہ در سوا لعت ایام امر و سلاطین براسے علماء و فاضل زانام  
 سے نمودند و مبارک الدہ و شاکر داکتر سے اذان جماعہ درین روز مار و دشمن خان پیر شریف خان قوال کہ در عمدہ مالے جاہ  
 پیر قاسم خان دار و نمہ ارباب و بزرگ بود پیر شدہ کا در سیدہ و تازی اسناد امارت تربت مذکور کردید و ہر ماہ گر ان و عنایت  
 شمشیر خاصہ ولایتی کہ ظاہر اخیر مبلغ خطیر سے بود و در شاد با سے پوشاکی ام و دیگر بطوسات خاصہ اختصاص یافتہ نہایت  
 مغز و گرم و با محبا و اقرابے ناظم برابر بلکہ مقدم است و جو یکم اگر چہ از سلسلہ خوانندگان است اما باز انان نجیبہ  
 با وجود کنت و نشہ دولت ہفتوت سے و تواضع سلوک سے نماید و قدر رنجابت شتا غرت و احترام بسیار سے کنہ  
 و صفت جو دو قبیلہ پر در سے دار و با اقارب بلکہ کسانے را کہ می شناسد خوش سلوک سے با تقدیم سے رساند  
 منی یکم اگر چہ از اتباع جو یکم پر در دہ پیر و مادر او و پیر جو یکم سے یکم را بخندست میر محمد جعفر خان رسانیدہ لیکن تقدیم  
 ہنحو ابی میر محمد جعفر خان بر جو یکم دار و زن سے است بسیار با شعور و ادب و در واد و خوش عبور و در حمایت و رفا سے خود  
 متوسلان مطلب مستقل فراموش کے کہ لازم خود کند روادار بر طرفنے اوست لکچرم عظیمی از و سر زند و او فعل او و قلم و  
 بخشش ہم بموقع جناحہ دہمین اوقات کہ فقیر واردم شد آباد بود و شنید کہ کے از سوان تعلیم کے از دختران ملازمش  
 شاد سے دخترش شروع گردید بہر قسم اسباب اعانتش نمودہ شخصت یاہ شتا و شرفی نقد رعایت نمودہ دہمین قسم  
 اعتبار علی خان خواجہ سرار از حنیض شا کاد سے با وجہ رفت شمار می رسانید و عظیم عسکر سے را کہ طبیب خاصہ اوست  
 نہایت رعایتہا نمودہ از جوع باغیا رستغنی و بے نیاز گردانید و ازین قبیل ہر کہ لازم اوست گویا نیمہ گویا یا نصف





سر داران و جماع تابع یک پستان می باشد که اختیار عالی و برتری و دخل سر دارش و نصب دیگرے بجایے از تربیت آنها و دادن قخواه و کسری و دستار و کمند و غیره و مصالح و ذخیرگی می بند و قیامگاه و زمی پستان مذکور است و پستان را در ریاست این یک پلشن فواید بسیار عاید می شود و گو یا بمنزله جاگیر می است رعایت هر کشتانی که در خواست سر دار می گردد و در اصحاب پلشن می گردند و الا در ماهه خود می باید و امیدوار است آمدن پلشن می باشد و در فقره سپاهیان ولایتی اگر از ادنی دار و ازل اندا و سلوا و بعد از آن که ترقی کنند سارجن می شود که بر سلوا و ادان در تربیت و نگهانی آنها حاکم است و در نجای و شرافت اول درجه نوکرے انس است بکسر الف و فتح سین حمله و سکون هر دو و نون بعد از آن لغتن و فتح لام و سکون ف و فتح تاء می شتانی ف و قاء می و نون اول و سکون نون ثانی بعد از آن کیتن و فتح کاف عربی و سکون بای فارسی و فتح تاء می شتانی ف و قاء می و سکون نون بعد از آن میجر است بکسریم و سکون یای شتانی تخمائی و فتح جیم و سکون روی حمله بعد از آن کرن و فتح کاف عربی و سکون سیم حمله و فتح نون و سکون لام بعد از آن جرن و فتح جیم عربی و سکون رای حمله و فتح نون و سکون لام و بالا تر ازین مرتبه ریاست و نوکری سپاهیان نیست و نجیایے غیر سپاهی که صاحب اختیار معاملات و رئیس و مطاع می باشند نام مدارج نوکری آنها فقیر مفصل نمی داند اما عموماً چهار کانی می گویند و کانی می کاف عربی کسور و روی حمله یا الف و نون کسور یا یای شتانی تخمائی عبارت از نویسنده متصدی است و نوکر ماس هر دو فقره را در مرتبه تقدم و تاخر با اعتبار زمان نوکری است هر که اول نوکر شده و در مرتبه بر همه تقدم دارد و هر که آخر از همه نوکر گشته و از همه کس در مرتبه موخر تر است و باقی همه بالنسبه از یکی مقدم و از دیگرے موخر اند و موخر مرتبه مقدم نمی تواند رسید مگر بیدار رفتن یکے ازین سلاک خواهد بود و بدین خواه باستغفای نوکرے خواه به بر طرف شدن بنا بر جرے و تقصیرے و بجز بدیدن رفتن یکے ازین سلاک متاخرین مرتبه و او را ترقی یک درجه بدیدن می و کلاش از رتبه که در اند میسر می آید و اگر سه چار کس بدیدن روند همان قدر مراتب متاخرین می افزاید چنانچه ممکن است که یک یک لغتن بدیدن آنکه کیتن و فتح شود یک مرتبه بدیدن پنندس بر تبه کرتے برسد و همین قسم در رتبه کرانیا و و کیتنی که بحال بنام دیوان خالصه هر سه موبه او دیسه و بیگانه و عظیم آباد می حقیقه مالک و مسخر اکثر سواحل و بلاد هند است عبارت از چند انگلیش مالدار هستند و ولایت انگلند و سکنه لندن اند و شهر لندن دار السلطنت بادشاه انگلیشیہ است اول آنها باستینان ارباب کونسل ولایت خود و بادشاه انتخاب می اجتناب نموده بناس تجارت در مملکت هند وستان گذارفته و در رشته تجارت تدکور سالها سه سال جاری و اولاد و ورثه آنها با دیگرے از مالداران هر که خواهر شرکاب جماعه مذکور گشته کیتنی بود و بست نام این زمان که از محمد سراج الد و کیتن سر داری و کارگزاری او و میر محمد جعفر خان و در و کبه رام مالک این بلاد گردیده بقبض دیگر حکام مغرور از خود و در هند وستان مملکت ستان گشته بمرتبه سر داری کل ممالک هند رسیده اند و بادشاه این جماعه را با مصطلح شان کمک بکاف عربی کسور و سکون نون و کاف عربی میگویند بادشاه این فقره اگر چه نافذ الامر است اما بطور خود بے مشوره ارباب کونسل خود و اصحاب کونسل ولایت خود می کشند و اگر کنند امضای می باید ارباب کونسل او امر آں دیا اند و اصحاب کونسل ولایت عبارت از چند کس اند که مالی هر شهر و بلاد آن ولایت یک دو کس را از میان خود چیده آنها را عقل ناس و خبر خواه دیده زمام اختیار جمیع کار ماس خود بدست آنها سپرده بوکالت خود برگزیده اند و بدار سلطنت فرستاده متحد مصدقات آنها می باشند تا هر کارے که در اینجا روی نماید و بادشاه و امرا و اراده امرے از خواطر شر برزند که موجب رفاه و مسودت آنها و کل رعایا و محوم بر ایا باشد بنجیده و فمید قبول کنند و هر چه را آنها نقد نمایند همه آباء می





از ادانایان این جماعت متبینه و ثبوت رسیده از غرت و در پیکر ماس سیرت و غزوت و ادانی نغز و مطلقا و غیره خیال بطور  
موصول چیزی کی گزیده و با یکدل در ملوک طرازان و امر ادرق و دقیق معات روشی غیر رویه این دیار و در خاندانی تقصیرات نیز اختلاف  
سبب است بعضی جاسم غیر است که در اینجا برید دارند و برخی از تقصیرات است که در اینجا سبب و اینجا عظیم شمارند و کذا بالعکس و بسا  
امورند که در اینجا فرو بردن گشته و در اینجا کسی گوی اندیده و نشسته مثل شمار مردم هر بلدی از بلاد و ج و خ و آنجا که قدر بیکر سیدند و چه  
قدر مردم و مطلقا چند اند و پیران چند ملی نیز اقیاس در اکثر امور بلکه جمیع ضوابط و رسوم فرقی بسیار که حصر آن تعدد خلق این دیار و بدان  
مصرف بر آمل و فکشدن آن و فتنار و عادات نامکن و دشواریست و انگلیشه چون متادبانان بودند اکثر آن افعال را در اینجا نمی خوانند  
و در وای یا قنقش آسان می شمارند و دوم آنکه اکثر ضوابط در در ذرا فرو گشت فرو رده اند و جمات آن از مردم خود غرض  
غیر متبینه شنیده اند و آنها با یکدل کفایت اندیشی خود و خوشنودن مباحان انگلیشه در هر ضابطه و قاعده حصول بلیغی ظاهر ننوده و چنان  
ناظر نشان نوده اند که گمان شود که اینجا و این قاعده برای همین تحصیل چند فلول و غرضی غرض ازین منظور بود و فی حقیقت از چند مدت که  
ابتداء سے آن عهد فرخ سیرت از ضوابط مقرر مردم شوم علی و زمین غرض مانده بود و بس این جگانه که تازه دارد و در وای و ج و خ  
نداشته اند و انظار مردم پیش آمده و مردمی محض نیداشته چنان قسم عمل می آرند بلکه بقیه است بهوش و فطانتی که در اندیشه ضوابط  
را بسیار که شمرده موقوف ننوده اند چنانچه در ابتدا احکام اسلام رواج زناسه نوچش و کشتن حال مردان باین عمل نمی خوانند  
خصوصا در شب جمعه که از ایام سیرت است و روز آردار بوده اند که احدی سبب شرفش و زنا کرد و قتل و بیایست قوسه  
در باره عجز از بدوین طریق شرح شریف روانی داشته اند مانند تنبیه بالمال که طامعان بے مقصد و از اجم بارگ و آفت عظیم  
لیسان سے دارند مقرر ننوده براس این مردم در دوشه و در آرداده بودند که هرگاه چنین رفتی ظاهر در آشکارا خود و بیاض شرف و نور گرد  
از و جی که گران و گشتب جمع و تکب افعال قبیحی که در گران ترا و ج و سار لیالی نگیر و فتنار و مفراسه نوازان را هم تاج فسمان  
بهین شخص معین فرموده بودند که بے اذن و اطلاع او در جائی نوازند و جزا و سراسه تقصیرات فرقه مذکور و محاکمه و افعال  
و عادی و سنا زماست که اعتبار ابا چهر که باشد حمله چنان شخص بود و درین هم معلومی بود که هر کسی در شان دیما بقدر لیاقت و طاقت  
نمود و سبب اتفاقا نهان بطلم و از بوالسوی و تنگ نظر فی سبب اسراف مبتلا شده بایمان و شرافت هم سے بلکه برتر سے  
نخوید از ندرتے چند چنانچه مذکور شد شوم همان بے ایمان بیکر سید و از غرض اصلی چشم پوشیده فقط تحصیل بلیغی باین بهانه و  
که کاکت منظور داشته این کار را هم و جی از و ج و تحصیل گردانیدند و صحاب انگلیشه بدنامت و رکاکت این عمل پی برده بالمره  
موقوف و ممنوع فرموده اند و ازین قبیل است احوال جمیع ضوابط اگر انگلیشان که جامع خود مند و از تعصب بیگانه اند و قبایل  
مروج در قالب ضوابط و قواعد مطلع شوند عجیب که با مصالح آن البته بگویند فقیر بالفعل آنچه متذکر و جوه بعضی ازان  
قواعد و ضوابط است نه نگار و ناارباب پوشش را موجب تیقظ و آگاسی گردان قاضی براس اجراء احکام شرع  
مقرر بود که بے حجت و دلیل براس هر که هر اعراسه از امور خیریه استحقاق یافته باشد بمل آرد و از سر کار بادشاه مشا هر و  
جاگیر بقدر سناش خود بفرست یافته مجال آن نداشت که داسے و در سے بطور رشوت از کسے توان گرفت و اگر جانا  
ظاهر سے شد که بکے ازین جامع و تکب این شناخت گشته مورد غضب سلطانے و تنگ اسلام و مسلمانے گردیده  
مطعون عواطف احم و مبتلا سے غش و غم همیشه ازان کار محروم و در دنیا و عقبی موم و دهم موم سے ماند و اکنون از مدستے  
اسے اتان اصطلاح سیران در قضا مقرر گشته اجاره و استجاره آن بعمل سے آید و بر سے که در و ج و سبب و ملت





و از آن خلق این دیار میر آمده اما چون ملک دایم اصحاب مذکور بآن قسم اشخاص مردم آزار و زمام تمام آنم بوسیله نیابت توبیت ارباب  
حکام در دست دار و مرد و صاحبان مامور رسیدن بحج اسور بنابر وجود چنینی تواند نمود و هر چه اندک همان اش و در کماست اللهم اجعل  
لبیادک المقصودین فرما و هر چه صاحب برایت تحقیق سنگ وزن و بر آردن غبن و خیانات کیال و ترازو و قیمن و زرخ غلات  
و اجناس دیگر مقرب بود تا ز خواستین و حاجت میباشد و مکرار در بیع و شرا نباشد و فروشنده گان در خرید و فروش آشیانین نمایند  
و دایب و گوشای میاگان نیز تعلق بجنب داشت تا مردم در بازار راست و لایق نگرددند و بزره ادیان یا ده گوشت و دین  
بازار بار بختان و رشت و حرکات رشت زنجاند و زمام حقیقت در عبور و مرور کوچ و بازار که فرو بری شود از دست و زبان  
و صد و نواست مفلکمان درین دامن بر در بختان نیایند اکنون هر سوسه که درین مخصوص معونی و معلوم است مع شے زائد  
سے گیرند و در یک شهر بلکه در یک بازار زرخ پاک جنس تنفادت است چار دکان و چند قدم راه اختلاف بسیار وارد و  
سنگ وزن مے نهذا القیاس از هر گد که تفرق تفاوت و اختلاف بهم رسانند که حضرت توان نمود و تمام بازار با سیکه و  
هر گوشه بلکه در عین راهما اطلاق است خصوص در شکاران و خانسانان و خلاصیان و طنگان و هر کار یا یعنی جویس  
د با بجمه ملازمان اصحاب اقتدار با اعتماد اتفاق و هر گد و حمایت او لیا سے نعم خود که حاکم و مقتدر اند لا یغفل در کوچ و  
بازار سرشار افتاده و سر و دستار و بر و دوش بقیه آلوده نیم ستان تنگ نرات که بدون غیر سے هم تنه اند هر یو بوج  
یا و هر که مے خواهند مے گویند و مردم آبر و طلب را از دست مفلکمان بے ادب در بازار بار آمدن دشوار و نامساعد  
نمودن بخت خود اشتعالی با و راد و آوار است که او تمامے از شر شرار در حفظ و حمایت خود نگند آشتی مع انحر  
بزا و یه خود برساند

### وقائع و سواخ نگار و هر کاره

برای نگارش احوال و هر صوبه و سرکار با و چکله مایه آنجا که محل حکومت و حاکم لشین بود مقرر بوده اند تا هر چه در آن  
سکان و معنات آن سوار شود ما جر سے تمام روز و رقت شام و سواخ تمام شب اول صبح نگاشته بجنوب یا د شاه  
ارسال دارند و ذاک مقرر بود که در نهایت جلد سے با قی اوقات اخبار بر جا بجنوب رسد و در ذمه خلاصه آنرا که قابل اطلاع  
با د شاه بود بعض میر ساند و مفضل آنرا که مر سه غله هر صوبه بود از نظر می گذرانند و آنچه عرضی آنها برای با د شاه بود کسی نمی کشود  
خود با د شاه آنرا کشاده می خواند و چاره هر امری که هر قسم مناسب مید است می نمود و با د شاه به احوال هر کسی معلوم بود که او با د گران  
و دیگران با و چه کرده اند و خلائی با خلائی چه می خواهد که بعمل آرد اغلب چنان بود که قبل از ورود و رقت اش ارباب حاجت چون بر  
احوال آنها از روی وقائع و سواخ با د شاه خود مطلع می شد احکام مدارک آن بنام حکام میر سید و حاجت مند بنده حکام خود میر سید  
و اگر معلوم می گشت که اهل انبار مثل وقائع نگار و غیره باشند از دکان و امری عالی شان و با بجمه یا یکی از کارکنان و مقتدران و اگر  
و در و آحاد و یا مید و د و به بود در در همان وقت از آن کار معزول و بجا سے او دیگر سے منسوب می شد چنانچه عبارت کیے از  
رقعات عالمگیره از نگار یزید که با سرفان آصف الدوله وزیر خود نوشته برین معنی گوایه سے زهد و آن ایست

### صورت رقم عالمگیر

فرزند زاده محمد معز الدین سفارش خلاق و قانع نگار نوشته چیز سے براسے او تجویز دارد و از آن کار تغییر باید نمود که این



دقائق نگار و دقائق نگار نامیت چون غرض آمد ہنر پوشیدہ شد و صد عجاب از دل بسوی دیدہ شد و وزیر الدین نوشتہ بود

### ایضا صوت رقعہ

فرزدان کہ فرج شناس می باشد سفارش دقائق نگاران و اشارت آنہا نمی کنند حسب التماس مدعا می با او ملل آمد اما از انکار غیر شد آئندہ از کتاب چنین امور بناید نمود القصدہ چون در ملک داری اہم امور اطلاع بر احوال بلاد و عباد است و غرض از ان آدم و اسائنش خلق خدا کرد و تعالی سلاطین و حکام را راہی انہا مقرر فرمودہ و زمام مرام انہا را بہت انہا سپردہ و سرمایہ آبادی و تنظیم ملک بہین ہست ہذا چارکس بر بہین یک کار معین نے خندہ و دقائق نگار و سوارخ نگار و خفیہ نویس دہر کارہ تا اگر کیے دولی بنا بر غرض در اتمام احوال بنائے نمایند و کہ کس دیگر برستی و درستی ارقام و اخبار خود ہند نمود و در صورت اختلاف اخبار بعد تحقیق اقوال مختلفہ فائن و کاذب بنسب و از اسیدہ از منصب خود معزول و از آبر و دفت مردم و ممنوع می گشت امکان در بلاد و سوادا سے اعلم دہر قصبہ و دہات نوکران زیر اہم و احوال و جمیع کارکنان و گاہ بعضی مقتریان و قلابان خود بصورت ملازمان حکام ساختہ انواع ظلم و فساد در بلاد و بر عباد می نمایند و احد سے باز پرس ہم نے نماید تا بجز او ستر چہرہ سد باید دید کہ باہن حال احوال ملک داری در حیت پرورے از کجا بجای رسیدہ خود جہد اہل انائی مرتبہ ناظم و از مملکہ عالم و بعضی از انہا اچاننا و کار کا سے سلطان و جوان و در سے و جان فشانے بر صوبہ داران ناظم حقوق جبہ کارا سے عمدہ را بکنہا کے چنان سر انجام سے دادند کہ موجب حیرت مملکان و امور دنیات بے نہایت حضرت سلطان می شد نہ و انہا در صوبہ بقدر و متش و کثرت زمینداران انہا معین و مقدر نے شدند بعضی از انہا ہزارے منصب ذات و چند صد سوار و بعضی ہزار و پانصد سے و بعضی دوی ہزار سے و برخی دوی ہزار و پانصد سے و چندے سہ ہزار سے تا چار ہزار سے منصب ذات و سواران بقدر لیاقت و حاجت کار سر کار با جاہ و چشم و نظارہ و علم دریا سے کا معین کہ خود جہد نشین آن صوبہ بود ہر کیے می گشت و علمہ دارکان باو شناسے مثل منصب داران و بعضی آنہا و سوارخ نگار و خفیہ نویس دہر کارہ و قاضی و مفتی و صدر و منقب و دیوان بادشاہ سے و در و تہ کیے حتی ہر دہہ و پیادہ های با داری او و دختر ہند و انجا ہم ملازم بادشاہ و ہر کیے بر کار خود در انجا معین و یکار بادشاہ سرگرم و کسے از مقتدران مقدور نبود کہ از نے نوکر یا دشاہ را بر طرف دار کار او معزول تو اند نمود و در مقدمات عالمی و عالکہ مملکہ دیوانی تابع دیوان بادشاہی و منصب داران و شخصی آنہا در کار لشکر کشی و تادیب و تنبیہ مفلدان تلخ زبان خود کار خود اہل ان بود کہ ہر جا زمیندار صاحب و اہلوس جمعیت باشند از احوال اہل حق ہم کرشمہ با عمل آمدہ باشند از ان کان خبر را بودہ گذارند کہ فوج نگہداران از آلات حرب مثل بندوق و جز و توب و تیر و مکان فراہم آرد با قلعہ براسے خود احداث با قلاع شمشکستہ را مرست نماید و اگر اچاننا و خلقت یا انقلابات امور مذکورہ براسے زمیندار سے ہمسر آفرہ باشد اسباب مذکورہ را از نے بازستاند و زمان بر طرے فوج دہاگر اطاعت نمودہ فرمان پذیر نیست زمیندار را سجا سے او و مالش نگہدار و دالا علی الفور بر سرش ناخوہ گشتال بواجے دہد قلاع او را سجا دے و جان سے یعنی بکار برد کہ متمدن اوقات متاومت نمائندہ مضحک و متلاشی گردد و مطلقہ اطاعت در گوش و غاشیہ انقباض و بر دوش کشد و نبوے نگہدار کہ باز مجال متر با ہے و گردن کشی اور ناخندہ و اگر مکرر از متر و دے



عمر و دولت و شناخت و عظمت و محبت و اور ہندوستان اور دوست و دشمنان اور دشمن خود سے شمر و درناہ و بقا سے خود اور دنیا  
سلطنت اور استبداد و بخت و زبان و قلب و جہان انصار و اعدا و پادشاہ و ارکان و دلش بود و بایک سبب ملک آبادان و ثنوم  
علائق شگفتہ خاطر و خندان در دولت کشادہ و سباب اقبال میا و آمادہ و مغیر و کبیر و ہر روز یکجا و در شہر سے عشرت بیجا معنی ہر روز  
و جہاندار سے ظاہر و عیان و حقیقت ریاست و بزرگوار سے آشکار و نمایان بود از دست شخصت سال و کمر سے کہ سلطنت کسے  
پذیرفت و بادشاہان کم جرأت و اور سے ملک بجز ہم ہر مہم آمدند تا ہم ہر جا بجز نہ یاد شاہ و چنگا گشت اما بتبع ضوابط یا بادشاہ سے  
آئنا ہم ہر دستور سلطنت مباشرت نظام ممالک و سر و سر خود بودہ و خود سے ہی گذرنا نیکند کہ باز ہم اکثر خلق خدا را راستے و کمر کسان را  
آہستے عارض بود تا آنکہ برین سر و موہا بیت جنگ تسلط یافتہ متکثر گشت چون او را در فقا سے بسیار داشت و اکثر سے را بہا  
ہو شیار و صاحب اقتدار در فطر سے از اقطار این ملک مراد المہام و مختار بودہ اند و خود ہم در کمال دانی و شجاعت و صاحب  
فوج و قہم و فرست بود و بامردم در کمال اخلاق سلوک سے کہ دو باز بیداران کہ غلام و دلاہت آہما کہر شاہر گشتہ بود سلوک  
فرزندہ سے نمود ہر یکے از جناب او بجز نہ خود را ان و مرش را بیع و منقاد بودہ و غفلت و عظمت روانی داشت و در احوال  
کسے این ممالک نہایت اشتقاق و عفو سے فرمود و مہابت جنگ و قبل از و جناب الدولہ و سلاطین سابق بلقننا سے  
ریاست نصب نہ بہ کشیدہ و ہر را خلق خدا ویدہ ہنوز و غیرہ مخالفین نہ بہ را بیدار لیاقت کار اقتدار و مختار بیدارند  
چنانچہ متعدد بیان و غیر اینہا ہفت ہزار سی و ناظمان صوبہ و سالار فوج و مصادر امور غلیظہ سے بودند و ہر کس از دولت آئنا ہر روز  
بر داشتہ در کثرت و بخت و تربیت شان ہی آسوزند و فی حقیقت بادشاہ و ہر کہ در قہر او باشد در دنیا ظل ابدست باید متحقق  
با خلاق او باشد چنانچہ او تعالی سائر بندگان خود را با اختلاف ادیان و مذہب و دعوی خدا کی و نا فرمان برداری سے پرورد  
سلاطین و حکام ہم بخین بودہ و ہر سے متعبدان مگردند و زرا سے تمیز اینجا و ہمین جا بمعرفت ہی رسیدن بیک سبب ما  
ملک آبادان و مردم بر فہام ہر دولت خواہ او بودند و نازان و دلش آسوزند و فارغ البالی زندگی سے نوزد مگر قلیلے از جوہر  
زمینداران غلبہ غلبہ آبا و خلی ہر جوہر ہر ما و امثال آہما شاد سے و متفر سے شدہ باز ہم قیمت بود تا آنکہ مہابت جنگ  
در گذشت و ہر سہ را از رادما سے او قبل از نور گذشتند و سراج الدولہ و مر و میر محمد جوہر خان از دین خود در و راجع او ہم سیدہ  
و جمیع ضوابط عدل و داد و بردار و رفت و کمال کہ صاحب انگلیشیہ با استماع نام فوجدار سے و دریافت آنکہ در زمان سلاطین  
معدلت آئین بودند ما سے تعبیر برا سے علمہ این کار از سر کار خود بخشیدہ و در قہر و ممالک فر و کسے خود مقرر گردنیدہ اند  
بے فائدہ و محض بلکہ موجب از دیا ظلم و تعدیات بر سائر عباد و عموماً و خصوصاً بر کائنات بلاد عمدہ و قبصات مشہورہ کہ دارا کو  
فوجداران است گردیدہ آہ و فغان مظلومان و ہمین اندک زمان با آسمان رسیدہ کار سے کہ ہی باید مطلقاً از دست  
آئنا رہنے آید زمینداران عمدہ در جا با سے خود چون بحال مختار و مدارا المہام جمیع آسوزند کہ مور و اطاعت صاحب  
انگلیشیہ بر خلاف ضوابط و دستور بام سابق آئنا ہر کہ ہر سے خود ہند سے کشند و از قتل و غارت زیر وستان خود را  
معاف بے دارند فوجدار ارجا بیست کہ با آہما ستیز و بر آہما کسے فرمایا و داہم رسیدگان از ان غلبہ ان ستانہ  
یا استر و ادمال کسے را کہ بردہ اند از دست آہما نمادہ و اگر گاہ سے جائے دست نشان رسید و چتر سے کہ از کسی بردہ اند  
استر و گردید خود متفر گشتہ و ماضی غنومے مشہور شیخ سعد سے رحمہ اللہ سے گردن غنومے شنیدم گو سفند سے را  
بر گے ہر ما نیک از دنان و دست گر گے ہر شاہانکہ کار و بر ظلفش مینا لید چہ روان گو سفند از دے بنالید ہر

که از چنگال گرم در بر دوسه به چو دهم عاقبت خود گرگ بود سه به فوج داری اینها منحصر است بر انخاص بلاد که مشهوره که  
 احوال فوج در نشین گردیده به مردم آنجا بهر حمله و آنها میکه توانند کا و شما نمود چند فلوس حرام جمع می نمایند و اندیشه باز پرس  
 مطلقا ندارند چه وسیله و وسائل مستعمل پیش راس الکس خود دارند و محاب انگلیشیه را خود می شناسند که انتفاعی بحال  
 هندی وستانیان درین کار ندارند و نه هندیان را با گورنر جنرل بهادر و انگلیشیان مقتدره راه ملاقات و مجال مکالمه و عرض حاجات  
 است ازین مجموعیت خاطر هر قدر که تو اند و هر جمله که دهند خلق خدا را میترسانند بهین قدر کار که از قبل ازین زمان در هر شهر  
 ادنی کوتورسی بان مامور بوده و خوبی و صفت نصیحت داده بکنام می زیست فوج داران بانام و نشان که کلاه خوت نشان با سمان  
 می سایه غلغلی را با مال انواع ایندو اضرار و خود را بدنام و دوسه کوچ و باز را ساخته اند ظاهر بکار می که از طرف کست کلکته و از  
 پیشگاه گورنر جنرل بهادر مامورند بهین دوسه کار است که در بلاد مشهوره و قلمرو و کیشی قطاع و طریق و در نزلان و غارت گران راه نیابند و  
 مباشرتین عمل هر که گردد و در اینرا رسانند و در فصل جم احدی قتل و غارت همه که نتواند نمود و تدارک دزدی و زنا و خون ناحق  
 در فصل و شهر با ذمه ایشان است این قدر کار و عهد محاسن جنگ و قبل از ان هم در شهر با ذمه که تو اول و در فصل عمال  
 هزار چند بهتر ازین فوج داران عالی شان تقدیم میرسانند فرق و میان این جامه و کو تو اولان و عمال سابق بهین قدر است  
 که سابقین از خوف باز پرس اولیا سکه نعم مجال ظلم و ستم نداشتند و اینها از غرو نام و نشان و دینار عدم انتقات صاحبان  
 درین کار از هیچ کس دریغ امر نمی ترسیده هر گونه ظلمی که می خواهند می نمایند و خصوص با غرض مردم که رجوعی اینها ندارند بهر جمله  
 کا و شما نموده سخت و طاقت زیاده می رسانند و ارجا نا اگر ناشی گوش گورنر جنرل بهادر در سده حریان اینها خوف خزل و باز پرس  
 خود حمله نابو ساست و دوسال بر آئینه و مبلغی برای کنیزبیت عفت نموده نمی گذارند که سیاره بقتلای مظلوم بهر اد خود  
 رسد چون احوال ضوابط این دمار که برای کسی که هم کار را موضوع شده بود و کمالی خرض و عاقبتش چه چیز نشسته بر سیل احوال  
 نوشته شد چندی از حالات محاب انگلیشیه که با اوضاع اینجا با ماعدت و مبانیت دارد و در ان جهت اختلال عظیم در نظام  
 این ممالک راه یافته و موجب فساد و در نشانی مردم این بلاد گردیده نگاشته خانه حقایق نگار می گردید باشد که پسند  
 گوش ارباب هوش آید و باشد که بطور اختلاط احوال یافته با نظام گرداید و خلق خدا را آسایش و آشفته حالان را  
 آراشی میسر آید و نسل من السد الاعانه و التوفیق

اول آنکه از ان تفر محاب انگلیشیه هر سه صوبه منجه ایشان مالکند در درجه یک شخص معین دودلاش مالک و وارث این  
 مالکیت بلکه گوید از قلم انگلیشیه مالک اند زیرا که کمینی یک کس نیست انخاص کثیره اند و آنها هم معین نمی باشند بر کس زری دارد و  
 خواست زرف خود را باز برای انخاص سابق تخفیه خود هم شریک آنها گشته داخل کمینی شدند و همیشه غیر معین است و از طرف آن جامه  
 هم یک شخص معین حاکم اینجا و متعود زری معین که سال بسال او را باید را بنیاد بقطب باز پرس از خود بهر بودیت چنانچه درین  
 مدت نیست سال زیاده از شش هفت کس گورنر گذشته باشند شخصی که گورنر هم باشد نه بر کار خود اعتماد دارد و نه اختیار را بدین  
 کس که کیست عبارت از است مختار در مرج کار باشند و اینها همیشه با هم قنار و همیشه در اندیشه خزل خود و نصب دیگر هرگاه  
 بانه مالک آباد نمی تواند و دینار عدم مرست و جدر در ویران شده از هم می باشند ملک با انهم دست که مالکند خفته باشند  
 بگونه آبادان نمی تواند و اندر چه غیر مالک آرام و انتفاع خود و از ان مکان می خواهند خواه خانه باشند خواه ملک و پروا  
 فرای آن ندارد و نه خواهد که بر اسه انتفاع دیگران خود حرم ماند و آنجا رضای نگرداند و اندیشه باز پرس

اگر دشت باشد افتد رعایا خواهد کرد که اناری و بنامی و خرابی آنجا بر او عاید نگردد و اینقدر هم که گور محمدالدوله ستر خشتنگ  
 بهادر جلالت جنگ کوشید و با دیگر ارباب بیکیت با اتحاد و هوشیاری خود بجایالات نموده انقاسی بنیازات آنها با خود نکرد  
 و دیگر کسی را بجایان نبود و از کسی تا حال نیل نیامده باز هم بنابر پاس خاطر با که بار باریکیت سجا آورد و دوازده تن که با هم در ویداد  
 بر غم طریقین موجب خرابی اکثر کارها گردیده باشند و باید دید که بایانش کیجاست و سجامه احوال اتباع نیز بدین منوال است چه  
 در مصلحت است که تجویز تقسیم این جماعه درین موبه مقرر گشته همین قسم پنج بخش کونسلیه مدارالامام معاملات آنجا می باشند و این  
 قسم با هم قنار و دی مالک آنجا و حاکم بالانستقلال و الانفر اوست بلکه امید اناست بدت مدید هم ندارد همیشه در فکر کار خود و  
 گوش ترا و از غریب نسبتی باشد و ملا و ده آن در نهایت دیگر است که اگر در معالفتی با هم تنازع شود باید بگویند یا در کیت بر نگارند  
 و از آنجا مکی خواهند ارباب بیکیت و گور که جمیع کارها با افتخار خود داشته اند و بر جمیع امور عظیمه تسخیرت ممالک و حروب با اعدای ملا و ده  
 کارهای ممالک و حروب و مکهات و ولایت و تدبیر قلیه بر بدخواهان اقوم که در ولایت شان درین ممالک اند و در  
 حسابهای اخراجات که در دوا و دسر انجام یا امتحان کارخانجات کیتی و تجدید حاصلات و داخل ممالک مقبوضه منخره بر دوش  
 بهمت خود که داشته فرصت نوشتن جوابهای مسلمه داران و در ادن احکام در کارها ندارند از جمله آنچه ضرورت و فرصت یافتند  
 برای آن جوابی و مکی نگاشته اند و الا بعضی کارها سالها معطل اند یا هر قسم که منفق علیه آرسه کونسلیه ماسه مصلحت است  
 یا بعضی کونسلیه یا به تدبیری بر مقابل خود غالب آمد و در ای اولیایقت اجزایقت مواب باشد یا به عملی آید هر حاجی ازین مواب  
 بهادر امام هر جا و هر کار که مقرر شود اگر تمام نظام امور آنجا با او مقوض دوزمانی باشد با اختیار و اقتدار خود مقصود معتد باشد و  
 بداند که نیک و بد این مملود کارهاست اینجا ازین خواهند پرسید بحد مذکور و کارهاست اینجا از خود داشته البته بهیچ بهمت در نظام  
 دسر انجام آن کارها و هر کوشید و باندیشه باز پرس آنکه چرا نماداد اینجا کی پذیرفت در رفیه حال رعایا و آبادی ملک هم را نشی  
 به تقصیر نخواهد گردید و بدین سبب ملا و آباد و خود هم فوائد عظیمه تواند انداخت و در صورت اجتماع اصحاب که بکوش و کمیت  
 تغییر می شود هر یک نسبت خطا و تقصیر بر دیگر می نموده از همدگر شاکی خواهند بود و هر یکی خود را معاف و مبر شمرده الزام تقصیر  
 بطرف دیگر می نموده و در از سنه سابقه از ابتدای عالم خلقت بنی آدم هر گاه افواج و ولایات دیگر باین سرزمین آمده و سر  
 نمودگانی که اراده اناست انداختند و قتل و غارت نموده علم معادوت بر افراشته اند اما خود کاری باین و یا بر غیر از تحصیل  
 زیر بر صورت که میسر آید بنود زنده نگه دارند و قتل و غارت نموده کسانیکه تیه اناست در ریاست اینجا نموده و مل اناست انداختند این  
 ملک را مملکت خود در دولت و دست به بقیه ایست و اینجا بنیاد نگارش یافت استمالت نموده و کثرت عوطف خود جای  
 داده و بهیچ بهمت بر نفاه حال آنها مصروف داشته و در آنچه آسایش و مسودم بود دقیقه فرنگد داشته اند که زمان  
 توطن با متدا که بشید و توالت و فاسل بر ویداد و زبان هر یک قنبد و اولاد آنها با مردم اینجا چون اخوان یک دل و یک زبان  
 گشتند با وجود آنکه هنوز از انشال و کفای خود خشنود و قناب دارند و از مسلمانان بنابر بیانیست مذموب بیشتر باز هم نسبت  
 کثرت اختلاف کار با خد و رسوم و اوضاع یکدیگر گردانید و خشت و نفرت از میان بر ناسته بلس و الفت اینجا مید و بتدریج  
 چون شیر و شکر با هم جوشیدند و در انصرام تمام هر یک که تاسجان می کوشیدند اولاد و پس بنیانزدگی شهرت یافته مطاع  
 لازم الاتباع چند و مسلم گردید که بهیچ عیب خاطر در اطاعت او حاضر و معدی را در سروری با آنها بار نید استند و شاه و  
 بشهر و دکان این مملکت را ملک خود داشته رعایا را بجای اولاد می پروردند تا دید اوقات خصم از جمله احوال و نصبار باشند

و عادات و معاشرت و لباس و رفتار و عادات و رسمه است اگر بر سرست و یکام دل در دوستان  
 بر خورست و بر سرست از یاد و دولت خود کثرت و زلفه را مایه آبادی ملک دانسته اتهام تمام در زیره حال و انفس ابرام  
 آنرا داشته اند باین سبب ملک آبادان عموم خلایق شادمان بود و سعدی که با رعیت صلح کن و از جنگ محرم بن خشین پنهان گشته  
 شاهنشاه عادل را رعیت لشکر است و فقیر تاج سلوک نیک و ثمرات بد سلوک در دروب شاهزاده عالی گوهر که بادشاه  
 عالم بنا و عصر است با جماعه انگلیشیه بیستم خود دیده و بگوش خود شنیده اول که خبر آمد بادشاه مذکور در سوره و غیره عظیم آباد و قناتار  
 یافت عاصه رعیت و سکنه شهر بے آنکه احسان از دیده و ذراته عنایتی از خون گمش خشیده باشند بمقتضای احسانا سے  
 سابق آباد و جدداد که بر خلق بود بے اختیار دعا گو و نظیر جوت و بود و چون رسید و غلبه ظاهر رخسار کرد و در این  
 بر مردم گذشت و در ساسه انگلیشی در آن زمان نهایت اتهام سے خود ندانایان و اتباع ایشان امدی را از خلق خود  
 زنجارند و هر جا لشکر ایشان با سر در سے تنها یا معدود سے از خدنگاران سے رفت ممکن نبود که بر کسی سے رود و در آمدن کا  
 شاهزاده مذکور که نمانده و نمانده بطرف عظیم آباد تمام خلق را دیدیم که فرین بر باد شاه و دعا مایه اے فتح و غیره از انگلیشیان  
 سے خود ناما بحال که زبے التفاتے صاحبان و تعدادی عکله و حکام دست نشان ایشان بجان آمده اند دل و زبان مردم  
 برگشته و بر عکس احوال سابق گردیده است در سرکار بعضی از اصحاب انگلیشیه جماعه در هر کاره از هر قوم که باشد در و حشم  
 دیوان خانه و مدار علیه اکثر امور گردیده اول خود او غرض مردم را بنابر اظهار اقتدار خود و سلوک کما سے غیر مناسب بر سر کار انداخته و  
 با و چیز سے رسانید و خود را سلوک با و زلیل گردانید و ندانست که از او در فتنه و احوال حضور آقا و صاحب خود است  
 و الا انواع ایند و استخفاف با و نموده نماند که از ندانست که با صاحبش برسد و بانندی و دیوان سرکار صاحب خود و با جماعه عجم  
 با هر که اتفاق و زبیده معامله هر که بر صورتیکه خود بپند ظاهر نموده انجام میدهند و اولوالایضا و نماند که قدرت کردگار اند و هر  
 صاحب سرکار علیحد و همین قسم عکله جدا گانه دارد و هر چند حاکم جائے مخصوص نباشد باز هم هر جا برسد حاکم است و احوال عکله  
 چنانکه مذکور شد مردم این دیار که همه حکم رعایا دارند باید دید که حال چگونه خواهد بود و چنان از عهده فرمان پذیری چندین  
 صاحبان و عکله و اتباع ایشان بیرون توانند آمد

### دوم اختلاف تمام در رسمه اکثر اوضاع و رسوم

زبان که مفتاح و خاتر قلوب و ضرائر و واسطه اظهار سر اهرم دیگرست فیما بین اهل هند و انگلیشیان از کار خود و مغل است  
 و اکثر اصحاب انگلیشیه زبان هندیان نمی فهمند و اینها زبان آنها و باین سبب اغلب اوقات صحبت هندیان که از باب غرض اند  
 یا صاحبان مذکور بنا بر عدم توجه و ضیق فرصت که لازم هر یک از این جماعه بنا بر کثرت کارهای متعلق بنفس است و تفاوت  
 لغت و تفهیم زبان علاوه آن شده و مثلی مجلس تصویر است و هر دو از صحبت هندیان فائده بر نمی دارند لیکن چون هندیان  
 محتاج اند بیشتر مشغول در کار خود و تخییر اند که چه کنند و اگر دیوان یا فشی و واسطه انجام و تفهیم باشد براسه محتاجان و وسه  
 مرجع بهم رسیده است و ضایع همه مضر و برودین از عهده مقدورست شود و بهر صورت موجب از جا را خاطر با احتیاط فین  
 بدینا شد که مدت حکومت هر یکی از این جماعه که حاکم هر جا است بامتداد کشد البتة زبان و رسوم و عادات آنجا آشنا گشته  
 مردم آنجا را به آنچه باید خوب بشناسد و یقین است که کار با سے آنجا نسبت به بیکانه جنبی غیر عارف و لغت و رسوم

آنگاه بے تر و خوشی سرانجام می تواند داد و چون جمیع احتیاج بطور ولایت خود دارند ازین جهت اکثر اهل حرفه هم منفلوک و متعلق در در  
تفصیل قوت لایموت عاجز و لا علاج اند زیرا که حاکم و مالک و اغنیای احوال این صاحبان اند آن بجا که هر یک کس رجوع آرد در  
از پیشه در زیر پا خود و متعلق بر دارند مگر معدودی از اهل حرفه مثل خا و بنجار و سردار و دیگر گردان ایشان هم بطور سابق بلکه پیشه  
بیشتر از پیشه است خود اند که حاصله دادند و شاید در دستا و دیگر هم از اهل حرفه باشند که فقیر درین وقت تحریر شده که از آنها نیست  
و پیشه و دران دیگر انوبت بگمانی و آوارگی اند و طایف بسیار به جلاسه وطن گزینند و برخه بنابر حسب و من چهرت  
و مالکای ساخته و در وایس میوت خود آرمیدند اما احوال در بریشانی و بیکار و سر که قوت شب بستر خود بلاسه عمله  
تو بدور و سر که وجه طلبان و بیا و گمان محصل آنها بعلت چهرت می سنی باید و دوا با آشتیه بیکارگان را کار بجان و کار و باخوان  
که سیده و این طایفه حکومت خود و در وایس و طلبان آن شامل حال جمیع بیکاران بے نوبست و احتیاج من باطلی و  
دستی در ازانی و بجا ندارند و فریاد در سر غیر از خود ندارند چه صاحبان انگلش خود از استماع احوال و فریاد از غمت جسته  
انهارا بغیر خود اراک سپردند و خود و اراک و عمله ایشان رفاه خود در تبابه اینها می بینند و بر در ویکه اراک و سر و خوشی  
دست و خوان خود می چند جمعیت از که از شمع باشند شعله را بایندگی و می کنند از بسبب معلوم غلام زندگی و احمد بیک که احوال  
خود و در سر از دست پندیان بر آمده بعد صاحبان انگلش قلع و قمع دارد و این خود سر سو قوت گشت در در نگار اند که بکام فریاد  
از و توانی داد و امر دیگر نیز بهر چه عسر و آسیر تبدیل ده

سوم اختلاف در تعیین ارباب حل و عقد معاملات

دربین دیار دوزخ سابقہ ضابطہ آں بود کہ احوال اشخاص و مقامات آنها در ساسانی معاملات و کار داری و حسن نیات  
در یافتہ ہر کس را بکار سے کہ لائق آں بود دوزخ مدہ و سر انجام آں کار چنانچہ باید برمی توانست آمد و ہمارت نام در شہیت  
آں کار دشت بہمان کار مقرر کی گشت بنابرین کار داری و فنی یافتہ دشا گلزار استہ می بود در صاجان انگلیشیہ شراکت نہ کردہ  
منظور نیست بلکہ مارج نوکر سے و پاس رعایت اشخاص و خواہر دساتط ملحوظ گشتہ بآن کار مقرر می شود ہر چند فنی بعض از  
تخصیص آں امر باشد لیکن آنے رود کہ تربیت و منظور پند بچہ کردہ شد کہ شخصے در جائے بکار سے ما موگر دیدہ و از لواحق  
و جو نب آں کار مقرر سے ہم رسانیدہ بحال غریب بر تہہ ہمارت و لیاقتش خواہر رسید و وقت تقویض کار داری با دین وقت  
است و سان وقت معزول و دیگر سے کہ نہایت اجینیت از ان کار داری در بجا سے و منسوب گشتہ می رسد و بنابر ضابطہ  
مستمرہ این صاجان کہ پیشہ آمد و رفت بولایت خود دارند و ادا و داد تو من گسے و از بجا نیست نقد ان معرفت از معاملات  
و عدم ہمارت ان ہمہ را لازم افتادہ و انتقال زر ما سے خیر ازین ممالک بولایت انگلندہ فرض و تحمیل کردہ و ہر دو  
امر مذکور غلط است فہم در انتظام و آباد سے این ممالک پیشتر ہر ساسے فقر و زر ما سے خیر بہین صاجان و دینجائی آوردہ  
وزر مذکور ہا زر ما سے سابق ہمیشہ در بہین جاد و زر و سائر بود و گاہ سے باشد کہ یک شخص سالہا محنت کشیدہ و دما سے  
در کار داری ہمہ رسانیدہ اسید و ارمیہ حکمران سے با ہوشیار سے و کار داری ست ناگمان دوسہ کس نازہ و از دوزلایت  
کہ از کار داری سے خبر بعض افراد ما تہہ نوکر سے آنها فوق مرتبہ این شخص ما ہرست رسیدہ و بجا سے او سے نشینند و ان کار  
کار داری ہوشیار طوین و نیز از شہتہ مردم از تہہ و کار لائق خود کردہ دیدہ و از دہ خاطر بولایت سے رود و بے خبر ان

بجای اوشسته نیاز مردم اطلاع بر احوال انخاص بدینا و ان عیار که با آنها رجوع آورده باخماسه سزید روح نموده  
 مرجع امور غلبه می گرداند و عیار ان مذکور کار بار را مصالح و انتظام تمام را برهم می نمایند و تا این صاحبان تازه و در  
 بر احوال پیش آورندگان خود گاهی بایندهیات ست و اگر اجیاناً آن شخص کار دان هم در میان اینها اند لیکن چون بنا  
 کار بار کونسل است گفته و کرده ادوات آن سپهر کس بی خیریم تصدیق قول و فعلش ننماید بکارش آئیند و نور سیدگان مذکور  
 بالنسب بر یک کار ان متوسل و از دوسه مرتبت خود بر اظهار کار دان بر شیار اعتماد و اتقائے نکرده جز درانی و غلبه ظرف  
 خود که سه چارگش اندن می گذارند که مرضی اویش رود چنانچه گوزر بهادر را هنگام درود و جزل کلا درن و غیره همین احوال  
 پیش آمده و در افتلاز سته هم غلب او فوات همین حالات روی میدید

### چهارم کونسل است

کونسل که با خدمت شورش است که غلبه ثانی در باب تعیین خلیفه اخراج نمود و غرض او جریان امیرالمومنین  
 مرتبه خدا و ادوات آن سرور بود و عبارت از اجتماع آراسه اصحاب است بر یک امر و اگر اختلاف در امر  
 هر طرف کثرت اصحاب باشد آن سخن مقبول گردد و در صورت تساوی طرفین چون صاحب کلان بنا بر رفعت و قرب  
 حکم دو کس دارد هر طرف او باشد همان سخن مقبول در ایش صواب است چنانچه در شورش عجب اگر کن بود و این نمایان  
 اگر چه نهایت امتحان دارد و چه حقوق و شرائع متفق است بر حسن مشا و رات اما بشرطی که مستشار مومن باشد و بایست  
 اغراض و قصبات در میان نباشد و این امر اکمال درین مردم و در اینجا خود نیست و در شورش هم نبود معنی در امور کلیه  
 غلبه که محل تردد آرا و بد شخص اقدام عظام باشد می باید نه در هر جزویات و بدیهیات بنا برین اختلال سکے و نظام  
 معاملات و انفصال قضایا و تعیین احکام رو سے داده و بنا سے کونسل چنین افتاده که هر قدر امور در دوسه روز  
 حضور صاحب کلان هر جایا صاحبان دیگر رجوع شود و اهل حاجت التماس کنند همه آنها ذخیره باشد تا روز کونسل بر  
 و امور مذکور در کونسل بیان شود و و کلا سے ارباب احتیاج حاضر باشند اگر ازان همه امور را سے انفصال یافت  
 جواب آن مندر ایام بد والا امیدوار کونسل آئینده باشد چون اجتماع آراسه مختلفه چندین حیات و اغراض گاه بشر  
 دوستی باکے و گاه ناخوشی با صاحب حاجت گاه بنا بر اختلاف طرفدار یا که یک دو کس از کونسل طرے اختیار کرد  
 و دوسه کس دیگر طرف دیگر گاه ناخوشی تو سلطان یعنی از صاحبان با اهل طلب از جمله شعرات بل معتزات ست و متا  
 امیدوار سے که شمشیر ایان کسے کامیاب و غلب خائب و فاسد میگردد و چون در از منتهای بقیه یک شخص کار دان عارف با و  
 انخاص و معاملات کار گزار و فرمان رومی بود و دوسه کس عمل و ارکان میداشت و مجرد التماس احوال شخص با جمعه و مقصد  
 قصیده آنچه مناسب سے بود همان وقت انفصال یافته حکمی صادر می شد و در باب غرض یکام خود رسیده معاملات فیصل  
 می گردید و سالها در انتظار و عمر با ناکامی و مضطربانی گذشت در ابتدا سے ایام حکومت این چهارم هم که یک صاحب  
 کلان و یک نائب کار گزار مثل هم را چه شباب رای و غیره و مقرر بود بر صورت کام رومی خلایق می شد و نیمه حیرت و در  
 خلق خدا را لایق نمود اگر چه مثل از منتهای مشا و رات از اغراض و اغراض مذشت اما کار هر صورت که آنها را مستور و مناسب از  
 اوقات بود و زودی انصراف می یافت و این سله حیرت و انتظار مردم را نمی گذاشت چنانچه هنگام معزولے و تاراج مذکور



که باریج و نهرت و پوشیار جنگ صاحب کلان بود و در مرجع معاملات گشت بنده در غرض گذارش نمود که همارا چه شتاب راسه  
هر دو وقت قریب بیعت روز و نعلت شب متوجه فیصله معاملات و مستحق تمکات ارباب مابات بود و ملا تامل کار با ساسه  
مردم اجرامی یافت احوال تدارکش بجه صورت منظور است گفت مثل همارا چون همارا دستم در بار عالم گشتن و احوالی  
مردم شنیدن و فهمیدن خود ازین نمی توانستند اما هر که اغرضی و عرضی با قدر اطلاع کند طلبیده و دواش را شنیده و  
فهمیده تدارکش خود نمود گفتیم به حجاب و در بانان مکمل شود که عرض همه کس می کرد باشند همان وقت تا یکسد نمود چون  
ما فدا الامر و پوشیار کار گزار بود و تبعیت تسلیم و نفیقان و روان و دشمنی و بیج کس نمی فرمود و این قسم گرفته بود بیل می آورد از آن  
باز ازین احوال موقوف گشت و مرجع کار و تقاضا بسیار شده آثار را بمرم رسیدگر چند روز طسرا بوان لاهم اشک چشم  
مردم بآستین غایت و شفاق پاک کرد و ما بعد ازین چه شود و ظاهرا هست که استر فاسد یک کس آسان ست چاره آرزوگی  
شخص واحد هم می توان نمود اما چاره رضا و غضب با نزد دوست کس بلکه زیاده که مع ارباب کونسل و عمله و ابلع آنها  
می شوند از خیر تباب و توانا بکسی از غار جان بیرون و از قد طافش افزون ست چنانچه بعد اندک روزی از مغز و ساسه  
هماراجه شتاب راسه که عید رمضان آمد و اعیان شهر دارکان دولت بعتر و رت نذر و میرا که با دیوید هندوستان که  
بهمایاراج می گذرانیدند بهرج کونسلید و ازنده پوشیار جنگ باین حالی که بداهت دارد می برده دید که کسی را که یک شهرتی  
با یک روپی برای گذرانیدن نذر می بایست احوال شیخ عدد باین ناز عید را بآید و این کار با فوق طاقت بیچاره است  
با هر که فهمیده در عید انعمی حکم داد که یک نذر بیضا صاحب کلان کافی ست دیگر بکسی یا بدوین قسم عمل اندام بعضی خوشامیزان  
صاحب زر و زرستانی با وجود ممانعت برای اطفال حسن عقیدت خود و در خانه صاحبان دیگر رفیق نذر را دادند باز دیگران را  
که مقبور و غنچه خوف آرزوگی صاحبان که مبادا گمان برند که هندیان قدر را کم نذرند ناچار همچنان گردن هندیان رضا  
را بقفنا داده و در وای ساسه خود خاموش گشتند

بیجم اختلاف و مغایرت اصحاب انگلیتشیہ در وضع دربار بادخلع این دیار

سلاطین معدولیت آئین و حکام و الاستقامت و ستان اوقات را برای هر کار سے تقسیم فرموده قصور و فقور سے  
دوران لے خود نیز ان قبلہ عمدہ و کار بود کے کار معاملات مالی و ملکی دوم مقدمہ عدالت و دوا دی خلق خدا در سے  
هر دوام در جنت و در روز معین نموده با آئندہ شان و شوکت و رفہ و غنمت و در روز دیوان کردہ بلا زمان و عیان در پیش خود  
بارعام سے دادند تا یہ کہ پس حاضر شوند و عرض حاجت خود نمایند و سلاطین از احوال ملک و ملک خود اطلاع یافتہ بتدارک  
انکہ حاجت یابان باشند نیز از نذر و نماز زمان و رعایا نیز از فیوض آئینا بهره یابند و اکثر یکجا نموده در ممالک محدود خود می گردیدند  
و احوال ملک و رعایا را بنظم و گوش خود سے دیدند و سے شنیدند و بین تقسیم و در روز دیوان عدالت فرموده بدار  
نظروان میرسد و در بار آئینا می شنیدند و از دسام و قو غایب عام خلق اسد دل تنگ سے گردیدند و صاحب  
انگلیشہ خاشاکہ دینواں سابق اشارہ بان رفعت از بارعام و اجتماع انام و شماع مقالات و کلام آئینا نہایت شہر و  
فقور و محتر و در پیش باشند و برین سبب احوال ملک و عموم خلق برین جماعہ کمتر معلوم و بعضی خلق از فیوض اشتقاق و  
انعام آئینا کہ آئینا نیز لایا و شاه اند با نوس و محرم می باشند سعدی چنان سے در محتر سے شہر از سیت یہ کہ هر کمتر سے

را بدانی که گیت نه اگر وقتی از اوقات براسه همین کار مقرر فرمایند و مردم را عموماً پیش خود باز دهند و دستات ایشان را بشنوند و حسن خلق پرستی احوال اینها را با خود مالوف و در عرض ذکاوت و سخاوت بیناک گردانند اگر چه خالی از هر چیزی نباشد و مینا در براسه این جامعه نیست اما خود را بسیار برای طرفین خواهد داشت و اسرار دلی را توفیق و در بین همین ملاقات و معاشرت فائده معرفت اشخاص این دیار چشم هست هر گاه هر کسی را نداند و یا به مقدار آنها در کارها شناختند با هر کسی سلوکیکه مناسب حال و قدر است می تواند نمود و بر بر الاقارب کاری دارند از دست او کارهای خودی را بخواهند که رضی و مطلوب ایشان باشد می تواند گرفت و این کار بدون معاشرت و بغض در عادت و اخلاق مردم و مشاهده حالات هر یک در اوقات مختلفه نقل و حکایت اغیار خصوصاً در این جزو زمانه که از باب حقد و حسد و بغض و کینه بسیار اند میسر نمی تواند شد

ششم منافع گشتن مردم از کثرت منافع و محاسن

سلاطین سابق که بعد از تخریب اراده توطن درین دیار خود نمالاک مسخره و حاصل خراج آنرا خاص خود گردانیده دوران هم با احتیاط  
مشارع و جاگیرات و امتیازات املاک رفقا و اوس و اقوام خود مردم این دیار را شریک گردانیدند و دیگر وجه حاصل و در اخل را  
بنابر بردوش خلق این ممالک که از گردن مضافت اند دادگذاشتند امرای مسلم و هند و غیر اینها جاگیرات عمد و لکوک و موبداری  
و دیگر امور فرقه جاگیرات بقدر کثافت خود یافته امید و آرزو قیامت در طلب دوسه نیکو نمیتوان بودند و بعد از نظر قدرت و دولت خود  
از رقابت ارجح علیا می نمودند و این معنی اختصاص با قوم آنها نداشت رفقا و قریب هم قوم و ملازمان جدید اینجا نیز صنعت  
و جنس درین باب بیشتر از گذشته عجزه و ارباب استحقاق و اولاد و متعلقان بان فشانان و دعا گو یان و غیر طلبان امتیاز  
املاک داشتند و می یافتند و وجه دیگر تجارت و حاصلات مناعت برای عموم خلایق و دادگذاشتند هر چند انواع امتیاز  
در آن بود مطلقا التفات نمی نمودند و لکوک مردم سواران و پیادگان لازم سرکارات و سلاطین و امرای بوده برورش  
می یافتند بحال قلیل مردم بجایگزین املاک و امتیازات و وجه قوتی می یافتند آن هم بسبب عدم توجه به استماع احوال مردم اینجا  
و اقتدار اعمال و زمینداران غرض و ستاجران ظالم و عمل خود غرض بی دیانت انواع نقائص و خسارت در آن راه  
یا فتنه چنانچه در احوال اهل املاک بنابر تقدیر یا سه تنور اسیر یک و غیره مذکور شد و بعد بعد احوال در محنت یک سال که اهل  
املاک کشیده بنیضی گوی نو زجر تل بهادر آن ملازمین ارباب املاک زایل گردید و قلیل مردم در زمره برقی اندازان که معروف  
به لنگه اند نوگزشته و بعد قوتی می یافتند بهین و دوسوی چهل نجاه هزار اسوار داشت که در سرکارات ناظم و اولاد و اتباع او زمینداران  
مقتدر ملازم بوده شاخه می یافتند و تجارت چندین هزار اسب بقوات مقدور از سرگردانده اند و از پیشه مذکور به رفاه حال  
نارغ البال می گذرانیدند اکنون نوکری سواران بالمره موقوف و جمیع انواع تجارت مخصوص سرکار کبیری و ارباب انگلیش  
است خواه ملازمان کبیری و ارباب حکومت بپسندخواه غیر اینها کمتر کسی بی شغل تجارت است مگر اکثر سرداران سپاه که آنها را  
کار افتنا ب سه نایب دیگرگاه حکام و ذوی الاقتدار تجارت بپسند رعایا بیچاره را بیکونه مجال امتیاز ازین کار توان بودند  
هزاران اهل حرفه بنابر مردم رجوع صاحبان به شغالات آنها چنانچه در دیگر اختلاف و فروع و رسوم مردم شغل نیز از سبب وجه مساوی  
محروم اند و مقتدران تجارت را بوجهی که مذکور شد مقتدری نمائند تا از بیلوی آنها چنانچه پیشتر مقرر شده بوده اند احوال هم توان بودند  
حیرت و محض قیومیت آنکی است که اکثری از مردم حرفه اینجا تا حال زنده و عیال و اطفال و اوقات بسر برده اند اگر

چند هزار سوار در راه دارائی که مشهور به شجاعت و صدقت اند مثل فتح معزالدین خان که هنوز برادر و لیکن خان و شهاب  
اینها در دیده بند وستان نوکر سرکار گیتی بود، در عالمی که به پیغمبر آمده و کثرت عمارات خالصه در دلی که با فارسان مثل  
مهر پیر و سکهان و شهاب ایضا اتفاق افتاد بهر آنکه سواران بنا بر یاس آبروی خود بکار سرکاری نهند آمد از پهلوی  
اینها فتح بسیار خلق این دیا بهم می تواند رسید و خوانند دیگر مثل افرازش آبا دس و توقیر حاصلات ملک نیز دارد

هفتم اقتدار یافتن زمینداران و اجتماع نمودن بران جماعه

از سلمات عقله ای این دیار و سلاطین فرزند ذوی الاقدار است که هملا هماد با قوای بلکه خود و نوشتی زمیندار کرده ادرا  
ابن الخضر فایز طلب و کوه اندیشی ادب میدهند و نهایت اهتمام در دستند که جامه نیکو در خدمت کرد و گشتی نیابند و  
استنداد و اقتدار یعنی دهناد بهم رسانند که منافس بسیار و اکثر ایماد و خیر رکنین خود مثل سلطان ابرق و قتل و قنارت مسافرن و  
مترودین و رنجاندن رملایا و عموم بر یاد ویرانی ملک و خسارت در انگلاری و قتل در ملک اری از پهلوی زمین جامه نسا و پیشه  
بر اندیشه است در ای نادب و گشتمال اینها خود داران عالی شان و علمه دارکان مقتدر مقرر بود در قول و فعل اینها اعتماد  
نمی نمودند و فی الحقیقه درست نمیده بودند بحال بر غلات از منته سابقه و ضابطه از باب تجارت فائده زمینداران این مالک  
را سر داران انگلیشی بگمان روی ملک خود که هر یک از نجیبی ولایت شان چند هزار گز یا دوسه که در زمین را مالک و دوران بجا  
آورده فایز انگلیشی و میربانی مردم میگردد و به با هم برابر اند برادر زمینداران و نجاران و در سفر و صاحب شخصیت  
آبر و طلب و دست زمام اختیار کار و بار زمینداران بر سر است و میرده اند و اینها جمیع ملک را در ایران و در نجاسه سکته و نجاران  
آورد و منظر وقت فرصت نشسته اند که اگر آشوب روی نماید یکبارگی اعلام فنی و سنازعت بر افروخته نموده است بزرگ و حدیث  
نمایند بالفعل از ضرب دست انگلیشیان رسیده و تسلط ایشان دیده عاشرات در کارهای نمایند و بوسیله توسل با ذیال مکران  
را میر بختاند و صاحب انگلیشی بر ضامن دارد و است فاسد اینها بی فنی برند یا مصلحتی داشته باشند که بر ما بمحول مانده است

هشتم چنانچه شاعری بآن رفت

گورنر و در باب کبیت در همدار جواب قسمت مردم و احکامی که در باره آنها با صاحب کونسل مصلحت و تبلیغ دیگری باید بنا بر  
استعمال بکار با سه خود و عدم فرصت که از هجوم مشاغل دارند نهایت در رنگ می فرمایند و ازین مخرج عالمی شکسته خاطر در کمال  
حیرانی و پریشانی است اگر وقتی برای این کار و شخصی استماع قسمت از باب حاکمات و رسانیدن گورنرها در در باب کبیت  
و غیره مقتضای آن مقرر گردد در همدار احکام و نظام آن در رنگ نشود رفاه عالمی در کمال سهولت و آسانی و خسته تارنگناست  
ساجان در عدل گسترده و صیت پروری می شود و برای صاحب انگلیشیه تقاضای مدد در دهناد و موقوفه ایست و ادعای که بهر خیر  
این مقرر کبیت خود را سه این کار را مقرر یافت و هم انتظار از در باب حاکمات اندکی بر نداشت

نهم چنانچه گزارش یافت

که در سرانجام کار با کار دارائی شرط است نه مراتب نوکره و رفیق پروری اگر پاسبان مراتب نوکره هر جوع دهنده انگلیشیان

کار دادن سلیم انفس پوشیار در خلعت مقرر شوند و اول احوال آنها دریافت هرگاه شایسته آن کار باشند بتوفیق کار بر آنها اعتماد نموده ساخته و پرداخته آنها را تسلیم دارند و برای هر غلته دیوانی کار دادن که پوشیار مستعد و کارگزار مستدین باشد بطور قانونی که اسلام شاه دیر برگشته مقرر کرده بود از جنس مقرر شود و در انقلاب کونسلیه با بدو تفصیل مقرر شود و چون ارباب کونسل خاندان و کارگزاران و نوکر باید آداب نوکری را کارگزاران بعمل آرند اما صاحبان و ملازمین و دودنخواه کبکشی و دست به مسلح و در معاملات امنای فرموده باشند و دیوان و فشی ملازم خود را مرجع معاملات نگذارند چنانچه در عهد جاج و دست بر پوشیار جنگ و مشرب و دیوان بهادر و دلاور جنگ بود و هرگاه حیانتی ازین نوکر کارگزار ثبات و ظواهر گرد و سترایش بقدر جرم یا نیت تا دیگر هم کاران او مجرت یافته از راستی بیرون نرود و هرگاه بنای شوره و کونسل ضرر و باشد در عدد ارباب کونسل نقیض فرموده زیاده از دوسه کس مقرر نمایند چه کثرت ارباب حکومت موجب منظر اب و فقره خاطر رعیت و عهد بر آبی چارگان از استرفاس جمع کثیره متعذر است چنانچه ذکر شد گذشت و در تعیین مستندی آنجا و کل عمل و فعله خود ارس و غیره فخص مبلغ بعمل آورده کسی که معامله دان کار شایسته و خیر خواه عموم الناس باشد مقرر شود بلکه حاجت بطور خود ارنیکه بحال مقرر اند مطلق نیست کونوال لائق کار که پوشیار کم آزار باشد برای شهر باد در مفضل عمال نیکو خصال کافی اند و هرگاه آنها هم که تقرر یا نند اندیشه برای مردم تا کیست و باز پس معاملات خود با مردم آن غلته که در آنجا متعین اند داشته باشند یقین است که کار با مردم و رونق گراید و خلق بسیار از انواع ابتلا و آفات بر آید و معنی هر دوسه و همانند ارس ظاهر و عیان و خلق و اوقای شانه رطب اللسان احسان و شتاخوان حکما تمحسن باشد و سلمه التوفیق ان خیر صاحب در رفیق سعدی خد اتمس را بر رعیت گمارد که معمار ملک است و دوازده ساله که بداند نیش است آنکه خود خوار خلق که نفع نوجوید در آزار خلق بی ریاست سپردن بآنها خطاست که از دست شان و ستادند است و بگو کار بر در بند بری چه بد بر و دری خصم کار خودی به سد آنکه که خود اری بعبا حبان انگلیت میفرگشته این بلا هم از سر خلق خدا برخواست

### دوم در امور سعادت گستری و رعیت پروری

احسان که خلق این دیار عموما رعایای صاحبان انگلیتیه اند و حامی غیر از ند و مردم و شتاق اینها نند باید جانب ملازم خود و قوم و مقربان دومی الا شتام چنانچه آئین سلاطین عدالت قرین بود بخود نداشتند احقاق حق همیشه مقصود باشد که نیکو نای دنیا و خوشنود و خداوند اعلی و دنی و تسخیر قلوب و موجب استقامت حضرت علام انبیر است و وسیله بقای عمر و دولت و از دیار سلطنت ملک و سلطنت چنانچه سعدی گوید بیست که حق بران است بردار و در چنانچه شتایش حق نگردد و عمل این کار باید از جمیع عمل و فعله بی آزار و درضا جوس بر در کار تا دراز و دیانت معور و از طمع و رشوت و پاس خاطر ماسه مردم نفور باشند و باین حال از اولیای نعم بنابر حفظ ابر و اسه خود قائل بود و غیر رضای اسد قائل و اطاعت امر و مرضی آقا ام دیگر منظورند و هرگاه چنین کسان یافت شوند و به شاهراه آنها بقدر کفالت از سر کاران مستدار معین و رحمت شود که از طرف اوقات گزاسه خود و عیان و احتفال فارغ بال بوده و این جهمت و است خود بلوت حق سعی و رشوت نه آلائید بحد سد که این کار هم بعبا حبان توفیق یافته دست دار و غده های چندی ازین کارگزاران خند و بندگان خدا را اهلان و آراشی میسر آمد

## یا ز دہم غماض و غماض در جہرا تم و تفسیر است محقر

چون کہ کتب معصوم تو اندر و انسان بقضائے دوائے بند کب است بسو و سببان اگر ہمہ جا در وقت حاد و سزا محظوظ و منظور باشد  
 کسر کے از امت سیاست محفوظ و مصلحت تو اند ما بدست سر اسر غماض است ابن سینا دشت ازین چشم پوشیدہ باید گذشت  
 و در جزا و سزا با کثافت لغو بطر انکہ آن دیار نمودن و کثافتہ از دوسے ہر دوسے از افراد خود چون چہ مردم ہر کار ہر چہ مقنا ہ باشند  
 بآن رویے سازند و دشت نمی نمایند اما بغیر اتما قیامت مست خصوص اوضاع و خواہد عد است اما شاہی اصحاب انگلیشیہ کہ  
 و کلاست انگلیشیہ اند و صاحب معاملہ بر تہ اوبے لازم ایشان و عدالت فصول و موہما دارد و ہر مہم اختیار آن باید کشید و  
 تا انفعال قضایا بر نیے باید نمید کہ چہے شود و چہ خواہد کرد و پیا یان کار بچہ خواہد انجامید و بچہ دعوایے کے مدعا علیہ  
 خواہد حق اشد و خواہ غیر حق اگر وثیقہ قضائی حصرے کہ در برابر دعوے نزدیک شدہ باشد و اصل کثیر بجا رہ حق و ناحی مقید بشود  
 و اگر ضامن ہم رسید و معاملہ صورت انفعال یا تسکین نیافت باید تا دوازہ سال اگر تفسیر دارد و اگر ندارد مقید باشد  
 و بر اسے ترجمہ بعضی سرچہ قدر حروف کہ زبان انگلیشی ترجمہ کردہ شود چہ قدر مترجم بہتر جم باید داد و با وجود ہمہ عسر و پریشانی  
 کہ مردم ہندوستانی را الا حق است باید یک ماہ و بچہ دفتار حاکم عدالت کلکتہ بنابر جواب دعوے خواہ حق باشد و خواہ باطل  
 یا فقط بر اسے گواہی بہین قدرت کہ معاملہ سر حصرے کہ را یکماہ نشینید یا بہر صورت بر ان اطلاع در و در گچہ گواہ ہم نہ باشند  
 باید اہل و عیال خود را در بتلاست فقر و ناداری گذشتہ در ان مکان بدست و ہوا رود و از رسیدنش در سزا اگر موسم عدالت  
 نہ اند یا حاکم عدالت خود بر اسے تبدیل ہو جائے دیگر مرد باید بہ موجب و ناحی را ہما در سزا بگذراند و دیگر انواع بایا و دمن  
 در و کہ گے در سزا کا گاہے نہ بدہ و نشینید نمایا ہمہ اگر بگذرد اطلاع بر ان ضوابط متعذر است با این احوال باید درست  
 کہ چہ معیبتہا دہشتہ خواہد بود در ان بلا مبتلا شستن و از اہل و عیال و دو ملکان مافوق گذار گفتن و پیا یان کار خود کہ بجا خواہد انجامید  
 در دنیا فتن و اما زبا اند تقاضے و جمیع عبادہ من ذلک اکثر و در الاوقات انہ مجیب الدعوات

## دواز دہم اختصار و بر انظار عمل و فصولہ معین فرمودن

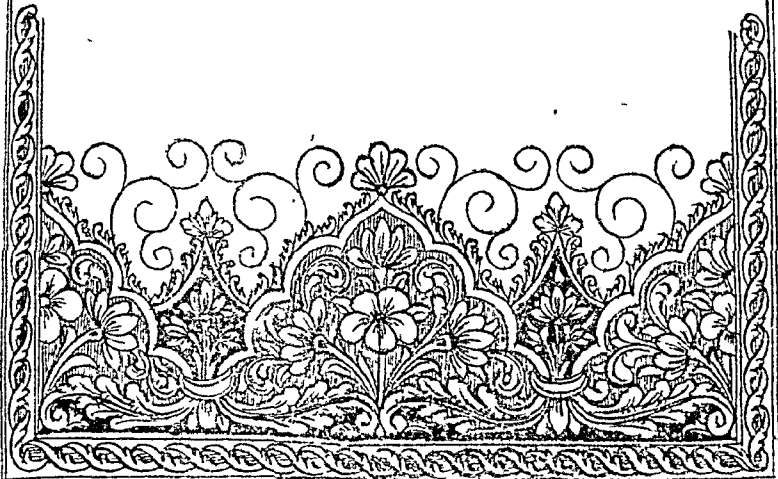
خصوصی ہنگامی کہ گے از دست انہما یا شرکائے آہنا ناشی و شکایتی دہشتہ باشد خامہ در امور علیہ مثل قتل و خون یا عرص  
 و ناموس یا مقدمہ مال بسیار چہ درین صورت امکان ندارد کہ معلوم بر اند خود رسد و حق بقدر عامہ گرداید کہ در بہادر و  
 ارباب سبکست و حکام متلاصق پیش ہر کہ تم رسیدہ حاضر گرد کار ہاے عمدہ را پس سر انگشتہ ہمگی است متوجہ استماع مقالات  
 او گرد و در بنور و تحقیقات حکایت مدعی و مدعا علیہ رد اختہ رخصت اسد فغانی و فریاد دہی و داد دہی معلوم بجا رہ منظور  
 دار و دسی بیخ و کشت ہر را دستار نماید و بعد تحقیق و تحقیق علیے ہا ہی علیہ بدون آنکہ بایکی لغت و یاد دیگرے تکلیف  
 باشد انفعال دادہ احقاق حق فرماید و اسد دلی التوفیق صدرے شیرازے بیعت مراد ما نصیحت بود و گفتیم و حوالہ  
 باشد اگر دیم در فتنہ ہا ایضا کہ گینا بد گوش غبت کس بد بر و ولان بلاغ باشد و پس دو ما علینا الا بلایا کہ مدد ملی لائق و لشکر  
 علیہ انما لکالیق بکرہ و بکرہ کہ این نامہ و مجتہد گرامی بہر تیارے فراموش کسور اللسان این عاجز مستند فیوضاتہ سنے  
 غلام حسین بن ہریت علی خان بن اسد علیم الدین سید فیض اسد الطبا علی بنی کسنی غنا اسد غنم بالنبے و اوسے

والله اعلم بالصواب والحمد لله رب العالمين جميعين صورت انجام و نسطا ارسام یافت اگر اجابت هست بنیان بعون الله الملك  
المنان و فائزانه بتمه حالات و دقائق محمد شاه و احمد شاه و عالمگیر خان و سوار محمد شیر شاه شاه عالم یا شاه اراکند  
سنة ۹۵۱ و سوم محمد شاه مطابق سنة یک هزار و یک صد و پنجاه و سوم هجره نبوی صلی الله علیه و آله بزبان ظلم داده  
آید منه الاعانة و التوفيق انه خير ارجم و شفیق تم الکلام فی هذا المقام يوم الاحد و عشرین من المحرم فی سنة خمس و تسعين  
من المائتين الثانية بعد الالف من الهجرة المعتمدة على صاحبها السلام و آتیه

## تمام شد جلد دوم







بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و ثناء سے یاد فرمادے علی الاطلاق و شکر و سپاس خالق انفس و افاق بل جلالت و ہوسعد و امان عرسمہ افلاک و کونین شیان زادہ  
 خاک بطاعت مختلفہ و اسے شستی باہر از ان زبان ہمد استنساند و کہ ایمان بارگاہ کوش از طبقات اہم بقیوضات آسمانی و انبیا  
 نہانی صمدان جہان و سلاطین دوران را تاج بخش و ملکستان و در و دنا معدود و مملکت غیر محدود و شمار آستان عالمک  
 آشیان صاحب سحر افلاک میر جہاگیر غرض سر پر قلعہ کشائے افلاک زمان فرماست کشور، الماک سرافر و کونین عارج منارج قرب  
 قاب قوسین ناخ ادیان و ملل خلیفہ خدا سے عز و جل سبب الانبیاء و الرسل مبعوث علی اکمل صلیت محمد کہ لولاک در شان اوست  
 جہان جلمہ مزون احسان اوست، صلی اللہ علیہ و علی آلہ الدین و در خواستہ بلالاستحقاق و وجوب طاعتہم علی الامم نے  
 الافاق از ویب اللہ عنہم الرحمن و الطرحیم تہذیب و لیسر لیم برادرہ الخلق و امارتہ سیرا اما یعد بر اسے بینا نیاسے مستخر ان آثار  
 و متفحصان انجا رخصتی نمائند کہ در کتاب سیر المتاخرین من الثامن عشرۃ الی خمس و تسعون سن المایہ الثانیۃ بعد الالف کہ این  
 اقل الخلیفہ بل الاشی فی الحقیقہ غلام حسین بن ہر بیت علی خان بن سید علیہ السلام بن سید فیض اللہ کسی السیابا  
 عفا اللہ عنہم بعفوہ و رحمتہ متعدد سے تحریر آن شمشہ و احوال صمد یا شتا مغفرت پناہ محمد شاہ زمانہ مال بیت و دوم صمد او  
 مطابق سنی یک ہزار و یک صمد و پنجاہ و دو ہجرت سے جوئے در ان کتاب نو شمشہ بند از ان احوال چنگا کہ و عظیم آباد در بنا برجوم سوار  
 آہنا با سلسلہ زبان قلم دادہ باجمام رسانید متعہ احوال زمان زندگانی بادشاہ مذکور و سلاطین از مملکتہ ما بعدش موجود و نمودہ گنجائشہ  
 و غیر دیگر آریستہ آبدنبار ایفا سے و مدد و اداسے عمدہ شر و عجز بر آن نمودہ از و ہب بے منت و بخشند و بی منتعت مامول و مملول  
 است کہ این اجزا و اوراق را صورت نظام و انقیام و آفازش بر اسیر ایہ انجام و انتقام گرفت فرماید و زبان خامسہ  
 بسور اللسان این فقیر قاصر البیان سر فرستہ بر اوززل و خطبات تحریر یہ بیانت فرمودہ پذیر اسے انوار انظار گردانند و





از غمہ شاہ جهان آبا و بیرون رفت و بتاریخ بیت و چہارم مذکور خلعت مہربانی و استقلال خدمت توجہ اسی دریا بر بانی خصال  
 توفیقی پدیزن معین الملک پسر عتقاد الدولہ نمر الدین خان غنایت شدہ و ہجرتین سال روز شنبہ ششم جمادی الاولیٰ انتظام الدولہ  
 سیر کلان عتقاد الدولہ بفتح مسوہ خود در اخیر جمیع کہ باقتال مظفر خان برادر خان دوران امیر الامرا بعد از فتح نادر شاہ سبب یافتہ  
 بود و نخست شدہ روز دوشنبہ چہارم ہجری مذکور بمصنام الدولہ پسر امیر الامرا خان دوران مصصنام الدولہ ہزاروی منصب افتادہ یافتہ  
 ہفت ہزاروی شدہ و ہجرتین سال شادی تختہ دای میر نمر الدین خان پسر عتقاد الدولہ با دختر مظفر خان برادر خان دوران شب  
 شنبہ بیت و سوم جب و شادے کتختہ دای انتظام الدولہ سیر کلان عتقاد الدولہ با دختر امیر الامرا خان دوران شب دوشنبہ  
 غرہ ماہ مبارک رمضان بمیل آمد و روز شنبہ سوم محرم اکرم شروع سال پنجاہ و چہارم از ماہ دوازہم ہجری سے نبوسے صلی اللہ  
 علیہ و آلہ نوروز شد

### ذکر سوانح سال پنجاہ و چہارم از ماہ دوازہم ہجری

شب شنبہ بیت و چہارم شعبان سنہ مذکورہ دختر سے از بطن صاحبہ محل در خانہ محمد شاہ متولد گشت و این صاحبہ محل دختر  
 صفیہ سلطان بیگ خانہ ملکہ زمانی خواہر ازادہ سادات خان ذوالفقار جنگ ست کہ محمد شاہ شیش و اورا بقدر ازدواج خود  
 آورده بود و چون عظیم الدولہ خان انتظام مسوہ مالوہ و انتزاع آن از دست مرہٹہ نتوانست مور دے اتفاق یافتہ گشتہ از  
 نظرش افتاد و خیر و سہرا کے بسیار داشتہ از بیعت عتقاد الدولہ و فریہم کہ برادر زن او و دیگر تر تھا دخت ازادہ سے بود  
 ناگمان باقتضا سے تنگ نظر سے از پادشاہ افکار ازادگی نموده از حوٹلی علی مردان خان مرحوم کہ در پنجاہے ماندرن اذن نصبت  
 کو بج نموده در چار بارغ ذریعہ نقل مکان کرد پادشاہ بر او غضب ناگشتہ از منصب سادات معزول فرمودہ بشریتہ الدولہ خان صدر  
 سابق منصب مذکور غنایت نمود و خدمت دار و ملکی گرد از داران باغ خان و فوجدار سے سہارن پو بقیض الدین خان غنایت  
 شدہ و از خان و غیرہ رسالہ اران پادشاہی بنابر دست عظیم الدولہ خان مقرر گشتہ گردیدہ اسوئش اقامت گردیدہ پاسداری  
 سے کہ دند از بعد شش و ہفت روزہ بہت کشیدہ بخانہ خود مساوت نمود و ملازمان خود را بر طرف نموده منہ دے شد و در  
 ہمین سال بعد عید الفصحی ستارہ دودوب بمقدار یک گز از ستارہ اس ناکی بچوب در برج جدی نمود از گشتہ ہر روز مرئی می شد کہ  
 بطرف شمال میر و در قریب یک ماہ مانده بعد ایام عاشورہ معدوم شدہ و در چہار شنبہ سیر محرم اکرم شروع سال پنجاہ و پنجم از  
 ماہ دوازہم ہجری سے نبوسے صلی اللہ علیہ وسلم نوروز شد

### ذکر سوانح سال پنجاہ و پنجم از ماہ دوازہم ہجری سے نبوی کہ سال بیت و پنجم جلوس محمد شاہی است

روز پنجشنبہ پانزدہم جمادی الآخر سے سنہ مذکورہ قاضی القضاۃ تاج محمود خان انتقال نمود و روز جمعہ بیت و سوم ماہ و  
 سال مذکور خدمت تعناہمراو الدین خان مفتی مرحوم و خان مذکور بمطاع خلعت خدمت سطور معز گشتہ و روز یکشنبہ دوم  
 رجب سال مذکور شریعتہ الدولہ خان صدر الصد و پسر میر گلہ فرخ سیر سے انتقال نمود و در ہمین ماہ و سال قرآن معلوتین در آخر برج اسد  
 موافق تربیع جدید یکہ لسمی راہ جے سنگہ گواہد و ہتمام میرزا خیرالدین و شیخ محمد فابدر مندس در عند محمد شاہ پیرایہ آغاز و انجام یافتہ  
 و در اول سنبہ موافق تربیع البیگی شدہ و روز شنبہ بیتہ ہم شوال المکرم سال مذکور باغ عظیم الدولہ خان سے اذن و اطلاع

دینار و پادشاه از خانه خود گذشته فاصلا به پورگشت دهان در بری تعاقب گرفته و در نش پسران اعتماد و دینار و جبار علی خان  
 و ملکباشی سردار سوران ملایم قونجا با پادشاهی با دودمان رسوا و در ساج کبابی و انواع دیگر معین شدند و عظیم السدخان باستان جمال تمام  
 قطع منازل نمود و در شب و روز با پور رسید و ذکر باخان نام لاهور که با عظیم السدخان هرگز نبود و در پناه خود بدلا سارده فیلی و پسر  
 و دیگر لایق عیادت از سر قوای بسته و در پسران و دینار و ملایم را با طایفه از ضیافتها نموده و تفقدات فرمود و عظیم السدخان در احوال آنها  
 کرد و خوشنود و در حضور یافت و از آنها مع عظیم السدخان در پنجشنبه چهارم ذی کعبه سفره گردید و پادشاهان و عظیم السدخان  
 در قلعها به پادشاهی بعد چند روز بعد گشت و در آن شوال سال مذکور قرآن حین در برج سینه گردید و در دو شنبه  
 هفتدهم ذی القعدة محرم سفره گردید و پادشاه و تفریح بسیار و شکار در بارغ متصل قصبه کوسه رفت و از بیستم ماه مذکور  
 پادشاه را از مرض شقاق و دردت کینج که از پیشتر بود اشتداد پذیرفته آس در فرارغ بدن و نفیض در مجاری اکل و غریب  
 و نفس هر سیده و قصبه بسیار کشید و شب پنجشنبه بیستم قصد نمود و در لایق سپانید و صحت نایافته آخر شب یکشنبه سلخ ماه مذکور  
 در اصل قلعه گشته شقایق است و در پنجشنبه بیست و چهارم محرم ابرام شروع سال پنجاه و هشتم از ناله و دراز دهم محرم  
 نبوسه صلی الله علیه و سلم نور و در شد

## ذکر ساج سال پنجاه و هشتم از ناله و دراز دهم حیرت مطابق سال بیست و هشتم جلوس محمد شاه

در روز و شب بیست و هشتم جمادی الاولی سنه مذکوره سعدالدین خان میرانش که خانسانان پادشاهی هم بود و حضور بای کورنش  
 مانگرفته از شب شب سینه جلوسه سیفته محبت قیلا گردید و در دودمان که بهمان حیرت عارض داشت با علم از غرت شتافت و در روز  
 جمعه و در دهم ماه و سال مذکور عظیم السدخان میرانش بیعتا غلعت ماتمی و کباب خدات پدرب مع افتاد و نزاری منصب و  
 پالکی جمال در سرافاز به یافته خیمه زار و دیرانش و خانسانان پادشاهی شد و در ابتدا به ماه رجب سال مذکور فرامین  
 و شقه باستانه خاص شاه بعد از ملک امیرخان بهادر و ابوالمنصور خان بهادر و صفدر جنگ و ذکر باخان بهادر و ناظم لاهور و ملایم  
 و در آن وقت سنگه رانور و راجه دیر راجه سنگه سواری و دیگر امر متعین طلب حضور شرف صدور یافت با صفت جا به هم علم آمدن  
 بحضور رفت اما بنا بر ضعف پیر و آسایش و جا به کمرانی شش موی و کهن چون فرود تے دمی بود و در خواسته نیامد و  
 که حیرت بر تفریح ملک که ناگه بسته اولی قلعه تر جیانی را بر محاصره نموده مفتوح گردید و از آن ملک ارکات را از قوم نو است  
 از ترس نمود و راجه دیر راجه به سنگه خیمه شعبان که دهم بود و یا سینه دهم ماه مذکور علی اختلاف الروایات فوت شد و در آن  
 از دودمان او و دو سه ملا و پادشاه را به ذکر به ستور معین و دستر که عادت بنودت سوخته با اصلاح هندستی  
 شد و در پنجشنبه محرم و کسر ناله شتات فوفا ناله یاسه زده

ذکر و در عهده الملک امیرخان بهادر و ابوالمنصور خان بهادر و صفدر جنگ و حضور و آمدن میرزا بهلول  
 پسر زکریا خان خواهر زاده و نرسا ز لاهور

بعد و در دوشقه باستانه پادشاهی صفدر جنگ که از زبان دم اخلاص و اتحاد با عهده الملک زده خود را از جمله منوسلان  
 آن والا دودمان می شمرد و ناله قبول و امتناع امر مذکور بهایا و اشاره عهده الملک گذشت عهده الملک

دفاق و اتفاق چنین مقتدری با خود در حضور ضرورت و صلح و توفیر در ترغیبات خردان نمود صفدر جنگ سبب الاضمار و تمییز  
اقامت حضور در دست دیده در فکر انجام ضروریات افتاد و بعد از اتمام کارهای خود که ازل اولی ملازم همکار او و از خدمتکاران  
حسن اخلاق با علی درجه اقتدار رسیده بود به نیابت صوبه خوارزم فرموده و چند روزی بنابر اختیار عمال و ملازمان سرکار و بنابر  
استقرار توقف نمود و عده رسیدن بدارالخلافه شاه جهان آباد بعد از یک زمان از رود عمده الملک با و داد و عمده الملک  
مدتی بسیر قبل از صفدر جنگ از صوبه آله آباد کوچیده روانه دارالخلافه گشت و رسید بجنجان ایرانی را که از قبل او حاکم کوه و درجاعت  
آبیه بود بر صوبه نائب گذشت و در یکشنبه بیست و نهم ماه مبارک رمضان از ارسال مذکور طرف مبارک قلعه مبارک شاهای بر سر اعلی  
دریاسه جمنار رسید و آخر روز شنبه غره شوال روز عید وزیر الملک اجتماع داد و دلداره بهادر در استقلال عمده الملک آمد و در روز یکم  
یسوار سبک فیل داخل شهر شاهجهان آباد گردیده وقت نیام عمده الملک بفرست کردنش بادشاه و تقبیل قوایم سرسلطنت  
مشرقت و فتح گشت و در او وسط شعبان سال مذکور فیر همکار و المرحوم و در فروردین شنبات روزی که ساعت سعادت تعینت  
صفدر جنگ از خیمین آباد آورده بار آه حضور بقصر بود بدیده نه کوره که در کز دست صفدر جنگ بود رسید سیم یک خان دارو  
دیوان خانه صفدر جنگ حسب الامر آفایه خود با استقبال والد میر و آیه مرحوم غرور اسلام از صفدر جنگ بر دو والد ملازمت  
نموده چون فوج و سوارای او تیار و انتظار ساعت تخار بود ساعتی در خانه سیم یک خان توقف فرمود بعد ساعتی عبد الرحیم خان  
منج باشی آفتاب را در مطر لایب دیده بصفدر جنگ بنیاد نمود و صفدر جنگ سوار گشته داخل میش خانه خود که در قریب مسافتی  
اقایام دی دشت گردید و بعد از روزی چند اوایل شهر رمضان المبارک کوچ فرمود و مع اهل و عیال روانه دارالخلافه گشت و بر  
لب دریاسه گنگار رسیده لایم فوج و ملکن پور که خزان شاه مدارست سید چار و در مقام نموده بپشتین پل از نشی با س  
رکاب فرمان داد بید تیار سبیل راجه نول را سبب صوبه نام شخص گردانیده خود بخود فرمود و از دارو فوجدارای سرکار خیر آباد  
داده چهار راجه نول را سبب حضرت می کرد و سبب گفت که شمار پنج سفر شیده رسیده آید چند روز آنسوده اگر صحبت میان نماید نائب  
برابر باشد خود امید ماند و الا بجنورا خواهر امید آمد والد میر و حضرت راجه نول را سبب سید به چهاره اوفت بخیر و فوج کول جلیسر  
آمد صفدر جنگ در آن روز مقام نمود و در هم عید که عبارت از رفتن معالی و استماع خطبه است خیمه از لشکر کفایا علیه برپا کرده تقدیم  
رسانید و بعد از آن طے منازل فرموده متصل بدارالخلافه رسید شاهجهان آباد بهادر صفدر جنگ پس رسیدات خان بزار و سعادت خان  
بربان الملک که خالو زاده صفدر جنگ و براسه خود امیر سبب بود مع راجه پنجه فراین وکیل صفدر جنگ در و سبب منزل پیشتر استقبال  
آمد و صفدر جنگ بتاریخی که این وقت فقیر متذکر آن نیست بربل درپایه جمنار رسیده از جایگاه منزل بود و در جبهه با کمال تحمل  
مع فوج مغلیه و هندوستانی که هر یک سوار خوش اسب و خوش نیراق بود مخصوص فوج شکی که لباس بدن از مقررات متلون  
و مساد کاسه نقره و سپان ولایت و شمشیر و عمارهای اقبال و زرتاری و حوضه کاسه طلائی و خنجر و سه نشان فیل و در نهایت  
شکوه با فوجی انبوه بود که البته کم از ده هزار سوار و پیاده بود و مجاوی قلعه بادشاهی اول روز رسید اتفاقاً نائب بارانی باریده  
هو اصاف بود و صفدر جنگ موافق ضابطه و سوسه برنج شمن دیوان خاص که طلائی است و قتل خورشیدیه می درخشید از قبل  
خود آمده سلام و ادب سلیمات را در محمل آورد و لمح استاده بعد از رفتن علفای گل از قبل طره و محمل که بادشاه معسوب  
خواهر سراسه محملی استاده بود باز سوار شده به فرودگاه برگشت بادشاه هم از تماشا سبب فوج و سوار سبب او که از بزرگ شمن  
سے نمود و محملی شاه در آخر روز شنبه یا در هم ماه شوال سال مذکور که ساعت سعادت تخار ملازمت بادشاه بود و در یک بقلعه



انکلیه رسید و از نوکران آنها باز گرفت و بر سر راهی درج و بعضی را مقتول ساخته به فارس برگشت چون به هند فرستاد از حرات او  
 سلطان بنود مجتبی با او در گرفت و در شاه جهان آباد ترک رفاقتش نموده فرخالدوله را که نامی داشت بگرفتن صوبه حرات بر تخت  
 در شیه آن داشت که او در آن فرج غلغل را از لایان صفدر جنگ با خود گردیده و سامانی بهر صورت بهم رسانیده و هم بر این ضرب  
 دست خود مغلوب و صوبه مذکوره را منسوخ سازد بعد از آن هر چه از دستش برآید بمیل آرد چون فرخالدوله سعی نموده هند و غلغل  
 آن صوبه را بدست آورد و فرج غلغل که در لایان صفدر جنگ آسایش یافته از امتحان اطاعت و محنت در ناقت  
 نادر شاه بر آمده بود و محمد یار خان را می شناخت که شمره است از آتش تهر و غضب نادر شاه بر بدن با او همان جا نگاه  
 لازم دارد و از رفاقتش هر باز زده و می به ترک ملازمت صفدر جنگ نشد مگر قلیله که با او در بینة توسل و حقوق آسایش برگردن  
 داشتند همایش گزیدند و محمد یار خان با همان قدر مردم فرخالدوله را همراه گرفته کجرات ستافت و دست و پایی نزد ارباب بار  
 قلت صفدر و در تنای هوای اراده او صورت گرفت و با فرخالدوله که هیچ محض بود صحبت از موافق و عقاید یاری از رفاقتش  
 منزه بود و بدو ظن خطر فایز خدمت نادر شاه گردید چون رسید نادر شاه گفت از پیش من بر سید چه باز آمدی عرض داشت  
 که گشته شدن از دست چون تو جو انگریز زندگی در میان نادران مروج نموده و بر نگاه آورده ام نادر شاه را بخود خواند  
 او خوش آمده قلم حضور بر جبهه زلالتش کشید و یکطرفگی فارس یا هرات گردانید و فرخالدوله در غیبت او اسیر و تسلیم گردیده  
 بعد خرابی بسیار از شاه جهان آباد برگشت و منور دس بود تا در دور پنجمه ششم ذی کعبه هجری سال باران بسیار و گرگ که هم در پیش  
 اکثر جاها بارید و برف در عهد شد بود چنانچه اندرون قلعه در دیوان عام برف افتاده و اسب و دوسر هلاک و دوسه کس  
 دیگر میوش در کشند و در دروشتین نیست و پنجم ماه مذکور بر سه پسر شخ سعد الله غلغل استی و مرگت شد

ذکر وقایع سال پنجاه و هشتم از نامه دوازدهم هجری نبوی صلی الله علیه و آله و سلم مطابق سنه بیست و هشتم

نہ کورہ و نہایت جنگ نیز تاجی تحقیق بود و او علاء مہربانی مع سرخ مرص بہر دو بار ضایت نموده با سال بعض تخت بنگاہ کلم کرد  
 و پیغام و مانیانم عظیم آباد فرمودہ فرس گردانید و غزوہ سی قندہ سال مذکور فقیر برابر در جہاں مع انجیر عظیم آباد رسید و در سرخسینہ  
 و جہم جہادی از سر سال سطورہ آیل و مرہام ہماراچہ انجیری سنگہ سواکی غفلت راچہ در سراج جہ سنگہ متوئے ملازمت بادشاہ  
 نمودہ بواسطہ خلعت پنج پارچہ سہ افزائے یافت و در یکشنبہ پانزدہم ماہ مذکور بنا بر تقرب قربت پرہیزاران مذکور کہ حسب المطلب  
 بمحض آمدہ بود و ہم براسے آوردن ایشان بادشاہ بواسطہ خود وزیر المملک اعتمادالدولہ بنا بر یک سہ اسے فانی نمیدہ اور رفتہ و اسے  
 شستہ بمغرب بنام خود برگشت و آخر روز ہماراچہ مذکور نمیدہ وزیر براسے حصول ملازمتش آمد و شب شنبہ بمیت و ہفتیم جبب چہدین  
 سال چاہیوں تخت برادر محمد فرخ سیریں عظیم الشان اتغال نمودہ و رجوار غراخواہ قطب الدین جیتی مدفن گردید و در یکشنبہ  
 بست و ہفتیم شنبان بہین سال خود اداری گویا یار محمد المملک بہادر از تغییر خزانہ و موہ و اسے کشیم بعدد رنگ بہادر از تغییر  
 اسدالدولہ اسد یار خان بہادر انسان مخلص ضایت گردید و این اسد یار خان دست گرفته و جہم آوردہ و محمد المملک بود و  
 ہم اسے ایچا رہ منور سے و مردم از تقرب بادشاہ شد و یک یک بالابند ہر دو امیر بچاہے خلعت و محنت گشت مفرد رنگ  
 برادر خانوزادہ خود شیر رنگ را مع حوسے از منلیہ دہند و ستانے بقدر حاجت براسے بندہ بست آنجا فرستاد و شیر رنگ  
 در بخار منہ سہرالد کہ مرد تاج و گردن کش آنجا بود و محمد و بیان دزد و غ ستمال کردہ طلب و دشت و بعد آمدنش با دو  
 و خاک کردہ مقیدش گردانید و مسل مدسے در آنجا ماندہ و تفرق منزلات آن بلدہ جنت نظیر نمودہ از سیاب خان را کہ کیے از  
 رنقاسے - فخر بہرنگ : ہ - و ریخت موہ مذکور گذشتہ خود سادوست بشا جہان آباد نمود و آخر شب شنبہ ہفتدہم ماہ  
 مبارک رمضان سال مذکور عظیم الدخان کہ از مدسے در خانہ بادشاہی بھوس بود و دخت زندگانی با ہم آخرت کشید و با مشال  
 و افزان خود لمحنی گردید و دوسر ساعت از روز مذکور بر آمدہ نوش اورا در خانہ افش آوردند اعتمادالدولہ بنا بر قربت قریبہ آنجا رفت  
 هجوم مردم بسیار در آن مکان کہ جہش افتادہ بود بنا بر آمدن وزیر روید ادا اتفاقا آن مکان تہ خانہ دشت بسبب کثرت بار  
 مردم یا بنا بر سببی از آب بختیہ صفت آن تہ خانہ فرو گشت و وزیر و اکثر مردم بنا بر ناخیر در آجال شان محفوظ ماندند و  
 لاش اورا برودہ و رجوار فرار شاہ نظام الدین بجا کہ سپردند و آفرماہ ذیقعدہ سال مذکور از انجین در اول برج میزان و بنا بر  
 دجبت بار دوم آفرماہ صفر در سال پنجاہ و ہشتم از ماتہ دوازدهم چہرے دبار سوم بہار استقامت آفرماہ ربیع الثانی  
 پنجاہ و ہشتم از ماتہ دوازدهم در آخر برج سنبہ شد و ہشتم با ہفتیم ذی الحجہ سال مذکور سلطان اغرا لدین پسہ کلان  
 معز الدین فوت شد

ذکر سوانح سال پنجاہ و ہشتم از ماتہ دوازدهم چہرے نبوی کہ سال بیت و ہشتم جلوس است

علی محمد خان رودیلہ کہ نام او بنا بر بیضے تقریبات در ضمن احوال کشتہ خدین سینت الدین علی خان و قیر آن سامنہ در دفر دم مذکور  
 شد اگرچہ بہر دو رودہ افتانے بود و ہم کہ نامک اما بہرہ از شجاعت و باقت سرور سے دشت و از غفلت و آرام  
 غلبی وزیر المملک اعتمادالدولہ کہ اسے اور وئی گرفته با وجہ اقتدار کہ سید مجلی از احوال و حساب عروج و ولعاصی اقتدار  
 و اقبال آنکہ اول بطور عامہ دارال ملازم عالی موہم اذبا و بلا و لواج آن بودہ از زبان فشان و نیکو نمیدہ مامودہ المظاہر کام  
 و در آن دیار صاحب نام گردید مدسے در ملازمت غلٹہ و سلطان و فرید الدین خان کہ از طرف اعتمادالدولہ صاحب اختیار

و حاکم با اختیار و آداب و دود اندر زندگانی نمود و در جاه و چشم و بگشته شدن سیح الدین علی خان مظلوم برادر امیر لاهور حسین خان  
 شهید مرحوم بنابر اینکه در وسیله مذکور با عظیم السدخان در قتل سیدم قوم بر فاخت حاکم مراد آباد شریک بوده و بلا و تها نمود و فرود  
 روشناس و وزیر صاحب منصب و جاگیر و حاکم بعضی برگشت آن دیار گردید چون صاحب غرم و اراده بود و بهر تقرب و تدبیر در  
 تسخیر محالات قرب جوار کوشیده بطور افکاره از جاگیر در آن آرام طلب و وزیر بجهت برست آورده اقتدار یافت و وزیر الدین خان  
 و عتیقه السدخان که از شجاعان زمان و حاکم با اختیار مراد آباد جاگیر وزیر بوده اند و گذشته به عالم آخرت رفتند و بنام انقاسی در  
 زمره آنها و ملت نموده اکثری از و ساسی فرقه مذکور را با خود رفیق گردانید و فاخته نواح قندهار که از مصدات افغان  
 ایران آورده و دشت ادبار بودند با شتمنا را فغان دوستی او و جوق جوق پیش او رسیده لازم گردیدند و علی محمد خان بلقش  
 در وسیله در جوم شهنشست چون اقتدار فراوان یافت و دست سلطنت و فغان امرای دوش بهت و دهنماک و استغراق وزیر  
 در شرب بدم و صحبت قمر طغیان گل اندام بر مصفیه خیمه و در قتل گشت مرور و زبده سر از اطاعت و مالکنداری سرکار وزیر بخند وزیر  
 را بهر چند که از قوم روژا بود و نائب صوبه مذکور گردانید و اسباب حرب از قبیل توپ و بانها سب بسیار و دیگر مایحتاج از  
 سرکار خود داده علم نگه داشتن فوج هر قدر که خواهد و در کار داند داده با تنظیم صوبه مذکور و محالات قرب جوار و تدبیر و گوشمال  
 در وسیله در بر تندر و دیگر کفشان با موخر و در راجه هر چند به محالات متعلقه خود رسیده و فوج از بوسه لازم گرفته با سامان موخر  
 در کمال غرور حکمرانی پیش گرفت و در وسیله منظور مقتضای شورش و بغاوت و اطاعت و انقیاد داده و قدر تقصیر است و اندک تحیف  
 در محالات و تهمه خودی خواست هر چند فکر کثرت فوج و علم وزیر و امید یافت از ولتسات او را مطلق نمی پذیرفت و  
 با و در مقام کاوشش و فکر بر انداختن و از رخ دین بود و در وسیله حال بدین منوال دیده با رفقا و در ساسی قوم استخوانه نمود  
 چون افغانه اکثر صاحب جرات و بی باک و در تحصیل زمینداری و تسخیر ممالک پالاک می باشند هر چند را با خود در کمال غناد  
 و عدوت دیده علی محمد خان را اشاره بجنگ از خود در دین باب همه هندوستان شند و خان مر قوم مستعد آماده گردید و لشکر  
 از است و بجنگ راجه هر چند بر خاصیت از تر میایست و در فغان گشت و از جاسه خود خبیله مقابل گردید چون تلافی حکمران  
 قریب گشت و بیند آن فاصله در میان نماند و هندوان که در هند سن و قیام تاریخ بوده تاثیرات و جرم علوسه در عالم کون و فساد  
 بلکه در طایفه سنگساری و بجات آخرت برابر با فاق کائنات میدادند هر چند بخوبی حکم بهر چنان خیمه فغان تاریخ سو خود مختار  
 گردید و جنگ در تعویق انداخت و در معرکه خود مسلک بسته و توپها چیده و خواست که ایام هند و دمار رسیدن روز و عود بطلان کون  
 و آمد و رفت سفر و رسل گذرانند و وسیله برین حلیه شمر گردید و چون هر دو لشکر نزدیک بوده اند شش شهرت لازمست و  
 ملاقات بار راجه در صبح آن شب داده و هنگام محاربه خود آراست و ساسی از وزیر آورده بر لشکر هر چند که غافل بود  
 سخت و آن فرد که در پیشش انسانم شغف و اخت هر چند خبر و در دوشگر افغان حزب سنگر با و رسانیدند همین جواب بر  
 زبانش بود که از فغان تاریخ جنگ و سوار است تا فوج و در وسیله در سنگر آمده و در زمره هند و هندو دشمن بر آورند  
 در پایان کار پیشش موتی رم که بجن و جمال شهرت داشت با سواد و در سوار شد و راه آخرت گرفت و هر چند  
 در پیشش گاه و حواله گشته بود دیدن بر خاستن و گاهی بر و کشتن بر اثر بر رفت و علی محمد خان را اسباب از و آن فغان  
 بی پایان بدست آمده فتحی در کمال عظمت نهایت سهولت میگرفت و اعتماد الله و الله بے غم و ننگ بدست از دشمن  
 غیر اخته زن خود شعله پور سے رابع پسر که کوشش معین الممالک که میر نوشه پور بود و بمصالحه خستند و علی محمد خان



در همین دریا که شیل بود به بجزیره بود با معبد دوسه از ملازمان خود و سوار سه کشتی آمد و ملازمست بیکم و دیگرش فرود آمد مالک را در سه  
و معالیه را و افغانان داد و گویند که با دختر افغانان فرزند زبیر است معین الملک هم متفرق شده بود اما از کجاک دوز و دوح او خبری  
سموح نشد خلاصه از آن زمان هر قدر از غلجه و کزبان رسید مراد آباد و بریل و آنول و دیگر اول وین گره و کسین و در و در و غیر  
مالک آن ضلع آهسته آهسته درید و تفرقش در آمد و قریب سی چهل هزار افغان و در سیله غلام و کانی شش گشته دم از فرود آمد و اقتدار  
از دو تنیکه حمده الملک و مصدق جنگ بمشور رسید به در علیه سلطنت که دیدند پادشاه در بر مقاصد وجود افغان فرگور متنبه  
ساخته ولایت بر تنبیه و استعاضای او نمودند پادشاه نصیحت مخلصان پذیرفته آتش بنی سینه ساعتی قبل از طلوع آفتاب  
بیست و چهارم محرم الحرام سال مذکور بطالع و لوبد علیه گوشمال افغان سلطوره اعلام نهضت بر افراشته و بارغ لونی نقل مکان  
نمود و بعد از آنکه سیزدهم سفر از آنجا که حیدر بر دریا سه پهن شدن و از آنجا که سیزدهم از ابلال مرود و در جزیریت و درم  
سفر سادات خان بهار در دو افغان جنگ خالوسه ملکه زبانه را بصوبه دره سی و قلعه اری سی و در آنجا که شاهی ابلال را در  
نموده و عطله کاسه لبوس خاص که در آن وقت پادشاه پوشیده بود و عنایت شمشیر خفاص خنجر و کمان و قوم آخر و زار  
لشکر که حیدر به شهاب متصل شهاب ابلال در سیده و در خنجریت و سوم ماه مذکور در غلجه و در در خنجریت و ششم و غلجه  
سبار که که دید و بکار خود کشته خال در سید و پادشاه اول ماه ربیع الثانی در کسین و در در افرش بقعه جادون رسید علی محمد خان  
ناب جنگ پادشاهی در خود ندیده بقلعه بن گره متحصن گشت و افواج پادشاهی قلعه را محاصره نموده نظر فرمان بود قائم الدوله  
قائم خان بهار در قائم جنگ خلف محمد خان بهار در غلجه جنگ بگلش از در الملک خود فرخ آباد و فرخ بسیار و لشکر پادشاه  
رسیده و بساعت دوازده و یکصد و شصت و شش پادشاه متفرق گردید و در اوج نول راسه نائب صوبه ادد که غلام مصدق جنگ بود با فوج و  
اسباب شالیه حسب المطلب از قاسم خود نیز در سید چون در میان لشکر شاهی در اوج نول راسه قلعه بنکر بود و احوال  
سے رفت که علی محمد خان چون دشمن حقیقه خود مصدق جنگ راسه و اندر وزیریم با او اتفاق داشته شکست و فوج کار با سینه  
مصدق جنگ سے خود بهار و در انکام عبور اوج نول راسه که بغیر درت نزدیک بقلعه خود آمد افغان در قوم راجه مذکور را در تنها  
یا فتنه در آن طرف قلعه با او محاربه کند و ششم راسه راجه نول راسه رسید و موجب دهن مصدق جنگ که در قلعه مصدق جنگ  
از پادشاه استیذان نموده با فوج خود با استقبال راجه نول راسه رفت و در او بهار خود گرفته در کمالی که در فرزندین لشکر وزیر  
لشکر خود رفت و راجه نول راسه را بلازمست پادشاه رسانیده انوار عطا یا براسه خاطر داریش و از در سه خود با دو پانصد  
و لقمه چون وزیر بلاست تخیر اتفاق در زبانه با آنکه قردا که علی محمد خان با وزیر خود بود در وقت اورا علی ارم حمده الملک و مصدق جنگ  
گرفته در باطن تقویت او سے دو بهر دو بهر فرگور هم رویه را با اختیار او که گشته آفتاب از انکار و طبع شمر و در وزیر و سله  
عقود تقصیرات افغان مذکور گشته آخر فرجه سوم جمادی الاول سه سال یک هزار و یک صد و پنجاه و شصت و شصتی و شصت است و او را  
بهستانی پیچیده بلازمست پادشاه همراه خود آورد و پادشاه با ستم فراسه وزیر ملک کشان و کشماسه او وزیر و داده فرمود که این را  
خواه شأ فرمودیم و در دم براسه مشعلی اموال و شهاب قلعه مذکور گشته و خیر غلات که برای خراج سپاه فراهم کرده بود بسیار  
در است آمد و بعضی توپا سے کو پاک و نقد و منس غیر غلام و چند ضرب توپ و دیگر چیز خود که قلیط که نزد قائم خان امانت داشته بود  
طایفه گشته در غلجه کار پادشاهی گردید و در در خنجریت و درم ماه مذکور پیش حمید بطرف شهاب ابلال و در در خنجریت و پادشاه فرجعت نمود  
راجه نول راسه و قائم خان بگلش در خنجریت بیامی خود رفتند پادشاه هم عثمان فتح و نظر اول و در خنجریت فرجه جمادی الاول فرسه

سالی مذکور بطالع آفرین اسد در غل تلفیه جهان آباد گردید

ذکر قوت بعضی امرا و سال مذکور و بعضی سوا آن دیگر

در آخر ماه محرم نوازش علی خان در حرم رحمت حق رفته در استان قدیم شریف مرفون گردید و در جنبه چهارم صفر شرف خان  
 پسر کلان امیر الامرا همسایه الدوله خاندوزان آفتابان خود در شرف پیر پیر خون خند در یکشنبه مقیم با همسر خود در شرف در صفت  
 اخیر ماه ربیع الاول سال مذکور اسد الدوله اسد یار خان مرحوم انسان تکلیف رحمت الهی وقت بعضی او را با کبریا که مولود و  
 مولود او و بایش بود در ده بخاک سپید و در دیوکان پوشتیاری و دیوادی علوم آشنایع موزونی در شرف و شعر نقد در مذهب خود خوب  
 می گفت بدینگونه عمده الملک اردو حفر علی خان که این عزیز هم ازین قبل و با والد مرحوم بیار شاد بود و چون الدوله نگه داری خان در یک  
 شخص دیگر که این وقت نام او در خارج مانده ملازمت پادشاه نموده او و حق خان در اول روز ملازمت بخجاری و در وقتش دیگر  
 حاضر در شرف حفر علی خان رفاقت عمده الملک گزیده بر ترقی دیگر کرد و حق خان با آسمان تقرب پادشاه و قیدار رسید  
 ذکرش گذشت در اسد یار خان هم نانی مرتبه او و شرفش هزاره می نصیب و با اسد الدوله مخاطب و صاحب مایه و در شب گردید و  
 رساله او بخجرا رسواری در شرف عمده الملک به کینه آنگه بر اصل حفر علی خان و دیگر ملازمتش در کجا  
 نمایند خود از الدیاد و گرم نمودن رحمت پادشاه و ازین منجید شاه را ازین حفر ساخن رساله شریف دروغ بر طرف کشانید و با وجود  
 خوبیا سبب ازین حرکت معلوم غلطی که دیده حالات خوش از اسد الدوله گوش رسیده و به خوبت پیوسته از آن مجامع کس آنگه  
 حاجب که عبارت از خود است یک حد و چهل نفر لازم بوده اند و هر روز نهنگا کس چند وقت نبوت بر در دولت سراسه او حاضر  
 می بودند باین طور که یک روز یک جماعه و در جماعه مذکور در در دیگر جماعه دارد و در این حال جماعه مذکور از آن رحمت  
 مردم و شور و غوغا که در حضور امرای مقتدر و از آن غیر مقتدر این زمانه می نمایند و چون بوده اند و فقط بر است نام و در این مقام مردم  
 محل بر ذات داخل او نمائند لازم است و با جماعه چند هم می آید از و در سلوک مصاحبان و برادران می نمود و به نبوت مردم  
 از و خوشنود بوده اند و به غیره و در این دور با آن آشنای طبع او میاد بود و شرف اقدار با آن می که با صفت نفیق می باید  
 زیست که به تناسل رفیق می باید زیست انسان این هم با آن شرف و کلمه زیست و با یک چند هر طریق می باید زیست  
 و که ایضا که قصه شیخ شتاب باید گفتن که مشکوه نان و آب باید گفتن انسان تا مرگ گفتگو لابد است و افسانه بر می  
 خواب باید گفتن و در روز دوشنبه نوزدهم جمادی الاخره سینه مذکور غیر رسید که دوازدهم ماه قمری روز دوشنبه زکریا خان نام  
 لاهور ازین سراسه غرور رخت پستی زیست و وزیر که برادر زن زکریا خان بود این خبر را شهرت نموده میر می که خان پسر کلان  
 زکریا خان را که خواهرزاده وزیر و دامادش هم بود در ظاهر به بهانه دیدن پدرش آنچنان روز از پادشاه مرخصت و با اسد و او  
 روز دوشنبه بیستم ماه مذکور اول مسج کو حیدر و جناح استیصال لاهور شتابه سبب به مشکلی گفت زیست و دم غیر مذکور  
 مشهور شده وزیر در راتم شست و بعد از نقض رسوم تعزیت روز دوشنبه بیست و ششم بمشور پادشاه رفت و از آنجهان روز  
 علام محمدی الدین خان صاحب خدمت بیوات خلعت نصیب بنابر ضبط اموال زکریا خان یافته بلاهور رفت و در روز دوشنبه نهم  
 شعبان سال قمری بعد از خلعت مویه دار است لاهور و ولستان از آن آفتاب زکریا خان بوزیر الملک اسد الدوله رحمت مند و او  
 نیابت مویه ماسه مذکور به پسران زکریا خان خواهرزاده ماسه خود و نقیض نمود آخر میان هر دو برادر مخصوص است اینجا می رسد

شاه نوازخان میرزا بسلور برادر کلان خوی بی خان را عقید ساخت یکی خان بعد چند سبب بکلیه خود در خوان طلاس بنام گشته از مستغفلان که بر درجی او بوده اند را بی یافت و باغات بعضی بکلیه ان بی نامی بست آورد و بکلیه کامی بی نامی بکلیه از ان بکلیه که بر سر درویشان جهان آباد رسیده و از خجالت بیج کار گسی خود با انرا گین کرده لباس فقر در درویشان مذلت بر سر زوده جائی بر نهر شهر ساخت و از ان بیج نام نهاده بر سر خود کینه و دشمنی مقرر کرد چون دادا دوزیر و صاحب کیم در روز و چند کس از در خواست او بفرستاد و از خود جهان لباس پوشیدند و بر فقر لباس قناعت در زینند و شاه نواز خان بر و ساده حکومت هر دو موید متکین گشت و در روز شنبه شانزدهم شعبان اسد الله خان برادر کلان عمده الملک و دیگر آمار رحمت از دی یوست و وقت نصف شب پنجشنبه نهم شوال سال مذکور در خانه شانزده میرزا احمد بن محمد شاه یا د شاه پسر سے متولد شد

ذکر سوانح سال پنجاه و نهم از ماه و دوازدهم هجری نبوی صلی الله علیه و آله و سلم که مطابق است با سال بیست و نهم جلوس محمد شاه

روز دوشنبه بیست و هشتم صفر سال مذکور در مشهد در ماه ربیع الثانی سال قمری غلام محی الدین خان که بر سره قسطنطین ایلیا یافت رفته بود و پسر افشار بعضی اسباب و جناس و قلیل زر نقد بجام قسطنطین گشت زشت خاندان با بریه تیوریه است و حالش از خود بود و در آورده در حضور گذرانید و بطلا سے پانچگی بکار دارد و مضافه شعب هجری سرفراز شد و در نیمه سنیر دهم جمادی الاولی میرزا خان خواجہ سر اسد علی زاده نماز عید خوانده به خانیکه خود که عمارت از پسر ششینی است و او در دو بود بر اسد آوردن زن او و در آن بی بی خود که در مذکور بر او عاشق گشته و آن زن بشوهر دیگر رفته بود رفت زن بیچاره بمانند در قنطاری خود خواجہ سر اسد از خرماسق مذکور بر اسد آن بی بی پیر کم شد شش بود و عقیقه عقیقه را بجای بران کار گسی خود و چون طغین بمانند را از عدد بر بر بدید بر آن نیک زن از غیرت مانع و فراموش شد خواجہ سر اسد ناکجا کار و زور اقتدار و قدرت و قرب خود عظمت و شدت نمود و در صاحب غیرت ناب صفا هست خواجہ مذکور را در در حفظ ناموس خود آن و نیک بی نام و نیک از نیم جبر از بیاری در آورد و بیکجا نادر که هر او بوزیر خرج ساخت و آن مرد بخیر از دست ملازمان خواجہ فرورید و از قوت مظلوم تشنه گشت و در در خان را حرج بر پانچگی سوار شش انگشته آوردند بعد از شش بقدر خود رفت و در خار جو خواجہ قطب الدین بن موقوف شد و قسیر بران از قسطنطین که گیاره روز و یکم شده در آنجا می بینیم و در ماه جمادی الاخره قسطنطین بمانند خواجہ سر اسد در و نه با درجی خانه شش است از قسطنطین و منور نموده نمازی خواند ناگاه قشعی مار شش گشته در یک ساعت زشت سستی بست و قدرت مذکور بیکجا نماند و در غرض گشت اولی روز عید بیست و پنجم ماه مذکور با دشا در اسد سیر باغ نالکوره قسطنطین فراموش بر اسد میرزا احمد حق خان نیم اوله خدمت جو کی خاص از انتقال خواجہ میرزا خان مقبول تجوز نمود و تسلیات ابن عنایات بجا آورد و در یکشنبه بیست و پنجم که پادشاه بزر خواجہ قطب الدین پسر و قسطنطین بمانیت بمانیت بمانیت خدمت مذکور سر از اسد یافت و اول روز یکشنبه پنجم پادشاه در محل قلعه مبارک شد

ذکر شافین عمده الملک در حرم بجز رحمت خداوند دنیا و عقی بر خیم حدیث با شاه و خاصه روز از زون خان ناظر

عمده الملک که در یافت امور سردی از جمیع اشغال و از آن خود برتری داشت احدی را در پله عمر کی با خود برآبر نمی پنداشت

و بحسب اتفاق از پدر سلطنت شاهی از بام خانی خود اقتاد و بندر انش پیچیده و مدینه فلیطه با و رسید و مدت هفت هفت ماه صاحب  
 فراش گردید و بعد یافتن محبت هم طاعت آمد و رفت در بار و ستادین بخشنور بادشاه در خود کمتر یافتن خوشنیت را میزد و دید و میسران  
 را در روز شاد و دست به جواب و سوال کارها می خود را به لحاظ تقرب یا دشاه بعد از الملک سیزده خان را بهال در خطبه نشست گمانی  
 بعد ما به که پدر باری آمد بنا بر طاعت طاعت استنادین سهل زمانه حاضر بوده و خدمت می شد و مسند جنگ خود و مخلص عمده الملک و گویا  
 از متوسلاتین بود و بنا بر مقدمه مذکوره اقتدار عمده الملک با و ج فلک دور رسید چون اندک نیز میزد و داشت و با و بادشاه از ابتدا  
 صحبت بنده شکی و در میسر بود و در تقریر سخن با و اولی که امر با ملوک باید عمل نمی آورد و در میولا که از فراط اقتدار میسر میزد بیشتر از پیشتر  
 میا که بهایست نمود و در انجام مطالب و پذیرائی التماسات خود را بر امان خود میاقتدار از حد بر میزد و نعم الله و محمد اسحق خان بهادر  
 و بهادر انش را با آنکه مشغول عنایت بادشاه و درباره آهنگار بر ابرسلطین میدادست اما بقصدنا میا که پدر نشان دست گرفته او بود  
 بنظر کم می دید محمد شاه بر اسه افزایش قدر اسحق خان و اقتدار و حمایت و حرمت او و خواش و ملت خود را اسحق خان با شجاع الله  
 بلال الدین حیدر خان بهادر بهادر جنگ میسر مسند جنگ میسر نموده عمده الملک را از طرف خود بر اسه سر انجام اسباب شادی  
 نگذاشتی دختر مذکور دختر رساخت و مسند جنگ این شادی را در مکانی نیت و نهایت کردیم از فرخ و خوشنودی خود و هم بر اسه  
 استرناست خان یا دشاه نمود و در جلد اسباب شادی نه گزیدار اسه یک هزار و چند صد سبوی نفره بود که در ساجن بجای عروس  
 فرستاد و تخمینا هر سبوی کمتر از صد روپیچه خواهر بود و عمده الملک یکبار از بادشاه خدمت گرفته بملاقات سلاطین مقید و در سلیم گده  
 رفت و اکثر اسه را دید این کار احتمالات میسر ساینده موجب بد شکلی مردم مخصوص بدخواهان عمده الملک گردید و بهر صورت فرخ بادشاه  
 را آخر با احترام تمام از طرف عمده الملک بهر سیده بد خواست و او در ویش روح یافت اما را از اخبار آن نامه غریبه بعد از اسه  
 اندر انید تا که عمده الملک روز اسه اخبار بعضی مقدمات با و بادشاه شروع نموده سخن را طول داد و بادشاه را استماع آن  
 اگر ان گشته گفت عمده الملک بهادر باز روز دیگر عرض خود میزد و عمده الملک گفت دوسه کلمه است با پیشیند بادشاه میسر کرده  
 با از عاده جان سخن نمود باز عمده الملک همان جواب داد تا سه بار همین اجتناب و لازم عمل آمد و خواجیه سرایان که اکثر تنگ  
 حوصله و خلق می باشند در از افزون خان ناظر که درین صفت از دیگران بیشتر خدمت نظارت بادشاه می و بند دست اکثر  
 ابواب دولتخانه و مردم بهر اسه سلطانی با و مفوض و غلام میر آباد اجد احمد شاه بود و تنگ گشته زیر زبان گفت اما این قسم که  
 عمده الملک هم شنید که همین امر در قسم میوزنان هم سایه را هم با تمام باید رسانید عمده الملک بر خفته غلامان را چپا را که گزید  
 عمده مای دولت و سلاطین چنین جسارت نمایند و در جواب گفت که اگر غلام غلام یا دشاه اسم نه غلام و دیگران عمده الملک  
 با و بادشاه گفت که اگر این ناظر است غلام بد بر بخواد بر آمد بادشاه استماله و نموده گفت حاضر شما غریب است آنچه مر می نیاید باشد بران  
 قسم خواهد شد عمده الملک عرض نمود که اگر حاضر غلام بندگان حضور بنظر دارند خدمت نظارت بغلام عنایت شود و غلام شخص لایق  
 را از طرف خود بر این کار گمارد بادشاه قبول نمود عمده الملک ادب عنایت بجا آورده عرض گشت و آگاه خان خواجیه بر اسه را که  
 در و غله دیو نشان انش بود و تجویز نموده اسیر و درین کار ساخت با و بادشاه در فکر افتاده با ناظر روز افزون خان گفت که مر از دست  
 عمده الملک در همین احوال زندگی دشوار بود و هر گاه بند دست نظارت هم با اختیار ایشان روز زندگی دشوار و درین بطور  
 مقید ان خواجیه بود و گفت اگر مر می بادشاه باشد تا در کش نیکی اندر بادشاه گفت اگر می تواند شد در ناک نباید کرد  
 که بعد رفتن بند دست نظارت بدست ایشان باز پیچ می تواند شد روز افزون خان در تلاش شخصی که فاشش تواند شد

افتاد و چنین کسی را چنین آغاز نهاد و با اینهاست خود گفت او را در خود جوهری است که بیشتر ملازم عمده الملک و در شناس او بود  
 و باز در دل جدا شده گاه گاه به کشتن او را با برادر خود بطور پنهانی گفت و خبر نموده از وزیر سید و سایر اهل تمام قبول نمود و همراه برادر  
 نزد ملازم آمده با برادر عمده که در داخل او در بند و بست نظارت گذرانیده مأمور ساخت که هرگاه عمده الملک داخل در دوازده دیوان  
 خاص شود کار او را تمام رساند آن برفت که خود بر این کار حکم بسته فتنه فرصت و گریز نیست و در جمیع بیت و سوم دیوان  
 سال مذکور اول صبح عمده الملک خاص بر اسیهین کار با وجود آنکه روز در با وجود آگاه خان را همراه خود گرفته به بار دایند  
 طاعت نظارت در حضور آمد و در آن روز خان کینه در زشت سیر او در دیوان خاص مخفی از ارباب جای داد و همین که عمده الملک  
 و خواهر جمیع از ملازم ملازمان خود بر آمده داخل در دیوان خاص شد آن بدین یکین از پیش نشست عمده الملک بر آمده چنان که هرگز  
 نمی گاه آن سید بیگانه زد که بجز آن فرست برست حتی پوست و در در زمین افتاد و شش از غلظت بر پا گشت و از کشته در خوش  
 آوردند و در دم چوکی بر اسیهین سوال همراه لاشش آمدند پس ایمان ملازم هر کارش مانع دفن لاش در دیوان اسیهین  
 خانه اش بسیر کار با دشته تا اداست تنخواه خود شدند و مادی علی خان برادر کلان عمده الملک و در وقت فیضان شمس  
 جمیع اهل دیوان خاص و تن و سیرم خان و فتنه و بدخان و اکثر اموار او در اندوگان و در باز آن مرحوم که بر اسیه  
 تخمیر و کفین و قنبره و تسلیم باز ماندگان خانه اش رفته بودند غیر ملازمانش آمده کسی بمال بر آمدن از خانه نشت پادشاه  
 می خواست که همه اموال و حساب او را بر دوش تنخواه ملازمانش هم نهد و حکم بقتل و زندان آنها می نمود لیکن نوکر کسی پیشگان  
 قبول نمی کردند آخر مندر جنگ در میان آمد و در میان بهادر رسیدی بلال را خسته و غلب و تنخواه ملازمان او بدیده خود  
 گرفته در خواست دفن لاش او و دو برین با چرا چهار روز گذشته لاش آن مرحوم اندک تغییر و دوسه بهر رسانیده بود و ملازمان  
 ناسپاس او با دشته حق شناس کار با اینجا رسانیده آخر اداست تنخواه جمیع اجناس او و دریافت و ملازمان عمده الملک هر روز  
 رسید بلال را تا اداست تنخواه پیش خود برین دشته رسانیدن لاش او و در روز چهارم در مقبره تهنیل آمد خان مرحوم جد آن  
 غلظت و متعلقات را بر اسیه روح آمد خان بدش در فتنه گفت اللهم ابقه یا بانه الصالحین بخود و تاریخ شهادت عمده الملک  
 هم عمده تاریخ یافته آخر اجناس خانه اش بفرش آمده و ز تنخواه بسیار و ملازمانش رسید و پادشاه جوهر و طلا و ابرو که بر آن  
 عاشق بود در لاک یا قدری از دوشیت آن از خانه خود داده گرفت و بهر دو کارخانه مذکور مال بجا شست لک رویه بلکه  
 و فرود بود و محصورین بسیار که نگاه گرفتار بلاست مفت گشته بودند بعضی از آن مثل عبد الحمید خان و غیره بعد شست روز  
 در کم و بیش از آن ابام بیکه با رمانی یافته بدر رفتند و مادی علی خان و دیگر بعضی کسان بعد بیست و دو روز و ادا شدن  
 تنخواه و ملازمان نجات یافته بجانهاست خود آمدند و حویلی و جاگیر و املاک آن مرحوم غلبه دوران بزم بعضی مردمان یعنی  
 پادشاه زمان بدختر خود داده سیر محمد سون خان هم الله و الله و

و کرسواخ سال شصتم از نایب دوازدهم هجری نبوی صلی الله علیه و آله و سلم که مطابق است با سال سیام جلوس  
 روز شنبه پنجم ربیع الاول سنه مذکوره نور زشده و از ماه حجب یا اول ماه شعبان سال یکویسمی خان مبارک امام دارالافتا  
 و دیوان خاصه که معزولی عبد الحمید خان شده بود در جمعت آتی پوست بید سوم بختیش سیر و یک نمیره اش طاعت سیر  
 یا رجه مانده غایت شده بر یک پسر که از دودا دلش بود با لابند خدمت و دالافتا غایت گردید و روز پنجشنبه

هفتصد و پنجاه و یک سال و بیانی خالصه به محمد احمق خان و خلعت شش پا در عطا شد در و پنجشنبه بیست و چهارم در کجری خالصه سه دست  
نمود و در چهارشنبه پنج شعبان آخر خان در وقت گذرد از آن فوت نمود و غره مرغان گردید خلعت نامی و خدمت  
دار و علی گرزداران یکستور پدر پسر و چاغر خان رحمت شدر و زینبیه بیست و هفتم ذی الحجه نام خان صوبه دار کابل و اکبر از دست  
احمد شاه ابدالی گریخته آمد و بعد از امت خلعت شش پا در و شمشیر و نعل بامید آنکه چون نادر شاه مرد دست شاید کابل را  
باشی و امانت و چشتائی افاغنه اینجا منور سازم رحمت شد

### ذکر سوانح سال شصت و یکم از نایه دوازدهم هجری نبوی صلی الله علیه و سلم

عمده سوانح این سال و در دهم همدشاه ابدالی درانی و در وقت خلعت محمد شاه باریست احمد شاه ابدالی در ابتدای سال مذکور  
در گذشته هنگامه در و جنگ و عود و دیوس احمد شاه بخت مورد ثابغه جمادی الاولی آمد ایدانت بنابرین ساخته  
مذکور هنگامه خانه و قلع نگار می گرد مختفی مانده که این احمد ابدالی در اصل از کس زاده است و دیوس افغان ابدالی دواز  
جمله رعایای دار سلطنت هرات است بعد قهر و غلبه شاهنشاه زمان خود نادر شاه افشار مقید و بهران پاوشاه گمان میسر گردید  
از جمله غلامان شاه و بعد از آن مورد لطافت اگشته در ملک صحبت سیالان شاهای مسلک گردید و در خیر ربه نیگما شسته  
رسید چون نادر شاه از دردم محمد ابران و فرقه اترک اینجا بنابر استنهاد مراد و ت جماعه مذکوره با خود ملحق نمود جماعه افاغنه و  
افغان توران را بعد مقهور و مغلوب فرمودن مورد لطافت خویش گردانید و اکثری ازین جماعه را سالار لشکر خود مقرر کرد  
اقتدار عظیمی باینجا بخشیده بود بلکه افاغنه را زیاد از جماعه اترک توران ناب و توان داده منظور نظر افغان و دولت  
داشت بجدی که بعد فوتل شدش اکثری از دیوسا فرقه افاغنه دعوی سلطنت نموده در تبار بعضی حاکم ایران تسلط  
درشتند از آن ملک بود از دختان مالک سی هزار سوار که دم اقتدار زده و آخر کیم خان زن بآب تیغ آید از خطه اقبال او را فرود  
نشانیده غلام سرکار خود ساخت احمد ابدالی هم از آن جمله است اما دیوانت لغی خان آخته که نادر شاه هم از او در دل حسابی  
می گرفت در انقلاب قتل نادر شاه مذکور از لشکر گریخته بعضی زرمای زنانه ثلثا سپ جلائی را که بمسکوش میرفت در راه متفرق  
شد و برخی از دیوس خود به سر سانده صاحب سکه و خطبه گردید و در و د و بهند بخت بار اتفاق افتاد و بتدریج افشار آمد و در  
درین ادراک زبان قلم سوانح رقم خواب گذشت بار اول در ملک ملازمان رکاب نادرشاهی او خسته تمکین نام بعد از  
آمد و از سال احدی و هجسین در رکاب نفراتش با او معاودت نمود

ذکر داعیه احمد شاه ابدالی معروف بدُرانی به تسخیر هندوستان و در و د و ناما سرهند و معاودت بکابل  
وقتی که بتقدیرات این دمنان و همیا شدن اسباب سلطنت او بغایت خالق زمین و آسمان  
احمد ابدالی مشهور نظر تربیت نادرشاهی گردیده اوقات آبرومی گذرانید در سال شصتم زمانه دوازدهم هجری نبوی  
صلی الله علیه و سلم نادر شاه رخصت گرفته بخانه خود آمد عند المعاد و در زیارت آستانه لایک آستانه امام الان و کج  
سلطان ابوالحسن طبعین موسی الرضا علیه التحیه و نشاء آمده بعد از آنکه از آن جناب قدسی تاب و در و از آن آستان  
در و نشاء معا بنام را دید که خمیه محقر مثل اطفال در جوار زر فاض الانوار بر پا کرده بر سر او ریخته استاد و پیر رسید

که در پیش این چه خیمه و چه بازی خفته است و در جواس گفت که تویی احمد ابدالی گفت ای گشت این خیمه است که وقت درون از شاه  
 می غلبه و تو دران زمان پادشاه می شوی احمد کی راز راز نقاسه خود را بنیاد گشت که لازم در پیش بوده بر احوال خیمه مذکور  
 بنا ظاهر باشد و هرگاه غلبه وقت و تاریخ بر ضبط نماید و خود بخود متناظر شاه شتافت چون مادر شاه گشته شد محمدتقی خود  
 از لشکر که بخیمه بنشیند مقدس رضوی رسید در اینجا رفیق خود را جاسه خیمه رسید و اظهار کرد که فلان وقت و تاریخ آن خیمه غلبه  
 احمد را صدق قول در پیش به طبق وقت غلبه و خیمه گشته شدن مادر شاه ظاهر گشته به سلطنت خود امیدوار گشت و قوم خود را  
 فراهم آورده محمدتقی خان شیراز را که معروف باخته و مادر شاه هم از ادول حسابی بر میبرد گشت و در ایام مذکور دران نواح بود  
 با خود مشفق ساخت بسبب لقب آفته مادر شاه و قتی بر او غضب شده غایب او کشیده بود و بساعت فشار بعد انقباض قوم خیمه  
 سلطنت بر سر و در تحصیل صوبه کامل را که نام خان صوبه در موبه مذکور با خود و مادر شاه و میر محمد سید نیز در محلات غلبه نور محمد خان  
 انشی مرسله ذکر یا خان را به اینجا میسر بر دیگر متصرف گشته و هر دو کس را همراه گرفته بر سر افغان قلعه که از طرف مادر شاه حاکم  
 قنبر بار بود و خانه او را گشت و قنبر بار را متصرف گشت و شاه صابر در پیش مذکور و نیز بهما جت تمام همه را خود گرفت این شاه  
 صابر بوده است ملا علی خور غلبه مشهور کامل است او هم در پیش بود و مقتدرانه جامه قرآنی القعه احمد ابدالی نام خان را  
 بعد گرفتن خزان تکلیف صوبه در کابل بر ستور محمد مادر شاه نمود و خلعت داده نخست زمو و شرف و آلم بعد رسیدن  
 بکابل مبلغ پنج لکله رویه میباید بفرستد پنج سوار در آن همراه ابدالی همراه در نام خان قبولی خود چون بکابل رسید از خانه  
 آنجا ظاهر کرد چون بنای کار آن جامه بر خدع و دغا ست او را به مبلغ مذکور خارج از نقد و در خود ظاهر نمودند نام خان گفت  
 که اگر زبانی دید جامه باز خواست و دیگری بکشد گفت می خلیم نام خان گفت که حاضر من حاضر نیست قسمی غلام و شاد  
 در میان آورده نام خان سواران ابدالی را بر اند احمد شاه ابدالی با ستیج این خبر بعد از دو دید خانه کامل با نام خان  
 بر محمد می نمود کنار اگر قصد نام خان ناچار از کابل پیشا و آمد و فیض در بار استیج ساخت خانه کامل بسود و ورود  
 ابدالی با او بوسیله دلاکت به خیمه پیشا و زنده احمد شاه به پیشا و در دید نام خان مع ناموس شخص گشته به خیمه به درخت  
 دران زمان شاه نواز خان پسر در خان برادر خود یکی خان را از لاهور بدر کرده خود صوبه لاهور و ملتان دم از استقلال  
 کرده بود و دین بیگ خان که شیطانی در صورت انسان بود در فکر بر انداختن خیال دولت شاه نواز خان فاشه باو گفت که  
 شما فقط به خیمه زاده درر الممالک قمر الدین خان بهادر راید و یکی خان هم در امان به خیمه زاده دوست و در دست شما که بخیمه  
 حضور در زیر و پادشاه رفته البته وزیر در بر هم کار است شما قصوری نخواهد کرد و نخواهد گشت که شما باغ ابلال بوده فکر می  
 کنید صلاح آنکه احمد ابدالی که در خولام از سلطنت می زند با او در سایه که او را قنات شمار از مقتضات و تاکیدات  
 آسمانی خود به پدر شاه نواز خان راه مملکات با ابدالی کشاده فوشت که سلطنت از شما و وزارت از ما باشد ابدالی که هرگز  
 گمان این خیمه موزنه است بعد از شکر آبی خود عهد نامه حکم مشغول گواهی رؤسای لشکر خود نوشته معصوب معتمد می خستاد  
 بعد از آن آتش بیگ خان زکی دیگر بخیمه قمر الدین خان در زوشت که مرشد زاده مسلک خود سری پیوده سخن دیوان و صفا  
 نمی کند و با احمد ابدالی راه مملکات کشاده اگر از حضور تملی او شان شود مار هم بجان اتناس میسر می تواند شد قمر الدین خان  
 چار و ناچار خطی بقل خود در کمال تملی نگذاشت متضمن آنکه از خانه ان نامک حراسی گشته شده زمار که چنین اراده ما  
 شما میوه و جفت که در خیمه اطاعت آفتاب میسازد و دل نموده باید که هر دو مذکور زنده تمام حد و چند وستان را

سخن نمایند که هرچ صوبه کابل و کشمیر و شند دلاهور و بلتان و در عمل آن نوزیم خواهد بود و دین جانب را بهمه وجود معروف ایدام و اوست  
خود دایه شاه نواز خان بود و در خط خالوی خود وزیر الممالک قمر الدین خان مغرور گشته بود که با احمد شاه نوده بود و بسیار کس را در خط  
و آدینه بیگ خان از راه بدخواهی بر این نقض عهد بطور مشوره تأیید نمود و ناصر خان که متعین گشته بود احمد ایدامی را که کوشیده  
از نقد آن و خاثر غلات و قلت فوج عاجز گشته چاره در فرار دید بخشی ناصر خان که بر جان شاری بسته ایتماست خود که یک روز با احمد  
می توأم گردن شاهب بدر رود بعد فاصله یک روز در دوشب کسی به پشانی توأم رسید ناصر خان با بعد دوس از قلعه برآمده بحال  
تبا به قدم در بادیه فرار گشت و بخشی یک روز در دوشب جنگیده مقتول گشت و ناموس ناصر خان در دست ایدامی افتاد ایدامی  
پاس خاندان آن متعینه که دختر تبر دست خان نوه علی مردان خان بود نموده معز و کرم گدشت و از سر سرداد ناصر خان  
بلاهور رسیده در سجد فرود آمد شاه نواز خان خبرش شنیده برای دیدنش آمد و مبالغه نمود که بین جابا باشند با اتفاق ایدامی  
خوایم جنگیده ناصر خان قبول کرده اظهار فتح بحضور پادشاه نمود شاه نواز خان بر خص گشته خاندان ناصر خان را همراه برد و جمیع  
کارها ستاجات امارت از خیام و فرس و اخیال و ملبوسات و باد و درچی خانه و آیدار خانه و غیره همه باین شاه گشته سرانجام داده  
مع چار لک روپیه نقد براسه ناصر خان فرستاد احمد ایدامی خطی متعین طلب ایفای عهد نگاشته از پشاه و بر اسه شاه  
نواز خان فرستاد شاه نواز خان جواب صاف داد هر چند ایدامی در اخلاص و وفای نزدیک نواز خان صدای غیر از او  
شفاق و وفای بر نحاست شاه صابر که معتقد ایدامی و ایدامی و سایر از شوخین لاهور بود و تنها بلاهور آمده در خانه سینه  
عبد اسد فرود آمد شاه نواز خان خبر او شنیده آدینه بیگ خان و راجه کوثر امل برادرش داده استعلام نمود او گفت که در تهر  
باشما بایست اما حقوق این شهر که منشا و مولدین است و حقوق مردم این شهر و حکاش که با اینها سر برده ام برگردن است  
بنابرین می گویم که بدعهدی پیش خلق و خالق مدوح و محمود نیست و تیغ شما با تیغ احمد ایدامی برابر نه گشت چه صاحب تیغ  
از چوب است و تیغ او از آهن گشت نه تیغ هر دو از آهن است اما اقبال او در عروج است اقبال شما با اقبال او بر نمی آید آدینه بیگ  
نواز شاه نواز خان آمده نقل اقوال پریشان او کرد و او را بر سر بست نمود بهر صورت معاصمه و بخشی در گرفت و فقیرانه کور حواری بخشی شد  
تا نظر بدش نگذارد احمد ایدامی ناچار از پشت نموده فاصله لاهور برگردید شاه نواز خان با فوج بسیار و سامان بی شمار در  
کمال اقتدار بیرون شهر متصل با بادی معسکه ساخته مورجا لهما قائم کرد و کمال جنات و ملاقات متعدد محاربه است ایدامی هم متصل  
رسیده لشکر آرست شاه نواز خان از درویشی شاه کلب علی نام که در جعفر خلی دشت کسی را فرستاده استعلام نمود که با ایدامی  
جنگ چه خواهد بود او گفته فرستاد که ام در بر شما دشوار است اگر جنگ نشود بهتر و از در نظر شمار است هر قسم و هرگاه که بخوانید جنگیده  
شاه نواز خان آدینه بیگ خان و کوثر امل دیوان خود را فرستاده بسر داران لشکر مانت که که ام در کسب ترب ایدامی بیرون نرود  
و اگر آنها در اندازند از اندرون لشکر مافیه بایند و در بخاطر جمع به خیمه و درگاه خود اسود تا وقت طعام رسید بدو دستور آن گشته طعام  
می خورد و آدینه بیگ خان و بعضی سرداران حاضر شرک طعام بودند که ناگاه آواز توپ بمسوح شد بعد آن آواز توپ دیگر  
بعد استفسار معلوم شد که سواران ایدامی نمودار شده بودند و دو صد سوار قزلباش طایفه سرکار بر سر و لشکر رفته بر آنها تاختند و آنها  
برگشته بعد ساعتی سواران دیگر زیاده تر از اول جوید افندند آنها را نیز بشک قویهار اندند بعد یک ساعت سوارهای از  
همراهیان بخشی آمده عرض نمود که ملک بایده نمود شاه نواز خان خبر شده پرسید خبر آورنده که چنان سواران قزلباش بار و بار هم  
خود بر آنها زدن آنها که دو هزار کس بودند بر آنها تاختند قزلباشان سرکار که دو صد کس بوده و در تاب نیارده و گر خند مسخفظان



شکر یاس نوکران هر کار توپ خانه سمر اندر ابد الیان که دو هزار کس بوده اند در بی آنها جلوه فرود اور شکر ساند و شور رستخیز  
بر نگشته اند شاه نواز خان فرمود که ناچم سوار سے تعویذ و آدینہ بیگ خان در گفت که بند و کشی سید ابد الیان از شکر سیرول یا بگر د  
آدینہ بیگ خان بگشت قبول بریدید ما گد گشته رفت و بطرفی دیگر تماشاخی دریا ستاد شاه نواز خان حکم تا کند فرستادند که از آنجا  
خود خمیده باز تهماد شاه نواز خان بر نیل خود سوار استاده بر دم تا کید می نمود تا آنکه شاه بیگ ساحتی از شب گذشت و ابد الیان  
بر گشته بجای خود نشاند اما شوب که در لشکر بخواست و آدینہ بیگ خان روز روشن گشته در محل شهر خرد او فر کشتاد یافته اکثر سے راه  
خاننا سے خود گزشتند و سر دے ہم گشته میرفتند شاه نواز خان بر گشته بسر ایدہ می خود رسیدہ خواست که از نیل فرود آید شوهر  
عمه اش که در خواستی خوفه نیل سوار بود مبالغه نمود که در جوار شهر نشسته باید بیگشاید شاه نواز خان قبول نکرد می گفت این وقت  
در خمیر خود سے انجیم و ذرا تدارک امر دمی تخایم ناچم بخت بمانند را از حد بر دہ گزشت که در خمیر ما فرود آید حسین که نیل  
سواری شاه نواز خان از در خمیر یا بیشتر گزشت مردم لشکر محل بر خردا و نموده تور انیان ترک جرم دست بفارت کشتادند و در  
خمیر شاه نواز خان در آمدہ اسباب رکاب چهار غارت نموده شاه نواز خان حیران قدرت کرد که اگر گزشتہ نازل و دلتما خود گزید  
سر دران لشکر بعضی عالم گزشتہ ناسه ملاقات و مصاحبه می گد گشتند که بخشی آمد شاه نواز خان احوال شاه مبارک رسید او عرض کرد  
که در غلو و نگامه و از دام فقیر گزشتہ شام شاه نواز خان بر آشفته سنگ فرخ برداشته بر سینہ او زد و گفت که کمال روی ملاقات ام  
تما نازد یا کبیرہ ما سے شرف بر نفکے عمد و مند و قیج و جوهر گران بها بیعتے خواجہ سیران داده لا علاج را در ذرا گرفت و بدو  
قلبه غم گشت بر لشکر افتاد و قیج و نظیر نصیب ابدالی گردید صبح ابد الیان در شهر در آمدہ دقیقه از صیب وفارت فر گزشتند  
آدینہ بیگ خان هم وقت شب مع حساب بمانی در رفت و شاه نواز خان از دست تور انیان ملازم خود او تهماد کشیدہ در راه بوخیر  
رسید وزیر اور ابدالشاه جهان با د رخص فرمود احمد ابدالی بعد این تغییر ما سے متوالی چون بے خبری مردم سهند دفاع امر سے  
انجیا و سستی بادشاه در رکاب نادشاه و برای ابدالی مشاهده نموده بود و فاصتہ بوخیر شاه جهان آبا گزشتہ ابتدا می سنده احد سے  
و ستین دما تہ بعد املت از ملکہ لاچور مع نفی خان آخند که سالار فوج قرلباش بود و سے توجہ بوی شاه جهان آباد آورده گشت  
اوراک این خبر نموده سپر خود احمد شاه را با سائر فوج ملازم هر کار شاهی و توپ خانه با وزیر املاک اتماد اولہ قمر الدین خان و  
ابو منصور خان بهادر معقد جنگ در اجہ اشتری سنگه سواکی بسر اجہ سب سنگه دیگر اجہ سب صوبہ اجہ از امور و غیره با فوج  
غنیمہ بدافتمہ او امور نمود و تاربخ و پیچیدہ جرم احرار سنگه یک هزار و یک صد و شصت و یک سحری معقد جنگ ذوالفقار جنگ و  
شیر جنگ و معین الملک و غیره سیران قمر الدین خان وزیر و دیگر امر سے نامدار را بر سے از وزیر آمدہ بطاعت نفی پنج شمول  
حوالفت فرمودہ و شصت نموده و تاربخ و پیچیدہ جرم احرار سنگه یک هزار و یک صد و شصت و یک سحری معقد جنگ ذوالفقار جنگ و  
سبستہ و طرہ بادله از سر کستان خود آورده و بسر دستار دیز گزشتہ جنگ ابدالی شخص ساخت ذوالفقار جنگ سادہ خان ابطاک  
احد ملت بخشی گری سوم از انتقال عمدہ الملک سر فریزی داده با تالیقی شاهزادہ مقرر فرمود و بخشی گری یازم از تفریر سادہ خان  
بمحمد احمی خان و خطاب بنج الدولہ رحمت شد شاهزادہ با افواج متکورا سهند گزشتہ کتار دریا سے تلج بر بخت  
ماچھے دائرہ رسید و بادشاه ابدالی با فوج ہر اسے خود کہ بہ چیز معتبر زیادہ از شمش و ہفت ہزار سوار نموده اند  
از درہ لودریانہ بالا بالاد اخل سهند گردیدہ سبز دیم بربیع الاول سنہ مذکورہ شہر سهند را ناراج و ہر کہ دست بر اوق بر د  
اور مقتول ساخت شاهزادہ خبر وصول ابدالی بشہر قوم شنیدہ فغان توجہ بوسے او مخطط گردانید و مقابل ابدالی

رسیده بغالبه ستمه هند که برآمدن از عهد فوج ولایت خارج از مقدار خود دیده لشکر و مورچان که قلعه غریبست گرد لشکر خود  
می آرند و خندق نموده عساکر موفوره خود را در بنا و حصار گرفت و از میان درجیم برج الاول تا میست ششم ماه مذکور آتش قتال در  
آتشغال بود و قدری از آزار بهای بعضی اجناس و بعضی از اسرایه با آنها و توپها که از لشکر وزیر و شاهزاده و عقب مانده بود بپشت  
ابدالی افتاده و اسرایه جنگ با حصار و لشکر میسر آمد گولها و دانهها میزد و با وجود کثرت عظیم لشکر هند و ستان محمود خردیاش و  
افغان بود و میست و دهم شهر فرم اعتماد دلدوله وقت چاشت نماز در خیمه خود خوانده بر معنی بود که گوله توپ از لشکر ابدالی چون ملش  
رسیده کار و تمام ساخت و راجه سیری سنگه و غیره را در جای دیگر که میست سی هزار کس بوده اند از شسته شدن و زیست از آتشغال بدو  
پای فرار در بادیه هشتاد گز آشته راه وطن خود گرفته و صفدر جنگ و معین الملک پسر وزیر مع شاهزاده با وجود دوزخه بزرگ مذکور  
پایدار می نموده جنگها سه مردانه می نمودند و در یک میست و ششم ماه بود که شاه ابدالی با جمیعت خود از حاکم نموده بر مورچان فریز پوش  
آورد و معین الملک پای نیات افشرد و داد دلاوری و بهادری داد و جانفش خان و اکثر سرداران و وزیر بیاس حقوق دیرینه  
جان شارسه نمودند و در دهم سیری از لشکریان و وزیر طبعه شمشیر ننگان خود بخوار در پای و خاک دیدند و صدقات جنگ بتبار اقبال  
شاهزاده با معین الملک بر قضاة احمد شاه هم سریت کرده و قریب بود که ششم خرم عظیمه با فوج هند برسد صفدر جنگ بشاهده این  
حال فوجی بکمک شاهزاده فرستاده خود جمیع مغلیه را بیا د با ساخت و در محله با سه جلوی و جزایریان و دانههای جنگی پیش انداخته  
در میان معین الملک و ابدالی حائل آمد و جنگ عظیم در پیوست چون فوج ابدالی صد میه جنگ معین الملک از دست  
بهادران تورانیان و بهر ریایان شاهزاده کشیده بود که تا گمان صفدر جنگ مع فوج گران با انوار توپ خانه و بان آتش باران  
بر سر آنها رسیده و بهر دین دشمن آتش بار را به با سه بان که بدست ابدالی در هر چند آمده همه فوج بود و نیز در گرفت و بهر اران  
بان خود نیز در لشکرش منتشر گشته و تفرقه قیامت بر انگشت و اکثر همریان ابدالی را بر خاک میدان خسته سر و دیگر بخت انتظام  
فوجش از هم پاشیده و شکست بر لشکرش افتاد و ناچار بپشت مجرک کارزار در راه ابدالی پیش گرفت و فتح و ظفر نصیب او بپایست  
دولت یا دشتا هند و ستان گردید و شاه در آتی و قبی خان آخته پایدار برپا نموده مقابل فوج هند تا ششم قائم ماند و هنگام  
شب بعضی بنامها که بالفعل فیه شد که آن نیست بصدر جنگ در ده صبح جبل رحیل نواخت و اعلام مر حجت بسوی کابل و  
قند بار بر افراخت محمد شاه با شمع خبر ظفر و جان فشانی اعتماد دلدوله و ترددات نمایان صفدر جنگ و معین الملک و متنبهان  
اعتماد دلدوله شاه دمان گردید در معین حیات خود که شروع بسیارش بود که موبه داری لاهور و ملتان معین الملک بخشید و صفدر جنگ  
مع شاهزاده و جمیع امرای معین طلب حضور نمود شاهزاده معین الملک را از ظرف پذیر خود خلعت و پستان در سه درده بطرف  
لاهور مرخص ساخت و خود مع صفدر جنگ بسوی شاهجهان آباد اعلام معاونت بر افراخت چون در من محمد شاه و صد میه شمشیر  
می یافت و نازار دین ظاهر گشته مرگ خود مشاهده می نمود شقه های طلب برای صفدر جنگ و پسر خود و تواری فرستاد و بهما با احتمال  
ماندم آستانه باه و جلای بودند که ناگاه متصل در نواح پانی پت خبر حلت محمد شاه قرع باب اسماغ اینها گردید و محمد شاه  
بست و هفتم ربیع الآخر شروع سال سی و یکم جلوس نمود که مطابق ست با سال احدى و ستین و دانه بعد الاث ملت نموده  
و ابمشوره جاوید خان و سخی خان و غیره از ارکان حاضر سلطنت و ملکه زمانی مردن او دستور و چند روزی لاش او هم مثل جسد  
عمده الملک بمقتضای حدیث شریف که اندکین تکرار از من محرم ماند بعد تحقیق خبر و تقدیم مرآة معینت که شاهزاده در مرگ پدر  
مخفی بعمل آورده انفرغ یافت صفدر جنگ برای شاهزاده چتری آراسته و در ساحت مختیار بر سرش گردانیده و تهنیت

سلطنت داده همچنان نصرت و اتبالی در سودا در اختلافه شاه جهان آباد رسید و محمد شاه غره جادی الاولی روز شنبه سال  
مذکور در باغ شاه مار دلی بجنوب رجوع ارکان دولت و ایمان ملکیت سر برآید سلطنت هندوستان گردید نقش محمد شاه را بعد  
قرب و موصول شاهزاده پنجم بر آفریده و جمیع امرای حاضر شایعیت نموده در روز شاه نظام الدین متقبل بقبر مادرش که در مین پیا  
برای خود تجویز نموده قبری آراسته بود و نقش گردند محمد شاه پنجم جادی الاولی از باغ شاه مار دلی بر سواری تخت روان بعد مرور  
دو ساعت از روز یکشنبه در قلعه شاه جهان آباد شدند و در عیبه دوازدهم سید جامع رفته خطبه بنام خود شنیدند و در فرموده سوم  
جادی الاخری نفسی خان مرحوم و در یکشنبه شانزدهم ماه مذکور به خان مرحوم رحمت الهی و مل شدند درین ایام فقیر گرفتار فکاح  
و تشویشات بنابر اسامه شمشیر خانی گذشته شدن بهیست جنگ که در نواح قازوی پور شنیدند و برای آنجا به بنارس رسیده  
از آنجا عازم خدمت والگشت و قلعینه بریلی که در انگوشت آن مرحوم و آن جناب از طرف خان فیروز جنگ غلبت یافت جاوه  
حاکم جمیع پرگنه های چکله مذکوره و بدو آن و شاه جهان پور و غیره بود رسیده و اوقات می گذرانید تا ناگهان حادثه عظمی در آنجا هم  
رویداده رستگاری از آن بلیه بسر آمد و ذکرش از سطور آئینده بخورم یابد

ذکر که مختصر علی محمد خان در سلطنت و رسیدن به بریلی و نمک بجرای سپاه و الی در مرحوم  
و رستگاری از آن بلا سناناگانان بوفادار و جوان مرده قطب الدین محمد خان

والی مغفور چنانچه مذکور شد حاکم سکنده به پاس عنایات منفرد جنگ بود که بنده عرض گشته یونیم آباد رسید و بلا امت جناب  
والی مغفیه و اقامه دقانی و دیگر قربتیان خانوادۀ مهابت جنگ خاصه میبست جنگ خوشنود و باد ختر خالی خود که مضروب  
بود کتخت گشت و در جنگ مصطفی خان رفیق بزرگان بوده حسب الحقد و ضد شکله ازینا بتقدیم رسانید و الی در مرحوم را با منفرد جنگ  
بعد ساسه صحبت ناما چاقی گشته از کار چکله سکنده استعفا نمود چون پادشاه مغفرت پناه محمد شاه تبرغیب منفرد جنگ و عیبه  
نواح مراد آباد و سنبه و بریلی و غیره را از دست محمد رو سلیله اتراع نموده او را منسوب و حواله عتاد و الی در چنانچه گذشت  
فرمود قاتل ممالک در جاگیر و امتحان هر کسی که بود بدست شان آمده در رفق و رفیق آنجا با مختار شدند محال بریلی و غیره  
که جاگیر مفت جاوه بود و از مدتی بنابر تغلب و سلیله بدست آنجا خاطر خواه خان فیروز جنگ عین پور مفت جاوه صاحب سپرد  
محالات مذکور سیر نمی شد بنابر نظام آنجا که با وجود رفیق علی محمد خان بسر چند هزاران افغانه در آنجا موجود در شیه ماسه خود  
روانیده زمیندار آنجا شده بودند و از همدۀ هند و بدست آنجا هر کسی را بر آمدن منع بود و الی در مرحوم را فیروز جنگ برای حکومت  
آنجا تجویز نموده بر فاقه خود خواست و فامانان خود فرستاده ایشان را طلب و دست و بکار بریلی و هفتۀ محال اترای آن برگزیده  
اسباب مناسب بجهاد و الی در مرحوم بعد و در آنجا رفقای و ملازم بسیار فرستاده و در نظام آنجا کوشیده مسخر ساخت  
بعد انقیاد اکثر افغانه آنجا رفق و مشل سر در خان ساکن بریلی و مشل خان مالک تهر و سیر احمد که در سلیله از اولاد شیخ عبدالقادر گیلانی  
سیر زاده افغانه بود ملازم خود ساخته و این سیر احمد بابا یک هزار و هفت صد سکن ملازم بود و دیگر هر دوسه در نزد وزیر قریب بدو  
سیر احمد و هشتاد و آن وقت قطب الدین محمد خان بهادر برادر زاده فرید الدین خان از فضا و غنیمت الدین خان که حاکم مراد آباد و  
علی محمد خان اول ملازم کراش بود در قلعۀ جاچست سکونت در زیره باد و الی در مرحوم سنا رعت آغاز نما و اختراجه در قلعۀ جاچست و الی  
مواظط و پذیر گرفته نصیحت نمود و سوسه بنشینید و در دست فاضله بنیدار شدند زقاسه جدید قطب الدین محمد خان بهادر

با دراک فتنی حاکم از کتار گرفته سعد دوسه از قدما که ظاهر از زیاده از بسیت و کسی نبوده اند با و ماندند با جا و تقبیل با جنت تحسین جنت  
 و دالدر سیدر قلعه را از گرفت و براس دریافت مکان پرورش گرد و قلعه گردید قطب الدین محمد خان که بر بند و قنفک فتنگی خود  
 کمال اعتماد داشت و فی الحقیقه چنان بود که می نداشت گاهی گله قنفک او نشانه را خطا نکرده و پله و گله بند و قنفک او و بر ابر  
 بند و قنای و دیگران بود و بعضی همراه ایشان هم که نک وقت گرد و گردین حصار و الد را نشانه ساخته بخاطر جمع خود و در فغانی چند  
 کرد قنفک انداز می نمود هر با خطا کرده گاهی به استون عمارت و گاهی به بقع آن و گاهی به بجای دیگر خود در غضب شده بند و قنفک را  
 از دست خود بر زمین زود الد باز نیام ملاقات داشتی فرستاده دلالت بر نفقت نمود چون قطب الدین محمد خان نهایت  
 شجاعت و جرأت داشت و بخیر ملاقات بنا بر خدع نموده قبول فرمود و قاصداً آن شد که عند الملاقات کار و الد با تمام  
 رساند رفعا به شیر دل نیز درین کار شریک و یار شد پیر احمد و سید و دیگر رؤسای عمو سید علی خان برادر یاری و الد هر قوم  
 بقایعه این دیار در حفظ جان و آبرو و آنکه مع ابراق آیند و ملاقات نمایند ضامن گشته آوردند چون از قلعه برآمده در خیمه عمو  
 هر قوم فرود آمدند تا بعد اطلاع بملاقات و الد آیند و الد آن روز باین شکلت ملاقات با چنان صاحب جرأت و غیرت که وقت  
 خشمنا گیش بود مناسب نمداستند خدخواست که امر در همان باب بوده و در خانه برادر آموده فرود ملاقات فرمایند چون این خبر  
 به قطب الدین محمد خان رسید گمان خدعی نموده با آنکه زیاده از ده و دوازده کس از رفقا با خود نداشت و در جمع کثیره از بیگانگان  
 که عبارت از پیر احمد و افغانه دیگر انداخته بود مسلماً کمتر سیده بر آشتفت گفت که شام مردم ریش مردان دار براموی سر زمان  
 چه طور وعده بود و یکدم دهن با من عهد و پیمان نموده آورده اید عمو من کور و حضرات زبان بفرموده و ابرار صد اوقت  
 و عهد و ایفا می نموده معاذیر و پذیر در کمال تواضع و فروتنی نمودند درین ضمن یال می افشرد و بعد از آن خواند  
 طعام هر سله و الد با نهایت شکلت و پینا نهاس دوستی انگیز رسید و تسکین مغر اسه خان مرقوم نمود چون طعام خورد و صحبت  
 اختلاط در گرفت و از طرف و الد متواتر هدایا و تحائف می رسید قطب الدین محمد خان در دل از دایه خود منصرف گشت و روز  
 دیگر که موعد ملاقات بود و الد مجلس آراسته همان را طلب داشت خان مرقوم مع رفعا خود با اتفاق عمو به فقیر پیر احمد  
 و دیگر رؤسای افغانه تشریف اندازی داشت و الد که بکمال تواضع ملاقات نموده بر مسند با خود بر ابر نشاند و بار نقاشی او شان  
 نیز حسب الاشعار خان عا می مقدار ابل آورد و خان مرقوم دایه معتمد خود را ظاهر کرده و التماس نمود که امتناع شما در ملاقات  
 وقت در و د و محفوظ ماندن از گوشه بند و قنفک بن که گاهی خطا نکرده مجبور بر زور گشت و تحقیق سیادت شما در دل بند گردید مانع  
 قصد منمستتر گشت و الد خندید و پیش آرایش اشتقاق بمنزول داشته شکلت رفاقت خود نمود خان مرقوم بشرطیکه خاطر خوش بود  
 قبول فرمود و عدوت و افتراق بصد اوقت و اتفاق گردانید

ذکر بر سهی با پیر احمد و همیله و خلکیدن او و الد و ظهور یافتن  
 شجاعت و جواهر و یهای قطب الدین محمد خان و گشت خوردن پیر احمد

پیر احمد را که سر در عمده لشکر و مطاع افغانه اعتبار پیرزادگی بود از اختلاص قدر قطب الدین محمد خان بهادر فارخار حسرت و  
 حسد در دل پر کیش او که از سابق بنا بر مبانت و نهیب با خان مرقوم داشت خلیدن گرفت چه قطب الدین محمد خان و شنج  
 سخر الدین خان که بالفعل در کشتی موجود و از رؤسای نصیبه مذکور است و ذکر جوافر دیاسه و نیز مغرب آید در فغانان

[illegible]

قطب الدین محمد خان با دال گفت که کار با اینجا کشید و مقدر جنگ با علی محمد خان که انبوسه از افاغنه مانند مور و بلخ دارد و فوج خود هم بود خواه او گردیده نیست و نوکران در مقام مقرر و کینه خواهی اند و این صورت صلاح است که من بلافاصله علی محمد خان دوم اگر او را بشمارا داده بدینجاست چاره این جمعه در است ازین گرفتاری با ما داد و نامیم و اگر اراده فاسدی از دلو خوا گشت بهما بخا دورا می کشیم خود هم گشته می شوم بعد از آن هر چه باقی شما مقدرست بشو و خود را بپرسید و الد گفت قبول فرموده آن رفیق صدیق را هر نفس ساخت و آن دال قدر اکثر رفتار ابر است و الد گفت آهسته خود را بعد دمی از محمد نزد علی محمد خان شتافت چون بدر نیامد و رسید بهر بیان را بر دروازه توقیف فرموده خود را دوسر کس اندرون داخل شد یا ران او که بر در و بر تو شیخ انتقام و عنایتش بود و بدستب الام توفیق نموده بعد آمدنش در اندرون دوسر کس از آنها و علیه آمدن نزد خان فرمود چو بداران و افاغنه در بان خراش گشته شوری بلند شد قطب الدین محمد خان گشته باز آنها را با ستاره مانعوت کرد چو بداران بقضا بطه پوراج دفر حجت آنها را برام آفا ز نهاد خان بهادر گشته بی بر سر چو بداران زد و گفت که تو چرا مانع می شوی ازین جت زیاده تر خوا شد و قریب بود که فتنه حادث شود علی محمد خان با ستاره خود را بهر پا دیده تسکین داد و دغان عالی قدر را در آغوش گرفته بیعت عزت و دجونی مع نفا همراه آورد و در پسند غرت نشانیده خود بر گوشه آن توافع نشست و نهایت دلداریها تقدیم رسانید بعد از آن خان بهادر اتمان کرد که معلوم خواهد بود که من رفیق سید بهایت علی خان بهادر اسد جنگ گشته ام و ایشان روزم شفاق اخوت با من مرعی داشته و سپاه اینجا با شتار آمدند شما مسلک بیوفائی و نمک بجزی پیورده در مقام شفاق و شفاق اند اگر شما را نیز بهین قسم منظور باشد مرا خص نموده خود هم مع فوج به علیه استیصال سید شفت فرمائید تا کار از مر دران بر منظر روزگار بیا دگار ماند و اگر شمارا بد سے با سید منظور باشد بسباب سفر سر انجام داده نمک حرمان را بهر بد میمانست نمائید تا آنها دست از شقاوت برداشته زرتخواه بقضا بطه عمان آنچه نقد و جنس غیر ضروری در سر کار او شان باشد بگیرند و بهیله نکو و قسمهای غلاظت و شد و اخطا نشان را بمطمن گردانیده مرخص ساخت و بجهل خود تاکید نموده بسباب سفر مقرر کرد و قطب الدین محمد خان بهادر را خوشنود و برگردانید مشروط آنکه خان و نوکر با اتفاق و الد شاهیجان آبا و دزد و چمی تر رسید که بهادر با اتفاق از مر اسی حضور و پادشاه استند اندونوده و فکر استیصال او شوند و الد با اتفاق او شان و جمیع رفقا از قلعه برآمده و پنج محله که جای معینی خارج قصبه بریلی واقع است منزل کرد و چند روز تمس بوس اودی تنخواه پشت ماند که هر روز احتمال پیرو دجان دبر و بود و خرازدن خان نجات داده بشاهیجان آبا و رسانید در عین راه که از فرخ آبا دیش میگذشتیم خبر حطت محمد شاه برکشتن شانه را ده احمد شاه قرین فتح و فیروزی و کشته شدن قمر الدین خان وزیر و متعین شدن حسین الملک بصوبه دار سے لاهور و آمدن صفدر جنگ بهمنان احمد شاه و جلوس او بخت سلطنت در باغ شاه مار و پلی سمون افتاد اما از خبر مردن پادشاه زیاده تر از ایام سابق خودش قطع اعتراف روی داده و بهمانا من بود قطع نمائیل با سید اربابا گشت چون در دوشاه همان آبا و دشیم و الد توج غازی الدین خان فیروز جنگ با نظام بریلی غیبه و محاسلات متعلقه تصف جا هم دیده و افسرده خاطر و طالب توسل با ذیال دولت صفدر جنگ شده بخانه خود گشت

ذکر معین شدن وزارت بر اسے صفدر جنگ بتائید که بعد از آن در حلت نظام الملک تصف جا

احمد شاه خلفت محمد شاه بعد در و در و جلوس در باغ شاه مار و دلاست نمودن جا و دید خان و نجم الدوله سخی خان و دیگر ارکان سلطنت و عیان مملکت بساعت مختار داخل دولت خانه شاهی در قلعه شاهیجان آبا و گردید و تجوز تعین وزارت بنام

مسعود جنگ با وجود اقتدار و لیاقت او بیاس رضا و اندیشہ تصف باہ و درخیز توفیق و باخبر و فتادہ و اسلاط با دشاہ و ادا و بکن رفت چون  
آصف باہ و بر جناح سفر آخرت بود و بعد منصف پیر سے و انظار عدم رجوع خود بہ اراغ خلافت نگاشت و بعد مسعود جنگ نوشت کہ بالفعل از میان  
امکان شایستہ است و امیدوارانید و انتظام سلطنت تو امید عمل آید بہ بازمی ادا و بکن است باہ کہ روز سے چند بعد در دوا بین خط  
نزدہ بود و مسعود جنگ جرات بخوشید خلعت وزارت نمود تا آنکہ خبر رسید کہ جمادی الاخر سے سال فرمود مسعود آصف باہ و وجود  
بر باخبر و دوا و عالم شمری خود را و مسعود آخرت پیود و پیش اور نقل کردہ در وقت کہ قریب دولت آباد است باین مرقد شاہ  
بر مان الدین قریب مد فوسفند آن زمان مسعود جنگ بہ خاطر جمع قاضی فاضل خود را خلعت وزارت بیار است و روز و خوشیہ  
چہارم رجب بنایت خلعت ہفت پارچہ چار قریب و وزارت و جہاں سرفراز و خطاب مجملہ الملک مدار اہلہام وزیر اہلہا کہ بر مان الملک  
ابو الحسنہ خان بہادر مسعود جنگ سپہ سالار و مخالف گشت اکنون مناسب سے نماید کہ گذر چند از احوال عمدة الملک و افتخار و لد و لد  
و محمد شاہ و آصف باہ کہ قریب ہم بدنام بقا شتا کنند در اوضاع و معانی انہما با بجا مان نگاشتن بعد از ان سوانح ایام سلطنت  
احمد شاہ و وزارت مسعود جنگ نوشتہ آید نہ توفیق و بہ الامتعام

### عمدة الملک امیر خان بہادر بن عمدة الملک امیر خان بہادر صوبہ دار کابل

اصل آبا سے اور از سات حسی لغتہ الہی است بعد از ان یکی از جداد سلسلہ خود کہ میر میران لقب داشت متشبستہ تیر میران  
شہرت یافتند کہ این سلسلہ کہ در ایران ہم شہرت دارد و مقتدران دین خاوند بہر سیدہ از انایت اشتہار و عیانہ با رفام  
و انظار و در دود و در جہان گیرن اکبر بادشاہ و عمدة الملک کہ دہم میر میران لقب داشت بنابر صدد و جہ سے باہر صورت بے رعایا سے  
شاہ عباس قہرمان ایران بہند آمد و در حضور جہانگیر کمال تقرب یافت اما از فراق سپہ ان خود کہ دوقہودہ اندھے آسودہ اندیشہ در  
آرزو بود کہ بکاف سے بناسے خود زندگی از سر گیر دتا آنکہ جہانگیر بادشاہ خان عالم از دشاہ عباس ابشارت فرستاد و از جہاں اسلاط  
عمدہ در خواست پیرانش بود خان عالم بیکو تر و جیے بادشاہ ایران را خوشنود ساخته دین خدمت بتقدیم رسانید پیرانش نیز  
بہند رسید ہر سرفراز گردید و بعد از طویل اسد خان خطاب یافتہ بدرجہ عالم سے ترقی نمود و از وقت جہانگیر اسے آلان  
در بین خانان امارت و عمدگے با علو نسب توانان ماند محوسے اور و اسد خان بخشی الممالک و مقتدر و مقصد ب  
محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ و بدینش عمدة الملک امیر خان صوبہ دار کابل و عالمگیر بہ افتاد او از صدقات سلاطین ایران  
مطلوبں در دکن بود و از این جہت فتوحات آہنما مشہور است کہ بنام او می نوشتہ دین عمدة الملک بتر کمال اوج و افتخار  
رسیدہ در عمد خود شبیہ و نظیر نہ داشت و فستہ رنگینی بود و ما سے کمالات انسانی باین جامعیت کم گے توان یافت  
شجاعت و سخاوت و فہم و ذہانت و ادراک حقائق و دقت الی ہر کار چنان داشت کہ ہر ہر فن اور اسلام داشتہ ہر یکے  
ستائش اور ادکارا سے خود سرائیہ انتہا سے بند داشت از طلبا سے عظام و شایخ کرام و مساپیان و خواندگان  
ور قاصدان و شعرا و ارباب انشا کہ اورا ک مجتہد نمودہ مدارج و ذریعہ و دشاہ گشت و یاد و خوبیاںش نمودہ تر از زر  
سے گریت و چندین کس بدستگیر سے اور از ضعیف خاک را سے با وج رعت شمار سے رسیدہ در زمرہ امر اسے مقتدر  
مسلک گردید نہ شہرند سے و فار سے خوب می گفت و در بندہ گو سے و کتہ سخن نظیر نہ داشت و حسن بیان خود سے  
داشت کہ مستمع از تقریر دل پذیرش چون گل ہلی گوش و از جہت مدح و شہ سے گردید و ہر جہاں گاہ براسے آمد سے

از ملازمان اسطے باشد خواهد ادنے مقرے فرمود هر چند حاجت مانده باشد باز نئے گفت و سلیقه ماسے او در آرتن هر چیز مسلم ارباب بیوش و تمیز بود و مقتدران قدر شناس باز و نمونه اختراعاتش خواسته آتانه و همیشه خود را بتقلید و تبع آن سے ساختند

### وزیر الممالک اعتماد الدوله قمر الدین خان بہادر نصرت جنگ

پدر او محمد امین خان اعتماد الدوله است از اولاد خواجہ احرار در محمد اورنگ زیب عالمگیر از ولایت توران در دہندوستان اگر دیدہ منصب پنجر اسے بتدریج رسید و در محمد فتح سیر با مانت در عایت قطب الممالک مفت ہزاری و بعد خدج و دعا با امیر الامر جبین سے خان بہادر ابتدا سے محمد شاہ وزیر دس از چند روز سیر عالم دار و گیر گردید و قمر الدین خان دین جہاں پیر بخشی سوم در وقت فصل خانہ بود چنانچہ مذکور شد بعد استغاثی نصف جاہ و وزارت یافت اگرچہ فطرت تجارت و پیشہ مست بادہ و خوشگوار بود اما نہایت کم انداز و خلق شاہ جہاں آبا بسیار شکر گزار او در زندگی او را منتقم می قمر در قی پرور و عفو گستر بود لیکن لیاقت و وزارت چنانچہ باید نہشت کہان جاہ و شمت و نہایت پیش و عشرت زندگی نو دیک ماہ و چند روز قبل از محمد شاہ چنانچہ مذکور شد جنگ ابدالی در گذشت

### محمد شاہ یا دشاہ بن جہان شاہ نجمہ اختر بن بہادر شاہ بن اورنگ زیب عالم گیر

خالی از فطانت و ہوشیاری نبود و در جم بسیار در خارج آن قدر کہ یادش مان زمانہ بدشت و در دست امر اسے مقتدر افتادہ چون جرات بسیار نہشت مغلوب نوکران بود و سلطنت نہایت کردہ فرخ سیر از اصلاح تو نیست و چون جوان و عیش طلب بود اوقات را بہو بلب گذراند و سلطنت زیادہ تر شستی گرفت بعد تسلط نامہ دشاہ و معاودت او از ہند بر الطاف و احسان او منتظر گشتہ بیشتر از پیشتر آسایش طلب گشت و چون آتش مدت جوانی از شستہ شکستہ خاطر پیاش گرفته بود و دادا خرمنہ بصحت فقر آغوش بود با ہر نامی شست سخنان معقول را خوب می نہید با سفاک و ما و اند اسے خلق خدا را می نمود و در عہد او خلق با سایش زندگی نمود و نامان دولتش ہر صورت سلطنت را آبرو سے دوری در نظر را بود و بسبب ہوشیاری ساس بوسیدہ سلطنت را بر پا داشت گویا قائم السلاطین باریہ است چہ بعد او سلطنت غیر از نام خیر دیگر ندارد

### آصف جاہ نظام الممالک بن غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ بن عابد خان

نام او قمر الدین در از خدای شج شباب الدین بہر و دست جد مادی او سعد الدین خان وزیر اعظم شاہ جہاں بادشاہ و بعد پیر سے او عابد خان از شاخ سمرقندست عابد خان در عہد شاہ جہاں و در دہندوستان گردیدہ و در سلاک ملازمان شاہزادہ اورنگ زیب انتظام یافت بعد تسلط اورنگ زیب بر سلطنت بتدریج منصب پنج ہزاری یافت و دو ماہ منصب صد اربت سرفراز گشتہ بہت و جام برین الاول سہن خان و تسین بعد الالاف در محامہ گلگندہ ہر جم گوہ توپ از رکب عمر سبک خرام غلیطہ ہ با خرت رفت و پیر او کہ شباب الدین نام داشت از کبر اسے امر اسے عالمگیری ست بتدریج منصب مفت ہزار اسے یافتہ ہا از سے الدین خان بہادر فیروز جنگ مخاطب شد و اغلب اوقات سپہ سالاری یا دشاہ مذکور نیز می یافت و در





در ای سادات خان بهادر در وقت جنگ خلعت سادات خان خرغ سیری مقرر شد و بعد چند روز از خلع شدن صفدر جنگ اوزار  
پنجشنبه چاردهم چوب سال مذکور شمشیر و خنجر مرصع و دیگر جواهر هفت بار چ خلعت خدمت مذکور باد با بلند صوبه داری لکیر آرد و شکر  
عدیان با محمد علی خان بشیره زاده سنباسی و غنایات شد و دیوانی خالصه شریفه چون شمشیر بختن المدوله پیر بنجم المدوله نمودن  
بود بنجم المدوله را تازیکی بنابر وصیلت شجاع المدوله پیر صفدر جنگ با خواهر او ختمیاض و احتساب یار با وزیر المانکس  
ابو منصور خان بهادر صفدر جنگ میسر آمد و در آخر عهد محمد شاه دیوانی خالصه بنام بنجم المدوله مقرر گشته بود و کمال مانده اقامت در  
یافت و با وید خان خواجہ سرا که از سابق با مادر احمد شاه او و هم با یکی سری در پشت نهایت تقرب و در خدمت احمد شاه  
بهم رسانیده مدار علیه سلطنت بزم خود و معتقد با و شاه بدلات مادرش و حماقت احمد شاه گشت چون آن مقام من غلامی و  
التفات مغفرت بنام محمد شاه و محبت تام و در حرم سلطانی مخصوص با او و هم با یکی خدمت انظار با انتقال روزی از خون  
بجان نافذ نیز با و منوط گردید و بدست حلاوت یا و شاه با اختیار او در آمد با و شاه که بحسب جوهر خوات خبیث افعول سبک مغز بود  
تجربیک خواجہ سرا که مذکور از کتاب شرب بنوده غافل و لعلی محفل گشت و با وید خان بنواب بهادر مخایه گردید و دخل تمام در  
مخرج یا و شاه بهم رسانیده او را و نواری سلطانی اکثر خاطر خواهد اومی شد و نیمه امور موجب طلال فراخ صفدر جنگ و تراکم قسار  
که در تمامی پی در پی سداب و فاق گشته سرایه استمداد و موا و شفاق و اتفاق میامی گردید روز یکشنبه و هم چوب خلعت  
بخشی گری دوم صوبه داری مراد آبا و با نظام المدوله پیر قمر الدین خان وزیر در در و شنبه یا زده ماه مذکور خلعت با تمی فزانی الدین  
خان غیر و جنگ با بت برگ پدرش رحمت شد و نواب بهادر با وید خان او را از قائم بر آورد و بنصرت او در روز یکشنبه خدمت چوب  
بعسکر علی خان خدمت مشرفی دیوان خاص و منافع هزار می منصب رحمت شد و در چهارشنبه عیسم چوب خلعت صوبه داری  
ابو حمزه وزیر غنایات گشت و آخر شب در شنبه شانزدهم شعبان مادی علی خان مرحوم طلت نموده نزد قبر شاه نمود و بدرغ  
شد و چهارم ماه تربیت خان مرحوم رحمت حق بیوست و علی محمد خان روحیله که برنجی از احوال او در اوراق سابقه مست  
ار قام یافت بعد در و در ملک قدیم خود که عبارت از محالات بن گده و بیلی و بد آون و مراد آبا و غیر باست و شریف آوردن  
و المدوم بنشای بجان آبا و چند ماه زندگی نموده بمرض سرطان که بر پشت او در دهان ایام بهم رسید و بود در گذشت و صفدر جنگ  
بعد از دراک غیبت و المدوم بر فاقش بر اجدها مار این بسیر دیوان خود را فرستاده از او خبر دانی طلبی بقیسم با اتفاق آن  
مرحوم رفته شرف حضور وزیر المانک صفدر جنگ بهادر دریافت بعد روزی چند حکومت پانی پت و سون پت و غیره نیز در  
محال خالصه شریفه تبعه و المدوم در و منصب بنجر اری و نوبت مع خطاب اسد خلی و پالکی چالدار از آبا و شاه و مانیده  
یکار ماس مذکور محض ساخت چون بنجم المدوله محمد الحق خان بهادر دیوان خالصه شریفه از عهد فردوس آردم گاه محمد شاه بود  
و المدوم اتوسل با آن امیر که بنجر نیز میسر گردید و المدوم نظر بود و حقوق قطب الدین محمد خان بهادر فرود جاری و جهر و غیره در  
خان مرحوم میا نمودن آن بهیسا گوهر در پاسبانیت و کمان مروی در دست طلب خدمت خان بهادر مرحوم چون از قوم و دیلم  
و افغان دلیری خدمت و آبا به او پیشه خود ای مراد آبا و که بنجر صوبه داری عهد خرغ سیر قرار یافته بود و ششند و مراد آبا و  
بنجر و وطن خان منصور مذکور گشته بود همیشه بهمت بر استیصال روحیله و افغان و ترارغ خود را به آن مکان از دست  
ایشان می گماشت در عهد علی محمد خان بنابر حاجت او که وزیر المانک قمر الدین خان می نمود میسر نیامد و بنجر لاک علی محمد خان  
بعد مردن قمر الدین خان و هنگامه لشکر کشی احمد بهار ماس در مالک مسخره قدیمه خود که عبارت از مراد آبا و غیره است



لشت رخت هستی در آن میدان مرد آزما از دنیا بپشت از جمله رفقا هم قریب صد کس گردید پیرامون لاش خرقه بخوش افتاد  
جان بشیرین بجان آخرین سپردند و مورد هزاران آفرین از لب و دمان دوست و دشمن گشتند ده دوازده نفر از آن جمله رفقا  
قدیم که دوسه صد کس بوده اند در میان مجروح افتاده بعد معالجه چون صحت یافتند مادم بحیات محمود همکاران بودند اللهم  
اغفر له و له و احشرهم مع انشد و اود بهیضین

ذکر جنگا نیدن صفدر جنگ وزیر قائم خان قائم جنگ بنگش ابا اولاد علی محمد خان در دیوار در و جمعا با ابا بکر

وزیر الملک صفدر جنگ که از دستها اجتماع داشتند در آن دیوار که جوار صوبه اولو دلی پسندید و در آن روز جمعه محمد شاه خواجه  
گذشت و غایب استیصال آنها نموده با و شاه را بر سر دیوار مذکور بر دانا از اتفاق قمر الدین خان وزیر کار و اوقاف خواست صفدر جنگ  
با تمام تر سپید روی که خود وزیر و ظمیر سلطنت و علی محمد خان ره پیر وادی عدم گردید قائم خان بنی محمد خان بنگش را دلالت با تراس  
ملک و دیوار مذکور از دست اولاد و اتباع او نمود و بلا خطه آنکه هر طرف شکست افتاد فائده درستی نداشت و در قائم خان چشم طمع ملک  
و مال اخلاق علی محمد خان دوخته آنها را در قلعه بدر آن محصور ساخت و در محنت و در حرکت بر آنها تنگ گردانید سعد الدخان سپه  
کمان در دیوار مذکور که داماد حافظ رحمت و دیوار مجرای اسلک بود و دیگر در داماد و در بنگان دهر یک ازین سرداران  
ملک را به بیانه صده دامادان خود منقسم ساخته قاضی و مشرف بودند و ارباب است کل تعلق بسعد الدخان داشت و او کل اخوان و  
اتباع حیرتانی از حد گذرانیده و قیقه از احکام فرزند داشت چون سودمند نشدند با چار دل برگ و مدافعه نموده و هم ذی کجاست  
یک هزار و یک صد و شصت و یک سیر به میدان برآمد و صفت آرا گشته فوجی در کوباسه دریاچه خشک پنهان و کمین نشاند و با  
باقی افواج در وره قائم خان رفت چون جنگ در گرفت غلبه از طرف قائم خان که فوجی به پایان دریاست جمع فرق افغان  
داشت بطور رسید و سعد الدخان مع هزار پنهان بناچار سه و چهار بیشت بر جنگ داد و عفت خان از سینه ان نمود و  
جنگ کتان آهسته آهسته خیم را طرف کمین گاه کشید و قائم خان مع سرداران هم عثمان ظفر و باغرا و خورشیدی از خود بخیم در پی  
که متحکمان خلق اعوان بجائی رسید که چند هزار دیوار و دیوار باغرا و خورشیدی و قائم جنگ پنهان لشته بود و نیز در رسید نقش  
یکبار جنگ جو را یک یک از کمین برخاسته قائم خان از بیابان استبار بندوق و مان گرفتند در چنان شک قائم خان با کل سرداران  
بناک هلاک افتاد و دهر ایسان اوجم بسیار با و فشار فتنه و ظفر غیب سعد الدخان و دیگر اخلاف علی محمد خان گردید و

### ذکر وقایع سال شصت و دوم از نامه و وار و هم هجری

روز جمعه دوم ربیع الثانی نوروز شد و شب چار شنبه بیست و نهم و سه و کجاست مذکور میسر محسن برادر کلان صفدر جنگ  
وزیر بار شنبه استیصال نمود و در آغوشه هجرت سال علی امجد خان مرحوم را با کلی جهاد در رحمت شد و در روز و شنبه  
چار و هم ذی قعدة بعد نماز صبح که تسبیح خاک شفا در دست و با و را و شغول بود و یک ناگاه بر رحمت اندر رفت و دهرین سال احمد ابا  
بار سوم بلا طور لشکر کشید و معامله بصلح انجامید

ذکر در و در احمد ابدالی مرتبه ثالث بلا طور و جنگیدن با معین الملک و بنجامین محمد تقی در خداوند علیم و قدیر

مخفی نماند که چون معین الملک پسر وزیر الملک قمر الدین خان از معین جات محمد شاه بعید و اری لاهور و ملتان سرافرازی یافت  
 بهکاری خان محاسب برستم جنگ بهادر پسر روشن الدوله را در الملک خود ساخت در بین دفع محات انجامی برداشت چون  
 هنوز ممکن دلاهور دستند او را سباب حروب چنانچه باید بدست ناگهان در همین سال احمد ابدالی با لشکر ملاهوشید و معین الملک  
 را و جنگ پیش آمد چون هر دو جان استند اذند اشتند معین الملک خود با قضاة صلاح وقت سلسله مسلح جنبانیده اطفائی ناکره  
 قسا و مسلح دانست ابدالی هم مقتضی شمرده برستور نادر شاه در چهار حال خواه کابل که عبارت از سبیلکوت و اورنگ آباد و کرات  
 و پسر در است پیشکش نمود بدست معین الملک مقرر کرده علف خان بجانب کابل خود

خدمت نمودن ابوالمصور خان صفدر جنگ با مادره انتراع ملک و  
 دولت قالم خان از مادر و استماع او و افغانه آشوب آهنگ

وزیر الملک ابوالمصور خان بهادر صفدر جنگ که در هر دو صورت فائده خود دیده بود و بهر دو استماع این خبر فرست که ملک دال  
 بکش از دست باز نماندگان آن در دمان انتراع نماید بنابرین احمد شاه پادشاه را با خود گرفته از شاه جهان آباد حرکت آمد  
 وزیر پادشاه در پنجشنبه سلخ ذی الحجه سال مذکور داخل خمیر گوده در چند روز تا بکول رسیدند صفدر جنگ پادشاه را در قصبه  
 کول توقیف فرموده خود بدربار که فرخ آباد در الملک بکش نیست کرده از آنجا است رسید مادر قالم خان زن محمد خان صفدر جنگ  
 چهاره غیر از طاعت ندیده ملازمت وزیر آمد و معالجه شصت لک روپیه نقد و نفی و انفصال یافت و با سعد اسد خان  
 نیز تفاهات توپ خانه قالم خان و انبال و سباب او که عبارت برده بودند نذر اندر میان آورده و بی غیر معلوم بر اجم الزم نمود

ذکر وقایع سال خدمت و سوم از نامه دوازدهم هجری

بعد انفصال سلاطه احمد شاه از کول به بلخی خراسید و در روز شنبه بیستم ماه صفر و اول دولت فائده گردید و در روز دوشنبه دوازدهم  
 ربیع الثانی سال مذکور نوروز شد و وزیر برای تحویل نقد و نفی موعود به آنجا اقامت در دیده ملک مقبوضه افغانه بکش مضبوط خود  
 در آورد و مگر شهر فرخ آباد و دوازده موضع که اشتغال افغانه مذکور از چند فرسخ سیر بود به مادر قالم خان کجانی و برقرار ماند وزیر الملک  
 از مضبوط و ربط محالات و از خدای احوال مضبوط قالم خان و نذر اند که از دلاورهای علی محمد خان قرار یافته بود انفرار نموده راجه  
 نول را سه نائب موافق خود ارفیق و فائق انجامیز ساخت و خود معاد دت نموده بمصنوع آرد

ذکر مجمل راجه نول را سه

او از خرم کایته سکنین که هر سه با سبب و اولی ملازم وزیر بود از حسن اخلاص و ملبو خدمتی با مادره انتراع ترقی گدشته  
 بتدریج نائب مقتدر مصوب گردید کسی از رفقا و ملازمانش رتبه او نمیرسد نول را می مذکور جایجا اعمال از طرف خود منصب نموده  
 مله قوتی را که جایگزین وزیر بود و عمل اقامت خود ساخت و فرخ آباد از آنجا بیافاصله است کرده است اکثر ابدان قالم خان که از  
 بعید دیگر بوده اند بعض چلیه های میمندش در قلعه آباد با مقید شدند و تعدی نول را سه بر افغانه آن دیار از حد تجاوز نموده سر بایه  
 احداث قننه های بزرگ گردید مادر قالم خان احمد خان را که بزراد ملاتی او در از قضاة وزیر بود پیغام فرستاد که اگر دوسه



در اوقات مارہرہ مقامات نمودہ زیادہ از ہفتاد و ہزار سوار فرما نمود درین عرصہ ساکنہ خریجے روسے دے د

ذکر بہت اراج رفتن قصبہ مارہرہ و بتلاکشتن پنجبا و اشرف  
آنجانبندل اسرناموس و اطفال بحض قفسا و قدر ذوا بحلال

بیمیدیم ماہ مبارک رمضان سال مذکور سار بائی از نوکران محلی درخت دروازہ غنایت خان کہ لازم ذریہ از متوطنان آنجا بود بر یہ غنایت خان  
باختہ و آنکہ ملازم سرکار وزیر بہت ساربان را تاجب فرمودہ گوشانی بواقعی دود ساربانان دیکر نزد آقای خود جمع آمدہ فرما و نمود چون او  
از جملہ جاہلہ دوران غلیہ و دیگر اہمیان خود را خبر ستاد کہ غنایت خان را گرفتہ یارند جامہ سوار و پیادہ ہر اہی اور خائہ غنایت خان  
و دیدند و دیگر جامہ غلیہ را گمان شد کہ براسے غارت قصبہ مارہرہ کلمہ ذریہ صدر یافتہ تمامی افواج غلیہ تاراشدہ وقت خبر بود کہ بر قصبہ  
مذکورہ تاختہ در درختہ امین با خاک بر بار ہفتند و غنایت خان و سپہش را کہ جوان فونہ سالہ بود بیکان گشتند و زیر ہجرہ استماع  
تفسیر الدین حیدر خان را فرمودند تا رفتہ زود خبر گیرند و نتیجیان را متعین نمود کہ غارتگران ابا زدنہ اما نہا بر بند و متعینہ نمودہ مردم ہر متعین  
سازند کار کار گذشتہ عالمی بر با و فخر یافتہ ناموس اکثرے از سادات و شیوخ و کنبو و غیرہ شرفا سے آنجا بلا سے اسیرے بتلا گردید  
و اسباب خانہ آنہا تاراج رفت تفسیر الدین حیدر خان تمام شب سخت کشیدہ جمیع نوہس شرفا و غریبار از اخیام ملا امین غلیہ  
بر آوردہ و فرجیہ علیحدہ کہ وزیر براسے آنہا بر پا کردہ بود فرما فرمایم نمود و تمام شب وزیر برین ماجرا ملول و اکثر زائران گریان بود و طعام خورد  
از اول طلوع صبح تا وقت اشراق مستورات مذکورہ بجا نہاسے خود رسیدند و اطفال کہ غلیہ آنہا را در بار دینہ خود و گودا ہما کنندہ  
در ان فگندہ از با لاجار و دش پوشیدہ پیمان کردہ بودند بہر سائیدہ بہر و مادر آنہا باز گرد و اندید آن روز در ان قصبہ و  
میدان ہنگامہ عاشورا و اقا خوب طاعتہ الکبر سے بر پا بود وزیر سیلنے سیر پر دم شہر فرستاد اما اسوا لایکسے بفارت رفت  
و گذشت آنچه گذشت مردم از ہمان زمان بہ غنایت سے میت مشورہ سے بیت آتش سوزان نکندہ با پسندہ پنجہ  
کند و دودل در دمندہ سے گفتند کہ فتح وزیر نخواہد شد وزیر بعد اطمینان از جمعیت فوج و اسباب از مارہرہ  
کوچیدہ بیشتر رفت

ذکر جنگ وزیر با احمد نگیش و دیگر افغانان و شکست فاش خوردن با وجود دفور  
فوج و سامان و مقتول شدن نجم الدولہ و تفسیر الدین حیدر خان و رسیدن

چون عسکریں نزدیک بہم گردیدند شب بہت و دوم شوال سال مذکور وزیر با والد مرحوم کہ مقدمہ افواج نجم الدولہ محمد اسحق خان  
مقرر شدہ بود در محاکمات بریلے با افتادہ در و میلہ غلیہ از وضع حرب آنہا مطلع بود کہ شہارہ نمود و والد مرحوم و خدمت کہ آنہا  
و غلبہ کین کردہ در غفلت از طرفے سر بری آمدند و با اتفاق شور و ہنگامہ نمودہ سیر نزد دران وقت اگر ثبات قد سے بعمل آمد باز  
پایدار سے فی توانند و مغلوب سے شوند تا برین فوجے را از غلیہ کہ اولوس جناب عالی اند بقدر رسہ چار ہزار کس ہش روی فیل  
سوار سے خاص مع بندوق و خراہیادہ با یاد داشت کہ وقت آشوب در حضور پایدار کی کردہ وزیر شک جازہ افغانہ را بگیرند  
اسمیل بیگ خان مجب را کار فرما گشتہ گفت اسے صاحب فردا پیندہ کہ افشار اند فاسے چہ سان احمد خان رات اتباع او بگوشتہ  
گمان گرفتہ سے آیم والد فاموشش نامہ چون صبح دید بعد انقراض از نماز و فرج شب تار و فتح مذکور ویرا فوج را از دستہ و اطراف

بوجواب طوطا داشته و توپ خان را با سجاویش روگذاشته قدم قدم روان گردید پاسی از در و برآمده مقابل فیلیکین روس داد و  
 توپ اندازی و تیر و تفنگ افکشی شروع گشت راجه سورجمل جاٹ که در مینه در متصل مقدمه بود و اسمیل بیگ خان که در بر سره  
 کند لک برافاخته مقابل که برستم خان و غیره سرداران معتد بودند تاخته دود از نهادن جماعه برآوردند و جنگ سبعی روی داده و شش هفت  
 هزار سوار و هزار افغانه در میدان گشته افتاد و بقیه السیف را چار و ناپار عارف از اختیار افتاده بهریت رفتند و راجه برج اندر مندر شاگر  
 سورجمل جاٹ و اسمیل بیگ خان سافتی در تعاقب فریادان پیوسته از وزیر اندکی دور تر گشتند و وزیر علی التواتر توپ و جزائر و بان بحد  
 و کمک آن هر دوی فرستاد تا پیش روی او از آلات مذکوره مالی گشت و آفتاب شروع نزول نمود و در فقره نور یافته افغانه  
 لکین که احمد خان هم در میان آنها بود و نماز ظهر گزیده از طرفیکه فرزند زرت حاجب بودند نمایان گشت و جنگ شروع گردید و حکم قضا و قور  
 کما نگار خان بلوچ که فوجدار گردشاهچان آباد و متصل بمقدمه فوج وزیر بود و جنگ یکرواب معصمات بان اندازی پیاوگان و هم علیه  
 شیاورده و وزیر زندان سه گونید سازشی با احمد خان بگلش داشت علی ای حال افواج مغلیه صورت شکست در آئینه میدان دیده اکثری  
 را پاسه ثبات مغزید وزیر الممالک علی ابقدر محمد علی خان رساله در و سید نور الحسن خان جماعه دار بلگرامی را بمالک هر اول فرمان  
 داد و هجوم ایفیل و سپاه مانع گشتن این بر دو گشت اما بهر صورت سید نور الحسن خان مع جمیع برادران و عبداللہ بنی حلیه محمد علی خان  
 مع همراہیان خود که در آن وقت بمیشت جھوسه سه صد سوار و چند دهنون و رنگا فتنه خود را فوج مقدمه پیش رسانیدند چون  
 سلفیه بفرستے رکاز فرنگشته و وزیرانده بودند و مصل خان مذکور بمالک آنها سودی نداد سید نور الحسن خان و عبداللہ بنی خان رجوع  
 بجانب چپ نموده دیدند که قریب سه هزار سپاه در پشت آنها سواران از طرف سیر فیل محروطے سے آئید و توپ خان چون بمالک  
 هر اول رفته آن طرف بسیار کمتر بود و فوج مذکور بے آنکه صدمه کشد نزدیک رسید میر نور الحسن خان و برادران ایشان دست بقبضه  
 لکمانا برده تیر اندازے و برق اندازان هر اچھی عبداللہ بنی خان شکی نبود و جمعی از طرف افغانه بر خاک میدان غلبیده و اندک پیچے  
 خورده با خود را استقامت داده بمقت نمودند و راه فرار در فوج وزیر کشاد فتنه کمتر کسی را پای ثبات و قرار با مانده بود و میرالدین صاحب  
 بنزعت و خاندان وزیر چون شمشیر شمشک ابا با صددردی از رنقاب انبوه افغانه بنی پاک حمله آورده خود را بر قلب آنها زد و مقت کس ابدت شمشیر  
 خود از چم گزارد و سیرالانداز را بر استان آخرت شتافت افغانه بنور الحسن خان محمد علی خان رسیدند محمد علی خان در خرم قنقنگ بر دست راست  
 رسید و فیل نور الحسن خان ظاهر شمشیر بر داشت و میر غلام نبی تخلص بر ساد و میر عظیم الدین زسادات بلگرام درین وقت بر آخر  
 مغیر الدین حیدر خان و دیگر اسے عالم بقا گردیدند و افغانه فیل وزیر را احاطه نموده نماندند که کسیت فیلمان در خرم قنقنگ مقتول گشت و میرالدین  
 اتابک شجاع الدین پسرش که در خواصی بود در خرم قنقنگ بر دست کماره گزیده و وزیران نیز خرم قنقنگ بر گلاومه غشی عارض گشت و بیوشش  
 افتاد و ما چون بود و بر بنے جنگی بود و از دیگر جراحات محفوظ ماند و از هر دو غیر از سیر و سیر بنظر نمی آمد و در ششی اندادن آن هم غیر مرے  
 بود و افغانه بود و مذکور اخالی دانسته گشتند و بر سر اچھی خان رفتند و هم الدوله بیابانک بلند گشت که منم ابوالمعذر خان با سبب کثیر چون  
 شمشیر جوهر شجاعت رسیدان مردان ظاهر نموده پاسه ثبات و قرار بر سلم جان فشتانی عروج نمود چون تمام فوج ناموس داشت  
 مردانگی و دباخت سید نور الحسن خان و محمد علی خان سر کشه نمک طلالی و سجاوت از کت ندراده خود را تا وزیر رسانیدند وزیر ملهم  
 نواختن شادمانه فرمود تا پریشانے مردم جمعیت گردید لیکن سوده سے نکر و وزیر ناچار مع محمد علی خان و نور الحسن خان و چند نفر مثل و  
 چند دستانی که زیادہ اردو و صد سوار و خواهر بود بادل شکسته و خاطر خسته از رسیدان گشت و الدوم جوم بعد بر شستن وزیر و جمیع منبر  
 دیگر از میدان رجوع نموده بعض توپ خانه و زیر که لیاقت همراه گرفتن داشت و مردم متفرق کوفت الحواس را خراشید



آورده با خود آورد وقت شام وزیر بایر رسید و وزیر کسب خان فرمود که اسباب تکمیل زخم بهر ساند خان فرمود مافرو ساخت  
آنش کار سے بمل آمد و در جماعت شب در آنجا رسید در صبح از راه بر کوچ نوده پیشتر فرامید و گذر از دو لشکر و فیو انلیه غیرت  
از وفادار دیت و وزیر اراج نمود و آنچه باقی ماند از دست گنواران و دو مائین راه بنارت رفت اما از راه و صورت جمعیت  
رو به دود کوچ کوچ قطع مسافت بمل آمد و دست و پنجم شوال سنه مذکور وزیر بایر دیاسه عتقا مقابل بدلی که معروف  
بنشاه جهان آباد است رسید

## ذکر احوال که در صوبه اوده و آذربایجان خالق عباد و بلاد گذشته

احمد خان را بعد شکست دادن وزیر هوسه تنخیر و در صوبه اوده و آذربایجان در بر سنجیده محمود خان پسر خود را بنبط صوبه اوده مقرر  
نمود و خود قاصد استخلاص قلمه آذربایجان و از دست بقادر احمد خان و طایفه قلی خان غیر و آله و غسانانی گردید بقادر احمد خان پسر محمد خان  
است که برادر حقیقی محمد الملک امیر خان بود و در عهد عمومی خود امیر خان محمد الملک بنوچه اسی کوزه و در همین صوبه آذربایجان گذر بنیم  
درین آوان مسعود بنک رفیق و صدیق خود گردانیده بود که این ساسخ دیو بنو و خان مذکور و طایفه قلی خان که از اتباع سید محمد خان  
کاتب صوبه آذربایجان و ملازم محمد الملک بود دیاس غیرت و محاببت خود احوال و طاعت بگلش تنگ و عار خود فرمود چون از محمد جنگ  
سیدان بر آمدن نمی توانستند در قلمه آذربایجان بر روی احمد خان بگلش بسته بجهار نکر و تخمین جسته در گلگانی پائی قلمه بسته راه  
رسیدن مدد در سده مقرر کردند و درین عصر اراج اندر کرد که از فقره سنیاسی هماد و پوست و عجب صاحب جرات اندک  
زده گفتی بود برای پرستش معبد پر اک آذربایجان در پاسته قلمه آذربایجان عبادت داشت که هر بیت بر نافت وزیر بستی اذن در هلاک  
او با عانت بقادر احمد خان و غیره متوسلان وزیر پر داشت و هر چند مردم وزیر ولایت با قاضی در قلمه نمودند قبول نکرد و بیرون  
حصار رستند و تیار می بودند و در دوسه بار قابو دیده و بر باد یا نهاسه باد یا سوار گشته بر انواع افافه خود رابع معدود و سه از  
چلیه میانه زد و کار کاتر مخالفان ساخته و بیارشان را بر خاک هلاک انداخته سالها و غنائم سبای خود آمده می نشست این محامره  
بطول آنجا میداد و ایداری شایسته از بقادر احمد خان و دیگر متحصنان و راج اندر کرد گسائین منظور رسید و احمد خان کار سے از پیش  
بیر دیگر لشکر بایان او که همه افافه میاک در و چلیه پاسته سفاک بوده اند تمام آذربایجان که بطرفه عظیم انشالی است از در و از قلمه آذربایجان  
نازیر قلمه موعنه غارت کردند و چهار هزار سوار و شصت و ناموس شتر فارا اسیر کردند و گرد آفرید شیخ افضل آذربایجان و محله دریاباد که سکنه  
آنجا همه افافه اند محفوظ ماند و هنوز عمل احمد خان درین دو صوبه درست نه نشسته بود که آمد وزیر شریعت گرفته احمد خان دست  
پادگشت و از محامره قلمه برگشته بملک خود که فرخ آباد است مشتافت

## ذکر سوانح که در نواح مضافات اوده و لکشوری و ادو عقده باینگه از دست جرات و ناخن شیر شیخ معز الدین خان بهادر کشاد

احمد خان بگلش خیانت نمود و در پیشه بعد غالب شدن بر وزیر خود بار آورده تنخیر آذربایجان و مشتافت و پسر محمود خان را تنخیر اوده و لکشور  
مضافات آن بر یکماشت محمود خان حسب الامر چربا لشکر و متهم از جاسه خود جسدیه هشا زدهم جادی اولادلی سنه  
اربع و ستین و مایه بعد الاله در سواد غربی بلگرام فرود آمد افافه بهر است و بوقتقتنا سینهت خود دست قطار دلی

برسکت قصبه مذکوره در از کرده چند کس رازخی نمودند مردم آنجا هم که همه شرافت و سپاهی پیشه اند چندست از اناخته را بجز روح ساخته  
 از ب دومه سراس بار در اناخته فروغ و دوشی لشکر غنیمت بردند محمود خان با قضاے طبیعت اخلاقی و غرور سلطنت و جلال  
 با تمامی فوج تیار شده شهر را فرو گرفت و دارا و اناخته را راج آنجا نمود مردم قصبه محله بمله و کوچ کوچ که استحکام کرده مستعد بر آفت شدند  
 مشایخ و معمران قصبه که با احمد خان ربطی داشتند و اسلحه مسلح گشته فتنه بر خاسته را بخوابانیدند محمود خان خود بطرف بهار پرامنو  
 آمد و یک از عمام یا قوم خود را با بیست هزار سوار و پیاده بطرف لکهنو روانه کرد و او سر داری را بیخ نیز از کس بلکهنو فرستاد و سر دار  
 نکر خود ویر و پیشرفت کرده کونوا را برای شهر معین کرده فرستاد و شهر از غلغله مصفر جنگ خالص بود و متوسلان مصفر جنگ  
 بجز دستماعت خبر شکست خوردن او چهره افتاد و احمد خان که در آن اوان در لکهنو بود از اخبار آمده بیچاره حصار الدار آباد رفته بودند و اکثر  
 متغلبه اموال خود را امانت و خانه شیخ معز الدین خان بهادر که از جمله سرداران شهر و درین مینوطن آنجا است گذاشته هر یک  
 دامن در رفته بود و هر چند طلبان بجز الدین خان مراغت می نمودند که مال تغلبه در خانه داشتند بوجب دعوی اناخته با شماست  
 خان مردم از فرط جوهر دمی نشینند مردم دامن آنها را در بناه خود جاس می داد و کونوا آمده در شهر قندی آغا زندها و معز الدین خان  
 بهادر با قضاے صلاح وقت بدیدن سر دار اناخته فتنه تا اگر توند رنغ بدعت کونوا را نهانایم سر دار اناخته احترام خان  
 مرقوم نموده حکم امان بشهریان داد و درین ضمن یکی از فتنه بانیان فتنه بردار مجنوس سر دار فتنه ظاهر نمود که کونوا را شمار مردم شهر زده و  
 بے آبرو نموده بیرون کردند معز الدین خان گفت که از شهریان کسی را مجال چنین تفریبت من می دم اگر کسی مصد رشوخ  
 گشته باشد او را بسزا خواهم رسانید و علی انور نخست گرفته بشهر آمد و دانست که اناخته اعتماد را نشاید و کونوا را از  
 رزالت خود باز نمی آید شرفا و نجایا شهر را بطلبیده گفت که این جماعه بحد و شست بیان اند و اطاعت اینها فاعده غیر از  
 خفت و خواری نیست باید با هم اتفاق نموده اینها را برانیم و برانیم اکثر تر سیده اقتناع نمودند و بعضی از ارباب غیرت  
 را می معز الدین خان بهادر در پسندیده اتفاق در زیدند از آن جمله قربان علی خان جوهری بعضی محالات آنجا با خان مرقوم  
 مستحق و چند کسان گردید معز الدین خان بهادر زیور خانه خود و خسته قلیل و جمعی بهر ساینده و شیخ زاد را به شهر را جمع نموده در آن  
 داد که کونوا را گوشمال داده بدر کنند حسب الامر و بعمل آمد و منعلی را لباس مخفی پوشانیده در خانه خود نشانید و منادی هفتاد  
 در شهر گردانیده ظاهر ساخت که این منعلی کونوا را مصفر جنگ و فرستاده اوست و یک علم سبز بنام حضرت صاحب الامر  
 علیه السلام بر پا کرده از مردم زیران علم عذر یافت می گرفت سر دار با شما را این خبر رسیدن کونوا را از حضور باخج نیز از کس  
 مستعد گشته بد آغیه ناراج شهر بطرف آسجیل گنج مشرقی شهر نگاهداران گشته شیخ زاد را قریب دود و کس بد آغیه اوست شافته  
 بطرف دریای گومتی جنگ غلغله نموده اناخته را اگر بنایند سر دار دیگر که باز زده نیز از کس با او سوا می این نیز از کس بود و بجز  
 نشینان این خبر گنجت تو بجان و کسباب و زحمت اناخته بدست شیخ زاد را اقتاد محمود خان که بر معبر پرامنو بود و دارا  
 نهفت این زمان نمود معز الدین خان بهادر بنام فرستاد که از مردم شما حاضری بطلب آمده باین حالت رسیدند من بلافا  
 شما و انظار بعضی مشوره های آیم چندست توقف نمایند از ما بنجا سکونت و دشت که فراریان بشکرش رسیده شجاعت  
 معز الدین خان شیخ زادگان و قرب دست آنها که خورده بودند ظاهر نمودند درین حصره معز الدین خان بهادر هم فوجی از کس  
 عازم لشکر محمود خان گشت چون معز الدین خان نزدیک رسید محمود خان نیز تر سیده زاده سر از پیو و معز الدین  
 خان بیاد قوت یافت جمیع عمال اناخته را از حدود صوبه اوده بیرون داد و آن نواح را از لوث وجود فرقه مذکوره

مصفا ساخت و فرمال داد که هر چراغ باید اینکند و بنده

## ذکر آستان در خیر الممالک از سر نو افواج و اسباب و نظریات فتن بر احمد خان بخش بتایید رب الارباب

وزیر الممالک صفدر جنگ بنور شاه جهان آباد رسیده بود که خبر شکست او در درگاه شریف یافت امری منافق و یاد شاه  
 احمق داد و از دو جا وید خان مخالف خواب بهار که مختار حرم سر اسطغانی و بانی بابائی سلطنت و درکن عظیم دولت گشته بود  
 در فکر ضیاع خانه و احوال صفدر جنگ افتاد و نفاق باطن اینها اندک می کرد اما از سطوت او و اندیشه او انتظار خبر تحقیق  
 می کشیدند چون شنیدند که زنده است و نزدیک رسیده مقهور و مطول و مشاییده احوال او شدند تا آنکه در رسید و شاه در شافقان  
 گردید که هنوز زنده و بر بنی توان آمدنش که دفتر بران الممالک بود و دشواریات عجیبی داشت قبل از ورود دشواری بر سر و تن  
 و نواب آید امر حرم و هو شیاری و دست قتلان و آستان افواج و اسباب نو و مشعلی مستعد ماند چون صفدر جنگ رسید به شلام  
 بوی نفاق از اطراف درگاه سلطنت فرموده و حکایتیکه در غیبت او نموده بود و شنیده بنوب بهار درگاه وید خان و مادر یاد شاه  
 بیخام فرستاد که هنوز زنده من جریده و گیان بار است و یک با فتن با من دشواری در درگاه وید خان پیدا نموده خوشنودن ساختند  
 وزیر بر سر پشته دست با خضم و گوتال مناسبت نهاد خاطر ساخته در فکرش افتاد و کار دیگران استشاره آغاز نهاد داخل  
 بنده سعید عبدالمعلی خان بهادر که درین ایام ترک رفاقت امیرالامرا و افغان جنگ نموده شاه جهان آباد را بر حیر رسیده وزیر  
 را دیده بود و در وقت پیش اومی نمود و ذکرش در بیان احوال ذوالفقار جنگ آمد نیز مخالف ساخته نشود و پس او را در جواب  
 معروض داشت که فوج خود سابق هم کم نبود و امکان هم با قبالی وزیر قدر در کار باشد میسر می تواند شد اما سر داران جنگ دید  
 کار آرموده بر رفاقت خود باید گردید پسید که گمانند نشان باید داشت آنچه بالفعل فقیر معلوم است را به جست و جوی سر داران  
 هر چه بیاقت این کار و در اندیشه بدیده را به کل کشور وکیل نهایت جنگ در آنچه بچین نراین دلیل خود از شهادت هر کس که مدار و جی آبا  
 پر جنگور که هر دو سر در عهد مرده بودند طلب داشت چون حاضر آمد و جی لاتی برای آنها مقرر و با خود متفق گردانید و در وجه  
 سور جبل جاث خود را سابق و رفیق او را در ظاهر ایا زنده هزار دیر یو می جاث و دست پنج یاسی پنج هزار دیر یو می سر داران  
 هر چه قرار یافت و از سر نو توپ و پانها و جمع اسباب و ما محتاج حرب و دارت بیشتر از بیشتر و یاد آماده ساخت احمق عجیب  
 استعداد و افتخاری داشت که کم کسی بهایه و شتم اولی بومانه اشادند اگر دیگر کسی بجای اومی بود بعد چنین حد و غنیمت  
 البته خود را به بخت و نی توانست که از سر نو خود را بیا راید و زعمده اعدای قوی جنگ بر آید القصدت میسر خود را دست  
 دیده در او کل خجادی او را به ستم و بدین و ماته بعد الا فتن از شاه جهان آباد و بر آمده با کبر آباد رسیده و اول افواج  
 بر نه راه که بیست هزار سوار بود و بر شادان افغان که از طرفت احمد خان عالم کول و جالیس و غیره بود و دست افواج مذکور جنبان و جور  
 نموده بر سر افغان مرقوم چون بلای ناگهان رسیده و بی خبر اداخت شادان خان که بخت و جمعی کثیر از نافه قتل و اسیر و غنائم بسیار  
 از قبیل اسپ و شیل و جام و اسباب و دیگر نیست هر چه احمد خان با شام مقهوری و افغانه و فر شادان خان از محاربه قلع  
 اله آباد که تا چهار ماه محصور داشته سعی در تخیر آن می نمود تا چار دست بر دزدیده و بر جراح استعمال با جمیعت قلیل بفرخ آباد  
 رسید افواج هر چه که بقدرت و کیش وزیر و جیادی نموده خارج فرخ آباد را قتل و غارت نمود احمد خان فرصت یافته به چین پور  
 که از فرخ آباد سر کرده بر لب دریای گنگ واقع است آمد و مورجان قائم کرده آماده جنگ شد و پیش جانا آنکه چون یک طرفش

برسکت قصبه مذکوره در از کرده چند کس رازخی نمودند مردم آنجا هم که همه اشرف و سیاهی میشه اند چند سے از افاخته راج و راج ساخت  
 از یب دودمد اس بار برادران بر نوع و موشی لشکر غنیمت بردند محمود خان با قضاے طبیعت افاخی و غر و تسلط و اوج  
 با تمامی فوج تیار شده شهر را فرو گرفت و در اوده تاراج آنجا نمود مردم قصبه محله تجله و کوچ کوچ استخام کرده مستعد اقامت شدند  
 مشایخ و معمران قصبه که با محمود خان ربطی داشتند و اسلحه مسلح گشته فتنه بر خاسته را خوابانیدند محمود خان خود بطرف بهار پناه  
 آمده یکے از عمام یا قوم خود را با بیست هزار سوار و پیاده بطرف لکشو روانه کرد و او سوار ساری راج پنجاه کس لکشو فرستاد و در  
 مذکور خود بر و شرف اقامت کرده کوتوالی برای شهر معین کرده فرستاد شهر از علته مفسد جنگ خالص بود و متوسلان مفسد جنگ  
 بجز دستمخام خبر گشت خوردن او بجهاد بقار السدخان که در آن اوان در لکشو بود از آنجا بر آمده به پناه عمار الله آباد رفته بودند و اکثر  
 مغلیه اموال خود را امانت در خانه شیخ معز الدین خان بهادر که از جمله سرداران شهر دیرینه متوطن آنجا است گذاشته هر یک  
 به امنی در رفته بودند و در چند طلبان بجز الدین خان عافیت می نمودند که مال مغلیه در خانه و دشمن موجب دعوی افاخته با شماست  
 خان مرقوم از فرط جو اغزدی کشیده مردم و مال آنها را در پناه خود جاس می داد و کوتوالی آمده در شهر تعدی آغاز نهاد و معز الدین خان  
 بهادر با قضاے صلاح وقت بدیدن سردار افاخته فتنه تا اگر توند رنج بدعت کوتوالی آنها نایم سردار افاخته حرم خان  
 مرقوم نموده حکم امان بشهریان داد و درین ضمن یکی از فرستادگان فتنه برادر بجنوب سردار فتنه ظاهر نمود که کوتوالی شمار اوم شهر زده و  
 بے آبر و نموده بیرون کردند معز الدین خان گفت که از شهریان کسی را مجال جنین نر نیست من می مردم اگر کسی مصدر شش  
 گشته باشد او را بسزا خواهم رسانید و علی الفور رخصت گرفته بشهر آمده داشت که امان افاخته اعتماد را نشاید و کوتوالی از  
 رذالت خود با زنی آید شرفا و نجیای شهر را بلبیده گفت که این جماعه بخدمت و سست بیان اند و اطاعت اینها مقرر غیر از  
 خفت و خواری نیست باید با هم اتفاق نموده اینها را بر نیم و بر نیم اکثر سے ترسیده و اتفاق نمودند و بعضی از ارباب غیرت  
 رای معز الدین خان بهادر در پسندیده و اتفاق در زمین اذن حمله قربان علی خان جوهری بعضی محالات آنجا با خان مرقوم  
 متفق و چند استخوان گردید معز الدین خان بهادر زیور خانه خود فروخته قلیل و بقی بهر رسانیده و شیخ زاده اس شهر را جمع نموده در آن  
 داد که کوتوالی را گوشمال داده بدگرگند حسب الامر و عمل آمد و مغلی را لباس مغلی پوشانیده در خانه خود نشانید و سنا دی مفسد جنگ  
 در شهر گردانیده ظاهر ساخت که این مغلی کوتوالی مفسد جنگ و فرستاده اوست و یک علم سهر بنام حضرت صاحب الامر  
 علیه السلام بر پا کرده از مردم زیر آن علم عذر اقامت می گرفت سردار بهشتیار این خبر در رسیدن کوتوالی از حضور راج پنجاه کس  
 مستعد گشته بد افعیه تاراج شهر بطرف اسماعیل گنج مشرفی شهر هنگامه آرا گشته شیخ زاده قریب دودمد کس بد افعیه آرا گشته فتنه  
 بطرف دریاس گومتی جنگ عظیمی نموده افاخته را اگر نرانی ندید در دیگر که یازده هزار کس با او سوا سی این پنجاه کس بود و بجز  
 شنیدن این خبر کجخت تو بجان و اسباب و نخرت افاخته بدست شیخ زاده افتاد محمود خان که بر معر پناهنما بود و در اوده  
 نهفت این زمان نمود معز الدین خان بهادر بنجام فرستاد که از مردم شما افاخی لعل آند و باین حالت رسیدن من بلافا  
 شما و انظار بعضی مشوره نامی ایچم چند سے توقف نمایند اوهما بنجا سکونت داشت که فراریان بشکرتش رسیده شجاعت  
 معز الدین خان و شیخ زاده گان و قرب دست آنها که خورده بودند ظاهر نمودند درین عرض معز الدین خان بهادر هم فوجی آراسته  
 عازم لشکر محمود خان گشت چون معز الدین خان نزدیک رسید محمود خان نیز ترسیده زاده فدر رسید و معز الدین  
 خان بیاد قوت با فتنه جمیع عمال افاخته را از حدود صوبه اوده بیرون دان و آن نواح را از لوث وجود فرقه مذکوره

معنای ساخت و در مان داد که هر چه از جاعه را باینده کشند و نهند

ذکر آراستین وزیر الممالک از سر نو افواج و اسباب و نظریات فن بر احمد خان خلکش متبایید رب الارباب

در این ملک مقصد جنگ هنوز شاه جهان آباد رسیده بود که قهر شکست او در دریا کشته شمرت یافت امری منافعی و بادشاه  
احق و انداخته و بادید خان محاط بنواب بهادر که مختار مردم سرای سلطانی و بانی مانی سلطنت و درکن عظیم دولت گشته بود  
در غلبه خانه و احوال مقصد جنگ افتاد و اتفاق باطن اینها اندکسگی گل کرد اما از سطوت او اندر کشیده و انتظار خرقه تحقیق  
می کشیدند چون کشیدند که زنده است و نزدیک رسیده و مقصد معلوم و مشایده احوال او کشیدند تا آنکه در رسید و مشایده احوال  
کردید که هنوز زنده بود و برنی توان آمدنش که دفتر برهان الملک بود و حضور و عزت عجیبی داشت قبل از ورودش بر سر دربار  
و نواب بهادر امر حرم و دهو شیاری و استغفال و آراستن افواج و اسباب نو و مشغول دست بهادر چون مقصد جنگ رسید بهشتام  
لوی اتفاق از امر او ارکان سلطنت فرموده و حکایتیکه در غیبت او نموده بود و کشیدند بنواب بهادر و بادید خان و بادیرا شاه  
پیغام فرستاد که هنوز مردن زنده و در میان بار است و یک بافتن با من و خوار بود و در روزها بهادر خود خوشنودش ساختند  
و وزیر بیدر شاد دست باضم و گوشتال اینها پیش نهاد خاطر ساخته و فکرش افتاد و با کار دیدگان بهشتاره آغاز نهاد داخل  
بند رسید بهادر علی شان بهادر که درین ایام ترک رفاقت امیرالامرا و دو الفقار جنگ نموده شاه جهان آباد از اجیر رسیده و وزیر  
را دیده بود و در وقت پیش او می نمود و در کشتن در بیان احوال و دو الفقار جنگ آمدن بر محاط ساخته نشود و پرسید او در جواب  
معه و در وقت که فوج خود سابق هم کم نبود و بحال هم با قبائل و زیر قدر در کار باشد میسر می تواند شد اما سرور این جنگ دیده  
کار از امور و در وقت خود باید که زیر رسیده که کیا نند نشان باید در گفت آنچه با فضل فقیر را معلوم است را در بحث شک و سرور این  
هر چه بافت این کار در اندیشه پذیرد و این جنگی کشور وکیل نهایت جنگ در آنچه همین زمین وکیل خود را خسته و بولگر ملها و جی آبا  
پیر جنگور که هر دو سر در عهد هر چه بودند غلبه داشت چون حاضر آمد و جی لاتی رای آنها مقرر با خود و فتن گردانید در اجبه  
سورج جلی جلی خود را سابق و رفیق او بود و ظاهر ایام زنده هزار پیر پیر جلی جلی و میت پنج پاسی پنج هزار پیر پیر سر در این  
هر چه تر بافت و زیر نور توپ و بانها و جمع اسباب و با محتاج خوب و دمارت بیشتر از پیشتر نموده آماده ساخت و فتنی عجیب  
استند او و فتنه اری داشت که کم کسی نگاه چشم ادلی یوشا بهادر اشادت کرد و بایستی بجای او می بود و بعد چنین مهتره غلبه  
البتة خود را می باخت و نمی توانست که در سر فرود آید و زعمده اعدای قوی جنگ بر آید القهقهه تیره خود را دست  
دیده و در ادکل خبا و ای او و سینه ران و پستین و ماته بعد الاغت از شاه جهان آباد و بر توده با کبر آباد رسیده و اول فوج  
هر چه که بهست هزار سرور بود بر شادلی خان افغان که از طرف احمد خان حاکم کون و جالبسر و غیره و دو دستار فوج در کور بهادر و مجبور  
نموده بر سر افغان هر قوم چون بلای ناگهان رسیده و بی خبر از باخت شادلی خان گرفت و جمعی کثیر از فتنه قتل و اسیر و فتنه اسیر  
از قتل اسب و قتل و جیام و اسباب و دیگر بدست مرشد آمد احمد خان با شمع مقبولی از فتنه و فرزند شادلی خان از حمله قلعه  
الله آباد که تا جابراه محصور شده سعی در تخیر آن می نمود و با چار و دست برادر رشیده بر جیام استعمال با جمعی قلیل بهر آبا و  
رسیده افواج هر چه که بمقدور میشدند و زیر و زبانی نموده خارج فرخ آباد را قتل و غارت نمود احمد خان فرست با جمعی پیر  
که از فرخ آباد سرگرد و بر لب دریا گنگ واقع است آمد و مورچال قاتل کرده آماده جنگ شد و پیش همانا آنکه چون یکس طرف



سوره چهارم که اول یوزیر الملک مقدر جنگ غایت خنده بود و از کباب و بنا بر قرب جوار صوبه او و محمد بن یوسف بافته الهام بود و وزیر و دیگر آبا و  
 و چهارم با سیر الامرا و ذوالفقار جنگ مرعت گردید و در سه سده احدی و ستین و نهم بعد الاثاف اولی سال ملبوس احمد شاه را جسم  
 محنت سنگین انور کشفه اواقع در عهد خوش از تبعیج را جاسه را پنجویس متنازع و جرات و دانش در مثال و اقران خود بنی نظیر  
 و بنا بر خود داده اختراع ملک موروثی تابانی خود که عبارت از زوده پور و میر شمس است از دست راجه رام سنگه سپهر اسی سنگه  
 برادرزاده خود بخشنود پادشاه آمده ذوالفقار جنگ را از غیب رفتن بموید چهارم براسه غرض خود در ضمن آن اظهار بند و بست  
 انجامانوده خود بنا گوید که دار الملک او بود و اسبه شده بود ذوالفقار جنگ با سید زناقت و اعانت او در او خرسند یک هزار  
 و یک صد و شصت و دو چهره با چار و ده یا زوده هزار سوار و در آن نامدار مثل علی رستم خان برادرزاده میر شمس  
 مشهور و حکیم خان خوشی که معروف و فتح علی خان پسر ثابت خان حاکم مشهور که اول از خطاب ثابت جنگی یافته بود و محمد شجاع خان  
 و سید عبدالحی خان بهادر خاوسه فقیر که بعد بر آمدن از قلعه و ثابت جنگ چنانچه قائم و قانع نگار در دختر دوم اشعاره  
 بان بود چون بشناجیمان آبا رسید ذوالفقار جنگ با زوده تمام رفیق خود گردانید و رساله سیم چار صد سوار داده بود و دیگر  
 اسباب را یا ستل افراس و فیالی و غیره همه از دولت رناقت و ثابت جنگ میا داشت و میر علی منکر که سینه که ذکر  
 او در ضمن احوال ثابت جنگ گذشت و مبارز خان و غیره بر آمده ایام عاشق را به محرم را در قصبه پالو دی که زانید و شروع  
 سالی شصت و دوم از نامه در دهم هجرت از بنا گوید در موضع نیم راه که در علاقه جاٹ و دراجه سورج علی تلچچ فقره  
 از گل در اینجا ساخته مدد دی از زمان خود را شصتین اینجا به دست منزل نمود فوج مقدمه انواج امیر الامرا را قلعه مذکور  
 پیچیده مردم را به سورج علی را بر گردند و امیر الامرا به ابله بیهوش قدر خوشنود گردید و شادمانه نواخت و داخل خیمه  
 گردید و در آن منزل شام نمود چون صبح اراده نارفول بنا بر تیر نفیج که بود و در دونه قصبه مذکور گذشت بعد سوار  
 امیر الامرا را که فکر صبح در اسه دست گذشت فسخ اراده چهارم و سید صوبه اکبر آباد و کواش باراجه سورج محل جاٹ  
 در خاطر سر بر زده و سوزخ یافت و هجاسخا سوار به علی رستم خان را که سردار در دوزار سوار و در اول بود فتح علی خان خلعت  
 ثابت خان را که با هفت صد سوار رفیق و همکاران علی رستم خان در هر اوسه بود و حکیم خان را که با دوازده سوار رفیق و صاحب  
 سینه و مبارز خان را که با پنجاه قدر مردم صاحب سیر و سید عبدالحی خان بهادر شجاع جنگ و میر علی منکر که سینه که ذکر  
 مخاطب بپشتاز جنگ و چند اول فقر بود و غلبه به نیم کشته شده از دست هر چند همه سرداران با اتفاق عرض داشتند که  
 کا دین با جاٹ مناسب است بخت سنگه چنانچه وعده بود و در دهم روانه شده دختر سیم به رسد با اتفاق اول از شنبه  
 امیر انفراس با یار خود فوج هم زمان و وقت تجربی است جنگ حاصل کرده و میر خواهر شد بعد از آن با اتفاق یک سنگه دیگر آبا  
 انجامانده و بست اکبر آباد و سید سورج علی جاٹ با حسن رجوع توان نمود آن جاہل خود را به هرگز نپذیرفت و ابرام تمام در  
 کا و کواش با جاٹ نمود و دختر سواران را از فرستاده بار و دیر خود را با یزید طلبید سرداران هم نام با چار سب الامرا بار و دیر خود را  
 طلبید و کشته یقین روز بر آمده چون بار و دیر مردم رسید از اردو نارفول انفراس خود به اسبه سوجا چند منزل کرد  
 شب در اینجا آسوده صبح فتح علی خان را با مردم اردو و ملک کارخانها بنا بر آوردن گئی فرستاد جاٹ افواج آور است  
 خود را فرستاده خود دهم در پیش سحر که از بعض افواج جاٹ بعد نصف النهار از دوز کرد و فر خود نمود فتح علی خان چون دین  
 و کوه کرده بود و ذوالفقار جنگ اطلاع داد که کسی نیار و مردم دانه و کاه بار خود و غیبه معاودت دار ندید لیکن





سفر اول بر پیکر شه و ثانی قلیچه شیر سنگه و از آن جا به شهرته و از شهرته تا موضع پے پاردوسه باز لاقی عسکری اتفاق افتاد چون بار آورده جنگ اول از طرفین با در کتاب گدشته سوار و ره سیر گشته بخت سنگه امیرالامرازه آگاه ساخت که از بی سرمن بطرفی دیگر میل نماید فرمود چه طرفی که روی فوج سرکاست را راجه در هم سنگه قوپ خانه با فراط چیده ذوالفقار جنگ که خبره سزا سخن شنوده است جواب بویج که مردان بطرفی که رو گشته می گردند گفته همان طرف را راند و راجه بخت سنگه علیحدہ از فوج ذوالفقار جنگ حیدر توپخانه چیده را بر کنار گدشته راجی شد افواج را چو تیر کشت سر لوپ خانه ستاده بود خوشی گزیده بنامل و وفار ستاده بود چون فاصد در میان کتر مانده کبار شکاک قوپ خانه برفوج ذوالفقار جنگ سر داده آتش باری بی پایان نمودند و جمع کثرت از لشکریان نادان امیرالامرازی سبک سر بستان خاک و خون غلیظند بعد لکین رختخیز میدان ازین طرف نیز شکلی حسب مقدمه و بر من آید شنیده شد که وقت نصف النهار چون توپان نهایت گرم شدند و نازک و آب و آتش و دگر برفت در لودج راجه و خانه مخصوص در آن میدان که گفت آب بمرثیہ تم و کل دست زلفاس امیرالامرازه باری آبی مضطرب گشته در قفس آب اکثر سے ناز و دیک لشکر در سنگه رسیدند راج بویجہ اثر فطش از سیاه ستانہ در یافته از چاه ما بدست ملازمان خود آب کشانده آب و سوار امیرابگردیدند گفتند اسحال بر گردید که میان ما و شما جنگ است حکایت احوال ذوالفقار جنگ و آب و در آن راج بویجہ بنشینان نهایت محنت دارد چه سید اسماعیل علی خان ببارد خلعت عبد اعلی خان برادر خالوند فقیر در آن غریب و شریک آن لشکر بود فقیر زبان او استماع نموده بسکاک تحریر شد این صفت راجه و زمان از عجائب اوصاف و حکام اخلاق است و در تعالیٰ عجیب صفات اہم عالم و صفات حمیدہ و اخلاق پسندیدہ کر است فرمایند موجود و احسان از پے پار جو دہ پور فاصد کی دارد شاید زیادہ از نسبت دسی کرودہ و بیش از دوسر سفر منزل خود بود و از جہانجا ذوالفقار جنگ بنا بر تعب مفرد و حرج جنگ و لشکر بستودہ آمدہ چون برسات ہم نزد یک رسیدہ بود و فاصد معصا کح و معاودت بطرف راجہ و در آن کھلافہ گردید ہر جنبہ بخت سنگه گفت کہ بند و بست این صوبہ از اعاظم امور و منقلب سافتن راجہ ما سے ایجا کہ رؤسا سے دیرینہ ہند و عمدہ این ولایت اند نشان اقبال و بلند آوازی در عالم است و ثمرات شاگستہ در درجہ اینما ہر گاہ مطیع و متقا دشنود قوت بسیار و نہایت اقتدار برای امیرالامرازه خواهد بود و بند و بست ملوکیہ اکبر آباد و گوشمال سورج علی جاٹ بسہولت و آسانی میری تو اندیشہ مفیدہ بنقاد و راجہ بخت سنگه در عرصہ این جملہا با آنکہ پسہ چو کلک طمانین با عانت ہم سنگه و امیر کی سنگه آمدہ بود در دوات نمایان در آوردن رسیدہ گئی نمودہ جوہر دنانی و دلیہ سے خود ظاہر ساخت چون امیرالامرازه سے معصا گذشت بخت سنگه گنا گرفت و در ہمتہ تیز از ہم سنگه و امیر کی سنگه رخصت شدہ رفت امیرالامرازه لک راجہ یہ بدست آمدہ باتے معاملہ ہشتال نقد و قس آنچه انفصال یافتہ بود موجود شد کہ بقدر غلان جا و بقدر درون مکان خواهد رسید و امیرالامرازه ذوالفقار جنگ از پے پار معاودت نمودہ با جمیر آمدہ علی سبب غلٹ در معاودت آن بود کہ خبر شکست وزیرالامراہک معصود جنگ شنیدہ از سفاهت تا صدان شد کہ شاہ جہان آباد رسیدہ بمرثیہ وزارت ترستہ نماید و مرثیہ عقل و اقتدار خود نفیضہ نازنا بنجا میری رسید و وزیر بشہر مذکور رسیدہ سامان و کاسباب ریاست و وجوب زیادہ ترانہ اولی میاگردانیدہ بکار خود دشتافتہ در اعداد نظیر یافتہ بود و خالوسہ فقیر ملون و ناقبات فیہما ہی امیرالامرازدیدہ از لورک سے و رفاقتش قبل از ارادہ معاودت او مستغنی گشت اما چون درین سفر زیار را خراجات غیر درسی باید ترقی شدہ بود و ضرورت اخیال دینے کاسب بٹکل خود فروخته بغرض خود ان کسپاہ و غیرہ در او خود بیشتر روانہ شاہ جہان آباد گردید و در شمار رسیدہ رفتن وزیر جنگ احمد خان بخش بعد قتل راجہ نول را سے شنیدہ دوسر وزیر شہر شاہ جہان آباد ستودہ متعاقب وزیر رہا سے

کردید و در قسبه کول اشکر گنجینه وزیر را دید و خبر شکست او شنید چون وزیر هم رسید با شما ملازمت او حاصل نموده هم راه او و شما جهان آباد آمد و مشوره طلب داشتن مرجهه در اجتناب سسنگ با عانت او داد چنانچه گذشت و یک سال و چند ماه امیر الامرا درین سفر نگهزانیده اول سال سنه کهنزار و یکصد و شصت و چهار هجری داخل دار الخلافه شاه جهان آباد گردید و بسبب قلت زرو کثرت فوج که فراهم آورده کاری از پیش نبردید بیون سپاه گشته اکثر اوقات در تفاضات آنها گرفتار و غلب از منته در شور و غوغا سلازمان گزانیده اند از راه سفاهت امید اعانت زرس از پادشاه داشت چون بمیل نیاید از کم حوصلگی سخنان سبک در حق پادشاه و جادیدخان بجای خود شسته گفتن آغاز نهاد و باین قدر هم رهنی نگشته روزی در کمان آشفتنی اراده دربار نمود و بر هب سوار گشته و نیزه در دست گرفته داخل در دولت سر هب نشاءه گردید و در حین آن درشت که بمشور با پادشاه شکوه ماسه پوچ بتنه گونی نماید نواب بهادر جادید خان که در آن عصر ناظر دولت سرگشا شاهی و مدار ملهم سلطنت بود و قوت یافته منع نمود که در حضور نیاید امیر الامرا از کوفتش ممنوع گشته آشفته تر شد و هر چه در دلش گذشت بر زبان آورده منفعل بجای خود در پشت متعاقب چوکی پادشاه برای ضبط امولش رسید و از اوج جاه و اقبال بجای ادبار و وبال گرفتار گردید و خدمت امیر الامرا را برای غازی الدین خان فیر وزیر جنگ کلان قفقت جاد که در حضور و بینابیت پیر برین کار را موی بود مقرر گشته قفقت یافت و در انظار جنگ مزول و وزیر گشت

ذکر بعضی از سوانح دکن که درین سال تا او آخر سال شصت و چهارم از نامه دوازدهم هجرت روسه داد و مجمل احوال ناصر جنگ خلف دوم آصف جاه و حروسه که او را در آن نواح اتفاق افتاد

ناصر جنگ نظام الدوله بهادر خلف دوم قفقت جاد جوان صاحب جزات و بهر شیار صاحب نفقت بود و دستدار و شاعر و شاعر به هم بقدر درشت با وجود جوانی و دولت خالی از رخسار و صفات نبود و ریاضت پیر و بهر اتفاقش که با صالت در دکن ممکن یافت مرجهه بهر اکثر نصرب دست خود مغلوب و درشت چنانچه انشار اسد تعالی و زو که غنیم با جمال اشعاره بآن خواهر شد و در عجب او در دلهاسه روساسه مرجهه نوعی مادم کیمیات اوستولی بود که بالاتر از ان تصور نیست و تا او زنده بود مرجهه با از خود میرون نگذاشت در سنه شصت و دوازدهم در دوازدهم حسب الطالب احمد شاه نازم برسد سیده بازنار منع پاوشه و فتنه بمظفر جنگ عود نموده با هفتاد هزار سوار جرار و یک لک پیاده بفرم تنبیه مظفر جنگ لواسه غریمت برافزاشت

مجموع احوال مظفر جنگ و جنگ و با نام جنگ اول مظفر بن مظفر جنگ یافتن فی آخر جمیع زلفانی کما بجرم خود بجا تمام آخرت نشاءت

مظفر جنگ نام املی او بهر بیت محی الدین خان است و بسب او بود و واسطه بعد از خان وزیر عظم شاه جهان میر سید و دختر زاده آصف جاه نظام الماکست در عهد قفقت جاد به بسوبه داره بیجا پور به پر درشت در عهد نظام الدوله ناصر جنگ خالوی خود در زبانی که حسب الطالب احمد شاه قاصد دلی گشته تا بهر برسد اسیده بود مسلک بنی و خود سر به پیو در حسین دوست خان عرت چند از روساسه نوابت ارکات با دیو ست و دیگر فتن ارکات تخمین نمود مظفر جنگ رو با رکات آورد و در آن جافوج عقیقه از فرانسیس پیلر به بسوبات چند هم راه گرفته بهر انور الدین خان شهاست جنگ گویا ماسه که از وقت قفقت جاد ناظم ارکات بود رفقه شانزدهم شعبان سنه اثنی و ستین و مائیه بعد الالف مع که کارزار گرم نمود انور الدین خان با سه نبات در سید ان افشرد ساغر و قاتلانی مرگ سپید ناصر جنگ با سماع ابن خبره تنبیه مظفر جنگ با فوج دریا موج و سبب انور از او رنگ آباد

نامید بچلے کہ پانصد کردہ جزیہ است بر خلیفہ استعمال رسید و بیست و ششم ربح الاخر ستمت و ستین ومانہ بعد الاث معرکہ قتال  
آو است کسالم اعلای آبی بر پرچم اعلام نام چلی وزیر و منظر جنگ زندہ و سنگگیر کردید نام جنگ موسم جنگالی در اراکات گذر زبید  
افا فتنہ کر نامک است خان و غیرہ کہ درین سیاق لازم سرکار نام جنگ بودند حقوق نمک خوارگی و تربیت فراموش کرده بطبع ملک  
و مال خیال و فابا و لے نعمت خود در دلی مرتخ ساختہ با نام جنگ نزد خدع و کربا فتنہ و باخر نسیمیان بچلے سے ساخته ہفتد ام  
محم حساب بنوم دشا نزد چم حساب رویت سال ہزار و صد و شصت و چہام ہجر سے شب خون آورند بہت خان کہ در قابل  
اعلام قاصد استیعمال اولو دزد و یک آمدہ بند و ق برست خود بطرف نام جنگ سر درآوہ آن میر و لیرا بہر ای مدد ای ہی سخت  
و انقلاب غریبے رویداد یعنی از خلعتان اعلام توفیق یافتہ جسد اورا تابر و فتنہ قشاہ بر مان الدین غریب رسانیدہ قریب تیر ہزار  
اصحت جاہ مدفون ساختہ تیر غلام علی آزد از خلعت ملکاری کہ نہایت اعلام و اتحاد با او درشت تار و رخ و ملت او چنین یافت  
ایات نواب عدل گستر عالی جناب رفت + فرصت نہاد تیغ حواریا شتاب رفت + و در ہجرت زمانہ محرم شہید شد +  
تا پنج گفت نومہ گرس آفتاب رفت +





ذکر داخل شدن وزیر الممالک در شاه جهان آباد و جایدگان را کشتن از راه عباد  
شروع هنگامه ها و فساد

وزیر الممالک بعد از رفتن فیروز جنگ دیو لک به کهن غره ماه مبارک رمضان سال مذکور داخل شاه جهان آباد از خود راه را  
جایدگان و اقتدار او در تمام سلطنت و صلح که با ابد است نموده لاسور و ملتان را باد و آگذاشتند و زمین عظیمی در شان سلطنت  
رویداد و نهایت آزرده خاطر از اتفاق جایدگان با او همچو پای نادر پادشاه و اغلال اینها در امور جهاندار سکه رسد که زمانه  
بود و شاه با مادر خود در تحریب جایدگان امان خان خوال خاوسی خود را که از اطراف بود و هیئت هزاری کرده خطاب مقتدر الدوله  
به مادر و اسباب اندارت و حوای عمده المملک بر مردم کشیده و بعد آورد و در زمرة امر افسلک گشته بخشی با خنمای امر ابر برساند  
اگر چه بعد از خروج اکثر مردم ننگ و احسانها نمود و ناس از بعضی خوبها نبود لیکن وزیر الممالک ازین کار که موجب فضیلت  
پادشاه و خفت امر بود و ننگ تر کردیده قاصد دفع جایدگان گشت و در راه شوال خواجه براسه مذکور را که از غرض المملک  
کشیده بود به بهانه ضیافت در خانه خود طلب داشته گشت عتی بیگ خان بخشی که شتاب جنگ خطاب داشت بزخم کاردار  
از بیم گذر زانده و این امر موجب دفعه خاطر احمد شاه گشته انتظام الدوله و غیره در باطن متفق گردید فکر پیروزان و اوصاف  
وزیر الممالک پیش نهاد خاطر ساخت \*

ذکر وصول خان فیروز جنگ با ورنک آباد و در گذشتن از جهان مروت فجاة بتقدیر خالق عباد

خان فیروز جنگ بعد از مسافت معهود لکرها به تیم ذی قعدة سال مذکور داخل اورنگ آباد شد و سید محمد خان بهادر  
صلابت جنگ که در حیدر آباد بود بتقدیر مقابله و در آن روز برادر قطیع مسافت پیش گرفت و لکرها رسیده تا بویافته از خان فیروز جنگ  
لک فانیس تمام و کمال و جالنه از نواح اورنگ آباد و غیره اسند نمود فیروز جنگ چون تازه وارد ما واقف بود و امر عظیم  
مقابل باصلابت جنگ و تسلط بر صوبه های دکن در پیش داشت مذکوره ای مذکور نموده و حاله لکرها نمود و ملک  
عظیم مذکور مفت و درست مرسته افتاد چون مقدم چنین بود که ریاست دکن باصلابت جنگ بحال باشد فیروز جنگ بعد  
پنجاه ده روز از داخل شدن اورنگ آباد بزرگ مفاجات به تقیم ذی الحجه سال مذکور برای خود را بدو نمود و رفتی او که  
توققات بسیار سپید یافت پیروده بودند لول و مایوس تابوت او را همراه گرفته بشاه جهان آباد رسیدند و کشتن را با خاک سپردند \*

ذکر تقویض شدن منصب عظیم امیر الامرائی بخلعت فیروز جنگ که او هم بخطاب موروثی مخاطب شده است ای تلف شده

پسر خان فیروز جنگ که نام اصل او شهاب الدین است و بخطاب موروثی مخاطب شده عباد المملکت می الدین خان بهادر فیروز جنگ  
تغییب یافته بجانه وزیر الممالک صفدر جنگ رفته نشست و تقیم ناسه را بحضور او زلفش بجائی رسانید که صفدر جنگ بر سر ترمیم  
امیر الامرائی از پادشاه یاد نمایند لیکن آن حق شناس بی ساس با وجود طالب علمی و خوشنویسی و زبان وانی لغات مختلفه و شاعری  
و شجاعت نرسد از شناس بود کفران نعمت صفدر جنگ و حقوق عنایت و ترمیمش را فراموش نموده در مقام عذر و  
حیل و تدابیر باغال خود انتظام الدوله بر اعتماد الدوله و فیروز پادشاه و مادرش ساخته با اتفاق قاصد از ارض بیاد

دولت صفہ جنگ گردید +

ذکر شروع منازعات احمد شاہ با وزیر الممالک صفہ جنگ و  
انجام میدان بحاربات و انجام یافتن آبرو سے سلطنت سلسلہ بابریہ

احمد شاہ باغواسے مار خود و اشتغال الدولہ و عماد الممالک پوزیر الممالک صفہ جنگ پیغام داد کہ تو چنانہ و غسل خانہ و آباد  
گذازند و وزارت چنانچہ باید تقدیم رسانند صفہ جنگ اتفاق پاؤ شاہ با خود دریافتہ ترک آمد و رفت دربار نمود احمد شاہ  
چاپوسہا نمودہ دلجوئے آغاز نهاد یکبار خود ہم آمد و غذا خواست چون از سر صدق و اخلاص نبود فائدہ بران مترتب نشد و  
ماہما در جواب و سوال گذشتہ سال شفقت و بخشش از ناتوان و از دہم گذرت ہای ظاہر شد شروع گردید چون شش ماہ ازین  
سال ہم منتفی گشت انواع و اقسام و فتنہ نمود و بر وزارت +

ذکر و غا نمودن احمد شاہ باصفہ جنگ و بر آوردن نائب اورا کہ بدار و جنگی تو چنانہ  
نامور بود بہ بھمانہ و ہیجان یافتن فساد یا میان شاہ و وزیر باقتضای وقت ذریعہ

صفہ جنگ ہمیشہ در اندیشہ بود کہ چہ کند جنگیدن با پادشاہ مناسب نمیدید الباقی خود با وجود احمد اندیشہ بر جان خود ہم  
می ترسید اما حق آنست کہ جرأت و دانش کہ برای چنین ریاست باید داشت و جان سرداران کہ با ہنگام ہای بزرگ بردارند  
و از عہدہ تفتیش آن بر آیند نیز با نقصان فرست و کیا ست کہ داشت ہم رسانیدہ و الا فقط عماد الممالک کہ طلبہ بیش نبود و  
اشتغال الدولہ کہ چین و بد دے قزاقان داشت اگر وزیر یکے از جماعہ واران عمدہ خود را در ابتدا ای منازعت سے فرمود  
کہ سپرد و راستہ بیارند آسان بود و اینہا محال نہ داشتند کہ تردد توانستہ نمود اما تقدیر چشم و گوش وزیر را کہ رو کہ ساخت تا آنکہ چنانہ  
بمشورہ خواجہ سرداران و دو امیر مذکور شبی بعد انقضای ششہ ازان شدہ برای وزیر بخط خود نگاشتہ نائب تو چنانہ را  
کہ از طرفت وزیر بزد و بیست قلعہ با اختیار او بود طلب داشت و از حضور خود رفتہ مذکورہ بہ دست او سپردہ تا کہید نمود کہ  
بیش وزیر بہرہ و زبانی بچینین و چنان بگوید آن ابلہ یکبار عذر می خواست باو شاہ مبالغہ و ابرام نمود کہ امر ضروریست لازم کہ شاورفتہ  
ابلاغ پیغام نمایند ان قیامت تا ہم رفتہ گرفتہ از قلعہ برآمد پادشاہ بہر دم خود فرمود کہ در ہای قلعہ را بستہ نگذازند او باو دیگرے از سرداران  
و ملازمان وزیر در قلعہ بیاید و مردم وزیر را کہ در قلعہ اند طوعا و کرہا خارج نمایہ حسب الامر عمل آمد صبح تو ہای بروج قلعہ را پر کردہ و سوار  
جویی و ارانگہ کرد وزیر و در آنجا بود و قلعہ بران مکان اشرف داشت گذاشتہ استعداد محاربہ نمودہ وزیر ناگزیر بہر جا کہ امیر سوالی را  
مقتل نمودہ بہ حیثی کہ خود ساخته و از قلعہ بدی داشت منزل نمود و چند روز متامل بودہ آخر جنگ با پادشاہ موجب بدنامی و شہرہ  
ملک حرامی دانستہ و رخصت صوبہ ہای خود خواست احمد شاہ نہ پذیرفت صفہ جنگ بے رخصت او از شاہرجان آباد برآمدہ  
بغا صلا و کوکری از شہر مسکر ساخت و در امیدہ آن داشت کہ بی جنگ بدال داشتہ نافر قتال بہ صوبہ ہای خود رود و واقع  
این را ہی کمال اصابت داشت فتنہ چو بان شہر و لشکر خایہای دور از کار خاطر نشان او ساخته قاصد بدالی و قتالش کردند +

ذکر آستان صفہ جنگ محمولی اشنا ہزارہ محمول و شروع محاربات و حدوث حوادث و اوقات





عن ذلك الآفات آخر عهد القضاة شمس ماه سرد و گردیده است و آه و فغان معالو شدند امرای حضور و احمد شاه عاجز گشته پیغام معالو دادند و اندر جنگ بهم که از کثرت اخراجات خاک آمده بود و طرف شدن بآباد شاه در نظر من مناسب نمی نمود بصلح راضی شد و بواسطه انتظام الدوله پسر قمر الدین خان بفرار بجای آورد و صوبه داده آباد صلح انعقاد یافت و صندرجک در ماه خرم گشته که از در یک صد و شصت و هفت مجسمه طین رحل کو فتنه بپوشید بپای خود رفت +

ذکر برآیدن عماد الملک بهم جا و رفیق ساختن مرسته را با خود و اخلا فیکه در میان اود با دشا  
رویداد و انتقال حسین الملک ازین جهان بی نیاد و سکی سلطنت خفت کشیدن بموسس با بریتیدیر خالق العباد

عمار الملک در زمان حردی که باصفدر جنگ سے نمود هوکر ملار مرشد را از صوبہ الودھ و قبا اپارا از انکوار با عانت خود طلب میداشت  
 از و در اینها باصفدر جنگ مضامیر در میان آمد او بصوبہ بای خود رفتہ بود و عمار الملک که از جاث بنابر رفاقت او باصفدر جنگ  
 دل بری داشت و اقتدار خود میخواست با اتفاق هر دو سردار نہ کہ بعد و دو آئنا بر سر سوچ مل جاث رفت سوچ مل حرد  
 در جنگ میدان ندیدہ بقتلاع مستحکم خود کہ دیک و کمر و بہرست پور است شخص محبت عمار الملک مع افواج مرشد بجا خود  
 چون بنظر قلاع از ہر سہ ساندن تو بہای بزرگ حصار آنگن گزیری نیست عمار الملک و عفا داشت مشکلمرستہای اعتراب  
 توپ معصب حاجت محمود خان کشمیر کے کہ در الہام سکارا و عجب بای فتنہ پرواز سے بود ہر گاہ احمد شاہ فرستاد  
 انتظام الدولہ وزیر کہ فاش بود و عاشش نیکو میدانست کہ بعد تسلط و دو اندو دمانہای آشنا بیگانہ خواہ بر آورد و بادشاہ  
 از فرستادن تو بہا مانع آمد حاجت محمود خان اکثری از منصفداران پادشاہ سے مردم تو چنانہ را با امید و ہم و تخلف و ترغیب  
 با خود متفق ساخته خواست کہ انتظام الدولہ را از میان بردارد و روز سے براسے اینکار قرار دادہ برسد فائدہ انتظام الدولہ رفت  
 ہنگامہ گیر و در گرم ساخت چون کار سے از پیش ہزد جہان روز روی گریز بجانب قبیئہ داسنہ نداد و از در قلعہ الطریق  
 آمدہ بباخت و تاراج محلات خاندہ شاہی و با گہرات منصفداران کہ در قرب وجوار دارالخلافہ بود غبار رفتہ برانگشت  
 برین ضمن سورجمل جاث برسیدہ مخلصان عراقش با احمد شاہ و انتظام الدولہ نگاشته ہر دو را فغانیکہ عمار الملک ہر گاہ با اتفاق  
 مرشد اقتدار یافت بنیاد سلطنت و وزارت را بنیج و بن خواہم برانداخت اصلاح آنکہ پادشاہ و انتظام الدولہ سر و شکار  
 بند ولست محلات خاندہ مع افواج و اسباب بیرون فرامیدہ در فواج سکندریہ مغرب خیام فرایند و صفدر جنگ را اگر خواندہ  
 ستمال نمودہ نیز طلبدار نہ فائز عمار الملک و مرشد فرو نشیند این صلاح کہ نہ الحقیقت موجب فلاح انتظام الدولہ  
 پادشاہ بود متبول افتاد و پادشاہ مع کل بیگمات و انتظام الدولہ وزیر و منصفداران ملازم و محلہ توپ خانہ  
 بیگماتشیان بر آمد سہ چار کردہ پیشتر از سکندریہ مغرب خیام ساختہ الا طلبہ شش صفدر جنگ ملائم طبع او و ہم با کے  
 در پادشاہ و انتظام الدولہ کہ بعد جادہ خان با او سر سے پیدا کردہ بود و نیتا و درین خصوص اہمال و زہد عمار الملک باین  
 مشورہ سپردہ عاقبت محمود خان را از غور جہریدہ بلانزمت پادشاہ فرستاد تا رفقہ او را و لشکر بالمش را ترساند آن عاقبت  
 محمود حسب الاشارہ آفای وقت شام رسیدہ ملازمت پادشاہ نمود و تقریباً ظاہر کرد کہ چند ہزار سوار مرشد پنهان بطرف  
 شافہ معلوم نیست کہ از کجا سر بر آورد و ہما وقت رخصت شدہ و بخارجہ برگشت پادشاہ غفلت شمار عد بر جہان ناکردہ کار  
 و ہر اشعار ادبیر حراست لشکر و ناموس و پایداری خود متبع کردہ سرشار بادکہ غفلت بفرغت بود و بکیمہ اسے خود آسودہ

ہو کر ملہار چون غبار سی از طرف انتظام الدولہ پادشاہ بنابرندادن تو بہیا باوجود شہنشاہ پشش کھنڈے را در جنگ جاٹ داشت خواست کہ الحال کہ اینبار برآمدہ اندر رفتہ رفتہ رسد عہد کاہ لشکر سیدہ در عہد برانہا تنگ نمودہ تو بہا دو گیکہ ہم ایچہ بہت آید باید گرفت و چنان منظور داشت کہ بہ شراکت دیگران این کار را یکسر سے نشانہ عہد الملک مہی آبا را ہم خبر کردہ شکر بنور دار گذر متہر عبور در یای چمن نمودہ شبیکہ عاقبت محمود خان ملازمت کردہ پورہ بر گشت ہو کر قریب بلشکر رسیدہ اول شب چند بان سردار گان شد کہ عاقبت محمود در قریب چار ماندہ آتش افروز مہنگامہ است و این امر را سہل شمر دہ استہاد اندر آنکہ مکر و دہ آخر شب متحقق شد کہ ہو کر آمدہ دست و پا گم کردہ نہ بجای استہاد جنگ است و نہ فرصت فرار از نامردی و نا کردہ کاری احمد شاہ مع مادر خود و صمصام الدولہ میر آتش خلف امیر الامرا صمصام الدولہ خاندوران و انتظام الدولہ بے انگ نامردان ہر فقامی دیگر و در سانسے لشکر خبر سے ہم کنندہ ہمارا ہاسے محفوظ نشستہ مسلک فرار پیوند ناموس و اہمال را انتقال را چنانچہ بود گذار شستہ راہ دارانہ نہ گرفتند بعدہ دہر سے کہ خبر گشتن اینہا متشنہ گشت اسطے دادے حیران و مضطر گردیدہ کچہی بحال خود در اندک سیکہ اندک اسبابے داشت متقاب آہنا رو براہ نہاد و اندک راسبے بریدہ تا بقصد سکندر مرسیدہ بودند کہ صبح دمیدہ افواج ہو کر کنے منازلے وائلے رسیدہ تمام لشکر و اثاث البیت سلطنت را غارت کروہر کرا ہر کجا یافتہ تاراج دانتے نمودہ و عار سے از یراق و لباس دیباہہ از مرکبات گردانیدہ در محراب و اندک ملکہ زمانہ دخت فرخ میر زوہ محمد شاہ و دیگر پردگیان حرم مرسے پادشاہ سے محروس ہو کر گردیدہ اند کہ ہو کر اقوام بسیار نمود و از اسباب و زہر و جوہر کہ پیش زہناسے ذکر مستور بود توہرے کرد لیکن در کہ مطاف اصناف عالم و محل جہد سائے سرداران عظم ہو د لکد کوب ازل و ازلے دکن گردیدہ چشم و دم غلیہ بناموس تیموریہ رسیدہ بغیر اللہ یا شاہ و حکم نایریدہ +

ترک محاصرہ نمودن عہد الملک قطبجہاں جاٹ را و شتافتن لہشاہجان آبا و برای حصول مطالب حاجات خود و مقید نمودن احمد شاہ رابع مادر و جلوس فرمودن عزیز الدین لہسر الدین بر سر سلطنت

عہد الملک کہ این خبر شنید ترک محاصرہ نمودہ بدار الخلافہ شتافت مہی آبا بعد بر ناستہ رفتن ہر دو سردار خود را تنہا عہدہ برانیدہ بنا بر رفت و دستور چہل خود بخود از مضائق محاصرہ برآمدہ عہد الملک با عانت ہو کر ملہار صمصام الدولہ میر آتش و لیگبا شہیان توہانہ و تمکیران دیگر باوجود متفق ساختہ تغیر انتظام الدولہ و وزارت را خود گرفت و صمصام الدولہ را امیر الامرا کے دہا سندر و ذکر وزارت گرفت صبح خلعت پوشیدہ وقت استوا احمد شاہ را با مادرش دہم شہبان روز یکشنبہ سہ کینہار و یکعہد و شفقت ہوفت مقید نمود عزیز الدین خلف مہز الدین جہاڈر شاہ را بر تخت فرماندہ جاسے داد و بجا لگرتے لقب ساخت بعد یک ہفتہ چشم احمد شاہ چشم مادرش را کہ جمیع فتنہ با از و زانیہہ ہو میل کشید +

ذکر انتقال نمودن صفدر جنگ ازین جہان تاریک و تنگ و جلوس فرمودن شجاع الدولہ پسر او بر سہ پد بر سہ رنگ

صفدر جنگ بصوبہ خود رسیدہ بر مہدی گماٹ اقامت نمود و کائنے براسے خود آراستہ باصلاح حال سپاہ و اسباب پرداخت در تہیہ افزائش استہاد و مواد اقتدار خود مشغول بود کہ ناگهان دائرہ بر پاسے او زور نمودہ آہستہ آہستہ اشتہاد

یافت و منجر سواد سرطانی گردید و چند ارباب و اعیان با صلاح آن کوشیدند سواد سرخسید و رسال مذکور به دست هم فرستادند و چون در آن عالم یافتند و نقش او را بنابر آنچه حضرت شاه مردان که در دست است نقل نموده بدو ان ساختند شجاع الدوله پسرش بجای پیوسته گشت روزی چند اسمعیل بیگ خان که سردار عمده سرکار صفدر جنگ و مدار علیه نمانش بود و رافق و فائق مملکت ماند و جمیع رفقاسه پسران از او در ازادگان در ساله داران بدستور بمال و برقرار افتادند و چند اسمعیل خان هم در گذشت و تکلیف خان خواجہ سیدی خانہ اداناب مساب گشت ذوالفقار جنگ هم در صوبہ اودہ بر حمت لکن پیوست شجاع الدوله بر چند جوان لالہ بائی بود و ارباب بر شجاع که داشت بنظم و نسق صوبہ خود و ادیب و گوش مال متمدن چنانچه بامی پخت و در رعایتش غیر از شرب خمر نمک بود و بصیبت نسوان و مبارشرت با آنها رغبت بسیار داشت اغلب اوقات بموید مسکین را میداد لیکن جیاسه چشم و غفو و اغراض از جراتم ملازمان و ترسم بمال ایشان در مزاجش غالب بود و ساریال بجا و اقبال گذرانیده بود که در سنه سبعین و نماند بعد از آن شاه ابد الی بقیته لکن بے عمار الملک و در شایعان باو گردید و عمار الملک با او در ساخته باراد و بران افغن بنیاد دولت شجاع الدوله با اتفاق افواج در آن دو گردید و فاعنه بخش و غیره که دشمن ویرینه شجاع الدوله و پسرش بوده اند باراد و مقابل و مقابل باو در رسید و شجاع الدوله پایدار ای نمود و از پیش بر دینانچه ذکرش عنقریب آید

### ذکر مجمل از احوال لاهور و انتقال معین الملک از دلاور

معین الملک خلف قمر الدین خان وزیر در امور محرم شروع سنه شصت و هفتم از آنکه دوازدهم بطریق سیر و تفرج سوار اسپ از شهر بیرون شنافت و معین اسپ دوانی علی اختلاف الاقوال قویلی یا عارضه و دیگر هم رسید و باضطراب فرود آمد و بر گریه آن سرگردید از متعبد که بنظر رفقاسه روشناس و بکار و خدمات حقور مامور بود مسموع شد که از لشکر خود بشکر کی از ملازمان عمده که باندک فاصل بود رفته بمانند و زانه طعام خوردن کوئی بود و جوان قوی الاشتهار و انواع اطعمه بوفور مهیا داشت و در غذا اکتاری نموده عصر قاصد لشکر خود گشت و در راه اسپ دوانی حالت خود را متغیر یافته غنا گرفت و با احتیاط فرود آمد بر زمین بے فرش خوابید بعد از آنکه که در صبح خون بود و فوراً بملک شد احمد شاه ابد الی در آن صوبه داری لاهور بیام میر موسی پسر معین الملک فرستاد و بنابر جعفر سن اعتبار مملکت بکے بمادرش تعلق گرفت از عهد معین الملک که فوج بسیار و مصارف دیگر بمافراط داشت حاصل مویجات با خزائن او دوانی که بایزنا قدمی بر رعایا رائج شده بود و آنها عاجز شده پناهی و گریه گاهیه داشتند و در فرقه سکمان اعانت هم دیگر لازم بلکه جزو مسلک و مشرب آنهاست بنابرین هر جا قدمی میرفت اهل آن خانه موباد و سر گذشتند و کال اکال بلند بلند و اظهار اختیار مسلک گوردو گونید میگردند سکمان و دیگر در حمایتش کوشیدند بنا بر علی بن این مسلک که فی الجمله از سابق هم رسیده داشت رائج تر گشته و کشته در فرقه مذکور و بهر سید درین جزو زمان که زن معین الملک مرجع معاملات گردید چون عورات از علیه عقل عاری میباشند بے انتظاری افزود و امان کار گزار بر یک کار مارا بطرف خود کشید و بر سر بران با آن زن بطور عسله مے فغان از این محرم خرابی رعایا افزود و فرقه مذکور در نزد کثرت پیدا کرد و مقتدران نفرت و زجرت بهر سانیدند و اراذل و پوچ و خواجہ ساریان و غلامان مدار علیه گردیدند درین حوصله میر موسی پسر معین الملک بے

در گذشت و بجای او خواجہ موسیٰ احرار سے داماد معین الملک قائم شد بجکاری خان رستم جنگ کہدار المہام کل از معین الملک  
بود خواست کہ اعمال بطریق اولیٰ همچنان باشد زن معین الملک مرکوز خاطرش دریافتہ رستم جنگ را در محل طلبید و کنیزان را  
فرمود تا او را زیر چوب کشیدہ بچاش کشید بعد چند سے خواجہ عبدالقد خان پسر سیف الدولہ عبد الصمد خان با عانت و تدبیر خفیہ  
آئینہ بیک خان تسلایافت و بیکم معین الملک را قید کردہ تباہت صوبہ بنام خود از شاہ ابدالی طلبید اما خان برادر جان خان  
از طرف ابدالی بلاہور رسیدہ دست قوی دراز مردم بسیاری را تاراج نمود چند روز چون برین منط گذشت خواجہ عبدالقد خان  
از جنگا متخواہ سپاہ نتوانست پاسبی اقامت افشرد بناچار سی کرخت و آب و سر سے ریاست بر خاک ریخت باز حکومت صوبہ  
بر بیکم قرار یافت بعد از ان خواجہ میرزا خان کہ از عمدہ جماعت داران معین الملک بود بیکم را متعید کرد و آخر اقبالہ انجامید +

ذکر قتلہ انگیزی عہد الملک لاہور و برافروختن آیات غرور و خفت کشیدن از دست سپاہ رسالہ سین داغ بکج خداوند  
غیور و برکشتہ آمدن بدار الخلافہ و باز بر آمدن بداعیہ مذکور و کشیدہ طلبیدن از معین الملک را بہر و رشوکر

عہد الملک را بعد چند سے انتظام محالات خالصہ تشریف و انتزاع صوبہ لاہور و ملتان از دست گمانگشان شاہ درانی و تادیب  
سرداران رسالہ سین داغ کہ در زمان جنگ زیر المملکت مغرور جنگ باط بنا بر اغراض خود پاس خاطر آنها نموده اقتدارشان  
از حد گذرانیدہ و جمیع محالات خالصہ وغیرہ قرب وجوار شاہچیان آباد را در جاہاد و تنخواہ آنها دادہ بود منظور کشتہ مع عالمگیر ثانی  
پادشاہ دست نشان خود برآمد و در بابے محکمہ کراست و الدمر جوہم را فوجداری محالات سرہند و تہانسر و پانی پت وغیرہ و  
ناپانے پت نہضت نمود چون معاملہ این معاملات بہ معرفت کش چند انفصال یافتہ واسطہ جواب و سوال او بود راہ ناگرمل برادر  
حسد بردہ خواست کہ فکلیہ دین معاملہ انگلندہ سرداران سین داغ را کہ از رفتن محالات جاہاد بدست حملہ عہد الملک داغ  
بودند طلبہ ہشتہ نہمانید کہ سید برایت علی خان کہ حاکم محالات جاہاد و دشمنان شدہ صاحب مقدمہ و راست از نواب وزیر عہد الملک  
عوض کردہ دو لک روپیہ طلبید کہ بہ جرج شہابہ باندا گرداود و بہتر الاسن متعہدی بہم رسانیدہ میدیم کہ دو لک روپیہ بشمار رسانند  
و معاملہ را قہر نمایند و در ان مذکور کہ نہایت مغرور بودہ اند و بدرفتارند با یاد دہی پسندیدہ نہ فہیمت شمرہ و با ہم اتفاق کردہ  
صبح و گلابی خود را بجنفہ وزیر فرستادہ استدعای مبلغ مذکور نمودند و الدمر جوہم کہ احوال بدین منوال دید کہ گذشتن از ان خدمات  
بحال خود اصل شمرہ استعفا کی کار مذکور بواسطہ کشن چند نوشتہ داد و دودہم بدر بار وزیر حاضر گشت و وزیر دو ساعت نشستہ باہم  
و نجیب خان و ناگرمل و سیف الدین محمد خان و دیگر مقرران صحبت داشتہ خواست کہ مخلوط رود درین ضمن و گلابی سرداران  
سین داغ با شاہ و تعلیم ناگرمل کہ پنہان افخا نمودہ بود از وزیر در خواست ز رخصت و مرشاہرہ خود نمودند وزیر جواب داد کہ چہ بقا  
موجودات بہر وزیر تنخواہ خود بگیرد انہما گمان انگلندہ از عہدہ کراہا راست کہ در منوجوات با ما معاوضہ تواند نمود قبول کردہ معروض  
داشتند کہ کسے را حکم شود تا موجودات بامین عہد الملک فرمود کہ نجیب خان شما موجودات اینہا بہ بینید اقبول نمودہ از  
ہما بجا پس خوض رابطہ خان را گفتہ فرستاد کہ خیمہ در میدان اسنادہ نمودہ موجودات اینہا بہ بینید و کلا فہمیدند کہ راہ چارہ و خیانت  
مسدود گشت چہ نجیب خان صاحب اولوس و برادر چندین ہزار کس است از انخواہ ترسید و خیانتا نماہر خود برگشت بمکران  
خود خبر دادند انہا چارہ کار در بلوادیہ سبے باکانہ خود را باین کار اشارہ کردند و عہد الملک بہر خواستہ بجاوت رفتہ سہ ہزار کس مقرران را  
با خود برادران حبلہ نجیب خان و راجہ ناگرمل و کشن چند بودند ناگرمل چون فستہ برگشتہ خود را میدانست زحمت شدہ برآمد



در خطه نزن خالو سنی خود همین الملک نگاشته و فرستاد که منسوب با و بود طلب داشت زن حین الملک بفر خود را با اسباب  
 بهر یک لاقین بود و طوطا و کمرها و خستاده طین خاطر گشت عماد الملک سرداران ملازم خود را مع همراه خاله خود استقبال فرستاد  
 با احترام تمام در خیمه مانیک همراه او مع ملازمان و خواهرهایان سرکارش آمده استاده شده بود و خود او زده جای واد و او در اینجا  
 منزل نموده با خاله شوهر که عهده شش بود ملاقات کرد بعد از آن بدو استهزار عباد الله خان کشمیری و غیره هزاران معتمد و برادرهای  
 سید جمیل الدین خان را هم با اتفاق بعضی از سرداران و افواج آویند بیک خان برای آوردن مادر زن خود با بغیر فرستاده  
 چون فاصله چهل پنجاه کیلومتر بود افواج مذکور بهیچ روانه گردیده و ایک روز در شب راه بریده اول صبح روز دیگر ملا بهور رسید و زن  
 معین الملک را که خود فرزند خود و خا بهیده بود خواهر برادران را در حرم سرفرستاده از خواب غفلت بیدار و مقید ساخته و از عمارت او  
 بر آورده در خیمه جای داد و بعد بیک روز با سپاه را آرام داده روانه بود و بیایند گشتند عماد الملک بعد در و در و زن غلبه خواهی او  
 بسیار نموده استغفای تقصیرات خود کرد و تصویر داری لاهور در بدل پیشکش سے کلبه رویه با و بنه بیک خان مقرر مستر مورد  
 بدار الحاقه معاودت نمود لیکن زن معین الملک نهایت آزردگی خاطر گشته در راه و بعد در و پیشکوه وزیر شاهجهان آباد و عماد الملک  
 و ملازمانش را مورد فحش و دشنام داشت و بیابانک بلند میگفت که این حرکت با من موجب خرابی عالم و دیرانی شاهجهان آباد  
 و ناراج دیند ناموس عظمت سلطنت و تمام مملکت است بعد شش بیست ماه احمد شاه درانی زار رسیده و اندر خواهر بهیده  
 که دو دوازده و دماند سے قدیم و جدید و شقی و سعید بر خواهر آمد و سنی الحقیقه جهان شد که سے گفت .

ذکر رود احمد شاه ابدالی از قندهار تا به کابل و افواج اکبر آباد و ناراج بے نهایت  
 و دراز الخلافه و قتل عام متهمان و دیگر حوادث عظیمه که رویداد

احمد شاه ابدالی را استماع خبر جبارت و گستاخه عماد الملک با زن معین الملک شان و دشوار آمده بهیچ رسانخت با شکران  
 خود را ملا بهور رسانید آویند بیک خان تاب مقاومت نیاورد و بهیچ ای بالسی و مصداق گشت آب محض و جای دشوار گذار است  
 گر خیمه بناه بر دو عماد الملک بر جان خود ترسیده خود را پیش او زن شقیع آورده بیک معین الملک را بر خود و مران ساخت  
 و شاه درانی بر جلج استیصال میت کردی دلی رسیده چادر و عماد الملک چادر بجز الفیاد و بدیه بدیم استقبال مشتافه ملازمان شاه  
 نمود اول معاتب بعد از آن بسفارش زن معین الملک و سازش با شاه ولی خان و وزیر ابدالی از سیاست معلون روز ارت  
 هم بفر پیشکش بر او مسلم ماند شاه ابدالی بهیچ جمادی الاولی روز چهارم در سکه معین را به بعد الاغت از قندهار به بندرستان  
 رسیده داخل قلعه شاهجهان آباد گردید و با حاکم گیران سه ملاقات نموده دست بتاراج اموال و ناموس سکنه شهر دراز کرد و دقیقه  
 از نوب و غارت مهمل گذاشت اهل فرست خود را بهیچ و سلاح ملاک کردند و گذشت آنچه گذشت قریب یک ماه در شهر ماند و خانه  
 قمر الدین خان و وزیر پاک رفت و کم کسی از اعیان و غیر آن محفوظ و مصون ماند و شادی و صلت تیمور شاه پس خود با خسته  
 اعرالدین برادر حقیقه حاکم گیران سه نموده با انجام رسانید بعد از تمام شادی مذکور و ناراج شهر معور بر بنیه سوره جمل باث علم حین  
 برافراشت و جهان خان سردار لشکر خود را بهیچ طالع سوره جمل باث متعین کرده خود هم از عقب او برانده این مرتبه بیکم است  
 که شاه ابدالی وارد هندوستان گردید و عماد الملک همراهان خان خردوات نمایان نموده مورد التفات و آفرین شاه گشت  
 چون در خواست در پیشکش لبی آمد عماد الملک از شاه التماس کرد که یک از شاه زاد های تیموری و قومی از درانیان همراه من

استودان از ترمید که مہارت از ملک باین دولت لنگہ و جہا است زویشتری بمعرض وصول در آورده حاضر سرکار سازندہ ابدالی و شاہان  
یکے ہایت بخش بن عالمگیر ثانی دوم سیریز را بر داماد عالمگیر سپہر از الدین را از شاہ چمان آکا طلبیدہ بر قافلتا و چین نمود و از  
سروران خود بان بازنخان را ہمراہ عماد الملک داد .

آندن عماد الملک بہ شجاع الدولہ سپہر صفدر جنگی ساختہ کہ فہما بین این ہر دوروی داد

قبل ازین اشاری باجمال شد کہ عماد الملک عہد خود بہ باصفدر جنگی است و خزانہ فادالتش خواست درین سال  
توسل باذیال دولت فہرہ شاہ ابدالی جستہ بہانہ تحصیل زینگیش داد و ابدالی باحالت خواست و او جان بازنخان را با نو سہ از  
دراہیان ابدالی بدر داد و دادہ مرض فرمود و ہر دو شاہ زادہ را نیز ہمراہ داد و عماد الملک با اتفاق شاہ زادگان و فوج ابدالی  
مع جان بازنخان اولی در کمال سہرہ ہماست عبور نمائندہ و بفرخ آباد احمد خان پیش استقبال کرد و فہمہ و خراگہ و فراس و  
افغان و غیرہ اسباب پیشکش شاہ زادہ داد و عماد الملک نمودہ افافہ اطراف و بطعہ از افواج خود را باحالت ہمراہ داد و عماد الملک  
بہیات مجبوری عبور لنگہ نمودہ و بعد از آندہ شجاع الدولہ باستعداد و حرب کرب در کمال اشتغال از کشور برآمد و رسیدن  
سازشی بآلی کہ سرحد صوبہ اوست رسیدہ مستعد بکارگردید و ہر جنگ مسلطہ بافراولان طرفین واقع شد و فرہ سلطنت مسعود اللہ خان  
نظف علی محمد خان رو بہ ملک کہ با شجاع الدولہ دوستی داشت بر پنج لک روپیہ قدر سے نقد و باقی و حدہ صلح انفصال یافت و مسعود اللہ خان  
درین امر غنای بسیار و حقوق و کسبی برای شجاع الدولہ نظرور رسانیدہ و عماد الملک نتوانست کہ کاری از پیش برد و غنیمت  
شوال سال سبعین مائتہ بعد از اعلان مع شاہ زادہ با جان بازنخان کوچیدہ و عبور لنگہ نمودہ بفرخ آباد رفتہ و خطریا جان احوال بدالی نشست  
و شاہ ابدالی بفرگاہ و مراکز اطلاع مطلقہ جاٹ و از شاہ چمان آکا بہ فاصلہ پانزدہ کردہ واقع و در فرب قبارہ با در عمدہ سہ روز  
مفتوح ساخت و عارسان قلعہ بکی را تہنل رسانیدہ از اینجا بارادہ قتل متحرکہ از سہا بہ شہورہ بنو داشت نشناختہ چمان خان  
مقدمتہ الجیش گردانید و جان خان در تہرہ رآمدہ و قیقہ و از قتل قائم سوختہ قاراج نمودن و اسیر فرودن حیان و اطفال سکستہ  
و تہار را باقی نگذاشت مردم ملک جاٹ از سہ اندانہ اطلاع حصینہ گرفتند کہ شاہ ابدالی باکر آباد آمد میرزا سیف اللہ بیگ قلعہ  
قدیم پادشاہ سہر از اخلاعت پیچیدہ بفرہ تو بہا نگذاشت کہ کسے پیرایوں قلعہ نواند کردہ شاہ در اسنے ہمان خان را تہنل قلعہ جاٹ  
مور فرمود و مردانہ و قلعہ کشائے مکررم بود کہ ناگمان دبائے در لشکر ابدالیان افتاد خلق بے حساب ہلاک گشت  
و جمال افامتش نمائندہ بفران قہرمان تقدیر شاہ ابدالیے ناگزیر دست از تسخیر قلعہ جاٹ برداشتہ و قصد ولاہت  
خود گشت چون برابر شاہ چمان آکا رسیدہ عالمگیر ثانی بہ تحجب الدولہ ہر سہرہ مایاب مقفودہ آبا و آمدہ اوراک حضور شاہ  
و از عماد الملک نہایت شکوہ و محمود احمد شاہ تحجب الدولہ را امیر لاہر ہندوستان گردانیدہ سفارش حمایت عالمگیر ثانی بجا بآورد

ذکر تختہ اسکے احمد شاہ ابدالیے با دختہ محمد شاہ پادشاہ ہند و ہستمان و پردن  
صاحبہ محل مادر آن دختہ و ملکہ و زمانیہ را ہمراہ با قضا سے گردش آسمان

نظف نمائندہ کہ بدین احمد شاہ نظف محمد شاہ و جلوس عالمگیر ثانیے بر سریر سلطنت و اقتدار یافتن عماد الملک بحیث طینت  
مرد و کار فہرہ را با ملک زائے و فر فرخ سیر نو بہ محمد شاہ و صاحبہ محل زو بہ مائتہ او کہ خان زادہ ملکہ زالی و محمد شاہ را از لطن چین





پیشوای مستعدان خود قتل حیدر جنگ دار الهام موشر لوسه را با خود جزم نمود موسم ماه مبارک رمضان قریب با ستواست اهدی  
 و سبعین و آنکه بعد از آن حیدر جنگ در خیزه آصف جاه برای جواب و سوال مذکور آمد چون داعیه قتل او تمهید یافته بود حصار که بن  
 کار امور بود حیدر جنگ را گرفته ذبح کردند و آصف جاه که کشتن او تنهارا برآبی سوار گشته برآمد و نجوی بدر رفت که تمام قویان  
 جنگ چون فوج قصور مصلح دستگیر ماندند و الحقیقه جزای نموده که نامش کار نامه رستم و اسفند با گشت از مدیحه شدن حیدر جنگ  
 عمده الملک موشر بود و دیگر دود و لشکر جوش از سر افتاد و این آشوب تا بطلان تمام الدوله و پسر خود امیر عبد الله بنی خان و  
 بین الدوله و راجه برای ملک بقا نداشتند و این سرستیز امیر الملک مصلحت جنگ برداشت بر آن الملک و موشر بود  
 بعد از آنکه آشفته آصف جاه نالی حیدر جنگ را کشته راه بر آن پور گرفت ابراهیم خان کار دی که طومار و کرمان آنرا آصف جاه  
 جدا گردید بود با صفت جاه پیوست و اتفاق میسر شد هم ماه دسال مذکور بر آن پور برافزیند و خود افتخار بخشد و الداران شهر مثل  
 محمد النور خان بر آن پور رسد و غیره و معاصره نمود و این محمد النور خان همان است که با اتفاق سنگر بسطه مدار واسطه صلح امیر الدار  
 حسین علی خان مرحوم نام مرشد بقرا اعطای چو تخته شده بود درین وقت از غم معاصره و شدت محملات میفتند هم فتنه فتنه  
 سال مذکور زندگانی را و ابع کرده در جوار شاه عیسی جند الله بدخون گردید آصف جاه بعد از پیروزی آوردن و در لشکر از برآید  
 معصوم برآورد رفت در قلعیه با هم که از تعصبات عظیم برآورد است چنانچه خود را بدینا دهنه با با نوبه سپهر گویا بود  
 سکا سدا از موبه برآورد مراتب در میان آورد و آخر معاوضه نمود و بعد مصالحه عازم کشور امیر الملک مصلحت جنگ که در حیره گمان  
 بود گردید و فیما بین هر سه برادر انواع اشکال سازعازت رویا و آخر از امیر الملک آصف جاه نالی با هم یکی شدند و بر آن الملک  
 انبوه خود که بیجا بود و شتافت به پیوسته و بیج الاول سده شصت و سبعین و آنکه بعد از آن فلول احمد نگر که پاسه تخت سلاطین نظام  
 شامیه است و در عهد اکبر شاه شاهزاده دانیال بنده سالاری عبدالرحیم خان خانان مسخر نموده از آن باز در حراست فلوله و از آن  
 سلاطین تیموریه بایر بود سداستند به او و برادر عزم زاده با حاجی را و با فلوله دار سازش کرده بدست آورد و این شهر و قلعه گمان  
 کرد احمد نظام شاه است که در پی نسج با طرح انداخته تمام خود موسم ساخت و در دو سال شهر را کمال خوبه آباد  
 شد و بعد از آنک فرصت مداری از سنگ و گل تعمیر نمود و در آن کن عمارات و کس و قصور نقش برای سکونت خود مرتب  
 ساخت و بعد از آنکه فلوله را متبوار شد تا فلوله بودند و در او اکل سده نسج و اذن و در صرف سلاطین با هم به درآمد و در سده شصت  
 و سبعین و آنکه بعد از آنکه بدست مرشد افتاد چون فرانسسیان را مانا ز غنای انگلیسیان درین سال مشروط گشته بفرکار خود  
 افتاد و دست از مرقات و اعانت مصلحت جنگ برداشت بمرکز دولت خود که پهل چریت شتافته شکست مصلحت جنگ  
 رو با نوبه که گذشت و عادی را بمیدان جولان بهر سید بنا و مذکور موس سپرده و مدافع خود بای داد و اراده برآورد افق  
 بسیار داد و نظام الملک آصف جاه از ملک و گمن نمود و ابراهیم خان کار دی را تو که خود کرد و این ابراهیم خان کی از اول  
 بود چون تو که فرانسسیان نموده و در نامرتبیت یافت جنگ توپ و جنگ بقواعد آنست که نمود سالان حرب و تو بخانه  
 شامیه بهر سده اول و در ملک لایزال آصف جاه نالی درآمد و آخر از او جدا شده بر سر پیوسته همراه با او سده شصت  
 از پیر نامه بیست و دوم جمادی الاول سال مذکور در سنه و دیگر مقابل امیر الملک مصلحت جنگ آصف جاه نالی رسیده  
 درین مقابل فوج مرشد شتفت هزار سوار و فوج هر و برادر تو قوم پنهان نظام الملک هفت هزار سوار بود و اینها با هم  
 قتل فوج خویش شدند که از سوار و دیگر بهادر که بعضی از آن در کشتن دشمنان در میان بود آمده آن فوج را هم با خود گرفته بر سر فلوله و در چنان

از پیشہ جنگ مرہٹہ بطور جیاد سے دہنزا اینہا نگ و تانولستن ابواب وصول غلات ایحتاج دیگر بود تا بویافتہ سے مرغیت شد و بران کو تہ مثل نیزہ و سیف سے تجلیہ و فوج ہندوستانیان و در خود حصار تو چنانہ نمودہ برافو سے پرداختند این بار ابلت رفت ابراہیم خان کار دے آتشباری توپ خانہ ہم علاوہ کار دے آتہا گردید توپہا سے سبک تیز رفتار ہمراہ عساکر آتہا سے رفت و ہم وقت در حرکت و سکون و قرب و بعد سے التواتر مرکز کم کار خود بود و چون فوج صلاحیت جنگ و دبر در شش ایضا بطہ بہت با جماع راہ سے برید و لگاہ توپہا سے مذکور متواتر دراز دام مردم سے افتاد ازین جہت گلہ ہای طرف مرہٹہ کمتر ریگان سیرفت و فوج مرہٹہ چون ہمیشہ متفرق میر و گلہ توپ این طرف انفاستہ باہنا میر سیہ در دقات یورش کمر واران و لشکران اولاد نظام الملک آصفیہ سے نمودند لشکر ہندو ہم ایضا بطہ فزاک بر روے آتہا حمل سے آمد از جہات مذکورہ خشک بسیار بشکر صلاحیت جنگ و آصفیہ ثانی راہ یافتہ عالمیہ یاد خوارفت بیت و ششم جہاد سے اولاد سے سال مذکور بہادران لشکر صلاحیت جنگ و آصف جہاد سے از فوج خود برآمدہ برابر ابراہیم خان دیگر فوج مرہٹہ رخصت شد و بششم جہاد سے بسیاری از افغان را بر خاک ہلاک غلطانیدہ یا زدہ علم از جماعہ ابراہیم خان کشیدہ آوردند و ہمین روش ثبات و زریہ جنگ کسان تا بقلعہ و ملک و ملک دہا و رسید نہ ہاؤ دید کہ اگر صلاحیت جنگ و آصف جہاد بہ دہا و رسید و فوج آتہا باہنا ملحق شود و عہدہ بر آتہا متعذر راست پانزدہم جہاد سے الاخر سے سال مرقوم قریب چل ہزار سوار مرہٹہ بہکیت مجموعے بر چند اول فوج صلاحیت جنگ رخصت چون فوج چند اول دوسہ ہزار کس پیش نبودہ بلکہ شش و کوشش بسیار چند اول بنا مالج رفتہ چشم زخم غلیبہ با عوان و فوج صلاحیت جنگ رسید و ہر دو برابر ناگزیر گردیدہ بسیار مقاومت بر چیدند و بنا چاہے صلح کہ مادہ انواع مفاسد بود افتاد یافت و مرہٹہ بنام ماگیر ملک شہت لک روپیہ بر آتہا خود گرفت از ان جملہ جمیع محالات خستہ بنیاد اورنگ آباد سولے شہر و رگبت حویلی دہر رسول و ستارہ و تہمتہ از صوبہ بدر و بیجا پور و قلعہ دولت آباد و قلعہ آسیر و قلعہ سیما پور کہ ہر یک پاسے تخت سلاطین عالمیہ قدر بود و جاگیر ات فاضلہ سہ کار آتہا و دیگر امرا و منصبداران بسیار در خواہ مرہٹہ رفتہ حکم گرفتہ اکثر سے مردم از فوت و جاگیر شدند و بغیر از صوبہ حیدر آباد و بعضی از صوبہ بر کر و بیجا پور و قلعہ از بدر در دست اولاد نظام الملک آصف جہاد ناختم بلکہ لک عالمیہ تہا چارم حصہ کہ ضابطہ مستمرہ مرہٹہ است و ہر جا اول ہین ریشہ را دوانیدہ و ہمین بہاؤ تسلط بر مالک ہمسایہ ہر چند ہین عظیم بنان ان آصف جہاد راہ یافت اما خواہش بہاؤ ہم صورت نگرفت کہ اولاد آصف جہاد بالمرہ از ملکدار سے و دار اس کے و کمین محروم و ممنوع نشدند ۔

## ذکر محلہ از احوال قلعہ دولت آباد و قلعہ بیجا پور و آسیر و بنائے آتہا

رام دیو راجہ دولت آباد و رکنہ راج و تسعین و ستائیمہ مقہور سلطان علاء الدین خلجی گردیدہ پیشکش زر ہای سے ستارہ و آتشہ نفیس بسیار خود را از سیاستش باز خریدہ و در سہ دست و سبج ماتہ در عہد سلطنت خلجی مذکور از دست ملک نائب کانو کہ ہمیں دکن و دولت آباد امور شدہ بود نیز مغلوب گشتہ اطاعت نمود و ہمراہ نائب مذکور در سہ سبج و سبج ماتہ بخدمت سلطان علاء الدین در و سہ رسیدہ بعلای چتر سفید و خطاب راسی را بنائے سراز از گشتہ بدولت آباد کہ در ان زمان بود کہ نام داشت رسیدہ قدم از جادہ فرغان بر سے بیرون گذاشت در سہ ہفتہ و سبج ماتہ باز ملک نائب تہ بغیر بعض مالک دکن کہ در او انظر شد نام دیو مردہ و پسرش قائم مقام او شدہ بود پسر را یا خلاصہ پد رندیدہ و فوجے را بنابر امتیاط و دجالہ شہادت



آنها خواہد برآمد خود بخود مستخلص گردید

ذکر تہذیب احوال عماد الملک عالمگیر ثانی و انہدام مہمانی عمر و دولت پادشاہ مذکور  
بناد است و معالایکہ با عماد الملک و نجیب الدولہ در وی داد و ستد میراث آسمانی

مجلس از احوال نجیب مان کہ افغان رو بہ سیلہ در وی فطن بود قبل ازین مذکور شد کہ در ہنگامہ حرب مہذب جنگ حسب الطلب  
عماد الملک یشاہجہان آباد رسیدہ باقتدار لیاقت و استعداد دانستہ کہ داشت مورد الطاف عماد الملک گردیدہ باوج  
اقتدار رسیدہ و آخر بنا بر مناسبت افغانی و ہوشیارے و کار دانستہ باعانت شاہ درانے امیر الامرا و ہندوستان  
و با عماد الملک طرف گردیدہ عماد الملک کہ منتظر انصراف احمد شاہ بطرف ولایت در فرخ آباد بود بیکہ ستامع خبر نصرت و انتقام  
احمد بخش رسلے الرحمہ نجیب الدولہ امیر الامرا گردانیدہ غارم شاہجہان آباد گشت و رگنما را و برادر رعینے بلا حسہ را و  
و ہو کہ لہار و ایمان از دکن طلبیدہ با فائق آنها شاہجہان آباد را محاصرہ نمود و عالمگیر ثانی مع نجیب الدولہ محصور گشتہ  
چہل و پنج روز جنگ توپ و ریکہ در میان ماند آخر ہو کہ لہار رشوت سنگینے از نجیب الدولہ گرفتہ بناسے صلح گذاشت  
و نجیب الدولہ را با آبرو و احوال و اقبال از قلعہ برآوردہ متصل خیمہ خود جاسے داد و ہلک مستطاف و آن طرفت ہما کبارتہ  
از سہارن پور پوریا و چاند پور نہینا و تمام قصبات بارہا باشد رخصت نمود و عماد الملک و احمد بخش کہ امیر الامرا مقرر شدہ بود  
با فائق غنیم رائق و فائق مہمات سلطنت گشتند +

ذکر اسباب برآمدن شایہ زادہ عالی گہرا از حضور پدر و گردیدن دیار بحسب قضا و مستدر

چون عالمگیر ثانی و نجیب الدولہ از عماد الملک مطمئن نبودند شایہ زادہ علی گہرا کہ گفت اگر پادشاہ مذکور خطاب لیہد شہادت  
بعد بر شہنشاہ ابدلے بقدر بار و قبل از ورود عماد الملک یشاہجہان آباد محالات جبر و پانستہ و چرتہ دادستہ و غیر ہا را عالمگیر  
دادہ مخلص کردہ گفت کہ در ظاہر ہر اسے بند و بست محالات مذکورہ مخلص میکنیم و مقصد آنکہ چون شہا شایہ زادہ و وارث کلید  
نا یا نیکہ توانیہ عمل خود نمائید و فوج سنگین در قفاسے شایستہ ہمرسانید ہر گاہ عماد الملک مع ہر دو شایہ زادہ کہ شاہ ابدلے  
با و سپردہ بداعیہ فاسد غارم و سپہ گرد خود را بر اسے تنبیہ او بر وقت نزد ما برسانید شایہ زادہ علی گہرا را ما و حسب  
سنہ سبعین و دانیہ بودہ لاف غارم محالات مذکورہ گردید زینت محل زن پادشاہ عالمگیر ثانی کہ شایہ زادہ را در حجرہ  
خود بود فوت و در شش گرفتہ نہایت شفقت مجال او داشت با پادشاہ گفتہ و دادہ مرحوم صاحب الامتار پادشاہ  
بر در مرحوم سہر طلبیدہ دست شایہ زادہ علی گہرا بدست و الد مرحوم سپردہ و سفارش حراست و تربیتش بسیار نمود  
علی گہرا در بارغ مال کٹورہ منزل فرمودہ با جماع سپاہ پرداخت و اکثر شہا خان شہرا لازم نمودہ و مقصد نہاد از انجملہ  
میرجعفر ہندوستان را با چند کس از اقربا و دشمنان نہایت شجاعت و وقار اعظم علیخان خلف سیف الدین سلی خان  
مقتول مظلوم برادر زادہ امیر الامرا حسین علیخان مرحوم بود و موافق بزرگان خود در رفاقت شایہ زادہ با فتنائے نمود  
جانیہ انشاء اللہ قلماسے ذکرش آید چون عماد الملک باعانت مرشدہ غالب آمدہ پادشاہ را بقا بومی خود آورد و نجیب الدولہ  
را از حضور بریدن کرد پادشاہ را طوعا و کرہا با حضار شایہ زادہ دلالت نمود و او ناچار شدہ شفقہ ہاسے طلب نوشتہ متواتر



از مایه حمایت و اعانت مناسب ندیده بفرخ آباد غیر فرخ آباد بگیش رسانیده زنده را با نجیب خان بلوچ خلف کاسکار خان قریب سرک  
روپه بگیش گذرانید ایتحل را و شخص شده بجای خود برگشت و شانزده از راه گنچه روزه نزدیک الدوله سهارن پور رفت  
نجیب الدوله هشت ماه شانزده را نزد خود نگذاشت و لازمه همان داری بمقتدر خود محل نگذاشت چون دران ایام نظام  
عظیم در بنگاله روسه داده میر محمد جعفر خان با اعانت جماعه انگلیشه تسلط یافته بود شانزده را دلالت به بخت بنگاله و بهر صورت  
بجوف گنیمت کوشه عماد الملک از سر خود و اگر دوسب المیسور زاد راهی گذرانیده شخص نمود شانزده و الدرحوم و غیر الدوله  
برای فراجم آوردن بعض افواج و سرانجام بر سه از سروریات دیگر در میران پور گذاشته خود از راه مراد آباد و بریل عازم صوبه باده  
شد در عرض راه سعد اللہ خان خلف علی محمد روپله ضیافت با درخور استعداد بعمل آورد چون تقصیر مولان هفت کرد و بهیسه گفتو  
رسید نیم حیرادی الاوسه سده کپه دار و یکصد و پینجاه و یک بحری شجاع الدوله خلف وزیر الملک صفدر جنگ ناظم صوبه مذکور  
استقبال نموده شرف کونش دریافت یک حد و یک اثر شرفی نذر گذرانیده بعد از ان یک کله روپه نقد و وزیر خیر قیل مع حکام  
سایه بان دار و ناکه و هفت راس اسب و یک خواجه و ابر و افشبه و اسلحه و خیم و طروف و ده اربابه بار کشته بگیش  
ساخت شانزده دوساعت باشجاع الدوله غلوت داشته دستار خاص مع سرباز و پالک سوار سه خاص که از شخص بود  
مرحمت کرده رخصت نمود و خود عازم آگه آباد گشته بعد از مسافت باجمد خلیجان بجا گشته چنانچه در سوار بنگاله نگاشته  
ظهور و قانع رقم شد عازم عظیم آباد گردید و با جرای آجیا دران اوراق مفصل کرده آمد

ذکر نزاعات فیما بین نجیب الدوله و مرشد و بواسطه نجیب الدوله باشجاع الدوله و مرشد بگیش رفتن انگیزی عماد الملک و یاد  
چون صفدر جنگ مرشد را بنا بر شکست ناخنه با خود متفق گردانیده پنج دولت احمد بگیش برگذازان زان مرشد در ملک انترس  
ریشته روانیده بر کل آن مالک فایض گشته بود و همیشه از عدم تصرف در صوبه او ده ملک ناخنه دست نامست بدندان گیران  
در نیولا که عماد الملک با نجیب الدوله کینه های حکم بهر سیه قاصد شکست او و ترتیب احمد بگیش گردید و علی الرغم شاه ابراهیم  
امیر الامرا که بغزل نجیب الدوله با احمد بگیش داده داعیه آنداشت که خود چندان بدنام نشود و بدست مظلوم مرشد پایمال محاکم  
گرداند و اگر تواند از پنج و بن براندازد و باشجاع الدوله هم کذلک نیازم قدرت کلامه آتی را که ناخنه هم اگر چه باشجاع الدوله  
باعبار سینه های پدرش کینه های دیرینه داشته اند اما با بر عداوت عماد الملک با نجیب خان و اتفاق او با احمد بگیش نجیب الدوله  
وکل اولاد و اتباع علی محمد خان روپله رجوع بشجاع الدوله نمود و از زمره مخلصانش شدند و بمنشور مشهور مصرع  
عدو شود و سبب خبر گردانده او را ظاهر گردید در احیان سوار و فتن معین و با و هم می بودند چنانچه تاسین سیه هم خلجوبه  
و مرحوم سندهادی و سبعین و مانده بعد الاذن از کهن بهند درآمد و با اتفاق برادر زاده خود خواست که تمام هندوستان را مسخر  
کند سال مذکور در بند و بست ممالک مسخره قدیمه گذرانیده شروع سال بهشتاد و دوم از مانده و از هم داعیه انتراع ملک روپله  
و شجاع الدوله را تقسیم داد و خواست که مبداء دریای گنگ پایاب که گشته اول در ملک روپله در آید بعد از ان صوبه او ده راهیم  
مسخر سازد عماد الملک نیز محرک مرشد و هیچ این فساد گردید بنا بر این اول عبور چنان نموده بر سر نجیب الدوله رفت نجیب الدوله تا جنگ میدان بنار  
و سکر تال بر لب دریای گنگ که در انتر میدان بگنیمت و مشور که در مشهوره است سنگر بسته متعدد محارب بهشت و چهار ماه بر شغال  
علی الاتصال صدای نوپ ننگ بان و لمان شمشیر شان جوابه عبد برق میداد نجیب الدوله و سعد اللہ خان و حافظ رحمت

دو دمی خان با قسطنطنیه شجاع الدوله را از احوال خود و محصور بودن نجیب الدوله در سکر تال اطلاع داده و عرض داشتند که سرتیپ  
بربر از پی رسید و ادعای تسوین و ایصال هم دارد و انتظار انقضای بزرگسال است همین که طغیان گنگا انقطاع پذیرفته و آب روی می نماید  
عبور گنگا نموده ملکات را مستغرق می شود و هرگاه برین دایر دست یافت دست طمع بملک شمشا هم دراز می کند علاج و اوقاف  
پیش از وقوع باید نمود و بر جناح استیصال باید رسید شجاع الدوله قناعت در دود مرطوب و در دایر غافله و اعراض از جنگ آنها  
و مغرت اجماع را در اعاد و نجیب الدوله غفیده و زمین موسم برسات باوصفت کثرت باران و شدت گل و لای در راه شوالی سینه  
پهناد و دووم از آنکه دوازدهم صبح از کنگر برآمد و بستانه آباد رسیده چند ماه توقف فرمود و چون طغیان گنگا و حصول بسکرتالی بخیل الدوله  
در اینجا می جنگید منتظر بود و بجز انقطاع آب آبادی از سرداران خود گویند بخت نام را با جمعیت بیست هزار سوار و پیاده متعین نمود  
از دویاری گنگا گذشت و ملک را وسیله غبار مهنگامه و فساد برگیر و گویند بخت از خاک دارد و راه که این کوه است دریای گنگ را  
پایاب گذشته چنانچه بر گینه و دیگر کوه های آن طرف تاسواد امر و سپهر و سرحد قریه را آتش داد و نمیدانخت آوردن کوه  
معد البدخان و عاقل رحمت و دو دمی خان که از راه کوه ملک نجیب الدوله در هشتاد و دو روز با کوه تاب مقاومت در خود  
عزیده از میدان جنگل دامن کوه کانون پناه برد و شجاع الدوله بجز و اصحابی خبر مذکور او را در ربيع الاول سال هشتاد و سوم از  
آنکه دوازدهم صبح بر سر تهر برق و باد خود را با هم چنانچه متصل سکر تال که بخیل الدوله در اینجا محصور بود رسانید گویند بخت عبور گنگا  
نموده از جنگ و تاز و غارت تا ملج دلمات و مسدد و نمودن طرق و حصول غلات نجیب الدوله را با سائر محصوران بحالت خزع رساننده  
بود و از گرنهین غافله در جنگستان کانون نجیب الدوله را اسیر سنگاری از گرفتاری محاصره نموده دست از زمه گسسته بود  
شجاع الدوله بزرگ تمیید آسانی نزدیک به نجیب الدوله رسیده روزیکه از چاندپور که چید در تاساع راه فوج مرطوب اند و در سپاهی  
بود شجاع الدوله پنج کرده راه رفته در سواد موضع جلاده که از توابع چاندپور است فرود آمد و در اینجا شنید که فوج مرطوب  
بر بعض ابالی اردو که در راه مسدد آمدند و بر مردم گله دست اندازی نمود همانوقت الوپ گرسا کین و امرا و گرسا کین را که از  
سرداران رکاب بوده اند به تنگی مرطوب بطرف متعین نمود و میرزا نجف خان را با پنج هزار سوار و میرزا قزقینی را با چهار هزار سوار  
مخلفه بر پاگاه که عبارت از معسکر و فرو دگاه مرطوب است فرستاده و فرمان داد که این سبک با کانون را به سزرا رسانند سرداران مذکور  
سب الامرتشافت و مرطوب هر جا که دو چار شدند آویخته و بر سر شان ریخته چیره دستیها نمودند و از آن حمل الوپ گرسا کین جماعه  
شیر سے راکشته قریب صد کس زنده اسیر آورد و غنائم فراوان و سپاه سوار و نیزه پیشش آمد گویند بخت شکست فاش یافت  
که در یک عید گنگا نموده بود و افغان و خیزان گرفت و در مردها سپاهای بسیار از مرطوب در آب گنگ طعمه نشتک فاش شدند و هیچ  
جماع الدوله طبل فیروز می نواخته سوار شدند و غافله هم که در جنگل دامن کوه کانون خیزید و بودند به شجاع غلبه شجاع الدوله  
فرار نمودن مرطوب آن طرف گنگا و دیگر رید خود را در الشجاع الدوله من ساخته و با قنات شجاع الدوله تا بسکرتالی رفته نجیب الدوله  
از آن غفله بر آوردند و با وجود غلبه و شکست و آن بر مرطوبه نابرا اندیشیده اقتدار سرداران و کین با دوا و جنگو طرح صلح انداختند  
و آن خبر را در شاه در آن بطرف چند دهستان شهرت داشت و تاسینه حید و جنگو صلح را مناسب شمرده تدبیر افساد  
رق ابالی دیند و بستی سمت لامور اصحاب امور شمر و در دنا قول و قرار سے بعمل آورده بطرف لاهور قاصد گردید و شجاع الدوله  
رشته پنجم جیادی الاولی سینه کیمز را یک عدد و هفتاد و سه دود و بلگرام و نیم داخل کنگر گردید +

لراجرای شاهجهان آباد و مقتول شدن عالمگیر ثانی که بسبب تمکراتی عماد الملک موسی و او

پھر برین منس کہ دہاسند حیر و جنگی نجیب الدولہ را در سکر کابل حسب الامر عہد الملک محصور داشت عہد الملک را ہم با بانش خود طلبیدن آن بہنہاد کہ با عالمگیر ثانی سفارداشت دے دانست کہ پادشاہ مذکور با احمد شاہ ابدالی مراسلات دارد و بر این خبر طلب نجیب الدولہ بدخواہ آن نمک حرام است و نیز خال خود انتظام الدولہ را شل عالمگیر ثانی بدخواہ خود سے پیدا داشت و گمان میکرد کہ غلبہ نجیب الدولہ بر دہاسندخواہ اول خانو سے خود مان خان انتظام الدولہ را کہ مقید داشت بہ تیغ جفا در گذراندن و بعد از مرے روز مہد سے غلہ خان کشمیر سے را قلعین نمود پیش پادشاہ فرستاد و آوہہ بجزع و وفا کذب اخرا غایر ساخت کہ در رشتہ صاحب مال دارد و شہر گشتہ در کوئلہ فرزند شاہ نزل گزینیہ قابل زیارت است آن ابلہ مجبور بطلبین البیس مذکور سفر و گشتہ جریہہ ملاقات درویش مجول قاصد گردید چون بجای سمود رسید بر در جود کہ قائلش را نشانیہ بود نہ توقف کرد و بیعت در دست داشت کشمیر سے مذکور سیف را از دست او گرفتہ بردہ را برداشت چون اندرون رفت پردہ را اگندہ در را از بیرون برنجیر بند نمود و بر زبیر نعلت اعز الدین داد و پادشاہ برین حال آگاہ گشتہ شمشیر کشیدہ میگیرا مجروح ساخت مردم عہد الملک ہجوم آوردہ اسیرش نمودند و شمشیر از دست او گرفتہ بر بالکی محفوظ نشانیہ بکس خانہ سلاطین رسانیدہ مرے چار و زبک خونخوار کہ در حجرہ بانظار در و د پادشاہ شستہ بودند بچارہ سابیہ راق در حجرہ تنہا یافتہ جربستہ و زخمیہ کار دے در سہ روز از پایش در آوردہ لاش را بطرف دیار برگجہا آگندہ نہ پیر با لباسش را از برگندہ عریان ساختند شامہ سرخوین ماندہ بود و بدشش پیر بوض کسان حسب الامر کشمیری مذکور لاشش را برداشتہ در مقبرہ ہمالیون پادشاہ ابدالی سلاطین با بریدہ خون ساختند و ہمان روز مرے السہ بن کام بخش بن ادر گئے بربارتخت سلطنت نشانیہ بشا چہان لقب ساخت و کشمیر مذکور را بجا است او گذاشتہ خود با عانت و رفاقت دانا کہ با نجیب الدولہ دستیز و آویز بود شتافت چون معاملہ نجیب الدولہ با صلح انجامید و آمد آمد احمد شاہ ابدالی قریع البراب مسامحہا بنیان گردید و تا بطرف لامپور با عانت حکام دست نشان خود را بے گشت و عہد الملک بر جان خود ترسیہ نزدیک را بر سو قتل جاٹ بنا برداراک انفصال قضیہ متنازعہ مرستہ و ابدالی و انتظار مشاہدہ پایان این مشاہرہ کرنا بکجا سے انجامدہ رفتہ نشست و ہنہا بقلعہ مستحکمہ او برد

ذکر احوال تیمور شاہ پسر احمد شاہ ابدالی کہ پدرش اورامع جہان خان در لامپور نشانیہ رفت و لشکر کشیدن مرستہ برستہ او بترجیک عہد الملک قزو را قتل کرد و گشتن تیمور شاہ و جہان خان بکابل و تسلط مرستہ در لامپور و لہتان و ہمیشہ شدن اسبابے ورود ابدالیے باز در ہندوستان و استیصال افواج عظیمہ کہسرت بدیر خالق زمین و آسمان

چون احمد شاہ ابدالی بدخات دے قتل تہر در سہ یک ہزار و یک صد و ہفتاد و ہجری چنانچہ سالہا مذکور شد سپہر خود تیمور شاہ را مع جہان خان در لامپور گذاشتہ بقدر بار و کابل شتافت جہان خان آوینہنگ خان را کہ در کجی جنگل خرمیہ بود بنا بر آنکہ شناسای احوال آن ملک مضوابط عللاری انجام است اسماعیل ببار نمودہ بار سال اسند و خلعت حکومت دو آبہر ملین غلط گردانیدہ خان مرقوم این غنایت را فخر عظیم دانستہ بقبضہ و ربط انجام برداشت جہان خان تیمور شاہ جہ خند مدت آوینہ بیک خان را نزد خود طلبید و بنا بر عہد اطمینان کہ داشت پہلوئے تہ کردہ خود را بکوبستان کشید جہان خان مراد خان نامے را بکومت نو آبہر نصب کرد و بلند خان و سر فرزان خان را بکلمک او قلعین نمود آوینہ بیک خان سکھان را کہ از عہدین الملک کتر پہلوئے



کرده بودند آدین بیگ خان آنها را ترسیت میکرد اغوا نموده بر سر مراد خان فرستاد و نوشته از مراد خان خود هم همراه شان داد بعد جفت آراکی  
 بلند خان کشته شد در مراد خان و سر فرزند خان تاب نیاورده خود را بجهان خان رسانیدند قوم سکه تمام پرگنتات دو آبخت و مصلحت پذیر  
 را با اشاره آدین بیگ خان بشدت تاراج نمودند درین افشار گشته را و شمشیر مباد و برود و برادر بالاسه را و مع جو لکر  
 لمار و دیگر سرداران و کهن درجوار شاه جهان آباد رسیده انتظار ساخته کشته اند آدین بیگ خان نوشته با سه متواتر  
 فرستاده بطرف لاہور بمجد و غلطیہ سرداران دکن که چشم بر آدین بیگ خان فرستادند بهر شد و بلاهور آورده اولی با عبدالمصطفی خان  
 که از طرف قزاقیان بمکومت سمرند ما مورو جنگیده و دیگرین ساقند و از انجا بلور نیز بلاهور فرستاده قزاقان مرسته با افواج  
 جهان خان آوخته خند جهان خان بنا بر قلت فوج خود و کثرت مرسته مستیز و ازینا انصالح ندیده مع تیمور شاه باضطر تمام  
 در شعبان سنه یک هزار و یک صد و هشتاد و یک هجری راه کامل گرفت و اسباب و اسباب هم فراسیم آورده چند سال را بجا گذاشته و در  
 قضیت موفور بدست مرسته افتاد و تیمور شاه مع جهان خان تادریای الگ عنان باز نماند و از دریای مذکور گذشته خود را با مانی  
 رسانید افواج مرسته تا آب جمل تعاقب نموده برگشت و عمل فنیہ المان و دیرہ خان بیان و اطراف آن تا آب چنداکن شد مرسته قرب  
 سرسبز شکال دیده صوبہ لاہور آدین بیگ خان بغیر از پیش هفتاد و پنج لک روپیہ سالیان سپرده بشاه جهان آباد برگشت و گنہ گنہ  
 شمشیر بیاورید و چند روز مانده عازم دکن شد و بگور برای قتل کنگرهای اجمیر معین نمون در اطراف دلی گذاشت بحسب تقدیر در راه مردم شروع سال  
 هفتاد و دوم سنه و از هم آدین بیگ خان فوت شد و چون باری سمرند بصدق بیگ خان که از رفتن آدین بیگ خان بود و و آب را بر زن  
 آدین بیگ خان تفویض نمود و سالیانی مرسته را مورو داری لاہور داده غنمت کرد و بلاهور رسیده تا بادیای الگ سخر ساخت بخیر الیہ و  
 و جمیع افغانه و راجهای ہندوستان اندست مرسته و عماد الملک بجان آمدن و در اول عمر و دولت خود از دست برد مرسته بای الیہ بنام خود نوشت  
 است و بجا آمد احمد شاه ابدالی انکاشته خوان درود و درود ہندوستان شدند احمد شاه بجا سارت دگستانے با سه مرسته  
 با تیمور شاه و جهان خان و میرہ الخاف و راجهای ہند بآزادی و درود خود و ریافتہ و عبد القی و تنگ بجراسے عماد الملک با ملکی  
 و خان خانان شنیدہ اعلام فخر انجام از قند بار بر تنبید و تا رب مرسته بطرف ہندوستان برافزشت

### ذکرورد و ادبالی بلاهور و شاه جهان آباد بار ششم و حروسے کہ با مرسته ہاروی داد

احمد شاه ابدالی شروع سال ہفتاد و سوم سنه و از زعم از آب الگ گزشت و جنگ سہلی از قزاقان ابدالے و افواج ساہار و یاد  
 فوج مرسته تا بیگ ابدالیان نیاورده بلاہور گریخت ساہار قرب سوکب شاہ ابدالی آگے یافتہ مع افواج خود درخت اوبار  
 بجانب دلی کشید و صدیق بیگ خان و زن آدین بیگ خان هم مسلک فرار سپوده بگوشہ باخترید احمد شاه ابدالے در راه صفر  
 سال مذکور بکوہستان جمود آمدہ از ساہو آن با پیشکشے لائی گرفت بعد از ان رودے نو بر بشاہ جهان آباد آورد این  
 آمدن ابدالے مرسته ششم است کہ وارد ہندوستان شد و مان ایام فیما بین دثا و شجاع الدولہ و نجیب الدولہ مصالح  
 در میان آمدہ هنوز صورت آشتی انصرام نیافتہ بود کہ خبر توجہ اعلام شاہ ابدالے از لاہور بر سر پلے انتشار یافتہ بگوش و تا رسید  
 دثا صلح مانا تمام گزاشتہ یا فوج خود کہ دران وقت ہشتاد و ہزار سوار بجز راہ بود و بمعاہلہ احمد شاہ ابدالے روان گردید و  
 عماد الملک کہ عالمگیر و خان خانان انتقام الدولہ ماوسے خود را کشتہ بکک دثا رفتہ بود از خوف غضب رانی پہلو تنی کرن  
 پناہ بپسورج مل جاٹ بزد و سلوک شایستہ با عماد الملک بد عمل آوردہ و در فلاح خود باسے داد چون احمد شاہ از لاہور

این طرف خراسان رسید بدین سبب آمد و رفت انوار مرسته دانه و خلف دو آب درین راه کم است عبور دریای چین نموده در انترمید در آمد  
انترمید عبارت از ملک اسپین دریای گنگا و جمناست چون هر دو دریا از کوه کمانون که شمال هند است برآمده مسدود  
انترمید را من کوه کمانون است و منتهای آن الیه که جمیع هر دو دریاست چون شاه با انترمید رسید سده اندکان و نجیب الدوله  
و احمد خان گلش و حافظ رحمت خان و دودنی خان که ملک اینها در سمرقند انترمید واقع شده خود را بشاه رسانید و شرف لامرت  
اندر خدمت خود از راه انترمید خراسان و فوج قزاق را فرمود که براه متعارف متقابل و ماره سر شوند تا چون بجای سمرقند  
رسید با قشون قزاق شاه مقابل واقع شد در انبان بزرگ و ترک و تازی مرسته را از جابر و آتشه عقب ترانند تا جنگ  
کنان بجانب شاه جهان آباد راجع القدره نموده بمیدان باو که در سواد شاه جهان آباد است رسید احمد شاه ابدی  
در آنجا باز عبور چنان نموده به فوج قزاق خود پیوست و جنگ و تا فرمان داد ابدی ان اطراف دانا و فرود کشید و جنگ عظیم در پیوست  
دانا فتح و ظفر بایوس گشته برادرزاده خود جنگو را با جمیع قلیل کرزانیه تا بدین رسید و اجار ابدی قوامی قوم ظاهر کند و خود آخر کار با سوار  
فوج از اسپان فرود آمده با دستانه فاکم کرد ابدی ان بجلات پی در پی و برق اندازد و جزائر و راز روزگار را فوج مرسته  
مع سردار بر آوردند و دانا جمیع هم را سپان خلف تیغ بید ریخ گردید این واقعه در ماه جمادی الآخر سال هفتاد و سوم  
از مائیکه و از دهم یوقوع رسید میر غلام علی آزاد مجلس بگرامی تاریخ این جنگ چنین یافته قطعه کرد سلطان عسکرانی قتل  
و تاج تیغ دشمن کاه و گفت تاریخ این نظر از ادب و نصرت پادشاه عالی جاه و احمد شاه ابدی بعد مقتول شدن دانا بقایب جنگو بدخت  
و همان روز بعد فتح پانزده کرده راه پاشنه کوب رفته متصل بسپهری الدوری فرود آمد و قانار نول خان باز کشید و درین اثنا انگر  
هولوکر مله را که در سکندره قریب بکلیز اقامت داشت رسید و بعد استماع قتل دانا خود را بسرعت تمام نزد مله حیل جاو رسانید  
استدعا کرد که با اتفاق همدگر با ابدی باید جنگی سوار حیل جواب داد که با فوج ولایت ماب جنگ میدان ندارم هر گاه ابدی آلی ملک  
من در آمد و قتل شدست هر چه از دست بر آید خواهم کرد در آن آوان افغانه خزانه و در سده برای لشکر ابدی از املاک خود سه بردند  
هولوکر مله را بر آن فغانه و در افغانه خورش را شنید و به مقتضای دور اندیشی خزانه و جناس غلبه بر قدر توانستند آن طرف گذارند  
نتمه را جوگر رسید و ماراج نمود شاه ابدی این خبر شنید شاه پسند خان دشا قلندر خان ابدی را با جمیع پانزده هزار سوار  
به تنبیه هولوکرین نمود و نمره را با انرا نول بشاه جهان آباد که بمقتضای کرده راه است چپاول کرده در یک شب در روز خود را رسانید  
در روزانه در دلی آرام کرده نصف شب چنان را عبور کردند و وقت صبح صادق بسکندره رسید و بر سر هولوکر مله را ریختند و هولوکر  
مضطرب الاحوال با سه صد کس بر اسپان برهنه پشت سوار شده که نیت با سه سرداران و لشکران همه قتل و اسیر گردید و احوال و  
اتصال همه بتاراج ابدی انان در آمد شاه ابدی انهم متعاقب فوج خود از انرا نول بشاه جهان آباد آمده چون موسم بر شکل قریب  
رسیده بود و اطراف شاه جهان آباد از انگ و قازان و اوج مرسته دیرانی داشت بطرف شرفی دلی در نواح سکندره میست کردیم  
شاه جهان آباد در انترمید که اکثر بلاد افغانه آنجا بود چنانست مقر فرمود و نجیب الدوله را فرستاد که رفته شجاع الدوله را بخرافه او  
راضی ساختن از صوبه اوده و مخدوش بیار و نجیب الدوله از راه آواد و بلقونج آمد و شجاع الدوله برای ملاقات او برگزید و بعد از ملاقات  
ملاقات ملائمه رسید و بعد استحکام عمود و موافق با نجیب الدوله ملاقات نموده و میرزا انانست خلف خود را نائب صوبه و راج  
بنی بهادر را مدار المهاد حل عقد امور ملک داری مقرر گردانید و در او آخر ذی قعدة سال هفتاد و سوم از مائیکه و از دهم جمیع  
ده هزار سوار مع نجیب الدوله روانه شد و چهارم ذی الحجه سال مذکور اشراف النور شاه ولی خان و وزیر احمد شاه ابدی با استقبال

شجاع الدوله شافری بخیر و رشادته رسیده احمد شاه مناسبت رعایت مهربانی نموده شجاع الدوله را با سپه و تیمورشاه محافظه کنایه  
شجاع الدوله استدعای ترافتن نوبت خود در لشکر شاه سپه نمود اول احمد شاه گفته بود که خلافت ضابطه است او جواب داد که  
نوبت من خشنود باد شاه میند است خشنود من تو که ششاهم منیم شاه قبول نموده او را در ساختن سراج تمام خود  
شاهی در قاره خانه شجاع الدوله نوشتن را سه زرد و غیر قیل و دما دستاصل شکل فرج او و فرج بولکر بکن رسیده خشنود  
را و عرف بهما و بزرگم زاده بالاجی را و هار و اران نامی و سپاه کارگزوده جنگ جو و فرج کلین و توپخانه موبد باداب و فرنگی بکر و  
براهیم خان کار دی و سرداری بسواس را سه پسر بالاسر را و بنیه تدارک و انتظام گشته از ابد است و برانده اخن بنیاد  
سلطین بایر و فلشاندن بسواس را و رخت سلطنت بر گرای هندوستان گردیده

ذکر ورود سید اشپورا و معروف به بجای نفع بسواس او بداعی عظیم و  
مستاحصل گردیدن کل افواج دکن و نظریافتن ابدالی بیفت در قادر حکیم قدیم

چون سدا شیور او بہاؤ بگاڑو فریبیار وارد جو را اگر باد گردید را در سورج محل جاٹ بواسطت ہو لکر طیارا علقات بہاؤ آمد  
بہاؤ انہیں خود یک کر وہ استقبال نمودہ سورج محل را دید و عماد الملک ہم در حوالی متہر آمدہ بہ بہاؤ پیوست بہاؤ محل خچین دید کہ  
بالفعل طغیان آبیان مانع عبور حینا و مقابلہ باشاہ ابدالی است شاہجہان آباد را بہت با یاد آورد باین ارادہ پیشتر نہضت نمودہ در خوشن  
سال ہفتاد و سوم از تہ و از ہم بچری یک ساعت بخوی از روزند کور برآمدہ داخل شاہجہان آباد شد و متصل ہوئی سدا اللہ خان شہ  
استاد یعقوب علیخان بہمن زلی برابر شاہ ولی خان وزیر احمد شاہ ابدالی کہ از طرف شاہ درانے قلعہ دار شاہ جہان آباد با محبت  
بسیار قلیل بود بعد از اسناد فوج مرہٹہ پور کشش آوردہ بر اسد برج دروازہ خضری ہجوم نمودہ فوجے بطرف دسلے دروازہ  
بہر شور و شغل آگندہ از قلعہ چند نفر معدود دخلی ابدالی برق اندازی میکردند فوج جنگو بر جہرہ کہ دیوان خاص متصل فیصل قلعہ استاد  
از طرف مقابلش گاہے آواز بندوق گوش مردم میرسد و از سلیم گدہ یک توپ برے دادند کہ گولاش ہوائے میرفت  
بران فرصت ہو لکر طیار و جنگو برابر درازادہ تاکہ اگر بخیتہ بدکن رفتہ بود بر دروازہ خضری استادہ سے وافر شکستن دروازہ  
کردند چون دروازہ تختہ پای بر تختہ کچنمای آہنبن و نہایت استحکام داشت در وقت چار گڑے ہم کار سے از  
پیش نرفت درین اثنا فریب پانصد کس از درمیل راؤ و عقب شان ملازمان ہو لکر و جنگو از جانب اسد برج بالای فیصل قلعہ  
برآمدند و اعلہای سلطانے دست برد سے کردہ انچہ بدست شان سے آمدن بالای قلعہ پانچن سے انداختند و یکشاد ن  
و بواب قلعہ نمی پرداختند چون در قلعہ ہم چندان فوجے نبود کسے متوجہ حراست آن طرف نمیتہ بہر خبردار شدن وہ محبت نخل  
ابدالی ہندو تھا و در دست گرفتہ از طرف سلیم گدہ آمدہ وہ دروازہ نفر مرہٹہ را بفریب بندوق و شمشیر خاک ہلاک غلطابیدند  
مرہٹہ با در زمان حواس باختر از بالای فیصل قلعہ خود را بر زمین آگندند و دسہٹ و پای خود شکستہ قلعہ بدسٹ آبدہ را از  
دوست دادند و سرداران مرہٹہ در حوسلے سعد اسد خان کہ فریب قلعہ است جمع شدہ گرد قلعہ مورچال قائم کردند و عماد الملک  
و سورج محل کہ بنابر اوقات پرستی راہ رفاقت بہاؤ پیچودہ بودند درین قلعہستانی بی التفاسے نمودہ تماشا سے بودند مرہٹہ  
محاصرہ قلعہ اہتمام تمام نمود و ابراہیم خان کار دسے کہ بہاؤ اور از اکین سہراہ آوردہ بود آتش خانہ و فنگ سہراہ داشت سہراہ  
توپ در گیسٹان زیر قلعہ آوردہ بر منگولہ اسد برج و برج شمن و کلمہای باد شایبے گولہ بایش چون نگرگ فردرخت و عمارات



خود علاده فتح بها و هر یکی را دو دخت و در امانج پیچیده و شمشیر خود در شان سرش بک کتید و در این اسم خان کار می باد و از دخت  
 بندوق چنانست و تو بهایا بنایا بزرگ نیز به راه بها و کارزم سرکارش بود با و در این همه اندام مرطبه خود را در میدان ابدالیان  
 ندیده ناپار خلاف ضابطه خود و رسوا د شملی بانی بیت حصار از تو پ خانه که از اسد حسین توان گفت دور لشکر خود کشید  
 و خندت در تو پ خانه حفر نموده از خاک خندق مذکور حصار دیگر آراستند بعد سه روز از دور و اینها موکب منصور را بدست  
 بهر بیانش بیست و یکم، مذکور مقابل سنگر مرطبه رسیده فردا در جنگ فراوانی تو پ و در یکایک بان و بندوق و تیر و نیزه و شمشیر  
 شروع گردیده هر روز در خانه نورد و بادیه خامی گردیدند ابدالیان در اطراف سنگر دائر و سائر گشته طرق و معالی اجناس غله از هر طرف  
 مسدود ساخته نمی گذاشتند که دانه در سنگر تو اندر رسیده گران لاچور که پشت لشکر مرطبه بود از آن سمت آقا باث که از حجاز بر زبان  
 معروف نواح سمرند است غلامی فرستاد و در میانان بران هم تا بویافته می رسیدند چون احمد شاه ابدالے دید که با و صف شکست  
 قافیه مرطبه از بنجره بندری تو پ خانه بر نی آمد لاجرم بیست و ششم ربیع الآخر سال مذکور تو پست بر بنجره تو پخانه مقرر کرده  
 سواری فرمود جهان خان و شاه پسند خان و نجیب الدوله و قندهار و نجیب الدوله و احمد خان و گلشن محافظ محنت  
 دو دندی خان و فیض الدوله و پسر طایفه محمد و پسر دیر پشت اینها احمد شاه ابدالی مع شاه ولی خان و وزیر کار شرف الوزر را  
 لقب داشت و از آن طرف مرطبه نیز مستعد شده بنافصل یک بان بر تاب از سنگر بر آمده ایستاد بعد کوشش و کشتن بسیار که  
 از اول ظهر شروع جنگ شده بود چون ساعته از روز بانه ماند و پسر ابدالے پیاده بهر ابدالیان نجیب الدوله و قریب ده هزار  
 کس بعد برن اندازی و بان انگلی بسنگر آمده بکوتی بران با ختم در آویختند بکوتی را و خسرو پور بها و که قوت باز و سوار  
 نیزه نم گشته از اسب بر زمین غلطیده در گارے ملک فگار و دیدمین روز جنگ اختتام می یافت بر ده ظلمت شب مانع اتیان  
 بیگانه و آشنا گردید و سارقان قریبین گشت در و پسر ابدالے پیاده و سوار خود ظاهر کرده از سنگر بر آمده و در لشکر خود رسیده آمدند  
 درین افشاخ رسیده که گویند بیژن ملک اسد از ضلع آگاه و با جمیعت ده هزار سوار و خزانه بسیار و رسد غله آن طرف دریای  
 جمنایا بستاند به راه نواری شاهجهان آباد رسیده اراده دارد که مرطبه و غیره را که متعلقه نجیب الدوله است تاراج نماید و بر راه افروخته  
 یار افروخته از کنگر گنج پور عبور کرده شامل افواج بها و و غیره گرد شاه ابدالی عطاسی خان درانی و پسر عبدالصمد خان را که در  
 گنج پور کشته شده با جمیعت پنجاه سوار و تنجیه گویند بیژن قلعین فرمود مشارالیهما از کنگر زاگره و باک پست عبور کرده باغیا در  
 شاه دره رسیده نائب تار و لشکر قلع و دارا که در اینجا بود مع بهر بیانش بقتل رسانیدند و بر خوش بنای الدین نگار که کشتن کرده  
 از شاهجهان آباد است مشتافته مردم مرطبه را که در اینجا بودند قتل نموده بمال آباد که فو و دگاه گویند بیژن و جهان روز در اینجا  
 دار و شده بود رسیده بر سرش ریختند و او را با بهر بیانش غلغ شمشیر بی زینهار سافقتند و خاتم بسیار از نقد و قشع دو آب  
 بدست آورده سر گویند بیژن بریدند و این گویند بیژن بهمانست که در محاصره سنگر تال عبور گنگا کرده آتش فتنه برافروخت و از  
 رعب و ترس دست شجاع الدوله که بنحیه بدنامی شده درین واقعه بیست و نهم جمادی الاولی سال مذکور به قوت پیوست

ذکر جنگ خیر که افواج و کسین مع بها و و بسواسر او و غیره در این ستاسل گشت پی و بنیاد عمر و دولت  
 مرطبه بر کنده گشت و بامدی اثر جماعه مذکوره در پند و ستان نمایان بود و تمام قلم مرطبه و ستان قلم مرطبه نمی بود  
 چون ایام محاصره و محاربه امتداد یافت کثرت بنحانات و قادیات معسکر مرطبه را مالی نقص ساخت و بلائی قوط و خلافت

توخی بالا گرفت که صفای لشکر که مرگن آغاز نمازند و منعمون لایستخون حلیه و لایستند و ناسیلا خاگر گشت محصوران  
 تنگ آمد با اتفاق قرار دادند که آخر اگر سکه سپاه و دو اب لماک میشود مبر آنگه یکبار بیات مجبور می خود را بر مخالفت زمین نامی  
 در نصیب است حاصل آید و تبارخ ششم جهادی الاخری روز چهارشنبه سینه هفتاد و چهارم از نامه و از دهم فوجها ترتیب داده  
 و ابراهیم خان را مع نوب خانه فرستاد پیش روزگانه از سکه برآمده و در لشکر ابدالی آوردند در دران هندو و روسای بهر  
 آنقدر فرصت دادند که افواج مرشد هر سرگویان هر سگرو و میدان بیرون آمدند چون مفاصله در مقابل که گشتند از ابراهیم خان  
 نگهبانی گوید و پاسبان که رانید و بها و منقلب ملازم خود را حکم پیش رفتن دادند تا اسپان را خان داده مقابل عساکر ابدالی آمدند  
 بعد از ان شجاع الدوله و نجیب الدوله و دیگر روسای لشکر تکیه بر عون و صون خداوند قهار شدند و جلوت عظمه نمودند و دست  
 بگرفتند و بی خونی آتشام برده بر رخ افغان حمل آوردند و پیشندان لشکر ابدالی و شجاع الدوله و نجیب الدوله اول فزادان مرشد را در لشکر  
 جزا از آتش بار گرفتند چون سوسه آنها مثل اقبال مرشد برگشت جلور نیز از آنها تا خند اکثری درین حمله مقتول گشته و بقیه  
 که زیان خود را در پیجم مردم بیک با مصلاح هند بهریش خواندند از افتد اهل بیست شایه صورت جریان فراری سبب قرار گشت  
 و دیگر رانند و بها و ویسواس را و جمیع سرداران شکست فوج فزادولی و اضطرار را بهر دبه با همیت می نیز از کس بر  
 ابدالیان و شجاع الدوله و نجیب الدوله و پیجم حمله آوردند و سیفها کشیده و نیزه با برگوش اسبها با بنده بیات مجبور خود  
 بر فوج ابدالی انداختند و بلغند و هر برگوش عساکر را که ساختند ازین طرف جمیع افواج بر امواج مخصوص شجاع الدوله و  
 نجیب الدوله و تشون شاه ابدالی داد مردی و مردی دادند با اعداد را و پیچند و خون مهک را بر خاک میدان ریختند و نایک  
 ساعت زمین و آسمان در چشم افغان تیره و تاریک و غبار غبار ابروین بار بود و از ان که زمان مذکور سببی گشت فوج  
 از لشکر مرشد ره نور در خواب آباد عدم گشته از سرداران اولی ویسواس را و ویسواس را و کوه خنده آنها بود و عین شتاب بفرم فنگ  
 آنگاه حواری عدم نمود و بر ابر و سپسالار صد شایه را و عرف بها و برادر عراد بالاجی را و بمصدق آید صدق بر ابر و فاکا و الغنصب  
 سن اندک کشور سستی را و داغ فرمود و جنگ و غیره سرداران پیش از مد جعفر غنص تیغ بیدر تیغ گردیده راه میدای ناپیدی فزادند  
 و ابراهیم خان که در می امیر گشته ساعتی سرایه انسا طالپیان میدان بود و پس از زمانی آب شیشه از سرش گذشت و در بحر موت  
 غوطه در گشت زمین معرکه لاله زاری بود از خون گشتگان و دعوته کارزار و نگاه از خود گشتگان تا بر کجا نظر کار می کرد و از شمشیر  
 افتاده و سر در قدم سید که رانده بیست و دو حمله از غلام و کشتیر و کشتی نزاد که اکثری از اولاد و افتاد مردان و نوبط  
 بود در لشکران ابدالی تقسیم یافت و غنائمی که در احاطه انحصار نگین از جواهر و نفود و اجناس دیگر و قوچان و پنجاه هزار ناسب و دو  
 کلبه گا و چندین هزار شتر و باقیه قیل که به پیکر بدست عساکر منصوره افتاد چون شاه ابدالی این تیغ بد قتل و کشته نموده می غلام  
 جزا و خلصان بگرا می تاریخ از اینچنین فرموده قطعه شاه بها و را پس از آن گشت و کرد در انجام و در آغاز تیغ به صورت ناسی فامه  
 تا بخش نواخت و شاه در آن نموده باز تیغ و بقیه السیف که آواره دشت ناکامی شدند و عایای هند از ناوان و  
 که طیبه مردم اینجا است و هم نابردل بر سکه که از مرشد و سرشتند بر کس ابقا کردند و در قتل و اسیر و غارت دقیقه عمل کردند  
 شمشیر بهادر برادر علاقه بالاجی را و ویسواس را و کوه از بلطن کنجی بود و بدست یاری غار مکران راه و عین گزین قتل بعمل نمودند  
 سرداران نام آوردیم احدی هان بسلاست نبرد کرد و سه کس از ان جمیل بودند و کوه را بر و پیشل مهاجری سینه ها که  
 بهر از خرابی خود را بهالوده رسانید و از اینجا به پونه آمد و بدو قریه این شکست فاحش بالاجی هم فصد مرگ گشته پس از پنج

و سیزده روز نوزدهم ذی قعدة سال مذکور بپس برادر خود محکم گشت و چند روز پیش از آنکه شدن بهایان فوج پیرو مرشد آنها با سید  
آهسته لقب به وجهت که در اورنگ آباد سکونت داشت بمقر اصلی خود شتافت و در میان و معتقدان خود را راهنمای ملک  
خاکر دید بالاسی چنداه قبل از فوت خود رسوم حقداران دامت مثل مقدم و پیواری و بخاروگا و فروجام و حداد و غیرهم ضبط نمود  
بهستاجران داد و مبالغه خلیفه ازین وجه داخل خزانه حرس او شد آخر مبارک نیاید هنوز این بدعت و تمام برگشت بهای  
عمل او جاری نشده بود که ازین قاعله شانه دست او را بر حقوق غریبان ساخت بهیت اسی زیر دست زیر دست آزادگان  
گرم نماس که بماند این بازار + قال الله تعالی و سیمل الذین ظلموا ای سئلتهم فیصلون و شاه ابدالی بعد حصول این فوج آزادگان  
که سیدان پانی پست بود و خراسیده در سو او دسکه شکر گزیده و چند روز توقف نموده سلطنت بهند برای شاه عالم و وزارت بنام  
شجاع الدوله و امیر الامرا که بنام نجیب الدوله مقرر فرمود و بهر دو سفارش محمد میر نموده نجیب الدوله را مامور نمودن شاه جهان آباد  
و نگه داشتن میرزا جوان تخت به نیابت شاه عالم و طلبه شستن او از بنگال نمود و شجاع الدوله را نیز سفارش شاه عالم نموده امر یافت  
و طلبه شستنش فرمود و مبالغه فخره مع اسب و بران فامه خشیده بهیو بود که او داده و آکا آباد بود و مرض کرد و خود هم شانزدهم شب  
سال مذکور از این شالار دسکه بقصد قندار کربان بهیت زیر بران کشیده و کله مراجهت قندار نمود و پنج این معاودت یافته اند و بلا  
رسیده خواب خود را بنگال گذارشته بیشتر گردید +

ذکر معاودت شجاع الدوله برصوبه ای خود و آمدن به استقبال استدعای پادشاه  
بصوبه ای مذکور و بعضی سواخ که با اتفاق پادشاه از شجاع الدوله بطور رسید

شجاع الدوله در راه مبارک رمضان سال مذکور بهیو بود و او را مراجعت نموده قطع منازل بطور وسیله از قاعله او که سید  
صلح صادق القولی از مردم دانت و او از زمین سید نجف علی نام دارد و با فقر نقل نموده که هنگام رفتن برفاقت و اداشت  
ابدالی در جوار دوله سکندره و دسده قبل از ورود و افواج مرشد که دران لواج گرم نگ و تاز بود با جماعتی غیر معلوم  
جنگیده لاشهای بسیار دران میدان افتاده بود اکثره را سیاح صحرا خورده و جسد های بوسیده افتاده بودند دران جمله لاشها  
لاش جوانی نمینا سه ساله ساسه کم و بیش بالاس پاکیزه که دکل سفید و برش بود افتاده و دسده بزرگ و بیش  
ترا شیده داشت و مطلق آبی به لاش و لباسش نرسیده بود و لاهاس مانده درانی دسده چار کس دیگر با اتفاق لاش مذکور  
دیده تعجب شدید بعد از نه ماه که برفاقت شاه ادهاسه گذرانیده قریب تسخ و ظفر بره با نو و غیره مراجعت نمودیم اتفاقاً  
گذر با باز بر همان میدانی افتاد و از جمیع لاشها غیر استخوان بوسیده نشاسه بسته بود مگر همان لاش تا آنوقت هم همان  
قسم مع لباس برش مسلم حتمه سوسه بر و تنایش هم فرغیده بود و لاهاس و ما چند کس این احوال دیده حیرت کردیم و لاهاس  
گفت که این عزیزه شبیه از شد است و بهمانجا توقف نموده چون مسکرم نمیزد که شده بود که رافستاد و سلیداران را طلبید  
توبه براسه او فرمودیم بیفته گفتند همه راه و هستند خواستند بر آورده و بهند لاهاس منع نموده گفت که این شید است  
او را گفته می باید لباسش کفن دوست و نماز خوانده با همان لباس در خاکش سپردیم بهیت کس ندانند که دران بحر  
حقیق انگیزه قریب و درو یا عقیق + القصد شجاع الدوله در راه مبارک مذکور بهیو بود و در سید بلا توقف از کشتن برادر  
دوره من بهیت و در سید بهر مشعل بارس رسیده چنانچه در دفتر دوم در ضمن سواخ بنگال و عظیم آباد گذشت شاه عالم

از عظیم آباد برآمد بمبرای سید راجے رسید و شانزدہم ذی القعدہ شجاع الدولہ بملازمت بادشاہ نامیہ ارادت نور اسے نمودہ بادشاہ راہ راہ خود رود و کچ کچ آبہ جو سے رسیدہ بر دریا سے گنگا از کشنیا پانیل بستہ پنجم ذی الحجہ سال مذکور شہر نمودہ آکر آباد را مرکز اعلام کردہ انتہیستیم ذی الحجہ در جاچور رسیدہ چاندنی نمود و گماشتہ ہای مرہٹہ را کہ در ان جوار بودند بر نمودہ از انترہیدیک ظلم عمل آہنہا برداشت و عمال بادشاہ سے منصوب کردہ بند و بجا انقضای موسم ہر شکار بربیع الآخر سنہ ہزار و صد و ہفتاد و پنجم اعلام اقبال لہٹ کالپی برا فرشت و بر صوبہ ہای خود را چوبی ہما در رانامک گذاشت و شاہ عالم بادشاہ را سہراہ گرفتہ عبور دریا ی جنن نمود و کالپی را از گماشتگان مرہٹہ انتزاع فرمود و از انجا بجاہلے خرامید قلعہ دار مرہٹہ چنر روز جنگیدہ آخر تاب نیارود و پنجم رجب سنہ یکہزار و یک صد و ہفتاد و پنجم قلعہ مذکورہ مفتوح کردہ باد آفت شجاع الدولہ کارداران سے کردہ اناجالت نیافتہ بود میت و یک ماہ مذکور بنیابت خلعت ہفت پارہ پنج چار قب و دلاہ مرادید و قلعہ داران مرصع سہر فرار گشت و میت و چہار ماہ مذکور میرزا انانی بسہر شجاع الدولہ بطای خدمت دار و سنگ دیوان خاص اختصاص یافت ۔

ذکر برنے از سوانح دکن کہ ہمد رین ایام روے داد بخوانش خداوند ذوالمنن

چون بنارنج نور دوم ذی قعدہ سال ہفتاد و چہارم از انانہ دوازہم بابا سے راؤ از دنیا گذشتہ بر برادر و پسر کر خود بمحق گشت و ریاست بر پسر کتر اواد سواراؤ کہ مغیر السن بود و برادر اعانے اور گناتہ راؤ عاید شد و در سنہ ہفتاد و پنجم از انانہ دوازہم ہجرت آصف جاہ ثانی نے نظام علی خان با فوج فخر موج مع امیرالہاک صلابت جنگ سید محمد خان از قلعہ بندیکہ دمان جاہانی شدہ بود بنا بر لفظہا مت غیر معلومہ اول تنویر اورنگ آباد شدہ در گمانتہ راؤ داد سواراؤ نیز با فوج جنگین از پونہ حرکت کردہ در میدان شاہ گدہ فریقین نزدیک ہم رسیدہ تا اورنگ آباد سے الجملہ زد و خوردی واقع شدہ آصف جاہ ثانی بنہ و اقبال راؤ را در اورنگ آباد گذارشتہ میت سوم رجب الآخر سال مذکور بقصد پونہ از انجا نہفت نمود و مرہٹہ را زودہ زودہ تا نہفت کر و سہے پونہ برسانیدہ در انشای راہ تو کہ را کہ شہریت بر لب دریای گنگا دکن شتمل بر بیت و خانہ مقبری و مرہٹہ در دولت خود عمارات عالیہ را بنیاد طرح انداختہ بسوخت ربت انجا را شکستہ عمارات را بارین برابر کردہ و قریب بود کہ پونہ ہم باین حالت رسیدہ ناگاہ ناصر الملک میرغل خان امیر شتمین نظام الملک آصف جاہ بنابر غبار یکہ بابا را در داشت و راجہ رام چندر کہ عمدہ سردار لشکر آصف جاہ ہے بود بنا بر حالت ملت و ملالت تنگ حرمت بیت و بنیانہ با مرہٹہ ساختہ شب بیت و پنجم جمادی الاولی سال مذکور بر ناستہ بر مرہٹہ پوستند و کاری کہ بنالیت لعل آوردند بعد وقوع این ساختہ مرہٹہ بلکہ آصف جاہ و امیرالہاک را سبک بنداشتہ روز دیگر از چارسو یورش آورد و تو بہا مقابل آوردہ بازار گولہ اندازی و مردگان سے گرم ساختہ کچو از ان دمان نشان آصف جاہے از تو بچانہ خود برآمدہ جنگ گونہ بران برداشتند و بر نرزد سے شمشیر آبدار صاف کردہ از خس و خاشاک وجود اعدا سے را بآب و آتش دادہ اکثر سے ازان جماعہ را بر خاک ہلاک انگندہ چون از مقبدان دہلی در گمانتہ راؤ جماعت کثیرے بیاد فرار شدہ مرہٹہ تاب نیاوردہ خود را از میدان کینا کشیدہ و دیگر کہ افواج آصف جاہے انقدر مسافت طے کردہ تا نہفت کر و سہے پونہ رسیدہ و ہر چند دفعہ و فراجت نمودیم سوارے ہر چند کہ پونہ ہم معرض آتش ہے نہ ہمارے شود و سکنہ پونہ ہم پیش ر گمانتہ راؤ آمدہ فریاد بر آوردند کہ سے خواہے خانان ما را بردست مسلمانان بباد دہے ناچار ر گمانتہ راؤ واد سواراؤ مست بران را فرستادہ بیام صلح



کردند و ملک بیست و هفت لک روپیه از موقوفه بنیاد و صوبه بیدر بدل صلح باصف جاهانی تسلیم نمودند این معاهدات ششم  
جمادی الثانی سال مذکور انعقاد واقع شد و سال گذشته در همین تاریخ شاه ابدالی بر بھار و طبرستان یافت و آصف جاه از اینجا  
کوچیده جانب پنج منجه رحلات راجه رام چند روز را میدور پاداش حرکت لنوی که از او بفرود آمد ملک او را با مال سیم  
عساکر منصوبه گردانید و شروع موسم برشکال چهاردهم ذی الحجه سنه مینهاد و پنج از آنکه دو از دهم باره جمادی الاول  
داخل قلعه بندر شد و همان روز امیر المملک را در قلعه مذکوره مقید کرد و امیر المملک صلابت جنگ کیسان و سه ماه خوش رفت  
در قید گذرانیده میستم ربیع الاول روز پنجشنبه سال مینهاد و هفت از آنکه دو از دهم از زندان بدن خلاصی یافت و بسعت آباد  
آخرت شتافته در جوار مرآت پنج محمد غنائی با یافت و آصف جاه ثانی که در قلعه بندر منزل داشت فرزان شاه عالم عالمی که را  
که بنام او شمل بر توفیق صوبه داری دکن از تفریز امیر المملک صلابت جنگ صادر شده بود استقبال نموده بضا ایل  
معرفه گرفت و راجه پرتانوت را که بر سینه حجر سیدی ساکن سنگی است مختار و مدار علیه معاملات گردانیده کار باه  
با اختیار او و گذشت در گمانه را و دو مادر او بعد مصالحه مذکوره در پونه چاؤن نموده برشکال را راسه گذرانیده و  
منمن لیسال مینهاد و ششم از آنکه دو از دهم فیما بین عم و برادرزاده مخالفی روسه داد کار گزاران مادهور او خواستند  
که قابو یابند و گمانه را مقید سازند و گمانه را ششده سوم ماه صفر سال مذکور با آنکه مردم جریده از پونه برآمد  
راه ناسک گرفت محمد مراد خان بهادر و رنگ آبادی که از نوکران عمده آصف جاه ثانی و باستالت مرسته امور بود  
در اورنگ آباد است داشت خبر مرده بر آمدن رنگانه را و ششده چهاردهم صفر مذکور با مجتبه از اورنگ آباد  
دوید و در فوج ناسک بار گمانه بر خود رنگانه که کمال سراسیمگی داشت آمدن محمد مراد خان منتقم شمرده با عزت تمام پیش  
آمده ملاقات نمود و دو ساعه مرسته از شناخت محمد مراد خان گمان کرد و ندکه آصف جاه جانب رنگانه دارد ازین جهت  
اکثری با او و دیده در شناخت مادهور او و غلبه بالابج را و نهادون درزیدند و مجتبه شالست بار گمانه فخریم  
آمد و از راه اورنگ آباد با محمد گرشناخت مادهور او هم با فوج خود از پونه برآمد و برادرزاده که در سیه احمد  
بیست و پنجم ربیع الآخر سال مذکور برادرزاده و عم باهم جنگیده و مادهور او شکست یافت و از میدان برگشته روز دیگر  
غذر خواه پیش عم خود رنگانه آمد آصف جاه هم بعد رنگانه برآمد نزدیک نیاد و گاه رسید و بود که در اینجا نزاع افتاد و پیش  
چون موکب آصفی به موضع بندر کافر رسید رنگانه بهما سجا با استقبال آصف جاه شتافته ملاقات نمود و باهم در موسم  
ستار و دنیا تامل آمد رنگانه را و ملک پنجاه لک روپیه و قلعه دولت آباد در جلوه وی این غنایت باصف جاه گذرانید  
و اسناد درست نموده بولکای آصف جاسه نواله نمود چون این عمر شگرف بحسن تردد محمد مراد خان بهادر بر سر نشست  
راجه پرتانوت و زبان مدار علیه آصف جاه از راه عادی و حاققت نتوانست دید پیش از آن که عمل و دخل گمانه شکان آصف جاهی  
در ملک و قلعه دولت آباد شود صلح را برهم زده آصف جاه را بران داشت که رنگانه را معطل باید کرد و باین جانویه  
پسر گنویه بهو سلا مکار سدا رصوب برابر را بطنیع آنکه ترا بجای رنگانه فائمه کنیم طلبیده ملازم رکاب آصف جاه شست  
ذاتر المملک پسر ششم نظام المملک آصف جاه که رفته رفیق مرسته گذشته بود عدم التفات آنها بحال خود دیده کسبه  
خاطر گشته بر فاسته آمد و بار دوسه آصف جاه پیوست و ریایات آصف جاسه با فوج سنگین متوجه نادیب رنگانه  
شد رنگانه طاقت مقابل در خود ندیده و آوارگی و ناراج ملک که اصل شیوه مرسته است اختیار کرد و باسی برادر

بر سر اورنگ آباد آمده و رسو او غریبه شهر مسکرها ساخت و زر سے وافر از شهریان درخواست نمودن الملک ناظم اورنگ آباد و جود  
 خلعت سیاه و سامان حرب در کمال حزم و هوشیاری با استحکام برودج و باره حصار شهر بر داشته بر طرف و بر قطعه حصار بهمت خان بهادر  
 کو توالتی تهر برادر اعیانے محمد مراد خان مذکور و دیگر متصدیان و اعیان شهر تقسیم نموده با نظر ملک آصف جاه تاسے بامر مهتم  
 به لطافت الحیل گذرانیدن آغاز نهاد و رگانه را و این منی را در یافته تسخیر حصار در غا طر تقسیم داد و بیستم شعبان اول صبح سال  
 هفتاد و هفتم از مکه دو ازیم بهر اسبانش بر آبادی خارج شهر بنابه بخت دست تاراج در از کرد و رگانه را و با فوج خاصه خود شمالی  
 شهر استاد و پیش قدمان رفقای او سر دماننا پاسبی دیوار قلعه خوار ساخته و فیلان کوه بکیر متقل دیوار آورده چند کس بر دیوار  
 بر آمدند و بخت باے در بار بر دیوار گذار داشته آلت عروج بر روج نمود و خواستند که تخت دروازه دیوار کمان باغ ارک شکسته  
 اندرون در آیند بهمت خان و میرزا محمد باقر خان و عموم نمائشایان جنگ جو و سکنه با آبر و بفریب تر و فکشت کش و سنگ بمرتب  
 تلاش بانمودند که خام طبعان بسیار در پای دیوار راه آخرت سرگرفتند و در اطراف هم مردم بسیار از لشکریان رگانه را و جویج  
 و قیل کشند در همین گرسه معرکه ترس و گوسه فتنه گسیبان رگانه را در سید و همین تیر فاروق دار و گیر کردید رگانه را و  
 دست جیت بدندان نداشت فائده از یورشش برگشت و خیر قرب و موصول موکب آصف چاهی شنیده رخت او بار بطرف  
 بکلا گذرید و بیست و ششم ماه مذکور آصف جاه وارد اورنگ آباد شد و مرثیه چون اراده داشت که در ملک بران آمده عبارت تاراج  
 و فتنه را بگذارد آصف جاه غره ماه رمضان بمنازل طولانی قریب بالا پور رسیده سدره گشت و مرثیه از اینجا برگشته از نزدیکی  
 اورنگ آباد گذشته جانب حیدر آباد شناخت آصف جاه هم عطف عنان نموده نادریای گنگ دکن سبیل تعاقب پیمود در اینجا  
 صلح چنین بر ایها برین قرار یافت که تخریب دیار مرثیه بر تعاقب ادراختر است آصف جاه تعاقب را گذاشته متوجه پون  
 گردید و بد بر آمدن از کنترل احمد نگر سرداران رابع سپاه بهر لواح مقرر در معین نمود که تاراج مواطن و مسکن مرثیه پر و از نزد  
 خود بد کرد و پی پون رسیده مسکرها ساخت مکان پون قبل ازین که بختی بقلاع واکمه صاحب ملک فتنه بودند لشکریان آصف  
 یکم علم ادرات پون را سخته با خاک برابر کردند و در رتب و تخریب اطراف پون و دمالک محروسه مرثیه دقیقه فرو گذاشتند ناظم دولت  
 اینزدی را در عهد بالاسی و بها و از دکن نالاهور کس را مجال نبود که برگاه اینها را درست مزاحمت تواند رسانید و همین چیز بود  
 اموال و استی مسکن پون که دار الملک آنها بود و بیغی غارت گران در آمده عمدا را تیکه برف کلوک شیار شده بود محل نفوذ افش  
 نهی فارت گشت میر لاد محمد زکابرادر زاده میر غلام علی آزاد بخش بگلرامی را تاریخی درین خصوص بخاطر گذشته ثبت اکتاف  
 رباعی آصف جاه دوم سلیمان اعلام و آبادی قوم بر همین سوخت تمام تاریخ شتو شعله طبع زکا و آتش زد پون را سپاه  
 اسلام در گنه را و مجید را با و رفت غره ذی قعد سال مذکور کوشش زیاده از حد و تسخیر حصار را انجام نمود از اینص بهم شجاع الدین  
 بهادر در دل خان اورنگ آبادی ناظم حیدر آباد که جمیع مناسب نگداشته بند و بست قلعه داری باین شایسته نموده بود و بر سر  
 قدم جزأت فشرده بفریب توپ و تفنگ مدیات حملات مرثیه را در نموده گذاشتند که پای غنیمت پیشتر توانست گذار داشت و بسیار  
 از جماعه مذکور را طوع کام خون آشام توپهای اثر در دم ساخت و بفریب فتنه های افعی عمل نیز اکثر اجل گزینگان را منقطع الا مل  
 گردانید رگانه را و از اینجا هم غائب و خاسر برگشت بعد ازین ساخته احوال سوانج دکن و آصف جاه ثانی تفصیل معلوم انش کسار  
 نشده تا نگاشته آید اگر بخوبی مسموع و محقق شود انشاء الله تعالی فرودم جا بدشته امقدر را بجالا متحقق است که الی الان که  
 شروع سال نمود و پنجم از ماه دوازدهم است آصف جاه ثانی نظام علیخان بفرمان رواله اکثر ممالک محروسه مورد دکن

ششون موافق معمول فراموشی میکند و شاید در جوابی که اکنون جماعۃ انگلیشیہ را با حیدر نایک و مرشدہ در صوبہ ارکات و نواح پونہ و احمد آباد گرامہ اتباعی و کابست او ہم صحن و تفسیر حیدر نایک و مرشدہ با است و اللہ تعالیٰ اعلم +

ذکر ورود احمد شاه ابدالی نوبت سینه ملک هندوستان قتل جماعه بسیاری از سکمان بدست آوردن  
سوره چل جاث قلعه اگر آباد و تصرف نمودن خراکین و دنا تین که از سلاطین بایریدران قلعه از بدتهاذخیره بود

سود چهل باث بعد معاودت شاه ابدالی بکابل و قندهار اعتدالی بود و تحب الدوله مکروه و سلطنت شاه عالم بن عالمگیر ثانی را که بشارت شاه ابدالی با شاه شده در نواح عظیم آباد بود و پسرش میرزا جان بخت را تحب الدوله بوسه همدسه برگزیده با خود در شاهجهان آباد داشت مست انکاشته باقله دارا که آبراه سازش باز کرد و به طلیع زرقه در راه ذیقعه سال بختاد و چهارم از نایه و از هم بجری با وجود مشاهد چنان محقق عظیم که شاه ابدالی در بهمان سال نموده مرثیه بار با وجود چنان شوکت بخت نایه کرد و نایه اندیشه نموده قلع مذکوره را گرفت و جمیع اسباب بادشاهی که در آن قلع بود تصرف گردید و قوم سککه که احوال آن جماعه در بیان سواج عمده فرخ میرمفضل شد و از زمان معین الملک بنا بر بی فرس او و قندهار علمه اش کل رعایای لاهور همان مسلک اختیار نموده از دهام عظیمه در آن فرقه بهر سیده سالک سالک خود مرمری عرصه را فغانی و شاه ابدالی را در دیده علم شفیقه و قمر در بر افراشته نائب احمد شاه ابدالی را که در لاهور بود کشتند و حسابان را از قوم خود بپادشاهی برداشته سککه نام اندر دند و اطراف صوبه لاهور را تصرف گشته جمیع خلق خدا را سیاه مسلمانان را از شمار ساینده اندام شاه ابدالی با ستیج این خبر از عالم لاهور گردید و این نفست و بطرف هند مرتبه به نفتم است که در سال بختاد و پنجم از نایه و دوزیم اتفاق افتاد و نایه بلده لاهور محل نزول افواج و عساکرش گردید فردا سکمان با ستیج غیر آمد آموگر بخت و ضلع روسیه که طرق دشوار زار دارد اجتماع و از دهام نموده بحال مذکور در نواح سهند و عمل الا باث مرزبان آنجاست قریب دنگ سوار و پیاده چون را بجا فرام آید احمد شاه ابدالی اصغای این خبر نموده المیار فرمود و فرمود که راه و در عرض دور و نایه کرده یا ز دهم رجب سنه یک هزار و یک صد و هشتاد و پنج هجری بمهر وقت جماعه مذکوره رسیده بختد بر آندار بخت و دوزان نهاد و شان بر آورد و قریب سیست هزار کس را طبعه شمشیر خون آتش ساخت و متاعیکه گیت آنرا غیلام الغیوب امدی نمید اند بخت بد و بعد از آن اطراف و جانش تاخه بقتل و تاراج آن نواح پرداخت چون از آن محرمین خاطر گشت به نفتم شعبان سال مذکور قریب فتح و روزی داخل لاهور گردید و در آن اقامت انگازد و با نظام اخلاص آنجا کوشیده نور الدین خان ابدالی را که از بنی اعوام شاه ابدالی و وزیر او بود بر سر سککه چون صوبه دکن کشته متعین نموده

عمل احوال سکھ جیوں کشمیری و تمرد او با شاه ابدالی و طغریا فتن نور الدین جان ان ہندوی نیم مسلمان

از قوم کمری متوطن کابل را ابتدا مقصدی اترش افروز شاه طغان منزه را حیدر شاه ابدالی بود و کیا او را احمد شاه سربک طلائع سمرقند متوطنه  
از زمین ملک خسارت فرستاد و در سال شصت و هفتم از مایه و از سر عهد افغان اشک افغاسی را که کابل فتح کرده و کشته و زنده نمود و کجیون فکوز را نیز در  
کرد و او صوبه بکر را از دست صوبه داری که از طرف غلگانی بود اترش را نمود و در کجیون سا با فوجی از انا فاعنه و کجیون است که کجیون ابداله است  
خود برگشت بعد چندی سکجه چون سر دارا فاعنه را بکشت و کجیون کجیون اول مقید کرده بعد از آن کشمیر را فتح نمود و از غلامان کشمیر

صوبہ داری آجیا مہراجا لکھنوی بنام خود طلبید و خطبہ و سکیم بنام جا لکیر کرد و تمام صوبہ راج خالصہ جا لکیر فرمودہ مالک و متصرف  
گشت زیاروی و نیکی و خوبی بود و در عینا مکر قریب الاسلام هزار بزرگان کشمیر و باغیانی آنجا را مرست نمود و در روز بعد از غزای اندویش  
و وصد کس از مسلمانان را در بدوی خود الوان اطعمہ میخورانید و پس از سی روز و از دم و یازدهم طعام بخند بر مردم تقسیم میفرمود و با واردین  
اگر در ویش و اگر غیر آن می بود در خرمال کپرس رعایتی میکرد و در بر پشت کمر و زشتا عه قرار داده شعرا کشمیر را احضار سے نمود و در  
آخر مجلس طعام میفرمود و پنج کس از شعرا می مستد را ده کس سوزن طبخان ملکی مقرر فرموده مامور فرموده بود که تاریخ کشمیر از ابتدا  
آبادی تا زمان او تحریر نمایند هر پنج کس مشغول میشود و محدوفین تخلص نام اصله او زبان کشمیری لاله جوست در عهد خود در کشمیر  
نظیر داشت این مطلع از دست مطمح تیرت از سینه من دل زده آید بیرون پیچید آکس که زانم کده آید بیرون + دوم مطلع  
متین تخلص مولف تذکره حیا الشعر اشارت الی پیر حسام الدین خان ایرانی است ساکن کشمیر و در زمره منصفه اران پادشاه  
انتظام داشت سوم میرزا قلندر برادر خرد متین تخلص او گاهی قلندر و گاهی قنبر بود گویند صاحب لکھ بیت بود چارم محمد علی  
المقبب بن پنبه نام یک کس دیگر را درین وقت متذکر نموده ام القصه احمد شاه ابدالی نورالدین خان مذکور را با فوٹے قزلباش  
ابرا الیان و قزلباش و ایلات خراسان حمی را از راجه جو بدلات راه و اعانت خواسته تبخیر کشمیر فرین نمود و مخفی نما ند که راجه جو  
بنگام در دود لشکر گران در جا بای و در دست صاحب المساک گفته می نشست و بفرستادن سیلغ پشیش خود را از صدقات  
و اذات آنها محفوظ میداشت چون ورود کشمیر بیرون بربری و دلالت کشمیر به ان امتحانات است و سکیم جیون راه عبور  
و مرور اناج با اتفاق کشامره مسدود نمود و احمد شاه را تدارک او غرور شده بود بنابرین استعانت درین خصوص بر اناج جو برده  
بوساطت شاه ولی خان وزیر او مطلب داشت راجه که اندیشهای بسیار از چنین کسان سے نمود راضی بآدن نبود شاه از این  
در لطیفان او مبالغه را از حد بر مرده لیسر خود را پیش او فرستاد که تا معاونت راجه مذکور بطور ضمانت نزد مردان او باشد چون باین  
صورت اطمینان خاطرش میرسد تا هر گشته معنی را بر سره نمائی اناج ابدالی بطور بدترتین نمود تا بر دیای چندا که باین کوستان را که کشمیر  
میگردد و نهایت عمق دارد و عبور اسپا شتر زنان را متعذر است از دشمنای طولانی که بکسی لاله نورالدین خان را سیخ فکیز را نزد ابدالی نشاند  
از ابدالی رخصت یافته بجای خود شافت لاله نورالدین خان از راه مذکور در بار عبور نموده بعد و کشمیر در آمد سکیم جیون برضاتی گذرهای صاحب لکھ  
مردم را بمذاق و مزاجه نشانیده بود لاله نورالدین خان بجز کرب بسیار خالک به کشامره و از از شعاب جبال برداشت و اکثر سے را آورد و جوای هم  
ساخت و خود متعاقب گنجگان تاخته بشهر کشمیر رسید سکیم جیون را جمعی که همراه بود دست آرا گوید بقدراقت دست بازده مغلوب گشت هم را  
و کفنه را و او با بعضی از خواص و جمیع اهل و عیال اسیر آمد احمد شاه ابدالی بعد استماع خبر فتح نورالدین خان را نیابت کشمیر مامور نمود و درین  
بشنا و بهنم از آنکه و از دم عزم معاودت بکند با تقیم داد و از لاهور بطول رسل کو فتنه عطف عنان بکابل نمود این آخر مدین احمد شاه  
ابدالی بکند و ستان است سبب عدم بندوبست خراسان که خاطر خواش میر گشت فرصت مند و لبست لاهور را حسینی مال بهما  
سکمان نیافت و صوبه لاهور و طمان و طحله از دست گمشدگان او بدر رفته سکمان را تسلط و اقتدار دران دایر سے ماسے  
علیه سیر اندگاه گاهی او و پیشش اناج لطف لمان فرستاده تاخت و تاراجی بعمل سے آورد اما در لاهور و طمان عمل ابداسے  
انتظام آن هر دو صوبه که پیشانی الی الان که سال نو و نیم از آنکه و از دم است نشده و سکمان نهایت اقتدار و کثرت بهمرسانیده  
برضو از اضلاع صوبه بای مذکور سیکه از روسای جماعه مسطور و در کمال جاه و غرور در دست خود دارد و بارها یا نهایت حسن  
سلوک نموده ملک را آبادان کرده اند لیکن بلبله لاهور از درین شهرت افتاده و رفته که داشت مذاد و ادیان اکثر آن دایر



نمی شمارند بسبب بی اعتباری خود را در احوال و اقوام از او دسے پور برآمده کشور دکن افتاد و در طرف کرناٹک سکونت ورزید  
 و از جهت عملی نسب با عمده های دکن خویشی بهم رسانید اولاد او دفرع شدند یکی آنتولی دوم هوسل از قوم هوسل ساپوچی  
 اول در سلطه ملایان بران نظام شاه انتظام داشت ثانیاً با ابراهیم عادل شاه پیوسته کوکری او بر گزید ابراهیم عادل شاه در او  
 اعتماد نمود بکنه پونه و غیره در جاگیر ساپوچی مقرر کرد و چندین سال در آنجا بزم زیند ان طرح وطن اذاعت و چند سے عاشیه  
 نوکری صاحبقران ثانی شاه جهان نیز بدوش خدمت گرفته خود در بساط میگزیدارند و پیشتر سیوا در جاگیر قیام داشت چون  
 ابراهیم عادل شاه را عارضه مرض الموت تاد و سال امتداد کشید اختلالات بسیار در مملکت او پیدا آمد و اکثر سپاه کوکن  
 بر خاسته بی بی پور آمد و آن ولایت و تملک از لشکری که حراست آنجا کشیده بودند نمود خالی ماند درین اوقات سیوا که بر انواع  
 قوم هوسلست در سجنه بود از مویشیاری و جیل سازی و شجاعت جمعی فراهم آورده شیوه نمر و آغا کرد و فرادان تملک  
 را که از حراست پیشگان و اسباب قلعہ دار سے می بود متصرف گشت درین اثنا روزگار ابراهیم عادل شاه بسر آمد و پیشتر علی عادل آباد  
 بجای پدر جلوس نمود چون او بنا بر ابتدای سلطنت و صفر سن استقلال بهم نرسانیده بود فتور بسیار در مملکت او روی نمود و سیوا  
 روز بروز قوت گرفته بر تمامی تملک کوکن استیلا یافت و حصون تازه نفس خود احوال نموده قریب چهل قلعہ سابق و لاحق بر آن  
 حاکمان قلعہ داری بهم رسانید و باستظهار تملک و جنگهای صاحب الممالک جمعیت خاطر و فراخ بال سر از اطاعت علی عادل پناه  
 پیچیده ملایان با ده فالتش در نهر دید و افضل جان را که رکن عظیم سلطنت علی عادل شاه بود بدعا گشت و قوچ او را بغیر نمود و سرانجام  
 که او هم از عمده های آن دولت بود شکست فاش داد بعد از آن خاطر با کلبه از ده غده عادل شاپیان پرداخته شروع ببنگانه  
 سازی و تاخت و تاراج اطراف و نواح کوکن نمود چون مملکت کوکن متصل بدیای شورش است بعضی بنا بر دینارین متصرف گشت و  
 قلعہ الطریق در باراضیه را نیز فتح کرد و دینارین بعضی اوقات که تالیس یافت بر برخی از مواضع متعلقه هندوئی مالک  
 محرم و سیوا و گنیک سب عالمگیر هم دست برکات دراز و پالنگ تازی نموده چون این خبر بمساح اورنگزیب رسید بامیر الام  
 بنامیه تالیس سوبه دار و گنیک فرمان داد که بدفع سیوا پردازد و مهاراجه جسونت را بطور نزیاتان امیر الام را برین مهم مامور شد  
 امیر الام و مهاراجه جسونت جد دهم و از و تادیب سیوا و تحریب ملک او نمود و سیوا با بعضی از اصد نای بے نام و نشان که از  
 اقربای او در زمره ملایان امیر الام را فسلک بودند رجوع نموده آنها را تحریک بخدعه و غافل نمود ملک بحرمان مذکور بهمانه  
 شدای کی از اولاد خود شبی از دهام نموده در سال بمقاد و سوم از مائه یازدهم براردی امیر الام را شونج زنده ابوالفتح خان  
 پیشتر درین محله کشید و امیر الام را ازین غفلت مود عتاب پادشاهی و مغرول از خدمت مذکور گردید و سیوا داری و دکن  
 پیشتر زنده محله تلویش یافت چون هم دکن امیر الام را جسونت و نواح پادشاه بکفایت نرسید او رنگ سب عالمگیر او را بمحض  
 طلبید و بجای او را که جیسو سنگ را متعین فرمود بے سنگ سیوا را گوشمال لاتی داده قافیه او را تنگ ساخت سیوا چاره خیر از اطاعت  
 ندید و نزد راجه بے سنگ بدون سلاح آمده با ملاقات کرد و بیست و سه قلعہ و ملک که چون پیشتر سرکار پادشاهی نمود و بموجب  
 التماس راجه بے سنگ فرمان پادشاهی ششمن عفره جوام بنام او صادر شد و سبها پیشتر بمقتضای خبری سر فرار سے یافت و سیوا  
 مع پیشتر خود سبها را دعیه تقبیل عثیه خرافت نموده بمیهم ذبیحه سنه یک هزار و نهشتاد و شش مرا که را بدولت زمین بوس انداخت  
 و مورد عنایت خسروان گردید اما بمقتضای دهقانیت و عدم اوراک صحبت سلاطین عنایت پادشاهی در باره خود زیاده تر  
 توقع داشت بگوشه گرفته باران سنگه پیشتر راجه بے سنگ اظهار تحشش نمود حکم شد که من بعد از دولت حضور مجبور باشد و کفالت

پایه سادری او مقرر شدند اما سببها پیشتر که بلیقه قصیر بود و از مجرای منبج نشد و مرکز خطای او شاه آن بود که بعد چندی سیوا را  
 از تعلیم خانه ادب برآورد و مشمول عواطف گردانیده و رخصت انصاف از انانی دارد و سیوا این مخفی را در میان فتنه پس راه و در  
 بیت و بهتم صفر و رفع خود و غیره او را به سببها راه قرار گرفت و بکسب سببها و هنگامی فساد گردید و صوبه داران و کسب به تنبیه  
 و تادیب او سر پر افتند تا آنکه بمیت و چهارم ربیع الاخر سن که هزار و نود و یک خیار بمیت او فرو نشست سببها پیشتر جهان  
 اعلام خیر و سر برپای پدر بر پا داشت و آخر عالمگیر خود بنسب نفیس متوجه و کسب شد بمیت و سیم ربیع الاول سن که هزار و نود و سه و گنگ آباد  
 تجسمه بنیاد را مرکز نزول خود ساخت و تا آخر عمر میت و پنج سال کامل و در گوشمال مرشد معرفت نمود و از انزادان بعضی امرای رکاب که برای  
 غرض خود از انفصال بنگار مرشد نمیخواستند و مستند استیصال جماع مرشد و درت گرفت سببها را و و سپهر بوجود آمد و در تمام راج و سلطان و  
 بعد رحلت عالمگیر مرشد ریشه شرکت و رکاب پادشاهی و داند رفته رفته دست قهرت بمالک خارج و کسب رسانید تفصیل این احوال  
 اگر ادا و خدعه عالمگیر قرار یافته بود که بامر مرشد صلح در میان آید باین طور که از محمد دل شکسته مندر بر رویه بصیقه و پس کے حصه مرشد  
 مقرر باشد و آئینا مطیع فرمان پادشاهی بود و تاج و تاجیک نه نمایند و احسن خان سیه لنگ را با اسناد و پس کے نزد  
 مرشد فرستاد که عهد و پیمان حکم ساخته و در آن مرشد را به ملازمت پادشاه به حضور آرد و آخر راس پادشاه برگشت و مرشد  
 را که هنوز از استنا و آله غنی نگردیده بود باز طلبید و در عهد شاه عالم بهادر شاه مرشد ده روپیه ایس سکینه از حصه راجا باغین مقرر شد  
 و سن پادشاهی و ادر مرشد گردید بهادر شاه بعد فتح کاشمیر و در سن که هزار و یکصد و میت و یک مجری از کسب لواصی معاودت  
 بهند و سنان برافروخت و صوبه داری و کسب را بر لاد و از انظار فرمان مرحمت شد امیر لاد را دو خان سپه ران یابیت در کسب گذشت  
 و او دو خان بامر مرشد اتفاق نموده مقرر داشت که از انظار ملک وصول شود و سه حصه از سنه کار پادشاهی و حصه چهارم از مرشد  
 باشد و سواست و هم حصه و پس کی که سابق از راجا مقرر شده و سندش را مرشد از شاه عالم بهادر شاه و در دست داشت این  
 تقسیم نیز بامی و سار سگشت اما سنه چهر مرشد یافته بود چون امیر لاد را حسین علیخان بهادر را با پادشاه نجات بر ویداد  
 و فرخ سیر یاغوی خان بر اندازان بسر واران و کسب مخصوص سناسو راجه بن سببها در باب مخالفت امیر لاد را متواتر می نوشت  
 و در حضور با قطب الملک عبدالقد خان مرر و وزیر فاش تازه بری انگیزت و قطب الملک متواتر امیر لاد را با کدن و لی اکید  
 می نوشت امیر لاد را علاج از دشمن خانه به بیگانه ساخته و در سال یک هزار و یکصد و میت و در باره راجه سا هو و ساحت محمد انور خان  
 بر نامپوری و سنگی بی مدار صلح کرد و بشرط عدم تاخت و تاراج ملک عدم قطع طریق و نگاه داشتن پانزده هزار سوار و رکاب ناظم  
 و کسب استناد و چند در صدد ده روپیه و پس کمی شش صوبه و کسب بهر خود با تنخواه و کسب و غیره که راجه کشید نامند و اورد و بالاس  
 بن بیش نامند از بر اسمبه کوکشی وکیل سا هو راجه مقرر شد و در سر برگه و غافل از جانب مرشد متعصب شدند یکی مگاسد او که چهار حصه  
 و فعل کند دیگری نائب و پس کمی بود و اتفاق این صلح ملک کسب که بکلیت خراج غنیمت خراب بود اگر چه بد با دای گذاشت اما فیصله پادشاهی  
 به نمانست و این مزین نخست ملکیت بهم رساننده و فرامیاد از انجده و امیر لاد را در مصالح و در سال هزار و صد و سی مجری عالم علیخان  
 بر لاد را زاده خود را در و کسب نائب گذاشته باقی ملکین قریب سی چهل هزار سوار لازم سنه کار و فوج مرشد بسرداری بالا جی بشی نامند  
 لازم دارانی نه شدند و بن غزل فرخ سیر و انجان رفیع الدیجات در سال سی و یکم که نامند و دو نیم پادشاهی سببها که بکار بکسب  
 ساخته و صاحب اختیار و کسب گردانیده و او را با اتفاق بالا جی بشی نامند نزد عالم علیخان فرستاد و این سرود و کسب که بدی فسله تمام  
 بنویس بهر رسانیدند که از عالم علیخان نامند بشی متوجه و عالم علیخان را انقضای عمر خود و دست سادات باره بالا جی بشی نامند

نیز در گذشت و پس او باجی راؤ قائم مقام پروردگار الهامام سرکار ساجور را جوگر دید و در سال سی و نهم از آنکه دوازدهم کجود شاد و بادشا  
 صوبه داری مالوه بگزید و بهادر را گرداد و او آئوده و خیل گردید و در سال سی و نهم از آنکه دوازدهم کجود شاد و بادشا  
 رفقای باجی راؤ نو از دکن بمالوه رفته باگرد و بهادر جنگید چون گردید و بهادر و وی از او لاد و خن کجاسه او نشسته و حراست شهر  
 او چین سے نمود و در جنگ شمار گشته شد و بهادر مالوه بگزید و کجوب تاخت و تاراج مرشد بود سال چهل و سوم از آنکه دوازدهم کجود شاد و بادشا  
 صوبه دار مالوه گردید و بهادر رسید اما بسبب غنیمت که همیشه یافت و تاراج اعیان و اطراف می پرداخت نقش نگین دست نشست  
 و سال چهل و پنجم صوبه داری مذکور بر ابراهیم سینگ صاحب رصد مقرر گشت او بنا بر طبیعت کیش پیشین در تقویت و تربیت  
 باجی راؤ کوشیدن گرفت و گجرات که بعد تفرس سر ملند خان بر ابراهیم سینگ را منحور مقرر شده بود مرشد تحریک عاملان و خود  
 مذکور همراه یافته شورش سے آلیخت باجی راؤ متعفن سلطنت و خفت عقل ارکان حضور دریافت و اسباب اقتدار خود بعد تسلط  
 بر مرید و صوبه هدایه قدم جزا ت پیش گذاشت و مغفران برادر مصمم الدوله بهیم او امور شده ملک مالوه درآمد و سراسر و خ  
 رسید و طالب نبرد مرشد گردید و باجی راؤ ترک مقابلہ الصلح دید و بدین برگشت و مغفران جنگ ناکرده و مغف و منصور و دار الخلافه  
 عطف غنا نمود و در سال چهل و نهم از آنکه دوازدهم باجی راؤ اراده بهندستان نمود و اقامت اولد و لمر العین خان وزیر دار الخلافه  
 مصمم الدوله خان دوران به تنبیه او امور شدند و بهادر و گرد و تنفاوت سے چیل کرده بطرف مالوه خراسید و باجی راؤ  
 بهم دو فوج کرده فوجی را به سزاری پیلا به جاد و بمغایله وزیر فرستاد و فوجی را به سر کر دگه بهو لکر شمار بمغایله ابراهیم  
 نمود و پیلا جی با وزیر سه چار بار جنگید و بهادر مغلوب شد اما در اعلیٰ الزعم و زیر طرح صلح اذاعت و مصالحه نموده با اتفاق وزیر  
 بهادر انظار نه برگشت و در سال چهل و نهم از آنکه دوازدهم ابراهیم را باستانه های به سینگه سولای پادشاه را راسته ساخت  
 صوبه داری گجرات و مالوه بمیاجی راؤ دلیانید و در سال چهل و نهم باجی راؤ با فوج عظیم از دکن بمالوه رسید و راتق و فائق و صوبه  
 مذکور گردید و بعد از آن مکان بجزه راجه بهادر رفت و موضع اشرار و لافانته راجه مذکور را محصور نموده مفتوح ساخت و راجه  
 خود را بملکه صعب الملکاک کشید و باجی راؤ به تاراج ملک بهادر و خواست که با ترمید که عبارت از ملک ما بهین گنگا و جمنا است  
 هدایه پیلا به جاد و راقم کر دگه از دیاری چین گذشت و بهادر بران الملکاک کرد و ران وقت از صوبه خود حرکت کرده نزدیک اگر آباد  
 رسید و بود در آید پیلا به جاد و جمنا خود نموده با بران الملکاک مقابل شد و بران الملکاک غالب آمده جمع کثیر سے را مقتول  
 و بهادر ساخت پیلا به جاد و اضطراب گر خیزه از آب چین گذشت و بهادر خراسی خود را پیش باجی راؤ برسانید اما فوج  
 او اکثر در آن آب بنجام تنگ اچل رفتند و قریب یک هزار دبا قصد کس با سیر سے درآمد و بران الملکاک بر کرد ام را یک یک  
 چادر و دود و روپیہ داده فرخص کرد و باجی راؤ خفت عظیم کشید و رویشاه جهان آباد آورد و فوج پادشاه سے انچه در حضور بود  
 بیرون شهر برآمده بمحافظت شاه جهان آباد و دلی پرداخت و باجی راؤ اطراف شهر را تاخته شورش و در جوار شش داشت تا آنکه  
 اعتماد الدوله و مصمم الدوله و بهادر الملکاک و عقیق فرجنگ نگین که بمداخه او امور گشته سے چیل کرده دورتر از شهر بودند و رسید  
 باجی راؤ خضره در جنگ ندیده از راه اگر آباد بمالوه برگشت و این سواران در رفت و دو مفضل شده چون آصف جاد و در سال  
 پنجاهم از آنکه دوازدهم کجود آمد و صوبه داری مالوه به تفرس باجی راؤ مغفوض شد و آصف جاد و خازم مالوه گردید و باجی راؤ  
 بهم از دکن باستقبال او شتافت و در سواد پو بال آوینر شہاروی داد و درین ضمن خبر آمد نادر شاه عاقبت تنبیه باجی راؤ  
 گشت و آصف جاد و کجود آمد و در آن زمان که آصف جاد و در سواد پو بالی باجی راؤ و وزیر و وزیر بود و کجوب بهو لکر کاسد را صوبه برار



کہ از سنہ الحام ساہو راجہ بود شجاعت خان الہ آباد سے را کہ از جانب آصف جاہ نائب نفاخت صوبہ برآورد و در ماه رمضان سال مذکور  
جنگیدہ بکشت و چون دہن عظیم از در و در شاہ سلطنت ہندوستان رسید چنانکہ ذکر شد در دفتر دوم گذشت یسے راؤ باگیرا  
منصب داران دکن را کہ از طرف بادشاہ و آصف جاہ و آشتیہ ضبط نمود بعد از ان کہ نادر شاہ حلف عثمان باہیان نمود نظام الملک  
نامہ جنگ خلف آصف جاہ کہ ذکر شد را قام یافت سفیر سے نزد باسے راؤ فرستاد و پناہ داسے و عید فرستاد باسے راؤ  
دست از قرق و ضبطہ باگیرا است بعد از شدہ سال پنجاہ و دوم از مائتہ و دوازدم پنجاہ ہزار سوار چہار ہزار اسم نوہ قاصد ان رسید کہ  
نامہ جنگ را از میان بردارد و باین ارادہ فاسدہ و بد رنگ آباد رسیدہ و در سوار جنوبیہ شدہ و دیکوہ نزد دل نمود نامہ جنگ باوہ ہزار  
سوار کہ در شہر مرہ داشت برآمدہ قاصد نارنج پوئہ گردید و باسے راؤ را زدہ و زود و ریاسے گنگ و دکن را بعد از واز بہست و شہر  
شوال تا قریب عید الفصحی غبار ہجرتا کہ از شیر پناہ داشت چون نامہ جنگ با وجود قلت فرج بسیار غلبہ نمود باسے راؤ مرہ خود  
در صلیب دید و طالب مذات نامہ جنگ گردیدہ و محفور شد آمد نامہ جنگ سرکار کہ گون و سرکار ہند یہ بجا گیرش دادہ و از اش فرمود  
باسے راؤ بعد مصالحہ بہ بالوہ رفت و کنار بہ از رسیدہ و از دہم صفر سال پنجاہ و سوم از مائتہ و دوازدم در گذشت و پسہر  
بالا سے راؤ بکاسے او قیام نمود و در بہمن سال آصف جاہ از حضور رخصت شدہ و مرغ شہان داخل برہان پر گردیدہ و بالا سے کہ از دکن  
بالوہ سے رفت در بہان پور شرف کوٹش آصف جاہ اداک نمودہ بہ بالوہ رخصت شد و بعد سعادت آصفیہ بہ دکن تار حلت  
و در گذشت سال بود نیم چند پرتہ شونے کہ و بتنیہ یافتہ بہ صلیب انجا مید و در عمدہ نامہ جنگ با ساہو راجہ قواعد صلیب تار حلیس یافت  
تا گذشتہ شدن نامہ جنگ کہ دہم سال و کمر سے بود صلیب مذکور بحال و برقرار ماندہ و گذشتہ شدن نامہ جنگ و فوت ساہو راجہ  
کہ در سال شصت و سوم از مائتہ و دوازدم اتفاق افتادہ کار بالا سے اعتقاد پذیرفت و سدا شیو را و عرف باؤ برادر عمدہ زادہ بالا سے کہ  
نحت مہر بخت کش بودہ اما الہام شد تا مین حیات ساہو راجہ بر بہان کوکن از دودان بھو سدا سبے برسے داشتند بعد  
رون ساہو بالا سے راؤ خلق افراد گذشتہ کسے و از قوم بھو سدا بکاسے ساہو راجہ بر مسند راج نہ نشاندہ و زمام مہم ملی و مالی  
یا افراد و قبیلہ انتہا خود آورد و سر داران قیام مرہ را متقاعد بلکہ محفل گردانیدہ و تسلط و سطوتیک را ہمہ کسے را بدخوت ساہو راجہ  
و نامہ جنگ ہندوستان و دکن میر آمدہ و صفحات سابقہ بیکارش یافت صلیب از مناقب فرخ مرہ شہر عو ادو اہم کوکن خصوصاً  
پنچ میر غلام علی آؤا بلگا کسے کہ مرہ خود در دکن گذرانیدہ و مرج الموائع طلائق بود و از حقائق دکن سن و عن آگاسے و او دودو کہ  
خود آن قدر کہ ایراد نمودہ بنا بہ اطلاع و انشراح لالہ بان اخبار نگاشتہ خانہ و قلع نگار سے شود سنے خانہ کہ فریقین مذکور تین  
نیستہ و از نہ کہ ہر چادست سے یا بند و جوہ ساش جمع خلق خدا بند کہ وہ بطرف خود سے کشند و زمینہ ار سے و عقبے و عمل چاروا  
کر سے ہم باقدین نگذاشتہ اساس و ارثان کار سے ذکر وہ را از پنج برکنہ بنیاد و دخل و تصرف خود قایم سے کنند و بخوانند  
الک تمام دور سے زمین شوند و زاق ملحق قاسے شانہ کہ روز سے رسان ہند و مسلمان است برات رزق امنات طلائق  
بر بہمن زمین پوشتہ تر مین این ملک بر یک قوم چہ طور مسلم تواند ماند نفاخت طبع و لطافت زانکہ نہ نہ نہ کہ وہ بعد سے  
کہ بالا سے راؤ با آن اقتدار کہ سلطنت ہندو دکن پرست آوردہ و دودان باجروہ سے خود و دنان گندم خوشنہ داشت  
باد بجان خام وانیہ خام و کرسہ ہر خام بر خفت تمام خوردہ و صلیب از آمدن نان خورش سے ساختہ حال عوام آن طائفہ  
برین قیاس باید نمود چون اصل پیشہ براہمہ گاسے است و در کش ہندوان مقرر شدہ کہ صدقات را براہمہ باید داد و طلائق  
آن قوم نہ شہر اسل بہر زوہ و گسے متاد شدہ و طلاسے و این فرضے لازم ماہیت بر سنے گردیدہ و بنا برین باوجود

جس کی مرید سلطنت و امارت شیوہ گرائے اذیت آنما در معنی رو و ہر محتاجے کج حکام و مقصدیان براہم مذکور جو کہ نظر آتا  
ہمین کہ برای ماچہ آورده و ہر چہ بر سر در بر ما و باند کشیدہ گرفتہ برآمد کار اور احوال عالم بالا یکند نمہ مایل ہیست بدست خلق عالم  
کاسہ و ریوزہ سے نیمہ ڈاگر چون بادشہ گرد و گرد ساز و چہانے راہ و سبب عدم لامکت طبع و حسن خلق کو احلاک و طبیعت آتا گرد  
برماندہ است کہ مار غذا سے آتا خواہ غنی باشد و خواہ فقیر بدال تو راست و بازن وال علی از وطن کو آتا رہند سے بکار گویہ یکند  
و از خارج نیز وطن بکار معنی بر بند کہ بیستش راہ اصلاح نماید و احیاناً اگر کسی بخور و اقل قلیل بریدہ است کہ گویا بخور و ہر چہ سبب  
و طبیعت و زور و چوہ ہم در کولات شان بسیار استمال میشود و ہر چہ سرخ سوای اپنے درختن داخل نمودہ اند بھکام خوردن بالعام نیز افزاد  
بخور و غذا آتا ہیست بر پشت از کولات مذکور ہنگون میشود و ہمیں جبت امراض آتا غلب او قاتات صغری ای یا بنا بر احتراق مواد  
سودا و سے است و اطباء سے ہند موافق بقاعدہ خود کو معالجہ نہیں یکند اور یہ خارجہ خوردن میدان میدہند لہذا مزاج آتا حار یا بس واقع  
حق عظیم است و کئی پشیدہ اگر اندک امور مطابق واقع قلم آمدہ و مقصد و قطع اصلاح و غلی خمار و از نقصات غنیم است کہ در وفات و سادہ  
خود سین ہجری زبان عربی و خط عربی می نویسند استے کلامہ

## ذکر تہ احوال شاہ عالم بادشاہ و شجاع الدولہ وزیر و نجیب الدولہ امیر الامرا و مجلسوا الحکیمہ در الہ آباد و او دہ و شاہجہان آباد و ویراد

شجاع الدولہ بادشاہ در صوبہ الہ آباد فتح قلعہ جیائے و انتزاع آغا ہا از دست بگاشتگان مرہ و در فکر بند و بست  
بندیل کھنڈ اشتغال داشت تا آنکہ در سال ہفتاد و ہفتم از ماہ و از دہم ہجری سے میر محمد قاسم خان خاے جاہ از قلعہ انگلیشہ  
شکست یافتہ تسل باذیل دولت وزیر و بادشاہ ہیست و در صوبہ الہ آباد رسیدہ با شجاع الدولہ ملاقات نمود چون شجاع الدولہ  
را عیہ بند و بست بندیل کھنڈ داشت خاے جاہ خود بطرف بندیل کھنڈ رفتہ بوساطت سید زانجیت خان کہ از خاے جاہ در ہند  
شکست از کرم تاسہ رخصت شدہ و رفاقت را جبہ بوندہ بزرگ پرہ بود معاملہ را انقباض داد و شجاع الدولہ شجاع الدولہ شجاع الدولہ شجاع الدولہ  
ارادہ ممالک شدہ قہ نمودہ بچنگ انگلیشیان آمد و آخر مغلوب گشتہ مضامین نمود و صوبہ او دہ و شجاع الدولہ و الہ آباد و بادشاہ  
اختصاص یافت چنانچہ در شرف دوم مفصل گشت بعد ازین معالجہ شجاع الدولہ با نظام صوبہ خود و بادشاہ  
بر حق و وفق صوبہ الہ آباد اشتغال در زید کیے از سرداران انگلش واسطہ جواب و سوال فیما بین جماعت خود و شجاع الدولہ  
و در حضورش سے ماند و ہر دو انواع عواطف سے شدہ و فوج انگلیشہ سسر دار عمدہ مثل جرنیل و کرنل پیش پا و شاہ حاضر  
و در امور جزوہ میں و یادش سے بود میرزا نجف خان چنانچہ در صفحات و دفتر دوم از قیام یافت رفاقت انگلیشیان  
ہنگام جنگا یکہ با شجاع الدولہ در ملک او سے نمودہ اختیار کردہ بود و بنا گئے ہذا برو رعایت انگلیشہ گردیدہ یک روپیہ  
سالیانہ براسے او مقرر شدہ و در سالہ بچنگ انگلیشیان ناگزار سے ہیست و چار لک روپیہ براسے پا و شاہ قبول نمودہ  
بود و بجز گرفتہ بخان مرقوم سے رسایندہ و از در رفاقت پا و شاہ بودہ و ہذا مانے میر حکومت کوڑہ یافت و ہذا سے  
و انتظام آغا اشتغال داشت و میر الدولہ بنام خدمت خاں مانے سرکار پا و شاہ مدارا امام خانہ او و سہ کردہ  
بر فائیش نبوے شدہ مرجع جمیع ملازمان شاہی و مختار صل و عقد امور و بجائے و بر طرفہ کل نوکران سہ کار سلطانے  
و واسطہ جواب و سوال پا و شاہ با انگلیشیان بود و اسفار سفارت کلکتہ گاسے کہ ابستہ ہوے یافت

از سبب گلاب نامی پادشاہ مثل حسام الدین خان و راجہ رام ناتھ و بہادر علی خان سبکی بنا بر مناسبت طبیعت کہ پادشاہ داشتند  
بہر ضرورت آئے۔ نہ خصوصاً حسام الدین خان کہ نہ کہ ہمارے نوفاستہ را بر قس و خوانندگی تربیت کردہ بہ خدمت پادشاہ سے فرستاد  
وہ وسیلۂ تقرب و اخذ و خرچہ و آہنا را مقرر کردہ بود و اختصاص بسیار و انتفاع وافر حاصل سے نمود و متوالی سلطنت سے گریہ  
و اسے بہر زمانیکہ عمدہ ارکان سلطنت و مرجع اعیان مملکت چہن چہن ہای ناچہر با شہ شجاع الدولہ میرزا سادات علی پسر خود را  
بہ نیابت وزارت و بعض ملازمان را بہ نیابت سرکشی و خدمات دیگر در حضور پادشاہ گذاشتہ گاہ بہ ہر ضرورت  
خود ہم حاضر سے شہ

### ذکر احوال نجیب الدولہ بریل اعظم

نجیب الدولہ نام منصف امیر الہر اسے در شاہ جہان آباد مسلط بود و میرزا جہان نجات پسر کلان شاہ عالم را کہ نام و سے عمدے  
بر او بود جانشین پدرش در دارالخلافہ نگہ داشتند و رتق و فتق ہدایت انجائے نمود و در میان افغانہ و دہلی خانے از آدمیت  
و ستور بنو و سنی الجمالیات سرور سے و سپہدار سے با ہم جمع داشت و علم شجاعت نیز بر سے افزاشت سورجی جاٹ کو شہم  
و جسدر لغ و دوان و در زمرہ راجہ ہمارے قوم جاٹ از ابتدا تا بن زمان ہوشیار سے و اقتدار و وسیلۂ اسپید سے  
و صحت آرا سے و مملکت ستانے و کار دانے بکل و مرتبہ ارکے نہ رسیدہ و در ان فرقتہ شل او پیدا انگر ویدہ چار تلوہ سحر  
نہانتے و رہانتے تیار کرد کہ تفران مقتدران ہند را متذہر سے نمود و نے الحقیقت انچنان بود و خاطر و اسباب چنان  
آبادہ داشت کہ سالہا حاجت انچارج خود اگر تفصیل متانت و استحکام و اسباب آن کردہ آید سخن بطول انجاء ملخص آنکہ  
در ان زمان غیر از قلع معروفہ ہند پنج قلعہ بہ تسلیم قلعہ ہمارے او و نمودر سے اسبابش نشان ندادہ اند و دوازہ ہزار  
اسب خاصہ در اسطبل و سوارش لازم داشت و آہنار برق انداز سے ہر اسب و کبہا سے سپاہگیر سے چنانکہ سخت  
کہ ما فوش در چہرہ تصور بنو و بہارست و شوق ہر روزہ چنان مود و ماہر گر و اندک کہ در عروب افواج ہند را مقابلہ با فوج  
او و غالب آمدن بر آہنا از چہرہ مقتضات بود و دگان نے رفت کہ کسے از غلما سے این مملکت بر سرود حمل غالب آوہ اور انجاء  
نہا و کشت مکر مرہٹہ آباد و نعت و افواج اہل سے ہم در مملکتیں در آمد با استقلال و فطانت و درون قلعہ ہمارے  
خود شہتہ پایدار میمانو و محفوظ ماند و در جنگا سے افغانہ کہ با صفدر جنگ اتفاق افتاد جہا رہتا نمودہ ہر افواج انان  
قالب آمد و شل صفدر جنگ وزیر مقتدر استمداد و از و نمود و او اعانت فہم مود چون زمیندار سے و ملک محروسہ او  
منایت اقبال شاہ جہان آباد داشت و ہمیشہ ہمت بہ تسخیر زمیندار سے و ملک دیگران سے گماشتہ نجیب الدولہ را  
با انکے دکاوہ ہر دوازہ ہزار غیر دار و در فکر غلبہ بر یکدیگر سے گزرا نیند بلکہ نجیب الدولہ از و اندیشما داشتہ در دل حساسی  
بر سے داشت و سنی الحقیقتہ را عاظم ہند کہ حاضرین او بودہ انرکے را ایامیت و استمداد آن بنو کہ جنگ اورا متعہ  
توانا کشت چنانچہ از حروبے کہ اورا باز و افتخار جنگ و با عباد الملک بعد معالہ با صفدر جنگ روی داد و شاجاتے کہ با مرہٹہ و افواج  
اہل اتفاق افتاد و جن جلادت و تر دہائی کہ متعرب اعانت و نصر تاسے صفدر جنگ در عروب افغانہ بخش و غیرہ بل آ و در مظاہرہ  
اشکارا است لیکن چون پیمانہ عرش بریز کرد وید و اہل موعود بہ پایان رسید و جنگ سبلے با آنہ استمداد و خریم و احتیاط گرہے  
پیدا سے ناچار سے درم گشت

دکتر قتل شدن راجہ سورجمل جاٹ بردست سید محمد خان برادرزادہ بہادر خان بلوچ رسید ان میں شاہجہان آباد فرخنگر

جے کیشور از فرخنگر بلوچان در فرخنگر از سالنت زمان سکونت داشتند در عہد محمد شاہ منفرت پناہ یکے اذان مہمانہ کا نگار خان نام بہنونی  
 نجات پیدا اراقتدار مہر ساینہ و اغلب اوقات فوجدار سے کر دو گا و گاہ حکومت پانے پت و حصار وغیرہ باختیار اولو بودو محال حصار را  
 کہ صلوات سرکشان و متروان بود و عمل کٹر کے را بنجامد دست سے نشست سحر و معنا نمود و مورد مہر بانے ارکان حضور و گویا ہمیشہ  
 بکار آن جا مہور سے بود بہادر خان کہ یکے از ملازمان اولو بودور زمان جیاقش عروہ سے نمودہ فوجدار سے سہا پتور بود یہ یافت  
 دور جنگ صفور جنگ با احمد شاہ عماد الملک ادرا بد و خود طلبدہ جہتیش با عماد الملک در گرفت و مہر بہہ امارت مترتے گشتہ  
 ہفت ہزار سے و صاحب ماسے و مراتب گردید و بعد غادر الملک با نجیب الدولہ ہم ساختہ اوقات سے گزرا بند و بد و از دہ کر و مہر  
 شاہ جان آباد قلعہ و آباد سے بنام خود طرح انداختہ محل اقامت خود و اتباع کر و اند آں مکان یہ بہادر گڑہ شہور و معروف گشت  
 چون کا نگار خان مرد و میان اولاد و اتباع او منازعات دور سے داد و سورجمل جاٹ قابو یافتہ بلوچان را متغور و مغذ دل ساخت  
 در داڑ سے و فرخنگر را سحر نمودہ قابض و متصرف گشت و در عہد نجیب الدولہ خواست کہ بہادر گڑہ را ہم قبض و تصرف خود آورد  
 و بہادر خان از نجیب الدولہ استعانت نمودہ سخنان غیرت افزا دین خصوص بہ نجیب الدولہ را بسیار گفت چون از نجیب الدولہ  
 اعانتے ملل نیا د سورجمل جاٹ از اغراض نجیب الدولہ در امانت بلوچان استیلا سے خوف خود بہ نجیب الدولہ در یافتہ و درخواست  
 توجہ سے کر و کر و در غیر از نجیب الدولہ نمود نجیب الدولہ یعقوب علی خان را کہ برادر و زریہ اسے و بعض اوقات ناظم شاہجہان آباد  
 سے بود و نزد سورجمل جاٹ فرستادہ خواست بلطنت و مدار امتحان نماید و فتنہ را بیدار نسا و یعقوب علی خان با اتفاق راجہ دلیر سنگ  
 کھتر سے نزد سورجمل رفتہ سخنان آشتیے مذکور ساختہ و یعقوب علی خان جوڑ چہیت نشان برنگ زر و گل زرینج برنگ مس سنی  
 بران بطور چوپہر سورجمل گزرا و پیدا پسند نمودہ بہمان وقت فرمود کہ براسے اوجا نہ دوختہ آرنہ و چٹا مہمانا تمام مانہ و یعقوب علی خان  
 برخاستہ اما گفت کہ ہمارے صاحب جلد سے وجہالت بناید فرمود بندہ فردا با تو خواہ آمد سورجمل از فرط غرور جواب داد کہ اگر چہ نیم  
 مصاحف منظور باشد ہرگز بناید آمد یعقوب علی خان مع کرم اللہ خدمت گزار کہ نجیب الدولہ اور امتدہ دانستہ ہمراہ فرستادہ بود و گشتہ  
 آمد یعقوب علی خان احوال باہستگے فیسے کہ بیج فساد و تباہی گفتن آغاز نماد کہ کرم اللہ عرض کر و کہ اصل آمنت اگر غیرت باشد  
 چارہ غیر از جنگ نیست نجیب الدولہ متنبہ گشتہ گفت انشاء اللہ قاسے با این کا فرجہاڑ سے کم و بہر ان خود افضل خان سلطان خان  
 و ضابط خان را گفت کہ فردا تیار شدہ از راج گھاٹ عبور در یاسے جہنا نماید و دیگر رؤسائے افواج خود مثل سعادت خان  
 آفرید سے و صادات محمد خان دمان خان و محمد خان بکلیش و غیر ہم را تاکید نمود کہ فردا عبور جہنا نمودہ و با این کا فر خود باید جنگ  
 و صبح تا فوج عبور نمود و سورجمل جاٹ ہم افواج خود را عبور در یاسے مذکور را مہور نمودہ و بردیا چٹہ ہینڈن مورچال جنگ بست  
 نجیب الدولہ کچ شہادرہ را بر پشت گزاشتہ میا سے جنگ شد و افضل خان را مقتدہ الحیش گردانید چون جنگ شروع شد سورجمل بے تابندہ  
 در برین خود ہزار سوار تربیت کر و خود را کہ اسپان شان از سر کار او بود ہزار ہر دو در جای مناسب استادہ ساختہ و خود برای اندیشہ  
 آنکہ از کرامت طرف انمارا بر سر نجیب الدولہ گمار و با مدد سے از مہربان کہ از ان جملہ کلیم اللہ خان پسر بیگے خان میر خٹے ہم بود آمدہ  
 با این فوج ہر اول و نجیب الدولہ استاد بہمان وقت افضل خان ہر اول نجیب الدولہ از دست شہارام و غیرہ سرداران  
 سورجمل جاٹ کہ ہر اول بودہ شکست خوردہ و وزیر ارمناد چون فراریان از پیش رو نہ سے سورجمل سے گزشتہ کلیم اللہ خان

سیرت اسرار علی بن موسی که شاکر صاحب و ریخا بامد و سوسه از رفقا استادان مناسب فیست انقاسه نکوده ساسه مکر عرض  
نمودند باز جواسیه نژاده فرمود که اسپ خاصه سوار سوسه دیگر یارند چون آورده سوار شده استاد سید محمد خان بلوچ سورت بسید  
در باجل پنجاه سوار از فوج برادرل نجیب الدوله که بران شده بطرت نجیب الدوله میرفت ششمی از سوارهای بیان او سوار جل را نشسته  
گشت خان صاحب کجاسه رو بر شاکر سوره جل تنه و میدان استاد است چنین وقت باز پست نخواستند آمد سید روح  
بقا بر سوره جل تاخت کیکه از سوارهای انوشیروان بر سوره جل زد و دست راست او که دران زخم ناسور نه بود و مقلوع گشته و برین  
افتاد و گران بچرم آورده او را سیرت اسرار در اجه ام شکر از تیغ گذارینده دست مقلوع او را نشان بر داشته نزد نجیب الدوله  
آورده و دیگر سوارهای سوره جل که بنحیه بشکریش چوستند اگرچه برنجیب الدوله تا دور و گشته شدن سوره جل متحقق نشد اما بهر بیان  
او معلوم نموده بجایه خود باست قلال برگشته و جنگ موقوف شد چون یعقوب علی خان روز دوم بلا قات نجیب الدوله آمد  
دست ناسور دار او را آتش هار چینیث داده و خوشاقت و گشته شدن او متحقق یافت همیشه روی او در جنگها چنین بود که گمانیت  
اعتقاد و در راست خود و افواج نموده خود را از ممالک ورمیدار است و میانه در غلبه خود بتدبیر سوسه نمود این بار که اراده ازلی بدار  
و متعلق شده بود سر رشته خرم و خودواری از کف داده و پاک دران مقام بود لاک استاد و فرم و پاس وار چاسوسه نهاد و غلبه  
قیاس نجیب الدوله را میسر آمد

ذکر تمکن شدن جواسرل پسر سوره جل جلاله بجاسه پدرو بر و دی در گذشتن ازین سرای دور

جواسرل که کبردار شده او را سوره جل بود قائم مقام پدرو گشته مستی غرور گردید و درین سته فغان داری و مقلع را شیه مقدار مقدور رش نماند  
باز جاده و جویبار سوسه و مرشد دانی و قد و وقت شناسه که مسلک پدرو بوزیران گناشته بود سلاط و کلاهی کاروان مرشد را لیبیه با خود رفیق  
گردانید و حاضر قتل شاهان آید و نمود نجیب الدوله جل و پنجاه روز بگیله و آخر بواسطت راجه و دیگر سوارهای ملارد و او بریده ساخته بمیلان فصول  
ملاد و نجیب الدوله و جواسرل در میدان خضر آباد قات شده آتش فتنه فرو نشست و بهر آن سرور فکری که رفیق ملک بگرام عالی جاه و فتنه  
و پدرو داشته او بود و با شجاع الدوله ساخته آفای خود را دست شجاع الدوله سپرد و خانمان او را بر باد و او را آخر با شجاع الدوله هم زد و قات  
صبح هزاران هندو قتل گشته و توپ و اسباب حرب که ملوک ماسه جاه بود در فتنه خود سوسه گردید رفیق خود که دانست و خود را  
صاحب فوج و خزان و دیر از تمکن گرفتن قاصد جنگ با اتحاد مهاراجه و سیرک راجه جی سنگ سوسه شده افواج سبه شمار با خود  
فرایم آورده بر سر جبهه گرفت و در سراسر جبهات مجاذد یاده رو میا بود و خود تو چنانه فرست که با سوره جل و فوج ما بر تیار راست  
پدرو همراه داشت شکست فاحش از او چو تان خورده خائب و خاسر گشت و در زمان اقتدار و حیات مستحیل خود مردم  
بسیار سس و از رفقا و اتباع پدرو گشت و مسد انام چو برادر را بر جمیع سس داران خود مسلط ساخته همه را از خود ناخوش داشت  
چون مردم از دست او بکمان آمده بود و نسیمه را بر اسس کشتن او برانگیختند و بعد از آنکه از جانیته پدرو غنا گشته شد بهر از او  
ارتق سس کیکه از برادرانش بنواد او سوره جل کجاسه او تمکن گردید چون چنین بود از روزی و سوسه رجو گشت داشت برانگی  
یا آتیته برانده و حاضر آمده بدروغ گوشه زده از خود و بهنگام کشت رازر سس کجاسه خود و در قتل زید برانده تیار سس  
و داخلوت نموده رقی سس را در تمانه بد غنا گشته خواست که بدرو و دود بدرو فتنه گشته گردید بهر از و برادر او نولی سس بر سس  
ازین نیست و در قتل دیگر برنجیت برادر جیارم با مانت بعضی از وجات سس جی لی بنیسا نام که خزان دافرسه را متصرف بود

مشک خود سرے پیچود و دم انتقام در راج و اخلاص در آرا پدید آید و در وقت کسور حمل داشت و نام نشان او و صفت  
 و قدرتش رو با خطاط نهاد و نجیب الدوله با سمان آتد از خروج نموده چند روز در مان رویا شایه جهان آباد گشت هر چند در قوم  
 است که اس قوم اخافند باز هم صولت کیش و غیر اندیش خلق بود اما هر ایهانس که اکثر سے بلکہ ہمہ بار و ہیلہ و انخان بود و اند  
 از خباثت طینت که لازم با صیت اخافیت مگر بندرت در فرسے از افراد انا حسن نیست و پاکے طینت اگر باشد با شند خلق نیک  
 را که سکه شاه جهان آباد و اکثر ازمرا و دکان و نجابور و انداز سے رسایند مذکور قشور نتوان نمود و هر نوع ستم و قد سے  
 بلکه اخف عات در ان که در هر مردم آنجا عمل آو در دند و گذشت آنچه گزشت تا آنکه نجیب الدوله ہمہ اندک فاعل از گزشت شش و قتل  
 بیمار شد و هوای شایه جهان آباد را با مزاج خود نما ساز یافت بطرف نجیب گود و غیره رفتہ سکوشت در زید و دستہ محبت بیمار بود و احوال  
 با جل طبعی سلک باگزیر مگر پیچود و سپر کلاش ضابطہ خان بجایے پدر بر و سادہ امارت جلوس نمود و مانند پدر از اکثر صفات حمید و پرور  
 است در سے میرگر و شاه جهان آباد و نواح آن حکم رانی و خلق آنجا را از خود خوشنود داشت بہت بر بنیہ و تا و رب و رنیلہ بازیاد و از پدر  
 سے گماشت در انداز ان برادران را با ہند کر جگہا نیز مذکور ہر برادران غالب آمدہ دل جوئی آنما نمود و ہر کئی راجائی دادہ خوشنود و میر داشت  
 تا ہفتہ مہر بہتلا گردید و ذکرش آید :

ذکر رفتن شاه عالم پادشاه ازالہ آباد و بشاہ جمان آباد و بعض سوا کجکے در انجا روسے داد

شاه عالم پادشاه که از سستے عقل و سستے فطرت ہمیشہ محکوم کیے از ملازمان و تحت فرمان او سے باشد و مال آباد و تاج راستے  
 نیز الدوله و فرمان بردار سرداران انگلیشے گردید اگر چه این تہیت و فرمان بر سے از سہایت و سست راستے خودش بود و آرا  
 آخر و شک و دید و چون آرز و مندر دل در قلد شاه جهان آباد و خود را در پیرایہ شایہ بر مردم آنجا نمودن سے بود و ہر درون  
 نجیب الدوله را در رفتن آن طرف تقسیم دادہ و فکر ہجر ساینده احوان و الفصار کہ در ان دیار بقوت و لغرت آہنا تواند  
 شست اقتدا طلبیہ رفاه و اقتدار از با سے اندکان مردم دلا سے پیشہ کہ در شاه جهان آباد از قضا اخافند و دم مافلت خود ہر کجکے  
 آسان و شک و آرز و مندر و در چنین پادشاه ابد بودہ اند و ترغیب و تحسین این ارادہ کو شید و مرہطہ رالائق انیکار شمر وند  
 و سیف الدین محمد خان برادر راقبت محمد خان کشمیر سے سفارت رسا سے و کمن و ولایت در ہمنائی مرہطہ رفاق و اعانت پادشاه و احکام خود  
 و موافقت درین خصوص مستعد گردیدہ و مقصد شافت و بعد چنے عراض آنما متضمن قول مسولات کہ اعظم متنبغات شان بود و خاطر خواہ پادشاه  
 آور و شاه عالم در ہفت بے تاب گشتہ اخبار ارادہ خود نمود و نیز الدوله و انگلیشیان و شجاع الدوله را شہ ممانت درین خصوص مل آوردہ و قانع  
 میں حرکت را بوجہ کشتہ ظاہر کرد و پادشاه مطلقا قبول نمودہ و جزم و رسخ خود درین عزم با کمال مبالغہ ظاہر ساخت و ہر گز رانے با ناست  
 الدوله انگلیشیان یا چاکر گشتہ رخصت داد و نیز الدوله رفتن با پادشاه مناسب ندانستہ و تسل با ذیل دولت انگلیشیہ جست و از رفت  
 انگلیشہ تہمید معاملہ صوبہ آباد و گورہ کہ در چہ جائزات کمر و و پیہ از سر کار انگلیشیان بنام او مقرر گشتہ پر گزیدہ ہم پور شاه جهان پورہ  
 چند کمرہ دام در پر گزیدہ دل مضافات صوبہ بہار در تخوا یافتہ بجایات آہنا زندگے سے نمود و ہر یک سال ازین معاملہ یاد و سال کو تاپ  
 کو بر جنرل عماد الدوله ستر ہشتک بہار در جلادت جنگ براسے ملاقات شجاع الدوله و ہندارس رنبت و در آنجا ہر کس جمع آورد  
 نیز الدوله ہم آمدہ بملاقات گورنر بہار و ہر و اندر گشت و شجاع الدوله معاملہ الہ آباد و کوٹہ را از گورنر سے خود گرفت نیز الدوله  
 منسہر دل گشتہ ز با سے قہد دام دام میاف و رسایند و در میان آواں بیمار شدہ و ہر گز اسے شغیے گردید و نش او را در غلیم آباد

آورد و متصل بجوئے ساخته اسلئے خان کز درخیزه میرالدولہ و کعبه کیم قلعے خان پسرش آمد و مقبرہ کہ براسے خود ساخته بود و دفون کرد و العلم اغفر و درمیدر زانیت خان پسر اسے پادشاہ برگزید شجاع الدولہ چہ بنزدل مشاییت نمود و دفع عربیت پادشاہ سہایت نمود لیکن خانہ ہکر درین ضمن احمد خان گلش برادر کاکم خان حاکم فرخ آباد کہ نہایت نیاتے اختیار نمود و مصارف آبادیات اکثر امراء امیرزادگان شاہ جان آباد را متعبد گشتہ مشاہرہ و سالانہ ہاسے مناسب سے رسانید و نیز دفن پرور سے بانی شایستہ سے بنود و اسے حق را بیک اہانت گشتہ از جان بے بقا در گشت پادشاہ در عین سفر باستماع این خبر نزدیک فرخ آباد رسیدہ و ندان مع احوال او برسم ویریزہ فیض احوال ملازمان مدوت متعبد کرد از شہیم و نیز سلاطین باریہ است نیز نمود و بر و مصارف فرخ آباد بقایات نمود و آخر وجہ متعبدہ از عطف جنگ پسر احمد خان بواسطت شجاع الدولہ گرفتہ بشاہ جان آباد رفت و شجاع الدولہ عطف جنگ را بشمول عواطف فرمودہ پس خود را برسم نیزہ و رخا نداشت فرستاد و نیزہ خود طلب داشتہ ہر ہانے بے حد ہمد دل احوال شہید بود و بیویہ خود مراجعت نمودہ بکار ہاسے سرجوہ پرداخت و احفاد و گلش را بشمول عواطف فرستادہ و بعد از جملہ متوسلان ساختہ :

ذکر و درو شاہ عالم پادشاہ بدراخلافتہ شاہجان آباد و آمدن جان تازہ بکابلہ مرہٹہ و سربرداشتن او بپشاور

چون شاہ عالم مرہٹہ را با عات خود خواست عجبے از سرداران کہ بقیۃ السیف فرستادہ اسے در ملک دکن و مالوہ بانجا بے مشغول کار ساز سے بودند بامید تمحیل اقتدار و عزت و جاہ بہ بماند توسل پادشاہ در تہد اسباب حروب و ملک گیر سے کوشیدہ و قاضی صفت بطرف شاہ جان آباد گردید و نہ ضابطہ خان خلف نجیب الدولہ بنابر خوف کینہ ویریزہ کہ فیما بین مرہٹہ و پسرش بود و مخالفت خود در شاہ جان آباد و در ازخرم و ضابطہ و بہ طرقت سار پور پوٹہ و نجیب گدہ و غیرہ کہ تعلقہ حاصل کردہ و پیش از مدتی بود قاضی نمود و در استحکام ہاسے حراست خود کوشیدن گرفت و مرہٹہ در فوج شاہ جان آباد رسیدہ شاہ ہزادہ جوان بخت پسر شاہ عالم را بطوریکہ در تعلقہ بنام حاکم بود مسلم داشتہ حکومت اطراف اختیار نمود و با ضابطہ خان کاویہ و در ملک علاقہ دست انداز سے شروع نمود پادشاہ بدراخلافتہ رسیدہ و تعلقہ کہ دولت خانہ پادشاہ سے است نزول نمود و عبد الاحد خان پسر عبد الحمید خان کشمیر سے کہ در موز در مفتن و باہر چکے در زانیش ساخته بوزت و جاہ سے گذرانید و در عبد نجیب الدولہ ضابطہ حسان پسرش نیز نہایت عزیز بود و با استقبال پادشاہ آمدہ مورد الطاف گشت و محبت او پادشاہ در گرفت سین الدین محمد خان کہ واسطہ جواب و سوال مرہٹہ بود بنابر تقرب عبد الاحد خان بکام خود رسیدہ محرم اندہ ہم دین نزدیکی ایام عبد الاحد خان خطاب مجید الدولہ خان زمان فرزند خان مبارہرام جنگ یافتہ مدارا لہماس خانہ پادشاہ گردید و پادشاہ داخل حرم سرا سے سلطانے گشتہ در لہو و لب و حرکات نمود و نامناسب اتہاک در نیزہ و میر زانیت خان بقیۃ السیف شجاعت بفتا سے صاحب جرأت بہر سانیدہ غلام عروج مبارج سلطان گشت و در اندہ خشن اسباب اقتدار و فراہم آوردن یاران جان نثار اشتغال نمود مرہٹہ کہ حسب الطلب پادشاہ از خراسانے ویرانے ملک ضابطہ خان برگشتہ بشاہ جان آباد سے آمد تقرب رسیدہ و درخواست مطالب زیادہ از حد و تکلیف تالیفات آغاز شد و پادشاہ در کج نظر اقتدارہ استقامت بمیزان نجف خان بردار و از فرشتہ جماعت و کلمات تہدید و کوشش مجاہدہ بکمال نمودہ بمیزان بکام این ہمہ مانور گشت و از شہر بیرون شافتہ مسکراست بہ تعاریب فتن و اوجہ و قلمت فوج پشیمیز و آوینہ چہ و آفتہ ہر بار و در کار لار غالب سے آمد :





سرمو بود چنانچه میرزا شمس الدین ہم در گرفتار سے اور بہت خدمت گذارفت و مندر علی خان نامہ حرم سرای خود را کہ شرط نمکخوارگی وصال نمکی بہ تقدیم رسانیدہ با آنکہ بعد ساختن اسیر سے اور بہت التور رفتہ بود برگشتہ در جنگ کام اتامست او کہ بہ باڑہ بخش رسید بنگان آکر اگر گمانے نہ داشت چرا از کہ برگشتہ آمد نہ جانید و تا بود ہمین حال داشت چنانچہ غلامان و ملازمان قدیم او ہمہ بناچار سے ترک یاری او نمودہ برخاستہ رفتہ و خود از این چند سوار سے ملک افغانہ برخاستہ پیش را تا سے گوید رفتہ و از اینجا ملک را جویتہ اشغال نمود و از اینجا در جوار مابین اکبر آباد و شاہجان آباد آمدہ اتامست گزیہ و بدین سے در کمال فلاکت و پریشانی روہ نور ملک عبثہ گرویدہ

### ذکر لشکر کشیدن مرہٹہ بر صابہ خان خلیفہ نجیب الدولہ افغان و احتمال پذیرفتن او ضیاع او و محض قدرت ثانی خداوند زمین و آسمان

چون صحبت میان نجف خان و مرہٹہ و گرفت و لغات و شقاق بود فاق و اتفاق گزایدہ را سے پادشاہ و نجف خان بہادر و مرہٹہ بہر ہم ضابطہ خان و اختراع ممالک از دست افغانان قرار گرفتہ با اتفاق ہمہ گیر عزم مذکور جزم نمودہ منفعت کردہ و نہ ضابطہ خان پادشاہ و مرہٹہ در جنگ میران مرز نہ دیدہ سکر تال و قلعه غوث گزیدہ براسے اتامست خود رخ افواج بیاراست و برادران خود را آن طرف گنگا در محلات چاند پور نہیدہ و غیرہ پر گنجائش سیفے افواج بنابر سال رسد گزاشتہ ناموس و عیال خود و چہرہ را نیز در قلعہ آن طرف گنگا نگہ داشت و در سکر تال مستور و افغانہ شدت مرہٹہ و میرزا نجف خان پادشاہ را بد و شتر بہ شاہجان آباد گزاشتہ خود ہمیشہ خبر میدادہ و ہمراہ سکر تال پر داخہ زمانے منہ و در جنگ گزایدہ نہ چون عرضہ بر ضابطہ خان در قلعہ گنگا کردہ و خبر یافت کہ گنگا بہ اکثر مہار پائے آب گشتہ قابل جوہر افواج است بسر داران اقوام خود شل حافظہ محنت وادارش و اولاد و نہ سے خان و نفیس اللہ خان ہر سٹے محمد خان و دیگران نوشٹہ تاکید بنود کہ تا حال مرہٹہ بر پاسے آسے گنگا اطلاع نہادہ اگر قبل از آگے اور سیدہ با متغلا معاہدہ کوشش نہ ممکن است کہ ماہم محفوظ ماہیم و شمارا ہم حد شد از دست اینما نہ سد و اگر در گنگے نمودہ آید و مرہٹہ را پائے آب گنگا سلوم شد ملک آن طرف گنگا محفوظ سے تواند ماند و نہر گاہ کارن خام خود بر شمارا ہم افغانہ خواہند نمودہ پائیان کار ویدہ زود باید رسیدہ داران مرقوم سخن ضابطہ خان یادست ویدہ ہر یکے مع فوج از جا سے خود و جنیہ بہ باغات و عراست ضابطہ خان در رسیدہ ضابطہ خان زیر قلہ سکر تال بل گشتیابستہ را آمدہ و شد آن طرف گنگا و وصول گاہ و اجناس ماکولات گزاشتہ بود از راہ پل مذکور عبور نمودہ با سر دارانیکہ رسیدہ بودند ملاقات نمودہ با ہمہ گیر مشورہ نمودہ سر داران افواج خود را با انوک فاصلہ ہر مہار گنگا از محاز سے سکر تال سر بالا تابست و ستے کردہ کہ ملک خودش بود براسے حراست و مزاحمت عبور مرہٹہ نشاندہ و افواج ہمسہ داران باغات آمدہ و ملاقات مابین سکر تال بہان قسم جا بہا بر مہار نشاندہ مرہٹہ از مشاہدہ این حال قیاس پاسے آبے گنگا کردہ و در شخص افتادہ بدست و جو معلوم نمود کہ اکثر با پاسے آبست و تبا سنے ازین مہار توان گزشتہ دوسہ روز سے بد قحطی زدہ روز سے مع میرزا نجف خان سوار شدہ و راہ سنہ بالا گرفتہ از مقابل چند مہار گزشتہ چون مستوفقان مہار عقب ماندہ و خاطر جرح شد کہ بالا تر سے رد و نفقت کا فر گشتہ ہر یکے بکار سے اشتغال نمودہ و اکثر سے بہا کردہ دیگر براسے ملاقات اجاب و اختلاعا اصحاب رفتہ جا پاسے خود را خانے نداشت و مدد دوسے در غفلت بود نہ مرہٹہ مع میرزا نجف خان بیگ ناگمان عطف عنان نمودہ از محاذات مہار سے لکہ شستہ بود ہر یکے از امناعنان ریز و رسیدہ و در یار اندہ میرزا نجف خان بہادر ہر اول آہنا بود و چون بلاتہ مقابل مہر سے

رسیدہ را دادہ بر آمدن اذاب نمود و خانہ آنجا از فرست عافہ آمدن و تیار سے نشد تا چار سردار ہمان فوق کہ مرہٹہ مقابل او بیہوش  
 دریا میکرواز لشکر برآمدہ ہامد و دسے از مستعدان جان نثار بر بلندے استاد و دوسہ تلسے دیگر از سرداران کہ قریب ازان مہر بود و  
 با عہدہ می از ہزاران با عانت اور سید ندیرزا نجف خان تمشل کبنا رسیدہ ہنوز در آب بود کہ سرداران مذکور معافانہ ہما ہے  
 ہما فتنہ پیش آمدند و تشنگ و با ہناسر دادند میرزا نجف خان کہ زنیور کما سے چند پیش رو سے خود داشت علما آہنا را فرمود کہ ہما ہما  
 در دیا استادہ شلک نمایند در اول شلک ہر سردار انا غنہ کہ ہما فتنہ آمدہ بودند کبنا آمدند چون رو پہلے عجب قوسے شد بدیاد محبوس  
 قوسے الطبع سے ہما بجز کشتہ شدن سرداران مذکور در فارت لشکر و تاراج اسباب ہما گرفتار آمدہ مال یکدیگر را در بودند و بر خنے را  
 مجروح و مقتول ساختہ و اسباب پست آوردہ را غنیمت شمرہ راہ فرار پیش گرفتند میرزا نجف خان و مرہٹہ برہین قدر اکتفا نمود  
 ہمسک خود برگشتند اما بجز کشتہ شدن دوسہ سردار و جوہر لشکر مرہٹہ از دریا سے لنگا شمرت یافتہ لبسا کہ انا غنہ ضابطہ خان کہ متفرق  
 بر عابر بودند رسید چون چند بار ضرب دست مرہٹہ کہ با عانت مسخر جنگ ہما ہش بود خوردہ بودند تر سیدہ ہما را خود بخود راہ ہمسار  
 اختیار آمد و بدین پیش آمدن جنگ و استعمال سیف و دسان گریزان گشتہ دست تباراج ہما گرفتار آمدن خبر بشکر تال سیدہ  
 فوجے کہ ضابطہ خان ہمراہ خود بجا ہست قلعہ داشتہ بود احوال او ہم ہمین صورت شد و خانہ ضابطہ خان را از شرم محسوس و خون قلیط  
 از مخلصان کہ ماندہ بودند سگم گذاشتہ مال یکدیگر را فارت بردند و قلعہ را خائے گذاشتہ کہ فتنہ ضابطہ خان حیران و مضطرب گشتہ  
 فتح خان را کہ ہمداد آمدہ آن طرف دریا نماز سے شکر تال مسکر داشت با مضطراب طلبید او چون بقلعہ در آمد احوال برین منوال  
 دیدہ صلاح داد کہ احوال خود و دوسہ ساعت از روز ماندہ فروجا ہما ہما در لشکر من شما ہم میاید و با اتفاق یکبار در میدان با مرہٹہ جنگیدہ  
 بود ازان انچہ صلاح و مغرور خود و دہل خواہا آرمضا ضابطہ خان پسندیدہ فتح خان بجایے خود برگشت و در خیمہ خود آمد ہر اسے مسودہ  
 با قربان و سرداران خود نشست لشکر یا نش بر شکست و قرار لشکر ضابطہ خان آگے یافتہ ہمین عمل اختیار نمودند مخلصان  
 اطلاع یافتہ فتح خان را آگے دادند و در راستے واحد از فوج او ہم فتنائے ماندہ سپہر خود را گفت کہ برادر تو چند سوار بلات  
 ضابطہ خان رفتہ است اورا باید آورد او ہامد و دسے از خیمہ برآمدہ و سوار اسپ گشتہ تا مرہٹل رسیدہ بلو کہ اورا ہم غارست  
 نمودند و او با جامہ چاک و بے دستار برگشتہ آمد فتح خان ہم ہامد و دسے از ملازمان ناچار با مضطراب را در فرار گرفت در عین گریز  
 ہوشیاری رسیدہ دسے آسودندیکے از رو پہلے ہارا با بقا سے در نز و مثر امتنا رختے رو سے داد و دہیلہ ہر آشتفت بطرف نیست نا  
 بقال رفتہ خانہ اش را آتش داد و بجز دشنام کشیدن آتش در تمام شارع پیچ و بے نمائد کہ از آتش گرفتند و سوسفن عمارات  
 و غارت و غیرہ اوقات محظوظ ماندہ باشند شخنے ممتد کہ ہمراہ فتح خان بود نقل سے کہ در وقت آخر شب دہ ہزار سوار و پیادہ  
 افغان مرز عیدانخیر سے دیدہ گمان نیز ہا سے مرہٹہ نمودہ ہزاران و خاموش استادہ بود تا آنکہ جو اسسین رفتہ خبسا آوردند  
 کہ درختان سیدانجیر است آن زمان حواس دہ ہزار سوار بحال آمدہ ہر یکے براہ افتاد خلاصہ میرزا نجف خان و مرہٹہ  
 در ملک ضابطہ خان در آمدہ و دوازہ ہزار عیاد سکندہ آنجا دوازہ ہزاران و حیال و ناموس نجیب الدولہ و ضابطہ خان  
 بر آورد و ضابطہ خان گرنختہ پناہ بتجاج الدولہ برد و شجاع الدولہ واسطہ مصالحہ میسان مرہٹہ و حافظہ رحمت و غیرہ انا فتنہ گرد  
 و ہمدین فتنہ سرداران مرہٹہ را ہما کہ ملازمہ رو سے دادہ حکم طلب بر خنے ازان رؤسا از و کن بتا یکد رسید مرہٹہ  
 مصالحہ بواسطہ شجاع الدولہ مقتم شمس دہ دایہ انفرات بطرف و کن معمم نمود و عطف عثمان فرمودہ بطرف شاہجان آباد  
 مسافرت کرد و

ذکر گشتن مرید ملک و کس و غیره شروع خروج نمودن میرزا نجف خان بکجه خداوند امر کن -

بعد از آن که میرزا نجف خان سالار و غنا همراه مرید بکمال کرد و فرزند را را خلافت شاه جهان آباد گشت و در حین معادلات بکس  
محمود خان فرمود را بپادشاه سپرده سارشی بسیار در باره او نمود و از طرف خود هم بکار با سه مرجوع این نواح مامور فرستاد  
و خود درخت سمرقند بجا بکس کشید میرزا نجف خان با دستمال مرید تقویت یافته تا حد حصول اسباب اقتدار شده و صلاح در آن دید  
که با پادشاه شاخته در دیار سکه کسفر پادشاه چندان نباشد علم تغییر بر افرار و بنا بر سکه پادشاه اسناد و اکثر چکه با سه  
ترب جوار دارا خلافت و تواضع صوبه اکبر آباد که محال پادشاه را بکمال مخالفت در امان از تسلط اجتماع یافت بود و درخواست  
نموده حاصل کرد و خوبه لائق به دادن یو میره بقدر محاش از مفسدان غلاش و دیگرار باب تلاش با میرا آقا بیدار ج علیا بهر سینه  
بکمالات مذکوره قاصد گردید چون بدو جا رسید پسر سوار جل که در آن امان را چنان دید و با و قائم مقام سوار محلی بوده و م اقتدار  
بسیار و خوبه گران من سوار که شش هفت هزار برق انداز سوار و به تنگ با تنگ کاسه چنانست و پانزده شانزده ضرب  
توب لائق جنگ میدان بملش بود و در افتد نجف خان مبارز فرستاد و در جوار کول و جالیس بر طرف شارع شاه اکبر آباد  
مقابله روسته داد چون فرج میرزا نجف خان مبارز تازه رفیق نا آرموده بود اکثری کو تا به گرد و دعو و عیبه جان باز سه نموده  
بجروح و قتل افتاد و در سواران جا نشین گشته افتاد و پس پاشنده آنا سوار از آتش بار سه شلک توب و چند وقت بخت  
اجتماع با جمباب نجف خان مبارز سنے داد میرزا نجف خان ماهم در باز سه چپ زخم گوئی تنگ رسیده خون جاری  
گشت خان مبارز فرمود در پناه چاه نچند که در آن میدان بود نشسته زخم خود را بست و با محدودی از سواران و قیل نشان  
که متصل بان مکان استاد بود و متوج گشته تن بر بدن داد و یکبار نظر داشت و حیانت ایزد سه نموده اسپار اعدان داد و چنانکه  
سوار حمله آورد و بمشیت و او را بمیل اقبال یا در سه نموده و سوار را با تبارع دل از دست رفته پاسه ثبات بر جا  
نماید سپه اختیار راه فرار اختیار نمود و بکمال اضطرار در رفت و فتح و ظفر نصیب اولیای سه دولت نجف خان سه گشت  
چون که روسته سوار از میدان گردید همراه بیان نجف خان مبارز که از دور تماشا سه بود و در سکه انور سیه فرج منصور را گشته  
به برادر بنده و لیا قوس گشته در تعاقب گشتن کمان کشا سه محلی آند مرده از منزهان فرج جا درین تنگ و تا ز طبع شمشیر مبارز آن  
در یک گرد و از سپه رفگان و عیبه بی سه با قدام جلادت پیوده سالار و غنا معادلات نمودند میرزا نجف خان بعد از این فتح نمایان  
صوبه دار سه اکبر آباد از حضور درخواست پادشاه را فائده اذاکر آباد مقصود نمود و قلعه آنا هم در دست مهان بود و اتفاق جنگان  
حضور شل حسام الدین خان و عبدالاحد خان و غیره را که دور سه نجف خان را بدیل خوانان بود اند سدنش را با عسدر  
و مال نوشته فرستاد و چون چشم نجف خان بر قوم از خواب باز و میدان صبح و دلشش را آفا ز بود و انتظام آنا خوبه سیر آمد  
و قلعه اکبر آباد نیز طو ماکر با سحر گشت میرزا نجف خان صلاح حال و مال خود را گشایا و احضار سواران رزم خوا و دید و دست  
انوار و متفن زر و مال با مره برداشت و هر چه حاصل سه شد بطور مردم جماعه دار سه پیشه بر نفا و ده خود هم بقدر حاجت آنچه ضرور  
بود از آن جمله زر با میرا داشت و با رنق سه خود راه مساوات سه پیو و دهین صورت مردم کار و خوش بسیار جمع نموده بعد از آن  
بما صر قلند و یک که از تلاح مشهور جبات و در رعایت و مقاومت شهره آفاق بود و پرداخت و مدت این محامره است و او  
یافته بعد یک سال و دو ماه قلعه مذکوره مفتوح و سحر میرزا نجف خان را مر مایه خروج و اقتدار میر گشت و از حضور

پادشاه متعجب امیرالامرائی با تسأل از دلایل عزل ضابطه خان مع خطاب ذوالفقار الدوله امیرالاسرار مبارک غالب جنگ  
یافته بمرتبه عالی رسید و پس سوار حمل کردان قلعه بجای پدر پرسند راج فرمان روا بود در قلعه دیگر رفت با نجف خان مبارک الواب مصالحه و سال  
کشاده امان خود گردید نجف خان بطور مناسب که تسلط خود بهم باشد داد و لا سوار حمل و اقبال آن زمان بیچاره گشته بمجزه و اضطرار حوایا سے  
مغاسد و یکبار بنابر استدائن سال داد و بنا سے آهسته گشته داشت و آهسته آهسته اسباب حروب در ریاست لائق شان امارت فراهم آورد  
در سلک امرای ذوالاقتدار و مقتدران نام و از ان مقام نیست

ذکر در ادب نخبین شجاع الاوله با حافظ رحمت و اولاد علی محمد و دوندی خان و استیصال خاندان روهیلہ افغان

تجارع الدوله با سرداران انگلیشه را بطریق اتحاد و عهد و پیمان امانت و اعاد و در بشکام مبارکات که بمدرک رابا امانت و دوسه و در  
مسکوک داشت غلبه میرزا نجف خان برضا بطریق خان و امانت و اتباع نجیب الدوله و جاث و غیره تماشاگر و ده چون با فائز کینه هسه  
درینه داشت حقوق اخلاصه انیک از سده الله خان پسر طه محمد و غایت خان پسر حافظ رحمت کوناطب بجا حفظ الملک مبارک بود  
المه فراموش نموده و اعیان استیصال خاندان و نام و نشان هیچ امانت و جرم نمود و از اعاد الدوله گورز بهشتنگ مبارک جلا و جنگ  
استزاج دشمن و حجه معتبره در جلد دس امانت براسه کینه فرموده و اذن سکاد و با امانت در خواست گورز مبارک در هر چند  
از طرف کینه مامور نبود که افواج انگلیشه را از جلد و دمالک مسخره خود و ملک شجاع الدوله که عبارت از کرم ناس و جلد و صوبه اوده  
و اگر آباد است بیه ضرورت براسه جنگ و انتراع ممالک دیگران بیرون فرستد و ملک تازه براسه خود با شجاع الدوله  
که با کینه بلیف بود از دست دیگران انتراع نماید پس قدر حکم از کونسل ولایت داشت که اگر کسی بر ملک شجاع الدوله عینم  
استخلاص آید افواج انگلیشه فرستاده و داد نماید و اگر کسی در ملک بنگال و عظیم آباد یا رادو مذکور در آید شجاع الدوله امانت  
و اعاد انگلیشیان فرماید و مصلحت در این عنان دارد و س قاعست آنکه امانت با الوس خود گو یا سدره و بلاگر و ان و فدی و قزل  
این ممالک اند هر کسی قاصدیان و یا رشود یا چاراست که اول با امانت و آویز و آمانتیز ناچار بنا بر خود دارد و حراست عرومه  
خویش برافند و نماید امانت بر بیضه خود که گورز را نه گفته شجاع الدوله را بنگال امانت و افواج انگلیشه را با امانت مامور  
نمود شجاع الدوله بجا حافظ رحمت و غیره بنا بر اتمام حجت اول پیغام نمود که در هر یک از اوضاع واسطه معامله با هر یک و شما گوید و مصلحتی غیر از  
طرف خود با و رسانیدم و شما از دوست بر و تاراج و حوادث ترک گزافا نمار با نیدم و مدت سمود که ایصال زرد در ان قدرت موعود بود  
شسته که دید بنور زرمین بن زرسیده الحال با این زرد بلای اهل ادا سازید و الا میایس و ب با شید حافظ رحمت که مرد و شایه  
دور اندیش بود فتح الله خان و غیره اولاد و دندس خان و فیض الله خان و لیس محمد و هیل و دیگر رؤسا و رئیس ناوگان امانت  
را یکجا نمود و پیغام داد که شجاع الدوله با عتقاد سبب تریب و افواج که خود بضابطه فرنگ آراسته و اعاد امانت که از انگلیشیان  
خواسته میا دارد و اعیان جنگ و انتراع ممالک مانده از عده آتش براسه افواج و اعوان او بر آمدن از جمله  
تند رات است بهتر آنکه این یارا با در ان زرسه که موعود و درین دعوای حق بجا نباشد از سر خود دیگر داند و الا  
هرگز از عده بر نخواهد آمد شجاع الدوله در باطن استمال اولاد و دندس خان نموده امانت از غریب داد و گفته فرستاد که درین  
با شما و ملک شما که آن طرف گفتگوست که از سر اندام شما بجا طرح با شید اما اگر امانت حافظ رحمت خواصه نموده آتش  
و شما هم خواصه سوخت ابلهان مذکور به طبع زرد و غر از شور و در افتاده در دادن زرد که حافظ رحمت از طرف آمانت دیگران

تسلیم گشتہ بودا محال نموده ولایت بیک نمودند و دیگر جوانان نوحا سہ آن جماعت نیز بجا قہمت و غم و در شجاعت در دادن زہد کی  
موجودہ غرض عدم قدرت پیش آورد و توجیب بیک و امیدوارا مانت و رفاقت سے ساختند حافظہ رحمت ہر چند فہمائے  
کہ ہرگز از عمدہ جنگ فرنگ بر نیامدہ آبرو سے مراد در میان رنجہ خواہید گزینت و انتشار سے افواج فرنگ دودار  
دودمان خواہ بر آورد چون ظلمت سے بے پایان از فتنہ افغان پر قیام و مسافر و اصناف ہنگام غذا و نہ منعم قاہر گذشتہ  
ہشام انتقام آن رسیدہ بود و عقلاً بگشتہ مغفلت حافظہ رحمت در کے ازان مستحق غضب اس کے در گرفت و کار بمقابلہ و  
مقاتلہ انہا بید شجاع الدولہ با افواج قاہرہ خود و جنل پارکہر سالار لشکر انگلیشہ بروح توپا سے بسیار و اسباب بے شمار در ملک  
آمنارفتہ تاخت و تاراج شروع نمود حافظہ رحمت ہر چند تاکید و مہانتات در طلب اولاد و دوندہ سے خان و دیگر سرداران نمود  
بمواہدہ کاؤ ہستمال نمودہ از ضعیفہ جا بانکہ فوج و از بعض دیگر فقط و مدد آمدن غریب میر سیہ تا آنکہ شجاع الدولہ نہایت  
مستقل رسید و حافظہ رحمت لا علاج گشتہ چارہ غیر از مقابلہ نہ بد با جمیعت خود و اتباع و بعضی ساداتان گشتہ از پنجاہ شصت ہزار  
کس بنود آمدہ نہر سے خشک کہ حق بسیار و غم و پیچ بے شمار و برگزار ہا سے معرا شمار خاردار داشت پیش رو گذاشتہ عقب  
آن توپ خانہ کمر داشت با سلوک چیدہ مستندہ مار بشتست از یک طرف پلٹنا سے شجاع الدولہ را بر کر و گے سرداران  
خود کہ اکثر سے خواہ سراہان و لا و مستر سرکارش بودہ اند و از طرف دیگر پلٹن ہا سے انگلیشہ بر کر و کی گتہا ن و ہجران ہر شہنشاہ  
کارزار دیدہ از اطراف صفوں افغانہ غیرہ مقابلہ راہ باہر ساندہ از دریا چہ عائل گشتہ شروع بشتک توپا با تین و صنادید فرنگ  
نمودہ چون چابک دستہ انجا درین کار بر تہ سبب زینار است کہ غیر از حفاظت آہی چارہ ندارد و در وی رفتن قدر و فوج نامتسلیم لست  
بہ نسبت بی فوج ولایت کو تلع فرغانہ سالار بیک و گرنیاد بر حکم سرداران می باشد و ہر کرانکہ الفلوات و مضطرب بلور خود غارہ ایست  
و نسق سپہدان نمودہ نمی اندازد و مقابلہ این فوج و تاخت بر آئنا بر متواند کہ افغانہ بی دست و پا گویہ کسان بی شمار از ہر اہیان حافظہ  
رحمت رو بہ فرار نمادہ و گویا میرا ہی سبے عار سے شدہ لیکن حافظہ رحمت با حدود و از رفتن جان شمار سرشتہ صبر و قرار و دست ندادہ  
دران میدان مردار نام کمال و لاوری بیداری نمودہ تا آن کہ گلا توپ برسینہ اور سید ہر چند ہر امر کر نیکن از سینہ اش بیرون رفت  
از صدمہ آن جان ادا از صحبت بدن مفارقت جہت باقی ماندگان را بعد قتل حافظہ رحمت دل از دست رفتہ ہا سے ثبات بر قرار  
نماند و ناچار راہ فرار اختیار آمدہ بگر نیکنان سابق لاحق شدہ شجاع الدولہ بخرطفر یافتن افواج خود ششیدہ از فیل سوار سے زود  
آمدہ جبہ شکر گزار سے در حضرت بار سے بجاک مجر و اسیمکانت سو و ہنو و سد سجدہ بود کہ میر حافظہ رحمت پریدہ آوردند  
از کسایتیکہ اورا دیدہ بودند شناساندہ چون متعق شد کہ تہانیہ باز سر سیدہ گداشت و چون سیدہ داشت سالار جنگ برادر زن  
او خواست کہ بہستمال خاک از چہرہ او با نشانہ شیخ نمودہ فرمود کہ این خاک زیب سیما سے من است الحمد للہ کہ امر و ز انتقام  
گشتہ نیما سے بے پایان ازین جہا و سفاک سبے باک کہ با چہر من و دیگر موہین و متر دین نمودہ بودند یکام دل کشیدہ آہ  
دران وقت ضابطہ خان ہم با ہزار نفر از مجملہ ملازمان دران عہدہ ہمراہ شجاع الدولہ بود کہ گشتہ شدن حافظہ رحمت کہ شیت آت  
بانتقام اعمال آہنجا رفتہ بود و بار سے پایان ماندہ احوال جماعت افغان گردیدہ ہر اس بے قیاس بر دل صغیر و کبیر آن جماعت  
مستوی شد و تفرقہ تمام جمیعت و از و حام آمارا یافت شجاع الدولہ فوج خود را در اطراف و اضلاع محدودہ تہا فتنہ لہین  
نمودہ با تہلیم بر سبے آن ملک و احضار سرداران آن جماعت بشرط الطاعت و تہر و قبل تہر و ان فرمان دار چار و ناچار تہلیم تہا  
غیر و اخلاف دوندہ سے خان و محبت خان و غیرہ اولاد حافظہ رحمت و فیض اللہ خان لہر سبے ملے خان مزدون و ہر سبیلکہ



بطرف جنوبی و مغربی گنگا بود و شل باره و سهارن پور بود و فاشال ملک و پنج در دست حافظ رحمت داد و داد و ملے محمد و سیل  
و اخلاص و دهنه خان بود و ورین و لاجپور شجاع الدوله و آملان هم همین قسم که نفس طوف شرعی و شملے گنگا متصل  
بحد و سویا و اوده شل شاه جهان پور و بریلے و انول و تهر وین گڑھ و بدلون و غیره و نفس میان دو آب گنگا و جمناسل سنبھل  
و اودا آباد و اوده و بعض شل کاش گنج و دریا گنج و بدلیا گنج که از مملکت سابق بخش بود و در عهد صفدر جنگ از دست  
احمد خان گنج بخش منتزع گشته بنایت صفدر جنگ در قندهار تصرف مرہر رفتہ بود و دیگر ملک مقبوضہ مرہر کہ بعد قتل مستقیم  
جہان مذکور که از دست احمد شاه ابداسے در نواح پانے پت روسے داد و در مرہر مفتوحه والا و الطائفه شد این ملک را  
حافظ رحمت و احمد بخش داد و او در دهنه خان و نجیب الدوله حسب الاراضے با هم قسمت نموده ہر یکے جائے را  
در دست خود داشت و او انقار الدوله میرزا نجف خان مبار خانب جنگ براسے انصاف تقسیم مملکت مرقومہ عازم  
خدمت شجاع الدوله گردید چون بحضور رسید داخل محاکم مذکورہ را فہمیدہ از ہماہر ملک نجیب الدوله آچندہ این طرف  
گنگا شل چاند پور نہ و تہر گڑھ و غیرہ پور شجاع الدوله دادہ قدرے از ملک بخش و حافظ رحمت و دهنه خان  
کہ انتقال بصوبہ اکبر آباد و شاه جهان آباد داشت خود گرفت و حدود و قلمرو ہر و منق و محقق گشتہ ضابطہ خان را نجف خان  
مبار از شجاع الدوله رخصت و ایندہ مشغول حواظت گردانیدہ ہماہر سبہ خود گردید و بناسے و اودا و اتھا و جہود و مواثیق از  
طرفین استسکام یافت بدینان نجف خان مرض گشتہ بمحاکم اکبر آباد و حدود بلاد خود آمد و شجاع الدوله نظم و نسق محاکم  
و ہیلہ اشتغال در دیہرین ضمن اسباب انتقال شجاع الدوله از اودا و در لغیرمان خداوند بے مانند میا گشتہ ملے  
در بندران کہ خیال کش گویند ہماہر رسید و چون روز منفرشت چون مرشدے است مشہور و ہم ملاکت و ان احدے را مقنون  
نمے شود ہر وائے ازان کردہ و بطوریکہ معروف است جہا خان ملازم از ہندیان و ارامتہ و بعضے فرنگیان کہ از دست  
ملازم سرکار بادشاہے و ممتو علیہ بودہ اندہ اوداسے نمودہ تا آنکہ آہستہ آہستہ افزود و شجاع الدوله و ہمنشینان اودا  
تثویبے عارض گشت عجب آنکہ این چراحت چنین استشار یافت کہ شجاع الدوله با دختر حافظ رحمت و اعیہ خلعت نمودہ  
اورا پیش خود خواند و او از فرط غیرت و شدت جہالت کہ در طبایع نسوان خاصہ زمانہ اسے افغان سے باشد چاقوسے  
نخفے با خود برد و ہنگام کشف عورت در انما ندہ مجروح ساخت و آن چاقو را بنہر آب دادہ بود لہذا او بہ سببے آورد  
تا آنکہ این سخن مطلقا اسے نہاشت و بعض غلط بود اما بر بہ شہرت یافت کہ اسے الا ان بعض کسان ہمین سے دانند  
و علیت مردنش سے شناسند الحقہ شجاع الدوله مضطرب احوال ارادہ معاونت نجات خود در فیض آباد کہ مرکز دولت  
و دہنا ندہ جد اوداسے اوبرہان الملک است و اتمام و اکالاش اودنودہ فرمود و لبواسے پاکے آئینہ رسے گردید و میرزا سادات  
خلعت و روسے خود را بہ نیابت در انجا گذاشتہ سیدی بشیر حبیبے را کہ عمدہ ارکان دولتش بود با عانت و انالیقے او ہمین نمود و خود  
با احوال مذکور بعضی آباد رسیدہ

در انتقال نمودن شجاع الدوله بادل پراز حضرت و ملکن یافتن نصف الدوله و معرفت بمیرزا ابالی پسر شجاع الدوله  
مبار سے شجاع الدوله بود و آنکہ آشتہ او چہرہ منجر با و سرالان گشت و ہند انکہ اطباسے حافظ و انگلیشیہ ملازمان قدیم  
و جد پدرش و تہا میرزا و اصلاح مزاج و دعا بخیر مرض کو شہید نمودہ و سوسے نداد ہر چند موت بمقتضاسے آید کہ میرزا ابالی خردن سادات

ولایت قدیمون از اجل موعود تقدیم و تاخیر نمائی تواند نمود اما چون این دو مقامی حادث ہوا ہر اسے را در دنیا بر سے از اسباب  
گذشتہ یعنی از ان سبب و بر تھے تھے باشد از حبلہ اسباب خفیہ ہم گاہے بعضے در نظر ہوشیاران متبصر جلوہ گر  
ہے گرد و در خصوص مرگ شجاع الدولہ انچہ بر فقیر متحقق گشتہ بسبب جوان میرے او دور گذشتن از دنیا بادل پر از حسرت  
چرا از ان کہ اسباب اقتدار بسیار ہر ساندہ آرزو مند اکثر متا صدار جنبد بود یعنی از اعمال قبیحہ او سبب سرکار عمدہ داشت  
و عفتا حمیدہ ہم در ذات او جمع و خلق کثیر سے از دولت او منتفع بود لیکن دوسرے کار در کمال رشتے از دوسرے و این دو  
نقائص در انتقام ہمان علما اورا بادل پر از حسرت در عین جوانی بر خوردن از دولت و کامرانے محروم و دایوس ساختہ  
بدار آخرت با نر از ان افسوس رہ گذار داندیکے خود بد عہدے با سیر قائم خان ہر چند ہرچہ بر سر او گذشت اہم مستحق  
آن بود لیکن شجاع الدولہ رائے بایست با کیکہ پناہ بود و بر وقتا کے اور ان کلام اسے عہدہ را با ضمانت ایندقت در  
توانا و حضرت سید انبیا و عترت طاہرہ آن سرور و حضرت عباس بن علی بن ابی طالب علیہم السلام مرقوم و ہمہ خود  
مختوم بنمودہ خاطر شش را در حفظ جان و مال و آبرو مطمئن گرداند و پیش خود طبلیدہ دغا سے ظاہر نائے نماید و جبہ  
گرفتہ زہا سے اور وقتا کے کج پراش را با خود متفق ساختہ او را حیلای مقید گرداند و جمیع اموال اورا از جواہر  
دا شرسنے و انواع اجناس ضبط نمودہ پر کا سبے براسے او گذارد و دایم مقتدر سے را با لگا سے محتاج برابر گرداند و دم  
آنگان بد در حق و ذلیفہ خواران ممالک محروسہ خود کو شاید در حساب و شمار از لگو کج مضاعف خواہد بود و یک مسلم  
ہمہ را از وجود و محاش آنرا محروم دیوید و اراضی و دیہات آنرا ضبط نمود و خلق کثیر سے از ان جملہ در خانہ را بغیرت و ناچار  
بیتہ بفاقتہ سے متواسے مردند و بر تھے گدائے مبتلا گشتہ اوقات حیات را بقدر دنا کا سے بسر بردند ممکن است کردہ  
بیت کس از مشائخ ہر رائے مرکب یعنی امور نا شایستہ کہ موجب سوزنن با فرقہ مذکورہ تواند شد بودہ باشند اگر  
تنبیہ آن جاہ و منظور داشت با سیتہ کہ تفتیس و تفتین درین خصوص بعمل سے آورد و او سے خود آن لوگو در چنین مواقع  
کمال اغراض سے فرمود و سلاطین و حکام نخل اللہ اند چنانچہ او تقائے شانہ روزے را بنیک و بد میرساند اینہام بخلق  
اسے کار فرما گشتہ روزے کے با مطلق مہمند سعد سے و لیکن خداوند بالا دست با بعضیان در رزق بر کس نسبت  
سوم پاس عرض و ناموس مردم خصوص ابلع خود کہ تیریداشت و در مسافرتن جا اسے خاطر خواہ خود در شکستن برت  
رعایا و ملازمان از ایذا و افترا و غرہا پر وائے نے نمود و چندین بار مردم با این سبب مناسبت ایذا یافتہ خانائے بسیار کسان  
مع اموال شان بر باد و تباہی و بلیا ماران و باب عمارت سہ کار شجاع الدولہ رفت و تظلم و استغاثہ فرق مذکورہ  
را بغیر از خدا و گیر سے ششوا بنود ہر صورت چون کار از عالم گذشت و امید حیات منقطع گشت تو دلچ از زن و ما در و احباب و  
روز چہ بنہ بتایخی بیت دوم دسے قہر دسالی ہشتاد و ہشتم از ماہ و از دہم ہجرت ازین عاریت سہر استقال  
فرمودہ علم در کشور بجاز و بطور تو از مذاقت شماران مہتر سہر سے کہ روز غراسے او در فیض آباد نمودہ مختصر رویدادہ  
احد سے بنود کہ بزعم و فزع مکرہہ باشد محبت خان خان خانم رحمت کہ خوبیا سے او شرح نمیتوان و ادیش فقیر نقل میکرد  
کہ با آنکہ من بر باد دادہ و اولوم و ہرچہ از دست او بر افتہ ظاہر است با این حال غم استقال او را نحو سے متاثر ساخت  
کہ خود را سے نتوانسم و سیلاب اشک از چشم اسے من ہار سے بوسے گویند چنانچہ پیم اعلا شور اور یعنی مجلس  
گاہے اتفاق سے شود کہ کسے بے رقت نظر سے آید ہمیں صورت در تمام محوطہ حصار فیض آباد بود و گمان سے در



کریج کسے بے گریہ و زاری سے بودہ باشد سالی قبل ازین بر پشت یا شاہ او داند مہر سید چون پدر و جد او برہان الملک مرض سلطان مردہ بودند اندیشہ مرض مذکور کردہ مبلغ پنج لک روپیہ نذر کرد و بعد شفا یافتن ایفا سے عہد نمودہ مبلغ مذکور با ما کن مقدس فرستاد اما چون اجلاس ہمیں مرض مور سے متاثر ہو کر ہر بہین غلبہ مبتلا گشتہ در گذشت بعد تفصیل و تکفیل جنازہ اش بطوریکہ در ملکات ہندوستان رواج دارد ہج قبلا ت سوار سے اورا عا فر ساخته بر آوردند میرزا سطلے خان و سالار جنگ ظفریہ عہد سخن خان مرحوم کہ برادران زلفش بودہ اند با ہج ارکان دولت و نمک پروردہ ہا سے ادع علوم ملازمان در عایا شایستہ جنازہ نمودہ راہ سے پیو دند هنوز تا باغ گلاب کہ براسے بد نش تر شد جنازہ اش ز سیدہ بود کہ پسر سعاد متداو سیدنا امانے را کہ با صفت الدولہ مشوراست تہنا سے جانشینے پدر اضطراب و افرہر سیدہ اندیشہ فرو گرفت کہ مبادا سے ارکان دولت دیگر را ازادلا پدرش بر مسند فرمان روا سے بلبوس میسر آید بنا برین مروت و عیا مایر طاق نیان گذاشتہ متوسلان خود را تا کید نمود کہ رفتہ ہر دو خالو ہا سے او مرزا سطلے خان و سالار جنگ را بتقدیم تمام از مرثا شایستہ جنازہ برگردانید و بجنو ش آند

ذکر جلوس نمودن میرزا امانے آصف الدولہ بر مسند جانشینے پدر و بر باد دادن مواد استعداد ریاست و کامرانی و در ہم شکستن دستہ ہا سے قبیح و برہم نمودن جمیع انتظامات عہد شجاع الدولہ و عروج یافتن میر مرتضیٰ طباطبائی برادر زادہ مصطفیٰ سے خان بر تربیہ نیابت کل و بعضی از سفاست ہای آن بزرگ دودمان

چون محمدان آصف الدولہ میرزا امانے بطلب میرزا علی خان و سالار جنگ رسیدند اول این ہر دو برادر عہد شمساری حضور علیا خواستہ انصاف از امانے را مناسب ندیدند برادر دیگر بابت تمام قلبداشت و فرمود کہ خواہے بخوابے باید آمد ہر دو برادر مذکور مجبور گشتند و دیگران احوال برانیموال دیدہ مرتضیٰ خلعت جانشین را نصیدہ با مید پیش آمد و دیو سے طلب برگشتند و آصف الدولہ بنا بر مشورہ گذشتہ بتقدیم تقسیم کرل کیس دیکہ دیگر از کوسا سے انگشیر را کہ در دست شجاع الدولہ حاضر بود و بدینہ گفت کہ رنگ مناسبیت و نسبت اینزدی مبار سے شدہ الحال را برست جانشینے پدر باید نشاندہ سرادران هر قوم مجلعت را مناسب نہ اندستہ تسلیم نمودہ امر بتام سے فرمودند کہ بماندہ را از حد پدر و دود و عدو ادا سے مبتدئ خیر و صورت پذیرفتن امرش نمود آندا دیدند کہ پسر کلان شجاع الدولہ ازین ہمسر ہمین است و حسب الارش استحقاق جانشینے پدر دارد و ناچہ سے رہہ بکہ فائدہ فائدہ حال سے شود و ستاد بر سر او بیستہ اعیان و ارکان خانہ اش را احضار فرمودند فقار چیان و اسباب نوبت خانہ نیز حسب الطلب او از امانے سے مشایستہ جنازہ شجاع الدولہ بنجار خانہ رسیدہ و اعیان و اشراف ملازمان نیز حاضر آمدند و خلعت سعاد متد کہ گویا از نو و مسند این روز بود نشاندہ سے تمام برست یا است جلوس نمود و ہنوز مرد مے نام و نشان کہ با جنازہ پدرش ماندہ بودند انفرار از دین جبہ او نیافتہ بودند کہ خدا سے فقارہ شادمانے از میرزا امانے بلکہ گویا بر مسند فرمان روا سے ممکن گشتہ میر مرتضیٰ خان برادر زادہ مصطفیٰ سے خان را کہ میر سامان خانہ او در عہد صاحبزادگی ش بود خلعت نیابت کل دادہ و ہفت ہزار سے صاحب نوبت ساخت و ما سے و مراتب نیز بخشیدہ و بخطابہ فقار الدولہ سر فراز گردانید و نقاسے پدر مثل امیرج خان سید سے بشیر و غیر ہما از متوقعات خویش بایلاں کرد دیدہ ہر سیکہ بلکہ خود افتاد ایرج خان یہاں حصول اسناد از حضور روئید

مہارنے وفات و اتحاد با کجف خان بہادر رخصت گرفتہ روانہ شاہ جهان آباد شدہ بدر رفتن خود غنیمت شمر دہد بہر سہل متعہ صحت الدولہ  
 مع کل افواج از فیض آباد بطلت عدم موافقت با مادر جدہ خود بطرف گنٹوشتا نشت بد بیردن رفتن از شہر مادر خود را بنیام داران  
 زرباسے خزانہ پدر فرستاد چاکر شجاع الدولہ را اندر انبار شاہدہ و فادائیا از زن خود کہ در ہنگام انتقاد مصالحہ با انگلیشیان دیدہ  
 ہمہ بدست او سے سپرد و انواع کلمات ناخوش با سپہر مادر در میان آمدہ آخر بدادن زر مست بہ بشیر فارغ خطے قبول نمود و مصالحو  
 ظاہر مبلغ پنجہ گمر رویہ از مادر خود گرفتہ فارغ خطے اخذ اسوال پدر نوشتہ داد چون میرزا انے چند نظر از تلکہ را بقربب اختتام  
 دادہ در خدمت خود رسیداشت و آئنا ہمہ وقت حاضر و چون سایہ در پے او سے بود نہ الحال کہ با اختیار خود و مطلق العنان گردید  
 ہر یکے از ان بیارہ اسے ہند و رافظا بہا و مناصب و خدمات مندہ و در سالہ چندین حد سوار و پاکے با سے تبار دار دادہ  
 اتہا را بسیار کمالی تقرب بخشید و یکے از انہا را حکومت بمسواڑہ داد اما خود را گویا بد نام گردانید و یکے از کماران پاکے خود را  
 نیز در زمرہ بہان مردم منسلک گردانیدہ راجہ ہر خطاب داد و مجمع مقر با نش غیر از پوچ دادانے نیستند بد چنے سے بہ لکنور رسیدہ  
 در انجا متوقف گردید و پس از زمانے بطرف اٹارہ کہ منہلے حدود ملک اودہ و انتر بید است رفتہ و خیام و مسکر کشت بسیار  
 نمود و در انجا برادر خود میرزا سادات طے راح سے سیر سے بشیر شنبے طلبداشت چون حاضر آمدند اول سید سے بشیر را مورد عمو غفلت  
 گردانیدہ غافل ساخت بد مصباسے چند کہ مردم تعینہ اورا ہم مائل بطرف خود ساختہ بود چند سے از جماعہ داران را مخفی اشارہ  
 نمود کہ سیر سے بشیر را گرفتہ بیاورند سیر سے بشیر سائے قبل زائد و عام مردم بر این ماجرا سے لگی یا نہ با بعضی غلغلا نش نمید بود  
 کہ کہ کنبہ مردم با مورد سید نہ میر بہادر طے سیر سے از بجاسے بارہ ویرینہ رفتن محشے رقوم دستخز در یا سے احسان  
 بیکران ادب و رسیدے بشیر گفت کہ من تا نہ ام این مردم را بنجو دشمنوں سے وارم و تو ہر قسم تو انے خود را ازین ملکہ بیردن کن  
 و بعضی دیگر را کہ اعتماد سے بر آئنا بود سفارش سیر سے نمود کہ در یا از بنجا قلیل فاصلہ دار و بز دے تا ہر ش رسیدہ بشیر را کہ مادر  
 شہناک پروردہ او انیم بکہ و بکجف خان کہ آن طرف دریا ست باید رسیدہ و اسب سوار سے خود کہ تیار داشت بشیر را برادر سوار کردہ  
 چند کس را ہمراہش داد و گفت تا پاسے دار سے بگریز وین عرصہ قاصدان رسیدند و برخیزہ بشیر شور شے بر پا گشت و او درین  
 آشوب بدر رفتہ را مقصد گرفت میر بہادر طے استقبال مخالفان نمودہ در محن خیمہ بشیر با کمال دلادری سے سوار آہنگا گردید  
 و او در دوسے در را سنگے دادہ تا دم آخر کشید و تا نصف ساعت نگذاشت کہ کسے داخل خیمہ خاص بشیر گشتہ بر احوال ادا اطلاع یاب  
 و دین عرصہ او نصف راہ رفتہ قریب با صل مراد رسید و مجبور دور و دوری نمودہ از حد و آصف الدولہ سالما بیردن رفت و در انجا  
 میر بہادر طے شربت شہادت نوشیدہ بشیر گلزار جنان خرامید بد از ان جویندگان بشیر چند اگہ جستند اثر سے از ان آہو سے سیاہ  
 خودہ نیافتد پس آصف الدولہ میرزا سادات طے را از علاقہ اختیار کار ملک رو ہیلہ کہ پدر بر اسے او مقرر کردہ بود بارداشتہ  
 صورت سنگے را کہ او ہم از عمد پدر بدیو انے سرکار ممتاز بود بران کار مقرر ساخت و اقدار تختا الدولہ در نیابت بجائے رسید کہ  
 از آصف الدولہ نامے پیش جانہ برادر کالان خود را کہ سید محو خان نام داشت خطاب اقتدار الدولہ بہادر و بانیدہ نائب صوبہ اودہ  
 گردانیدہ برادر دوسے را کہ مسز خان بود خطاب مغز الدولہ بہادر و بانیدہ نیابت صوبہ آلہ آباد بخشید و ہر یکے از اقربا و احد قاسے  
 خود را بر نائب زیادہ از زیافت رسانیدہ جمع ملازمان قدیم و جدید سرکار شجاع الدولہ و آصف الدولہ را ہم بنیابت در عجب تسلط  
 متوکل خود گردانید و برادران و سببے اعمام خصوصاً ہر دو برادر حقیقے ادا سباب امارت میا داشتند و کسے را بمجال فائدہ نداد  
 و ہم مخالفت تو اندوز د

ذکر همین شدن سطر و خط از کونسل کلمته براسے حاضر بودن در حضور آصف الدوله بطور زمان  
پدرش شجاع الدوله و مغرول شدن در اندک زمان و همین شدن سطر جان بر شش و بکاسے  
اوبسی و خواش جبرئیل کلا درن و ظهور اکثر حوادث و فنن دران دیار بحیثیت خالق لیل و نهار

در حاکمیت شجاع الدوله و در قون شدن او در کباب باغ فیض آبا و گورنر هشتنگ بهادر سطر و خط را برای حاضر و ناظر بودن بر اوضاع  
و اعمال آصف الدوله و فیضیه عهد پدرش مقرر کرده و فرستاد و منتهی سیر بر در و سطر و خط گذرشته بود که جبرئیل کلا درن و ذکر نعل  
نس و سطر و خط گیس از طرف کپنی و پادشاه انگلیشه براسے اسکات احوال گورنر هشتنگ بهادر و جلالت جنگ مسلحانه را  
کونسل لندن و دار السلطنه انگلند ولایت فخره انگلیشیان در رسیدند و تقریبات چند که ذکرش در دفتر دوم منقل شد و اما تبادله گورنر  
غالب آمد و علامه انگلیشه هر جا که بود بر دفن تجویز و خواش اصحاب نشسته ذکر و طے از عم گورنر عماد الدوله و سطر و خط هشتنگ بهادر مقرر گشت  
عمل دست نشان گورنر قوم مغرول شدن در همان ایام سطر و خط هم به علت دست نشان گورنر مغرول شدن به پای او و خواش اصحاب  
نشسته مقرر و حمایت جبرئیل کلا درن سطر جان بر شش و خط شرجون جوان هویشاری بود آصف الدوله و راجع عمل بر روی کار آورده و از آن  
راسته دست تعریف به انائی و بالمر فیه ارازا کرد و در جمیع کارهای ممالک محدوده شجاع الدوله مرجع مل و مقدر امور و مختار کارهای سرکار  
آصف الدوله گشت مختار الدوله نائب فخره مقرر آصف الدوله و جمیع عمل و اتباع او سفاک بے خود بود و او چنانچه پدر چندی کوفیه و مراد  
آن را در تبریه شد و ذکرش انتشار اندک تا سے آید به راهبای العین مشاوه نمود و مردی نیز که در اوصاف نمایانی نیست در لوح انسانے  
در تراز انما هم آنا خوانند و بے شائبه تحلف بهائی چند بوده اند و صورت انسان گویا در شان آناست انهم کالافعام بل هم فضل سبیل  
القصه سطر جان بر شش و خط الدوله را بقیه کلمات خوش آید که به حمایت و محامات عظیمه اذان استنشام توان نمود و گفته برین  
محرافت آورد که ملک بنارس و غیره ملاقه راجه بلوچستان که به میت و پنج که در و به بالکره سے و قریب بقفا و کمره و به داخل آنا  
به کپنه به آذان اصم ابده بهمان قدر سخنان بے فروغ خوشنود و مغرول گشت آصف الدوله را که کار سے با ملک داریش  
نیست زیانے سطر جان بر شش و خطان هم و امید گفته باشد در مضار سے ساخت و بلا تا مل اسناد عطف سے آن ملک به کپنی نوشته  
ما و گورنر هشتنگ بهادر اگر چه ازین ممر که کلک شل بنارس میسر ممالک مسخر و کپنه گردید نهایت خوشنود گشت آنا ازین حیت بخود  
تا بنارس برای ملاقات شجاع الدوله آمد و ملک بلوچ ظاهر با انواع تدبیرات از شجاع الدوله درخواست و شجاع الدوله حاضر و پذیرا گردید  
بنارس و غیره ملک بلوچ را مراد و جان بر شش و خط که در حکم قطره از دریادار دین سولت و آسانی ملک ذکر و رفته میسر ملک کپنی گردید  
و بخیر و سلاطین انگلیشه انجامد و باب کونسل ولایت نام علیه بهر ساینده اند که در شش و خطان خوشش نیامد و مختار الدوله نادان با وجود چنین  
اوضاع نمایان براسے استقلال و حمایت خود هیچ گونه عهد و پیمان از راه باب کونسل مکلفه گرفت اگر نخواست در چنین حمایت عظیمه نیاسے  
کارهای خود را از حضور کپنی و راه باب کونسل ولایت انگلیشه مستحکام میداد و کسی را بحال آن نمی شد که لیل و انگاه تنه سے نماید تا به کپنی  
چه رسد و اگر احیاناً گشته سے شد در انتقام و محامات قتل او قیاسے بر پاسے شد بلکه زیاست آن ملک از اولاد شجاع الدوله و قتل  
گشته با اولاد مختار الدوله رسد رسید لیکن چون دواثر فکلی شقیه استعمال ایا سے این و را راست هر که از بدو است ربه النعم اینها  
بے شود و پاک یکدیگر به کاران روزگار و دنیایت و نادا و هو مشیانه معاملات و سے داده هر کارتنے که نباید سے کنند  
و آنچه باید بفراخ اذان و در ترمیر و نه القصه بنارس با تواضع و فدا حقش از ممالک محدوده شجاع الدوله منزع گردید و بهر نیکار و

عظیم آباد کو دید و در محالطت مائے ولکی صوبہ اودہ والہ آباد و تھکر گڑھ و کوڑہ و اٹاودہ وغیرہ ملک روہیلہ نیربے رفساد اطلاع سر  
جان برشتو بیچ مرے اسٹانیا یافت و آصف الدولہ کر برامی فارغ بالی و آسایش خود بہا ملک ملید علی رؤس الاشهاد گفتن آغا  
نشا کہ سر جان برشتو برادر من و مالک و مختار کار باست ہرچہ بفرمایہ ہمہ با اطاعت نمایند و از انواج آراستہ پدر و سر داران  
بر عمدہ آوردہ او آوردہ و نامطعن بودہ انہی تخواہ آہنادر جب اخراجات بیودہ خود عبث و بی فائدہ سے شمر دہندار باطن قاسمہ  
استیصال آہنادر کی الحقیقتہ خود را بے پرواہی ساختن بود گشتہ درین داعیہ کو شیرین گوشت

ذکر جنگا بندی آن صفت الدولہ مختار الدولہ را با نجیب پلٹن و مستاصل شدن فوج مذکور بتقدیر لکرن

تہاج الدولہ منور چار پنج ہزار کس نجیہ سے مجلس شاہ جان آباد و اطراف و جوامع راج منورہ نے تقریباً نود و پوہیہ موجب  
مقرر کرد و سید احمد مائے راہر باست آستانہ منورہ در رسمیت آہنادر باطن پلٹنہا سے انگلیسے اہتمام فرمود ہر چند بد قہمی ایشان  
فتیلہ وار بود و اور شلک چاہکے و چالاکے براہ حقارتی داشت بلکہ حسرت تر از ان چہ درین جماعت مجاہد بودہ اند و پاس خاطر  
دوراعات ایشان را وہ از دیگران سے شدہ آصف الدولہ کہ از رفتارے پیر بیزار و در فکر بر انداختن آہنادر بے پرواہی ساختن  
خود بود آہنادر کہ بطرف کاسپے متوجہ بودہ اند طلبید چون رسیدہ نود و تراز لشکر خود امر با قاسم نمود و فرمود کہ تو پہا را داخل  
توپ خانہ نمایند آہنادر بعضیہ ازان اضراب داخل توپ خانہ نمودہ یک ضرب یاد و تا نزد خود آمدند بر اسے فرستادن آن مرد و ضرب  
و بند و تمام حکم نمود آہنادرانستند کہ ارادہ انداون طلب و استغاثت و بے آبروئے و تفرقہ انجاء منظور و اور جواب دادند کہ ہر گاہ  
چنین حکم سے شود وجہ شاہ ہرہ ما کہ در سر کار است عنایت شود تا بدقت و تو پہا داخل کار خانہ و خانہا مائے کہ وہ آید بر آشفستہ  
بمختار الدولہ فرمان داد کہ آہنادر سراسر بے سے نمایند بہا دیب و گوشمال نشان باید بدراخت او عذر خواست کہ ملازمان سرکار  
و حق بجانب دارند و وجہ را بعد خود سے خواہند دیگر غصے نیست گفت اگر شہر سرشان نے بر دید ناچار من سید دوم اودہ  
کہ ہر گاہ خود قاعدہ شود من استیلا کثرت غمیر در عالم نوکر سے نامناسب و موجب کمال آزر و گے و بر سببے فیما بین خود را بود  
بغیر وقت اطاعت فرمان نمودہ با فوج ملازم خود متوجہ سرکار سوار شدہ بمقابلہ شافت آہنادر چار یا آنکہ میرا حمد مردہ و سر دارے  
نہا شتند بازم منوف آراستہ جنگیدند و کار بکائے رسیدہ بود کہ اگر انک امانتے از جائے آہنادر سد مختار الدولہ را در پیش رو  
بر مانند لیکن چون از دحام بطرف مختار الدولہ بسیار بود و سامان بے پیمان ہمارا داشت بود و خوب دلائق و مقنول و مجرد  
شدن یا ران موافق کہ جماعت کثیر سے از طرفین رہگاہے بید سے عدم گشتہ شرمزہ لیلی چون مجرد و مایوس از نظر با تے  
ماندہ آن زمان ہر یکے راہ فرار پیش گرفتہ بطرفے خزید و خلقے بسیار از طرفین کہ ہمہ ملازم آصف الدولہ و زور بازویش بودند  
تا بود و تباہ گردیدہ ان اہل شادمان و خوشنود گشت اکثر سے از ملازمان خصوص منی خواجہ سریان کہ شجاع الدولہ بتیج افواج  
انگلیسے آہنادر اجل قرار دادہ ہمراہ ہر یکے شش ہفت پلٹن و چندین ضرب توپ و اسباب و سامان آہنادر و منورہ بود و  
صاحبزادہ ہند مقابل سپے بروہ خیالاتے چند و در دل خود سے تراشیدند از ان جملہ بہت خان خواجہ سرا کے کہ بسیار مستعد علیہ  
شجاع الدولہ و نے الحقیقتہ خاصے از جہاںے بود با مختار الدولہ و عو سے ہمیشے راستہ سرا با طاعت او فرستے آوردند و اگر  
تا پایتبا ہمدگر و سے دادہ بواسطے و وسائل تصفیہ سے یافت درین ضمن کیونست کہ در تہا افزودہ و از حد آمیزش تجاوز نمود  
و آصف الدولہ نیز در باطن از مختار الدولہ بسبب اقتدار و خود رائے او و اتفاق با سر جان برشتو آزرہ گشتہ در فکر بر انداختن

اوی بود بخت خواہ بر سرے مذکور کہ بمرکتی مشور بود بر دایم آصف الدولہ پنی برود خواست کہ بطوری قالیو یا نہ کار مختار الدولہ را با تمام برسان  
نے انجیر رضا ہی آصف الدولہ دین خصوص حاصل نموده باطناً بامیرزا سعادت علی ہم سازش کرد کہ ہر گاہ من مختار الدولہ را تمام کنم شما  
مے الفور بایندگی کی داریہ سوار شدہ حاضر آیدین اور آگشتہ حضور آصف الدولہ خواہم رفت در ہمان گیسے کار او ہم با تمام رسانیدہ  
شمارا برود سادہ ایالت خواہم نشانیذہ

ذکر انجام یافتن ایام عمر و دولت مختار الدولہ و بخت خواہ بر سر از پے ہم  
و بدر رفتن میرزا سعادت علی در حد و نجف خان صبح و سالم

چون مشورہ ہاسے مرحوم القدر نصیم یافت بخت خواہ بر سرے از سر نو بکلیہ و تزدیر بناے آشتے باگو آشتہ و محمود و موافق  
کا فزکہ دران در بار و رواج دار و در میان آورده و عوت مختار الدولہ نمود محمود انکہ از اذل روز تشریف آورده ہر دو وقت  
لحاحم بختناش خورد و اوقات تمام روز شب بلو لب ہمانجا بگذرانند و از شرب بدولت خانہ خود معاونت نماید چون مرگ او  
رسیدہ اوقات حیاتش مقفے گشتہ بود قبول نمود روز موعود کہ پایان زندگانش بود بدر بار آمدہ و از آصف الدولہ رخصت گرفتہ  
نما صد خانہ بخت گردید بخت تا آن زمان بعضی مخلصان خود را کہ ازان قبلہ ہر دو خواہم زادہ میر قرة اللہ بر اوران عیس زاد  
میرالو بران میر باقر و ندیکے مراد علی و دیگرے لطف علی نام داشت برارادہ خود آگے دادہ قبل مختار الدولہ را ہر پنجت  
چون مختار الدولہ بکروفرآست ہر خانہ بخت رسید بخت تا سر دروازہ استقبال نمودہ کمال تواضع و فروتنی از سارے  
فرواد آورده بچاکہ براسے او منہ سے گسردہ بودند آورہ نشانیہ چون موسم تابستان بود در لشکر اکثر باب استقامت درساکن  
نمودن راکندہ تہ خانہ ساختہ بودند بخت ہم خانہ بیکان در جاسے خود آراستہ گویا براسے ہمین کار میا داشت چون  
آفتاب بخت مختار الدولہ را بکلیہ نمود کہ در خانہ بایہ نشستہ او با قفقاسے قضا پذیرفتہ درآ بخت بخت بخت بخت بخت بخت  
کہ رخت در بار از بکنہ با نام و بے نکات بنشیند و زندگے مرغوب اش را ہم حاضر ساختہ اقدار افراہ بگوش درآ و رختیہ اناقر با  
مختار الدولہ بحضور نقیرے گفت کہ در شراب سے قتال آہستہ آہستہ داوہ بودند اگر نئے کشند باز ہم مختار الدولہ سے مرو خلاصہ چون  
قریب نصف روز گذشت ممتاز الدولہ بختیہ از مصاحبان را ہم رخصت کردہ بختیہ خواب آخرت مستد کہ دید چون از ہل ہل ہل  
کے منانہ و خدنگاران ہم جا بجا آرام گرفتہ میر مراد علی و برادرش با و دسکس و دیگر بختیہ بختیہ بختیہ بختیہ بختیہ بختیہ  
بے و رنج بیکش را نیزہ ریزہ کہ درند و بختیہ از خدم او کہ حاضر بودند از خوف جان گریختہ خبر بختیہ اش بر دو بخت خواہ بر  
فرج خود راجت توپا تیار کردہ با و دسکس بختیہ تیار و مستد حضور آصف الدولہ را مستفغان الہو اب کہنے ہارا بانوگ حاصل از خیر  
آصف الدولہ توقیف فرمودہ اوراتما گذاشتند کہ بحضور درودا ہم درین سکر مسلح و پیران شمشیر کشیدہ آمدہ آداب مبارکباد  
تقدیم رسانید کہ دشمن دے نمت را حسب الامر کشیدم آصف الدولہ بر جان خود ترسیدہ گفت شمشیر کشیدہ چو آمدہ گمراہ  
من دارے گفت چہ حال کہ داعیہ نک مرا سے راستہ باشم گفت شمشیر دور کن آن اجل گرفتہ شمشیر را دور انداخت چون  
بے شمشیر ماند آصف الدولہ بمر دم حاضر اشارہ نمود تا بکشند حسب الامر او ہم ہمان نفس سرور پے مختار الدولہ گذاشت عمو  
یا خانو سے او کہ میرزا سے کلان شہرت داشت و اکثر در حضور آصف الدولہ سے بود بعد گذشتہ شدن بخت در رسیدہ اورا  
مقتول دیدہ و تیر کشنہ براسے حفظا کہ و سے خود تیغ کشیدہ گفت اگر کے عرض من بنا شدہ را ہم با کے توفیہ نیست مضافا

یہ خود ترمید و گفت بیرون رکھی را با تو کاری نیست ادببانگ بلند گفت کہ اگر او برو کسی با او متعرض نشود او ہم منتقم شمرده در رفت چون  
جراتی داشت کسی ہم با او دنیا و نیت میرزا سادات علی بجز و اشتراک نشسته شدن مختار الدولہ خود را بصلاح و یراق آراستہ بر اسب خود سوار گشته  
تا بنجہ گسائیگان کہ سالاران عمدہ لشکر بودہ اندر رسیدہ تمام شدن مسنت خواجہ سرا شنید چون باین بیات برآمدہ بنام و انگشت نمائندہ بود  
درست پا چہ گردید کہ چہ کند مقدور تا جتن بر میرزا مانے آصف الدولہ داشت نہ یارای ماندن ناچار از گسائین استمداد نمود کہ اگر رفاقت  
کنے برادر را بر داشتہ کار از پیش سے بریم و تراور ملازمان درجہ اسطے خواہد بود گسائین جرات یافت چون میرزا سادات اسطے از  
غیرت گسائیگان مایوس گردید اسب جلد گامے در خواست او ادیان سوار سے خود را کہ جے جیل کردہ رفتن متعا دو نہایت سبک رفتار  
جلد گام بود و تیار کردہ فرستاد میرزا سادات اسطے بر او سوار شدہ با تفصل حسین خان کہ تا لیل و مرہے و مجلس بود و مدد دوسے  
از رفتار در رفت و بدون مزاحمت سالما از حدود ممالک آصف الدولہ گذشتہ در حدود میرزا بخت خان رسید و او انفقار الدولہ  
بخت خان بہادر شنیدہ بقدم نیاز مند سے استقبال نمودہ ملاقات فرمود و با احترام و عزت آوردہ در خانہ خود جا سے فاد  
و ملاقات چند براسے مہاش او مقرر کردہ چند ہزار سوار و پیادہ بر نفاقت او ملازم گردانیدہ اما در آمد در رفت و ملاقات نہایت پاس ادب  
مرہے داشتہ آمدن میرزا سادات اسطے را بجائہ خود کمتر سے خواست اکثر خود رفتہ در نہایت فروتنی و تواضع سلوک  
سے نمود و اگر احیاناً تیر ناسے مر قوم بخاہد اش سے رفت تا سر دروازہ استقبال نمودہ آوردہ بر مسند خود سے نشاند  
و خود با د ب فرود سے نشست :

ذکر مقبور گشتن محبوب علی خان خواجہ سرا کہ از طرف شجاع الدولہ حاکم  
کوٹڑہ و اٹا وہ بود بہ دست کپتانان انگلیشی حسب الامر آصف الدولہ مجبوراً عقل مشور

سرواران عد شجاع الدولہ بلا محاذہ این حرکات و اذنیاع خاطر پریشان و ہر یک بد گمان گشتہ چارہ خود جستن آغا زہنا و تہا چون  
در ہندوستان الحال نوکر سے فائدہ و سردار مقتدر سے ہم چنانکہ صاحب غم و جرات و سپاہ سے دوست عالی سے ہمت  
باشد در قطر سے از اقطار پیدا نیست تا چار ہمباشات سے گذر آیندہ ازان جملہ محبوب اسطے خان خواجہ سرا سے کہ اندک ماہ جرات  
و غیرت و ادب بشما ہدہ الطوار صاحب زادہ خود حیران بود کہ چہ کند اما فوج و اسباب شایستہ ہمراہ داشت مع سوار و پیادہ ہا سے  
برق انداز چہ تہا سے جمیت وہ دوازہ ہزار کس با او بود و در طرف کوٹڑہ و اٹا وہ کہ بعد و ممالک مرہے افعال دار و حسب الامر  
شجاع الدولہ بکڑ و ذمارت در کمال سطوت و اقتدار سے گذر آیندہ آصف الدولہ را استیصال افواج ہمسایہ او ہم در خاطر گذشتہ  
را عیہ آن نمود کہ او بطرف سے بدر رفتن نیافتہ مشغول گرد و با بعد و دوسے در حضور آمدہ حاضر باشا و وزیر باین ارادہ سے پردہ  
سے خواست کہ اگر آصف الدولہ ارادہ خود اٹار کند آن زمان بنا چار سے تنگ نمک حراسے بر خود گوارا نمودہ بڈ و انفقار الدولہ  
بخت خان بہادر ملحق گرد و آصف الدولہ با ستر جان بر شش مشورہ امر ذکر نمودہ فوجے ازار باب انگلیشیہ بسر وار سے  
کپتان سے چند باین کار مین نمودہ مخفی از اغیار روانہ نمود و سبب بر کنن افواج لازم خود از پنج دین آنکہ چون آسایش  
حوس و روز و شب مشور با معاصیان خود بود و از ہمار سے کہ غیر باز سے مظانہ شل پتنگ پرانے و مرعہ جنگا نے  
و چو پڑ و اشال و کت باشد نہایت نفور و میرزا است سنے خواہد کہ ساختہ بلکہ آنے رجوع بکار ہی ریاست و سروری نماید و کار  
واسپیر سے چارہ نہ اندر و نیز از اشغال با مو غلیبہ و فکر بلج و معاجبت بملاہ دار کان کار گزار ہو شیار و استملع جواب و سوال آہنا

و ملاقات و محبت باہر کیے از ملازمان و قلیہ و دوجہ سے آتا و صحت الدولہ یا دیگر اعمال النواح کمارہ و آلام بنا بر راست است اما کل  
 امور مذکورہ برادر اگرچہ آنے ہم باشند نہایت دشوار و از جملہ منہدات بلکہ محلات است و انگلیشیان راستے و اندک وجود شل من سردار  
 بے آزار و منتظر داشتے راستے بایز ادا منظر من ہرگز نخواہند بود و بہتر آنکہ زمین ملک دار سے بہت آہنا سپردہ فارغ انبالا بسرم  
 و اصحاب انگلیستہ کہ نہایت فطن و ہوشیارانے تحقیقت وجود چنین کسے را لطیفہ ضمیمہ و نعمت غیر مترقبہ شمرده و نحوے ناخوش  
 خواستہ اور اربع اصحاب و مطلق افغان داشتہ اند و کار سے با دو اتہار عزیز او نہ اند بلکہ آفتہ کرا و مصفا حبان مرغوب اورا باید  
 بسیار داشتے راستے و خوشنودش سے دارند دیگر کل محالات ماسے و لکے و اختلاش مع انواع و آراستن اسباب مسدوب  
 بر قبضہ اختیار خود داشتہ و پر وہ نام از مالک ملک و فوج و خزائن و جمیع کار خانہا و اسباب و آلات مروب خود اند حسن  
 اتفاق آنکہ طرفین ہمدگر را مستقیم سے شازند اما خانہ شجاع الدولہ و دیگر یا گار ادراسے غلام و درین ایام تمام مقام سلاطین ہند و خانہ بیک  
 مردم و عمدہ و عمدہ زاد ہسے این مملکت و سید بود مسکن و اداسے بعض از ازل و پوراج کہ مصاحت اصف الدولہ دارند و اندہ اثر سے  
 از ان بزرگواران بلکہ اقربا و خویشان شجاع الدولہ و صفدر جنگ و برہان الملک پیدائستہ جا بیکہ محبت سے ہزار سوار ہزار و پنجاہ  
 شصت ہزار زیادہ برق انداز چابک دست و ہزاران عمدہ ہسے ہانام و نشان بودہ اند و تجار و مشائخاں ہر پیشہ در کمال رفہ  
 بے وسواس و اندیشہ بسر سے بردن لشکر او ہمسرے ہا سوار اعظم شاہ جہان آباد و مہور سے ان داشت اعمال شل و ویران  
 و مغل کے چند شہ و حیران و پریشان افتادہ اند و عمدہ دیگر رفہ و جاہ دارند و پیادہ ہسے کسریہ چند اند کہ در غیر این زمان نوکرا  
 دوسرہ و پیہ سرمانہ و غرض اعتبارستان بود و فیلیان و اقربا سے آتا و کماران و انکار خانہ معتد و اداوے الالبصار القصصہ  
 اکتانان نوکر باس چار ملیں جہان رتن طرف و دیگر شل مسافران کہ از ان را گذرند متعل بہم کہ محبوب سٹے خان رسیدہ مقاصد  
 ملاقات با دشنہ اند و نیز مضائقہ مکروہ ملاقات نمود با ہمدگر دید و باز دید محل آوردہ معلوم نیست بچہ تقریب بناسے و رد و یا یا سے  
 گزاشتہ آمد چون محبوب سٹے خان داخل دارالحکومت خود گشت و فوج و توپ خانہ را بیرون شہر در مسکرا داشت بعد سپاہ روز  
 کپتانان فوج خود را از خوشب در کمال اخفا راستہ توپبارا بضاہ جنگ درست داشتہ از جا بیکہ لشکر داشتہ کہ چیدہ اول  
 صبح صادق بر سر مسکرا محبوب سٹے خان رسیدند مردم آنجا خبر از جائے و کار سے نہ داشتند کسے بر اسے تفصاے حاجت رفتہ و کما  
 در خواب غفلت خفتہ گمر عمدہ و سے از لشکر ہسے شتر سے کہ عبارت از پاسبانان بیدار و تیار اند بجاسے خود استادہ بودند  
 بضابطہ کہ دارند استعداد و مزاحمت نمودند انواع انگلیشی اطاعت مکروہ متعل بہ پادشہک رسیدہ استادہ بعض از سرداران  
 در میان مسکرا آمدہ گفت کہ ما بظرف سے رویم از میان لشکر کہ راہ آنجا فریادین نیست خواہیم گذشت مردم لشکر مخالفت نمودند  
 ہینا نشیندہ بر فراش پیش آمدند مردم لشکر محبوب سٹے خان کہ تیار نبودند بجز و یک لشکر جماعت بسیار مجروح و باقی انگان  
 شوش گشتہ را و گریز پیش گرفتہ و توپ و دندون و اسباب آن بقبضہ سرکار آوردہ اسباب سپاہیان فہارت لچہ ہسے لشکر  
 رفت محبوب سٹے خان این ماجرا شنیدہ و بکار خود در مانہ چون غنا الملاقا عمدہ پیانے شدہ بود و بغیر ورت از کپتانان نوکر خدمت  
 گرفتہ مع اسباب خود بہت آصف الدولہ رسیدہ کہ ہمین صورت سے خواست بعد رسیدن مشغول عواطف نمودہ و جے  
 بر اسے اومین داشت و لطافت سٹے خان خواجہ سر سے کہ او ہم با صلاح کیدان بلکہ مالک یک برگیرا بود کہ عبارت  
 از پانچ ملیں است دوسرہ ملیں ہزار داشت ہمشا ہرہ این حالات قاصر رہتا کہار سے خود گشتہ راستے ہر اسے ہر شہن  
 سے محبت چون ہمیشہ مودہ بود کہ فوجی از سرکار شجاع الدولہ در حضور پادشاہ شدہ و شفعہ ہما سے این کار تجویز شدہ

اور ہمیں راغبیت شمرده کار سازیم بمرثم و اوہ قیضائے آنجا گرفت و بحضور پادشاہ رفتہ بامیر زانجفت خان ذوالفقار الدولہ و دیگر اعیان  
آنجا ساختہ الی الامان کرد اسطو نو دینچ بجز سے از ماتہ و دوازدم است بسیر بر دن در آنجا منتقم سے واند و ہمداران ایام برادران  
مختار الدولہ کرد کمال اقتدار بود بسبب پنج کار گیمہ مصدر امر سے مگر دیدہ مقید شدند و اموال و اسباب آنجا متاع اموال مختار الدولہ بنہبط  
سرکار و آمد برادران ادع بعض ملازمان و قاتلش با نواع شدہ ائمہ قبلہ بودہ آخر الامر سرکشگار سے یافتہ و بر اسے پیر مختار الدولہ  
و دختر او و زنی که از بنی اعلام او بود و جاگیر یک لک روپیہ سالانہ تقریافت ہنوز سید محمد خان و سید موز خان اسیر ملام بود و نہایت  
بحسب تقدیر وارد لکھنؤ گردید در آن ایام آصف الدولہ روح کل اجتماع و مسرت جان بر شتو و غیرہ اصحاب انگلیشیہ ہمہ در آنجا اقامت  
داشتند غیر از وہاب بیگ زن وزیر الممالک صفدر جنگ بنت برہان الملک مادر شجاع الدولہ و بیو بیگم زن شجاع الدولہ و دختر متوکل الدولہ  
محمد اسحق خان سباد کلان کہ بنا بر عدم موافقت با پسرو نسیرہ و الفت و انس فیض آباد بدیوت آنجا کہ ساختہ و آراستہ شجاع الدولہ  
اندازان مکان نجیبہ و در ساکن خود اقامت داشتند

### ذکر درو و مسودین اوراق در بلکہ لکھنؤ و فیض آباد بحسب اتفاق

مخفی نہ آنکہ تولد فقیر و سکن آباد و اجداد پدر سے و مادر سے و از انخلافت شاہ جہان آباد است اجداد پدر سے این بے مقدار رسدات  
بنے حسن از اولاد و ابراہیم لقب بلکہ بلکہ اجداد و این ابراہیم از اجلہ سادات کرام و عظام عترت طاہرہ است یکے از اجداد  
فقیر بعد انتقال از مدینہ طیبہ و رشد مقدس رضو سے طے مشرفہ اسلام کئے اختیار نمود از ان باز متوطن آنجا بودہ اندیکہ ایام از ان  
مکان ملائکہ آشیان دارد و ہندوستان گردیدہ و در سہلے و بعد در شاہ جہان آباد متوطن در زیہ و اجداد و مادر سے فقیر سادات  
موسو سے اولاد و امام زادہ مائے مقدار سید احمد بن موسی بن جعفر علیہما السلام مشہور بحضرات شاہ چراغ و متوطن در  
شیراز اندر مازندران فیض الانوارش و شیراز نہایت مروت و لطافت و حاجت روا سے اصناف خلایق است و کرامت بسیار  
و فرق عادت بے شمار از ان آستان ملائکہ پاسبان کبریات و مرات پیرائے کمور یافتہ و سے یاب چنانچہ نور بآزان  
آن رواقین الافاق از نہایت اشتہار از اتفاقا و ظہار سے بیا زاست جد مادر سے فقیر سید زین العابدین عسکر زادہ  
مہابت جنگ بود بعد انتقال آن مرحوم والدہ او سینہ جدہ مادر فقیر مہابت جنگ حسب الوصیہ مرحوم مرحوم غلبت رکند  
والدہ فقیر نمودہ ازین کار انفرار غافل حاصل نمود چون سید مرحوم مذکور پس از گذشتہ شدن از غلظت شاہ ترک نوکر سے نمودہ  
مادام الحیوۃ متر سے بود بعد گذشتہ والدہ تا ہفت سال دیگر بہر صورت گذشتہ درین ضمن تولد فقیر و رسال جہلم از ماتہ و اندیکہ  
بہر سے در بلکہ شاہ جہان آباد و سے داد و پس از دو سال دیگر برادر و سے فقیر سید طے نئے نیز با برہمہ ہستہ نمود و فقیر  
و رسال نجم از غریبک خنام و برادر مرحوم سہ سالہ بود کہ غربت زور آورد و جدہ والدہ جمیع اولاد پس خود راک ہر دو و مادہ ہمارہ  
گرفتہ و خانہ سے رافر و ختہ از شاہ آباد برآمد و خود را در مرشد آباد بنگال کہ مہابت جنگ بر فاق شجاع الدولہ ناظم صوبہ مذکورہ  
ہما بجا اقامت داشت رسانید و اولاد پس خود را بدست برادر زادہ خود مہابت جنگ سپرد بعد چند روز مہابت جنگ بیمار  
اقبال نقلاست صوبہ عظیم آباد یافت والد مرحوم بر فاق اور در بلکہ مذکورہ رسیدہ و وطن گزید از ان زمان اسے آلاں  
کہ سال نو و نیم از ماتہ و دوازدم ہجرت است درین مکان این وقتا سے یکام و آرام و لذت و اقسام نگاہ داشتہ بہت مملوک و  
مخالات مملوک و الفتنہ فقیر قسمت کرد و ظاہر بسبب فقر ان پناہ مہابت جنگ میسر آمدہ و در قبضہ تصرف و اوقات در گذشت



درست ہوتا و در ہشتاد و دو سالہ ہرگز بنوئی غیر مہربان خزانہ عالم زمین دار سے کہ مہربان احسان تبار سالہا بود و از او میر  
منابع و مکیسات کہ ہشتاد و دو سالہ ہرگز بنوئی غیر مہربان خزانہ عالم زمین دار سے کہ مہربان احسان تبار سالہا بود و از او میر  
سود سے از مہربان قرض گرفتہ از ہمدہ و عثمان برآمد و دست تقاضایان خصوص عفو نکاست کہ بے موجب بخشش طلبہ از ہمدہ  
خاطر گشتہ در مقام عداوت بود و نہ ہائے یافت و حاصل اتفاق کہ جد عاشش منحصر بہمان بود و بجایہ او آئے قرض قرض یافتہ  
حوالہ مہربان شد و اسے براسے عاشش و تحصیل وجوہ آن ہر چند اقل قلیل باشد از بیج سود نظر نہ بود تا آنکہ ہمدہ اسے عالی قدر مہربان  
احسان امیر الدولہ جل کا ڈر و سادہ فرخ جنگ کہ در زمرہ انگلیشیان بیکہ در فراع انسان درین جزو زمان مثل او براسے فقیر  
نے الحقیقت براسے جمیع آشنایان بیکہ بندہ دیگر سے معلوم و مشہور نیست بقلعہ دار سے چنانکہ کہ از قلعہ تینہ مشہورہ متصل  
بنیارس بر لب دریائے گنگا واقع است از کلکتہ ماور گشتہ بنیم آباد رسید چون با فقیر از سابق رابطہ صرفت داشتائے داشت  
بلافاصلہ رفتہ احوال فقیر دیدہ و شنیدہ و نہایت مہربان نمود و فرمود کہ چون در بنیال محال کار سے نہاد یہ ہمراہ من بیاید اچھے مشہور  
باتفاق خواہیم خورد و نہ تکلیف آن شفیق از الطاف خدایا دوسے شہر در ہر ایش گزیدہ در دوسے چہ چہ رفتن او را ہی گشتہ  
بقصبہ چنانکہ رسید داخل آنجا بقصد معارف ضروریہ اش ہم بود اما فقیر را در کار ہائے مالے آنجا محار ساختہ نہایت رفت  
و نہایت مہربان حال بندہ داشت تا ہنگامے غائکہ کہ لیاقت اتانت فقیر ت اہل و عیال داشتہ باشد از سر کار خود آراستہ  
مادہ ہجرہ سوار سے خاص خود کہ بنیائے غائہ و وسیع شکستہ بود و بنیم آباد فرستادہ و از لائق دادہ عیال مرا طلبید و سدہ صد و چہ  
لقد در ہر اسے بنام اطفال مقرر فرمود و شروع کا فور سے وغیرہ ما یحتاج را بنجانسان خود فرمان داد کہ انجہ مراد کار باشد  
بلا پر کشش رسانیدہ باشد باین حال کمال احترام و ملاقات و دلجوئی ہمہ اوقات نمودہ و فقیر را خوشنود سے داشت چون  
سیدانت کہ داخل قلعہ دار سے معارفش و فائز سے کہ و شنیدہ کہ افواج آصف الدولہ کہ بداد انگلیشے مودب است سر دایہ  
از قلعہ و نہایت و غیر گریے آن و آراستن اسباب حر و یکہ مناسب خوج مذکور باشد بر آید نہاد و چہن قرار یافتہ کہ کرسٹ  
از قلعہ انگلیشیان بر شے آصف الدولہ و برین کارمین شود چہن مذکور ما کہ در ان وقت کہ نل بود بنما گزشت کہ اگر این کار  
بنام او مقرر شود مناسب است و فائے از فائہ و طرفین خود او بود لیکن چون با سطر جان پر شتو آشنایان و خود اظہار خواہش  
این کار لائق سے داشت با فقیر درین خصوص استشارہ نمودہ و فقیر گفت کہ خطا پارش فقیر بنام انگلیشے کہ او با شتا آشنا  
باشد نوشتہ بیاد و تا بندہ بتقریب تحصیل کار ہائے خود در انجا رود و دوسو سلطنت انگلیش کتب الیہ با سطر پر شتو ملاقات  
نمودہ تقریب این امر با حسن وجوہ بدون اظہار درخواست شہانیدہ باشد کہ حسب خواہش سلسلے میر آید پسندیدہ فقیر را مرفض  
نمودہ فقیر اہل و عیال و اکثر رفقا را ہما نگذاشتہ با ہمدوسے از ہر اہل ان قصبہ چنانکہ کوچیدہ عازم فیض آباد و کنوئیں و چہن  
بلدہ چو چوہر در راہ واقع است عبور فقیر بہ بلدہ مذکورہ اتفاق افتاد و نہایت فضائل و بزرگواری سے برگزیدہ حضرت باری الیہ السلام  
البر سے عیال سے مولانا محمد المکر سے روح اللہ و حلالہ تاسا سہ او فر و زان بے بغاغت سادت اندوہ و زب و د و فقیر  
چنانکہ تینہ سہید آن سید سید مولو سے فقر علیہ آید اللہ فائے بلطفہ آفستہ و لیلے بتقریبے دارد و فقیر در خدمت او سفید  
بود و آمد آن بزرگ والدہ و زمان از زبان او بہ سبط بیان شنیدہ و از منہ ملاقات آن صاحب مقامات و سعادت گردیدہ  
بہت شرم رسیدہ و وساعت کامل شہرت حضور او مشرف گردید و حسن بیانش را کہ علیہ التفصیل فضائل او بود و گوش خود  
شنیدہ بہرابت زیادہ تر از آنچه سے شنیدہ بخشیم خود دید چون ذکرش درین کتاب بطریق جزک واجب بود فقرہ چنانکہ احوال

آن نجمۃ خصال بزبان قلم داود بعد ازین شرح احوال این سفر سادات اثر خواهد نمود :

ذکر تحلیله از ادوات عنوان صحیفه حق گزینے و بیابانہ کتاب راستے و راست بیئے مجموعہ  
فصل و دانشورے مولانا محمد شکرے روح القدروہ و اوصل الینا فتوحہ :

از سادات کرام داعیان ذوے الاحترام شہر جو پور است نظم بود آن سید ستودہ خصال ذرا رخ اعلم متقن النفا  
گردہ از علم خویش اخذ کتاب نہ طے انکس ان ذاک بناب نہ منتش را ز دار علم و حکم نہ در اشارات او شفا ندغم نہ طلعت  
او صانع الذاریہ منکے ز دغواض اسرار نہ در جامعیت انواع علوم دامنات فنون دجید اعتبار و در حسن بیان و  
طلاقت سان فریاد و ارمدۃ المر با فادۃ و نافذہ علوم اشتغال داشت و بہ تعلیل از وجہ معاش قناعت و در زیدہ ہمت  
بر زیادہ طلبی نگماشت دہر چکر تحصیل اکثرے از کتب متداولہ بطور یکمتمول و متعارف بین الناس است نکر دہ اما بذکار  
طبیعت و صفائے قریحت و شدت غیرت عدم فہم مطلب با ستند او داراک منہ فطیہ دموادے بیات ترکیبہ مطالعہ  
کتب نمود و در جمیع فنون مقبول و منقول و قدوع و اصول بہ تجربے تمام دقتے مالا کلام بہر ساینہ مفصلات و مشکلات ہنر  
را بہ نحوے بر صغیر تقریرے نگاشت کہ تشلیک ہیج مشکک را دوران بدیختے نے گذاشت طلبہ علوم دار باب استدا از ہر دیار  
دور و نزدیک بجدتش رسیدہ استفادہ میکردند حافظ نگار من کہ بکتاب زلف و خط نہ نوشت نہ بغیرہ مسئلہ آموز صد مدرس شریف  
از علوم رسے در گذشتہ مقلد دار پابند عادات و رسوم نبود و شیوہ اش تجرد غشے و پیشہ اش خود شنکے بود و نہ خود فرد شے  
حافظ غلام ہمت آنم کہ زیر چرخ کبود نہ ہر چہ رنگ تعلق پذیر و آزاد است : اشتیاقش بتدریس کہ بہترین اشتغال ظاہریہ  
و خوشترین وسیلہ ستر احوال باطنیہ است محبت اطاعت امر سرشش بود و بس شیخ ہما نئے حدیث علم رسے در خرابات :  
برائے رخ چشم بہ سپند است : بطور آن بگمانہ باطوار فضلایے این زمانہ نماند بود لا حد دل من از ہمہ خوبان ترا گرفتار  
است : خراب طور توام در نہ حسن بسیار است : انظار خدمت را از جملہ رؤیتے الکا شمت دہر حسنہ را کہ باعث محبت  
و محبت گرد و بدتر از سیدے پنداشت عرقے حسن عبادات را برقع لیان زدن نہ زشتے اعمال را لایع و قلم داشت :  
با فضول نا آشنا از سموت دریا بے میرا گاہے برز بان ش عیب کے با منتقصے چہ مراحتہ و چہ تصدیقا و کنا ئیہ زرفہ اگر  
کے در خضر تش باین قسم سخن آغا زکرے از سمت خلقے کہ داشت مرہ کا منع نکر دے بل بنو عیکہ براو گران بیادے  
بجدیہ و دیگر پیوستے خاقانے خوش خلق چو مشک چینی از علم نہ پر مغز چو جوز ہندے از علم نہ روزے حکایتے  
نکر نہ از حسن تقریر دوستے فرمود کہ مرا بشیخ صدر جہان عرف میان اکنون کہ اذا عالم ندر سین و فضلایے وقت خود  
بود و در رفیع معقولات و مناظرہ و ستے تمام داشت اما بنا بر ابتلا بہ یلکہ تعلیق و رقیبہ تعصب بودہ را د بطالت سے پیود خلاصے  
بود و ایشان را نیز نظر شفقت برین زیادہ از اندازہ روزے در خانہ ایشان نشستہ بودم و کتاب فوائج میر حسین میبے  
غلیہ اگر ہمدوست داشتیم چون تشیع من خاطر نشان شان بود مرا فاطمہ ساختہ گفتند کہ بیایید ما و شما مناظرہ کنیم تا معلوم شود  
کہ ذہب سنے حق است یا مذہب شیوہ از انجا کہ ایشان در علم و فضل و ہم درس و سال ازین فسخون تر بود ندکمال  
ار ب عرض داشتیم کہ مرا چہ یاراک با شما مقابلہ عایم و از راہ مناظرہ پیش آیم باز ہمان سخن آغاز کرد و نہ بدستور عذر خواست  
باز ہمان نوع گفتند و مبالغہ و ابرام از وجہ بدتلا علاج شدہ گفتہ ہر چند اشال مارا با اشال شما مناظرہ کردن سزاوار است

لیکن بنابر اجماعت امرنا چارم پس سے گویم کہ اثبات حقیقت احد انفریقین از آیات کم آئے و احادیث حضرت رسالت چنانکہ  
 کراول اجمال ذود جوہ است و ثنائے احتمال و نسخ و اختراع و تاویل و ادغام سے از صوبہ تہ قیست و عار تسن و قنبح برین است  
 کہ افضل الناس بدرجۃ البوکیرین اسبے قماذیہ طے میں اسبے غالب طے و افضل رالہ پرست از ماہر الفضل اولاسخن و ربابہ  
 افضل کسب یا قطع النکر از آیات الیہ و احادیث نبویہ تا افضلیت ہر کہ افضل باشد اشکار و پیداکر و دوپس سوال سے کہ تم کہ در عالم  
 بسیار چیز ہا است از صفات و عادات و صفات مختلفہ نسبتہ و خست و شرافت کہ ام کے ازینا ماہر الفضل و اشرف تواند  
 ہو و از تامل اندک در جواب گفتہ کہ صفت علم اشرفن واسطے و افضل واسبے است گفتہ کہ در واقع چنان است کہ صفت علم افضل و  
 بہترین صفات است و کسے اشکار آن نتواند کرد اما علم ہم مختلف است و بحسب مخلوقات و موضوعات متفاوت در خست  
 و شرافت کہ ام علم بہترین علوم تواند شد تامل واسطے کہ وہ گفتہ کہ معرفہ اللہ و علم بصفات اللہ گفتہ کہ از طے میں اسبے طالب چنین  
 خطبہ در رسائل و اقوال و معرفت و توحید و صفات بارے جل شاد کہ اکثر سے از انسانین شریف رسیدہ باشد منقول است  
 و از ابوبکرین اسبے قماذیہ ہم اگر چیز سے درین باب منقول باشد ارشاد شود تا مینما موزاد کہ وہ آید پس کہ این سخن شنیدہ  
 سہیب نگر فرو برد و بعد از دیر سے قہقہ کتان سر برداشتہ و دست بر زانو زدہ خواند تا العزیز من درک الادراک این قول ابوبکر  
 بن اسبے قماذیہ است و متاسف شدہ گفتہ حین کہ تا این مدت درین جہالت و ضلالت ماندم لہذا حقیقت کار آگاہ گشتیم  
 الحمد للہ کہ بدولت محبت شہادت یافتیم واللہ العالی دادے یکدھما کہ از نتائج طبع آن سید والا احام است بطریق تبرک ثبت افتادہ  
 باسم طے تادر قل کفی شافتمہ ام از طے طے یافتمہ ام باسم کامل جبکہ سوز و گویہ جفا نیست و سرود و ولایت  
 و فانیست و باسم شہاب خان گل شہنم زدہ شہر مندہ ازان گلچراست و شہ خوبان عرش آب بر سے ہر است و عمر  
 شریفش از ہفتاد و تجاوز ہو و در سنہ یکہزار و یکصد و نو و ہجڑ سے عالم جاوہر نے رحلت فرمودہ واللہ بمفہمہ تاریخ وفات اوست  
 حشرہ اللہ مع آبائہ الکرام علیہم الصلوٰۃ والسلام

رجوع بکر سفر سعادت اثر کہ بوسیلہ آن ازین سید عالیشان سعادت اندوز ملاقات نکالے ہو

تبدہ در کشور رسیدہ و با مسطر بر شتو ملاقات کردہ ہو سے کہ مناسب دیدہ نکور خوب سے کرنل دریا دل نمودہ لیاقت این کار  
 و رزات ستودہ آپائش بر او حاصلے کر وئے و انم او با صفت الدلائل ہر کردہ بکوش کلکتہ نویساند یا سبے و تجویز دیگر سے  
 از صاحبان کار نکور بکرنل مرقوم میں شہ چون تجویزین کار بنام او در کوش پذیرا کے و حکم بکرنل گاؤر ڈا صدر ایاست مسٹر  
 جان ہر شتو فقیر را برین خبر آئے داد فقیر خوشنود شد و ہر دوسے از کشتو سعادت نمودہ پیش از درود و خود خطہ متھن این نمبر  
 بکرنل نوشتہ فرستاد اما اورا قبل از درود خطہ آخر حکم کوشل رسیدہ آگے دست داد مقبض سے شفقہ کہ ہر احوال فقیرداشت  
 نشے ملازم خود را بہر کار ہا و ہجڑ سوار سے و کشتی بنا بر گل اسباب براسے آردن عیال بندہ و چنارہ گذاشتہ و تاکید بسیار بنہانہ  
 خود از راه شنگے بر ڈاک روانہ کشتو کہ وہ خطہ متھن این احوال و اخبار کوچ خود نوشتہ معصوب ملازم سے چالاک براسے  
 خاکسار فرستاد و در راہ ہر جا بر خود بندہ فقیر قریب بچہ پور خطہ خبر یافتہ عیال را ہمراہ گرفتہ باز بکشتو برگشت و ترمیم بہ ہا  
 بود درین عرصہ چارہ ماہ کہ عبارت از یک سال و دو ماہ ہست و بندہ در ان مدت با آن عزیز قدر شناس جوادران تہا و بول

مرعیت بخت وہ ہزار روپیہ تہہ باقیہ نمودہ کمال تواضع و فروتنی در ملاقات و تسلیم و دلجوئی فیترے نمود در داد و مدار مفاہت بہندہ بنود  
لیکن نقش او در آغا دوست نہ لشت سر شد لیکن کہ بدست پر شتو بکار با نجا مقرر گشت و کرنل مذکور امید اتفاق و اتحاد و اولیاء و دوست  
بجسب اتفاق کرنل راوتے کہ از سر شد لیکن بود لیکن نیامد صحبت فیما بین ہمدیگر نہایت ناچاق شد بہندہ و را بہتہ ایمان احوال صحبت  
این ہر دوہر یافتہ با جبار مرض گشتہ بظیم آباد آمدہ

ذکر معاودت ایرج خان از نواح شاہ جہان آباد و قفولیش نیابت آصف الدولہ با و فی الحکم نظام  
یا فتن خانہ آصف الدولہ و پدر و نمودن ایرج خان جہان فاسے نے را در اندک زمان و لبر صہ  
آمدن حیدر بیگ خان کابلی و حسن رضا خان و معزول شدن سرخان پر شتو آمدن سر شد لیکن بجای او

افیر اول کہ بگنوں رسید معلوم شد کہ قبل از دروین اقل الانام بد مقتول شدن مختار الدولہ چون کسے لائق نیابت دران قدر  
بے حد و حصر و نظر بود و بفرورت رجوع با ایرج خان کہ ذکر بدر رفتن او بعد انتقال شجاع الدولہ بہانہ جواب و سوال حضور رقم شد  
لازم افتاد و آصف الدولہ را قائم استمال و دلاست مقصود طلب بنام او بتاکید بسیار نگاشت چون او را بر عمد و قول صاحب زادہ  
احتمالے بود از سرخان پر شتو کہ دران امان مدار علیہ ملک و زیر بود استہامی خطا طلب مقصود و سپمان خطا آورد و جان و  
اموری کہ خاطر نشان داشت نمودہ نوشت کہ تا عنایت نامہ ساسے نہسد نہ آمدن نمی تواند چون نوشتہ سرخان پر شتو خطا طلب  
اور رسید قاعدہ کشنورگ دیدہ بود و در منصب نیابت و اختیار و جمع حالات سرافراز و نہایت خلعت فاخرہ و خیل و پانے جالہ وار  
و نوبت و دیگر مراتب امارت ممتاز گشت بنابر اینکه با اتباع و اقارب مختار الدولہ سرگراںے و فکر تدارک برہے و اہترے اوقات  
و حکمرانے او داشت سید محمد خان و سید منور خان ہر دو برادر مختار الدولہ و بیٹے مستدان اہتمام امور و عتاب ساختہ مدتے مست  
مقید نگہداشت و انواع تہذیب و تفریبات بر آمان نمودہ ہر چہ توانست از دست شان کشیدہ گرفت فیر ہم پاس سادت و از نگ  
خانمان مختار الدولہ شہزادہ از سادات طباطبائی عمامہ این کمترین خلق خدا بود کوششے بر آے آمان نمودہ اما چندان سودے  
نمودہ بدو محل آلام و شاہدہ انتقام ایام دولت ہر کس رہائے یافت و دگر روپیہ سالیانہ بر آے سر مختار الدولہ مقرر گشتہ و آمانے  
باگیر بقدر بجا و صلح یافت دہر و برادر آن مقتول گاہ گاہ با ریاب کورنش آصف الدولہ سے شد نہ و اکثر در خلوت و از نو دگر  
محدثے خان ہشیر و زادہ مصطفوے خان کہ عمر زادہ مختار الدولہ در زمان اقتدارش عروجے داشت با فیر از غنیم آباد  
کہ ہنگام دولت ماسے جاہ و وار و بلوہ مذکورہ گشتہ تا عمدہ مدارا چہ شباب راسے عامل و متعہد پر گشتہ ساندو و ولید بود نہایت  
آشنائے داشت درین وقت کہ فیر بر فاقیت جرنل گاؤر و ڈار و آجاشدہ در دستے و اختلاط کشدہ آمد و رفت بسیار  
سے نمود و دست و پانے میزد کہ بجاسے و مرتبہ ہر سدا ز دانت و سبے شورے برادران مختار الدولہ و خواہہ سرے مختار خان  
پیشن واصل با تقصاے تقدیر فاقہء بران مرتب نشد فیر ملاقات آصف الدولہ آمد و رفت کمر برد و دولت خانہ او را  
صحبت در خلوت و غیر خلوت میسر آمدہ و در ظاہر از شور بے بہرہ بود و مطابق مضمون شعر مثنوے حضرت مولوے  
رحمہ اللہ قاسے سے نمود مثنوے چشم باز گوش باز و این زکا و خیر و ام از چشم بندے خدا نہایت بصحبت اراذل  
و لواح مائل و اگر آجائے دران زمرہ نیچے ہم بود و در پانے منشی از اراذل ہم نازل و غیر از لوسب و عیش و طرب بکار و  
رغبتی ندارد و از کتاب علمے کمر و ام اور ابان قسم سے نہایت و آدہ ضاہش اثرے انسان عمل ظاہر نیست بلکہ پر بیگانہ مینمایند

نمایند چنانچه از آن روز پس از ترغیب همان اردو به سوی مقرب برای استرخای خاطر و نماندنی می نماید و هر روز از صبح تا عصر از پاشنه بلخ ریگ یا از صحرائی به نام شای غیلان و بدو در دوسه روز قبل جنگا بنیدن و غیر از این اعمال یا اشغال و کثرت غفلت هیچ کار استغالی ندارد و در زمان حیات و اقامت در آنجا در سالار جنگ و خنری و از نبات خود با پیشش باید پیش آمد و منسوب نموده بود و چنانکه در پیشش انکار آن نسبت داشت و صفت الدوله بانه بسیار درین کار فرموده سالار جنگ را باین امر ماضی ساخت و خود متعصب به این شادی گشته بخوبی انجام داد و باین عمل هم نهایت رعیت دارد و در خانه متوسل او هر جانشادی شود و طریکی را گرفته و بطریقی نامی از عماد و اتباع که را که داشت و داشت مقرر نموده بشعبت بسیار امر مذکور را با انصرام می رساند و در زمان ورود و غیر هم بخانه قائم خان بنو جاد فیصل خانه حاضر شد و هم نشاء و سس خانه او بود

ذکر امام بخش غلام محمد پسر پادشاه و اقبال آن سلفه ابریح بافتن نامه و در فلک و در و در  
 سیه از غلام محمد پسر پادشاه و اقبال آن سلفه ابریح بافتن نامه و در فلک و در و در  
 بدست ابریح آقا که خود را بنیاد صفت الدوله رسید و نهایت مقرب گردید شجاع الدوله بر سر و راه آگهی یافته مدت بقید سلسله شد  
 بعد مدت بشفا عت اغفر نعمت از زمان بر آورده و اخراج نمود و گفته در فاجح پر گشته ماند و سیه بود و غیر اقامت خود با صفت الدوله  
 سیه نمود و بجز در انتقال شجاع الدوله صفت الدوله پر دانه طلب او بتاکیه فرستاده او را طلبید و درین اوقات که فقیر دار گشته از زمان  
 مردن حکما الدوله و نسبت یلخان خود را بر سر بر تلجی مکنکه با سیه ملازم سرکاش که سیه چهل هزار نفر پیاده و چهار و پنج هزار  
 بطریق سوار پیاده اند گردانیده و با قدری سیه داشت که محسوس و جمیع سرداران و عده با دو فقیر او را که روید و گفت گو سیه او بپوش  
 خود شنیده و قدای می داد که نهایت پاهای و در صورت و میرت زشت ترین مردم بود و باقیقت خدمتگاری که در و رویه در راه باید داشت  
 بشرط که از منافسی که معارضه بود و موا باشد معترض گران بود اگر راست پرسه هیچ و و نه الحقیقه لائق و کان داری اخس جنگ  
 فروشان لشکر اراذل حسن رضا خان نائب آن درجه و مراتب از او سیه تر سیه عجب آنکه بعد چند روز از آمدن فقیر و آل صفت الدوله  
 از مصاحبت او سیه آمده در نهایت ذلت و خواری از ملک خود بر نمود و در آن خانه که او را جاسه با براسه سوار می چارو  
 بر جمیع اسباب او را ضبط نموده بر پهن پا و سر از خانه و ملک خود بدر ساخت باز خبر سیه از موسوع گشت و در دادن نه تقوا  
 احوال آصف الدوله آنکه از ملازمان غیر اردو میا هر که وجه مشا هر خود خواهد باز و دشمن و در ملک و ما هم بر کسانیک دست باید یک  
 است بعضی کسان قبل از ورود فقیر جماع و بلو اسه براسه وجه تقوا خود نموده و در باز رفت و رفت بود و از آن حمله چند کس شکایت  
 فقیر در کشتن بود بدستش افتاده چند روز بقید داشتند همه را به توب پر ایند فقیر سبب سیاست آمانا نیمه قوم شد از مردم و جانها  
 شنید و از نظر حضرت العزیز العظیم بعد چند روز از ورود فقیر گسیان هم که سر و راه عده آل سرکار بود قابو یافته است اسباب و سامان  
 بدر رفت و بلیک بن خان بهادر پیوست و پس قسم اکثر سیه از اقربا سیه بر بان الملک و صندر جنگ نیز در رفقه پناه  
 بدو تقوا بنف خان بهادر بردند

ذکر اقبال ابریح خان ازین جهان و عبیه آصفه آن حسن رضا خان و خیر بیگ خان پسر

روزی که چند کس عمارت از دوسه ماه باشد ابریح خان کار گردار و مرج صناد و کبار و در بار آصف الدوله و مملکت بحر و سوا  
 بود و آنکه از منظر سیه داده بود و از جان بر شو و جواب و سوال داشت که صاحب محال و سیه و سیه کار نه اشت زریک

بابت قرض خود بخود امت الدولہ و عوس و دارندہ قسطنطنیہ بقراردادہ از مال نقد گیرند و دست قسرت از ملک کوتاہ کرد و ہر وہی شیخ  
 سفور موافق عقد پیمانہ میان کپنی و آن مرحوم بود بل آمدند و اگر قبول نموده جواب دسوالے منظور باشد پندہ و صاحب  
 در کو فصل گفتگو خواہد نمود و سطر جان بر ششوا از طلبہ اشتہار او نداست کشیدہ چارہ سے محبت تا چہ کند درین عرصہ مادر اور القیہ  
 وضعت و ہر دورت کہ از پیشتر داشت اشتہار کرد و ہر بجزر ہا مستقلا شد و اندک زمانے کہ یکماہ و چند روز باشد باین مقبولہ و جہان  
 بے بقار پادرو نمود و کتبہ ساینہن ششے لائق نیابت در دل آصف الدولہ و سطر جان بر ششوا تسخیر گشتہ و نفیس آن افتادند  
 چون حسن رضا خان از عمد شجاع الدولہ فارغ گشتہ و مادر سچہ خانہ و اندک تقریبے داشت درین عدم تقرب بش از پیش بہر ساینہ و  
 از حاضر باشان خلوت و جلوت و واسطہ جواب دسوال سطر جان بر ششوا بود و بجز نیابت بر اسے اور خاطر ہا گشت اما ازین بہت  
 کہ عاسے محض و آرام طلب و عشرت خواہ و از تواریخ جواب دسوال مردم کہ لازمہ سر دسے و ملکدار سے است نہایت منزہ و دلکش  
 امور تا سے مرتبہ آقا سے خود آصف الدولہ است او دو ہم استغنا ازین امر سے نمود و دیگران ہم حیران بودند کہ از نیابت چہ کیست منظور  
 است او متفد سے آن امر سے توانہ شد این بچارہ را بر اسے چہ قصد بیز سے و ہند خدا سے و اندک بجز سبب را سے سطر بر ششوا  
 بران قرار یافت کہ نائب دیگر کار دان و ماملہ شناس بر اسے این نائب بہر ساینہ نیابت کل خواہ خواہ باین عزیز باید قبول  
 کہ داسمیل بیگ نامی منحل ولایت ذاک از علیار ان روز کار و نہایت دنیا دار و از آل آباد کرد در ان دقت پادشاہ و افواج انگلیشہ و رانجا  
 اقامت داشت بکار ڈاک و دار و غلی ہر کارہ ہا و جو اسیس و طلبیدن اخبار شاہ جہان آباد و غیرہ جاہا از سر کار انگلیشہ مامور بود  
 چون با جید ریگ خان کا بلے سازش و طمع نفسے از داشت وادہم با خانے سبز بر اسے اسے کاشت با سطر جان بر ششوا از وقت  
 ہمار سے ابرج خان تقریب نیابت بر اسے خان کا بلے مرفوم سے نمود و نفی نماند کہ این جید ریگ و میرزا نور بیگ ہر دو ہر ادر  
 کا بلے زاوہ عامل پیشہ در عمد شجاع الدولہ شارب اکثر پر گتہ ہا سے خود بودہ اند اما در عمل نیابت بخت گیرد با دوستان ہم اشتہار  
 بضر محض در عمد شجاع الدولہ بنا بر ہستے حمایتہ مدتنا مقید و در کمال مشقت از مخلصان شدیدی بودہ اند برادر کلاش خود در میان  
 دار و گیر مرد و جان بختیہ اگر اسے سپرد جید ریگ خان سبب و حمایت بر شے از مقرران رستگار سے یافت و زوہ بود و آنگہ  
 بہد بخت و اقبال بلیات ملک دو کرد و در پید کرنے الخیثہ حاصلت است حرج نمود القصہ ہر چند حسن رضا خان استیجابات  
 داشت اما بہر سے قسمت و فیض غایت سطر جان بر ششوا نیابت آصف الدولہ بنام او متر و جید ریگ مذکور بہ نیابت حسن رضا خان  
 معین گشتہ ہر دو بلیات فلاح فاخرہ و جواہر واسپ و ذیل تنہا و تدر مراتب امتیاز یافتہ جید ریگ خان بکار ہا سے جو بخت  
 و حسن رضا خان کہ جایگزین کرد و بہر ماہ یافت عیش و عشرت و کمال خلوت و تقویٰ شناخت و این بیت حضرت خواجہ رحمہ اللہ فرمایند  
 بر خیز سانیاتہ سے پر شراب کن و دور تلک در رنگ نہاد و شتاب کن و مطابین حال خود شمرہ بر ظاہر سننے اش عامل و از آدم رفت  
 در بار کشمیر پیشتر داشت عامل گشت راست گفتہ اند بلیات ہر چہ نصیب است ہم سے رسد و گشتا نے بہم سے رسد  
 ہر کہ آمد تخفیت در فوج و ملازمان نمودہ کناسیتہ ظاہر کرد و انقلابیہ در عمل رویدادہ خانہا سے بلیے خراب و بلیے دیگر را آب و  
 تاب سے میسر گردید چون نقش تدریس سطر بر ششوا در صلت گشتہ در کلکتہ نقش وجود بر نل کا در ان رادست در زکار از صفہ ہے  
 پاک لبشت و طرے گور زہر شنگ سہار تو سے گشتہ سطر جان بر ششوا غرول و بچا سے او سطر ٹڈن مین شدہ با ستم  
 این خبر جان بر ششوا مازم کلکتہ شد جنرل گارڈ با اعتماد دو سے سطر ٹڈن بے شادمان و بندہ را نیز امیدوار میداشت  
 در ان دقت در زح آباد اقامت داشت کہ سطر ٹڈن بلگٹور رسیدہ بہت و جو سے بندہ نمود و ہا انگلیشہ کہ نام سے سطر







و الفکار الدوله بهادر در جده و کعبه بود و چون در بخود می رسید بعد نظر یافتن امیر الامراء بر ضابطه خان دید که ششخته که از عمده و نجف خان بهادر بر آید غیر از ضابطه خان و نظریه خود و باین همراه اولوس افغانی و امانت بیضی از سکمان مغلوب و مقهور شد چاره و مقهور شدن و انست که شاهزاده را با خود گرفته بطرف سرهند و دو افواج را ملازم نموده سکمان آن طرف را مقهور خود گردانید و چون مقهور شد اخبار متوصل و امن دولت خود و مستمال ساخته دم مساوات با ذوالفقار الدوله بهادر زنده چون این اراده و دل و سرخ یافت با پادشاه ظاهر ساخته شاهزاده جوان بخت یا اگر شاه و امراء گرفته نیمه میدان زد و ملاحظه عام براسه از و طام مردم در وادهاست اما نشان نوکری که درین نیز و زمان فرادانند بانکه عده لشکر غلبه فراهم آمد و چون تقرب او با پادشاه و اطراف و سبیل اشتغال داشت سرداران بیضی اضلاع و فرق و بیضی تمام او در آن فرق سپاه نیز حاضر آمده ملازم شدند و هر روز در کثرت می افزودند و حسیله با پادشاه زمره از فرج ذوالفقار الدوله هم بر فاقست شاهزاده رسید و باعث از و یاد عساکر گردید چون عبدالله حد خان پر دبال خود نعلی الحبله آناست پیشتر منتقم نموده و موسیقلید ذوالفقار الدوله چند زلخ از سرهند هم گذشته جواب و سوال مسأله بایک از سرداران ککه و افکار عرب و سلطه نمودن آقا زنده و انست که اقامت بیخ چون به تیغ فولاد می نمود بهادر می دستان که او در جلالت خان کشیده می نمود و از ماله گذشته است و در مقام نمود چون مقابل روسی داد با آنکه بیخ آسبب بغیر نرسیده مردم مستعد جان باز می بود و ان عبدالله حد خان که نامر و نظریه و جیان خلقی است آتش شمشیر از در و دیده افغانی نایز و آن برینین آبر و می خود در میدان دید و عبث عبث بیخ شاح شاهزاده و در گردان گردید و خان بگرفت کپس سر خود برگشته هم غیبه فرج بخت خان بقویت سردار محفوظ و سالم برگشت و از دیگران هر کس که جرأت و جمعیت داشت زمان مملکت خلافت بر آمد و مردم و دیگران آقا زنده و بیشت غریب و بهتلا می انواع محنت و کربت گشته از لباس و سلاح و اسب و یراق عاری می گردانید و خوار می گردانید و بیکی میسر و مقدر بود و رسیدند در بنی بنا کاسه و دما چاره گشته در بنی گردید و نیز از بیعت خان که از مدت تا تحمل ایذا و اضرار او می نمود و طاقت تحمل او بنهایت رسید و بود و فلاح خود و صلاح عالمی در از و او عدم افتیاد و دیده قابلیته از پادشاه استینان عزل او از مرآتیه که داشت و مقید نمودن لش فرمود پادشاه که عجب جانان بلکه محض دیوانه است طوعا و کرها اعلامت را می امیر الامراء نمود و ذوالفقار الدوله بهادر معتمدان فرمان برادر را پیشتر فرستاده عبدالله حد خان را مقهور نموده و در اضلاع کتب خانه و دو خانه آتش کسری الواقع از نفاس اشیا بود خود گرفته دیگر اموال و اسباب و ملک و ملک می از در بنی پادشاه رسانید و سرداران بهادر خود در آن نواح فرستاده نعلی الحبله اصلاح مفا سر سکمان و آنا را مضاف گردانید بهر صورت غلبه خود بر آن جهاد که از کلوک در حساب و شمار افز و نه کار هر کرد و اسای یومنا و ابکام و اقبال و جاهد و جلال و در کبر آباد و شاه جهان آباد و مکران می کندی اصحاب انگلیشی را هم و جو و واقعه از او در هند وستان اندک در دل و در بین می خلد و بعد مقید نمودن عبدالله حد خان بر جل کوک انگلیشی سرشک نام را بشارت نزد امیر الامراء ذوالفقار الدوله بخت خان را فرستاده چنانچه می رسید و متدیر از انواع بملات و تقاضا با و نموده بود و او هم بطور مناسب جوابها می سکست فرستاد و در بد و کس که از باب انگلیشی را در فریاد و ادوائی می کاه و عات با بخت خان بسیار گشت و الا چه حجب که تا سال بالا نیل و قال بلند گشته کار بجزکت عساکر و جنود می کشید باید و دید بعد از من مشیت ایزد می در حمایت کیست که ام سرمد و اقبال یا در و واقعه می که امین و نامر است و بیخ حان مازل به بنییم تا مهر و کین قضا و نواز و در اخبار سازد که با بیخ

ذکر منت نمودن گورنر بهادر از کلمت بطرف مغرب بنا بر اغراض غیر معلوم :

مجلس از احوال دکن که بنا بر امتدادان گوش زد و فیر گردید در آخر دفتر دوم بسبک تحریر کشید. درین ملاکه آفرید شهبان یک شب مؤدا  
 سبارک رمضان سیکندر و یک صد و دویچ جرسیت چنین شنیده شد که بر جل گاڑ و بهادر بدین فتح قلمه بیسے از عمد قلع عین  
 سر و سر هس است افواج ما آراسته بقصد فیخروپناکه دارالملک رواسے جماعت بره و مرکز دولت آهناست جنبه برادران  
 مرهش چار و ناچار بقدریکه میربوچن منزلے پونا که اتصال بدریاے شور داشت استقبال جرنل نموده پنکام سیتیز و آدیز گرم  
 نمودند و پنکامے متواتر چند روز متواترے عمل آمد و بود و رزے از طریق کوشش بسیار دا پنچ باقوه فریقین بود و برعه افکار سیر  
 بدیکشته شدن مردم به شراکت بر لشکر جرنل گاڑ و افاد جرنل ذکر از بهوشیارے و سلطنت سپیدارے مع لقیه السیف که  
 زیادہ بر دو ہزار کس بنودہ اند بر لب دریایے شور بد و ن اسباب دلوپ خانہ رسیدہ خود را بر جہازات کشید و بہ مناسبتے کہ جہیر  
 ایست محروم در انجا انگلیشیہ قلمہ میشہ بنا کہ وہ مسکن و ما داسے خود ساخته اور نہ منظر ملاح وقت فرصت است و بہ بعضے  
 میگویند در بندر سورت کہ آن ہم در مثل انگلیشیان است رفته و اعلم عند اللہ تعالیٰ و نیز مسموع شدہ کہ افواج انگلیشیہ کہ بر کربوکی  
 کرنل لک بود و او ہم نہایت شجاع و صاحب تدبیر ہوشیار است بصو بطور رفتہ بود و قلمہ گوایار تیل از در و دا و فوج کشتہ مستفغان  
 انگلیشیہ در ان نشسته بودند و قلع و دیگر را کرنل لک نیز حتر نموده بود و فوج غلیظے از مرهش ہاسے دکن در ان صوبہ درآمدہ طرف  
 وصول با جناس ماکولات و غیرہ با محتاج لشکر انگلیشیہ مسدود گردانیدہ بقصد مات جلماسے متواترے و مقتول و مجروح ساختن مردم  
 فوج و کسے مستفغان قلمہ گوایار و غیرہ قلع سخر و افواج تابع کرنل لک را بنویسے عاجز و مضطر گردانیدہ کرنل لک ہم با پادشاہ  
 در ان ویدر متخذر و دشوار دانستہ ناچار قلمہ گوایار را بہ راناز میند ارگو ہر کہ بخت موافقت در بہرے او در ان صوبہ قدم گذاشتہ  
 بودند نفوذ فیض نمودہ و از قلع و دیگر ہم بضرورت دست برداشتہ و خاسے گذاشتہ بطرف اٹا وہ برگشتہ و چنانچہ سے تمام فوج  
 در بہان اٹا وہ متور گردید و حیدر نایک نیزے گویند اسے الان در صوبہ ارکاٹ کمال اقتدار و استقلال کامراد و کار گردار و  
 جرنل کوٹ کر رئیس کل افواج انگلیشیہ و پنکام اصحاب غمگیٹ است و بموافقت نایک ذکر در صوبہ مسطور حسب الامر گورنر جرنل فوٹو  
 بہ ستور قلمہ مندرج اقامت گزیدہ بطوریکہ ملاح وقتے دا و در میدانہا برآمدہ سیتیز و آدیز سے نماید و گورنر جرنل بسلا  
 میگویند کہ احوال افواج مرسلہ خود بدین منوال دیدہ انتظام ممالک پنکام و عظیم آباد و دادوہ و آلہ آباد و غیر آن کہ در بدقت است  
 اہم و صاحب شمرودہ صلاح در ان دیدہ کہ با میرزا نجف خان بہادر و پادشاہ و دیگر کسیک لیاقت داشتہ باشد بار سال سفر و مکاتیب  
 آمیزش و داد و اتحاد سے بہر ساینہ و با خود گردیدہ ساز و دواز مالداران نالائق کہ در مصارف بے فائزہ زر ہاسے خطر را بجان  
 خرج سے نمایند بکنے گران ہر اسے مصارف لایہ بہ حروب و کرب کہ درین ایام در پیش دارد بہ تدابیر مناسبہ بدست آورد با ہا  
 افواج دکن غلبہ خود در وطن خویش و بدہ باعث فتنہ و فساد درین بلاد شود و میرزا نجف خان کہ از سوال و جوابہای سابق اندیشہ منہ  
 از طرف این جماعت است با کینان کہ در دو شاہد مطالب دیگر داشتہ باشد بہر صفتا این جماعت خصوص گورنر جرنل بہادر کہ نہایت دہر  
 و سیرہ با و صفوق را تہا دسر از است و امکان ندارد کہ اسے اسفندے ازان جملہ اسرار بر لب افکار بر آید اطلاع یافتن از متوالست  
 بنا بر مقدمات مذکورہ در ماہ رجب سال یک ہزار و یکصد و نو و پنچ ہجرے از دارالملک خود کلمتہ کوچ نمودہ و اکثر اصحاب راسے و وزیر  
 مشل مسٹر اندرسن و دیگران از جماعت مذکورہ بر فاقیت خیر و صلح اہم خان ہماور زانیر از ذرہ ہندیان کہ او صاف حمیدہ و شہر

پسندید و او با قفقاسه سوخت و مقام در ذیل صفحات ادا نمود و در وقت افتاده و از عسکری مقتضای نام قدر توانی مقدران عصر  
در مرشد با و بخانه خود و منور سے بود کمال غایت و جوهر شناسه بهر اسب خود برگزیده و با کمال شان و تجمل و سامان شایسته که قریب  
بسیار مدتی گشته همراه داشت اوایل ماه مبارک سبحان در عظیم آباد رسید و عازم پیشتر گردید و بهت و سوم ماه مذکور بنبارس رسید و غیر است  
که زیاد توخت در اینجا که دو پیشتر تا کنون خود بخامید و آنچه مرکز و منظور دارد در اینجا بطور خود انجامید قبل از آن که گورنر بهادر  
از کلمه منفعت نماید حکمی از ولایتش در باب هرز و ن با جماعه ولندسیه و ضبط نمودن قلاع و امکنه اینها رسید و حسب الامر در او اسب  
یا ادا فرمود و حسب سال مذکور در بخش بندر بهنگه آباد سے ولندسیه که نام آن مکان چچو است و سردار بزرگ جماعه مذکور در ملک  
بنگاله با چند ضرب توپ که البته کمتر از سه چل مرد و نواهند بود با قلیل جمیتی از قوم خود سے باشند بی جنگ و جدل سرگشته بغیر از قسم  
انگلیشیست مال و اسباب را در دور و درگاه از هر دو صوبه بنگاله و عظیم آباد کی یاد دهم که هر جا بر قدر لائق دانند از آن قوم بکار گزینند خود  
همی نشیند و در وسط شهر عظیم آباد نیز خانه در کمال دست و صفایا و اندک مساحت و چند ضرب توپ دارند چون حکم گورنر بمطرس گسول صاحب  
مکان عظیم آباد و سیم را دے صاحب فوج متین شهر مذکور برای تسخیر امکنه ولندسیه رسید چند روز قبل از درود گورنر بهادر مکان عظیم آباد  
هم با جمیع امکنه و دیگر بطور چچو بے آنکه کار به احوال و قتال رسد سرخورد و به سبب آسانی در تسخیر این اماکن آنکه انگلیشیان از اوایل این قسم  
روز بار در نفر داشته چون غلبه و اقتدار و تسلط بدین دیار دارند فرق دیگر را انداختل خود بدین حال نگذاشته اند که اگر در بار بجا نمانداری  
منظور شود حاجت بجا و ده و محاکمه داشته باشند

ذکر سبب کشاد یافتن باب منازعه فیما بین انگلیشیان و ولندسیان و محلی از احوال از عن  
جدید که به از یکا و نیگی دنیا مشهور است و احوال مردم آن مکان

سبب منازعه فیما بین این هر دو گروه آنکه از مدت پنج و شش سال قبل ازین پادشاه انگلیشیه را به صلاح کمپنی که بیج کار این شهر  
سکنای آن را نیست منازعه با مردم امریکای که عبارت از از من جدید است و دے داد و احوالش مفصل کرده آید و بکنج  
عبارت از اشخاص مال دار و مقدر سکنای آنهاست از مردم صاحب استعداد مال دار و مقدر مذکور هر سه چل کس یکم  
وزیر واکو با هم متفق گشته اراده تجارت قطره از اقطار اقالیم سببه نمایند بکنج اند و این قسم مردم و دے حد کس نخواهند بود که  
ملاحظه تجارت هر طرفه از اطراف دارند و بمنزله رئیس قوم اند پادشاه آنجا اراده هر امری که کند اول استشاره با امرای خودی نماید  
اگر آن امر پسند را به امرای واکو نسل ملک استشاره میکند و کونسل ملک عبارت از مردم مذکور آن جماعه اند که از هر بلده و قصبه  
ولایت آنکه سکنای دے و دے قصبات یک دو کس بهو شیار متدین منصف را با کالت خود برگزیده و مقدر اخراجات آنها گردید  
بشهر لندن که دار السلطه ولایت مذکور است فرستاده اند تا هر امری که پادشاه را دے نماید در آن باب هر چه اینها دے  
اشخاص بلاد مناسب و صلاح دده اختیار نمایند و بعد از آن مردم است و اگر آمانه پذیرند کس از آنجا نخواهد پذیرفت پادشاه  
دے کند اگر آنها هم سود و بهود تمام مملکت و داسے آنها داند کار دے پسندیدند و آن اصناف آن امر را دے شریک دین  
پادشاه و امرادران کار دے شوند و آن کار دے تمام رعایا دے ظلم روا آن سلطنت و ممالک عروسه پادشاه آن فرقه افتاده  
اصناف دے و اگر پسند آمانیام و در آن فساد دے براسه عامه خلایق و آن مملکت دے اند از قبول آن امر سر بازی زنده و پادشاه  
را درین صورت بحال آن نیست که خلاف مرسته دے آنها کسکه تواند نمود مردم امریکای که از من جدید شش هم دے نامند

نگی دنیا بایسے مثال تھانے مفتوح و نون ساکن خفی و کات کسور فارسے بایسے تھانے شمسائے نزد بخنے و بنے نو  
نیزے گویند از قوم انگلیش اولاد از فرقه مذکور اند ملاسے ہیأت این جماعت تحقیق و تدقیق درین علم بسیار نمود و تفتاوت باسے  
بسیار از اولک حکما سیلست برآوردہ اند از انان مجراین کسے گویند احاطہ کرہ مانے ارض را بطور تقریب حکما سے سابق نسبت  
یکدش کریند کرہ ارضے را محیط است و ارض چنانچہ این طرف برآمدہ محفل سکونت مالی گشتہ باقالیم سید انقسام یافته است بہن تم  
طرف متابش نیز برآمدہ موقع سکنا ہی عالمی است و باین طور است کہ کت باہاسے اشخاص ہر دو طرف الگ زمین در میان باشند بہر  
مطعن گر و دوسر باطرت آسمان مخصوص آنکہ بے اندک میل ہر دو طرف زمین متقابل ہند گر واقع است و دستش اگر پالی آلاں یقین  
پیوہ شدہ انھما آین قدر است کہ ہر دو طرف را بجمہ شیخ حصہ تصور باید کرد از انجملہ سہ حصہ این طرف کہ اقالیم سبہ مشہورہ دارہ  
و دو حصہ آن طرف اندک بیشتر خراب و بد و سرد و سرد و گرم سیر دار و اما تمام احوال آن قلعہ خوب دیدہ و بظہر تحقیق سنجیدہ نشدہ است  
چو ہاسے تنوہ وادو یہ مختلف از انجا تحصیل کردہ آورندہ و صنادیق و غیرہ ساخته گویند کہ مردان طلا و نقرہ پاکش را و در قریب  
بچار صد سال است کہ جازسے تباہ شدہ در انجا رسید ساسے کہ جاز پر کلیں کہ بہر یک سال شہرت دار و سبے خبر در تباہ سہے دار و  
ہند گردید و انجا را ویدہ مکنے اختیار نمود و مدت ما بودہ اقتدار بسیار سہے بھر ساند تا آنکہ در زمان شاہ جہان پادشاہ از بلاد ہند اخراج  
یاقت و اولاد انہ را ہوسگے و مند راج نامدہ سیاہ رنگ و سبز و سفید ہندرت سفید پوست ہسے شوند و پیشہ درسے سے نمایند  
درین ایام اکثر سے بنویندہ گرے در سرکرات انگلیشیان نوکر سے شوند اما انگلیشیانہا را عزتے نہ اندہ شل سائر الناس ہندی دانند  
لیکن در ولایت خود اسے یو منانہا پادشاہ و فرج و اقتدار دارند چون جاز تباہ سہے انجا را ویدہ سلامت برگشت بعض ہر شہر اراں  
آن جاز را اندک بدیت براہ آن زمین بھر سید شخصے اراں مردم با عایت زبے از سلاطین آن فرقتہ دوسہ جہازیت تیار کردہ و  
ہو بشیاران دیگر را ہرا گرفتہ در انجا رسید و کنت بسیار در انجا نمودہ و محض بیانی بھل آورده چند سے از کنتہ انجا بھر ساند  
دبا انہا آمیزش و اختلاط نمودہ نئے الجملہ با یاد اشارات بعضے امور نفید و اندک بزبان آتما آشنا گشتہ و انہا را بحسن سلوک از خود  
خوبشنود گر دانیدہ چند میل و را طراف ساحل مذکور با تفاق آنما گردید و احوال قطبین و ارتفاع و انحطاط و بقوہ قریب درجات از انظر  
آن در یافتہ اندک نقشہ انجا درہ و عبور و مرور بجا لایا یافتہ و ضبط نمودہ موادت کرد و وسال دیگر با چند جہاز پرازا اسباب جنگ  
و اقامت رفتہ با سروسے از نو ساقا مت گزیدہ نہا ہستہ آہستہ فرق دیگر ہم خبر یافتہ و را طراف آن رسیدہ و محل اقامت  
انگندہ بعد است از ان زمان مردم انجا را چون حیوان چار پا دیدہ انگلیشیان را ارادہ توطن در انجا بھر سید و طرح امارت در ان زمین  
انداختہ ممرہ عظیم ساختند و بود و باش خود و قوال و مناسل و تربیت اطفال در بھان مکان مقرر نمودہ مکتب و معاہدہ و بھلہ برای  
ہر را بطور ولایت عمارات عظیم کمال متانت ساختہ انصراف بولایت انگلندہ کر موطن دیرنیہ آہنا بود و موقوف بنود امداد و اخلاص  
پادشاہ خود بودہ مطیع و منقاد و امراد کان و نقش کہ سکتہ دار السلطنہ لندن اندسے بدوند و بضا لطہ ولایت انگلندہ ظرا سہے  
کہ زمین بود سے ساندند تا آنکہ کثرت در اولاد بھر سیدہ عد مردم انجا در حساب از لوکوت تجا و ز نمود و قریب شش ہفت  
سالان است کہ پادشاہ انگلندہ بصلاح ارباب حل و عقد مالک خوب بر آہنا تحصیل وجسے متعدد زیادہ از وجود مقررہ نمودہ و آنما گران  
آمدہ سراز اطاعت باز زدہ پادشاہ بسر دار ایکہ از طرف او حکومت انجا داشتہ تحصیل وجوہ مینہ مذکورہ سے نمودہ و نوشت آہنا  
را و عید و تمید نمایند سرداران بنور حسب الامر بر آہنا سخت تنگ گرفتہ آہنا چار شدہ با ہند گر مشورہ نمودہ حکام منصوب پادشاہی  
را گرفتہ سراز بدن شان بر آہنا سخت و عظیم بے و ترم در آفراشتند پادشاہ فوجے لائق مع اسباب موافق تبادیب آہنا فرستاد

چون در مشاغل و قواعد کیسان در سراسر با انگلیش ہمسایان و دلاستان بودند و اسباب حرب و کرب از توپ و ہندوق انچس  
 سے باید میداد استند بپناہت بر غایت جنگ عظیمی روسے دادہ فوج پادشاہے مغلوب دستاغل گشت پادشاہ باریک  
 فوج وافر با نہایت کد و فر و اسباب افزون از مدد و فرستادہ ماہم با چند ہاتھ آنا بود خود را آراستہ مدد سے ہم از فرانس  
 در آلات و ادوات حرب درخواستند فرانسہ کہ مدد و دیرینہ چندین ہمد سالہ با انگلیشہ وارن موافقت آمانا با خود فرستاد  
 و نصرت جسم داشتہ چون ایام صلح با ستہ بود و بظاہر امانت نمی توانستند مخفی ہرگز نہ ادا و امانت کہ ممکن بود پہل سے آوردہ  
 انگلیشہ برین دغا و قوت یافتہ با فرانسہ ہم دوسہ سال است کہ در آغوشہ امداد ہم نہ کور سکندر ارض جدیہ بازگشت و کشت  
 بسیار نمودہ بران فوج پادشاہے غالب آمدہ و دین عظیم بنابر استیصال سے چل ہزار کس و صرف زنی خلیہ کہ مگر نہ قریب بیست  
 کہ در روسیہ دین کار حضرت در امرہ باولیا سے دولت پادشاہ انگلند رسید و مگر کارزار با قوم خودش کہ مردم ارض جسید نہ  
 میسے امریکا و با فرانسہ ہم گرم گردید اسپانول کہ او نیز فرقت ازین جماعت ویرا سے خود یا شاہے علیحدہ دارند و اکثر با سلطان دم  
 و دیگر اقویا و سلاطین قریب وجود در محاربات گذرانیدہ ہرگز نہ آراستہ امانت فرانسہ نمودہ بچنگ انگلیتیدہ بر غایت  
 و نہ سبب ہم کہ قطع انگلیشیان بر خود و در ملک ہندی خواہنہ ادا فرما سلامت روسے کہ شہوت آمانا است تا مقدور در مشاغل  
 با احد سے بے کشاید و اعلان و اظہار غنا و اسلئے پسندند و با من باہر کس غنا و سبب مذکور ہم بنا بر نفع خود در تجارت  
 نمودہ وقت غرض اسباب مردوب را بقیت اسلئے بخرند امانت بفرست اسباب و رسانیدن گورد و باروت و توپ و ہندوق و غیر  
 شہ ذبح کردہ اہتمام بسیار دین کار سے نمودہ انگلیشہ برین تربیت و تزویر و تلبیس پہلے ہر با آمانا ہم کا و پند باید و دیگر شہ  
 قادر تدبیر و اختلاف و مشاجرات اہم فرق غلطہ مقدمہ پیست لعل اللہ الشاہ و حکم بایر یا محمد اللہ سلطے اللہ و الشکر علی فضلہ  
 و نعمائہ کہ دفتر سوم نیز بدستیار سے اظہار این اقل الانام کسوت اہتمام و پیرایہ اختتام بخشیدہ و از این اجزا داران  
 را کہ جاودان فادہ نمیکہ مامل بود با تمام رسانیدن و ارتسام و تمام و اخبار مراعات صدق و راستہ بقتہ دیگر یکہ سیر بود  
 بمل آمدہ بتفسیر سے دران زلفت و الحمد للہ کہ بیا من توفیق ایزد سے پریشا نے این صفیات ہم صورت انعام و ہمیت گرفت  
 بود کہ ایزد تعالیٰ شائد پذیرا سے پر تو انظار برگزیدگان و ہور و اعصار داشتہ موداد این نقوش را سرمدہ چشم بصیرت  
 او سے الابد فرماید و روانے سانسے و مضامین فقرات عبودیت آئین را چون ارمین بذاق دل ارباب دول گرا  
 فرمودہ چشم تیش برگزیدہ سے آفرینش را با یادیش از خواب غفلت سے دولت مست و دشو غاید چون جملہ ہمت و وجہ  
 شہت القاد و تنبیہ سیرستان از خود رفته دولت و غنودگان بے خبر و غفہ غفلت است این سبب نامہ خطا کہ در ترتیب  
 ین کتاب را وسیلہ آرزو و رحمت رب الارباب سے دانہ و جا سے و اثنی دارد کہ حضرت ارحم الراحمین بودای سبقت  
 جنتی سے غنی و ہر اصدق العالمین بنیہ کہ کترین را مبدل بتین گردانند انوار کیم روت رحیم غنہ عینہ الدارۃ العاقرة  
 فقر قرار باب اللہ اللہ غلام حسین بن ہدایت سلطے خان بن السید علیم اللہ بن السید فیض اللہ العالی را بکشتہ غنا اللہ  
 ہم فضلہ سے و بخت سید الانبیاء و المرسلین محمد خاتم النبیین و حضرتنا المصوبین الطہیین الطاہرین علیہ و علیہم السلام و صلواتہ  
 دم اللہ ین یوم الثلثاء رجب خلون من شہر رمضان المبارک الشریف سے سلک شہور سہ ہمس جو سین من المائۃ الثانیۃ عشرۃ  
 من الحجۃ القدرۃ النبویۃ سے حاکما السلام و الحجۃ چہ

# خاتمة الطبع از جانب کارپردازان مطبع

اورنگ نشینی قلم بر تخت قرطاس مجید مالک الملکی است که سلسله نظام جهان در کف اختیار اوست تاظمی که در رتق و فتق انقضائش خلل  
 نقصان منقود است و آیه دانی بایه ولو کان فیہا آلاء اللہ لفسد تاویل روشن موجود آیه الملک لہ الواحد القهار بر این دال است  
 که شاهی کوین سزاوار اوست جہاد خداوندان تحت و دہیم از و فور سجدات بر جناب عظمت و الایش چون اہ تابان می نماید و اعن  
 کشور کشایان عالم سید بر آستان جلالت خم می ماند بمیت سر بادشاهان گردن فراز و بدر گاہ او بر زمین نیانند فرمان فرمای خاتمة  
 شہداء مدار الملک نیست عالم پناہ است کافر لو لاک لا خفت الا فلک بر تارک بنو قش مزین است کشور کشاے برایت بہایت  
 بر افراشته ملک کسر را بیخ اسلام خویش مفتوح فرموده سکہ ان الدین عند اللہ الاسلام در چار دانگ عالم رواج داد بمیت  
 محمد بادشاہ دو جهان است و محمد پیشواے مرسلان است و حکمرانی ملک کوہرین ساکن شہرستان منقبت وزیر اعظم دستور منظم شاہ  
 و پسرین است کہ پنج نوبت امامت بر درش نوانته شد و خطبہ انادلی من نور واحد در شان رفیع خواندہ گردید بمیت علی اعظم  
 نیزدان عظیم دی است و دو عالم در کف کریم دی ست و بمیت زمین باد ہر دم درود سلام و باصحاب خیر الانام و  
 اما بعد پوشیدہ مبارک درین ہنگام بمنیت انجام از جملہ کتب توارخ ملک دہلی کتاب منفعت امتساب تاریخ بے مثل و لا جواب حدیث  
 ترین نزہت آگین ہر سہ جلد سیر المتاخرین مشر حالات خسروان ہند من تالین لطیف و ترصیف شریف سرآمد مورخان جاویدان  
 مستند آفاق و جہان شاعر جلیل شاعر بنیدیل و بر خطار و تحریر نسی سید عالم حسین خان حافظ الرشید سید ہدایت یلخان  
 طباطبائی اسکنہ اللہ فی الجنان کہ در حقیقت کتابے باین تنذیب و سلاست عبارت و نزاکت مضامین و فصاحت بیان و بلاغت تحریر  
 و نگارش حالات صحیح راست بر است بے کم و کاست کہ ہمین شیوہ و شیوہ و شمیم حبیہ مورخان عالم است الی یومنا و درین فن تاریخ ہنرمند  
 نگارشت اگر نمیزد بے رنگ خسروان خوانم بجاست و اگر کار نامہ پادشاہان اولو العزم گویم در است در منہج نامی و گرامی مشہور و مذکور  
 و در در منشی نو کشور واقع لکھنؤ بجلالت جناب منشی پیراگ نرائن صاحب داس اقبالہ مالک مطبع موصوف بہاد ماج شہسوار  
 مطابق ماہ شمال المکرّم ۱۳۵۶ ہجری قمری و دوم حلیہ طبع پوشیدہ مطبوع طباطبائی مورخان بلند نام و محبوب خواطر کاغذ نام گردیدہ و بے کم و کاست

تاریخ محمد نامحاجات مدظلہ العالی  
 و علاقہ سندھ متعلقہ ریاستہائے سندھستان  
 مولفہ سر سراج الدین صاحب بہادر  
 سترہ ہجرت کتبہ لال صاحب غایت  
 عمدہ کامل سات جلد میں حسب تفصیل  
 ذیل :-  
 (جلد اول) محمد نامحاجات و غیرہ متعلقہ علاقہ شرقی  
 پر سیدہ منی بنگال میں آسام ویرھا۔  
 (جلد دوم) محمد نامحاجات و غیرہ متعلقہ تاملک۔  
 مشرقی و شمالی تاملک۔  
 (جلد سوم) محمد نامحاجات و غیرہ متعلقہ  
 (جلد چارم) محمد نامحاجات و غیرہ متعلقہ ریاستہائے  
 راجپوتانہ و لاہور و غیرہ۔  
 (جلد پنجم) محمد نامحاجات و غیرہ متعلقہ زرخیز  
 (جلد ششم) محمد نامحاجات و غیرہ متعلقہ پریسیدہ منی  
 (جلد ہفتم) محمد نامحاجات و غیرہ متعلقہ سندھ و  
 دیگر مملکت الیشیائی و ہریانوی۔  
 تاریخ بغاوت ہند میں سراج الدین صاحب  
 تاریخ ہند سترہ ہجرت کتبہ لال  
 تواریخ راجگان اودھ سے قصا ویر  
 خوارکرام۔  
 سوانح عمری لارڈ لارنس مرحوم۔  
 سابق خلیفہ سرگودھ۔  
 کار و ایمان سکھوں کی تاریخی انامہ  
 کی حفاظت مرتبہ شہرہ یاسوہ صاحب بہادر  
 حسب اہلسے جناب اسدی لارنس صاحب  
 سندھ کشمیر کے آبادین نے اسکا ترجمہ شائع کیا۔  
 تاریخ گلشن پنجاب۔ مع نقشہ جات از

ہندتاریخ پر شاہ۔  
 اسماعیل نامہ روس۔ یعنی اردو ترجمہ  
 تاریخ روسیہ صفحہ ڈاکٹر ڈی سیکنڈری و اس  
 بیوٹ سکریٹری حضور لارڈ ڈورن صاحب  
 بہادر ترجمین روس کی سوشل حالت امور  
 تاریخی پریسکریٹریات اور تبدلات روسیہ  
 کامل و فصل، الکترونک و نظم نسکلی رعایا  
 اور گورنمنٹ کے باہمی تعلقات جنگ  
 کریمیا آزادی نظامان فائدہ جنگ دوم  
 و روس پریسکریٹریات و ملکہ کیپٹن کے امور  
 رفاد و غیرہ فصل درج ہیں باجارت  
 مصنفہ مدد وچ وید برائی عالی جناب  
 مسٹر الفریڈ لائل صاحب بہادر لٹنٹ گورنر  
 سابق۔ یہ منظر ترجمہ طبع ہوا۔  
 تاریخ لارڈ لارنس اسماعیل نامہ روس  
 پریسکریٹریات میں ریاستہائے راجہ تاملک  
 حالات سکریٹری و گورنری و گورنر  
 سر سراج الدین صاحب بہادر لائل  
 ترجمہ ہر لائل ہولی۔  
 صف اسبہ خدو۔ سرگزشت ویرہا  
 جھٹریٹ پدایون بزبانہ خدو شمسہ لائل  
 مولوی منیر احمد صاحب۔  
 تواریخ سلطانین اودھ و قیس تواریخ  
 و وجہ میں نائل مع قصا ویر ایمان دارگین  
 سلطنت اودھ و مولفہ سید کمال الدین حیدر  
 ترجمہ منتخب التاج تاریخ سترہ ہجرت مولوی  
 احتشام الدین صاحب مراد آبادی۔  
 وقائع راجپوتانہ۔ مع نقشہ جات  
 مرتبہ بابو جواہر لال اسامہ۔ صفائی دل جہر تواریخ

مصلح حالات و حجاب واقعات تمام  
 راجپوتانہ کمال میں جلدین مہارت عمدہ۔  
 تاریخ جہد ولیہ حضرت آدم علیہ السلام  
 سے تا اخیر جلد انبیاء و صحابہ و تمام  
 سلاطین و خلیفہ از تواریخ بطور جہد و لائل  
 منشی خادم حسین لکیر آبادی۔  
 سیر پنجاب۔ تاریخ پنجاب مولفہ  
 راسہ کالی رائے۔  
 تاریخ راجہ پرستی۔ کارنامہ اس  
 اراناسے اودیو راجپوتانہ جسکو حکم  
 ایس بروس صاحب بہادر ہجرت جادو  
 سے ترجمہ کیا۔  
 مخزن پنجاب۔ مع فصل تاریخ پنجاب  
 پنج حصہ میں کیانی از منشی غلام سرور۔  
 سوانح عمری راجہ شیو پرشاد صاحب  
 شہرہ ہند باری مصنف انبیا تاریخ نامہ۔  
 تاریخ عالم سہ اول مصنفہ دس صاحبہ  
 سیر المتقدمین۔ حصہ اول۔  
 انشا حصہ دوم۔  
 آثار الہنا وید سے قصا ویر حالات۔  
 رئیسان و ہمدان دہلی میں نقشہ جات  
 از دلی ویر و فی مولفہ جناب سیدہ صفیہ  
 جادری آئی۔ ای۔  
 کارنامہ سکندریہ۔ تاریخ سکندریہ  
 از منشی گوگل پر شاہ۔  
 از رنگ چین۔ سترہ ہجرت صاحب سراج  
 محمد علی خان بہادر فیروز جنگ۔  
 حسن القصص۔ حالات تیس دلیان  
 ریاست یاسو و ویرہ۔

<p>کا نظم حضرت شہزادہ عاتشہ پر اردو میں حاصل خط مع فرامد تصوف کا مکمل دو جلد میں تبفصیل نقل۔</p>	<p>نکودر ایشیا۔ ایضاً حصہ سوم۔ بیان افریقہ و امریکین ضمیمہ فہرست رقبہ و آبادی و در السلطنت ہر ملک۔</p>	<p>حالات کا کرکڑ صاحب بہادر مولانا راجہ شیو پرشاد سنارہ ہند۔ منظر آدم۔ ترجمہ تاریخ مولانا آزاد کدکڑ علمائے ہندوستان۔</p>
<p>(جلد اول) ترجمہ دفتر دوم۔ (جلد دوم) ترجمہ دفتر دوم۔ ہندوستان معہ فہرست شہر اور وٹھنوسے مولوی عبد المجید خان مولف ریاض التیق شرح اردو سکندر نامہ جدیدہ استیع۔</p>	<p>مخزن حکمت۔ تاریخ شاہان و حکما از مفتی غلام سرور لاہور۔ واقعات ہند۔ تاریخ ہندوستان مولفہ مولوی کریم الدین۔</p>	<p>وقائع نگار انگلستان۔ کتاب کا لیر صاحب کا ترجمہ۔ تسلیل التواریخ۔ جبین شرح حالات ہند سلطنت اہل ہند و اہل اسلام دسرکار انگلیشیہ بطور سوال و جواب منشی سید علی پڑا</p>
<p>ایضاً دفتر دوم۔ ایضاً دفتر سوم۔ ایضاً دفتر چہارم۔ ایضاً دفتر پنجم۔ ایضاً دفتر ششم۔</p>	<p>اخلاق و تصوف اردو جامع الاخلاق۔ ترجمہ اخلاق جلالی تہذیب النفوس۔ از سید محمد الدین حسین باب وانش۔ مؤلفہ مولوی محمد کریم بخش۔ اوقات عزیز۔ از سید غلام حیدر خان۔ ترجمہ عوارف المعارف۔ کامل و جلد</p>	<p>رضوی بلگرامی نے نہایت عمدگی سے رقم کیے ہیں۔ جام جہان نامہ۔ ترجمہ چوڑا بھوگل ہستانک از باب شنید پرشاد۔ کارنامہ نو آئین۔ یعنی فتوح المورخین۔ از منشی دیہی پرشاد۔</p>
<p>اخلاق۔ ضمیمہ۔ معہ فتوح قاضی محمد رضی۔ شجرہ معرفت محشی۔ منتخبات متنوسے مولانا دوم مترجمہ سید غلام حیدر صاحب تحفہ سروری۔ نظم آداب عبادت جملہ اعضا از مفتی غلام سرور۔</p>	<p>مین مترجمہ مولانا ابو الحسن فرید آبادی۔ خزنیہ وانش۔ ہوشمندی کی تعلیم از مولوی محمد کریم بخش۔ بستان تہذیب۔ جامع اخلاق و ادب مرتبہ نواب حاجی محمد عمر علی خان بہادر فرز و رنگ۔ مطبوعہ افغانی۔</p>	<p>واقعات عجیبہ و غریبہ۔ معہ متن بہ غریبہ تاریخ پورٹ بلیر انڈمان۔ مسیحہ بتاریخ عجیبہ یا وگا ہندی یعنی منظرہ اسے بہادر کتبہ لال۔ جغرافیہ جو پیور۔ مع تاریخ حصہ اول و دوم از مولوی ذوالفقار علی۔</p>
<p>کثر الاسرار۔ ترجمہ اردو نظم شنوی شاہ بوعلی قلندر قدس سرہ ہجوزن شنوی از مولوی سید غلام حیدر خان۔ چشمہ فیض۔ نظم ترجمہ اردو ہند نامہ عطار کلام عارف کامل حضرت شیخ فرید الدین قدس سرہ از مولوی عبد الغفور خان بہادر۔ مذاق العارفین۔ ترجمہ احیاء علوم الدین عربی ہر چار جلد کامل و دو جلد۔</p>	<p>بحر الحقیقت۔ اصلاح نفس میں۔ آب حیات۔ اخلاق و معظمت ابن ہنقلہ منشی کا متا پرشاد۔ کیمیائے حکمت۔ حصہ اول۔ بیان شرائع علم و ادب۔ نجات المؤمنین۔ ذکر کرامات حضرت شاہ نجات الد۔</p>	<p>موجز التاریخ خلاصہ آئینہ تاریخ ماحضہ دوم از منشی دیہی پرشاد صاحب۔ افیس السیاحین۔ حصہ اول جبین مثل زمین کے شکل و مقدار و حرکات اقدار فی تقسیم دبیان براعظم ایشیا شامل ملک ہندوستان و چین و ایشیائی روس دکابل و ایران و عرب و روم مع مفصل حالات باشندگان و غرہ درج ہیں۔</p>
<p>ایضاً۔ حصہ دوم۔ یورپ کا بیان تبفصیل</p>	<p>تہذیب الاخلاق۔ مؤلفہ مولوی نجم الحق پیراہن یوسفی۔ اردو ترجمہ شنوی مولانا</p>	<p>ایضاً۔ حصہ دوم۔ یورپ کا بیان تبفصیل</p>